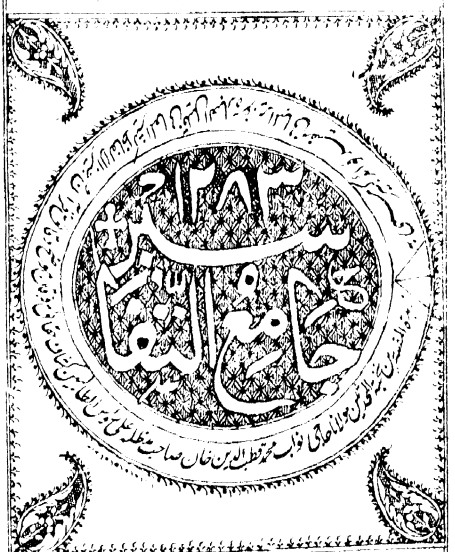
UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234525
UNIVERSAL
LIBRARY

ماشاء الله لا قوة الا بالله

الحمد لله الذي جعل كلمات محمد صلى الله عليه وسلم جامعة لمعاني المنقول سميع ساكب فروع وصول



باهتمام افضل المحققين عبد الرحمن بن الحاج محمد وش خان مغفور ترجمت شده حضرت ... مظفر خان صاحب

مطبع ... سنه ۱۲۸۳ واقع کانپور مطبوع گردید

۲۰۶۶۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ اَحْمَدُہٗ حَمْدَ ثَنَآءٍ عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ الْمَخْصُوْصِ بِاَفْصَحِ اللُّغَاتِ وَاَوْضَحِ الْبَیَانِ وَالْمَبْعُوْثِ بِاَکْمَلِ الشَّرَآئِعِ وَالْمُمَدَّحِ فِی التَّوْرٰیۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْقُرْاٰنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَفَظَۃِ الْحَقِّ وَحُمَاۃِ الدِّیْنِ وَدُعَاۃِ الْاِسْلَامِ وَسَآئِرِ التَّابِعِیْنَ لَھُمْ بِاِحْسَانٍ عَلَی الْخُصُوْصِ الَّذِیْنَ اَنْشَرُوْا بِھِمْ اَحْکَامَ الْاَحَادِیْثِ وَالْقُرْاٰنِ اَمَّا بَعْدُ حمد و نعت کے بعد کہا ہے طلباے دینی محمد ہاشم علی یہ بھی اَنْبَتَہُ اللّٰہُ نَبَاتًا حَسَنًا وَصَانَہٗ عَنِ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ بیچ خدمت علماے نامدار و طلاب علما ذوی الاقتدار کے التماس رکھتا ہوں کہ یہ کتاب کامل انتخاب بعبارت قلیل و ضمایر کثیر مصداق خیر الکلام ما قل و دل قاطع بدعاتِ کفور دافع شناعاتِ فجور موسوم بہ جامع التفاسیر موجز بجامع التفاسیر مشتمل بہ قشل ساتھ کاپی ضامہ بہ بکشادگی فاتح التفاسیر بہ تصنیف افادت مآب اسوۂ الکاملین نخبۃ العارفین قدوۃ المتقین زبدۃ المدققین خاتم الفقہا و المحدثین مولانا و فضلنا و مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب جو کہ ہے دار العلوم فیوضِ افادتہ سالعۃً وسموہ فیضہ طالعۃً ہے سورہ طالبین خانۂ المحدثین وارث علوم سید المرسلین شمع آفاق مولوی شاہ محمد اسحٰق صاحب اسکنہ اللہ تعالیٰ فی اعلیٰ علیین کی دین اور

سبب تالیف

کا یہ ہے جبکہ مولوی صاحب ممدوح نے دیکھا کہ پست ہو گئیں ہمتیں اور سست ہو گئے وصلے بیچ تحصیل علم دین کے اور رغبت کرنے لگے لوگ طرف زبان اردو کے اسوسطے اس زبان مین بنظر فائدۂ عام و خواص اور وسیلۂ نجات اخروی سمجھکر تالیف فرمایا ؎ روز قیامت ہر کسی در دست گیرد نامۂ من نیز خاطر میشود تم تفسیر قرآن در بغل ۔ پس مولانا موصوف نے جزاھم عند ربھم جنٰت عدن نفع اللہ بہ سائر الطالبین کہ ایسی خوبی کے ساتھ اس تفسیر کو تفاسیر مختلفہ و احادیث صحیحہ و مسائل فقہیہ وغیرہ سے جلوہ گر کیا کہ آجتک کوئی تفسیر بزبان اردو ایسی نظر مین نہین آئی کہ اوس سے ہر ایک خاص و عام مستفید ہو سکتا ہو بجز عالم کے کہ کلام ذو المعانی ضمن اپنے مین صدہا طرح کے اشکال و دقائق متعلقات علم سے رکھتا ہے کہ دفع انکا بغیر علم کے ہر ایک کو ہرگز میسر نہین مگر اسمین مطالب تفاسیر کو مناسبت دے کر ہر حصہ ربط دیا ہے

کہ اشکال مدتہ سمجھ مین ہر ایک رکے آنے لگین سو اسطرح کہ بعد لکھنے آیت کے اول تو ترجمہ فتح الرحمان مولفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا زبان فارسی بزبان اردو مع علامت **فتح** اور پھر ترجمہ موضح القرآن شاہ عبد القادر کے سے ساتھ اشارہ **مو** اور تفسیر مدارک سے ساتھ لفظ **مد** اور جلالین سے بلفظ **جا** یا **جلا** اور تفسیر عالم التنزیل سے بکنایہ لفظ **معا** اور تفسیر زبدۃ العلوم سے ساتھ رمز **بع** اور در منثور کا نام بعینہ لکھا اور بعد بیان چند آیات اور تفاسیر کے جو کچھ آیات سے متعلق مطلب سمجھ مین آگیا ساتھ لفظ **تنبیہ** کے اوسکو تشریح و توضیح کرکے احادیث معتبرہ اور مسائل فقہیہ مناسب اوس مقام کے لکھکر نام کتاب کا بعینہ لکھا اور جو حدیث کی شرح سے لکھا ہے اوسکے اشارات بھی لکھدیے ہین مثلاً اشارہ شرح ملا علی قاری رح کا لفظ **ع** اور شیخ عبد الحق رح کا لفظ **ح** یا **حق** اور سید جمال الدین کا لفظ **سید** ہے اور جس تفسیر یا حدیث سے جس آیت کی تفسیر یا فائدہ لکھا ہے اوس جملے کو نقل کرنے آخر مین لفظ انتہی کہ مخفف الی آخرہ کا ہے لکھا تاکہ طالب دیکھ لے اور تحقیق لفظی اور ترکیب عربی بھی کچھ اوپر حاشیے کے درج کی تاکہ اہل علم بھی یاب ہون اور جس جگہ فائدہ ترجمہ شاہ ولی اللہ رہا یا شاہ عبد القادر رہا وہ بھی آیا اور سکو بھی مرقوم کیا اور سبب بکر لانے ترجمے کا یہ ہے کہ ترجمہ فتح الرحمان سے بسبب عربی اور موضح القرآن سے مطلب قرآن خوب سمجھ مین آتا ہے بعض جگہ بعینہ ترجمہ اور کہین حاصل اوسکا لکھکر نشانی کر دی گئی ہے جسکو شبہ ہو اوسے دیکھ لے پس جسوقت کہ سنا مجمع اخلاق و احسان محمد حسین خان صاحب طبع مصطفائی نے کہ ایک تفسیر عجیب و غریب موصوف الصدر تالیف کرتے ہین اور خاصہ صاحب موصوف باعتبار دیانت و تقاہت اپنی کے کتب بینی کہ سمجھ پایا کرتے تھے سو سنتے ہی اس تفسیر کو طلب کیے کے جو طالعہ کیا تو واقعی اسم با مسمی پایا پس بصد شوق طبع اپنے یعنی مصطفائی دہلی مین چھپوانا شروع کیا تھا چند کاپی اوسکے تمام ہین کوشش بلیغ کی گئی مگر انمام کو نہ پہونچی تھی کہ ناگاہ صرصر آفت بلند ہوئی قیامت شہر دہلی پر واقع ہوکر معنی اذا زلزلت الارض زلزالہا کے ظاہر کیے تختہ زمین ہندوستان مانند گردش آسمان کے گردش کر گیا اور اس حرکت سے تمام مردم دہلی مانند فراش منتوشہ کے متفرق ہوئے اور اوراق تفسیر شان برگ خزان دیدہ برباد ہوکر بجلے کاغذ حنا تو تیا بصورت ہار و فرشتان آنے لگے کتب مشفق بے ریا محب بے غرض حاجی یار محمد صاحب نے کہ جو شریک اس تفسیر کے چھپوانے مین پہلے سے مین صیرے اور رفیق خواہی کے کار شاد کیا کہ اگر تو اوراق منتشر کو جمع پہونچا کر اوس گنج باد آورد کی مابقی کو چھپوا دے تو عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور رہیگا سو عاجز نے بحکم الماء مسند وے کے اس کار خیر کو مغتنمات سے سمجھکر اوراق پریشان کو ساتھ جمع کرنے بہتاو جانبازی بیحد کے سنہ ۱۲۷۸ ہجری مین فراہم کرکے بتاریخ بستم ماہ ربیع الاخری سنہ ۱۲۷۹ ہجری مین بعونہ المستعان و علیہ التکلان کے ترتیب پایا اور سورہ احزاب سے اس تفسیر کے شروع ہونے کا سبب یہ ہے کہ جسوقت ظاہر عرق ترجمہ مشکوۃ جناب مولف نے تمام کیا تو درس کلام مجید کا سورہ احزاب تک پہونچا تھا اوسکو یہ خیال ہوا کہ بہتر ہے یہ تفسیر موافق درس کے تالیف ہوتی جاوے تو باعانت و توفیق رب الارباب کے آخر تک تمام ہوکر بھر جہان تک پہونچ کر کامل ہوجائیگی و ناظرین و شائقین کو جسقدر ہاتھ لگے گی غنیمت سمجھ ایدھا اللہ تعالیٰ اوتر ہا آرزو کو پورا کرے اور سامان فی الطمینان دونون جہان کا عنایت فرماوے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و اللھم اغفر لی و لوالدی و لاساتذتی و لمشائخی و لجمیع المسلمین و المسلمات و اجعلنی اعظم شکرک و اکثر ذکرک و اتبع نصحک و احفظ وصیتک

سورۃ الاحزاب مکیۃ وھی ثلث وسبعون اٰیۃ وتسعۃ کوعات

اس سورت کا نام سورۂ احزاب ہی اور یہ نام اسکا اس لیے کہا گیا کہ احزاب جمع حزب کی ہی اور حزب کہتے ہین جماعت کو پس کافرون کی جماعتین جمع ہوکر مدینے پر چڑھیا ئین تھین آنحضرت سے لڑنے کے لیے اسمین جہاں اور سکا مذکور ہوگا چنانچہ آگے آویگا بیان مفصل اسکا اور یہ سورہ مدنی ہی اسمین تہتر آیتین ہین اور ایک ہزار دو سو اٹھاسی کلمے اور پانچ ہزار سات سو چیالیس حرف اور نو رکوع کہا ابی بن کعب نے زر سے کہ کتنا گنتے ہو تم سورۂ احزاب کو کہا زر نے تہتر آیتین کہا ابی بن کعب نے پس قسم ہی اوس ذات کی کہ قسم کہاتا ہی اوسکی اُبی تحقیق تھی یہ برابر سورۂ بقرہ کے یا زیادہ اوس سے اور البتہ تحقیق پڑہی ہم نے اسمین سے آیت رجم کی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنی بیاہا مرد اور بیاہی عورت جب زنا کرین پس سنگسار کرو اونکو ضرور کر یہ حکم مقرر ہوا واسطے سزا کے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب ناہی حکمت والا کی یہ تھی کہ یہ جملہ اون آیتون سے ہی جو کہ نسخ کی گئین قرآن سے اور یہ جو شنیدہ رہی کہ یہ زیادتی تھی ایک صحیفے مین عائشہ کے گھر مین پس کہاتی اوسکو بکری پس یہ بات بنائی ہوئی ملحدون اور رافضیون کی ہی نزول اسکا بعد سورۂ آل عمران کے ہوا و بعد سورۂ ممتحنہ کے یہ اسلیے لکھی گئی کہ شاہد ہو ابتدا اسکی اور اخیر اوسکا اسلیے کہ اوسکے اخیر مین تو حکم ہی آنحضرت کو اعراض کرنے کا کافرون سے اور اونکے عذاب کے منتظر رہنے کا اور اسکی ابتدا مین حکم ہی آنحضرت کو تقویٰ کرنے کا اور کافرون اور منافقون کی فرمان برداری نکرنے کا اور اتباع کرنے وحی کا اور اللہ پر توکل کرنے کا الخ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۙ

اے نبی ڈر خدا سے اور فرمان برداری نکر کافرون اور منافقون کی تحقیق خدا ہی دانا باحکمت

فتح اے نبی ڈر اللہ سے اور کہا نہ مان منکرون اور دغا بازون کا مقرر اللہ ہی سب جانتا مکتوں والا

تفسیر کافر چاہتے تھے اپنی طرف زم کرنا اور منافق چاہتے تھے اپنی چال سکھانی اور یہ غیر کو اللہ پر بھروسا ہی اوس سے زیادہ دانا کون

موضیحان جو یا ایھا النبی فرمایا اور نہ کہا یا محمد جیسے کہ کہا یا آدم یا موسیٰ تو یہ آنحضرت کے شرف و فضیلت کے اظہار کے لیے ہی اور صریح نام جو لیا ہی حضرت کا بیچ آیت محمد رسول اللہ اور مانند اسکے کے تو یہ لوگونکے سمجھانے کے لیے ہی کہ وہ رسول اللہ کے ہین ڈر خدا سے یعنی ثابت رہ اوسکے تقوے پر اور مداومت کر اوسپر اور تقویٰ زیادہ کر کہ وہ ایسی چیز ہی کہ جسکی انتہا نہین پائی جاتی اور بیچ سبب اترنے آیت یا ایھا النبی کے لکھا ہی عسر بے کہ ابوسفیان اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابوالاعور سلمی بعد جنگ اُحد کے مہینے مین آکر بیچ گھر عبداللہ بن ابی کے کہ سردار تھا منافقون کا اوترے اور ایک جماعت منافقون کے ساتھ آنحضرت کے پاس آکر امان طلب کر کہا کہا کہ ہمکو سات تلات دھری کے کہ نا مہین تو ہمکو چھوڑو اور کہو کہ یہ اپنے عابدون کی شفاعت قیامت مین کرینگے ہم بھی تمکو تمہارے رب کے ساتھ چھوڑینگے تا عبادت ہمکی فراغ دل سے بجا لاوگے خاطر مبارک آنحضرت کی اس بات سے ملول ہوئی اور تیوری چڑھالی حضرت عمر حاضر تھے اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اون لیجیے تا کہ قتل کرونین فرمایا آنحضرت نے کہ ای عمر مینے انکو امان دی ہی تو نہیں کہا حضرت عمر نے اونکو کہ قتل کرو اللہ کی

وغضب مین پھر سکے کیا آنحضرت نے اونکو نکالدینے کا مدینے سے اور یہ آیت اوتری کہ اے محمد تم تقویٰ پر ثابت رہو
اور انکا کہنا نہ مانو اور بچتے رہو انسے کہ یہ اللہ کے بھی دشمن ہین اور مومنون کے بھی اور یہ نہون نے کہا کہ خطاب ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مراد ہے اس سے امت اور کہا ضحاک نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ ڈر اللہ سے اور نہ توڑ عہد
کہ درمیان تیرے اور درمیان انکے ہے حاصل اس قول کا یہ ہے کہ جب حضرت نے ارادہ اونکے قتل کا کیا تو یہ حکم آیا اور کافرون
سے یہان مراد ہین کافر مکہ کے یعنی ابوسفیان اور عکرمہ اور ابوالاعور اور منافقون سے منافق مدینے کے یعنی
عبداللہ بن اُبی بن سلول اور عبداللہ بن سعد اور طعمۃ بن اُبیرق اور خدا جانتا ہے دانا کہ جانتا ہے اعمال بندے انکے حکمت والا ہے خیر
امر کے ساتھ قتل کرنے اونکے کے **مدعا** **تنبیہ** بھائیو خیال تو کرو کہ اللہ صاحب نے اپنے حبیب
کو کیسا پاک و معصوم تھے سب گناہون سے تقوی کا حکم فرمایا تا امت اس مضمون کو دیکھکر بہت کوشش کرے تقوی کے
حاصل کرنے مین اور بچے اللہ کے عذاب سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین نجات دینے والی ہین عذاب سے
اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین آخرت مین پس یہ تین چیزین نجات دینے والی چیزین تقوی اللہ کا ہی باطن و ظاہر مین اور
بات سچ خوشی اور ناخوشی مین اور میانہ روی تونگری اور محتاجگی مین اور یہ تین ہلاک کرنے والی چیزین پس خوف اس نفس کی
پیروی کی کی گئی ہے اور بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتھ نفس اپنے کے اور خصلت بہت بری ہے تین
خصلتون مین اور فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ علم بہترین میراث ہے اور ادب بہترین حرفہ ہے اور تقوی بہترین توشہ ہے
یعنی راہ آخرت کا اور عبادت بہترین پونجی ہے اور عمل نیک بہترین قائد ہے اور حسن خلق بہترین صاحب ہے اور حلم بہترین وزیر ہے
اور قناعت بہترین غنا ہے اور توفیق بہترین مددگار ہے اور رحمت بہترین ادب دینے والی ہے + مشکوٰۃ منہمات +

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا

اور پیروی کر اوس چیز کی کہ وحی بھیجی جاتی ہے تجکو تیرے پروردگار کی طرف سے تحقیق خدا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار
اور توکل کر اوپر خدا کے اور کفایت ہے اللہ کارساز **فتح** اور چل جو حکم آوے تجکو تیرے رب سے مقرر اللہ تمھارے کاموں کی
خبر رکھتا ہے اور بھروسا رکھ اللہ پر اور اللہ بس ہے کام بنانے والا + **موضح تفسیر** وحی بھیجی جاتی ہے تجکو اوس پر یعنی
سچے ثابت رہنے کے اوپر تقوی کے اور ترک کرنے فرمان برداری کافرون اور منافقون کے تحقیق خدا الخ یعنی وہ اللہ
کہ جو وحی بھیجتا ہے طرف تیرے ہمیشہ سے جانتا ہے عمل اونکے اور عمل تمھارے اور لفظ ہا تعلون جو جمع لائے اسلیے
کہ مراد اللہ کی قول اتبع سے آنحضرت ہین اور اصحاب اونکے اور توکل کر یعنی سونپ اپنا طرف تدبیر اوسکی کے + ۱۲

مَّا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۖ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ

نہین پیدا کیے ہین خدا تعالی نے واسطے کسی مرد کے دو دل اندر بدن اوسکے کے اور نہین کیا ہے اوسنے عورتون تمھاری کو
کہ ظہار کرتے ہو ساتھ اونکی مائین تمھاری اور نہین کیا ہے تمھارے لے پالکون کو بیٹے تمھارے یہ بات تمھاری ہے کہ
کہتے ہو اپنے مونہون سے اور خدا کہتا ہے بات سچی اور وہ دکھاتا ہے راہ مترجم کہتا ہے کہ اس آیت مین رد ہے اوس کافر کے
قول کا کہ کہتا تھا کہ محمد کو دو دل دیے ہین تو کہو ہے اوس چیز پر کہ اہل جاہلیت نے مقرر کی تھی کہ عورت ظہار کی مانند ماں کے
ہمیشہ کو حرام ہو جاتی ہے اور کہنا یہ ہے ساتھ جواب طعن کافرون اور منافقون کے بہ نسبت حضرت رسالت مآب صلی اللہ

علیہ وسلم کے جب زینب سے نکاح کیا کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو اپنی بیوی کر لیا **فتح** + اللہ نے رکھے نہیں کسی مرد کے دو دل اوسکے اندر آور نہیں کیا تمہاری جوروون کو جنکو مان کہہ بیٹھے ہو سچ تمہاری مائیں آور نہیں کیا تمہارے لے پالکون کو تمہارے بیٹے یہ تمہاری بات ہی اپنے مونہہ کی آور اللہ کہتا ہی ٹھیک بات اور وہی سجھاتا ہی راہ **تفسیر** کفر کے وقت کوئی جورو کو مان کہتا تو ساری عمر وہ اوس سے جدا ہوتی اور کسیکو بیٹا کر بولتے تو سچا بیٹا ہو جاتا اللہ تعالی نے یہ دونون حکم بدل دیئے جورو کو مان کہنا سورۂ مجادلہ مین آویگا اور لے پالک کا حکم آگے بیان ہی ان دونون کے ساتھ تیسری بات یہ بھی سُنا دی کہ ایسی باتین کہنے کی بہتیری ہین اونپر عمل نہین ہو سکتا جیسے ستقل مرد کہتے ہین اسکے دو دل ہین چھاتی چیر کر دیکھو تو کسیکے دو دل نہین + **صو** + نہین پیدا کیے اللہ آیا ہی کہ ابو معمر جمیل بن معمر فہری کہ ایک شخص عاقل تھا اور جو کچھ سنتا یاد رکھتا قریش اوسکو ذوالقلبین کہتے تھے یعنی یہ دو دلون والا ہی اور وہ آپ بھی کہتا تھا کہ میرے دو دل ہین ہر دل سے سمجھتا ہون زیادہ تر اوس چیز سے کہ محمد سمجھتے ہین اور وہ بدر مین حاضر تھا جسوقت کہ وہان سے بھاگا ابوسفیان کی طرف کر کر ایک جوتی پاؤن مین اور ایک ہاتھ مین لیے ہوئے چلا جاتا تھا ابوسفیان اوس سے ملا اور خبر قوم کی پوچھی اوسنے کہا کہ بعضے مارے گئے اور بعضے بھاگے پس ابوسفیان نے کہا کہ کیا حال ہی تیرا کہ ایک جوتی پاؤن مین اور ایک ہاتھ مین رکھتا ہی تو ابو معمر نے مُتعجب ہو کر کہا مین جانتا تھا کہ دونون جوتیان پاؤن مین ہین اوس روز سے لوگون نے جانا کہ وہ دو دل نہین رکھتا ہی والا یہ حال نہو تا حق تعالی نے اوسکے اس قول کے رد مین یہ آیت بھیجی **مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ** اور مقاتل نے کہا کہ یہ ضرب المثل واسطے ظہار کرنے والے کے بیوی اپنی سے اور واسطے لے پالک کر لینے کے اور کے بیٹے کو بیان کی گئی ہی کہ جیسا کہ ایک شخص کے دو دل نہین ہوتے مین ایسیہی بیوی ظہار کرنے والے کی مان اوسکی نہین ہوتی تا اوسکی دو مائین ہون اور غیر کا فرزند بیٹا نہین ہو جاتا ہی ایک شخص دو کا بیٹا ہو آور زاد المسیر مین لایا ہی کہ منافق کہتے تھے کہ محمد دو دل رکھتے ہین ایک ساتھ ہمارے اور ایک ساتھ اصحاب اپنے کے حق تعالی نے اونکے قول کے رد مین یہ آیت بھیجی آور نہین کیا ہی ان جورتون تمہاری کو انہ یعنی بیوی کسیکی انت علیّ کظھر امی یعنی تو مجھپر مانند پیٹھ مان میری کے ہی اور مانند اسکے کہنے سے مان نہین ہو جاتی ہی تا حرام ہمیشہ کو ہو جاوے آور یہ رد ہوا ابن عباس کے قول کا کہ ظہار کو حرام کرنے والا بیوی کا ہمیشہ کو جانتے تھے حق تعالی نے یہ آیت اوتاری کہ حرام ہمیشہ کو نہین ہی لیکن ظہار کرنا بُرا اور جھوٹ اور موجب کفارہ کا ہی اور بعد کفارہ دینے کے وہ عورت اوسکے خاوند پر حلال ہو جاتی ہی اوسے لے ظہار کا اور ذکر اوسکے کفارے کا سورۂ مجادلہ مین ہوگا انشاء اللہ تعالی آور نہین کیا ہی تمہارے لے پالکون کو انہ اس آیت مین رد تھے لے پالک کرنے کے حکم کا کہ جاہلیت مین لے پالک کو صُلبی بیٹے کے حکم مین رکھتے تھے اور میراث مین مقدم کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے اوترنے کے پہلے زید بن حارثہ کو آزاد کر کے لے پالک بنا کیا تھا اور جبکہ زید نے اپنی بیوی زینب بنت جحش کو طلاق دی اور آنحضرت نے زینب کو اپنے نکاح مین لائے تو منافقون نے کہا کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو نکاح مین لائے اور اونکو اس کام سے منع کرتے ہین حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ لے پالک حقیقی بیٹا نہین ہوتا ہی یہ بات تمہاری ہی انہ یعنی کہنا تمہارا بیوی کو مان اور لے پالک کو بیٹا ایک بات ہی کہ کہتے ہو تم اوسکو اپنی زبانون سے کچھ حقیقت نہین ہی اسکی اسلیے کہ بیٹا ہوتا ہی جسنے

سے اور ایسے ہی مان اور خدا کہتا ہی بات سچی یعنی جو کچھ کہ حق ہی ظاہر و باطن مین اور وہ دکھاتا ہی راہ یعنی راہ حق بھی فرمایا جو کچھ کہ حق ہی اور رہنمائی کی طرف راہ خدا کی کہ فرمایا ادعوہم الخ ✤ بحر مد ✤ اُدْعُوهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ مَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

نسبت کرو لے پالکون کو اونکے باپون کی طرف یہ راست تر ہی نزدیک خدا کے پس اگر نجانو تم اونکے باپون کو پس بھائی تمھارے ہین دین مین اور آزاد کیے ہوئے تمھارے ہین یعنی پس اس لقب سے پکارو اونکو اور نہین ہی تمپر کچھ گناہ اوس لفظ مین کہ خطا کی ہو تمنے ساتھ بولنے اوسکے کے ولیکن گناہ وہ ہی کہ قصد کیا تمھارے دل نے اور ہی خدا بخشنے والا مہربان ✤ فتح ✤ پکارو لے پالکون کو اونکے باپ کا کہ یہی پورا انصاف ہی اللہ کے ہان پھر اگر نہ جانتے ہو اونکے باپ کو تو تمھارے بھائی ہین دین مین اور رفیق ہین اور گناہ نہین تمپر جس چیز مین چوک جاؤ پر وہ جو دل سے ارادہ کیا ہی اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان ✤ تفسیر یعنی چوک کا گناہ تو کسی چیز مین نہین اور ارادے کا ہی اوسمین بھی اللہ چاہے تو بخشے چوک یہ کہ مونہہ سے نکل گیا فلانے کا بیٹا فلانا ✤ صو ✤ پس اگر نجانو تم اونکے باپون کو کہ نسبت کرواونکو اونکی طرف تو بس وہ بھائی تمھارے ہین دین مین اور دوست ہین تمھارے دین مین پس کہو یہ بھائی میرا ہی اور یہ دوست میرا ہی اور یا کہو ای بھائی میرے اور ای دوست میرے مراد ہی بھائی چارہ اور دوستی دین کی اور نہین ہی گناہ الخ یعنی نہین ہی گناہ تمپر بیچ کہنے تمھارے کے اسکو از راہ خطا کے حالت جہالت مین پہلے وارد ہونے نہی کے ولیکن گناہ اوسمین ہی کہ قصداً کہا تمنے اوسکو بعد آنے نہی کے آبن عمر سے منقول ہی کہ کہا زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہتے تھے یہان تک کہ اوتری آیت اُدْعُوهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ اوس سے پیچھے زید بن حارثہ کہتے تھے یا یہ معنی ہین کہ نہین گناہ تمپر جبکہ کہا تمنے اپنے غیر کے فرزند کو ای بیٹے میرے بطریق خطا اور سبقت لسانی کے ولیکن گناہ جب ہوگا کہ کہو تم اوسکو قصد کر کر اور جائز ہی یہ کہ ہو مراد عفو ہونا خطا سے نہ عمد سے بعرف ہم کے پھر شامل ہو بسبب عموم اپنے کے خطاً لے پالک کے بیٹا کہنے کو اور قصداً کہنے کو یعنی مراد یہ ہو کہ سب چیزون مین جو قول خطا ہو معاف ہوتا ہی اور عمد نہین معاف ہوتا اور داخل آیین ہو یہ بھی کہ لے پالک کو خطاً بیٹا کہے تو معاف ہی اور قصداً کہے تو نہین معاف اور جب پائی جاوے تبنی یعنی کسی لڑکے کو اپنا بیٹا کہا تو اگر ہی وہ تبنی مجہول النسب اور چھوٹا ہی عمر مین اوس کہنے والے سے تو ثابت ہوگا نسب اوسکا اوس سے اور آزاد ہو جاویگا وہ اگر ہی غلام اوسکا اور اگر بڑا ہی عمر مین اوس سے تو نہین ثابت ہوگا نسب اور آزاد ہو جائیگا نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور ایسے معروف النسب پس نہین ثابت ہوتا ہی نسب اوسکا بسبب بیٹا کہنے کے کہنے والے سے اور آزاد ہو جاتا ہی اگر ہی غلام اور جو کوئی اپنے تئین غیر باپ اپنے کی طرف منسوب کرے تو وہ بھی گنہگار رہتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ یعنی جو کوئی منسوب کرے اپنے تئین طرف غیر باپ اپنے کے حال انکہ وہ جانتا ہی تو جنت اوسپر حرام ہی اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان

لہ کہ نہین مواخذہ کرتا تمسے خطا پر اور قبول کرتا ہی توبہ قصداً گناہ کرنے والے سے ✤ مد معا

النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم وازواجہ امھتھم واولوا الارحام بعضھم اولی
ببعض فی کتب اللہ من المؤمنین والمھجرین الا ان تفعلوا الی اولیکم معروفا کان
ذلک فی الکتب مسطورا ۶

پیغمبر لائق تر ہی ساتھ تصرف کرنے کے بیچ امور مسلمانون کے اونکی ذاتون سے اور بیویان پیغمبر کی مائین اونکی ہین یعنی بیچ حرمت نکاح کے اور قرابت والے بعض اونکے نزدیک تر ہین ساتھ بعض کے حکم خدا مین تمام مسلمانون سے اور ہجرت کرنے والون سے لیکن یہ کہ کرو تم طرف دوستون اپنے کے کچھ رعایت ہی جائز ہونا اس حکم کا لوح محفوظ مین لکھا گیا یعنی صلۂ ارحام واجب ہی اور آپسمین وارث ہونا بسبب ہجرت اور اسلام کے منسوخ ہوا بسبب وارث ہونے کے ساتھ قرابت وارحام کے + **فتح** نبی سے لگاؤ ہی ایمان والون کو زیادہ اپنی جان سے اور اوسکی عورتین اونکی مائین ہین اور ناتے والے ایک دوسرے سے لگاؤ رکھتے ہین اللہ کے حکم مین زیادہ سب ایمان والون اور وطن چھوڑنے والون سے مگر یہ کہ کیا چاہو اپنے رفیقون سے احسان یہ ہمکتاب مین لکھا + **تفسیر** + نبی نائب ہی اللہ کا اپنی جان ومال مین اپنا تصرف نہین جانتا جتنا نبی کا اپنی جان پر کہتی آگ مین ڈالنی روا نہین اور نبی حکم کرے تو فرض ہی اور اوسکی عورتین سبکی مائین ہین حرمت مین نہ پڑنے مین اور حضرت کے ساتھ جنھون نے وطن چھوڑا بھائی بندون سے بہتر ہوئے اونکو حضرت نے آپسمین بھائی کر دیا تھا دو دو کو بیچے اونکے ناتے والے مسلمان ہوئے فرمایا کہ اوس بھائی چارے سے ناتا مقدم ہی میراث ہی ناتے ہی پر اور سب حکم مگر احسان اور سلوک اوسکا بھی لیے جاؤ یہ کتاب مین لکھا ہی یعنی قرآن مین ہمیشہ کو یہ حکم جاری رہا تورات مین بھی یہی حکم ہوگا + **موضح** لائق تر ہی الخ یعنی آنحضرت کا بڑا حق ہی مومنون پر ہر چیز مین امور دین اور دنیا سے اور حکم آنحضرت کا بہت جاری ہی اونپر بہ نسبت حکم نفسون اونکے کے اور فرمان برداری آنحضرت کی بہت واجب ہی اونپر بہ نسبت فرمان برداری نفسون اونکے کہا ابن عباس اور قتادہ نے یعنی جبکہ باعث ہون اونکو آنحضرت ایک چیز کے کرنے پر اور باعث ہون اونکو نفس اونکے غیر اوس چیز پر تو ہوگی فرمان برداری نبی کی لائق تر اونپر اونکے نفسون کی فرمان برداری سے اور کہا ابو زید نے کہ نبی لائق تر ہی ساتھ مومنون کے نفسون اونکے سے بیچ اوس چیز کے کہ حکم کیا اونکے حق مین جیسے کہ لائق تر ہی ساتھ غلام اپنے کے بیچ اوس چیز کے کہ حکم کیا اوسپر ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی مومن مگر کہ مین لائق تر ہون ساتھ اوسکے دنیا اور آخرت مین پڑھو تم اگر چاہو النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم پس جو مومن کہ مرجاوے اور چھوڑے مال پس وارث ہون اوسکے عصبے جو کوئی ہون اوسکے چھوڑے دین یا ضیاع یعنی اولاد چھوٹی کہ خوف ہو اوسکے ضائع ہونے کا پس چاہیے کہ آوے میرے پاس پس مین ولی یعنی مربی اوسکا ہون + انتہی + یا اولی ہم کے معنی ہین بہت مہربان اونپر اور بہت نفع پہنچانے والے اونکو مانند فرمانے اللہ تعالی کے بالمؤمنین رؤف رحیم یعنی آنحضرت مومنون پر بہت مہربان رحم کرنے والے ہین اور ابن مسعود کی قرات مین النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم وھو اب لھم یعنی نبی لائق تر ہی ساتھ مومنون کے جانون اونکی سے اور وہ باپ ہین اونکے اور کہا مجاہد نے ہر نبی باپ ہی اوسی امت کا اور اسی لیے ہوگئے مومن بھائی اسلیے کہ نبی علیہ السلام باپ ہین اونکے دینی اور بیویان پیغمبر کی مائین اونکی ہین یعنی بیچ حرام ہونے نکاح اونکے کے اور

اور واجب ہونے تعظیم اونکی کے بیچ نظر کرنے کے طرف اونکے اور خلوت کرنے کے ساتھ اونکے پس حرام ہین اونکے حق مین مانند اجنبیون کے اور ارث نہین بھی مانند اجنبیون کے ہین اور نہین کہا جاویگا اونکی بیٹیون کو مومنون کی بہنین اور نہ اونکے بھائیون اور بہنونکو مومنون کے مامون اور خالائین اور اختلاف کیا ہی علمانے اسمین کہ آیا وہ مومن عورتون کی بھی مائین تھین یا نہین بعضون نے تو کہا کہ وہ مومن مردون اور مومن عورتون کی سبکی مائین تھین اور بعضون نے کہا کہ وہ مائین تھین مومن دونکی نہ عورتون کی اور قرابت والے الزینی وارث کرنا بسبب قرابت کے اولی ہی وارث کرنے سے بسبب بھائی چارہ دینی کے اور منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین ہجرت کرکے آئے تو درمیان دو دو شخصون کے مہاجر اور انصار مین سے بھائی چارہ مقرر فرمایا اور جب ایک دوسرے سے مرتے وہ سرا زندہ میراث اوسکے لیتا اور قرابت کی جہت سے میراث نہ ملتی تھی یہان تک یہ آیت آئی اور وہ حکم منسوخ ہوا اور آیت مین درجہ ہوا قرابتیون کا بحکم آیت وراثت کے مقرر ہوا لیکن احسان اور نیکی نہی بھلائی کے ساتھ یا وصیت کرنی اونکے لیے تہائی مال تک جائز اور مستحسن ہی مراد معروف سے یہ ہی اور فی کتاب اللہ سے مراد ہی بیچ حکم خدا کے اور قضا اوسکی کے یا لوح محفوظ مین یا بیچ لوح جس کے کہ فرض کیا اللہ نے ✦ بحر ✦ مد ✦ تنبیہ سبحان اللہ اس آیت کریمہ سے کیا شان معلوم ہوئی ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر شخص کو چاہیے کہ اوس محبوب عالم کو اور اوسکے حکم کو سب سے زیادہ محبوب و مقدم رکھے حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھے اور کیون نہو کہ آپکے احسان ہمپر ایسے ہی ہین اگر وجود باجود اونکے سے ہم راہ حق نپاتے تو دوزخ کے کندہ بنتے مولانا اسمٰعیل علیہ الرحمۃ نے کہا عاشق ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اونکی سنت کے کیا خوب اشعار لکھے ہین آپ کی شان مین نظم وہ انسان الکمل ہی سنتے ہو کون ✦ ہوئے مفتخر جس سے یہ دونون کون ✦ نبی البرایا رسول کریم ✦ نبوت کے دریا کا درِ یتیم ✦ حبیب خدا سید مرسلین ✦ شفیع الوریٰ ہادی راہ دین ✦ محمد ہی نام اوسکا احمد لقب ✦ بیان ہو سکے منقبت اوسکی کب ✦ دل اوسکا جو ہی مخزن سر غیب ✦ مبرا خطا سے ہی بے شک و ریب ✦ زبان اوسکی ہی ترجمان قدم ✦ ہوا باغ دین جس سے رشک ارم ✦ بظاہر ہی گو مقطع انبیا ✦ حقیقت مین ہی مطلع اصفیا ✦ سو اول ہی ہی ہر طرح اوسکا نور ✦ بظاہر کیا گو کہ آخر ظہور ✦ الٰہی ہزارون درود و سلام ✦ تمہی پر اور اوسکی امت پہ عام ✦ اور آیہ مین جو آج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت مذکور ہوئی اب آگے اوسی ایک طرح کی بزرگی آپ حضرت کی اور اور انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی اور بیان توحید شروع فرمایا

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٧﴾ لِّيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ ۚ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٨﴾

اور یاد کرو جب لیا ہمنے پیغمبرون سے عہد اونکا اور تجھسے لیا ہمنے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی اور عیسی بیٹے مریم کے سے اور لیا ہمنے اونسے عہد محکم تا حد آتعالی پوچھے اون سچون سے راستی اونکی سے اور طیار کیا ہی واسطے کافرون کے عذاب درد دینے والا ✦ قتے اور جب لیا ہمنے نبیون سے اونکا قرار اور تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی سے اور عیسی سے جو بیٹا مریم کا اور لیا ہمنے اونسے گاڑھا قرار ✦ یعنی تا کی زبانی اپنے حکم خلق کو پونہچائے تب ہر ایک سے پوچھ کریگا اور سزا دیگا ✦ مو ✦ تفسیر ✦ جب لیا ہمنے پیغمبرون سے عہد الخ یعنی رسالت کے پونہچانے کا اور اوسکا کہ موحد اور عبادت کرنے والے اللہ کے رہین اور بندگان خدا کو توحید اور اسلام کی طرف بلاوین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرے اور ہر ایک خیر خواہ اپنی امت کا ہو اور لینا اس عہد کا روز الست کے تھا اور خاص کر لینا ان پانچ پیغمبرون کا اسلیے ہی کہ

صاحب کتاب وشریعت اولوالعزم ہین اور سب سے پہلے ذکر کرنا آنحضرت کا واسطے افضل ہونے اونکے ہی سب پر اور واسطے اسکے کہ آپ اصل ہین تمام خلق کے جیسے کہ فرمایا آنحضرت نے کُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ یعنی مین ہون اول نبیون کا پیدایش مین اور آخر اونکا اوٹھنے اور نبی ہونے مین اور فرمایا انا من نور اللہ والخلق من نوری یعنی مین پیدا ہوا ہون اللہ کے نور سے اور تمام خلق میرے نور سے اور یہ بھی فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ رُوْحِيْ یعنی اول جو پیدا کیا ہی اللہ نے روح میری ہی اور یہ بھی فرمایا کُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ + یعنی مین تمامی اوس حالت مین کہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنی ناتمام تھی خلقت اونکی اور لیا ہمنے اوسے عہد محکم دوبارہ ذکر کیا میثاق کو واسطے ملنے وصف کے جو خلیفتی ہی ساتھ اوسکے اور یہ عہد لینا اس لیے ہوا تا اونکی امتون کے سامنے اونکی راستی سے کہ جو کچھ اپنی امتون سے کہا تھا اون سے سوال کرے تا کافر قائل ہون اس صورت مین صادقین سے مراد انبیا ہین اور موجب ایک قول کے مراد صادقین سے مومن ہین یعنی تا پوچھے مومنون سے پوہنچانے رسالت انبیا کے سے اور وہ بیچ دل کا زبان سے ظاہر کرین یا یہ مراد ہی کہ تا پوچھے انبیا سے کہ کیا جواب دیا تمکو تمھاری امتون نے اور یہ سنانے اس قول اللہ تعالی کے ہی يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ یعنی یاد کر او سدن کو کہ اکٹھا کریگا اللہ رسولون کو پس فرماویگا کہ کیا جواب دیے گئے تم اور لیتا کیا ہی واسطے کافرون کے یعنی رسولون کے منکرون کے **نکتہ** ایک محقق یعنی صوفیہ کرام مین سے فرماتے ہین کہ اول سورتین اشارہ ہی اسکی طرف کہ فرماتا ہی اللہ تعالی اسی عارف خبر دینے والے علوم معارف اور دقائق سے تا ثابت ہیچ قوے کے التفات غیر سے ہو کر اطاعت خطرہ کفرہ شیاطین اور نسا فقان نفوس سے باخبر اور بیدار اور اتباع کمال الہمام رب حکیم علیم اپنے کا کر توکل اللہ پر رہ تو وہ کافی مہمات تیری کا ہو کر کارسازی تیری اور تا ہمون تیرے کی کرے اور اپنی محبت و معرفت کی طرف متوجہ کرے اور آیت ماجعل اللہ لرجل مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ جب محبت حق کی کسی دل مین آتی ہی تو محبت کسی چیز کی ماسوی اللہ سے اوسمین نہین رہتی ہی کہ قلب ایک ہی سواے ایک کی محبت کے گنجایش نہین رکھتا مصرع یک دل دارد دو دوست نہ بست قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ یعنی کہہ اللہ پھر چھوڑ اور اونکو محبت اہل و اولاد کی نرسی بات ہی بات ہو راہ حق مین کچھ فائدہ نہین رکھتی اور آیت النبی اولی المومنین اشارہ ہی اسکی طرف کہ اتباع اور محبت نبی کی اولا اور اول اور اکثر ہو طالبون کو اپنے نفسون کی محبت سے تا حالت ولایت کو پوہنچے رسول علیہ السلام فرماتے ہین لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ وولدہ ومالہ والناس اجمعین یعنی مومن نہین ہوتا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہمون مین محبت پیدا طرف اوسکے جان اوسکی سے اور اولاد اوسکی سے اور مال اوسکے سے اور سب لوگون سے + **تنبیہ** + غور کرنا چاہیے صوفیہ کرام رحمہم اللہ کے قول مین کہ حضرت کے اتباع اور حضرت کی محبت کو کیا لکھتے ہین صاحبان بزرگوارون کے قول سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کی محبت اور اونکے اتباع کے آگے اور ونکی محبت و اتباع کو ہیچ جانے یہ نہین کہ جورو بچون اور لوگون اور رسمون کی خاطر آنحضرت کی اتباع و محبت کو ایک طرف رکھے بلکہ سنت کے نام سے چڑے اور کہے کہ یہ باتین لوگون کی ہین تصوف اور ہی چیز ہی جیسے کہ اکثر فقہ کے اکثر بزرگارون کو دیکھتے ہین مصرع ہین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + اور اس بات پر تمام صوفیہ کرام رحمہم اللہ کا اجماع ہی سب یہی کہتے چلے آتے ہین کہ جو کچھ حاصل ہوتا ہی اور درجہ اعلی ملتا ہی حضرت ہی کے اتباع سے ملتا ہی چنانچہ کتاب طریق محمدی مین لکھا ہی کہ سردار جماعت صوفیہ کرام کے امام الطائفہ بلکہ طریقت کے حضرت جنید بغدادی علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہین الطرق کلہا مسدودۃ الا علی من اقتفی اثر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی سب راہین بند ہین یعنی خدا کی طرف پہونچنے کی مگر وہ سیدہا راہ کھل رہی ہی کہ جو قدم بقدم چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ بھی انھین کا قول ہی کل طریقۃ ردتہ الشریعۃ فھو زندقۃ یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ بیدینی ہی اور فرمایا کہ جسنے نہ یاد کیا قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کیجاوے اوسکی اس امر تصوف مین اسلیے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و سنت کے اور کہا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف اسم ہی تین چیزون کا ایک تو یہ کہ نہ بجھاوے نور معرفت اوسکا نور ورع اوسکے کو اور دوسرے یہ کہ نہ کلام کرے ساتھ علم باطن کے اسطرح کا کہ نقض کرے اوسکو ظاہر کتاب و سنت کے اور تیسرے یہ کہ نہ باعث ہووے اوسکو کرامت اوپر ہتک محارم اللہ تعالی کے اور کہا ابو یزید بسطامی نے اپنے کسی یار سے کہ اوٹھ ہمارے ساتھ تو نگاہ کر دیکھین ہم طرف اوس شخص کے کہ مشہور کیا تھا اوسنے اپنے تئین ساتھ ولایت کے اور تھا وہ شخص مشہور ساتھ زہد کے وہ یار اوسکا آمتا ہی کہ بیس گئے ہم طرف اوسکے پس جبکہ نکلا وہ اپنے گھر سے اور مسجد مین آیا تو اوسنے تھوکا قبلے کیطرف پس پھر آئے ابو یزید اور سلام علیک نکی اوس سے کہا شیخ اس مین مین نہین ہی ساتھ ادب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب مین سے پس کیونکر ہوگا امن مین حق دعوے اپنے کے اور کہا ابو یزید بسطامی نے کہ اگر کوئی شخص چلتا ہووے پانی پر اور اوڑتا ہو ہوا مین تو نہ فریب کھاؤ تم ساتھ اوسکے یہان تک کہ دیکھو تم کہ کیسا پاتے ہو اوسکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور حفظ حدود اور شریعت کی رعایت مین اور کہا گیا بایزید سے کہ فلانا شخص ایک رات مین مکے کو پہونچتا ہی پس کہا اونھون نے کہ شیطان گدڑتا ہی ایک لحظے مین مشرق سے مغرب تک حال انکہ وہ اللہ کی لعنت مین ہی اور کہا ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ بعض اوقات میرے دل مین واقع ہوتا ہی ایک نکتہ قوم کے نکتون مین سے یعنی معرفت کی بات کہ صوفیہ کرام کے دل مین آجاتی ہی پس نہین قبول کرتا ہون مین اوسکو مگر ساتھ دو گواہون عادل کے کہ وہ کتاب و سنت ہی اور کہا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اللہ تعالی کی محبت کی علامتون مین سے متابعت اللہ تعالی کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی انکے اخلاق مین اور افعال مین اور اوامر مین اور سنتون مین اور کہا بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس فرمایا اے بشر آیا جانتا ہی تو کہ کس سبب سے بلند مرتبہ کیا تیرا اللہ تعالی نے تیرے وقت کے لوگون مین سینے عرض کیا کہ نہین جانتا مین یارسول اللہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہی بسبب اتباع کرنے تیری کے سنت میری کا اور بسبب خدمت کرنے تیری کے صالحین کی اور بسبب نیز خواہی کرنے تیری کے اپنے بھائی مسلمانون کی اور بسبب محبت رکھنے تیری کے اصحاب اور اہل بیت میرے کی اسی نے پونہچایا ہی تجکو نیکون کی منازل کو اور کہا ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ نے کل باطن یخالفہ ظاہر فھو باطل یعنی جو باطن کہ مخالف ہو اوسکے ظاہر کیواسطے وہ باطل ہی اور کہا محمد بن فضیل رحمہ اللہ نے کہ جاتا رہتا اسلام کا چار چیزون کے سبب سے ہوگا نہین عمل کرینگے لوگ ساتھ اوس چیز کے کہ جانینگے اور عمل کرینگے ساتھ اوس چیز کے کہ نہین جانینگے اور نہین سیکھینگے اوس چیز کو کہ نہین جانینگے اور لوگون کو علم سیکھنے سے منع کرینگے اور جو کچھ کہ ذکر کیا گیا حضرت جنید کے کلام سے لے کر یہان تک یہ سب نقل کیا گیا ہی رسالۂ قشیری رحمۃ اللہ سے دیکھ اے عاقل طالب حق کے کہ یہ بزرگ نہایت بزرگ ہین مشائخ طریقت کے اور کبار ہین ارباب سلوک و حقیقت کے اور یہ سب تعظیم کرتے رہے ہین شریعت شریفہ کی اور بنا کرتے رہے ہین اپنے علوم باطنہ کو اوپر سیرت احمدیہ کے پس تو فریب نہ کھا تجکو واہیات جاہلین اور زلیات فاسدین مفسدین ضالین مضلین کی کیونکہ وہ گمراہ ہین راہ شرع قویم سے اور ٹیڑھے ہین صراط مستقیم سے نکل گئے ہین راہون علماء شریعت کے سے اور مشائخ طریقت کے سے افسوس ہی انکے حال پر اور افسوس ہی اونکے حال پر کہ جنھون نے اتباع اونکا کیا ہی یا اچھا جانا ہی اونکے امر کو حال انکہ

وہ قتراق ہین راہ حق کے کہ راہ ماری ہی اونھون نے عابدین کی اور طاد یا ہی حق کو ساتھ باطل کے بلکہ چھپا دیا ہی حق کو دیدہ دانستہ
تام ہو اکلام سہا طریقہ تھی کا اور تصدیق ان باتون کی جسکو منظور ہو وہ کتب صوفیہ کو شل حوارف و آداب المریدین ونفحات کے دیکھے جس گمراہی
و ذلالی سے صوفیون کو بدنام کرے اللہ اسے ہدایت کرے ۵ ہر دو چند زخود و بیخود و بیسنہ پر غرہ ہ باشوند ار رسنہ ۱۲ دود شوند ار بانے رسنہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا
وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝

ای مسلمانون یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے پر بسوقت کہ آئے تمھارے سر پر لشکر پس بھیجی ہمنے اونپر ہوا اور لشکر کہ نہین دیکھا تمنے اونکو
اور ہی خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا مترجم کہتا ہی کہ کفار نے غزوہ احزاب مین مینے پر ہجوم کیا اور آنحضرت نے اپنے اور
اونکے درمیان مین خندق کھودی اور سناقفون سے باتین نفاق کی سرزد ہوئین مخلصون نے استقامت اختیار کی اور آخر فتح
اسلام کی واقع ہوئی خدا تعالی نے اونکی مذمت مین اور مسلمانون کی مدح مین اور سنت رکھنے مین اونپر یہ آیتین نازل کین فقط
ای ایمان والو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب آئین تمپر فوجین پھر ہمنے بھیجی اونپر ہوا اور وہ فوجین جو تمنے نہین دیکھین اور
ہی اللہ جو کچھ کرتے ہو دیکھتا تفسیر + چوتھے برس یہودی نضیر جو مدینے سے نکالے گئے تھے سورہ حشر مین ذکر ہوا آگا
ہ قوم مین پیمبر سے اور قریش اور فزارہ اور غطفان اور بنی قریظہ کو جو مدینے کے پاس تھے جمع کر کے حضرت پر چڑھا لائے بارہ ہزار آدمی مسلمان
کہ تھے تین ہزار آدمی سے لشکر باہر پڑا کر خندق کھودلی جب فوجین آئین دو دو رسے لڑتے ہے قریب ایک مہینے کے پھر ایک رات
اللہ نے اونپر بھیجی تند کافرون کی آگ بجھ گئی بھوکے رہے اور خیمے گر پڑے گھوڑے چھوٹ گئے سب لشکر پر باد ہوا نا چار
اوٹھکر چلے گئے یہ جنگ احزاب کہلاتی ہی اور جنگ خندق کی جاڑے کے موسم مین اناج کی تنگی لڑائی لڑنی اور خندق کھودنی اور
گرد سب مخالف سے منافقون کی بولنے لگے اور موسن ثابت رہے اس جنگ مین حضرت نے فرمایا اب سے ہم جاوینگے کفار پر وہ ہمپر
نہ آوینگے وہی ہوا + ۲ + یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے پر یعنی جو کچھ کہ انعام کیا اللہ نے تمپر روز احزاب کے کہ مدد کی تمھاری اور
نجات دی اور وہی روز خندق ہی اور ہوئی یہ جنگ ایک برس بعد جنگ اُحد کے آئے تمھارے سر پر لشکر یعنی احزاب اور وہ قریش
تھے اور غطفان اور قریظہ اور نضیر پس بھیجی ہمنے اونپر ہوا یعنی صبا کہ جسکو پُروا ہوا کہتے ہین فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے
نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ + یعنی مدد دیا گیا مین ساتھ پُروا ہوا کے اور ہلاک کیے گئے عاد بسبب پچھوا
ہوا کے اور لشکر کہ نہین دیکھا تمنے کہ وہ ملائکہ تھے اور تھے ملائکہ ہزار اور ملائکہ اوسدن لڑے نہین لیکن جسوقت کہ تمنے کی رانون
مین ہوا تھندی چلی اور لشکر احزاب کے خیمے کی میخین اوکھاڑ ڈالین اونکے خیمون کی طنابین کاٹ دین اور آگ کو بجھا دیا اور گھوڑے
آپسمین اچھلنے کودنے لڑنے لگے ملائکہ جوانب اطراف لشکر احزاب کے تکبیر پکار پکار کر کہنے لگے ایک رعب کفار کے لشکر مین پڑا جسکے
سردار ہر قبیلے کا مارے خوف کے پکارتا تھا کہ ای بنی فلان ہمارے پاس پونہچو پھر شکست کھائی اور خلاصہ قصہ احزاب کا
یہ ہی کہ بعد جلاوطن کرنے بنی قریظہ کے حیی بن اخطب یہودی نے ایک جماعت یہود کے ساتھ مکے مین جاکر ساتھ ابوسفیان کے
اور اوسکے تابعون کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی پر عہد کیا پھر غطفان کے پاس آکر قریش کے اتفاق کی خبر دی
اور غطفان بھی اونکے ساتھ موافق ہوئے پس ابوسفیان اپنے اتباع کے ساتھ اور عیینہ غطفانی اپنے اتباع کے ساتھ لشکر
لے کر باہر نکلے اور دس ہزار آدمی جمع ہو کر متوجہ مدینے کی طرف ہوئے جب یہ خبر آنحضرت کو پہونچی تو قریب تین ہزار آدمیون کے ساتھ
مدینے سے نکلکر آگے پہاڑ سلع کے لشکر مبارک پڑا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ فارس مین جبوقت کہ ہمنون کے

شہر کے گرد خندق کھود لیتے ہین آنحضرت نے اسکو مستحسن سمجھکر مدینے کے گرد خندق کھودنے کا حکم کیا اور ہر سیکو تھوڑی تھوڑی زمین کھودنے کے لیے تقسیم فرمادی صحابا وسکے کھودنے مین مشغول ہوئے اور آنحضرت بھی مٹی اوسمین سے باہر نکالتے تھے اور صحابہ کو وہ تسبیح کا دیتے تھے اور پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ یا اللہ بلاشبہ عیش آخرت ہی کا عیش ہی پس بخش انصار اور مہاجرین کو اوس اثنا مین ایک پتھر نہایت سخت ظاہر ہوا کوئی کدال اوسپر کارگر نہین ہوتی تھی آنحضرت کو خبر کی وہان تشریف لاکر کدال ہاتھہ مین لے کر بسم اللہ کہکر اوس پتھر پر ماری تھوڑا سا ٹکڑا اوسمین سے توٹا اور ایک نور اوسمین سے نکلا کہ اوسکی روشنی مین شام کے محل نظر آئے اللہ اکبر کہکر فرمایا کہ ملک شام کی کنجیان مجکو عنایت ہوئین بعد اوسکے دوسرا ضربہ مارا اور اوسمین سے توٹا اور ایک نور نکلا اور اوسکی روشنی مین روم کے محل انکو نظر آئے اللہ اکبر کہکر فرمایا کہ روم کی کنجیان میرے ہاتھ مین دین بعد اوسکے تیسرا ضربہ مارا اور وہ پتھر سارا توٹا اور ایک نور ظاہر ہوا کہ محل کسریٰ کے نظر آئے تکبیر کہی اور فرمایا کہ فارس کی کنجیان مجکو عطا ہوئین مسلمان اس بشارت سے خوش ہوئے اور منافقون نے کہا کہ یہ مرد خلق کو بازی دیتا ہی دشمن کے ڈر سے خندق کھودتا ہی اور روم اور شام اور فارس کے فتح کی خبر دیتا ہی القصہ بعد چھ روز کے خندق طیار ہوئی اور لشکر دشمنون کا مدینے کو پونہچا اور عیینہ غطفانی ساتھہ لشکر اپنے کے نیچے وادی شرقی مدینے کے اور ابوسفیان ساتھہ لشکر اپنے کے وادی غربی مدینے مین اور بے اور یہود قریظہ بھی بسبب اغوا حیی بن اخطب کے عہد توڑکر کفار کی مدد کو آئے اور خندق درمیان لشکر مسلمانون کے اور لشکر کفار کے حائل ہی اور دل ضعفائے مسلمین کا بسبب ہیبت کثرت اعداء کے جگہ سے گیا اور دونون لشکر اسی طرح قریب ایک مہینے کی مدت تک مقابل پڑے ہے اور جنگ نہین ہوتی تھی مگر کبھی تیراندازی اور پتھراؤ ہوتا تھا جب بلا لوگون پر سخت ہوئی رسول علیہ السلام نے ساتھ عیینہ وغیرہ رئیس غطفان کے صلح کی اسپر کہ تہائی پھل مدینے کے اونکے لیے ہون اسپر ملیکہ یہان سے اوسکر اپنے وطن کو چلے جاوین اور صلحنامہ لکھا سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ صلح خدا تعالیٰ کے حکم سے ہی تو سَمْعًا وَّطَاعَۃً رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکم الٰہی سے نہین ہی میرے واسطے کسر شوکت قریش کے یہ صلح کی ہی اونہون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمکو حالت شرک مین ایک تمر نہین دی ہی اب مشرف باسلام کے ہونے پر ہم کیونکر یہ اب ہوے شمشیر کے کچھہ نہین جانتے ہیں وہ صلح موقوف رہا اور سختی مسلمانون پر نہایت ہوئی ایک روز نعیم بن مسعود غطفانی آگے رسول علیہ السلام کے آیا اور کہا یا رسول اللہ مین مسلمان ہوا اور میری قوم کو اسکی خبر نہین ہی اب جو کچھہ فرمائیے بجالاؤن مین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تو ایک مرد ہی اگر سکتا ہی تو کچھہ فریب کر اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ یعنی لڑائی فریب ہی نعیم بنی قریظہ کے پاس آیا اور کہا کہ جانتے ہو کہ مین تمہارا خیر خواہ ہون کہا ہان کہا تمہارا اور قریش اور غطفان کا یہ حال ہی کہ تمہارا مال اور اہل اور اولاد یہان ہی اونکے یہان سے دور ہین اگر شکست کھاوینگے تو اپنے اہل مین پھر کر چلے جاوینگے اور اہل اور اموال تمہارے یہین رہین تم اور جاے جا نہین سکتے کے اگر قریش اور غطفان تمکو چھوڑکر چلے جاوینگے پس تم ساتھہ انکے لڑو نہین جب تک ایک کو انمین سے یرغمال مین سے اپنے پاس گرو نہ رکھو تمکو چھوڑکر چلے نہ جاوین بنی قریظہ نے کہنا اوسکا قبول کیا اور کہا خیر خواہی ہماری کی تو نے پھر نعیم نے قریش کے پاس آکر کہا تم جانتے ہو کہ مین تمہارا خیر خواہ ہون ایک خبر تمکو پونہچاتا ہون اگر پوشیدہ رکھو کہا اونہون نے کہ ایسا ہی کرینگے نعیم نے کہا کہ بنی قریظہ نے محمد کے عہد توڑنے سے ندامت کمینی اور محمد کو کہلا بھیجا ہی کہ ہم نادم ہوے اگر کہو تو ہم ایک دو اشراف قریش اور غطفان کے تمین کو لاکر اونکو مار ڈالو اور پھر اسمیں راضی رہو اور ہم آنکر تمہارے ہون اور محمد نے بھی قبول کر لیا ہی پس اگر یہود تمسے رہن چاہین تو

ہرگز نہ جا پھر نعیم غطفان کے پاس آیا اور جو کچھ قریش سے کہا تھا اُنسے بھی کہا القصہ جب قریش اور غطفان نے یہود کو کہلا بھیجا کہ یہ دار مقام ہمارا نہیں ہی متفق ہو کر قتال کرو تا امر محمدؐ سے فراغ پاویں ہم یہود نے کہلا بھیجا کہ ہم ہرگز لڑنے کے نہیں جبتک ایک مرد اشراف تم میں سے ہمارے پاس میں نہو گا تا مبادا تم ہمکو وقت شدت کے چھوڑ کر چلے جاؤ اور تنہا ہمکو محمدؐ کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہو اور دونوں فرقوں کو صدق قول نعیم کا متیقن ہوا اور درمیان اُنکے نفاق اور خرابی ظاہر ہوئی ہفتے کی رات کو شوال کے مہینے میں سن پانچ میں کہ نہایت سردی تھی حق تعالی نے ہوا سرد اونپر متعین کی کہ اُنکے خیموں کو اوکھیڑ ڈالا اور آگ کو سرد کر دیا اور ہانڈیوں اور چولہوں اُنکے کو اولٹ دیا اور غلغلہ تکبیر ملائکہ کے سے کہ کفار کے لشکروں کے اطراف میں کرتے تھے اور اوس ہولے کے فعل سے رعب کفار کے دل میں پڑا اور ابوسفیان آواز دیتا تھا کہ اے گروہ قریش واللہ اگر تم صبح تک یہاں پڑے رہے تو ہلاک ہو جاؤ گے اور بنی قریظہ سے دیکھو گے جو کچھ کہ سُنا تمنے اور یہ ہوا تمکو چھوڑتی نہیں ہی یہاں سے کوچ کرو میں کوچ کرتا ہوں یہ کہا اور اپنے اونٹ پر سوار ہو کر متوجہ مکے کو ہوا غطفان بھی یہ خبر سُنکر بھاگے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ اور ہی خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنی تمھارے عمل کو اوسی سو منو دیکھتا اور مراد عمل سے محافظت کرنی ہی ساتھ خندق کے اور ثابت رہنا اور پر مدد گاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ✦ **ع ۱۰ بحر** ✦

إِذْ جَآءُوكُمْ مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ۝

جب آئے کفار تمپر اوپر کی جانب تمھاری سے اور نیچے کی جانب تمھاری سے اور جب بے خیر ہو رہیں آنکھیں اور پہنچے دل چیخر گردن کو اور گمان کرتے تھے تم بہ نسبت خدا کے گمان مختلف ✦ **فتح** جب آئے تمپر اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور جب ڈگمگائیں آنکھیں اور پہنچے دل گلوں تک اور اُنکلنے لگے تم اللہ پر کئی کئی اُنکلیں ✦ **تفسیر** ✦ اوپر سے اور نیچے سے یعنی مدینے کی شرقی طرف سے جو اونچی ہی اور غربی طرف سے جو نیچی ہی اور آنکھیں ڈگنے لگیں یعنی تحیر رہنے لگے لوگوں کے دوستی جتانے والے آنکھیں پھرانے اور دل پہنچے گلوں تک دھڑکنے دھڑک کرتے اور کئی کئی اُنکلیں مسلمانوں نے سمجھا کہ ایکی اور سخت آزمایش آئی اور کج ایمان لوگوں نے سمجھا کہ ایکی بات پھینکے گے ✦ **ع ۱۰ مو** ✦ اوپر کی جانب تمھاری سے الزبنی مدینے کی شرقی طرف سے جو اونچی ہی یعنی غطفان آئے اور غربی طرف سے جو نیچی ہی قریش آئے اور جب خیرہ رہیں آنکھیں یعنی متحیر ہو رہیں اور پتھرا گئیں مارے ڈر کے یا پھریں ہر چیز سے پس نہیں التفات کرتیں تمھیں مگر اپنے دشمن کی طرف بسبب شدت خوف کے اور لفظ حناجر جمع حنجرہ کی ہی حنجرہ کہتے ہیں رحلصہ کو اور وہ منتہاے حلقوم ہی اور حلقوم مجموعہ داخل ہونے کھانے اور پانی کی ہی پس مراد یہ ہی کہ جب پھولتا ہے پھیپھڑا شدت خوف سے یا غصے سے تو اوپر کو آجاتا ہی دل جب بلند ہوئے اوسکے سر حلقوم تک اور بعضوں کے حلقوم تک اور بعضوں نے کہا کہ یہ مثل ہی دلوں کی مضطرب ہونے میں اور یہ نہیں کہ دل حلقوم کو حقیقۃً روایت کیا گیا ہی کہ مسلمانوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا کوئی دعا ہی کہ پڑھیں ہم اوسکو کہ پہنچیں دل حلقوم میں دل ہمارے تو فرمایا ہاں کہو اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا یعنی یا اللہ ڈھانپ عیب ہمارے اور امن میں رکھ دہشت کی چیزوں سے ہمکو اور گمان کرتے تھے تم الخ یہ خطاب ہی مومنوں کے لیے اور بعضے اوسمیں ثابت دل ثابت قدم تھے اور بعضے ضعیف القلوب اور منافق پس گمان کیا ثابت دلوں ثابت قدموں نے ساتھ اللہ کے کہ وہ ہمکو ہمیشہ فرماتا ہی وہ ہمارے لغزش قدم اور تحمل ہونے اوسکے سے اور ضعیف القلوب اور منافقوں نے بہ نسبت خدا کے وہ گمان کیا کہ جو ظاہر کیا گیا ہمارے لیے کہ گمان کیا منافقوں نے استیصال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اُنکے اصحاب کا اور گمان کی مومنوں نے مدد و فتحیابی اُنکے لیے ✦ **ع ۱۰ معا**

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝

اوس جاگہہ آزمائے گئے مسلمان یعنی ساتھہ صبر کرنے کے ایمان پر اور بلائے گئے ہلائے جانا سخت یعنی مارے ڈر کے **فتح** وہان جانچے گئے ایمان والے اور جھڑجھڑا لئے گئے زور کا جھڑجھڑانا + **مو**

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۝

اور جب کہتے تھے منافق اور وہ لوگ کہ اونکے دلون مین بیماری ہی وعدہ ندیا ہمکو خدا اور رسول اوسکے نے مگر طرح تو فریب دینے کے **فتح** + اور جب کہنے لگے منافق اور جنکے دلون مین روگ ہی جو وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے سب فریب تھا + **تفسیر** + بعضے منافق کہنے لگے پیغمبر کہتا ہی کہ میرا دین پونہچیگا مشرق اور مغرب یہان جائے ضرور کو کل نہین سکتے مسلمان کو چاہیے اب بھی ناامیدی کے وقت بے ایمانی کی بات نہ بولے + **مو** + کہا بعضون نے کہ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وصف ہی منافقین کا ساتھہ ۳۳ ویں کے اور بعضون نے کہا کہ وہ لوگ ہین کہ نہین سوجھہ اونکو دین مین منافق چاہتے تھے کہ اپنی طرف مائل کرین اونکو بسبب ڈالنے شبہے کے اونکے دلون مین اور وعدہ ندیا الا منقول ہی کہ معتب بن قشیر منافق نے جب دیکھا احزاب کو کہا کہ وعدہ دیتا ہی ہمکو محمد فتح فارس اور روم کا حال انکہ کوئی ہم مین سے نہین نکال سکتا ہی یعنی بد دینے اور خرچ کرنے کے لیے ایک فرق کنام بپانے کا ہی نہین ہی یہ مگر وعدہ فریب کا + **مل**

وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ۝

اور جب کہا ایک فرقے نے اونمین سے اے اہل مدینہ سر لئے رہنے کی نہین ہی تمھارے لیے پس پھر جاؤ اور اذن مانگتا ہی ایک فرقہ اونمین سے جناب پیغمبر سے کہتے ہین کہ تحقیق گھر ہمارے نامضبوط ہین اور نہین ہین وہ گھر نامضبوط نہین چاہتے ہین مگر بھاگنا + **فتح** + اور جب کہنے لگے ایک لوگ اونمین ای یثرب والو تمکو ٹھکانا نہین سو پھر چلو اور رخصت مانگنے لگے ایک لوگ اونمین نبی سے کہنے لگے ہمارے گھر کھلے پڑے ہین اور وہ کھلے نہین پڑے ہین ارادہ نہین مگر بھاگنا **تفسیر** + یثرب نام تھا مدینے کا یعنی سائے عرب ہمارے دشمن ہوئے تو ہمکو رہنے کا ٹھکانا کہان سب لشکر سے جدا ہو جاؤ اور حضرت لشکر کے ساتھہ باہر کھڑے تھے شہر مین حکم جو طیبون کے ناکے بند کر کر زنانے اوسمین رکھہ آئے تھے یہ بہانہ کرنے لگے کہ ہمارے گھر کھلے ہین اور جھوٹ بات تھی + **مو** + کہا ایک فرقے نے اونمین سے یعنی منافقون مین سے اور وہ عبد اللہ بن اُبی اور یار اوسکے تھے پس پھر جاؤ یعنی طرف کفر کے یا لشکر رسول اللہ سے طرف مدینے کے حاصل یہ کہ عبد اللہ بن اُبی اور اوسکے تابعون نے مسلمانون سے کہا کہ محمد کے لشکر مین طاقت مقابلہ کی نہین ہی ہی سب دین کفر کی طرف پھر جاؤ یا آنحضرت کے لشکر سے مدینے کو چلے جاؤ اور اذن مانگتا ہی ایک فرقہ عورۃ کے معنی ہین خلل اور تقدیر یہ ہی ذات عورۃ چنانچہ قراءت ابن عباس کی ذات عورۃ ہی ہی تو احتیاج ہی عورا لمکان عورا جبکہ ظاہر ہوتا ہی اوسمین ایسا خلل کہ خوف ہو اوسمین دشمن اور چور کا اور مراد اس فرقے سے بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اونھون نے کہا کہ اجازت دیجیے ہمکو تا گھرون مین جاکر نگہبانی دشمنون اور چوروں سے کرین اسلیے کہ وہ غیر محفوظ ہین پھر چلے آوینگے پس جھٹلایا اونکو اللہ تعالی نے کہ یہ ڈرتے نہین ہین اوس سے بلکہ چاہتے ہین بھاگنا لڑائی سے + **مل معا**

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ۝

اور اگر داخل آئے ہوتے اونپر سرائنکے کے طرفون اوسکے سے پھر طلب کی جاتی اونسے خانہ جنگی البتہ دیتے اوسکو اور توقف نکرتے بیچ

دینے فتنے کے مگر تھوڑا حاصل کلام یہ ہی کہ جہاد مین توقف کرتے ہین اور اگر جنگ بیچ مقدر نفسانی کے ہوتی تو توقف کرتے فتنے اور اگر شہر مین کوئی پیٹھ آوے کنارون سے پھر اونسے چاہے دین سے بچلنا تو لے لین اور ڈھیل کرین اوسمین گھٹوتی موٹ تفسیر اگر پیٹھ آتے انپر یعنی بیٹھنے مین یا اونکے گھرون مین بیٹھنے کی طرفون سے یعنی اگر داخل ہوتا یہ لشکر اپنے والا کہ جسکے ڈر سے یہ بھاگتے ہین مثلاً بیٹھنے مین یا اونکے گھرون مین تمام جوانب اوسکے سے اور آپڑتے اونکے اہل و اولاد پر کوئی کو پھر طلب کیے جاتے ایسے خوف کے وقت فتنہ یعنی ارتداد اور رجوع کرنا طرف کفر کے اور لڑنا مسلمانون سے تو البتہ دیتے اوسکو یعنی کرنے لگتے اوسکا کہا اور نہ ڈھیل کرتے اوسکے قبول کرنے مین مگر تھوڑا سا یعنی ہوتا سوال و جواب بغیر توقف کے یا نہ ٹھہرتے بیٹھنے مین بعد مرتد ہونے اونکے کے مگر تھوڑا سا اسلیے کہ اللہ ہلاک کرتا اونکو اور معنی یہ ہین کہ یہ بہانہ کرتے ہین اپنے گھرون کی نا محفوظی کا نکہ بھاگ جاوین مدد سے رسول خدا اور مومنون کی اور مقابلہ جماعتون کفار کے سے کہ جنکا ہول و دہشت اونکے دلون مین بھرا ہی اور وہ جماعتین کفار کی اگر بیٹھ آوین انکی مسلمانون اور گھرون مین اونکے پیش کرین انپر کفر اور کہا جاوے اونکو کہ اسلمانون کو نصرت پہنچاؤ تو البتہ شتابی کرین طرف اوسکے اور کچھ بہانہ نکرین اور نہین ہی یہ مگر بسبب ناخوش رکھنے اونکے اسلام کو اور دوست رکھنے اونکے کفر کو موٹ یعنی اگر دشمن یکبارگی بیٹھنے پر ہجوم لاوین اور اونسے ترک کرنا اسلام کا اور پھرنا طرف شرک کے چاہین تو شرک قبول کرین جلدی سے اور اوسکے قبول مین توقف نکرین مگر تھوڑا سا اور بموجب ایک قول کے مراد فتنے سے جنگ کرنی مسلمانون کے ساتھ ہی یعنی اگر اونسے لڑنا مسلمانون کے چاہین تو یہ قبول کرین اور ایک قول ج ہی یہ جہاد مین توقف کرتے ہین اگر نا جنگی اور جنگ نفسانی پیش آوے تو توقف نکرین اور بحسب ایک قول کے معنی ماتلبثوا بہا کے یہ ہین کہ بعد قبول کفر کے سینے مین نہین ٹھہرینگے مگر تھوڑا سا کہ عنقریب اوسکے ہلاک ہو جاوینگے بحر

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ۝

اور بیشک عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے پہلے اس سے کہ پھیر نگے پیٹھ کو اور ہی عہد خدا کا پوچھا گیا فتے اور البتہ اقرار کر چکے تھے اللہ سے اگلے کہ پھیرینگے پیٹھ اور اللہ سے اقرار کی پوچھ ہوتی ہی موٹ تفسیر یعنی جو مارا اور ہوئے سے بعد جنگ اُحد کے پہلے جنگ بدر کے عہد باندھا تھا کہ پھر جاوینگے پیٹھ نہین پھیرینگے کبھی اور ہی عہد خدا کا پوچھا گیا یعنی جو قیامت کے عہد ثنائی سے پوچھا جاوینگے اور جواب دینا ہوگا بحر مد

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

تو ہرگز فائدہ نہ دیگا تمکو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا مارے جانے سے اور اوسوقت نہ فائدہ دیے جاؤگے مگر تھوڑا فتے تو کہ کام نہ آویگا تمکو بھاگنا اگر بھاگوگے مرنے سے یا مارے جانے سے اور پھر بھی چل نہ پاؤگے مگر تھوڑے دنون تفسیر یعنی جسکی قسمت مین موت ہی اوسکو بچاؤ نہوگا بھاگنے سے اور اگر موت نہین تو بھاگ کر بچا بھی کتنے دن موٹ یعنی اگر آگئی ہی اجل تمہاری تو نہین فائدہ دیگا تمکو بھاگنا اور اگر نہین آئی ہی اجل اور بھاگے تم تو نہین بہرہ مند ہوگے دنیا مین مگر تھوڑا سا اور وہ مدت عمرون تمہارے کی ہی کہ وہ قلیل ہی اور ایک مروانی کا حال منقول ہی کہ وہ گذرا ایک جھکی ہوئی دیوار کے نیچے پس جلدی سے گذر گیا پس پڑھی اوسکے آگے کسینے یہ آیت پس کہا اوسنے کہ قلیل ہی طلب کرتے ہین ہم مل تنبیہ حاصل یہ کہ اس دنیا چند روزہ اور مال و منال اسکے پر فریفتہ ہوکر اللہ جل شانہ کی رضامندی ہاتھ سے نہ دے اور جانے کہ سب کچھ چھوٹ جانا ہی سوا تین کپڑون کفن کے کچھ ساتھ نہ لیجاویگا جیسے کہ حضرت لقمان نے جو اپنے بیٹے کو نصیحتین کین ہین یہ اور اونکو پاک پروردگار نے اپنے کلام مجید مین نقل کیا ہی اونمین سے یہ بھی ایک نصیحت ہی وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا

یعنی اور نہ بھول تو حصہ اپنا دنیا سے کہ وہ کفن ہے یعنی دنیا میں سے یہ تیرا حصہ ہے باقی سب چھوڑ جائیگا + قطعہ گمان مبر کہ زر سیم داد و انعام + و دیعتی ست کہ داری بدست روز چند + چو سود و بشوی غرہ بر متاع کسے + چو بوشش بر در دکان رہستاخر مند +

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ○

کہہ کون ہے وہ جو بچاوے تمکو خدا کے تصرف سے اگر چاہے تمہارے حق مین سختی یا چاہے تمہارے حق مین کوئی نعمت اور نہ پاوینگے واسطے اپنے سوا خدا کے کوئی دوست اور نہ مددگار + فتح + تو کہہ کون ہے کہ تمکو بچاوے اللہ سے اگر چاہے تمپر برائی یا چاہے تمپر مہر اور نہ پاوینگے اپنے واسطے اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار + تفسیر + یعنی عرب کی مخالفت سے ڈرتے ہو اگر اللہ حکم دے تو مسلمان اب تمکو قتل کر ڈالین + مو + من اللہ کی تقدیر ہی مما اراد اللہ انزالہ یعنی کون بچاوے تمکو اس چیز سے کہ چاہا ہے اللہ اوتارنا او سکا یعنی عذاب اگر چاہے تمہارے حق مین سختی یعنی تمہارے نفسون مین قسم قسم قتل وغیرہ سے یا چاہے تمہارے حق مین کوئی نعمت یعنی دراز کرنا عمر کا عافیت اور سلامت مین بلکون منع کرسکے اللہ کو اس سے کہ رحم کرے تمپر اگر ارادہ کرے تمپر رحم کرنا + مد +

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

تحقیق خدا جانتا ہے باز رکھنے والون کو تم مین سے اور کہنے والون کو واسطے بھائیون اپنے کے کہ چلے آؤ طرف ہمارے اور حاضر نہین ہوتے مگر تھوڑی + فتح + اللہ کو معلوم ہی جو باز رکھتے ہین تم مین اور کہتے ہین اپنے بھائیون کو چلے آؤ ہمارے پاس اور لڑائی مین نہین آتے مگر کبھی + مو + تفسیر + باز رکھنے والون کو یعنی جو کہ منع کرتے ہین رسول کی مدد کرنے سے کہ وہ منافق ہین اپنے بھائیون کو یعنی جو کہ ظاہری بھائی ہین یعنی مسلمان چلے آؤ ہمارے پاس اور چھوڑ دو محمد کو مگر کم یعنی حاضر ہوتے ہین ایک ساعت دکھانے کو اور ٹھہرے رہتے ہین تھوڑا مقدار اسکے کہ دیکھین اونکو لوگ پھر پھر جاتے ہین + مد + چلے آؤ ہمارے پاس اور چھوڑ دو محمد کو اور اوسکے ساتھ جنگ مین حاضر نہو کہ ہم تمہارے ہلاک ہونے سے ڈرتے ہین آیا کہ یہود نے منافقون کو کہلا بھیجا کہ تمکو کیا ہوا ہے کہ قتل اپنا ابوسفیان کے ہاتھ چاہتے ہو اگر اس بار تمپر قدرت پاوینگے تو کسیکو تم مین سے باقی نہین چھوڑینگے تمکو تمپر خوف آتا ہے کہ بھائی اور ہمسائے ہمارے ہو ہماری طرف آؤ پس عبداللہ بن اُبی منافق اور یارون اوسکے نے منافقون کے پاس آکر کہا کہ تم محمد کے پاس کیا بھلائی چاہتے ہو اگر ابوسفیان تمپر قدرت پاویگا تو کسیکو نہین چھوڑیگا ہمارے ہمراہ طرف یہود کے آؤ منافقون کو منافقون کے اس کہنے سے ایمان اور اعتبار پایا وہ یہ آیات ان منافقون کی شان مین نازل ہوئی اور زیادہ اسمین یہ بیان ہے کہ ایک شخص آنحضرت کے لشکر سے مدینے مین گیا اپنے سگے بھائی کو دیکھا کہ شراب و نقل آگے رکھے ہوئے عیش و طرب مین مشغول ہے اوسنے کہا کہ اسی بھائی تو یہان عیش مین گذران کرتا ہے اور پیغمبر لڑائی مین ہین اوسنے جواب دیا کہ تو بھی ہمارے پاس بیٹھ محمد ہرگز اس برے حال سے خلاص نہین پائیگا وہ شخص پھر اونکا حال اوسکا پیغمبر خدا سے ظاہر کرنے جبرئیل پہلے آئے اوسکے یہ آیت لائے تھے + بحر +

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ○

بخیل تمپر تمہارے یعنی بوجہ مددگاری تمہاری کے پس جو وقت آئے ڈر دیکھیگا تو اونکو دیکھتے ہین طرف تیری پھرتی ہین آنکھین اونکی مانند اوس شخص کے کہ بیہوش کیا جاوے بسختی موت سے یعنی جب جاتا رہے ڈر زبان دراز کرین تمپر تم

زبانوں تیز کے بحث کرتے ہوئے اور پرمال کے یہ جماعت نہ ایمان لائی تھی پس نابود کیا خدا نے اونکے عملوں کو اور ہے یہ کام خدا پر آسان ✦ **فتح** ورنہ رکھتے ہیں تمھاری طرف سے پھر جب آوے ڈر کا وقت تو دیکھے تکتے ہیں تجھ سے ڈھے تیری طرف ڈگراتی ہیں آنکھیں اونکی جیسے کسی پر آوے بیہوشی موت کی پھر جب جاتا رہے ڈر کا وقت چڑھ چڑھ بولیں تم پر تیز تیز زبانوں سے ڈھوکے پڑتے ہیں مال پر وہ لوگ یقین نہیں لائے پھر اکارت کر ڈالے اللہ نے اونکے کیے اور یہ ہے اللہ پر آسان ✦ **تفسیر** ✦ یعنی جب وقت خوف سخت آتا ہے ہیں اور ڈر کے مارے جان نکلتی ہے اور فتح کے بعد مردانگی جتاتے ہیں بہت سے زیادہ تر غنیمت پر ڈھوکتے ہیں ✦ **فائدہ** ✦ یہاں حبط اعمال کا ذکر ہے تو فرمایا ہے یہ اللہ پر آسان ہے یعنی حکمت میں اللہ کی کسیکی محنت ضائع کرنی تعجب لگتی ہے لیکن جب حبط کرنے پر آوے اوس عمل ہی میں ایسا نقصان پکڑے جس سے وہ درست ہی نہیں ہوا جیسے عمل بے ایمان کا کہ ایمان شرط ہے ہر عمل کی ✦ **موضح** بخیلی کرتے ہوئے یعنی آتے ہیں لڑائی میں اس حال میں کہ بخیلی کرتے ہیں بسبب تمھاری مدد کرنے میں اور غنیمت میں پس جسوقت آوے ڈر یعنی دشمن کی طرف سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیکھے تو انکو کہ دیکھتے ہیں طرف تیرے اوس حالت میں پھرتی ہیں آنکھیں اونکی دائیں بائیں جیسے کہ دیکھتا ہے وہ شخص کہ بیہوش کیا جاوے سکرات موت میں یعنی جیسے دزعتل رفتہ حیران وار دیکھتا ہے ویسے ہی یہ مارے ڈر کے بھونچکے دیکھتے ہیں پس جب جاتا ہے ڈر اور امن میں ہوں اور جمع کیجاوے غنیمت زبان دراز کریں پر اور ایذا دیں ساتھ کلام کے اسحال میں کہ بخل کریں مال پر یعنی بروقت تقسیم غنیمت کے مناقشہ کریں اور کہیں ہم نے اکثر لوگ ساتھ تمھارے ساتھ جنگ میں تھے اور تمھارے ساتھ ہو کر لڑے اور سبب ہوئے تمھارے کے غالب ہونے تم دشمن پر نہ اسمیں لڑے تھے یعنی حقیقت میں بلکہ ساتھ زبانوں کے پس نابود کیا خدا نے یعنی باطل کیا اونکے اعمال ظاہری کو بسبب دل میں رکھنے اونکے کفر کو اور ہے یہ یعنی حبط کرنا اونکے عملوں کا اللہ پر آسان ✦ **مل بحر** ✦

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنْبَائِكُمْ وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢٠﴾

جانتے ہیں کہ لشکر کافروں کے نہیں گئے ہیں اور اگر آویں لشکر تمنا کریں کاشکے وہ ہم انمیں ہوتے در میان گنواروں کے پوچھا کرتے خبر تمھاری کو یعنی یہ آنجانے والے سے دور اگر ہوں وے در میان تمھارے نہ لڑتے مگر تھوڑا ✦ **فتح** جانتے ہیں فوجیں گئیں اور اگر جا دیں فوجیں تو آرزو کریں کسیطرح باہر گئی ہوں گانوں میں پوچھا کریں تمھاری خبریں اور اگر ہووے تم میں لڑائی نکریں مگر تھوڑی ✦ **تفسیر** ✦ یعنی نامردی کے مارے یقین نہیں آتا کہ فوجیں پھر گئیں اور باتوں میں تمھاری خیر خواہی جتاویں اور لڑائی میں کام نکریں ✦ **موضح** ✦ یعنی منافق ایسے نامرد ہیں کہ بعد شکست کفار کے یہی گمان کرتے ہیں کہ لشکر کفار کے نہیں گئے اور اگر پھر آویں لشکر کفار کے دوبارہ تو آرزو کریں بسبب اپنی نامردی کے کہ مدینے سے باہر نکلکر جنگل میں در میان گنواروں کے جا بیٹھیں تا نفس اپنے امن میں رہیں اور الگ رہیں لڑائی سے کہ موجب جسمیں لگ رہے ہیں پوچھتے رہیں ہر مدینے آنے والے سے خبریں تمھاری اور جو کچھ کہ گذرے تم پر اور اگر ہوں در میان تمھارے اور لڑائی ہو رہی ہو تو نہ لڑیں مگر تھوڑا دکھانے کو اور واسطے دفع عذر اپنے کے تا لوگ نہ کہیں کہ یہ نہ لڑے ✦ **مل بحر** ✦

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾

تحقیق ہی واسطے تمھارے ساتھ پیغمبر خدا کے پیروی نیک واسطے اوس شخص کے کہ ہو امید رکھتا ثواب کی اللہ اور روز قیامت کی اور یاد کیا خدا کو بہت ✦ **فتح** ✦ تمکو بھلی تھی سیکھنی رسول کی چال ہو کوئی امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے

دن کی اور یاد کرتا ہو اللہ کو بہت سا + **تفسیر** + یعنی رسول کو دیکھیے ان سختیوں میں کیا استقلال رکھتا ہی سب سے زیادہ محنت اور اندیشہ اوسپر ہی + **صو** + ساتھ پیغمبر خدا کے پیروی نیک یعنی مومن کو چاہیے کہ واقف اور تابع رسول کا ہے بیچ مدد کرنے دین کے اور صبر کرنے کے اوس چیز پر کہ اوسکو پہنچے اور ہمراہ ہونے کے ساتھ رسول کے جیسے کہ وہ تمھاری غمخواری کرتا ہی اور یرجو کے معنے ہین ڈرتا ہو اللہ سے اور دن آخرت سے یا امید رکھتا اللہ کے ثواب اور آخرت کی نعمتوں کی اور یاد کرتا ہو اللہ کو یعنی خوف مین اور امید مین اور سختی مین اور نرمی مین + **مد بحر** + **تنبیہ** + ایک معنی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ الخ کے یہ بھی ہو سکتے ہین کہ جو امید رکھے اللہ کی محبت و عنایت کی اور ثواب آخرت کی اوسکے لیے آنحضرتؐ کی پیروی خوب چیز ہی اسلیے کہ آنحضرتؐ کی پیروی کرنے پر اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہی اپنی محبت کا اس آیت مین قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی اے محمد تو کہدے انسے کہ اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پس پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالی

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا

اور جب دیکھا مسلمانون نے لشکرون کو کہا یہ ہی جو کچھ کہ وعدہ دیا تھا ہمکو خدا نے اور پیغمبر اوسکے نے اور سچ کہا اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور اس امر نے نہ زیادہ کیا اونکے حق مین مگر ایمان اور اطاعت کرنا + **فتح** + اور جب دیکھین مسلمانون نے فوجین پہلے یہ وہی ہی جو وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور سچ کہا اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور اونکو اور بڑھا تھا یقین اور اطاعت + **تفسیر** + وعدہ اللہ کا ہی کہ فرمایا تھا تکلیف پاؤگے کافرون کے ہاتھ سے آخر تمکو غلبہ ہی اور یہ بھی کہ رسول نے فرمایا تھا آٹھ دس دن مین تیرہ فوجین آتی ہین + **صو** + وعدہ کیا تھا اللہ تعالی نے اونسے یہ کہ جھڑ جھڑائے جاؤگے اور تکلیف و سختی پونہچائے جاؤگے یہان تک کہ فریاد رسی چاہوگے اللہ تعالی سے اور مدد مانگوگے اوس سے ساتھ قول اپنے کے

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتّٰى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيبٌ یعنی کیا تمکو خیال ہی یہ کہ چلے جاؤگے بہشت مین اور ابھی تم پر آئے نہین احوال اون لوگون کے کہ گذرے پہلے تمھارے پونہچی اونکو سختی اور تکلیف اور جھڑ جھڑائے گئے یہان تک کہ کہنے لگا رسول اور جو اوسکے ساتھ ایمان لائے کب آویگی مدد اللہ کی سن رکھو مدد اللہ کی نزدیک ہی انتہی پس یہ آیت متضمن ہی اسکو کہ جب مومنون کو لاحق ہوگی مثل اس بلا کے تب والہی اونکو جنت ملیگی پس جب آئے احزاب یعنی لشکر کفار کے اور مضطرب ہوئے مومن اور خوف شدید وارد ہوا اونپر کہا یہ وہی ہی جو وعدہ کیا تھا ہمسے اللہ اور رسول نے اور اور جانا اونھون نے کہ جنت اوردہ واجب ہوئین ہمارے لیے اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اصحاب سے کہ احزاب آنے والے ہین تمھاری طرف بیچ آخر نور الثوان کے یا دس کے پس جب دیکھا اونھون نے احزاب کو کہ آئے وہ وقت موعود پر کہا اونھون نے هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ الخ اور نہ زیادہ کیا اونکو یعنی اون چیز نے کہ دیکھا اونھون نے یعنی جمع ہونا کفار کا اوپر مکر ایمان کو ساتھ اللہ کے اور وعدون اوسکے کے اور تسلیم کو اوسکی قضاء قدر پر + **مد** + وعدہ ندا کا بیچ

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کے سورۂ بقرہ مین ہی کہ مدد اور جنت کا وعدہ کیے گئے تھا اوپر صبر کرنیکے پہونچنے سختی اور ضرر پر اور ابھی رسول نے آنے احزاب اور تنگ ہونے کار کے سے مومنون پر اور نصرت ہونے مومنون کے سے

پہلے خبر دی تھی اون دونون وعدون کو مومنون نے یاد کیا اور ثابت قدمی اختیار کی ✤ بحر ✤
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا
تَبْدِيْلًا ۝ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۚ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

بعضے مسلمانون مین سے وہ مرد ہین کہ سچ کیا اونھون نے اوس چیز کو کہ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے اوسپر پس بعض اونمین سے وہ ہی کہ انجام کو پونہچایا اپنے قرارداد کو یعنی شہید ہوا اور بعض اونمین سے وہ ہی کہ انتظار کھینچتا ہی اور نہ بدلا اونھون نے کسی بہ بدلنا تو کہ بدلا دیوے خدا سچون کو بدلے سچ انکے کے اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یا ساتھ رحمت کے پھرے اوپر انکے تحقیق خدا ہی بخشنے والا مہربان ✤ فتح ✤ ایمان والون مین کتنے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جسپر قول کیا تھا اللہ سے پھر کوئی ہی اونمین کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہی اونمین راہ دیکھتا اور بدلا نہین ایک ذرہ تا بدلاوے اللہ سچون کو انکے سچ کا اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یا توبہ ڈالے اونکے دل پر بیشک اللہ ہی بخشنا مہربان ✤ تفسیر ✤ ذمہ پورا کر چکا یعنی جہاد ہی مین جان دے چکا جیسے شہید آہے اور اُحد اور راہ دیکھتے اور اصحاب جو جہاد پر مستعد ہین موت کی راہ دیکھتے تھے لیکن رسول نے فرمایا کہ طلحہ اونمین ہی جو شہید ہو چکے ✤ مع ✤ نذر مانی تھی کہتے ایک لوگون نے صحابہ مین سے کہ اگر ہم کسی جہاد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونگے تو ثابت قدم رہینگے اور لڑینگے کفار سے یہان تک کہ شہید ہونگے آو وہ صحابہ عثمان بن عفان تھے اور طلحہ اور سعید بن جبیر اور حمزہ اور مُصعب اور انس بن نضر وغیرہم پس بعضے اونمین سے شہید ہوئے اور بعضے زخمی ہو کر زندہ رہے جیسے کہ فرمایا پس بعض اونمین سے وہ ہی کہ انجام کو پونہچایا اپنے قرارداد کو یعنی فارغ ہوا اپنی نذر سے اور پورا کیا اپنا عہد کہ صبر کیا جہاد مین اور شہید کیا گیا پس حاصل معنی قضی نحبہ کے یہ ہوئے کہ مرا شہید اور قضا سبب ممات ہوئی موت سے اسلیے کہ جو زندہ ہی مخلوقات مین سے ضرور ہے مرنا اوسکو پس گویا کہ موت نذر لازم ہو اوسکی گردن مین پس جب مرا تو پوری کی نحب یعنی نذر اپنی اور مراد انسے مانند حمزہ اور مصعب اور انس کے جن کا اُحد مین شہید ہونے چنانچہ آیا ہی کہ انس بن نضر کے کچھ اوپر اسّی زخم لگے تھے تلوار کے یا نیزون کے یا تیرون کے اور کافرون نے اونکو مُثلہ کر ڈالا تھا کہ کوئی اونکو پہچانتا نہ تھا مگر اونکی بہن نے پہچانا اونکو مُثلہ کہتے ہین ناک کان وغیرہ اعضا کے کاٹ ڈالنے کو اور مصعب بن عُمیر شہید ہوئے تو اونکے کفن کو کپڑا ہم نہ پوچا مگر ایک چادر تھی چھوٹی سی کہ جب کفنتے تھے اوسکو سر پر پاؤن کھلے رہتے تھے اور پاؤن پر رکھتے تھے تو سر کھلا جاتا تھا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھو چادر کو سر کی جانب اور رکھدو پاؤن پر اذخر کہ نام ایک گھاس کا ہی اور فرمایا بعض اونمین سے منتظر ہین موت کے کہ نہ شہید مرین وہ عثمان اور طلحہ وغیرہ تھے کہ آرزوے شہادت رکھتے تھے اور انھون نے بھی جنگ احد مین بڑی مشقت اور تھکائی چنانچہ طلحہ کا ہاتھ شل ہو گیا تھا بسبب لگنے تیرون کے اسحال مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محافظت کے لیے اوسکو بچا رہے تھے کہ یا تھا جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ آنحضرت نے طلحہ کو دیکھکر فرمایا کہ جسکو خوش لگے دیکھنا طرف اوس شخص کے کہ چلتا ہی روے زمین پر اس حال مین کہ پوری کر چکا نذر اپنی تو دیکھے اسکو اور نہ بدلا اونھون نے یعنی عہد نہ شہید ہونے سے اور نہ اونھون نے کہ جو منتظر شہادت ہین اور اسمین تعریض ہی اونکے لیے کہ جنھون نے بدل ڈالا عہد اپنا نقد جان سے جیسے کہ گذرا بیان اسکا اللہ تعالی نے کہ اس قول مین وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ۝ بدلے سچ انکے کے یعنی بدلے وفا کرنے انکے کے عہد کو اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یعنی جبکہ نہ توبہ کرین یا ساتھ

رحمت کے بھرے یعنی اگر توبہ کریں تحقیق اللہ ہی بخشنے والا یعنی بسبب قبول کرنے توبہ کے اور مہربان یعنی بسبب معاف کرنے گناہوں کے ۔ **مال و معاد** ۔ **تنبیہ** ۔ اس سے فضیلت معلوم ہوئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی چونکہ وہ اللہ اور رسول کی محبت میں ایسے چور تھے کہ آرزو رکھتے تھے جان نثاری کی اور سید پاک پروردگار نے یہ کچھ تعریف کی انکی اور حقیقت میں اگر غور کرے انکے حال میں تو یہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہیں ہوتے کا کوئی تم میں کا یہاں تک کہ ہووں میں بہت پیار اطرف اوسکے باپ اوسکے سے اور بیٹے اوسکے سے اور سب لوگوں سے اور پورا اعمال انصیں صاحبوں نے کیا کہ جو رنجے زر زمین مال متاع سب کچھ چھوڑ کر اختیار کیا رسول مقبول کی خدمت بابرکت میں رہنا اور جہاد میں باوجود اس تکلیف و بے اسبابی کے مانند شیر ببر کے تھے کافروں کو مانند بکریوں کے سمجھتے تھے اور حال بے اسبابی و بے نوائی کا یہ تھا کہ کبھی پیٹ پر پتھر باندھ باندھ کر اور لاٹھیاں ہاتھوں میں لے لے کر لڑنے کو گئے ہیں اون کافروں سے کہ سب کچھ مہیا رکھتے تھے اور ایک ایک کھجور کھا کھا کر گذران کرتے تھے چنانچہ یہ حال سنکر جو کسینے بعضے صحابہ سے ازراہ تعجب کے پوچھا کہ ایک کھجور پر کیونکر اکتفا کرتے ہونگے اونھوں نے کہا جب وہ بھی ہو چکی تو اوسکی قدر معلوم ہوئی گٹھلی ہی چوس کر تسلی حاصل کیا کرتے تھے اور بعض اوقات درخت کے پتے چبا چبا کر کھاتے تھے کہ پائخانہ مانند جانور کی مینگنیوں کے آتا تھا سبحان اللہ کیا اللہ جل شانہ نے قوت ایمانی نصیب انکے کی تھی کہ باوجود اس بے نوائی کے وہ شادان اور فرحان اور لذت یاب تھے کہ کوئی غنی کیا ہوگا اللہ اور رسول کی محبت کے آگے دنیا کو برابر پرِ پشہ کے جانتے تھے اور اسی سبب سے ایسے مقبول درگاہ صمدیت کے ہوئے کہ انکے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ یعنی بلاشبہ اللہ نے خرید لیا مومنوں سے اونکی جانوں کو اور اونکے مالوں کو اس قیمت پر کہ اونکے لیے جنت ہو یعنی چونکہ جان و مال اپنے خرچ کرتے ہیں اللہ کی طاعات میں مانند جہاد کے گویا اونکو سول لیتا ہی پروردگار یعنی عوض جنت کے حاصل یہ کہ جان مال انکے متاع ہیں اور بدست مول اونکا پس جان و مال خرچ کرنے کے عوض انکو جنت ملیگی پھر آگے بیان فرمایا خریدنے کا کہ جہاد کرتے ہیں وہ اللہ کی راہ میں پس قتل کرتے ہیں کفار کو اور قتل کیے جاتے ہیں وعدہ کیا اللہ نے وعدہ کرنا اسپر سچا تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور کون شخص پورا کرنیوالا ہوگا اپنے عہد کو اللہ سے یعنی اوس سے زیادہ کوئی عہد کو پورا نہیں کرتا پھر خطاب کر کے بشارت دی اونکو کہ بیچنے شیان کو اوس معاملہ پر جو تمنے کی ہی اور یہی بڑی مراد ملنی انہی کی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جنکے لیے ایسا وعدہ مؤکد کرے جنت کا اور مراد ملنے کا اونکے حق میں جو اشقیا بدبخت نیاز کمین اور اونکو پر اکمین کیا حال ہونا ہی اونکا عیاذاً باللہ منہ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ رَحْمَتُكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۔

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۔

اور پھیر دیا خدا نے کافروں کو ساتھ غصے اونکے کے نہ پائی کچھ منفعت اور کفایت کیا خدا نے مسلمانوں کی طرف سے بیچ مقدمے جنگ کے اور ہی خدا توانا غالب ۔ **فتح** ۔ اور پھیر دیا اللہ نے منکروں کو اپنے غصے میں بھرے ہاتھ نہ کچھ بھلائی اور آپ ڈھال اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی اور ہی اللہ زور آور زبردست ۔ **مو** ۔ کافروں کو یعنی احزاب کو منفعت یعنی فتح یعنی نہیں فتح پائی انھوں نے مسلمانوں پر اور کفایت کیا خدا نے الخ یعنی مومنوں کو حاجت جنگ کی نہ پڑی اور خدا تعالیٰ نے بسبب

باد صبا اور غلغلہ کرنے ملائک کے ساتھ تکبیر کے کفار پر شکست ڈالی چنانچہ اوپر سب قصہ مذکور ہو چکا اور منقول ہے کہ ستائیس رات تک احزاب باہر مہینے کے گھیرے رہے اور دونوں کو خندق کے کنارے تک آنے اور تیر و سنگ اندازی جانبین سے ہوتی اور راتوں کو بقصد شبخون کے آتے رسول علیہ السلام ساتھ یاروں اپنے کے اونکو دفع کرتے ایک روز عمر عبد ودّ کہ بڑا شجاع عرب مین مشہور تھا اور اوسکو ہزار مرد کے مقابل کرتے تھے ساتھ اور چار آدمیون کے کفار کے دلیرون مین سے خندق سے اور ترسامنے آیا اور لڑنے والا طلب کیا اس طرف سے علی مرتضی باہر نکلے اور عمر عبد ود اور اور ایک کافر کو مارا کافرون کے دل ٹوٹ گئے اور آنحضرت نے پیر اور منگل کے دن مسجد مین کفار پر فتحیاب ہونے کی دعا کی بدھ کو بعد نماز ظہر کے اثر فتح کا ظاہر ہوا حکم الٰہی سے باد صبا نے زلزلہ کفار کے لشکر مین ڈالا کفار عاجز ہو کر بھاگے اور فتح مسلمانون کی ہوون لڑنے کے ہوئی ۞ ۱۵ ۞ ۲۷ ۞

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝

اور اوتارا اللہ نے اون لوگون کو کہ مدد گاری ان لشکرون کی کی تھی اہل کتاب مین سے یعنی قریظہ کو اوتارا اونکے قلعون سے اور ڈالا اونکے دلون مین ڈر ایک فرقے کو قتل کرتے تھے تم یعنی مردون کو اور بندی پکڑتے تھے تم ایک فرقے کو یعنی عورتون اور لڑکون کو ۞ فتح ۞ اور اوتار دیا اونکو جو اونکے رفیق ہوئے تھے کتاب والے اونکے گڑھون سے اور ڈالی اونکے دل مین دھاک کتنون کو تم جان سے مارنے لگے اور کتنون کو بندی کیا ۞ تفسیر ۞ یہ یہود تھے ہی قریظہ نزدیک رہتے مدینے کے پہلے حضرت سے صلح رکھتے تھے اب ہنگامے مین پھر گئے اس لڑائی سے فارغ ہوئے کہ جبرئیل حکم لائے جلد اونکو جا گھیرا جو بیس دن گھر کر تھکے راضی ہوئے کہ ہم نکلتے ہین جو ہمارے حق مین سعد بن معاذ کہے سو قبول ہمکو حضرت نے قبول کیا سعد نے یہی حکم کیا کہ جوانون کو قتل کرنا اور عورتین لڑکے بندی لیے خدا اور رسول کی مرضی یہی تھی اور اونکی بدعہدی کی سزا ۞ ۱۶ ۞ وہ یہود بنی قریظہ تھے کہ بعد گھیرے رہنے کے پچیس دن تک اپنے قلعون مین تنگ ہو کر سعد بن معاذ کے حکم پر راضی ہو کر اوترے اونھون نے حکم کیا کہ مردانکے مارے جاوین اور عورتین اور بچے بندی پکڑے جاوین اور مال مسلمانون پر تقسیم ہو اور قصہ اسکا یہ ہے کہ جب رسول علیہ السلام بعد بھاگنے احزاب کے رات مین اوسی صبح کو اپنے اصحاب کے ساتھ خندق سے اوٹھ کر مدینے مین بدوق فراغ ہوئے اور ہتھیار بدن سے کھولے کہ اوسی روز ظہر کے وقت جبرئیل عمامہ استبرق سر پر باندھے ہوئے سوار خچر پر کہ زین اوسکا دیبا کا یعنی ریشمی تھا پونچھے اور رسول علیہ السلام تھے اوسوقت زینب بنت جحش کے پاس کہ ازواج مطہرات سے تھین اور وہ سر مبارک کو دھو رہی تھین ایک جانب سر کی دھوئی تھی کہ جبرئیل آئے اور کہا یا رسول اللہ آپنے ہتیار اوتارے ہمنے ابھی عمامہ تک جا لیس روز ہوئے ہین کہ ملائکہ نے ہتیار نہین کھولے اور غبار کہ جبرئیل کے موہنے پر اور اونکے خچر پر تھا رسول علیہ السلام اوسکو اپنے دست مبارک سے پاک کرتے تھے جبرئیل نے کہا حق تعالیٰ حکم فرماتا ہی تمکو کہ بنی قریظہ ہی کی طرف چلنے کا قصد رکھتے ہین پس اوسی صوابدید کی عزم مین اونکی کمانون کے چلے کاٹ آیا ہون اور اونکے دروازون کو کھول آیا ہون اور انھین اطراف مین چل پڑی ہی پس آنحضرت نے منادی کو حکم دیا کہ ندا کرے کہ جو کہ سننے والا مطیع ہی نماز عصر کی نہ پڑھے مگر بنی قریظہ مین اور نشان اپنا حضرت علی کو دیا وہ اوسکو لے کر باہر نکلے اور لوگ بھی حضرت علی رضی کے ساتھ چلے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب اونکے قلعون کے پونچھے تو کلام بیہودہ رسول کی شان مین اونسے سنکر پھرے راہ مین آنحضرت سے مل کر یہ حال ظاہر کیا آنحضرت نے فرمایا کہ جب مجکو دیکھینگے تو کچھ نہین کہینگے اور جب آنحضرت اپنے اصحاب پر گذرے مقام صُوراء مین پہلے پہونچنے کے طرف بنی قریظہ کے تو اوسے پوچھا کہ اوسے کوئی گذرا ہی اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ دحیہ کلبی سوار خچر سفید پر کہ اوسکے زین پر چادر دیبا کی تھی آیا ہی

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جبرئیل گئے ہیں تا بنی قریظہ میں زلزلہ اور رعب الین پس جب آنحضرتؐ نزدیک قلعے بنی قریظہ کے پہنچے تو انکے ایک کنوئیں کے پاس اور ترے اور مسلمان پیچھے سے آنکر ساتھ اونکے ملے بعد عشا کے اور اوسوقت عصر اور مغرب اور عشا پڑھیں بسبب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ نہ نماز پڑھے کوئی عصر کی مگر بنی قریظہ میں اور بچیس یا چوبیس روز تک اونکے قلعے کو گھیرے رہے یہان تک کہ بتنگ آگئے اور رعب اونکے دلون میں پڑا اور یقین کیا کہ بے استیصال ہمارے کے رسول علیہ السلام پھر نیگے نہیں اونھون نے ابو لبابہ صحابی کو پیغمبر خدا کے پاس سے طلب کیا اور مرد وزن نے اونکے آگے جمع ہوکر حالت تباہ اپنی ساتھ گریہ وزاری کے ظاہر کر کے مشورہ پوچھا کہ آیا محمدؐ کے حکم پر ہم اوترین ابو لبابہ نے کہا ہان اوترو اور ہاتھ سے اشارہ ذبح کا کیا کہ ذبح کیے جاؤگے اور اوسی دم پشیمان ہوئے کہ خیانت خدا اور رسول کی کی ہمنے جب ہان سے پھرے تو آنحضرتؐ کے پاس حاضر نہوئے اور اپنے تئیں مسجد کے ایک ستون سے باندھا اور کہا یہان سے نہیں جلنے کا میں جب تک کہ قبول توبہ میری خدا کی طرف سے نہ اوترے گی اور خدا تعالی سے عہد کیا کہ پھر بنی قریظہ سے میں نہ ملنے کا اور جب خبر ابو لبابہ کی آنحضرت کو پونہچی تو فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو اوسکے لیے استغفار کرتا میں اب اوسکو نہیں کھول سکتا ہون جبتک کہ قبول توبہ اوسکی خدا کی طرف سے نہ آوے اور جب وحی قبول توبہ اوسکے کی ہوتی تو آنحضرتؐ اوسوقت ام سلمہؓ کے گھر میں تھے آپہنسے ام سلمہؓ نے پوچھا کہ آپ کیون ہنستے ہین اللہ ہنسائے آپکے دانتون کو فرمایا ابو لبابہ کی توبہ قبول کی گئی ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ کیا خوشخبری دون میں اسکی ابو لبابہ کو یا رسول اللہ فرمایا ہان سنادے اگر چاہے تو پس کھڑی ہوئین ام سلمہؓ اپنے حجرے پر اور یہ ذکر ہوا ازواج مطہرات کے پردے کے حکم اوترنے کے پہلے کا پس کہا اے ابو لبابہ خوش ہو کہ تحقیق توبہ قبول کی اللہ نے تیری پس لوگ اونکے کھولنے کو دوڑے کہا ابو لبابہ نے قسم خدا کی جبتک کہ رسول علیہ السلام اپنے دست مبارک سے کھولین نہین کھلنے کا میں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت نماز صبح کے اونکو کھولا القصہ بنو قریظہ لاچار ہوکر رسول علیہ السلام کے حکم پر اوترے اور آنحضرتؐ نے سب مانگا کر اوس کے سعد بن معاذ کو حکم کیا سعد کی قوم اونکو حمار پر سوار کر کر آنحضرتؐ کے پاس لائی اور کہا انکو رسول علیہ السلام نے ہمارے موالی یعنی دوستون پر حکم کیا ہی ساتھ اونکے بھلائی کرنا اور جب سعد آنحضرتؐ کے سامنے آئے تو اونکی قوم سے فرمایا قوموا الی سیدکم یعنی اوٹھو اپنے سردار کے لیے اور سعد نے کہا تم میرے حکم پر راضی ہو اور خدا سے عہد کرتے ہو کہ جو کچھ میں حکم کرون اوسپر تم راضی ہوؤ اونھون نے کہا ہان اور آنحضرتؐ نے بھی اجازت دی پس سعد نے کہا کہ حکم کرتا ہون میں یہ کہ اونکے مردون کو مارین اور اونکی عورتون اور اولاد کو بندی کرین اور اموال اونکے درمیان مسلمانون کے تقسیم کرین آنحضرتؐ نے فرمایا اے سعد ایسا حکم کیا تو نے کہ جو کچھ خدا تعالی نے ساتون آسمانون کے اوپر کر تا ہی پس بنی قریظہ کو اونکے قلعے سے لاکر بنت حارث کے گھر میں قید کیا پھر رسول علیہ السلام مدینے کے بازار میں آئے اور خندقین کھود کر اونکے مردون کو اون خندقون میں گردن مار کر مارا اور زبیر اور علی رضی اللہ عنہما مارنے والے تھے چھ سو یا سات سو آدمی مارے گئے اور حیی بن اخطب کو بھی وہان گردن مار کر بعد اوسکے اموال اونکے تقسیم کیے بعد نکالنے خمس کے سوار کو تین حصے دیے کہ دو اوسکے گھوڑے کے اور ایک اوسکا اور پیادے کو ایک حصہ دیا پھر قریظہ کی بندی کو آنحضرتؐ نے نجد کو بھیجکر بکوا کر گھوڑے اور ہتیار خرید کر دلائے اور اونکی عورتون میں سے ریحانہ بنت عمرو کو آنحضرتؐ نے اپنے لیے لیا تھا وفات تک آپ کی ملک میں رہی الا یہ کہ بنی قریظہ کی بیچ آخر مہینے ذیقعدہ کے سن پانچ ہجری میں ہوئی اور عورتین اور اولاد بنی قریظہ کی کہ بندی ہین لے گئے مسلم سے سات سو اور ایک قول سے نو سو تھے۔ بحر مختصر امر المعالم

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

اور انکا مکان تمکو دیدیا انکی زمین کی اور انکے گھر اور انکے مال اور انکی کھیتی اور وہ زمین کہ تم نے نہ پائون کھا تھے اور اللہ ہر چیز پر تو انا ہے

تفسیر یہ زمین جو مسلمانوں کے ہاتھ لگی حضرت سے نے مہاجرین کو بانٹی اور فکو گذران کا تھکا نا ہو گیا اور انصار پر سے انکا خرچ ہلکا ہوا اور اوس دوسری زمین سے مراد وہی زمین خیبر کی دوبرس کے پیچھے ان یہودیوں سے وہ ہاتھ لگی اوس سے حضرت کے سب اصحاب آسودہ ہو گئے **موضح** اموال سے مراد وہی مواشی اور نقود اور اسباب ہے منقول ہے کہ رسول علیہ السلام نے مقررکین زمینین اونکی مہاجرین کے لیے انصار کے لیے اور فرمایا کہ تم اپنے مکانون مین ہو وہ زمین کہ پائون نرکھا تھا تمنے یعنی بقصد قتال کے اور وہ زمین کہ ہی یا فارس و روم یا خیبر یا تمام دنیا زمینین کہ فتح کیجا ویگی روز قیامت تک

تنبیہ اوپر کی آیت کی تفسیر مین جو کچھ قصہ ابولبابہ صحابی کا مذکور ہوا اوسکا ذکر کلام اللہ مین سورۂ انفال کے تیسرے رکوع مین ہے + يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ یعنی اے ایمان والو خیانت نکرو اللہ کی اور رسول کی اور خیانت کرو اپنی امانتون مین جان کر اور جان لو کہ تمھارے مال اور اولاد جو ہین خراب کرنے والے ہین اور جان لو یہ کہ اللہ کے پاس بڑا ثواب ہی + يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ اے ایمان والو اگر ڈرتے رہوگے اللہ سے یعنی در مقدمۂ امانت و غیرہ کے تو کردیگا تم مین فیصلہ یعنی تمھارے گھر بار کافرونمین گرفتار نرہینگے جسکا تم ڈر رکھتے ہو اور اوتاریگا تمسے تمھارے گناہ اور بخشیگا تمکو اور اللہ کا فضل بڑا ہی انتہی غور کرو بھائیون صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے حال مین کہ کیا قصور ہوا تھا جسپر یہ کچھ ڈرے اور در پی اوسکے تدارک کے ہوئے کاملین کا یہی حال ہوتا ہی یہ نہین کہ گناہ پر گناہ کرتے جاوین اور کچھ پروا نرکھین اور تمام اس قصے مین عجب شان قادری معلوم ہوتی ہی کہ کیسے زبردستون کو زیر دست اور خراب کیا بسبب شامت اعمال کے اور ہر قصہ کلام اللہ مین عبرت ہی کے لیے مذکور ہوا ہی کہ سنے والے عبرت پکڑین اور اوپر کی آیتون مین اللہ تعالے نے کچھ اپنی نعمتین بندون کو یاد دلائین تھین کہ دیکھو کس طرح ہمنے کفار احزاب اور بنی قریظہ پر تمکو فتح دے کر مالک اونکی زمینون وغیرہ کا کیا اب آگے نصیحت کی ہے صاحب کی ہیبون کو کہ تم اس مال و مال کو دیکھکر فریفتہ اس دنیا مکار کے نہو دو کہ تم اوس نبی پیارے کی ہیویان ہو کہ اونھون نے ساری عمر اس دنیا کی طرف التفات نکیا اور قصداً اسپر لات ماری پس تم جو اونکی خادم خاص ہو تمکو بھی چاہیے کہ اس دنیا کی زینت اپنے دلون مین نرکھو اور تقوی پہلے سے جسکا اتقیا کر دلیل اس مضمون کے پونہچانے کا حکم فرمایا اپنے نبی کو حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ آنحضرت سے کی ہیویان جو کچھ کہ آنحضرت کے پاس تھا قسم زینت دنیا سے طلب کرتے ہین تمھین خدا سے تعالی نے اونکو تصحیح دی اور زجر فرمایا اور احکام آپس کے سلوک کے نازل فرمائے اور زینب رضی اللہ عنہا زید عقد مین تھین اونکے درمیان مین اتفاق نہا ہوئی اور نوبت طلاق واقع ہوئی اور بعد تمام ہونے عدت کے خدا تعالی نے زینب کو داخل ازواج مطہرات کیا بیان اس کا سورۂ احزاب مین ہے اللہ تعالے نے زبان مین رکھی تھی لے پالے بیٹے کی بیوی کو اپنی بیوی کیا تھا اللہ تعالے نے بیہودہ بیان اوسکے کہ یہ تمھارے بیٹے کا نہین کہتا ہی نازل کیا فتح

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

اپنی کہدے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتیاں ہو دنیا کا جینا اور سہان کی مروت تو آؤ کچھ فائدہ دوں تمکو اور رخصت کردوں بھلی طرح سے ۔ **تفسیر** منقول ہے کہ رسول علیہ السلام کی بیویاں دنیا اور نفقہ زیادہ حاجت سے انھنے مانگنے لگیں حضرت کو یہ بات گوارا گذری اور آپنے قسم کھائی کہ ایک مہینے تک انسے مخالطت نہیں کرنے کا اور باہر بھی تشریف نہ لائے بسبب اسکے کہ انھیں ایام میں چوٹ آگئی تھی پاے مبارک میں بسبب گر پڑنے کے گھوڑے پر سے پس حضرت بالاخانے پر رہے مہینا بھر تک بعد ازاں اترے پس لوگ اس احوال کی تحقیق میں پڑے اور بعضوں نے کہا کہ آپنے اپنی بیویوں کو طلاق دی ہی سمجھا بدروانے پر جمع ہوئے اس عید کہ آپ ہمکو بلا دینگے یا باہر رونق افروز ہونگے کسیکو اذن آنیکا نہوا لیکن جب حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے اذن حاضر ہونیکا چاہا تو اذن ہوا اونکو جب اندر گئے تو دیکھا کہ بیویاں آپ کے گرد آپ کے جمع ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے دل میں کہ کچھ ایسی بات کہون کہ آنحضرت مسکرائیں پس کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ میری خاطر کی کہ بیوی تھیں اونکی اگر مجھسے نفقہ طلب کرے تو کوتوال میں گرفتار اوسکی پس آنحضرت ہنسے اور فرمایا کہ یہ گرد میرے بیٹھیں ہیں جیسا کہ دیکھتا ہی تو طلب کرتیں ہیں مجھسے خرچی یعنی زیادہ عادت سے پس ابوبکر اوٹھے اور گردن عایشہ رضی اللہ عنہا کی کوٹنے لگے اور عمر اوٹھکر اپنی بیٹی یعنی حفصہ کی گردن کو کوٹنے لگے اور دونو صاحب اپنی بیٹیوں سے کہتے تھے کہ میں تم آنحضرت سے مانگتی ہو وہ چیز کہ جو حضرت پاس نہیں ہی پس کہا بیویوں نے قسم ہی خدا کی نہیں مانگینگے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کچھ چیز کہ نہوا اوسکے پاس پس بعد اوسکے آنحضرت نے ایک مہینے تک الگ رہے پھر یہ آیت یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا و زینتہا فتعالین امتعکن و اسرحکن سراحا جمیلا و ان کنتن تردن اللہ و رسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما اور تری پس پہلے آنحضرت نے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے اس بات کے کہنے کا ارادہ کیا اسلیے کہ وہ بہت عقلمند اور فضیلت اور جاہیتی تھیں سب بیویوں میں پس فرمایا ای عایشہ تحقیق میں ارادہ کرتا ہون یہ کہ بیان کروں روبرو تیرے ایک بات اور تو سکے جواب میں بے مشورے ماں باپ اپنے کے جلدی نکرنا کہا عایشہ نے ذکر کیا ہی وہ ای رسول خدا کے پس پڑھی آنحضرت نے اوپر عایشہ کے یہی آیت تخییر کی کہا عایشہ نے کیا تمھارے مقدمے میں ای رسول خدا کے مشورہ کروں اپنے ماں باپ سے یعنی مشورہ اوس امر میں کرتے ہین کہ اوسمین کچھ تردد ہوتا ہی اور مجھے اسمین کچھ تردد ہی نہین بلکہ اختیار کیا میںنے اللہ کو اور رسول اوسکے کو اور آخرت کے گھر کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہی کہ انھون نے کہا اور نہون نے کہ جلد بولوگون کا سنکر آنحضرت کے پاس آیا میں اور پوچھا میںنے کہ یا رسول اللہ آیا آپنے اپنی بیویوں کو طلاق دی ہی جیسے کہ لوگ کہتے ہین فرمایا نہین کہا عمر نے نے کہ اعلام کردوں میں رسول خدا کو طلاق نہ دی ہمکو آپنے فرمایا اعلام کرے پس دروازے پر سے کھڑے ہوکر کہا میںنے کہ رسول خدا نے اپنی بیویوں کو طلاق نہین دی تب یہ آیت نازل ہوئی اور اذا جاءہم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ و لو ردوہ الی الرسول و الی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم اور میں تھا کہ استنباط اس امر کا کیا تھا میںنے بعد اسکے یہ آیت تخییر نازل ہوئی اور اون ایام میں آنحضرت کے نکاح میں نو بیویان تھیں عایشہ رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیٹی ابوسفیان کی اور ام سلمہ بیٹی امیہ کی اور سودہ بیٹی زمعہ کی یہ پانچ قریش میں کی تھیں اور زینب بیٹی جحش کی اسدیہ اور میمونہ بیٹی حارث کی ہلالیہ اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب کی خیبریہ اور جویریہ بیٹی حارث کی مصطلقیہ اور جب انھون نے خدا اور رسول اور دار آخرت کو اختیار کیا تو حق تعالی نے اوسکے حوض انعام میں آیت لا یحل لک النساء من بعد و لا ان تبدل بہن من ازواج و لو اعجبک حسنہن نازل فرمائی چنانچہ اسی سورت میں وہ آگے آتی ہی اور مفسرون کو اس تخییر میں اختلاف ہی اکثر اہل علم اسپر ہین کہ یہ تفویض طلاق تھی بلکہ اختیار دینا اسکا تھا کہ اگر دنیا کو اختیار کرتی طلاق ہین دیدیتے اسپر ان کے تفویض طلاق تھی اور حکم تخییر کا طلاق میں فعلک نزدیک یہ ہی کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو کہے اختیار کر تو

اور وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کچھ اوسپر لازم نہیں اگر شرک نزدیک اور امام مالک کے نزدیک ایک طلاق پڑتی ہی اور اگر اپنا نفس اختیار کرے کہ کہے اپنا نفس اختیار کیا مینے تو ایک طلاق اوسپر پڑتی ہی امام احمد اور امام شافعی کے نزدیک جبھی پڑتی ہی اور حنفیہ کے نزدیک بائنہ اور مالک کے نزدیک تین طلاقین پڑتی ہین + **بحر العلوم + مشکوۃ** +

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

اور اگر تم چاہتیان اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور بچھلے گھر کو تو اللہ نے رکھ چھوڑا ہی اونکو جو تم مین نیکی پر ہین بڑا ثواب **تفسیر** حاصل دونون آیتون کا یہ ہی کہ کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویون کو کہ مینے تو اختیار کیا ہی فقر و دنیا مین پس اگر تم یہ چاہتی ہو میرے فقر پر تو خبردار و ہوشیار اور آؤ میرے پاس فائدہ مند کرون مین تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچھی طرح اور اگر راضی ہوگی میرے فقر پر اور ارادہ کرتی ہو خدا اور رسول کی رضامندی کا اور جنت کے ملنے کا تو تمکو اللہ تعالی عوض اس مشقت کے ثواب دیگا بڑا حضرت مولانا عبد القادر صاحب نے فائدہ یہان یہ لکھا ہی کہ حضرت کے ازواج نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوئے پایا کہ ہم بھی آسودہ ہون بعضون نے بول چالی کی حضرت نے قسم کھائی کہ ایک مہینا گھر مین نجاوین پھر مہینے کے بعد یہ آیت اوتری حضرت گھر مین آئے اول حضرت عایشہ سے کہا اونھون نے اللہ و رسول کی مرضی اختیار کی یہی طرح سب نے حضرت کے مان ہمیشہ فقر و فاقہ تھا اپنا اختیار سے جو آتا تھا شتاب اوٹھا ڈالتے تھے پھر قرض لینا پڑتا یہ جو فرمایا کہ جو نیکی پر رہین اونکو بڑا نیگ ہی حضرت کی ازواج سب نیک ہی بین الطیبات للطیبین + مگر حق تعالی صاف خوشخبری کیساتھ نہین دیتا تا ڈر نہو جاوے خاتے کا ڈر لگاتے ہے + اور مدارک مین لفظ اُسَرِّحْكُنَّ کی تفسیر مین لکھا ہی دونون مین تمکو متعہ طلاق اور مستحب ہی متعہ واسطے ہر مطلقہ کے سوا مفوضہ کے پہلے وطی کے اور اور معنی اُسَرِّحْكُنَّ کے آخر کے اور طلاق دونون مین تمکو طلاق دینا اچھا کہ نہ ضرر ہو اوسمین انتہی + **تنبیہ** + تامل کرو ای بھائیون ان آیات شریفہ کے مضامین مین کہ اللہ تعالی اور اوسکے رسول کو دنیا مین رغبت کرنی کیا بُری معلوم ہوئی کہ جسپر آنحضرت بھی غصے ہوئے اپنی بیویون پر اور اللہ تعالی نے بھی کیا کچھ فرمایا اور دنیا کے فانی ہونے اور بُرائی مین بہت آیتین اور حدیثین آئی ہین فرمایا اللہ تعالی نے اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ یعنی جان کہو کہ دنیا کا جینا یہی ہی کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین اور بہتائی ہونے مال کی اور اولاد کی جیسے ایک مینہ کی کہ ہاوے ایک کھیتی جو خوش لگا کسانون کو اوسکا سبز ہاوگنا پھر زور پر آتا ہی پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہی ریزہ ریزہ اور بچھلے گھر مین سخت مار ہی یعنی اوسکے لیے کہ اختیار کرے دنیا کو آخرت پر اور معافی ہی اللہ سے اور رضامندی یعنی اوسکے لیے کہ نہ ترجیح دے دنیا کو آخرت پر اور دنیا کا جینا تو یہی ہی جنس دغا کی اور فرمایا مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور اللہ کے پاس جو کچھ ہی باقی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَآ اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ + زہے آگاہ جو تحقیق دنیا لعنت کی گئی ہی اور لعنت کی گئی دو چیز کو اوسمین ہی مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ذکر کرنے اور عالم یا طالب علم اور فرمایا اگر ہوتی دنیا اللہ کے نزدیک برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سے ایک گھونٹ اور فرمایا جو کوئی دوست رکھے اپنی دنیا کو ضرر پونہچاتا ہی اپنی آخرت کو یعنی اوس سے کہ جب نباہی موت کھیتی ڈوبا رہیگا اور اوسکے حاصل کرنے کی تدبیر ہی

پس نہین فراغت پاتیکا آخرت کی فکر کی اور جو کوئی دوست رکھے آخرت اپنی کو ضرر پونہچاتا ہی اپنی دنیا کو پس اختیار کرا دین چیز کو کہ باقی ہو یعنی آخرت کو اوپر فانی یعنی دنیا کے اور فرمایا کہ لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم خدا کی نہین مہتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ فراخ کی گئی اوپر کہ تھے پہلے تمھارے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا اونکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک دنیا سے بیزار تھے کہ اپنی دعا مین بھی بقدر ضرورت ہی کے مانگتے تھے یہ دعا کرتے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا یا اللہ کر رزق اولاد محمد کا قوت یعنی جس سے سوال سے باز رہین اور بہت حدیثین اور اقوال بزرگون کے اسکی مذمت مین منقول ہین کیا خوب کہا ہی کسیننے **شعر** نباشد نیک باطن در پی آرایش ظاہر ✤ بفکر اصلاح خویش باش دیوار گلستان را ✤ اور حقیقت مین جو کوئی کہ دنیا کی زرق برق مین اور حُبّ جاہ مین گرفتار ہوا بہت ہی خراب ہوا **شعر** جمع ہی دل کے اندر حُبّ جاہ ✤ کب سماوے اوسمین نور الٰہ ✤ پس سبکو خصوصًا اسوقت کی عورتون کو غور کرنا چاہیے ان آیات کریمہ کے مضامین مین کہ جو بیویان پیشوا سب کی ہین وہ بسبب دنیا طلبی کے پایۂ عتاب مین آئین تو بھلا اور دنکی کیا حقیقت ہی اسمین رغبت کرنی اور اپنے خاوندون کو اوسکے لیے تنگ کرنا سزاوار ہو چھوڑو بھائیون اس دنیا غدارہ کی محبت کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ پھر آگے پاک پروردگار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو بتایا کہ کہین یہ نہ سمجھنا کہ ہم جو پیغمبر صاحب کی بیویان ہین اور سب مؤمنون کی مائین ہمپر گرفت ایسی نہین ہونے کی بلکہ یون سمجھنا کہ ہنر دیگران ابنین بود ہنر ہای خویش کہ فرماتے ہین

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ۝

اے بی بی کی جورتون جو کوئی تمسے تم مین کام جیسا بی کا صریح دوہی ہو اوسکو مار دوہری اور ہی یہ یعنی دوچند عذاب کرنا اونکو اللہ پر آسان **تفسیر** ✤ مراد فاحشہ صریح سے یہان نافرمانی رسول اللہ کی ہی اور بعضون نے کہا زنا اور مار دوہری یعنی بہ نسبت اور بیویون کے دوہرا عذاب ہوگا تمکو اسلیے کہ جو پیغمبر بڑی ہی تمام بیویون کے حق مین وہ تمھارے حق مین بدتر ہی پس زیادتی برائی معصیت کی تابع ہی زیادتی فضل کے یعنی جتنا فضل زیادہ ہوگا برائی گناہ کی اوسکے حق مین زائد ہوگی اور یہ بات ظاہر ہی کہ کسی پر بیکل فضیلت آنحضرت کی بیویون کی فضیلت کو نہین ہو سکتی اور اسی لیے مذمت عاصی عالم کی اشد ہی عاصی جاہل سے اسلیے کہ معصیت عالم سے اقبح ہی اور اسی لیے زیادہ ہوئی حد آزادون کی بہ نسبت حد غلامون کے مثلاً جہان آزادون کو سو کوڑے مارے جاوینگے تو غلام کو پچاس آوینگے اور مؤمن سنگسار کیا جاتا ہی اور کافر نہین ✤ **مدارک** ✤ **تنبیہ** ✤ پس بھائیون سوچو تو سہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے حق مین کہ جو مائین ہین سبھون کی ایسا حکم ہوا تو اورونکی کیا حقیقت ہی ہر گز عالمون یا بیزارون یا نوابون یا خاندانون کی اولاد اپنے خاندانون پر مغرور نہون بلکہ سمجھین کہ ہم زیادہ پکڑے جاوینگے بہ نسبت عوام کے اسلیے حضرت نے فرمایا مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ یعنی جسکے عمل نے دیر کی اوسکا نسب کچھ کام نہین آئے گا یا دکھا مکو راہ سیدھی اور بچا ہمارے نفسون کے شر سون سے آمین یا رب العالمین

وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِیْمًا ۝

اور جو کوئی تم مین اطاعت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور کرے کام نیک دین ہم اوسکو اوسکا ناگذ دینی بہ نسبت

اور کہا وسکو گنا ثواب دین مورر کھی ہی ہنے اوسکے واسطے روزی عزت کی کہ وہ جنت ہی ✦ **تفسیر** ✦ یہ بھی بڑے کا لائے ہی نیکی کا ثواب دونا اور بُرائی کا عذاب دونا پیغمبر کو بھی فرمایا کہ اِذًا نُّضٰعِفْ لَكِ الْعَذَابَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ✦ **بحر** ✦ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

اے نبی کی عورتو تم نہین ہو جیسے ہر کوئی عورتین اگر تم ڈر رکھو سو تم دب کر کہو بات پھر لالچ کرے کوئی جسکے دل مین روگ ہی اور کہو بات معقول ✦ **تفسیر** ✦ یعنی جب تم کلام کرو مردون سے بحسب ضرورت کے پردے کے پیچھے سے تو نرم اور مٹھی بات نکرو مانند بدکارون کے اسلیے کہ جنکے دل مین بیماری نفاق کی یا محبت بدکاری کی ہو اوسکے دل مائل ہونگے اور غیبت کرینگے تمھاری طرف اور معروف سے مراد ہی نیک یعنی بات اچھی کہو باوجود ہونے اوسکے کے سخت حاصل یہ کہ یہ ایک ادب سکھایا کہ کسی مرد سے بات کہو تو اسطرح کہو جیسے ماکے بہنے کو ✦ **مدارک** ✦

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝

اور قرار پکڑو اپنے گھرون مین اور دکھاتی نہ پھرو جیسا دکھانا پہلے وقت نادانی کے یعنی کفر کے وقت بے پردہ پھرتی تھین عورتین اور گھری رکھو نماز دیتی رہو زکوۃ اور اطاعت رہو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اللہ یہی چاہتا ہی کہ دور کرے تمسے گندی باتین یعنی گناہ ای گھر والون یعنی پیغمبر کے اور ستھرا کرے تمکو ایک ستھرائی سے ✦ **تفسیر** ✦ یہ خطاب ہی ازواج کو اور داخل ہین حضرت کے سب گھر والے اور مراد جاہلیت اولی سے زمانہ ابراہیم علیہ السلام کا ہی کہ عورتین لباس فاخرہ اور بے پردہ پھرتی تھین مردون کے سامنے آتی تھین یا مراد جاہلیت اولی سے زمانہ حضرت آدم اور نوح علیہما السلام کے درمیان کا ہی یا زمانہ داود و سلیمان علیہما السلام کا اور جاہلیت اخری مابین عیسی اور محمد علیہما السلام کے یا جاہلیت اولی جاہلیت کفر کی پہلے اسلام کے اور جاہلیت اخری جاہلیت فسق و فجور کی اسلام مین اور پہلے حکم خاص نماز اور زکوۃ ادا کرنیکا فرمایا اور پھر حکم فرمایا تمام طاعات کا واسطے فضیلت ان دونون عبادتون کے اسلیے کہ جو کوئی انپر مواظبت کرتا ہی تو اور طاعتین بھی اوس سے سہل ادا ہوتی ہین لفظ اہل البیت مین دلیل ہی اسپر کہ حضرت کی بیویان بھی اہل بیت مین داخل ہین اور ستھرا کرے الخ یعنی پاک کرے تمکو نجاسات سے جن سے اللہ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کو منع فرمایا بعضے کامون سے اور حکم کیا بعضے کامون کے کرنیکا تاکہ اہل بیت آنحضرت کے گناہ کرین اور بچین اوس سے بسبب تقوے کے اور طاعت کرین اور گناہون کو ملیدی فرمایا اور تقوی کو طہارت اسلیے کہ گناہ کے کرنے سے بھی بدن نجس ہوتا ہی جیسا نجس ہوتا ہی پلیدیون سے بلکہ زیادہ اور تقوی اور نیکی کے کرنے سے نفس ایسا پاک ہوتا ہی جیسے کپڑا پاک ہوتا ہی پانی سے اور اسمین نفرت دلائی عقلمندون کو ممنوعات سے اور رغبت دلائی انکو اوامر مین ✦ **مدارک** ✦ اور بحر العلوم مین لکھا ہی کہ مراد اہل بیت سے ازواج اور اولاد آنحضرت ہی کی ہی سب اور بعضے کہتے ہین الخاص جو یان ہی مراد ہین بظاہر سباق اور سیاق آیت کے لیکن امام سلمہ کی حدیث مین آیا ہی کہ رسول علیہ السلام ہمارے گھر مین تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ اور حسن اور حسین اور علی کو طلب کر کے فرمایا اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ ✦ **موضح** ✦ یعنی کیا مینے یا رسول اللہ مین بھی ہون فرمایا مان انشاء اللہ تعالی روایت کیا یہ معالم وغیرہ مین اور حدیثین اوسکے فضائل کی ہین ۱۲ منہ از جملہ یہ ہی کہ کہا ابو ہریرہ نے کہ آئے جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہی تحقیق آتی ہی کہ

غیر حرامین اوسکے ساتھہ باس ہی اور سمین سالین ہی یا کھانا طعام ہی پس جب آئے تیرے پاس تو پس سلام کہنا اوسکو اوسکے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام اور خوشخبری دینا اوسکو ساتھہ گھر کے جنت میں کہ مولی کا ہی نہ شور و شغب ہی اور سمین اور نہ رنج و تعب اور عایشہ رضہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عایشہ یہ جبرئیل ہین یعنی جبرئیل ہین جکو سلام کہا عایشہ رضہ نے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ دیکھتی جبرئیل کو لیکن صورت عایشہ رضہ کی سبز حریر کے ٹکڑے مین آنحضرت کے پاس پس کہا یہ بیوی تمھاری ہی دنیا اور آخرت مین اور صحابہ کہتے ہین کہ جس حدیث کا سمجھنا ہم صحابہ کو دشوار ہوتا تھا حضرت عایشہ رضہ اوسکی عقدہ کشائی کرتی تھین اور حضرت عایشہ رضہ نہایت فصیح اللسان تھین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ رضہ ٹکڑہ ہی میرے بدن کا ہی پس جسنے ایذا دی اوسکو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ حسن رضہ اور حسین رضہ سردار ہین اہل جنت کے نوجوانون کے اور اون دونون کا باپ بہتر ہی اون دونون سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے فاطمہ رضہ کو کہ تو اور حسن رضہ اور حسین رضہ اور علی ایک مکان مین ہو روز قیامت کے اور حسنین رضہ کے حق مین فرمایا کہ یا اللہ تحقیق دوست رکھتا ہون مین اون دونون کو پس دوست رکھہ تو انکو اور دوست رکھہ اوسکو کہ دوست رکھے انکو اور مشہور ہی کہ سیادت حسنین کی مان اور نانا کی طرف سے ہی اور حضرت علی کی اور اولاد کہ علوی کہتے ہین ۔ **تنبیہ** ۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ عورتون کو چاہیے کہ اپنے گھر ہی مین رہا کرین ادھر اودھر بیفائدہ نہ پھرا کرین اور بناؤ سنگھار کرکے نامحرمون کے سامنے نہ آیا کرین یہان کی عورتین یہ خیال نہین کرتین ملون خالہ چچا پھوپی وغیرہ کے بیٹون کے سامنے کرا جنبی محض ہین حکم شرع مین بناؤ سنگھار کرکر آتی ہین پس آیت سے کیا فرق ہی اور جو مسلمان کہ کفار کی ہمسری کرتے اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مبغوض ترین لوگون کا فرمایا ہی اللہ تعالی کے نزدیک اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک چاہیے کہ نماز کو برپا رکھے یعنی ہمیشہ پڑھا کرین جس طرح چاہیے پڑھی اور زکوٰۃ دیا کرین اور فرمان برداری کیا کرین اللہ اور رسول کی ہر امر مین فلاح دارین ہی

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝

اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہین تمھارے گھرون مین اللہ کی باتین یعنی قرآن اور عقلمندی یعنی سنت آنحضرت کی یا قرآن کے حالی کا بیان مقرر اللہ ہی بھید جاننا خبردار ہونا ۔ **تفسیر** ۔ یعنی وہ جانتا ہی افعال اور اقوال اور احوال تمھارے اے زنان نبی کی پس بچو تم مخالفت امر و نہی اوسکے سے اور نافرمانی رسول اوسکے سے اور اس آیت سے معلوم کیا جاتا ہی کہ جاہل کو چاہیے کہ سیکھنا قرآن اور حدیث کا فرض عین ہی اور بعضون نے کہا کہ سیکھنا سنت کا فرض کفایہ ہی اور فضائل قرآن اور تاریون کے بہت ہین سب لکھنا تو دشوار ہی کچھ دو سمین سے لکھا جاتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ یعنی بہتر تم مین وہ ہین کہ سیکھین قرآن اور سکھاوین اوسکو اور فرمایا لَوْ كَانَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ ۔ بعضون نے اوسکے معنے یہ کہین ہین کہ جو کوئی یاد کرے قرآن اور پڑھے اوسکو نہین لگے گی اوسکو آگ جہنم کی روز قیامت کے اور ابن مسعود سے بطریق مرفوع کے آیا ہی کہ یہ قرآن مہمانی اللہ عزوجل کے مکان کی ہی پس سیکھو اور لو تم اوسکی مہمانی مین سے جہان تک ہو سکے تمسک بالشبہہ یہ قرآن کمند سعادت ابدی کی ہی استوار اور نور ہی ظاہر اور شفا نافع ہی اور بچاؤ ہی یعنی آفات دارین سے اوس شخص کے لیے کہ تمسک کرے ساتھہ اوسکے اور نجات ہی اوسکے لیے کہ پیروی کرے اوسکی نہین ادھر اودھر ہوتا ہی کہ طلب اللہ کی خامندی کی کیجاوے اوس سے اور پڑھا نہین ہوتا کہ سیدھا کیا جاوے اور نہین تمام ہوتے عجائب اوسکے اور نہین پرانا ہوتا باوجود کثرت مزاولت کے پس پڑھو تم اوسکو پس اللہ عزوجل اجر دیگا تمکو الم کی تلاوت پر عوض ہر حرف کے دس نیکیان آگاہ ہو نہین کہتا مین الم حرف ہی ولیکن الف حرف ہی اور لام حرف ہی اور میم حرف ہی آگے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہہ اللہ تعالی بلند قدر کرتا ہی بسبب قرآن کے ایک قوم کو یعنی بسبب

عمل کرنے کے اور پست کرتا ہی بسبب اوسکے اور ون کو یعنی عمل کرنے سے اور فرمایا کہ جسکے دل مین نہین ہی قرآن سے بھرہ
مند کرو یران نے ہی اور یہ بھی فرمایا کتاب اللہ اوسمین ہین خبرین ماقبل تمھارے کی اور خبرین مابعد تمھارے کی اور حکم اوس
پیرکا درمیان تمھارے ہی قرآن فرق کرنے والا ہی حق اور باطل مین نہین ہزل جو کوئی چھوڑے اوسکو جبارون مین سے
گردن توڑے اوسکی اللہ اور جو کوئی ڈھونڈے ہدایت غیر قرآن مین گمراہ کرے اوسکو اللہ اور وہ کمبند سعادت ہی اللہ کی استوار
اور وہ ذکر ہی باحکمت اور وہ صراط مستقیم ہی وہ ایسا ہی کہ نہین ٹیڑھی ہوتین بسبب اوسکے خواہشین نفس کی حق سے طرف
باطل کے اور نہین بلتین ساتھ اوسکے زبانین اور نہین سیر ہوتے اوس سے علما اور نہین پرانا ہوتا کثرت مزاولت سے اور نہین تمام
ہوتے عجائب اوسکے قرآن ایسا ہی کہ نہین ٹھہرے جن جسوقت کہ سنا اونھون نے اوسکو یہان تک کہ کہا اونھون نے بلاشبہ ہمنے
سنا قرآن عجیب راہ بتاتا ہی طرف بھلائی کے جسنے خبر دی سائقہ بھلائی قرآن کے کہ وہ آنحضرتؐ ہین سچ کہا اور جسنے عمل کیا اوسپر
ثواب پایا گیا اور جسنے حکم کیا ساتھ اوسکے صدل کیا اور جو کوئی بلایا گیا طرف اوسکے راہ دکھایا گیا طرف صراط مستقیم کے بکرا اوسکو
وسیلہ اپنا اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مثل ماہر قرآن کی مثل فرشتون بزرگ نیک کارون کے ہی اور مثال اوس شخص کی کہ پڑھتا ہی
قرآن اور قرآن اوسپر دشوار ہی کہ زبان نہین چلتی اور یاد نہین رہتا اوسکے لیے دو اجر ثواب اور ایک روایت مین ہی وہ شخص کہ پڑھتا ہی
قرآن اور وہ ماہر ہی اوسکا ساتھ فرشتون بزرگ نیک کار کے ہی اور فرمایا مثل اوس مومن کی کہ پڑھتا ہی قرآن مانند ترنج کے ہی
کہ مزا اوسکا اچھا ہو اور خوشبو اوسکی اچھی اور مثال اوس مومن کی کہ نہین پڑھتا قرآن مانند کھجور کے ہی کہ نہین خوشبو اوسکے لیے
اور مزہ اوسکا شیرین ہی اور مثال اوس منافق کی کہ نہین پڑھتا ہی قرآن مانند مثال اندراون کے پھل کے ہی کہ نہین اوسمین
خوشبو اور مزہ اوسکا تلخ ہی اور مثال اوس منافق کی کہ پڑھتا ہی قرآن مانند نیازبو کے ہی کہ خوشبو اوسکی اچھی ہی اور مزہ اوسکا
تلخ اور فرمایا پڑھا کرو تم قرآن اسلیے کہ وہ آویگا شفاعت کرنے والا واسطے اصحاب اپنے کے اور فرمایا کہ قرآن آویگا اپنے صاحب کے
پاس دن قیامت کے جسوقت کہ نکلا کہ وہ اپنی قبر مین سے مانند مرد صاحب کے پس کہیگا اوسکے لیے کہ آیا پہچانتا ہی تو
مجکو پس کہیگا یہ اوسکو کہ نہین پہچانتا مین تجکو پس کہیگا وہ کہ مین یار تیرا یعنی قرآن وہ جو پیاسا کیا تھا مینے تجکو دوپہرون کو
اور بیدار رکھا تھا مینے تجکو راتون مین کہ تراویح وتہجد مین پڑھتا تھا اور جاگتا رہتا تھا اور تحقیق ہر تاجر پیچھے ایک تجارت کے
تھا اور تو آج کے دن پیچھے ہر تجارت کے ہی یعنی تجکو طرح طرح کے فائدے مین پس دی جاویگی بادشاہت اوسکے
داہنے ہاتھ مین اور خلد اوسکے بائین ہاتھ مین اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور پہنائے جاوینگے والدین دو جوڑے
کہ نہین قیمت کر سکینگے دنیا کی اہل دنیا پس کہینگے والدین اوسکے کہ کس سبب سے پہنائے گئے ہم یہ پس کہا جاویگا کہ یہ دونون بسبب
سیکھنے کے اوسکے قرآن کے فرزند تمھارے کے ہوقرآن پر پھر کہا جاویگا کہ پڑھ اور چڑھ جنت کے درجون مین اور اوسکے بالاخانون مین
اور وہ پڑھتا رہیگا جب تک کہ پڑھتا رہیگا ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوگا یا جلدی یا ترتیل سے اور فرمایا کہ جسنے سنی ایک آیت کتاب اللہ سے
لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نیکی مضاعف اور جسنے پڑھی ایک آیت کتاب اللہ عزوجل کے سے ہوگا اوسکے لیے نور دن قیامت کے اور فرمایا
کہ جسنے پڑھا قرآن اور عمل کیا اوسکو یعنی ضبط و یاد خوب کیا اور عمل کیا ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی پہنائے جاوینگے ماں باپ
اوسکے دن قیامت کے تاج کہ روشن زیادہ ہوگا بہ نسبت روشنی آفتاب کے بیچ گھر کے دنیا کے گھرون مین سے اگر ہو آفتاب گھر کے اندر
پس کیا ہی گمان تمھارا ساتھ اوس شخص کے کہ عمل کیا اوسنے اوسپر یعنی جب اوسکے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو اوسکا کیا کچھ ہوگا یہ تمام حدیثین
صحاح ستہ و میرہ مین ہین اور مشکوۃ مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی آدمی کہ پڑھے قرآن پھر بھولے اوسکو

اوسکو مگر کہ اللہ تعالی سے روز قیامت کے اجذم یعنی اعضا کٹتا یا ہاتھ کٹتا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قرآن کہ وسیلہ روزی کا کرے اوسکو لوگون کے نزدیک آبرو دیگا وروز قیامت کے اس حال مین کہ اوسکے منہ پر گوشت یعنی جیسے اوسنے عظمت وعزت قرآن کی ملحوظ رکھی ہے ہی اوسکے لیے یہ ذلت نہ ہوگی اور جامع صغیر سیوطی کی مین رسول علیہ السلام سے منقول ہے کہ حامل کتاب اللہ کے لیے سلمانون کے بیت المال مین سے یہ حق ہے کہ دو سو دینار چاہے لین اور آیا ہے کہ حامل قرآن کے لیے ایک دعا مستجاب ہے اور آیا ہے کہ حافظ جب عمل کرے قرآن پر پس حلال آنے اوسنے اوسکے حلال کو اور حرام جانے اوسنے حرام کو تو شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی دس شخصون کے حق مین اون اوسکے گھر والون مین سے دن قیامت کے سب اونکے ایسے ہونگے کہ واجب ہوگی اونکے لیے آگ جہنم کی اور فرمایا نہین سمجھتا مین اوس کے لیے جو پڑھا قرآن کو پہلے تین دن کے یعنی تین دن سے کم مین پڑھنا مکروہ ہے اور علما نے کہا ہے کہ لازم ہر مسلمان کو یہ ہے کہ مہینے مین ایکختم ضرور کیا کرے اور سات دن مین پڑھے تو درجہ اعتدال اور وسط کا ہی یعنی منزل فی السبوع کی پہلے دن تین سورتین دوسرے دن پانچ تیسرے دن سات چوتھے دن نو پانچوین دن گیارہ چھٹے دن تیرہ ساتوین دن سورہ ق سے آخر تک امام غزالی نے یہ دھنگ لیا ہے یہ نقل کیا ہے اور فرمایا آنحضرت نے کہ جسنے قیام کیا یعنی رات کو ساتھ دس آیتون کے نہین لکھا گیا غافلین سے اور جسنے قیام کیا ساتھ سو آیتون کے لکھا گیا قانتین سے یعنی طاعت وعبادت کرنیوالون مین اور جسنے قیام کیا ساتھ ہزار آیتون کے لکھا گیا مقنطرین سے یعنی تو دہ تو اب حاصل کرنیوالون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حسد جایز ہے مگر دو شخصون پر ایک تو اوسپر کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن پس وہ قیام کرتا ہی ساتھ اوسکے ساعات رات مین اور ساعات دن مین اور دوسرے اوس شخص پر کہ دیا اوسکو اللہ نے مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو ساعات رات مین اور ساعات دن مین اور فرمایا نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی گھر مین اللہ کے گھرون مین سے تلاوت کرتے ہین کتاب اللہ کی اور پڑھنا پڑھاتا کرتے ہین آپسمین مگر کہ اوترتی اونپر سکینہ یعنی تسکین خاطر اور ڈھانک لیتی ہی اونکو رحمت اور گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے اور یاد کرتا ہی اونکو اللہ اونمین کہ جو اوسکے پاس ہین یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا وغیرہم اور صاحب تفسیر عالم کہتا ہی کہ پھر لوگ جیسے کہ حکم کیے گئے ہین ساتھ اتباع احکام قرآن کے اور محافظت کرنیکے اوسکے حدود مین ویسے ہی حکم کیے گئے ہین ساتھ تلاوت اوسکی کے اور حفظ حروف اوسکے کے اوپر طریقہ خط مصحف امام کے کہ جسپر اتفاق کیا ہی صحابہ نے اور حکم کیے گئے ہین کہ نہ تجاوز کرین اوس قرات سے کہ موافق ہی خط مصحف مذکور کے جو پڑھی ہی قرات سے سرور عالمین نے کہ جو شاگرد ہین صحابہ اور تابعین کے اور اتفاق کیا ہی امت نے اونکے اندیار کرنے پر انتہی اور وہ سات قراتین ہین کہ بلا اختلاف متواتر ہین اور وہ بحر العلوم مین مذکور ہین اور تین قراتین اور ہین کہ اونکے متواتر ہونے مین اختلاف کیا ہی علما نے اور وہ قراتین ہین یعقوب جعفر مدنی اور یعقوب بصری اور خلف کوفی کی ہین کہ اونکے ملانے سے دس ہو جاتی ہین اور وہ کتاب نشر وغیرہ مین مذکور ہین اور چار اور ہین کہ اونکے ملانے سے سب چودہ ہو جاتی ہین وہ اتحاف وغیرہ مین مذکور ہین یہ چار باتفاق امت کے شاذ ہین اور حکم شاذ کا یہ ہی کہ مسائل کی دلیل لانے مین معمول ہی لیکن نماز اوس سے درست نہین اور اوسکو قرآن جاننا چاہیے بلکہ اکثر علما نے کہا ہی کہ جو کوئی شاذ کو قرآن اعتقاد کرے منع بزجر کرنا چاہیے اوسکو اگر باز نہ آوے تعزیر اوسکو دینی چاہیے اور عاصی ہوتا ہی اور سات قراتین کہ یہان مذکور ہین باتفاق امت نماز ساتھ جس قرات کے اونمین سے کہ پڑھے جایز و صحیح ہی اور تین مین اختلاف ہی جو کہ متواتر جانتے ہین اونکے نزدیک نماز ساتھ ایک کے اونمین سے صحیح ہوگی اور جو کہ متواتر نہین جانتے ہین صحیح نہین ہوگی اور اسپر فضیلت پڑھنے اور یاد کرنے احادیث نبوی کی بھی کسی مسلمان پر مخفی نہوگی فضل علم

بعد قرآن کے اور مثل قرآن کے بیچ لازم ہونے عمل کے اور پر اوصل تمام علوم کی ہین حدیثین تمام فضیلت اوسکی اگر ذکر کرون تو طول ہوجاوے کچھ اوسمین سے ذکر کرنا کافی ہر قرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدّٰاهَا یعنی خوش کرے اللہ دنیا اور آخرت مین اوس بندے کو کہ سنین حدیثین میری پس یاد کیا اونکو یعنی ساتھ دل کے یا کتاب کے اور نگاہ رکھا اونکو یعنی ہمیشہ یاد رکھا اور نہ بھولا اونکو اور ادا کیا اونکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے یاد کین یعنی سیکھین میری اُمت کے نفع کے لیے چالیس حدیثین امر دین اونکے مین اوٹھاوینگا اوسکو اللہ فقیہ اور ہوونگا مین اوسکے لیے روز قیامت کے شفاعت کرنے والا اور گواہی دینے والا اوسکی طاعات پر آور فرمایا کہ جھوٹ ومجکو جبتک کہ جھوٹ ون مین تمکو پس نہین ہلاک ہوئے ہین وہ لوگ کہ تحقیق پہلے تمہارے مگر بسبب سوال اپنے کے اور اختلاف اپنے کے اپس جب کہ حکم کرون مین تمکو ساتھ کسی چیز کے پس لو تم اوس سے جہان تک کہ طاقت رکھو اور جب کہ منع کرون مین تمکو کسی چیز سے پس باز رہو اور فرمایا قریب ہی کہ دیکھو گے تم بعد میرے اختلاف شدید پس لازم پکڑو سنت میری اور سنت خلفائے راشدین مہدیین کی خوب مضبوط پکڑو اوسکو اور بچاؤ تم اپنے تئین نئی نکالی ہوئی باتون سے اس لیے کہ ہر نئی بات نکالی ہوئی بدعت ہی اور ہر بدعت ضلالت ہی اور فرمایا جسنے احیا کیا سنت میری سو تحقیق مجھسے ہی وہ مجھسے اور فرمایا آنحضرت نے دوست رکھا سیری سنت کو یعنی تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے جنت مین ۞ ۱۵ ۞ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ○

تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتین یعنی سچ ماننے والے اللہ اور رسول کو اور اوس چیز کو کہ واجب ہی سچ ماننا اوسکا اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتین اور سچے مرد اور سچی عورتین یعنی پختون مین اور اقوال و اعمال مین اور محنت سہنے والے مرد اور محنت سہنے والی عورتین اور دبے رہنے والے مرد اور دبی رہنے والی عورتین اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین یعنی صدقہ فرض و نفل دینے والے اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتین یعنی فرض نفل روزہ رکھنے والے اور تھامنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہہ اور تھامنے والی عورتین یعنی حرام کاری سے اور یاد کرنے والے مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی عورتین کہی ہی اللہ نے اونکے واسطے معافی اور نیگ بڑا ۞ **تفسیر** حضرت کی ایک بی بی نے کہا تھا یعنی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ قرآن مین سارا ذکر مردون کا ہی عورتون کا کہین نہین اوسپر یہ آیت اوتری تاکہ عورتون کی خاطر کوئی تو حکم مردون پر کہا سو عورتون پر بھی آیا ہر ایک بات کہنے کی حاجت نہین ۞ **موضح** بعد اوترنے پہلی آیتون کے ایک بات نے مسلمان عورتون مین سے کہا کہ ہمارے حق مین کچھ نہ اوترا حق تعالی نے یہ آیت اوتاری اور نسبت کہتے ہین کہا سماء بنت عمیس کی ہمراہ اپنے خاوند جعفر بن ابی طالب کے جب پھرے حبشہ سے کہ کر رہے تھے کوئی تو انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کے پاس آکر پوچھا کہ ہمارے حق مین بھی کچھ اوترا ہی کہا اونھون نے نہین پھر وہ آنحضرت کے پاس آئین اور کہا یا رسول اللہ عورتین نا امید ہی اور ٹوٹے مین ہین فرمایا کس سبب سے کہا اونھون نے اس سبب سے کہ کسی جگہہ ذکر ہمارا نہین ساتھہ مردون کے نہین ہین جیسے کہ مردون کو زبین حق تعالی نے یہ آیت بھیجی ان المسلمین الخ اور یاد کرنے والے مرد اللہ یعنی ساتھہ تسبیح اور تحمید اور تہلیل اور تکبیر اور قرارت قرآن کے اور شغول ہونا علم مین بھی ذکر سے ہی کہا محاورے کہ نہین ہوتا ہی بندہ

اللہ کے بہت یاد کرنے والوں میں سے یہاں تک کہ یاد کرے اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اور روایت کیے گئے ہم یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبقت لے گئے سفر و گھا صحابہ نے کہ کیا ہیں مفرد یا رسول اللہ فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتیں کہا علی ابن ابی طالب نے کہ جسنے سونپا امر اپنا طرف اللہ عزوجل کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اور جسنے اقرار کیا اسکا کہ اللہ رب میرا ہی اور محمد رسول اوسکا اور نہ مخالف ہوا قلب و کا اوسکی زبان کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اللہ تعالیٰ کے وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور جسنے اطاعت کی اللہ کی دین میں اور اوسکے رسول کی سنت میں پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ اور جسنے بچایا اپنے قول کو جھوٹ سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ اور جسنے روکا اپنے نفس کو طاعت سے اور معصیت سے اور مصیبت میں جزع فزع سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ اور جسنے نماز پڑھی اس حالت سے کہ نہ پہچانا کوئی دائیں میرے ہی اور کوئی بائیں میرے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ اور جسنے تصدق کی ہر ہفتے میں ایک درہم پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ اور جسنے روزے کے ایام بیض میں یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں میں پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ اور جسنے محفوظ رکھا اپنے ستر کو حرام سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ اور جسنے پانچوں نمازیں پڑھیں ساتھ حقوق اونکے کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۔ **بحر معلم تنبیہ** ۔ اس آیت میں ہر مسلمان مرد اور عورت کو غور کر کر یہ خصلتیں اپنے میں حاصل کرنی چاہییں ساتھ مغفرت اور اجر عظیم کے ہوں کہا ابو بکر صدیق رضی نے کہ نہیں کوئی بندہ کہ نصیب کرے اوسکو اللہ تعالیٰ دس خصلتیں مگر کہ نجات دیتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ تمام آفات و بلیات سے اور ہوتا ہی وہ مقربین کے درجے میں اول صدق دائم ساتھ قلب قانع کے دوسرے صبر کامل ساتھ شکر دائم کے تیسرے فقر دائم ساتھ زہد حاضر کے چوتھے ذکر دائم ساتھ پیٹ بھوکے کے پانچویں خوف دائم ساتھ حزن متصل کے چھٹے حمد دائم ساتھ بدن متواضع کے ساتویں زہی دائم ساتھ رحم حاضر کے آٹھویں حب دائم ساتھ حیا حاضر کے نویں علم دائم ساتھ عمل دائم کے دسویں ایمان دائم ساتھ عقل ثابت کے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت جب پڑھے پانچوں نمازیں اور روزے رکھے رمضان کے مہینے کے اور محفوظ رکھے اپنے ستر کو اور اطاعت کرے اپنے خاوند کی تو پس داخل ہو جس جنت کے دروازے سے چاہے ۔ **منبہات و شکوۃ**

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

اور کام نہیں کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب حکم کر دے اللہ اور اوسکا رسول کچھ کام کا اونکو رہے اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کا اور اوسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر ۔ **تفسیر** یعنی نہیں درست لائق کسی مومن مرد اور عورت کو کہ جب اللہ اور اوسکا رسول کسی کام کا حکم کریں یہ کہ اختیار کریں جو کچھ چاہیں بلکہ ضرور ہے کہ یوں جانیں کہ حکم اللہ اور رسول کا ہی تابع اونکی رہے کے اور اختیار اپنا اوسکے اوپر چھوڑ دے کے اختیار کرے اور جو کوئی بے حکم چلا یعنی اگر بجائے فرمانی نافرمانی کرے اور یہ قبول کرنے کی تو پس وہ گمراہی کفر کی ہی اور اگر بجائے نافرمانی فعل کی ساتھ قبول کرنے امر کے اور اعتقاد کرنے وجوب کے تو پس وہ گمراہی خطا و فسق کی ہی اور نزول اس آیت کا بیچ حق زینب بنت جحش کے ہوا کہ وہ بیٹی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی امیمہ کی

اور قوم مین اشراف حضرت نے چاہا کہ اونکو نکاح کر دین زید بن حارثہ سے یہ زید اصل مین عرب تھے غلام پکڑ کر لے گیا لوگ کہ کہ کہ مین بیچ ڈالے مین کے حضرت نے مول لیا بیس برس کی عمر مین اونکے باپ بھائی خبر پاکر آئے مانگنے کو حضرت نے راضی ہوئے یہ گھر جانے پر راضی نہوئے حضرت کی محبت سے پھر حضرت نے انکو بیٹا کر لیا اسلام سے پہلے اوسوقت کے رواج کے موافق پس حضرت زینب اور اونکا بھائی عبداللہ بن جحش راضی نہوئے اس نکاح کرنے پر اسلیے کہ وہ صاحب جمال اور آنحضرت کی پھوپی کی بیٹی تھین حارثہ آزاد کی ہوئون اسپر یہ آیت اوتری بعد سنتے اس آیت کے زینب اور بھائی اونکے عبداللہ راضی ہوئے اور زینب کو زید کے نکاح مین دیا آنحضرت نے اپنے پاس سے دس دینار اور ساٹھ درہم اور ایک وڑھنی اور ایک کرتا اور ایک تہبند اور چادر اور پچاس مد غلہ اور تیس صاع کھجورین زینب کو بھیجین **موضح معالم تنبیہ** + اس آیت مین سوچنا چاہیے کہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ بعد حکم کرنے اللہ اور رسول کے جو اپنی رائے کو دخل دے تو بہت برا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساری امت میری جنت مین داخل ہوگی مگر جسنے انکار کیا کہا گیا کہ کسنے انکار کیا فرمایا کہ جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا جنت مین اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق انکار کیا نظم کر دکھایا کہ مت سنایا خوب سا + لطف امت پر کیا محبوب سا + بال تک چھوڑا نہ فرق اسلام مین + سب کلام اللہ کے احکام مین + بلکہ فرمایا کہ جو افزود ہی + میری سنت سے وہی مردود ہی + دیکھو بھائیون اس آیت اور حدیث کے مضمون کو اور غفلت کی روئی کانون سے نکال کر سنو اور سمجھو کہ جو لوگ عورت کے دوسرے نکاح کرنے وغیرذالک سنت کی چیزون سے عار کرتے ہین کیا کچھ حال ہوگا اونکا عیاذا باللہ منہ +

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۚ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

اور جب تو کہتا تھا اوس شخص کو جسپر اللہ نے احسان کیا یعنی ساتھہ اسلام نصیب کرنے کے اور تو نے احسان کیا یعنی ساتھ آزاد کرنے اور پرورش کرنیکے کہ روک رکھہ اپنے پاس اپنی جورو یعنی زینب اور ڈر اللہ سے یعنی پس طلاق دے اوسکو اور تو چھپاتا تھا اپنے دل مین ایک چیز جو اللہ اوسکو کھولا چاہتا ہی یعنی چھپاتے تھے اپنے دل مین نکاح کرنا اوس سے اگر طلاق دے زید اور ہی ہو وہ چیز جو کھولنی ہی اللہ تعالی نے اور تو ڈرتا تھا لوگون سے کہ کہینگے نکاح کر لیا اپنے بیٹے کی بیوی سے اور اللہ سے زیادہ چاہیے ڈرنا پھر جب زید نے تمام کر لیا اوس عورت سے اپنی غرض یعنی جب زید نے کچھہ غرض نہ رہی اوس سے اور طلاق دے چکے اور عدت اوسکی پوری ہو چکی بعد وہ تیسرے کلی مین کی تا نہ رہے سب مسلمانون پر گناہ نکاح کر لینا جورون سے اپنے لے پالکون کی جب وہ تمام کر رہین اونسے اپنی غرض یعنی طلاق دے چکین اور عدت اونکی گذر لے اور ہی اللہ کا حکم کیا ہوا **تفسیر** حضرت زینب زید کے نکاح مین آئین تو وہ انکی آنکھون مین ذلیل تھین کہ وہ انکی موافقت خوئی جب لڑائی ہوتی تو زید حضرت سے آکر شکایت کرتا اور کہتا اونسے چھوڑتا ہون حضرت منع کرتے کہ میری خاطر سے اپنے تجکو قبول کیا اب چھوڑ دینا دوسری ذلت ہی بار بار قصد جو حضرت کے دل مین آیا کہ اگر اپنا زید چھوڑیگا تو زینب کی دلجوئی بغیر اسکے نہین کہ زینب سے نکاح کرون لیکن منافقون کی بدگوئی سے اندیشہ کیا کہ کہینگے اپنے بیٹے کی جورو گھر مین رکھی حال انکہ لے پالک کو حکم بیٹے کا نہین کسی بات مین اللہ تعالی نے حضرت زینب کی خاطر رکھی بعد طلاق کے حضرت کے نکاح مین دے دیا اللہ ہی کے فرمانے سے نکاح بندھا

ظاہر کے نکاح کی حاجت نہو گی جیسے اب کوئی اپنے لونڈی غلام کا نکاح باندھدے غرض تمام کر لی یعنی چھوڑ دی ۞ مو ۞ مراد انعام خدا سے زید پر اسلام لانا اور نکاح ہی اور انعام رسول سے آزاد کرنا اور لے پالک ٹھہرانا تمام زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ پہلے اس قصے سے حق تعالی نے اپنے رسول مقبول کو اعلام کیا تھا کہ زید زینب کو طلاق دیگا اور وہ تیری بیویون مین داخل ہو گی اور جب زید نے کہا کہ مین زینب کو طلاق دیتا ہون آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکو رہنے دے حق تعالی نے خطاب کیا کہ کیون یہ کلمہ کہا تو نے حالانکہ سینے تجکو پہلے اس سے خبر کر دی تھی کہ زینب تیری بیویون مین سے ہو گی اور یہ تاویل لائق تر ہی ساتھ حال آنحضرتؐ کے اور یہی اپنے مابعد سے بھی بہت مناسبت رکھتی ہی اسلیے کہ ظاہر کرنا خدا کا سوائے زَوَّجْنَاکَہا کے نہین ہی اگر محبت زینب کی اور ارادہ طلاق زید کا آنحضرتؐ کے دل مین ہوتا تو خدا تعالی اوسکو ظاہر کرتا اور رسول علیہ السلام نے بسبب حیا کامل کے کہ رکھتے تھے نفرمایا زید کو کہ زینب آیندہ کو بیوی میری ہو گی اور اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ کو اِتَّقِ اللّٰہَ امر معروف ہی گناہ نہین اور پھر جب زید تمام کر چکا یعنی لے پالک کی بیوی تیرے نکاح مین ہی تا مومنون پر بیچ نکاح کرنے لے پالکون کی بیویون کے کچھ گناہ نہو حلال ہی کہ جب لے پالک اپنی بیوی کو طلاق دے اور عدت اوسکی گذرے تو مومنہ بولا پا اوسکی بیوی کو اپنے نکاح مین لاوے بخلاف صلبی بیٹے کے کہ حلال نہین ہی بیوی اوسکی کبھی اور منقول ہی کہ جب زید نے طلاق دی اور عدت اوسکی ہو چکی تو آنحضرتؐ نے زید کو فرمایا کہ تیرے برابر مین کسیکو معتمد نہین جانتا اپنے دل مین جا خواستگاری کر میرے لیے زینب کی کہا زید نے پس گیا مین اور کہا میرے آنے سے زینب خوش ہو آنحضرتؐ خواستگاری تیری کرتے ہین پس زینب نہایت خوش ہوئی اور سجدہ شکر کا بجا لائی اور دعا کی کہ الہی تیرا رسول تیرا خواستگاری میری کرتا ہی اگر مین لائق اوسکے ہوؤن تو مجھے اوسکو دے فی الحال یہ آیت آئی اور رسول علیہ السلام بے اذن زینب کے گھر مین آئے زینب نے کہا یا رسول اللہ بے خطبے اور بے گواہ کے آنحضرتؐ نے فرمایا اللّٰہُ زَوَّجَكِهَا وَجِبْرِيْلُ الشَّاهِدُ اور اسی سبب سے زینب سب بیویون پر فخر کرتی تھین کہ نکاح کرنیوالا میرا خدا ہی و نکاح کرنیوالے میرے تمہارے ہین اور پردہ بھی انکے نکاح کے دن دعوت ولیمہ مین اوترا اور انکے نکاح مین ولیمہ ایک بکری کا کیا کہ اور بیویون کے نکاح مین اسقدر نہین ہوا ۞ بحر ۞ معالم ۞ مدا

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۚ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ۙ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝

نبی پر کچھ ضایقہ نہین اوس بات مین جو ٹھہرا دی اللہ نے اوسکے واسطے یعنی حلال کی اوسنے لیے اور حکم کیا اوسکو اور اوہ نکاح کرنا آنحضرتؐ کا زینب سے جبکہ مقدر کیا اوسنے لیے کہ اتنی بیویان رکھنے کا دستور رہا ہی اللہ کا اون لوگون مین جو گذرے ہین پہلے یعنی اگلے نبیون مین اور ہی حکم اللہ کا ٹھہر چکا وہ جو پہونچاتے ہین پیغام اللہ کے اور ڈرتے ہین اوس سے اور نہین ڈرتے کسی سے سوائے اللہ کے اور بس ہی اللہ کفایت کرنے والا ۞ تفسیر ۞ دستور رہا ہی یعنی دستور اللہ کا اگلے انبیا کے حق مین یہ جاری رہا ہی کہ اونسے مواخذہ نکرے اوس چیز پر کہ مباح کی اونپر اور بموجب ایک قول کے اشارہ ہی سنت نکاح کی طرف کہ وہ سنت تمام انبیا کی ہی اور بحسب ایک قول کے مراد کثرت بیویون کی ہی جیسے حضرت داؤد کی سو بیویان تھین اور تین سو حرمین اور حضرت سلیمان کی تین سو بیویان اور سات سو حرمین کفایت کرنے والا یعنی ڈر کی چیزون کو

یا حسیبا کے معنے ہین حساب لینے والا صغیرہ اور کبیرہ پس وہی ہے لائق اسکے کہ خوف کیا جاوے اوسسے ✦ بحر ✦ مد
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

محمد باپ نہین کسیکا تمھارے مردون مین سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیون پر اور ہے اللہ سب چیز جانتا ✦ تفسیر
پس جانتا تھا کہ کون بیزار ہوگا ساتھ اسکے کہ او سپر نبوت ختم ہو اور آیا ہے کہ بعد نکاح کرنے آنحضرت کے زینب سے منافقون نے کہا کہ یہ مرد اورون کو فرماتا ہے کہ بیٹون کی بیویان تبہر حرام ہین اور آپ خلاف اسکے کرتا ہے اور وہ زید کو مثل فرزند صلبی کے جانتے تھے یہ آیت آئی کہ محمد باپ کسی ایسے بیٹے صلبی کا نہین ہے کہ بیٹا بحال کو یعنی حد بلوغ کو پہنچا ہوتا بیوی اوسکی اوسپر حرام ہو اور قاسم اور ابراہیم اور عبد اللہ کہ بیٹے صلبی آنحضرت کے تھے لڑکے پنے مین اونکا انتقال ہوا حاصل یہ کہ حضرت کی اولاد یا لڑکے گذرگئے یا بیٹیان رہین کوئی مرد جوان ہوا نہین پس کیسکو اوسکا بیٹا نجاؤ مگر رسول اللہ کا ہے اس باعتبار سب اوسکے بیٹے ہین اور وہ باپ سبکا ہے واجب ہے سب پر تعظیم و توقیر اونکی نہ تمام احکام مین کہ ثابت ہین درمیان باپ بیٹون کے اور زید ایک شخص ہے تمھارے مردون مین سے کہ جو نہین ہین اولاد اونکی حقیقۃً پس ہوگا حکم اوسکا مانند حکم تمھارے کے اور لے پالک کرلینے کی کچھ حقیقت نہین اور پیغمبرون پر مُہر ہے اونکے بعد کوئی پیغمبر نہین یہ بڑائی اوسکو سب پر ہے روایت ہے ابی سلمہ سے کہ کہا تھا ابوہریرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل میری اور مثل انبیا کی مانند ایک محل کے ہے کہ اچھی بنی عمارت اوسکی چھوڑی گئی ہے ایک اینٹ کی پس پھرنے لگے اوسمین دیکھنے والے تعجب کرنے لگے اوسکی خوبی عمارت سے سوائے جگہ اوس اینٹ کے کہ نہین عیب کرتے تھے سوا اوسکے پس ہوا مین کہ بند کی مینے اوس اینٹ کی جگہ یہان تک کہ ختم کی گئی ساتھ میرے عمارت اور ختم کیے گئے ساتھ میرے رسول اور روایت ہے حُصَین بن مُخَیمِر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میرے لیے کتنے ایک نام ہین مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین ماحی ہون مٹاویگا اللہ بسبب میرے کفر کو اور مین عاقب ہون یعنی پیچھے آنے والا کہ نہین بعد میرے نبی ✦ اب آگے خطاب فرماتے ہین مومنون کو کہ اللہ کو بہت یاد کرو گویا اسمین بھی تعریض ہے منافقون وغیرہ بددینون پر کہ واہی لوگ اہی باتون مین مشغول ہوتے ہین کہ کسیکو کچھ کہتے ہین کسیکو کچھ تم اپنے مولی کی یاد مین مشغول ہو ✦ نظم کارکن روزگار کنند ✦ کہ زمین را مدار دکار ✦ صلحت دیدن آنست کہ یاران ہمکار ✦ بگذارند خموشی و بکار کوشند ✦ بحر ✦ مد ✦ معالم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

اے مسلمانو یاد کرو اللہ کو بہت سی یاد اور پاکی بولو اوسکی صبح و شام ✦ تفسیر ✦ بہت سی یاد کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نہین فرض کیا اللہ نے اپنے بندون پر کوئی فرض مگر کہ مقرر کی ہے اوسکے لیے ایک حد معلوم جب تک کہ نہ عذر ہو اہل اوسکا حال نہ بیہوش ہونا مگر کہ نہین محمد کوئی ہے اوسکے لیے ایک حد منتہی ہو طرف اوسکے اور نہین معذور ہوتا کوئی اوسکے ترک مین فرضون سے مگر کہ بیہوش ہو مگر کہا مجاہد نے کو ساتھ ذکر کرنیکے تمام احوال مین پس فرمایا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِكُمْ اور فرمایا اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا یعنی یاد کرو اللہ کو بہت یاد کرنا یعنی رات کو اور دن کو جنگل مین اور دریا مین اور صحت مین اور بیماری مین اور پوشیدہ اور ظاہر اور کہا مجاہد نے ذکر کثیر یہ ہے کہ نہ بھولے تو اوسکو کبھی اور صوفیہ کرام نے کہا کہ ذکر کثیر حقیقی یہ ہے کہ جمیع مراتب اور شاہدے حق کے مستغرق ہو اور اوسکے غیر کو بھلانے والا ہو ✦ لاناروم فرماتے ہین ✦ شعر ✦ ہر آنکو غافل از حق یکزمان ست ✦ در ابد مر کافرش دانا مسلمان ست ✦ اور بکرہ کہتے ہین اول روز کو اور اصیل آخر روز کو خاص کیے گئے

یہ دونوں وقت ساتھ ذکر کے اسلیے کہ ملائکہ رات کے اور ملائکہ دن کے جمع ہوتے ہین اونمین اور مراد تسبیح سے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ہی اور فقادہ سے ہی کہ کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور بعضون کے نزدیک کرنا تمام طاعات کا مراد ہی اور بعضون کے نزدیک تسبیح پڑھنے سے نماز فجر اور تسبیح صیل سے نماز ظہر اور عصر اور مغرب و عشا اور بعضون کے نزدیک اور نماز صبح اور مغرب و عشا ہین کہ ادا کرنا انکا اشد ہی ✤ بحر ✤ ھل

معالم ✤ تنبیہ ✤ چاہا چاہیے کہ اللہ تعالی کی یاد کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک صحابی نے آنحضرت سے پوچھا کہ احکام اسلام کے غالب ہوئے ہین مجھپر بس خبر دو مجھکو ساتھ ایک چیز کے کہ چمٹکل ہارون مین ساتھ اوسکے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تازہ اللہ کے ذکر سے اور کہا معاذ بن جبل نے ذکر عرض کیا مینے یارسول اللہ کچھ نصیحت کیجیے مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر تقوی اللہ کا جب تک طاقت رکھے تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر پتھر اور درخت کے اور جو کچھ کی ہو تو نے برائی یعنی گناہ غفلت پسند یدہ کر خالص واسطے اللہ کے تو یہ اوس برائی کے لیے توبہ پوشیدہ و پوشیدہ گناہ اور توبہ ظاہر بہ ظاہر گناہ ظاہر ہے نہ عمل کیا کسی آدمی نے کوئی عمل کہ بہت نجات دینے والا ہو اوسکو اللہ کے عذاب سے ذکر اللہ سے یعنی ذکر اللہ کے برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کروانیکا یہ سب پر افضل ہی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا پانچ چیزین ہین کہ جسمین ہون وہ سعید ہوگا اول تو یہ کہتا رہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ساعت بساعت اور جب مبتلا ہو کسی بلا مین کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور جب پیش آوے اوسکو کوئی امر ناخوش کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور جب دیا جاوے کوئی نعمت کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور جب شروع کرے کوئی کام کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور جب صادر ہو اوس سے کوئی گناہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور بہت سی حدیثین اور آیتین ذکر اللہ کی فضیلت مین آئی ہین اور بزرگون سے ذکر اللہ کی کثرت و حرص مین بہت کچھ منقول ہی آیا ہی کہ ایک بزرگ وقت مونڈنے لبون کے کچھ بڑھتے تھے حجام نے کہا ٹھہر جاؤ ہونٹ کٹ جاویگا اونھون نے کہا کہ ہونٹ کا کٹنا میرے نزدیک سہل ہی ذکر اللہ کے ترک سے ایک بزرگ تھے کہ اونھون نے روٹی کھانی چھوڑ دی تھی سبب پوچھا گیا تو کہا کہ جلدی سے پی کر ذکر اللہ مین مشغول ہو جاتا کہ روٹی کے کھانے مین دیر تک ذکر اللہ سے باز رہنا پڑتا ہی اور ذکر اللہ سے مجھکو کلمون اور تسبیحات وغیرہ ہی پڑھنے پر نہین ہی بلکہ جو اوامر بجالاتا ہی اور نواہی سے بچتا ہی وہ ذاکر ہی اللہ کا بقول بزرگے **شعر** ذکر گفتن ہمہ آن نیست کہ تو یاد کنی ✤ ذکر آنست کہ یاد از تو کند وقت گناہ ✤ حصن حصین و منبہات وغیرہ

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝

وہی ہی جو رحمت بھیجتا ہی تمپر اور اوسکے فرشتے استغفار کرتے ہین تمھارے لیے تا کہ نکالے تمکو اندھیرون سے اوجالے مین اور ہی اللہ ایمان والون پر مہربان ✤ **تفسیر** ✤ مراد ہی نکالنا گناہون کے اندھیرون سے طرف نور طاعت کے یا شک سے طرف یقین کے اسلیے کہ یہ آیت مومنون کے حق مین ہی پس کفر کی اندھیری کہنی مناسب نہین اور آیا ہی کہ جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الخ اوتری تو حضرت ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ صدے تعالی نے آپکو کسی شرف کر مخصوص نہین کیا مگر کہ آپنے اوسمین ہمکو شریک کیا ہی یعنی امیدوار ہین کہ آمین بھی شریک ہون پس یہ آیت اوتری ہو الذی یصلی الخ اور صلوۃ خدا کی طرف سے رحمت ہی اور ملائکہ کی طرف سے استغفار ✤ بحر ✤ ھل

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝

دعا اونکی جسمین اللہ سے ملینگے سلام ہی اور رکھا ہی خدا نے اونکے واسطے ثواب عزت کا ✦ تفسیر ✦ کہ وہ جنت اور بین اوسکے بین اور مراد اسلام سے یہ ہی کہ حق تعالی انپر سلام فرماویگا اور وہ موجب سلامتی کا ہر خوف سے ہوگا اور بعضون کے نزدیک تحیہ یلقونہ کی ملک الموت کی طرف ہی کہ وہ وقت آنیکے واسطے قبض ارواح مومنون کے اول سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ کہینگے اور بعضون کے نزدیک مراد سلام اور بشارت ملائکہ کی ہی کہ مومنون پر وقت نکلنے کے قبرون سے کرینگے ۔ ✦ بحر ✦ اب آگے پھر کفار و منافقون کے شنانیکے لیے آنحضرت کو خطاب فرمایا کہ ہمنے تو تجھے ان صفتون کے ساتھ بھیجا ہی بڑے اشتیا ہین وہ کہ جو تیری قدر و مرتبہ نہین جانتے اور رہے نصیب اونکے کہ جو تجھپر ایمان لائے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

اے خبر دینے تجکو بھیجا بتانے والا اور خوشی سنانے والا یعنی مومنون کو جنت کی اور ڈرانے والا یعنی کفار کو دوزخ سے اور بلانے والا اللہ کی طرف اوسکے حکم سے یعنی ساتھہ آسان کرنے اوسکے کے اور چراغ چمکتا ✦ تفسیر ✦ شاہد یعنی گواہ رسولون کے لیے کہ انھون نے احکام الٰہی پونہچا دیے تھے یا گواہ کر کر بھیجا ہمنے تجکو تیری امت کے لیے کہ اونکی تصدیق و تکذیب مین قول تیرا عند اللہ مقبول ہوگا جیسیکہ قبول ہوتا ہی قول شاہد عدل کا حکم مین اور چراغ چمکتا کہ دور کرین بسبب اوسکے اللہ تعالی نے اندھیریان شرک کی اور راہ بتائی بسبب اوسکے گمراہون کو جیسے کہ دور کیجاتی ہین تاریکیان رات کی بسبب چراغ روشن کے اور راہ پاتے ہین لوگ بسبب اوسکے اور جمہور اسپر ہین کہ مراد چراغ سے قرآن ہی پس ہوگی تقدیر یہ وَذَا سِرَاجٍ مُّنِيْرٍ اور تالیا ہمنے اسکو شاہد یعنی گواہی دینے والا ہی ہماری وحدانیت کی اور بشارت دینے والا ہی ہماری رحمت کی اور ڈرانے والا ہی ہمارے عذاب سے اور بلانے والا ہی طرف عبادت ہماری کے اور چراغ اور حجت ظاہر ہی ہماری درگاہ کی ✦ حال تنبیہ ✦ روایت ہی عطا بن یسار سے کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مجھے خبر دے تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے کہ توریت مین ہی یعنی تنے توریت پڑھی ہی آیا پاتی ہی تنے اوسمین صفت آنحضرت کی پس خبر دو مجکو کہا عمرو بن العاص نے کہ ہان خبر دیتا ہون قسم ہی اللہ کی کہ وہ البتہ وصف کیے گئے ہین قرآن مین ساتھہ بعض صفت کے کہ قرآن مین ہی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ الخ یعنی اے نبی تحقیق ہمنے بھیجا تجکو اس حال مین کہ گواہ ہی احوال امت پر اور خوشخبری دینے والا ہی مطیعون کو اور ڈرانے والا ہی گنہگارون کو اور پناہ ہی عربون کے لیے تو بندہ میرا ہی اور رسول میرا نام رکھا ہمنے تیرا متوکل کہ تمام کار مجکو سپرد کیے تو نے نہین ہی سخت خو اور نہ سخت گو اور نہ چلانے والا بازارون مین اور نہین دفع کرتا ساتھہ برائی کے برائی کو یعنی جو کوئی اوس سے بدی کرے وہ اوسکے بدلے مین برائی نہین پونہچاتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور بخشتا ہی اور ہرگز وفات نہ دینگا اوسکو اللہ یہان تک کہ سیدھا کرے بسبب اوسکے قوم مین ہی اور گمراہ کو ساتھہ اوسکے کہ کہین لا الٰہ الا اللہ اور کھولے بسبب اوسکے کانے اندھی آنکھون کو اور بہرے کانون کو اور دلون غلاف دار کو کہ نہین سمجھتے ہین کچھہ اور یاد نہین رکھتے ہین کچھہ گویا کہ غلاف ہین مرین ✦ بخاری ✦

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝

اور غرشی سنا یا ایمان والوں کو کہ کفر کو خدا کی طرف سے بڑی بزرگی **تفسیر** یعنی ثواب عظیم اسکو ہے برترامت سے یہی ہے **ف۱ ۱۰ موضح**
وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

اور کہا نہ مان منکروں کا اور دغاباز و کہا اور چھوڑا دکھ دینا اونکا اور بھروسا کر اللہ پر اور اللہ بس ہے کام بنانے والا **تفسیر**
یعنی پس وہ بچاویگا تجکو اونکے شر سے اسلیے کہ جو بھروسا کرتا ہے اللہ پر آسان کرتا ہے اللہ اوسپر سب دشواریان اور کہا نہ مان الخ
مراد اس سے رغبت دلانی ہے آنحضرت کو اس بات پر یا مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اور ثابت رہو اسی حالت پر کہ ہو تم کہ کہا نہیں مانتے اونکا
اور چھوڑا ایذا اونکی اسکے معنی بین دو احتمال ہین ایک تو یہ کہ وہ جھجھے ایذا دیتے ہین کرتو اوسکو ایک طرف اور پروا نکرا اونکی اور نہ ڈر
اونکا ایذا دینے سے اور دوسرا احتمال ہے کہ چھوڑا ایذا دینی اونکو عوض ہین اونکی ایذا کے اور یہ حکم منسوخ ہے ساتھ آیت قتال کے **ف۲ ۱۱ معالم**
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ
مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

اے ایمان والو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتون سے پھر چھوڑ دو اونکو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ سو اونپر حق نہین تمھارا عدت
مین بیٹھنے کا گنتی پوری کرواؤ اونسے سو اونکو دو کچھ فائدہ اور رخصت کرو اونکو بھلی طرح سے **تفسیر** نکاح اہل زبان کہتے
ہین صحبت کرنے کو اور عقد کو نکاح کہنا اسلیے ہے کہ وہ سبب ہوتا ہے صحبت کا اور نہین آیا ہے لفظ نکاح کا کتاب اللہ مین مگر بمعنی عقد
اسلیے کہ نکاح بمعنی وطی کے قبیل تصریح سے ہے اور آداب قرآن سے یہ ہے کہ صریح اوسکو نہین فرماتے ہین بلکہ کنایہ کرتے ہین اوس
ساتھ لفظ لامسۃ اور مباشرۃ اور قربان اور تغشی اور ایتان کے اور بیچ تخصیص مومنات کے باوجود یکہ کتابیات بھی برابر ہین مومنات
کے اس حکم مین اشارہ ہے اوسکی طرف کہ اولی مومن مرد کو یہ ہے کہ نکاح کرے مومن عورت سے اور ہاتھ لگانا کنایہ ہے جماع کرنا اور خلوت صحیحہ بھی
مانند جماع کے ہے اور رخصت کرو بھلی طرح سے یعنی روک نرکھو اونکو ضرر پونہچانیکے لیے اور نکالو اونکو اپنے مکانون سے جیسی طرح
بن بستائے اور حکم شرعی اسمین یہ ہے کہ بغیر صحبت ہوئے جو مہر چھوڑے عورت کو اگر اوسکا مہر کچھ بندھا تھا تو آدھا مہر دے
اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو کچھ فائدہ دے یعنی ایک جوڑا پوشاک اور وہ عورت اوسی وقت چاہے تو اور نکاح کرلے عدت اوسپر
کچھ نہین اور اگر صحبت ہوئے یا خلوت ہوئے گو صحبت نہوئے تو مہر بھی پورا دینا چاہیے اور عدت بھی بھگتانا چاہیے مسئلہ یہان فرمایا
حضرت کی بیویون کے ذکر مین شاید اسواسطے کہ حضرت نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا جب اوسکے پاس گئے کہنے لگی الخ اسنے
پناہ دے حضرت نے اوسکو جواب دیا کہ تونے بڑے کی پناہ پکڑی اور اوس سے مفارقت کی آپنے اسپر حکم
فرمایا ہوا اور خطاب فرمایا ایمان والون کو تا معلوم ہو کہ بغیر کا خاص حکم نہین یہ سب انون پر یہی حکم ہے **ف۳ ۱۲ موضح**
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ
اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ
مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۡ خَالِصَةً
لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اے نبی ہمنے حلال کیے تجکو تیری عورتین جنکے تو مہر دیچکا اور لونڈیان کہ مالک اونکے ہوئے ہین ہاتھ تیرے جو ہاتھ لگا دین تجکو
اللہ نے اور حلال کین ہمنے تیرے چچا کی بیٹیان اور پھوپھیون کی بیٹیان یعنی قریش مین کی عورتین اور تیرے ماموں کی بیٹیان

اور خالاؤں کی بیٹیاں یعنی جنی زہرہ مین کی جنھون نے وطن چھوڑا تیرے ساتھہ اور حلال کی ہمنے مسلمان عورت اگر بخشے وہ اپنی جان نبی کو اگر نبی چاہے کہ اوسکو نکاح مین لے یہ حکم یعنی بلا مہر خالص تیرے ہی لیے ہے سوائے مسلمانون کے یعنی واجب ہی مہر سب پر تمھارے سوا اگرچہ یہ ٹھہرا دے مہر یا نفی کرے اوسکی ہمکو معلوم ہے جو فرض کیا ہمنے اونپر اونکی بیبیون کے جو مین اونکی لونڈیون کے جن پر مالک ہوئے اونکے ہاتھہ اونکے تا نہ رہے تجہپر تنگی اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان ✦ **تفسیر** جو عورتین تیری ہبہ جنکا مہر دیا یعنی اب نکاح مین ہین خواہ قریش سے ہون اور مہاجر ہون یا نہون سب حلال ہین اور مامون چچا کی بیٹیان یعنی قریش مین کی بشرطیکہ ہجرت کے اگر ہجرت نکی تو حلال نہین اور ہاتھہ لگا دین یعنی کفار سے ہاتھہ لگین کہ بندی مین پکڑی آئین پس مالک ہوئے تم اونکے اور وہ صفیہ اور جویریہ تمھین کے غزوۂ خیبر اور بنی المصطلق مین پکڑی آئین تھین پھر آزاد کیا آنحضرت نے اونکو اور نکاح مین لائے اونکو اور ماریہ قبطیہ بھی مملوکہ تھین حضرت کی کہ جنسے ابراہیم پیدا ہوئے اور جو عورت بخشے نبی کو اپنی جان یعنی یہ حکم خاص آنحضرت ہی کے لیے تھا کہ جو عورت بن مہر اپنے تئین نذر آنحضرت کی کرے اور آنحضرت اوسکو بن مہر نکاح مین لائین تو درست تھا جیسے کہ زینب بیٹی خزیمہ انصاری کی نے کہ جنکا لقب ام المساکین تھا اور بموجب ایک قول کے میمونہ بنت الحارث نے اور بموجب ایک قول کے ام شریک بن جابر اسدیہ نے اور بموجب ایک قول کے خولہ بنت حکیم نے کہ بنی سلیم مین سے تھین نفس اپنا آنحضرت کو بخشا اور بے مہر حضرت کے نکاح مین آئین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ بہ واقع نہوا لیکن پیغمبر کو اذن تھا اسکا اور اور مسلمانون پر وہی حکم ہے اَنْ يَّبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ بن مہر نکاح نہین خواہ ذکر مین آیا خواہ پیچھے ٹھہرایا خواہ نہ ٹھہرایا تو جو قوم کا مہر ہے سو لازم ہے اور آنحضرت کی بیبیان دس مشہور ہین حضرت خدیجہ اول تھین اونکے بعد سب نکاح مین آئین حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا حضرت کے سامنے نو بیبیان رہین وفات کے بعد حضرت عائشہ حضرت حفصہ حضرت سودہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب حضرت ام حبیبہ حضرت جویریہ حضرت صفیہ حضرت میمونہ یہ پچھلی تین قریشی تھین اور بیچ منقد ہونے نکاح کے ساتھہ لفظ ہبہ کے بیچ حق مسلمانون کے اختلاف ہے امام مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک نکاح سوائے لفظ نکاح یا تزویج کے منعقد نہین ہوتا اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور مہر بہر صورت لازم ہے عدم مہر آنحضرت کے خصائص سے تھا اور جو فرض کیا یعنی واجب کیے ہمنے مومنون پر اونکی بیبیون کے حق مین اذا نکاح کرین بنا دہ چاہے اور نہ نکاح کرین بن گواہون اور مہر اور اونکی لونڈیون کے حق مین یعنی ساتھہ خریدنے وغیرہ اسباب ملک کے اور لفظ لکیلا متعلق ہے خالصۃ لک کے اور عُسْرٌ بمعنی تنگی ہے

موضح معالم مدبجر

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝

پیچھے رکھدے تو جسکو چاہے تو اپنی بیبیون مین سے اور جگہہ دے اپنے پاس جسکو چاہے اور جسکو جی چاہے تیرا اونمین سے جو کنارے کر دین تھین تو کچھہ گناہ نہین تجھپر اسمین لگتا ہے ٹھنڈی رہین آنکھین اونکی اور غم نہ کھاوین اور راضی رہین اور سب جو تو نے دیا سارا یان اور اللہ جانتا ہے جو تمھارے دلونمین ہے اور ہے اللہ سب جانتا تحمل والا ✦ **تفسیر** کسی مرد کو جو کئی عورتین ہون اوسپر واجب ہے باری سے سب پاس رہنا برابر حضرت پر یہ واجب نرکھا اسواسطے کہ عورتین اپنا حق سمجھین تو جو وے راضی ہو کر قبول کرین پر حضرت نے فرق نہین کیا سبکی باری برابر رکھی ایک حضرت سودہ نے اپنی باری بخشدی تھی

حضرت عائشہؓ کہ ✤ معو ✤ تفسیر وسیط مین کہا کہ وجوب باری مقرر کرنیکا درمیان بیویون کے آنحضرتؐ سے ہے ساتھ اس آیت کے ساقط ہوا اور مسلم مین ہے کو مشہور تر قولون کا کہا ہی اور منقول ہی کہ جب خواہ نے نفس اپنا آنحضرتؐ کو بخشا تو عائشہؓ نے کہا عورت کو حیا نہین آتی کہ نفس اپنا مرد کو بخشتی ہی اور یہ بھی ہی کہ آنحضرتؐ کی بیویون نے نفقہ زیادہ عادت سے طلب کیا اور ایک مہینے تک آنحضرتؐ نے اونسے جدائی کی بعد اوسکے آیت تخییر اور یہ آیت اوتری عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ ما اری ربک الا یسارع فی ھواک پس سب بیویان راضی ہوئین اوس چیز پر کہ آنحضرتؐ چاہین خواہ ترک باری کرین یا فضیلت دین بعض پر نفقے مین اور باری مین اور کشاف مین کہا کہ تاخیر دی آنحضرتؐ نے سودہ اور صفیہ اور جویریہ اور میمونہ اور ام حبیبہ کو اور رعایت باری کی کرتے تھے درمیان اونکے جبکہ چاہتے جسطرح کہ چاہتے اور عائشہؓ اور حفصہؓ اور زینبؓ اور ام سلمہؓ کو اپنے ساتھ رکھا اور درمیان اونکے باری بجا لائے اور صاحب نے اوسیسے کہا کہ آنحضرتؐ اخیر عمر اپنی تک باری اپنی بیویون کے درمیان مین مرعی رکھتے تھے سوا سودہ کے کہ اونھون نے نوبت اپنی عائشہؓ کو بخشدی تھی ✤ بحر ✤ پیچھے رکھدے تو الم یعنی چھوڑے تو ساتھ سلانا جسکا چاہے تو اونمین سے اور ساتھ سلائے تو جسکو چاہے یا طلاق دیوے تو جسکو چاہے اور رہنے دے تو نکاح مین جسکو چاہے یا نہ نوبت مقرر کرے تو اوسطے جسکے اونمین سے چاہے اور نوبت مقرر کرے تو جسکے لیے چاہے چھوڑے تو نکاح مین لانا جسکا چاہے عورتون امت اپنی کی سے اور نکاح کرے تو جس سے چاہے اور جسکو جی چاہے تیرا الخ یعنی جسکو بلاوے تو اپنے بستر پر اور طلب کرے تو صحبت اوسکی اونمین سے کہ یکسو کیا ہی تو نے نفس اپنے سے ساتھ تاخیر دینے کر پس نہین ہی تنگی تجھپر اسمین یعنی نہین ہی یہ بات کہ جب معزول کیا تو نے اوسکو تو نہ جائز ہو تیرے لیے پھر بلانا اوسکا طرف اپنے اور اسمین لگتا ہی الخ یعنی یہ سپرد کرنا طرف مشیت تیری کے قریب تر ہی طرف ٹھنڈک آنکھون اونکی کے اور قلت غم اونکی کے اور رضا اونکی کے سبکی اسلیے جب جانین گی وہ کہ یہ سپرد کرنا اللہ کی طرف سے ہی تو خاطر جمع ہو جاوینگی اونکی اور جاتی رہیگی غیرت کرنی تجھکی اور حاصل ہوگی رضا اور اللہ جانتا ہی الخ اسمین وعید ہی اون بیوی کے لیے کہ نہ راضی ہوا وین اسمین سے ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کیا اللہ نے اور سپرد کیا طرف مشیت رسول اپنے کے اور ہی اللہ سب جانتا یعنی سینے کی باتون کو اور تحمل کرتا نہین جلدی عذاب کرنیمین اسکے کہ دے رسول سے مہلت

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ۝

حلال نہین تجکو عورتین اس پیچھے اور نہ یہ کہ اونکے بدلے اور کرے عورتین اگرچہ خوش لگے تجکو اونکی صورت مگر جو مال ہو تیرے ہاتھ کا اور ہی اللہ ہر چیز پر نگہبان ✤ تفسیر ✤ یعنی جتنی قسمین کہدین اوس سے زیادہ حلال نہین اور جو جو اونکو بدلنا نہین حلال یہ ضرور ہین آور نا تھکا مال یعنی حرم مین حضرت کی دو حرم مشہور ہین یا تین ایک ماریہ جنکے شکم سے فرزند ہوئے ابراہیم ایک ریحانہ یا شمعون یا دونون حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ منع آخر کو موقوف ہوا سب عورتین حلال ہوگئین ✤ معو ✤ اس پیچھے یعنی بعد نو بیویون کے اسلیے کہ نو بیویان نصاب تھین آنحضرتؐ کے لیے یعنی اتنی ہی حلال تھین جیسے کہ چار نصاب ہین اونکی امت کے لیے آور حاصل یہ کہ ان نو بیویون کے سوا اور بیوی کرنی درست نہین اور نہ یہ کہ ان سبکو یا بعض کو طلاق دے کر انکے بدلے اور کرو یہ بھی درست نہین مگر لونڈیان درست ہین اور یہ احسان خدا کا اونپر جزا اوسکی ہی کہ اونھون نے بعد آنے آیت تخییر کے خدا اور رسول کو اختیار کیا بموجب روایت انس وغیرہ کے رسول علیہ السلام اخیر عمر تک اس تحریم پر رہے اور بعد اسکے اور بیوی نہین کی اور بقول عائشہؓ اور ام سلمہؓ کے یہ حکم منسوخ ہوا کہ بعد اسکے نکاح کرنا اور بیوی سے جس سے کہ چاہین

آنحضرت پر حلال ہوا اور منسوخ ہونا اس آیت کا یا تو سنت سے ہوا یا اللہ تعالیٰ کے اس قول سے اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ کہ جو اوپر مذکور ہوا اور ترتیب نزول نہین ہی اوپر ترتیب مصحف کے یعنی یہ آیت اگرچہ مصحف مین اوپر مذکور ہوئی لیکن نازل بعد لایحل کے ہوئی ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ نہی ہی نکاح کرنے عورت غیر قوم اپنی کے سے کہ جو اوپر مذکور ہوئین یعنی سوا لے پہپھی اور پھوپی اور خالہ اور ماموں کی بیٹیون سے نکاح مکر اور انمین سے جسقدر جاہ کر آور بعضون کے نزدیک مراد غیر مسلمات ہین یعنی یہود یہ اور نصرانیہ بعد ان مسلمات کے نکاح مین نلا آور بعضون نے کہا کہ مراد نہ طلاق دینا انکا ہی یعنی ان عورتون کو طلاق دیکر بھالے انکے اور مکر اسلیے کہ یہ مومنون کی مائمین ہوئی ہین نکاح انکا اوسے درست نہین لیکن نکاح اور عورتون کا تجیر حرام نہین آور بعضون نے کہا کہ عرب جاہلیت مین تبدیل بیویون کی آپسمین کرتے تھے حق تعالیٰ نے یہ آیت اتار کر پیغمبر خدا کو اوس سے منع کیا آور کہا ہی علمانے کہ اس آیت مین دلیل ہی جواز نظر کی طرف اوس عورت کے کہ نکاح کیا چاہے اوسے یہ بات معلوم ہوئی وَلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ سے اسلیے کہ خوش معلوم ہونا حسن کا سوا دیکھنے کے نہین ہوتا آور روایت مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا خواستگاری کی مینے ایک عورت سے پس فرمایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دیکھا ہی تو نے اوسکو عرض کیا مینے نہین فرمایا پس دیکھلے اوسکو اسلیے کہ یہ لائق تر ہی ساتھ اسکے کہ موافقت ہو تم دونون کے درمیان مین اور کئی روایتین سے ایسے ہی مضمون کی آئی ہین آور شان نزول اسکا یہ کہا ہی علمانے کہ آنحضرت نے عُیَیْنَہ کی بیٹی جعفر بن ابی طالب کی بیوی سے بعد شہید ہونے انکے ارادہ خواستگاری کا کیا تھا اور وہ جسین بھی تمین پس اللہ تعالیٰ نے منع کیا اوسکو اس آیت کے اوس سے منع فرمایا + **بحث مہم تعالم تنبیہ** + مجمل احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا یہ ہی کہ آنحضرت نے پچیس برس دو مہینے دس روز کی عمر مین نکاح کیا حضرت خدیجہ بنت خویلد سے اور اونکی عمر چالیس برس کی تھی سب سے پہلے نکاح آپکا انھین سے ہوا اور تمام اولاد آپ کی انھین سے پیدا ہوئی سوا ے ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف پنچاس برس آٹھ مہینے چوبیس روز کی ہوئی تو خدیجہ نے وفات پائی بعد ازان نکاح کیا سودہ بنت زمعہ سے اور وہ آنحضرت کے پاس برس یا مہینہ مین اللہ آنحضرت نے چاہا تھا کہ طلاق دین اونکو پس اونھون نے نوبت اپنی عایشہ کو دی اور کہا کہ مجھکو مردون سے کچھ کام نہین مقصود مجھکو یہ ہی کہ اوٹھائی جاؤن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین اور وفات اونکی ہوئی سنہ ۵۴ چون مین شوال کے مہینے مین معاویہ بن ابی سفیان کی حکومت مین بعد ازان عایشہ بنت ابی بکر سے نکاح کیا کے مین دو برس پہلے ہجرت سے اور بموجب ایک قول کے تین برس پہلے ماہ شوال مین اور وہ اوسوقت مین چھ برس کی تھین اور بمبستر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو مہینے مین شوال کے مہینے مین دوسرے سال ہجری مین اور جب آپ نو برس کی تھین اور کہا نھون نے وفات پائی مینے مین سترھوین رمضان کو سنہ ۵۸ اٹھاون مین اور بقیع مین مدفون ہوئین آور آنحضرت نے کسی باکرہ سے نکاح نہین کیا سوا ے عایشہ رضی اللہ عنہا کے اور کنیت اونکی ام عبد اللہ ہی اگرچہ عبد اللہ بن زبیر انکی بہن اسما کے بیٹے ہین لیکن مقرر فرمائی کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب استدعا کیا انھون نے بسبب اسکے کہ خالہ المومنین ماکے ہی بعد ازان خصلت موافق کو نکاح مین لاے ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو طلاق دی پس آے جبرئیل اور کہا کہ خدا تعالیٰ تمکو فرماتا ہی کہ رجعت کرو اسلیے کہ حفصہ بہت روزہ دار اور نماز گذار ہی آور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے از خود رجعت کی بسبب مہربانی کے عمر پر واللہ اعلم آور وفات پائی انھون نے اکاونسوین سال ہجری مین

اور بعضوں کے نزدیک پینتالیسویں سال مین اور اور اقوال بھی آئے ہین اسمین اور عمر نکاح مین لائے آنحضرتؐ ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو اور وہ اوسوقت حبشہ مین تھین اور مہر دیا اونکو آنحضرتؐ کی طرف سے نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے چار سو دینار اور متولی اونکے نکاح کے ہوئے عثمان بن عفانؓ اور بقولے خالد بن سعید بن العاص اور وفات پائی چوالیسوین سال ہجری مین اور نکاح مین لائے ام سلمہؓ کو اور وفات اونکی بیاسیوین سال ہجری مین ہوئی اور وہ آنحضرتؐ کی سب بیویون سے پیچھے مرین ہین اور بقولے سب سے پیچھے میمونہ نے وفات پائی اور نکاح مین لائے زینب بنت جحش کو اور وہ آنحضرتؐ کی پھوپی کی بیٹی تھین پہلے بیچ عقد نکاح زید بن حارثہ مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئین بعد ازان اونھون نے طلاق دی تب ازواج مطہرات مین داخل ہوئین اور وفات پائی اونھون نے مدینے مین تیسوین سال ہجری مین اور آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین سے اول اونھون ہی نے وفات پائی ہے اور نقش پر اول یہی اونکا نام گنین ہین اور مراد نقش سے یہ ہے کہ جنانے پر چند لکڑیان باندھین ہین شکل گہوارہ تا تستر خوب ہو اور نکاح مین لائے جویریہ بنت حارث کو اور وہ غزوۂ بنی المصطلق مین بندی ہوئین آئین تھین پس ثابت بن قیس کے حصے مین آئین اونھون سے اونکو مکاتب کیا پس وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئین تا کچھ مبلغ کتابت مین سے سوال کرین اور وہ عورت خوش شکل تھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکار نہین کرتا ہون مین بہتر اس سے ادا کر دونگا تیری طرف سے مال کتابت اور تجھے اپنے نکاح مین لاؤنگا وہ اسپر راضی ہوئین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مبلغ ادا کیے اور نکاح مین لائے اونکو وفات پائی اونھون نے ماہ ربیع الاول مین سنہ چھپنویں ہجری مین اور نکاح مین لائے آنحضرتؐ صفیہ کو اور وہ حضرت ہارون کی اولاد مین سے تھین بندی ہوکر آئین غزوہ خیبر مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا اونکو اور آزاد کرنا مہر اونکا کیا وفات پائی بچاسویں سال مین اور نکاح مین لائے آنحضرتؐ میمونہ کو اور وہ خالہ ہین خالد بن ولید اور عبد اللہ بن عباس کی وفات پائی اونھون نے اوسی جگہ کہ جہان آنحضرتؐ نے اونسے نکاح کیا تھا نام اوس موضع کا سرف ہے سنہ اکیاون ہجری مین اور بموجب ایک قول کے چھیاسٹھویں سال مین اور بر تقدیر قول اخیر کے سب بیویون کے بعد وفات اونکی ہوئی اور یہ جماعت مذکورہ وہ ہین کہ آنحضرتؐ کے انتقال کے بعد باقی رہین سوائے خدیجہؓ کے اور نکاح مین لائے آنحضرتؐ زینب بنت خزیمہ کو سنہ تیسرے ہجری مین اور وہ آنحضرتؐ کے پاس زندہ نہ رہین مگر تھوڑے دنون دو مہینے یا تین مہینے پھر وفات پائی اور سولے اونکے اور ایک جماعت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو نکاح مین لائے یا خطبہ یعنی خواستگاری کی اور یہ امر انجام کو نہ پہنچا از انجملہ فاطمہ بنت ضحاک تھین کہ آنحضرتؐ اونکو نکاح مین لائے اور جب آیت تخییر نازل ہوئی تو اونکو اختیار دیا اسمین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہین یا دنیا اختیار کرین اونھون نے دنیا کو اختیار کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو جدا کیا بعد ازان مینگنیان اونٹ کی بھیجی تھین اور کہتی تھین مین بحمد ہون کہ اختیار کیا مینے دنیا کو از انجملہ شراف دحیہ کلبی کی بہن کہ نکاح کیا اونسے اور دخول نہین کیا اور خولہ بنت ہذیل اور وہ وہی ہین کہ بخشا اونھون نے نفس اپنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی بغیر مہر کے نکاح مین آئی اور بقولے بخشنے والی اپنے نفس کی ام شریک تھی اور اسما جونیہ کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ہاتھ لو سپرد الین تو اوسنے کہا اعوذ باللہ منک یعنی سایہ خدا کے پناہ مانگتی ہون تجھسے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مفارقت کی اور غمرہ بنت یزید اور ایک عورت بنی غفار مین سے اور عالیہ بنت ظبیان اور ان سبکو طلاق دی پہلے دخول کے اور بنت الصلت کہ وہ مر گئی پہلے اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے نزدیک ہون اور ایک عورت اور بھی

کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ نزدیک ہوون فرمایا ہبہ نفس اپنا یعنی نفسک یعنی نفس اپنا مجکو دے اسنے کہا کہ کوئی عورت رئیسہ نفس اپنا بازاری کو دیتی ہی پس آنحضرت نے اوسکو جدا کیا اور خطبہ کیا ایک اور عورت سے پس اوسکے باپ نے کہا کہ وہ داغ سفید رکھتی ہی اور اوسکے بدن مین کچھ علت تھی پھر جو دیکھا تو داغ سفید پایا تو اور خطبہ کیا ایک عورت کا اوسکے باپ سے اوسنے صفت اوسکی بیان کی اور کہا زیادہ اس سے یہ ہی کہ کبھی بیمار نہین ہوئی ہی وہ فرمایا اوسکے لیے نزدیک خدا کے کچھ خیر نہین ہی پس ترک کیا اوسکو اور تھا مہر آنحضرت کے ازواج کا پانسو درہم[۱] ہر بیوی کا سوائے صفیہ اور ام حبیبہ کے کہ انکے مہر کا بیان اوپر گذر چکا ہی اور یہ قول صحیح قولون کا ہی ۔ سرور المحزون

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا

اے ایمان والو مت جاؤ گھرون مین نبی کے مگر جو حکم ہو کھانے کے واسطے تو جاؤ نہ راہ تکتے اوسکے پکنے کی لیکن جب بلائے تب جاؤ پھر جب کھا چکو تو آپ چلے جاؤ اور نہ بیٹھو آپسمیں جی لگاتے باتون مین اس بات سے تمھارے بیٹھے نبی کو پھر تم کو شرم کرتا ہی یعنی تمھارے نکالنے سے اور اللہ شرم نہین کرتا ٹھیک بات بتلانے مین اور جب مانگنے جاؤ پیغمبر کی بیبیون سے کچھ چیز کام کی تو مانگ لو اونسے پردے کے باہر سے اسمین خوب تمھاری ہی تمھارے دل کو اور اونکے دل کو اور تمکو نہین پہونچتا کہ تکلیف دو اللہ کے رسول کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اوسکی عورتون سے اوسکے پیچھے یعنی انتقال کے بعد کبھی البتہ یہ بات تمھاری اللہ کے ہان بڑا گناہ ہی ۔ تفسیر ۔ یہ اللہ تعالی نے ادب سکھائے مسلمانون کو کبھی کھانے کو حضرت کے گھر مین جمع ہوتے تھے بیٹھے باتین کرنے لگ جاتے حضرت کا مکان آرام کا وہی تھا شرم سے نفرماتے کہ اوٹھ جاؤ اونکے واسطے اللہ تعالی نے فرمادیا اور اس آیت مین حکم ہوا پردہ کا کہ مرد حضرت کی ازواج کے سامنے نہ جاوین مسلمانون کی عورتون پر یہ حکم واجب نہین اگر عورت سامنے ہو کسی مرد کے سب بدن کپڑون مین ڈھکا ہو تو گناہ نہین اور اگر سامنے ہو تو بہتر ہی ۔ مع اکثر مفسرون کے نزدیک شان نزول اس آیت کا یہ ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا زینب بنت جحش سے اور بلایا لوگون کو طعام ولیمہ کے لیے تو لوگ جمع ہوئے اور کھانا کھایا بیٹھے آدمی بعد کھانے کے بیٹھے رہے مشغول ہو کر باتون مین اور حضرت زینب حجرے مین دیوار کی طرف مونہہ کیے ہوئے بیٹھی رہین اور جب تک حکم پردے کا نہین تھا اور آنحضرت چاہتے تھے کہ لوگ چلے جاوین جب لوگ نہ اوٹھے تو آنحضرت خود اوس مجلس سے اوٹھے اور اکثر صحابہ چلے گئے تین چار آدمی بیٹھے رہے اور آنحضرت حیا سے اونکو نہین کہہ سکتے تھے کہ چلے جاؤ اور آپ باہر آئے حضرت عایشہ کے حجرے کے دروازے تک یہ سوچ کر پھر پھرے گمان اسکے کہ لوگ چلے گئے ہون گے لیکن دیکھا تو بیٹھے تھے پھر چلے گئے پھر آئے غرض کہ بعد انتظار بہت کے خلوت ہوئی آنحضرت زینب کے گھر مین آئے اور انس رضی نے کہا کہ سینے بھی چاہا کہ آنحضرت کے ساتھ گھر مین جاؤن پر آپنے پردہ حجرے کے دروازے پر چھوڑا اور یہ آیت نازل ہوئی اور حکم پردے کا صادر ہوا اور ابن جریر سے منقول ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی بیچ حق کتنے ایک آدمیون کے مسلمانون مین سے کہ وہ منتظر رہتے تھے آنحضرت کے

کھانے کے وقت کے پہلے آتے تھے وہ پہلے کھانا پک چکنے کے بیٹھے رہتے یہان تک کہ پک چکتا طعام پھر کھاتے اور جلدی نہ نکلتے پس آنحضرت کو ایذا ہوتی اونکے سبب سے پس اوتری آیت یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا الخ ۱۲ عالم
روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا زینبؓ کے نکاح مین ساتھ کھجورون اور ستو اور بکری کے گوشت سے
اور حکم کیا انس کو کہ لوگون کو بلا لا پس پے در پے آئین جماعتین کھا جاتی تھی ایک جماعت پھر آتی اور جماعت یہان تک کہ کہا انس
یا رسول اللہ بلایا مینے لوگون کو یہان تک کہ نہین پاتا ہون میں اب کیکو کہ بلاؤن اوسکو پس فرمایا آنحضرت نے کہ اوٹھاؤ کھانا
اور متفرق ہوئے لوگ اور باقی رہے تین شخص باتین کرتے پس بہت دیر تک بیٹھے رہے پس اوٹھے آنحضرت تاکہ چلے جاوین
وہ اور پھرے بیویون کے حجرون مین اور سلام علیک کی اونسے اور دعا دی اونھون نے پھر پھرے حضرت تو دیکھا کہ وہ تینون
بیٹھے ہوئے باتین کرتے تھے اور آنحضرت بہت شرم رکھتے تھے پس پھرے آنحضرت پس جب دیکھا اونھون نے حضرت کو پھرتے
نکلے وہ اور آنحضرت تشریف لائے اور نازل ہوئی یہ آیت یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ اور اللہ نہین شرم کرتا ہی حق سے یعنی
نکالنا تمھارا حق تھا نہین لائق یہ کہ حیا کیجاوے اوس سے اور ہرگاہ کہ تھی حیا اوس قبیل کی کہ منع کرتی ہی حیا والے کو
بعض افعال سے کہا گیا واسطے اللہ کے کہ نہین حیا کرتا وہ حق سے یعنی نہین باز رہتا اوس سے اور نہین چھوڑ دیتا اوسکو
مانند چھوڑ دینے حیا والے کے تم مین سے کسی امر کو اور خوب ستھرائی ہی الخ یعنی شیطان کے خطرون سے اور فتنون کے عوارض سے
اور آیا ہی کہ پہلے اوترنے اس آیت کے کہ متضمن ہی فرضیت پردے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیان شب کو واسطے پاخانے
پھرنے کے باہر جاتی تھین اور عمرؓ جاہتے تھے کہ پردے مین بٹھین آنحضرتؐ کی بیویان اور آرزو رکھتے تھے کہ کچھ اس باب مین
نازل ہو اور بارہا جناب رسالت مآب مین عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ آتے ہین آپ کے پاس نیک و بد پس اگر حکم فرمائیے
امہات المومنین کو پردہ کرنے کا تو بہتر ہی قضا کار ایک روز سودہ بنت زمعہ کہ بیوی تھین آنحضرت کی پاخانے کے لیے
باہر نکلین اور قضا کو راز تھا حضرت عمرؓ نے آواز دی کہ پہچانا ہمنے تمکو ای سودہ اور غرض اونکی حرص تھی اوپر اوترنے حکم پردے
کے پس اوتری یہی آیت پردے کی پس بعد اسکے اوترنے کے نہین درست تھا کسیکو دیکھے طرف کسی بیوی آنحضرت کے
خواہ نقاب ڈالے ہو یا بغیر نقاب کے حاصل یہ کہ حضرت کی بیویون کے حق مین یہ حکم تھا کہ کوئی وجود بھی اونکا نہ دیکھے اگرچہ بدن
ڈھکا ہوا اور اور کے لیے یہ حکم نہین اگر جسم ڈھکا ہو تو شخصی یعنی وجود کا پردہ نہین روایت ہی انس سے کہ کہا عمرؓ نے موافق رائے
میری کے تین حکم نازل کیے میرے رب نے ایک تو یہ کہ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ اگر مقام ابراہیم کو مصلی ٹھہرائیے تو بہتر ہو
پس نازل کی اللہ تعالی نے آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی اور دوسرے یہ کہ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ
آتے ہین آپ کے پاس نیک و بد پس اگر حکم کیجیے امہات المومنین کو پردے کا تو بہتر ہی پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت حجاب
کی اور تیسرے یہ کہ سنا مینے کچھ ایذا دینا آنحضرتؐ کو بیویون کا آنحضرتؐ کو یعنی درباب طلب نفقہ کے پس گیا مین بیویون پاس
اور شروع کیا مینے سمجھانا ایک ایک کو کہا مینے قسم خدا کی باز آؤ تم ان باتون سے والا بدل دیگا اللہ تعالی آنحضرت کے لیے
بیویان بہتر تمسے یہان تک کہ آیا مین زینب کے پاس پس کہا زینب نے ای عمر کیا نہین ہی آنحضرت مین آتی سمجھ کہ سمجھا دین اپنی
بیویون کو یہان تک کہ تم نصیحت کرتے ہو اونکو کہا عمرؓ نے پس نکلا مین پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ
اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ اخر آیت تک اور نہ یہ کہ کار والے نازل ہوئی ہو بیچ حق ایک شخص کے آنحضرت کے صحابیون مین سے
کہ کہا اگر انتقال ہوگا آنحضرت کا تو مین نکاح کرونگا عایشہ سے کہا قال بن سلیمان نے اوہ کہنے والا طلحہ بن عبید اللہ تھے پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ یہ حرام ہی نزد اللہ تعالی

۴ ۵ ۶

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

اگر کھولکر کہو کسی چیز کو یعنی ایذا دینی آنحضرتؐ کی یا نکاح کرنا اونکی بیویوں سے یا اوسکو چھپاؤ یعنی اپنے دلوں مین سو اللہ ہر چیز جانتا ✦ **تفسیر** ✦ پس عذاب کریگا تمکو بسبب اسکے اور یہ بھی نازل ہوئی اوسی شخص کے حق مین کہ دل مین اوسکے ارادہ تھا نکاح کرنے کا عایشہ رضہ سے بعد آنحضرتؐ کے اور بعضون نے کہا کہ کہا ایک شخص نے صحابہ مین سے کہ کیا حال ہی ہمارا کہ منع کیے جاتے ہین ہم اپنے چچاکی بیٹیون کے پاس کے جانے سے اوسپر یہ آیت مذکور ہوا ✦ **معالم** ✦ **تنبیہ** ✦ دیکھا چاہیے کہ کیا مرتبہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اتنی سی تکلیف آپ کی جناب کبریائی نے روا نرکھی اور کیا کچھ اسپر لے دے فرمائی ہے جانیکہ استیون کے اعمال بد عرض ہون آنحضرتؐ پر اور اوس جناب اشفق کو رنج ہو بسبب سننے اونکے کے تو خیال کرنا چاہیے کہ کیا کچھ مستحق عتاب ہوتے ہون اور قطع نظر اسکے گناہ کرنا خود موجب غضب الٰہی کا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ ✦

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝

گناہ نہین اون عورتون کو سامنے ہونیکا اپنے باپون کے اور نہ اپنے بیٹون کے اور نہ اپنے بھائیون کے اور نہ اپنے بھتیجون کے اور نہ اپنے بھانجون کے اور نہ اپنی عورتون کے اور نہ اپنے ہاتھ کے مال کے اور ڈرتیان رہو اللہ سے بیشک اللہ کے سامنے ہی ہر چیز یعنی اعمال بندون کے ✦ **تفسیر** ✦ جب اوتری آیت حجاب کی تو کہا آنحضرتؐ کی بیویون کے باپون اور بیٹون اور اقربا محرمون نے کہ یا رسول اللہ کیا ہم بھی کلام کیا کرین اونسے پردے کے پیچھے سے پس اوتری یہ آیت کہ یہ محرم ہین اونکے سامنے ہونیکا مضایقہ نہین اور مراد اپنی عورتون سے مسلمان اور نیک بخت عورتین ہین اونکی وضع کی پس کافر اور بدکار عورتین حکم اجنبی مردون کا رکھتی ہین اونکے سامنے بھی نہووین اور اپنے ہاتھ کے مال سے مراد بحسب صحیح تر روایت کے لونڈیان ہین اور غلام اونکے جمہور کے نزدیک بانندا اور اجنبی مردون کے ہین اور چچا اور ماموں آیت مین نہین مذکور ہوئے اسلیے کہ یہ قائم مقام والدین کے ہین چنانچہ چچا کو باپ فرمایا ہی اللہ تعالی نے اس آیت مین وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ یہان خطاب ہی حضرت یعقوبؑ کو پس حضرت اسمعیلؑ کو اونکے باپون مین شمار کیا باوجودیکہ وہ چچا ہین حضرت یعقوبؑ کے پھر نقل کیا گیا کلام غیبت سے طرف خطاب کے یعنی پہلے لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ الخ تھا کہ ساتھ ضمیرون غایب کے ذکر کیا پھر خطاب فرمایا بلفظ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ اور اس نقل مین قصد کیا گیا ہی تشدد کرنا گویا کہ کہا گیا اور ڈرو تم اللہ سے اوس چیز مین کہ حکم کی گئی ہو تم اوس چیز کرکہ وہ پردہ کرنا ہی اور احتیاط کرو تم اوسمین اور شہید کے معنی ہین عالم یعنی جاننے والا کہا ابن عطا نے کہ شہید اوسکو کہتے ہین کہ جانے دلون کے خطرون کو جیسے کہ جانے حرکات اعضا کو بیشک اللہ ہی کی کسی اور کی نہین اوپر کچھ آداب حضرتؐ کے گھر والون کے مذکور ہوئے بسبب فی قدر ہونے اونکے کے اللہ تعالی کے نزدیک اب کہتے ہین کہ یہ رسول ہمارے نزدیک بڑی قدر والا ہی ملحوظ رکھو آداب اوسکے اور اوسکے گھر والون کو اور ورد وظیفہ سے اوپر کہ اللہ بھی اوسپر رحمت بھیجتا ہی اور اوسکے فرشتے بھی استغفار کرتے ہین اوسکے لیے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مِثْلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اَبَدًا اَبَدًا ✦

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۗىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

تحقیق خدا اور فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین اوپر پیغمبر کے ای مسلمانون درود بھیجو تم اوسپر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا + فتح
تحقیق اللہ اور اوسکے فرشتے رحمت و استغفار بھیجتے ہین رسول پر ای ایمان والو رحمت بھیجو اوسپر یعنی دعا کرو اوسکے لیے
اور سلام بھیجو سلام کہکر + تفسیر + پڑھکر ادا ہوتا ہی نماز مین اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اللہ سے
رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور اونکے ساتھ اونکے گھرانے پر بڑی قبولیت رکھتی ہی اونپر اونکے لائق رحمت اور ترقی ہی اور دس حسنین
اور ترقی مین مانگنے والے پر جتنا چاہے اوتنا حاصل کرے + صو + رحمت بھیجو یعنی کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ یا صَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ اور سلام بھیجو یعنی کہو اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ یا معنی سَلَّمُوْا کے ہین تابعدار ہو اونکے امر کے اور مانو
اور بجالاؤ اوسکو اور پوچھی گئی آنحضرت سے تفسیر اس آیت کی پس فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالی نے مقرر کیے ہین واسطے اسکے
دو فرشتے پس نہین ذکر کیا جاتا ہون مین نزدیک کسی بندے مسلمان کے پھر وہ درود بھیجتا ہی مجھپر مگر کہتے ہین وہ دونون جو فرشتے
غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اور فرماتا ہی اللہ اور ملائکہ اوسکے جواب مین اون دونون فرشتون کے آمین اور نہین ذکر کیا جاتا ہون مین نزدیک
کسی بندے مسلمان کے پس نہین درود بھیجتا ہی مجھپر مگر کہتے ہین وہ دونون فرشتے غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اور فرماتا ہی اللہ اور
فرشتے اوسکے واسطے اون دونون فرشتون کے آمین پس اگر سنے اسم مبارک نبی علیہ السلام کا تو درود بھیجے اونپر کہ یہ واجب ہی
پھر اگر سنے کئی بار ایک مجلس مین تو اختلاف کیا علما نے بعضون نے تو کہا کہ نہین واجب ہی سننے والے پر مگر ایک بار درود بھیجنا
کذا فی فتاوی قاضیخان اور قنیہ مین کہا کہ اسپر فتوی دیا گیا ہی اور کہا طحاوی نے کہ واجب ہی اوسپر درود بھیجنا ہر سننے
کے وقت اور مختار قول طحاوی ہی کا ہی کذا فی الولوالجیۃ اور احتیاط اسی مین ہی اور اسپر جمہور ہین اور اگر درود بھیجے آنحضرت کے
غیر پر بطور تبعیت کے جیسے کہے صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ تو کچھ کلام نہین ہی اسمین جائز ہی اور جس صورت مین اکیلے
کسی پر درود بھیجا اہل بیت مین سے تو مکروہ ہی اور شعار روافض سے ہی اور سلام کفایت کرتا ہی صلوٰۃ سے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پر اور اگر سنے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن پڑھتے وقت تو نہین واجب ہی درود بھیجنا اور اگر بعد فارغ ہونے کے
قرآن سے بھیجے تو اچھا ہی اور اگر قرآن پڑھتے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر پہنچے تو پڑھنا قرآن کا بحسب تالیف اور
نظم اوسکے کے افضل ہی درود بھیجنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوسوقت مین پس اگر فارغ ہو کر بھیجے تو افضل ہی اور اگر
نہ بھیجے تو کچھ ضرر بھی نہین اسکو اور پوچھے گئے بقاعی پڑھنے قرآن کے سے کہ آیا وہ افضل ہی یا درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
پس کہا اونھون نے کہ وقت طلوع آفتاب کے اور اون اوقات مین کہ منع کی گئی ہی نماز اونمین درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پر اور دعا اور تسبیح اولی ہی قرآن کے پڑھنے سے اور سلف تسبیح کرتے تھے ان اوقات مین اور قرآن نہین پڑھتے تھے
اور کہا ابن عباس رضی نے بیچ تفسیر اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ الخ کے کہ ارادہ ہی کہ اللہ تعالی رحمت بھیجتا ہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور ملائکہ دعا کرتے ہین اونکے لیے اور ابن عباس رض سے تفسیر يُصَلُّوْنَ کی یہ بھی منقول ہی یعنی تعریف کرتے
ہین اونکی اور بعضون نے کہا کہ صلوٰۃ اللہ تعالی کی طرف سے رحمت ہی اور ملائکہ کی طرف سے استغفار اور کہا ابو العالیہ نے
کہ صلوٰۃ اللہ کی ثنا کرنی اوسکی ہی آنحضرت پر نزدیک ملائکہ کے اور صلوٰۃ ملائکہ کی دعا + مدارک عالمگیری معالم

مسئلہ جمہور اسپر ہین کہ امر درود بھیجنے کا پیغمبر خدا پر اس آیت مین وجوب کے لیے ہی لیکن امام مالک رح کہتے ہین کہ ایکبار
تمام عمر مین فرض ہی اور زیادہ اسپر سنت اور مستحب ہی اور امام اعظم رح کہتے ہین کہ ایکبار فرض ہی اور بوقت سننے نام آنحضرت کے
جسوقت سننے واجب ہی اور نماز کے قعدہ اخیرہ مین سنت ہی اور اور تمام اوقات مین مستحب ہی اور امام شافعی و احمد رح نزدیک

نماز کے قعدۂ اخیرہ مین فرض ہی اور بوقت سننے نام آنحضرتؐ کے بھی واجب ہی اور بیچ فتاوی برہنہ حنفیہ کے لکھا ہی کہ وقت سننے نام ہر پیغمبر کے انبیا مین سے درود بھیجنا واجب ہی اور خلاصہ مین کہا کہ اگر وقت تلاوت کے بھی سنے تو بھی درود واجب ہو اور تعظیم حضرت جل جلالہ کے کہنی ہر بار کہ نام پاک اوسکا سنے واجب ہی کذا فی الجامع اور نظم مین کہا کہ ہر مجلس مین ایکبار کافی ہی اور فتح القدیر مین کہا اگر فوت ہو تعظیم مذکور کہنی تو اوسپر دین نہین ہوگا برخلاف درود کے کہ دین اوسپر رہتا ہی پس قضا اوسکی لازم ہی نہ قضا تعظیم خدا کی اگر فوت ہو اور عمدۃ الواعظین مین کہا جو نام پاک کہ سنے جل جلالہ کہنا واجب ہی اور فضائل درود کی کچھ حد نہین ہی کوئی قربت بعد ذکر خدا کے مانند اسکے نہین ہی حسقدر کہ خدا توفیق دے فضیلت بانی اوذکر کرنے اوسکے تمام فضائل کے سے طول ہوتا ہی اور کسی پر مخفی نہین اسلیے چند احادیث کے بیان پر اکتفا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً یعنی بہت قریب ساتھہ میرے لوگون مین سے روز قیامت کے وہ ہوگا کہ جو مجپر درود بہت بھیجا کرتا ہی اور یہ بھی فرمایا کہ جو مجپر ایکبار درود بھیجتا ہی رحمت بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار اور یہ بھی فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا کہ بلاشبہ تیرا رب فرماتا ہی کیا نہین راضی کرتا تجکو کوئی محمد یہ کہ نہ درود بھیجے تجپر کوئی تیری امت مین سے مگر کہ رحمت بھیجون مین اوسپر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجپر کوئی تیری امت مین سے مگر کہ سلام بھیجون مین اوسپر دس بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَبَدًا اَبَدًا اور یہ بھی فرمایا مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰئِکَۃُ لَمَا صَلّٰی فَلْیُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِکَ اَوْ لِیُکْثِرْ یعنی جو درود بھیجے مجپر ایک درود استغفار کرین اوسکے لیے فرشتے جبسا کہ درود بھیجا پس چاہیے کہ کرے بندہ اسسے یا زیادہ اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ کے لیے فرشتے مین سیر کرنے والے زمین مین کہ پونہچاتے ہین مجکو میری امت کی طرف سے سلام یہ روایتین معالم مین ہین اور الفاظ درود کے حدیثون مین طرح طرح آئے ہین اور بہت صحیح وہ درود ہین کہ جو نماز مین پڑہتے آئے ہین صیغہ مین یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش آوے یہ کہ مانپے ثواب کو ساتھہ پیمانے پورے کے یعنی بکو بہت سا ثواب لینا منظور ہو جبکہ درود بھیجے ہمپر کہ اہل بیت نبوت کے ہین پس چاہیے کہ پڑہے یہ درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور بہت درود منقول ہین حدیث مین حتی المقدور ملحوظ اوس درود کا پڑھنا ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوے ہین اور نووی نے کہا افضل یہ ہی کہ جو الفاظ وارد ہوے ہین حدیثون مین اونکو مجموع کر کر پڑہے جیسے کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور آداب درود پڑہنے کے مثل آداب ذکر حق کے ہین کہ وضو کر کے خشوع تمام سے بعقبہ پھکر مسجد مین یا جاے پاک مین پڑہے اور اگر خوشبو حاضر کرے اولی تر ہی اور بعد ہر نماز کے کچھ درود مقرر کرے اور وقت سحر کے بعد تہجد کے جسقدر کہ ممکن ہو پڑہتا رہے ✦ بحر ✦ تنبیہ ✦ جاننا چاہیے کہ فضائل اور

فائدے درود شریف کے بیشمار ہین واسطے اکتساب سعادت کے کچھ اونمین سے قید قلم مین آتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیٹھے کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا اللہ تعالیٰ کو اونمین اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر کہ ہوگی وہ مجلس اونپر سبب حسرت کی دن قیامت کے اگرچہ داخل ہووین بہشت مین اور فرمایا کہ بہت بھیجو مجھ پر درود دن جمعے کے پس تحقیق درود تمھارا عرض کیا جاتا ہی مجھ پر یعنی درود بہت بھیجا کرو مجھ پر خصوصاً دن جمعے کے کہ درود تمھارا جب پڑھتے ہو مجھ پر عرض ہوتا ہی اوجمعے کو بطریق اولیٰ اور ادنیٰ درجہ کثرت کا استی یا ستو بار ہی اور فرمایا بڑا بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا جاؤن مین پاس اوسکے یعنی نام لیا جاوے میرا اور پھر درود نہ بھیجے مجھ پر اور فرمایا کہ بہت بھیجو مجھ پر درود پس تحقیق درود بھیجنا زکوۃ ہی تمھارے لیے یعنی سبب پاکی تمھارے اور بڑھنے مال کا اور پاکی کا گناہون سے ہی اور فرمایا خاک لگے اس شخص کی یعنی خوار اور ہلاک ہووے وہ کہ ذکر کیا جاؤن مین اوسکے پاس اور پھر درود نہ بھیجے مجھ پر اور فرمایا کہ جو کوئی یاد کرے مجکو اور نام لے میرا پس چاہیے کہ درود بھیجے مجھ پر اور آیا ہی کہ ابی بن کعب صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بہت بھیجون پس کسقدر مقرر کرون واسطے درود آپکے کے اوسوقت مین سے کہ اپنی دعا کے لیے معین کیا ہی مینے فرمایا جسقدر چاہ درود مین صرف کر ابی بن کعب نے عرض کیا کہ چوتھائی حصہ وقت ورد اپنے مین سے آپ کے درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہا لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو بہتر ہی تیرے لیے پھر عرض کیا کہ آدھا وقت درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہا لیکن زیادہ کرنا بہتر ہی تیرے لیے پھر عرض کیا کہ دو تہائی مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہا لیکن اگر دو تہائی سے زیادہ کرے تو بہتر ہوگا تیرے لیے تب اونھون نے عرض کیا جعلت لک صلاتی کلھا یعنی تمام وقت اپنے ورد کا آپکے درود ہی مین خرچ کرونگا پس فرمایا اذا یکفی ھمک اللہ یعنی اب کفایت کی جائینگی ساری مہمات دینی اور دنیائی تیری اور برآوینگی حاجتین تیری اور بخشے جائینگے گناہ تیرے اور فرمایا جو کوئی درود بھیجے مجھ پر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اوسپر اللہ دس بار اور درود کیے جاتے ہین اوس سے دس گناہ اور بلند کیے جاتے ہین اوسکے دس درجے بہشت مین اور لکھی جاتی ہین اوسکے لیے دس نیکیان آور آیا ہی کہ جو کوئی درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اور استغفار کرتے ہین اوسکے لیے فرشتے اوسکے ستر بار یعنی بہت اور کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ ہر دعا منع کی گئی ہی قبولیت سے یعنی قبول نہین ہوتی یہان تک کہ درود بھیجا جاوے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد پر اور کہا شیخ ابوسلیمان دارانی رح نے کہ بڑے اوپر اور فضیلت رکھتا ہی تم سے ہین کہ جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت پس شروع کرا وسکو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو کچھ چاہے تو پھر تمام کر دعا کو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ بلاشبہ اللہ پاک ذات ساتھ کرم اپنے کے قبول کرتا ہی دونون درودون کو یعنی اول و آخر کے اور وہ بزرگتر ہی اس سے کہ چھوڑے اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون کے ہی یعنی بطفیل درود کے دعا بھی قبول ہوتی ہی یہ روایتین حصن حصین اور مشکوۃ مین ہین اور کتاب مفتاح مین کہ حاشیہ حصن حصین کا تالیف کیا ہوا اوسکے مولف کا ہی لکھا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھ پر کتاب مین یعنی لکھتا ہی کتاب مین ہمیشہ فرشتے بخشش مانگتے رہتے ہین اوسکے لیے جب تک کہ نام میرا اوس کتاب مین رہتا ہی اور فرمایا کہ جسنے قرآن پڑھا اور حمد کی اپنے رب کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی اپنے رب سے یقین تحقیق طلب کی اوسنے خیر جگہ اوسکی سے اور درود شریف کے پڑھنے سے محتاجگی دور ہوتی ہی آدمی سے اور بے پروا ہوتا ہی لوگون سے جابر بن سمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ کہا اونھون نے کہ تھے ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

کہ نا گہان آیا ایک شخص حضرت پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کونسا عمل بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالی کے فرمایا سچی بات اور ادائے امانت عرض کیا اوسنے کچھ اور بھی فرمائیے فرمایا نماز ادا کی اور صوم ہو یا چہ یعنی روزہ گرمی کا عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ کچھ اور زیادہ فرمائیے فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بھیجنا مجھپر و در کرتا ہی حضرت کو روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اللہ کے فرشتے ہین سیر کرنے والے جو گذرتے ہین وہ ذکر کے حلقے پر آپسمین ایک دوسرے کو کہتا ہی بیٹھ جاؤ پس جبلوگ دعا کرتے ہین وہ فرشتے آمین کہتے ہین پس جب یہ درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بھی درود بھیجتے ہین اسکے ساتھ یہان تک کہ فراغت پاتے ہین پھر کہتا ہی بعضا اونکا بعضے کو خوشوقتی ہووے انکو کہ پھرتے ہین یہ اوس حال مین کہ بخشے گئے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بھول جاؤ تم کچھ پس درود بھیجو مجھپر یاد آجائیگی وچیز اور مجرب ہی روایت کی حافظ اسمٰعیل نے کتاب ترغیب مین ساتھ سند جید صحیح کے کہ پہونچتی ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص تک کہا اونھون نے جسکو ہووے کچھ حاجت طرف اللہ تعالی کے پس چاہیئے کہ روزہ رکھے پاک اور جمعرات اور جمعے کو اور طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اور اول وقت نماز جمعے کے لیے

حاشیہ اور تصدق کرے کچھ یعنی اللہ کے نام پر کچھ دے کم ہو یا بہت پس جب جمعہ پر مید چکے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ حَاجَتِیْ وَھِیَ کَذَا وَکَذَا یعنی لفظ کذا کی جگہہ حاجت اپنی بیان کرے پس تحقیق قبول کی جائیگی دعا اوسکی انشاء اللہ تعالی اور کہتے تھے عبد اللہ یہ دعا اونون کو سکھانا اسلیے کہ دعا کرینگے ساتھ اسکے گناہ اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب کسی مجلس سے اوٹھنے کا ارادہ کرتے کہتے صَلَّی اللّٰہُ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَنْبِیَآئِہٖ اور لکھا ہی بعضے علما نے حدیثون سے استنباط کر کہ درود سبب زیادتی نور کا ہی بندے کے لیے پل صراط پر اور درود سبب ہی واسطے باقی رکھنے اللہ تعالی کے بندے کے لیے تعریف اچھی کو درمیان آسمان و زمین والون کے اور اسیطرح درود ہوتا ہی سبب برکت ذات مصلی کا اور عمل اور عمر اوسکی کا اور درود سبب ہی پہونچنے رحمت خدا کا اور وہ سبب ہی دوام محبت کا ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ سبب ہی محبت رسول خدا کا ساتھہ پڑھنے والے درود کے اور وہ سبب ہی بندے کی ہدایت کا اور حیات ہی دل اوسکے کی اور وہ سبب ہی واسطے عرض ہونے نام اسکے کے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ سبب ہی قدم جمنے کا پل صراط پر اور سبب گذرنیکا اوس سے اور صلوٰۃ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بندے کی طرف سے دعا ہی اور دعا وسیلہ بندے کے رب اپنے سے دو طرح ہی ایک یہ کہ حاجات اور مہمات اپنے اللہ تعالی سے مانگے اور دوسرے یہ کہ ثنا کرے اوسکے دوست پر تو نہین شک ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھیگا اسکو اور رسول اوسکا بھی دوست رکھیگا اسلیے کہ اپنی حاجت نہ مانگی اور اوسکو اللہ تعالی اور رسول کی محبوب چیز مین صرف کیا اور مقدم رکھا اپنے حوائج پر پس اگر کچھ فائدہ درود کا نہوتا مگر یہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تھا کہتا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فوائد درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اوسکے ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضاے حاجات مین در سینکڑون بار ہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر شدہ و اوپر الکتوب کی جگہہ مین پڑھے پس نہ نجات ہی جمکو مگر درود بھیجنے نے

درود کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام ہوا مضمون مفتاح کا اور کتاب شفا اور وظائف النبی مین لکھا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھپر دس بار پس گویا کہ آزاد کرتا ہی ایک بردہ اور فرمایا کہ وارد ہونگی محشر قومین کہ نہین پہچانونگا مین اونکو مگر بسبب کثرت درود بھیجنے اونکے کے محشر اور فرمایا کہ بڑا نجات پانے والا ہوگا مین کا دن قیامت کے بہ لحاظ ان درودون کے جو بھیجے ہونگے اوسنے مجھپر اور سوا اوسکے سے بہت بھیجنے والا تمھارا ہوویگا مجھپر درود کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ درود بھیجنا حضرت ہی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ تر ہی بودکرنا ہی گناہون کو پانی ٹھنڈے سے آگ کو یعنی ٹھنڈا پانی جیسے آگ کو بجھاتا ہی اوس سے زیادہ درود گناہون کو نابود کرتا ہی اور درود بھیجنا واجب ہی جبکہ ذکر کیا جاوے اور سنا جاوے نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جو کوئی چاہے یہ کہ پیوے ساتھ پیالے پورے کے حوض مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے تو پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ اونھون نے امام شافعی رح سے بعد مرنے کے خواب مین حال اونکا پوچھا پس کہا اونھون نے کہ بخش دیا مجکو رب میرے نے اور رحم کیا بسبب ذکر کرنے میرے کے اس درود کو کہ ایک سالے کے اول مین کتابون اپنی سے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ لوگ کشتی مین سوار ہوئے پس چلی ہوا تیز اور گھیر لیا اونکو ہر طرف سے اور موج ماری دریا نے اور طوفان آیا پس بیقرار ہوئے اور یقین کیا غرق کا اور موت کا پس اسی حالت مین تھے کہ ایک شخص نے ایسے حال مین کہ کچھ سوتا تھا اور کچھ جاگتا دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سکھاتے ہین اوسکو یہ درود واسطے دفع فتنے اور حصول نجات کے اور فرماتے ہین کہ سکھا اپنے کو پس پڑھین اسکو ہزار بار وہ شخص کہتا ہی کہ جبہ ہشیار ہوا مین تو سکھایا مینے لوگون کو اور وہ پڑھنے لگے پس ارادہ کیا ہزار بار پڑھنے کا پس تین سو بار پڑھا تھا کہ نجات پائی اور ہوگئین سب وہ یہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ جو کوئی کثرت کرے اس درود کی بسبب برکت اسکی کے ساتھ دیکھنے جمال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب مین مشرف ہوا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ تمام ہوا مضمون شفا اور وظائف النبی کا اور حضرت شیخ عبدالحق رح نے جذب القلوب مین لکھا ہی کہ اس درود کی ملازمت سے ساتھ طہارت کے مشرف ہوتا ہی ساتھ رویت سید الانام کے خواب مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اور مفاخر الاسلام مین لایا ہی کہ جو کوئی روز جمعے کے ہزار بار یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھیگا یا منزل اپنی بہشت مین دیکھیگا اور اگر نہ دیکھے مگر کرے اسکو پانچ جمعون تک دیکھیگا بفضل الٰہی اور جسنے کو

۴ باب ۲ فصل ۲ فضائل درود شریف وفضائل صلوٰۃ التنجینا وفضائل صلوٰۃ کما امرتنا

۵ اور فضائل صلوٰۃ کما تحب وترضی لہ

کہ مسرت بخشے اسکو اور جو کوئی شب جمعہ کو دو رکعت نماز کی پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد از سلام کے سو بار یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ دیکھیگا خواب مین حضرت رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر نصیب اسکے ہوگا تین جمعے سے نہین گذرنے کا انشاء اللہ تعالیٰ اور تجربہ کیا ہی اسکو بعضے فقرا نے والحمد للہ اور یہ بھی روایت ہی کہ جو کوئی ادا کرے دو رکعت نماز کی شب جمعے کو اور پڑھے ہر رکعت مین بعد از فاتحہ کے قل ہو اللہ احد پچیس بار اور بعد سلام کے ہزار بار یہ درود پڑھے صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ دیکھیگا حضرت کو خواب مین اور یہ بھی معجب ہی آور اور طریق بھی واسطے حاصل کرنے اس سعادت کے بیان کیے ہین اور خلاصہ سبکا استغراق ساتھہ ذکر آنحضرت کے ظاہر و باطن مین اور کثرت کرنے درود کے اور دوام توجہ ہی کہ ہر امر مین اتباع سنت ملحوظ رکھے اور مدار کار فضل و عنایت پر ہی واللہ الموفق آور جیسے کہ کثرت درود کی سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر شب جمعہ مین فضیلت رکھتی ہی شب دوشنبہ بھی اس حکم مین ساتھہ اسکے شریک ہی اسلیے کہ دوشنبہ ایام فاضلہ سے ہی کہ اسمین عرض اعمال بندون کے درگاہ عزت مین کرتے ہین احیاء العلوم مین ہی کہ جو کوئی شب دوشنبہ کو چار رکعت نماز کی ادا کرے اور پڑھے پہلی رکعت مین بعد از فاتحہ کے سورۂ اخلاص دس بار اور زیادہ کرے دوسری رکعت مین دس بار یعنی بیس بار پڑھے اور تیسری رکعت مین تیس بار اور چوتھی رکعت مین چالیس بار اور بعد از سلام کے بھی ستر بار سورۂ اخلاص پڑھے اور استغفار کرے اپنے لیے اور اپنے والدین کے لیے ستر بار اور درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ستر بار بعد ازان جو حاجت کہ حضرت حق سبحانہ سے چاہے پاویگا ساری حدیث بیان کی آور صحیح فضیلت درود کے روز پنجشنبہ مین بھی حدیث وارد ہوئی ہی آور مفاخر الاسلام مین لایا ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی درود پڑھے سو بار دن جمعرات کے نہین محتاج ہونے کا کبھی تمام ہوا کلام حضرت مشیخ کا

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ○

تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ کو اور رسول اوسکے کو لعنت کی اونکو اللہ نے بیچ دنیا اور آخرت کے اور طیار کیا واسطے اونکے عذاب خوار کرنے والا ۔ فقرے ۔ جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اوسکے رسول کو اونکو پھٹکارا اللہ نے دنیا مین اور آخرت مین اور کبھی ہونگے واسطے ذلت کی مار ۔ تفسیر ۔ یعنی آخرت مین کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ یہود اور نصاریٰ اور مشرک ہین یہود تو کہتے تھے کہ عزیر بیٹا اللہ کا ہی اور یَدُ اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ یعنی ہاتھہ اللہ کا بند ہی اور کہتے تھے اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ اللہ محتاج ہی آور ہم غنی ہین اور نصاریٰ کہتے تھے مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ یعنی تیسرا ہی تین مین کا اور مشرک کہتے تھے کہ ملائکہ بیٹیان اللہ کی ہین اور بت شریک ہین اللہ کے عیاذاً باللہ وہ نہایت پاک ہی ان باتون سے آور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یَشْتِمُنِیْ عَبْدِیْ بُرا کہتا ہی مجکو بندہ میرا کہتا ہی اِتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِّیْ کُفُوًا اَحَدٌ پکڑا اللہ نے فرزند اور مین یکتا بے پروا ہون ایسا کہ جنا نہین اور نہ جنایا گیا مین اور نہین ہی میرے لیے ہمسر کوئی آور فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّھْرَ وَاَنَا الدَّھْرُ بِیَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ یعنی ایذا دیتے ہین مجکو ابن آدم کہ برا کہتے ہین زمانے کو اور مین زمانہ ہون کہ میرے ہاتھہ تمام امور ہین پھیرتا ہون مین رات اور دن کو آور بعضون نے کہا کہ معنی اللہ کے ایذا دینے کے یہ ہین کہ کجروی کرتے ہین اوسکے اسما و صفات مین آور عکرمہ نے کہا کہ ایذا دینے والے مصور ہین

کہا ابو ہریرہ نے کہ سنا میںنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ فرماتا ہی اللہ اور کون ہی ظالم تر اوس شخص سے کہ شروع کیا پیدا کرنا مانند پیدا کرنے میرے کے یعنی تصویر بنانی پس چاہیے کہ پیدا کرین ایک چیونٹی یا چاہیے کہ پیدا کرین ایک دانہ دانون مین سے یا پیدا کرے ایک جو اور کہا بعضون نے کہ معنی یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ کے ہین یُؤْذُوْنَ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ یعنی ایذا دیتے ہین اولیاء اللہ کو فرمایا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ یعنی جسنے عداوت کی میرے ولی سے پس تحقیق آگاہ کردیا مینے اوسکو ساتھ جنگ کے یعنی وہ ہمارا دشمن ہی ہمارے اوسکے لڑائی ٹھنی اور فرمایا مَنْ اَھَانَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَۃِ یعنی جسنے حقارت کی میرے ولی کی پس تحقیق نکالا وہ مجھسے لڑنے کو وَاِنِّیْ لَاَغْضَبُ لِاَوْلِیَائِیْ کَمَا یَغْضَبُ اللَّیْثُ الْجَرُوْرُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ فرمایا اللہ تعالی نے اور مین غصے ہوتا ہون اپنے اولیا کے لیے جیسے کہ غصے ہوتا ہی شیر کتے کے پلے پر اس سے معلوم ہوا کہ ایذا دینے اصحاب کرام کے اور آل اطہار کے اور اور اولیاء اللہ کے رضوان اللہ علیہم اجمعین بیچ لعنت اس آیت کے داخل ہین اور سخت گنہگار یا معنی ایذا اللہ کے ہین مخالفت اوسکے امر کی کرنی اور ارتکاب اوسکے معاصی کا کرنا اور کلمۂ کفر و شرک زبان پر لانا فرمایا یہ بحسب متعارف کے لوگون مین والا اللہ عزوجل منزہ ہی اس سے کہ لاحق ہو اوسکو ایذا کسی سے اور ایذا رسول کی ہی رحمی کرنا چہرۂ مبارک کا اور توڑنا اونکے دندان مبارک کا اور کہنا اونکو ساحر و شاعر اور مجنون اور جھوٹا اور طریق سنت اونکے سے روگردانی کرنی اور جو کچھ اونکو خوش نہ آوے خواہ کلام ہو یا عمل اوسکو عمل مین لانا + **معالم**

بحث تنبیہ + مؤید ہی مضمون اخیر کی یہ حدیث شرح الصدور کی کہ حکیم ترمذی سے نقل کی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرض کیے جاتے ہین اعمال بروز دوشنبہ اور پنجشنبہ کے اللہ تعالی کے سامنے اور عرض کیے جاتے ہین اعمال اوپر انبیا اور باپون اور ماؤن کے دن جمعے کے پس خوش ہوتے ہین وہ انکی نیکیون سے اور اونکے چہرون کی سفیدی اور چمک زیادہ ہوجاتی ہی یعنی اونکو پاتے ہین اونکی پرائیون سے پس ڈرو تم اللہ تعالی سے اور نہ ایذا دو تم اپنے مُوئے کو پس ہر شخص کو ضرور ہی کہ گناہ سے بچے اور اتباع سنت کرے تا ورود غضب الٰہی اور باعث ایذا تمام انبیا خصوصاً آنحضرت اور ماں باپ کی کا نہووے عیاذاً باللہ منہ افسوس ہی کہ بعضے آدمی ایسی باتون کا اہتمام کرتے نہین اور بھرتے محبت مانتے ہین یعنی اپنے تئین محب آنحضرت اور اور انبیا اولیا کا گنین اور پھر ناچ رنگ اور ڈھولک باز ی وغیرہ گناہون کی چیزون مین مشغول ہو کر ان سبکو ایذا پونہچاوین ؎

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝

اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین ایمان والون کو اور ایمان والیون کو بغیر گناہ کے کہ عمل مین لائین ہون پس تحقیق اوٹھایا بوجھ بہتان کا اور گناہ ظاہر + **فتح** + اور جو لوگ تہمت لگاتے ہین مسلمان مردون کو اور عورتون کو بن کیے کام کے تو اوٹھایا اونھون نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا + **تفسیر** + یہ منافق تھے کہ پیٹھ پیچھے ہرزہ گوئی کرتے رسول کی یا اونکی زوجہ پر طوفان لگایا سورۂ نور مین اونکے کلام ذکر ہو چکے + **مو** + مطلق چھوڑی گئی ایذا اللہ کی اور رسول کی اور مقید کی ایذا مومنین کی کہ فرمایا بغیر کیے کام کے اسلیے کہ ایذا اللہ اور رسول کی ہمیشہ ہوتی ہی بغیر ہی حق کے اور مومنین و مومنات کی ایذا کبھی حق بھی ہوتی ہی مانند حد و تعزیر پونہچانے کے اور کبھی باطل اور آیا ہی کہ یہ آیت علی کی ایذا دینے والون کے حق مین اوتری ہی کہ ساتھ باتون ناسزا اور برے کہنے کے اونکو ایذا دیتے تھے یہ قول مقاتل کا ہی اور بعضون نے کہا

کہ یہ آیت نازل ہوئی ہی حضرت عایشہ رضہ کے حق مین کہ اونپر بہتان زنا لگاکر ایذا دی تھی چنانچہ سورۂ نور مین وہ قصہ مذکور ہی اور بعضون نے کہا کہ ایک روز عمر رضہ نے ایک لونڈی پر بدکار کو ادب دیا اور ڈانٹا اوس لونڈی نے شکایت اپنے مالک سے کی اوسنے حضرت عمر کو برا بھلا کہا یہ آیت اوسکے حق مین نازل ہوئی انتہی پس فسق بلکہ کفر صحابہ اور حضرت عایشہ رضہ کے برا کہنے والونکا اس آیت سے بھی ثابت ہوا اور حدیث مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نے مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَقَدْ سَبَّنِیْ وَمَنْ سَبَّنِیْ فَقَدْ سَبَّ اللّٰہَ اور ضحاک اور کلبی نے کہا کہ یہ آیت زانیون کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ راتون کو مدینے کے سرراہون پر بیٹھتے تھے اور دست تعدی عورتون پر دراز کرتے تھے اوسوقت کہ عورتین قضاے حاجت کو نکلتین تھین پس ٹوکتے تھے عورت کو اگر چپ ہورہی وہ تو بچھا کرتے تھے اوسکا اور اگر ڈانٹ دیا اوسنے اونکو باز رہتے تھے اوس سے اور نہین طلب کرتے تھے مگر لونڈیون کو ولیکن وہ امتیاز نہین کرتے تھے آزاد اور لونڈی مین اسلیے کہ سب ایک وضع کی ہوتی تھین کہ نکلتی تھین آزاد اور لونڈیان پیرہن اور اوڑھنی مین پس شکوہ کیا ہیبیون نے اسکا اپنے خاوندون سے پس ذکر کیا یہ اونکے خاوندون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس نازل ہوئی یہ آیت وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ الخ اور منقول ہی فضیل سے کہ نہین حلال ہی نکلو یہ کہ ایذا دے تو گئے باسوز کو ناحق پس کیونکر ایذا دیتا ہو تو مومنین ومومنات کو انتہی پھر منع کی گئین آزاد عورتین شبہ کرنے سے ساتھ لونڈیون کے اس آیت مین یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ الخ کہ جو آگے آتی ہی ۔ مد معالم ۔ بحر ۔ تنبیہ ۔ کسیکو ضرر وایذا پونہچانے کی بڑی حدیث شریف مین بھی بہت آئی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ یعنی جو کوئی ضرر پونہچاوے کسیکو ضرر پونہچاویگا اوسکو اللہ اور جو کوئی دشمنی کرے کسی سے دشمنی کریگا اوس سے اللہ اوس سے اور فرمایا مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَکَرَ بِہٖ یعنی لعنت کیا گیا وہ شخص کہ جسنے ضرر پونہچایا مومن کو یا مکر کیا ساتھ اوسکے اور چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارے ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا اے گروہ اون لوگون کے کہ اسلام لائے ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پونہچا ایمان طرف دل اونکے مگے نہ ایذا دو مسلمانون کو اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ ڈھونڈھو عیب اونکے پس تحقیق جو کوئی ڈھونڈھتا ہی عیب اپنے بھائی مسلمان کا تو ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب اوسکو اگرچہ درمیان گھر اپنے کے ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةَ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ یعنی تحقیق بڑے بیازون کا بیاز زبان درازی ہی بیچ آبرو کے مسلمان کے بے حق اور فرمایا آنحضرت نے کہ جب اوپر لے گیا مجھے رب میرا یعنی شب معراج مین گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے ناخن تھے تانبے کے نوچتے تھے منہ اپنا اور سینے اپنے پس کہا میںنے کون ہین یہ اے جبرئیل کہا یہ وہ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتے ہین اور اور پڑتے ہین آبرو پر ہی اونکی ۔ معالم ۔ یعنی عیب لگاتے ہین اور کالیان دیتے ہین ۔ مشکوٰۃ ۔

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝

اے پیغمبر کہدے اپنی بیویون کو اور اپنی بیٹیون کو اور مسلمانون کی بیویون کو کہ چھوڑ لین اوپر اپنے چادرین اپنی یہ نزدیک ہی ساتھ اسکے کہ پہچانی جاوین پس اونکو ایذا ندی جاوے اور ہی خدا بخشنے والا مہربان یعنی عفت اونکی ظاہر ہو تا کوئی طمع تعرض اونسے نکرے واللہ اعلم ۔ فتح ۔ اے نبی کہدے اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹیون کو اور مسلمانون کی عورتون کو نیچے

نکالیں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں اسمیں لگتا ہے کہ پہچانی پڑیں تو کوئی نہ ستاوے اور ہے اللہ بخشنے والا یعنی اوس تقصیر کو کہ پہلے گذری مہربان کہ تعلیم کرتا ہے اچھے آداب ۔ **تفسیر** ۔ پہچانی پڑیں کہ لونڈی نہیں بی بی ہے صاحب عزت یا بدذات نہیں نیکبخت ہے تو بدنیت لوگ اوس سے نہ اوبھیں گھونگٹ اسکا نشان رکھا یہ حکم بہتری کا ہے آگے فرمایا اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ **موضح** ۔ مراد یہ ہے کہ چادروں میں سے مونہہ پر کچھ لٹکی رہیں جسکو گھونگٹ کاڑھنا کہتے ہیں یعنی سر میں بیلک پیرہن اور اوڑھنی میں مانند لونڈی کے اور آزاد عورت کے لیے دو چادر یا زیادہ دوسے ہوتی تھیں اوسکے گھر میں لیکن اوڑھتی تھیں اور بات یہ تھی کہ عورتیں اول اسلام میں بہتیری تھیں اوس وضع پر کہ جیسے جاہلیت میں رہتی تھیں بیلک کپڑے کہ نکلتی تھی عورت پیرہن اور اوڑھنی میں نہیں فرق ہوتا تھا درمیان آزاد اور لونڈی کی اور نوجوان چھیڑتے اور ستاتے تھے لونڈیوں کو جب نکلتی تھیں رات کو واسطے قضائے حوائج کے درختوں وغیرہ میں اور جو کہ ستاتے تھے آزاد کو تو جان لونڈی کے ستاتے تھے پس حکم کی گئیں آزاد عورتیں یہ کہ وضع اپنی خلاف کریں لونڈیوں کی وضع کے ساتھ اوڑھنے چادروں کے اور ڈھانکنے سروں کے اور مونہوں کے تاکہ میل نکرے کوئی اونکی طرف کہا ابن عباسؓ اور ابو عبیدہؓ نے کہ حکم کی گئیں مومنوں کی ہیبیاں یہ کہ ڈھانکیں سر اور مونہہ اپنے ساتھ جلابیب یعنی چادروں کے مگر ایک آنکھ کھلی رکھیں تاکہ پہچانی جاویں کہ یہ آزاد ہیں کہا انسؓ نے کہ گذری حضرت عمر بن الخطابؓ کے سامنے ایک لونڈی نقاب ڈالے ہوئے پس اوسکو دُرّہ مارا اور کہا ای لکی کیا مشابہت کرتی ہے تو آزاد عورت کے ساتھ پھینکدے نقاب کو اور عرب میں جو عورتیں سر پر کپڑا اوڑھتی ہیں چھوٹے کو تخمار کہتے ہیں کہ وہ مانند اوڑھنی کے ہوتا ہے اور اوس سے بڑے کو جلباب جسکو یہاں چادر کہتے ہیں ۔ **معالم** ۔ **مسئلہ تنبیہ** ۔ کسیکو یہ شبہ نہ گذرے کہ بیویاں بدذاتوں کی ایذا سے بچائی گئیں اور لونڈیاں نہ بچائی گئیں اسلیے کہ مقصود شارع کو یہ نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ چونکہ بیویوں کو وہ نہ ستاتے تھے فرمادیا کہ تم ایسی وضع نہ بناؤ کہ دھوکے میں کوئی تمکو ستاوے خیر لونڈیاں بیچاریاں تو موذی کے جنگل میں پھنس ہی رہی ہیں جو بچا سو بچا سو ہی اور ظاہر یہ قصہ پہلے اوترنے حکم پردے کے ہے ازواج مطہرات کے لیے اب آگے اس آیت سے یہ بات سمجھی گئی کہ لباس بیویوں کے خوب ستر کے چاہیں اور لونڈیوں کے لیے ایسا اہتمام نہیں پس یہاں کی بیویاں جو خوب ستر کے لباس نہیں پہنتیں بندوڑیں بن گئیں ہیں بلکہ وہاں کی بندوڑوں سے بھی بدتر جاگوای بیبیوں خواہ غفلت سے کیوں ایسے لباس باریک اور بدن کھلے پہن کر اپنی آخرت خراب کرتی ہو سوچو تو سہی اگر تمکو کوئی بندوڑوں کے ساتھ مشابہت دے تو کیسا برا مانتی ہو اور آپ اونکی مشابہت ہی پر

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝

اگر باز نہ رہیں کہ منافق اور وہ کہ انکے دلوں میں بیماری ہے اور خبر اڑانے والے مدینے میں یعنی اپنے افعال سے تو البتہ تجھے لگا دینگے ہم تمکو اونکے پھر نہ ہمسایہ رہینگے تیرے مدینے میں مگر تھوڑے دنوں یعنی جلاوطن کیے جاوینگے لعنت کیے گئے جہاں کہ پائے جاوین قیدی پکڑے جاوین اور قتل کیا جاوے اونکو خوب قتل کرنا ۔ **فتح** ۔ کبھی باز نہ آوین منافق اور جنکے دل میں روگ ہے اور جھوٹی خبر اڑانے والے مدینے میں تو ہم لگا دینگے تجھکو اونکے پیچھے پھر نہ رہنے پاوینگے تیرے ساتھ اس شہر میں مگر تھوڑے دنوں پھٹکارے ہوئے جہاں پائے گئے پکڑے گئے اور مارے گئے جان سے ۔ **تفسیر** ۔ روگ کی یعنی بدکاری کا اور روگ والے وہی زناکار ہیں اور جھوٹی خبر اڑانے والے وہ لوگ مراد ہیں کہ بعد نکلنے آنحضرتؐ کے لشکر کے

جہاد کے لیے خبر بن شکست اور قتل اونکی جھوٹ مینے مین افشا کرتے پس اس سے مومن شکستہ دل ہوتے اور لگا دینگے الخ یعنی البتہ حکم کرینگے ہم تجکو اونکے قتل کرنیکا یا مسلط کرینگے تجکو اونپر اور معنی ساری آیت کے یہ ہین کہ اگر نہ باز آوینگے منافق اپنی عداوت اور مکر سے اور فاسق اپنی بدکاری سے اور خبر بد اوڑانے والے مرمی خبرون کے اوڑانے سے تو حکم کرینگے ہم تجکو ساتھ اسکے کہ کرے تو اونسے ایسے کام کہ بڑا حال کرین اونکا پھر حکم کرینگے تجکو ساتھ اسکے کہ مضطر کرے تو اونکو اطراف طلب کرنے جلاوطنی کے مدینے سے اور طرف اسکے کہ نہ سکونت کرین تیرے ساتھ مدینے مین مگر تھوڑے دنون پھر کونچ کر جاوین اور جہان پائے گئے یعنی حکم کرے گا تو اونکے حق مین کہ جہان پائے جاوین پکڑے جاوین اور قتل کیے جاوین اور تشدید قتلوا کی دلالت کرتی ہے کثرت پر ✣ **مدن معالم** ✣

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ **ربع**

مانند روش خدا کے اون لوگون مین کہ گذر گئے پہلے اس سے اور ہرگز نپاویگا تو واسطے روش خدا کے تغییر ✣ **فتح** دستور پڑا ہوا ہی اللہ کا اون لوگون مین جو آگے ہو چکے ہین اور تو نہ دیکھیگا اللہ کی چال بدلتے ✣ **تفسیر** ✣ جو لوگ بدنیت تھے مدینے مین عورتون کو چھیڑتے ٹوکتے جھوٹی خبرین اوڑاتے مخالفون کے زور کی اور مسلمانون کے نیچ کی اونکو یہ فرمایا اور توریت مین بھی تقید ہی کہ مفسدون کو اپنے بیچ سے باہر کرو ✣ **مو** ✣ دستور پڑا ہی الخ یعنی سنت اللہ یہی ہی کہ انبیا کو واسطے قتل کرنے اور جلاوطن کرنے منافقون اور جھٹلانے والون کے حکم کرے اور انبیا کو غالب کرے اور تو نہ دیکھیگا الخ یعنی نہین بدلتا ہی اللہ طریق اپنا بلکہ جاری رکھیگا اوسکو پستور سابق ✣ **بحر ✣ ملخ**

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝

سوال کرتے ہین تجھسے لوگ قیامت سے کہہ سوا لے اسکے نہین کہ معرفت اوسکی نزدیک خدا کے ہی اور کیا چیز معلوم کراتی ہی تجکو شاید کہ قیامت موجود ہووے بیچ زمانے نزدیک کے ✣ **فتح** ✣ لوگ پوچھتے ہین تجھسے قیامت کو تو کہہ اوسکی خبر ہی اللہ ہی پاس اور تو کیا جانے شاید وہ گھڑی پاس ہی ہو ✣ **تفسیر** ✣ شاید یہ بھی منافقون نے ہنسی کھندا پکڑا ہوگا کہ جس چیز کا جواب نہین دی سوال کرین بار بار آخر یہان ذکر کر دیا ✣ **مو** ✣ مشرک سوال کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت قائم ہونے قیامت کے سے ازروے استعجال کے بطریق مسخر کے اور یہود سوال کرتے تھے اونسے ازروے امتحان کے اسلیے کہ اللہ تعالی نے پوشیدہ رکھا تھا وقت اوسکا توریت مین اور سب اپنی کتابون مین پس حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو یہ کہ جواب دین اونکو اسطرح کہ اسکا علم خدا ہی کو ہی پھر بیان کیا اپنے رسول کے لیے کہ وہ قریب الوقوع ہی واسطے تہدید جلدی کرنے والون کے اور واسطے ساکت کرنے امتحان کرنے والون کے ساتھ قول اپنے کے قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ الخ ✣ **تنبیہ** ✣ جیسے ان لوگون کا پوچھنا از راہ بدذاتی کے تھا اسکے مقابلے مین بعضے مومنون کا پوچھنا فقط تحقیق حال کے لیے تھا وہ اسمین داخل نہین جیسا کہ آیا ہی انس رضہ سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب ہی قیامت فرمایا وائے تجکو کیا مہیا کیا ہی تو نے قیامت کے لیے عرض کیا اوسنے کہ کچھ نہین آمادہ کیا ہی مینے اوسکے لیے سوائے اسکے کہ مین دوست رکھتا ہون اللہ کو اور اوسکے رسول کو فرمایا تو اوسکے ساتھ ہوویگا کہ جسکو دوست رکھا تو نے کہا انس رضہ نے کہ پس نہین دیکھا مینے مسلمانون کو کہ خوش ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام کے مانند خوش ہونے اونکے ساتھ ہن بات کے انتہی اس حدیث کی شرح مین حضرت شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہی کہ آمین بشارت ہی انبیا اور صلحا اور علما اور اتقیا کے دوستدارون کے لیے

فائدہ کہ فرمانا کہ کہنے کے لوگ صفت ہے لوگ کی اسی طرح بناتون للانبیا بناتون کو انبیا کہو ۱۲

کہ امید ہو کہ کل کو انکے رہبر ہمین اوٹھینگے اور انکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا ذٰلِکَ ھٰذَا وَالْبَقِیَّۃَ ✤ بخاری مسلم ✤ اِنَّ اللّٰہَ لَعَنَ الْکٰفِرِیْنَ وَاَعَدَّ لَھُمْ سَعِیْرًا ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝

تحقیق خدا نے لعنت کی ہے کافرون کو اور طیار کی ہے واسطے انکے آگ ہمیش رہینگے بیچ اوسکے ہمیش نہ پاوینگے کوئی دوست اور نہ مددگار ✤ فتح ✤ اللہ نے پھٹکارا ہے منکرون کو اور رکھی ہے انکے واسطے دوزخی آگ رہا کرین اوسمین ہمیشہ پاوین کوئی حمایتی اور نہ مددگار ✤ تفسیر ✤ کہ عذاب انسے باز رکھے یہ آیت رد کرتی ہے مذہب جہمیہ کو کہ وہ کہتے ہین جنت اور دوزخ فنا ہو جائینگے یعنی جب ہمیشہ رہنا فرمایا دوزخ مین تو فنا کہان ہوئی اور لفظ سعیرا پر وقف نکرا سلیے کہ جملہ خالدین حال ہی ضمیر سے کہ لفظ لہم مین ہے ✤ مد ✤

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝

جسدن کہ پھیرے جاوینگے مونہہ انکے آگ مین کہینگے ای کاشکے ہمنے فرمان برداری کی ہوتی اللہ کی اور فرمان برداری کی ہوتی ہمنے رسول کی ✤ فتح ✤ جسدن اوندھے ڈالے جاوینگے مونہہ آگ مین کہینگے کسیطرح ہمنے کہا مانا ہوتا اللہ کا اور کہا مانا ہوتا رسول کا ✤ تفسیر ✤ صاحب معالم نے معنی تُقَلَّبُ کے لکھے ہین اولٹ پلٹ کیے جاوینگے کہ کبھی اوندھے ہو جاوینگے اور کبھی سیدھے جسوقت کہ کھینچے جاوینگے دوزخ مین اور مدارک والے نے کہا پھیرے جاوینگے مونہہ دوزخ کی طرفون مین جیسے کہ دیکھتا ہی تو بوٹی کو پھرتے ہانڈی مین جسوقت کہ جوش مارتی ہی اور ناصر نے کہا مونہوں کو اسلیے کہ مونہہ بزرگ چیز ہی انسان کے نزدیک اوسکے بدن مین سے یا ہو مونہہ عبارت تمام انسان سے اور اوسمین آرزو کرینگے کہ کاشکے ہم اطاعت کرتے اللہ اور رسول کی تو خلاصی پاتے ہم اس عذاب سے پس آرزو کرینگے اوسوقت مین کہ نہین نفع دے گی آرزو کرنی دوہرہ اچھے دن پاچھے گئے ہرسے کیا نسبت ✤ اونچھتائے کیا ہوتا ہی جب چڑیان چگگئین کھیت ✤

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۝

اور کہینگے ای پروردگار ہمارے تحقیق ہمنے فرمان برداری کی سردارون اپنے کی اور بڑون اپنے کی پس گمراہ کیا ہمکو راہ سے ✤ فتح ✤ اور کہینگے ای رب ہمارے ہمنے کہا مانا اپنے سردارون کا اور اپنے بڑونکا پھر اونھون نے بہکا دی ہمسے راہ ✤ تفسیر ✤ مراد سردار سے سردار کافرون کے ہین کہ جنھون نے سکھایا تھا اونکو کفر اور اچھا کر دکھایا تھا کفر کو اونکے لیے اور بڑون سے مراد وہ بڑی عمر والے ہین اور یا علماء ✤ مد ✤

رَبَّنَآ اٰتِھِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْھُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا ۝

ای پروردگار ہمارے دے اونکو دوگنا عذاب سے اور لعنت کر اونکو لعنت بڑی ✤ فتح ✤ ای رب ہمارے دے اونکو دونی مار یعنی بہ نسبت عذاب غیر انکے کے سبب گمراہی کے اور گمراہ کرنے کے اور پھٹکار اونکو بڑی پھٹکار ✤ تفسیر ✤ پڑھا ہی عاصم نے لفظ کبیرا ب سے تاکہ دلالت کرے شدت لعن پر اور بہت بڑی لعن پر کہا کلبی نے کہ معنی لعنا کبیرا کے عذابا کبیرا ہین اور اورون نے ث سے پڑھا ہی یعنی بہت سی لعنتین کر اونپر ✤ تنبیہ ✤ یہان سے معلوم ہوا کہ سرسر فلاح دارین اللہ اور رسول کی فرمان برداری ہی مین ہی جیسے کہ صریح فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝ اور فرمایا آنحضرت نے مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا ۝ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا اور عالم اور پیر جو خلاف شرع باتون کی راہ بتاوین اور کوئی اونکی پیروی کرے سراسر موجب ندامت کی ہوگی اور مارے افسوس کے

ہاتھ کاٹ کاٹ کھاویگے چنانچہ مؤید ہوا اسکی یہ آیت کہ ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا ۝ یویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا ۝ لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی وکان الشیطن للانسن خذولا ۝ بلکہ ہونگے اس بات مین شاہد نصاریٰ کے کہ جنکے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ یعنی پکڑا نصاریٰ نے اپنے عالمون اور درویشون کو رب سوائے اللہ کے عرض کیا عدی بن حاتم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اونھون نے تو جانا نہین اونکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اطاعت کی اونھون نے اونکی پس جسنے اطاعت کی کسیکی اوس چیز مین کہ نہین اذن دیا ساتھ اوسکے اللہ تعالیٰ نے پس تحقیق پوجا اونسے اوسکو اور ٹھہرایا اوسکو رب پس اس سے صریح معلوم ہوا کہ جو مان باپ شادی غمی وغیرہ مین کفر و شرک اور گناہ کی باتین کرین اور اولاد اونکی اتباع کرے اونکا یا پیر مرید کو ڈھونگ وغیرہ پر لگاوے اور اسمین عرفان پاوے اونکے پیرؤون کا یہی حال ہوگا کہ جو آیت شریفہ مذکورہ مین فرمایا پس مومن کو چاہیے کہ اللہ اور رسول کو دوست رکھے سب سے زیادہ کہ مزا ایمان کا اسی مین ہی چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین جسمین ہون اونسے پایا مزا ایمان کا ایک تو یہ کہ اللہ اور رسول اوسکا محبوب تر ہو طرف اوسکے سوا اونکے سے اور دوسری یہ کہ جو کسی سے محبت رکھے تو نہ دوست رکھے اوسکو مگر اللہ ہی کے لیے اور تیسری یہ کہ مکروہ رکھے کفر مین عود کرنے کو بعد اسکے کہ چھٹایا اوسکو اللہ نے کفر سے جیسے کہ مکروہ رکھتا ہی آگ مین ڈالے جانے کو اور واقع مین پورا ایمان تو یہی ہی کہ اللہ اور رسول کو سب سے زیادہ دوست رکھے حتی کہ ماں باپ سے اور اولاد سے بھی چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین ہوتا یہان تک کہ ہوؤن مین محبوب تر طرف اوسکے اوسکے باپ سے اور اولاد سے اور سب لوگون سے کہ سبکی رضا کو اللہ اور رسول کی رضا کے آگے بالاے طاق رکھے اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو اپنا دستور العمل ٹھہراوے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ یعنی چھوڑے ہین تم مین دو امر ہرگز تم گمراہ نہین ہونے کے جب تک کہ مضبوط پکڑے رہوگے اونکو کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہی انتہی غرض کہ اللہ اور رسول کی محبت سب پر غالب ہو اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پیروی کا طالب کہ اسکے بدلے مین بہت اور اوسکی نعمتین ملین گی آیا ہی حدیث شریف مین کہ آئے ایکبار ملائکہ آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ آپ آرام کرتے تھے اور کہا اونھون نے آپسمین کہ مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ایک شخص کے بلانے والے کی ہی کہ اوس شخص نے بنایا ایک گھر اور اوسمین مہمانی طیار کی اور بھیجا بلانے والے کو لوگونکے بلانے کے لیے پس جسنے بلانے والے کا کہا مانا داخل ہوا گھر مین اور کھایا مہمانی مین سے اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا مہمانی مین سے پس کہا فرشتون نے کہ کھول کر بیان کرو اوسکو کہ نا سمجھین وہ اسکو کہا بعضے فرشتون نے کہ وہ سوتے ہین اور بعضون نے کہا کہ آنکھ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا اونھون نے کہ گھر جنت ہی اور بلانے والا محمد ہی پس جسنے اطاعت کی محمد کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنے والے ہین درمیان لوگون کے یعنی کافر و مومن کے اور عرباض بن ساریہ صحابی سے روایت ہی کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز بھر متوجہ ہوئے ہماری طرف اور نصیحت کی ہمکو پوری کہ جاری ہوئین اوس سے آنکھین لوگون کی اور ڈر گئے اوس سے دل پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ گویا کہ یہ نصیحت رخصت کرنے والے کی ہی پس وصیت کیجیے ہمکو

پس فرمایا کہ وصیت کرتا ہون مین تمکو اللہ سے ڈرنے کی کہ گناہ نکرنا اور حاکمون کی تابعداری کرنے کی اگرچہ غلام حبشی ہو پس تحقیق جو شخص کہ جیسے گا تم مین سے بعد میرے پس دیکھیگا اختلاف کثیر پس لازم کرو اپنے پر سنت میری اور سنت خلفاے راشدین مہدیین کی پکڑو اوسکو اور خوب محکم پکڑو اوسکو اور بچاؤ تم اپنے تئین نئے نکالے گئے امور سے اسلیے کہ ہر بدعا نکالا گیا امر بدعت ہوا اور ہر بدعت گمراہی ہے آور کہا عبداللہ بن مسعود رضؓ نے کہ ایک خط کھینچا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط مستقیم پھر فرمایا کہ یہ راہ اللہ کی ہے پھر کئی خط کھینچے دائین اور بائین اوسکے اور فرمایا کہ یہ راہین ہین کہ ہر راہ پر انمین سے شیطان ہے کہ بلاتا ہے طرف اوس راہ کے اور پڑھی یہ آیت ساری وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ یعنی یہ راہ میری ہے سیدھی پس پیروی کرو تم اسکی پس بندے کو چاہیے کہ ہر ساعت و ہر لحظہ تابع رہے آنحضرت کی شریعت کا کار پورا مومن نہیں ہوتا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پورا مومن ہوتا کوئی یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی قرآن و شریعت آور نشانی محبت کی بھی تو پیروی ہی ہے جو اللہ اور رسول کو دوست رکھیگا بالضرور طالب اونکی پیروی اور رضاجوئی کا ہوگا اور رغبت اوسکو سنت کی ہوگی ڈھونڈھونگا آنحضرت کی سنت کی پیروی کریگا اگرچہ تھوڑی ہی سی ہو اور بدعتون سے بھاگیگا اگرچہ صورت مین اچھی ہی ہو کیونکہ جو انوار و برکات سنت مین ہین وہ بدعت مین کہان اگرچہ کیسی ہی اچھی معلوم ہو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکالی کسی قوم نے بدعت مگر کہ اوٹھائی گئی مثل اوسکی سنت سے پس چمٹ جانا ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے یہ حدیث مشکوٰۃ مین ہے اسکی شرح مین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور سید جمال الدین رح لکھتے ہین کہ چمٹ جانا ساتھ سنت کے اگرچہ تھوڑی سی ہو بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ بسبب اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہے نور اور بسبب گرفتاری بدعت کے در آتی ہے ظلمت مثلاً رعایت آداب پاخانہ اور استنجے کی بروجہ سنت کے بہتر ہے بنانے خانقاہ اور مدرسے کے سے اسلیے کہ چلنے والا راہ حق کا بسبب رعایت آداب سنت کے ترقی کرتا ہے مقام قرب مین اور اوسکے ترک کرنے سے تنزل کرتا ہے اوس مقام قرب سے اور یہ باعث ہوتا ہے اوس سے افضل کے ترک کا تا آنکہ پہونچتا ہے مرتبہ قساوت قلب کو کہ اوسکو زین اور طبع اور ختم کہتے ہین نعوذ باللہ من ذالک انتہی آور مثل اسی کے ملا علی قاری رح نے لکھکر لکھا ہے کہ کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور عتاب کا ہوتا ہے اور سبک جان کر ترک کرنے سے عصیان اور عقاب ثابت ہوتا ہے اور انکار اوسکا بے شبہہ بدعتی کر دیتا ہے اور بدعت کے ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی انمین سے نہین لازم آتی انتہی آیسی کیا خوب بات کہی ہے حضرت ابراہیم بن ادہم رح نے جسوقت کہ پوچھا اونسے لوگون نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور ہم دعا کرتے ہین اور قبول نہین ہوتی ہماری ہمارے لیے پس کہا اونھون نے کہ سبب اسکا یہ ہے کہ تمہارے دل مرگئے ہین دس چیزون سے اوّل تو یہ کہ تمنے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور پھر حق اوسکا ادا کرتے نہین آور پڑھی تمنے کتاب اللہ اور عمل کرتے نہین اوسپر آور دعوی کیا تمنے شیطان کی عداوت کا اور رکھتے ہو دوستی اوسکے کہ جو وہ کہتا ہے مان لیتے ہو اور دعوی کیا تمنے آگ سے ڈرنے کا اور باز آتے گناہون سے آور دعوی کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور جھوڑی تمنے حدیث و سنت اونکی آور دعوی کیا تمنے حب جنت کا اور عمل کرتے نہین اوسکے لیے آور دعوی کیا تمنے کہ موت حق ہے اور سامان نہین کرتے نہین اوسکے لیے آور مشغول ہو تم دوسرے کے عیبون مین اور چھوڑ دیے تمنے اپنے نفسون کے عیب یعنی اوسکا تدارک کچھ نہین کرتے اور آسمین لگ رہے ہین کہ فلانا ایسا ہے اور فلانا ایسا آور کھاتے ہو تم اللہ کا رزق اور شکر نہین کرتے اللہ کا آور دفن کرتے ہو اپنے موتی کو اور عبرت کچھ نہین پکڑتے آور مین نہیں مناجات

یہ دعا کرتا ہوں عاجز اتم — سنتِ نبوی پہ ہوں ثابت قدم — اور تیرے بندوں میں ہو میرا شمار
بندگانِ خاص میں کر لے شمار — مہربانِ مومنین ہیں بہت ہوں دردمند — شکر کہ بدعت سے خدایا پاک کر — نارِ دوزخ سے مجھے بیباک کر
حبِ میں محبوب اپنے کے خدا — جامِ دل لبریز کر کر دے صدا — سنتِ نبوی پہ یوں مجھکو چلوں — جان و دل پر آن ہاتھوں سے بدوں
آبرو و عزتِ دنیا و دیں — پاس ننگ و عار خویش و ہمقریں — کچھ رہے باقی نہ سنت کے سوا — تو کفایت ہو تو اور خیر الورا
آخری دم میں مرا ہو دستگیر — جب کرے آشکار شیطان سیر — اوس لعین کا دور مجھسے دام کر — ڈوبتے کو کر کھنا مولیٰ تھام کر
یاد میں تیرے مرا ہو ختم دم — نزع کے سخت باد میں رب دوام

مناجات دیگر بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی میں ہوں بندہ بس گنہگار — کہ بھاگا در سے تیرے دن بہ دن دور — نہ آسودہ ہوا ہرگز ذرا میں
الٰہی نفس شیطان نے ستایا — نچایا تھا جہاں رستہ بتایا — پڑا اب تیرے در پر آ بے آسرے
الٰہی ہر طرف سے پھر پھرا کے — نہیں قادر الٰہی کوئی تجھسا — نہیں عاجز الٰہی کوئی مجھسا
الٰہی تو شہنشاہ ہمان ہے — الٰہی دوسرا تجھسا کہاں ہے — نہیں تجھسا کوئی مجھسا
الٰہی تو غنی میں بے نوا ہوں — الٰہی شاہ تو ہے میں گدا ہوں — الٰہی تو کریم اور میں گنہگار
الٰہی تو قوی اور ناتوان میں — خداوندا کہاں تو اور کہاں میں — کیا پیدا تھا مجکو ساز و اوار
الٰہی میں کروں غم کس سے اظہار — الٰہی کون ہے میرا مددگار — تواب وہ کر جو ہے تجکو سزاوار
الٰہی میں ہوں سب محتاج تیرے — الٰہی کمتر بندگان جان — الٰہی کر مری مشکل تو آسان
الٰہی بخش دے اپنے کرم سے — بخش دے دین اور دنیا کے غم سے — الٰہی بخش دے ماں باپ میرے
الٰہی آسرا رکھتا ہوں تیرا — تو کر دے خاتمہ بالخیر میرا — الٰہی خیر کی صورت سے نصرت
نہ رکھوں کچھ غرض شاہ و گدا سے — جو کچھ چاہوں سو چاہوں تجھ خدا سے — الٰہی ترکِ دنیا جب کروں میں — تری ہی یاد میں آخر مروں میں
الٰہی عشق میں احمد کے کر چور — الٰہی دردِ عشقِ مصطفیٰ دے — پھر اوسکے وصل کی مجکو دوا دے
الٰہی سینہ بریاں عطا کر — الٰہی دیدۂ گریاں عطا کر — لگا دے گھاٹ سے میرا سفینہ
الٰہی موت میں جب یاں سے نرالا — تو میری گور میں کر دے اوجالا — الٰہی آگ سے دوزخ کی امان دے — الٰہی جنتِ اعلیٰ مکان دے

مشکوٰۃ + منہیات + وغیرھا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا

اے مسلمانو نہ ہو مانند اون لوگوں کے کہ ایذا دی انھوں نے موسیٰ کو پس پاک کیا خدا تعالیٰ نے اوسکو اوس چیز سے کہ کہتے تھے اور تھا موسیٰ نزدیک خدا کے باآبرو یعنی موسیٰ وقت غسل کے ستر کرتے تھے بنی اسرائیل کے جاہلوں نے کہا آدرہ ہے یعنی بیضے انکے بھولے ہوئے ہیں ایک روز بحسب اتفاق کے پانی کے کنارے پر نہا رہے تھے اور کپڑے اپنے پتھر پر رکھدیے تھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ پتھر روان ہوا اور موسیٰ پتھر کے پیچھے دور سے یہاں تک کہ ایک جماعت نے بنی اسرائیل میں سے اوسکو ننگا دیکھا اور کہا اُدرہ نہیں رکھتے ہیں اور اُدرہ انتفاخ خصیہ کو کہتے ہیں واللہ اعلم + فتح اے ایمان والو توبہ کرو ایسے جھوٹوں نے ستایا موسیٰ کو پھر جب عیب دکھایا اوسکو اللہ نے انکے کہنے سے اور تھا موسیٰ اللہ کے ہاں آبرو رکھتا + تفسیر یعنی تھے موسیٰ جاہ و قدر رکھتے اللہ کے نزدیک کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ تھے موسیٰ نصیبہ ور اللہ کے نزدیک نہیں مانگتے تھے کچھ مگر کہ دیتا تھا اونکو اللہ اور کہا حسن نے تھے موسیٰ مستجاب الدعوات اور بعضوں نے کہا تھے محب و مقبول اور مراد یہ ہے کہ اے مومنو تم میرے پیغمبر محمد کو ایذا مت دو جیسے کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کو ایذا دی تھی اور اختلاف کیا ہے مفسروں نے کہ موسیٰ کو ایذا کیا دیتے تھے

بعضون نے تو یہ نقل کی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موسیٰ تھے شخص باحیا چھپانے والے اپنے بدن کو کہ نہین دیکھاتے تھے اپنی جلد مین سے کچھ مارے حیا کے پس ایذا دی اونکو بعضے بنی اسرائیل نے کہا نہین اتنا چھپائے رکھتے ہین یہ اپنے بدن کو مگر بسبب عیب کے کہ اونکی جلد مین ہے یا تو برص ہے یا بیضے پھوٹے ہوئے ہین اور یا کچھ اور آفت ہے اور اللہ تعالی نے چاہا کہ بری کرے اونکو اوس چیز سے کہ کہتے تھے وہ پس گوشے مین گئے موسیٰ ایک روز تنہا اور رکھے کپڑے اپنے ایک پتھر پر پھر نہانے پس جب فارغ ہوئے متوجہ ہوئے اپنے کپڑون کی طرف تاکہ پہنین اور پتھر بھاگا اونکے کپڑے لیکر پس موسیٰ اپنا عصا لے کر پتھر کے پیچھے دوڑے یہ کہتے ہوئے ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ یعنی میرے کپڑے اے پتھر یہان تک کہ پونچھطرف ایک جماعت کے بنی اسرائیل مین سے پس دیکھا اونھون نے اونکو کہ بھلی چنگی ہے جلد اونکی اور کچھ علت نہین رکھتے اور ٹھہر گیا پتھر پس لیے موسیٰ نے کپڑے اپنے اور پہننے اور شروع کیا مارنا پتھر کو عصا سے پس قسم ہے اللہ کی کہ بلاشبہ پتھر مین البتہ نشان پڑگئے مارنے سے تین یا چار یا پانچ پس یہ ہے مراد اللہ کے قول سے یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا الخ اور بعضون نے کہا کہ ایذا دینی اونکی موسیٰ کو یہ تھی کہ جب ہارون نے تیہ مین وفات پائی تو بعضے مفسدون نے حضرت موسیٰ کو تہمت لگائی کہ حضرت ہارون کو جنگل مین لے جاکر مار آئے تاشریک ریاست زمین پھر اونکا جنازہ آسمان سے نظر آیا اور اونکی آواز آئی کہ مین اپنی موت سے مرا ہون پس بری کیا اونکو اللہ نے اوس چیز سے کہ کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ ایذا یہ تھی کہ قارون نے ایک عورت کو کچھ دینا کیا تھا کہ لوگون کے سامنے موسیٰ کو تہمت زنا کی لگا تاکہ مجھسے کیا ہی پس اوسنے وقت بہتان لگانے کے حکم الٰہی سے برا بھلا موسیٰ کی ظاہر کی اور حضرت کی ایذا دینی یہان یہ تھی کہ کہا ابو وائل نے کہ سنا مینے عبداللہ کو کہ کہا تقسیم کیا آنحضرت صلعم نے کچھ یعنی مال غنیمت پس کہا ایک شخص نے کہ اس تقسیم مین نہین ارادہ کی گئی ہی رضامندی اللہ تعالی کی پس آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور یہ خبر دی سینے آپ کو پس غصے ہوئے آنحضرت صلعم یہان تک کہ دیکھا مینے اثر غصے کا آنحضرت صلعم کے چہرۂ مبارک مین پھر فرمایا رحم کرے اللہ موسیٰ کو البتہ تحقیق ایذا دیے گئے زیادہ اس سے پھر صبر کیا ✦ **معالم ✦ تنبیہ** ✦ اس سے معلوم ہوا کہ بعضے شخص انبیا علیہم الصلوۃ والسلام سے ایسی بے ادبی کرنے مین نہ چوکتے تھے تو اب اوروں کی کیا حقیقت ہی اب جو کوئی کسیکے ہاتھ یا زبان سے ایذا پاوے تو اسمین غور کرکے صبر کرے **شعر** قِيْلَ اِنَّ الْاِلٰهَ دُوْوَكَدٍ ✦ قِيْلَ اِنَّ الرَّسُوْلَ قَدْ كَذَبَا ✦ مَا نَجَا اللّٰهُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا ✦ عَنْ لِّسَانِ الْوَرٰى فَكَيْفَ اَنَا ✦

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○

ای مسلمانون ڈرو تم خدا سے اور کہو بات استوار تاسنوارے واسطے تمہارے عمل تمہارے اور بخشدے واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور جو کوئی کہا مانے خدا اور رسول اوسکے کا پس تحقیق وہ مراد کو پونہچا مراد کو پونہچنا بڑا ✦ **فتح** ای ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی کہ سنوارے تمکو تمہارے کام اور بخشے تمکو تمہارے گناہ اور جو کوئی کہے پر چلا اللہ کے اور اوسکے رسول کے اوسنے پائی بڑی مراد ✦ **تفسیر** ✦ سَدِيْدًا کے معنی ابن عباس رضہ نے کہے صَوَابًا اور قتادہ نے کہے عَدْلًا اور حسن نے کہے صِدْقًا اور بعضون نے کہا مُسْتَقِيْمًا اور عکرمہ سے کہا قول سَدِيْد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہی اور مراد منع کرنا لوگون کا ہی اوس چیز سے کہ جھڑ چکا تھا اونھون نے زینب کے معاملے مین بغیر عدل و صواب کے اور رغبت دلانی ہی سیدھی راہ اور

اپنے قول کو ہر باب مین اسلیے کہ محفوظ رکھنا زبان کا اور بات عدل کی کہنی سو ہی تمام بھلائیون کی آور سنوارے الله یعنی قبول کرے نیکیان تمھاری یا توفیق دے تمکو اچھے عملون کی آور کہا مقاتل نے پاک کرے اعمال تمھارے یعنی ریا وغیرہ سے آور بخشے الله یعنی معاف کرے گناہ تمھارے آور معنی یہ ہین کہ ڈر والله سے اور ملاحظہ کر والله کا اپنی زبانون کے محفوظ رکھنے مین اور بات کے درست کہنے مین پس تم اگر کرو گے یہ تو دیگا الله تمکو وہ چیز کہ غایت مطلوب ہی تمھاری کہ وہ قبول کرنا تمھاری نیکیون کا ہی اور ثواب دینا اوپر آور بخشنا تمھارے گناہون کا آور ہر گاہ کہ متعلق کیا ساتھ طاعت کے بڑی مراد پانے کو اس قول اپنے مین وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا تمکو سکے پیچھے لائے اس آیت کو اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ **مل تنبیه** اس آیت کریمہ مین اول تو حکم فرمایا تقوی کرنے کا یعنی ڈرنے کا الله سے کہ اوسکے ڈرسے گناہ نکرے اور جو چیزین کرنے کو فرمائین ہین اونکو بجا لاوے تا بچے عذاب دوزخ سے اور جنت کی نعمتون کو پہونچے اور تقوی کی بہت فضیلتین آئی ہین اور بڑی فضیلت یہ ہی کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو البتہ کفایت کرے اونکو وہ یہ ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی جو کوئی ڈرے الله سے کرتا ہی الله اوسکے لیے جگہ نجات کی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہ سے کہ نہین گمان کرتا ہی انتہی آور یہ جو فرمایا کہ اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو کفایت کرے اونکو مراد یہ ہی کہ اگر تقوی کرین تو البتہ کفایت کرے اونکو طلب رزق سے اور مشقت اوٹھانے سے بیچ اسباب اوسکے کہ چنانچہ متواتر ہی بعض مشائخ کا کہ ہر قوم کا حرفہ ہی اور حرفہ ہمارا التقوی اور توکل ہی آور حضرت ابو بکر صدیق رضی سے منقول ہی کہ فرمایا اونھون نے کہ اندھیریان پانچ ہین اور چراغ انکے لیے بھی پانچ ہین محبت دنیا کی اندھیری ہی اور چراغ اوسکا تقوی ہی آور گناہ اندھیری ہی اور چراغ اوسکا توبہ ہی آور قبر اندھیری ہی اور چراغ اوسکا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی آور آخرت اندھیری ہی اور چراغ اوسکے لیے عمل صالح ہی آور صراط ظلمت ہی اور چراغ اوسکا یقین ہی آور پھر حکم فرمایا سیدھی بات کہنے کا کہ جس سے گناہ نہ لازم آوے یہ بھی بڑے کام کی بات ہی اس لیے کہ اکثر گناہ کا کلام کرنے ہی سے لازم آتے ہین پس آدمی کو چاہیے کہ ایسی بات نہ نکالے مونہہ سے کہ فردائے قیامت کو اوس سے ندامت اوٹھاوے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص حاضر ہوا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ نصیحت کر مجکو اور مختصر کر مجکو یعنی بات تھوڑی سی ہو اور فائدہ مند بہت پس فرمایا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے کہ جب کھڑا ہووے تو اپنی نماز مین تو پڑھ نماز رخصت کرنے والے کی سی یعنی مانند اوس شخص کے کہ چھوڑنے والا ہی ماسوی الله کو یعنی خلق کو یا مراد یہ ہی کہ اوسکے بعد اور نماز نہو اور قاعدہ یون ہی کہ اچھی ملاقات انسان بڑے اشتیاق سے کرتا ہی آور نہ بول تو وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو یعنی قیامت کو اپنے رب کے آگے آور قصد کرنا اسیدی کا اوس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہی یعنی مال کی منع کر آور آیا ہی کہ حضرت لقمان سے کسینے پوچھا کہ کس چیز نے پونہچایا تمکو اس مرتبے کو کہ دیکھتے ہین ہم مراد رکھتا تھا بزرگی کہا حضرت لقمان نے کہ سچ بات نے اور ادا کے امانت نے اور چھوڑ دینے فائدہ بات کے نے اور عرض کیا گیا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سے کہ کون آدمی افضل ہی فرمایا ہر مخموم القلب سچا زبان کا عرض کیا گیا سچا زبان کا تو جانتے ہین ہم اوسکو پس کیا ہی مخموم القلب فرمایا کہ وہ ہی پاک متقی کہ نہین ہی گناہ اوسپر اور نہ ظلم اور نہ کینہ اور نہ حسد آور فرمایا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے چار خصلتین ہین کہ جب ہووین تجھ مین پس نہین ضرر ہی تجھکو دنیا کے فوت ہونے سے محافظت امانت کی آور سچ بات آور نیک طبیعت آور پرہیزگاری لقمے مین کہ حرام نہو اور زیادہ حاجت سے نہو اور بہت بکھاوے

آور پھر فرمایا کہ جو اطاعت کرے الله کی اور اوسکے رسول کی اوسنے بڑی مراد پائی پس اس سے معلوم ہوا کہ فلاح دارین الله

ورسول کی اطاعت ہی مین ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگون نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف جنت کے اور دور کرے تمکو دوزخ سے مگر تحقیق جو مینے حکم کیا ہی تمکو ساتھ اوسکے اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو دوزخ سے اور دور کرے تمکو بہشت سے مگر تحقیق جو منع کیا مینے تمکو اوس سے اور تحقیق روح الامین یعنی جبرئیل نے پھونکا میرے دل مین یعنی وحی خفی لاکے کہ تحقیق کوئی نفس نہین مرے گا یہان تک کہ پورا لیلے رزق اپنا یعنی پس صبر کرے کہ بغیر رزق مقدر کے نہین مرے گا آگاہ ہو پس ڈرو اللہ سے اور میانہ روی کرو یعنی کمی زیادتی نکرو طلب رزق مین یعنی بطور شرع کے حاصل کرو اور نہ باعث ہو تمکو دیر کر پہونچنا رزق کا یہ کہ طلب کرو اوسکو ساتھ گناہون اللہ کے یعنی اگر رزق حلال پہونچنے مین دیر ہو تو رزق حرام طلب کرو پس تحقیق نہین ہاتھ آتی ہی وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ہمہ یعنی رزق حلال مگر بسبب طاعت اوسکی کے انتہی پس ہر شخص کو چاہیے کہ خواہش نفسانی اپنی کا تابع نہو اور آرزو مین زندگانی دنیا فانیہ کی چھوڑکر ہر امر مین مطیع اللہ و رسول کا ہو اور فکر اوس گھر باقی کے سنوارنے کی کرے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت ڈرانے والی اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر خواہش نفسانی ہی اور دراز کی آرزو سے زندگانی کی پس اپر خواہش نفسانی روکتی ہی حق سے اور اپر دراز کی آرزو سے زندگانی کی پس بھلا دیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کو پیٹھ کیے ہوئے چلی جاتی ہی اور یہ آخرت کو پیٹھ کیے ہوئے چلی آتی ہی اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے تابعدار ہین پس اگر سکو تم یہ کہ نہو تابعدار دونیا کے سے تو پس کرو واسطے یہ کہ بلاشبہہ تم آجکے دن عمل کے گھر مین ہو اور نہین حساب اور تم کل کو دار آخرت مین ہوگے اور نہین عمل ہوگا وہان ۱۲ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو بلاشبہہ دنیا اسباب موجود ہی کھاتے ہین اوس سے نیک و بد آگاہ ہو اور تحقیق آخرت وقت سچا ہی اور حکم کریگا اوسمین بادشاہ قادر آگاہ ہو اور تحقیق تمام بھلائیان کھسی بہشت مین ہین آگاہ ہو اور تحقیق تمام برائیان کھسی دوزخ مین ہین آگاہ ہو پس عمل کرو اور تم اللہ تعالی کی طرف سے خوف پر ہو یعنی خوف ہی حساب و عذاب کا اور نہ قبول ہوتے بندگی کا اور جان لو کہ تم پر پیش کیے جاوینگے عمل تمھارے پس جو کوئی کرے برابر ذرے کے بھلائی دیکھے گا اوسکو اور جو کوئی کرے برابر ذرے کے برائی دیکھے گا اوسکو ۱۲ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نکلتا آفتاب مگر کہ اوسکے دونون طرف دو فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سنتے ہین خلائق کو سوائے جن و انس کے کہ ای لوگون آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کرے یاد الہی سے ۱۲

مشکوۃ منبہات

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِينَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

ع ۱۵

تحقیق روبرو کیا تھا ہمنے امانت کو یعنی استعداد تکلیف کو ساتھ اوامر و نواہی کے واللہ اعلم آسمانون پر اور زمین پر اور پہاڑون پر پس قبول نکیا کہ اوٹھاوین اوسکو اور ڈرے اوس سے اور اوٹھایا اوسکو آدمی نے تحقیق وہ ہی ستمگار نادان یعنی بالفعل عدالت و علم نہین رکھتا اور قابلیت اوسکی رکھتا ہی واللہ اعلم تا ہو آخر کار وہ کہ عذاب کرے خدا تعالی منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور شرک کرنے والون کو اور شرک کرنے والیون کو اور ساتھ رحمت کے رجوع کرے اللہ مسلمان مردون پر اور مسلمان عورتون پر اور ہی خدا بخشنے والا مہربان ۱۲ فتح ہمنے دکھائی امانت آسمانون کو اور زمین کو اور پہاڑون کو پھر سینے قبول نکیا

کہ اوسکو اوٹھالین اور اوس سے ڈر گئے اور اوٹھالیا اوسکو انسان نے یہ ہی بڑا بے ترس نادان تا عذاب کرے اللہ منافق
مردون کو اور عورتون کو اور شرک والے مردون کو اور عورتون کو اور معاف کرے اللہ ایمان دار مردون کو اور عورتون کو اور ہی
اللہ بخشنے والا مہربان ✣ **تفسیر** ✣ مراد امانت سے طاعتین فرض ہین کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالی نے اپنے بندون پر اونکو
اونکو آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر بنا برابر اسکے کہ وہ جب ادا کرین اونکو ثواب دے اونکو اور اگر ضائع کرین اونکو عذاب کرے
اونکو یہ صحیح تو قول ابن عباس کا ہی اور کہا ابن مسعود نے کہ امانت نمازین ہین اور دینا زکوۃ کا اور روزے رمضان کے اور حج کرنا بیت اللہ کا
اور سچی بات اور ادا کرنا دین کا اور عدل کرنا میانہ اور ترازو مین اور اشد ان سب سے امانتین ہین اور کہا مجاہد نے امانت فرض
اور حدود دین کی ہین اور کہا ابو العالیہ نے کہ امانتین وہ چیزین ہین کہ حکم کیے گئے اونکے کرنے کا اور منع کیے گئے اونکے کرنے سے
اور کہا زید بن اسلم نے وہ روزہ ہی اور غسل جنابت اور جو کچھ کہ پوشیدہ ہی شرائع سے اور کہا عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے
کہ اول جو پیدا کیا اللہ نے انسان مین فرج یعنی ستر اوسکا ہی اور کہا یہ امانت ہی کہ امانت رکھی ہینے تم دونون کے پاس یعنی مرد
وعورت کے پاس پس فرج امانت ہی اور کان امانت ہی اور آنکھ امانت ہی اور ہاتھ امانت ہین اور پانون امانت ہین وَكَانَ
لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ یعنی جن جن چیزون کے لیے یہ اعضا پیدا کیے ہین اونھین مین صرف کرین بے محل صرف کرنا خیانت
ہی مثلاً فرج یعنی ستر کو پیدا کیا کہ حفظ حلال سے اونکو کام مین لاوین جو حرام کاری یا اغلام یا چپٹی بازی کرے اوسنے خیانت کی اسی
طرح کان امانت ہین کہ اونسے ذکر اللہ اور حق باتین اور مباح ضروری سنین جو اونسے غیبت اور کہانی اور جھوٹی باتین اور
باجے گاجے وغیرہ ذالک گناہ کی چیزین سنے اوسنے خیانت کی اور اسی طرح اور اعضا مین سمجھ لینا چاہیے پس جسنے خیانت
کی ان امانتون مین اوسکا ایمان پورا نہین اور کہا بعضون نے کہ وہ امانتین لوگون کی ہین اور وفا کرنا عہدون کا پس حق
ہی مومن پر یہ کہ نہ دغا بازی کرے مومن سے اور نہ ذمی سے کسی چیز تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اور یہ روایت ضحاک کی ہی ابن
عباس سے فرض کی اللہ نے یہ امانت اور پیش کیا آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر یہ قول ابن عباس کا ہی اور ایک جماعت
کا تابعین مین سے اور اکثر اہل سلف سے اور فرمایا واسطے اونکے کہ کیا اوٹھاتے ہو تم اس امانت کو ساتھ اوس چیز کے کہ اسمین ہی
کہا اونھون نے اور کیا ہی اسمین فرمایا اگر نیکی کرو گے جزا دیے جاؤ گے اور اگر نافرمانی کرو گے عذاب دیے جاؤ گے کہا اونھون نے نا ہی ہمارے
ہم تابعدار ہین تیرے امر کے نہین چاہتے ہم ثواب اور نہ عذاب اور کہا اونھون نے یہ از راہ خوف اور تعظیم دین خدا کے لگا نہ ادا
کر سکین تو خرابی ہی ذرا سی نافرمانی اور مخالفت کے اور تھا یہ پیش کرنا اونہی از راہ تخییر کے نہ لازم کرینگے اور اگر لازم کرتا اللہ اونپر تو
نہ ارہتے اوسکے اوٹھانے سے کیون کہ جہادات سارے جھکنے والے اور طیع ہین اللہ تعالی کے لیے اور سجدہ کرنے والے ہین جیسے کہ فرمایا
اللہ عزوجل نے آسمانون اور زمین کے لیے اِئْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ اور فرمایا پتھرون کے لیے
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اور فرمایا اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ اور کہا بعضے اہل علم نے کہ پیدا کی اللہ عزوجل نے اونمین
عقل وفہم اوسوقت کہ پیش کی اونپر امانت یہان تک کہ سمجھے وہ خطاب کو اور جواب دیا جو کچھ کہ دیا اور کہا بعضون نے کہ مراد پیش کرنے
سے آسمان و زمین پر پیش کرنا ہی اہل آسمان و زمین پر کہ پیش کیا اوسکو اونپر کہ اون مین تھی جنس ملائکہ سے اور اول صحیح تر ہی اور وہی ہی قول
علما کا اور اوس سے ڈر گئے یعنی امانت سے کہ اگر نہ ادا کر سکینگے تو لاحق ہوگا عذاب اور اوٹھالیا اوسکو انسان نے یعنی آدم علیہ
السلام نے پس کہا اللہ تعالی نے اے آدم بلاشبہ پیش کی امانت آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر پس نہ اوٹھا سکے وہ پس کیا تو لیگا

اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی کہا آدم نے اور کیا ہی اوسمین فرمایا اگر نیکی کریگا تو جزا دیا جاویگا اور اگر برائی کریگا عذاب دیا جاویگا پس اوٹھانے لگا اوسکو آدم پس کہتا رہ گیا درمیان دونون کانون اور کندھون کے فرمایا اللہ عزوجل نے اوپر جبکہ اوٹھایا تو نے پس دکر دونگا مین تیری اور گردانونگا تیری بنانی کے لیے پردہ جبکہ ڈریگا تو دیکھنے سے طرف اوس چیز کے کہ نہین حلال تیرے لیے پس ڈالا اوسپر پردہ اور فرمایا کہ گردانون گا مین تیری زبان کے لیے دو کلے اور بند یعنی دانت و ہونٹ پس جب ڈریگا تو تو بند کردون گا زبان اور گردانون گا تیرے ستر کے لیے لہاس پس کھولنا نہین اوسکو اوس چیز پر کہ حرام کی سینے تجیر کہا مجاہد نے پس تھا عرصہ درمیان اوٹھانے امانت کے اور درمیان نکالے جانے اونکے جنت سے مقدار اوس عرصے کے کہ درمیان ظہر اور عصر کے ہی اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا اونھون نے کہ صورت دی گئی امانت مانند ایک پتھر کے ٹکڑے پڑے ہوئے کے اور بلائے گئے آسمان زمین اور پہاڑ طرف اوسکے پس نزدیک آئے اوسکے کہنے لگے کہ نہین طاقت رکھتے ہم اسکے اوٹھانے کی اور ٹلے آدم بغیر بلائے ہوئے اور ہلایا اوسنے تحقیق کو اور عرض کیا کہ اگر حکم فرمائے تو اوسکے اوچھالنے کا تو اوٹھالون اوسکو پس کہا آسمان زمین نے کر اوٹھالے پس اوٹھایا آدم نے اوسکو کہ تک پھر رکھدیا اوسکو اور فرمایا اللہ تعالی نے ٹھہرا رہ یہان اور جان لے کہ یہ امانت تیری گردن پر اور تیری ذریت کی گردن پر ہی بعد تیرے روز قیامت تک اور ہی انسان بے ترس نادان بیخ کہا ابن عباس نے کہ ظلم کرنے والا ہی اپنے نفس پر بسبب اوٹھانے امانت کے نادان واسطے امر اللہ کے اور امانت کے کہ اوٹھائی اور کہا کلبی نے جسوقت کہ نافرمانی کی آدم نے اپنے رب عزوجل کی تھا نادان نہین جانتا تھا کہ کیا ہی عذاب بیچ ترک امانت کے اور کہا ضحاک وغیرہ نے اہل معانی مین سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ یہ کہ اللہ تعالی نے امین پکڑا آدم کو اور اونکی اولاد کو ایک چیز پر اور امین پکڑا آسمانون اور زمین کو ایک چیز پر پس امانت بنی آدم کے حق مین طاعت ہی اور ادا کے فرائض اور امانت آسمانون اور زمین کے حق مین خضوع اور فرمان برداری ہی واسطے اوس کام کے کہ پیدا کیے گئے اوسکے لیے پس معنی فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا کے یہ ہین کہ ادا کی اونھون نے امانت کہا جاتا ہی کلام عرب مین فُلَانٌ لَمْ يَحْمِلِ الْاَمَانَةَ یعنی نہین خیانت کی امانت مین وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ یعنی خیانت کی انسان نے امانت مین کہا جاتا ہی فُلَانٌ حَمَلَ الْاَمَانَةَ یعنی گناہ کیا امانت مین بسبب خیانت کے فرمایا اللہ تعالی نے اور البتہ اوٹھاوینگے بوجھ گناہ اپنے کے اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا نقل کیا گیا حسن سے بنابر اس تاویل کے کہ اونھون نے کہا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ یعنی کافر و منافق نے خیانت کی امانت مین اور قول سلف کا اوپر مذکور ہو چکا اور تاکہ عذاب کرے اللہ الخ یعنی بسبب اسکے کہ خیانت کی اونھون نے امانت مین اور توڑ ڈالا عہد اور پھیرے اللہ مومن مرد و نہار اور مومن عورتون پر یعنی ہدایت دے اونکو اور رحم کرے اونپر بسبب اسکے کہ ادا کی اونھون نے امانت اور کہا ابن قتیبہ نے یعنی پیش کی ہمنے امانت تاکہ ظاہر ہو نفاق منافق کا اور شرک مشرک کا پس عذاب کرے اونکو اور ظاہر ہو ایمان مومن کا پس رجوع کرے اوسپر ساتھ رحمت اور مغفرت کے اگر ہو جاوے اوس سے تقصیر بعضی طاعات مین یعلم معلوم ہوا امانت سے طاعت اللہ تعالی کی ہی اور مراد امانت کے اوٹھانے سے خیانت ہی کہا جاتا ہی فلانا حامل ہی امانت کا اور متحمل ہی اوسکا یعنی نہین ادا کرتا امانت کو طرف صاحب امانت کے تاکہ زائل ہو اوسکے ذمے سے اسلیے کہ امانت گویا کہ سوار ہی امین پر اور وہ اوٹھانے والا ہی اوسکا اور اسی لیے کہا جاتا ہی رَكِبَتْهُ الدُّيُوْنُ وَلِيْ عَلَيْهِ حَقٌّ پس جبکہ ادا کی امانت نہین باقی رہی سوار اوسپر اور نہ امین اوٹھانے والا اوسکا رہا یعنی ان بڑے بڑے جرائم نے کہ آسمان اور زمین اور پہاڑ مین

تابعداری کی اللہ کے حکم کی جیسے کہ لائق ہی اونکے لیے اور ہوا کرتی ہی جمادات سے کہ جو شنیدن و اردہ آلہی مین بات کرنی اونسے منظور ہوتی ہی بجالاتے ہین جیسے آسمان کی گردش اور زمین مین کھیتی ہونی اور درختون کا کھڑے رہنا اور پہاڑون کا بجائے خود قائم رہنا وغیرذلک جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ اور خبردی کہ آفتاب اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے سجدہ کرتے ہین اللہ کو اور فرمایا وَاِنْ مِّنْ حِجَارَةٍ لَّمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اور اسپر انسان بس نہین ہی حال اسکا عاقل کے بجالانے مین اور فرمان برداری کے کرنے مین اوامر آلہی کے اور نواہی اوسکے کے حال انکا وہ حیوان عاقل ہی مساوی تکلیف کا مانند حال اس جمادات کے اوس چیز مین کہ لائق ہی اونکے قسم انقیاد وغیرہ سے اور یہی معنی ہین قبول اللہ تعالی کے فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا یعنی نہ خیانت کی اوس امانت مین اور ادا کیا اوسکو وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا یعنی ڈرے خیانت کرنے سے اوسمین وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ یعنی خیانت کی انسان نے اوسمین اور نہ ادا کیا اوسکو اور ہی انسان ظالم یعنی بسبب ترک کرنے ادا کے امانت کے اور جہول بسبب خطا کرنے اوسکے کے اوس چیز سے کہ نیک کرے اوسکو باوجود قدرت رکھنے کے اوسپر اور ردہ ادا کے امانت ہی گمان ہی جاج نے کہ کافر اور منافق نے خیانت کی اور نہ اطاعت کی اور جنسے اطاعت کی انبیا اور مومنین ہین سے پس نہین کہا جاویگا کہ ہی وہ مظلوم جہول ۱۲ منہ

۵۱ الحمد ون لا یکون کلا یہی اور لکھا جاتا ہے ۱۲

سُوْرَةُ السَّبَا مَكِّيَّةٌ غَيْرُ رُبَّمَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ

سب تعریف خدا کے لیے ہی کہ اوسکے ہاتھ مین ہی جو کچھ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہی اور اوسکے لیے ہی تعریف آخرت مین اور وہ ہی باحکمت آگاہ ۞ فتح ۞ سب خوبی اللہ کی ہی جسکا ہی جو کچھ ہی آسمان مین اور زمین مین اور اوسکی تعریف ہی آخرت مین اور وہی ہی محکمتون والا یعنی ساتھ تدبیر کرنے اوس چیز کے کہ آسمان اور زمین مین ہی جاننا یعنی اپنے مخلوق کو ۞ تفسیر ۞ اس سورت کا نام ہی سورہ سبا یہ نام اسلیے اسکا مقرر ہوا کہ اسمین قصہ مذکور ہی قوم سبا کا چنانچہ وہ قصہ بیان ہووینگا بیچ تفسیر آیت لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ الخ کے اور یہ سورت مکی ہی اوتری ہی بعد سورہ لقمان کے آیتین اسکی چون ہین اور کلمات اسکے آٹھسو تراسی اور حروف اسکے تین ہزار پانسو بارہ اور رکوع اسکے چھ اور اسکو بعد سورہ احزاب کے اسلیے لکھا کہ وہ ختم ہوئی اس آیت پر لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور یہ شروع ہوئی ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ کر اور یہ وصف لائق ہی اوس حکم کے اسلیے کہ ملک عالم اور قدرت تامہ تقاضا کرتی ہی اسکو کہ جسکو چاہے عذاب کرے اور جسکو چاہے بخشے اور رحم کرے اوسپر اور دوسرے یہ کہ آخر سورہ احزاب کے ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور اس سورت کی دوسری آیت تمام ہوئی ہی وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ پر اور اوسمین مذکور ہی کفار کی جاعتون کا کہ اللہ تعالی نے تو اونپر ایسی نعمت نازل فرمائی کہ رسول رحمۃ للعالمین بھیجا اور وہ ایسے ناشکرے تھے کہ کچھ اونکی قدر نہ جانی اور درپے ایذا رسانی اور مقابلے کے ہوئے آخر کو خراب ہوئے اور اسمین قوم سبا کا مذکور ہی کہ اونھون نے قدر اللہ تعالی کی نعمتون کی نہ جانی آخر تباہ و برباد ہوئی اور بہت سی وجہین مناسبت کی نکل سکتی ہین اگر غور کرے تو آگے مذکور ہوتی ہی تفسیر الحمد للہ الخ کی کہ جنتی تعریف ہین یعنی جو کوئی کسی شخص کی باسی

چیزکی تعریف کرتا ہی وہ سب اللہ ہی کے لیے ہین کہ جسکے ملک اور مخلوق اور تصرف مین ہی جو کچھ کہ آسمانون اور زمینون مین ہی بس ہی وہ لائق اسکے کہ تعریف کیا جاوے ظاہر و پوشیدہ اور پھر عام کے بعد خاص فرمایا کہ اوسکے لیے تعریف ہی آخرت مین یعنی جیسے کہ ہی تعریف اوسکے لیے دنیا مین اسیلیے کہ نعمتین دارین مین مولی ہی کی طرف سے ہین مگر یہ کہ حمد یہان اجب ہی اسلیے کہ دنیا دار تکلیف ہی اور وہان واجب نہین واسطے نہونے تکلیف کے اور بعضون نے کہا کہ حمد آخرت مین وہ حمد کرنی اہل جنت کی ہوگی بسبب سرور و چین اور ملنے اجر عظیم کے کہ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ + مد + معالم + وغیرہ + دنیا مین ظاہر اور کسیکی بھی تعریف ہوتی ہی کہ وہ پردہ ہی اللہ کے فعل کا آخرت مین پردہ نہین جو ہی سو اوسکی طرف سے + مو +

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝

جانتا ہی جو کچھ کہ داخل ہوتا ہی زمین مین اور جو کچھ کہ نکلتا ہی اوسمین سے اور جو کچھ کہ اوترتا ہی آسمان سے اور جو کچھ کہ چڑھتا ہی اوسمین اور وہ ہی مہربان بخشش کرنے والا + فتح + جانتا ہی جو پیٹھتا ہی زمین مین یعنی اموات اور دفائن اور پانی اور جو نکلتا ہی اوس سے یعنی روئیدگی اور کانون کی چیزین اور مردے حشر کو اور جو اوترتا ہی آسمان سے یعنی مینہ اور طرح طرح کی برکتین اور ملائکہ اور کراماً کاتبین اور جو چڑھتا ہی آسمان مین یعنی ملائکہ اور اعمال بندون کے اور دعا اور ارواح مردون کی اور وہی ہی رحم والا کہ اوتارتا ہی وہ چیز کہ محتاج ہوتے ہین اوسکے بخشتا ہی یعنی گناہ + تنبیہ + اوس پاک پروردگار کی تعریفین بیشمار مین کچھ بسا سبت مقام کے واسطے سرور قلب کے لکھی جاتی ہین فرمایا اللہ تعالی نے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اور فرمایا هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ نظم

الٰہی ترا نام کیا خوب ہی	کہ ہر جان کو وہی مرغوب ہی	اوسی سے ہی ہر دل کو آرام و چین	وہی سب زمانون کا ہی ربّ زمین
زبان کس طرح حمد تیری کرے	کہی تو تو ادراک سے بھی پرے	بڑائی تری مین بیان کیا کرون	کہان تو ترے لوگ ہین سرنگون
ہمین بس یہی تیرا ادراک ہی	کہ بیشک تو ہر عیب سے پاک ہی	ترے جوڑ کے بھرکا اسی و دود	حباب اُسکو شک ہی جو خبر کبود
تری ذات مین منحصر ہی کمال	تجھی مین ہی شان جلال و جمال	بڑائی کا تو ہی سزاوار ہی	کہ ہر چیز کا تو ہی مختار ہی
بڑا تو ہی ہی اور سب ہیچ ہین	خیالات کے سارے رہ پیچ ہین	تو ہی خالق ہر مکان و مکین	تو ہی بادشاہ زمان و زمین
تو ہی مالک الملک ہی اے کریم	کہ ہی ذات تیری جواد و عمیم	ترے جوڑ کے ہین ہمسہ نظیر	ترا فوز اون سب مین ہی جلوہ گر
وہ موتی سے بچرے ہین اوسمین تمام	کہ حیران ہو ہو کے سب خاص و عام	تعجب سے کہتے ہین چھوٹے بڑے	حباب سیمین ہین موتی جڑے
ترا حسن جب نور افشان ہوا	بساط زمین اوس سے تابان ہوا	کہین لالہ و گل ہوا اور کانام	کہین تو تو مرجان ہووے لالکام
کہین لعل و یاقوت پایا خطاب	یہ سب ذرہ ہین اور تو آفتاب	آپ کے اپنی تعریفین بیان فرماکر گویا بیان فرماتے ہین	

کہ باوجودیکہ ہم ایسی ایسی صفتین رکھتے ہین اور ہمیشہ ہمکو سنکر لوگ عاجز جانتے ہین قیاست وحشر کے بارے مین ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ

عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ۝
لِيَجْزِيَ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

اور کہا کافروں نے نہیں آوے گی ہمارے قیامت کہہ ہاں قسم ہے پروردگار میرے کی البتہ آوے گی تمھارے پاس ایسا پروردگار کہ جاننے والا پوشیدہ کا ہی غائب نہیں ہوتے اوس سے ہم وزن ذرے کے آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہیں چھوٹا اوس سے اور نہ بڑا مگر کہ ثابت ہے کتاب ظاہر میں تاجزا دے اونکو کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے یہ جماعت واسطے اونکے ہے بخشش اور روزی گرامی + **فتح** اور کہنے لگے منکر یعنی قیامت کے نہ آویگی ہمپر وہ گھڑی یعنی قیامت تو کہہ کیوں نہیں قسم ہے میرے رب کی البتہ آویگی ہمپر جیسے جاننے والے کی غائب نہیں ہو سکتا اوس سے کچھ ذرہ بھر آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور کوئی چیز نہیں زمین سے چھوٹی اور نہ اوس سے بڑی جو نہیں ہے کھلی کتاب میں یعنی لوح محفوظ میں قیامت اس واسطے آنی ضرور ہے تا بدلا دیوے اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام وہ جو ہیں اونکو ہے معافی اور روزی عزت کی یعنی جنت + **موضح** + **تنبیہ** + اس سے معلوم ہوا کہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے ہیں وہ جزا نیک اور روزی عزت کی پاوینگے اور مغفرت ہوگی اونکو پس سبکو چاہیے کہ اپنے مولیٰ کی طاعت میں ہر دم مشغول رہیں اور دنیا کی فکروں سے بچت ہوں اور گناہوں سے بچیں اور توشہ راہ آخرت کا طیار کریں متوقع ہے حضرت علی شے کہ لازم کر اوپنے پر پانچ خصلتیں کہ عمل کر واوپر عبادت کر واللہ کی بقدر جانچنے اپنی کے طرف اوسکے اور رغبت کر دنیا سے بقدر عمر اپنی کے اوسمیں اور گناہ کر واللہ کا بقدر طاقت اپنی کے اوسکے عذاب پر اور رغبت کر توشہ راہ آخرت کا بقدر ٹھہرنے اپنے کے قبر میں اور عمل کر وجنت کے لیے بقدر اوس مدت کے کہ ارادہ رکھتے ہو ٹھہرنے کا اوسمیں + **منہات** +

وَالَّذِينَ سَعَوْ فِي ءَايٰتِنَا مُعٰجِزِينَ أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ۝

اور وہ جنہوں نے کہ سعی کی ہیچ کر دآیات ہماری کے مقابلہ کرتے ہوئے وہ جماعت اونکے لیے ہے عذاب عقوبت درد دینے والے سے + **فتح** اور جو لوگ دوڑے ہماری آیتوں کے ہرانے کو اونکو بلا کی مار ہے دکھ والی + **موضح** + **تفسیر** + مدارک میں اس آیت کے معنی لکھے ہیں اور اون لوگوں کے کہ کوشش کی ہیچ کر دقرآن کے گمان اسکے کہ بھاگ جاوینگے ہمسے یہ لوگ اونکے لیے عذاب درد دینے والا ہے سب سے بدتر عذاب + **فتح**

وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝

اور دیکھتے ہیں یعنی جانتے ہیں وہ لوگ کہ دیا گیا ہے اونکو علم اوس چیز کو کہ اوتاری گئی تیرے پروردگار کی جانب سے یعنی قرآن راست اور راہ بتانے والی طرف راہ خدا غالب تعریف کیے گئے کہ + **فتح** + اور دیکھ لیں جنکو ملی ہے سمجھ کہ جو اوترا تیرے رب سے وہی ٹھیک ہے اور سجھاتا ہے راہ اوس زبردست خوبیوں والے کی + **تفسیر** + یعنی اسواسطے قیامت آتی ہے کہ جنکو یقین تھا وہ آنکھوں سے دیکھ لیں + **موضح** + وہ لوگ کہ دیا گیا ہے اونکو علم یعنی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو کہ بعد اونکے آئے ہیں آنحضرت کی امت میں سے یا علماء اہل کتاب کہ جو مسلمان ہوئے مانند عبداللہ بن سلام اور کعب احبار کے اور راہ سے مراد دین خدا ہے + **مل**

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝

اور کہا کافروں نے یعنی قریش نے آپس میں کیا راہ بتاویں ہم تمکو اوپر اوس شخص کے کہ خبر دیتا ہے تمکو کہ جب پارہ پارہ کیے جاؤگے تم نہایت پارہ پارہ ہونا تحقیق تم بیچ پیدائش نئی کے ہوگے + **فتح** + اور کہنے لگے منکر ہم بتاویں تمکو ایک مرد کہ تمکو خبر دیتا ہے جب تم پھٹ کر ہو جاؤ ٹکڑے ٹکڑے تحقیق تم بیچ نیا بنانے کی ہے + **موضح** + **تفسیر** + یعنی کفار آپسمیں کہتے تھے کہ ایک مرد یعنی محمد بعث کے بعد فانی ہونے کی خبر دیتے ہیں + **مل**

أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيدِ ۝

کیا باندھا ہی اللہ پر اوسکو جنون ہی بلکہ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ہین ساتھ آخرت کے ہیچ عذاب کے ہونگے اور ہیچ گمراہی دور کے ہین ✤ فتح ✤ کیا بنالیا ہی اللہ پر جھوٹ یا اوسکو سودا ہی کوئی نہین پر جو یقین نہین رکھتے آخرت کا آفت مین ہین اور صریح غلطی ہین ✤ موضح تفسیر ✤ بہلا قول کافرون کا تھا کہ وہ کہتے تھے کیا اسنے جھوٹ کہا یا اسکو جنون ہی اللہ تعالی نے اونکے قول کو رد فرمایا ساتھ کلام پاک اپنے کے بَلِ الَّذِیْنَ الخ یعنی محمدؐ نے جھوٹ نہین بنایا اور نہ اوسکو جنون ہی کچھ بھی وہ مخبر ان دونون سے ہی بلکہ یہ کہنے والے منکر بعث کے بڑے ہین جنہون نے رد کیا ہی قرآن مین اور اوس چیز مین کہ باعث ہی عذاب کی یعنی گمراہی حق سے اور وہ غافل ہین اوس سے اور یہ بڑے جنونون کا جنون ہی اور گردانا گیا واقع ہونا اونکا عذاب مین قریب واقع ہونے اونکے گمراہی مین گویا کہ یہ دونون مین ایک وقت مین اسلیے کہ ہر گاہ کہ تھا عذاب لازم گمراہی سے گردانے گئے وہ دونون گویا کہ پاس ہین ✤ صلہ ✤

أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ

کیا نہ دیکھا اونھون نے طرف اوس چیز کے کہ آگے اونکے اور جو پیچھے اونکے ہی آسمان اور زمین سے اگر چاہین ہم دھنسا دین اونکو زمین مین یا ڈالین ہم اوپر اونکے ٹکڑا آسمان سے تحقیق ہیچ اس کام کے البتہ نشانی ہی واسطے ہر بندے رجوع کرنے والے کے ✤ فتح ✤ کیا دیکھتے نہین جو کچھ آگے اونکے ہی اور پیچھے ہی آسمان اور زمین سے اگر ہم چاہین دھنسا دین اونکو زمین مین یا گرا دین اوپر اونکے ٹکڑا آسمان سے اسمین شک ہی ہر بندے کو جو رجوع رکھتا ہی ✤ موضح تفسیر ✤ یعنی کیا یہ اتنے ہین کہ نہین دیکھتے طرف آسمان و زمین کے کہ کس طرح اونھون نے اونکو گھیر رکھا ہی نہین نکل سکتے اونکے کناروں مین سے اور اللہ کی بادشاہت سے اور نہین ڈرتے اس سے کہ اللہ دھنسا دے اونکو یا گرا دے اوپر اونکے ٹکڑا آسمان کا بسبب جھٹلانے اونکے کے آیتون کو اور بسبب کفر اونکے کے ساتھ رسول کے اور شریعت کے جیسے کہ معاملہ کیا ساتھ قارون کے اور اونکے والون یعنی امت شعیب علیہ السلام کے تحقیق اس دیکھنے مین طرف آسمان و زمین کے اور فکر کرنے مین ہیچ اونکے اور قدرت اللہ کے کہ دلالت کرتے ہین یہ دونون اوپر البتہ آیت ہی یعنی دلالت ہی واسطے ہر بندے کے کہ رجوع رکھتا ہی اپنے دل سے اپنے رب کی طرف اور مطیع ہی اوسکا اسلیے کہ رجوع کرنے والا اپنے دل سے جب نظر کرتا ہی اللہ تعالی کی نشانیون پر سمجھتا ہی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر بعث پر اور عذاب اوس شخص پر کہ انکار کرتا ہی بعث کا وغیر ذالک ✤ مد ✤

تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیون کے دیکھنے سے اور اوسمین فکر کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہی چنانچہ منقول ہی جمہور علماء سے کہ فکر کرنی پانچ وجہون پر ہی ایک تو فکر کرنی اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیون مین کہ وہ آسمان و زمین وغیرہ مین پیدا ہوتی ہی اوس سے توحید و یقین اوپر دوسری فکر کرنی اللہ تعالی کی نعمتون مین پیدا ہوتی ہی اوس سے محبت و شکر اور تیسری فکر کرنی اللہ تعالی کے وعدے مین پیدا ہوتی ہی اوس سے رغبت یعنی نیک کامون کی اور چوتھی فکر کرنی اللہ تعالی کی وعید یعنی دوزخ کے مین پیدا ہوتا ہی اوس سے خوف الہی اور پانچوین فکر کرنی ہیچ تقصیر نفس کے طاعت سے باوجود احسان الہی کے پیدا ہوتی ہی اوس سے حیا ✤ **منبہات** ✤ اور چونکہ اس آیت مین ذکر ہوا اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے والے بندون کا اسپر آگے قصہ بیان فرمایا دو کامل رجوع کرنے والے بندون کا کہ وہ داؤد اور سلیمان علیہما السلام ہین ✤

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۝ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

اور تحقیق دی ہمنے داؤد کو اپنے پاس سے بزرگی کہا ہمنے اے پہاڑون بزیر و بم تسبیح کہو ہمراہ اوسکے اور مسخر اوسکا کیا ہمنے پرندون کو

اور نرم کیا ہمنے اوسکے لیے لوہے کو فرمایا ہمنے کہ بنا زرہین کشادہ اور اندازہ نگاہ رکھ بیچ پروئے ایک حلقے کے دوسرے مین اور
اے داؤد اور داؤد کے گھر والون کرو کام شایستہ یعنی خالص لائق قبولیت کے تحقیق مین ساتھ جو سچ مچ میرے کہ کرتے ہو تو دیکھتا ہون لا
ہون یعنی پس جزا دونگا تمکو اوسپر ✦ **فتے** ✦ اور ہمنے دی ہے داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی اے پہاڑون رجوع سے پڑھو اوسکے ساتھ
اور اے ترے جانور اور نرم کر دیا ہمنے اوسکے آگے لوہا کہ بنا کشادہ زرہین اور اندازے سے جوڑ کڑیان اور کرو تم سب کام بھلا مین
جو کرتے ہو دیکھتا ہون ✦ **تفسیر** ✦ حضرت داؤدؑ جو تھے دن جنگل مین نکلتے اپنے گناہون پر روتے اور زبور پڑھتے خوش آواز
اوسکے اثر سے پہاڑ بھی ساتھ پڑھتے اور روتے اور جانور پاس آبیٹھ کر اوسی طرح آواز کرتے اوس مجلس مین لوگون کے بہت جنازے
نکلتے اگر کڑیون کی زرہ پہلے اونھین سے نکلی کہ کشادہ رہے ✦ **مو** ✦ مراد بزرگی سے نبوت ہے اور زبور یا بادشاہت اور آواز
بعضون نے کہا تمام وہ چیزین کہ دیے گئے تھے یعنی نرم ہونا لوہے کا اونکے ہاتھ مین اور خوش آوازی جیسے کہ مشہور ہے کہ اونکی خوش آواز
سے وحوش و طیور جمع ہوتے اور دست ہوتے اور سوائے اونکے جو بزرگی کی باتون کر خاص کیے گئے تھے وہ مراد ہین اور اوّابی
تاویب سے ہے یعنی خوش الحانی سے پڑھو ساتھ اوسکے تسبیح اور معنی تسبیح کرنے پہاڑون کے یہ ہین کہ اللہ تعالی پیدا کرتا تھا پہاڑون
مین تسبیح پس سنی جاتی تھی تسبیح اونسے جیسے کہ آدمی تسبیح کرنے والے سے سنی جاتی ہے یہ معجزہ تھا حضرت داؤد علیہ السلام کا جیسے کہ ہمارے
نبی کے ہاتھ مین سنگریزون نے تسبیح کی اور بعضون کے نزدیک معنی اوّابی کے ہین سیر کرو اور یہ بھی معجزہ تھا داؤدؑ کا کہ جب چاہتے پہاڑ
اونکے ساتھ چلتے اور جانورون کا مسخر ہونا بھی یہی ہے کہ اونکے ساتھ ذکر الٰہی مین موافقت کرتے اور نرم کیا ہمنے الخ کہا ہے مفسرون نے
کہ لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ مین مانند موم اور گندھے ہوئے آٹے کے ہو جاتا تھا جو کچھ چاہتے اوس سے بناتے بغیر
آگ اور ہتوڑی کے اور ہر روز ایک زرہ بناتے اور چار ہزار درہم کو بیچتے دو ہزار صدقہ دیتے اور ساتھ دو ہزار کے نفقہ اپنا اور
اپنے عیال کا کرتے اور اونکی وفات کے بعد ہزار زرہین اونکے خزانے مین تھین اور روایت کیا گیا ہے کہ عادت حضرت داؤدؑ کی
یہ تھی بعد بادشاہ ہونے کے بنی اسرائیل پر کہ بھیس بدل کر نکلتے اور انجان لوگون سے پوچھتے کہ تمھارا والی داؤد کیسا شخص ہے سب
تعریف اونکی کرتے ایک روز ایک فرشتہ حکم الٰہی سے آدمی کی صورت بنکر حضرت داؤدؑ سے ملا داؤدؑ نے بحسب اپنی عادت کے اوس سے
بھی پوچھا اوس فرشتے نے کہا کہ داؤدؑ اچھا شخص ہے اگر ایک خصلت اوسمین نہ ہوتی داؤدؑ نے پوچھا کہ وہ کونسی خصلت ہے اوسنے کہا
کہ وہ اور عیال اوسکے بیت المال سے کھاتے ہین پس داؤد علیہ السلام نے خدا سے تعالی سے درخواست کی کہ کونسا پیشہ اختیار کرون
حکم ہوا کہ زرہ بنایا کر اور لوہا اونکے ہاتھ مین موم کر دیا ✦ **ملا بحر** ✦ **تنبیہ** ✦ انوار التنزیل اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے
کہ حضرت داؤدؑ کو پشت سے یہودا ابن یعقوب پیغمبر کو پہونچتے ہین اور ایشا باپ اونکے بحسب ایک قول کے تیرانوے فرزند رکھتے تھے
سب مین چھوٹے حضرت داؤد تھے اور بدن مین بہ نسبت اور بھائیون کے دبلے پتلے تھے اور یہ بموجب اشارے باپ اپنے کے
فلاخن یعنی گوپیا اور توبڑہ پتھرون کا اور ایک عصا ہمیشہ اپنے پاس رکھتے تھے اور بکریان چرایا کرتے تھے کہتے ہین کہ ایک دن
اوائل حال مین اپنے باپ سے کہا کہ میرا پتھر فلاخن کا جس چیز پر پہونچتا ہے گرا دیتا ہے اونھون نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی
تجکو حاکم قلعون کا کریگا پھر انھون نے دوسری مرتبہ کہا کہ آج میںنے دیکھا کہ فلانے جنگل مین شیر مرا تابہ ہوا اور اوسپر مینے سوار ہو
اوسکے کان پکڑ لیے اور اوسنے میری بعد اوری کی اونکے باپ نے جواب دیا کہ حضرت ذوالمنن ایک مرد عالی رتبہ کو تیرا مسخر کریگا پھر ایک دن
اپنے باپ سے آکر کہا کہ جب پہاڑون کی سیر مین مین تسبیح کرتا ہون تو سب پہاڑ میرے ساتھ تسبیح کہتے ہین ایشا نے کہا کہ تجکو
بشارت ہو کہ بخشندہ ہے بہ نسبت خیر و کرامت تجکو عطا فرماویگا مورخ کہتے ہین کہ جب طالوت بجنگ جالوت مامور ہوا تو حضرت شموئیل کو

وحی پوہچی کہ قاتل جالوت ایشا کے فرزندون مین سے ہوگا کہ جب وہ سینگ کہ اوسمین روغن قدس ہی اوسکے سر پر توڑ یگا وہ جوش کھا کر مانند تاج کے اوس نیکبخت کے سر پر کھڑا ہو جائیگا اور فلانی زرہ اوسکے قد پر پوری آئے گی نہ دراز ہوگی اور نہ کوتاہ حضرت اشمویل نے گھر جاکر ایشا کے فرزندون کو بلایا اونھون نے بارہ فرزندون کو اشمویل کے پاس بھیجدیا لکھا ہی کہ یہ سب جوانان زیبا طلعت اور خوبصورت اور قوی ہیکل اور زبردست تھے اور ایکان مین سے بملاحت خسارہ اور طول قد اور فربہی سب بھائیون مین امتیاز رکھتا تھا اشمویل نے جانا کہ اغلب ہی کہ قاتل جالوت یہی جوان ہوگا متوجہ امتحان ہوئے اور استعمال روغن اور زرہ کا کیا مگر کچھ علامت وانزاد سکا ظاہر نہوا اوسوقت خطاب الہی نازل ہوا کہ تو اختیار کرتا ہی آدمیون کو حسن وجمال پر اور مین اختیار کرتا ہون طہارت قلوب پر حضرت اشمویل نے مناجات کی کہ یارب مینے بموجب حکم کے ایشا کے فرزندون کی آزایش کی وہ شخص موعود ابھی نہ پایا وحی آئی کہ اوسکا ایک فرزند اور ہی کہ لائق اس امر خطیر کے ہی حضرت اشمویل نے ایشا سے کہا کہ اپنے اور فرزند کو حاضر کر جواب دیا کہ میرا اور فرزند نہین ہی کہا حضرت عالم الغیب والشہادہ نے خبر دی ہی کہ تیرا فرزند اور بھی ہی ایشا نے کہا کہ ایک بیٹا چھوٹا اور ہی کہ بنا بر کوتاہی قد اور کمسنی کی آنکھ سے اور نحافت جسم اور عدم جمال ظاہری کے اوسکو مجمع عام مین نہین لایا ہے وہ فلانی جگہ بکریان چرانے مین مشغول ہی اشمویل نے جب اوس جنگل مین پونہچے دیکھا کہ وہان شدت سے پانی جاری ہی اور حضرت داؤد ہر نوبت وہ وہان بکریان اوٹھا اوٹھا کر پانی سے اوتارتے ہین شمویل نے بنوز نبوت جانا کہ مظہر موعود یہی ہی اونکے پاس جاکر سلام کیا اور سینگ کو اوکے سر پر رکھا چنانچہ روغن اوس سے ٹپک کر مانند تاج کے اوسکے سر پر کھڑا ہوا اور وہ زرہ اوسکے قد پر درست آئی بعد ازان اشمویل نے کچھ عجائبات انسے پوچھے اور انھون نے بیان کیے اور پھر لشکر طالوت مین آئے ار جالوت کو مارا اور طالوت نے اپنی بیٹی انسے بیاہ دی پھر بعد مرنے طالوت کے یہ بادشاہ ہوئے اور عدل وانصاف کرتے رہے اور نبی ہوئے سارا قصہ اسکا طویل ہی عجائب القصص وغیرہ تواریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور عمر انکی ساٹھ برس کی ہوئی اور بعد انکے حضرت سلیمان بیٹے انکے قائم مقام انکے ہوئے عجائب القصص +

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ○

اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے ہوا کو سیر اول روز اوسکے کی ایک مہینے کی راہ اور سیر آخر روز اوسکے کی بھی ایک مہینے کی راہ تھی اور بہایا ہمنے اوسکے لیے چشمہ گلے ہوئے تانبے کا اور مسخر اوسکا کیا ہمنے جنون مین سے اونکو کہ کام کرتے تھے آگے اوسکے ساتھ حکم پروردگار اپنے کے اور کہا ہمنے جو کہ کجروی کرے جنون مین سے ہمارے حکم کی چکھاوین اوسکو کچھ عذاب دوزخ سے + فتحے اور سلیمان کے آگے باو صبح کی منزل اوسکی ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینا اور بہا دیا ہمنے اوسکے واسطے چشمہ گلے تانبے کا اور جنون سے جو کتنے لوگ محنت کرتے اوسکے سامنے اوسکے رب کے حکم سے اور جو کوئی پھرے اونمین ہمارے حکم سے چکھاوین ہم اوسکو آگ کی مار + **موضح تفسیر** + یعنی ہوا اول روز مین مہینے بھر کی راہ پر پونہچاتی تھی سلیمان کو اور آخر روز مین بھی مہینے بھر کی راہ پر اول روز مین چلتے تھے حضرت سلیمان دمشق سے اور قیلولہ کرتے تھے اصطخر مین کہ نام ایک موضع کا ہی فارس مین اور ان دونون کے درمیان مین مسافت ایک مہینے کی ہی اور اخیر روز مین چلتے تھے اصطخر سے اور رات کو جاتے تھے کابل مین اور مسافت ان دونون مین بھی ایک مہینے کی ہی تیز رو سوار کی چال سے اور بعضون نے کہا کہ صبح کا کھانا ری مین کھاتے تھے اور شام کا کھانا سمرقند مین اور دمشق سے مراد ہی کان پس تانبا بہتا تھا اوسمین سے تین دن ہر مہینے مین جیسے کہ بہتا ہی پانی اور اوس سے لوگ منتفع ہوتے تھے اور تھا یہ زمین یمن مین اور جو کہ کجروی کرے یعنی عدول کرے ہمارے حکم سے کہ

۲ یعنی ان کو ان کے کئے کی سزا دینگے

حکم دیا تھا جنے سلیمان کی فرمان برداری کرنے کا اور عذاب دوزخ مین سے یعنی آخرت مین اور بعضون نے کہا دنیا مین اور وہ یہ تھا کہ اللہ تعالی نے متعین کیا تھا اونپر فرشتہ کوڑا آگ کا لیے ہوئے کہ وہ سلیمانؑ کے ساتھ رہتا تھا پس جو کوئی عدول حکمی کرتا سلیمانؑ کی مارتا وہ اوسکو ایک کوڑا کہ جلا دیتا اوسکو ۞ حل ۞

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ

بناتے تھے جن واسطے سلیمانؑ کے جو کچھ چاہتا قلعون سے اور صورتون سے اور لگنون سے بقدر حوضون کے اور دیگین اپنی جگہ دھری رہنے والی کہا ہمنے عمل مین لاؤ ای لوگون داؤد کے شکر خدا کا اور تھوڑے ہین بندون میرے سے شکر کرنیوالے فتح ۞ بناتے اوسکے واسطے جو چاہتا قلعے اور تصویرین اور لگن جیسے تالاب اور دیگین چولھون پر جمی کام کرو داؤد کے گھر والون حق مان کر اور تھوڑے ہین میرے بندون مین حق ماننے والے ۞ تفسیر ۞ مراد محاریب سے مسجدین ہین اور قلعے اونچے اونچے کہ دیوون نے سلیمانؑ کے لیے بنائے تھے مانند قلعۂ بیتون اور مرواح وغیرہ کے کہ یمن مین تھے کثرت سے عجیب عجیب پہاڑون کے تراشے ہوئے اور مسجدین جو بنائی تھین اون مین سے ایک مسجد بیت المقدس تھی شروع کیا بنانا اوسکا حضرت داؤد علیہ السلام نے اور برابر قد مرد کے بلند کیا تھا کہ وحی بھیجی خدا تعالی نے کہ اتمام اس مسجد کا تجھ سے نہ ہوگا تیرے ہاتھ پر مقدر نہین ہی لیکن تمھارا بیٹا سلیمانؑ نام اوسکو تمام کریگا اور جب حضرت داؤد نے وفات پائی حضرت سلیمانؑ اونکی جگہ خلیفہ ہوئے پس چاہا تمام کرنا بنای بیت المقدس کا اور جن اور شیاطین کو جمع کر کر ہر فرقے کو ایک ایک کام پر متعین کیا جن اور شیاطین نے سنگ مرمر اور بلور کا کانون مین سے لاکر شہر بنایا اور بارہ محلے اوسمین بنائے اور سلیمانؑ نے ایک ایک قبیلے کو ایک ایک محلے مین اوتارا اور بعد فارغ ہونیکے شہر کے بنانے سے بنا بیت المقدس کا شروع کیا شیاطین نے بموجب حکم سلیمانؑ کے فرقہ فرقہ ہوکر سونا اور چاندی اور یاقوت اور موتی اور جواہر اور مشک و عنبر و تمام خوشبوئیان کانون اور دریا اور اونکی جگہون مین سے اسقدر لاکر جمع کیا کہ اسی جگہ مقدار اور شمار اونکی اور مسجد بنائی ساتھ سنگ مرمر اور اور زرد اور سبز پتھرون کے اور ستون اوسکے بلور کے اور چھت اوسکی ساتھ تختیون جواہر بیش قیمت کے اور جڑے اوسکی چھت اور دیوارون پر موتی اور یاقوت اور تمام جواہر اور بچھائین اوسکی زمین مین تختیان فیروزے کی پس نہین تھا زمین مین کوئی مکان روشن تر اور پاکیزہ تر اوس مسجد سے یہان تک کہ اندھیری رات مین مانند چودہوین رات کے چاند کے چمکتے تھے اور جس روز بن چکی اوس دن عید کی اور علمای بنی اسرائیل کو اوسمین جمع کیا اور اعلام کیا اونکو کہ بنائی ہی یہ واسطے اللہ تعالی کے اور بلاشبہہ اسمین ہر چیز خالص اللہ تعالی ہی کے لیے ہی اور روایت کیا ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب فارغ ہوئے سلیمانؑ بیت المقدس کے بنانے سے سوال کین اپنے رب سے تین چیزین پس دین اونکو دو چیزین اور مین امید رکھتا ہون کہ دی ہوا اونکو تیسری چیز سوال کیا اونھون نے اللہ تعالی سے حکم کہ موافق حکم خدا کے ہو پس دیا اونکو یہ اور سوال کیا اوس سے ملک کہ نہ سزاوار ہو کسیکے لیے بعد اونکے پس دیا اونکو اور سوال کیا اوس سے یہ کہ جو کوئی اس مسجد مین آکر دو رکعت نماز کی پڑھے پاک ہوگیا ہون سے مانند روز پیدا ہونے کے مان کے پیٹ سے پس مین امید رکھتا ہون یہ کہ دیا ہوا اونکو یہ اور وہی بنا سلیمانؑ کی رہی تا وقتیکہ بخت نصر شام پر مسلط ہوا اور بیت المقدس اور اوسکے شہر کو خراب کیا اور سونا اور چاندی اور جواہر اور موتی اور یاقوت سب اپنی زمین سلطنت مین کہ عراق مین تھی لے گیا اور تصویرون سے مراد ہین مورتین کہ بناتے تھے جنات اونکے لیے تانبے اور پیتل اور سیسے اور سنگ سفید کی اور حوضون مین

بناتے تھے درندوں اور جانوروں کی آو بعضوں نے کہا کہ بناتے تھے صورتیں بلا مگر اور انبیا اور صالحین کی مسجدوں میں تاکہ لوگ دیکھکر عبادت زیادہ کریں اور عین المعانی میں کہا ہے کہ صورتیں لوہے کی بصورت آدمی کے تھیں حق تعالیٰ بوقت جنگ دشمنوں کے ارادے اونمیں پھونکتا تھا اور وہ لڑائی میں مدد کرتی تھیں انتہی اور روایت کیا گیا ہے کہ جنوں نے بنائے تھے اونکے لیے دو شیر اصل کرسی اونکی میں اور دو گرگس اوپر اوسکے پس جب ارادہ کرتے تھے چڑھنے کا کرسی پر پھیلا دیتے تھے شیر اونکے لیے دونوں ہاتھ اپنے اور بیٹھتے تھے سایہ کرتے تھے اونپر گرگس اپنے پروں کا اور تھی تصویر بنانی مباح اور سوقت میں جیسے کہ حضرت عیسیٰ مٹی کی صورت بناکر روح پھونکتے تھے پس ہو جاتے تھے وہ پرندہ حکم الٰہی سے اور ہماری شریعت میں بنانا تصویر کا حرام ہے اور لفظ جفان جمع جفنہ کی ہے بمعنی پیالے کے اور جواب جو کا بجواب میں ہاں جمع ہے جابیہ کی بمعنی بڑے حوض کے کہتے ہیں کہ ایک پیالے پر ہزار آدمی بیٹھکر کھانا کھاتے تھے اور دیگیں بہت بڑی بڑی تھیں چولھوں ہی پر رکھی رہتی تھیں اور نہ سکتی تھیں بسبب بڑپنے کے اور سیڑھیاں لگاکر اونکے منہ تک چڑھتے تھے اور یاراں ہزار بہر حی تھے کہ اونمیں کھانا پکایا کرتے تھے اور اب تک بھی بعضی اونمیں کی شام میں موجود ہیں اور آل داؤد سے بعضوں نے کہا مراد خود داؤد علیہ السلام ہیں اور بعضوں نے کہا مراد داؤد اور سلیمان ع اور گھر والے اونکے ہیں اور معنی اعملوا آل داؤد شکرا یہ ہیں کہ ای آل داؤد طاعت کرو میری واسطے شکر اِن نعمتوں میری کے اور فضیل جرمی نے یہ معنی لیکے منقول ہیں ادعوا اہل البلاء وسئلوا ربکم العافیۃ اور پوچھے گئے عبید عشکر سے پس کہا انھوں نے بذل المجھود دین یدی المعبود اور مکور کے معنی ہیں بہت شکر ادا کرنیوالا کہ خرچ کرے طاقت اپنی ادای شکر میں کہ دل بھی مشغول ہوا ادای شکر میں باعتبار حاصل ہونے اعتقاد صحیح کے اور پاک ہونے کے بُرے اخلاق سے مانند حسد و کینہ وغیرہ کے اور زبان بھی مشغول ہوا ادای شکر میں اور اعضا بھی مشغول ہوں اور ابن عباس سے ہے کہ شکور وہ ہے کہ شکر کرے اور برتمام احوال اپنے کے اور بعضوں نے کہا کہ شکور وہ ہے کہ شکر پر شکر کرے یا وہ ہے کہ عاجز جانے اپنے ادای شکر سے منقول ہے فضیل سے کہ کہا داؤد نے ای رب میرے کیونکر شکر کروں میں تیرا حال آنکہ شکر کرنا نعمت ہی تجھے فرمایا اب شکر کیا تو نے میرا جبکہ جانا تو نے کہ شکر نعمت ہی مجھ سے اور فرمایا آنحضرت ص نے اس حال میں کہ خطبہ پڑھتے تھے لوگوں کے آگے منبر پر اور پڑھی یہ آیت اعملوا آل داؤد شکرا فرمایا تین چیزیں ہیں جو کوئی دیا گیا وہ دیا گیا وہ چیز کہ دی گئی آل داؤد نے لوگوں نے عرض کیا کہ وہ کیا ہیں یا رسول اللہ فرمایا صدق کرنا غضب و غصا میں اور ڈر سانا روی فقر و غنا میں اور ذکر اللہ کا پوشیدہ کی و ظاہر میں اور حضرت داؤد علیہ السلام کا حال منقول ہے کہ انھوں نے تقسیم کر رکھا تھا ساعات شب و روز کو اپنے اہل پر اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لیے پس نہیں آتی تھی کوئی ساعت رات دن کی ساعتوں میں سے مگر کوئی نہ کوئی شخص آل داؤد میں سے نماز میں کھڑا ہوا ہوتا تھا۔ معالم۔ ۱۲ منہ

بحر در منثور

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ

پس جب قرار کی ہمنے اوسپر مرگ راہ نہ بتائی دیمون کو اوسکی موت پر مگر کیڑے لکڑی کے کھانے والے نے کہ کھاتا تھا سلیمان ع کے عصا کو پس جب گرا سلیمان جان لیا جنوں نے یہ کہ اگر جانتے غیب کو نہ رہتے بیچ عذاب ذلیل کرنے والے کے۔ فائدہ۔ پھر جب تقدیر کی ہمنے اوپر موت نہ بتائی اونکو اوسکا مرنا مگر کیڑے نے گھن کے کھاتا رہا اوسکا عصا پھر جب وہ گر پڑا معلوم کیا جنوں نے کہ اگر خبر رکھتے وہ غیب کی نہ رہتے ذلت کی تکلیف میں۔ تفسیر۔ حضرت سلیمان جنوں کے ہاتھ سے مسجد بیت المقدس بنواتے تھے جب معلوم کیا کہ میری موت پوشیدہ خون کو عمارت کا نقشہ بناکر آپ شیشے کے مکان میں در بند کر کر بندگی میں مشغول ہونے بعد وفات کے برس دن تک جن بناتے رہے پوری بن چکی جس عصا پر ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کھانے سے گرا تب سب پر وفات معلوم ہوئی اور جن جو آدمیوں پاس

دعوی کرتے تھے علم غیب کا قائل ہوئے ۔ **ف** کہا اہل علم نے کہ حضرت سلیمانؑ اعتکاف کرتے تھے بیت المقدس مین برس برس
اور دو دو برس اور مہینا مہینا بھر اور دو دو مہینے بھر تک اور کم اور زیادہ اس سے اور کھانا اور پانی انکو وہان پہنچا دیتے تھے جب برس
داخل ہوئے اوسمین اوس مرتبے مین کہ وفات پائی اوسمین اور ہوئی ابتدا اسکی یہ کہ نہین سبح کرتے تھے وہ کسی دن مگر کہ اوگتا تھا ہیکل اقصی
کی محراب مین ایک درخت اوسلیمانؑ اوس سے نام اوسکا پوچھتے پس وہ کہتا کہ یہ نام ہی ہیرا پھرکہتے کہ کس چیز کے لیے ہی تو پس وہ کہتا کہ اس
چیز کے لیے ہون پس کٹوا لیتے اوسکو پس اگر اوگتا تھا لگانے کے لیے لگا دیتے تھے اوسکو اوسی جگہ اور اگر دوا کے لیے اوگتا لکھ لیتے
یہان تک کہ اوگا خروبہ پس کہا کہ کیا ہی نام تیرا کہا اوسنے خروبہ فرمایا کاہیکے لیے ہی تو کہا اوسنے واسطے خراب ہونے مسجد تیری کے حضرت
سلیمانؑ نے کہا جب تک کہ مین زندہ ہون حد اللہ تعالی نہین خراب کرنے کا اسکو اور اوسکو اوکھاڑ کر اوسجگہ لگا دیا اور دعا کی سلیمانؑ نے
کہ الہی موت میری جنات پر پوشیدہ رکھ تا معلوم کرین مسجد کا کام ایکسال کا باقی رہا ہی انجام کو پونہچے اور تاکہ آدمی جان لین کہ جن بھی غیب نہین جانتے ہین
اور دعوی اوکا ساتھ علم غیب کے کہ کرتے ہین باطل ہی پھر سلیمانؑ بحسب عادت اپنی کے محراب مین گئے اور تکیہ عصا پر کر کر نماز پڑھنے لگے ہوئے
اور کھڑے ہی کھڑے وفات پائی جن کھڑکیون مین سے اونکو کھڑے دیکھ کر زندہ جانتے تھے اور اعمال شاقہ مین مشغول رہے یہان تک کہ بعد
اونکی موت کے ایک برس گذرا اور لکڑی کے کیڑے نے عصا اونکا نیچے سے کھایا اور مردہ سلیمانؑ کا زمین پر گرا اوسوقت جنون نے
اونکی موت سے آگاہ ہوکر بھاگ گیر پہاڑون مین جگہہ پکڑی اور حضرت سلیمانؑ جو بہت دنون تک محراب مین رہے جنات نے تعجب اسلیے
نکیا کہ پہلے اسکے بھی یہ نماز طول طویل پڑھا کرتے تھے وہ سمجھے کہ اب بھی بحسب عادت قدیمہ کے نماز مین مشغول ہین اور عذاب خوار
کرنے والے سے مراد ہی مکالیف شاقہ کہ بیچ کار بیت المقدس کے اوٹھاتے تھے اور حضرت سلیمانؑ چالیس برس کے تھے کہ جانشین حضرت
داؤدؑ کے اور بادشاہ ہوئے بنی اسرائیل پر اور چالیس برس سلطنت کی اور ترپن ۵۳ برس کی عمر مین وفات پائی اور چھتیس ۳۶ برس بیت المقدس
کے بنانے مین مشغول رہے ۔ **معالم تنبیہ** سبحان اللہ ان دونون قصون مین کیا عظمت الہی معلوم ہوتی ہی کیا
قادر ہی جون ہی کہ جسنے اپنے مخلوق مین ایسے ایسے لوگ پیدا کیے کیا کیا کچھہ دنیا اور آخرت کی خوبیان انکو عطا فرمائین اور یہ سب
نتیجہ تھا اوس پاک پروردگار کی یاد کرنے کا اور اوسکی فرمان برداری کا اور اوسکی طرف رجوع رکھنے کا یہ کچھہ تو اللہ تعالی نے
انکو کارتبہ کیا تھا اور پھر اوسکی یاد کیسی کرتے تھے اسی لیے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو زرین صحابی سے فرمایا کہ
کیا نہ بتاؤن مین تجکو مدار اس کام کا یعنی دین کا وہ جو پونہچے تو بسبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین
ذکر والون کی یعنی ذکر کے لیے وَاِذَا اَحْلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ اور جب تنہا ہوے تو
پس ہلا زبان اپنی کو جسقدر طاقت رکھے تو ساتھہ ذکر اللہ کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابو زرین
کیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنے گھر سے واسطے ملاقات کرنے بھائی مسلمان اپنے کے پیچھے پیچھے اوسکے چالیس ہزار
ستر ہزار فرشتے وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسپر اور کہتے ہین ہای رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اوسکو اپنی رحمت
سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ شقت مین ڈالے اپنے بدن کو بیچ اسکے پس کرا نتہی اور حاصل معنی شکر کا یہ معلوم ہوا کہ قلب اور تمام
اعضا اپنے جو اللہ کی طاعت مین مصروف رکھے اور اونکو گناہون سے بچاوے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے قصے سے یہ بھی معلوم ہوا
کہ اپنے گھر والون سے غافل نہ ہے اونکو مولی کی طاعت مین مصروف رکھواوے اور اونکو گناہون سے بچاوے بلاشبہ یہ ایسی
بات ہی کہ جسکو اللہ تعالی مال دیتا ہی وہ آپ بھی اوسکی محافظت کرتا ہی اور اپنے گھر والون سے بھی محافظت کرواتا ہی اس دین کی دولت
ہزار ہا درجہ افضل ہی یہان کے مال سے اوسکی محافظت تو بہت ہی ضرور ہی کہ آپ بھی اوسکی محافظت کرے اور اپنے اہل سے بھی محافظت کرواوے

۵۲ جنہون اوس کی حضرت داؤدؑ کی لکڑی کی پس مرگئو پر تا کہ کر کر زمین کے اور جن کہ

کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ نیال کرو بھائیون کہ یہ کیہہ اللہ تعالی نے اونکو بزرگیان اور خوبیان عطا فرمائین اور پھر کیسے اوس جل شانہ کی طاعت مین بھروف تھے بخلاف اسوقت کے لوگون کے کہ ذرہ سی دنیا ملنے مین مغرور ہوکر سب کچھ چھوڑ بیٹھتے ہین یہ سب اثر ہی غفلت ہی اسی لیے حضرت علیؓ فرماتے ہین اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَهُوْا یعنی لوگ سوتے ہین پھر جب مرینگے جاگ اوٹھینگے بھائیون جاگو اس خواب غفلت سے اور ان بزرگوارون کے حال مین غور تامل کرو کہ باوجود ایسے ایسے مرتبون کے ملنے کے کیسے مولی کے شکرگذار تھے اور کیسے ارزان رہتے تھے اور اوسکی بندگی مین کیسے مصروف تھے اب آگے رجوع رکھنے والے اوشکرگذار بندون کے مقابلے مین ناشکرون کا ذکر فرمایا

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝

تحقیق تھی قوم سبا کو بیچ جگہ رہنے اونکی کے نشانی اونکے لیے تھے دو باغ دائین طرف سے اور بائین طرف سے کہا ہمنے کھاؤ تم رزق پروردگار اپنے کا اور شکر کرو اوسکا شہر ہی پاکیزہ اور پروردگار ہی بخشنے والا ۝ فقہ ۝ قوم سبا کو تھے اونکی بستی مین نشانی دو باغ داہنے اور بائین کہ اوروزی اپنے رب کی اور اوسکا شکر کرو دیس ہی پاکیزہ اور رب ہی گناہ بخشنے ۝ تفسیر ۝ بلقیس جو سبا کی بادشاہ تھی ملک یمن مین اپنے دیس کو خوب بسا گئی تھی پانی جھیلون کا سب سیٹ کر ایک جا گہہ روکا اوپر نیچے تین کٹہ کیان رکھین اونچی اونچی زمینون کے واسطے سارے برس مینہہ کا پانی موجود رہتا جتنا چاہتی خرچ کرتی خوب سرسبز آباد ملک ہوا ۝ مو ۝ سبا نام بیٹے یشجب بن یعرب بن قحطان کا ہی کہ اولاد اوسکی بیچ حوالی مارب کے کہ یمن کے شہرون مین سے ہی سکونت رکھتی تھی درمیان دو پہاڑون کے کہ اونکے اعلے سے اسفل تک مسافت اٹھاران فرسخ کی تھی اور گھاٹ اونکے پانی پینے کا چشمے سے پایان اوس پہاڑ مین تھا اور کبھی بسبب آنے پانی کے ولایت عمان سے اوس جنگل مین گھر اونکے خراب ہو جاتے تھے بلقیس والیہ ملک اپنے سے چاہا بنانا سد کا اوسنے سد درمیان دونون پہاڑون کے باندھی اور تین سو راخ اوس سد مین چھوڑے تا پانی سیل ملک عمان کا سد کی اوس جانب مین جمع اور بند رہے اور جب اہل سبا پانی کے محتاج ہون سو راخ اعلی کو کھول کر پانی اپنے مزارعات اور باغات کو دین اور جب پانی کم ہو بیچ کے سوراخ کو کھولکر پانی لین اور جب اوس سے بھی کمتر ہو نیچے کے سوراخ کھولکر لین اور جب پانی کی حاجت نہو سوراخ بند کر دین پس بڑی رفاہیت وفلاح مین تھے بسبب ہر سبزی باغات اور سیر حاصل کے چنانچہ ابن عباس سے منقول ہی کہ تھے سبا تین فرسخ پر صنعا سے اور نہایت سیر حاصل آباد تھے شہر اونکے تھی کہ نکلتی تھی عورت وہ کہ سر پر کے کرا اور وہ گذرتی تھی باغون مین پس بھر جاتا تھا ٹوکرا اوسکا طرح بطرح کے میوون سے بغیر ہاتھ لگانے کے کسی چیز کو اور پاکیزگی ایسی تھی کہ نہ وہان مچھر تھے اور نہ مکھی اور نہ بچھو اور نہ سانپ اور جو کوئی بغرض امین سے دیار سے گذرتا تھا مرجانین تھین جوئین اوسکے کپڑون کی بسبب اچھے ہونے ہوا اوسکی کے پس اسی طرح آل سبا رفاہ وفلاح مین تھی اور جب حق تعالی پیغمبر اونپر بھیجتا جھٹلاتے حتی کہ تیرآن انبیا پر ایمان نہ لاتے اور آخری پیغمبر کے بعد اوٹھ جانے حضرت عیسی کے آسمان پر ان پاس آیا اوسکو بہت ستایا حق تعالی نے جنگلی چوہے بیچ بند پانی کے پیدا کیے اور بموجب حکم الہی کے بند پانی اونکے کے بیچ رانچ کیے آدمی رات کو کہ وہ سب سوتے تھے بند اونکے پانی کا توڑا اور رخنے آن کر اونکے باغون کو کہ دائین بائین اونکے مکانون کے تھے اور اونکے مکانون کو خراب کیا اوبستا لوگ اور حیوانات بھی ہلاک ہوئے اور باقی متفرق ہوئے اور بقول بعضون کے آیا ہی کہ جب چوہے پیدا ہوئے اور سوراخ کرنے لگے

اونھون نے اوپر ہر سو راخ چوہے کے ایکا ایک بلی باندھی کہ تا چوہے ڈر کے مارے رفع ہون اور جب وقت اونکے ہلاک کا پونہچا حق تعالی نے ایک چوہا سرخ رنگ پیدا کیا اور بلی اوسکی دہشت سے اوسکے سوراخ سے ہٹ گئی وہ چوہا اوس سوراخ مین گیا اور اندر ہی اندر کھودتا ہی کہ بندست ہوکر ٹوٹ گیا اور رخنہ آئی چنانچہ آیات آیندہ مین یہ سب مذکور ہی اور معنی دونون باغون کی نشانی ہونے کے یہ ہین کہ اون باغ والون نے جب اعراض کیا اللہ کے شکر سے سلب کی اونسے نعمت تاکہ عبرت پکڑین اور پند پذیر ہون بس نے عود کرین طرف اوس چیز کے کہ تھے اوسپر یعنی کفر اور ناقدردانی نعمت کی یا گردانا اونکو آیت یعنی علامت دلالت کرنیوالی اوپر قدرت الہی کے اور احسان اوسکے کی اور وجوب شکر اوسکے کی اور مراد دو باغون سے دو جماعتین باغون کی ہین کہ ایک جماعت اونکے شہر مرون کے دائین طرف تھی اور ایک بائین طرف اور ہر ایک دونون جماعتون مین سے بسبب پاس پاس ہونے باغون کے گویا کہ ایک باغ تھا جیسے کہ ہوتے ہین باغ آباد شہرون کے یا مراد ہین دو باغ ہر شخص کے اونمین سے کہ ایکدائین طرف اوسکے گھر کے تھا اور ایک بائین طرف ۞ بحر ۞ مد

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ○

پس مونہہ پھیر لیا یعنی شکر سے پس بھیجی ہمنے اونپر رخنہ دیوار روکہ کے ساتھ پشتون کے بند باندھا تھا اوسکا اور بدل دیدیے ہمنے اونکو بدلے دو باغون اون کے کے دو باغ میوے بدمزہ والے اور جھاؤ کے درخت والے اور کچھ تھوڑے سے بیریون والے ۞ فتح پھر درمیان مین نالے کے پھر چھوڑ دیا ہمنے اونپر نالہ زور کا اور دیے اونکو بدلے ان دو باغون کے اور دو باغ جنمین کچھ ایسا میوہ کسیلا اور جھاؤ اور کچھ بیر تھوڑے سے ۞ تفسیر ۞ جب چاہا اللہ نے کہ عذاب بھیجے گھونس پیدا ہوئی اوس پانی کے بندمین کہ جڑ کر ڈالی ایکبارگی پانی نے زور کیا بند کو توڑ دیا وہ پانی عذاب کا تھا سرخ رنگ جس زمین مین پھر گیا کام سے جاتی رہی تیجھے وہ قوم ویران ہو گئی بیابان ہو گئی اور کچھ جو رہی تھی اون باغون کے بدلے یہ چیزین پانے لگی ۞ مو ۞ مونہہ پھیرا یعنی انبیا کا کہنا نمانا اور جھٹلایا اونکو اور کہا نہین جانتے ہمین ہم واسطے اللہ عزوجل کے اپنے اوپر نعمت پس کہو تم اپنے رب سے کہ روک لیوے یہ نعمت ہمسے اگر طاقت رکھے اور عرم کے معنی بند سخت شدید یا مراد نام ہی جنگل کا یا وہی چوہے کہ جنہون نے کہ دی تھی سد کہ جب انہون نے سرکشی کی مسلط کیا اونکو اللہ نے اونپر بس کھود ڈالی سد پیچے سے اور غرق کیا اونکو اور وہ بیری یہ زمین تھی کہ جو باغون مین لگائی جاتی ہی اور اوسکے پتون سے بدن دھوتے ہین بلکہ وہ جنگلی بیری تھی کہ جسکے پتے کسی کام نہین آتے ۞ مد ۞ معالم

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ○

یہ سزا دی ہمنے اونکو بسبب ناشکری اونکی کے اور سزا نہین دیتے ہمین ہم مگر ناشکر کو ۞ فتح ۞ یہ بدلا یا ہمنے اونکو اوسپر کہ ناشکری کی اور ہم بدلا اوسی کو دیتے ہین جو ناشکر ہو ۞ مو ۞ تفسیر ۞ ضمناً سے ہی کہ تھی یہ قوم سبا اوس زمانے مین کہ خالی تھا نبی سے درمیان عیسی اور محمد علیہما السلام کے اور طاؤس سے ہی کہ سزا ہے بدسے مادہی ناقہ حساب مین اور جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور وہ کافر ہی نہین بخشا جاویگا ۞ ابی خیثمہ سے کہ جو حضرت علی رضہ کے یارون مین سے ہی منقول ہی کہ ہر معصیت کی سستی پیدا ہوتی ہی عبادت مین اور تنگی معیشت مین اور جب للہ تعالی ارادہ کرتا ہی کسی بندہ کا کوئی آن کی خلل انداز ہوتا ہی ۞ مد ۞ مشقوق

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ط سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ○

اور پیدا کیے ہمنے درمیان اونکے یعنی سبا کے اور درمیان اون گانوؤن کے کہ برکت رکھی ہمنے اون مین یعنی شام کے گانوؤن متصل ایکدیگر اور مقرر کی ہمنے اون گانوؤن مین آمد و رفت کہا ہمنے سیر کرو اون گانوؤن مین راتون کو اور دنون کو امن سے + **فقالوا** اور کہا اونھون نے ہمنے اون مین اور اون بستیون مین جہان ہمنے برکت رکھی ہی بستیان راہ پر نظر آتی اور منزلین ٹھہرنے کی ہمنے اون مین چلنے کی پھرو اون مین راتون اور دنون امن سے + **تفسیر** + برکت والی بستیان یعنی ملک شام لنکے ملک سے شام تک راہ امن کی آباد بستیان پاس پاس تھا جیسے سیر + **مو** + برکت رکھی ہمنے اون مین یعنی فراخی نعمتون کی اور پانی کی وہی تھی ولما لکے رہنے والون کو اور وہ گانوؤن شام کے تھے فرماتے ہین کہ قوم سبا کے گانوؤن مین اور شام کے گانوؤن مین پیدا کیے ہمنے گانوؤن ظاہرہ یعنی متصل ایکدیگر کہ دیکھے جاتے تھے بعض اونکے بعض سے بسبب پاس پاس ہونے اونکے کے پس وہ ظاہر تھے دیکھنے والون کی آنکھون کے لیے یا ظاہر تھے واسطے راہ چلنے والون کے نہین دور تھے اونکی راہون سے تاکہ پوشیدہ ہون اونسے اور وہ چار ہزار اور سات سو گانوؤن تھے متصل سبا سے شام تک آمد و مقرر کی ہمنے اون گانوؤن مین آمد و رفت یعنی گرداگرد تھے اون گانوؤن کو ایک مسافر معلوم پر کہ قیلولہ کرتا تھا مسافر ایک گانوؤن مین اور شام کو رہتا تھا دوسرے گانوؤن مین یہان تک کہ پہونچتا تھا شام کو اور راتون کو اور دنون کو امن سے یعنی چلو اون مین اگر چاہو رات کو اور اگر چاہو دن کو پس امن اون مین مختلف نہین ہی ساتھ مختلف اوقات کے یا چلو اون مین امن سے نہ ڈر دشمن سے اور نہ بھوک سے اور نہ پیاس سے بسبب آبادی کے اگرچہ دراز ہو مدت سفر تمھارے کی اور مستعد ہو دونون راتون کا + **مل** + آیا ہی کہ جو باقی رہے تھے آل سبا مین سے اونھون نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ قدر قادر کی جانی ہمنے اگر بعد اسکے کچھ نعمت ہمکو دے تو عبادت اوسکی بجا لاوینگے ہم اور ناشکری نہین کرینگے حق تعالی نے یہ نعمت ارزانی کی کہ یمن سے قریب سبا رک تک کہ گانوؤن شام کے ہین ایسی آبادی اور گانون معمور کیے کہ بسبب قرب ایک دوسرے ایک گانوؤن دوسرے گانوؤن سے نظر آتا تھا اور سفر اون مین بہت آسان تھا بلکہ ایک سیر تھی بچہ +

فَقَالُوا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝

پس کہا اونھون نے یعنی زبان حال سے اے پروردگار ہمارے دوری پیدا کر درمیان سفرون ہمارے کے اور ستم کیا اونھون نے اپنے پر پس کیا ہمنے اونکو کہانیان اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہمنے اونکو نہایت ٹکڑے ٹکڑے کرنا تحقیق اس ماجرے مین البتہ نشانی ہی واسطے ہر صبر کرنے والے کے شکر کرنے والے کے + **فتح** + پھر کہنے لگے ای رب فرق ڈال ہمارے سفرون مین اور اپنا بُرا کیا پھر کر ڈالا ہمنے اونکو کہانیان اور چیر کر کر ڈالا ٹکڑے اسمین پتے ہین پھر ٹھہرنے والے کو جو حق سمجھے + **تفسیر** + آرام مین سستی آئی لگے تکلیف مانگنے کہ جیسے اور ملکون کی ہم سفر سہتے ہین سفرون مین پانی نہین ملتا آبادی نہین ملتی ویسا ہمکو بھی ہو ہماری ہمکری ہوئی چیر کر ٹکڑے کر ڈالا یعنی متفرق ہو گئے کسی کسی ملک مین + **مو** + ٹکڑے ٹکڑے کیا ہمنے کہ کوئی اون مین سے مارب مین نزما قبیلہ غسان اوئمین سے شام کو گیا اور قضاعہ مکے کو اور اسد بحرین کو اور خزاعہ تہامہ کو اور کردہ دمشق کو اور یہ دعا اس سبب سے تھی کہ جب اونکے اغنیا نے تجارت کے لیے شام کی طرف آمد و رفت شروع کی اور چاشت ایک گانون مین اور شام ایک گانون مین کرتے تھے فقرا کو دیکھا کہ مثل اونکے بیچ سفر کے آسایش مین ہین حسد کر کر یہ دعا کی کہ خدایا کاش کہ ہماری منزلون مین دوری ڈال تا بے زاد اور اصابے کے سفر ساتھ آسانی کے میسر نہو اور ہم اغنیا فقرا سے ممتاز ہون پس جلدین ہم اپنی اونٹنیون پر اور فائدہ اوٹھاوین تجارتون مین اور فخر کرین سواریون اور اسباب مین غرض کہ ناشکری کی نعمت کی اور طول ہوئے حالت سے

او طلب کیا ہم نے تو کہ پس حقیقت ہیں اونھوں نے بسبب اس دعا کے اپنے پر ستم کیا اور خدا تعالی نے قبول کی دعا اور اون کا قول کو ویران کیا اور لوگ اونکی باتیں بیان کرتے تھے اور تعجب کرتے تھے اونکے احوال سے اور عرب کے ضمیر میں ضرب المثل ہوے پیچھے تفرق اور سند عاکر ابی کے اور واسطے صبر کرنے والے کے یعنی گناہون سے اور شکر کرنے والے کے یعنی نعمتون سے کا یا دونون سے ہر مومن مراد ہی اسلیے کہ ایمان دو نصف ہی نصف اوسکا شکر ہی اور نصف اوسکا صبر قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ۞ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ کہ کہا معاذ نے نِعْمَ الْعَبْدُ الشَّكُوْرُ الَّذِیْ اِذَا اُعْطِیَ شَكَرَ وَاِذَا ابْتُلِیَ صَبَرَ شعبی سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ کہا صبر کرنا ہی مصیبت ہیں ذکر کرنا ہی وقت کرنے نیکی کے تمام سے ہی کہ کہا شکر آدھا ایمان ہی اور یقین سارا ایمان ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے عیسی بیٹے مریم کے بالا شبہ میں بھیجنے والا ہون بعد تیرے ایک امت کو کہ اگر پوہنچیگی اونکو وہ چیز کہ دوست رکھیں گے حمد کرینگے اور شکر کرینگے اور اگر پوہنچیگی اونکو وہ چیز کہ ناگوار رکھینگے طالب ثواب ہونگے اور صبر کرینگے اس حال ہیں کہ نہ حلم ہوگا اور نہ علم کہا عیسی نے اے رب تیرے کیونکر ہوگا یہ واسطے اونکے اس حال ہیں کہ نہ حلم ہوگا اور نہ علم فرمایا دونگا میں اونکو اپنے حلم و علم میں سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب ہی واسطے امر مومن کے بالا شبہ ہمہ سارے امور تہ ہیں اگر پوہنچے خوشی پس شکر کرے ہو بہتر اور اگر پوہنچے اوسکو ضرر پس صبر کرے ہو بہتر سعد بن ابی وقاص سے ہی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کرتا ہون میں واسطے مومن کے کہ اگر دیا جاوے کچھ کہے الحمد للہ پس شکر کیا اور اگر مبتلا کیا جاوے کہے الحمد للہ پس صبر کیا پس مومن اجر دیا جاتا ہی ہر حال یہان تک کہ لقمہ اوٹھاوے طرف مونہہ اپنے کے روایت ہی انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نظر کی دین ہیں طرف اوس شخص کے کہ فوقیت رکھتا ہی اوس سے اور دنیا ہیں طرف اوس شخص کے کہ کم ہی اوس سے لکھا اوسکو اللہ نے صابر و شاکر اور جسنے نظر کی دین ہیں طرف اوس شخص کے کہ کم ہی اوس سے اور نظر کی دنیا ہیں طرف اوس شخص کے کہ بالا ہی اوس سے نہیں لکھتا ہی اوسکو اللہ صابر اور نہ شاکر ۞

بحث در منثور

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○

اور البتہ سچ پایا شیطان نے اونکے حق ہیں اندیشہ اپنا پس پیروی کی اوسکی مگر ایک تھوڑے سے فریق نے ایمان والون ہیں سے ۞ فتح ۞ اور سچ کر دکھائی اونپر ابلیس نے اپنی اٹکل پھر اوسکی راہ چلے مگر تھوڑے سے ایماندار ۞ تفسیر ۞ پہلے دن ابلیس نے کہا تھا لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلًا ویسی نکلے ۞ مو ۞ یعنی شیطان نے گمان کیا تھا لوگون کے حق ہیں کہ مین گمراہ کرونگا سب کو اور نہیں پاوینگا تو اکثر اونکے کو شاکر پس سچ پایا اوس گمان کو اہل سبا ہیں بسبب اتباع کرنے اونکے کے اوسکا اور کہا مجاہد نے بعضون ہیں مگر جو اطاعت کرے اللہ کی کہا سدی نے ابن عباس سے بیچ تفسیر اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کے یعنی مومنون نے نہیں اتباع کیا اوسکا اہل دین ہیں اور تحقیق فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ تحقیق ہمارے بندون پر نہیں ہی تیرے لیے حکومت و علیہم یعنی مومنون پر اور یہ بعضون نے کہا کہ یہ خاص ہی اون مومنون کے حق ہیں کہ اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور نافرمانی نہیں کرتے اوسکی کہا ابن قتیبہ نے کہ ابلیس نے جب مہلت مانگی پس مہلت دی اوسکو اللہ تعالی نے کہا ابلیس نے لَاُغْوِیَنَّهُمْ وَلَاُضِلَّنَّهُمْ یہ از راہ تخمین کے نہیں کہا تھا بلکہ باعتبار گمان کے کہا تھا پس جب اتباع کیا اونھون نے اوسکا اور اطاعت کی اوسکی سچ پایا جو کچھ کہ گمان کیا تھا اونکے حق ہیں حضرت حسن بصری سے ہی کہ کہا جب اوتارے گئے آدم جنت سے اور اونکے ساتھ حوا اچھلا ابلیس از راہ خوشی کے بسبب ضرر پوہنچانے اور بہکانے اون دونون کے اور کہا جب کہ

ضرر پونہچایا میضمان باپ کو جو کچھ کہ پونہچا پس فریت توبہت ہی ضعیف ہی اور تمہا یہ گمان ابلیس کا پس اوتاری اللہ تعالی نے اپنے نبی پر یہ آیت وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ پس کہا ابلیس نے اوسی وقت نہیں جدا ہونیکا مین ابن آدم سے جبتک کہ اوسمین روح ہی بہکاؤنگا مین اوسکو اور آرزو مین ڈالونگا اوسکے دل مین اور فریب دونگا اوسکو پس فرمایا اللہ تعالی نے قسم ہی مجکو اپنی عزت کی نہین روکونگا مین اوس سے تو یہ جبتک کہ نہ غرغرہ لگے موت کا اور نہین دعا کرے مجھسے مگر کہ قبول کرونگا مین اوسکو اور نہین سوال کریگا مجھسے کچھ مگر کہ دونگا مین اوسکو اور نہین بخشش مانگیگا مجھسے مگر کہ بخشونگا مین اوسکو ۞ معالم ۞ در منثور ۞

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝

اور نہین تھا شیطان کو اونپر کچھ غلبہ لیکن بھیجا کہ ہمتے جانین ہم اوسکو کہ ایمان لاتا ہی ساتھ آخرت کے اوس شخص سے کہ وہ شک مین ہی اوس سے یعنی پس جزا دین ہم ہر ایک کو اون دونون مین سے اور پروردگار تیرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہی ۞ فتح ۞ اور اوسکا اونپر کچھ زور نتھا مگر جاننے واسطے تا معلوم کرین ہم کون یقین لاتا ہی آخرت پر اور کون اوس سے جو رہتا ہی اوسکی طرف سے دھوکے مین اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہی ۞ مو ۞ اونپر یعنی اون لوگون پر کہ ہوا ظن اوسکا اوسکے حق مین سچ کچھ غلبہ ساتھ وسوسہ ڈالنے کے متقول ہی حسن بصری سے سچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ کہ اسکو قسم ذات کی نہین یا شیطان نے اونکو سات عصا اور تلوار کے اور نہ کوڑے کے اور نہ جبر کیا اونکو کسی چیز پر نہین ہوا مگر فریفتہ کرنا اور آرزو دین دل مین ڈالنین بلایا اونکو طرف چیزون ذکر کی گئی کے پس کہا مانا اوسکا اور مراد لنعلم سے تمیز کرنا ہی درمیان دونون فریقون کے مالکون پر ظاہر ہو کہ مومن کون ہی اور کافر کون ہی الاحق تعالی عالم الغیب والشہادہ ہی ۞ مد ۞ در منثور ۞

بحث ۞ تنبیہ ۞ اس قصے سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ و رسول کی تابعداری کرنے سے اور نا شکری کرنے سے تکبر کرنے اور اپنی حقیقت کے بھول جانے سے بڑی خرابی لازم آتی ہی بندے کو چاہیے کہ اپنی حقیقت نہ بھولے اور بہر حال اپنے مولی کی طرف رجوع رکھے والا بذات غلاموں مین گنا جاویگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنے تئین اچھا جانا اور تکبر کیا اور بھول گیا کبیر متعال کو بڑا بندہ ہی وہ بندہ کہ قہر کیا لوگون پر اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا جبار اعلی کو بڑا بندہ ہی وہ بندہ کہ بھول گیا امورد ین کو اور مشغول ہوا بے فائدہ باتون مین اور بھول گیا تبرون اور بوسیدگی کو خاک مین بڑا بندہ ہی وہ بندہ کہ تکبر کیا اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا ابتدا اپنی اور انتہا اپنی کہ پیدا ہوا ہی نطفے سے اور آخر کو خاک مین جانا ہی بڑا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرتا ہی دنیا ساتھ عمل آخرت کے بڑا بندہ ہی وہ بندہ کہ فریب دیتا ہی اہل دین کو ساتھ شبہات کے بڑا بندہ ہی وہ بندہ کہ طمع کھینچ لیجاتی ہی اوس کو اہل دنیا کے دروازے پر بڑا بندہ ہی وہ بندہ کہ خواہش نفسانی گمراہ کرتی ہی اوسکو بڑا بندہ ہی وہ بندہ کہ حرص رغبت دنیا کی ذلیل کرتی ہی اوسکو ترمذی انتہی اب جانا چاہیے کہ یہ قصے شاکرون اور ناشکرون کے غارہ و فجار کے سمجھانے کو بیان کر کر پھر اور طرح سے صریح سمجھاتے ہین ۞

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝

کہہ پکارو تم اون لوگون کو کہ گمان کرتے ہو تم یعنی اونکو معبود سوائے خدا کے مالک نہین ہین وہ برابر ایک ذرے کے یعنی خیر کے شر کے یا نفع کے ضرر کے آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہین ہی اونکو آسمان و زمین مین کچھ ساجھا اور نہین واسطے اللہ تعالی کے اونکے

ع ۱۳

معبودون مین سے کوئی مددگار ۔ **فتح** ۔ تو کہہ پکارو اونکو جنکو دعوی کرتے ہو سوائے اللہ کے وہ نہین مالک ایک ذرہ بھر کے آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہ اونکا دونون مین ساجھا اور نہ اونمین کوئی اوسکا مددگار ۔ **تفسیر** ۔ یعنی یہ ہین کہ پکارو تم اونکو پوجتے ہو اونکو سوائے اللہ کے قسم قسم کے بتون اور ملائک وغیرہ سے اور نام رکھا ہی تمنے اونکا ساتھ نام اللہ کے کہ الٰہ کہتے ہو اور التجا کرو تم طرف اونکے بوسہ حاجت مین کہ پیش آتی ہی تمھارے جیسے کہ التجا کرتے ہو طرف اللہ کے اور انتظار کرو قبول کرنے اونکے کا دعا تمھاری کو جیسے کہ انتظار کرتے ہو اللہ کے دعا قبول کرنے کا دیکھو تو کوئی تمھارے کام بھی آتا ہی پھر جواب دیا اونکی طرف سے ساتھ قول اپنے کے یا یَمْلِکُوْنَ الخ یعنی ذرہ بھر بھلائی اور برائی اور نفع اور ضرر کے مالک نہین الخ یہ یعنی تو صاحب مدارک نے لکھے ہین اور صاحب معالم نے یہ لکھے ہین کہ کہدای محمد کفار مکہ کو پکارو تم اونکو کہ گمان کرتے ہو تم کہ وہ معبود ہین سوائے اللہ کے یعنی پکارو اونکو تاکہ دور کرین وہ ضرر کو اوتارین تمپر قحط سالی مین پھر بیان کیا حال معبودون کا کہ وہ ایسے ہین کا یَمْلِکُوْنَ الخ انتہی اور کوئی مددگار کہ مدد کرے اوسکی اوپر تدبیر پیدایش اوسکی کے مراد یہ ہی کہ وہ معبود تمھارے باوجود ایسے عاجز ہونے کے کیونکر لیاقت رکھین اسکی کہ پکارے جاوین جیسے کہ پکارا جاتا ہی اللہ اور امید رکھی جاوے اونسے جیسے کہ امید رکھی جاتی ہی اللہ سے ۔ **مد تنبیہ** ۔ یہان سے معلوم ہوا کہ سوائے اللہ کے کوئی مالک نفع اور ضرر کا نہین یہ اوسی قادر مطلق مین قدرت ہی کہ جسکو چاہے نفع پونہچاوے اور جسکو چاہے ضرر پس بعضے نادان جو بعضے بزرگون کی قبرون پر جو کیان بھرتے ہین یا چلے باندھتے ہین یا نام گھسنی کرتے ہین یا کسی بزرگ کا توشہ وغیرہ مانتے ہین یا تعزیون اور مینڈھیون پر روٹیان اوڑھیتے چڑھاتے ہین بنظر حصول منفعت کے اور دفع ضرر کے محض خبط ہی اور باطل ہی

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

اور نفع نکرے درخواست نزدیک خدا تعالی کے مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیا ہو واسطے اوسکے یہان تک محشر مضطرب ہون اوسوقت تک کہ انمضطراب دور کیا جاوے اونکے دلون سے کہین کیا فرمایا ہی پروردگار تمھارے نے ملأ اعلی یعنی ملائکہ کہین فرمایا ہی سچ ہی است یعنی اذن شفاعت کا دیا اور وہ ہی بلند مرتبہ بزرگ قدر ۔ **فتح** ۔ اور کام نہین آتی سفارش اوسکے پاس مگر اوسکو جسکے واسطے حکم دیا یہان تک کہ جب گھبراہٹ اوٹھائی جاوے اونکے دل سے کہین کیا فرمایا تمھارے رب نے وہ کہین جو واجبی ہی اور وہی ہی سب سے اوپر بڑا ۔ **تفسیر** ۔ یعنی اللہ کے ہان سفارش عوام جانتے ہین اولیا سے وہ انبیا سے وہ فرشتون سے فرشتون کا یہ حال ہی جو فرمایا جب اوپر سے اللہ کا حکم اوترتا ہی آواز آتی ہی جیسے پتھر پر زنجیر کی فرشتے ڈر سے تھرتھراتے ہین جب تسکین آئی اور کلام اوترچکا ایک دوسرے سے پوچھتے ہین کیا حکم ہوا اور پہلے بتاتے ہین نیچے والون کو جو اللہ کی حکمت کے موافق ہی اور آگے سے قاعدہ معلوم ہی وہی حکم ہوا ۔ **مو** ۔ مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیا ہو یعنی نہین نفع دیگی سفارش مگر اوسکے لیے کہ واقع ہوا اذن شفیع کو واسطے اوسکے یہ تکذیب ہی کفار کی کہ وہ کہتے تھے کہ فرشتے بیٹیان اللہ کی اور عیسی ابن اللہ وغیرہ ہماری سفارش کرکر ہمکو چھڑالین گے اسپر فرمایا کہ سفارش اوسی کے لیے نفع کریگی کہ جسکے لیے اذن ہوگا کہ وہ سومن ہی نہ کافر اور منتظر رہو تم دور کیا جاوے اونکے دلون سے یعنی شفاعت کرنے والون کے دلون سے اور اونکے دلون سے کہ جنکی شفاعت کی جاوے گی بسبب ایک کلمے کے کہ بولیگا اوسکو رب العزت ہیبت جاری کرنے اذن کے اور حتی کے پہلے یُصْعَقُوْنَ اور یَتَسَآءَلُوْنَ مقدر ہی یعنی گویا کہ کہا گیا کہ درنگ کرینگے اور ٹھہرینگے شفاعت کرنے والے اور امیدوار شفاعت کے ایک زمانہ دراز تک بانتظار وقوع اذن کے لرزان ترسان

کہ دیکھئے اذن ہوا ہی یا نہیں یہاں تک کہ جب اضطراب دور کیا جاویگا انکے دلوں سے کہینگے یعنی پوچھینگا بعض اونکا بعض سے کہ کیا کہا رب تمہارے نے کہینگے کہا اللہ نے حق یعنی قول حق اور وہ اذن دینا شفاعت کا ہی واسطے اونکے کہ راضی ہوا اللہ اور وہ ہی بلند قدر الخ یعنی وہ بلند مرتبہ بزرگ قدر ہی نہیں سزاوار کسی فرشتے کو اور نہ ہی کو یہ کہ کلام کرے اوسے بن مگر ساتھ اذن فضل کے اور نہیں لائق ہی کہ شفاعت کرے فرشتہ اور نبی مگر اوسکے لیے کہ راضی ہوا اللہ ۞ صل ۞ کہیں ملا اعل کہ سخن ہست فرمایا ہمکو کہ شفاعت کرو مومنوں کی نکافروں کی اور وہ اللہ تعالی برتر بزرگ ہی اس سے کہ انبیا اور ملائکہ بھی بے اذن اوسکے شفاعت کرین یعنی نہیں کرسکتے اور بقول بعضوں کے مراد فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ سے ملائکہ ہین اور سبب اوسکا حدیث مین یہ آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی چاہتا ہی کہ کسی کام کی وحی کرے تو فرماتا ہی اوسکو پس اوس کلام کی ہیبت سے ملائکہ پھر لرزے اور خوف کے مارے بیہوش ہوجاتے ہین اور سجدے مین گرتے ہین اور اول جو ہوش مین آتے ہین اور سر اوٹھاتے ہین جبرئیل ہوتے ہین اور کلام وحی سنتے ہین اور جب جبرئیل ہر آسمان پر گذرتے ہین تو ملائکہ اوس آسمان کے پوچھتے ہین کہ کیا فرمایا تمہارے نے جبرئیل کہتے ہین حق فرمایا اور وہ علی کبیر ہی اور پھر تمام ملائکہ یہی قول کہتے ہین اور بقول بعضون کے مراد دور ہونا اضطراب کا مشرکون کے دلون مین سے ہوقت آنے موت کے کہ ملائکہ واسطے قائم کرنے حجت کے اوپر وقت ضرورت کے کہتے ہین کہ کیا کہا تمہارے نے دنیا مین کہتے ہین شرک کر راست فرمایا اور یا قرار اوسوقت مین اونکو کچھ نفع نہین دیتے گا ۞ بحر ۞ تنبیہ تفسیر مدارک اور سحر العلوم سے صریح معلوم ہوا کہ بے اذن اور بے مرضی الٰہی کے کوئی اوسدن شفاعت کسیکی نہین کرے گا اور نہ مجال دم زدن ہوگی اور یہی بات آیت کریمہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اور اور آیتون اور حدیثون سے سمجھی جاتی ہی پس صریح رد ہوا اس سے قول اونکا کہ جو کہتے ہین کہ جناب شفیع المذنبین علیہ الف الف صلوات کو حاجت اذن کی نہین سبحان اللہ یہ صاحب اسمین عیاذاً باللہ کس شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سمجھتے ہین اور واقع مین یہ عین موجب امتیاز و عزت ہی دنیا و فخر الاولین والآخرین کے لیے بالله ہماری نفسانیتون کو دور کر اور حق بات ہر ایک کے مونہہ سے کہوا

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰي هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

کہہ کون روزی دیتا ہی تمکو آسمانون اور زمین کی طرف سے کہہ خدا دیتا ہی اور تحقیق ہم یا تم ہدایت پر ہین یا گمراہی ظاہر مین ۞ فتے تو کون روزی دیتا ہی تمکو آسمانون سے اور زمین سے کہدے اللہ اور ہم یا تم سو صحیح پر ہین یا پڑے ہین بھٹکانے مین صریح ۞ تفسیر ۞ یعنی دونون فرقے تو صحیح نہین کہتے ایک مقرر سچا ہی ایک مقرر جھوٹا ہی تو لازم ہوگی اوسچی بات پکڑو آسمین دیکھا جواب ہی جو اس نے ملنے مین بعضے لوگ کہتے ہین دونون فرقے ہمیشہ سے چلے آئے ہین کیا ضرور ہی جھگڑنا ۞ مو ۞ رزق آسمان کی طرف سے برسانا مینہ کا ہی کہ باعث رزق ہی اور فضل کی طرف سے اوگنا اناج وغیرہ کا اور کہدے اللہ یعنی اگر وہ نہ کہین کہ رزق ہی اللہ ہی تو تم جواب دو کہ رازق ہمارا اللہ ہی ثم کیا اللہ تعالی نے آنحضرت کو کہ تم یون تقریر کرو اونسے کہ کون رزق دیتا ہی تمکو پھر ترک کیا آنحضرت کو کہ تم آپہی جواب دو اور اقرار کرو اونکی طرف سے ساتھ قول اپنے کے وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰي هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یہ واسطے آگاہ کرنے اسبات کے کہ وہ اپنے دلون سے تو مقر ہین اس بات کے کہ اللہ رازق ہمارا ہی لیکن وہ بعضے اوقات مونہہ سے اسکا اقرار نہین کرتے اسلیے کہ وہ اگر مونہہ سے کہین تو الزام اوپر یہ آتا ہی کہ کہا جاوے اونکو کہ پھر کیا ہوگیا تمکو کہ نہین عبادت کرتے اوسکی کہ رزق دیتا ہی تمکو اور اوسکو چھوڑ کر اختیار کرتے ہو اونکو کہ نہین رزق دے سکتے آوے حکم کیا آنحضرت کو کہ بعد الزام دینے کے ایک بات اور کہو کہ ہم یا تم ہدایت پر ہین یا گمراہی ظاہر یہ کلام بطریق شک کے نہین ہی ولیکن بطریق انصاف کے ہی جیسے کہا ایک شخص کہتا ہو دوسرے کو کہ

ایک ہم مین کا جھوٹا ہی حال انکہ وہ جانتا ہی اپنے کو کہ مین سچا ہون اور وہ جھوٹا اور معنی یہ ہین کہ نہین ہیں ہم اور تم ایک امر پر بلکہ دو فریقون مین سے ایک ہدایت پر ہی اور دوسرا گمراہی پر پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعدار اونکے ہدایت پر ہین اور مخالف اونکے گمراہی پر پس صحیح ٹھہرایا اونکو بغیر اسکے کہ صراحۃً جھٹلا دین اور بعضون نے کہا کہ اَوْ بمعنی واو کے ہی گویا کہ بطریق لف و نشر مرتب کے فرمایا وَاِنَّا اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ یعنی ہم ہدایت پر ہین اور تم گمراہی پر اور لفظ ہدًی پر حرف جر علی لائے اور لفظ ضلال پر حرف فی نکتہ اسمین یہ ہی کہ صاحب ہدی گویا کہ چڑھا ہوا ہی گھوڑے تیز رو پر اڑا مار کر نکل جاتا ہی جدھر چاہتا ہی اور گمراہ گویا کہ بیٹھا رہا ہی تاریکی مین نہین جانتا کہ کدھر جاؤن + **معالم مد تنبیہ** + اس سے معلوم ہوا کہ اللہ ہی ہدی بعضے سمجھتے ہین کہ ہمکو فراغت فلانے بزرگ کی طرف سے ہی محض باطل اور موجب کفر ہی بلکہ یون سمجھنا چاہیے اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

کہہ سوال نہین کیا جاویگا ہمسے ہمارے گناہ سے اور نہ سوال کیا جاویگا تمسے اوس چیز سے کہ تم کرتے ہو + **ف** + تو کہہ تمسے نہ پوچھینگے کہ جو ہمنے گناہ کیا اور تمسے نہ پوچھینگے کہ جو تم کرتے ہو + **مو** +

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ○

کہہ جمع کریگا پروردگار ہمارا درمیان ہمارے یعنی قیامت کے دن پھر حکم کریگا درمیان ہمارے یعنی درمیان ہمارے اور تمھارے ساتھ راستی کے یعنی بالجزم فیصلہ کرنے والا وہی ہی + **فتح** + تو کہہ جمع کریگا ہم سبکو رب ہمارا پھر فیصلہ کریگا ہم مین انصاف کا اور وہی ہی زیادہ کیا نیوالا جاننے والا + **مو**

قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

کہہ دکھلاؤ مجکو اون لوگون کو کہ ملایا ہی تمنے اونکو ساتھ خدا کے شریک بنانا نہ ایسا نہین ہی بلکہ خدا وہی ہی غالب باحکمت + **فتح** + تو کہہ مجکو دکھلاؤ جنکو اوس سے ملاتے ہو ساجھی ٹھہرا کر کوئی نہین وہی اللہ ہی زبردست حکمتون والا + **تفسیر** + یعنی معلوم کرواؤ تم مجکو اون لوگون کو کہ ملایا ہی تمنے اونکو ساتھ اللہ تعالی کے شریک ٹھہرا کر عبادت مین ساتھ اوسکے آیا وہ پیدا کرتے ہین کچھ اور رزق دیتے ہین نہ ایسا نہین کچھ پیدا کرتے اور نہ رزق دیتے ہین باز آؤ اپنی ان باتون سے اور متنبہ ہو اپنی گمراہی پر اور لفظ ہو ضمیر شان کی ہی یعنی بلکہ شان یہ ہی کہ اللہ غالب ہی انتہا مرتبہ حکیم ہی بیچ تدبیر اپنی کے پس کوئی شریک نہین ہی اوسکا + **معالم مد**

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

اور نہین بھیجا ہمنے تجکو مگر واسطے لوگون کے تمام اونکے کہ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے + **فتح** + اور تجکو جو ہمنے بھیجا سو سارے لوگون کے واسطے خوشخبری اور ڈر سنانے کو لیکن بہت لوگ نہین سمجھتے + **مو تفسیر** + خوشخبری دینے والا یعنی ساتھ فضل کے اوسکے لیے کہ مانا مجھکو اور ڈرانے والا ساتھ عدل کے اوسکے لیے کہ نہ مانا مجھکو اور اصرار کیا ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے پس باعث ہوتا ہی اونکو جہل اونکا تیری مخالفت پر منقول ہی قتادہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ کہا بھیجا اللہ نے محمد کو طرف عرب و عجم کے پس بہت بزرگ اونکا اللہ کے نزدیک بہت تا بعدار اونکا ہی واسطے آنحضرت کے اور ابن عباس سے ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ چیزین کہ نہین دی گئین وہ کسی نبی کو پہلے میرے بھیجا گیا مین طرف تمام لوگون کے کہ احمر و اسود ہین یعنی طرف عرب و عجم کے اور اور نبی بھیجے جاتے تھے اپنی اپنی قوم کی طرف اور مدد کیا گیا مین ساتھ رعب کے کہ رعب پڑتا ہی میرا میرے دشمن پر مسافت مہینا بھر کی راہ پر اور کہلایا گیا ہے مین غنیمت

یعنی غنیمت ہماری امت کے لیے حلال ہوئی اورون کے ہان حکم تھا بلکہ رکھدیتے ایک میدان بلند مین اور آگ آن کر اوسکو جلادیتی تھی اور گرانی گئی ہیرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی اور میرا غنیمت پس ذخیرہ کر رکھا ہی مینے اوسکو اپنی امت کے لیے روز قیامت تک ذروہ اگر چاہا ہی اللہ نے پہونچنے والی ہی اون لوگون کو کہ نہین شریک کرتے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو ✦ مل ✦ در منثور

تنبیہ ✦ سبحان اللہ کیا احسان ہی اللہ کا کہ ایسا نبی ہمارے لیے بھیجا اور ہم ایسے نالائق ہین کہ اونکی قدر اور محبت اور اتباع جیسا چاہیے ویسا نہین کرتے ہمکو تو چاہیے کہ اونکی اور اونکی سنت کی محبت سبکی محبت پر غالب رکھین تا مستحق اس بشارت کے ہون کہ جو آنحضرت نے فرمائی مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جسنے میری سنت کو دوست رکھا اوسنے مجکو دوست رکھا اور جسنے مجکو دوست رکھا میرے ساتھ ہوگا جنت مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَبَدًا اَبَدًا اَوَارْزُقْنَا مَحَبَّتَہٗ وَشَفَاعَتَہٗ وَاَدْخِلْنَا فِیْ زُمْرَۃِ اَحِبَّائِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○

اور کہتے ہین کب ہوگا وعدہ یہ اگر ہو تم سچے یعنی قیامت اور بعث اور ثواب و عذاب کا ✦ فتح ✦

اور کہتے ہین کب ہی یہ وعدہ اگر تم سچے ہو ✦ مو ✦

قُلْ لَّکُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْہُ سَاعَۃً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ○

کہ تمھارے لیے وعدہ ہی ایک دن کا نہ پیچھے رہوگے اوس سے ایک ساعت اور نہ آگے بڑھوگے ✦ فتح ✦ تو کہہ تمکو وعدہ ہی ایک دن کا نہ دیر کروگے اوس سے ایک گھڑی اور نہ شتابی ✦ مو ✦ تفسیر ✦ یعنی نہین ممکن ہی تمکو پیچھے رہنا اوسسے بسبب جہلت چاہنے کے اور نہ آگے بڑھنا ہی طرف اوسکے بسبب استعجال کے اور مراد اوسدن سے ہی دن قیامت کا اور کہا ضحاک نے دن موت کا کہ نہ پیچھے رہین گے اوس سے اور نہ آگے بڑھینگے ساتھ اس طرح کے کہ زیادتی کیجاوے تمھاری اجل مین یا کمی کیجاوے اوس سے ✦ مد ✦ معالم ✦ **تنبیہ** ✦ یہ قیامت کے آنے کا سوال از راہ مذاق اور مسخرے کرتے تھے کیونکہ منکر تھے اوسکے اللہ تعالی اوسکا جواب دے کر اب آگے گویا فرماتا ہی کہ قیامت کی خبر اس قرآن مین بھی ہی اور اگلی کتابون مین بھی جب انھین کے یہ منکر ہین تو اور باتین کہ جو اونمین ہین اونکے انکار کا کیا پوچھنا جب اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونگے اور آپسمین ایک دوسرے کو پھٹکار کریگا تب حقیقت حال معلوم ہوجائیگی اللہ تعالی فرماویگا لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ○ یعنی البتہ تحقیق تھا تو غفلت مین اس سے پس کھول دیا ہمنے پردہ تیرا پس ہمیائی تیری آج تیز ہی یعنی کہ آج جن جن چیزون کا انکار کرتے ہین وہ ہمان سب چیزون کی حقیقت کھلجائیگی

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ یَرْجِعُ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضِ نِ الْقَوْلَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَکُنَّا مُؤْمِنِیْنَ ○

اور کہا کافرون نے یعنی منکرون نے ہرگز نہ ہاوین ہم اس قرآن کو اور نہ اوس کتاب کو کہ پہلے اوس سے تھی اور تعجب کرے تو ای دیکھنے والے اگر دیکھے تو جب تمگار کھڑے کیے جاوین یعنی جس کیے جاوین نزدیک پروردگار اپنے کے پھیرین بعضے اونکے طرف بعضون کے بات کو یعنی سوال و جواب کرین کہینگے وہ لوگ کہ ناتوان پکڑا گیا اونکو کہ وہ تابعدار ہین ساتھ اون لوگون کے کہ سرکشی کی کروہ سردار اور پیشوا اونکے ہین اگر نہوتے تم البتہ ہم مسلمان ہوتے ✦ فتح ✦ اور کہنے لگے منکر ہم ہرگز نہ مانینگے یہ قرآن اور نہ اس سے

اگلا کہیں تو دیکھے کہ جہنم کا کھڑے کیے گئے ہیں اپنے رب کے پاس ایک دوسرے پر ڈالتا ہی بات کہتے ہیں جنکو کمزور سمجھا تھا بڑائی کرنے والوں کو اگر تم نہوتے تو ہم ایماندار ہوتے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** ۞ اور نہ اوس کتاب کو کہ پہلے اوس سے تھے یعنی جو اہل مکہ ہیں پیغمبر سے پہلے اور آگے کتابیں اونکو بھی نہ مانینگے ہم یا مادہی قیامت اور جنت دوزخ یعنی انکار کیا ابوجہل وغیرہ رئیسوں نے پیغمبر کے اللہ کیجانب سے اور یہ کہ ہو کچھ حقیقت اوس چیز کی کہ دلالت کرتا قرآن نے اوپر کردہ پھر پیدا کرنا ہی واسطے جزا کے اور اگر دیکھے تو الخ خبر دی اللہ تعالی نے انجام کار اونکے سے اور حال اونکے سے آخرت میں یہ اس فرمایا اپنے رسول علیہ السلام کو یا مخاطب کو کہ اگر دیکھیگا تو آخرت میں کھڑا ہونا اونکا اور جھگڑنا اور کلام کرنا اونکا آپسمیں تو دیکھیگا تو عجب حال اگر تو ہوتے تم الخ یعنی اگر تو بلاتا تھا اونکو طرف کفر کے تو البتہ ہم ایمان لاتے قصہ پر اور اوسکے رسول پر ۞ **مد** ۞

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ○

کہا سرکشوں نے ناتوانوں سے کہ کیا باز رکھا ہمنے تمکو ہدایت سے بعد اسکے کہ آئی ہدایت تمکو بلکہ تم تھے گنہگار ۞ **فتح** ۞ کہنے لگے بڑائی کرنے والے کمزور گنے گیوں کو کیا ہمنے روک رکھا تھا تمکو سوجھ کی بات سے تمہارے پاس پوچھ پیچھے کوئی نہیں پر تم تھے گنہگار ۞ **تفسیر** ۞ یعنی کافر بسبب اختیار کرنے تمہارے کے گمراہی کو ہدایت پر بسبب کہنے ہمارے کے اور فریب دینے ہمارے کے قبل

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

اور کہا ناتوانوں نے سرکشوں کو نہ بلکہ باز رکھا ہمکو مگر رات دن کے فریب نے یعنی تمہارے مکر نے کہ ہمیشہ کرتے رہتے تھے جب فرماتے تھے ہمکو کہ کافر ہو دین ہم ساتھ خدا کے اور مقرر کریں ہم واسطے اوسکے شریک اور دل میں کھینچے سب پشیمانی جب دیکھینگے عذاب کو یعنی دوزخ کا اور ڈالیں گے ہم طوق کافروں کی گردنوں میں نہیں بدلے جاوینگے مگر موافق اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی دنیا میں کفر و معاصی ۞ **فتح** ۞ اور کہنے لگے کم زور گنے گئے بڑائی کرنے والوں کو کوئی نہیں پر فریب سے رات دن کے جب تم ہمکو حکم کرتے کہ ہم نہ مانیں اللہ کو اور ٹھہرا دیں ہم اوسکے ساتھ برابر کے اور چھپے چھپے پچھتانے لگے جب دیکھا عذاب اور پڑنے ڈالیں ہیں طوق گردنوں میں منکرین کی وہی بدلا پاتے ہیں جو کرتے ہیں ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** ۞ مولوی رفیع الدین صاحب اور صاحب بحر نے ترجمہ لفظ وقال کا کیا ہو اور کہینگے اور بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ کا ترجمہ بلکہ مکر کرتے تھے تم رات کو اور دن کو اور معنی اوسکے یہ کہ مستکبرین نے جب انکار کیا ساتھ قول اپنے کے اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ کا یہ کہ ہوں ہم نے مستضعفین کے کفر کے اور تاخیر کیا ساتھ قبول اپنے کے بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ یہ کہ کفر مستضعفین کا اونکے کسب و اختیار سے تھا رد کیا اونپر مستضعفون نے ساتھ قول اپنے کے بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ پس باطل کیا مستضعفون نے اضراب مستکبرون کا کہ بل جسکا تو ہی مجرمین ہی ساتھ اضراب اپنے کے کہ وہ بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ہی گویا کہ مستضعفون نے کہا کہ نہیں تھا اجرام یعنی کفر کرنا ہماری جہت سے بلکہ تمہارے مکر کی جہت سے کہ کرتے تھے ہمسے ہمیشہ رات دن اور بسبب باعث ہونے تمہارے کے ہمکو کفر و شرک پر اور اَسَرُّوا النَّدَامَةَ کا ترجمہ ایک نحوی نے کیا کہ لکھا گیا اور ظاہر کرینگے بھی کیا ہے مفسرون نے اور لکھا ہے کہ یہ اضداد سے ہی اور ندامت کرنے والے وہی ظالمین مذکور ہوئے بیچ قول اللہ تعالی کے اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ یعنی پشیمان ہونگے متکبر اپنی گمراہی پر اور اونکے گمراہ کرنے پر اور پشیمان ہونگے مستضعف اپنی گمراہی پر اور گمراہ کرنے والوں کے اتباع کرنے پر اور ڈالینگے ہم طوق یعنی آگ کے روایت کیا ابن ابی حاتم

حسن بن یحیی خشنی سے کہ کہا نہیں ہی دوزخ مین مکان اور جنگل اور نہ طوق اور نہ بیڑی اور نہ زنجیر مگر کہ نام صاحبانکے کا یعنی جنکے لیے وہ مہیا ہین اوپر لکھا ہوا ہی پس بیان کی گئی یہ روایت ابو سلیمان دارانی کے سامنے پس رونے وہ پھر کہا کہ کیا حال ہوگا اوسکا کہ جسپر یہ سب جمع ہونگی یہ بانوں مین بیڑیان ہونگی اور ہاتھونمین ہتھکڑیان اور گردن مین زنجیر پھر داخل کیا جاویگا مکان مین اور جنگل مین ۞ مد ۞ در منثور ۞

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

اور نہین بھیجا ہمنے کسی گانون مین کوئی ڈرانے والا یعنی نبی مگر کہا دولتمندون اور سردارون اوسکے نے کہ تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اوسکے ہا معتقد ہین ۞ فتح ۞ اور نہین بھیجا ہمنے کسی بستی مین کوئی ڈرانے والا مگر کہنے لگے ہین وہان کے آسودہ لوگ ہم تمھارے ہاتھ نہ بھیجا نہین مانتے ۞ مو ۞ تفسیر ۞ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اونکو قوم یعنی کفار قریش جھٹلاتے تھے اور نہ مانتے تھے کتاب اللہ کو اور اوسکی شریعت کو اونکی تسلی کے لیے یہ فرمایا کہ جو نبی جس بستی مین آیا ہی وہان کے دولتمندون اور سردارون نے یہی کہا ہی کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہو اونکو قوم یعنی کفار ہی ساتھ کثرت اموال و اولاد کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا الخ یہ تفسیر مدارک مین ہی اور تفسیر درمنثور مین ہی کہ روایت کیا ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے ابی رزین سے کہ کہا تھے دو شخص شریک تجارت مین پس نکلا ایک اون دونون مین کا طرف کنارے دریا کے یعنی تجارت کے لیے اور رہا دوسرا شہر مین پس جب مبعوث ہوا یعنی نبی ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اوس مسافر نے اپنے یار کو کہ شہر مین تھا کہ کیا ہوا حال آنحضرت کا پس اسنے لکھ بھیجا اوسکو کہ نہین اتباع کیا اونکا کسی نے قریش مین سے مگر رزالون اور مسکینون نے پس چھوڑدی اوسنے تجارت اپنی پھر آیا اپنے یار کے پاس اور کہا اوسکو کہ کان آنحضرت کا اور وہ انگلی کتابین پڑھا ہوا تھا پس آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ کس چیز کی طرف بلاتے ہو تم فرمایا آنحضرت نے طرف اس بات کے اور طرف اس بات کے یعنی مثلا توحید کی طرف اور رسالت و معاد کے ماننے کی طرف کہا اوسنے اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول ہو خدا کے فرمایا آنحضرت نے کیونکر جانا تو نے یہ اوسنے کہا کہ نہین بھیجا گیا ہی کوئی نبی مگر کہ اتباع کیا ہی اوسکا رزالون اور مسکینون نے پس نازل ہوئین یہ آیتین وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَا کی آیتین پس بھیجا آنحضرت نے اوسکی طرف کسیکو کہ اوس سے جاکر کہے بلاشبہ اللہ نے اوتاری ہی تصدیق اوس بات کی کہ کہی تو نے انتہی ۞

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝

اور کہا یعنی اغنیا نے تمھارے مومنین سے کہ ہم بہت زیادہ ہین باعتبار اموال اور اولاد کے اور نہین ہم عذاب کیے گئے ۞ فتح ۞ اور کہنے لگے ہمکو زیادہ ہی مال اور اولاد اور نہ پہنچیگی آفت نہین آنی ۞ مو ۞ تفسیر ۞ یعنی اونھون نے بنظر اموال اپنے کے دنیا مین ارادہ کیا یہ کہ ہم اللہ کے نزدیک بہت عزیز ہین ہمکو عذاب نہین کرنے کا اور گمان کیا یہ کہ اگر ہم عزیز نہوتے اللہ کے نزدیک تو نہ رزق دیتا ہمکو اور اگر مومن حقیر نہوتے اللہ کے نزدیک تو نہ محروم کرتا اونکو پس یہ باطل کیا اللہ نے اونکے گمان کو اسیطرح کہ رزق فضل ہی اللہ کا تقسیم کرتا ہی اوسکو جس طرح چاہتا ہی پس بعض اوقات وسعت رزق کرتا ہی عاصی کے لیے اور تنگی کرتا ہی مطیع پر اور بعض اوقات عکس اسکے کرتا ہی کہ وسعت رزق کرتا ہی مطیع کے لیے اور تنگی کرتا ہی عاصی پر اور بعض اوقات تنگی دونون پر ہوتی ہی اور بعض اوقات فراخی دونون پر پس نہین قیاس کرلینا ہی ارادہ دونون باتون پر ہر ثواب کا پس بلطل کیا اللہ تعالی نے اونکے اس گمان کو ساتھ قول اپنے کے ۞ مد ۞

ع ۲

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

کہہ تحقیق پروردگار میرا کشادہ کرتا ہے روزی کو جسکے لیے چاہے اور تنگ کرتا ہے جسکے لیے چاہے ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اسکو ✦ فتح ✦ تو کہہ میرا رب ہے جو پھیلا دیتا ہے روزی جسکو چاہے اور ناپ کر دیتا ہے لیکن بہت لوگ سمجھ نہیں رکھتے ✦ ۱۲ منہ

تنبیہ ✦ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر اغنیا حق بات نہیں قبول کرتے ہیں اور غربا بیچارے قبول کر لیتے ہیں اور سبب اسکا یہ ہے کہ اغنیا کی ہمت دنیا کی طرف لگ رہی ہے شب و روز اسمیں مشغول ہو رہے ہیں گویا کہ اوسکے بندے بن رہے ہیں دنیا کی تدبیریں خوب سوچ سوچ کر نکالتے ہیں اور دین کی طرف بالکل التفات نہیں پھر دین کی بات دل میں کیونکر جمے اور بڑی خرابی جہل سے پیدا ہوتی ہے اگر کچھ محبت دین کی ہو تو علم پڑھیں سنیں اوس سے نفع و ضرر اپنا معلوم کریں دین کی بات پڑھتے ہیں نہ سنتے ہیں پھر راہ حق پر کیونکر لگیں اور اسی سبب سے حرام حلال میں کچھ امتیاز نہیں کرتے بلکہ کفر و ایمان میں بھی حرج رہی ہے دل کے اندر حُبِّ جاہ ✦ کب سماوے اوسمیں نورِ لا الٰہ ✦ آو حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں رباعی گرور دو تو لا الٰہ الا اللہ ست ✦ بے سینۂ صاف کی بآں سو راہ ست ✦ صَرّاف زرِ قلب تو کی بستاند ✦ ہر چند برو سکۂ نام شاہ ست ✦ خیال جمعہ جماعت کا ہی اور اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ حق والے کے حق ادا کرنے کا اس دنیا نے ایسا غافل کر رکھا ہے کہ شب و روز اسکے سوچ بچار میں رہتے ہیں اور فقرا ان سب آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں اور اپنے مولیٰ کی اطاعت کا خیال رکھتے ہیں کیا خوب فرمایا شقیق بلخی رحمہ اللہ نے کہ اختیار کریں ہیں فقرا نے پانچ باتیں اور اغنیا نے پانچ باتیں اختیار کی ہے فقرا نے راحت نفس کی اور فراغت دل کی اور بندگی رب کی اور خفت حساب کی اور بلندی درجے کی اور اختیار کریں ہیں اغنیا نے پانچ باتیں تعب نفس کا اور شغل قلب کا یعنی دنیا میں اور سختی بندگی دنیا کی اور سختی حساب کی اور پستی درجے کی انتہی اور جب تک محبت اس دنیا کی دل سے نہ نکالے اور سختی و مشقت کو نعمت و راحت پر نہ اختیار کرے تقوے ہی کو نہیں پہونچتا چنانچہ منقول ہے بعضے حکما سے یعنی دانشمندان دین سے کہ آگے تقوی کے پانچ گھاٹیاں ہیں جو کوئی گذرے اون گھاٹیوں سے پوہنچے تقوی کو وہ گھاٹیاں یہ ہیں اختیار کرنا شدت کا نعمت پر اور اختیار کرنا مشقت کا راحت پر اور اختیار کرنا ذلت کا عزت پر اور اختیار کرنا قوت کا فضول پر یعنی حاجت سے زائد پر اور اختیار کرنا موت کا حیات پر انتہی اور خاصیت اس مال کی بھی ہے کہ اکثر مالدار آخرت کو تو بھول ہی جاتے ہیں چنانچہ سفیان ثوری سے منقول ہے کہ اونھوں نے کہا نہیں جمع ہوتا ہے اس دنیا میں جسکے پاس مال مگر کہ اوسمیں پانچ خصلتیں ہوتی ہیں بخل اول اور حرص غالب اور بخل شدید اور قلت ورع اور نسیان آخرت اور یہ مال اللہ کی یاد سے بھی غافل کرتا ہے اور بڑی بڑی آفتیں پیدا کرتا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مال کے جمع کرنے میں پانچ خصلتیں ہیں رنج و تعب اوسکے جمع کرنے میں اور غفلت ذکر اللہ سے بسبب اصلاح اوسکی کے اور خوف اوسکے لینے والے سے اور چرانے والے سے اور وبال اوسکا اوسکے چھوڑنے کے لیے اور غارت صالحین کی بسبب اوسکے اور مال کی تفریق میں پانچ چیزیں ہیں راحت نفس کی اوسکے تلف ہو جانے سے اور فراغ خاطر واسطے ذکر اللہ تعالی کے محافظت اوسکی سے اور امن اوسکے لینے والے سے اور چرانے والے سے اور حاصل کرنا اسم کریم کا واسطے نفس اپنے کے اور مصاحبت صالحین کی بسبب فارغ ہونے کے اوس سے انتہی غرض کہ یہ مال دین و دنیا سے تباہ کر دیتا ہے بچا بچیے کی زیادہ طلبی سے اور قدر ضرورت پر کفایت کرنا چاہیے حضرت علی فرماتے ہیں کہ لازم کر اپنے پر پانچ باتیں اور عمل کر دو دنیر عبادت کر اللہ کی بقدر حاجتوں اپنی کے طرف اوسکے اور تو تم دنیا سے بقدر عمر اپنی کے اوسمیں اور گناہ کر اللہ تعالی کا بقدر طاقت اپنی کے اوسکے عذاب پر اور تو توشہ آخرت کو بقدر ٹھہرنے اپنے کے قبر میں اور عمل کر جنت کے لیے اوسقدر کہ چاہتے ہو تم ٹھہرنا اوسمیں ✦ مبہمات

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۠ فَاُولٰٓئِكَ
لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝

اور نہیں ہیں اموال تمھارے اور نہ اولاد تمھاری وہ جو نزدیک کرے تمکو نزدیک ہمارے مرتبہ قربت لیکن جو قرب وہ ہی کہ ایمان لایا اور عمل کیے اچھے پس یہ جماعت واسطے انکے ہی جزا دونی بمقابلہ اسکے کہ عمل کیے اور وہ بالاخانون مین نڈر ہونگے ✤ فتح ✤ اور تمھارے مال اور تمھاری اولاد وہ نہین کہ نزدیک کردین ہمارے پاس تمھارا درجہ پر جو کوئی یقین لایا اور بھلا کام کیا سو اونکو ہی بدلا دونا اونکے کیے پر اور وہ جمعہ لوگون مین بیٹھے ہین خاطر جمع سے ✤ موضح تفسیر ✤ الا من امن استثنا ہی لفظ کم سے جو تقدیر کلام یہ ہی کہ اموال نہین نزدیک کرتے ہین اللہ کے کسیکو مگر مومن صالح کو کہ جو خرچ کرے اونکو اللہ کی راہ مین اور اولاد بھی نہین نزدیک کرتی ہی کسیکو مگر اوسکو کہ سکھاوے اولاد کو بھلائی اور تعلیم کرے اوسکو سمجھ دین کی اور باعث ہو اونکو نماز و طاعات پر اور ابن عیسی سے ہی کہ الا بمعنی لکن کے ہے اور من شرط ہی جواب اوسکا فاولئک الخ اور معنی جزاء الضعف کے یہ ہین کہ دو چند کیجاتی ہین اونکے لیے نیکیان کہ ایک نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین سات سو تک اور بالاخانون مین یعنی منازل جنت مین نڈر ہون گے یعنی ہر ہولناک چیز سے قتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر آیت وَمَآ اَمْوَالُكُمْ الخ کے کہ کہا نہ اعتبار کرو لوگون کا ساتھ کثرت مال و اولاد کے اسلیے کہ کافر کو مال دیا جاتا ہی اور بضل وقات روک رکھتا ہی اللہ تعالی اوسکو مومن سے اور بطاؤس یمانی سے ہی کہ وہ یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ الْاِيْمَانَ وَالْعَمَلَ وَجَنِّبْنِيْ الْمَالَ وَالْوَلَدَ یعنی یا اللہ نصیب کر تو مجکو ایمان اور عمل نیک اور بچا مجکو مال و اولاد سے اسلیے کہ سنا ہی مینے اون چیزون کو وحی کی تو نے وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ یعنی بالشبہ اللہ نہین دیکھتا ہی طرف صورتون تمھاری کے اور مالون تمھارے کے ولیکن دیکھتا ہی طرف دلون تمھارے کے اور اعمال تمھارے کے اور حضرت علی سے روایت ہی بیچ تفسیر وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ جنت مین بالاخانے ہین کہ سلوم ہوتے ہین اوپر کے رخ اونکے اندر اونکے سے اور اندر کے رخ اونکے باہر اونکے سے صحابے عرض کیا کہ کنکے لیے ہی یہ فرمایا اونکے لیے کہ کلام خوش کرتے ہین اور کھلاتے ہین کھانا یعنی فقرا و غربا کو اور ہمیشہ رکھتے ہین روزے یعنی اکثر رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین راتون کو اسوقت مین کہ لوگ سوتے ہوتے ہین یعنی نماز تہجد پڑھتے ہین ✤ مدرمنثور ✤ تنبیہ ✤ اس اموال و اولاد کو اللہ تعالی نے سورۂ تغابن مین فتنہ بھی فرمایا ہی اس آیت مین اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ یعنی نہین ہین اموال تمھارے اور اولاد تمھاری مگر فتنہ یعنی بلا و محنت اسلیے کہ غافل کرتے ہین امور آخرت سے اور ڈالتے ہین گناہ و عقوبت مین اور اس سے زیادہ اور کون سی بلا ہوگی اور اللہ کے پاس اجر عظیم ہی یعنی آخرت مین اور یہ بڑی نفع کی چیز ہی بہ نسبت اموال و اولاد کے پس فوت کردو اوسکو بسبب مشغول ہونے کے اموال و اولاد مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکے ہی مال اوسکے سے تین چیزین ہین جو کچھ کھایا پس فنا کردیا اور سکو یا پہنا پس پرانا کیا یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرت کے لیے اور جو کچھ سوا اسکے ہی پس وہ جانے والا ہاتھ اسکے سے اور چھوڑ جاویگا اوسکو لوگون کے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہین مُردے کے تین چیزین پس پھر آتی ہین دو اور باقی رہتی ہی ساتھ اوسکے ایک ساتھ جاتے ہین اوسکے اہل و مال اوسکے اور عمل اوسکے پس پھر آتے ہین اہل اوسکے اور مال اوسکا اور باقی رہتا ہی عمل اوسکا انتہی اور بہت سی مذمت آئی ہی اموال و اولاد کی لیکن مذمت باعتبار اکثر کے ہی کہ اکثر یہ چیزین اللہ کی راہ سے روکتی ہین اور جسکے لیے

یہ بات نہو اوسکے لیے مال و اولاد اچھے ہین جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ یعنی اچھا ہی مال نیک شخص نیک کے لیے اور اولاد صالح کو باقیات صالحات سے فرمایا ہی چنانچہ یہ دونون وایتین مشکوٰۃ مین ہین اور اس آیت شریفہ مین بھی استثنا کیا اِلَّا مَنْ اٰمَنَ الخ کر غرضکہ مال ہو یا اولاد وغیر ذالک جسکو ذخیرہ آخرت کا کرے خوب ہی اور جسکو باعث وبال آخرت کا کرے بُرا ہی انسان کو یہ چاہیے کہ ہر چیز سے دار آخرت کو سنوارے یہان کی زرق برق پہچ ہیچ ہے فریب دہ ولے نادانی کہ وقت مرگ پتا بت ہوا خواب تھا جو کچھ دیکھا جو سنا افسانہ تھا وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ سَتِعَانَۃُ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ

اور وہ لوگ کہ سعی کرتے ہین بیچ رد کرنے آیتون ہماری کے مقابلہ کرتے ہوئے وہ لوگ ہیچ عذاب کے حاضر کیے جاوینگے فقہ اور جو دوڑتے ہین ہماری آیتون کے ہرانے کو وہ مارمین پکڑے لاتے ہین مو

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَیَقْدِرُ لَہٗ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُہٗ وَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ

کہہ تحقیق پروردگار میرا کشادہ کرتا ہی روزی کو واسطے جسکے چاہے اپنے بندون مین سے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے اور جو کچھ خرچ کروتم جس جنس سے کہ ہو پس خدا بدلا دیتا ہی اوسکا اور وہ بہترین روزی دینے والون کا ہی فقہ تو کہہ میرا رب پھیلا دیتا ہی روزی جسکو چاہے اپنے بندون مین اور ناپ کر دیتا ہی اوسکو اور جو خرچ کرتے ہو کچھ چیز وہ اوسکا عوض دیتا ہی اور وہ بہتر ہی روزی دینے والا مو تفسیر پس خدا بدلا دیتا ہی نہین کوئی بدلا دینے والا سوائے اوسکے یا تو بدلا جلدی دیتا ہی ساتھ مال کے دنیا مین یا دیر کر دیتا ہی ساتھ ثواب کے یعنی ذخیرہ رکھتا ہی اوسکے بدلے ثواب کہ آخرت مین دیگا اور وہ بہترین روزی دینے والون کا ہی اسلیے کہ جو کوئی دیتا ہی سوائے اوسکے بادشاہ یا سردار یا سوائے انکے کے پس وہ اللہ ہی کے رزق مین سے ہی کہ دلواتا ہی اوسکو انکے ہاتھون سے اور وہ پیدا کرنے والا رزق کا ہی اور پیدا کرنے والا اسباب کا کہ جسکے سبب سے نفع اوٹھاتا ہی مرزوق ساتھ رزق کے اور بعضے اولیا اللہ سے منقول ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَوْجَدَنِیْ وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ یَّشْتَہِیْ فَلَوْ مِتُّ مُشْتَہٰہُ لَا یَجِدُوَاجِدٌ لَا یَشْتَہِیْ اور اللہ کی راہ مین دینے کی حدیث شریف مین بھی بڑی فضیلت آئی ہی حدیث قدسی مین آیا ہی اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ یعنی خرچ کر راہ خدا مین اے ابن آدم خرچ کرونگا مین تجہپر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اوسمین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہی ایک دون مین دونون مین کا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا یعنی یا اللہ دے خرچ کرنے والے کو بدلا اور دوسرا کہتا ہی اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا یعنی یا اللہ دے ممسک کو تلف کہ اوسکا مال ضائع ہو جاوے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ناقص کرتا صدقہ کچھ مال مین سے اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو بسبب عفو کے یعنی تقصیر وارسے مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے اللہ کے مگر بلند کرتا ہی اللہ اوسکا درجہ اور فرمایا آنحضرت صلعم نے ہر معروف یعنی پسندیدہ شرع صدقہ ہی اور ہر وہ چیز کہ خرچ کرے مرد اپنے نفس پر اور اپنے اہل پر لکھا جاتا ہی اوسکے لیے صدقہ اور جس مال سے بچاوے مرد آبرو اپنی لکھا جاتا ہی اوسکے لیے صدقہ حاجر کہتے ہین کہ کہا ہمنے کیا معنی اسکے کہ بچاوے اوس سے آبرو اپنی فرمایا وہ مال کہ دیوے شاعر کو اور زبان دراز کو کہ بسبب اوسکے آبرو اپنی بچاوے اور جو کچھ کہ خرچ کرے مومن کچھ خرچ کرنا پس اللہ پر ہی عوض اوسکا اس حال مین کہ ضامن ہوتا ہی مگر جو کچھ کہ خرچ کرے مکان بنانے مین یا گناہ مین ضحاک سے ہی کہ وہ پوچھے گئے کہ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُہٗ سے نفقہ فی سبیل اللہ مراد ہی

کہا اونھون نے نہین ۱۰ لیکن خرچ کرنا مرد کا اپنے نفس پر اور اہل پر مراد ہو پس اللہ بلا دیتا ہی اوسکا عبد بن حمید سے ہی کہ جو کچھ تو خرچ کرنا بغیر اسراف اور تنگی کے پس وہ بدلا دیتا ہی اوسکا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کچھ خرچ کرو تم اپنے اہل پر بغیر اسراف اور تنگی کے پس وہ فی سبیل اللہ ہی اور روایت ہی علی بن ابی طالب سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ ہر دن کے لیے نوبت ہی پس دفع کرو تم نحوست اوس دن کی بسبب صدقے کے پھر کہا پڑھو تم آیت بدلا دیتے کی پس تحقیق سنا مینے سنا اللہ تعالی سے فرماتے

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ جب نہ خرچ کرو تم تو کیونکر بدلا دے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاک شدہ مدد اوتر تی ہی آسمان سے بقدر مونث کے یعنی جتنی خرچ کرنے وغیرذالک مین محنت اوٹھاؤگے وتنی ہی مدد اوترے گی اور روایت ہی کہ تیم بن مدنی نے زہیر بن عوام سے کہ کہا آیا مین یہان تک کہ بیٹھا مین آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پکڑا کنارہ عمامے میرے کا تجھ سے پھر فرمایا اے زبیر بلاشبہ مین رسول اللہ کا ہون طرف تیرے علی الخصوص اور طرف لوگون کے علی العموم آیا جانتے ہو تم کہ کیا کہا پروردگا نے تمہارے نے کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا کہ کہا تمہارے رب نے جسوقت کہ بیٹھا اپنے عرش پر اور نظر کی طرف مخلوق اپنی کے آدمی میرے بندون تم مخلوق میرے ہو اور مین رب تمہارا آرزو کرتا تمہارے میرے ہاتھ مین ہین پس مشقت اوٹھاؤ اوس چیز مین کہ متکفل ہوا مین تمہارے لیے پس طلب کرو تم مجھے ارزاق اپنے اور میری ہی طرف پیش کرو تم حاجتین اپنی ڈالو تم طرف میرے نفس اپنے ڈالونگا مین تمپر رزق تمہارے آیا جاتے ہو کہ کیا کہا رب تمہارے نے فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے خرچ کر خرچ کرونگا مین تمپر اور فراخی یعنی لوگون پر فراخی کرونگا مین تمپر اور تنگی نکر تنگی ڈالونگا مین تمپر اور بند نکر یعنی دینا پس بند کرونگا مین تمپر اور سیئت نرکھ مال کو پس نیت رکھونگا تجھے تحقیق دروازہ رزق کا کھلا ہوا ہی ساتون آسمانون کے اوپر سے علاقہ رکھتا ہی طرف عرش کے نہین بند ہوتا ہی رات کو اور نہ دن کو اوتارتا ہی اللہ اوس سے رزق ہر شخص پر بقدر نیت اوسکی کے اور دینے اوسکے کے اوصدقے اوسکے کے اور خرچ کرنے اوسکے کے سیکو بہت دیتا ہی اور سیکو کم اور کسی سے روک رکھتا ہی اسی زبیر پس کھا اور کھلا اور صدقہ دون وغیرہ مین بند نکر کہ پس بند کیا جاویگا تجھے اور گرن نہین کہ کستا دون اور کیا دون پس روک رکھیگا اللہ تجھے فضل اپنا اور کر کر گیا برکت کو اور تنگی نکر پس تنگی کی جاویگی تجھپر اے زبیر بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہی خرچ کرنے کو اور دشمن رکھتا ہی تنگی کرنے کو اور تحقیق سخاوت بقین سے پیدا ہوتی ہی اور بخل شک سے پس نہین داخل ہوتا ہی آگ مین وہ شخص کہ یقین رکھتا ہی اور نہین داخل ہوتا ہی بہشت مین وہ شخص کہ شک رکھتا ہی اے زبیر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی سخاوت کو اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو اور دوست رکھتا ہی شجاعت کو اگرچہ ساتھ قتل کرنے بچھو یا سانپ کے ہوا اے زبیر بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہی صبر کو وقت آنے مصیبتون کے اور یقین کامل کو وقت آنے شبہات کے اور عقل کامل کو وقت آنے شہوات کے اور ورع صادق کو وقت پیش آنے حرام اور خبیث چیزون کے اے زبیر تعظیم کر مسلمان بھائیون کی اور بزرگ قدر رکھ صلی کو اور توقیر کر نیکون کی اور سلوک کر ہمسایے سے اور نہمراہ چل بدکارون کے اور داخل ہو جنت مین بلا حساب وبلا عذاب کے یہ وصیت اللہ کی ہی طرف میرے اور وصیت میری طرف تیرے ۔مد۔ معا۔ در منثور۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝

اور یاد کر اوس دن کو کہ اوٹھا ویگا خدا ان سبکو ایکبار پھر فرماویگا فرشتون کو آیا یہ تمکو عبادت کرتے تھے ۔فتح۔ اور جسدن جمع کریگا اون سبکو پھر کہیگا فرشتون کو یہ لوگ تمکو پوجتے تھے ۔مو۔ تفسیر۔ یہ استفہام تقریر ہی اور خطاب ہی ملائکہ کو اور منظور ہی تبکیت کرنا کفار کا مانند فرمانے اللہ تعالی کے حضرت عیسی کو ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ پس تبری کریں گے اونسے فرشتے ۔مد۔ معالم۔ اور یہ پوجنے والے ملائکہ کے بنو ملیح خزاعہ مین سے تھے اور یہ سوال

واسطے تفریع مشرکوں کے اور قطع طمع اونکی کے شفاعت ملائکہ کے سے ہے اور اسکو استفہام تقریر کہتے ہیں اور آیت کا منفعۃ الشفاعۃ عنہ
مین پہلے اسی سورت مین گذر اہی کہ ملائکہ اور اور کوئی شافع اور مشفع پر مشفوع سوائے اذن حق کے نہین ہوسکین گے اور اسی لیے
ملائکہ ان کفار سے بیزار ہوکر کہین گے سبحانک الخ ۞ بحر ۞

فَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝

فرشتے کہین گے پاکی ہی تجکو تو ہمارا ساز ہمارا ہی سوائے انکے بلکہ یہ عبادت کرتے تھے دیوون کو یعنی عبادت ملائکہ بسبب وسوسۂ شیاطین کے
تھی پس گویا عبادت شیاطین کی کی اکثر انکے یعنی انسان کے یا کفار کے ساتھ دیوون کے اعتقاد رکھتے ہین ۞ فتح ۞ وہ بولے پاک ذات ہے
تیری ہم تیری طرف ہین نہ اونکی طرف پر پوجتے تھے جنون کو یہ اکثر اونمین پر یقین رکھتے ہین ۞ موضح ۞ انت ولینا جو فرمایا
تحقیق اسکی یہ ہی کہ مولاۃ خلاف ہی معاداۃ کے اور وہ مفاعلہ ہی ولی سے بمعنی قرب کے اور ولی واقع ہوتا ہی مُوَالِی اور مولیٰ دونون
اور معنی یہ ہین کہ تو ہی ہی ایسا کہ موالات کرین ہم تجھسے نہ اونسے اسلیے کہ نہین ہی موالات درمیان ہمارے اور درمیان اونکے پس بیان
کیا اونھون نے ساتھ اثبات موالات اللہ کے اور معادات کفار کے برآت اپنی راضی ہونے سے ساتھ پوجنے اونکے کے اونکو اسلیے کہ ہوگا
اس صفت پر ہوگا حال اوسکا سناسی نہ اسکے بلکہ یہ عبادت کرتے تھے دیوون کو یعنی شیاطین کی اطاعت کرتے تھے بیچ عبادت غیر اللہ کے
یا داخل ہوتے تھے شیاطین بتون کے اندر جسوقت کہ وہ پوجے جاتے تھے پس عبادت کیے جاتے تھے ساتھ پوجنے بتون کے یا بناتے تھے
اونکے لیے شیاطین صورتین ایک قوم کی جنات مین سے اور کہتے تھے یہ صورتین فرشتون کی ہین پس پوجوانکو ۞ حال ۞

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ
بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝

پس آج کے دن نہین طاقت رکھیگا بعض تمھارا واسطے بعضون کے نفع پوپہنچانے کی اور نہ ضرر پوپہنچانے کی اور فرماوین گے
ہم ستمگارون کو کہ چکھو عذاب اوس آگ کا کہ تم جھٹلاتے تھے اوسکو یعنی دنیا مین ۞ فتح ۞ سو آج تم مالک نہین ایک دوسرے
کے بھلے کے نہ برے کے اور کہینگے ہم اون گنہگارون کو چکھو تکلیف اوس آگ کی جسکو تم جھوٹ بناتے تھے ۞ موضح ۞
تفسیر ۞ نفع پوپہنچانے کی الزام اسلیے کہ حکم اوسدن مین فقط اللہ ہی کا ہوگا نہین مالک ہوگا اوسمین کوئی منفعت کا اور نہ مقدرت
کا کسیکے لیے اسلیے کہ وہ گھر ثواب اور عذاب کا ہوگا اور ثواب دینے والا اور عذاب دینے والا وہ اللہ ہی ہوگا پس ہوگا حال اوس گھر کا
خلاف حال دنیا کے کہ جو دار تکلیف ہی اور لوگ اوسمین مُخلّی بالطبع ہین آپس مین ضرر بھی پوپہنچاتے ہین اور نفع بھی اور مراد یہ ہی کہ نہین ہی
کوئی ضرر پوپہنچانے والا اور نہ نفع پوپہنچانے والا مگر ہی پھر ذکر کی ستمگارون کی ساتھ قول اپنے کے ونقول الخ ۞ مدنی ۞ بھائیون
خیال کرو جب ملائکہ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ایسا سوال ہوگا تو کیا عجب ہی کہ ایسا ہی سوال ہو بعضے بزرگون سے بھی
کہ جنکی قبرون کو بعضے پوجتے ہین اور جنکو بعضے حاجت روا اور مشکل کشا جانتے ہین اور جنکے نام کے تعزیے اور میندھیان بناکر پوجتے
ہین اور جنکے نام کی ہیڑیان بھیڑیان بندھاتے ہین اور جنکی چوٹیان رکھتے ہین وغیرذالک انواع شرک کرتے ہین پس یہ دوستی اونکی ہرگز
نہین ہی بلکہ حقیقت مین دشمنی ہی اونکی کہ لعون بزرگوار اون جہم اللہ کو میدان محشر مین ایک طرح کا رنج دین گے عیاذاً باللہ منہ ۞

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ
وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

اور جب پڑھی جاتین ہین اونپر آیتین ہماری روشن یعنی قرآن کہتے ہین آپس مین نہین ہی یہ پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر ایک مرد

چاہتا ہی کہ بازرکھے تمکو اوس چیز سے کہ پوجتے تھے باپ تمہارے اور کہتے ہین نہین ہی یہ قرآن مگر جھوٹ باندھا ہوا اور کہتے ہین کافر سحر است کو یعنی قرآن کو یا سارے امر نبوت کو جسوقت کہ آیا ہی انکے پاس یعنی اور عاجز ہوتے ہین یہ اوسکے مثل کے لانے سے نہین ہی یہ مگر سحر ظاہر ۞ قف ۞ اور جب پڑھی جاوین اون پاس ہماری آیتین کھلی کھلی اور نہین یہ ایک مرد ہی کہ چاہتا ہی روک دے تمکو اونسے جنکو پوجتے رہے تمہارے باپ دادے اور کہین اور نہین یہ جھوٹ ہی باندھ لیا اور کہتے ہین منکر سچیکو جب پہنچے اون تک اور نہین یہ جادو ہی صریح ۞ مو

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ۝

اور نہین دین ہمنے شرکین عرب کو کتابین کہ پڑھتے اونکو یعنی اونمین دلیل ہو اوپر صحت شرک کے اور نہین بھیجا ہمنے طرف اونکے پہلے تیرے کوئی ڈرانے والا ۞ قف ۞ اور جھٹلا دی نہین اونکو کچھ کتابین جنکو پڑھتے ہین اور بھیجا نہین ان پاس تجسے پہلے کوئی ڈرانے والا ۞ مو تفسیر کڑوا اور اونکو ساتھ عذاب کے تاکہ نہ شرک کرین بس چاہیے کہ غنیمت جانین اسکو پھر ذرا کھا دیا اونکو اونکے جھٹلانے پر ساتھ قول اپنے کے ۞ ط

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝

اور جھٹلایا اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے اور یہ شرک نہین پہنچے ہین دسوین حصے کو اوس چیز سے کہ دی تھی ہمنے اگلون کو اون کو پس جھٹلایا اونھون نے پیغمبرون میرے کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا ۞ قف ۞ اور جھٹلایا ہار انسے اگلون نے اور یہ نہین پہنچے دسوین حصے کو جو ہمنے اونکو دیا تھا پھر جھٹلایا میرے پیغمبرون کو تو کیسا ہوا انکار میرا ۞ مو تفسیر ۞ پہلےسے تھے یعنی جھٹلایا اگلی امتون نے مانند قوم عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور قوم لوط وغیرہم کے رسولون کو جیسے کہ یہ تجھکو جھٹلاتے ہین اور اوس چیز سے کہ دی تھی ہمنے اگلی امتون کو یعنی قوت اور نعمت اور درازی عمر کی اور کثرت اموال اور عذاب میرا یعنی اگلے جھٹلانے والون کے لیے حاصل یہ کہ عاد اور ثمود وغیرہ نے باوجود اوس قوت اور نعمت کے کہ رکھتے تھے جب میرے رسولون کو جھٹلایا میرے عذاب سے ہلاک ہوئے تو اہل مکہ کہ یہ اون حصہ بھی اگلون کی قوت و نعمت مین سے نہین رکھتے ہین کیون عذاب کرنے اور ہلاک کرنے میرے سے نہین ڈرتے ہین اور تیرے جھٹلانے سے اے محمدؐ اور قرآن کے جھٹلانے سے باز نہین آتے ہین ۞ ط

بحث اور مدارک کے حاشیے مین لکھا ہی کہ یہ جو قول اللہ تعالی کا ہی وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ اسمین چار قول ہین ایک تو یہ کہ نہین پہنچے اگلے لوگ عمل مین دسوین حصے اوس چیز کو کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے یعنی نہین عمل کیا دسوین حصے اوس چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے اور یہ قول حسن کا ہی اور دوسرا یہ کہ نہین پہنچے قریش دسوین حصے اوس چیز کو کہ دیے گئے اگلے قسم قدرت اور قوت اور مال سے کہا فقیہ نے کہ یہ جواب ہی انکے قول کا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا اور یہ قول ابن زید کا ہی اور تیسرا یہ کہ نہین پہنچے اگلے لوگ دسوین حصے شکر اوس چیز کو کہ دی جسنے اونکو نقل کیا یہ نقاش نے اور چوتھا یہ کہ نہین دیا اللہ نے اگلون کو دسوان حصہ اوس چیز کا کہ دی ہمنے امت محمدؐ کو قسم علم اور بیان اور حجت اور دلیل سے کہا ابن عباس نے پس نہین ہی کوئی امت بہت عمل کرنے والی آنحضرتؐ کی امت سے اور نہ کوئی کتاب بہت واضح البیان اونکی کتاب سے اور بعضون نے کہا اسکی تفسیر مین یہ کہ اگلون کی عمر بہت طویل ہوتی تھین ہزار ہزار برس کی سات سات سو برس کی اور مانند انکے کے پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ اگلی امتین بہت طویل العمر ہوتین تھین تمہاری عمرین تو اونکی عمر کے دسوین حصے برابر بھی نہین جب وہ کفر شرک سے ہلاک ہوئے تو تمہاری کیا حقیقت ہے ۱۲

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝

کہہ سوا اسکے نہین کہ نصیحت کرتا ہون مین تمکو ساتھ ایک بات کے کہ کھڑے ہوؤ واسطے خدا کے دو دو اور ایک ایک پھر تامل کرو

ع ۹ ۱۱ ع ۳ ۴ ع ۱۰ ۱۲ ع ۱۱ ۱۳

کہ نہین ہی اس یار تمھارے کو کچھ جنون نہین ہی وہ مگر ڈرانے والا واسطے تمھارے آگے آنے عذاب سخت کے سے ✦ فتح ✦ تو کہہ میں تمھین ایک ہی نصیحت کرتا ہون تمکو کہ اوٹھکھڑے ہو واللہ کے کام پر دو دو اور ایک ایک پھر درمیان کر واس تمھارے رفیق کو کچھ سودا نہین یہ ایک ڈرانے والا ہی تمکو آگے آنے ایک بڑی آفت کے ✦ موضح تفسیر ✦ تقدیر اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ کی ہی اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِخَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اور اوسکو بیان کیا ساتھ قول اپنے کے ان تقوموا الخ اور ارادہ کیا ساتھ کھڑے ہونے اوٹھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اور متفرق ہونا اوٹھکا اپنے مجمع مین سے کہ آنحضرت پاس تھا یا ارادہ کیا کھڑے ہونے سے قیام قصد کا طرف ایک شی کے یہ معنی حقیقی جو اوٹھنا اور کھڑے رہنا ہی اور معنی یہ ہین کہ مین تمکو نصیحت کرتا ہون ایک بات کی کہ اگر کرو گے تم اوسکو تو پہونچے حق کو اور خلاصی پاؤ گے کفر سے اور وہ یہ ہی کہ کھڑے ہو واسطے اللہ کے یعنی خالص اوسی کی رضامندی کے لیے نہ واسطے حمیت اور تعصب کے بلکہ واسطے طلب حق کے پھر فکر کرو محمد کے امر مین اور اوس چیز مین کہ لیکر آیا ہی وہ یعنی قرآن و شریعت آور دو دو اور ایک ایک کے کھڑے ہونے کو اسلیے فرمایا کہ دو ہوتے ہین تو فکر کرتے ہین اور پیش کرتا ہی ہر ایک اون دونون مین سے جو کچھ کہ حاصل ہوا ہی اوسکی فکر سے آپنے یار پر اور دیکھتے ہین دونون اوسمین نظر صدق اور انصاف سے یہان تک کہ پونہچاتی ہی اون دونون کو نظر صحیح طرف حق کے اور اسی طرح ایک اکیلا فکر کرتا ہی اپنے نفس مین عدل وانصاف سے اور پیش کرتا ہی اپنی فکر کو اپنی عقل پر آور اونکو متفرق ہونے کو جو فرمایا کہ دو دو اور ایک ایک کھڑے ہو تو سبب اسکا یہ ہی کہ اجتماع عین تشویش خاطر ہوتی ہی اور مطلوب کو اچھی طرح سوچتا دیکھتا نہین اور کم ہوتا ہی اوسمین انصاف اور بہت ہوتا ہی تعصب و بے انصافی اور نہین سنتا ہی مگر نصرت مذہب کی اور معنی ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا وَاَمَّا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ کے یہ ہین کہ پھر فکر کرو پس جانوگے کہ نہین ہی تمھارے یار کو جنون آور آگے عذاب سخت کے وہ عذاب آخرت ہی اور یہ ہی مانند قول آنحضرت علیہ السلام کے بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ پھر بیان فرمایا کہ وہ نہین مانگتا ہی مزدوری ڈرانے پر بر ساتھ قول اپنے کے قل ما سالتکم الخ آور مجاہد اور سدی اور ابن جریج سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ کہ ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے یعنی نہین نصیحت کرتا ہون مین مگر کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے کہنے کی ✦ مد ✦ درمنثور ✦ کچھ جنون یعنی سودا کہ دعوی رسالت کا کرتا ہی بلکہ ثم اول خلقت اوسکی سے امانت اور صدق اور کمال عقل اور حیا اور مروت اوسکی جانتے ہو ✦ بحث ✦

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○

کہہ جو کچھ مانگا ہو مینے تمسے قسم مزدوری سے یعنی اپنے ڈرانے اور پونہچانے رسالت پر پس وہ واسطے تمھارے ہی یعنی بالکل مزدوری نہین مانگی مینے تمسے نہین ہی مزدوری میری مگر خدا پر اور وہ ہر چیز پر خبردار ہی ✦ فتح ✦ تو کہہ جو مینے تمسے مانگا تھا کچھ نیگ سو تمھین کو پہونچے میرا نیگ ہی اوسی اللہ پر اور اوسکا سب ہر چیز ✦ موضح تفسیر ✦ پس وہ جانتا ہی کہ مینے نہین طلب کی مزدوری تمھاری نصیحت پر اور تمھارے ملانے پر اوسکو بیشک اوسی ✦ مد ✦

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○

کہہ تحقیق پروردگار میرا ڈالتا ہی علم غیب سے وحی راست کو وہ پروردگار جاننے والا پوشیدہ کا ہی ✦ فتح ✦ تو کہہ میرا رب پھینکتا جاتا ہی سچا دین یعنی اوپر سے اوتارتا ہی وہ جاننے والا چھپی چیزین ✦ موضح تفسیر ✦ معنی یقذف بالحق کے یہ ہین کہ ڈالتا ہی اور اوتارتا ہی وحی طرف انبیا کے ✦ مد ✦ ارک ✦

قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ○

کہہ آیا سچ راست اور نہ پہلی بار پیدا کرتا ہی معبود باطل اور نہ دوبارہ پیدا کریگا ✦ فتح ✦ تو کہہ آیا دین سچا اور جھوٹ کے

نہ پہلا اور نہ دوسرا + **صح تفسیر** + جاء الحق کے معنی ہین آیا حق یعنی اسلام یا قرآن وما یبدئ الباطل و مایعید کے معنی ہین جاتا رہا باطل اور ہلاک ہوا اور معنی سبکے یہ ہوئے آیا حق اور ہلاک ہوا باطل مانند قول اللہ تعالی کے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور ابن مسعود رض سے ہے کہ داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین اور گرد خانہ کعبہ کے بت تھے پس شروع کیا آنحضرت نے کہ لگے تھے اونپر لکڑی نبعہ کی کہ نام ایک درخت کا ہی اور فرماتے تھے جَآءَ الْحَقُّ وَذَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ اور بعضون نے کہا کہ باطل بت ہین اور بعضون نے کہا ابلیس اس لیے کہ وہ مذہب باطل ہی یعنی نہین پیدا کرتا ہی شیطان اور نہ بت کسیکو اور نہ مرنے کے بعد اوٹھاوینگے پس پہلی بار پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اوٹھانے والا وہ اللہ ہی ہی اور جب کہا کفار نے آنحضرت کو کہ تو گمراہ ہوگیا بسبب ترک کرنے دین باپ دادون اپنے کے فرمایا اللہ تعالی نے **صد**

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِىْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِىْٓ اِلَىَّ رَبِّىْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝

کہدے اگر گمراہ ہوجاؤن مین پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہون مین اوپر نفس اپنے کے یعنی گناہ میری گمراہی کا میری جان پر ہی اور اگر راہ پاؤن مین پس بسبب اسکے ہی کہ وحی بھیجتا ہی طرف میرے پروردگار میرا یعنی قرآن وحکمت تحقیق وہ سننے والا نزدیک **فتح** تو کہ اگر گمراہ ہون بہکا ہون تو یہی کہ بہکون گا اپنے بُرے کو اور اگر مین سوجھا ہون تو اوس سبب سے کہ وحی بھیجتا ہی مجکو میرا رب وہ سننے ہی نزدیک + **صو تفسیر** + اگر گمراہ ہوجاؤن مین الزینی اگر لغزش قدم ہوجکو تو مجھے ہی اور ضرر اوسکا مجھیہی اور اگر راہ پاؤن تو بسبب رہنمائی اوسکی کے ہی ساتھ وحی بھیجنے کے طرف میرے سننے والا ہی یعنی اوس چیز کو کہ کہتا ہون مین تمہارے لیے نزدیک ہی محلے تمہارے سے جزا دیگا مجکو اور جزا دیگا تمکو + **صد**

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝

اور تعجب کرے تو اگر دیکھے تو جب گھبراوین پس نہو عذاب سے خلاص ہونا اور پکڑے جاوین ہر جانب نزدیک سے یعنی پکڑے جاوین سہ آسانی کے اور کہین اوسوقت ایمان لائے ہم ساتھ قرآن کے اور کہان سے ہوا وے مکو ہاتھ مین لانا ایمان کا جائے دور سے یعنی محال ہی **فتح** اور کبھی تو دیکھے جب یہ گھبراوینگے پھر بھاگ نہین سکتے اور پکڑے آئے نزدیک جگہ سے اور کہنے لگے تصدیق اسکو یقین مانا اور اب کہان اسکا ہاتھ پہونچ سکتا ہی دور جگہ سے یعنی ایمان لانے کا وقت نہا + **صو تفسیر** + جب گھبراوین یعنی وقت اوٹھنے کے قبرون سے یا نزدیک مرنے کے یا دن بدر کے اور فَلَا فَوْتَ کے معنی ہین پس نہین ہوگی جگہ بھاگنے کی باتصدیق اسکی یہ ہی فلا فوت لہم منا یعنی پس نہین بھاگ سکینگے ہمسے اور مراد مکان قریب سے موقف ہی طرف دوزخ کے جب کہ اوٹھاجاوین گے قبرون سے یا پشت زمین سے طرف پیٹ اوسکے کہ جسکو مرینگے یا زمین کے پیٹ سے طرف پشت اوسکے کہ جسکو کلینگے قبرون سے یا سمٹ آنے بدر سے طرف کنوین بدر کے اور جہان کہ ہون گے پس وہ اللہ سے قریب ہی ہین نہین بھاگ سکینگے اوس سے اور کہین گے جسکو دیکھین گے عذاب وقت جانکنی کے اور بعضون نے کہا وقت بعث کے اور معنی تناوش کے ہین ہاتھ مین لانا یعنی کیونکر ہاتھ مین لاوین گے ایمان و توبہ حالانکہ بعید ہوئے اونسے مراد یہ ہی کہ ایمان و توبہ قبول ہوتے اونسے دنیا مین اور اب جاتی رہی دنیا اور دور پڑے آخرت سے اور ابن عباس رض سے ہے کہ سوال کرینگے کافر پھر طرف دنیا کے اور کہان ہوگا انکے یہ پھرنا طرف دنیا کے مکان بعید سے یعنی آخرت سے طرف دنیا کے + **صد معا** +

وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝

اور حال انکا کافر تھے ساتھ قرآن کے پہلے اس سے اور ڈالتے ہین یعنی گمان مین ڈالتے تھے بن دیکھے مکان دور سے + فتح + اور پھینکتے ہے بن دیکھے نشانے پر دور جگہ سے + مو + تفسیر + کافر تھے ساتھ قرآن کے اور بعضون نے کہا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے اس سے یعنی پہلے اس سے کہ دیکھین عذاب اور احوال قیامت کے اور معنی ویقذفون بالغیب کے یہ ہین کہتے تھے کلام کرتے ساتھ غیب کے یعنی غائب چیز مین کلام کرتے تھے کہ کہتے نہین ہی بعث اور نہ حساب اور نہ جنت اور نہ دوزخ اور مکان دور سے کہ دور ہی صدق سے یا حق سے اور صواب سے یا یقذفون بالغیب الزم سے مراد ہی کہنا اونکا رسول اللہ کے حق مین شاعر ساحر کذاب اور یہ کلام کرنا ساتھ غیب کے اور ام پوشیدہ کے اسلیے ہی کہ نہین دیکھا تھا اونھون نے حضرتؐ سے سحر اور نہ شعر اور نہ جھوٹ اور لائے اس غیب کو جہت بعیدہ سے کہ دور ہی حال اونکے سے اسلیے کہ بعید تر چیز اوس چیز سے کہ لائے اوسکو آنحضرتؐ سحر اور شعر ہی اور بعید تر چیز اونکی عادت سے کہ معروف ہی درمیان اونکے اور تجربہ کی گئی ہی جھوٹ ہی کہنا مجاہد نے یعنی بہ کہتے ہین آنحضرتؐ کو ساتھ ظن کے نہ یقین کے اور وہ بہ کہنا یہ ہی کہ کہتے تھے آنحضرتؐ کو شاعر ساحر کاہن اور معنی غیب کے وہی ظن ہی اسلیے کہ غائب ہی علم اوسکا اونسے اور مراد مکان بعید سے دور ہونا اونکا ہی جاننے اوس چیز کے سے کہ کہتے تھے اور معنی یہ ہین کہ بہ کہتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ اوس چیز کے کہ نہین جانتے اوس جگہ سے کہ نہین جانتے + مد + معالم +

وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ ○

اور حجاب ڈالی گئی درمیان اونکے اور درمیان اوس چیز کے کہ چاہتے تھے جیسا کیا گیا تھا ساتھ مانندون اونکے کے یعنی کفر مین پہلے اس سے تحقیق یہ تھے شک قوی مین + فتح + اور الحاق پڑ گیا اونمین اور جواونکا ہی چاہے اون مین جیسا کیا گیا ہی انکی راہ والون سے پہلے وہ تھے دھوکے مین جو چین نہ لینے دیتا + مو + تفسیر + درمیان اوس چیز کے کہ چاہتے تھے کہ دو نفع دینا ایمان کا ہی اوس دن اور نجات ہونی بسبب اوسکے دوزخ سے اور مطلب یاب ہونا ساتھ بہشت کے یا پھرنا طرف دنیا کے جیسا کہ نقل کیا اللہ تعالی نے حال اونکا رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا اور یا فعال جو ذکر کیے گئے یعنی فرقوا اور اخذوا اور حیل سب ہین سینے ماضی کے اور مراد اونسے استقبال ہی یعنی زمانۂ آیندہ قیامت وغیرہ مین یون ہوگا اور ماضی لائے واسطے تحقیق وقوع اسکے کے یعنی ضرور یہ باتین ہونگی انکے وقوع مین کچھ شبہ نہین گویا ہوچکین ہین ساتھ مانندون انکے کے یعنی جیسے اور کافر تھے مانند انکے کفر مین اگلے زمانے مین اونکا ایمان توبہ نہ قبول ہوئی وقت جانکنی کے ویسے ہی آنحضرتؐ کے وقت کے کفار کے ساتھ معاملہ کیا جاویگا بیچ شک کے یعنی امر رسول مین اور بعث مین اور یہ ردہی اونپر کہ کہتے ہین کہ اللہ نہین عذاب کرتا شک پر + مد + معالم + اور بعضون نے کہا کہ مَا يَشْتَهُونَ سے مراد نعمتین دنیا کی اور زینت اوسکی مراد ہی چنانچہ روایت کی ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ کہ کہا اونھون نے تھا ایک شخص بنی اسرائیل مین سے غنی کہ کشایش مال کی دی تھی اللہ نے اوسکو پس مرا وہ اور اوسکے مال کا وارث ہوا اوسکا بیٹا بدکار پس اوس مال کو اللہ کے گناہون مین خرچ کرنے لگا یعنی شراب خواری زناکاری وغیرہ مین پس جب یہ کیا یہ اوسکے چچاؤن نے تو آئے وہ اوس نوجوان کے پاس اور غصہ اور ملامت کی اوسپر پس نکدل اور حزین ہوا وہ جوان اور بیچی زمین اپنی بعوض نقدی کے پھر کوچ کیا وہان سے اور پونہچا ایک چشمے پر کہ خوب جاری تھا پس خرچ کیا اوسمین مال اپنا کہ بنایا ایک محل اوسمین پس ایک روز وہ بیٹھا تھا کہ ناگہان اوڑ لائی اوسکے پاس ہوا ایک عورت کو کہ نہایت خوب صورت تھی وہ اور بہت خوشبو آتی تھی اوسمین سے پس کہا اوس عورت نے کہ کون ہی تو ای بندے اللہ کے اوسنے کہا کہ مین ایک شخص ہون بنی اسرائیل مین سے کہا اوسنے

کہ تیرا ہی ہے یہ محل اور یہ مال اوسنے کہا ہان کہا اوس عورت نے کہ تیرے بیوی بھی ہی اوسنے کہا نہین کہا اوسنے کہ پھر کیونکر گوارا ہوتا ہی تجھے عیش اس حال مین کہ تیرے بیوی نہین ہی اوسنے کہا کہ حال تو یہی ہی جو مینے بیان کیا پس آیا تیرے لیے خاوند ہی اوسنے کہا نہین پس کہا اوس شخص نے کہ آیا تجکو رغبت ہی اسکی کہ نکاح کرون مین تجسے اوسنے کہا کہ مین ایک عورت ہون رہنے والی مسافت ایک کوس بھر کی تجسے پس جب کل ہو دے تو توشۂ راہ لے ایک دن کا اور آ میرے پاس اور اگر دیکھے تو اپنی راہ مین کچھ دہشت کی چیز تو ڈرنا نہین پس جب کل ہوئی تو توشۂ راہ لیا اوسنے ایکدن کا اور چلا پس پونہچا طرف ایک محل کے اور کھٹکھٹایا دروازہ اوسکا پس نکلا طرف اوسکے ایک جوان کہ بہت خوبصورت تھا اور خوب خوشبو آتی تھی اوسمین سے پس کہا اوسنے کہ کون ہی تو ای بندے اوسنے کہا مسافر ہون مین سر راہ اکیلی ہون اوسنے کہا کہ پھر کیا حاجت ہی تیری اسنے کہا کہ بلایا تھا مجکو اس محل کی مالکہ نے اپنے پاس کہا اوسنے کہ سچ کہا تو نے پس آیا دیکھی تو نے اپنی راہ مین کوئی ڈرانی چیز اوسنے کہا ہان دیکھی تھی اور اگر نہ خبر دی ہوتی اوس عورت نے مجکو کہ تو ڈرنا نہین تو البتہ ڈرتا مین اوس چیز سے کہ دیکھی مینے پھر بیان کرنا شروع کیا اسنے کہا کہ مین آتا تھا کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو ایک راہ اوسمین مینے دیکھی ایک کُتیا مونہہ کھولے ہوئے پس ڈرا مین پھر جست کر کر وہ مجھے آگے نکل گئی پھر جو مین اوسکے پیچھے پونہچا تو دیکھا کہ پلے اوسکے اوسکے سینے پر لوٹ رہے ہین کہا اوس جوان نے کہ تو نہین پانیگا اسکو یہ پھر اخیر زمانے مین کہ بیٹھین گے لڑکے بڈھون کے ساتھ پھر غالب آئین گے وہ اوپر اونکی مجلس مین اور رجر چار کرینگے اونکی باتون کا کہا اوسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو ایک راہ اور دیکھین مینے اوسمین سو بکریان بھری ہوئی تھنون کی اور ناگہان اونمین ایک بکری کا بچہ ہی کہ دودھ پیتا پھر تا ہی اور آتا ہی پھر جو آتا ہی اونکے پاس گمان کرتا ہی کہ سینے نہین چھوڑا دودھ کچھ بھی پس کھولتا ہی منہ ڈھونڈھتا ہی اور دودھ کھا اوس جوان نے کہ نہین پانیگا تو اسکو یہ ہوگا آخر زمانے مین ایک بادشاہ کہ جمع کریگا سب لوگون کی نقدی یہان تک کہ جب گمان کریگا کہ مینے کچھ نہین چھوڑا کھولیگا موہنہ طلب کریگا اور مال کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ معلوم ہوئی مجکو اور راہ ناگہان دیکھے مینے درخت پس خوش لگی مجکو چھنی ایک درخت کی اونمین سے کہ تر و تازہ تھی پس چاہا مینے کاٹنا اوسکا پس پکارا مجکو ایک اور درخت نے کہ ای بندے اللہ کے مجھمین سے لے یہان تک کہ پکارا مجکو سب درختون نے کہ ای بندے اللہ کے ہم مین سے لے کہا اوس جوان نے کہ نہین پائیگا تو اسکو یہ ہوگا اخیر زمانے مین کہ ہونگے مرد اور بہت ہونگی عورتین یہان تک کہ مرد البتہ خواستگاری کریگا ایک عورت سے پس بلا دینگی وا سکو دس بیس عورتین اپنی طرف کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو اور راہ پس ناگہان دیکھا مینے ایک شخص کو کہ کھڑا ہی ایک چشمے پر چلو بھر بھر کر دیتا ہی ہر شخص کو پانی مین سے پس جب متفرق ہوئے لوگ اوسکے پاس سے ڈالا اپنی زمین مین پانی پس نہ ٹھہرا اوسکی زمین مین پانی مین سے کچھ کہا اوسنے نہین پائیگا تو اسکو یہ ہوگا اخیر زمانے مین کہ واعظ تعلیم کریگا لوگون کو علم پھر مخالفت کریگا اونکی کہ رجوع کریگا اللہ تعالی کے گناہون کی طرف کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ جب معلوم ہوئی مجکو اور راہ دیکھتا ہون ایک گائے اور لوگ پکڑے ہوئے ہین ہاتھ پانون اوسکے اور ایک شخص پکڑے ہوئے ہی سینگ اوسکے اور ایک شخص دُم پکڑے ہوئے ہی اوسکی اور ایک شخص سوار ہی اوسپر اور ایک شخص دوہ دوہ رہا ہی اوسکا پس کہا اوسنے کہ گائے دنیا ہی اور جو اوسکے ہاتھ پانون پکڑے ہوئے تھے پس وہ کم تر بہ ہین بہ نسبت اوسکے کہ جو اوپر اوسکے ہی یعنی طالب دنیا اور جو کہ سینگ پکڑے ہوئے تھا پس وہ تنگ دست ہی کہ تدبیر اپنی معاش کی کر رہا ہی اور جو کہ دُم پکڑے ہوئے تھا اوسکی پس اوس سے مجھ پھیری ہی دنیا نے اور جو کہ سوار تھا اوسپر پس اوسنے ترک کیا ہی دنیا کو اور جو کہ دودھ دوہتا ہی اوسکا پس وہ خوش حال و عیش والے ہین کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ ایک راہ اور معلوم ہوئی مجکو

دیکھتا ہون کہ ایک شخص خوش بیٹھا ہوا ہی کنوین پر جب کالتا ہی ڈول ڈالتا ہی اوسکو جو مین پھر جاپڑتا ہی لیکن کنوین مین کہا اوسنے کہ یہ شخص ہی کہ رد کیے ہین اللہ نے اوسپر عمل نیک اوسکے پس نہین قبول کیے جاتے ہین وہ کہا اسنے پھر آگے چلتا ہون یہان تک کہ معلوم ہوتی ہی مجکو اور راہ ناگہان دیکھتا ہون ایک شخص کو کہ ڈالتا ہی بیج زمین مین پھر کاٹتا ہی زراعت پس ناگہان دیکھتا ہی کہ بہت اچھے گیہون مین کہا اوسنے کہ یہ شخص ہی کہ قبول کیے اللہ نے عمل نیک اوسکے کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو اور راہ دیکھتا ہون کہ ایک شخص لمبا ہوا ہی حجت پس کہا اوسنے کہ ای بندے اللہ کے نزدیک ہو مجھسے پس پکڑ ہاتھ میرا اور بٹھا مجکو پس قسم ہی اللہ کی کہ نہین بیٹھا مین جیسے کہ پیدا کیا ہی مجکو اللہ نے پس پکڑا سینے ہاتھ اوسکا پس اوٹھکر دوڑنے لگا اور چلا گیا یہان تک کہ نہین دکھائی دیتا تھا مجکو پس کہا واسطے اوسکے اوس جوان نے کہ یہ عمر تیری تھی کہ پوری ہوچکی اور مین تلک اسی ہون اور مین ہی تھا وہ عورت کہ آئی تھی تیرے پاس حکم کیا ہی مجکو اللہ نے تیری روح کے قبض کرنے کا اس مکان مین پھر لیجانا ہی مجکو طرف آگ جہنم کے کہا ابن عباس نے پس اسمین اوتری ہی یہ آیت وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ انھون نے پیا ٹھنڈا پانی پھر رونے لگے پس کہا گیا کہ کس چیز نے رولایا تمکو کہا اونھون نے کہ یاد کی مینے یہ آیت کتاب اللہ کی وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ پس جانا مینے کہ دوزخی نہین چاہین گے مگر پانی ٹھنڈا اور تحقیق فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے اَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا شَاءَ قَرِيبٌ کہا بجا و تم اپنے تئین نزدیک ہونے اسکے کہ جو مرینگا شکدا وسی پر اوٹھایا جاویگا اور جو مریگا یقین پر اوسی پر اوٹھایا جاویگا ✦ معالم در منثور

سُورَةُ الْمَلٰئِكَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ ملائکہ ہی اسلیے کہ اول ہی سورت مین ذکر ملائکہ کا آیا ہی اور سورۂ فاطر بھی کہتے ہین واسطے مذکور ہونے لفظ فاطر کے ابتدا مین اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسکی پینتالیس اور کلمات اسکے سات سو ستتر اور حروف اسکے تین ہزار ایک سو تیس اور رکوع اسکے پانچ اور نزول اس سورت کا بعد سورۂ فرقان کے ہی اور سکو بعد سورۂ سبا کے اسلیے لکھا کہ وہ بھی بلفظ الحمد سے شروع ہوئی ہی اور یہ بھی اور دونون کو مناسبت باعتبار مقدار کے بھی ہی کہ دونون مقدار مین قریب قریب ہین اور بعضون نے کہا کہ اتہا سورۂ فاطر جو حمد کہ ہوئی اسکو مناسبت ہی اوپر کی سورت کے خاتمے سے یعنی وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ الزسے کہ کافرون کی خلاصی و تباہی جب اوس سورت کے اخیر مین مذکور ہوچکی تو گویا اسکی ابتدا مین اوسپر حمد کی جیسے کہ فرمایا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

سب تعریف واسطے اوس خدا کے ہی کہ پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا بنانے والا فرشتون کو پیغمبر بنانے والا اونکو صاحب بازوون کا دو دو اور تین تین اور چار چار زیادہ کرتا ہی پیدایش مین جو کچھ چاہتا ہی تحقیق خدا سب چیز پر قادر ہی ✦ فتح ✦ سب خوبی اللہ کو ہی جسنے بنا نکالے آسمان و زمین جسنے ٹھہرائے فرشتے پیغام لانے والے جنکے پر ہین دو دو اور تین تین اور چار چار بڑھاتا ہی پیدایش مین جو چاہے بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہی ✦ تفسیر ✦ بڑھاتا ہی یعنی چار سے زیادہ پروں کو

جبرئیل ؑ کے چھ سو پر ہیں ✤ **صو** ✤ اللہ تعالیٰ نے حمد کی اپنی ذات پاک کی ازراہ تعظیم کے اور فاطر السمٰوات کے معنی ہیں پہلے پہل پیدا کرنے والا آسمانوں کا کہ ویسے کسینے نہیں پیدا کیے تھے اوس سے پہلے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں جانتا تھا میں معنی فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے یہاں تک کہ جھگڑتے آئے میرے پاس دو اعرابی یا ایک کنویں کے مقدمے میں پس کہا ایک نے اوسمیں سے اَنَا فَطَرْتُهَا یعنی میں نے بنایا ہی اسکو پہلے پہل اور فرشتوں کے پیغمبر بنانے سے مراد یہ ہی کہ وحی لاتے ہیں انبیا علیہم السلام کے پاس اور صاحب بازوؤں کا دو دو الخ یعنی ملائکہ میں سے ایک جماعت ہی ہر ایک کے اونمیں سے دو دو بازو ہیں اور ایک جماعت ہی کہ اونکے تین تین بازو ہیں اور شاید کہ تیسرا بازو پشت پر ہو مورسیان میں دونوں بازوؤں کے کہ بڑھاتا ہو اون دونوں کی قوت اور ایک جماعت ہی کہ اونکے چار چار بازو ہیں اور مراد ان عدد سے تعدد بازوؤں کا ہی حصر نہیں ہی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ جبرئیل ؑ کے چھ سو بازو ہیں اور بقول قتادہ اور مقاتل کے یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ سے مراد یہی زیادتی بازوؤں کی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد اس سے یہ کہ زیادہ کرتا ہی خلقت میں جو کچھ چاہتا ہی پس آیت مطلق ہی ہر زیادتی کو پیدائش میں مانند طول قد اور اعتدال صورت اور تیزی کے عقل میں اور فصاحت کے زبان میں اور محبوب ہونے قلوب مومنین کے اور مانند انکے کے آواز بعضوں نے کہا کہ مراد زیادتی سے پیدائش میں صورت حسین ہی اور آواز خوش اور بال اچھے اور نگینی آنکھوں میں **مل بحر** ✤

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

جو کچھ کھولدیوے خدا واسطے لوگوں کے رحمت سے پس کوئی بند کرنے والا نہیں ہی اوسکو اور جو کچھ کہ بند کرے پس کوئی کھولنے والا نہیں ہی اوسکو بعد اوسکے یعنی غیر اوسکے اور وہ ہی غالب باحکمت **فتح** جو کھولدے اللہ لوگوں کے کچھ مہر تو کوئی نہیں ہی اون کو کھولنے والا اور جو روک رکھے تو کوئی نہیں ہی کہ بھیجے اوسکو سوائے اور وہی ہی زبردست مکنون والا ✤ **موتفسیر** ✤ رحمت سے مراد ہی رزق یا مینہ یا صحت یا غیر انکے کے اور انعامات پس کوئی بند کرنے والا نہیں یعنی کوئی نہیں بند کر سکتا اوسکو بعد اوسکے یعنی بعد روکنے اوسکے کے اور معاف سے روایت ہی بطریق مرفوع کے یعنی آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا ہمیشہ ہی ہاتھ اللہ کا بھیلا ہوا ہی اس رات پر جبتک کہ نہ نرمی کریں نیک اونکے ساتھ بدون اونکے کہنے کے اور تعظیم کریں نیک اونکے کی اور نہ مدد کریں قاری اونکے اُمرا اونکے کی اللہ تعالیٰ کے گناہ پر پس جب کریں یہ چیزیں لیتا ہی اللہ تعالیٰ بلا تھما اپنا اونسے اور مغیرہ بن شعبہ سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے پیچھے ہر نماز کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اور روایت کی ابن منذر نے عامر بن عبد اللہ سے کہا چار آیتیں ہیں کتاب اللہ سے جب پڑھتا ہوں میں اونکو پھر نہیں پرواہ کرتا ہوں میں اوس حال کی کہ صبح کرتا ہوں میں اور شام کرتا ہوں میں یعنے کیسی ہی حالت گذرے مجھے کچھ پرواہ نہیں ہوتی ہر حال خوش رہتا ہوں میں اونکے مضمون کو دیکھ کر ایک تو یہ آیت ہی مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ اور دوسری یہ ہی وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ اور تیسری یہ ہی وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ اور چوتھی یہ ہی سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا اور سچ تو یہی یہ ہی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور وہ ہی غالب قادر کھولنے اور روک رکھنے پر اور باحکمت ایسا کہ کھولتا اور روکتا ہی اوس چیز کو کہ متقضی ہوتی ہی حکمت اوسکے کھولنے اور روک رکھنے کو ✤ **مل معا در منثور** ✤ **تنبیہ** ✤ بھائیو سچ تو سہی یہاں سے صاف یہی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالیٰ کی بھلائی برائی کو

کوئی روک نہیں سکتا اور اوسکے سوا کوئی مالک نفع وضرر کا نہیں پس اسوقت کے جو بعضے مرد جاہل اور اکثر عورتین کہین ستیلا کے دلون مین ستیلا کو پوجنے لگتے ہین کہین کام اڑے پر اللہ کے سوا اورون کی نذرین مانتے ہین کسی کسی کے نام کبرے وغیرہ ذبح کرتے ہین پر یا ن دونون ماتے ہین بزرگون کی قبرون پر جاکر کیا کیا خرافات کرتے ہین کہ حاجتین اونسے مانگتے ہین ناگ گھسنیان کرتے ہین چلے باندھتے ہین تعویذ ہین پڑھاتے ہین کہ ہماری مراد حاصل ہو پیرون وغیرہ کے طبق دیتے ہین کوئی سید جلال بخاری کے کونڈے کرتے ہین اس نیت سے کہ برس دن تک چین امن ہین بعضے گے بعضے صحنک کرتے ہین شادی مین کہ اس سے پہلے پھولین کے بعضے گنج بھرتے ہین بچون کی سلامتی کے بعضے فقیر وپیک بناتے ہین اماموں کے محرم ہین بعضے چوٹیان رکھتے ہین کسی بزرگ کے نام کی بعضے بدھی ہیڑی پہناتے ہین بچے جینے کے لیے کہین بچا ہونے کے وقت پر ہڑ بڑ پڑون کے پیسے اوٹھلاتے ہین کہ حاجی حاجیانی صحیح سلامتی سے اوگھین کوئی حجاخانے کے پر چھاوین سے بچنا نہ کہ کچھ ضرر نہ پونہچے اور شادی غمی وغیرہ مین کیا کیا خرافات کرتے ہین کہان تک لکھیے یہ ساری باتین وہمیات وخیطیات اور شرک کی باتین ہین مسلمانون کو ضرور ہے انسے بچنا افسوس ہے کہ مسلمان کہلاوین اور کام مشرکون کے کرین استمین ہون رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اتباع کرین کہتا ہون والون کا تمھین تو چاہیے کہ ہر امر مین رجوع اللہ ہی کی طرف کرو اور اوسی سے مدد چاہو ہر کام مین ہر گز کسیکو حاجت روا اور مشکل کشا نجانو کوئی کچھ نہین کر سکتا سوائے اوسکے اور حوبات کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین ٹھکانا اوسکا ڈھونڈھو آبن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین سیر ارتھا پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن پس فرمایا آپنے کہ اے لڑکے احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاھک واذا سالت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف یعنی نگاہ رکھہ حق اللہ تعالی کا محفوظ رکھے گا تجکو نگاہ رکھہ اللہ کو اور مراقب ہا وے گا اوسکو سامنے اپنے اور جب تو مانگا چاہے کچھ تو اللہ ہی سے مانگ اور جب تو مدد مانگا چاہے تو مدد مانگا اللہ ہی سے اور جان لے کہ تحقیق سب لوگ اگر جمع ہوون نفع پونہچانے تیرے پر ساتھہ کسی چیز کے تو نہین نفع دینگے تجکو مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون ضرر پونہچانے تیرے پر ساتھہ کسی چیز کے تو نہین ضرر پونہچا وینگے تجکو مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے تجپر اوٹھہائے گئے قلم اور خشک کیے گئے صحیفے انتہی بھلا خیال تو کرو کہ اللہ جا بجا یہی فرماتے کہ سوائے میرے تمھارا کوئی کچھ نہین کر سکتا اوسکا رسول پیارا کچھ فرمائے اور پھر تم نفع وضرر اپنا اوروں سے ڈھونڈھتے پھرو جاگو خواہ غفلت سے اور اپنے مولی سے دون لگاؤ اور اوسکے حبیب کی پیروی اختیار کرو تا قیامت مین شرمندگی نہ اوٹھاؤ آگے تم جانو تمھارا کام شعر ہمارا کام کہدینا تھا یارو
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ یَرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ

اے لوگون یاد کرو نعمت اللہ کی اپنے پر کیا کوئی پیدا کرنے والا ہی سوائے خدا کے روزی دیتا ہی تمکو جانب آسمان وزمین سے نہین ہے کوئی معبود مگر وہ پس کہان سے پھیرے جاتے ہو ف اے لوگون یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر کوئی ہی بنانے والا اللہ کے سوائے روزی دیتا تمکو آسمان وزمین سے کوئی حاکم نہین مگر وہ پھر کہان سے اوٹلے جاتے ہو مو تفسیر یا ذکر نعمتی ساتھہ زبان اور دل کے نعمت اللہ کی اور وہ وہ ہی کہ جسکا بیان اوپر گذرا پھیلانا زمین کا مانند فرش کے اور بلند کرکھڑا کرنا آسمان کا

بغیر ستونوں کے اور بھیجنا رسولوں کا واسطے بیان کرنے راہ حق کے اور زیادتی پیدائش میں اور کھولنا رزق کے دروازوں کا بھی آگاہ کیا اوپر سر نعمتوں کے اور وہ یکا ہونا منعم کا ہی ساتھ قول اپنے کے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ اور رزق آسمان کی طرف سے سبب برسانے مینہ کے ہی اور زمین سے ساتھ انواع نبات کے اور کہا ان سے پھیرے جاتے ہیں پس کس وجہ سے پھیرے جاتے ہو توحید کی طرف شرک کی طرف ۞ حل

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

اور اگر ساتھ جھوٹ کے نسبت کریں تجھکو پس تحقیق ساتھ جھوٹ کے نسبت کیے گئے ہیں پیغمبر پہلے تجھسے اور طرف خدا کے پھیرے جاتے ہیں سب کام ۞ فتح ۞ اور اگر تجھکو جھٹلاویں تو جھٹلائے گئے کتنے رسول تجھسے پہلے اور اللہ تک پہونچتے ہیں سب کام ۞ موقف ۞ تفسیر ۞ اسمیں تنبیہ کی اللہ تعالیٰ نے قریش پر بسبب نہ ماننے اونکے اللہ کی آیتوں کو اور بسبب جھٹلانے اونکے آیتونکو اور تسلی دی اپنے رسول کو کہ یہ معاملہ جھٹلانے کا کچھ تمہارے ہی ساتھ نہیں ہوا ہی بلکہ اگلی امتوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا ہی اور اونھوں نے صبر کیا ہی اور فتحیاب ہوئے ہیں تم بھی صبر کرو فتحیاب ہوؤ گے اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہیں سب کام یہ کلام شامل ہی اور وعدہ وعید کے کہ سب امور آخرت میں اوسی کی طرف رجوع ہوینگے اور ہر ایک کذّاب و مکذّب کو جزا اوسزا دیگا ۞ حل

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

اے لوگوں تحقیق وعدہ خدا کا یعنی ساتھ بعث و حشر کے حق ہی یعنی ہونے والا ہی پس فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تمکو بہ نسبت خدا کے شیطان فریب دینے والا ۞ فتح ۞ اے لوگو بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی سو نہ بہکاوے تمکو دنیا کا جینا اور نہ دغا دے تمکو اللہ کے نام سے وہ دغاباز ۞ موقف ۞ تفسیر ۞ فریب ندے تمکو دنیا اور غافل نکرے تمکو فائدہ اوٹھانا اور لذت حاصل کرنی ساتھ منافع دنیا کے عمل آخرت سے اور طلب کرنے اوس چیز کے سے کہ اللہ کے پاس ہی اور فریب ندے تمکو شیطان اسلیے کہ وہ ڈالتا ہی تمھارے دل میں جھوٹی آرزوئیں اور کہتا ہی کہ اللہ بے پروا ہی تیری عبادت سے اور تیرے عذاب کرنے سے ۞ حل ۞ تنبیہ ۞ سچ ہی اس دنیا اور شیطان نے راہ حق سے بہت ہی الگ کر رکھا ہی اچھے اچھے لوگ انکے مکر و فریب سے لرزان ترسان رہتے تھے چنانچہ ایک عابد رحمہ اللہ سے منقول ہی کہ اپنی مناجات میں یوں دعا کیا کرتے تھے اِلٰهِي طُوْلُ الْاَمَلِ غَرَّنِيْ ۞ وَحُبُّ الدُّنْيَا اَهْلَكَنِيْ ۞ وَالشَّيْطَانُ الرَّجِيْمُ اَضَلَّنِيْ ۞ وَالنَّفْسُ اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ عَنِ الْحَقِّ مَنَعَتْنِيْ ۞ وَقَرِيْنُ الشَّقْوَةِ عَلَى الْمَعْصِيَةِ اَعَانَنِيْ ۞ فَاَغِثْنِيْ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ ۞ فَاِنْ لَّمْ تَرْحَمْنِيْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَرْحَمُنِيْ غَيْرُكَ ۞ سبحان اللہ بزرگ ایسے ہوتے ہیں کہ باوجود مقبول الٰہی ہونے کے اپنے تئیں جانتے تھے اور لرزاں و ترساں رہتے تھے یہ نہیں کہ جہان مولوی گری یا فقیری کا نام لگا گویا معافی کی چٹھی لکھوا لی کہ سب کچھ اپنے حق میں مباح سمجھنے لگے یعنی بعضے مولوی قوتا و یلات باطلہ کر کے بہت سی حرام چیزوں کو مباح سمجھتے ہیں اور بعضے فقیر باقتضائے جہالت بدعات شنیعہ اور حرام چیزوں کو اپنے لیے روا جانتے ہیں کہ سب کچھ ہمارے ہی لیے پیدا ہوا ہی جو چاہو سو کھاؤ اور جو چاہو سو پہنو افیون حقہ چرس کھایا پیا کرو بھنگ بوزہ دھولک ستار سے عرفان حاصل کرو عیاذاً باللہ یہ نہ تحقیق میں تابع نفس امارہ کے ہوے ہیں اور نام مولوی گری اور فقیری کو بدنام کیا ہی اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞ مولانا رومی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مثنوی ای بسا ابلیس آدم روے ہست ۞ پس بہر دستے نباید داد دست ۞ کار شیطان میکند نامش ولی ۞ گرولی ایست لعنت بر ولی ۞ اور حضرت مجدد رحمہ اللہ نے کسی بزرگ کی نقل لکھی ہی کہ اونھوں نے ابلیس کو دیکھا کہ فارغ البال بیٹھا ہی اونھوں نے کہا ای ملعون تجکو ایسی فراغت کہاں سے حاصل ہوئی اوسنے کہا کہ علما اسوقت کے میرے خلیفہ ہیں گمراہ کرنے کے لیے مجھے حاجت نہیں سیکے گمراہ کرتے ہیں ۞

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

تحقیق شیطان واسطے تمھارے دشمن ہی پس دشمن پکڑو اوسکو سوائے اسکے نہین کہ وہ بلاتا ہی اپنے تابعون کو تاہون اہل دوزخ سے فتح تحقیق شیطان تمھارا دشمن ہی ستم سمجھ رکھو اوسکو دشمن وہ تو بلاتا ہی اپنے گروہ کو اسی واسطے کہ ہووین دوزخ والون مین ۝ موضح

تفسیر: دشمن ہی یعنی ظاہر العداوت کیا تمھارے باپ کے ساتھ جو کچھ کہ کیا اور تم معاملہ کرتے ہو اوس سے اوسکا سا کہ جنکو علم نہو اوسکے حال کا پس پکڑو اوسکو دشمن اپنے عقائد مین اور افعال مین اور ہرگز نہ پائی جاوے تمسے مگر وہ چیز کہ دلالت کرے اوسکی دشمنی پر بیچ باطل وظاہر تھائے کے پھر بیان فرمایا پوشیدہ کر کرام اوسکا اور نسبت خطائی کی اونکو کہ اتباع کیا ہی اوسکا طرح کہ غرض اوسکی اپنی جماعت کے بلانے مین یہی کہ پونہچاوے اونکو ہلاکت کی جگہہ مین ساتھ قول اپنے کے اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ الخ پھر کھول دیا پردہ پس بتا کیا تمام امر کو ایمانی اور اوسکے ترک پر پس فرمایا ۝ مد

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکے لیے ہی عذاب سخت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اونکے لیے ہی بخشش اور ثواب بڑا ۝ فتح

جو منکر ہوئے اونکو سخت مار ہی اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اونکو معافی ہی اور نیگ بڑا ۝ مو تفسیر: وہ لوگ کہ کافر ہوئے الخ یعنی پس جنھنے اطاعت کی اوسکی جس وقت کہ پکارا اوسنے پس اوسکے لیے عذاب سخت ہی اسلیے کہ ہوا اوسکے حزب یعنی تابعدارون سے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے الخ یعنی اور نہ اطاعت کی اوسکی اور نہ ہوئے اوسکے حزب سے بلکہ دشمنی رکھی اوس سے اونکے لیے مغفرت ہی اور اجر بڑا واسطے بڑا جہاد کرنے اونکے کے اوپر جنکا ذکر کیا دونون فریق کا فرمایا اللہ تعالی نے اپنے نبی علیہ السلام کو ۝ مد

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

کیا پس وہ شخص کہ آراستہ کیا گیا واسکے لیے عمل بد اوسکا پس دیکھا اوسکو اچھا مثل مومن صالح کے ہی پس تحقیق خدا گمراہ کرتا ہی جس کیطرف چاہے اور راہ دکھاتا ہی جس کیطرف چاہے پس چاہیے کہ ہلاک نہو نفس تیرا اوپر اونکے ازروے حسرت کے تحقیق خدا دانا ہی ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہین ۝ فتح بھلا ایک شخص جو بھلی سمجھائے اوسکی برائی کیونکر اللہ بھٹکاتا ہی جسکو چاہے اور سمجھاتا ہی جسکو چاہے سو تیرا جی نہ جاتا رہے اونپر پیچھا کر اللہ کو علوم ہی جو کرتے ہین ۝ مو تفسیر: تقدیر اسکی یہ ہی کیا وہ شخص کہ آراستہ کیا گیا اوسکے لیے عمل بد اوسکا پس اوسکو اچھا دیکھا بسبب آراستہ کر دکھانے شیطان کے مانند اوسکے ہی کہ نہین آراستہ کیا گیا اوسکے لیے پس گویا کہ آنحضرت صلعم نے کہا الخ یعنی برابر نہین اوسپر فرمایا اللہ تعالی نے فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ الخ ۝ مد

یعنی کافر فاسق مانند مومن اور صالح کے نہین ہین اور نزول اس آیت کا بیچ حق ابوجہل اور اور اہل مکہ کے کہ مشرکون کے ہی کہ شرک کو اچھا جانتے تھے اور بقول بیچ حق خوارج اور بدعتیون کے ہی آو حسرت کہتے ہین شدت غم کو اوپر فوت ہونے کسی امر کے اور معنی یہ ہین کہ نہ غم کر تو بسبب کفر اونکے کے اور ہلاک اونکے کے اگر ایمان نہ لائے آور اللہ جانتا ہی الخ وعید ہی اونکے لیے ساتھہ عذاب کے اوپر افعال بد اونکے کے ۝ مد معا ۝ تنبیہ: اس سے معلوم ہوا کہ برے کامون کو اچھا جاننا کافرون کا کام ہی اور یہی عقیدہ ہی اہل سنت کا کہ جو کوئی حرام قطعی کو حلال جانے اور حلال قطعی کو حرام وہ کافر ہو جاتا ہی پس مومن کو چاہیے کہ برے کام سے نہایت بیزار ہو اور برا جانے اوسکو اور اچھا کام کر کر خوش ہو کہ اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علامت ایمان کی فرمایا ہی ابوامامہ روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی علامت صحت ایمان کی

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ یعنی جب خوش کرے تجھکو تیری اور بدحال کرے تجھکو برائی تیری پس تو مومن صحیح ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ یعنی جو شخص دوست رکھے کسی چیز کو یا کسی شخص کو خالص اللہ کے لیے اور دشمن رکھے کسی چیز کو یا کسی شخص کو خالص اللہ کے لیے اور دیوے خالصۃً للہ اور نہ دیوے خالصۃً للہ اوسی کی رضا کے لیے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان اپنا آب آگے دیان کے کفار کی اور ایک بدعتقادی بیان فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ یہ ایسے احمق ہین کہ اکثر ہماری قدرت دیکھتے ہین اور پھر ہمکو عاجز جانتے ہین ہمارے کہنے سے ۞

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝

اور اللہ وہ ہی کہ بھیجین ہوائین پس اوٹھاتا اون ہواؤن نے ابر کو پس ہان کیا ہمنے ابر کو طرف شہر مردہ کے یعنی خشک کے کہ نہور و بیدگی اوسمین پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اوس ابر کے زمین کو بعد مردہ ہونے اوسکے یعنی خشک ہونے اوسکے یعنی اوگائی ہمنے اوسمین نہ زراعت و گھانس اسی طرح ہوگا اوٹھنا مردون کا ۞ فتح ۞ اور اللہ ہی جسنے چلائین ہین ہاوین پھر اوبھاریان ہین بدلی پھر ہانک لے گئے ہم ایک مردے کی دیس کو پھر چلائی ہمنے اوس سے زمین اوسکے مرے پیچھے اسیطرح ہوگی اوٹھنا ۞ مو ۞ تفسیر ۞ یعنی مثل زندہ کرنے زمین خشک کے اوٹھنا اموات کا ہوگا قبرون سے کہا گیا ہی کہ زندہ کریگا اللہ خلق کو ساتھ ایک پانی کے کہ بھیجیگا اوسکو عرش کے نیچے سے کہ اوسمین تازہ نرمی کی ہوگی اوگاویگا اوس سے اجسادِ خلق کے ۞ مد ۞

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝

جو کوئی چاہے عزت پس واسطے خدا کے ہی عزت ساری طرف اوسکے چڑھتے ہین کلمات پاکیزہ اور عمل نیک بلند کرتا ہی اوسکو خدا اور جو لوگ کہ اذیتیں کرتے ہین واسطے اونکے عذاب ہی سخت یعنی آخرت مین اور بداندیشی اونکی وہی نابود ہوگی ۞ فتح ۞ جسکو چاہے عزت تو اللہ ہی عزت ساری اوسکی طرف چڑھتا ہی کلام ستھرا اور کام نیک اوسکو اوٹھا لیتا ہی اور جو لوگ داؤ مین ہین برائیون کے اونکو سخت مار ہی اور اونکا داؤ جو ہے گا ۞ تفسیر ۞ یعنی عزت اللہ کے ہاتھ ہی تمھارے ذکر اور بھلے کام چڑھتے جاتے ہین جب اپنی حد کو پونہچین گے تب ہی پر غلبہ کریگے کفر پر فرع ہوگا اسلام کو عزت ہوگی ۞ مو ۞ کہا فراء نے کہ معنی آیت کے یہ ہین کہ جو کوئی چاہے یہ کہ جانے کہ کسکے لیے عزت ہی پس اللہ ہی کے لیے عزت ہی ساری اور کہا قتادہ نے کہ جو کوئی چاہے عزت پس چاہیے کہ طلب کرے عزت اللہ کے پاس سے بسبب طاعت اوسکی کے جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ جو کوئی چاہتا ہو مال پس مال اوسکے فلانے کے ہی یعنی پس چاہیے کہ طلب کرے اوسکو اوسکے پاس سے ۞ معالم ۞ یعنی ساری عزت خاص کی گئی ہی ساتھ اللہ کے عزت دنیا کی اور عزت آخرت کی اور کافر عزت طلب کرتے تھے ساتھ بتون کے جیسے کہ فرمایا وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا اور منافق عزت طلب کرتے تھے ساتھ مشرکون کے جیسے کہ فرمایا

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝

پس ہان یا کہ نہین ہی عزت مگر واسطے اللہ کے اور معنی یہ کہ پس چاہیے کہ طلب کرے عزت اللہ کے پاس سے اور مانند اسکے ہی کہنا تیرا اوسکو کہ چاہیے نصیحت وہ نزدیک نیکون کے ہی مراد یہ ہی کہ پس چاہیے کہ طلب کرے اوسکو اونکے پاس سے اور حدیث مین ہی کہ تحقیق پروردگار تمھارا فرماتا ہی ہر روز اَنَا الْعَزِيْزُ مَنْ تَعَزَّزَ بِعِزَّتِيْ يَعْنِيْ مین عزیز ہون پس

جو کوئی چاہے عزت دارین کی پس چاہیے کہ اطاعت کرے عزیز کی غفار بہشتین بگدایان در دوست کہ ہر کس پہ بہشت ہاین طائفہ شاہی شدہ برخاست + پھر معلوم کروایا کہ جس چیز کے سبب سے طلب کیجاتی ہی عزت وہ ایمان ہی اور عمل صالح ساتھہ قول اپنے کے الیہ یصعد الکلم الطیب اور سعی لفظ الیہ کے الی محل القبول والی الصلاحین یعنی طرف جگہہ قبول اور رضا کے پہنچتے ہین اور جو چیز کہ پہنچتی ہوتی ہی ساتھہ قبول کے وصف کیجاتی ہی ساتھہ رفعت اور سعود کے یا سعی الیہ کے ہین الی حیث لا ینفذ فیہ الا حکمہ یعنی جہان تک حکم نافذ ہوتا ہی ہاین جگہ طلب طرن اوس جگہہ کے کہ نہین جاری ہوتا ہی اوسپین مگر حکم اللہ کا او کلم الطیب کلمے توحید کے ہین یعنی لا الہ الا اللہ اور عمل صالح عبادت خالصہ ہی یعنی اور عمل صالح بلند کرتے ہین اونکو کلمے طیب پس اوٹھانے والے کلمے طیب ہوئے اور اوٹھانے والے عمل صالح کے قبول ہین ہوتا ہی عمل مگر موصد سے یا یعنی عکس اسکے ہین یعنی اوٹھاتا ہی عمل صالح کلمون طیب کو محل قبول ہین اسلیے کہ زاقتون بے عمل صالح کے نافع نہین ہی یہ قول ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور اکثر مفسرون کا ہی پس ضمیر یرفعہ کی راجع ہوگی طرف کلم الطیب کے اور کہا ہی علمانے کہ ایمان ساتھہ تنہی اور علی کے نہین ہی لیکن ساتھہ اوس چیز کے ہی کہ سینون مین جگہہ پکڑی ہو اور اعمال تصدیق اوسکی کین پس جو کوئی اعتقاد حق اور نیک رکھے اور عمل غیر صالح کرے مردود خدا کا ہو شعر تعصی الالہ وانت تظہر حبہ + ہذا لعمری فی القیاس بدیع + لو کان حبک صادقا لاطعتہ + ان المحب لمن یحب مطیع + اور حدیث شریف مین ہی الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ہواہا وتمنی علی اللہ یعنی دانا وہ شخص ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو اپنا اور عمل کرے مابعد موت کے لیے اور احمق وہ ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفسانی کے اور آرزو کرے اللہ پر کہ وہ غفور رحیم ہی بخشدیگا اور کیا خوب کسی بزرگ نے فرمایا کہ دنیا بمنزلے دریا کے ہی اور ہم لوگ بمنزلے مسافرون کے ہین اور تقوی خدا کا بمنزلے کشتی کے ہی اور آخرت بمنزلے کنارے کے ہی جسنے تقوی نکیا وہ ڈوبا اور بقول حسن اور قتادہ کے کلم طیب ذکر خدا کا اور عمل صالح ادائے فرائض خدا کا ہی پس جو کوئی ذکر خدا کا کرے اور فرائض خدا کے بجا نلاوے خوار و اردکرتا ہی اوسکے کلام کو اور پر عمل اوسکے کے اور حدیث شریف مین آیا ہی لا یقبل اللہ قولا الا بالعمل ولا قولا ولا عملا الا بالنیۃ اور اسی لیے اخلاص عمل مین واجب ہی اور بعضون نے کہا کہ اوٹھانے والا اللہ ہی اور اوٹھانا عمل ہی یعنی عمل صالح اوٹھاتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ عمل موقوف ہی اوٹھانے پر اور کلم الطیب جو ہین از خود اور بعضون نے کہا عمل صالح اوٹھاتا ہی عامل کو اور بزرگ کرتا ہی اوسکو یعنی جو کوئی چاہے عزت پس چاہیے کہ کرے عمل صالح پس بتحقیق عمل صالح ایسی چیز ہی کہ بلند قدر کرتا ہی بندے کو اور بعضون کے نزدیک کلم طیب سے مراد ہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا جب بیان کرتا ہون مین تمسے کوئی حدیث تو خبر دیتا ہون مین تمکو اوسکے مصداق کی کتاب اللہ سے نہین کوئی بندہ مسلمان کہتا ہی پانچ کلمے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر و تبارک اللہ مگر گرا لیتا ہی اونکو فرشتہ پس رکھتا ہی اونکو نیچے پروں اپنے کے یعنی کمال اعتماد سے رکھتا ہی او لے چڑھتا ہی اونکو آسمان پر پھر نہین گذرتا ہی ساتھہ اونکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ بخشش چاہتے ہین وہ واسطے کہنے والے اونکے کے یہان تک کہ تعریف کیجاتی ہی ساتھہ اونکے ذات اللہ تعالی کی یعنی اونکو درگاہ باری تعالی مین عرض کرتے ہین تارحمت وخوشنودی اوسکی پڑھنے والے پر توجہ ہو انتہی اور مصداق اسکی کتاب اللہ عزوجل سے یہ قول اللہ تعالی کا ہی الیہ یصعد الکلم الطیب قتادہ سے ہی کہ مراد الیہ یصعد الکلم الطیب سے یہ کہ قبول کرتا ہی کلمہ طیب کہا سفیان بن عیینہ نے ذکر عمل صالح وہی خالص ہی یعنی اخلاص سبب قبول ہونے خیرات کا ہی قسم اقوال و افعال سے دلیل اسکی قول

اللہ عزوجل کا ہی فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○ پس جو چاہے عمل صالح کا شکر اور ریا کو اور کہا کلبی نے حج تفسیر وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ کے یعنی عمل کرتے ہیں برے اور کہا مقاتل نے مکر سے مراد شرک ہی اور کہا ابو العالیہ نے کہ مراد مکر قریش کا ہی ساتھ آنحضرتؐ کے کہ دار الندوہ میں جمع ہو کر آنحضرتؐ کے حق میں شورہ حبس اور قتل اور اخراج کا کیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ انفال میں وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اور کہا مجاہد نے اور شہر بن حوشب نے وہ ریاکار ہیں انکے لیے عذاب شدید ہوگا اور وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ کے معنی یہ ہیں کہ انکا مکر باطل ہوا نہ کر اللہ کا ساتھ انکے جو وقت کہ نکالا انکو مکے سے اور قتل کیا انکو اور حبس کیا انکو بدر کے کنوئیں میں پس انکے سارے مکر انکے اور ثابت کیا انکے حق میں قول اپنا وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ اور قول اپنا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ وَمِمَّنْ تَبِعَكُمْ اَجْمَعِيْنَ اور قول اپنا لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا یعنی نہیں اور تر ہا ہی مکر مگر مکر کرنے والے پر اور اگر الَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ سے ریاکار مراد ہوں جیسے کہ مجاہد نے کہا تو معنی یہ ہوں گے کہ وہ کیا ہوا انکا باطل ہوگا کچھ ثواب آخرت میں نہیں پائینگے ✤ **معا در منثور** ✤ وغیرہ ✤ **تنبیہ** ✤ اس آیت شریفہ سے یہ معلوم ہوا کہ سراسر عزت دارین اللہ تعالیٰ کی طاعت میں ہی اور ایمان اور عمل صالح سے مقبول خدا کا ہوتا ہی اور تبا سکا بڑھتا ہی حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جسنے جمع کیں چھ خصلتیں خوب طلب کی جنت اور خوب بچا گا آگ سے اول اون چھ میں کی یہ ہی کہ پہچانا اللہ کو پس اطاعت کی اوسکی اور پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور پہچانا دنیا کو پس چھوڑ دیا اوسکو اور پہچانا حق کو پس اتباع کیا اوسکا اور پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے انتہی اور یحییٰ بن معاذ سے ہی کہ اوہنوں نے کہا اپنی مناجات میں یا الٰہی نہیں خوش لگتی رات مگر ساتھ مناجات تیری کے اور نہیں خوش آتا دن مگر ساتھ طاعت تیری کے اور نہیں خوش لگے گی جنت مگر ساتھ غفران تیرے کے اور نہیں خوش آتی دنیا مگر ساتھ ذکر تیرے کے اور نہیں خوش لگے گی آخرت مگر ساتھ عفو تیرے کے ✤ **منبہات** ✤ پھر آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے بندو تم ہماری طاعت سے کیونکر مونہ موڑتے ہو باوجود حاصل ہونے عزت کے اوسمیں بھلا تم اپنی حقیقت اور ہمارا رتبہ اور احسان تو دیکھو یہ نسبت سلیخے کہ ✤

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○

اور اللہ نے پیدا کیا تمکو یعنی تمہارے باپ آدم کو خاک سے پھر پیدا کیا تمکو یعنی آدم کی نسل کو نطفے سے پھر کیا تمکو جوڑے مرد و زن اور نہیں اوٹھاتی پیٹ میں کوئی عورت اور جنتی ہی مگر ساتھ علم اوسکے کے اور نہیں زندگانی دیا جاتا ہی کوئی دراز عمر اور نہ کم کیا جاتا ہی اوسکی عمر میں سے مگر کہ ثبت ہی کتاب میں تحقیق یہ کام اللہ پر آسان ہی ✤ **قدر** ✤ اور اللہ نے تمکو بنایا مٹی سے پھر بوند پانی سے پھر بنائے تمکو جوڑے جوڑے اور نہ پیٹ رہتا ہی کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہی بن خبر اوسکے اور نہ عمر پاتا ہی کوئی بڑی عمر والا اور نہ گھٹتی ہی کسیکی عمر مگر لکھا ہی کتاب میں یہ اللہ پر آسان ہی ✤ **تفسیر** ✤ یعنی ہر کام سہل ہوتا ہی جیسے آدم کا بنانا ✤ **مو** ✤ کتاب سے مراد لوح محفوظ ہی ✤ **تنبیہ** ✤ اس آیت سے ظاہر ہوا کہ عمر انسان کا اور اگر کوئی کہے کہ انسان یا تو مر یعنی دراز عمر ہوتا ہی یا کوتاہ عمر پس اوسکی عمر میں گھٹنا بڑھنا محال ہی پس کیونکر صحیح ہو قول اللہ تعالیٰ کا وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ ✤ تو جواب اسکا یہ ہی کہ اول اسکی یہ ہی کہ ایک کی عمر گھٹنا بڑھنا مراد نہیں ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ ایک کی عمر زیادہ ہوتی ہی ایک کی کم یہ سب لکھا ہوا ہی کہ فلانا دراز عمر ہوگا فلانا کوتاہ عمر اسمیں کمی زیادتی نہیں ہونے کی پس ایسا ہی ہوتا ہی اور یہ ایسا ہی کہ جیسے کہ کہا کرتے ہیں کہ يُثَيِّبُ اللّٰهُ عَبْدًا وَّلَا يُعَيِّبُ

الا بالحق یعنی نہیں ثواب دیتا ہی اللہ بندے کو اور نہ عذاب دیتا ہی اوسکو مگر ساتھ حق کے تو اسمین ایک ہی شخص مراد نہین ہی بلکہ یہ مراد ہی کہ کسیکو ثواب دیتا ہی اور کسیکو عذاب سب حق ہی ہوتا ہی یا تو اول آیت کی یہ ہی کہ لکھا جاتا ہی اسکے قسمت کے مین کہ عمر اسکی اتنے اتنے برس کی ہی پھر لکھا جاتا ہی اوسکے نیچے کہ ایک دن گیا دو دن گئے تین دن گئے یہان تک کہ اخیر عمر اوسکی تک اسی طرح لکھا جاتا ہی پس یہ نقصان اوسکی عمر کا ہوا پس اس صورت مین ایک ہی شخص کا حال ہوگا آبی مالک سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وما یعمر من معمر کہا یہ ایام حیات اوسکی کے ہین اور بیچ تفسیر ولا ینقص من عمرہ کے کہا ہر دن بیچ نقصان کے ہی اور قتادہ سے ہر کہ معمر وہ ہی کہ پونہچے ساٹھ برس کو اور منقوص من عمرہ وہ ہی کہ مرے پہلے ساٹھ برس کے اور کہا کعب احبار نے جسوقت کہ وفات ہوئی عمر کی کہ اگر دعا کرتے عمر اپنے رب سے یہ کہ تاخیر دے اونکی اجل مین تو البتہ تاخیر دیتا پس لوگون نے کہا اونسے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہی فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون پس کہا کعب نے علم اللہ کو اوسوقت کا ہی کہ جب اجل آوے اور اپر پہلے اسکے پس جائز ہی یہ کہ زیادہ کیا دے عمر اور ناقص کیجاوے اور پڑھی ہی یہ آیت وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الخ اور ابن عباس سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بنی اسرائیل مین دو بھائی تھے شامل تھے دو شہرون مین ایک تو اون دونون مین سے سلوک کرتا تھا ناتے دارون سے اور عدل کرتا تھا رعیت پر اور دوسرا بدسلوک ناتے دارون سے اور ظالم منسب رعیت کے تھا اور اونکے عصر مین ایک نبی علیہ السلام تھے پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے اونکو کہ اس نیک کی عمر مین سے تین برس باقی رہے ہین اور اوس بد کی عمر مین سے تیس برس پس خبر دی نبی نے دونون کی رعیت کو پس اس سے دونون کی رعیت غمگین ہوئی پس تفرقہ کر لی لوگون نے درمیان باؤن کے اور بچون کے اور چھوڑ دیا کھانا پینا اور نکلے جنگل کی طرف دعا کرتے ہوئے اللہ سے کہ یا اللہ بہرہ مند کر ہمکو ساتھ عادل کے اور دفع کر ہمسے ظالم کو پس تین دن تک جنگل مین رہے پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے اوس نبی کو یہ کہ خبر دے میرے بندون کو کہ مینے رحم کیا اونپر اور قبول کی دعا اونکی پس مقرر کی مینے باقی عمر اس نیک کی واسطے اوس ظالم کے اور باقی عمر ظالم کی اوس نیک کار کے لیے پس پھرے وہ اپنے گھرون کی طرف اور مراد ظالم تین برس کے بعد اور باقی رہا عادل اون تیس برس پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب ان ذلک علی اللہ یسیر اور یہ یعنی لکھ رکھنا اسکا یا زیادتی عمر کی اور نقصان اوسکا اللہ پر سہل ہی ومعاہ درمنثور ستنبیہ ۔ تحقیق محققین کی یہ ہی کہ تقدیرین دو ہین ایک معلق اور دوسری مبرم معلق مین تغیر و تبدیل ہوتی ہی اور مبرم مین نہین پس جہان کمی زیادتی آئی ہی وہ باعتبار معلق کے ہی اور جہان نہوا کمی زیادتی کا آیا ہی وہ باعتبار مبرم کے

ہی پس کچھ تعارض نہ رہا آیات و روایات مذکورہ مین ۔

وما یستوی البحران ھذا عذب فرات سائغ شرابہ وھذا ملح اجاج ومن کل تاکلون لحما طریا وتستخرجون حلیۃ تلبسونھا وتری الفلک فیہ مواخر لتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون

اور برابر نہین ہوتے دو دریا یعنی میٹھا اور کھارا ہوتے ہین بسبب اختلاط کے دو دریا یہ ایک شیرین ہی بیچ نہایت شیرینی کے ہی خوشگوار ہوا پانی ہوسکا اور وہ دوسرا شور ہی تلخی ہی اور ہر ایک سے کھاتے ہو گوشت تازہ اونمین سے اور نکالتے ہو زیور کہ پہنتے ہو اوسکو اور دیکھتا ہی تو کشتیون کو دریا مین پھاڑتے ہوا لیمان پانی کی تاکہ روزی طلب کرو اوسکے فضل سے اور تو ہو کہ تم شکر کرو ۔ فتح اور برابر نہین دو دریا یہ میٹھا ہی پیاس بجھاتا ہی پینے مین خوشا اور یہ کھاری کڑوا اور دونون مین سے کھاتے ہو گوشت تازہ اور نکالتے ہو گہنا جسکو پہنتے ہو اور تو دیکھے جہاز اون مین چلتے ہین پھاڑتے تا تلاش کرو اوسکے فضل سے اور شاید تم حق مانو ۔ تفسیر یعنی کمزور اسلام پر نہین

نہ اکھڑ کو مغلوب ہی کریگا اگرچہ تمکو دونوں سے فائدہ دیگا مسلمانوں سے قوت دین اور کافروں سے جزیہ خراج گوشت میٹھے کھاری دونوں پانیوں سے نکلتا ہی یعنی مچھلی اور گہنا یعنی موتی ہوگا اور جواہر اکثر کھاری سے اور کبھی میٹھے سے یہ جو فرمایا گہنا پہنتے ہو معلوم ہوا اچھا ہر زیبا مردوں کو حرام نہیں ۞ مو ۞ روایت کی ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابی جعفر سے کہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیتے پانی فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَهٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا ۞ دررمنثور ۞

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۚ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ۝

داخل کرتا ہی رات کو دن میں اور داخل کرتا ہی دن کو رات میں اور رام کیا سورج اور چاند کو ہر ایک چلتے ہیں وقت مقرر تک یعنی روز قیامت کے منقطع ہوگا چلنا اونکا یہ ہی خدا پروردگار تمہارا اوسی کے لیے ہی بادشاہی اور جنکو پوجتے ہو سوائے اوسکے یعنی بت مالک نہیں مقدار پوست کھجور کی گٹھلی کے ۞ فتح ۞ رات بیٹھاتا ہی دن میں اور دن بیٹھاتا ہی رات میں اور کام لگایا سورج اور چاند ہر ایک چلتا ہی ایک ٹھہرائے دوسرے پر یہ اللہ ہی تمہارا رب اوسی کی بادشاہی ہی اور جنکو تم پکارتے ہو اوسکے سوائے مالک نہیں ایک چھلکے کے ۞ تفسیر ۞ یعنی رات دن کی طرح کبھی کفر غالب ہر کبھی اسلام اور سورج چاند کی طرح ہر چیز کی مدت بندھی ہی دیر سویر نہیں ہوتی پھر اوسمیں سے اللہ کی وحدانیت نکلی قطمیر کہتے ہیں باریک چھلکے کو جو کھجور کی گٹھلی پر ہی ۞ مو ۞ داخل کرتا ہی یعنی اللہ رات کو دن میں پس بڑھاتا ہی دن اور داخل کرتا ہی دن کو رات میں پس وہ بڑھتی ہی حاصل یہ کہ داخل کرتا ہی ساعتیں ایک کی دوسرے میں یہاں تک کہ ہو جاتا تذیل اندازہ دنوں میں سے پندرہ ساعت کا اور ناقص نو ساعت کا یہ اوسی کی قدرت کاملہ سے ہی کون کر سکتا ہی ۞ ملا ۞

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ ۝

اگر پکارو تم اونکو یعنی بتوں کو نہ سنیں گے پکارنا تمہارا یعنی اسلیے کہ وہ جماد ہیں اور اگر بالفرض سنیں گے قبول نہ کرینگے کہا تمہارا اور روز قیامت کے منکر ہوں گے شریک مقرر کرنے تمہارے کے اور نہ خبر دیگا تجکو کوئی مانند دانا کے مترجم کہتا ہی لَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ بمنزلہ مثل کے ہی جب سخن بلیغ کہتے ہیں اور تحقیق نہایت کو پہنچاتے ہیں تو یہ کلمہ کہتے ہیں ۞ فتح ۞ اگر تم اونکو پکارو سنیں نہیں تمہاری پکار اور اگر سنیں پہنچیں نہیں تمہارے کام پر اور دن قیامت کے منکر ہونگے تمہارے شریک ٹھہرانے سے اور کوئی نہ بتاویگا تجکو جیسا بتاوے خبر رکھنے والا ۞ تفسیر ۞ یعنی اللہ سے زیادہ احوال کون جانے وہی فرماتا ہی کہ یہ شریک غلط ہیں ۞ مو ۞ قبول نہ کرینگے اس لیے کہ وہ نہیں دعوی کرتے ہیں اوس چیز کا کہ دعوی کرتے ہو تم اونکے لیے یعنی معبودیت کا اور تبری کرینگے وہ اوس سے اور منکر ہونگے شریک مقرر کرنے تمہارے کے اونکو اور عبادت کرنے تمہاری کے اونکو اور کہیں گے مَا كُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ یعنی نہیں تھے تم ہمکو پوجتے اور نہ خبر دیگا تجکو اوسی مضمون سا تھا سباب غرور کے جیسے کہ خبر دیتا ہی تجکو اللہ کہ خبردار ہی وہ شنیدہ امور کا اور تحقیق اسکی یہ ہی کہ نہیں خبر دے سکے گا تجکو کسی کام کی کوئی خبر دینے والا کہ وہ مثل خبیر کے عالم ہو اور سکا مرادیہ ہی کہ خبردار امور کا نہ اوہی ہی کہ جو خبر دیتا ہی تجکو حقیقت کی سنا اور تمام خبر دینے والے اور معنی یہ ہیں کہ یہ جو خبر دیتا ہوں میں تمکو حال بتوں کی یہ حق ہی اسلیے کہ میں خبردار ہوں ساتھ اوس چیز کے کہ خبر دی میں نے اوسکی ۞ ملا ۞

پھر اپنی قدرت کاملہ بیان کر کے عجز بتوں کا بیان فرمایا اب آگے پھر اپنی قدرت بیان کر کے بت پرستوں پر غصہ فرماتا ہی ۞

ثلثہ ارباع ع ۱۴

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

اے لوگو تم ہو محتاج طرف خدا کے اور اللہ وہی ہے بے احتیاج تعریف کیا گیا ✦ **فتح** ✦ اے لوگو تم ہو محتاج اللہ کی طرف اور اللہ وہی ہے بے پرواہ سب خوبیوں سے سراہا ✦ **موضح تفسیر** ✦ تم ہو محتاج الزکماذ ذالنون مصری نے کہ خلق محتاج ہین طرف اللہ کے ہر دم اور ہر خطرہ اور ہر لحظہ مین اور کیونکر نہ محتاج ہون حال انکہ یہ ہی کہ وجود انکا اوسی سے ہی اور بقا انکا اوسی سے اور بے احتیاج یعنی سب چیزون سے تعریف کیا گیا یعنی تمام زبانون پر اور نہین فرمایا لوگون کو محتاج واسطے تحقیر کے بلکہ واسطے تعریض کے اور برا ستغنا کے اور اسی لیے وصف کیا اپنے نفس کو ساتھ غنی کے ایسا غنی کہ وہ کھلانے والا اغنیا کا ہی اور ذکر کیا الحمید تاکہ دلیل ہوا سپر کہ وہ غنی نفع دینے والا ہی اپنے غنا سے اپنی خلق کو اور بڑا سخی انعام کرنے والا ہی اونپر اسلیے کہ نہین ہی ہر غنی دینے والا اپنے غنا سے مگر جبکہ ہو غنی سخی انعام کرنے والا اور جب سخاوت کرتا ہی اور انعام کرتا ہی تو تعریف کرتے ہین اوسکی وہ کہ جنیز انعام کرتا ہی کہا سہل نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے خلق کو حکم کیا اپنے لیے ساتھ غنا کے اور خلق کے لیے ساتھ فقر کے پس جسنے دعوی کیا غنا کا پردے مین کیا گیا اللہ سے اور جسنے ظاہر کیا فقر اپنا پونہچایا اوسکے فقر نے طرف اللہ تعالی کے پس لائق ہی بندے کو یہ ہو احتیاج رکھنے والا باطن مین طرف اوسکے اور ہو لوگون سے انقطاع کر کر رجوع رکھنے والا طرف اوسکے تاکہ ہو عبودیت اوسکی خالص پس عبودیت وہی خوار جانا ہی اپنے کو اور جھکنا طرف اوسکے اور علامت اوسکی یہ ہی کہ نہ سوال کرے کسی سے کچھ اور کہا واسطی نے کہ جسنے غنا طلب کی ساتھ اللہ کے نہین محتاج ہوگا اور جسنے عزت طلب کی ساتھ اللہ کے نہین ذلیل ہوگا اور کہا حسن نے کہ بمقدار محتاجگی بندے کی طرف اللہ کے ہوتی ہی غنا اوسکی ساتھ اللہ کے کہ جتنا زیادہ ہوتا ہی محتاجگی مین زیادہ ہوتا ہی غنا مین اور کہا یحیی نے کہ فقر بہتر ہی واسطے بندے کے غنا سے اسلیے کہ ذلت فقر مین ہی اور کبر غنا مین اور رجوع کرنی طرف اللہ کے ساتھ تواضع اور ذلت کے بہتر ہی رجوع کرنے سے طرف اوسکے ساتھ بہت کرنے اعمال کے اور بعضون نے کہا ہی کہ صفت اولیا کی تین چیز ہین ہین اعتماد کرنا اللہ پر ہر چیز مین اور محتاج ہونا طرف اوسکے ہر چیز مین اور رجوع کرنی طرف اوسکے ہر چیز سے اور کہا شبلی نے کہ فقر دریا ہی بلا کا اور ساری بلائین اوسکی عزت ہین ✦ **مدنی تنبیہ** ✦ چونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم فقیر و محتاج ہو اللہ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر و باطن مین صفت فقیری ہی کی اختیار کی تھی آیا ہی حدیث شریف مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے لوگ نہین سیر ہوتے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گذرے ایک قوم پر کہ آگے اونکے رکھی تھی ایک بکری بریان پس بلایا اونھون نے ابو ہریرہ کو پس انکار کیا اونھون نے کھانے سے اور کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور نہین سیر ہوئے جو کی روٹی سے انتہی سبحان اللہ محبت کے یہ معنی ہین کہ جو اپنے محبوب نے نکھایا آپ بھی نکھایا یہ نہین کہ بیٹ تن تن کر کھاوین اور جہان کے مزخرفات کرین اور حضرت کی پیروی کا خیال نرکھین اور پھر دم محبت ماریں اور حضرت عزت کہتے ہین کہ مین گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان آپ لیٹے تھے چارپائی پر کہ نہین تھا درمیان حضرت کے اور درمیان چارپائی کے بچھونا تحقیق نشان ڈال دیے تھے چارپائی نے آپ کے پہلو مین لگے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا بھرا ہوا اوسکا درخت خرما کا پوست تھا عرض کیا مینے کہ ای رسول خدا دعا کر والد سے پس فراخی کرے آپ کی امت پر اسلیے کہ تحقیق فارس و روم پر فراخی کی گئی ہی حال انکہ وہ نہین عبادت کرتے ہین اللہ کی پس فرمایا آپ نے کیا اسی فکر مین ہو تو ای ابن خطاب یہ قوم ہی کہ جلدی کی گئین ہین اونکے لیے لذتین اونکی زندگانی دنیا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آپنے فرمایا کیا نہین راضی ہی تو یہ کہ ہو واسطے ہمارے دنیا اور ہمارے لیے آخرت انتہی اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہی کہ کہتے ہین شکوہ لائے ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا

پس کھول کر دکھائے ہنسنے بیٹوں اپنے سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک نے پیٹ کھول کر دکھائے پتھر کہ بسبب بھوک کے باندھے تھے پس کھول کر دکھائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے دو پتھر اور اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی فقری اندھارا کر رکھا تھا ابو ہریرہ کہتے ہین کہ البتہ تحقیق دیکھے میںنے ستر صحابی صفہ والے کہ نہین تھا اونمین سے کوئی شخص کہ اوسپر چادر اور تہبند ہو یا فقط تہبند ہوتا اور یا فقط کملی تحقیق باندھتے تھے گردنون اپنی مین پس بعضے اونمین سے پہونچتے آدھی پنڈلی تک اور بعضے اونمین سے وہ تھے کہ پہونچتے ٹخنون تک پس اکٹھا کرتا اوسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ معلوم ہو ستر اوسکا اور اسی سبب سے کہ حال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام کا فقر تھا اجماع کیا ہی اکابر محدثین نے اوپر جمہور صوفیہ کبار نے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سے حتی کہ آنحضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بد دعا کی ابن عطا پر اسی لیے کہ اونھون نے دعوی افضلیت غنا کا کیا تھا اور دعا حضرت جنید کی اونکے حق مین قبول ہوئی اور حضرت عبد القاہر ابو نجیب سہروردی رحمہ اللہ نے آداب المریدین مین لکھا ہی کہ اگر کوئی دلیل لاوے حدیث اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی کو اوپر فضل غنا کے تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ دلیل فضل غنا کی نہین ہی بلکہ اسواسطے وہ بہتر ہی کہ وہ قریب فقر کے ہو جاتا ہی مثلاً جس پاس سو روپی ہین اوسنے دس دیے تو دس کم ہو گئے وہ قریب فقر کے ہو گیا اور جسنے لیے وہ قریب غنا کے ہوا اور سوا اسکے ہاتھ دینے والے کو فضیلت ہی باعتبار نفع رسانی کے اور فقیر کو فضیلت اور بہت وجوہ کر ہی اور اس مال کے ہونے سے جو کوئی یہ سمجھے کہ مال ہو گا تو اجر آخرت اس سے حاصل کر لونگا یہ بات بہت مشکل ہی مثال اسکی ایسی ہی کہ ایک شخص کو منتر سانپ کا آتا ہو تو وہ سانپ سے کٹوائے کہ مجھے منتر آتا ہی مین تندرست ہو جاؤنگا ایسیہی اس مال کا حال ہی کہ ہاتھ لگے پر آپے مین رہنا بڑا ہی دشوار ہی مصرع گر بدولت برسی مست نگردی مردی ۔ اور اس فقر کے سبب سے آدمی ہزار رتبہ پاتا ہی چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا مینے جنت مین پس دیکھے مینے اکثر رہنے والے اوسکے محتاج اور جھانکا مینے دوزخ مین پس دیکھی مینے اکثر رہنے والی اوسکی عورتین اور فرمایا آنحضرت نے کہ داخل ہونگے فقیر جنت مین پہلے تونگرون کے پانسو برس کے آدھا دن ہی قیامت کا اور فرمایا آنحضرت نے کہ ڈھونڈھو مجکو اپنے ضعیفون مین یعنی اونکے حقوق نگاہ رکھو کہ میری رضامندی اونمین پاؤ گے پس سوا اسکے نہین کہ رزق دیے جاتے ہو تم بسبب برکت ضعیفون اپنے کے انتہی خیال تو کرو بھائیون کہ جہان حضرت فرماوین اپنے تئین ڈھونڈھنے کو ویان اکثر لوگ ڈھونڈھتے نہین اور جہان کچھ اصل و سند نہو آنحضرت کے تبرکات وغیرہ کی اوسکے لیے سر پھٹول کرتے پھرین بات کیا ہی کہ تابع خواہش نفسانی کے ہین اور مبتلی کرتے ہین حضرت کی محبت کی ہم تو پوری محبت اسکو جانتے ہین کہ بموجب فرمانے حضرت کے ان ضعفا غربا کی خبر گیری کرین اور ہر چیز مین حضرت کی سنت کو دوست رکھین کہ جسکو خود آپنے اپنی محبت فرمایا ہی کہ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بندے کو رو کتا ہی اوسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تم مین کا کہ روکتا ہی بیمار اپنے کو یعنی استسقا والے کو پانی سے اور فرمایا آنحضرت نے دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہی اونکو ابن آدم برا جانتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور برا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہی اور بہت سا کچھ آیا ہی فضیلت فقر مین اور اس سے زیادہ کیا ہو گا کہ سرور عالم و فخر الاولین والآخرین نے اسکو پسند کیا جیسا کہ اوپر کی روایتون سے معلوم ہوا اور حضرت کی اس دعا سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ پس سوچو اے بھائیو ان احادیث کے مضامین کو اور چھوڑو اس دنیا مکارہ کی محبت کو اور دھن باندھو آخرت کے گھر بنانے کی

اور یہ دعا کرتے رہو جو ہمارے مولانا صاحب مرحوم کے خویش مولوی فضیل اللہ بن محمد اللہ نے کی اور منزل المقصود کو پہونچ گئے سناجات

تو ہی محبت مجھے دے خدا	خیال دوئی دل سے بالکل بھلا	شراب محبت کا تو جام دے	موافق رضا اپنی کے کام لے
مجھے دین کی بات کا ہے مزا	مراول بہت سا اسیں لگا	ذا آوے کوئی فکر جز یا دتو	اگر آوے شاید تو جلدی سے مو
مضامین وحدت کے دل میں سما	خیالات باطل کو مجھ سے بھلا	یہ غفلت مرے دل کی تو دور کر	اور اس دل کو حرمت سے معمور کر
مجھے دین احمد پہ ثابت تو رکھ	اور اس دین کی دے مجھے تو پرکھ	نہ خطرہ پھر آوے گنہ کا مجھے	رہے یاد تیری کا سانس سے مجھے
ترا نام جپتا رہوں رات دن	نہ پھٹکے مرے پاس شیطان و جن	الٰہی میں عاجز ترا بندہ ہوں	گناہوں میں اپنے سراگندہ ہوں
مجھے بخشدے اے غفور رحیم	کہ ہی ذات تیری جواد و کریم	ترا محشر حسرت جو بخشش کرے	گنہگار ساروں کی بخشش کرے

مشکوٰۃ وغیرہ

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ۝

اگر چاہے خدا تمکو اور لے آوے پیدا ایسی نئی یعنی بدلے تمھارے اور نہیں ہی یہ کام خدا پر دشوار ۔ فتح ۔ اگر چاہے تمکو تو بدلے اور لے آوے ایک نئی خلقت اور یہ خدا پر مشکل نہیں ۔ مو ۔ تفسیر ۔ لیجاوے تمکو یعنی سب کو طرف عدم کے پس پیشہ بدلے پروالی اوسکی تمھارے سبب سے نہیں ہی قدیم سے ہوا اور لے آوے پیدا ایسی نئی پس وہ بدون تمھارے تمھاری کے تعریف کیا گیا ہوا اور نہیں ہی یہ کام یعنی انکو فنا کردینا اور نئی پیدائش کا پیدا کرنا یعنی خدا آتعالی پر دشوار نہیں ہی کہ تمکو ہلاک کرکے ایک اور قوم پیدا کرے کہ وہ اوسی کو عبادت کرتے ہوں اور اوسکا شریک کسیکو نہ کرتے ہوں اور تمسے زیادہ طیع اوسکے ہوں ۔ ل ۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۝ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۝ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۝ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا یَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ۝

اور نہ اوٹھاوے کوئی اوٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور اگر بلاوے کوئی جان بوجھ والی طرف بوجھ اپنے کے نہ اوٹھایا جاویگا اوس سے بوجھ کچھ اگر چہ وہ شخص ہووے قرابت والا سوا اسکے نہیں کہ ڈراتا ہی تو اون لوگون کو کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے غائبانہ اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور جو کوئی پاک ہوا پس سوا اسکے نہیں کہ پاک ہوتا ہی واسطے نفع اپنے کے اور طرف خدا کے ہاتھ پھر کشت ۔ فتح ۔ اور اگر بلاوے کوئی بوجھون مرا اپنا بوجھ بٹانے کو کوئی نہ اوٹھاوے اوسمین سے کچھ اگر چہ ہووے والا قرابت کو ڈر سنا دیتا ہوا وانکو جو ڈرتے ہین اپنے رب سے بن دیکھے اور کھڑی رکھتے ہین نماز اور جو کوئی ستھرا رہیگا تو یہی ستھرا رہیگا اپنے بھلے کو اور اللہ کی طرف ہی پھر جانا ۔ مو ۔ اور نہ اوٹھاوے کوئی اوٹھانے والا اخر یعنی نہیں اوٹھاویگا کوئی نفس گنہگار گناہ نفس دوسرے کا اور معنی یہ ہین کہ ہر نفس دن قیامت کے نہیں اوٹھاویگا مگر بوجھ اپنے ہی گناہون کا کہ کیے ہین نہیں پکڑا جاویگا کوئی نفس بھلے گناہ اور نفس کے جیسے کہ پکڑے ہین ظالم دنیا کے قرابتی کے اور ہمسائے کے بدلے ہمسائے کے اور اگر کوئی کہے کہ جو اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَلَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ اس سے تو معلوم ہوتا ہی کہ اوروں کے بوجھ بھی اوٹھاوینگے تو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ وارد ہوا ہی اون گمراہون کے حق مین کہ لوگون کو گمراہ کرتے ہین وہ اوٹھاوینگے بوجھ لوگون کے گمراہ کرنیکے ساتھ بوجھون گمراہی اپنے کے اور یہ سب اوٹھین کے بوجھ ہونگے نہین اوٹھاوینگے اونمین اوروں کے بوجھون مین سے کچھ کیا نہیں دیکھتا تو کہ کیونکر جھٹلایا اوتو کو اللہ تعالی نے جو قول اونکے کہ اتبعوا سبیلنا ولنحمل خطایاکم وما ھم بحاملین

یعنی کوئی جان اور اگر بلاوے کوئی جان بوجھ والی یعنی بسبب گناہون کے کسیکو طرف بوجھ اپنے کے یعنی گناہون اپنے کے تاکہ اوٹھا لیوے وہ بلایا گیا اون گناہون مین سے کچھ نہین اوٹھاویگا وہ اون سے کچھ اگرچہ ہووے بلایا گیا اوسکا صاحب قرابت قریبہ کا جیسے بیٹا یا باپ یا مان یا بھائی کہا ابن عباس نے کہ بلیگا باپ یا مان اپنے بیٹے سے پس کہین گے ای بیٹے میرے اوٹھا لے مجھسے کچھ گناہ میرے پس کہیگا وہ بیٹا نہین طاقت رکھتا ہون مین یہی اس ہی مجھکو کہ جو کچھ مجھپر ہوا نتھی اور فرق درمیان معنی قول اللہ تعالی کے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور درمیان معنی اِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰی حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ کے یہ ہے کہ اول دلالت کرتا ہے اوپر عدل اللہ تعالی کے بیچ حکم کرنے اوسکے کے اور اوپر اسکے کہ نہین مواخذہ کریگا کسی نفس سے بغیر گناہ اوسکے کے اور دوسرا بیچ بیان اسبات کے ہے کہ نہین فریاد رسی ہوگی اوس دن واسطے اوس شخص کے کہ فریاد رسی چاہیگا حتی کہ کسی نفس کو جو بوجھل کر دیا ہوگا اوسکے گناہون کے بوجھنے اگر وہ بلاویگا کسیکو طرف اوسکے کہ برداشت کرے کچھ بوجھ اوسکا تو نہین قبول کریگا کوئی اوسکا اور نہین فریاد رسی کیجاوے گی اگرچہ ہو بلایا گیا قرابتی اوسکا اور سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہے تو انہی یعنی نہین نفع اوٹھاتے ہین تیرے ڈرانے سے مگر یہ کہ جو ڈرتے ہوئے اور غائبانہ یعنی ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے احوال مین کہ غائب ہین اوسکے عذاب سے یا ڈرتے ہین اوسکے عذاب سے احوال مین کہ غائب ہے عذاب اوسنے اور بعضون نے کہا مالغیب سے مراد ہے پوشیدگی مین اسطرح کہ نہین اطلاع ہوتی غیر کو اوسپر اور قائم رکھتے ہین نماز کو یعنی ہمیشہ پڑھتے رہتے ہین اوسکو اوسکے وقتون مین مع ادا آسٹر اللہ کے اور ارکان وغیرہ اوسکے کے اور جو کوئی پاک ہوا یعنی سبب کرنے طاعات کے اور ترک کرے گناہون کے پس سوا اسکے نہین کہ پاک ہوتا ہے واسطے نفس اپنے کے یعنی ثواب اوسکا اوسکو ہوتا ہے اور طرف اللہ کے ہے بازگشت یہ وعدہ ہے پاک ہونے والون کے لیے ساتھ ثواب کے ۔ مدارک معالم جلالین

تنبیہ ۔ رب ذوالجلال سے ڈرنا عجب چیز ہے بغیر اسکے آدمی ہیچ ہے کہ نہ گناہ سے بچیگا اور نہ طاعات بجالاویگا اور جسکے دل مین خدا تعالی کا ڈر ہوگا اوس سے سب کچھ بن آویگا حضرت عثمان فرماتے ہین کہ حلاوتین عارفون کی آٹھ ہین دل مین اوسکے خوف ورجا ہو اور زبان پر اوسکے حمد وثنا اور آنکھون مین اوسکے حیا اور رونا اور ارادے مین اوسکے ترک اور رضا یعنی ترک کرنا دنیا کا اور طلب کرنا رضائے مولی اپنے کا ۔ **علیہات**

وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ ۝

برابر نہین ہین نابینا اور بینا اور نہ تاریکیان اور روشنی اور نہ سایہ اور ہوا تیز گرم اور نہ برابر ہوتے ہین زندے اور مردے تحقیق خدا سنا دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور نہین ہے تو سنانے والا اونکو کہ قبرون مین ہین نہین ہے تو مگر ڈرانے والا ۔ **فتح** اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ اندھیرا اور نہ اجالا اور نہ سایہ اور نہ باد گرم اور برابر نہین جیتے اور مردے اللہ سناتا ہے جسکو چاہے اور تو نہین سنانے والا قبر مین پڑون کو تو تو یہی ہے ڈر کی خبر پہونچانے والا ۔ **تفسیر** ۔ یعنی سب خلق برابر نہین جنکو یہ ایمان دیتا ہے اونھین کو ملیگا رتبہ بہتیرے آرزو مین کرین تو کیا ہوتا ہے جو فرمایا نہ اندھیرا اور نہ اجالا یعنی نہ اندھیرا برابر اوجالے کے نہ اجالا برابر اندھیرے کے اور فرمایا تو نہین سنا تا قبر مین پڑون کو اور حدیث مین ہے کہ مردون سے سلام علیک کرو وہ سنتے ہین اور بہت جگہ مردے کو خطاب کیا ہے اوسکی حقیقت یہ کہ مردے کی روح سنتی ہے اور قبر مین پڑا ہی دھڑہ نہین سن سکتا ۔ **صو** ۔ اندھا اور بینا

مثال ہی کافر اور مومن کی یا جاہل اور عالم کی اور اندھیری اور روشنی مثال ہی کفر کی اور ایمان کی اور سایہ اور دھوپ گرم مثال ہی حق اور باطل کی یا جنت اور دوزخ کی اور حرور کہتے ہین گرم کو مانند سموم کے لیکن سموم ہوتی ہی دن کو اور حرور دن مین بھی اور رات مین بھی اور زندے اور مردے مثال ہی اون لوگون کی کہ داخل ہوئے اسلام مین اور اون لوگون کی کہ نہین داخل ہوئے اوسمین تحقیق خدا سناتا ہی الخ یعنی اوسنے جانا ہی کہ اونمین کون کون داخل ہون گے اسلام مین اور اونمین کون کون نہ داخل ہون گے اوسمین پس ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی ہدایت کرنا اور تم پر پوشیدہ ہی حال اونکا پس اسلیے حرص کرتے ہو تم اوپر اسلام اوس قوم کے کہ محروم ہین اللہ کی ہدایت سے اور تشبیہ دی کافرون کو ساتھ مونی کے اس سبب سے کہ حیات روح بسبب علم اور معرفت صانع کی ہی جیسے کہ حیات جسد بسبب روح کے ہی اور نہین ہی نور مگر ڈرانے والا یعنی نہین ہی تجھپر مگر یہ کہ پونہچا دے تو احکام الٰہی اور ڈرا دے تو دوزخ سے پس اگر ہی ڈرایا گیا اون لوگون مین سے کہ سنتا ہی ڈرانے کو نفع دیتا ہی اوسکو ڈرانا اور اگر ہی اصرار کرنے والون مین سے پس نہین ضرر تجھ پر عدل نیشاپور ۸ ابن عباس سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى اور وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کہا ابن عباس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے مقتولون پر روز بدر کے اور فرمایا هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا اے فلانے اے فلانے کیا نہین کفر کیا تو نے ساتھ رب اپنے کے کیا نہین جھٹلایا تو نے اپنے نبی کو کیا نہین قطع رحم کیا تو نے پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا سنتے ہین یہ کہ کہتے ہین آپ فرمایا حضرت نے تم اونسے زیادہ نہین سنتے لوس چیز کو کہ کہتا ہون مین پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى اور آیت وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ یہ مثال ہی کہ بیان کی اللہ نے واسطے کافرون کے کہ وہ نہین سنتے ہین قول اوسکا اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کہتے تھے قتادہ جیسے نہین سنتے ہین وہ کہ قبرون مین ہین پس اسی طرح کافر نہین سنتا ہی اور نہین نفع اوٹھاتا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ سنتا ہی

درمنثور تنبیہ جاننا چاہیے کہ سماع اموات مین اگرچہ بعضے علما نے اختلاف کیا ہی لیکن مذہب امام اعظم کا اور اکثر مشائخ ہمارے کا عدم سماع موتی کا ہی بدلیل اس آیت وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کے اور آیت اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى کے جیسا کہ صاحب غرائب فی تحقیق المذاہب امام اعظم رح سے یون روایت کرتے ہین رَاَى الْاِمَامُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ مَنْ يَّاْتِي الْقُبُوْرَ لِاَهْلِ الصَّلَاحِ فَيُسَلِّمُ وَيُخَاطِبُ وَيُكَلِّمُ وَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ خَبَرٍ وَهَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ مَّالٍ اِنِّيْ اَتَيْتُكُمْ وَنَادَيْتُكُمْ مِّنْ شُهُوْرٍ وَلَيْسَ سُؤَالِيْ مِنْكُمْ اِلَّا الدُّعَاءُ فَهَلْ دَرَيْتُمْ اَمْ غَفَلْتُمْ فَسَمِعَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ يُخَاطِبُ بِهِمْ فَقَالَ هَلْ اَجَابُوْكَ قَالَ لَا فَقَالَ لَهٗ صَفَقْتَ وَتَبِعْتَ يَدَكَ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَّا يَسْتَطِيْعُوْنَ جَوَابًا وَلَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَلَا يَسْمَعُوْنَ صَوْتًا وَقَرَأَ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ انتہی یعنی دیکھا امام ابوحنیفہ رح نے کہ ایک شخص مقابر اولیا مین آتا ہی پس سلام کرتا ہی اور خطاب کلام کرتا ہی اور کہتا ہی اے اہل قبور آیا ہی تمکو خبر اور ہی کچھ تمھارے پاس اثر کہ مین آتا ہون تمھارے پاس اور پکارتا ہون تمکو مہینون سے اور نہین ہی سوال میرا تمسے مگر دعا پس آیا خبردار ہوا یا غافل پس سنا ابوحنیفہ رح نے کلام اور خطاب اوسکے کو اہل قبور سے پس کہا ابوحنیفہ رح نے اوس سے آیا جواب دیا تجکو اونھون نے کہا نہین پھر کہا امام نے دوری ہو جیو تجکو رحمت خدا سے اور خاک مین ملین تیرے دونون ہاتھ کیا کلام کرتا ہی تو مردون سے کہ طاقت نہین رکھتے جواب کی اور مالک کسی چیز کے نہین اور کسی کی آواز کو نہین سنتے اور یہی امام نے آیت وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ سے نہین سنا سکتا

۵ کیا پیارے نبی کو اونکا دعوہ کیا تھا صحابہ کا سننا نہ سننا

۶ وفات حسرت آیات

۷ اور نہین تو مین مین یہ

اہل قبور کو پس بیچ زجر و توبیخ امام ہمام کے پکارنے والے کے حق مین تامل کرنا چاہیے اور شرح مقاصد مین کہ عقائد کی کتابون مین سے ہی بیچ باب عذاب قبر کے لکھا ہی لَا نِزَاعَ فِي أَنَّ الْمَيِّتَ لَا يَسْمَعُ إِلَّا وَيُسْمَعُ مِنَّا فِي الْكَلَامِ لِأَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْكَلَامِ الْإِسْمَاعُ وَالْمَيِّتُ لَيْسَ بِأَهْلٍ لِلْإِسْمَاعِ الَّا تَرَى إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ انْتَهَى كَلَامُ الْعَيْنِيِّ شَارِحِ الْهِدَايَةِ یعنی موت مانع ہی کلام کی ہی اسلیے کہ مراد کلام سے سنانا ہی اور میت نہین اہل ہی واسطے سنانے کے کیا انہین دیکھتا ہی تو طرف قول اللہ تعالی کے کہ تحقیق تو نہین سنا سکتا ہی موتی کو اور نہین ہی تو سنانے والا اونکو کہ قبرون مین ہین تمام ہوا کلام عینی شارح ہدایہ کا اور تفسیر نیشاپوری مین لکھی ہی قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ وَالْمَوْتَى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ يَعْنِي أَنَّ الَّذِينَ تَحْرِصُ عَلَى قَبُولِ إِيمَانِهِمْ مِمَّنْ لَهُ الْمَوْتَى الَّذِينَ لَا يَسْمَعُونَ كَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَالْمَوْتَى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ مَثَلٌ لِقُدْرَتِهِ عَلَى إِحْيَاءِ هَؤُلَاءِ لِلْإِجَابَةِ إِلَى الِاسْتِجَابَةِ وَالْمُرَادُ أَنَّهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي يَقْدِرُ عَلَى إِحْيَاءِ قُلُوبِ هَؤُلَاءِ الْكُفَّارِ بِحَيَاةِ الْإِيمَانِ وَأَنْتَ لَا تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ أَمَا وَجْهُ تَشْبِيهِ الْكَفَرَةِ بِالْمَوْتَى فَلِأَنَّ حَيَاةَ الرُّوحِ بِالْعِلْمِ وَمَعْرِفَةِ الصَّانِعِ كَمَا أَنَّ حَيَاةَ الْجَسَدِ بِالرُّوحِ انْتَهَى مَا فِي التَّفْسِيرِ الْمُتَنَاسِبِ فَوْرِيٍّ یعنی فرمایا اللہ تعالی نے سوا اسکے نہین کہ قبول کرتے ہین ایمان وہ لوگ کہ سنتے ہین اور موتی اوٹھاویگا اونکو اللہ پھر اوسکی طرف پھیرے جاوینگے یعنی جو لوگ کہ حرص کرتا ہی تو اوپر قبول ایمان اونکے کے بمنزلہ موتی کے ہین کہ جو نہین سنتے مانند قول اللہ تعالی کے کہ تحقیق تو نہین سنا سکتا موتی کو والموتی یبعثھم اللہ مثل ہی واسطے قدرت اللہ تعالی کے اوپر خواہ مخواہ لے آنے اونکے کے طرف قبول کرنے ایمان کے اور مراد یہ ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی اوپر زندہ کرنے ان کافرون کے دلون کے ساتھ حیات ایمان کے اور تو نہین قادر ہی اسپر اور وجہ تشبیہ کافرون کے ساتھ موتی کی پس اسلیے ہی کہ حیوۃ روح کی بسبب علم اور معرفت صانع کے ہی جیسے کہ حیوۃ بدن کی بسبب روح کے ہی تمام ہوا مضمون نیشاپوری کا اور کتاب کافی شرح وافی اور فتح القدیر حاشیہ ہدایہ سے صراحۃً اور اشارۃً کہ قریب تصریح کے ہی اور تلخیص شرح کنز اور عینی شرح کنز اور کفایہ شرح ہدایہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ اموات نہین سنتے ہین چنانچہ عبارتین ان سبکی جناب مولانا محمد اسحٰق صاحب مرحوم نے مائۃ المسائل مین بعینہ نقل کرین ہین جسکو شبہہ ہو اوسمین سے دیکھلے کہ ان سب علماء نے دلائل اسکے کو لکھا ہی اور مخالفین کے جوابون اور دلیلون کو خوب طرح رد کیا ہی

إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۝

تحقیق ہمنے بھیجا تجکو ساتھ دین سچے کے خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا اور نہین ہی کوئی امت مگر گذرا ہی اوسمین ڈرانے والا۔ **فتح** ہمنے بھیجا ہی تجکو بجا دین دے کر خوشی اور ڈر سناتا اور کوئی فرقہ نہین جسمین نہین ہو چکا کوئی ڈرانے والا۔ **تفسیر** ڈرانے والا خواہ نبی ہو خواہ نبی کی راہ پر ہو۔ **موضح** خوشخبری دینے والا یعنی ساتھ جنت اور نجات کے اوسکو کہ مانے تیرا اور ڈرانے والا یعنی ساتھ دوزخ و عذاب کے اوسکو کہ نہ مانے تیرا اور نہین ہی کوئی امت یعنی تیری امت کے پہلے اور امت کہتے ہین جماعت کثیرہ کو بولا کرتے ہین وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ اور کہا جاتا ہی ہر عصر کے لوگون کو امت اور مراد یہان عصر کے لوگ ہین مگر کہ گذرا ہی اوسمین ڈرانے والا کہ ڈراتا تھا اونکو شامت نافرمانی سے اور انجام بدکفران کے سے اور اگر کوئی کہے کہ مابین حضرت عیسی اور حضرت محمد علیہما السلام کے کہان تھا ڈرانے والا تو جواب اسکا یہ کہ آثار ڈرانے کے باقی تھے مابین عیسی و محمد علیہما السلام کے پس نہین خالی ہین زمانے درسیان کے تہمین ڈرانے والے سے اور جبکہ پرانے ہوئے اور مٹنے لگے آثار حضرت عیسی علیہ السلام کے ڈرانے کے بھیجے گئے محمد علیہ السلام **صل**

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ
وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۡ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝

اور اگر ساتھ جھوٹ کے نسبت کریں تجھکو تو پس تحقیق جھٹلایا ہے اون لوگون نے کہ پہلے اونسے تھے آئے تھے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ نشانیون واضح کے اور ساتھ چھوٹی کتابون کے اور ساتھ کتاب روشن کے پھر گرفتار کیا میںنے کافرون کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا ✦ فتح ✦ اور اگر وہ تجکو جھٹلاویں تو آگے جھٹلا چکے ہین اونسے اگلے پونہچے اون پاس رسول اونکے لے کر کھلی باتین اور ورق اور چمکتی کتاب پھر پکڑا میںنے منکرون کو تو کیسا ہوا انکار میرا ✦ موضح تفسیر ✦ جھٹلایا ہے الخ یعنی اپنے رسولون کو اور نشانیون واضح سے مراد معجزے ہین اور زبر سے صحیفے یعنی چھوٹی کتابین اور کتاب روشن سے مراد ہے توریت اور انجیل اور زبور اور گرفتار کیا میںنے یعنی عذاب کیا میںنے ساتھ طرح طرح کے عذابون کے اور اسمین تسلی ہے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جیسے یہ کفار تجکو جھٹلاتے ہین ویسے ہی اگلے کافر بھی اپنے رسولون کو جھٹلاتے رہے ہین اور اوسکے سبب سے غضب الٰہی مین گرفتار ہوتے تھے ایسا ہی حال ہوگا تمھارے وقت کے منکرون کا بھی خاطر جمع رکھو ✦ ص ✦

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ
الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝

کیا نہ دیکھا تو نے کہ خدا نے اوتارا آسمان سے پانی پس نکالے ہمنے بسبب اوسکے میوے طرح طرح کے ہین رنگ اونکے اور پہاڑون سے راہین ہین طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے ایک ٹکڑا سفید اور ایک ٹکڑا سرخ اور ایک ٹکڑا سیاہ بیحد نہایت سیاہی کے ✦ فتح ✦ تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے اوتارا آسمان سے پانی پھر ہمنے نکالے اوس سے میوے طرح طرح اونکے رنگ اور پہاڑون مین گھاٹیان ہین سفید اور سرخ طرح طرح اونکے رنگ اور بھجنگ کالی ✦ تفسیر ✦ سفید بھی کئی درجے اور سرخ بھی کئی درجے یہ سب بیان ہے قدرت کارنگ کا اسی طرح مومن اور کافر ایک دوسرا سا ہو جاوے کب ہو سکے یہ تسلی ہے حضرت کو ✦ مو ✦ اول الوانہا سے جنسین میوون کی مراد ہین قسم انار اور سیب اور انجیر اور انگور وغیرہا سے کہ بیشمار ہین یا مراد ہین یہ سفیدی اونکی قسم سرخ اور زرد اور سبز اور مانند انکے سے اور جدد کے معنی ہین راہین کہ طرح بطرح کے ہون رنگ اونکے جمع جُدّۃ کی ہے مانند قُدّۃ اور مُدد کے اور غرابیب سود مین تقدیم و تاخیر ہے کہا جاتا ہے اسود غربیب یعنی نہایت سیاہ تشبیہ دینے کر ساتھ رنگ کوے کے یعنی راہین سیاہ ✦ مل ✦ معا ✦

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَاۗبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ
الْعُلَمٰۗؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝

اور لوگون سے اور جانورون سے اور چارپایون سے طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے اسی طرح سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین خدا سے بندون اوسکے مین سے عالم تحقیق اللہ غالب بخشنے والا ہے ✦ فتح ✦ اور آدمیون مین اور کیڑون مین اور چارپایون مین کئی رنگ کے ہین اسی طرح اللہ سے ڈرتے وہی ہین اوسکے بندون مین سے جنکو سمجھ ہے تحقیق اللہ زبردست ہے بخشنے والا ✦ تفسیر ✦ یعنی سب آدمی ڈرنے والے نہین ڈرنا اللہ سے سمجھ والون کی صفت ہے اور اللہ کی معاملت بھی دو طرح ہے زبردست بھی ہے کہ ہر خطا پر پکڑے اور غفور بھی ہے کہ ہر گنہگار کو بخشے ✦ مو ✦ اور لوگون سے الخ یعنی اور اونمین سے بعضے ہین کہ مختلف ہین رنگ اونکے اسی طرح یعنی مانند اختلاف میوون اور پہاڑون کے اور جیسے

فرمایا الم ترکہ یعنی الم تعلم کے ہی یعنی کیا نہ جانا تو نے کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی اور بیان کیں نشانیاں اپنی قدرت و صنعت کی تا وسکے بعد ذکر فرمایا کہ اللہ تعالی سے ڈرتے ہیں اوسکے بندوں میں سے علما یعنی وہ اللہ والے علما کہ جنھوں نے جانا ہو اوسکو ساتھ صفتوں اوسکی کے اور بڑائی اوسکی انکے دلوں میں سمارہی ہو اور جسکو علم اللہ تعالی کا زیادہ ہوگا اوسکو اوسکا ڈر بھی زیادہ ہوگا اور جسکو علم اوسکا بہت کم ہوگا اندیشہ ہوگا اور حدیث شریف میں ہی کہ جو تم میں اللہ کو جانتا ہی بہت اوسکو اوسکا خوف بھی بہت ہوتا ہی کہا ابن عباس نے کہ مراد اللہ تعالی کی یہ ہی کہ نہیں ڈرتے ہیں مجھسے میرے مخلوق میں سے مگر وہ لوگ کہ جانا اونھوں نے دبدبہ میرا اور عزت میری اور غلبہ میرا اور کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ یعنی کوئی مباح چیز کے بیان جواز کے لیے مانند افطار کرنے کے سفر میں یا بوسہ لینے بیوی کے روزے میں اور رخصت دی اوسمیں یعنی لوگوں کو پس احتیاط کی اوس سے کتنے ایک لوگوں نے پس پوہچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور حمد کی اللہ کی پھر فرمایا کیا حال ہی لوگوں کا کہ احتیاط کرتے ہیں ایک چیز سے کہ کی میں نے بقسم ہی اللہ کی بلاشبہ میں بہت جانتا ہوں بہ نسبت اونکے اللہ کو اور بہت ڈرتا ہوں بہ نسبت اونکے اللہ سے پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں البتہ ہنستے تم تھوڑا اور البتہ روتے تم بہت کہا ایک شخص نے شعبی سے کہ فتوی دے مجکو کہ نہیں ہی عالم پس کہا شعبی نے کہ نہیں ہی عالم مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ عزوجل سے اور پہلے جو لفظ اللہ کا لائے اور پھر علما کا یعنی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا فرمایا اس سے معنی اسکے یہ سمجھے گئے کہ جو لوگ ڈرتے ہیں اوسکے بندوں میں سے وہ علما ہی ہیں نہ غیر اونکے اور اگر اسکے عکس کہتے یعنی اِنَّمَا یَخْشَی الْعُلَمٰٓؤُا اللّٰہَ تو ہوتے معنی یہ کہ علما نہیں ڈرتے ہیں مگر اللہ ہی سے جیسے کہ فرمایا وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ اور ان دونوں میں مغایرت ہی پس اول میں بیان ہی اسکا کہ ڈرنے والے علما ہی ہیں نہ غیر اونکے اور دوسرے میں بیان ہی اسکا کہ خشی وہ اللہ تعالی ہی نہ غیر اوسکا ۔ مد معا ۔ روایت ہی سعید بن جبیر سے کہ کہا خشیت کے معنی یہ ہیں کہ ڈرے تو اللہ سے یہاں تک کہ حائل ہو ڈر اوسکا درمیان تیرے اور درمیان گناہ اوسکے پس یہ خشیت اوسکی ہی ۔ ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا کہا علما اللہ کے وہ ہیں کہ ڈریں اوس سے اور ابن عباس سے اسی آیت کی تفسیر میں یہ بھی منقول ہی کہ کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ جانتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی کہا ابن مسعود نے نہیں ہی علم کثرت حدیث سے ولیکن علم خشیت الٰہی سے ہی آئی خیثمان تیمی سے ہی روایت ہی ایک شخص سے کہ کہا تھا اوسنے کہا جاتا ہی علما میں ہیں عالم اللہ کے اور اللہ کے حکم کے اور عالم اللہ کے نہ عالم اللہ کے حکم کے نہ عالم اللہ کے پس عالم اللہ کے اور اللہ کے حکم کے وہ ہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے اور جانتے ہیں حدود و فرائض کو اور عالم اللہ کے نہ عالم اللہ کے حکم کے وہ ہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے اور نہیں جانتے حدود اور فرائض اور عالم اللہ کے حکم کے نہ عالم اللہ کے وہ ہیں کہ جانتے ہیں حدود اور فرائض کو اور نہیں ڈرتے اللہ سے مالک بن انس سے روایت ہی کہ کہا بلاشبہ علم نہیں ہی کثرت روایت سے سو اسکے نہیں کہ علم ایک نور ہی کہ ڈالتا ہی اوسکو اللہ قلب میں حسن بصری سے ہی کہ کہا اونھوں نے ایمان دار لوگوں کا ہی کہ ڈریں اللہ سے بن دیکھے اور رغبت کریں اوس چیز میں کہ رغبت کی اللہ نے اوسمیں اور بیزار ہوں اوس چیز سے کہ غصہ دلاوے اللہ کو پھر پڑھی یہ آیت اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ۔ مسروق سے ہی کہ کہا کفایت کرتا ہی آدمی کو علم میں یہ کہ ڈرے اللہ سے اور کفایت کرتا ہی آدمی کو جہل میں یہ کہ عجب کرے یعنی خوش ہو ساتھ علم اپنے کے تجا ہد سے ہی کہ کہا فقیہ وہ شخص ہی کہ ڈرے اللہ سے ۔ حسن بصری سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علم دو ہیں ایک تو دل میں ہی یعنی خشیت الٰہی

اور حضور مع اللہ کہ جنسے تمام ظاہر و باطن کی درستی ہوتی ہی پس یہ علم نفع دینے والا ہی اور ایک علم زبان پر ہو کر تقریر میں بھی جھاڑتا ہی لیکن دل مین کچھ اثر نہیں یہ حیثیت الٰہی ہی یہ حضور مع اللہ کہ جنسے آخرت کے ضرر سے بچے پس یہ بحمد اللہ کی ہی اور سکے بندون مین یعنی فرماوے گا کہ کہتا سب کچھ تھا اور دل مین کچھ اثر نہوا عبد اللہ بن مسعود سے ہو کہ کہا لائق ہی حامل قرآن کو یعنی حافظ عالم عامل کو کہ پہچانے قدر اپنی رات کی جب لوگ سوتے ہون یعنی پڑھا وسکو تہجد مین کہ عجب نعمت ہی اور پہچانے قدر اپنے دن کی جسوقت کہ لوگ افطار کیے ہون یعنی روزے رکھے اور اپنے غم کی جسوقت کہ لوگ خوشیان کر رہے ہون اور اپنے رونے کی جسوقت کہ لوگ ہنستے ہون اور اپنے چپ رہنے کی جسوقت کہ کلام بے فائدہ کرتے ہون لوگ اور اپنے خشوع کی جسوقت کہ لوگ تکبر کرتے ہون اور اترتے ہون اور لائق ہی حامل قرآن کو یہ کہ ہو رونے والا گمگین بردبار دانا خاطر جمع والا اور نہین لائق ہی حامل قرآن کو یہ کہ ہو شور و شغب کرنے والا اور نہ چلانے والا اور نہ تیز مزاج وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ کہا مین اور عکرمہ ابن عباس کا ہاتھ پکڑ کر لائے مسجد الحرام مین بعد نابینا ہونے اونکے کے پس ناگہان کتنے ایک لوگ جھگڑ رہے تھے اپنے حلقے مین نزدیک دروازے بنی شیبہ کے پس کہا ابن عباس نے کہ لیچلو مجکو طرف حلقے جھگڑنے والے کے پس لے گئے ہمارا اونکو یہان تک کہ پونہچے اونکے پاس پس سلام کیا اوسپر پس اونھون نے چاہا بیٹھنا انکا پس انکار کیا ابن عباس نے اور کہا کہ متوجہ کرو میری طرف رستہ بھولنے والے اپنے کو پس متوجہ کیا اونھون نے ایک شخص فہمیدہ کو اونکی طرف پس کہا ابن عباس نے کہ کیا نہین جانتے تم ہمنشینان خدا ہین کہ خاموش کر رکھا ہی اونکو خوف الٰہی نے بغیر بند ہو جانے زبان کے اور بغیر گونگے پنے کے واقعہ مین ہین وہ فصیح گویا دانشمند جاننے والے معاملات خدا کے لیکن جب وہ یاد کرتے ہین عظمت الٰہی کو اوڑ جاتی ہین اوس سے عقلین اونکی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہین دل اونکے اور بند ہو جاتی ہین زبانین اونکی یہان تک کہ جب اوٹھتے ہین اوس جلسہ سے جلدی کرتے ہین طرف اللہ کے ساتھ کرنے اچھے عملون کے پس کہان ہی تمھین نسبت اونسے پھر پھرے ابن عباس اونکے پاس سے پس نہ دیکھے گئے اوس حلقے کی جگہ بعد اسکے دو شخص بھی سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ کہا نہین فرمائے عمر بن الخطاب نے لوگون کے لیے اٹھا ران کلمے کہ سب جگہ کیے ہین کہ نہ دے اوسے تو اوسکو کہ نافرمانی کی اللہ کی تیرے حق مین مانند اوسکے کہ اطاعت کرے تو اللہ کی اوسکے حق مین یعنی جو کوئی مجکو خبر پونہچا گہنگار اللہ کا ہووے تو تو اوس سے درگذر کر فرمان بردار اللہ کا ہو کر عمل کر اس آیت پر ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ پس یہی بڑی سزا ہی اوسکی کہ وہ تیرے وبال مین گرفتار رہا اور تو نے صاف کر ثواب پایا اور رکھ امر اپنے بھائی مسلمان کا اوپر احسن امر کے یعنی اچھی بات پر حمل کر اوسکے امر کو یہان تک کہ ظن غالب ہو اوسکے خلاف کا تو لاچاری ہی اور گمان بد نہ لیجا بسبب ایک بات کے کہ صادر ہوئی ہی مسلمان سے اور تو پاتا ہی واسطے اوسکے محمل نیک اور جو شخص کہ پیش کرے اپنے نفس کو تہمت کے لیے پس نہ ملامت کرے اوسکو کہ بدگمانی لیجاوے اوسپر یعنی مثلاً ایک شخص شراب خانے مین جاتا کرتا ہی اور پیتا نہین ہو نہین جاکر اپنے نفس پر تہمت شراب خواری کی لگاتا ہی اب دیکھنے والا جو بدگمانی لیجاوے اوسکا کیا قصور ہی کہ ملامت اوسپر عائد ہو نہ یہ وہان جایا کرنا کوئی اسپر بدگمانی لیجانا اور جسنے چھپایا بھید اپنا ہی اختیار اوسکے ہاتھ مین یعنی اگر کسی سے کہدیتا تو انتیا اوسکا اسکے ہاتھ نرہتا مسئلے والا جس سے چاہتا کہدیتا اور پھر ہوتا جو کچھ ہوتا اور اب جو نہین کہا ہی اختیار اوسکا اسی کے ہاتھ ہی جب تک کہ کسی سے نہ کہے اور پکڑ یار صادق زندگی بسر کر اونکی حفاظت مین پس وہ زینت ہین رخامین یعنی ہین مین اور سامان دفع ہین بلامین اور لازم کر اپنے پر سچ اگرچہ مار ڈالے تجکو کوئی اور نہ گرفتار ہو بیفائدہ باتین اور نہ سوال کر اوس چیز سے کہ نہین ہوئی اسی لیے کہ بیچ اوس چیز کے کہ ہی مشغل ہو اوس چیز سے کہ نہین ہوئی یعنی ایک بات ابھی پیش ہی نہین آئی ہو اوسکا پوچھنا کیا کیونکہ بسیین

گرفتار ہو رہا ہے اوسی ہی سے فرصت نہیں اور نہ غلب کر حاجت اپنی اوس سے کہ نہ چاہے حاجت روائی تیری اور نہ بہتیرا جانچ جھوٹی قسم کو پس ہلاک کریگا اللہ اور نہ مصاحبت اختیار کر فجار کی تاکہ سیکھے تو بدکاری اوکی سی اور الگ رہ اپنے دشمن سے اور بچتا رہ اپنے دوست سے مگر امین سے اور نہیں ہے امین مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ سے اور دل سے ڈرتا رہ نزدیک فیروں کے کہ ہمیشہ بھی ہیں آنے والا ہے اور ذلیل ہو نزدیک اطاعت مولی کے اور طلب بچاؤ کی کر نزدیک گناہ کے اور رجوع کر کہ اپنے امر میں ان لوگوں کی طرف کہ ڈرتے ہیں اللہ سے اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا اور آیت ہی معمول سے کہ کما پوچھے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حال عالم اور عابد کے سے فرمایا آنحضرت نے فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰٓی اَدْنَاکُمْ یعنی فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت میری تمہارے ادنی پر پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا پھر فرمایا آنحضرت نے کہ بلاشبہ اللہ اور اوسکے فرشتے اور آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے اور مچھلیاں دریا میں البتہ رحمت بھیجتی ہیں اور دعا کرتی ہیں بھلائی کی تعلیم کرنے والے کے لیے ۔ دوسرا منقول

تنبیہ ۔ پیچ بیان شرف اور فضیلت علم کے ہر چند کہ ثابت کرنا اس دعوے کا اور تحقیق اس معنی کی احتیاج بیان اور دلیل کی نہیں رکھتی اسلیے کہ تمام ملتوں والے بلکہ اہل اہوا بھی علم کی شرافت کے مقر ہیں اور بسبب نہ حاصل ہونے اوسکے کے تاسف کرتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ انسان باتفاق محققوں کے مرکب ہی دو جوہروں سے ایک نوعیسی ہے کہ وہ بدن ہے اور دوسرا شریف کہ وہ روح ناطقہ ہے اور سب عقلا متفق ہیں اسپر کہ کمال بدن کا روح سے ہے اور کمال روح کا علم سے اور یہ ضرور ہے کہ جو چیز سبب ایک شریف چیز کے کمال کی ہوگی وہ شریف ہوگی لیکن تاکید بعضے مضامین کی آسمان کی اوتری ہوئی کتابوں میں آئے ہیں اور صاحبوں نفوس قدسیہ سے منقول ہوئے ہیں ذکر کیے جاتے ہیں اول جو سمجھے کہ قرآن میں آیا ہے فضیلت علم میں اور وہ اگرچہ بہت ہے لیکن دس آیتیں اونمیں سے ذکر کیجاتی ہیں اول تو یہ آیت وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا یعنی جو کوئی دیا جاوے حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر وجہ دلیل لانے کی ساتھ اس آیت کے یہ ہے کہ حکمت اگر بمعنی موعظت یعنی نصیحت کے ہو جیسے کہ اس آیت میں وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ یعنی اور اوتاری اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت یعنی نصیحت تو راجع علم ہی کی طرف ہے اور اگر حکمت بمعنی فہم و علم کے ہے جیسے کہ اس آیت میں وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ یعنی اور البتہ تحقیق دی ہمنے لقمان کو حکمت یعنی فہم و علم تو بھی ظاہر ہے دلالت کرنا اسکا فضیلت علم پر اور اگر حکمت بمعنی نبوت کے ہو جیسے کہ اس آیت میں وَاٰتَاہُ اللّٰہُ الْمُلْکَ وَالْحِکْمَةَ اور دی اوسکو اللہ نے بادشاہی اور حکمت یعنی نبوت تو بھی راجع علم ہی کی طرف ہے اور اگر حکمت بمعنی بیان اور قرآن کے ہے جیسے کہ اس آیت میں اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ یعنی بلا لوگوں کو طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتھ حکمت کے یعنی بیان اور قرآن کے تو بھی علم ہی کی طرف راجع ہے اور باوجود یکہ حکم وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا کے یعنی اور نہیں دیے گئے ہو تم علم سے مگر تھوڑا تھوڑا سا علم بنی آدم کو ملا ہے اور پھر اوسکو خیر کثیر فرمایا یعنی اسی آیت مذکورہ میں اور تمام دنیا کو قلیل فرمایا اس آیت میں قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ کہہ متاع دنیا قلیل ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ تھوڑا سا علم بہتر ہے تمام متاع دنیا سے اور دوسری آیت شرف و فضل علم میں یہ آئی ہے وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا یعنی اور سکھایا تجکو جو کچھ کہ نہیں جانتا تھا تو اور ہے فضل اللہ کا تجپر بڑا پس دیکھنا چاہیے کہ تمہارا احسان اللہ تعالی کے آنحضرت پر ہمیں اون میں سے احسان جانا بہت علم کا اور بعضی بعضی چیزوں کا پس اس سے بھی فضیلت علم کی معلوم ہوئی اور تیسری آیت یہ ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ

کلھا ثم عرضھم علی الملٰئکۃ الخ یعنی اور سکھائے آدم کو نام ساری چیزوں کے پھر پیش کیا اونکو ملائکہ پر پس
اللہ تعالی نے الزام دیا ملائکہ کو اور بزرگی ظاہر کی آدم کی بسبب علم کے اور جو تھی آیت یہ ہو وقل رب زدنی علما
کہ اے رب میرے زیادہ دے مجھکو علم اگر کوئی اور چیز علم سے زیادہ شریف ہوتی تو حق تعالی اپنے پیغمبر کو حکم فرماتا اوسکے طلب
کرنے کا پانچوین آیت حضرت سلیمان کی بات کے بیان مین کہ اونھون نے کہا وعلمنا منطق الطیر اور سکھائے گئے ہم
بولی جانورون کی دیکھو کہ حضرت سلیمان باوجودیکہ بادشاہ تھے جن و انس اور وحش و طیر پر کسی چیز سے فخر نکیا مگر ساتھ علم کے
اور چھٹی آیت یہ ہو یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت یعنی بلند درجہ کریگا اللہ اونکو
لوگون کو کہ ایمان لائے تم مین سے اور جو لوگ دیئے گئے ہین علم اونکے لیے بہت سے درجے ہون گے پس اول تو مومنون کے
درجے بلند کرنیکا ذکر فرمایا بعد ازان فرمایا کہ درجے ہین اہل علم کے لیے پس اس سے لازم آتا ہی کہ درجے اہل علم کے اورون کے
درجون سے زیادہ ہون گے اور جو چیز کہ سبب کمال درجے کی ہوگی بالضرور شریف ہوگی ساتوین آیت یہ ہو قل ھل
یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون کیا برابر ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے
پس نفی برابری کی درمیان اونکے بواسطہ شرف علم اور نقصان جہل کے ہی آٹھوین آیت شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو
والملٰئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط گواہی دی اللہ نے یہ کہ نہین ہی کوئی معبود مگر وہ اور گواہی دی فرشتون نے
اور علم والون نے درحالیکہ قائم ہین ساتھ عدل کے پس اہل علم کو بواسطہ شرف علم کے شہادت مین اپنے ساتھ اور ملائکہ کے ساتھ
نزدیک کیا نوین آیت انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا سیکے معنی یہ ہین کہ سوائے عالمون کے خدا سے کوئی
نہین ڈرتا اور دوسری آیت مین فرمایا کہ بہشت ہمیشگی کی اونکے لیے ہوگی کہ خدا سے ڈرے اور وہ آیت یہ ہی جنٰت عدن
عدن تجری من تحتھا الانھٰر یہان تک کہ فرمایا ذالک لمن خشی ربہ دسوین آیت
یہی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اطاعت کرو تم اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور صاحبان
امر کی تم مین سے اسلیے کہ اکثر محقق اہل تفسیر کے اسپر ہین کہ مراد اولوالامر سے عالم ہین اسلیے کہ متبع بادشاہون کی تابع قلم علما کے
ہوتی ہی اور قلم علما کا تابع اونکی تلوار کے نہین دوسرے جو کچھ کہ تورات مین آیا ہی کہ فرمایا ای موسی بڑی حکمت حاصل کر اسلیے کہ
مین نہین ڈالتا ہون اوسکو کسی دل مین مگر اس حال مین کہ چاہتا ہون مین بخشنا اوسکا پس سیکھ او سکو پھر عمل کر او سپر پھر خرچ کر
اوسکو تاکہ پونچے تو میری بزرگی کو دنیا اور آخرت مین اور چونکہ پہونچنا بزرگی دنیا اور عقبی کا متعلق ساتھ علم اور عمل کے ہوا
معلوم ہوا کہ شرف اوسکا کس درجے کا ہی تیسرے جو کچھ کہ انجیل مین آیا ہی سفر دوسرے کے آیا ہی اور وہ قول اللہ تعالی کا ہی
دلے ہی واسطے اوسکے کہ سنا علم کو اور نہ طلب کیا اوسکو کیونکر جمع کرینگے ہم عالم کو ساتھ جاہلون کے طرف دوزخ کے
طلب کرو علم کو اور سیکھو اوسکو اور نہ کہو کہ ڈوبتے ہین ہم یہ کہ علم سیکھین ہم اور نہ عمل کرین ہم ولیکن کہو امید رکھتے ہین ہم یہ کہ
علم سیکھین ہم پھر عمل کرین اوسپر اور علم شفاعت کریگا واسطے صاحب اپنے کے یعنی عالم کے اور حق ہی اللہ پر یہ کہ نہین سماکریگا
عالم کو فرماویگا اللہ تعالی ای گروہ علما کے کیا گمان ہی تمھارا ساتھ رب اپنے کے پس کہینگے علما گمان کرتے تھے ہم یہ کہ رحم کریگا تم پر
رب ہمارا اور بخشے گا ہمکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مینے کیا یعنی بخشا تمکو اور رحم کیا تم پر تحقیق مینے امانت رکھی تھی تم مین
ملکت اپنی نہ واسطے شر کے کہ ارادہ کیا ہو مینے ساتھ تمھارے داخل ہو تم میری جنت مین بسبب رحمت میری کے انتہی اس نص
سے ساتھ کتنی وجہون کے شرف علم کا معلوم ہوا اور مقاتل بن سلیمان سے نقل ہی کہ حق تعالی نے انجیل مین فرمایا ای عیسی تعظیم کر تو

علما کی اور پہچان تو فضل اونکا پس تحقیق سینے فضیلت دی ہی اونکو اوپر تمام خلق اپنی کے سوائے نبیون اور رسولون کے مانند
فضیلت آفتاب کے سب ستارون پر اور مانند فضیلت آخرت کے دنیا پر اور مانند فضیلت اپنی کے تمام چیزون پر تحقیق مجھے
کھٹکتے ہین آپاہی اور وہ اگرچہ نہایت بہت ہی لیکن دس حدیثین کہ دلالت مقصود پر نہایت واضح ہین ذکر کرتی ہون
اول تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً یعنی تفکر کرنا ایک ساعت
کا بہتر ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ فکر بندے کو حق کی طرف پونہچاتا ہی اور طاعت ثواب کو اور یہ بھی ہی کہ فکر طاعت
کے سبب نجات کی ہوتی ہی اسلیے کہ اگر کافر تیج دلائل توحید الٰہی کے فکر کرے یعنی استدلال کرے توحید اور رسالت کا اور اوسی
وقت مرجاوے تو باتفاق علما کے نجات پاوے گا ایسے اگر کوئی ہزار برس بعلم و معرفت کے عمل کرے نجات نپاوے گا اور دوسری یہ کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَقْرَبُ النَّاسِ مِنْ دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْجِهَادِ یعنی قریب تر لوگون کے
درجۂ نبوت سے اہل علم اور جہاد کرنے والے ہین اور تیسری یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے علی رضؓ کے جبکہ بھیجا اونکو
عامل کر کے طرف اہل یمن کے فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَّكَ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ یعنی پس اگر ہدایت
کرے اللہ بسبب تیرے ایک شخص کو بہتر ہی تیرے لیے اوس چیز سے کہ نکلتا ہی اوپر اوسپر آفتاب یعنی تمام دنیا سے چوتھی حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ یعنی فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت
میری کے ہی تمھارے ادنی پر پانچوین حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ
يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنِّيْ عَلِيْمٌ اُحِبُّ كُلَّ عَلِيْمٍ یعنی وحی بھیجی اللہ عزوجل نے طرف ابراہیم کے کہ اے ابراہیم بیشبہ میں علم
رکھنے والا ہون دوست رکھتا ہون ہر علم رکھنے والے کو چھٹی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لَمَوْتُ قَبِيْلٍ
اَيْسَرُ مِنْ مَّوْتِ عَالِمٍ یعنی البتہ مرنا ایک قبیلے کا آسان تر ہی مرنے عالم کے سے اور ساتوین حدیث آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی یہ کہ جو کوئی چلے ایک راہ مین واسطے طلب علم کے چلاویگا اللہ اوسکو ایک راہ مین جنت کی راہون مین سے اور تحقیق ملائک
بچھاتے ہین بازو اپنے واسطے رضا طالب علم کے اور تحقیق عالم کے لیے خواہش مانگتے ہین وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین
مین ہین اور مچھلیان پانی کے اندر اور تحقیق علما وارث ہین انبیا کے آٹھوین حدیث آنحضرت علیہ السلام کی يَشْفَعُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ یعنی شفاعت کرینگے روز قیامت کے تین جماعتین انبیا پھر
علما پھر شہدا نویں حدیث آنحضرت کی مَنْ صَلّٰى خَلْفَ عَالِمٍ فَكَاَنَّمَا صَلّٰى خَلْفَ نَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ
یعنی جسنے نماز پڑھی پیچھے عالم کے علما مین سے پس گویا کہ اوسنے نماز پڑھی پیچھے نبی کے انبیا مین سے دسوین حدیث آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی یہ کہ لڑائی جاویگی روشنائی علما کی روشنائی شہدا کے خون کے ساتھ پس غالب آویگی روشنائی علما کی شہدا کے خون پر پانچوین جو کچھ
کہ ذکر میں آیا ہی اور وہ بیشمار ہی اور روشن تر سب سے یہ ہی کہ حضرت امیرالمومنین علی رضؓ نے اپنے شاگرد کمیل بن زیاد نام کو کہا اے کمیل علم بہتر ہی تیرے لیے
مال سے علم نگہبانی کرتا ہی تیری اور تو نگہبانی کرتا ہی مال کی اور علم حاکم ہی اور مال محکوم علیہ اور مال کو ناقص کرتا ہی نفقہ اور علم بڑھتا جاتا ہی
خرچ کرنے سے یعنی پڑھانے سے اور آگے فرمایا کہ عالم افضل ہی روزہ دار قائم اللیل مشقت کرنے والے سے عبادت مین اور جبکہ
مرتا ہی عالم جدید پیدا ہوتا ہی اسلام مین ایسا جیسے کہ نہین بند کرتا ہی اوسکو کوئی مگر جانشین نیک اوسکا اور یہ بھی حضرت علی رضؓ
سے منقول ہی کہ بزرگی علم کی مال پر دو وجہ سے ہی اول تو یہ کہ بسبب مال کے دشمن بہت ہوجاتے ہین تا بحدیکہ جو کوئی اوسکا
بہت قریب ہوتا ہی وے ہین مانند فرزند اور بھائی وغیرہ کے واسطے میراث کے مرنا اوسکا چاہتا ہی اور علم کے سبب سے دوست

سلہ
یعنی نقصان دافع ہی مال کو
منہ قلم

بہت ہوتے ہین اسلیے کہ جب خلق کو معلوم ہوتا ہی کہ یہ شخص عالم بزرگ ہی دلون کو اوسکی طرف میل ہوتا ہی دوسری یہ کہ علم سبب قرب اور کرامت حق کا ہی اور مال سبب بُعد اور سوائے دنیا کے اور تیسری یہ کہ علم میراث ملائکہ اور انبیا کی ہی اور مال میراث فرعون اور قارون کی چوتھی یہ کہ مال متاع دنیا فانی کی ہی اور علم متاع آخرت باقی کی پانچوین یہ کہ علم عالم سے کسی طرح جدا نہین ہوتا بخلاف مال کے کہ ایک ساعت مین جدا ہو جاتا ہی کتنے ہی غنی فقیر ہو گئے ہین چھٹی یہ کہ مال کی نگہبانی کرتا ہی اور علم تیرا نگہبان ہی یعنی بسبب اوسکے خدا کے گنہ سے بچتا ہی ساتوین یہ کہ صاحب مال پکارا جاتا ہی سائھ نام بخیل و بد کے اور صاحب علم پکارا جاتا ہی سائھ کرام و اعظام کے آٹھوین یہ کہ مال حفاظت کیا جاتا ہی چورون سے اور علم نہین حفاظت کیا جاتا ہی چورون سے نوین یہ کہ مال بسبب بہت دنون کے رہنے کے خراب اور پرانا ہو جاتا ہی اور علم نہین پرانا ہوتا دسوین یہ کہ مال والے کا دل سخت ہو جاتا ہی اور صاحب علم کا دل منور ہوتا ہی یہان تک کہ صاحب مال دعوی ربوبیت کا کرنے لگتا ہی یعنی مثل فرعون کے اور صاحب علم دینی ایسا دعوی کرتا نہین اور عبید اللہ اور عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹون کو وصیت کی کہ اے بیٹو ہمارے میرے اختیار کردہ ادب کو یعنی علم کو اسلیے کہ وہ رہتا ہی مروت پر اور انیس ہی وحشت مین اور بار ہی سفر مین اور صاحب ہی وطن مین اور صدر کرتا ہی مجلس مین اور وسیلہ ہی طرف حاصل کرنے مطالب کے اور غنی ہی وقت نہونے مال کے اور سبب رفعت ہی خسیس کے لیے اور سبب کمال ہی شریف کے لیے ابو اسود دئلی نے فرمایا کہ نہین ہی کوئی چیز عزیز تر علم سے بادشاہ حاکم ہین لوگون پر اور علما حاکم ہین بادشاہون پر اور حضرت لقمان علیہ السلام کی وصیتون مین سے ہی اپنے بیٹے کو کہ اے بیٹے میرے لازم کر اپنے پر تحصیل علم اسلیے کہ تو اگر محتاج ہو گا تو ہو گا علم تیرے لیے مال اور اگر غنی ہو گا تو ہو گا علم تیرے لیے جمال اور کہا بعضے حکما نے کاشکے جاہلون مین کہ کون سی چیز پائی اوس شخص نے کہ فوت ہوا اوس سے علم اور کون سی چیز فوت ہوئی اوس سے کہ پایا اوسنے علم اور نقل ہی کہ سکندر نے ارسطاطالیس سے پوچھا کہ علم بہتر ہی یا بادشاہی ارسطاطالیس نے کہا کہ بادشاہی سے قدر دنیا مین ہوتی ہی اور علم سے عالم کی قدر بعد اوسکے مرنے کے زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت اسکے کہ اوسکی حیات مین ہی اور سکندر نے کہا کہ کیون ہی یہ بات کہ علما ہمیشہ بادشاہون کے دروازون پر آمد و شد کرتے ہین اور بادشاہ علما کے دروازے پر بہت کم جاتے ہین ارسطاطالیس نے کہا کہ علما اس سبب سے جاتے ہین کہ ان بیچارون کو حاجت مال کی پڑتی ہی اونکے دروازون پر اوسکے سوال کرنے کے لیے جاتے ہین یعنی جیسے کوئی پائخانہ مین جاتا ہی اور بادشاہ جو قدر علم کی جانتے نہین ہین اور احتیاج اوسکی رکھتے نہین اس سبب سے کم جاتے ہین انتہی یہ تمام مضمون کتاب فضائل الفنون مین سے لکھا ہی غرض اسکے بیان سے یہ ہی کہ ہر زن و مرد کو چاہیے کہ ان مضامین مین غور کر کر طلب علم مین جد و جہد کرے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر اور اگر علم کے پڑھنے کی فرصت نہو تو بھلا سنا تو کرے جہان اہل حق وعظ کہتے ہون وہان خواہ مخواہ حاضر ہو کر اکتساب سعادت کیا کرو کہ علم سے سے بھی حاصل ہوتا ہی

شعر فَقِرْبَۃٌ کَانُوْنَ جَاھِلًا اَبَدًا ✦ اَلنَّاسُ مَوْتٰی وَاَھْلُ الْعِلْمِ اَحْیَاءٌ ✦ اور واقع مین عدم فرصتی کا بہانہ کرنا بھی لغو ہی دنیا کے جس کام کو جی چاہتا ہی کیسی فرصت نکال لیتے ہو اور اسکے لیے اگر دنیا کے کام کے برابر بھی اسکو سمجھو باوجود یکہ زمین و آسمان کا فرق ہی ان مین تو بھی کیا کچھ حاصل کر لو جاؤ بھائی خواب غفلت سے اور دعا کرو اپنے کریم کارساز سے بحسب فرمودہ اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا عِلْمًا نَافِعًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ۞ آمین رَبَّ الْعٰلَمِیْن ۞ اور چون کہ آیت مذکورہ مین فضیلت علما کی بیان ہوئی اب آگے

پتا اون علما کا بیان ہوتا ہی کہ وہ کون سے علما ہین جو اللہ سے ڈرتے ہین اور ثواب اونکا ذکور ہوتا ہی +

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝

تحقیق وہ لوگ کہ پڑھتے ہین کتاب خدا کی اور قائم کیا ہی نماز کو اور خرچ کیا ہی اوس چیز سے کہ روزی دی ہی ہمنے اونکو پوشیدہ اور ظاہر امیدوار ہین سوداگری کے کہ ہرگز ہلاک نہوگے تو کہ پورا دے اونکو ثواب اونکا اور زیادہ دے اونکو فضل اپنے سے تحقیق وہ بخشنے والا قدردان ہی + **فتح** + جو لوگ پڑھتے تھے کتاب اللہ کی اور سیدھی کر کر نماز اور خرچ کیا کچھ ہمارا دیا کھلے اور چھپے امیدوار ہین ایک بیوپار کے جو کبھی نہ ٹوٹے تا پورے دے اونکو نیگ اونکے اور بڑھتی دے اپنے فضل سے تحقیق وہ بخشنے والا قبول کرتا + **تفسیر** + پڑھتے ہین کتاب اللہ کی یعنی ہمیشہ تلاوت قرآن کیا کرتے ہین پوشیدہ اور ظاہر یعنی صدقۂ نفل پوشیدہ دیتے ہین اور صدقۂ فرض ظاہر یعنی قناعت نہین کرتے ہین ساتھ تلاوت کرنے اوسکے کے صلاوت عمل کرنے سے اوپر یعنی قرآن پڑھتے بھی ہین اور عمل بھی کرتے ہین اوسپر امیدوار ہین سوداگری کے وہ طلب کرنا ثواب کا ہی بسبب طاعت کے کہ ہرگز ہلاک نہوگی آنجنابؐ کے معنی ہین لن تکسد یعنی امیدوار ہین سوداگری کے کہ مستفی ہوگا اوس سے کساد یعنی کھوٹا ہونا اور رواج پاویگا نزدیک اللہ کے ثواب اونکا یعنی ثواب اعمال اونکے کا اور زیادہ دے اونکو فضل اپنے سے کہا ابن عباس نے کہ سوائے ثواب موعود کے دیگا ایسی چیز ین کہ نہ کسی کی آنکھون نے دیکھین ہین اور نہ کسی کے کانون نے سنی ہین انتہی یا مراد ہی زیادہ دینے فضل سے فراخی قبرون کی یا قبول ہونا اونکی شفاعت کا اونکے حق مین کہ احسان کیا ہی اونسے یا دوچند کرنا حسنات اونکے کا یا دیدار الٰہی ہونا بخشنے والا ہی یعنی لوگون کو اور شکور کے معنی یہ ہین کہ دیتا ہی ثواب بہت عمل قلیل پر + **صلہ** + **تنبیہ** + نماز کے قائم رکھنے کے یہ معنی ہین کہ ہمیشہ پڑھا کرے اوسکو اوسکے وقتون مین اور احکام ارکان و واجبات سنن مستحبات کی رعایت رکھے اور اوسی کو محافظت نماز بھی کہتے ہین اس سے بڑا درجہ پاتا ہی نمازی دارین مین حضرت عثمانؓ سے منقول ہی کہ جو کوئی محافظت کرتا ہی پانچون نمازون کی اونکے وقتون مین اور ادا اوسکو کرتا ہی اونپر اوسکو اللہ تعالیٰ نو طرح کی بزرگی عطا فرماتا ہی دوست رکھتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ آسودہ رہتا ہی بدن اوسکا تندرست اور محافظت کرتے ہین اوسکی ملائک آسودہ ترتی ہی برکت اوسکے گھر مین اور ظاہر ہوتی ہی اوسکے چہرے پر علامت صالحین کی اور نرم کر دیتا ہی اللہ تعالیٰ دل اوسکا اور گذریگا پل صراط پر مانند بجلی چمکتی کے اور نجات دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ آگ دوزخ سے اور اوتاریگا اوسکو اللہ تعالیٰ اون لوگون کے ہمسایے مین کہ نہین ہی خوف اونپر اور نہ غمگین ہون گے + **منبہات** اور چونکہ ذکر آیا تھا قرآن پڑھنے کا اوسپر خوبی اوسکی بیان فرمائی ۞

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝

اور جو کچھ کہ وحی کیا ہمنے طرف تیرے قرآن سے وہی ہی حق تصدیق کرنے والا اوس چیز کو کہ آگے اوسکے ہی یعنی جو کتابین کہ پہلے اون سے اوتری ہین تحقیق خدا ساتھ بندون اپنے کے البتہ خبردار دیکھنے والا ہی + **فتح** + اور جو ہمنے تجھپر اوتاری کتاب وہی ٹھیک ہی سچ کرتی آپ سے اگلی کو معتبر ہی اللہ اپنے بندون سے خبردار کہتا ہی دیکھتا + **موضح** + **تفسیر** + پس جانا تجکو اور دیکھا احوال تمہارا پس کیا تجکو لائق اسکے کہ وحی بھیجی طرف تیرے ایسی کتاب عجیب کہ جو کسوٹی ہی ساری کتابون کی + **صلہ**

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۖ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ

وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝

پھر وارث کیا ہمنے کتاب کا اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے بندون مین سے یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے امت تحریہ کو پہونچا واللہ اعلم پس بعض اونمین سے ظلم کرنے والا ہی اپنی جان پر اور بعض اونمین سے میانہ رو ہی اور بعض اونمین سے سبقت کرنیوالا ہی طرف نیکیون کے ساتھ حکم خدا کے یہ یعنی وارث کرنا کتاب کا ہی فضل بڑا ✦ فتح ✦ پھر ہمنے وارث کیے کتاب کے وہ جنے ہمنے اپنے بندون مین سے پھر کوئی اونمین بُرا کرتا ہی اپنی جان کا اور کوئی اونمین سے چیچ کی چال پر اور کوئی اونمین سے آگے بڑھ گیا لیکر خوبیان اللہ کے حکم سے یہی ہی بڑی بزرگی ✦ تفسیر ✦ یعنی پیغمبر کے بعد کتاب کے وارث کئی ایک اور جنے بندے بتائے یعنی یہ امت اونمین تین درجے بتائے ایک گنہگار ایک میانہ ایک اعلیٰ سب کو گنا جنے بندون مین ہمنے کہ آخر سب بہشتی ہین رسول نے فرمایا ہمارا گنہگار معافی ہی اور میانہ سلامت ہی اور آگے بڑھے سو سب سے آگے بڑھے اللہ کریم ہی کہ اوسکے ہان کمی نہین ✦ مو ✦ پھر وارث کیا ہمنے الزام یعنی وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو پھر وارث کیا ہمنے اوسکا بعد تیرے یعنی حکم کیا ہمنے اوسکے وارث کرنے کا اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے الزام وہ امت آنحضرت کی ہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور وہ کہ بعد اونکے پیدا ہوتے چلے جاوینگے قیامت تک آپسیلے کہ اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا ہی اونکو تمام امتون پر اور کیا اونکو واسطہ یعنی افضل تاکہ ہون وہ گواہ لوگون پر اور خاص کیا اونکو ساتھ بزرگی پہونچنے کے طرف افضل رسولون کے پھر بیان فرمایا اونکے مراتب پس فرمایا کہ بعض اونمین سے ظلم کرنے والا ہی اپنی جان پر اور وہ وہی ہی کہ موقوف رکھا گیا حکم خدا پر جسکا آگے آویگا بیان اسکا اور بعض اونمین سے میانہ رو ہی اور وہ وہی ہی کہ ملایا ایک کام نیک اور دوسرا بد اور بعض اونمین سے سبقت کرنے والا ہی طرف نیکیون کے اور یہ تاویل موافق ہی قرآن کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یعنی اور جو لوگ قدیم مین پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو اونکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی اونسے اور وہ راضی اوس سے اور طیار رکھے ہین واسطے اونکے باغ نیچے بہتی نہرین ہمیشہ رہینگے اونمین ہمیشہ یہی ہی بڑی مراد ملنی اور فرمایا بعد اوسکے وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی اور اور ہین کہ اقرار کیا اپنے گناہون کا ملایا ہی اونھون نے عمل نیک کو ساتھ عمل دوسرے کے کہ بد ہی نزدیک ہی کہ خدا ساتھ رحمت کے متوجہ ہو اونپر تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہی اور فرمایا بعد اوسکے وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ یعنی اور اور ہین موقوف رکھے گئے فرمان خدا پر یا یہ ہی کہ عذاب کرے اونکو یا ساتھ رحمت کے متوجہ ہو اونپر اور خدا دانا درست کار ہی اور یہ تاویل موافق حدیث کے بھی ہی کہ روایت کی گئی عمر سے کہ اونھون نے کہا منبر پر بعد پڑھنے اس آیت کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سَابِقُنَا سَابِقٌ وَمُقْتَصِدُنَا نَاجٍ وَظَالِمُنَا مَغْفُوْلٌ لَهٗ یعنی سابق ہمارا سبقت لیجانے والا ہی اور میانہ رو ہمارا نجات پانیوالا ہی اور ظالم ہمارا بخشا جاویگا اور روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا سابق داخل ہوگا جنت مین بغیر حساب کے اور مقتصد یعنی میانہ رو حساب کیا جاویگا حساب آسان پھر داخل ہوگا بہشت مین اور ظالم کہ ظلم کرنے والا اپنے نفس پر پس حبس کیا جاویگا یہان تک کہ گمان کرینگے کہ وہ شخص ہرگز نہین نجات پاوے گا پھر پہنچے گی اوسکو رحمت الٰہی پس داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ ابو درداء سے اور یہ تاویل موافق

اثر یعنی اقوال صحابہ کے بھی ہی کہ ابن عباس سے منقول ہی کہ سابق اخلاص رکھنے والا ہی اور مقتصد ریاکار اور ظالم کفران نعمت کرنے والا نہ منکر اللہ کا اسلیے کہ حکم کیا گیا ہی تینوں کے لیے جنت کے داخل ہونے کا اور موافق ہی قول سلف یعنی تابعین کے بھی کہا ثابت بن انس نے ظالم صاحب کبائر ہی اور مقتصد صاحب صغائر اور سابق وہ کہ پرہیز رکھتا ہو صغائر اور کبائر سے اور کہا حسن بصری نے کہ ظالم وہ ہی کہ غالب ہون برائیان اوسکی اوپر نیکیون اوسکی کے اور سابق وہ کہ غالب ہون نیکیان اوسکی اوسکی برائیون پر اور مقتصد وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان اوسکی اور پوچھا گیا ابو یوسف رح سے کہ مراد اس آیت مین کون لوگ ہین پس کہا اونھون نے کہ وہ سب مومن ہین اور صفت کافرون کی بعد اسکے مذکور ہی کہ وہ قول اللہ تعالی کا ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ اور اسپر تینون طبقے پس ہین اونھین لوگون مین سے کہ برگزیدہ کیا اونکو اللہ تعالی نے اپنے بندون مین سے اسلیے کہ فرمایا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ اور سب ضمیرین پھرتی ہین طرف قول اللہ تعالی کے اَلَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا اور وہ اہل ایمان ہین اور اسی پر جمہور ہین اور مقدم کیا ظالم کو واسطے آگاہ کرنے اس بات کے کہ وہ بہت ہین اور مقتصد بہت کم ہین بنسبت ظالمین کے اور سابق بہت ہی کم ہین اور کہا ابن عطا نے کہ ظالم کو اسلیے مقدم کیا کہ نا امید نہو وہ اوسکے فضل سے اور بعضون نے کہا کہ اسلیے مقدم کیا ظالم کو کہ اول احوال معصیت ہی پھر توبہ پھر استقامت اور کہا سہل نے کہ سابق عالم ہی اور مقتصد متعلم یعنی طالب علم اور ظالم جاہل اور یہ بھی کہا سہل نے کہ سابق وہ ہی کہ مشغول ہو اپنی آخرت کی فکر مین اور مقتصد وہ کہ مشغول ہو اپنی معاش و معاد مین اور ظالم وہ ہی کہ باز رہے بسبب معاش اپنی کی اپنی معاد سے اور بعضون نے کہا ظالم وہ ہی کہ عبادت کرے رب کی غفلت سے اور بحسب عادت کے اور مقتصد وہ ہی کہ عبادت کرے رب کی از راہ رغبت جنت اور خوف دوزخ کے اور سابق وہ ہی کہ عبادت کرے اوسکی از راہ ہیبت اور استحقاق کے اور بعضون نے کہا کہ ظالم وہ ہی کہ لیوے دنیا کو حلال ہو یا حرام اور مقتصد وہ ہی کہ کوشش کرے اسکی کہ نہ لیوے دنیا کو مگر وہ حلال سے اور سابق وہ ہی کہ روگردانی کرے حلال و حرام سے بالکل اور بعضون نے کہا کہ ظالم طالب دنیا ہی اور مقتصد طالب عقبی اور سابق طالب مولی اور بعضون نے کہا ظالم وہ ہی کہ ہو ظاہر اوسکا بہتر اوسکے باطن سے اور مقتصد وہ ہی کہ برابر ہو ظاہر و باطن اوسکا اور سابق وہ کہ باطن اوسکا بہتر ہو اوسکے ظاہر سے اور بعضون نے کہا ظالم وہ ہی کہ توحید بیان کرے اللہ تعالی کی اپنی زبان سے اور نہ موافق ہو فعل اوسکا اوسکے قول کے اور مقتصد وہ کہ توحید بیان کرے اللہ کی اپنی زبان سے اور فرمانبرداری کرین اوسکے اعضا اوسکی اور سابق وہ کہ توحید بیان کرے اللہ کی زبان سے اور فرمانبرداری کرین اوسکے اعضا اوسکی اور خالص کرے اوسکے لیے عمل اپنا اور بعضون نے کہا ظالم تلاوت کرنے والا قرآن کا ہی اور مقتصد پڑھنے والا اوسکا اور عمل رکھنے والا اوسکا اور سابق پڑھنے والا قرآن کا عمل رکھنے والا اوسکا اور عمل کرنے والا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی اور کہا ابو بکر وراق نے کہ یہ ترتیب بیان فرمائی بحسب مقامات لوگون کے اسلیے کہ احوال بندے کے تین ہین معصیت و غفلت پھر توبہ پھر قربت پس جب فرمائی کی توبہ داخل ہوا ہیچ جماعت ظالمون کے پھر جب توبہ کی داخل ہوا ہیچ جملہ مقتصدین کے پھر جب صحیح اور بہت ہوئی توبہ اور مجاہدہ قوی داخل ہوا ہیچ گنتی سابقین کے ✦ مد ✦ معا ✦ تنبیہ ✦ خیال کرو بھائیون کہ اللہ تعالی کس عنایت سے فرماتا ہی کہ ہمنے تمکو وارث کتاب کا کیا اور پھر فرمایا کہ یہ بڑا ہی فضل ہی اللہ تعالی کا تمکو چاہیے کہ اس نعمت کو بہت ہی غنیمت جانو پڑھو بھی اور عمل بھی کرو اسپر اسکو بلاؤن ہی کے بھگانے کے لیے طاق پر نہ رکھ چھوڑو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین چھ چیزین ہین کہ وہ غریب ہین چھ جگہون مین مسجد غریب ہی اوس قوم کے درمیان ہین کہ نماز نہ پڑھین اوسمین اور

صحف غریب ہے اور اس مکان مین کہ نہ پڑھین اوسمین اور قرآن غریب ہے فاسق کے دل مین اور عورت مسلمان صالحہ غریب ہے بیچ قبضے مومنہ فاجرہ کے اور مرد صالح غریب ہے بیچ ہاتھ عورت سیہ کے اور عالم غریب ہے اور قوم کے درمیان مین کہ نہ پہچانے اور سکا + **منبہات** جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ۝ باغ ہین ہمیشہ رہنے کے داخل ہونگے اوسمین پہنے جینگے قرطے زیور دیا ہوا اونکو قسم کنگنون سونے کے سے اور زیور دیے جاوینگے موتی اور لباس اونکا وہان ریشمی ہوگا + **فتح** + باغ ہین بسنے کے جن مین جاوینگے وہان گہنا پہنا وینگے اونکو کنگن سونے کے اور موتی اور اونکی پوشاک وہان ریشمی ہے + **تفسیر** + سونا اور ریشم مسلمانون کو وہان ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ریشمی پہنے دنیا مین آخرت مین نہ پہنے + **مو** + آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی آیت جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا پھر فرمایا کہ جنتیون کو تاج ہونگے اسطرح کے کہ اونی موتی اونکا البتہ روشن کردیگا اوسیکو درمیان مشرق اور مغرب کے ہی انتہی اور ریشمی کپڑے وہان اسلیے ہینگے کہ اون مین لذت اور زینت ہے + **درمنثور** + **مل**

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ۝ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ

اور کہینگے سب تعریف واسطے خدا کے ہی جسنے دور کیا ہمسے غم تحقیق رب ہمارا البتہ بخشنے والا قدردان ہی جسنے اوتارا ہمکو بیچ گھر ہمیش رہنے کے مہربانی اپنی سے یعنی نہ بسبب استحقاق ہمارے کے نہ پہونچے ہمکو بیچ اسکے کچھ رنج اور نہ پہونچے ہمکو اسمین کچھ ماندگی اور کہینگے شکر اللہ کا جسنے دور کیا ہمسے غم بیشک ہمارا رب بخشنا ہی قبول کرنا ہی یعنی غم دنیا کا دفع کیا بخشنا ہی گناہ قبول کرنا ہی طاعت جسنے اوتارا ہمکو رہنے کے گھر مین اپنے فضل سے نہ پہونچے ہمکو اسمین مشقت اور نہ پہونچے ہمکو تھکنا + **تفسیر** + رہنے کا گھر اس سے پہلے کوئی نہ تھا ہر جگہ چل جاؤ اور روزی کا غم اور دشمنون کا رنج اور مشقت وہان ہو بیچ سب گئے + **مو** + دور کیا ہمسے غم یعنی خوف دوزخ کا یا خوف موت کا یا غم دنیا کے اور کہا مقاتل نے کہ مکلمین رہتے تھے اسلیے کہ وہ نہین جانتے تھے کہ اللہ تعالی کیا معاملہ کریگا ہمسے اور بعضون نے کہا کہ غم تھا قیامت کے ہولون کا اور بعضون نے کہا فکر معیشت مراد ہی اور کہا سہل نے کہ دور کریگا اللہ تعالی اہل جنت سے تمام غم جو کچھ کہ تھے معاش کے یا معاد کے بخشنے والا ہی گناہ تقصیر ین اگرچہ بہت ہون قدردان ہی قبول کرنا ہی طاعتین اگرچہ کم ہون بیش ہینگے کہ نہین ملیں گے ہم اوس سے اور نہین ہدا ہون گے ہم اوس سے ابن عباس سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اہل جنت کے جسوقت کہ داخل ہونگے جنت مین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ کہا ابن عباس نے وہ وہ لوگ ہین کہ ڈرتے رہتے تھے اللہ سے اور مشقت کرتے رہتے تھے اوسکی عبادت مین پوشیدہ اور ظاہر اور اونکے دلون مین غم رہتا تھا بسبب گناہون گذشتہ کے پس وہ ڈرتے رہتے تھے اس سے کہ نہ قبول ہوا ونسے یہ مشقت طاعت پہ بسبب گناہون گذشتہ کے پس جو جنت مین داخل ہون گے کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ کہ بخشے ہمارے لیے بڑے بڑے گناہ ہمارے اور قبول کیے ہمارے تھوڑے سے عمل اور صہیب سے روایت ہی کہ کہا اونھون نے سنا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بیچ حق مہاجرین کے کہ وہ سابق ہین شفاعت کرنے کے رہنمائی کرینگے اپنے پروردگار کے نزدیک یعنی لوگون کو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی تحقیق وہ آوینگے روز قیامت کے اس حال مین کہ اونکے کندھون پر تھیلے ہونگے پس کھٹکھٹا وینگے دروازہ جنت کا پس کہینگے ہم مہاجرین ہین پس کہینگے اونکو دربان جنت کے

کر کیا حساب دے چکے تم پس دو زانو ہو بیٹھیں گے وہ اور اوٹھا دینگے ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور عرض کرینگے کہ اے رب ہمارے کیا ساتھ اس حالت کے حساب دین ہم کہ تحقیق نکلے ہم وطن سے اور چھوڑے ہمنے اہل اور مال اور اولاد پس بنا دیگا اللہ اونکے لیے پر نور نے کے جڑاؤ ساتھ زبرجد اور یاقوت کے پس اوڑینگے یہان تک کہ داخل ہونگے جنت مین پس یہ ہی قول اللہ تعالیٰ کے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ تا قول اوسکے وَلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ زیادہ بہتاتے ہونگے مکان اپنے جنت مین منسبت مکانون اپنے کے دنیا مین اور ابن عمر سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہوگی اہل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر وحشت اونکی قبرون مین اور نہ محشر مین پس گویا کہ مین دیکھتا ہون اہل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو جھاڑتے ہین مٹی اپنے سرون سے اور کہتے ہین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ الخ ابراہیم تیمی سے ہے کہ کہا اونھون نے لائق ہے واسطے اوس شخص کے کہ یقین ہو یعنی دنیا مین یہ کہ ڈرے اس سے کہ نہو جنتیون مین سے اسلیے یعنی کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور لائق ہے واسطے اوس شخص کے کہ ڈرے یہ کہ ڈرنے والے ہین اسلیے کہ جنتی کہینگے اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ یعنی بلاشبہہ تھے ہم پہلے اس سے اپنے اہل مین

۲ معا ۲ در منثور

اب آگے جنتیون کے مقابلے مین ذکر کرنا دوزخیون کا شروع فرمایا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ

اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکے لیے ہے آگ دوزخ کی نہین تو سکم کیا جاویگا اونپر تا مرین اور نہ سبک کیا جاویگا اونسے کچھ عذاب دوزخ سے اسی طرح سزا دیتے ہین ہم ہر ناشکر کو فتح اور جو منکر ہین اونکو ہی آگ دوزخ کی نہ اونپر تقدیر ہوچکی ہے کہ مرجاوین اور نہ اونپر ہلکی ہوتی ہے وہان کی کچھ تکلیف بھی ایسے ہی سزا دیتے ہین ہم ہر ناشکر کو تفسیر لَا يُقْضٰى الخ یعنی نہین حکم کیا جاویگا اونپر دوسری موت کا تا آرام پاوین جیسے کہ اور جا فرمایا وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ یعنی پکارینگے دوزخی مالک داروغہ دوزخ کو کہ اے مالک عرض کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمپر موت کا تا کہ آرام پاوین ہم اور وارد ہوا روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بھوک پس باہر ہوگا عذاب بھوک کا اوس حالت کے کہ کافر اوسمین ہونگے کہ عذاب دوزخ ہی یعنی الم بھوک کا مانند الم تمام عذابون اونکے کے ہوگا پس فریاد کرینگے الم بھوک سے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع سے نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرینگے کھانے کے لیے یعنی بسبب نفع پلنے کے پہلے کھانے سے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر کے یعنی ہو کہ گلے مین اٹک جاویگا نہ نیچے اوتر سکے گا اور نہ باہر نکل سکے گا یعنی قسم تر تھی خبیث سے یا کانٹے آگ کے پس یاد آویگا اونکو کہ وہ اوتارتے تھے کھانے اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اون کھانون کے اوتارنے کے لیے پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنی جن کا خون مین گرم پانی ہون گے وہ زنبورون سے اوٹھا کر دیے جاوینگے یعنی ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلا واسطے پس جب نزدیک ہونگے پاس گرم پانی کے اونکے مونھون سے بھون ڈالیں گے اونکے مونھون کو پس جب داخل ہونگے یعنی باقسام اوس چیز کے کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرداب دوزخ اور آمنے کے پیٹون مین نکلے گا اوس چیز کو کہ اونکے پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہینگے دوزخی دوسرے سے کہ نہین آئے

۱ ۲ ۳ ۴ ۵

تمہارے پاس رسول ساتھ معجزوں اور دلیلوں واضح کے کہ نہیں گے دوزخی کہ ہاں آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہیں گے گنہگار دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہیں شفاعت کرتے کافروں کی اور نہیں ہوگی دعا کافروں کی مگر ہیچ زیان کاری اور بیہودگی کے یعنی اسلیے کہ نہیں نفع دیوے کی دعا اونکو اور سوقت نہ اونکی دعا نہ اورکسی کو فرمایا آنحضرت نے پس کہیں گے دوزخی آپسمیں کہ پکارو مالک کو پس کہیں گے دوزخی ای مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمارے مرنے کا رب تیرا یعنی تا کر آرام ہاوین ہم فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسمین رہوگے کہا اعمش نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضے صحابہ سے موقوفاً یا مرفوعاً یہ کہ دو سو سال پکارینگے اونکے مالک کو اور جواب دیوے مالک اونکو ہزار برس ہونگے یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کے عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو اوس سے نجات اپنی اسلیے کہ نہین ہی کوئی بہتر تمھارے لیے تمھارے پروردگار سے یعنی رحمت اور قدرت اور مغفرت مین پس کہینگے ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری یعنی سبقت لے گئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کے اور تھے ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے پس اگر پھر بھرین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنے والے ہون اپنے نفس پر پھر فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہو تو اور پھر چاؤ دوزخ مین ذلیل و خوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونے کا فرمایا آنحضرت نے پس رونا اسکے نا امید ہونگے ہر بھلائی سے اور نزدیک اسکے شروع کرینگے نالہ و فریاد مین اور حسرت کھانے مین واویلا کرنے مین ۔ ۱۲ منہ معاء

۔مشکوٰۃ۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ

اور اہل دوزخ فریاد کرینگے اوس جگہ کہینگے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو نکر کرین ہم کام اچھے سوائے اوسکے جو تھے ہم کام کرتے کہیں گے ہم کیا زندگانی نہ دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت پکڑے اوسمین جو کوئی نصیحت پکڑنی چاہے اور آیا تمکو ڈرانے والا پھکو یعنی عذاب پس نہین اسلیے ظالمون کے کوئی مدد کرے اونکی ۔ فتح ۔ اور وہ جلّاتے ہین اوسمین ای رب ہمکو نکال کہ ہم کچھ بھلا کام کرین وہ نہین جو کرتے تھے کیا ہمنے عمر نہ دی تھی تمکو جتنے مین سوچ لے جسکو سوچنا ہو اور پونہچا تمکو ڈر سنانے والا اب چکھو کوئی نہین گنہگارون کا مدد گار ۔ تفسیر ۔ وہ نہین جو کرتے تھے یعنی اوسوقت تو اوسی کو بھلا سمجھتے تھے پر اب وہ نہ کرینگے ۔ مو ۔ نکال ہمکو الٰہی یعنی نکال ہمکو دوزخ سے اور پھیر ہمکو طرف دنیا کے تا ایمان لاوین ہم ہدے کفر کے اور اطاعت کرین بدے گناہ کے پس جواب دیوے جاوینگے بعد مقدار عمر دنیا کے کہ کیا زندگانی نہ دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت پکڑی اوسمین الخ کہا بعضون نے کہ وہ سن بلوغ ہے اور کہا عطاء اور قتادہ اور کلبی نے کہ اٹھارہ برس ہین اور کہا ابن عباس نے اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ وہ ساٹھ برس ہین اور یہی ہے وہ عمر کہ عذر نہین سنتے گا اوسمین اللہ تعالیٰ ابن آدم کا جنانچہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتّٰى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً یعنی عذر نہین سنے گا اللہ اوس شخص کا کہ ڈھیل دی اوسکی اجل مین یہان تک کہ پونہچایا اوسکو ساٹھ برس کو اور ابوہریرہ سے ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذٰلِكَ یعنی عمرین میری امت کی مابین ساٹھ برس کے ستر برس تک ہین یعنی اکثر ایسے ہی عمر کے ہونگے

اور بہت کم ہونگے او نہین وہ کہ تجاوز کرینگے اس عمر سے چنانچہ عمر مبارک رسول امت کی اور خلفاے راشدین کی سو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تریسٹھ برس کی ہوئی اور آیا سکو ڈرانے والا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو قول اکثر مفسرون کا ہی اور بعضون نے کہا مراد قرآن ہی ہے اور کہا حکمہ اور سفیان بن عیینہ اور وکیع نے کہ وہ بڑھاپا ہی معنی اسکے یہ ہون گے کہ کیا نہ عمر دی تھی تمنے تمکو یہان تک کہ بڈھے ہوئے تم کہا جاتا ہی الشیب نذیر الموت اور بعض صحابہ سے منقول ہی کہ نہین کوئی بال سفید ہوتا ہی مگر کہ کہتا ہی دوسرا بال ساتھی او سکا استعدی فقد قرب الموت یعنی مستعد ہو چلنے کے لیے پس تحقیق قریب آیا موت ☆ ۱۵ معا

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

تحقیق خدا جانتا ہی پوشیدہ چیزین آسمانون کی اور زمین کی یعنی جو کچھ کہ پوشیدہ ہی آسمان و زمین مین تمسے تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی بات کو ☆ فتح ☆ اللہ بھید جاننے والا ہی آسمانون کا اور زمین کا او سکو خوب معلوم ہی جو بات ہی دلون مین ☆ مو ☆

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ○

وہ وہ ہی کہ کیا تمکو جانشین زمین مین پس جو کوئی کافر ہوا ضرر او سپر ہی کفر او سکے کا اور نہین زیادہ کرتا ہی بیچ حق کافرون کے کفر او کا نزدیک پروردگار اونکے کے مگر شدہ غضب کو اور نہین زیادہ کرتا ہی بیچ حق کافرون کے کفر او کا مگر زیان کو ☆ فتح ☆ وہی ہی جسنے کیا تمکو قائم مقام زمین مین پھر جو کوئی ناشکری کرے تو او سپر پڑے او سکی ناشکری اور منکرون کو نہ بڑھیگی او نکے انکار سے او نکے رب کے ہان مگر بیزاری اور منکرون کو نہ بڑھیگا او نکے انکار سے مگر نقصان ☆ تفسیر ☆ قائم مقام کیا زمین مین یعنی رسولون کے پیچھے ریاست دی یا اگلی امتون کے پیچھے ایمان و شکر ادا کرو ☆ مو ☆ وہ وہ ہی کہ کیا تمکو جانشین الزیعنی او سنے کیا تمکو جانشین اپنی زمین مین مالک کیا تمکو تصرف کی کنجیون کا او سمین اور مسلط کیا تمکو اوس چیز پر کہ زمین مین ہی اور مباح کیے تمھارے لیے منافع زمین کے تاکہ شکر کرو تم او سکا ساتھ توحید اور طاعت کے پس جو کوئی کافر ہوا تم مین سے اور بیقدری کرے ایسی نعمت کی پس وبال او سکے کفر کا رجوع کریگا او سپر اور وہ وبال غضب اللہ کا ہی اور نقصان آخرت کا جیسے کہ فرمایا اور نہین زیادہ کرتا ہی الخ ☆ ۱۵ ☆

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ○

کہا آیا دیکھا تمنے شریکون مقرر کیے ہوئے اپنے کو جنکو پوجتے ہو تم سوے خدا کے دکھاؤ مجکو کیا چیز پیدا کی ہی زمین سے آیا واسطے اونکے ہی کچھ شرکت آسمانون مین نہ بلکہ آیا دی ہی ہمنے اونکو کوئی کتاب پس وہ حجت پر ہین اوس سے بلکہ وعدہ نہین دیتے ہین ظالم بعض اونکے بعض کو مگر بطریق فریب دینے کے ☆ فتح ☆ تو کہہ بھلا دیکھو تو اپنے شریک جنکو پکارتے ہو سوے خدا کے دکھاؤ مجکو کیا بنایا اونھون نے زمین مین یا کچھ اونکا ساجھا ہی آسمانون مین یا ہمنے دی ہی اونکو کوئی کتاب سو یہ سند رکھتے ہین اوسکی کوئی نہین پر جو وعدہ بتاتے ہین ظالم ایک دوسرے کو سب فریب ☆ مو ☆ تفسیر ☆ شریکون مقرر کیے ہوئے اپنے کو یعنی معبودون اپنے کو کہ جنکو شریک کیا ہی تمنے عبادت مین اور لفظ اَرُوْنِیْ بدل ہی اَرَاَیْتُمْ سے اسلیے کہ معنی مارایتم کے اخبر ونی ہین گویا کہا گیا کہ خبر دو تم مجکو ان شرکا کے اور امر میں خبر سے کہ مستحق ہوسکے ہین وہ بسبب اوسکی شرکت کے خبر دو مجکو کونسا اجزا زمین سے بنایا ہی اونھون نے سوے اللہ کے آیا واسطے اونکے ہی کچھ شرکت الزیعنی کیا اونکے لیے ساتھ اللہ کے شرکت ہی آسمانون کے پیدا کرنے مین کیا اونکے ساتھ کتاب ہی اوتری ہوئی اللہ کے پاس سے

کہ بولتی ہے اسپر کہ بت شرکا اللہ کے ہیں پس وہ اوپر حجت اور برہان کے ہیں اوس کتاب کی جہت سے نہیں وہ عہد دیتے ہیں بعض انکے یعنی سردار بعض کو یعنی اتباع کو مگر بطریق فریب دینے کے وہ یہ کہنا اونکا ہی مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۔ مد شفعاؤنا عند اللہ

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۚ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝

بیشک خدا تھامے رکھتا ہے آسمانوں اور زمین کو اس سے کہ ٹل جاویں جگہ اپنی سے اور اگر ٹل جاویں یعنی بالفرض نگاہ نہ رکھے اون دونوں کو کوئی پیچھے خدا کے یعنی غیر خدا کے تحقیق وہ ہے بردبار بخشنے والا ۔ فتح ۔ تحقیق اللہ تھامتا ہے آسمانوں کو اور زمین کو کہ ٹل جاویں اور اگر ٹل جاویں کوئی نہ تھامے سکے اونکو اوسکے سوائے وہ ہے تحمل والا بخشنا ۔ موتفسیر بردبار کہ جلدی نہیں کرتا عذاب کرنے میں کہ تھامے رکھا ہے آسمان و زمین کو بھلا ان کے تھے وہ سزاوار اسکے کہ ہٹ جاویں بسبب گرانی کلمہ شرک کے جیسے کہ فرمایا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ الخ یعنی قریب ہیں آسمان کہ ہٹ جاویں کلمہ شرک سے اور پھٹ جاوے زمین روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر کہ فرمایا واقع ہوا سوئی علیہ السلام کے دل میں کہ آیا سوتا ہے عزوجل یا نہیں پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے اونکے پاس ایک فرشتے کو پس جگا مارا وہ اونکو تین رات تک اور دیئے اونکے دونوں ہاتھوں میں دو شیشے اور کہا کہ مضبوط پکڑے رہ ان دونوں کو پس موسیٰ کو نیند آنے لگی اور دونوں ہاتھ آپسمیں ملنے لگے پھر یہ ہوشیار ہو جاتے اور ایک کے سہارے سے دوسرے کو سنبھال لیتے یہاں تک کہ سوئے وہ اور دونوں ہاتھ آپسمیں مل گئے اور ٹوٹ گئے دونوں شیشے فرمایا آنحضرت نے کہ ظاہر کی گئی موسیٰ کے لیے مثال اگر اللہ تبارک و تعالیٰ سوتا تو نہ تھمتے آسمان و زمین اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا اونھوں نے جب جاتے تو سلطان ہیبت ناک کے پاس وہ رہتا ہو اس سے کہ زیادتی کریگا تجھ پر تو کہہ مَنْ يَّمْسِكُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ اَنْ تَقَعْنَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَآؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ جب داخل ہوتا ہے اپنے گھر میں اور بھولا پڑتا ہے اپنے بچھونے پر تو دوڑتا ہے اوسکی طرف فرشتہ اور مکا اور شیطان اوسکا کہتا ہے اوسکو شیطان کہ شروع کر یعنی اسور اپنے ساتھ برائی کے اور کہتا ہے فرشتہ شروع کر ساتھ بھلائی کے پس اگر اسنے ذکر کیا اللہ کا اور حمد کی اوسکی ہٹا دیتا ہے فرشتہ شیطان کو اور نگہبانی کرتا رہتا ہے اوسکی اور اگر وہ جاگتا ہے سوتے سے تو دوڑتا ہے اوسکی طرف فرشتہ اور مکا اور شیطان اوسکا کہتا ہے اوسکو شیطان کہ شروع کر یعنی اسور اپنے ساتھ برائی کے اور کہتا ہے فرشتہ شروع کر ساتھ بھلائی کے پس اگر اسنے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۚ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ پس اگر گر پڑا اپنے بچھونے سے اور جاوے گا تو ہو گا شہید اور اگر اوٹھے گا نماز پڑھے گا تو نماز پڑھے گا ۔ منثور منثور

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝ اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيْقُ

الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن
تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝

اور قسم کھائی کفار مکہ نے ساتھ اللہ کے سخت ترین قسمیں اپنی کہ اگر آوے اونکے پاس ڈرانے والا پیغمبر تو ہونگے بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے پس جب آیا اونکے پاس ڈرانے والا نہ زیادہ کیا اونکو مگر نفرت مراد رکھتا ہون میں سرکشی زمین میں اور زیادہ
نکیا مگر بداندیشی بدکو اور نہیں اوترتا ہی بداندیشی بدکا مگر کرنے والون اوسکے پر پس منتظر نہیں ہیں مگر آئین پہلون کے
پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے تبدیلی اور نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے کچھ تغیر ۝ فتح ۝ اور قسم کھاتے تھے اللہ
کی تاکید کی قسمین اپنی اگر آویگا اون پاس کوئی ڈرسنانے والا البتہ بہتر راہ چلینگے اور کسی ایک امت سے پھر جب آیا اون پاس
ڈرسنانے والا اور زیادہ ہوا بدکنا غرور کرنا ملک مین اور داؤ کرنا برے کام کا اور برائی کا داؤ اوسی داؤ والے پر پھر
اب وہی راہ دیکھتے ہین اگلون کے دستور کی سو نہ پاویگا اللہ کا دستور بدلتا اور نہ پاویگا اللہ کا دستور ٹلتا ۝ تفسیر ۝
عرب کے لوگ جو سنتے یہود کی بے حکمیان اپنے نبی سے تو کہتے کبھی ہم مین ایک نبی آوے تو ہم اونسے بہتر رفاقت کرین سو نکرکے دین
اور عداوت کی ۝ ص ۝ اور قسم کھائی کفار مکہ نے الخ یعنی پہلے آنحضرت کے نبی ہونے کی قریش نے سنا کہ اہل کتاب نے
اپنے رسولون کو جھٹلایا پس کہا اونھون نے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاری کو کہ آئے انکے پاس رسول پس جھٹلایا اونھون نے
اونکو قسم خدا کی اگر آوے ہمارے پاس رسول تو ہونگے ہم بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے پس جب آیا اونکے پاس ڈرانے والا
یعنی جب بھیجے گئے آنحضرت رسول گر کر نہ زیادہ کیا اونکو رسول کے آنے نے مگر دوری کو حق سے واسطے سرکشی کرنے کے اور
بداندیشی کرنے کے کہ جھٹلانا محمد کا ہی اور قصد کرنا اونکے قتل کا اور شرک کرنا اور نہیں اوترتی ہی بداندیشی مگر اوسکے کرنے
والے پر پھر اپنے تئین کہ دیکھتے ہین اگلون کے دستور کی سو نہ پاویگا اللہ کا دستور بدلنا اور نہ پاویگا اللہ کا دستور ٹلنا ۝ تفسیر ۝
یعنی راہ دیکھتے ہین اگلون کے دستور کی سو نہ پاویگا اللہ کا دستور بدلنا اور نہ پاویگا اللہ کا دستور ٹلنا ۝ تفسیر ۝
عرب کے لوگ جو سنتے یہود کی بے حکمیان اپنے نبی سے تو کہتے کبھی ہم مین ایک نبی آوے تو ہم اونسے بہتر رفاقت کرین سو نکرکے دین
اور عداوت کی ۝ ص ۝ اور قسم کھائی کفار مکہ نے الخ یعنی پہلے آنحضرت کے نبی ہونے کی قریش نے سنا کہ اہل کتاب نے
اپنے رسولون کو جھٹلایا پس کہا اونھون نے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاری کو کہ آئے انکے پاس رسول پس جھٹلایا اونھون نے
اونکو قسم خدا کی اگر آوے ہمارے پاس رسول تو ہونگے ہم بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے پس جب آیا اونکے پاس ڈرانے والا
یعنی جب بھیجے گئے آنحضرت رسول گر کر نہ زیادہ کیا اونکو رسول کے آنے نے مگر دوری کو حق سے واسطے سرکشی کرنے کے اور
بداندیشی کرنے کے کہ جھٹلانا محمد کا ہی اور قصد کرنا اونکے قتل کا اور شرک کرنا اور نہیں اوترتی ہی بداندیشی مگر اوسکے کرنے
والے پر پھر اپنے تئین کہ دیکھتے ہین اگلون کے دستور کی سو نہ پاویگا اللہ کا دستور بدلنا اور نہ پاویگا اللہ کا دستور ٹلنا ۝ تفسیر ۝
یعنی راہ دیکھتے ہین اگلون کے دستور کی سو نہ پاویگا اللہ کا دستور بدلنا اور نہ پاویگا اللہ کا دستور ٹلنا ۝ تفسیر ۝
عرب کے لوگ جو سنتے یہود کی بے حکمیان اپنے نبی سے تو کہتے کبھی ہم مین ایک نبی آوے تو ہم اونسے بہتر رفاقت کرین سو نکرکے دین
اور عداوت کی ۝ ص ۝ اور قسم کھائی کفار مکہ نے الخ یعنی پہلے آنحضرت کے نبی ہونے کی قریش نے سنا کہ اہل کتاب نے
اپنے رسولون کو جھٹلایا پس کہا اونھون نے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاری کو کہ آئے انکے پاس رسول پس جھٹلایا اونھون نے
اونکو قسم خدا کی اگر آوے ہمارے پاس رسول تو ہونگے ہم بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے پس جب آیا اونکے پاس ڈرانے والا
یعنی جب بھیجے گئے آنحضرت رسول گر کر نہ زیادہ کیا اونکو رسول کے آنے نے مگر دوری کو حق سے واسطے سرکشی کرنے کے اور
بداندیشی کرنے کے کہ جھٹلانا محمد کا ہی اور قصد کرنا اونکے قتل کا اور شرک کرنا اور نہیں اوترتی ہی بداندیشی مگر اوسکے کرنے
والے پر پھر اپنے تئین کہ دیکھتے ہین اگلون کے دستور کی سو نہ پاویگا اللہ کا دستور بدلنا اور نہ پاویگا اللہ کا دستور ٹلنا ۝ تفسیر ۝
یعنی راہ دیکھتے ہین اگلون کے دستور کی سو نہ پاویگا اللہ کا دستور بدلنا اور نہ پاویگا اللہ کا دستور ٹلنا ۝ تفسیر ۝

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ۝

ل ۱۲ منہ
ف ۱۲ منہ
ص ۱۲ منہ
م ۱۲ منہ
ن ۱۲ منہ

کیا سیر نہین کی اونھون نے زمین مین تا دیکھین کہ کیونکر ہوا انجام کار اون لوگون کا کہ پہلے انسے تھے اور تھے وہ زیادہ سخت
یعنی اہل مکہ سے قوت مین یعنی پس نہ بھاگ سکے اور ہرگز نہین ہی اللہ اس لائق کہ عاجز کرے اوسکو کوئی چیز نہ آسمانون مین
اور نہ بیچ زمین کے یعنی کوئی چیز اوس سے بھاگ کر نہین نکل سکتے تحقیق وہ ہی دانا توانا ✦ فتح ✦ کیا پھرے نہین ملک مین کہ
دیکھین آخر کیا ہوا اونکا جو لوگ انسے پہلے تھے اور تھے انسے سخت زور مین اور الله وہ نہین جسکو تھکا دے کوئی چیز آسمانون مین
نہ زمین مین وہ ہی سب جاننا کرسکتا ✦ موضح تفسیر ✦ کفار قریش شام اور عراق اور یمن کی طرف تجارت وغیرہ کو جایا کرتے تھے
پس الله تعالی اونکے تنبیہ کرنے کے لیے استفسار فرماتا ہی کہ کیا تمنے اگلے لوگون کے زمین و مکان اُجڑے ہوئے نہین دیکھے
ہین وہ سب اسی کفر و شرک اور نافرمانی الله و رسول کے سے تباہ و برباد ہوئے تم اگر اپنی بدذاتی سے باز نہ آؤگے تو تمھی
اسی طرح خراب و تباہ ہوؤگے ✦ مل ✦ تنبیہ ✦ اس مضمون کو پاک پروردگار نے کئی جاے ذکر فرمایا ہی اور جاے
حکم فرماتا ہی سیر کر کر عبرت پکڑنے کا جیسے کہ اس آیت مین قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُكَذِّبِينَ یعنی سیر کرو زمین مین پس دیکھو کہ کیونکر ہوا انجام کار ڈرانے گیون کا مقصود یہ ہی کہ اورون کی بدحالی
دیکھکر اپنا حال درست کرو تم بھی ویسی خرابی مین نہ گرفتار ہو جاؤ اور اس نیت سے باستقبال امر الٰہی کے سیر کرنی بہتر ان مکانون کی
عجب چیز ہی لوگ سیر تماشون کے لیے دور دور از راہ طے کر جاتے ہین اور ایسی سیر سے غافل ہین اس سے دنیا کی فنا اور مکار دل
مین جمتی ہی اور رجوع دار آخرت کی طرف حاصل ہوتی ہی چنانچہ اسی مضمون کو عاجز نے ان اشعار مین باندھا ہی نظم

جا سیر ذرا کر جو مکانات ہین اُجڑے — کیا ہو گئے جنکے تھے بہت خادم و لالا
بستے ہوئے رہتی تھین بہ اطلس و دولا — رہتین تھین بڑ مین جلیلین جن غرفون کے آگے
وہ تیرے چمن سیر کے باغ اب ہین کہان ہی — بلبل نہ وہان ہیگی نہ گل ہیگا نہ لالا
کچھ بھی ہی نشان اونکا کہان فوج و رسالا — کرتے تھے جو دعوی کہ یہ ہی ملک ہمارا
ہرگز نہ سمجھتے تھے کہ محتالہ دنیا — جوبن کو بلا دیوے گی بھر زہر کا پیالا
سب چھوڑ گئے کچھ نہ لیا زیور و کالا — اس عمر کے گلشن مین خزان آگئی تیرے
جب تک کہ جوان تھا پی شہوت تھی ترنگ دو — پیری مین ہوئی اُٹھنے کی حرص وہ بالا
شرما تو ذرا بال ترے ہو گئے کالا — ہی قرب اجل سود عمل طول امل و اے
ہیہات صد افسوس صد افسوس صد افسوس — نقارہ ہوا کوچ کا محمل نہ سنبھالا
سوجے گی تجھے اوسکھڑی جب ہونگی یہ آنکھین — سوجے گی کبھی دین کی رہ مین کو نی چالا
کھلیا رہینگی آنکھین جو پڑیگا تجھے پالا — اب مرگ سے اور گور و قیامت سے ہی غافل
اب عذر گناہون کا بنایا ہی سنبھالا — کیا عذر گناہون سے ہوا جو رو ناہی سو رے
ایکدم نہوا اپنے گناہون سے تو نادم — کر توبہ زبان سے کہے پھر دل مین ہی لالا
کافی نہین ناداں کو نہ دفتر یہ رسالا — کیسے تجھے سمجھاؤن سمجھتا نہین عاجز
ہشیار کو اک حرف نصیحت ہی کفایت — مست نہ دیوانہ نہ مدہوش نہ بالا

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝

ع ۴ ۱۷

ف ۱ فوائد علامہ عثمانی رحمہ اللہ
ف ۲ فوائد علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ

اور اگر گرفتار کرتا خدا لوگون کو ساتھ سزا اوس چیز کے کہ کرتے ہین نچھوڑتا پشت زمین پر کسی جانور کو ولیکن وقوف رکھتا ہی
اونکو ایک وقت معین تک پس جب آویگا وقت مقرر اونکا تحقیق خدا ہی ساتھ بندون اپنے کے دیکھنے والا + فتح +
اور اگر پکڑ کرے اللہ لوگون کو اونکی کمائی پر نچھوڑے زمین کی پیٹھ پر ایک چلنے جلنے والا پر اونکو ڈھیل دیتا ہی ایک ٹھہرے ہوئے
وعدے تک پھر جب آیا اونکا وعدہ تو اللہ کی نگاہ مین ہین اوسکے سب بندے + مو + تفسیر + ساتھ اوس چیز کے
کہ کرتے ہین یعنی گناہ اور ذاتہ سے مراد ہی جاندار کہ چلتا ہی زمین پر یعنی اگر اللہ تعالی گرفت کرتا انکے گناہون پر تو کسیکو نچھوڑتا
اعمال بد کی شامت کے سبب جیسے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین ہوا کہ ہلاک کیا اللہ تعالی نے اوس چیز کو کہ زمین کی
پشت پر تھی لیکن جو کہ کشتی نوح علیہ السلام مین تھے وہی بچ رہے لیکن شان غفور رحیمی کا ظہور ہی کہ انکو مہلت دے رکھی ہر ایک
وقت مقرر تک یعنی روز قیامت تک پھر وہ اپنے بندون یعنی اہل طاعت و معصیت کا حال دیکھنے والا ہی اوسپر کسیکی حقیقت اس
کی پوشیدہ نہین ہی وہان ہر کسیکو جزا سزا ہوویگی + مل + معا + تنبیہ + سبحان اللہ عجب شان ہی اوسکی غفور رحیمی
کی کہ ہر وقت وہ نافرمانون کی خواہشون مین گرفتار رہین اور پھر وہ درگذر فرماتا ہی اور رحم سے نالائقون کی پرورش کرتا ہی جو کوئی کسی
احسان کرتا ہی اوسکو تو کر رکھتا ہی تھوڑے سے مشاہرے کو تو کیا کیا اغماض کرتا ہی اوسپر اور ذرہ سے قصورسے مرتون خفا
رہتا ہی وہ رب العلمین کیا کیا انعام کرتا ہی پھر یہ شان بے نیازی کا ظہور ہی کہ اور نعمتون پر نعمتین دیتا چلا جاتا ہی اور کچھ
خیال نہین فرماتا ہماری تقصیرات پر حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک چادر اوڑھے
ہوئے اور اوسکے ہاتھ مین کچھ تھا کہ اوسپر چادر لپیٹ رکھی تھی پس عرض کیا اوسنے کہ یا رسول اللہ مین گذرا تھا ایک درختون کے
بن پر پس سنین مینے اوسمین آوازین پرندجانورکے بچون کی پس پکڑ لیا مینے اونکو اور رکھ لیا مینے اونکو اپنی چادر مین پس
آئی ماں اونکی اور میرے سر کے گرد پھرنے لگی پس کھول دیا مینے اوسکے لیے اون بچون کو پس آگری وہ اوپر لپیٹ لیا مینے
اون بچون کو مان سمیت اپنی چادر مین پس وہ بچے مین میرے پاس فرمایا آنحضرت صلعم نے رکھ تو دے انکو پس رکھدیا اوسنے اونکو اور مان
بچون کی جدا نہوئی اوسنے ساتھ ہی لگی رہی انکے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا تعجب کرتے ہو تم بسبب رحم کرنے بچون کی ماں کے
اپنے بچون پر پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے البتہ اللہ بہت رحم کرنے والا ہی اپنے بندون پر بنسبت رحم کرنے
ان بچون کی ماں کے اپنے بچون پر پس بھیجا انکو اور رکھدے انکو جہان سے لیا ہی تو نے انکو اور مان انکی انکے ساتھ ہو پس پھر اوہ
شخص نے کہا تو انکو انتہی صدق اللہ و صدق الرسول ایسا ہی وہ ارحم الراحمین ہی اور اکثر کیا ٹھکانا ہمارا اور اس سے زیادہ آخر مین
اوسکی رحمت کے امیدوار ہین چنانچہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ اللہ کے لیے
سو رحمتین ہین اوتاری ہی اون مین سے ایک رحمت درمیان جن و انس اور چارپایون و حشرات الارض کے پس بسبب
اوسی ایک رحمت کے آپسمین مہربانی کرتے ہین اور بسبب اوسی کے آپسمین رحم کرتے ہین اور بسبب اوسی کے شفقت کرتا
ہی وحشی اپنے بچون پر اور روکے رہے دین ہین اللہ نے ایک کم سو رحمتین کہ رحم کریگا ساتھ اونکے اپنے بندون پر روز قیامت کے یہ حدیث
بخاری مسلم کی ہی اور پہلی ابوداود کی لیکن ان حدیثون کو دیکھکر کوئی بالکل نڈر بھی نہوجاے کہ وہ شان قہاری جبارکی بھی
رکھتا ہی اسی لیے کہا گیا ہی الایمان بین الخوف والرجاء یعنی ایمان درمیان مین ہی خوف و رجا کے ڈرتا بھی رہے
اوس سے اور امیدوار بھی

سورۃ یٰسٓ مکیۃ وھی ثلث وثمانون ایۃ وخمسۃ رکوعات

سورۂ یٰسٓ مکی ہی اور آیتین اسمین ۸۳ ہین اور کلمات سات سو ستائیس ۷۲۷ اور حروف تین ہزار اور رکوع پانچ اور یہ نام اسکا اس لیے رکھا گیا کہ سرے ہی پر اسکے لفظ یٰسٓ کا مذکور ہی اور نزول اسکا بعد سورۂ جن کے ہی اور بعد سورۂ فاطر کے یہ اس لیے لکھی گئی کہ جب کہ ہوا سورۂ فاطر مین قول اللہ تعالی کا وَجَآءَكُمُ النَّذِيرُ اور قول اللہ تعالی کا وَاَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيرٌ تا قول اوسکے فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيرٌ اور مراد نذیر سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور کافرون نے اونسے روگردانی کی اور جھٹلایا اونکو پس شروع کی یہ سورت ساتھ قسمون کے اوپر صحت رسالت اونکی کے اور اوپر اسکے کہ وہ صراط مستقیم پر ہین پھر آگے فرمایا لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ اور یہ وجہ اتصال کی ظاہر ہی تو اور یہ وجہ ہی کہ سورۂ فاطر مین ہی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى اور سورۂ یٰسٓ مین ہی وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ دو آیتین اور یہ وجہ فراخ تر اور وضح تر اور یہ وجہ ہی کہ فاطر مین ہی وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ اور یٰسٓ مین ہی وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ یہ کئی آیتین ہین کہ نشانیان اوسکی قدرت کی تفصیل سے انمین مذکور ہین اور اس سورۂ مبارک کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف مین انس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کے لیے دل ہی اور دل قرآن کا یٰسٓ ہی اور جسنے پڑھی یٰسٓ لکھتا ہو اللہ تعالی اوسکے لیے بسبب پڑھنے اوسکے کے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰسٓ رات کو واسطے طلب رضامندی اللہ تعالی کے بخشے گئے واسطے اوسکے گناہ اوس رات مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰسٓ گویا پڑھا قرآن دس بار اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے سنی سورۂ یٰسٓ برابر کی گئی واسطے اوسکے یعنی ثواب اوسکا برابر کیا گیا تصدق کرنے بیس دینار کے اللہ کی راہ مین اور جسنے پڑھا اوسکو برابر کی گئی واسطے اوسکے بیس حج کے اور جسنے لکھا اوسکو اور پیا اوسکو داخل کیے گئے لوسکے دل مین ہزار یقین اور ہزار نور اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور ہزار رزق اور دور کیے گئے اوس سے تمام بغض و کینے اور بیماریان اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہون مین کہ یٰسٓ ہیچ دل ہر انسان کے ہو امت میری مین سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص سورۂ یٰسٓ پڑھے پر ہر رات پھر مرا شہید اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰسٓ اول روز مین روان کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا جسنے پڑھی یٰسٓ وقت صبح کے دیا گیا آسانی و فراغی اوس دن کی شام تک اور جسنے پڑھا اوسکو رات مین دیا گیا آسانی و فراغی اوس رات کی صبح تک اور فرمایا نہین ہی کوئی میت کہ پڑھی جاوے اوسکے پاس یٰسٓ مگر کہ آسانی کرتا ہی اللہ اوسپر اوقلا پے سے کہ کبار تابعین سے ہین روایت ہی کہ کہا جو کوئی پڑھے یٰسٓ مغفرت کیجاوے اوسکے لیے اور جو کوئی پڑھے اوسکو اس حال مین کہ وہ بھوکا ہو سیر ہو اور جو کوئی پڑھے اوسکو اس حال مین کہ وہ راہ بھولا ہوا ہو راہ پاوے اور جو کوئی پڑھے اوسکو اس حال مین کہ کوئی چیز اوسکی جاتی رہی ہو یا لیوے اوسکو اور جو کوئی پڑھے اوسکو وقت کھانے کے گرمی ڈرتا ہو قلت اوسکی سے کفایت کرے اوسکو اور جو کوئی پڑھے اوسکو نزدیک میت کے یعنی قریب المرگ کے یا میت حقیقی کے آسانی کیجاوے اوسپر اور جو کوئی پڑھے اوسکو نزدیک عورت کے کہ دشوار ہو بچے کا ہونا اوسپر آسانی کیجاوے اوسپر اور جو کوئی پڑھے اوسکو پس گویا کہ پڑھا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کے لیے دل ہی اور قرآن کا دل یٰسٓ ہی روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے ابی جعفر محمد بیٹے علی یعنی امام زین العابدین رض سے کہ کہا جو شخص پاوے اپنے دل مین سختی یعنی سنگدلی پس چاہیے کہ لکھے یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ایک پیالے مین ساتھ زعفران کے پھر پی لے اوسکو اور پڑھی جاوے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ق والقرآن المجید اور یٰسٓ والقرآن الحکیم صبح کی نماز مین اور عمار بن یاسر پڑھا کرتے تھے یٰسٓ ہمیشہ مین منبر پر کہا یحییٰ بن کثیر نے کہ جسنے پڑھی یٰسٓ وقت صبح کے ہمیشہ رہتا ہی خوشی مین شام تک اور جسنے پڑھی یٰسٓ وقت شام کے ہمیشہ رہتا ہی خوشی مین صبح تک خبر دی ہمکو اوسنے کہ تجربہ کیا ہو اسکا اور کہا یٰسٓ دل ہی قرآن کا پڑھی یٰسٓ سعید بن جبیر نے ایک شخص محمون پر یٰسٓ اچھا ہو گیا وہ اور روایت کی ابو الشیخ نے کتاب عصمت مین محمد بن سہل عسکری سے اونھون نے محمد بن عبید اللہ بن محمد بن عمرو دباغ سے اونھون نے اپنے باپ سے کہ کہا چلا مین ایک راہ مین کہ اوسمین غول یا بیابانی یعنی بہتے تھے پس نگہان دیکھا ایک عورت کو کہ سر نگے کپڑے پہنے ہوئے تختہ پر بیٹھی ہی اور قندیلین روشن ہین اور وہ بلاتی ہی مجکو یٰسٓ جب دیکھا اسنے یہ شروع کی پہنے یٰسٓ پڑھنی پس سمجھ گئین قندیلین اوسکی اور وہ کہتی تھی اے بندۂ خدا کیا کیا تو نے ساتھ میرے اے بندۂ خدا کیا کیا تو نے ساتھ میرے پس سالم رہا مین اوس سے کہا مسافری نے پس پوچھے مجکو کچھ قسم دیتا ہون مطلب کے سلطان سے یا دشمن سے مگر کہ پڑھو تم یٰسٓ پس دو دفعہ کیا جاوے گا تمسے ساتھ برکت اسکی کے جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے صبح کو سورۂ یٰسٓ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی زیارت کرے اپنے مان باپ کے قبری یا ایک کی اون دونون سے بیچ رہتے مین پھر پڑھے اوسکے پاس اوس نختا ہی اللہ واسطے اوسکے گناہ بقدر شمار ہر حرف کے اوس سے اور حفظ کے لیے بھی پڑھنا اسکا بہت مجرب ہی کہ چار رکعت پڑھے شب جمعہ مین پہلی رکعت مین سبع مرۃ فاتحہ اور یٰسٓ پڑھے جنانچہ وہ ساری ترکیب حصین حصین مین مذکور ہوا اور مفصل شرح حصن حصین مین تفصیل سے لکھی گئی ہی ✤ تناسق الدرر فی تناسب السور ✤ ذر منثور ✤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰسٓ ۝ والقرآن الحکیم ۝

قسم قرآن باحکمت کی ✤ فتح ✤ قسم ہی اس بچے قرآن کی ✤ مو ✤ تفسیر ✤ بیچ معنی یٰسٓ کے اقوال بہت ہین بعضے علمانے تو کہا ہی کہ یہ مثل اور مقطعات کے اسرار غیب سے ہی کہ سوائے خدا اور رسول کے کسیکو اوسکی اطلاع نہین اور بعضے علما کہتے ہین کہ نام قرآن یا سورت کا ہی اور ابن عباس سے ہی کہ معنی اسکے یا انسان ہین بیچ لغت طے کے اور ابن حنفیہ سے ہی یا محمد در حدیث مین آیا ہی اللہ تعالی نے نام رکھے ہین اور ذکر کیے نام میرے قرآن مین سات نام محمد و احمد اور طٰہٰ اور یٰسٓ اور مزمل و مدثر اور عبد اللہ اور بعضون نے کہا معنی یٰسٓ کے ہین یا سید اور بعضون نے کہا یا سید البشر اور بعضون نے کہا یا رجل اور بعضون نے ایک قول کے نام خدائے تعالی کا ہی ✤ مل ✤ بحر ✤

انک لمن المرسلین ۝ علی صراط مستقیم ۝

تحقیق تو پیغمبرون مین سے ہی راہ سیدھی پر ✤ فتح ✤ تو تحقیق ہی بھیجے ہوون سے اور پر سیدھی راہ کے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ انک لمن المرسلین جواب ہی قسم کا اور یہ رد ہی کفار پر جسوقت کہا اونھون نے کہ نہین ہی تو رسول ✤ مد ✤

تنزیل العزیز الرحیم ۝ لتنذر قوما ما انذر اٰباؤھم فھم غفلون ۝

اور کہتا ہون بھیجنا غالب مہربان کا تاڈرائے تو اوس قوم کو کہ نہ ڈرائے نہین گئے ہین باپ اونکے پس وہ غافل ہین یعنی اولاد اسمعیل مین کوئی پیغمبر نہین بھیجا گیا تھا ✤ فتح ✤ اوتارا زبردست رحم والے نے کہ تو ڈرائے ایک لوگون کو کہ ڈر نہین سنایا اونکے باپ دادون نے سو وہ بیخبر ہین بیخبر ✤ مو ✤

لقد حق القول علی اکثرھم فھم لا یؤمنون ۝

البتہ ثابت ہوا وعدہ عذاب کا اوپر اکثر اونکے کے پس وہ ایمان نہین لاتے ✤ فتح ✤ ثابت ہو چکی ہی بات اون بہتون پر

سو وہ نہ مانیں گے ✦ **موضح تفسیر** ✦ ثابت ہو چکی ہی بات مراد بات سے یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یعنی البتہ بھریں گے ہم جہنم کو جنات اور آدمیوں سے سب سے یعنی متعلق ہوا ہی ساتھ اونکے یہ قول اور ثابت ہوا ہی اونپر اور واجب ہوا ہی اسلیے کہ یہ اون لوگون مین سے ہین کہ جان لیا ہی اللہ تعالیٰ نے کہ وہ کفر پر مرینگے پھر مثال بتا ئی اونکے کفر پر اڑے رہنے کی اور راہ پر نہ آنے کی ساتھ اسطرح کے کہ ٹھہرایا اونکو مانند مطوق کے بگردنون سر اوٹھائے ہوؤن کے یعنے اس بات کے کہ نہین التفات کرتے ہین وہ طرف حق کے اور نہین پہنچتے ہین گردنین اپنی اوسکی طرف اور نہین جھکاتے ہین سر اپنے اوسکے لیے اور ٹھہرایا اونکو مانند اونکے کہ واقع ہون درمیان دو دیوارون کے نہ دیکھتے ہون اونکی وہ چیز کو کہ آگے اونکے ہو اور اوس چیز کو کہ پیچھے اونکے ہو بیچ اسکے کہ نہین تامل کرتے ہین اور نہ دل کی بینائی رکھتے ہین اور وہ اندھے ہین نظر کرنے سے اللہ کی آیتون مین ساتھ قول اپنے کے اِنَّا جَعَلْنَا الخ ✦ **ملا**

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝

تحقیق کیے ہمنے بیچ گردنون اونکی کے طوق پس وہ طوق ٹھوڑیون تک ہین پس وہ سر اونچے کرے ہین ✦ **فتح** ✦ ہمنے ڈالے ہین اونکی گردنون مین طوق سو وہ ہین ٹھوڑیون تک پھر اونکے سر بالا ہو رہے ہین ✦ **موضح تفسیر** ✦ پس وہ ٹھوڑیون تک ہین معنی اسکے یہ ہین کہ پس طوق پہونچنے والے ہوتے ہین ٹھوڑیون تک پس وہ سر اونچے کرے ہے ہین طوق بگردن کا سر اونچا اسلیے رہتا ہی کہ طوق مین ایک حلقہ ہوتا ہی ٹھوڑی کے نیچے اوسمین سے ایک کیل نکلی ہوئی ہوتی ہی اور وہ ٹھوڑی تک پہونچتی ہی کہ سر کو نیچا نہین ہونے دیتی پس ہمیشہ سر اونچا ہی رہتا ہی ✦ **ملا** ✦ یعنی بسبب کثرت طوقون کے سر نیچے نہین کر سکتے ہین اور معالم مین لکھا ہی کہ مراد یہ ہی کہ ہاتھ اونکے چونکہ گردن کے ساتھ ملا کر طوق ڈالے گئے ہین اونچا اونھا رکھا ہی اونکے طوقون نے اونکی ٹھوڑیون کو اور سرون کو پس اونکے سر اونچے رہے ہین بسبب اونچے ہونے طوقون کے اور جھکا نہین سکتے ہین اونکو کہا اہل معانی نے کہ یہ تمثیل ہی باز رکھنے خدا کی مشرکون کو ایمان سے بسبب موانع اوسکے کے بسبب علم ازلی کے کہ جانا اور مقدر کیا تھا کہ یہ ایمان نہین لانے کے اور نہین تھا وہان طوق بلکہ مراد یہ ہی کہ باز رکھا ہمنے اونکو ایمان سے بسبب موانع کے پس گردانا اغلال کو مثل اسکے یہ آیت وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ کے کہا بعضون نے کہ نزول اس آیت کا بیچ حق ابوجہل اور ایک شخص کے بنی مخزوم مین سے ہی قصہ اونکا یہ ہی کہ ابوجہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر محمد کو نماز مین دیکھونگا تو سر اوسکا توڑ ڈالونگا دوسرے روز دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ایک پتھر اوٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جب پتھر ہاتھ مین لیکر اوٹھایا تو سر ہاتھ اوسکا اوسکی گردن مین طوق ہو گیا اور پتھر اوسکے ہاتھ مین چسپا رہا اور ہی حال سے اپنے یارون کے پاس پھر کر آیا اور اوس حال کی خبر دی اوسوقت وہ پتھر اوسکے ہاتھ سے گرا ایک شخص نے بنی مخزوم مین سے کہا کہ مین مخزوم کو اس پتھر سے جا کر مارتا ہون اور اوس پتھر کو اوٹھا کر آنحضرت کے پاس آیا دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہین چاہا کہ پتھر مارون نا بینا ہوا وہ قرأت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتا تھا اور آپ کو دیکھتا نہین تھا اپنے یارون کی طرف پھر کر آیا اونکو بھی نہ دیکھا آواز اونکی سنی کہ پوچھتے ہین کیا کیا تو نے اوسنے کہا کہ آواز اونکی سنتا تھا مین اور اونکو نہین دیکھتا تھا اور درمیان میرے اور اونکے ایک چیز مانند ہیئت اونٹ کے حائل ہوئی اور مجھکو اپنی دم سے روکتا تھا اگر اوسکے پاس ہوتا مین تو مجھکو کھا جاتا حق تعالیٰ نے یہ آیت اور اسکے بعد کی آیت اوسکے حق مین بھیجی بالجزم واللہ اعلم

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

اور بنائی ہمنے آگے انکے ایک دیوار اور پیچھے بیٹھا انکی کے ایک دیوار پس ڈھانکا ہمنے آنکھون انکی کو پس وہ نہین دیکھتے ہین یعنی حق کو مترجم کہتا ہی کہ یہ دونون آیتین تمثیل و تصویر ہین انکی نا امیدی کی پہچاننے حق سے + **فتح** + اور بنائی ہمنے انکے آگے دیوار اور انکے پیچھے دیوار پھر اوپر سے ڈھانک دیا سو انکو نہین سوجھتا + **مو** +

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

اور برابر ہی اونپر کہ ڈراوے تو اونکو یا نہ ڈراوے تو اونکو ایمان نہین لانے کے + **فتح** + اور برابر ہی تو نے اونکو ڈرایا یا نہ ڈرایا یقین نہین کرتے + **مو** + **تفسیر** + یعنی برابر ہی اونپر ڈرانا اور ترک کرنا اونکا اور معنی یہ ہین کہ جسکو ایسا گمراہ کیا ہی اللہ تعالی نے نہین نفع دیگا اوسکو ڈرانا منقول ہی کہ عمر بن عبد العزیز نے پڑھی یہ آیت اور پر غیلان قدری یعنی منکر تقدیر کے پس کہا اونسے کو یا کہ نہین پڑھا تھا مینے اسکو گواہ کرتا ہو تمہین جسکو کہ مینے توبہ کی اپنے قول سے باب قدر مین پس کہا عمر نے یا اللہ اگر یہ سچ کہتا ہی یہ تو توبہ قبول کر اسکی اور اگر جھوٹ کہتا ہی تو مسلط کر اسپر اوسکو کہ نہ رحم کرے اسپر پس پکڑا اوسکو ہشام بن عبد الملک نے دوسرے دن اور کاٹے ہاتھ اوسکے اور پانون اوسکے اور سولی دی اوسکو دمشق کے دروازے پر اور ابن عباس رضی سے منقول ہی کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر قرات پڑھتے تھے مسجد مین حتی کہ ایذا پائی اوس سے لوگون نے قریش مین سے یہان تک کہ اوٹھے آنحضرت کے پکڑنے کو پس ہاتھ اونکے اونکی گردنون کی طرف جمع کیے گئے اور وہ نابینا ہو گئے پس آئے آنحضرت کے پاس اور عرض کیا کہ قسم دیتے ہین ہم تمکو یا محمد اللہ کی اور قرابت کی اور کوئی ایسا بطن تھا بطون قریش مین سے کہ حضرت قرابت نرکھتے ہون اوسمین یعنی حضرت سے قرابت رکھتے تھے پس دعا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک کہ دور کی اللہ تعالی نے وہ علت اونسے پس نازل ہوئی یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ تا قولہ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ کہا ابن عباس رضی نے پس نہ مسلمان ہوا اوس جماعت مین سے کوئی اور دلائل بیہقی مین ابن عباس سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا کہا کہ کفار قریش نے سرکشی کی پس ڈھانکین ہمنے آنکھین اونکی پس وہ دیکھتے نہین تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تا کہ ایذا دین اور یہ قصہ یون تھا کہ کتنے ایک لوگون نے بنی مخزوم مین سے عہد کیا آپسمین آنحضرت کے قتل کرنیکا اونمین ابو جہل اور ولید بن مغیرہ بھی تھے پس جسوقت کہ آنحضرت کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے سنی اونھون نے قرات حضرت کی پس بھیجا اونھون نے آنحضرت کی طرف ولید بن مغیرہ کو آپ کے قتل کرنے کے لیے پس چلا وہ یہان تک کہ آیا اوس مکان مین کہ آنحضرت نماز پڑھ رہے تھے پس سنا تھا وہ قرات آنحضرت کی اور آپ کو دیکھتا نہین تھا پس پھر اولید اون کفار کی طرف اور آگاہ کیا اونکو اس باہرے سے پس آئے وہ آنحضرت کے پاس پس جبکہ پوہنچے وہ کفار اوس مکان کی طرف کہ جسمین آنحضرت نماز پڑھتے تھے سنی اونھون نے قرات آپ کی پس چلے وہ طرف آواز کے پس ناگہان اونکے پیچھے سے آواز آنے لگی پس چلے اودھر کی طرف پس سنتے تھے آواز کو وہان بھی اپنے پیچھے ہی سے پس پھرے وہ اور نہ پائی طرف آنحضرت کے راہ پس یہ ہی قول اللہ تعالی کا وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا الخ اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی کہ کہا جمع ہوئے قریش آنحضرت کے دروازے پر منتظر تھے آنحضرت کے نکلنے کے تا کہ ایذا دین آپ کو پس دشوار ہوا یہ امر حضرت پر پس لائے آپ کے پاس جبرئیل سورۂ یٰسین اور حکم کیا آپ کو نکلنے کا پس لی آنحضرت نے مٹھی مٹی کی اور نکلے پڑھتے ہوئے دس سورۂ یٰسین اور ڈالتے تھے مٹی اونکے سرون پر پس نہین دیکھا اونھون نے حضرت کو یہان تک کہ گذرے پس شروع کیا ہر ایک نے ٹٹولنا سر اپنے کا پس ہاتھا

مٹی اور آیا کوئی اونمین کا اور کہا کس چیز نے روکا ہی تمکو کہا اونھوں نے کہ انتظار کرتے ہین ہم محمد کا پس کہا اوسنے کہ تحقیق تمنے دیکھا ہی اونکو اندر مسجد کے کہا اونھون پس تحقیق سمجھ کیا تمنے ✤ مَنْ دَرْمِنْتُوْ ✤

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝

سوا اسکے نہین ہی کہ ڈراتا ہی تو اوس سیکو پیروی نصیحت کی کرے یعنی نہین نفع دیتا ہی ڈرانا تیرا مگر اوسکو کہ پیروی کرے قرآن کی اور ڈرے خدا سے غائبانہ یعنی ڈرے اللہ کے عذاب سے حالانکہ دیکھا نہین ہی اوسکو پس خوشخبری دے اوسکو ساتھ بخشش کے یعنی عفو گناہون کے اور ثواب بزرگ کے یعنی جنت کے ✤ فتح ✤ تو توڈر سناوے اوسکو جو چلے سمجھانے پر اور ڈرے رحمن سے بن دیکھے سو اوسکو دے خوشخبری معافی کی اور عزت کے نیگ کی ✤ مو ✤

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝

تحقیق ہم زندہ کرتے ہین مردون کو اور لکھتے ہین ہم جو کچھ کہ آگے بھیجا یعنی اعمال اچھے برے اور لکھتے ہین ہم نقش قدم اونکے اور ہر چیز کو گھیر رکھا ہی ہمنے بیچ کتاب ظاہر کے یعنی لوح محفوظ کے ✤ فتح ✤ ہم ہین جو جلاتے ہین مردے اور لکھتے ہین جو آگے بھیج چکے اور اونکے پیچھے نشان رہے اور ہر چیز گن لی ہی ہمنے ایک کھلی اصل کتاب مین ✤ تفسیر ✤ جو آگے بھیج چکے اپنے اعمال اور پیچھے رہے نشان اولاد اور عمارت اور رسم ڈالی نیک یا بد ✤ مو ✤ زندہ کرتے ہین ہم یعنی اوٹھاوینگے ہم اونکو بعد مرنے اونکے یا لکھتے ہین ہم اونکو شرک سے طرف ایمان کے اور آثار سے مراد ہین نشانیان اونکے مرنے کے بعد جیسے وتر خواہ نیک ہون جیسے علم کسیکو سکھا گیا یا کتاب تالیف کر گیا یا زمین وغیرہ وقف کر گیا خانقاہ یا مسجد بنا گیا یا بری جیسے بعضے ظالم کسی پر کچھ چٹی لگا دیتے ہین اور اسیطرح تمام طریقے نیک یا بد کہ جاری کیے جاوین اور مانند اسکے ہی قول اللہ تعالیٰ کا يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۝ یعنی خبر دیا ہمنے انسان اولاد انسان کو کہ ہم نے اوس چیز کے کہ آگے بھیجی یعنی اعمال اور پیچھے چھوڑی یعنی نشانیان مذکورہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی رواج دے اسلام مین طریقہ نیک کہ عمل کیا جاوے اوسپر بعد اوسکے ہوگا واسطے اوسکے ثواب اوسکا اور ثواب اون شخصون کا کہ عمل کیا اوسپر بغیر ناقص ہونے اجر اونکے سے کچھ اور جسنے رواج دیا اسلام مین طریقہ بد کر عمل کیا جاوے اوسپر بعد اوسکے ہوگا اوسپر گناہ اوسکا اور گناہ اونکا کہ چلیں ہے اوسپر پیچھے اوسکے بغیر اسکے کہ نقصان ہوگا ہون اونکے سے کچھ اور بعضون نے کہا کہ وہ آثار قدم رکھنے اونکے ہین طرف جمعے یا جماعون کے ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ کہا رہتے تھے بنو سلمہ دینے کی ایک جانب مین پس ارادہ کیا انتقال مکان کرنے کا قریب مسجد نبوی کے پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ پس بلایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ لکھے جاتے ہین نشان قدم تمہارے پھر پڑھی یہ آیت اور نہ پس چھوڑ دیا اونھون نے وہان سے اوٹھنا اور ابی موسیٰ سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت بڑا لوگون کا از روے ثواب کے نماز مین بعید تر اونکا پھر بعید تر اونکا پھر بعید تر اونکا ہی چلنے مین یعنی جنکی زیادہ دور سے چلکر آوے گا ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص کہ انتظار کرے نماز کا یہان تک کہ پڑھے اوسکو ساتھ امام کے بہت بڑا ہی ثواب مین اوس شخص سے کہ نماز پڑھتا ہی پھر سو رہتا ہی ابی بن کعب نے کہا کہ تھا ایک شخص نہین جانتا مین کسیکو اہل مدینے سے اہون بلد گون مین سے کہ نماز پڑھتے ہین قبلے کی طرف بہت دور رہنے والا مسجد سے اوس شخص سے پس ہوتا تھا وہ نماز مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا گیا اوس سے کہ اگر خریدے تو ہمارے کہ سوار ہووے تو اوسپر گرمی اور اندھیرے مین بہت

اوسنے کہا قسم اللہ کی نہیں خوش آتا مجکو کہ مکان میرا ملا ہو مسجد سے پس خبر دی گئی اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس پوچھا اوس سے سبب اسکا اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلیے پاس ہونا مکان کا میں نہیں چاہتا ہوں کہ نا لکھے جاویں نشان قدم میرے اور قدم میرے اور پھر آنا میرا اور متوجہ ہونا میرا اور پشت دینا میرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے تجکو جو کچھ کہ امید ثواب کی رکھتا ہی سب تجکو ملیگا معاند رمنقوٹ

تنبیہ اس سب سے یہ سمجھا گیا کہ سنت کی باتوں کے رواج دینے مین اور بدعتوں کے مٹانے مین بڑا فائدہ ہی اور سنت کے ترک کرنے مین اور بدعتوں کے جاری کرنے مین بہت ضرر ہی پس اسوقت مین عورت کا دوسرا نکاح کرنا سنت ہی اور اسکو عار جاننا بدعت و کفر اور ایسے ہی خرید و فروخت کرنی بذاتہ خود سنت ہی اور اسکو بُرا اور عار جاننا بتوسط سابق اور ان دونون باتون مین بھی اکثر لوگ بلکہ بعضے علما و مشائخ بھی گرفتار ہو رہے ہین اور ایسے ہی سنت سلام اور مصافحہ کی اور مانند انکے کی بہت سنتین متروک ہین کہ جو اوسکو اب رواج دے وہ بشارت ذکر مین داخل ہوا اور تعزیہ مینہدی سہرا کنگنا سنڈھا باندھن دار باندھنا بدھی ہیڑہ بہنانا یا چوٹی کسیکے نام کی رکھنی یا بچے کو فقیر یا مانون کا بنانا یا گنج بھر نا بچے کی سلامتی کے لیے یا ڈاڑھی کا سنڈانا یا بٹیون ہیر یون کا رکھنا اور مانند انکے کے یہ سب بدعات سیئہ ہین اور انکو نہ منانا حتی الوسع اپنے گھر اور دوستون مین سے ایک طرح کا آثار بد چھوڑ جانا ہی اور سبب داخل ہونے کا وعید مذکور مین اور ایسے ہی مسجد مین حاضر ہونا اور جماعت سے نماز ادا کرنی سنن ہدی سے ہی اور اسکا ترک کرنا علامت منافقون کی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی نکلا اپنے گھر سے باوضو طرف نماز فرض کے پس اجر اوسکا مانند اجر حاجی احرام باندھے ہوئے کے ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہی نماز تنہا پر ستائیس درجہ اور عبداللہ بن مسعود سے منقول ہی کہ کہا البتہ تحقیق دیکھا ہمنے اپنے کو اس حال مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا نماز باجماعت سے مگر منافق معلوم النفاق یا بیمار کامل اور خفیف بیماری والے کا یحال تھا کہ دو شخص دو طرف سے پکڑ کر لاتے تھے نماز کے لیے اور کہا ابن مسعود نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائین ہمکو سنن ہدی اور بلاشبہہ سنن ہدی سے ہی نماز پر جسمین اذان دی جاوے اور اقامت کہی جاوے پھر مسجد مین یعنی باجماعت پڑھنی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا ابن مسعود نے جسکو خوش لگے یہ کہ ملے اللہ تعالی سے فردا بے قیامت کو مسلمان یعنی کامل مسلمان پس چاہیے کہ محافظت کرے ان پانچون نمازون پر جسوقت کہ اذان دی جاوے ان نمازون کی یعنی جماعت سے پڑھے مسجد مین پس تحقیق اللہ نے ظاہر کیے تمھارے نبی کے لیے طریقے ہدایت کے اور تحقیق پانچون نمازین باجماعت مسجد مین پڑھنین سنن ہدی سے ہین اور اگر تمنے نماز پڑھی اپنے گھرون مین یعنی اگر یہ جماعت سے پڑھی جیسے کہ پڑھتا ہی یہ متخلف اپنے گھر مین البتہ چھوڑی تمنے سنت اپنے نبی کی اور جبکہ چھوڑے گے سنت اپنے نبی کی البتہ گمراہ ہوجاؤگے اور نہین گمراہ ہی شخص کہ نیکو کرے اچھی طرح پھر قصد کرے طرف مسجد کے ان مساجد مین سے مگر کہ لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے عوض ہر قدم کے کہ رکھتا ہی نیکی اور بلند کرتا ہی اوسکا بسبب قدم کے درجہ اور دور کرتا ہی اوس سے بسبب اوسکے گناہ اور البتہ دیکھا ہی ہمنے اپنے کو اس حال مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا اس نماز باجماعت سے مگر منافق معلوم النفاق اور تحقیق مومن مریض لایا جاتا تھا اوسکو اس طرح کہ وہ شخصون کے کندھون پر ہاتھ رکھے ہوتا یہان تک کھڑا کیا جاتا صف مین روایت کی یہ مسلم نے اور فرمایا آنحضرت نے اگر نہوتین گھرون مین عورتین اور ذریت تو اقامت کرتا مین نماز عشا کی اور حکم کرتا مین اپنے جوانون کو کہ جلادین جو کچھ کہ گھرون مین ہو آگ سے اور فرمایا آنحضرت نے کہ جسنے سنا اذان کو پس نہو جواب دیا اوسکا یعنی ساتھ قبول اور فعل کے پس نہین ہی نماز اوسکے لیے کہ عذر سے انتہی اور بہت سی روایتین آئی ہین جماعت کی فضیلت مین چنانچہ بعضی روایتین ہوسکتا ہی کہ بعضی اور پر گذری ہین اور یہ ایسی نعمت کو ہاتھ سے دینا اور سا نعمتون کے

لوگونمین گنے جاتا عمل سے کل ہی بعید ہی اور اسکے ترک کی عادت ڈالنی اور اسکو رواج دینا اپنے تابعین مین اور اپنے وقت کے لوگونمین اثار بد سے ہی اس جماعت کے ترک کی آفت مین بھی بہت لوگ پھنس رہے ہین حتی کہ بعضے اہل علم اور اکثر مشائخ بھی گرفتار ہین یہ جہاے جاہل و عوام جملے نے رہا کیا تعلیم و تعلم کا مشائخ نے فصیلہ کیا وظیفہ خوانی کا کہ رات کو وظیفے پڑھتے رہتے ہین بیدار رہتے ہین اس سبب سے جماعت کے لیے نہین پہونچ سکتے ہین کہ جو جماعت کا وقت ہوتا ہی وہی ہمارے سونے کا وقت ہوتا ہی یا وظیفے کا اور یہ بھی باقتضاے جہالت ہی اگر علم ہو تو اکید کرنی حضرت عمرؓ کی مدنظر رکھین کہ ایکبار حضرت عمرؓ نے نپایا سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز صبح مین اور حضرت عمر صبح کو گئے بازار کی طرف اور گھر سلیمان کا درمیان مین تھا مسجد اور بازار کے پس گذرے حضرت عمرؓ اور پوچھا کے کہ مان تھی سلیمان کی اور فرمایا اوسکو کہ نہین دیکھا مینے سلیمان کو صبح کی نماز مین پس کہا شفا نے کہ رات گذاری تھی اوسنے نماز پر پڑھتے یعنی تہجد کی پس غالب ہوئین اوسپر آنکھین اوسکی یعنی نیند غالب ہوئی آنکھ کھلی پس کہا حضرت عمرؓ نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت مین محبوب تر ہی مجھ طرف میرے اس سے کہ قیام کرون رات کو یعنی شب بیدار رہون انتہی اور قطع نظر اسکے جب جاگتے اور فارغ ہوتے ہین تب کب آتے ہین جہان در انام نوابی یا خانی یا شاہی کا لگا قید جمعہ و جماعت کی اوٹھ گئی معلوم نہین کہ عار آتی ہی غربا کے پاس کمترے رہنے سے یا اس جماعت کا کچھ وجود ہی نہین جانتے کہ عرسون اور میلون وغیرہ مین تو براہ دور و دراز جاوین سواریون پر چڑھ پھر کر اور نہ آوین تو محلے کی مسجدون مین نہ آوین عوام کا ربار ی آپ کو بگڑے انکو دیکھکر اونھون نے کہا کہ جب ایسے ایسے لوگ کہ بزرگ گنے جاتے ہین مسجدون مین نہ آئے تو ہم غریب کہ کاربار مین لگے رہتے ہین اگر نہ آوینگے تو کیا ہوگا یہ صحیف صَلُّوا وَاَصَلُّوا آپ بھی ڈوبے اور اورون کو بھی ڈبویا اگرچہ اس عاجز کا کہنا ناگوار تو گذریگا لیکن محض نظر النصح لکل مسلم کے عرض کیا گیا ہی کہ شاید بنظر انصاف قلب کی طرف متوجہ ہون اور حق بات خیال مین آجاوے اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم ۱۲ **احادیث مشکوۃ** ۱۲ اب آگے اون مشرکون کے سمجھانے کے لیے ایک قصہ بیان ہوتا ہی کہ دیکھو جیسے وہ لوگ نافرمانی اللہ و رسول کے سے تباہ ہوئے ویسے ہی تم ہوگے اگر اپنی بدذاتی سے باز نہ آؤگے

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۙ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝

اور بیان کرو واسطے انکے قصہ گاؤنکے رہنے والون کا جب آئے اوس گاؤن پر پیغامبر ✣ **فتح** ✣ اور بیان کرو اونکے واسطے ایک کہاوت لوگ اوس گاؤنکی جب آئے اوسمین بھیجے ہوئے ✣ **موضح تفسیر** ✣ بیان کرینی ذکر کرانکے لیے قصہ بعینہ قصہ گاؤن والون کا جب آئے اونپر پیغمبر یعنی بھیجے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آیا ہی کہ حضرت عیسےٰ نے دو شخصون کو اپنے حواریین مین سے کہ نام اونکا صادق اور صدوق تھا قریۂ انطاکیہ پر بھیجا تا لوگون کو حق کی طرف بلاوین اور سکھاوین بت پرست جب وہ قریب گاؤنکے پونہچے تو ایک بڈھے کو دیکھا کہ بکریان چرا رہا ہی اور نام اوسکا حبیب نجار تھا اوس سے اونھون نے سلام علیک کی اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو اونھون نے کہا کہ ہم رسول عیسیٰ کے ہین تمکو تمھارے بت کی پرستش سے خدا کی عبادت کی طرف بلاتے ہین ہم اوس بڈھے نے کہا کہ کچھ دلیل اپنے دعوے پر رکھتے ہو اونھون نے کہا ہان رکھتے ہین بیمارون کو شفا دیتے ہین ہم اور کوڑھی اور اندھے کو بھلا چنگا اور بینا کر دیتے ہین یعنی اللہ تعالی سے دعا کرتے ہین وہ علتون مذکورہ کو دفع کر دیتا ہی اوس بڈھے نے کہا اچھا کہ میرا بیٹا سالہا سال سے بیمار ہی اور اطبا و اوسکے معالجے سے عاجز آئے ہین اگر تم اوسکو اچھا کر دو تو تمھارے خدا پر ایمان لاوین ہم پس اونکو اپنے بیٹے کے سرہانے لے گیا اور اونھون نے دعا کی اور ہاتھ اوسکے بیٹے پر پھیرا حق تعالی نے اوسکو شفا دی اور یہ خبر اوس گاؤنمین شائع ہوئی اور بہت بیمارون نے اون دونون رسولون

کے ہاتھ سے شفا پائی اور وہ بڈھا مسلمان ہوا اور یہی تھا کہ چھ سو برس پہلے ہمارے پیغمبر پر ایمان لایا بن دیکھے اور ایک سابقین فی الاسلام سے اور لقب ساتھ صاحب یٰسٓ کے ہی غرض کہ جب یہ خبر اون دو رسولون عیسیٰ کی انطاکیہ مین منتشر ہوئی اور وہان کے رہنے والون مین سے بہت سے انکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور یہ خبر پونہچی وہان کے بادشاہ کو کہ لطیس نام رکھتا تھا اور روم کے بادشاہون مین سے تھا اور بت پرست تھا تو اونکو اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ تم کون ہو اونھون نے کہا کہ ہم رسول عیسیٰ کے ہین بادشاہ نے کہا کیون آئے ہو کہا تو کہ تمکو خدا کی عبادت کی طرف بلاوین اور بت پرستی سے باز رکھین اوسنے کہا کہ سوائے معبودون ہمارے کے یعنی بتون کے کوئی اور معبود بھی ہی اونھون نے کہا کہ ہان ہی جو کہ خالق تیرا ہی اور تیرے معبودون کا بھی اوس بادشاہ نے اون دونون رسولون کو قید خانے مین مقید کیا اور ہر ایک کو سو کوڑے مارے اور جب یہ خبر حضرت عیسیٰؑ کو پونہچی تو اپنے حواریون کے سردار شمعون نام کو اونکی مدد کے لیے بھیجا شمعون نے انطاکیہ مین آکر بادشاہ کے خاص لوگون سے آشنائی پیدا کی حتی کہ شدہ شدہ بادشاہ کے آگے گئے اور از راہ دانشمندی و حکمت کے ایسے مقرب بادشاہ کے ہوئے کہ بادشاہ بغیر مشورے اونکے کچھ کام نہین کرتا تھا ایک روز شمعون نے بادشاہ سے پوچھا کہ ہمنے سنا ہی کہ دو مسافر اون کو تونے قید خانے مین کھا ہی سب اسکا کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ وہ دعوی کرتے ہین کہ سوائے بتون تمھارے کے کوئی اور خدا ہی شمعون نے تعجب کر کے کہا کہ ہمنے اپنے فکرون مین کو اونکو ہمارے آگے حاضر کرین تو ہم بھی اونکے حال و مقال پر مطلع ہوین بادشاہ نے اونکے حاضر کرنے کا حکم کیا جب وہ آئے اور شمعون کو دیکھا تو خوش ہوئے اور خاطر جمع سے بیٹھے شمعون نے پوچھا کہ تمکو کسنے بھیجا ہی اونھون نے کہا اوس اللہ نے بھیجا ہی کہ پیدا کیا اوسنے ہر چیز کو اور رزق دیا ہر زندے کو پس کہا شمعون نے کہ وصف بیان کرو اوسکا اونھون نے مختصر بیان کرو اونھون نے کہا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ یعنی کرتا ہی وہ جو کچھ چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو کچھ ارادہ کرتا ہی شمعون نے کہا اونکو کہ خدا تمھارا کیا قدرت رکھتا ہی اونھون نے کہا کہ نابینا کو بینا کرتا ہی شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ ایک نابینا کو حاضر کرین اور اون دونون رسولون کو کہا کہ اسکو بینا کرو اونھون نے دعا کی فی الحال بینا ہوا اور ایک روایت مین بدلے پہلی عبارت کے یون ہی کہ شمعون نے کہا کہ کیا ہی نشانی تمھاری یعنی تمھاری حقیت کی اونھون نے کہا کہ جو کچھ آرزو ہو بادشاہ کی وہ کر سکتے ہین ہم پس بلایا بادشاہ نے ایک لڑکے نابینا کو پس دعا کی اونھون نے اللہ سے پس بینا ہوا وہ لڑکا شمعون نے کہا کہ اے بادشاہ اگر تو اپنے معبودون سے مانگے کہ کرین مانند اسکے تو ہو شرف تیرے لیے اور تیرے معبودون کے لیے پس بادشاہ نے آہستہ سے ساتھ شمعون کے کہا کہ مجکو تجسے پردہ نہین ہی ہمارے معبود تو نہ کچھ دیکھتے ہین اور نہ سنتے ہین اور نہ جانتے ہین اور نہ ضرر پونہچا سکتے ہین اور نہ نفع اور کسی چیز پر قادر نہین ہین شمعون نے پھر اون رسولون سے کہا کہ خدا تمھارا اور کیا قدرت رکھتا ہی اونھون نے کہا کہ مردے کو زندہ کرتا ہی شمعون نے کہا کہ اگر خدا تمھارا یہ کام کرے تو ہم سب تمھارے خدا پر اور تم پر ایمان لاوین اور سات روز کے مردے کو اونکے سامنے لائے اون دونون نے خدا تعالی سے دعا کی اور شمعون دل مین دعا کرتے تھے وہ مردہ زندہ ہو کر اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ مین داخل کیا گیا آگ کے سات لاون مین بیسبب اسکے کہ مین مرا شرک پر اور کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مین ڈرانا ہون تمکو اوس چیز سے کہ تم اوسمین ہو پس ایمان لاؤ اور یہ دونون رسول سچے ہین اور کہا اوسنے کہ کھولے گئے دروازے آسمان کے پس دیکھا اپنے ایک جوان[1] خوبصورت کو کہ شفاعت کرتا ہی ان تینون کے لیے بادشاہ نے کہا کنکے لیے کہا اوس مردے نے کہ شمعون کے لیے اور ان دونون رسولون کے لیے پس بادشاہ متعجب ہوا اور شمعون نے جب جانا کہ میری بات نے اثر کیا بادشاہ کے دل مین تو اوسکو حقیقت حال کی خبر دی اور نصیحت کی اوسکو ایمان کے لانے کی پس

[1] شاید اوہی جوان ہے جس کو عیسیٰ نے زندہ کیا تھا منہ

بادشاہ اور بعضے لوگ ایمان لائے اور بعضے کافر رہے اور کافروں نے قصد کیا بادشاہ کے اور مومنوں کے قتل کرنے کا پس حبیب نجار کو جب خبر قصد قتل انکے کی پونہچی تو وہ بھی اپنے مکان سے کہ شہر کے کنارے پر تھا متوجہ انکی طرف ہوا اور انلوگ اسلام کیا اور اپنی قوم کو دعوت اسلام کی طرف کی لوگون نے انکا کہنا نمانا اور انکو شہید کیا پھر جبرئیل نے ایک چیخ ماری کہ کافر ہلاک ہوگئے چنانچہ آیات آیندہ مین یہ قصہ مذکور ہی + مد + بحر +

إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ ○

اوسوقت کہ بھیجا ہمنے طرف انکے یعنی گانوں والون کے دو شخصون کو پس جھٹلایا گانوں والون نے اونکو پس قوت دی ہمنے ساتھ تیسرے کے پس تینون نے کہا یعنی گانوں والون سے کہ تحقیق ہم طرف تمھارے بھیجے گئے ہین + فتح + جب بھیجے ہمنے اونکی طرف دو تو اونکو جھٹلایا پھر ہمنے زور دیا تیسرے سے تب کہا ہم تمھاری طرف آئے ہین بھیجے + تفسیر + یہ شہر تھا انطاکیہ حضرت عیسیٰ کے دو یا روہان پونہچے شہر والون نے ٹال دیے پھر تیسرے یار بھی پونہچے تیسرے بڑے یار تھے + مو + نسبت بھیجنے کی خدا تعالی نے اپنی طرف کی باوجودیکہ وہ رسول بھیجے ہوئے عیسے کے تھے اسلیے کہ فعل پیغمبر کا سوا امر الہی کے نہین ہوتا ہی اور مراد دوسے وہی صادق اور صدوق ہین اور یقولے یحیی اور یونس و تیسرے شمعون او یقولے سلوم اور شمور قول اول ہی ہی + بحر +

قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ○

کہا گانوں والون نے نہین ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے اور نہین بھیجا خدا نے کچھ یعنی وحی اور نہین ہو تم مگر دروغ گو + فتح + وہ بولے تم بھی انسان ہو جیسے ہم اور رحمن نے کچھ نہین اوتارا تم سارا جھوٹھ کہتے ہو + مو +

قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ○ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○

کہا رسولون نے کہ پروردگار ہمارا جانتا ہی کہ تحقیق ہم طرف تمھارے بھیجے گئے ہین اور نہین ہی ہمپر مگر پہونچانا ظاہر + فتح + کہا ہمارا رب جانتا ہی ہم بیشک تمھاری طرف بھیجے آئے ہین اور ہمارا ذمہ یہی ہی پونہچا دینا کھولکر + مو + تفسیر + یعنی ساتھ دلیلون واضحہ کے کہ اونسے ثابت ہو سچا ہونا پیغام کا اور وہ بنا کرنا اندھے کا اور چنگا کرنا کوڑھی کا اور بیمار کا اور زندہ کرنا میت کا ہی + جلالین + مد +

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

کہا اونھون نے کہ تحقیق ہمنے شگون بد لیا ساتھ تمھارے اگر نہ باز رہوگے البتہ سنگسار کرینگے ہم تمکو اور البتہ پونہچیگا تمکو ہماری طرف سے عذاب درد دینے والا + فتح + بولے ہمنے نامبارک دیکھا تمکو اگر تم نہ چھوڑوگے تو ہم تمکو سنگسار کرینگے اور تمکو لگے گی ہمارے ہاتھ سے دکھ کی مار + مو + تفسیر + شگون بد لیا اور وہ یہ تھا کہ اونھون نے نکروہ رکھا رسولون کے دین کو اور نفرت کی اوس سے اونکے نفسون نے اور عادت جاہلون کی یہ ہی کہ یمن یعنی سبار کی لیتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ مائل ہوتے ہین طرف اوسکے اور قبول کرتے ہین اوسکو طبیعتین اونکی اور بدشگونی لیتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ نفرت کرتے ہین اوس سے اور مکروہ جانتے ہین اوسکو پس اگر پہونچی اونکو بھلائی یا نعمت تو کہتے ہین کہ یہ بلا اسکی نحوست سے پونہچی اور نعمت اوسکی برکت سے اور بعضون نے کہا کہ سینہ نہ برسا تھا اون ایام مین اونھون نے کہا کہ جب سے تم اس گانو مین آئے ہو پونہچی ہی یہ مصیبت ہمکو تمھاری نحوست سے کہ مینہ برستا نہین اور زراعت ہماری خشک ہوگئی پھر اگر نماز رہوگے یعنی اپنی اس گفتگو سے تو مار ڈالینگے ہم تمکو یا ہاتھ دینگے تمکو یا برا بھلا کہینگے ہم + مد +

لا اکثر ہم من الخ ۱۲ منہ
۲ قولہ اسکو الخ ۱۲ منہ
قولہ اسناد الی بالعلم دون الاول الخ ۱۲ منہ
۳ یعنی

قَالُوا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝

کہا اونھوں نے کہ شگون بد تمھارا ہمراہ تمھارے ہے کیا اگر نصیحت دیے جاتے ہو تم اوپر شگون بد کے حمل کرتے ہو تم بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکلنے والی ۞ **فتح** ۞ کہنے لگے تمھاری نامبارکی تمھارے ساتھ ہے کیا اس سے کہ تمکو سمجھایا گیا کوئی نہین بلکہ تم لوگ ہو کہ حد پر نہین رہتے ۞ **تفسیر** ۞ شاید کفر کی شامت سے قحط ہوا ہوگا اوسکو نامبارکی سمجھے یا آپسمین اختلاف ہو کسیسے مانا کسیسے نہ مانا اوسکو کہا ہر طرح شامت وتحسین کی ہے ۞ **مو** ۞ شگون بد تمھارا یعنی سبب تمھاری بدبختی کا تمھارے ساتھ ہے اور وہ کفر ہے کہ اوسکی شامت سے قحط وغیرہ مین گرفتار ہوئے ایک قوم ہو حد سے نکلنے والی نافرمانی مین پس اس سبب سے آئی ہے تمپر سختی نہ اللہ کے رسولون کے سبب سے اور نہ اونکی نصیحت کرنے سے یہ معنی ہین کہ بلکہ تم حد سے نکلنے والے ہو اپنی گمراہی مین کہ نسبت نحوست کی کرتے ہو اونکی طرف کہ واجب ہی بابرکت سمجھنا اونکو اور برکت حاصل کرنی اونکی کہ وہ رسول اللہ کے ہین ۞ **ل** ۞

تنبیہ ۞ اس آیت کریمہ سے یہ بات سمجھی گئی کہ نحوست و بدشگنی کسیکے قدم سے یا آواز وغیرہ سے نہین ہوتی جیسے یہان مشہور ہی کہ بھوکا بانو کریا جانور نو خرید یا بچہ نو تولد کا قدم منحوس ہو اکہ اوسکے آنے سے فلانی مصیبت پڑی یا فلانا جانور بولا یا بلی نے رستا کاٹا یا چھینک ہوئی اس سے یہ ضرر پونہچا اسکی کچھ اصل نہین بلکہ اسکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ** اسکی شرح صاحب مجالس نے یون لکھی ہی کہ یعنی شگون بد لینا اعمال اہل شرک کفر کے سے ہی جیسکہ بیان کیا اللہ تعالی نے عقیدہ اونکا کتنی ہی جگہ اپنی کتاب مین کہ وہ بدشگنی لیتے تھے ساتھ رسولون کے اور بالعموم اونکے اور اسبب اسکا یہ تھا کہ رسول جب بلاتے تھے اونکو طرف اوس دین کے کہ جسکی الفت نہ رکھتے تھے تو اس سے تعجب کرتے تھے وہ اور انہیا سے اونکی طبیعتین متنفر ہوتی تھین اسلیے کہ عادت جاہلون کی یہ تھی کہ سبارک جانتے تھے اوس چیز کو کہ موافق ہوتی تھی خواہش اونکی کے اگرچہ باعث ہوتی ہر شر و وبال کی اور منحوس جانتے تھے اوس چیز کو کہ مخالف ہوتی اونکی خواہش کے اگرچہ سبب ہوتی ہر خیر و نوال کی اور اونکی عادات مین سے یہ بھی تھا کہ نحس جانتے تھے بعضے دنون اور مہینے کو جیسے کہ ماہ صفر ہی پس بہت لوگ اس زمانے مین بھی نحس جانتے ہین اوسکو اور بعضے باز رہتے ہین اوسمین سفر کرنے اور نکاح کرنے اور مانند اسکے کے سے اور اسکو منحوس جاننا جنس طیر و منہی عنہا کے سے ہی اسلیے کہ تخصیص نحوست کی ساتھ ایک زمانے کے اور کے غیر صحیح ہی اسلیے کہ زمانہ عبارت ہی مدت دراز سے معلوم ہوتی ہی مقدار اوسکی ساتھ حرکت افلاک اور ستارون کے اور زمانہ بذاتہ امر واحد ہی متشابہ الاجزا حاصل ہوا ہی ساتھ پیدایش اللہ تعالی کے اور واقع ہوتے ہین اوسمین افعال بندون کے پس نہین ہوتا ہی اوسمین یمن اور شوم مگر باعتبار افعال بندون کے پس جو زمانہ کہ مشغول ہو بندہ ساتھ کفر کے پس وہ زمانہ منحوس ہی اور سپر اور حقیقت مین یمن وہی طاعت ہی اور شوم وہی معصیت ہی جیسے کہ کہا عدی بن حاتم نے یُمْنُ الْمَرْءِ وَشُؤْمُهٗ بَيْنَ لَحْيَيْهِ یعنی سبارکی آدمی کی اور نحوست اوسکی درمیان دونون کلون اوسکے کے ہی یعنی زبان اوسکی اور کہا ابن مسعود نے کہ اگر ہو نحوست کسی چیز مین تو اوس چیز مین ہو کہ درمیان دونون کلون کے ہی یعنی زبان مین اور حضرت عایشہ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اَلشُّؤْمُ سُوْءُ الْخُلُقِ** یعنی نحوست بدخلقی ہی پس بنا بر اسکے نہین ہی نحوست مگر معاصی و ذنوب اسلیے کہ وہ غصہ لاتے ہین اللہ تعالی کو پس اللہ تعالی جب غصے ہوا بندے پر ہوتا ہی وہ بندہ بدبخت دنیا اور آخرت مین اور جب راضی ہوتا ہی اللہ تعالی بندے سے ہوتا ہی وہ بندہ بنکبخت دنیا اور آخرت مین اور بعض صالحین سے شکوہ کیا گیا بلا کا کہ واقع ہین اوسمین لوگ پس کہا کہ نہین جانتا ہون مین

اس بلا کو کہ اوسمین پڑے ہو مگر بسبب نحوست گناہون اور معاصی کے پس گنہگار منحوس ہوتا ہی اپنے نفس پر اور اپنے غیر پر اسلیے کہ نہین اون مین ہوتا ہی اوس سے کہ اوترے اوپر عذاب پس گھیرے سب لوگون کو خصوصًا اونکو کہ نہ پرہیز جانین اوسکے عمل کے پس دوری اوس سے لازم ہی اور اسی طرح وہ مکان کہ کیے جاتے ہون اون مین گناہ لازم ہی دور ہونا اونسے اور بھاگنا اونسے بخوف اوترنے عذاب کے اوپر اونکے کہ ہون اونمین پس جدا ہونا گنہگارون سے اور اونکے مکانون سے جملہ ہجرت مامور بہا سے ہی اور کفار کی عادت یہ بھی تھی کہ تفتیش کرتے تھے مطلب کو اسباب شر سے مانند رمل کے اور نظر کرنے کے ستارون وغیرہ مین اور یہ سب قبیل طیرہ منہی عنہا سے اور قبیل استقسام بالازلام سے ہی اور کہا ابو اسحٰق الزجاج وغیرہ نے کہ استقسام ساتھ ازلام کے یعنی قسمت بھلی بری اپنی معلوم کرنی ساتھ تیرون کے حرام ہی اسلیے کہ یہ داخل ہوتا ہی اللہ تعالی کے علم مین کہ جو غائب ہی ہم سے اور داخل ہی استقسام بالازلام مین فال جو نکالتے ہین ہمارے زمانے مین اور کہتے ہین اوسکو فال قرآن اور فال دیوان اور مانند اونکے کے پس وہ نہین ہین اوس فال مین سے کہ جسکی تعریف کی گئی ہی شرع مین بلکہ وہ قبیل استقسام بالازلام سے ہی پس نہین جائز ہی استعمال اونکا اور نہ اعتقاد رکھنا اونکی حقیت کا اسلیے کہ ایسی فالون مین خبر دینی ہی غیب سے اور تطیر یعنی شگون لینا ہی قرآن عظیم سے نہین ہی فال محمود شرع مین مگر یہ کہ یمن و برکت معلوم کرے ساتھ ایک کلمے کے کہ موافق ہو مراد کے جیسے کسی کام کو نکلے اور لفظ راشد یا نجیح سنے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آتا تھا جس وقت کہ نکلتے کسی حاجت کو یہ کہ سنین یا راشد یا نجیح اور اور حدیث مین آیا ہی اِنَّهٗ كَانَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ یعنی آنحضرت فال نیک لیتے تھے اور شگون بد نہین لیتے تھے اور اور حدیث مین آیا ہی كَانَ يُحِبُّ الْفَالَ وَيَكْرَهُ الطِّيَرَةَ یعنی آنحضرت دوست رکھتے تھے فال نیک کو اور مکروہ رکھتے تھے شگون بد لینے کو کہا ہی علماے کہ نہین دوست رکھتے تھے آنحضرت فال نیک کو اور نہین مکروہ رکھتے تھے طیرہ یعنی شگون بد لینے کو مگر اسلیے کہ طیرہ مین حکم کرنا ہوتا ہی غیب پر اور بدگمانی لیجانی ہوتی ہی اللہ تعالی پر اور توقع رکھنی بلای ہوتی ہی اور فال نیک مین نہین حکم کرنا ہوتا ہی غیب پر بلکہ اومین نری طلب خیر کی اور حسن ظن ساتھ اللہ تعالی کے اور امید حصول مراد کی ہوتی ہی پس انسان جب امید رکھے اللہ تعالی سے بھلائی اور نعمت کی نزدیک کسی سبب قوی یا ضعیف کے تو یہ بہتر ہی اوسکے لیے اور جب قطع کرے امید اپنی اللہ تعالی سے تو یہ برا ہی اوسکے لیے بموجب قول اللہ تعالی کے اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ○ یعنی نہین ناامید ہوتی اللہ کی رحمت سے مگر قوم کافر اور ذکر کیا گیا ہی نصاب الاحتساب مین کہ ایک شخص جب نکلا سفر کو پس آواز دی عقوق نے کہ ایک قسم ہی کوے کی پس پھر آیا وہ سفر سے تو کافر ہوا نزدیک بعض مشائخ کے اور ذکر کیا گیا ہی صحیح مین کہ نامرجب آواز کرے اور کہے کوئی شخص کہ مرجا دیگا مریض تو کافر ہوتا ہی کہنے والا بعضون کے نزدیک اور مثال فال نیک لینے کی یہ ہی کہ ہو اسکو حاجت پس سنے کسیکو کہ کہتا ہی یا واجد پس پڑے اسکے دل مین امید حاجت کے پانے کی یا اسکا کوئی بیمار ہو پس سنے کسیکو کہ کہتا ہی یا سالم پس پڑے اسکے دل مین امید سلامتی کی تحامل یہ کہ اللہ کے سوا من بندون کو شگون بد وغیرہ پر التفات نہین کرنا چاہیے اور جب پیش آوے اونکو کوئی امر امور دین اور دنیا مین سے تو استخارہ کرین اللہ تعالی سے کہ وہ دیگا نہ مانگا پڑھ کر دعا استخارہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ الخ کہ حدیث شریف مین آئی ہی جناچہ صحیح بخاری اور مشکوۃ اور صحیحین وغیرہ کتب حدیث مین مذکور ہی پڑھے کہا ہی علماے نے کہ مستحب ہی استخارہ کرنا ساتھ نماز اور دعا کے مذکور کے تمام امور مین جیسے کہ تصریح کی ہی اسکی حدیث مذکور مین کہ فرمایا اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ

ثُمَّ لِيُصَلِّ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ الخ پس دو رکعت سوائے فرض کے پڑھے یعنی نفل اور حاصل ہوتا ہی ساتھ دو رکعتوں کے سنتوں رواتب مین سے اور ساتھ تحیۃ المسجد وغیرہ نوافل کے اور اگر متعذر ہو نماز پڑھنی تو فقط دعا ہی پڑھے اور سب ہی شروع کرنا دعا کے مذکور کا اور ختم کرنا اوسکا ساتھ الحمد للہ اور صلوٰۃ وسلام کے رسول اللہ پر اور جب استخارہ کرے تو استخارہ کرے سات بار پھر جس چیز پر دل ٹھہرے وہ کرے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی انس رضؓ سے کہ آنحضرت صؐ نے فرمایا اونکو ای انس جب قصد کرے تو کسی کام کا پس استخارہ کر اپنے رب سے سات بار پھر نظر کر طرف اوسچیز کے کہ سبقت کی ہی تیرے دل کی طرف پس خیر اوسمین ہی انتہی اسی طرح سے ہوتا ہی فعل اللہ کے صالح بندون کا جب پیش آتا ہی اونکو کوئی امر امور دین ودنیا سے پس ہووے استخارہ امور دین مین مانند حج اور جہاد اور تمام بھلائیون کے اور تعین وقت کے نفس فعل کی اور امور دنیا مین نفس فعل ہی ہو اور حال ہی فسق اور جاہلون کا کہ جو راہ حق سے بھٹکے ہوئے ہین یہ ہی کہ جب قصد کرتا ہی کوئی اونمین سے کسی کام کا مثلاً شادی در پیش ہوئے یا سفر کو جانا ہو یا تو جاتا ہی مال یا نجومی اور مانند اونکے کے پاس اور کچھ اونکو اجرت دیتا ہی اور پوچھتا ہی کہ آیا یہ کام کرون یا نکرون رمّال قرعہ ڈال کر اور نجومی پتہ اوسکا دیکھ کر جو بتاتا ہی اوسکو کرتا ہی اور یہ نہین جانتا مسکین کہ اس سے دین ودنیا اپنی خراب کرتا ہی اسلیے کہ ذکر کیا گیا ہی شرح عقائد مین اَنَّ تَصْدِيقَ الْكَاهِنِ بِمَا يُخْبِرُ بِهِ عَنِ الْغَيْبِ كُفْرٌ لِقَوْلِهِ ﷺ مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ یعنی کاہن جو خبر غیب کی دے اوسکو سچ ماننا کفر ہی بوجہ فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کوئی آیا کاہن کے پاس اور سچ مانا اوسکا کہا پس تحقیق کافر ہوا ساتھ اوس چیز کے کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی قرآن وشریعت اور کاہن وہی ہی جو خبر غیب کی دے برابر ہی کہ رمل کی راہ سے دے یا نجوم کی راہ سے یا اور طرح سے يَتَبَيَّنُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا اجْتِنَابَ عَنْ جَمِيعِ ذٰلِكَ تمام ہوا کلام صاحب مجالس کا غور کرو بھائیو ان بیانون مین صاف اس سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ ابتدا کے تنبیہ مین جو کچھ لکھا گیا اور اور بعضی رسمین کہ آگے مذکور ہوتی ہین یہ سب طیرہ وممنوع مین داخل ہین اور وہ یہ ہین کہ یہان جو رسم ہی کہ کسیکے مرنے کے بعد اچار نہ ڈالے اور دال نہ بھگوئے اور چرخانہ کاتے والا اور کوئی مرجاویگا یا غلانے رنگ کا کپڑا یا جوتہ نہ پہنے والا مجھ ضرر پہونچیگا یا چوڑی نتھ اس اعتقاد سے پہنے کہ یہ خاوند کی سلامتی کی ہین دیکھنا کوئی چوڑی ٹھنڈی ہوجاوے اور اوسکے ٹوٹنے کو بدشگونی جانتی ہین یہ سب قبیل طیرہ سے ہین کہ جسکو آنحضرت نے شرک یعنی اعمال مشرکین سے فرمایا ہی پس مسلمان کو واجب ہی بچنا چاہیے اونسے کہ کفار کی رسم برتنی بہت بری چیز ہی اگر انکو مؤثر حقیقی جانے تو کفر ہی ہی اور اگر مؤثر نجانا اونکی دیکھا دیکھی اونکی رسم برتی تو بھی اللہ تعالیٰ اوس سے نہایت بغض رکھتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيقَ دَمَهُ یعنی اللہ تعالیٰ نہایت بغض رکھتا ہی بہ نسبت سب آدمیون کے تین شخصون سے ایک تو جو بدی کرے حرم مین یعنی جو تامین حرم مین کرنی نچاہیین وہ وہان کرنے لگے اور دوسرا وہ شخص کہ ڈھونڈھے اسلام مین طریقہ جاہلیت یعنی طالب ہو کفار کی رسمون کے برتنے کا اور تیسرا وہ شخص کہ طالب ہو آدمی کی خونریزی کا ناحق پس جو کوئی اللہ تعالیٰ کا نہایت مبغوض ہوا اوسکا کیا ٹھکانا عیاذاً باللہ پس مسلمان کو ہر طرح بدشگونی کے ماننے اور تمام رسمیات کفار سے بچنا چاہیے اور یہ اعتقاد رکھے کہ ان شگونون کی چیزون کو کچھ دخل نہین جو کچھ چاہتا ہی اللہ جل شانہ کرتا ہی ہماری شامت اعمال سے پس جب کوئی مصیبت در پیش آوے جانے کہ جیسا ہمنے کیا ویسا پایا تو توبہ واستغفار سے رجوع اپنے مولیٰ کی طرف کرے اور آیندہ کو گناہون سے بچے اسکے برابر دفع مصیبت وبلا ونحوست کے لیے کوئی چیز مفید نہین ہی کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہی وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ

لا یکتسب یعنی جو کوئی اللہ کے ڈر سے گناہ سے بچتا ہی سیدا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے جگہ نکلنے کی ہر تنگی سے اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہ سے کہ گمان بھی نہیں رکھتا وہان سے ملنے کا + ۱۲ +

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ۙ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

اور آیا دور ترین محلوں اوس شہر کے سے یعنی انطاکیہ کے سے ایک مرد دوڑتا ہوا کہا ای قوم میری پیروی کرو ان بھیجے گیوں کی پیروی کرو اون شخصوں کی کہ نہین مانگتے تمسے کچھ مزدوری اور وہ راہ پائے ہوئے ہین + فتح + اور آیا شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا بولا ای قوم راہ پر چلو ان بھیجے ہوون کی چلو راہ پر ایسون کی جو تمسے نیک نہین مانگتے اور سیدھے ہین + مو + تفسیر + مراد مرد سے وہی حبیب نجار ہی کہ جو مسلمان ہوئے تھے ان رسولون کے ہاتھ پر اور پہلے وہ بت تراشا کرتے تھے اور سدی نے کہا دھوبی تھے اور چھ سو برس کی عمر تھی اونکی اور ہوئے وہ مومن یحیی جو کچھ کماتے شام کو جمع کرتے اور دو حصے کرتے اوسکے ایک حصے مین قوت اپنے عیال کا کرتے اور ایک حصہ صدقہ دیتے اور تھا مکان اونکا بہت دور شہر کے دروازے سے پاس کہ وہ دروازہ بہ نسبت اور دروازون کے بہت دور تھا اور کہا قتادہ نے کہ حبیب پہاڑ کے غار مین عبادت مولی مین مشغول تھے جب اونکو یہ خبر پہونچی کہ اونکی قوم نے قصد کیا ہی رسولون کے قتل کرنے کا تو وہ آئے اونکے پاس اور اپنا دین ظاہر کیا اور کہا رسولون سے کہ کیا تم مانگتے ہو مزدوری اس ابلاغ رسالت پر اونھون نے کہا نہین بس وہ اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا ای قوم میری پیروی کرو بھیجے گیون کی الخ جب اونھون نے یہ کہا تو قوم نے کہا کہ کیا تو اونکے دین پر ہی اور اونکے معبود پر ایمان رکھتا ہی پس کہا حبیب نے اگے کا قول اور بعضون نے کہا کہ حبیب نے جب کہا کہ پیروی کرو رسولون کی تو پکڑ کر لے گئے وہ حبیب کو بادشاہ کے پاس پس کہا اونسے بادشاہ نے کہ تو پیروی کرتا ہی رسولون کی پس کہا حبیب نے ومالی لا اعبد الذی الخ + مد + معا +

وَمَا لِیَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اور کیا ہی مجکو کہ نہ عبادت کرون مین اوس معبود کی کہ پیدا کیا مجکو اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے + فتح + اور مجکو کیا ہی کہ بندگی نہ کرون اوسکی جسنے مجکو بنایا اور اوسی کی طرف پھر جاؤگے + مو + تفسیر + یعنی بعد موت کے پس سزا دیگا تمکو مانند اور کفار کے اور پیدا کرنے کو اپنی طرف نسبت کیا کہ اثر نعمت کا تھا اوسکو اپنے اوپر ظاہر کیا اور رجوع کو اونکی طرف کہ معنی زجر کے رکھتا تھا + بحر +

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ۝

کیا سوائے اوسکے ایسے خدا پکڑون مین کہ اگر چاہے خدا میرے حق مین ایک نقصان دفع نکرے مجسے شفاعت اونکی کسی چیز کو اور وہ نہ خلاص کرین مجکو + فتح + بھلا مین پکڑون اوسکے سوائے اورون کو پوجنا کہ اگر مجھپر چاہے رحمن تکلیف کچھ کام نہ آوے مجکو اونکی سفارش اور نہ وہ مجکو چھڑاوین + مو + تفسیر + کیا پکڑون مین استفہام بمعنی انکار کے ہی یعنی نہین پکڑنے کا مین سوائے خدا کے ایسے خدا کہ کچھ قدرت نہین رکھتے ہین اور آپ پتھر یا لکڑی کے ہین دفع انکرے مجسے شفاعت اونکی یعنی وہ شفاعت کرنے ہی کے نہین کہ دفع کرے شفاعت اونکی کچھ اور نہ خلاص کرین مجکو

الجزء الثالث والعشرون ۲۳

یعنی اوس نقصان سے اور بعضون نے کہا نہ چھٹاوین عذاب سے اگر عذاب کرے مجکو اللہ اگر کرون مین یہ معا

اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○

تحقیق مین اوسوقت یعنی اگر پوجون مین غیر اللہ کو البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہوؤن فتح نوٹ مین بھٹکا راہون صریح مو

اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ ○

تحقیق مین ایمان لایا ساتھ پروردگار تمھارے کے پس سنو تم مجسے مترجم کہتا ہے کہ گانون والون نے شہید کیا اوسکو واللہ اعلم فتح مین یقین لایا تمھارے رب پر مجسے سن لو تفسیر آگے نقل کیا کہ قوم نے اوسکو شہید کیا اور بعضے کہتے ہین اللہ تعالی نے جیتا اوٹھالیا مو جب نصیحت کی حبیب نے اپنی قوم کو تو وہ پتھراؤ کرنے لگی حبیب پر پس وہ جلدی سے متوجہ ہوئے اون رسولون کی طرف پہلے مارے جانے کے اور کہا اونسے کہ مین ایمان لایا تمھارے رب پر پس سنو تم ایمان میرا یعنی گواہ رہو میرے ایمان پر اور فردائے قیامت کو مندکے آگے گواہی دینا اور بعضے کہتے ہین کہ حبیب نے اپنی قوم کی طرف خطاب کر کر یہ بات کہی کہا ابن عباس نے روندا اون کافرون نے حبیب کو اپنے پانون سے یہان تک کہ نکل آئین آنتین اونکی دبر کی راہ سے کہا سدی نے کہ کافر مارتے تھے پتھر حبیب کو اور وہ کہتے تھے رَبِّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی ای رب میرے ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ جانتے نہین ہین پس پتھراؤ کرتے رہے وہ یہان تک کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا اونکو اور قتل کیا اونکو پس شہید ہوئے وہ اور قبر اونکی بیچ بازار انطاکیہ کے ہوا وجب وہ قتل کیے گئے کہی گئی اگے کی بات مد معا در منثور

قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ۙ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ ○

کہا گیا اوسکو کہ داخل ہو بہشت مین کہا ای کاش میری قوم جانین کہ کس چیز سے بخشا مجکو پروردگار میرے نے اور کیا مجکو نوازون مین سے کہ جنت مین داخل کیا فتح حکم ہوا کہ چلا جا بہشت مین بولا کسی طرح میری قوم معلوم کرین کہ بخشا مجکو میرے رب نے اور کیا مجکو عزت والون مین تفسیر قوم نے اوس سے دشمنی کی اوسکو بہشت مین بھی قوم کی خیر خواہی رہی کہ اگر معلوم کرین میرا حال تو سب ایمان لاوین مو آسین دلیل ہے اسپر کہ جنت پیدا کی جا چکی ہے اور حسن بصری نے کہا کہ جب ارادہ کیا قوم نے اسکے قتل کرنے کا تو اوٹھالیا اونکو اللہ تعالی نے اپنی طرف اور وہ جنت مین ہین مرنے کے نہین مگر وقت فنا ہونے آسمان وزمین کے پس جب وہ داخل ہوئے بہشت مین اور وہان کی نعمتین دیکھین تو کہا اسی کاش الخ اور یہ آرزو اونھون نے اسلیے کی کہ تا رغبت کرین لوگ رسولون کی پیروی مین اس جب قتل کیے گئے حبیب غضب الہی اوسکے سبب سے جوش مین آیا اور جلدی سزا دی اونکو کہ حکم ہوا جبرئیل کو کہ اونھون نے ایک چیخ ماری پس وہ مر گئے جیسے کہ آگے فرماتے ہین مد معا

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا کُنَّا مُنْزِلِیْنَ ○

اور نہین اوتارا ہمنے حبیب کی قوم پر بعد اوسکے کوئی لشکر آسمان سے اور نہین ہین ہم اوتارنے والے لشکر فتح اور اوتاری نہین ہمنے اوسکی قوم پر اوسکے پیچھے کوئی فوج آسمان سے اور ہم اوتارا نہین کرتے مو تفسیر بعد اوسکے یعنی بعد قتل اوسکے کے یا بعد جیتے جی اوٹھ جانے اوسکے کے اور لشکر آسمان سے یعنی ملائکہ کا اونکے عذاب کرنے کے لیے اور ما کنا منزلین کے معنی یہ ہین کہ نہین صحیح تھا ہماری حکمت مین کہ اوتارین ہم قوم حبیب کے ہلاک کرنے کے لیے لشکر اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی نے مقدر کیا ہے ہلاک کرنا ہر قوم کا بعضے بعضے طرح پر بسبب حکمت کے کہ مقتضی ہوئی اسکی

۱۲ قولہ حبیب کون تھا اس بارہ مین اختلاف ہے بعضون نے کہا کہ وہ اسرائیل کی اولاد سے تھا اور بعضون نے کہا کہ وہ عیسی کے حواریون مین سے تھا معا

۱۳ قولہ قوم نے اوسکو شہید کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کہ کسی کافر کو قتل کرے اوسکو اختیار ہے کہ اوسکا مال لے لے یا نہ لے اور اوسکو اختیار ہے کہ اوسکو جلا دے یا نہ جلا دے اور اوسکو اختیار ہے کہ اوسکو دفن کرے یا نہ کرے اور اوسکو اختیار ہے کہ اوسکو کفن دے یا نہ دے اور اوسکو اختیار ہے کہ اوسکو نماز جنازہ پڑھے یا نہ پڑھے اور اوسکو اختیار ہے کہ اوسکو قبر مین داخل کرے یا نہ کرے اور اوسکو اختیار ہے کہ اوسکو قبلہ رو داخل کرے یا نہ کر

اوسکو پس حکمت الٰہی مقتضی اسکو تھی کہ لشکر ملائکہ انکے ہلاک کرنے کے لیے اوترے اور یا یہ معنی ہین کہ نہین اوتارتے ہین ہم انکے ہلاک کرنے کے لیے لشکر ملائکہ کا بلکہ اور جسطرح چاہتے ہین ہلاک کرتے ہین مانند طوفان اور صاعقہ اور ہوا اور مانند انکے پھر آگے بیان فرمایا عذاب اونکا ۔ مد معا ۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ○

تھی عقوبت یعنی عذاب اونکا مگر ایک چیخ زور کی پس ناگہان وہ مانند آگ بجھی ہوئی کے ہوئے ۔ فتح ۔ یہی تھی ایک چنگھاڑ پھر تبھی سب بجھ رہے ۔ مو ۔ تفسیر ۔ یعنی اللہ تعالی کافی اونکے امر کا ہوا ساتھ آواز فرشتے کے کہ جبرئیل نے دونون بازو دروازۂ انطاکیہ کے پکڑکر ایک چنگھاڑ ماری سب مرے رہگئے جیسے آگ یکبارگی ہی بجھ جاتی ہے اور نہین اوتارا اونکے ہلاک کرنے کے لیے لشکر آسمان سے جیسے کہ کیا گیا روز بدر اور خندق کے اور جب یہ نہ پہنچی تکلیف انکو پونہچی تو اللہ نے ترجمہ بھی اونکا ہر ایک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر بہترین اہل آسمین سے ہین اور علی بن ابی طالب اور آیا ہی کہ عروہ بن مسعود ثقفی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پس اسلام لائے پھر اونکا پھرنے کا طرف قوم اپنی کے پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ مارڈالین گے تجکو کہا اگر پائین گے مجکو سوتے تو جگانے کے نہین یعنی جب سب قتل کرنا پس پھرے طرف قوم کے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف پس نہ مانا اونھون نے کہنا انکا اور ایذا کی باتین سنائین اونکو پس جب طلوع ہوئی فجر کھڑے ہوئے عروہ بالاخانے پر اور اذان دی نماز کے لیے اور کلمہ شہادت پڑھا پس ایک شخص نے ثقیف مین سے اونکو تیر مارا اور مارڈالا پس جب آنحضرت کو خبر پونہچی تو فرمایا کہ مثل عروہ کی مثل صاحب یٰسٓ کے ہے کہ بلایا اپنی قوم کو اوسنے طرف اللہ کے پس قتل کیا اوسکو ۔ مد درمنثور ۔ معا ۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

اوسے بندون پر نہین آتا اونپر کوئی بھیجا ہوا مگر کہ ساتھ اوسکے تمسخر کرتے تھے ۔ فتح ۔ کیا افسوس ہے بندون پر کوئی رسول نہین آتا ان پاس جس سے ٹھٹا نہین کرتے ۔ مو ۔ تفسیر ۔ یعنی یہ ہین کہ وہ لائق تر اسکے ہین کہ حسرت کرین اونپر حسرت کرنے والے اور افسوس کرین اونکے حال پر افسوس کرنے والے قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ یعنی ای حسرت بندون کو اوپر نفسون اونکے اوپر اوس چیز کے کہ ضائع کیا امر الٰہی سے اور زیادتی کی اللہ کے مقابلے مین اور بعضون کے نزدیک یہ معنی ہین يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ کے کہ ندامت ہوگی قیامت کے اون بندون پر کہ نہین آیا اونکے پاس کوئی رسول مگر کہ استہزا کرتے تھے اوس سے معنی حسرت کے شدت ندامت کے ہین اور یہ قول خدا کا ہوگا کہ روز قیامت کے سب کافرون کو خطاب کریگا کہ حسرت ہی تمپر کہ میرے رسولون پر ایمان نہ لائے اور نزدیک ایک جماعت کے مفسرون مین سے یہ مقولہ قوم کفار انطاکیہ کا ہی کہ بوقت دیکھنے عذاب کے حسرت اوپر جھٹلانے تینون رسولون اپنے کے کھائی اور آرزو ایمان کی اوسوقت کی اور نفع نہ دیا ۔ بحر ۔ مد درمنثور ۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○

کیا نہ دیکھا یعنی کیا نہ جانا اونھون نے کہ کسقدر ہلاک کیے ہمنے پہلے اونکے طبقات لوگون کے کیا نہ دیکھا کہ وہ جماعت یعنی ہلاک کی ہوئی طرف انکے یعنی مکے والون کے پھر نہین آتے ہین ۔ فتح ۔ کیا نہین دیکھتے کتنی کھپا چکے ہم اونسے پہلے

سنگتین کہ وہ ان پاس پھر نہین آئے ✦ **موضح تفسیر** ✦ یعنی طرف دنیا کے پس کیون نہین عبرت پکڑتے ساتھ اونکے اور قرنون سے مراد قوم عاد اور ثمود اور قرون اونکے درمیان مین بہت گذرے ✦ **معارف منثور**

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝

اور نہین ہی ہر طبقہ کر جمع ہو کر نزدیک ہمارے حاضر کیا گیا ہوگا ✦ **فتح** ✦ اور سارون مین کوئی نہین جو اکھٹے نہ آوین ہمارے پاس پکڑے ✦ **موضح تفسیر** ✦ معنی یہ ہین کہ سب خلائق حشر کیے جاوینگے جمع اور حاضر کیے جاوینگے حساب کے لیے روز قیامت کے اور ہر ایک بموافق عمل اپنے کے جزا پاوے گا ✦ **عمل بحر** ✦

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝

اور نشانی ہو اونکے لیے زمین مردہ زندہ کیا ہمنے اوسکو اور نکالا ہمنے اوسمین سے اناج پس اوس سے کھاتے ہین ✦ **فتح** ✦ اور ایک نشانی ہو اونکو زمین مردہ اوسکو ہمنے ہلایا اور نکالا اوسمین سے اناج سو اوسمین سے کھاتے ہین ✦ **موضح تفسیر** ✦ یعنی علامت کہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ اللہ اوٹھاوے گا مونے کو زندہ کر زمین مردہ یعنی خشک بے گیاہ کا ہی کس طرح خشک پڑی ہوئی ہے اور پھر سرسبز ہو جاتی ہے پس اوسکو دیکھکر ایمان لاویں ہماری توحید اور قدرت پر جلا اوٹھانے اموات کے ✦ **عمل بحر** ✦

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝

اور پیدا کیے ہمنے زمین مین باغ کھجور کے درختون سے اور انگور کے درختون سے اور جاری کیے ہمنے اون باغون مین چشمے تا کھاوین اوس میوہ سے کہ مذکور ہوئی اور نہین بنایا ہی میوے کو اونکے ہاتھون نے تا پس شکر نہین کرتے ✦ **فتح** ✦ اور بنائے ہمنے اوسمین باغ کھجور کے اور انگور کے اور بہائے اوسمین بعضے چشمے کہ کھاوین اوسکے میوون سے اور وہ بنایا نہین اونکے ہاتھون نے پھر کیون شکر نہین کرتے ✦ **موضح تفسیر** ✦ ضمیر تمرہ کی اللہ تعالی کی طرف پھرتی ہے یعنی تا کہ کھاوین اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہی اوسکو اللہ نے قسم میوے سے اور کیون نہین شکر کرتے یعنی اللہ کا ان نعمتون پر ✦ **عمل بحر** ✦ یعنی ان موحد و مومن اوسکے نہین ہوتے

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

پاک ہووے کہ جسنے پیدا کیا تمام جنسون کو اوس چیز سے کہ اوگاتی ہی اوسکو زمین اور جنس آدمیون سے اور اوس چیز سے کہ وہ نہین جانتے ہین ✦ **فتح** ✦ پاک ذات ہی جسنے بنائے جوڑے سب چیزکے اوس قسم سے جو اوگاتا ہی زمین مین اور آپ اون مین اور جن چیزون مین کہ انکو خبر نہین ✦ **موضح تفسیر** ✦ اگاتی ہی زمین قسم کھیتی اور درخت اور زراعت اور میوون سے اور جنس آدمیون سے یعنی مرد اور عورت اور اوس چیز سے کہ وہ نہین جانتے یعنی اور طرح طرح کی چیزین پیدا کین ہین اللہ تعالی نے زمین مین مطلب کیا لوگون کو اونپر بہتیری چیزین جنگلون اور دریاؤن مین ایسی پیدا کین ہین کہ کوئی جانتا بھی نہین ہی اونکو ✦ **عمل بحر** ✦

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

اور نشانی ہو اونکے لیے رات کہ کھینچتے ہین ہم اوس سے روز کو پس ناگہان وہ تاریکی مین آنے والے ہین اور سورج چلتا ہی اوس راہ کہ قرار گاہ اوسکی ہی یہ ہی اندازہ ٹھہرائے غالب دانا کا ✦ **فتح** ✦ اور ایک نشانی ہی انکو رات اور دیکھتے ہین ہم

اوس سے دن پھر تبھی یہ رہ جاتے ہین اندھیرے مین اور سورج چلا جاتا ہی اپنی ٹھہری ہوا پر یہ اندازہ ہی اوس برد ست باخبر کا ✦ مو ✦

تفسیر ✦ نشانی ہو کہ دلالت کرتی ہی ہماری قدرت پر مانند پوست کے کھینچتے ہین ہم اوس سے روز کو یعنی نکال لیتے ہین اور الگ کر لیتے ہین ہم رات سے دن کو اسطرح کا نکالنا کہ نہین باقی رہتی ساتھ اوسکے کچھ بھی روشنی دن کی آنے والے ہین تاریکی مین یعنی داخل ہونے والے ہین اومین اور معنی اسکے یہ ہین کہ جاتا رہتا ہی دن اور آجاتی ہی رات اور یہ یون ہو کہ اصل تاریکی ہی ہی اور دن آنے والا ہی اوسپر پس جب غروب ہوتا ہی آفتاب نکلتا ہی اور الگ ہو جاتا ہی دن رات سے پس ظاہر ہوتی ہی تاریکی اور سورج چلتا ہی یعنی اور نشانی لوگون کے لیے یہ ہی کہ چلتا ہی سورج اپنی حد کے لیے کہ موقت اور مقدر ہی پہونچنا اوسکا طرف اوسکے اپنے آسمان سے آخر سال مین بشابہت دی اوسکو مسافر کے ٹھہرنے کی جگہ پر کے ساتھ جبکہ منقطع کرتا ہی چلنا اپنا یا چلتا ہی واسطے حد ہر روزہ اپنی کے روبرو ہمارے کہ وہ مغرب ہی یا چکتا ہی واسطے انتہا کے امر اپنے کے نزدیک تمام ہونے دنیا کے اور قائم ہونے قیامت کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحت کو پونہچا ہی کہ آپ نے فرمایا مستقر آفتاب کا عرش کے نیچے ہی و حدیث یہ ہی عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہٖ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا قَالَ مُسْتَقَرُّھَا تَحْتَ الْعَرْشِ اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ذر سے جسوقت کہ غروب ہوا آفتاب کہ تو جانتا ہی کہ کہان جاتا ہی یہ ابوذر نے کہا کہ کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا کہ چلا جاتا ہی یہان تک کہ سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اذن چاہتا ہی یعنی طلوع ہونے کا اور قریب ہی یہ کہ سجدہ کرے پس نہ قبول کیا جاوے اوس سے اور اذن مانگے پس نہ اذن دیا جاوے اوسکے لیے کہا جائیگا اوسکو پھر جا جہان سے آیا ہی پس طلوع کریگا اپنے غروب ہونے کی جگہ سے پس یہ ہی قول اللہ تعالیٰ کا وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا یعنی جاری ہونا اوسکا اس تقدیر و حساب دقیق پر اندازہ ہی خدائے غالب دانا کا کہ جو غالب ہی ہر چیز پر اور جانتا ہی ہر معلوم کو ✦ مد ✦ معا ✦ مشکوٰۃ ✦

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ○

اور چاند مقرر کر دین ہمنے اوسکے لیے منزلین یہان تک کہ ہو جاوے بشکل شاخ کھجور سوکھی کے ✦ **فتح** ✦ اور چاند کو ہمنے بانٹ دی ہین منزلین یہان تک کہ پھر آ رہے جیسے ٹہنی پرانی ✦ **تفسیر** ✦ چاند اور سورج ملتے ہین مہینے کے آخر تو چاند چھپ گیا جب آگے بڑھا تو نظر آیا پھر منزل منزل بڑھتا چلا جب تک پھر اوسی جگہ آ پونہچا ٹہنی سا نظر آیا پھر ٹہنی سا ہو کر چھپا بیچ مین اوجھل ہو کر پھر ہوا اور گھٹا اور منزلین ہین اٹھائیس ✦ مو ✦ منزلین چاند کی اٹھائیس ہین اوتر تا ہی چاند ہر رات بیچ ایک کے اونمین سے نہ اوس سے آگے بڑھتا ہی اور نہ کوتاہی کرتا ہی اوس سے اوپر اندازہ برابر کے سیر کرتا رہتا ہی اونمین اوس شب کے دکھائی دیتا ہی اٹھائیسوین تک پھر دو رات چھپتا ہی اگر ہوتا ہی مہینا تیس روز کا اور ایک رات چھپتا ہی جبکہ مہینا انتیس روز کا ہوتا ہی اور عرجون لکڑی شاخ خرما کی اور قدیم پرانی سال گذشتہ کی اور جب وہ پرانی ہوتی ہی تو باریک بھی ہو جاتی ہی اور ٹیڑھی بھی مانند ہلال کے اور زرد بھی پس مشابہت دی چاند کو اوسکے ساتھ تین وجہون مذکورہ کے ✦ مد ✦

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○

نہین آفتاب لائق ہی اوسکو کہ پاوے چاند کو اور نہ رات سبقت کرنے والی ہی دن پر یعنی پہلے تمام ہونے روز کے نہین آتی اور ہر ایک آفتاب اور چاند اور ستارون سے آسمان مین سیر کرتے ہین ✦ **فتح** ✦ نہ سورج کو پونہچے کہ پکڑے چاند کو اور نہ رات آگے بڑھے دن سے اور ہر کوئی ایک ایک گھیرے مین تیرتے ہین ✦ **تفسیر** ✦ سورج چاند ملتے ہین تو چاند پکڑا جاتا

سورج کو سورج نہیں پکڑ سکتا چاند کو اور رات دن میں کوئی آگے بڑھے یہ کہ دن پر دوسرا دن آوے بلکہ سب کے سب رات آتے اور سب ہی ایک ایک گھیرا رکھتا ہے اوسی راہ پر تیرتا ہی معلوم ہوا ستارے آپ چلتے ہیں یہ نہیں کہ آسمان میں لگے ہیں اور آسمان چلتا ہے نہیں تو تیرا نظر آتے ۔ **مو** ۔ نہیں آفتاب الخ یعنی نہیں ہے لائق ہی آفتاب کو کہ پالیوے چاند کو اور نہ رات سبقت کر سکتی ہے دن پر یعنی نہیں داخل ہوتا ہی دن رات پر پہلے تمام ہونے اوسکے کے اور نہ داخل ہوتی ہی رات دن پر پہلے تمام ہونے دن کے یعنی دونوں آپسمیں آگے پیچھے آتے ہیں ساتھ حساب معلوم کے نہیں آتا ہی ایک اون دونوں کا پہلے وقت اپنے کے اور بعضوں نے کہا کہ نہیں داخل ہوتا ایک اون دونوں کا دوسرے کی سلطنت میں یعنی نہیں طلوع ہوتا ہی آفتاب رات کو اور نہ چاند دن کو اوس حال میں کہ اوسکے لیے روشنی ہو پس جب دونوں جمع ہونگے اور پاوینگا ہر ایک اون دونوں میں سے دوسرے کو اوطلوع ہوینگا آفتاب مغرب سے تو قائم ہوینگی قیامت اور بعضوں نے کہا کہ نہیں لائق ہی آفتاب کو یہ کہ پالوے چاند کو یعنی نہیں جمع ہوتا سورج ساتھ چاند کے ایک آسمان میں اور نہ رات سبقت کرنے والی ہی دن پر یعنی نہیں متصل ہوتی رات ساتھ رات کے کہ نہو اون دونوں کے بیچمیں دن فاصل ۔ **مد** ۔ **معا** ۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝

اور نشانی ہی اونکے لیے یعنی ہماری قدرت پر کہ اوٹھایا ہمنے قوم بنی آدم کو بیچ کشتی بھری ہوئی کے اور پیدا کیا ہمنے اونکے لیے مانند اوس کشتی کے جو سوار ہوتے ہیں اوسپر یعنی اونٹ اور گاڑی ۔ **فتح** ۔ اور ایک نشانی ہی اونکو کہ ہمنے اوٹھالی اونکی نسل اوس بھری کشتی میں یعنی حضرت نوح کے وقت نہیں تھا انسان کا تخم نر بتا اور بنادی ہمنے اونکو اوس طرح کی چیز جسپر چڑھتے ہیں ۔ **مو** ۔ **تفسیر** ۔ مراد کشتی بھری ہوئی سے کشتی نوح کی ہی کہ باپ دادا اہل مکہ کے اوسمیں سوار ہوکر بچے تھے اور یا اور ذریت اونکی صلبوں میں تھے اگر وہ نہ بچتے تو یہ کیونکر پیدا ہوتے پس اونپر احسان ہوا سب پر احسان ہی اور وہ کشتی تمام حیوانات سے بھری ہوئی تھی اور لفظ ذریت اضداد سے ہی یعنی اولاد کے بھی آتا ہی اور یعنی باپ دادا اؤں کے بھی جیسے یہاں آیا اور بعضوں کے نزدیک ذریت بمعنی مشہور کے ہی یعنی اولاد انکی کہ کشتیوں میں سوار ہوکر تجارت کو جاتے ہیں اور مراد مانند کشتی سے چھوٹی کشتیاں ہیں کہ نہروں میں چلتی ہیں وہ بنائی گئیں بشکل کشتی نوح کی تعلیم الٰہی سے اور بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ مراد اونٹ ہیں کہ جنگل میں بوجھ اوٹھاتے ہیں جیسے کشتی بوجھ اوٹھاتی ہے دریا میں اسی واسطے عرب اونٹ کو سفینۂ بر کہتے ہیں ۔ **مد** ۔ **معا** ۔

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝

اور اگر چاہیں ہم غرق کریں اونکو یعنی دریا میں باوجود پیدا کرنے کشتیوں کے پس کوئی فریادرس نہو اونکے لیے اور نہ نجات دیوینگے وہ یعنی ڈوبنے سے لیکن رحمت کی ہمنے اپنی طرف سے اور بہرہ مند کیا ہمنے ایک مدت تک ۔ **فتح** ۔ اور اگر ہم چاہیں تو اونکو ڈبادیں پھر کوئی نہ پوچھے اونکی فریاد کو اور نہ وہ خلاص کیے جاویں مگر ہم اپنی مہر سے اور کام چلانے کو ایک وقت تک ۔ **مو** ۔ **تفسیر** ۔ لیکن رحمت کی ہمنے الخ یعنی نہیں نجات دیتے ہیں ہم اونکو مگر بسبب رحمت اپنی کے اونپر اور بسبب بہرہ مند کرنے کے اونکو ساتھ لذت کی چیزوں کے تا تمام ہونے عمروں اونکی کے ۔ **مد** ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور جب کہا جاتا ہی اونکو کہ ڈرو اوس عذاب سے کہ آگے تمہارے ہی اور جو پیچھے تمہارے ہی شاید کہ تم رحم کیے جاؤ ۔ **فتح** ۔ اور جب کہیے اونکو پہنچے اپنے سامنے آنے سے اور اپنے پیچھے جھوڑے سے شاید تمپر رحم ہو ۔ **تفسیر** ۔ سامنے آتا ہی جزا کا اور

۵۱ وما یاتیھم من ایۃ من ایٰت ربھم الا کانوا عنھا معرضین ۔ **معا**

۵۲ وما یاتیھم من ایۃ من ایٰت ربھم الا کانوا عنھا معرضین ۔ **معا**

پیچھے چھوڑے اپنے اعمال + **مو** + یعنی جو کچھ کہ آگے گذرے ہین گناہ تمھارے اور جو کچھ کہ گرنگے بعد یا ڈر و شمول اون وقائع سے کہ مبتلا کی گئین ساتھ اونکے استمین جھٹلانے والیان اپنے انبیا کو مانند قوم عاد اور ثمود وغیرہ کے اور ما خلفکم امر قیامت کا یا ما بین ایدیکم و ما خلفکم سے فتنہ دنیا کا اور عذاب آخرت مراد ہی کہا ابن عباس نے ما بین ایدیکم سے مراد ہی آخرت پس عمل کرو اوسکے لیے اور ما خلفکم سے مراد ہی دنیا پس بچو اوس سے اور مت فریفتہ ہو اوسپر + **مد معا**

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ○

اور نہین آتی اونکے پاس کوئی نشانی نشانیون رب اونکے سے مگر کہ یہ اوس سے مونہہ پھیرنے والے ہین + **فتح** + اور کوئی حکم نہین پہونچتا انکو اپنے رب کے حکمون سے جسکو ٹالا نہین رہتے + **تفسیر** + یعنی ڈھنگ انکا یہی ہی کہ مونہہ موڑتے ہین وقت آنے ہر آیت و نصیحت کے + **مد**

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○

اور جب کہا جاتا ہی انکو کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ رزق دیا ہی تمکو خدا تعالی نے کہتے ہین یہ کافر مسلمانون کو کیا کھلاوین ہم اوس شخص کو کہ اگر چاہتا اللہ کھانا دیتا اوسکو نہین تم مگر ہیچ گمراہی ظاہر کے + **فتح** + اور جب کہیے اونکو خرچ کرو کچھ اللہ کا دیا کہتے ہین منکر ایمان والون کو ہم کیون کھلاوین ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اوسکو کھلاتا تم لوگ تو نرے بہک رہے ہو + **تفسیر** + یہی گمراہی ہی نیک کام مین تقدیر کا حوالہ اور اپنے نفع مین لالچ پر دوڑنا + **مو** + یعنی جسکو خدا تعالی باوجود کمال قدرت کے نہ دے تو بھلا ہم کیونکر دین اوسکو یعنی ہم بھی موافقت اوسکی مشیت کی کرتے ہین کہ طعام نہین دیتے اوسکو کہ جسکو اللہ نے نہین دیا کما ابن عباس نے کہا تھے مکے مین زندیقی پس جب حکم کیے گئے صدقہ دینے کا مسکینون کو تو کہنے لگے قسم خدا کی کیا محتاج کرے اوسکو اللہ اور ہم کھلاوین اوسکو یعنی یہ کبھی نہین ہوے گا کہ اللہ کے محتاج کیے کو ہم دین یہ دلیل حیلہ بخیلون کا ہی باطل اسلیے کہ حق تعالی نے بعضون کو فقیر کیا ہی اور بعضون کو غنی تا امتحان کرے کہ غنی زکوۃ فرض و غیرہ فقرا کو دیتا ہی یا نہین نہین تم مگر ہیچ گمراہی ظاہر کے یہ قول ہی اللہ تعالی کا اونکے لیے یا حکایت ہی قول مومنین کی اونکے لیے یا یہ جملہ جواب کفار سے ہی مومنون کے لیے کہ وہ کہتے ہین کہ تم بڑی گمراہی مین پڑے ہے ہو کہ طریقہ ہمارا چھوڑکر اتباع محمد کا اختیار کیا ہی + **مد معا**

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○

اور کہتے ہین کافر کب ہو یہ وعدہ اگر ہو تم سچے + **فتح** + اور کہتے ہین کب ہی یہ وعدہ اگر تم سچے ہو + **تفسیر** + کافر یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آنحضرت کے اصحاب کو کر کر کہتے تھے کہ اگر تم سچے ہو اس وعدے مین کہ مردے قبرون سے اوٹھینگے اور قیامت برپا ہوگی تو بھلا بتاؤ تو یہ وعدہ کب ظہور کریگا فرمایا اللہ تعالی نے

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ○

نہین انتظار کرتے مگر ایک نعرہ تند کا کہ پکڑے اونکو اور وہ جھگڑتے ہون + **فتح** + یہی راہ دیکھتے ہین ایک چنگھاڑ کی جو انکو آپکڑیگی جب آپسمین جھگڑ رہے ہون گے + **تفسیر** + یعنی قیامت ناگہان آویگی اپنے معاملات مین غرق ہونگے + **مو** + یعنی بیع و شرا مین اور امور دنیا مین مشغول ہونگے اور بعضے بعضون سے معاملات مین جھگڑ رہے ہونگے کہ یہانتک نفخہ پہلا کہ جسکو

نفخہ صعقہ بھی کہتے ہین پھونکا جاویگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال مین کہ پھیلائے ہونگے دو شخصون نے کپڑے اپنے درمیان اپنے پس نہین خرید فروخت کرنے پائینگے اوسمین اور نہین لپیٹنے پائینگے اپنا کپڑا اوسکو قیامت برپا ہوجائیگی اور اوٹھاویگا آدمی نوالہ اپنا سونہ کی طرف اپنے منہ تک پہنچا سکیگا اوسکو یعنی پہنچا نہ پائیگا اوسکو آنے تک ۱۲ منہ ۔ درمنثور ۔

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ○

پس نہین وصیت کرسکین گے اور نہ اپنے اہل خانہ کی طرف پھرینگے ۔ فتح ۔ پھر نہ سکین گے کہ کچھ کہہ مرین یا نہ اپنے گھر کو پھر جاوینگے ۔ تفسیر ۔ یعنی قیامت نہین مہلت دیگی اونکو کچھ بھی کہنے کے کسی امر کی کچھ وصیت کرین یا اپنے گھر کی طرف پھر سکین اپنے بازارون وغیرہ سے بلکہ مرجاوینگے جہان آوازسنین گے صور کی اور اوسوقت کا ہول بڑے بڑے لوگون کو بھی رہا ہی جانچہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیونکر خوش ہونگا حالانکہ صاحب صور یعنی اسرافیل مونہہ مین لے رہا ہی صور کو اور کان رکھے ہوئے ہی واسطے سننے امر الٰہی کے اور جھکائے ہوئے ہی پیشانی اپنی یعنی جیسے کہ عادت ہی زرسنگا وغیرہ بجانے والون کی انتظار کر رہا ہی کہ کب حکم کیا جاوے صور کے پھونکنے کا پس عرض کیا صحابہ نے کہ کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنی کیا کرین ہم اوس چیز مین مشغول ہونگے اور کہان بھاگین ہم جب کہ ہوا مرایسا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یعنی التجا کرو اللہ تعالیٰ کی طرف اور سونپو امر اپنے طرف اوسکے اور ڈرو اوسکے عذاب سے اور امید رکھو اوسکے فضل و مغفرت کی باوجود کرنے طاعات و عبادات بے ریا و عجب کے نقل کی یہ ترمذی نے ۔ مد ۔ معا ۔ درمنثور ۔ مشکوٰۃ ۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ○

اور پھونکا جاویگا صور مین پس ناگہان وہ قبرون سے طرف پروردگار اپنے کے دوڑینگے ۔ فتح ۔ اور پھونکا جاوے زرسنگا پھر بھی وہ قبرون سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑینگے ۔ تفسیر ۔ صور سینگ ہی یعنی بشکل سینگ کے ہی اور یہ نفخہ دوسرا ہی نفخہ بعث کا یعنی قبرون سے اوٹھنے کے لیے اور دونون نفخون کے درمیان مین فرق چالیس برس کا ہوگا ۔ مد ۔

قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ○

کہینگے ہی ولے ہمکو کہنے اوٹھایا ہمکو ہماری خوابگاہ سے ہان یہ وہی ہی کہ وعدہ کیا تھا خدائے تعالیٰ نے اور سچ کہا پیغمبرون نے ۔ فتح ۔ کہینگے ہی ای خرابی ہماری کسنے اوٹھادیا ہمکو ہماری نیند کی جگہہ سے یہ وہی ہی جو وعدہ دیا تھا رحمٰن نے اور سچ کہا تھا بھیجے ہوؤن نے ۔ تفسیر ۔ کسنے اوٹھایا ہمکو کفار یہ اس سبب سے کہینگے کہ درمیان دونون نفخون کے وہ کچھ سوجاوینگے اور جب بعد دوسرے نفخے کے اوٹھینگے اور قیامت کو دیکھینگے تو یہ تاسف اپنے پر کرینگے اور اہل معانی کہتے ہین کہ وہ طرح بطرح کے عذاب قیامت کے دیکھکر عذاب قبر کو بہ نسبت اوسکے سونا جانینگے اور دل کہینگے اور ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ الخ قول ملائکہ کا ہی کہ وہ کفار کو یہ کہینگے اونکے جواب مین کہ جب وہ کہینگے مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا تو ملائکہ یہ کہینگے یا یہ کلام مومنون کا ہوگا چنانچہ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہی عبد الرحمٰن بن ابی لیلی اور قتادہ سے کہ مشرک کو کہینگے یٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا اور کہے گا مسلمان هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ اور مجاہد نے کہا کہ یہ سب کفار ہی کہینگے اقرار کرینگے کہ اللہ تعالیٰ نے اور اوسکے رسولون نے سچ کہا تھا اور باب بعث و حشر کے لیکن اوسوقت کا اقرار کیا نفع نہ دیگا اور لفظ ھٰذَا پر وقف لازم ہی یعنی میم کا ہاؤ ۔ مد ۔ معا ۔ درمنثور ۔

ع ۱۸ ۲

ع ۵ قولہ الا یعبدون الخ اصحاب یٰسٓ و قولہ مشغولون الخ اصحاب جنت و قولہ فی ظلل الخ ازواج مومنین ۱۲ منہ ۔ ص

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝

نہین ہوگا یہ واقعہ مگر ایک نعرۂ تند پس ناگہان وہ جمیع کر کر نزدیک ہمارے حاضر کیے جاوینگے ✦ فتح ✦ یہی ہوگی ایک چنگھاڑ پھر بھی وہ سارے ہمارے پاس پکڑے آئے ✦ تفسیر ✦ یہ واقعہ یعنی نفخہ دوسرا حاضر کیے جاوینگے یعنی حساب کے لیے

پھر ذکر فرمایا جو کچھ کہ کہا جاویگا ازنکو اوسدن مین یعنی فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ ✦ صل ✦

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

پس آج کے دن نہین ظلم کیا جاویگا کسی شخص پر کچھ ظلم اور جزا نہین دیے جاؤگے مگر بحسب اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم ✦ فتح ✦

پھر آج کے دن ظلم نہوگا کسی جی پر کچھ اور وہی بدلا پاؤگے جو کرتے تھے ✦ ✦

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝

تحقیق رہنے والے بہشت کے آج کے دن بیچ ایک کام کے ہین خوش ہین ✦ فتح ✦ تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک دھندے مین ہین باتین کرتے ✦ تفسیر ✦ مراد دھندے سے تو رٹنا بکارت کا ہی کرانا ہی بیویون سے صحبت کرینگے اونکا بکارت توڑینگے نہرون کے کنارون پر درختون کے نیچے اور بعد صحبت کرنے کے پھر وہ بکارہی ہوجائینگی جیسے کہ تھین یا مراد دھندے سے سننا گانے کا ہی یا ضیافت اللہ تعالی کی یا ملاقات کرنا بعضون سے یا تمام نعمتین اہل جنت کی بہشت کے مراد ہین کہ خوشیان مناتے ہونگے خرچے اوڑاتے ہونگے پس دھندے سے وہ دھندا نہین مراد ہی کہ جس سے کچھ مشقت اوٹھاوین اسلیے کہ جنت مین رنج و مشقت ہی ہی نہین

✦ مد ✦ معاد ✦ در منثور ✦

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝

وہ اور بیویان اونکی بیچ سایون کے تختون پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہونگے ✦ فتح ✦ وہ اور اونکی عورتین سایون مین تختون پر بیٹھے ہین تکیہ لگائے ✦ مو ✦

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝

بہشتیون کے لیے ہی بہشت مین میوہ اور اونکے لیے ہی جو کچھ چاہین ✦ فتح ✦ اونکو وہان ہر میوہ اور اونکو ہی جو مانگ لین ✦ تفسیر ✦ یعنی جس چیز کی خواہش ہوگی وہ اوسیوقت آن موجود ہوگی چنانچہ ابو امامہ صحابی سے منقول ہی کہ جو شخص بہشتیون مین سے خواہش کریگا کچھ پینے کی چیز کی جنت کے پینے کی چیزون مین سے تو آویگا آبخورہ آپ سے اسکے ہاتھ مین پس پیویگا یا ذکر ہوا چاہا ویگا وہ اپنی جاگہ ✦ در منثور ✦ تنبیہ ✦ سبحان اللہ یہ تمام نتیجہ ہی اللہ و رسول کی فرمان برداری کا کہ جیسا یہان اپنا دل مارا تھا ہر ممنوع چیز سے اوسکے بدلے مین وہان بحر خواہش کے آموجود ہوگا جو کچھ چاہین گے پس ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ و رسول کی تابعداری خوب کرے تا ایسی دولت ہاتھ لگے

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝

کہا جاویگا سلام ہو جو پروردگار مہربان کی جانب سے ✦ فتح ✦ سلام بولنا ہی رب مہربان سے ✦ تفسیر ✦ یعنی علاوہ حق تعالی کی طرف سے سلام لاوینگے یا بے واسطہ خود پاک پروردگار سلام فرماویگا انکی عزت بڑھانے کو چنانچہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسوقت کہ اہل جنت اپنے چین مین ہونگے کہ ناگہان اوپر سے چمکیگا انکے لیے ایک نور پس اوٹھاوینگے وہ سر اپنے پس ناگہان دیکھینگے کہ رب عزوجل نے انکے اوپر تجلی فرمائی پس فرماویگا السلام علیکم یا اہل

یا اَھْلَ الْجَنَّۃِ پس یہ ہی مصداق الہ عزوجل کے اس قول کا سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پس دیکھے گا اللہ تعالی انکی طرف اور یہ دیکھینگے اوسکی طرف پس نہین التفات کرینگے کسی چیز کی طرف وہان کی نعمتون مین سے جب تک کہ دیکھتے رہینگے اوسکی طرف یہان تک کہ پردے مین ہوگا اللہ سے پس باقی رہیگا نور اوسکا اور برکت اوسکی اونپر اونکے گھرون مین ۔ **معا مد**

تنبیہ ۔ خیال تو کرو بھائیون کہ رب العلمین تو اپنے بندون سے سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کرے اور یہان کے ادنی ادنی شخص کہ جنکو کچھ نسبت ہی اوسکی علمت کے ساتھ نہین وہ سلام علیک کہنے سے اپنے چھوٹون اور خادمون کے ساتھ عار کرین افسوس صد افسوس کیا شان فرعونی ہی اللہ تعالی بچاوے ایسی خصلت بد سے سب مسلمانون کو اور اس حدیث مین جو مذکور ہوا کہ اللہ تعالی کے دیدار ہونے کے وقت جنتی کسی چیز کی طرف التفات نہین کرینگے یہ بات پر ظاہر ہی یہان ایسے ویسے حسن والے کو دیکھکر مبہوت و متحیر ہوجاتے ہین چہ جائیکہ اوس نور عالم اور جمال جہان کو دیکھینگے کیونکر شیفتہ فریفتہ ہون اوسپر اور اسی طرح جنکو اللہ تعالی یہان نور باطن نصیب کرتا ہی اور اپنا ذوق و شوق عطا فرماتا ہی وہ اوسکے ذکر اور کلام مجید کے پڑھنے مین وہ لذت پاتے ہین کہ کسی چیز مین نہین چنانچہ حضرت امام غزالی نے بعض بزرگون سے نقل کی ہی کہ نماز تہجد مین جو بندہ کلام شریف پڑھتا ہی اوس نے کو نہایت مناسبت ہی ساتھ لذت جنت کے اور اسی سبب سے اوکو شب بیداری مین اور بہت پڑھنے قرآن مین کچھ رنج نہین ہوتا بلکہ لذت پاتے ہین جیسے حضرت امام اعظمؒ اور اور بعضے بزرگون سے جو پڑھنا سارے قرآن کا ایک ایک شب مین اور پڑھنا بہت سے نوافل کا منقول ہی اس محبت و ذوق و شوق ہی کے سبب سے یہ بات حاصل ہوتی ہی بلا شبہ دنیا ہی مین دیکھ لے کہ ایک کنجی پر عاشق ہوتا ہی اور کسی رات اوسکی ملاقات ہوتی ہی تو ساری رات جاگ کر باتون مین کاٹ دیتا ہی اور صبح کو شادان و فرحان ہوتا ہی چہ جائیکہ اوس محبوب عالم کی محبت دل مین ہو اور اوسکے حضور مین حاضر ہو تو پھر کیونکر رنج پاوے یہ تمام کسل اور رنج و تعب کا معلوم ہونا اوسکی عبادت مین علامت نقصان محبت و تعظیم اوسکے کی ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ

وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ ○

اور کہینگے ہم جدا ہو تم آج کے دن اے گنہگارون ۔ **فک** ۔ اور تم الگ ہو جاؤ آج اے گنہگارون ۔ **تفسیر** ۔ جب لوگ محشر مین جمع ہونگے اور اونکو جنت کے لیجانے کا حکم ہوگا تو اوسوقت فرماویگا اللہ تعالی کہ اے گنہگارون الگ ہو جاؤ اُنسے تا یہ جنت مین داخل ہون اور تم دوزخ مین قسم کے روایت ہی کہ ہر کافر کے لیے ایک گھر ہوگا آگ سے کہ رہیگا اوسمین نہ دیکھے گا وہ کسیکو اور نہ دیکھا جاویگا کسیکی اور روایت کی ابن ابی حاتم نے رواد بن جرّاح سے بیچ تفسیر اس آیت کے کہا جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالی کی طرف سے کہ الگ کر لو مسلمانون کو مجرمون سے یعنی کافرون سے مگر صاحب ہوا ر یعنی تابع خواہش نفس کے اور بدعتی یعنی چھوڑے جاوین صاحب ہوی کے ساتھ مجرمون کے تمہون سے آیا ہی کہ اونھون نے پڑھی یہ آیت وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ پس رقت کی اور روئے اور کہا نہ سُنی لوگون نے کبھی کوئی خبر اشد اس سے اور فرماویگا اللہ تعالی کافرون کو دن قیامت کے ۔ **مد در منثور** ۔

اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ۭ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○

کیا حکم نہ بھیجا تمہارے پاس تمہارے اے اولاد آدم کہ مت پوجو شیطان کو تحقیق وہ تمہارے لیے دشمن آشکارا ہی اور یہ کہ

پوجو مجکو یہ ہی راہ سیدھی ۞ فتح ۞ یعنے نہ کہہ رکھا تھا تمکو ای آدم کی اولاد کہ نہ پوجو شیطان کو وہ کھلا دشمن ہی تمہارا اور یہ کہ پوجو مجکو یہ راہ ہی سیدھی ۞ تفسیر ۞ کیا یہ حکم کیا تھا تمکو یعنی اپنے رسولون کی زبانی نہ پوجو شیطان کو یعنی فرمانبرداری اوسکی نکرو یعنی وہ جو وسوسے گناہون کے تمہارے دل مین ڈالے نہ مانو اونکو آپو جو مجکو یعنی واحد جانو مجکو اور فرمانبرداری کرو میری اور لفظ ہذا مین اشارہ ہو طرف نافرمانی شیطان اور فرمانبرداری رحمن کے کہ جو اوپر مذکور ہوئی راہ ہی سیدھی یعنی خوب سیدھی ہو کہ اسکے برابر کوئی راہ سیدھی نہین ہی ۞ مد ۞

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ○

اور تحقیق گمراہ کیا شیطان نے تمہاری قوم سے بہتیری خلق کو کیا نہین جانتے تھے تم ۞ فتح ۞ اور وہ بہکا لے گیا تم مین سے بہت خلق کو پھر کیا تمکو بوجھ نہ تھی ۞ تفسیر ۞ یعنی کیا تمکو خبر نہ پہنچی تھی کہ ابلیس کی فرمانبرداری مین کتنی اگلی امتین ہلاک ہو کر مستحق عذاب کی ہوئین پھر کیون عبرت نہ پکڑی تمنے اوسکا حال دیکھکر اور کہا جاویگا اونکو جبکہ قریب ہونگے دوزخ کے ۞ معا ۞

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○

یہ وہ دوزخ ہی کہ وعدہ کیے جاتے تھے تم ۞ فتح ۞ یہ دوزخ ہی جسکا تمکو وعدہ تھا ۞ موا ۞

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○

داخل ہو واسمین آج کے دن بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے ۞ فتح ۞ پیٹھو اسمین آج کے دن بدلا اپنے کفر کا ۞ مو ۞

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

آج کے دن مہر کرین گے ہم اوپر مونہون اونکے کے اور باتین کرینگے ہمسے ہاتھ اونکے اور گواہی دینگے پاؤن اونکے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے تھے ۞ فتح ۞ آج ہم مہر دینگے اونکے مونہہ پر اور بولینگے ہمسے اونکے ہاتھ اور بتا دینگے اونکے پاؤن جو کچھ وہ کماتے تھے ۞ مو ۞ تفسیر ۞ مہر کرین گے اونکے مونہون پر یعنی منع کرینگے ہم اونکو کلام کرنے سے روایت کیا گیا ہی کہ کافر انکار کرینگے یعنی اپنے کفر کرنے کا اور آپسمین جھگڑینگے پس گواہی دینگے اونپر ہمسایے اونکے اور گھر کے لوگ اونکے اور کنبا اونکا پس قسم کھاوینگے کافر نہین تھے وہ لوگ شرک کرنے والے پس اوسوقت مہر کر دی جاویگی اونکے مونہون پر اور بولینگے ہاتھ اونکے اور پاؤن اونکے اور روایت ہی انس سے کہ ہم تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ہنسے آنحضرت صلعم اور فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیون ہنسا ہون یہ عرض کر لگے اللہ اور رسول اللہ خوب جانتے ہین فرمایا کہ ہنسا مین بسبب مخاطبہ نہ دروغہ کلام کرنے بندے کے رب اپنے سے یعنی قیامت کو عرض کریگا بندہ ای رب میرے کیا نہین امان دی تو نے مجکو ظلم سے یعنی یہ جو تو نے فرمایا وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ تو یقین ہی کہ ہمپر ظلم تو ہونے ہی کا نہین جو کچھ حق ہی وہی ظہور مین آویگا فرمایا آنحضرت نے کہ فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان ظلم نہین ہونے کا تجپر پس کہیگا بندہ پس اگر پناہ دی تو نے مجکو ظلم سے تو روا نہین لکھنا مین اپنے نفس پر اور کچھ سوائے اسکے کہ گواہ ہو مجھ مین سے ۞ ف ۞ یعنی اور کی گواہی اپنے حق مین نہین روا رکھتا اگر مجھی مین سے مجپر گواہ پیدا ہون تو قبول رکھونگا خیال کیا کہ میری ذات سے مجپر گواہی کون دیگا اسلیے کہ کوئی اپنے ضرر پر گواہی نہین دیتا اور یہ نہ جانا کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر بھی کہ وہ اوسکی ذات سے اوسپر گواہ پیدا کرے کہ اسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنے کی نہو آور باعث ہنسنے آنحضرت کا یہ کلام کرنا تھا بندیکا یا مہر کرنی حق تعالی کی بندے کے مونہہ پر اور بولنا ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کیا اور برا کہنا بندے کا اونکو اور دعاے بدکرنی اوپر نفس سے کہ آگے آتا ہی ۞ ف ۞ فرمایا آنحضرت نے پس فرماویگا اللہ تعالی کفایت کرتا ہی نفس تیرا آج کے دن تجپر گواہ

اور کفایت کرتے ہین فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندون کے ہین گواہ + ف + ۲ + گواہ پکڑنا ان فرشتون کا زیادہ ہی مقصود پر واسطے تقریر و تاکید کے بعد ازانکہ نفس بندے سے گواہ قرار دیے گئے کہ آپ اوسپر راضی ہوا تھا اور چاہتا تھا فرشتون کو بھی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو خلاف قرار داد کے ہوتا + ت + فرمایا آنحضرت صنے پس مہر کردیگا ہی بندے کے دہلنے پر پھر فرمایا جاویگا واسطے جماعت اعضاے بندے کے کہ بول پس بولینگے اعضا اوسکے ساتھ افعال اوسکے کہ کیے تھے بسبب اونکے پھر چھوڑا جاویگا درمیان بندے کے اور درمیان کلام کے + ف + ۳ + یعنی اوٹھائی جاویگی مہر اوسکے مونہہ سے یہان تک کہ کلام کریگا موافق عادت کے پس گواہی دیگی اونکی زبانون کی آیت مین مراد ہی ساتھ اور طرح کے کلام کرنے کے خلاف عادت کے + ف + فرمایا آنحضرت صنے پس کہیگا بندہ اپنے اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور بلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سے اور تمہاری ہی خلاصی کے لیے جھگڑتا تھا مین + ف + ۴ + اور تمنے آپ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالا یا یہ معنی ہین کہ تمہارے سبب سے خصومت کرتا تھا مین لوگون سے اور دفع کرتا تھا ضرر تمسے یعنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تھا اور تمکو دوست اپنا جانتا تھا آخر کو تم دشمن و بدخواہ میرے نکلے اور جواب اعضا کا محذوف ہی دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالی کا وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ یعنی اور کہینگے وہ اپنی جلدون سے کہ کیون گواہی دی تمنے ہمپر کہین کہ وہ پکڑا ہوا تمکو اوس اللہ نے کہ پکڑا ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو اول بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاوگے ۱۲ اسکے بعد آیت یون ہی وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ یعنی پردے مین نہین پہنچتے تھے تم یعنی دنیا مین وقت مرتکب ہونے فواحش کے بسبب خوف اسکے کہ گواہی دینگے تمپر کان تمہارے اور آنکھین تمہاری اور چمڑے تمہارے ولیکن گمان کرتے تھے تم یعنی وقت چھپنے کے یہ کہ اللہ نہین جانتا ہی بہت سی چیزون کو اون چیزون مین سے کہ کرتے ہو تم ۱۲ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضسے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھینگے ہم اپنے رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع وخلاف کرتے ہو تم اور شک رکھتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے دوپہر مین کہ نہ چھپا ابر مین کہا صحابہ نے کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتے ہو بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین رات مین کہ نہ چھپا ہوا ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم اوس خدا کی کہ بقبضۂ قدرت اوسکی مین ہی نزاع وخلاف نہین کرنے کے تم بیچ دیکھنے پروردگار اپنے مگر جیسے خلاف شک کرتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے یا چاند کے یعنی انکے دیکھنے مین نہ خلاف اور نزاع اور شک نہین کرتے تم پروردگار کے دیکھنے مین بھی نہین کرنے کے فرمایا آنحضرت صنے پس جب دیکھینگے بندے پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندے کو پس فرماویگا ای فلانے کیا نہ بزرگی دی تھی مینے تجھکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تھا مینے تجھکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مینے تجھکو بیوی یعنی تیرے جنس سے اور پیدا کی مینے تیرے لیے اور اوسمین الفت اور محبت و انست اور کیا نہین تابعدار کیے مینے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ اور کیا نہین چھوڑا مینے تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا ہووے تو اور لیوے تو چوتھائی غنیمت + ف + ۵ + جاہلیت مین یہی رسم تھی کہ سردار قوم کا خاص اپنے لیے چوتھائی غنیمت مین سے لیتا تھا اور باقی قوم کے لیے چھوڑ دیتا تھا + ت + پس کہیگا بندہ اسی پروردگار ایسے ہمان کیا اور دیا تو نے مجکو جو کچھ کہ نہ دیا تو نے فرمایا آنحضرت صنے پس فرماویگا اللہ تعالی کیا پس گمان کرتا تھا تو کہ ملاقات کریگا مجھسے پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تھا مین اور غافل تھا اس سے اور بھول گیا تھا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ آج تحقیق مین بھول جاؤنگا تجکو یعنی آج تم مرہم رکھونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسا کہ بھولا تو مجکو + ف + ۶ + یعنی دنیا مین میری طاعت کو

بھولا حاصل یہ کہ میںنے ایسے انعام کیے تجھپر تجکو شکر کرنا اور امیدوار میرے دیدار کا ہونا چاہیے تھا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بھول گیا مین بھی اب معاملہ بھولونگا کرونگا جزا دینے مین اور اپنی رحمت سے محروم رکھونگا یہ مضمون اس آیت شریفہ کا ہی کَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ○ ہر کہ فریاد رسے روز مصیبت خواہد + گو در ایام سلامت بجہان مردی کوش + ق + پھر خطاب ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسرے بندے سے پس ذکر کیا آنحضرت نے پھر خطاب کرنے حق کے اوس بندے سے اور جواب دینے بندے کے اوس سے مانند اوسکے کہ اول بندے کے حق مین مذکور ہوا پھر ملیگا پروردگار تیسرے بندے سے پس کہیگا اوس سے مانند اوسکے کہ کہا بندے اول سے پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میرے ایمان لایا مین تجپر اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبرون پر اور نماز پڑھی مینے اور روزہ رکھا مینے اور تصدق کیا مینے یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا یہی تیسرا اپنے نفس پر بھلائی کی جسقدر ہوسکے گی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہان ٹھہر یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر کا اور ہماری نعمتون کی شکر گذاری کا کیا تو نے تو ٹھہرا دکھاؤن تجکو تیرے اعمال کا گواہ قائم کر کہیں سے کہا جاویگا اوس بندے کو کہ ابھی پیدا کرتے ہین ہم گواہ تجپر اور سوچیگا وہ بندہ اپنے دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجپر پس مہر کیجاویگی اوسکے مونہہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران کو کہ بول پس بولے گی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈیان اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کے ساتھہ علون اوسکے کہ + ف + پھر + قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتھہ اور پاؤن اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر امقصود تمام اعضا و ارکان ہین جیسے کہ حدیث انس مین گذرا + ق + اور یہ سوال و جواب لو مہر کرنی بندے کے مونہہ پر اور بولنا اوسکے اعضا کا کہ مذکور ہوا اسلیے ہی کہ تا بندہ ازالہ عذر کرے اپنے نفس سے اور ثابت ہون گناہ اور جگہ عذر کی نرہے یا معنی یہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدائے تعالی رہے عذاب کرنے اوس بندے کے اوسی کے نفس کی طرف سے اور یہ بندہ کہ حال اسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہی کہ تھا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اوس سے ۸ اور روایت اسماء ابن عبید سے ہی کہ کہا لایا جاویگا ابن آدم کو دن قیامت کے اور اوسکے ساتھہ بہاڑ ہوگا اعمال اوسون کا یعنی بہت سے ہونگے ہر ساعت کا صحیفہ ہوگا پس کہیگا فاجر قسم تیری عزت کی تحقیق لکھہ لیا فرشتون نے مجپر جو کچھ نہین کیا مینے پس اوسوقت مہر کیجاویگی اوسکے مونہون پر اور اذن دیا جاویگا اعضا کو کلام کرنے کا پس اول کلام کریگی ہاں آدم کے اعضا مین سے بائین ران اوسکی ۸ اور اثر مین آیا ہی کہ اعضا صلحا بھی اعمال صالحہ کی گواہی دینگے اور یہان کہ دینگے اوسکو جسوقت کہ خدائے تعالی اونسے پوچھے گا کہ میرے لیے کیا لائے اور وہ حیا سے اعمال صالحہ اپنے ظاہر نہین کر سکینگے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کو خطاب کر کر کہ لازم کرو اپنے پر تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو اور غافل نہو ؤ یاد الٰہی سے اوشمار کرو انگلیون سے اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی اور طلب بولنے کی کیجاویگی اونسے یعنی اپنی بیان کرینگی اور گواہی دینگی کہ ہمپر یہ یہ کچھہ اسنے پڑھا تھا + مد + بحر + در منثور + مشکوۃ +

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ○

اور اگر چاہین ہم نابود کرین ہم اونکی آنکھین پس سبقت کرین طرف راہ کے پس کہان دیکھین گے + فتح + اور اگر چاہین مٹا دین اونکی آنکھین پھر دوڑین راہ لینے کو پھر کہان سے سوجھے + مو + تفسیر + طمس کے معنی ہین مٹا دینے کے اور معنی لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ کے یہ ہین کہ آنکھون کو ایسا نابود کرین ہم کہ پلک اور درز آنکھ کی بھی باقی نرہے اور مقصد آیت کا یہ ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جیسے کہ انکے دلون کو دیکھنے ہدایت کے سے اندھا کیا ہی مینے اگر مین چاہتا تو انکی ظاہر کی

آنکھون کو بھی اندھا کر دیتا تا راہ ظاہر کی دیکھنے سے بھی نابینا رہتے ٹٹولتے پھرتے + **بحر معا** +

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ○

اور اگر چاہین ہم مسخ کر دین ہم اونکو اوپر جگہہ اونکی کے پس نہ سکین گذرنا وہان سے اور نہ پھرین + **تفسیر** + یعنی اگر چاہون تو انکو اونکے گھرون مین کہ جہان گناہ کرتے ہین سور یا بندر بنا دون یا پتھر کر دون تا وہین پڑے رہین اور اور جگہہ کے آنے جانے پر قادر نہون اور بعضون کے نزدیک معنی لایبصرون کے یہ ہین کہ بعد مسخ کے صورت اصلی مین پھر نہ پھرین + **مد بحر** +

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ○

اور جسکو عمر دراز دیتے ہین ہم اولٹا پھیرتے ہین ہم اوسکو پیدائش مین کیا پس نہین سمجھتے + **فتح** + اور جسکو ہم بوڑھا کرین اوندھا کرین خلقت مین پھر کیا بوجھہ نہین سمجھتے + **تفسیر** + یعنی جیسا لڑکا سست تھا بوڑھا پھر ویسا ہی ہوا یہ بھی نشان ہے پھر پیدا ہونے کا + **مو** + یعنی جسکی عمر ہم دراز کرتے ہین تو اوسکی خلقت کو اولٹ دیتے ہین پہلے حال پر کر ہو جاتا ہی بدلے قوت کے ضعف اور بدلے جوانی کے بڑھاپا اور یہ یون ہی کہ پہلے پیدا کیا تھا اوسکو ضعیف جثے مین اور خالی عقل و علم سے پھر بڑھانے لگے ہم اوسکو یہان تک کہ پونہچا اپنی ٹھاڑی جوانی کو اور خوب کامل ہوئی قوتین اوسکی اور جاننے بوجھنے لگا اپنا نفع و ضرر پس جب تمام ہوئی جوانی وغیرہ اوسکی اولٹنے لگے ہم اوسکو خلقت مین یعنی گھٹانے لگے ہم قوت وغیرہ اوسکی یہان تک کہ پھر آیا ایسے حال مین کہ مشابہ ہی حال لڑکے کے ضعف بدن مین اور قلت عقل مین اور خالی ہونے مین علم سے جیسے کہ اولٹا جاتا ہی تیر پس کیا جاتا ہی اعلیٰ اوسکا اسفل اوسکا فرمایا اللہ عزوجل نے وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ○ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ط یعنی اور تم مین وہ ہوتا ہی کہ پھیرا جاتا ہی بدترین عمر کی طرف تا نجانے کچھہ بعد اسکے کہ جانتا تھا کیا پس نہین سمجھتے کہ جو قادر ہوا سپر کہ نقل کرے اونکو جوانی سے طرف بڑھاپے کے اور قوت سے طرف ضعف کے اور قوت عقل سے طرف خرافت اور قلت تمیز کے وہ قادر ہی اسپر بھی کہ مٹا دے آنکھین انکی اور مسخ کر دے انکو جہان کے تہان اور اوٹھاوے انکو بعد مرنے کے + **مد تنبیہ** + اسمین اشارہ ہی اسکی طرف بھی کہ آدمی کو چاہیے کہ جوانی اور صحت و فراغت کو غنیمت جانے جب بڈھا ہوگا سب اعضا ضعیف ہو جائینگے پھر کہان صحت و فراغت آج یہ عضو دکھتا ہی کل وہ پس اوسکے معالجے مین لگا رہیگا اور کچھہ بندگی ہوائی کی نہین ہو سکنے کی اب حالت قوت و جوانی مین کرنا ہی سو کر لے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ یعنی دو نعمتین کہ ٹوٹے مین ہین اونمین بہت لوگ صحت و فراغت مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اوس حالت مین کہ نصیحت کرتے تھے اوسکو غنیمت جان پانچ چیزون کو پہلے پانچ کے آنے کی اپنی جوانی کو پہلے بڑھاپے اپنے کے اور صحت اپنی کو پہلے بیماری اپنی کے اور تونگری اپنی کو پہلے محتاجگی اپنی کے اور فراغت اپنی کو پہلے شغل اپنے کے اور زندگانی اپنی کو پہلے موت اپنی کے انتہی شیخ الاسلام انصاری فرماتے ہین جوانی درستی و پیری درستی پس

ای نادان خدا را کی پرستی + **مشکوٰۃ وغیرہ**

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ط اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ○ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○

ع ۱۷ ۱۷ ۱۷

اور نہیں سکھایا ہمنے اس پیغمبر کو شعر اور نہیں لائق اوسکو نہیں یہ مگر ایک نصیحت اور قرآن آشکارا تو کہ ڈراوے اوس شخص کو کہ جیتا ہو یعنی سمجھ والا ہو اور ثابت ہو حجت کافرون پر۔ **فتح** اور ہمنے نہیں سکھایا اوسکو شعر کہنا اور یہ اسکے لائق نہیں یہ تو نری جھوٹی ہی اور قرآن ہی صاف تا ڈر سناوے اوسکو جسمیں جان ہو اور ثابت ہو بات منکرون پر۔ **تفسیر** جسمیں جان ہو یعنی نیک اثر رکھتا ہو اوسکے فائدے کو اور منکرون پر الزام اوتارنے کو۔ **مو** نہیں سکھایا ہمنے اس پیغمبر کو شعر یعنی شعر کہنا نہیں سکھایا ہمنے اوسکو ساتھ تعلیم قرآن کے شعر یعنی اسکے کہ قرآن نہیں ہی شعر اسلیے کہ شعر کہتے ہین ایک کلام موزون مقفی کو کہ دلالت کرے ایک معنی پر پس کہان ہی اسمین وزن اور کہان ہی قافیہ پس کچھ مناسبت نہیں ہو درمیان اسکے اور درمیان شعر کے اگر تحقیق کرے تو اور نہیں لائق یعنی شعر گوئی لائق منصب رسالت اوسکی کے نہیں ہی اور ہرگز اوسنے شعر نہیں کہا ہی اور نہ اوسکو شبہہ اوسکے کلام مین اور خدا کے کلام مین پیدا ہوا اور نزول اس آیت کا کفار کے قول کے رد مین ہی کہ آنحضرت کو شاعر اور قرآن کو شعر کہتے تھے اور در روایت کیا گیا ہی کہ اگر آنحضرت کبھی کوئی بیت تمثیل کے لیے پڑھتے تھے تو قدرت حق سے زبان مبارک اوسکی وزن شعر سے منحرف ہو جاتی تھی چنانچہ ایکبار آنحضرت نے ایک بیت پڑھی ابو بکر نے کہا کہ یون نہین ہی یا رسول اللہ فرمایا مین شاعر نہین ہون اور مجکو لائق نہین ہی شعر گوئی اور حسن بصری سے منقول ہی کہ آنحضرت نے پڑھی یہ بیت کفی بالاسلام والشیب للمرء ناھیا۔ یعنی کفایت کرتا ہی اسلام اور بڑھاپا آدمی کو منع کرنے مین برائیون سے پس کہا ابو بکر نے کہ یا رسول اللہ شاعر نے یون کہا ہی کفی الشیب والاسلام للمرء ناھیا پس اعادہ کیا حضرت نے اوسکو مانند اول کے یعنی پہلی ہی طرح پر موزون شعر کا بگاڑ کر پڑھا پس کہا ابو بکر نے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ بلاشبہہ آپ رسول اللہ کے ہین بموجب فرمانے اللہ عزوجل کے وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور کہا ہی علماء نے کہ کسی پیغمبر نے شعر نہین کہا ہی اور اسی لیے بعضے علماء نے کہا ہی کہ شعر کہنا حرام ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ حرام نہین ہی مگر جن شعرون مین کہ سبب حرمت کا پایا جاوے جیسے ہجو مسلمانون کی ہو اور مانند اسکے کے تو البتہ حرام ہی چنانچہ ایسے ہی شعر کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ البتہ بھرا آدمی کے پیٹ کا پیپ سے کہ فاسد کرے پیٹ کو بہتر ہی شعر کے بھرنے سے اور ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے عرج مین کہ نام ایک بستی کا ہی کہ ناگہان پڑا ہوا ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان یعنی پکڑو اس شیطان کو یا ذرا مایا منع کرو اس شیطان کو شعر کے پڑھنے سے البتہ پیٹ بھرا آدمی کا پیپ سے بہتر ہی اوسکے لیے شعر کے بھرنے سے انتہی اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پروا کرنا مین ہر عمل سے کہ کرون مین اگر ہون مین تریاق یا المکاذون ہون گلے مین تعویذ یا کہون مین شعر یعنی تصنیف کرون بیتین اپنی طرف سے نقل کی یہ ابو داؤد نے۔ **ف** **مع** یعنی اگر ان چیزون مین سے ایک چیز بھی مجھسے صادر ہو تو مین اون لوگون مین سے ہونگا کہ بردا نہین کرتے ہر چیز کے کرنے مین اور پرہیز نہین کرتے ناشروع سے مقصود یہ ہی کہ ان چیزون کا کام اوس شخص کا ہی کہ بے قید و بے پروا ہو ناشروعات کے کرنے مین اور ان چیزون کا استعمال حضرت نے اسلیے برا جانا کہ تریاق مین تو گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہی پس حرام ہی وہ اور اگر تریاق ایسا ہو کہ اوسمین حرام چیزین نہ پڑین تو مجھ ضایقہ نہین اور اسکا اور بعضون نے کہا کہ ترک کرنا اوسکا بھی اولی ہی عمل کرنے کر ساتھ اطلاق حدیث کے اور مراد نمیمہ سے تمیمہ جاہلیت کے ہین یعنی منتر انکے اور رنکے اور ناخن وغیرہ کہ عورتین دفع نظر کے لیے بچون کے گلون مین ڈالتی ہین اور جن تعویذون مین قرآن کی آیتین اور اسمائے الٰہی ہون وہ خارج ہین اس حکم سے

مناسب ہین امید ہی کہ تیری اوتین اور کہون مین شعر الا یعنی قصد کرون مین شعر کہنے کا اور کہون اپنے دل سے یہ بات سمجھ لے

فرمائی بسبب اسی قول اللہ تعالی کے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اور اگر بے قصد و بے اختیار زبان سے کلام موزون نکلے تو وہ اور بات ہی داخل کہنے شعر کے اور نہ موزوں نہیں اسلیے کہ اہل عرف و اصطلاح بھی اوسکو داخل شعر کے نہیں کہتے جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ + اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ + یا فرمایا هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ + وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ + غزوۂ احد میں آنحضرتؐ کے پاے مبارک کی اونگلی میں پتھر لگا اور لہو نکلا اوسوقت اونگلی کو خطاب کر کر فرمایا کہ نہیں ہی تو مگر ایک اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی تو اور راہ خدا میں ہی جو کچھ دیکھا تو نے اور پیش آیا تجکو یعنی ضائع نہیں ہی اور اوسکے لیے جزا ہی اور یہ تلقین ہی امت کو کہ زخم لگنے میں صبر کریں غرضکہ ایسے کلام موزون بے قصد زبان مبارک سے جاری ہوئے ہیں اوسکو شعر نہیں کہنے کے اور چونکہ آنحضرتؐ کو حق تعالی نے منزہ اور معصوم کیا تمام مطلق شعر کہنے حضرت کے لیے روا نہ رکھے پس یہ کمال مخصوص ہی حضرتؐ کے لیے اور ہیچ حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر مثل اور کلاموں کے ہیں کہ اچھے مضمون کے اچھے ہیں اور برے مضمون کے برے چنانچہ حدیث میں اسطرح آیا ہی ان توجہ باطن کی اوسکی طرف اور ضائع کرنا عمر کا اور تفکر کثیر کرنا مانع ہوا امور ضروریہ دینی سے مذموم ہی تمام ہوا کلام ملا علی قاری وغیرہ کا در باب شعر کے آب آگے تفسیر شروع ہوتی ہی اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ الخ کی یعنی نہیں ہی یہ یعنی معلم یعنی سکھایا گیا مگر نصیحت اللہ تعالی کی طرف سے کہ نصیحت کیجاوی ساتھ اسکے انس جن کو اور نہیں ہی یہ مگر قرآن کتاب آسمانی کہ پڑھی جاوے محرابوں میں اور تلاوت کیجاوے عبادت خانوں میں اور پوچھیں لوگ اوسکے پڑھنے سے اور اوسپر عمل کرنے سے مطلب اوسکا یہ ہی کیا مناسبت ہی اسمیں اور شعر میں کہ جو شیطانی وسوسوں سے ہیں تو کہ ڈرائے یعنی قرآن یا رسوا کرے اوس شخص کو کہ جو جیتا یعنی عاقل تامل کرنے والا ہو اسلیے کہ غافل مانند میت کے ہی یا جیتا ہو ساتھ دل کے اور وہ مومن ہی اور حق القول کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ اور واجب ہو کلمہ عذاب کا اون کافروں پر کہ تامل نہیں کرتے ہیں اور وہ مردوں کے حکم میں ہیں + مد + بحر + در منثور + مشکوۃ + پھر اپنے احسان جتانے مشرکوں کو کہ ہمارے تو یہ احسان اور یہ اور ون کو کہ کچھ بھی نفع ضرر نہیں پونہچا سکتے ہمارا شریک ٹھہراتے ہیں جیف ہی انکی ناسمجھی کو ؎

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ○

کیا نہیں دیکھا اونھوں نے کہ ہمنے پیدا کیا انکے لیے اوس چیز سے کہ بنایا ہی ہاتھوں ہمارے نے چارپایوں کو پس یہ اونکے مالک ہیں + فتح + کیا اور نہیں دیکھتے کہ ہمنے بنا دیے اونکو اپنے ہاتھوں بنائے سے چوپائے پھر وہ انکا مال ہیں + مو + تفسیر + اوس چیز سے کہ بنایا ہی ہاتھوں ہمارے نے یعنی متوالی ہوئے ہیں ہم اوسکے پیدا کرنے کے لیے مدد کرنے کسیکے عرب عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا وہاں کہتے ہیں کہ اوس کام میں کسیکو شرکت نہو چنانچہ اسی لیے حق تعالی نے مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ فرمایا کہ خالق چارپایوں کا ہیں ہی ہوں بے شرکت و مدد گاری کسی اور کے پس یہ اونکے مالک ہیں یعنی اونکو خاص انھیں کے لیے پیدا کیا پھر مالک کیا اونکا انکو پس یہ تصرف کرتے ہیں اونمیں مالکون کا سا اور خاص یہی نفع اوٹھاتے ہیں اونسے یا مالکون کے معنی ضابطان قاہرون کے ہیں یعنی نہیں پیدا کیا ہمنے چارپایوں کو وحشی بھاگنے والے بنی آدم سے کہ نہ تھا سب سکین اونکو ملکہ یا بعد ہیں اونکے اور یہی معنی ہیں آگے کے قول کے + مد + معالم + بحر +

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ○

اور فرمان بردار کیا ہمنے چارپایوں کو واسطے اونکے پس بعضے اونمیں سے سواری اونکی ہیں اور بعضے اونمیں سے کھاتے ہیں + فتح + اور عاجز کر دیا اونکو اونکے آگے پھر اونمیں کوئی ہی اونکی سواری اور کسیکو کھاتے ہیں + تفسیر + یعنی اون چارپایوں کو تابعدار

انکا کردیا ہے۔ الاکون قادر ہوسکتا تھا اور پر اگر اللہ تعالی اونکو تابعدار و مسخر نکردیتا اور اسی لیے لازم کیا اللہ سبحانہ تعالی نے سوار پر یہ کہ شکر ادا کرے اس نعمت کا اور تسبیح کرے ساتھ قول اللہ تعالی کے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ اور حاصل ساری آیت کا یہ ہر کہ مسخر کیا ہے چارپایون کو انکا کہ سوار ہون اونکی پشتون پر اور کھاویں گوشت اونکے ۔ ف

وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ۝

اور ہے لیے چارپایون مین منفعتین مین اور پینے کیا پس نہین شکر کرتے ۔ فتح ۔ اور اونکو انمین فائدے ہین اور پینے کے گھات پھر کیون نہین شکر کرتے ۔ مو ۔ تفسیر ۔ منفعتین ہین کہ اونکے بچون اور پشمون وغیر ذلک سے فائدے اوٹھانا دودھ ہین اور گھات ہین یعنی دودھ کہ اونکے دودھ پیتے ہین تمن اونکے بہنے کے گھاٹون کے ہین یا مشارب کے معنی ہین پینے کے کیا پس شکر نہین کرتے اللہ کا یعنی اوپر انعام کرنے چارپایون کے کہ چارپائے دیے ہین انکو طرح طرح کے فائدے اوٹھانیکو ایسے منعم کا تو بڑا شکر گذار ہونا چاہیے کہ اوی کو وہ جیسا وہ کا سا بھی کہ سکو نہ کیجیے اور جو اوسنے فرمایا ہے اوسکو کالا ہے اور جن چیزون سے منع کیا ہے اونسے باز رہیے ۔ ف

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝

اور پکڑے مشرکون نے سوائے خدا کے معبود تا ہووے کہ وہ مدد دیوے جاوین ۔ فتح ۔ اور پکڑے ہین اللہ کے سوائے اوجاگر کہ شاید انکی مدد پونہچے ۔ مو ۔ تفسیر ۔ یعنی بتون کو پوجتے ہین اس زعم پر کہ مدد کرین گے ہماری جب پیش آجاویگا کوئی امر ۔ ف

لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝

نہین کرسکین گے بت مدد انکی یعنی اپنے پوجنے والون کی اور یہ بت واسطے انکے لشکر ہین حاضر کیے گئے ۔ فتح ۔ نہ سکین گے انکی مدد کرنی اور یہ اونکی فوج ہوکر پکڑے آوینگے ۔ تفسیر ۔ اور یہ یعنی کافر واسطے بتون کے لشکر ہین یعنی مدد گار اور گروہ ہین حاضر کیے گئے کہ خدمت کرتے ہین اونکی اور تکمیلان وغیرہ اوٹراتے ہین بتون پر سے یا یہ معنی ہین کہ بڑا کافر ون نے بتون کو معبود ٹھہرا رکھا ہے تا کہ مدد کرین وہ انکی نزدیک اللہ کے اور شفاعت کرین انکی حال انکا امر خلاف اسکے ہوگا کہ وہم کیا اونھون نے اسلیے کہ وہ بت ان قیامت کے لشکر ہونگے گروہ کافرون کے حاضر کیے جاوینگے واسطے عذاب انکے کے اسلیے کہ وہ بت کیے جاوینگے ایندھن دوزخ کے ۔ ف ۔ اور وہ یعنی کافر لشکر ہین بتون کے غصہ کرتے ہین یہ اونکے لیے اور حاضر ہوتے ہین انکے پاس دنیا مین اور وہ بت نہین جلالی پوجا سکتے ہین انکو اور نہ مدد کرسکتے ہین انکی آور بعضون نے کہا کہ یہ آخرت کا مذکور ہوگا یا جاویگا پھر یہ کہ سوا اللہ کے ہر اور اوسکے ساتھ تابعین اوسکے ہونگے کہ جنھون نے پوجا تھا اوسکو اور وہ حاضر کیے جاوینگے دوزخ مین ۔ معا

فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝

پس نہ غمگین کرین تجکو باتین انکی تحقیق ہم جانتے ہین جو چھپاتے ہیں جو ظاہر کرتے ہین ۔ فتح ۔ اب تو غم نہ کھا انکی بات سے ہم جانتے ہین جو چھپاتے ہین اور جو کہولتے ہین ۔ تفسیر ۔ باتین انکی یعنی کفار مکہ جو جھٹلاتے ہین تجکو اور ایذا دیتے ہین اور جو وہ جفا کرتے ہین اسپر غمگین نہو ہم جانتے ہین انکی چھپی دشمنی کو اور ظاہر دشمنی کو پس اداینگے ہم انکو پس لائق ہے مثل تیرے کہ یہ تسلی ہو تجکو ساتھ اس وعید کے اور حاضر کرے اپنے نفس مین صورت حال اپنے کی اور حال اونکے کی آخرت مین تا کہ جاتا رہے اوس سے فکر اور نہ گھیرے رہے اوسکو غم پس اسمین جو آنحضرت کو منع فرمایا غم کرنے سے تو مراد تا بعث ہے آنحضرت کے غم کا نہین ہی اونکے کہنے سے بلکہ یہی ہی جیسے اس قول کریم مین فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا لِّلْكٰفِرِیْنَ وَلَا یَكُوْنُوْنَكَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ

اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ۝

کیا نہیں دیکھا آدمی نے کہ ہمنے پیدا کیا ہی اوسکو نطفے سے پس ناگہان وہ جھگڑنے والا آشکارا ہوا ✦ **فتح** ✦ کیا دیکھت ہی آدمی کہ ہمنے اوسکو بنایا ایک بوند سے پھر تبھی وہ ہوگیا جھگڑا بولتا ✦ **تفسیر** ✦ نطفے سے یعنی بوند سی سے کہ نکلتی ہی مورج ذکر سے اور وہ نجس سی تو ہی پس ناگہان وہ جھگڑنے والا آشکارا ہوا یعنی پس وہ باوجود حقارت اصل اپنی کے اور ذلت اول حال اپنے کے پروردگار اپنے سے جھگڑتا ہی اور منکر ہوتا ہی اوسکی قدرت کا اوپر زندہ کرنے مردوں کے بعد جو سیدہ ہونے ہڈیوں اوسکی کے پھر جھگڑتا اوسکا بھی نہایت دیتے کہ پونہچا ہی کہ پہلے ایک چیز مردہ یعنی مٹی سے پیدا ہوا اور پھر انکار کرتا ہی پیدا کرنے کا مرنے سے یعنی ہڈیوں پوسیدہ خاک ہوئی سے اور یہ نہایت مکابرہ ہی اور نزول اس آیت کا بیچ شان اُبَی بن خلف کے ہی کہ بیچ انکار بعث کے آنحضرت سے جھگڑا اور ہڈی پوسیدہ ہاتھ مین ملکر آنحضرت کے سامنے لایا اور کہا کہ ان ہڈیوں سنفرقہ خاک ہوئے کو کون زندہ کرسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالی روز قیامت کے اسکو زندہ کریگا اور تجکو بھی زندہ کرکر دوزخ مین بھیجے گا اوسپر یہ آیت اوتری ✦ **مل** ✦ **معا** ✦

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ○

اور بیان کی واسطے ہمارے ایک مثال اور بھول گیا پیدایش اپنی کہا کون زندہ کریگا ہڈیون کو اس حالت مین کہ وہ پرانی ہوگئی ہونگی ✦ **فتح** ✦ اور ٹھہرا تا ہی ہمپر کہاوت اور بھول گیا اپنی پیدایش کہنے لگا کون جلاویگا ہڈیان جب کہ کھوکھری ہوگئین ✦ **تفسیر** ✦ مثل وہی ہی کہ ہڈی ہاتھہ مین ملکر کہا اسکو کون زندہ کریگا بھول گیا اپنی پیدایش کہ منی سے ہوئی ہی پس وہ بہت عیب سی ہڈیون کے زندہ کرنے سے اور جو کہ ثابت کرتے ہین حیات ہڈیون مین اور کہتے ہین کہ ہڈیان مردار کی نجس ہین اسلیے کہ موت تاثیر کرتی ہی اونمین پہلے اسکے کہ حیات درآوے اونمین وہ سند پکڑتے ہین اس آیت سے اور ہمارے نزدیک ہڈیان مردار کی پاک ہین اور اسی طرح بال اور پٹھے اوسکے اسلیے کہ حیات نہین درآتی ہی اونمین پس نہین تاثیر کرتی موت اونمین حیات درآوردہ ہڈیون کے زندہ کرنے سے آیتین پھیرنا اوسکا بطریق محال کے کہ تعین اپنے پر یعنی ترو تازہ بیچ بدن زندہ حساس کے ✦ **مل**

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ○ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ○

کہہ زندہ کریگا اونکو وہ کہ پیدا کیا اونکو اول بار اور وہ ساتھہ ہر قسم پیدایش کے داناہی جسنے پیدا کی واسطے تمہارے درخت سبز سے آگ پس ناگہان تم اوس درخت سبز سے آگ روشن کرتے ہو ✦ **فتح** ✦ تو کہہ اونکو جلاویگا جسنے بنایا اونکو پہلی بار اور وہ سب بنانا جانتا ہی جسنے بنادی تمکو سبز درخت سے آگ پھر اب تم اوس سے سُلگاتے ہو ✦ **تفسیر** ✦ یعنی اول پتھر سے نکالتے ہین یا بعضے درخت سبز سے نمنیان اوسکی آپسمین رگڑتی ہین تو آگ نکلتی ہی جیسے بانس سے ✦ **مو** ✦ خلق یعنی مخلوق کے ہی دانا ہی نہین پوشیدہ اوسپر اجزا مخلوق کے اگرچہ متفرق ہوجائین جنگل و دریا مین پس جمع کریگا اونکو اور جیسے تھے ویسے ہی بنادیگا پھر ذکر فرمایا عجائب پیدایش اپنی مین سے روشن ہونا آگ کا درخت سبز سے باوجود یکہ آگ و پانی آپسمین دشمند ہین ایک دوسرے کے اور آگ مجمع حاجاتی ہی پانی سے اور اس درخت کا بیان ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یون کیا ہی کہ وہ دو درخت ہین ایک کو مرخ کہتے ہین اور دوسرے کو عفار پس جو کوئی چاہتا ہی اونمین سے آگ نکالنی تو کاٹتا ہی اونمین سے دو ٹہنیان مانند دو مسواکون کے اور وہ سبز ہوتی ہین چکتا ہی اونمین سے پانی پس گرتا ہی مرخ کو کہ وہ نر ہی اور بر عفار کے کہ وہ مادہ ہی پس نکلتی ہی اونمین سے آگ بعد دخول کے اذن سے اور کہا حکمانے کہ ہر درخت مین آگ ہی سوائے عناب کے اور اہل عرب کی مثالون مین یہی آیا ہی کہ ہر درخت مین آگ ہی

اور مرخ وعفار میں کثرت سے ہی اور مقصود اس قدرت کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ جو کوئی قادر ہو اور پیدا کرنے پانی اور آگ کے بیچ ایک درخت کے وہ بہت ہی قادر ہوگا اور پیدا کرنے پیچھے لانے موت اور حیات کے آدمی میں اسلیے کہ جاری کرنا احد الضدین کا دوسرے پر آگے پیچھے سہل تر ہی عمل کے نزدیک جمع کرنے سے معاً بغیر ترتیب کے پھر آگے بیان فرمایا کہ جو قادر ہی آسمان وزمین کے پیدا کرنے پر باوجود اس عظمت وشان انکی کے تو وہ انسان کے پیدا کرنے پر بہت ہی قدرت رکھتا ہی ✣ **مدن معاً** ✣

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ○

کیا نہیں وہ جسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو قدرت والا اوپر اسکے کہ پیدا کرے مانند انکے البتہ اور وہی ہی پیدا کرنے والا جاننے والا ✣ **فتح** ✣ کیا جسنے بنائے آسمان وزمین نہیں سکتا کہ بنائے ایسے آدمی کیوں نہیں وہی اصل بنانے والا سب چیزوں کا ✣ **تفسیر** ✣ مانند کے یعنی انسان چھوٹا ہے بیچ نسبت آسمان وزمین کے یا پیدا کرنے سے مراد یہ ہی کہ اعادہ کرے انکو اسلیے کہ اعادہ کیا گیا مثل ہوگا پہلے پیدا کیے گئے کے نہ وہی البتہ یعنی کہاں وہ قادر ہی اسپر خلاق کثیر المخلوقات العلیم کثیر المعلومات ✣ **مل** ✣

إِنَّمَآ أَمْرُهٗٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا أَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○

سوا اسکے نہیں کہ حکم اسکا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ ہی کہ کہے اوسکو ہو پس ہو جاتی ہی ✣ **فتح** ✣ اوسکا حکم یہی ہی جب چاہے کسی چیز کو کہ کہے اوسکو ہو وہ ہو جاوے ✣ **تفسیر** ✣ ہو جاتی ہی یعنی پس موجود ہو جاتی ہی بالضرور صاحب کہ تمام مخلوقات بسبب پیدا کرنے اوسکے کے ہی ولیکن تعبیر کیا اوسکے پیدا کرنے کو ساتھ کلمۂ کن کے بغیر اسکے کہ صادر ہو اوس سے کاف اور نون سو اسکے نہیں کہ یہ بیان ہی جلدی پیدا کرنے کا گویا کہ وہ کہتا ہی یعنی کلمۂ کن حاصل یہ کہ جیسے نہیں تعسر ہوتا ہی کہنا کن کا تو پس ایسا ہی نہیں بھاری ہی اللہ پر پہلے پیدا کرنا اور دوبارہ پیدا کرنا ✣ **مل** ✣

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

پس پاک ہی وہ کہ اوسکے ہاتھ میں بادشاہی ہی ہر چیز کی اور طرف اوسکے پھیرے جاؤگے ✣ **فتح** ✣ سو پاک ہی وہ ذات جسکے ہاتھ ہی ملکوت ہر چیز کی اور اوسی کی طرف پھر جاؤگے ✣ **تفسیر** ✣ یعنی بعد موت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کے لیے دل ہی اور تحقیق دل قرآن کا یٰسٓ ہی جسنے پڑھی یٰسٓ چاہتا ہو بسبب اوسکے خشنودی اللہ کی بخشے اللہ اسنے گناہ اوسکے اور دیا گیا ثواب سے گویا کہ پڑھا قرآن بائیس بار اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ یٰسٓ آگے حاجت اپنی کے حاجت روائی کیجاویگی اوسکی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰسٓ اگر ہو بھوکا سیر کیا گیا اوسکو اللہ اگر ہو پیاسا سیراب کیا گیا اوسکو اللہ اور اگر ہو ننگا پہنا دیگا اوسکو اللہ اور اگر ہو ڈرتا یعنی کسی چیز سے نڈر کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو وحشت رکھتا مانوس کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو فقیر غنی کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو قید خانے میں نکالے اوسکو اللہ اور اگر ہو بندی میں پکڑا گیا خلاص کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو راہ بھولا راہ دکھاوے اوسکو اللہ اور اگر ہو ضد اور ادا کرے اللہ دین اوسکا اپنے خزانے سے اور رام کیا گیا ہی اسکا دانہ اور قاضی فیصلہ کرتی ہی اپنے پڑھنے والے سے ہر برائی کو اور روا کرتی ہی اوسکی حاجت ✣ **مل** ✣ حضرت شیخ عبد العزیز شکار علیہ الرحمۃ کی وفات اسی آیت شریفہ پر ہوئی ہی فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَانِ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ صافات ہی اسلیے کہ سرے ہی پر اسکے لفظ والصافات مذکور ہی کہ مراد اس سے ملائکہ ہیں مخلوق نورانی

اور مقرب ربانی اور یہ سورت مکی ہے آیتین اسمین ایک سو بیاسی ہین اور کلمے اٹھسو ساٹھ اور حروف تین ہزار اٹھسو چھبیس اور رکوع پانچ اور نزول اسکا بعد سورۂ انعام کے ہے اور یہ سورہ یٰسٓ کے بعد اسلیے لکھی گئی کہ یٰسٓ مین ہے اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا اَفَلَمْ نُکَذِّبْ لَکُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یعنی کیا ندیکھا اونھون نے کہ کتنی سنگتین ہانکے پہلے ہمنے ہلاک کین اور اس سورت مین تفصیل ہے احوال سنگتون مذکورہ کی پس اسمین تفصیل ہے اوسکی جیسے کہ سورۂ اعراف مین ہے بعد سورۂ انعام کے اور شعرا مین بعد فرقان کے ابن عباس رضی سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ یٰسٓ اور صافات روز جمعہ کے پھر مانگا اللہ تعالیٰ سے کچھ دیگا اللہ مانگا ہوا اوسکا

تناسق الدرر فی تناسب السور ۔ درمنثور وغیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ۝ اِنَّ اِلٰھَکُمْ لَوَاحِدٌ ۝

قسم ہے اون فرشتون کی کہ صف باندھتے ہین یعنی نزدیک پروردگار اپنے کے صف باندھنے کر پھر قسم ہے اوس جماعت کی کہ ہانکتے ہین یعنی شیطانون کو واللہ اعلم یا ہانکنے کر پھر قسم ہے اوس جماعت کی کہ تلاوت کرتے ہین کتاب الٰہی کو تلاوت کرنے کر تحقیق معبود تمہارا ایک ہی ہے ۔ فقہ ۔ قسم صف باندھنے والون کی قطار ہوکر پھر ڈانٹنے والون کی جھڑک کر پھر پڑھنے والون کی یاد کو بیشک حاکم تمہارا ایک ہے ۔ تفسیر ۔ فرشتے کھڑے ہوتے ہین قطار سننے کو حکم اللہ کا پھر جھڑکتے ہین شیطانون کو جو سننے کو جالگتے ہین پھر جبا و زجرکا اوسکو پڑھتے ہین ایک دوسرے کے بتانے کو ۔ صو ۔ حدیث مین آیا ہے کہ ملائکہ آسمان مین صفین باندھے کھڑے ہین اپنے پروردگار کے سامنے مانند صفون خلق کے دنیا مین نماز کے لیے اونکی قسم اللہ جل شانہٗ نے کھائی چنانچہ جابر بن سمرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین صف باندھتے ہو تم جیسے کہ صف باندھتے ہین فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے عرض کیا ہمنے کہ کیونکر صف باندھتے ہین فرشتے اپنے رب کے سامنے فرمایا کہ تمام کرتے ہین اگلی صفون کو اور آپسمین مجھے ہوئے کھڑے رہتے ہین صفون مین اور بعضون نے کہا کہ مراد صافات سے وہ ملائکہ ہین کہ صفین باندھے کھڑے ہین ہوا مین تو جو کچھ کہ حکم ہو بجالاوین یا مراد صفین غازیون کی ہین جہاد مین یا صفین نمازیون کی جماعت مین یا علمائے عاملین کہ تہجد مین اور اور تمام نمازون مین قدم برابر جماکر کھڑے ہوتے ہین مثل صف کے اور بیچ صف فائدہ رسانی کے ساتھ صف غیر سانی کے قائم ہوتے ہین اور مراد زاجرات سے ملائکہ ہانکنے والے شیاطین کے ہین کہ جو حکم الٰہی کے سننے کو آسمان پر جالگتے ہین یا قرآن کہ برائی سے منع کرتے ہین یا غازی ڈانٹنے والے گھوڑون یا دشمنون کے یا وہ مومن مراد ہین کہ اپنے نفسون کو گناہون سے باز رکھتے ہین اور یا وہ علما مراد ہین کہ لوگون کو گناہون سے منع کرین اور یا جانور زجر بے ہین کہ ہوا مین صف باندھے ہوئے شہوات کو زجر کرتے ہین یعنی روکتے ہین اور طرح طرح کے ذکر الٰہی مین مشغول ہین اور یا فرشتے ہانکنے والے ابر کے مراد ہین یا فرشتے روکنے والے لوگون کے معاصی سے بسبب الہام کے اور مراد تالیات سے ملائکہ ہین کہ ہمیشہ تسبیح اور تمجید الٰہی کرتے ہین اور یا غازی کہ ہمیشہ ذکر الٰہی مین رہتے ہین اور جہاد مین بھی اوس سے باز نہین رہتے اور یا مومن نماز مین پڑھنے والے قرآن کے مراد ہین اور یا علما پڑھنے والے احکام شریعت کے خلق پر ہین اور بہر تقدیر چونکہ اہل مکہ کہتے تھے اَجَعَلَ الْاٰلِھَۃَ اِلٰھًا وَّاحِدًا یعنی کیا کردا الا محمد نے سب معبودون کو ایک معبود حق تعالیٰ نے یہ قسمین کھا کر فرمایا کہ معبود تمہارا ایک ہی ہے ۔ مد ۔ معابد ۔ تنبیہ ۔ اس سے بڑی فضیلت معلوم ہوئی ملائکہ اور علمائے عاملین اور مجاہدین اور ذاکرین وغیرہ ان کی کہ جو اوپر مذکور ہوئے اسلیے کہ پاک پروردگار نے قسم انکی کھائی اور قسم اوسنمین کی کھاتا ہے جسکی

ل
زجر کا لفظ آیت مین ہے اور ہانکنے والے فرشتے ہین اور ذکر کا لفظ ہے اور تلاوت کرنے والے فرشتے ہین

کہ جو ذی قدر اور عزیز ہوتے ہین قسم کھانے والے کے نزدیک +

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝

وہ پروردگار آسمانون کا اور زمین کا ہی اور اوس چیز کا کہ درمیان انکے ہی اور وہ پروردگار مشرقون کا ہی یعنی اونکو مخلوق کیا ہی + **فتح** + رب آسمانون کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہی اور رب مشرقون کا + **تفسیر** + شمال سے جنوب تک ایک طرف مشرقین ہین سورج کو ہر روز جدا اور دوسری طرف اوتنی ہی مغربین + **مو** + مشارق یعنی مطالع آفتاب کے کہ تین سو ساٹھ ہین اور ایسے ہی مغرب تین سو ساٹھ ہین اسلیے کہ ہر روز ایک مشرق سے نکلتا ہی اور ایک مغرب مین جاتا ہی اور بعضون نے کہا جو جگہہ کہ نکلتے ہوئے پڑتی ہی اوسپر روشنی آفتاب کی وہ ایک شرق ہی اور جو جگہہ کہ غروب ہوتے مین روشنی آفتاب کی اوسپر پہونچتی ہی وہ ایک مغرب ہی پس گویا کہ ارادہ لیکن ساتھ اسکے تمام وہ جگہین کہ دھوپ پہونچتی ہی اونپر اول روز مین اور آخر روز مین اور جہان کہ شرقین اور مغربین فرمایا ہی جیسے کہ سورہ رحمن مین ہی رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مراد مشرق و مغرب جاڑے اور گرمی کے ہین اور جہان رب المشرق والمغرب فرمایا ہی جیسے کہ سورۂ مزمل مین رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ پس مراد جہت ہی کہ مشرق ایک جہت ہی اور مغرب ایک جہت اور ایک روایت بطویل ابن عباس رض سے منقول ہی مختصر اوسکا یہ ہی کہ ملوک حضرموت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور اونھون نے کتنی ایک باتین پوچھہ کر عرض کیا کہ ہم کیونکر جانین کہ تم رسول ہو خدا کے پس آنحضرت نے ایک مٹھی سنگریزون کی بھرلی اور فرمایا کہ یہ گواہی دینگے کہ مین رسول ہون خدا کا پس تسبیح کی سنگریزون نے آنحضرت کے دست مبارک مین اون بادشاہون نے کہا کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ بلاشبہ آپ رسول ہین خدا کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ نے بھیجا ہی مجکو ساتھہ حق کے اور اوتاری مجپر کتاب نہین آتا ہی باطل آگے اوسکے سے اور نہ پیچھے اوسکے سے وہ میزان مین بہت بھاری ہی بڑے پہاڑ سے اور اندھیری رات مین مانند روشنی شعلے کے ہی اونھون نے عرض کیا کہ پس سنا لیجے مجکو اوسمین سے کچھہ پس پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا یہان تک کہ پونہچے وَرَبُّ الْمَشَارِقِ تک پھر تھہر گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تھہر گئی روح آپ کی یعنی اس مضمون کی لذت سے ایک سکتے کی سی حالت پیدا ہوئی پس نہین حرکت کرتا تھا حضرت کے اعضا مین سے کچھہ اور اشک مبارک آنحضرت کے بہتے تھے آپ کی داڑھی شریف پر پس کہا اونھون نے کہ ہم دیکھتے ہین کہ آپ کو روتے کیا اوسکے ڈر سے روتے ہو کہ جسنے بھیجا ہی تجکو فرمایا آنحضرت نے کہ اوسی کے ڈر سے رولا یا مجکو بھیجا ہی اوسنے مجکو صراط مستقیم پر کہ سیدھی ہی مانند تلوار کے اگر کجی کرون مین اوس سے ہلاک ہو جاؤن پھر پڑھی یہ آیت وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ الخر آیت تک + **مد** + **معاند رمنقوں** + **تنبیہ** + سبحان اللہ کیا شان و عظمت رب جلیل کی اس آیت سے معلوم ہوتی ہی اور اوسکی ربوبیت یعنی پرورش ہی کا ظہور ہی کہ اتنا بڑا آسمان بے ستون کھڑا ہی اور چرخے کی طرح پھر رہا ہی اور ستارے اوسکے اپنے اپنے منازل مین سیر کر رہے ہین اور فرشتے عجیب عجیب طرح کے اوسکی بندگی مین لگ رہے ہین اور اوسکے حکم سے تمام امور مخلوق کے سرانجام کر رہے ہین اور وہان سے مینہہ برسنا ہی کہ مدار و سبب معاش مخلوقات کا پھر آگے زمین مین دیکھیے کہ کیا کیا ظہور اوسکی ربوبیت کا ہی کہ لوگ کھیتیان کرتے ہین باغات لگاتے ہین اونکو اونسے کیسا کیسا ہرہ مند کرتا ہی پھر کہین نہرین جاری ہین کہین جنگل بوٹا کہین پہاڑ ہا کہین پڑھنا علوم دینیہ کا کہین حفظ احکام شرعیہ کا کہین ذکر اللہ ہو رہا ہی باغ اور ہی طرح کا

کمال ہا ہی کہ اسکے آگے ان باتوں کی کچھ ہی حقیقت نہین اوسی کی پرورش وقدرت سے ہر کوئی ان چیزون پر قادر ہوتا ہی اور کہین تجارت ہورہی ہی کہین طرح طرح کی عجیب چیزین بن رہی ہین کہین کارخانہ محبت اللہ فی اللہ کا جاری ہی کہ کوئی بادشاہ سے محبت رکھتا ہی کوئی مرشد سے کوئی بیوی بچون سے بملاحظہ اتباع سنت کے اور عکس ان کا بھی ایسا ہی پھر دریا مین دیکھیے تو وہان اور ہی طرح کا ظہور ربوبیت ہی کہ اوسمین طرح طرح کے جانور پرورش پارہے ہین لوگ کشتیون مین سوار ہوکر ہزارون کوس پر جاکر اپنے مقصد حاصل کرتے ہین غرض کہ زمین اور آسمان مین اور دریا مین انکے عجیب عجیب کارخانے اوسکی ربوبیت اور قدرت کے نمایان ہین مصرع ہر ذرے مین چمکے ہی جلوہ تری قدرت کا اور جتنا جسکو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی وتنا ہی اوسکی نظر مین یہ کھلاؤن چیزون کا زیادہ حاصل ہوتا ہی اور جتنا اوس سے دور ہوتا ہی وتنا ہی ان چیزون کے دیکھنے سے بے نصیب چونکہ آنحضرت اکمل الکاملین اور اعرف العارفین تھے آپ کو شان ربوبیت کی اور عظمت وکبریائی اور خشیت الٰہی اکثر اوقات تو نمایان رہتی تھی کہ اور سبکو وہ حاصل نہین لیکن چونکہ یہ آیت پڑھی اسوقت لذت ویاد اوسکی زیادہ ہوئی اور عظمت وخشیت الٰہی دل مین بہت سمائی اس سے یہ حالت درپیش آئی اور حضرت کے قلب مبارک مین جو ہر وقت عظمت وخشیت الٰہی رہتی تھی کہ بیان اوسکا حدیث مین یون آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین دیکھتا ہون وہ چیز کہ نہین دیکھتے تم اور سنتا ہون مین وہ چیز کہ نہین سنتے تم یعنی ہول قیامت کی اور شدت عذاب کی آواز کرتا ہی آسمان یعنی چرچرا بولتا ہی مانند زین چرچرے کے مارے عظمت الٰہی کے اور لائق ہوا وسکو یہ کہ آواز کرے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین رکے آسمان مین جگہ چار انگشت کی مگر فرشتہ رکھے ہوئے ہی پیشانی اپنی حال یہ کہ سجدہ کرنے والا ہو واسطے اللہ کے قسم ہی خدا کی اگر جانو تم جو کچھ کہ جانتا ہون مین قوالبتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم ساتھ عورتون کے بچھونون پر اور نکلو تم طرف راہون کے فریاد کرتے ہوئے اللہ تعالی سے کہا ابوذر نے جو روایت کرتے ہین اس حدیث کو اے کاشکے مین ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا یعنی نوگنا ہون مین نہ آلودہ ہوتا اور روایت مین آیا ہی کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ تو بڈھے ہوگئے فرمایا آپ نے کہ بوڑھا کردیا مجکو سورۂ ہود نے اور برہنون اوسکی نے یعنی جن سورتون مین احوال قیامت کا ہی مثل سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کے انتہی اور کہان تک بیان کیجیے عظمت وخشیت الٰہی کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین تھی اب غور تو کرو بھائیون کہ حال اپنے پیشوا اور فخر الاولین والآخرین کا کہ جنکے سب گناہ اگلے پچھلے بخشدیے تھے اللہ تعالی نے یہ ہوا اور ہم امتی اونکے ایسے غافل ہون شان ربوبیت سے کہ شب وروز تابع خواہش نفسانی کے ہوکر فسق وفجور ونافرمانی مین گرفتار رہون اگر یہ عظمت اوسکی پوری پوری دل مین ہو کہ وہ رب ہی آسمانون اور زمین کا اور اون چیزون کا کہ درمیان مین ہین انکے اور رب ہی مشارق ومغارب کا تو کاہیکو اوسکے حکمون کو پس پشت ڈالین یہ جانین کہ جب اوسکی ایسی شان ہی کہ وہ رب العلمین ہی تو اوسکے فرمانے کو سب پر مقدم رکھے ہائے افسوس صد افسوس اپنے بڑون کے برابر بھی تو اوسکی عظمت وخشیت دل مین نہین رکھتے باپ بلکہ بھائی کے سامنے مثلا رنڈی سے کلام نکرین چہ جائے زنا اور اللہ جل شانہ کے دیکھنے کی کچھ بھی پروا نہین اور اسی طرح اور گناہون کا حال سمجھنا چاہیے رونا چاہیے اپنے حال پر اور توبہ واستغفار کرنی اور رجوع کرنی اوسکی طرف کہ وہ بڑا ہی غفور رحیم ہی جب غلام بھاگا ہوا اوسکے در کا اوسکے در پر آکر التجا اور استغفار وزاری کرتا ہی تو ظہور شان غفوری اور ربوبیت کا زیادہ مرصہ ہوتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ توبہ کرنے والا گناہ سے مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ اوسکے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے ہر تنگی سے

راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب اوس جاگہ سے کہ گمان نہین کرتا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی بندہ مومن کہ نکلے آنکھون اوسکی سے آنسو اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے خوف اللہ تعالی کے سے پھر پونچھے کسی چیز کو بہتر جگہ پہنچے اوسکے سے مگر کہ حرام کرتا ہی اوسکو اللہ دوزخ پر انتہی سبحان اللہ کیا عنایت و پرورش ہی اوسکی شان ربوبیت کی حیطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہی کہان تک لکھیے لیکن بھائیون کان لگا کر ایک حدیث قدسی سنیے اور اوسپر عمل کیجیے کہ معلوم کرنے شان ربوبیت رہ بین اور آداب شکر اوسکے مین کافی وافی ہی روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ جملے اون حدیثون کے کہ روایت کرتے تھے اللہ تبارک و تعالی سے یعنی حدیث قدسی ہی یہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے اے میرے بندون تحقیق مینے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہونمین ظلم سے پس نہ میرے حق مین ایسا کیجیو جیسا لوگون کے حق مین حرام اور کیا مینے اوسکو درمیان تمھارے حرام پس ظلم کرو آپس مین اے بندون میرے سب تم گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو اے بندون میرے تم سب بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کمانے کے مگر جسکو کھلاؤن مین یعنی اور نسبت کرون اوسپر رزق اور بے پرواکرون اوسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا مین تمکو اور ایک اور روایت مین بدلے اس مضمون کے یون ہی کہ سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین مگر جسکو دولتمند کیا مینے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال و طیب انتہی اے بندون میرے سب تم ننگے ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنے کو دیا مینے پس مانگو مجھسے لباس پہناؤنگا مین تمکو اے بندون میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمھارے خطا کرتے ہو رات و دن اور مین گناہ بخشتا ہون سب یعنی تو ہدا استغفار سے یا مراد یہ ہی کہ سوائے شرک کے اور گناہ بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون پس خواہش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو اے بندون میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہنچوگے میرے ضرر کو تاکہ ضرر پونہچا سکو مجھکو اور ہرگز نہ پہنچوگے نفع میرے کو تاکہ نفع پونہچا سکو مجھکو یعنی تمھارے گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے فائدہ نہین بلکہ نقصان فائدہ تمھارے ہی لیے ہی چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو اے بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے نہ زیادہ کرے میرے ملک مین کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو جاؤ کہ تم مین نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسے آنحضرت صلعم مین ویسے ہو جاؤ تو تمھارے ملک مین یعنی بادشاہی مین کچھ زیادتی نہین ہوتی اے بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے یعنی سب ملکر ہون اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو اور اور روایت مین آیا ہی دونون جہان کے کسی چیز کے بدلے برابر پرہیزگار کے آئی بندون میرے اگر اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنے اوسکے کے یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹائے وہ دینا و بیچنے سے کرنزدیک میرے ہی مگر جیسے گھٹتی ہی سوئی یعنی بانی کو جو وقت کر ڈالی جاوے دریا مین اے بندون میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمھارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون اوپر پھر پورا دونگا مین تمکو بدلا اوسکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ تعالی کی اور جو پاوے سوا بھلائی کے یعنی برائی پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اسلیے کہ صادر ہوئی اوسکے نفس سے تمام ہوئی حدیث پس بھائیون ان مضامین مین غور کر کر کفر اور شرک اور بدعتون اور اور گناہون سے اپنے تئین بچاؤ اور اپنے مولی سے ہر دم دشمن لگاؤ اور اتباع سنت کو دستور العمل اپنا ٹھہراؤ تا مستحق اوسکی پرورش عنایت کے ہو ؤ

اور معلوم ہو کہ تینے اوسکو رب آسمانون اور زمین کا اور اون چیزون کا کہ انکے درمیان مین ہین اور رب مشارق و مغارب کا سمجھا والا یہ دونا کہا ہوا کسی بزرگ کا مگر صادق آوے گا دونا کہتے ہین کرتے نہین ہوندے بڑے لہار + مونہ پڑے کالے ہونگے سائین کے دربار + تہمت چند اپنے نمے دھم چلے + کس لیے آئے تھے کیا ہم کر چلے + **مشکوٰۃ وغیرہ**

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝

تحقیق ہمنے آرایش دی آسمان دنیا کو ساتھ زینت کے یعنی ساتھ ستارون کے اور نگاہ رکھا ہمنے ہر شیطان سرکش سے + **قتح** + ہمنے رونق دی ورلے آسمان کو ایک رونق جو تارے ہین اور بچاؤ بنایا ہر شیطان سرکش سے + **تفسیر** + معلوم ہوتا ہی تارے سب ورلے آسمان مین ہین اگرچہ بعضے ہر ایک کا اوپر ہوا بیچے ہوا اور انھین تارون کی روشنی سے آگ نکلتی ہی جس سے شیطانون کو مار پڑتی ہی جیسے سورج سے آتشی شیشے سے + **موضح** + لفظ الکواکب بدل ہی بزینۃ سے اور معنی یہ ہین کہ ہمنے زینت دی ورلے آسمان کو ساتھ ستارون کے + **مل**

لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝

مقصد یہ کہ کان نہ دھرین شیاطین طرف بڑے فرشتون بلند کے اور پھینکے جاتے ہین طرف اونکے شعلے ہر جانب سے واسطے ہانکنے کے اور واسطے اونکے ہی عذاب دائم مگر جو کوئی اچک لے گیا یعنی کوئی کلمہ کلمات ملائکہ سے ایک بار اچک لیجانا پس پیچھے لگتا ہی اوسکے شعلہ چمکتا + **قتح** + سن نہین سکتے اوپر کی مجلس تک اور پھینکے جاتے ہین ہر طرف سے ہانکے گئے اور اونکو مار ہی ہمیشہ مگر جو اچک لایا جھپ سے پھر پیچھے لگا اوسکو انگارا چمکتا + **تفسیر** + ملأ اعلیٰ سے مراد فرشتے ہین اسلیے کہ وہ رہتے ہین آسمانون مین اور انس وجن ملأ اسفل ہین اسلیے کہ وہ رہنے والے زمین کے ہین ہر جانب سے یعنی تمام آسمان کی جانبون سے کہ جس طرف سے چڑھتے ہین چوری سے سننے کے لیے و دھر ہی سے شعلے مارے جاتے ہین اور واصب کے معنی ہین دائم مشتق وصوب سے یعنی دنیا مین اور منہ شعلے مارے جاتے ہین اور آخرت مین عذاب دائم غیر منقطع طیار ہی اونکے لیے ابن عباسؓ سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ کے کہ کہا کہ شیاطین قتل نہین کیے جاتے ہین بسبب شعلون کے اور نہ مرتے ہین لیکن وہ اونکے بدنون کو جلا کر خراب اور زخمی کر دیتے ہین بغیر قتل کے اور ابراہیم سے منقول ہی اسی کی تفسیر ہین کہ جو شیطان جاتا ہی چوری سے سننے کو پس جب کچھ سنتا ہی چوری سے اور شعلہ لگتا ہی تو کہتا ہی اوس شیطان سے جو قریب اوسکے ہوتا ہی تھا ایسا اور ایسا یعنی فلانی فلانی بات کا مذکور تھا + **مل**

در منثور + مراد ملأ اعلیٰ سے ملائکہ ہین یعنی زینت دی ہمنے آسمان کو ساتھ ستارون کے اور ساتھ حفاظت اوسکی کے چوری کے سننے سے کہ بعد اوسکے شیاطین اوسپر قدرت نرکھین اور اگر کوئی شیطان قریب آسمان کے ہو کر کوئی بات فرشتون کی باتون مین سے اچک لے بھاگنا تو اوسی وقت اوسپر شعلہ باری ہو کر نکالا جاوے اور روایت کیا گیا ہی کہ پہلے بعثت رسول علیہ السلام ہمارے کے سے شیاطین قریب آسمان کے جا کر کلام ملائکہ کا سنتے تھے اور وہان سے آکر کلمات باطلہ اپنے ساتھ اون کلمات کے ملا کر لوگون کو پونہچاتے تھے بسبب برکت بعثت آنحضرتؐ کے اس کام سے باز رکھے گئے اب اگر ملہم کر جاتے ہین تو شعلے مارے جاتے ہین + **بحر** + باقی رہا یہ کہ یہان پر ایک سوال ہی کہ جسکا جواب ضروری ہی وہ یہ ہی کہ پہلی آیت مین پروردگار نے اپنی ذات کو غائب کے صیغے سے یاد فرمایا کہ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ

فرمایا اور اس آیت مین غائب سے تکلم کی طرف التفات فرمایا اور یون ارشاد ہوا کہ ہمنے ایسا اور ایسا کیا یعنی زینت غیرہ آسمان دنیا کو وہی ستارون سے تو اب اس عبارت کے اسلوب اور تغیر اور پھیرنے مین کیا نکتہ ہی اسکا جواب یہ ہی کہ اوس آیت مین وجہ وصف بیان فرمایا تھا کہ جنکا ظاہر ہونا مخلوقات سے کسی طور متصور نہین ہی جیسے پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا اور مشارق کا اور مغارب کا وہان پر تکلم کے صیغے سے بیان کرنیکے کچھ حاجت نہین تھی اسواسطے کہ سب انسان اور عقلمند اسبات کو جانتے ہین کہ یہ کام سوائے اوس ذات پاک کے کوئی نہین کرسکتا اور اس آیت مین ایسے کام ذکر کیے ہین کہ جنہین آدمی کو بھی فعل ہی اور وہ کام آدمی بھی ظاہر مین کرسکتا ہی جیسے قندیلون اور چراغون سے مکان کو آراستہ کرنا اور دشمنون کو سنگسار کرنا اور دشمنون کی خرابی کا اسباب موجود رکھنا کہ یہ سب کام آدمی بھی کرتے ہین تو یہان پر متکلم ذکر کرنا ضرور ہوا تاکسی طرح کا شبہہ باقی نرہے + **تفسیر عزیزی** + اپنی قدرتون بیان فرماکر اب بیان فرماتے ہین کہ عجب حال ہی ان مشرکون کا کہ باوجود دیکھنے ایسی قدرتون کاملہ ہماری کے انکار بعث وحشر کا کرتے ہین بھلا پوچھہ تو انسے کہ جب انھنے بڑی بڑی چیزین مثل ملائکہ اور جنات اور آسمان زمین وغیرہ کے پیدا کین تو انکا دوبارہ پیدا کرنا کہ نہایت ضعیف الخلقت پین مٹی سے بنے ہین ہمارے نزدیک کیا حقیقت رکھتا ہی +

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ۝

پس استفسار کر انسے یعنی کفار مکہ سے آیا یہ سخت تر ہین پیدایش مین یا جو کہ پیدا کیے ہمنے یعنی ملائکہ اور جن اور آسمان وغیرہ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہی انکو مٹی چپکتی سے + **فتح** + اب پوچھہ انسے یہ مشکل ہین بنانے یا جو خلق ہمنے بنائی ہم ہی نے انکو بنایا ہی ایک گارے چپکتے سے + **تفسیر** + جو کہ پیدا کیے مراد ہین وہ چیزین کہ ذکر کی گین اوسکی مخلوق ہین سے یعنی ملائکہ اور آسمان اور زمین اور جو کچھہ کہ انکے درمیان مین ہی اور یہ استفہام بمعنی تقریر کے ہی یعنی یہ چیزین بہت سخت ہین پیدایش مین پس جب انکو پیدا کیا ہمنے درصورتیکہ کچھہ بھی وجود نتھا انکا تو بعث اور اعادہ ان اموات کا کہ نہایت ضعیف الخلقت ہین مٹی کے بنے ہوئے ہم پر کیا مشکل ہوگا کہ یہ اوسمین شک کرتے ہین اور بحسب ایک قول کے مراد انسین گذشتہ ہین یعنی اونکو باوجود اوس شدت وقوت کے بسبب گناہون کے ہلاک کیا ہمنے ہلاک کرنا ان ضعیفون کا کیا مشکل ہوگا کیون عبرت نہین پکڑتے ہین **مل بحر** +

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۝

بلکہ تعجب کیا تو نے یعنی کافرون کے حال سے اور وہ ٹھٹا کرتے ہین + **فتح** + بلکہ تو رہتا ہی اپنے مین اور رد کرتے ہین **تفسیر** یعنی تجکو اونسے تعجب آتا ہی کہ ایمان کیون نہین لاتے اور انکو تجھسے ٹھٹا + **معہ** + بلکہ تعجب کیا تو نے یعنی اونکے جھٹلانے سے تجکو آتا ہی کہ رسول علیہ السلام کو گمان یہ تھا کہ جو کوئی قرآن کو سنیگا ایمان لاویگا اور جب شرکون نے اوسکو سنا تو ایمان نہ لائے بلکہ تمسخر کیا یہ پیغمبر خدا تعجب ہوئے یہ آیت آئی کہ یہ جو تجکو جھٹلاتے ہین تو تعجب کرتا ہی اور حال یہ ہی کہ یہ تیرے تعجب سے تمسخر کرتے ہین یا مراد یہ ہی کہ تعجب کیا تو نے انکے انکار کرنے سے بعث کا اور وہ ٹھٹا کرتے ہین امر بعث سے اور حمزہ اور کسائی نے عجبت تا کے پیش سے پڑھا ہی اور یہ قرات ابن مسعود اور ابن عباس رض کی ہی اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے تعجب کیا انکے انکار و تکذیب سے اور یہ تمسخر کرتے ہین + **مل بحر** +

وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ۝ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝

اور جب نصیحت کی جاوے انکو نہین نصیحت پکڑتے ہین اور جب دیکھین کوئی نشانی ٹھٹا کرتے ہین اور کہتے ہین نہین یہ مگر

جادو ہی ظاہر ۔ **فتح** ۔ اور جب سمجھائے نہیں سوچتے اور جب دیکھیں کچھ نشانی ہنسی میں ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں اور کچھ نہیں یہ جادو ہی کھلا ۔ **تفسیر** ۔ اور داب انکا یہ ہی کہ جب نصیحت کیے جاتے ہیں ساتھ قرآن کے تو نہیں نصیحت مانتے اور جب دیکھیں کوئی نشانی مانند دو ٹکڑے ہونے چاند کے اور مانند اسکے کے توٹھٹا کرتے ہیں ساتھ اوس کے ۔ **مل**

عَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُونَ ۝

اور کہا کفار کہ نے اس حال میں کہ انکار کرنے والے بعث کے تھے کیا جب ہم جاوینگے ہم اور ہو جاوینگے ہم مٹی اور چند ہڈیاں کیا ہم اوٹھائے جاوینگے آیا باپ پہلے ہمارے اوٹھائے جاوینگے ۔ **فتح** ۔ کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں کیا ہمکو پھر اوٹھانا ہی کیا اور ہمارے باپ دادوں کو اگلے ۔ **مو**

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۝

کہہ ہاں اوٹھائے جاؤگے اور تم خوار ہوؤگے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ اوٹھنا ایک جھڑکنا تند ہوگا پس ناگہاں وہ دیکھیں گے ۔ **فتح** ۔ تو کہہ ہاں اور تم ذلیل ہوؤگے سو وہ تو یہی ہے ایک جھڑکی پھر تبھی یہ لگیں گے دیکھنے ۔ **تفسیر** ۔ اور تم خوار ہوؤگے یعنی اوٹھائے جاؤگے اس حال میں کہ خوار ہوؤگے پس سوا اسکے نہیں کہ ایک بعث یعنی اوٹھنا بعد مرنے کے سوائے ایک نفخہ کے نہیں ہے جوں ہی ایک نفخہ ہوگا سب زندہ ہونگے اور یہ نفخہ دوسرا ہوگا پس ناگہاں وہ یعنی خلائق کہ زندہ ہونگے دیکھیں گے اوس چیز کو کہ کیجاوینگی ساتھ اونکے یا دیکھیں گے طرف اعمال اپنے کے یا منتظر ہونگے اور چیز کے کہ اوترے گی اونپر ۔ **جلالین** ۔ **مد**

وَقَالُوا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝

اور کہیں گے کفار اسی ولے ہمپر یہ ہی دن جزا کا کہا جائیگا یہ ہی روز فیصل کرنے قضایا کا کہ اوسکو جھٹلاتے تھے تم ۔ **فتح** ۔ اور کہیں گے اسی خرابی ہماری یہ آیا دن جزا کا یہ ہی دن فیصلے کا جسکو تم جھٹلاتے تھے ۔ **تفسیر** ۔ لفظ ویل ایک کلمہ ہے کہ کہا جاتا ہے وقت بلاکت ہونے کے اور معنی ویلنا کے ہلاکنا ہیں اور یا حرف تنبیہ کا ہے یہ ہی دن جزا کا یعنی یہ ایسا دن ہے کہ بدلا دیا جاویگا ہمکو ہمارے اعمال کا اور یوم الفصل کے معنی یہ ہیں کہ دن ہے حکم کرنے اور فرق کرنے کا درمیان فرقوں ہدایت وضلالت کے پھر احتمال ہے کہ ہووے هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ سے تُكَذِّبُوْنَ تک کلام کافروں کا کہ بعضے کافر بعضوں سے یوں کہیں گے اور یہ بھی احتمال ہے کہ کلام ملائکہ کا ہو کہ وہ کافروں سے یوں کہیں گے اور یہ بھی احتمال ہے کہ يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ کلام کافروں کا ہو اور هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ کلام ملائکہ کا ہو کہ وہ کفار کے جواب میں کہیں گے ۔ **مل**

تنبیہ ۔ اسدن کا ذکر سورۂ نبا میں بھی فرمایا ہے ان آیتوں میں اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ یعنی بیشک دن فیصلے کا ہے ایک وقت ٹھہرا جسدن پھونکیں نرسنگا پھر چلے آؤ جوت جوت اور کھولا جائے آسمان تو ہو جاوے دروازے اور چلائے جاویں پہاڑ تو ہو جاویں ریتا انتہی اور جا بجا پروردگار نے اس دن کا ذکر فرمایا ہے اپنے کلام مجید میں اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اور علمائے ربانیین نے طرح طرح خلائق کو سمجھایا لیکن چونکہ خواب غفلت میں ہیں مچھ نہیں سنتے نہ سوچتے اور اوسکے لیے سامان نہیں کرتے اوسدن پر دے غفلت کے اوٹھ جائیں گے جیسے کہ پاک پروردگار خبر دیتا ہے اپنی غفلت کی اور اوسدن کے ہوشیار ہونے کی اس آیت کریمہ میں لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ یعنی اوسدن فرماویگا کہ تو بے خبر رہا اسدن سے اب کھولدیا ہے تجھ سے پردہ

تیرا اب آج تیری نگاہ تیز ہی اور انبیا اور علما علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سمجھانا تو ئی ہی جس مین پرستی ہوئے ہر روز پکار رہی ہی کہ حاصل او سکا یہ ہی کہ موت کہ قیامت صغریٰ ہی ہر گھڑی ہی ہوشیار ہو اور وہان کا سامان کرو اور گناہون سے باز آؤ اور اپنے مولیٰ کی طرف رجوع کرو چنانچہ انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ زمین پکارتی ہی ہر روز دس باتین کہتی ہی ایک ابن آدم چلتا ہی تو میری پیٹھ پر اور رجوع تیری طرف پیٹ میرے کے ہی اور گناہ کرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور عذاب کیا جاویگا تو میرے پیٹ مین اور ہنستا ہی تو میری پیٹھ پر اور رووگا تو میرے پیٹ مین اور خوش ہوتا ہی تو میری پیٹھ پر اور غمگین ہوویگا تو میرے پیٹ مین اور جمع کرتا ہی تو مال میری پیٹھ پر اور ڈالا جاویگا تو میرے پیٹ مین اور کھاتا ہی تو حرام میری پیٹھ پر اور نجو کھاوینگے کیڑے میرے پیٹ مین اور اترتا اور اکڑتا پھرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور ذلیل ہوویگا تو میرے پیٹ مین اور چلتا پھرتا ہی تو خوش میری پیٹھ پر اور پڑیگا تو غمگین میرے پیٹ مین اور چلتا ہی نور روشنی مین میری پیٹھ پر اور پڑیگا تو اندھیریون مین میرے پیٹ مین اور چلتا ہی تو مجمعون مین میری پیٹھ پر اور پڑیگا تو تنہا میرے پیٹ مین انتہی الیس بھائیون سچھوان مضامین مین اور جاگ کر خواب غفلت سے اپنے مولیٰ کی طرف رجوع کر و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدھی راہ سے تا وہ جو دن فیصلے کا ہوگا اوسدن تم اپنے رسول کے طفیل سے جناب عالیات مین چین کرو گے والا خدا جانے گمراہ فرقون کے ساتھ کس دوزخ کے گڑھے مین پڑے ہوؤ گے اللہ بچاوے

اوس سے ✦ **منبھات** ✦

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝

کہا جاویگا یعنی اللہ تعالیٰ فرشتون کو یا اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے ظالمون کو اونکے ہمراہیون کے ساتھ یعنی شیاطین کے داللہ اعلم اور ساتھ اوس چیز کے کہ پوجتے تھے سوائے اللہ کے پس دکھلاؤ اونکو طرف راہ دوزخ کے ✦ **فقیہ** ✦ جمع کرو گنہگارون کو اور اونکے جوڑون کو اور جو کچھ پوجتے تھے اللہ کے سوائے پھر چلاؤ اونکو راہ پر دوزخ کے ✦ **تفسیر** ✦ یہ حکم ہوا فرشتون کو اونکی جوڑی یا جو ہر دون کو کہا یا ایک ہر کے گنہگار جو ہوتے ہین اونکو کہا ✦ **مو** ✦ یعنی بلاکر کہا اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ جمع کرو کفار کو طرف وقت کے حساب وجزا کے لیے یا فرشتے کہینگے دوزخ کے نگہبانون سے کہ جمع کرو اونکو دوزخ مین ڈالنے کے لیے اور ازواج سے مراد ہین وہ لوگ کہ مشابہ و مانند اونکے ہین اور بعد ازان اونکے کہا قتادہ اور کلبی نے جو کہ عمل کرین اونکے سے پس ہت پرست ہت پرستون کے ساتھ ہونگے اور ستارہ پرست ستارہ پرستون کے ساتھ اور شراب خوار شراب خوارون کے ساتھ ہونگے اور زنا کار زناکارون کے ساتھ اور بیاز خور بیاز خورون کے ساتھ یا مراد ہین مصاحب اونکے قسم شیاطین سے کہ ہر کافر اپنے شیطان کے ساتھ ہوگا تا زیادہ ہون باعث دین کافر ہونیہ یا ان اونکی اور مراد ما یعبدون سے بت اور شیاطین ہین اور بعضے مشرکون نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ملائکہ کو معبود ٹھہرایا ہی ما یعبدون سے مستثنیٰ ہین ساتھ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ✦ **مد بحر معاً در منثور** ✦

تنبیہ ✦ ان مفسرون نے جنہون مشرکون کا ذکر بطور مثال کے کیا ہی کہ اسی پر سمجھنے والا سمجھ لیگا کہ سب مشرکون کا یہی حال ہوگا یعنی تعزیہ پرست تعزیہ پرستون کے ساتھ جمع ہونگے اور مینہدی پرست مینہدی پرستون کے ساتھ اور قبر پرست قبر پرستون کے ساتھ اور چھتری پرست چھتری پرستون کے ساتھ اور تھان پرست تھان پرستون کے ساتھ اور پیتلا پرست پیتلا پرستون کے ساتھ غرض کہ تمام مشرک اپنے ہمجنسون کے ساتھ جمع کیے جاوینگے میدان محشر مین احکم الحاکمین کے سامنے حساب وجزا کے لیے ✦

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝

اور روکو انکو تحقیق یہ سوال کیجاوینگے کیا ہی تمکو کہ نہین مدد کرتے تم ایک دوسرے کی بلکہ وہ آج کے دن گردن رکھنے والے ہین ۝ **فتح** اور کھڑا رکھو انکو انسے پوچھنا ہی کیا ہوا تمکو ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے کوئی نہین وہ آج آپ کو پکڑوا تے ہین ۝ **تفسیر** حکم کے بعد ٹھہرا کر لڑوا دینگے آپس مین ۝ **مو** جب دوزخ کو روانہ ہونگے اور پل صراط کے پاس پہنچین گے تو حکم ہوگا کہ انکو کھڑا رکھو اور انکے عقائد اور اقوال و افعال سے سوال کرو واسطے زیادتی سرزنش کے یہ قول ابن عباس کا ہی اور روایت کیا گیا ہی اونسے یہ بھی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے پوچھا جاویگا اور حدیث مین آیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہینگے قدم ابن آدم کے دن قیامت کے یہان تک کہ پوچھا جاویگا چار چیزون سے جوانی اوسکی سے کہ کاہے مین پرانا کیا اوسکو اور عمر اوسکی سے کہ کاہے مین فنا کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کاہے مین خرچ کیا اوسکو اور علم اوسکے سے کہ کیا عمل کیا اوسپر انتہی اور کہا جاویگا انکو یعنی نگہبان دوزخ کے اونسے کہینگے تو بیٹھا کہ کیون آپسمین ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے جیسے دنیا مین کرتے تھے اور یہ جواب ہی ابوجہل کے قول کا کہ اوسنے روز بدر کے کہا تھا نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ یعنی ہم سب کا میل ہی بدلا لینے والے پھر فرماویگا اللہ تعالی اونکی طرف سے بلکہ یہ آج کے دن فرمان بردار ذلیل ہین ۝ **معارف** ۝ **تنبیہ** ۝ وہ دن نہایت سخت ہوگا جسنے یہان اوسکی فکر نکی وہان جواب کچھ نہ بنے گا اسی لیے اکابر دین رحمہم اللہ نے محاسبہ بتایا ہی جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا پس چاہیے کہ ہر شب اپنے عمل اچھے بروں مین دھیان کیا کرے یہ جانے کہ مین غلام ہون ایک بڑے شہنشاہ کا اوسنے مجھے بھیجا ہی سوداگری کو اگر اچھی سوداگری کرونگا سرخرو ہوونگا انعام پاؤنگا بری سوداگری کرونگا خراب ہوونگا جوتیان کھاؤنگا اسلیے کہ وہ مالک ایسا ہی کہ اوسکی خلاف مرضی کوئی بول نہ سکیگا اوس دن اوس شان قہاری کے آگے لوگ لرزان ترسان ہونگے کون بدون اوسکی مرضی کے بولے پس ہر شخص کو چاہیے کہ سوچے اپنے اعمال مین اگر اچھے عمل پاوے شکر کرے اور زیادہ توفیق سو کی بھلائی کی بوجہ وعدۂ الٰہی کے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اور اگر برے عمل پاوے تو توبہ و استغفار اور رجوع الی اللہ کرے اور دعا مانگے کہ یا اللہ مجھے اس بلا کو مجھ آنا اوس آفت سے بچے روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم کے صحیفون مین فرمایا تھا مین تمام مثالین کہ ای بادشاہ مسلط گرفتار و فریب خوردہ دنیا مین تحقیق بھیجنے نہین بھیجا تجکو تا کہ جمع کرے دنیا بہت سی لیکن بھیجا مینے تجکو تا کہ پھیر تو بد دعا مظلوم کی سے اسلیے کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جب تک کہ اوسمین عقل ہی یہ کہ ہون اوسکے لیے چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اوسمین اپنے رب سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے اوسمین اپنے نفس سے اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اوسمین بیچ صنعت خدا کے اور ایک وقت کہ اپنی حاجت یعنی کھانے پینے وغیرہ کے لیے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ منہ طمع کرنے والا مگر واسطے تین چیزون کے واسطے توشہ طیار کرنے معاد کے یا درست کرنے معاش یا لذت اوٹھانے کغیر حرام سے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ زمانے کا حال دیکھتا رہے تو جسے اپنے حال پر محافظت کرتا رہے اپنی زبان کی اور جسنے محاسبہ کیا کلام اپنے کا اپنے اعمال مین سے کم ہوگا کلام کرنا اوسکا نہین کلام کریگا مگر ضروری عرض کیا مینے پس کہا ہی حضرت موسی سے صحیفون مین فرمایا ہین عبرتین تعلم یعنی ٹھہرانے والی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرتا ہی موت کا پھر وہ خوش ہی تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین رکھے آگ دوزخ کا اور پھر ہنسے بھی اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرے ساتھ تقدیر کے اور پھر وہ رنج اوٹھاوے یعنی معاش کے طلب کرنے مین اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ دیکھے دنیا کو اور اوسکے انقلاب کو اور پھر اطمینان کرے

اور جو تعجب کرتا ہوں میں اسطے اوسکے کہ یقین کرے کل کے دن کے حساب کا اور پھر عمل کرے انتہی اور وہاں کی فکر موت کی یاد سے خوب ہوتی ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت یاد کرو تم موت کو اسلیے کہ وہ روکتی ہے گناہوں سے و بے رغبت کرتی ہے دنیا میں پس اگر یاد کیا تمنے اوسکو وقت غنا کے ڈھا دیگی اوسکی لذتوں کو اور اگر یاد کیا تمنے اوسکو وقت فقر کے راضی کردیگی تمکو تمھارے ساتھ اور آیا ہی کہ گدرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس پر کہ لوگ آواز سے ہنس رہے تھے پس فرمایا کہ ملاؤ تم اپنی مجلس میں لذتوں کی مکدر کرنے والی کو عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہی مکدر کرنے والی لذتوں کی فرمایا موت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہی موت واعظ ہوئے میں اور لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا شہداء کے ساتھ بھی ایسا کا حشر ہوگا فرمایا ہاں جو یاد کرے موت کو بعد فرض میں پانچ بار اور کہا سدی نے بیچ تفسیر آیت خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا کے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے موت اور حیات کو تا کہ آزماوے تمکو کہ کون تم میں بہت یاد کرتا ہی موت کو اور کون خوب ستعد رہتا ہی اوسکے لیے اور کون بہت ڈرتا ہی اور حذر کرتا ہی انتہی غرض کہ موت کی یاد سے وہاں کی فکر خوب ہوتی ہی کہ ایسا کام نکروں کہ وہاں اوسکی پرسش کے وقت جواب نہ بنے اور لڑے ہونے لگے ✦ مرقاۃ ✦ شرح الصدور ✦

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ○

اور متوجہ ہونگے بعضے انمیں کے اوپر بعضوں کے ایک دوسرے سے پوچھتے ہوئے کہینگے تحقیق تم آتے تھے ہمارے پاس اپنی طرف سے یعنی اور ہائیں طرف سے بھی واسطے گمراہ کرنے کے واللہ اعلم ✦ فتح ✦ اور متوجہ کیا بعضوں نے بعضوں کی طرف لگے پوچھنے بولے تم ہی تھے کہ آتے تھے ہمپر اپنے سے ✦ تفسیر ✦ یعنی ہمپر چڑھے آتے تھے بہکانے کو زور سے اور زبردستی سے داہنا ہاتھ زور کا ہی ✦ معؔ ✦ یعنی اتباع متبوع پر متوجہ ہونگے پوچھتے ہوئے یعنی جھگڑتے ہوئے اور ملامت کرتے ہوئے کہینگے یعنی اتباع متبوع سے کہ تم آتے تھے ہمپر داہنے سے یعنی قوت و جبر سے اسلیے کہ داہنا ہاتھ قوی ہوتا ہی اور اوسی سے واقع ہوتی ہی گرفت یعنی تم باعث ہوتے تھے ہمکو گمراہی کی اور ٹھہراتے تھے کہ ہمارا دین معنی دین کہ دائیں بائیں سے ہمارے آتے تھے اور گمراہ کرتے تھے ہمکو اور یا قسم کھاتے تھے کہ یہ دین ہمارا حق ہی پس بچا نا ہمنے ہمکو اور اتباع کیا تمنے ہمارا پس معنی یہ ہوئے کہ تمنے گمراہ کیا ہمکو یا مراد یمین سے دین ہی یعنی دین کی جانب سے آتے تھے تم ہمارے پاس پس گمراہ کرتے تھے ہمکو اوس سے ✦ معا بحر ✦ مد ✦

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ○

کہینگے متبوع بلکہ تھے تم مسلمان اور نتھا ہمکو تمپر کچھ غلبہ بلکہ تم تھے ایک گروہ حد سے گذرے ہوئے ✦ فتح ✦ وہ بولے کوئی نہیں پر تم ہی تھے یقین لانے والے اور ہمارا تمپر کچھ زور بھی نتھا پر تم ہی تھے لوگ حد چلنے والے ✦ تفسیر ✦ بلکہ تھے تم مسلمان یعنی ہماری طرف سے گمراہ کرنا تو جب صادق آتا کہ تم مؤمن ہوتے پھر بہکاتے تم ہمکو ہماری طرف سے تم تو ہر طرح سے ایمان ہی رکھتے تھے ہم کیا گمراہ کرتے اور نتھا ہمکو تمپر غلبہ یعنی قوت و قدرت کہ زبردستی کرتے تمکو اپنی متابعت پر بلکہ تھے تم قوم گمراہ مثل ہمارے ✦ جلالین ✦

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۚ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ○

پس لازم ہوئی ہمپر بات پروردگار ہمارے کی تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب ✦ فتح ✦ سو ثابت ہوئی ہمپر بات ہمارے رب کی کہ ہم ضرور چکھنا ✦ تفسیر ✦ لازم ہوئی ہمپر یعنی سب پر بات پروردگار ہمارے کی ساتھ عذاب کے یعنی فرمانا اوسکا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ یعنی البتہ بھر دینگے ہم دوزخ کو شیاطین سے اور لوگوں سے سب سے تحقیق ہم یعنی گمراہ اور گمراہ کرنے والے سب البتہ چکھنے والے ہیں عذاب کے پس فرمانے کے اوسکے سزاوار ہوا اسی سے قول اوسکا ✦ جلالین ✦ معا ✦

فَاغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ○

پس گمراہ کیا تمنے تمکو کہ تحقیق ہم گمراہ تھے ✦ **فتح** ✦ پھر ہمنے تمکو گمراہ کیا ہم تھے آپ گمراہ ✦ **موضح** ✦ **تفسیر** ✦ یعنی چونکہ ہم گمراہ تھے ہماری دیکھا دیکھی تم بھی گمراہ ہوئے آیت فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ کی تفسیر سے لیکر یہاں تک تفسیر جلالین سے لکھا گیا اور مدارک میں وہاں سے لیکر یہاں تک جو لکھا ہے وہ یہ ہے بلکہ تم کفر کیوجہ سے ایمان کا انکار کرتے تھے اور ہم تمکو ایمان کا اور وہ گمراہی کی اوس سے باوجودیکہ قدرت رکھتے تھے تم ایمان پر اختیار کرسکتے تھے ایمان کو کفر پر بے اضطرار کے اور تمھا تمکو تم پر کچھ غلبہ کہ دور کرتے بسبب اوسکے تمسے قدرت و اختیار تمھارا بلکہ تھے تم قوم اختیار کرنے والے سرکشی کے پس لازم ہوئی ہم سبکو بات پروردگار ہمارے کی الم یعنی وعید اللہ تعالیٰ کا ساتھ اسکے کہ ہم چکھنے والے ہیں عذاب اوسکا بالضرور بسبب جاننے اوسکے کے حال ہمارے کو پس گمراہ کیا ہمنے تمکو یعنی پس بُرا یا ہمنے تمکو طرف گمراہی کے تحقیق ہم تھے گمراہ کرنا تمھارا تاکہ ہو تو مانند ہمارے ✦ **مد** ✦

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ○

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تحقیق وہ سب یعنی اتباع اور متبوع اوس روز یعنی قیامت کو بیچ عذاب کے آپسمیں شریک ہونگے یعنی جیسے کہ تھے شریک گمراہی میں تحقیق ہم اسی طرح کرتے ہیں ساتھ گنہگاروں کے ✦ **فتح** ✦ سو وہ اوسدن تکلیف میں شریک ہیں ہم ایسا کرتے ہیں گنہگاروں کے حق میں ✦ **تفسیر** ✦ اسی طرح یعنی جیسے کہ ہمنے اُنسے کیا اُنسے کرینگے اور گنہگاروں سے کہ غیر اُنکے ہیں یعنی عذاب کرینگے ہم تابع اور متبوع کو ✦ **جلالین**

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ○

تحقیق یہ یعنی جب کہا جاتا واسطے اوسکے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تکبر کرتے اور کہتے تھے کیا ہم چھوڑ دینے والے ہیں معبودوں اپنے واسطے کہنے ایک شاعر دیوانے کے ✦ **فتح** ✦ وہ تھے کہ جب اون سے کوئی کہتا کہ کسیکی بندگی نہیں ہوے اللہ کے تو غرور کرتے اور کہتے کیا ہم چھوڑ دینگے اپنے معبودوں کو کہنے سے ایک شاعر دیوانے کے ✦ **تفسیر** ✦ یعنی جب مشرک سنتے تھے کلمہ توحید کا تو تکبر کرتے تھے اوس سے یعنی نہیں مانتے تھے اوسکو اور شرک ہی اختیار کرتے تھے اور شاعر مجنون سے مراد رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کہتے تھے مشرک کہ اونکے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑینگے اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں میں لوگوں سے یعنی کفار سے جہاد کروں یہاں تک کہ گواہی دیویں وہ کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی اور قائم کریں نماز اور دیویں زکوٰۃ پس جب کریں یہ بچا لینگے مجھسے خون اپنے اور مال اپنے مگر بحق اسلام کے یعنی مثلاً کسیکو قتل کریگا حق اوسکے بدلے قتل کیا جاویگا یا زنا کریگا سنگسار کیا جاویگا اور حساب اوسکا اللہ پر ہے یعنی ظاہر کے کہنے کرنے سے مجھسے تو بچا لیگا لیکن دل میں اگر عقاد اوسکا نہ رکھتا ہوگا تو خدا سمجھ لیگا اور اوتاری اللہ نے اپنی کتاب میں یعنی تصدیق اوسکی اور ذکر کیا ایک قوم کا کہ تکبر کیا اونھوں نے اوس کلمے کے ماننے سے پس فرمایا اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ اور فرمایا اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا یعنی جب رکھی منکروں نے اپنے دل میں بیجا نادانی کی ضد پس اوتاری اللہ نے اپنی طرف کا چین اپنے رسول پر اور مسلمانوں پر اور لگ رکھا اونکو ادب کی بات پر اور یہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے انتہی اور وہ ادب کی بات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے تکبر کیا اوس سے مشرکوں نے دن حدیبیہ کے اوس روز کہ نوشت خواندنی اونسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر قضیہ مدت کے اور روایت ہے وہب بن منبہ سے کہ اونسے کہا کسیسے کہ کیا نہیں ہے کَآ اِلٰهَ

الا اللہ کہنے والے جنت کی کہا دنھوں نے ہان ہی ولیکن نہیں ہوتی ہی کہنی مگر کہ اوسکے دنہ لانے ہوتے ہین یعنی غیر نافع ہی جبکہ نہوین اوسمین دنیا نے اور اوسکے فوائد سے چار درکن اسلام کے ہین یعنی نماز روزہ حج زکوۃ پس اگر لائے تو کہنی کہ اوسکے لیے دنہ لانے نہوین کھولا جاویگا قفل جنت کا تیرے لیے والا نہین کھولا جائیگا تیرے لیے ۱۲ منہ **مسئلہ درمتون تنبیہ** حدیث شریف مین آیا ہی کہ لا الٰہ الا اللہ افضل الذکر ہی پس ضرور ہی ہنکو کہ مشغول ہو ساتھہ اوس ذکر کے تا کہ مطمئن ہووے اوسکا بموجب قول اللہ تعالیٰ کے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور مستعد ہو اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لیے لیکن پہلے مشغول ہونے کے اوسمین واجب ہی اوسپر یہ کہ حاصل کرے کچھہ علم عقائد کا کہ جس سے درست ہو اعتقاد اوسکا بموجب مذہب اہل سنت وجماعت کے اور بچے اوسکے سبب سے مشابہت بدعتیون کی سے اسلیے کہ قلب جبتک کہ مکدر ہوتا ہی ساتھہ ظلمت بدعت اعتقادیہ کے نہین منور ہوتا ہی ساتھہ انوار اذکار کے اور واجب ہی اوسپر یہ بھی کہ حاصل کرے پہلے اوسکے علم فقہ سے اوسقدر کہ درست ہون بسبب اوسکے اعمال اوسکے موافق شریعت مطہرہ کے والا سبقت کرتی عالی امور کی طرف پہلے ضبط کرنے اصول اوسکے کے اور ضبط کرنے طریقون اوسکے کے عجلت شیطانیہ ہی اور شہوت نفسانیہ کہ باعث ہوتی ہی ضیعت کی دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ کبھی فریب کھاتا ہی اوسکا کرنے والا بسبب خیالات نفسانیہ کے اور مکرون شیطانیہ کے اور گمان کرتا ہی اوسکو کرامات اور وہ حقیقت مین استدراج ہوتے ہین اور سبب یا دی طرح طرح کی گمراہیون کا اسلیے کہ جو کوئی مشغول ہوا ساتھہ فرض رعیت کے پہلے حاصل کرنے اسقدر علم عقائد کے کہ جس سے درست ہو اعتقاد بموجب مذہب اہل سنت وجماعت کے اور بچے بسبب اوسکے مشابہت بدعتیون کی سے اور پہلے حاصل کرنے اسقدر علم فقہ کے کہ جس سے درست ہون اعمال اوسکے موافق شریعت مطہرہ کے نہین بعید ہی کہ یہ کہ واقع ہو اوسکے لیے کشف حسی واسطے بعضی چیزون کے یا کوئی امر خارق خوارق عادات سے بمقتضیٰ ریاضت کے یا دکھانے شیطان کے جیسے کہ منقول ہین بہت سی ایسی چیزین بعضے کافرون یا ریاضت کے کرنے والون سے پس گمان کرے کہ یہ ولایت ہی کرامت ہین حال انکہ وہ حقیقت مین ہین مکر و استدراج نہ کرامت و ولایت پس بنا بر اسکے واجب ہی بندے کو ذکر کرنے والے پر یہ کہ عقائد و فقہ سیکھہ کر گرداننے تمام اعمال اپنے کو موافق احکام شرع کے جبتک کہ زندہ اور عاقل ہی اور نہین جائز ہی اوسکے لیے یہ کہ کرے کوئی عمل مخالف احکام شرع کے کسی قسم اور احکام شرع کے دو قسم پر ہین ایک قسم تو متعلق ہی ساتھہ ظاہر کے کہ وہ بدن ہی اور ایک قسم متعلق ہی ساتھہ باطن کے کہ وہ دل ہی اور ہر ایک دونون قسمون مین سے دو نوع پر ہی ایک تو ادنیٰ دونون مین سے وہ ہی کہ واجب ہی کرنا اوسکا اور دوسری وہ ہی کہ واجب ہی ترک کرنا اوسکا پس تمام احکام شرع کے چار ہوئے پس اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھہ ظاہر کے اور واجب ہی کرنا اوسکا پڑھنا دونون کلمون شہادت کا ہی یعنی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور بر پا کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزے رکھنے رمضان کے اور حج کرنا بیت اللہ کا اور جہاد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا وغیر ذالک فرائض و واجبات اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھہ ظاہر کے اور واجب ہی ترک کرنا اوسکا جیسے قتل ناحق کا اور زنا اور اغلام کرنا اور چوری کرنی اور شراب پینی اور غیبت کرنی اور جھوٹ بولنا اور نظر کرنی طرف اوس چیز کے کہ حرام ہی دیکھنا اوسکا اور سننا اوس چیز کا کہ حرام ہی سننا اوسکا وغیر ذالک محرمات و مکروہات اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھہ باطن کے اور اور واجب ہی کرنا اوسکا تو یہ ہی اور اخلاص اور توکل اور صبر اور شکر اور خوف اور امید رکھنی وغیر ذالک اخلاق حمیدہ اور خصال حمیدا اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھہ باطن کے اور واجب ہی ترک کرنا اوسکا کبر اور عجب اور ریا اور حسد وغیر ذالک اخلاق ذمیمہ اور خصال شنیعہ پس جسنے خلاف کیا ایک حکم کا ان چھ دون احکام مین سے اوسنے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اور مستحق ہوا اوسکے عذاب کا پس نہین ہوگا وہ اہل ولایت اور کرامت کے پھر اس کی پہلی مجلس مین سے طریق اختصار کے لکھا گیا ہی مناسب اس آیت و احادیث کے جو کوئی مفصل دیکھنا چاہے اوسمین سے دیکھے اسبحان السید

۱۲ استدراج اوسکو کہتے ہین کہ کرامت خرق عادت ظاہر ہووے اوسکے ہاتھہ پر اور وہ کافر ہو یا فاسق ۱۲

کیا خوب لکھا ہے اسمقام کو غفر اللہ لی و لمؤلفہ و افاض علینا من برکاتہ اب آگے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اون بیوقوفوں کے قول کا جواب جس سے عقل عقلا کو دیوانہ اور رشاعر کہتے تھے عیاذا باللہ تدمہ ۱۲

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

بلکہ لایا یہ پیغمبر بات درست اور باور رکھا تمام پیغمبروں کو ۔ **فتح** ۔ کوئی نیا دین لایا ہے جادوں اور بیچ ماتا ہے رسولوں کو ۔ **تفسیر** ۔ باور رکھا تمام پیغمبروں کا یعنی جو کہ اگلے رسول لیکر آئے تھے یعنی کلمہ توحید و دین حق وہی یہ لیکر آئے ہیں مضمون اسکا مانند مضمون

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۵ ہے ۔ **جلالین** ۔ مد ۔

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ○ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○

تحقیق تم البتہ چکھنے والے عذاب دردینے والے کے ہو گے اور نہ بدلا دیے جاؤ گے مگر بحسب اوسکے جو کہ تم کرتے تھے یعنی دنیا میں شرک سے لیکن بندے خالص کیے ہوئے خدا کے یعنی وہ کہ پاک کیے گئے شرک و معاصی سے ۔ **فتح** ۔ بیشک تمکو چکھنی دکھ والی مار اور وہی بدلا پاؤ گے جو کچھ تم کرتے تھے مگر جو بندے اللہ کے ہیں ہے ہوئے یعنی اوسکے کیے ہوئے بہشت ۵ نہیں سزا ان ہوا ۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۙ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۙ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۙ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○

یہ لوگ واسطے انکے روزی ہے مقرر طرح طرح کے میوے اور وہ واسطے بھلے ہوئے ہیں بیچ بہشتوں نعمت کے اوپر تختوں کے آمنے سامنے ۔ **فتح** ۔ وہ جو ہیں اونکو روزی ہے مقرر میوے اور اونکی عزت ہے باغوں میں نعمت کے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے ۔ **تفسیر** ۔ یہ لوگ واسطے انکے یعنی جنت میں روزی ہے مقرر پھر تفسیر بیان فرمائی روزی مقرر کی کہ وہ فواکہ ہیں اور فواکہ ان چیزوں کو کہتے ہیں کہ کھائی جاویں مزے کے لیے نہ از راہ قوت کے واسطے حفظ صحت کے یعنی اونکا تمام رزق فواکہ ہونگے اسلیے کہ بے پروا ہونگے حفظ صحت سے ساتھ اقوات کے اسلیے کہ جسم اونکے محکم ہونگے پیدا کیے گئے ہمیشہ کے لیے پس جو کچھ کہ کھاوینگے لذت کے لیے کھاوینگے اور بعضوں نے کہا کہ رزق معلوم سے مراد ہے معلوم الوقت یعنی صبح و شام جیسے کہ فرمایا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۵ یعنی جنتیوں کے لیے رزق انکے ہونگے صبح و شام پس اس آیت کے یہ معنی ہونگے کہ اونکے لیے رزق صبح و شام میوے ہونگے اور دل اس تقریر پر خوب ٹھہرتا ہے ۱۲ اور جنتی تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے کہ تا ایک دوسرے کی پیٹھ نہ دیکھے اس طرح کے بیٹھنے میں کمال سرور و انس حاصل ہوتا ہے آپس میں ۔ **مد** ۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۙ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ○

پھر آیا جاویگا اوپر پیالہ شراب جاری سے سفید رنگ لذت دینے والی پینے والوں کو نہ اوس شراب میں تباہ کاری اور نہ پینے والے اوس شراب سے مست ہونگے ۔ **فتح** ۔ لوگ لیے پھرتے ہیں انکے پاس پیالہ شراب تھری کا سفید رنگ مزہ دیتی پینے والوں کو نہ اوس سر بھاری اور نہ اوس سے بہکتے ہیں ۔ **تفسیر** ۔ لفظ کاس اکثروں کے نزدیک ساتھ ہمزہ کے بمعنی شیشے کے پیالے کے جسمیں شراب ہو اور خمر کو بھی کاس کہتے ہیں چنانچہ خمس سے منقول ہے کہ جو لفظ کاس قرآن میں آیا ہے پس وہ بمعنی خمر یعنی شراب ہی کے ہے اور اسی طرح ابن عباس رض کی تفسیر میں ہے اور سن میعین کے معنی یہ ہیں شراب سے کہ جاری ہے جنت کی روکے زمین پر مانند پانی کی نہروں کے حاصل یہ کہ شراب کی نہروں جاری سے پلائے جاوینگے بیضاء یعنی دودھ سے زیادہ سفید ہوگی لذۃ یعنی لذیذ ہوگی پینے والوں کے لیے بخلاف دنیا کی شراب کے کہ وہ بدمزہ ہوتی ہے وقت پینے کے اور لا فیھا غول کے معنی تسبی نے کہے کہ نہیں جاتی رہتی اوس سے عقلیں اونکی اور کلبی نے کہا نہیں گناہ اوسمیں اور قتادہ نے کہا غول کے معنی ہیں پیٹ کے درد کے

اور جس نے کہا دوسرے اور اہل سبا نے کہا خوار کہتے ہین فساد کو کہ لاحق ہو یہ شیدگی مین غرض کہ دنیا کی شراب مین طرح طرح کی خرابیان ہوتی ہین یاد اوس سے نشہ بھی جاتا رہتی ہے گناہ بھی جاتا رہتا ہے پر یہ بہشتی شراب ایسی ہوگی کہ اوسکے پینے سے نہ تو کوئی خرابی ہوگی نہ اوسکے پینے سے عقل جاتی رہیگی نہ گناہ ہوگا اور نہ کوئی اور برائی ہوگی اور یہ بول بھی بہت آئے ہین اور اوسکی شراب بہشت کی شراب مین ہے کوئی چیز بھی نہین اور یُنزِفُونَ کے معنی ہین بیسکرون یعنی اوس سے مست بھی نہین ہونے کے بخلاف شراب دنیا ۔ ف۱ معا جلالین ۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝

اور بہشتیون کے پاس بیٹھی ہونگی عورتین نیچی نظرین رکھنے والیان بڑی آنکھون والیان گویا وہ انڈے ہین شتر مرغ کے چھپائے ہوئے ۔ فتح اور اونکے پاس ہین عورتین نیچی نگاہ رکھتیان بڑی آنکھون والیان گویا وہ انڈے ہین چھپے دھرے ۔ تفسیر ۔ بعضے کہتے ہین مراد ہین شتر مرغ کے انڈے بہت خوشرنگ ہوتے ہین ۔ مو ۔ قاصرات الطرف وہ عورتین ہین کہ روکے ہونگی آنکھین اپنے اپنے خاوندون پر نہین دیکھین گی کسیکو سوا اونکے بسبب اچھا معلوم ہونے حسن اونکے کے اونکے نزدیک اور عین جمع عَیْنَاءُ کی ہے بمعنی بڑی آنکھون والی کے اور بیض جمع بیضہ کی ہے بمعنی انڈے شتر مرغ کے مکنون چھپے ہوئے پرون مین کہ نہ پہنچے اونپر غبار اور شتر مرغ کے انڈے کا رنگ سفید مائل بزردی ہوتا ہے اور یہی رنگ عورتون کے لیے بھی اچھا ہوتا ہے پس مشابہت دی گئی عورتون کی شتر مرغ کے اوس انڈے کے ساتھ کہ پرون مین چھپا ہوا محفوظ ہو غبار کے پہونچنے سے صفائی اور خوبصورتی مین اور مشابہت دی گئی مجاورہ عرب کے ہی کہ وہ عورتون کو مشابہ ٹھہراکر تعین انڈون مذکور کے ساتھ اور کہتے ہین اونکو بیضات الخدور ۱۲ ۔ مد ۔ جلا ۔ معا ۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝

پس متوجہ کرینگے بعض اہل بہشت کے اوپر بعض کے آپسمین باتین پوچھنے کے لیے ۔ فتح پھر متوجہ ہوئے کیا ایک دوسرے کی طرف لگے پوچھنے ۔ تفسیر ۔ یعنی یہ ہین کہ شراب پیتے جاوینگے اور آپسمین باتین کرتے جاوینگے پیتے مین مانند عادت شراب پینے والون کے پس متوجہ ہونگے بعضے بہشتی بعضون پر پوچھین گے آپسمین اوس حال سے کہ گذرا ہو اونپر دنیا مین ۔ مد ۔ تنبیہ ۔ یعنی بعد دیون سے جو دنیا مین تکلیفین اوٹھائین تھین اور فقر و فاقہ کھینچے تھے اوسکو یاد کرینگے اور آپسمین پوچھین گے کہ کیون بھی کیا کیا تکلیفین ہمنے اوٹھائین تھین دنیا مین اوسکے حل شاندہ یہ کچھ انعام و احسان ہمپر فرمایا آمین بسلی ہی دیندارون کو تکلیف والون کو کہ یہان کی تکلیف کی کچھ حقیقت نہین اونمین ایک قت اپنے اوپر ایسا آنے والا ہے کہ یقین کرینگے اور اس حال کو ذکر کرینگے آپسمین ۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۝ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ۝

کہا ایک کہنے والے نے اونمین سے کہ تحقیق تھا واسطے میرے ایک ہمنشین دنیا مین کہ از راہ انکار کے کہتا تھا کیا تو باور رکھنے والون سے ہوا ہے یعنی شر کو کیا جب ہم مر جاوینگے ہم اور ہو جاوینگے ہم مٹی اور چند ہڈیان کیا ہم جزا دیے جاوینگے ۔ فتح ۔ بولا ایک بولنے والا اونمین مجکو تھا ایک ساتھی کہتا کیا تو یقین کرتا ہی کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو بدلا ملنا ہے ۔ تفسیر ۔ کہا مجاہد نے کہ مراد ہمنشین سے شیطان ہے اور اور وہ کہا کرتا تھا ہمنشین انسان پھر کہا مقاتل نے کہ تھے وہ دونون بھائی اور باقیون نے کہا کہ تھے وہ دونون شریک ایک تو اونمین کافر تھا اوسکا نام قطروس تھا اور دوسرا مومن تھا اوسکا نام یہوذا تھا اور یہی دونون مین کہ جنکا قصہ سورۂ کہف مین بیان فرمایا ہے بیچ آیت وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ کے ۔ معا ۔ سورۂ کہف مین وہ قصہ یون مذکور ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اور بتا اونکو کہ ہوا تو دو مردون کی بنا دیے ہمنے ایک کو دو باغ انگور کے اور گرد اوسکے کھجورین اور رکھی دونون کے بیچمین کھیتی دونون باغ لاتے اپنا میوہ اور نہ گھٹاتے اوسمین سے کچھ اور بہائی اوسمین

اون دونون کے بیچ مین نہر اور اوسکو پھل ملا پھر بولا اپنے دوسرے سے یعنی بھائی مومن سے جب باتین کرنے لگا اوس سے مجھ پاس زیادہ ہی تجھسے مال اور آبرو کے لوگ اور گیا اپنے باغ مین یعنی اوس دوسرے مومن کے ساتھ تاکہ دکھاوے اوسکو باغ اور میوے اوسکے اور وہ ہر اکر رہا تھا اپنی جان پر یعنی بسبب کفر کے بولا مجکو نہین آتا خیال کہ خراب ہویہ باغ کبھی اور نہ مجکو خیال مین نہین آتا کہ قیامت ہوئی ہی اور اگر کبھی پونہچایا گیا مجکو میرے رب کے پاس یعنی آخرت مین بوجب گمان تیرے کے تو پاوونگا بہتر اسسے اوس طرف پہونچکر کہا اوسکو دوسرے نے یعنی مومن نے جب بات کرنے لگا یعنی جواب دیا اوسکو کیا تو منکر ہوگیا اوس شخص سے جسنے بنایا تجکو مٹی سے یعنی اسلیے کہ آدم مٹی سے بنے پھر پوری بندی سے پھر پورا کردیا تجکو مرد پھر مین تو کہون ہی اللہ ہی میرا رب اور نہ مانون ساجھی لیتے رب کا کسیکو اور کیون نہ جب تو آیا تھا اپنے باغ مین کہا ہوتا یعنی جبکہ خوش ہوا اوسکو دیکھکر جو چاہا اللہ نے ہونے والا ہی کچھ زور نہین یعنی نہین قدرت رکھتا مین اپنے مال کی محافظت پر اور برائی کے دفع کرنے پر اوس سے مگر اللہ کی مدد سے اگر تو دیکھتا ہی مجکو کہ مین کم ہون تجسے مال اور اولاد مین تو امید ہی کہ میرا رب دیوے مجکو تیرے باغ سے بہتر اور بھیجے اسپر یعنی تیرے باغ پر بجلی آسمان سے پھر صبح کو رہ جاوے میدان بیشپر یا بیٹھے کو ہو رہے اوسکا پانی خشک پھر نہ سکے تو کر اوسکو ڈھونڈ لاوے اور سمیٹ لیا اوسکا سارا پھل یعنی ہلاک کردیا اوسکو اللہ نے پھر صبح کو رہ گیا ہاتھ ملتا یعنی از راہ حسرت و ندامت کے اوس مال پر جو اوسمین لگایا تھا یعنی اپنے باغ کی عمارت مین اور وہ ڈھیا پڑا تھا اپنی چھتریون پر یعنی انگور کی ٹٹیون پر اور کہنے لگا کیا خوب تھا اگر مین ساجھی نہ بناتا اپنے رب کا کسیکو اور نہ ہوئی اوسکی جماعت کہ مدد کرین اوسکو اللہ کے سوائے اور نہ ہوا وہ کہ بدلا لے سکے وہان سب اختیار ہی اللہ سچے کا اوسی کا انعام بہتر ہی اور بہتر اوسی کا بدلا انتہی اور تفسیر درمنثور مین اس آیت کی تفسیر مین یون منقول ہی کہ روایت کیا عبد الرزاق اور ابن منذر نے عطاء خراسانی سے کہ کہا تھے دو شخص شریک اور اون دونون کی ملک مین تھین آٹھ ہزار دینار پس بانٹ لین دونون نے وہ دینار پس خرید ہی ایک نے اون دونون مین سے ہزار دینار کو ایک زمین پس کہا دوسرے نے یا اللہ فلانے نے خرید ہی ہزار دینار کو زمین اور مین خرید تا ہون تجسے ہزار دینار کو زمین جنت مین پس لعد دین ہزار دینار پھر بنایا اوسکے یارنے ایک مکان ہزار دینار کا پس کہا اوسنے یا اللہ فلانے نے بنایا گھر ہزار دینار کا اور مین خرید تا ہون تجسے جنت مین مکان ہزار دینار کو پس لعد دین اوسنے ہزار دینار پھر بیاہ کیا اوسنے ایک عورت سے پس خرچ کین اوسپر ہزار دینار پس کہا اسنے یا اللہ فلانے نے نکاح کیا ایک عورت سے پس خرچ کین اوسپر ہزار دینار اور مین شگنی کرتا ہون طرف تیرے جنت کی عورت سے بدلے ہزار دینار کے پس لعد دین ہزار دینار پھر خریدے اوسنے غلام و اسباب گھر کا ہزار دینار کو پس کہا اسنے یا اللہ فلانے نے خریدے غلام و اسباب ہزار دینار کو اور مین خرید تا ہون تجسے غلام و اسباب جنت مین ہزار دینار کو پس لعد دین ہزار دینار پھر پونہچی اسکو حاجت سخت پس کہا اسنے کاشکے جاؤن مین اوس یار پاس شاید پہونچے مجکو اوس سے بھلائی یعنی مال پس بیٹھا یہ اوسکی راہ پر یہان تک کہ گذرا وہ اسپر یعنی حشمت و اہل سمیت پس اوٹھایا اوسکی طرف پس پہچانا اوسنے اسکو اور کہا کہ تو فلانا ہی پھر کہا کہ کیا حال ہی تیرا کہا اسنے کہ پونہچی مجکو بعد جدا ہونے کے تجسے حاجت بس آیا ہون مین تیرے پاس تو کہہ پونہچے مجکو بھلائی پس کہا اوسنے کہ کیا ہوا ایک ہی مال مین سے تو جیتے بانٹا تھا آدھا تو نے لیا تھا اور آدھا مینے پس کہا اسنے کہ خریدا تو نے مکان ہزار دینار کو پس کیا مینے ایسا یعنی جنت کا مکان لیا اور کیا تو نے ایسا اور کیا مینے یہ پس سارا قصہ بیان کیا اوسنے کہا اوسسے کہ تو سچ ماننے والون مین سے ہی اسکو یعنی سچ جانتا ہی اسکو کہ قیامت ہوئیگی اور مجکو وہان ملیگا ایسا اور ایسا چلا جا قسم خدا کی نہین دونگا مین تجکو کچھ پس پھیر دیا اسکو پس حکم ہوا اون دونون کی وفات کا پس نازل ہوئی اون دونون کے حق مین یہ آیت فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ یہان تک کہ یونہی اوسی عَرَاتًا لَّمَدِيْنُوْنَ تک اور ایک اور روایت مین

ماں اس قصے کے نقل کیا ہے لیکن اوسمین ذکر حاجت کے پہونچنے کا نہین ہی فقط اوسکے خریدنے اور اسکے دینار رون کے سونے کا ذکر کر گزرا کہ پھر آیا فرشتہ یعنی ملک الموت پس روح قبض کی اون دونون کی پھر لے گیا فرشتہ اس صدقہ دینے والے کو پس داخل کیا اسکو ایک مکان مین کہ خوش لگتا اسکو اور وہان ایک عورت نہایت حسین تھی پھر داخل کیا اسکو دو باغون مین اور دکھائین وہ باغ اسکو تعین کر اللہ ہی اونکو جانتا ہے پس کہا اسنے اوسوقت کہ بہت مشابہ ہین یہ باغ وغیرہ اوس شخص کے باغ وغیرہ کے کہ تھا امراو اسکا ایسا اور ایسا کہا فرشتے نے کہ دیا تا وہ اور تیرے لیے یہ مکان اور دو باغ ہین اور عورت پس کہا اسنے اِنِّیْ کَانَ لِیْ قَرِیْنٌ یَّقُوْلُ عَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ کہا گیا اسکو کہ وہ دوزخ مین ہی کہا فرشتے نے اوس سے یعنی اللہ تعالی کی طرف سے یا اوہی شخص نے کہا اور جنتیون سے هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ پس کہا اسنے اوسوقت تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ الخ انتہی

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ

پھر کہا گیا تم جھانکتے ہو یعنی دوزخیون کو پس جھانکا پس دیکھا اوس ہمنشین نے اپنے کو درمیان دوزخ کے ✦ فتح ✦ کہنے لگا بھلا تم جھانک کر دیکھو گے یعنی وہ ساتھی پڑا ہی دوزخ مین ✦ مو ✦ اوسکو جھانک کر دیکھین کس حال مین پڑا ہی پھر جھانکا تو اوسکو دیکھا بیچون بیچ دوزخ کے ✦ تفسیر ✦ پھر کہیگا یعنی وہی کہنے والا اپنے جنتی بھائیون سے کہ کیا تم جھانکتے ہو دوزخ کی طرف تا کہ دیکھین ہم کہ کیا حال ہے ہمارے ہمنشین کا پس کہینگے بہشتی کہ تو ہی خوب پہچانتا ہی اوسکو بہ نسبت ہمارے پس تو ہی جھانک پس جھانکیگا وہ کہنے والا من جانب اللہ تعالی فرماویگا ہشتیون کو کہ کیا تم جھانکتے ہو دوزخ کی طرف تو کہ جانو تم کہ کیسا رتبہ ہی تمہارا بہ نسبت دوزخیون کے تو راوین عباس کہتے ہین کہ جنت مین روشندان ہین کہ دیکھ سکتے ہین جنتی اونمین سے دوزخیون کو ✦ معا ✦ مل ✦

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ

کہا قسم ہی خدا کی تحقیق نزدیک تھا تو کہ ہلاک کر ڈالے مجکو اور اگر نہوتی بخشایش پروردگار میرے کی یعنی بچانا کفر و شرک سے اور توفیق دینی اسلام کی تو البتہ ہوتا مین حاضر کیے گیون سے عذاب مین یعنی مانند تیرے اور اور دوزخیون کے ✦ فتح ✦ بولا قسم اللہ کی تو قوا لگا تھا کہ مجکو گہرے مین ڈالے اور اگر نہوتا میرے رب کا فضل تو مین بھی ہوتا اونمین جو پکڑے آئے ✦ مو ✦

اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ

البتہ نہین ہین ہم مرنے والے مگر موت پہلی اپنی اور نہین ہم عذاب کیے گئے ✦ فتح ✦ کیا اب ہمکو نہین مرنا مگر جو پہلی بار مر چکے اور ہمکو تکلیف نہین یہ بھی ✦ مو ✦ تفسیر ✦ یہ کہنے لگا اپنی خوشی سے یعنی یہ ہین کہ یہ حال مومنون کا ہی کہ نہین رہتے موت مگر ایک بار دنیا مین تکالیف کفار کے کہ وہ توقع رکھتے ہینگے دوزخ مین موت کے ہر ساعت اور یہ بڑی مصیبت ہی چنانچہ ایک حکیم سے کسی نے پوچھا کہ موت سے بڑی چیز کون سی ہی اوسنے کہا وہ حال کہ توقع ہو اوسمین موت کا ✦ فتح ✦ عرع جان لب می آید این چہ سخت جانی ہاست ✦ اور یہ بات کہیگا مومن اوسکے اظہار نعمت خدا کے روبرو ہمنشین کافر اپنے کہ تا کہ ہو سرزنش اور سبب زیادتی عذاب کی اوسکے لیے پھر کہیگا اپنے ہمنشین کے استہزا کے لیے ان ہذا لھو الفوز العظیم لمثل ھذا فلیعمل العاملون

پس کہینگے فرشتے ملائکہ کا پس کہینگے وہ ان ہذا لھو ✦ مل ✦ معا ✦

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ

تحقیق یہی ہی حال مین کہ ہو مراد پانا بڑا ہی واسطے ایسی نعمت کے چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے ✦ فتح ✦ بیشک یہی ہے

بڑی مراد ملنی ایسی چیزوں کے واسطے چاہیے محنت کرنے والے ۞ تفسیر + واسطے ایسی نعمت کے کہ جو ذکر ہوئی آیت
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ سے لیکر یہاں تک چاہیے کہ عمل کرنے والے یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہو یا بعضوں نے کہا کہ یہ اوسی
جنتی کے کلام سے ہی ابن عباس سے منقول ہو کہ کہا اوسنوں نے بھی تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے کہ فرماویگا اہل جنت کو كُلُوا وَاشْرَبُوا
هَنِيٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ کہ ہمیشہ سے مراد ہو کہ مرنے کے نہیں اوسمیں بس وقت سننے اس کلام پاک کے کہینگے اَفَمَا
نَحْنُ بِمَيِّتِينَ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُولٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ کما ابن عباس نے
کہ یہ قول اہل جنت کا ہی پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُونَ اور براء ابن عازب سے روایت ہی کہا
چلا جاتا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں کہ دست مبارک آپ کا میرے ہاتھ میں تھا پس دیکھا آپ نے ایک
جنازہ پس جلدی جلدی چلنے لگے آپ یعنی اوسکے ساتھ ہونے کے لیے یہاں تک کہ پہنچے قبر پر پھر وزانو بیٹھے اور رونے لگے یہاں تک
کہ تر ہوئی زمین پھر فرمایا لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُونَ اور انس رض روایت کرتے ہیں کہ کہا داخل ہوا میں ساتھ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ایک بیمار پر اور اوسکا دم بہت چل رہا تھا یعنی جیسا جان بلب کا چلتا ہی پس فرمایا آنحضرت نے لِمِثْلِ هٰذَا
فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُونَ ۞ معا + مل درمنثور ۞ تنبیہ + ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ مثل ہذا سے
ایسے وقت بھی مراد ہو سکتے ہیں کہ جسمیں عمل کیا ہوا کام آوے یہ تفسیریں اور ہوئی کو گویا آنحضرت نے فرمایا کہ اہل ثنا نے اوس محل ثنا نے
تو فرمایا ہی ہے یہ بھی اسکا محل ہو سکتا ہی کہ ایسے وقت کے لیے کریں جو کچھ کرنا ہی چنانچہ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا پڑھو قرآن کو اور طلب کرو عجیب و غریب باتیں اوسکی ایک آیت سے چند مضمون نکلتے ہیں مصرع نکتہا ست بسی محرم ہر
کجا ست + اور رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکی اوسوقت کی بیکسی پر تھا کہ دیکھیے کیا گذرے کہ بندہ تقصیروار شہنشاہ کے
سامنے چلا ہی اسی لیے حضرت نے فرمایا کہ ایسے وقت کے لیے چاہیے عمل کریں عمل کرنے والے ان دونوں روایتوں میں بھی عجب تنبیہ ہے
عاقل کے لیے اور بحسب ہر ایک روایتوں کے اور ہی طرح کی تنبیہ ہی کہ خیال تو کرے بندہ کہ مالک حقیقی بعد بیان فرمانے نعمتوں جنت کے
کس عنایت سے فرماتا ہی کہ ایسی نعمت کے لیے چاہیے عمل کریں عمل کرنے والے مالک اگر اپنے غلام سے بغیر دینے انعام کے کام کروا دے
تو کون دم مار سکتا ہی یہاں مالک غلاموں سے ہزار کام کرواتے ہیں روٹی کپڑا دیکر بلکہ بعضے سوداگری وغیرہ وا دھندے کرواتے ہیں کہ کما کر
آپ بھی کھا اور ہمکو بھی دیا کر سبحان اللہ اوس مالکوں کے مالک کی شان جوادی یہ ظہور کر رہی ہی کہ ہم جیسے نافرمان بدذات غلاموں کی
یہاں بھی پرورش کرے اور وہاں کے انعام کا اس طرح ستوقع کرے کہ چاہیے عمل کریں اسکے لیے عمل کرنے والے اگر یونہی سے عمل
کروانا فقط یہیں کے روٹی پر مرے دینے پر اور طرح طرح کی پرورش کرنے پر یا فقط عذاب کے بچانے کے لیے تو کیا کسی کا دعوی ہو پہنچتا
تھا نہ یہاں کی پرورش کا تو کچھ وجود ہی نہ سمجھا اپنی شان جوادی کے آگے وہاں کی ایسی ایسی نعمتوں کا ستوقع کر کر عمل کرنے کو فرمایا کہ ایسی
نعمت کے لیے عمل کریں اب خیال تو کرو بھائیوں کہ اوسکے تو کیسے کیسے احسان اور ہمسے کیسے کیسے عصیان یہاں کے مالک اپنے غلام
لونڈی کی جان و حاجت روائیوں کے مالک نہیں اور پھر کس کس طرح ایذا دیتے ہیں اور وہ مالک الملک مالک جان کا بھی ہی اور وہاں کا
بھی اور طرح بطرح سے پرورش فرماتا ہی اور حاجت روائیاں کرتا ہی اور صبر و حلم کرام سے کھتا ہی باوجود نافرمانی کرنے اوسکی کے پس حیف
صد حیف ہمارے حال پر کہ پھر ایسے مالک کی بندگی کی طرف نہ جھکیں اور رات دن خواب و خور میں اور غفلت اور عصیان و نسیان میں
کاٹیں ہمکو جو نہ زیبا ہی لیکن اوسکی شان غفور رحیمی سے امیدوار مغفرت کے ہیں اور سوا اقرار کرنے اپنی تقصیر کے کچھ نہیں بنی فقط
بندہ ہیچمدان کہ زر تقصیر خویش عذر بدرگاہ خدا آورد ۞ ورنہ سزاوار خداوندیش کس نتواند کہ بجا آورد ۞ اور اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی

کہ یہ جو بعضے کہتے ہین کہ توقع ملنے جنت اور نعمتون اوسکی کے عبادت کرنی نہ چاہیے اونکے قول کو صریح رد کرتی ہی یہ آیت کریمہ کیونکہ اللہ تعالی نے حکم فرماتا ہی اسکا اس آیت مین لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ اور یہ منع کرتے ہین اوس سے ہان یہ بات صحیح ہی کہ جنت کو رضاے مولی کے لیے طلب کرے اور آگ سے پناہ مانگے اسواسطے کہ محل غضب الٰہی ہی نہ واسطے طلب خواہش نفس کے اور یہ مذہب انبیا اولیا کا ہی **شعر** گر طمع خواہد زبن سلطان زبن ✦ خاک بر فرق قناعت بعد ازین ✦

أَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝

آیا جو کچھ مذکور ہوا بہتر ہی مہمانی یا درخت زقوم تحقیق کیا ہمنے زقوم کو ایک عذاب واسطے ظالمون کے ✦ **فتح** ✦ بھلا یہ بہتر مہمانی یا درخت سینڈہ کا ہمنے اوسکو رکھا ہی خراب کر ناظالمون کا ✦ **مو** ✦ یعنی آخرت مین اوسکو کھاوینگے اور گلے مین پھنسے گا ایک عذاب یہ بھی ہوگا یا خراب کرا دنیا مین کہ سنکر گمراہ ہوتے ہین کہ سبز درخت دوزخ مین کیونکر اوگا ✦ **تفسیر** ✦ درخت زقوم کہ اوسکو یہان سینڈہ کہتے ہین نہایت تلخ و بدمزہ ہوتا ہی اوسکو اللہ تعالی دوزخ مین اوگا دیگا دوزخیون کے کھلانے کے لیے پس فرمایا کہ کیا تحقیق بہت کی اور جو کچھ اوسمین ہی قسم لذتون اور طعام و شراب سے بہتر ہین مہمانی یا درخت زقوم پھر فرمایا کہ ہمنے اوسکو محنت وعذاب کیا ہی کفار مکہ کے لیے آخرت مین کہ اوسکو کھاوینگے اور وہ حلق مین پھنسے گا نہایت رنج اوٹھاوینگے اور یا اوسکے بیان کرنے مین آزمایش ہی اونکی نیاز مین اور وہ یہ ہی کہ جب یہ سنتے تھے کہ زقوم ایک درخت ہی دوزخ مین تو کہنے لگے کہ کیونکر ہو آگ مین درخت اگ تو جلادیتی ہی درخت کو پس مچھتلایا اونھون نے اسکو اور یہ نہ سمجھے وہ نادان کہ خدا سب چیز پر قادر ہی اور آیا ہی کہ ابن زبعری نے قریش کے سرداروں کو کہا کہ محمد ہمکو زقوم سے ڈراتا ہی اور وہ لغت بربر مین مکھن اور خرما کو کہتے ہین ابوجہل اوٹھا اور سرداروں کو اپنے گھر مین لایا اور اپنی لونڈی کو کہا زقمینا یعنی زقوم دے ہمکو وہ لونڈی مکھن اور کھجور ین لے آئی ابوجہل نے کہا کھاؤ یہ زقوم ہی کہ محمد ہمکو اوس سے ڈراتا ہی پس فرمایا اللہ تعالی نے انہا شجرۃ الخ ✦ **صل** ✦ **معا** ✦

إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ أَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ طَلْعُهَا كَأَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝

تحقیق وہ ایک درخت ہی کہ نکلتا ہی بیچ گہراؤ دوزخ کے خوشہ اوسکا مانند سرون شیطانون کے ہی ✦ **فتح** ✦ وہ ایک درخت ہی کہ نکلتا ہی دوزخ کی جڑ مین اور اسکا خوشہ جیسے سر شیطانون کے ✦ **مو** ✦ یعنی بدنما یا شیطان کہا سانپون کو ✦ **تفسیر** ✦ کہا حسن نے کہ جز زقوم کی دوزخ کے گہراؤ مین ہی اور ٹہنیان اوسکی ہونچتی ہین دوزخ کے درجون تک اور طلع اصل مین کہتے ہین خوشہ خرما کو اور یہان مراد ہی پھل زقوم کا اور شباہت دیگیا شیطان کے سر دن سے اسلیے کہ دلالت کرے اوسکے نہایت بُرے اور بھکل ہونے پر اسلیے کہ شیطان بُرا اور قبیح ہی لوگون کی طبیعتون مین بسبب اعتقاد رکھنے اونکے کہ وہ شر محض ہی اسلیے عرب کے ایک شخص کو جو بہت قبیح چہرہ کو شیطان کے سر کے ساتھ شباہت دیا کرتے ہین اور بعضون کے نزدیک مراد شیاطین سے سانپ ہین کہ عرب سانپ بھکل کو شیطان کہا کرتے ہین ✦ **صل** ✦ **معا** ✦

فَإِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيْمِ ۝

پس تحقیق دوزخی کھاوینگے اوس درخت سے یعنی اوسکے پھل سے باوجود بُرا ہونے اوسکے کے بسبب شدت بھوک کے پس بھرینگے اوسسے پیٹون کو پھر تحقیق واسطے اونکے اوپر کھانے اوسکے کے ملونی ہوگی گرم پانی سے پھر تحقیق پھر جانا اونکا طرف دوزخ کے ✦ گا بعد کھانے اوسپیڑکے اونکو دوزخ مین پھر لیجا دینگے ✦ **فتح** ✦ **تفسیر** ✦ لفظ ثم عربی مین ڈھیل کے لیے آتا ہی پس یہ آیت

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ کے جوشم لائے تو معنی اوسکے یہ ہوئے کہ وہ پیٹ بھرینگے درخت زقوم سے اور وہ گرم ہوگا کہ جلاوے گا انکے بیٹون کو اور پیاس لگاویگا اونکو پس پانی نہین ملنے کا مگر بعد پیٹ بھرنے کے واسطے عذاب دینے کے ساتھ اوس پیاس کے پھر پانی جو ملیگا تو وہ نہایت ہی گرم ہوگا کہ بھون ڈالیگا انکے مونہون کو اور کاٹ ڈالیگا اونکی آنتون کو پس نہ ملیگا انکے بیٹون مین زقوم کے ساتھ پس اسلیے اوسکو ملونی فرمایا اور آیا ہی کہ جب وہ زقوم کھاوینگے اور اوپر سے گرم پانی پیوینگے اور وہ گرم پانی انکے بیٹون مین زقوم کے ساتھ ملیگا تو کانٹے بن جاوینگے پھر تحقیق پھر جانا اونکا الخ یعنی گرم پانی باہر دوزخ کے ہوگا پس اوپر دارغہ کیے جاوینگے اوسکے پینے کے لیے جیسے اونٹون کو پیجاتے ہین پانی پلانے کو پھر پھیرے جاوینگے دوزخ کیطرف چنانچہ دلالت کرتا ہی اوپر قول اللہ تعالیٰ کا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ○ یعنی پھرینگے دوزخی درمیان دوزخ کے اور درمیان پانی نہایت گرم کے اور یہان جو ثم لائے معنی ڈھیل کے اسمین ظاہر ہین اور ابن مسعود کی قرات مین ہی ثُمَّ اِنَّ مَقْبَلَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۞ مل معا

یعنی بہت بھوکے ہونگے تو یہ کھانا پانی پلاکر پھر آگ مین ڈالینگے ۞ مو ۞

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ○ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ○

تحقیق انھون نے گمراہ پایا اپنے باپون کو پس یہ اوپر قدمون باپون اپنے کے جلد ہانکے جاتے ہین ۞ فتح ۞ انھون نے پایا اپنے باپ دادے بہکے ہوئے سو وہ انھین کے قدمون پر دوڑتے ہین ۞ مو ۞ تفسیر ۞ اسمین بیان فرمایا سبب تحمق ہونے انکے کا ان شداللہ کو کہ مستحق ان شداللہ کے ہونے کے بسبب تقلید باپ دادون اپنے کے دین مین اور اتباع کرنے انکے کے اونکا گمراہی مین اور ترک کرنے اتباع رہنما کے ۞ مل ۞ تنبیہ ۞ غور کرنی چاہیئے کہ باپ دادا کی پیروی کرنے سے اور اللہ و رسول کی راہ چھوڑنے سے کیا کچھ خرابیان بھگتینگے آلامان آلامان جاگو بھائیون خواب غفلت سے اور چھوڑو سبکی راہ اور اختیار کرو اللہ و رسول کی راہ بھلا سوچو تو سہی کہ اس وقت مین جو بعضے لوگ اپنے بڑون کی رسمون کو حکم خدا اور رسول پر ترجیح دیتے ہین اور کھلم کھلا کہتے ہین کہ صاحب دین سے دنیا سنبھالنی مشکل ہی اور کہین ہاتھون کی لکیرین بھی مٹی ہین ہمارے بڑون نے بھی یہ کیا تو ہم کیون نہ کرین بلکہ بعضے جاہل شرع شریف کے مقابلے مین یون بکنے لگتے ہین کہ خدا ہمارے یا چھوڑے ہمسے تو کبھی یہ بات نہ ہوئی پس انین اور اون کفار مین کہ جنکے حق مین یہ کچھ وعید فرمائی کیا فرق ہوا ایسی باتون ایسی ہی جاہلانہ کرتے ہین کہ جسکی کسی عورت کا خاوند مر گیا ہو اور دوسرے نکاح کو کوئی کہے کہ اللہ و رسول کا حکم بھی ہی کہ اسکا نکاح کسی سے کردو تو اسکو ناگ کٹائی جاتا کہ ایسا کچھ بکنے لگتے ہین کہ ایسے مرنے کے بعد جو حور مین چالیس روز تک نوحہ کرنے کے لیے بھاگ بیٹھتی ہین یا اور شادی غمی کی رسمون پر کوئی منع کرے تو ایسا ہی کچھ بکنے لگتی ہین بس تو اور وہ کافر ایک سے ہین مسلمان کے معنی یہ ہین کہ جو حکم اللہ و رسول کا ہو سر آنکھون پر رکھے اور انکے آگے بڑون کی رسمون کو طاق پر رکھے والا دین و دنیا مین تباہی ہی ۞ شعر ۞ خلاف پیمبر کسی رہ گزید ○ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ۞

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ○

اور تحقیق گمراہ ہوئے تھے پہلے انسے اکثر پہلے لوگون سے اور تحقیق بھیجے ہین ہمنے درمیان انکے ڈرانے والے ۞ فتح ۞ اور بہک چکے ہین انسے آگے بہت لوگ پہلے ۞ مو ۞ تفسیر ۞ پہلے انسے یعنی پہلے تیری قوم قریش کے اگلی امتون کے لوگ بہت گمراہ ہو چکے ہین بسبب تقلید باپ دادون کے اور نہ تامل کرنے کے حق بات مین اور ڈرانے والے یعنی انبیا کہ ڈراتے تھے انکو انجام بد سے ۞ مل ۞

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○

پس دیکھ کیسا ہوا انجام ڈرائے گیون کا مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ یعنی کافر ہلاک ہوئے اور مومن

کرچکا ہے جن لیا تھا اپنی عبادت کے لیا وہ نمون نے نجات پائی ہلاک و عذاب سے حالانکہ انبیاء تو سبھی کو سناتے ہین نیک بچتے ہین اور بچتے ہین اور چونکہ ذکر فرمایا تمہارے رسولون کے بھیجے کا اگلی امتون مین اور انجام ہوا انکا اور سکے بعد ذکر کیا نوح علیہ السلام کا اور انکے پکارنے کا اور سکو وقت کہا ہوئے نے کے قوم اپنی سے اسلیے کہ یا وہ نمین سے آدم ثانی ہین اسواسطے کہ بعد طوفان کے اب بنی آدم اونھین کی اولاد ہین بس فرمایا + ف + ف

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝

تحقیق پکارا ہمکو نوح نے پس اچھے قبول کرنے والے دعا کے ہین ہم + ف + سو کیا خوب پہونچنے والے ہین پکارنے + مو تفسیر + پکارا ہمکو (یعنی دعا کی ہمسے تو کر نجات دین ہم اوسکو غرق سے یا یہ مراد ہے کہ بد دعا کی اپنی قوم پر پس کہا اللہ تعالیٰ نے فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ پس خوب قبول کی ہمنے دعا اوسکی کہ مدد کی اوسکی اوسکو بچایا اور قوم کو ڈبویا + م + ل +

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝

اور چھپایا ہمنے اوسکو اور اوسکے لوگون کو بڑے غم سے اور کیا ہمنے اوسکی اولاد کو اونھین کو فقط باقی رہا ہوا + ف + اور بچایا اوسکو اور اوسکے گھر کو بڑی گھبراہٹ سے اور رکھی اوسکی اولاد وہی رہ جانے والی + مو + تفسیر + اوسکے لوگون کو یعنی جو ایمان لائے تھے اونپر اور اولاد اونکی بڑے غم سے یعنی غرق سے باقی رہا ہوا یعنی اونکی اولاد کے سوا سب مر گئے فقط اولاد اونھی کی باقی رہی چنانچہ ابن عباس رضہ سے منقول ہے کہ جب نکلے نوح علیہ السلام کشتی سے تو مر گئے وہ لوگ کہ ساتھ اونکے تھے مرد و عورت مگر جو کہ اونکے ساتھ اونکی اولاد مین سے تھے اور بیویان اونکی وہ باقی رہے پس سب آدمی حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہین اور بیٹے اونکے تین تھے سام اور وہ باپ ہین عرب کے اور فارس و روم کے اور حام اور وہ باپ ہین سودان کے مشرق سے لیکر مغرب تک یعنی حبش اور زنگ اور بربر اور ہند کے اور یافث اور وہ باپ ہین ترک اور خزرج اور یاجوج و ماجوج کے اور انکے کہ جو وہان ہین انتہی اور یہان سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام کا تمام زمین پر تھا اور بعضون نے کہا کہ زمین ہند مین نتھا اور بعضون نے کہا کہ اونکی قوم کی زمین کے سوا نتھا + معا + مل + بڑے + کشتی مین اسّی یا ترا سی آدمی بچے تھے اونکی اولاد نہین چلی ان ہی تینون بیٹون سے چلی سام سے ساری زمین کے عرب اور تورانی اور ایرانی پیدا ہوئے یافث سے شمال کے ترک اور یاجوج و ماجوج پیدا ہوئے حام سے باقی جو رہے ہند اور حبش پیدا ہوئے + مو +

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور چھوڑی ہمنے اوسپر پچھلے نیک پچھلون مین سلام ہو نوح پر عالمون مین + ف + تفسیر + چھوڑی ہمنے یعنی باقی رکھی اوسکے لیے پچھلے نیک اور ذکر اچھا پچھلون مین یعنی جتنے انبیا اور مومنین اونکی بعد اونکے ہین دن قیامت تک سلام ہو نوح یعنی ہماری طرف سے اوسپر عالم کے لوگون مین اور بعضون نے کہا کہ چھوڑا ہمنے اوسپر پچھلون مین یہ کلمہ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ یعنی سلام بھیجا کرین اوسپر اور دعا کیا کرین اوسپر عالمون مین یعنی ثابت ہوا یہ تحیت یعنی سلام و دعا اون سب مین پس نہین خالی ہوگا کوئی اونمین سے اس تحیت سے گو کہ اکثر نے کتابت کیا اللہ نے سلام بھیجا نوح پر اور ہمدم کو ہماری کیا اوسکو ملائکہ مین اور جن و انس مین کہ سلام بھیجا کرین اوسپر بھی انتہی پس حضرت شاہ ولی اللہ نے ترجمہ آیت کا بحسب پہلی تفسیرون کے لکھا ہی اور شاہ عبد القادر صاحب نے بحسب تفسیر مدارک کے لکھا ہی کر اور باقی رکھا ہمنے اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہی نوح پر سارے جہان والون مین یعنی ہمیشہ اونپر سلام بھیجتا ہی سارا جہان +

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

تحقیق ہم اسی طرح یعنی جیسے کہ جزا دیتے ہین نوح کو جزا دیتے ہین نیک کارون کو تحقیق نوح تمہارے ایمان دار بندون مین سے ہی +

تفسیر تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہین الخ حضرت نوح کو جو یہ جزا خوب ملی اوسکا سبب بیان فرمایا کہ یہ بدلہ سبب سے تھا کہ وہ نیک کار تھے کما مقال نے کہ جزا دی اونکو اللہ نے بسبب نیک کاری اونکی کے یہ کہ تحقیق نیک چھوڑی اللہ کے لیے عالمون مین پھر سبب بیان فرمایا اونکے نیک کار ہونے کا کہ وہ نیک کار اس سبب سے تھا کہ وہ بندہ مومن تھا تاکہ معلوم ہو لوگون کو بزرگی محل ایمان کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان صفات مدح اور تعظیم سے ہے **ف۱ مل۱ معا**

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○

پھر ڈبا دیا ہمنے اورون کو یعنی کافرون کو **ف۲** پھر ڈبا دیا ہمنے دوسرون کو **معا**

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ○ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ○

اور تحقیق نوح کے تابعدارون مین سے تھا ابراہیم جب آیا روبرو پروردگار اپنے کے ساتھ دل پاک کے عیب سے **ف۳**

تفسیر تابعدارون مین سے یعنی جنھون نے متابعت کی نوح کی اصول دین مین یا متابعت کی ہر ضبوط رہنے مین اللہ کے دین پر اونمین سے ابراہیم بھی تھے اور حضرت نوح اور ابراہیم کے درمیان مین فرق دو ہزار اور چھ سو چالیس برس کا ہے اور اونکے دفن کے درمیان مین دو نبی گذرے ہین حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام ساتھہ دل پاک کے الخ یعنی پاک تھا شرک سے یا دل کی آفتون سے یعنی بغض و حسد وغیرہ سے اور یعنی آنے کے ساتھہ دل پاک کے روبرو رب کے یہ ہین کہ اونھون نے خالص کیا اللہ کے لیے دل اپنا اور جانا اللہ نے یہ حال اونکا پس بیان کیا گیا آنا انکا بطور مثال کے واسطے اسکے **مل تنبیہ** روز قیامت کے مال نفع دیگا کسیکو اور نہ اولاد لیکن جو آویگا اللہ تعالی کے پاس ساتھہ قلب سلیم کے کہ پاک ہو شرک و نفاق وغیرہ عیوب قلب سے البتہ نفع پاویگا اور مراد کو پونہچیگا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یوم لا ینفع مال و لا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم ○ پس بھائیون جہان تک بنے کوشش اسمین کرو کہ قلب پاک سے اوس جناب اقدس مین حاضر ہو کہ نہ اوسمین سے کوئی نفاق ہو اور نہ بغض و کینہ اور نہ حسد و عداوت وغیر ذالک آفات دل فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نجات پائی اوسنے کہ خالص کیا اللہ تعالی نے دل اوسکا ایمان کے لیے اور کیا دل اوسکا سلیم یعنی سالم بری باتون سے مثل حسد کینہ وغیرہ کے اور کی اوسکی زبان سچی اور نفس اوسکا مطمئن راجع والا اور ملیبت اوسکی سیدھی اور کیا کان اوسکے کو سننے والا حق کا اور آنکھ اوسکی کو دیکھنے والی صانع کی دلیلون کی پس اسپر کان پس قیف ہے یعنی جیسے قیف سے عرق وغیرہ شیشے مین پہونچتا ہے ویسے ہی کان سے بات دل مین پہونچتی ہے اور ایسا آنکھ پس ٹھہرانے والی ہے واسطے اوس چیز کے دیکھنا یعنی دل کی آنکھ کی اسے بھی کئی چیزین دل مین جاتی ہین اور ثابت رہتی ہین جیسے کان کی راہ سے **مشکوۃ**

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ○ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ○

جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہ کس چیز کو پوجتے ہو تم آیا ساتھہ لیے فاسد کے معبودون کو سوائے خدا کے چاہتے ہو **مو**

ف۴ جب کہا اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو تم کیا پوجتے ہو کیون جھوٹ بنائے حاکمون کو اللہ کے سوائے چاہتے ہو **مو**

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

پس کیا ہی گمان تمھارا ساتھہ پروردگار عالمون کے **ف۵** **تفسیر** یعنی کیا ہی گمان تمھارا ساتھہ اوسکے اس حال مین کہ پوجتے ہو تم اوسکے غیر کو یا کیا ہی گمان تمھارا ساتھہ اوسکے کہ کیا کریگا ساتھہ تمھارے اور کیسا عذاب کریگا تمکو اس حال مین کہ پوجتے ہو اوسکے غیر کو باوجودیکہ جانتے تھے تم کہ منعم حقیقی اسی لائق عبادت کے وہی تھا نہ کوئی یا کیا ہی گمان تمھارا جب ملوگے اوسسے اس حال مین کہ پوجتے تھے

اوسکے غیر کو کہ کیا معاملہ کہ گانسے یا کیا ہی گمان تمہارا ساتھہ اوسکے جبکہ یہ جاننے اوسکے نیر کو وہ چھوڑ دیگا تمکو نہیں خدا کے ۞ مال صاحبو

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝

پس دیکھا ابراہیم نے ایکبار دیکھنا ستارون مین پس کہا تحقیق مین بیمار ہونیوالا ہون ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ آیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو بتون کے پوجنے پر ملامت کی تو اونھون نے کہا کل عید ہماری ہی اور جنگل کو جاوینگے آج کھانے پکانے مین ہم اور گرد بتون کے چھوڑ جاتے ہین ہم ماتبرک ہو اور کل جب ہم جنگل سے پھیرینگے اور بتخانے مین آوینگے تو تبرک تقسیم کرینگے تو بھی ہمراہ ہمارے چل تا مجمع ہمارا اور زیب و زینت بتونکا دیکھے تو ہم جانتے ہین کہ بعد دیکھنے اوسکے کے ہماری ملامت سے باز رہیگا تو اور بتون کے پوجنے مین ہمکو معذور رکھیگا ابراہیم علیہ السلام نے کچھہ جواب نہ دیا دوسرے دن جب ابراہیم علیہ السلام کو کہا کہ ہمارے ساتھہ باہر چل ابراہیم نے ستارون کی گردش مین یا نجوم کی کتاب مین دیکھکر کہا کہ مین طاعون مین گرفتار ہونگا اور چونکہ قوم اونکی عمل نجوم پر کرتی تھی اونھون نے بھی اونسے کلام ساتھہ نجوم کے کیا تا اونپر حجت لازم ہو اور انکار نکرین اونکی بات پر ۞ معا ۞ بحث ۞ یعنی دیکھا ستارون مین اس حال مین کہ دیکھتے تھے آسمان کو اپنے دل مین سوچتے ہوئے کہ کیا حیلہ کرین یعنی جیسے فکرمند آسمان کو دیکھنے لگا کرتا ہی تدبیر سوچنے کے لیے ویسے ہی اونھون نے آسمان کو دیکھا اور ستارے نظر پڑے یاد کھایا قوم کو کہ وہ نظر کرتے ہین ستارون مین بسبب معتقد ہونے اونکے علم نجوم کے پس وہم دلایا اونکو کہ اونھون نے دلیل پکڑی ساتھہ علامت کے اسپر کہ بیمار ہونگے پس کہا ابراہیم نے کہ مین بیمار ہون یعنی قریب ہی کہ بیمار ہونگا ساتھہ مرض طاعون کے اور یہ بیماری اونمین اکثر ہوا کرتی تھی اور وہ ڈرتے تھے عدوی سے یعنی بیماری کے لگ جانے سے پس یہ کہا اونھون نے اسلیے کہ تا لوگ الگ ہو جاوین اونسے پس بھاگے لوگ اونکے پاس سے اپنی عید کی طرف اور چھوڑا اونکو بتخانے مین تنہا پس کیا اونھون نے بتون کے ساتھہ جو کچھہ کہ کیا پنانچہ آگے آویگا بیان اوسکا اور کہا ہی علما نے کہ علم نجوم کا حق تھا پھر نسخ کیا گیا مشغول ہونا ساتھہ معرفت اوسکی کے اور جھوٹ بولنا حرام ہی مگر جبکہ تعریض کرے یعنی اشارہ ہو اوسمین اور بات کی طرف پس جو سمجھہ کہ ابراہیم نے کہا تعریض تھی اوسمین یعنی اِنِّي سَقِيمٌ سے مراد تھی انی سأسقم یعنی قریب ہی کہ مین بیمار ہونگا یا سکی گردن مین موت ہی وہ بیماری اور اسی جہت سے مثل مشہور ہی كَفَى بِالسَّلَامَةِ دَاءً یعنی کفایت کرتی ہی سلامتی کھہ ہونے مین اور مرا ایک شخص ناگہان پس کہا لوگون نے کہ مرگیا اس حال مین کہ بھلا چنگا تھا پس کہا ایک اعرابی نے کہ کیا تندرست ہی وہ شخص کہ موت اوسکی گردن مین ہر تا مراد ابراہیم کی یہ تھی کہ اِنِّي سَقِيمٌ النفس ہون بسبب کفر تمہارے کے جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ مین مریض القلب ہون اسباب سے ۞ مال تنبیہ ۞ معالم وغیرہ مین ہی لکھا ہی کہ وہ کفار بتون کے آگے کھانا تبرک ہونے کے لیے رکھہ جاتے تھے اور پھر اوسکو تبرکا تقسیم کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو اسوقت مین لوگ تعزیے کے آگے گوبڑے حلوے وغیرہ رکھتے ہین اور بعضے مہندی کے آگے مالیدہ وغیرہ اور بعضے قبرون پر الیدہ یا روٹیان پھول پان چدر وغیرہ چڑھاتے ہین اور دودھ و شربت وغیرہ سے شکیزے اور گنج بھرتے ہین اور بعضے طاقون وغیرہ مین روشنی کرنا یا دیوغیرہ رکھکر نیاز دیتے ہین اور ان سب چیزون کو تبرکا تقسیم کرتے ہین یہ شباہت بت پرستون کے ساتھہ پیدا کرتے ہین ان سب افعال مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ہی دیا ہی مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو کوئی مشابہت کرتا ہی کسی قوم کے ساتھہ دین و افعین مین سے ہوتا ہی پس مسلمانون کو بچنا چاہیے ایسے افعال سے کہ یہ طریقہ اہل اسلام کا نہین ہی اگر ایسی باتین جیسی ہوتین فی نفسہ صحابہ یا تابعین یا ائمہ مجتہدین سے بھی تو منقول ہوتین جب اونسے نہ ثابت ہوئین تو باطل اور بری ہین ۞

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝

پس پھر گئے اوسپر ابراہیم سے پیٹھہ پھیر کر پس پوشیدہ متوجہ ہوا ابراہیم طرف معبودون اونکے کے پس کہا یعنی ازراہ تمسخر کے کیا کچھہ

کھاتے نہیں یعنی کھانا کہ تمھارے آگے رکھا ہی ✤ فَتٰی پھر وہ گئے اور اس بیچہ کو پھر جا کھسا ابراہیم اونکے بتون میں پھر بولا تم کیون نہین کھاتے ✤ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝

کیا ہی تمکو کہ نہین بولتے پھر متوجہ ہوا ابراہیم اونپر مارتا ہوا ساتھ قوت کے ✤ فتی ✤ تفسیر ✤ یمین کے معنی یہان شدید و قوی کے ہین اسلیے کہ یمین یعنی دایان ہاتھ قوی تر ہوتا ہی منسبت دوسرے کے یا یمینی ہین کہ بسبب قسم کے کہ پہلے کھائی تھی اور وہ یہ تھی تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ یعنی قسم خدا کی البتہ مکر کرون گا تمھارے بتون سے ✤ حل

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝

پس متوجہ ہوئے لوگ طرف ابراہیم کے دوڑتے ہوئے ✤ فتی ✤ تفسیر ✤ حضرت ابراہیم بہت توڑ رہے تھے کہ بعضے کا فر وہان نے دیکھا اور بعضون نے نہ دیکھا پس دیکھنے والے آئے جلدی سے ابراہیم کے پاس پھر آئے وہ کہ جنھون نے نہین دیکھا تھا پس کہا نہ دیکھنے والون نے اونسے کہ جنھون نے دیکھا تھا کہنے کیا یہ کام ہمارے بتون سے با شبہہ وہ ظالمون مین سے ہی پس جواب دیا دیکھنے والون نے بطریق تعریض کے کہ سنے سنا تھا ایک جوان کو کہ اسکا عیب بیان کرتے کہا جاتا ہی اوسکو ابراہیم پھر کہا سبھون نے اونسے

ہم پوچھتے ہین اونکو اور تو تو ہی اونکو پس جواب دیا ابراہیم نے اونکو اَتَعْبُدُوْنَ الخ ✤ حل

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

کہا ابراہیم نے کیا پوجتے ہو اوس چیز کو کہ آپ تراشتے ہو اور خدا نے پیدا کیا تمکو اور اوس چیز کو کہ کرتے ہو تم ✤ فتی ✤ تفسیر یعنی تمکو بھی اوسی نے پیدا کیا ہی اور اوس چیز کو بھی کہ تم اپنے ہاتھون سے بناتے ہو یعنی بت کہ یا مصدریہ ہی یعنی اور پیدا کیا تمھارے اعمال کو اور اسمین دلیل ہی ہمارے لیے آپکے افعال بندون کے پیدا کیے ہوئے اللہ تعالی کے ہین پس حاصل اسکا یہ ہوا کہ اللہ خالق تمھارا بھی ہی اور تمھارے اعمال کا بھی پس کیون پوجتے ہو تم اوسکے غیر کو ✤ حل ✤ معا ✤ تنبیہ ✤ لفظ ما تنحتون سے دو تقریر اور مینہدی اور چھتری وغیرہ کا بھی معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ تفسیر جلالین مین اسکے معنی مذکورہ لکھے اون کو جنپر تم تراشتے ہو پتھر وغیرہ سے پس وغیرہ مین یہ بھی داخل ہین کہ کھپاچ وغیرہ کے تراش کرتے ہین اور اونکو پوجتے ہین پھر پوجنا ہر ایک کا مختلف ہی چھتری کو کھڑا کر اوسکے آگے مالیدہ وغیرہ رکھتے ہین مسلمان بتون کے یا مدار یا سالار یا خواجہ پکارتے ہین مینہدی کے ساتھ ملے اکثر جاہتی کہلاتے ہین شام کو ڈفالی بجاری اوسکے آگے کھڑے ہوکر کچھ گاکر سجدے کرتے ہین اونکے ساتھ بعضے جاہتی جاہل بھی سجدے کرتے ہین ایسے ہی مینہدی کو موجب برکت کا جانتے ہین مالیدہ وغیرہ اوسکے آگے بھی رکھتے ہین دعائین کرتے ہین یا پیر مدد کر فلانا کام ہمارا ہوجاوے اور بعضے جاہل اوسکو سجدہ کرتے ہین تا تعزیہ اوسکو بھی باعث برکت و سلامتی کا سمجھتے ہین اور کوئی سجدے کرتا ہی اوسکو کوئی بیٹا پڑھاتا ہی کاغذ کا کوئی روٹی کا غذکی یہ کہکر کہ یا امام اگر ہمارے ہان بیٹا ہوگا یا روٹی رزق ملیگا تو چاندی کا بیٹا یا روٹی چڑھائینگے اور اللہ کی محض عنایت سے کچھ ملتا ہی تو چاندی کا بچہ یا روٹی چڑھاتے ہین جیسے وہ بتون کو فی الجملہ کارخانہ خدائی مین متصرف جانتے ہین سجدے وغیرہ کرتے ہین ویسے ہی یہ بھی سمجھتے ہین اور کرتے ہین اگر کوئی کہے کہ صاحب یہ ویسے کیونکر ہوئے یہ اونکو خدا تھوڑا ہی جانتے ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ کلام اللہ مین غور کرنی چاہیے اوسوقت کے مشرک بھی تو کچھ بعینہ خدا نجانتے تھے بلکہ کہتے تھے مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى (یعنی ہم انکو اسلیے پوجتے ہین کہ اللہ کے نزدیک کردینگے ہمکو سو ہی ان چیزون کے پوجنے والے کہتے ہین کہ اللہ کے پیارے بندے ہین ہم اونسے ایسے معاملے کرتے ہین تو اللہ سے ہماری عرضداشت کرین اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اونکو حاضر ناظر عالم الغیب بھی جانتے ہین یہ شان اللہ ہی کی ہی صریح آیات قرآنی اسپر دلالت کرتی ہین کہ فرمایا لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور ایسا قول حضرت نوحؑ کا نقل کیا کہ انھوں نے اپنی امت سے کہا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ الخ اور فرمایا اپنے نبی ہمارے اشرف المخلوقات تاکہ تو لوگوں سے یوں کہدے لَآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ یعنی نہیں ملک ہوں میں اپنے نفس کے لیے نفع حاصل کرنے کا اور نہ ضرر کے دفع کرنے کا مگر جو چاہے اللہ اور اگر جانتا میں غیب کو یعنی اور چیز کو کہ غائب ہی مجھسے تو بہت خوبیاں لیتا اور مجھکو برائی کبھی نہ پہونچتی میں تو یہی ہوں ڈراو خوشی سنانے والا ماننے لوگوں کو انتہی بھلا جب ان حضرات کو علم غیب نہ تھا تو اور کی کیا حقیقت ہے اب ان آیات کو دیکھکر خیال کرنا چاہیے کہ جسنے اسوقت دعوی غیب دانی کا بنسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کر کر کچھ اشعار اس مضمون کے لکھے ہیں قبول اوسکا سراسر باطل ہوا آیات میں تامل کرنا چاہیے نہ اوس گمراہ کے قول میں کہ قول پوچ اوسکا سراسر مخالف ہے قرآن اور حدیث اور فقہ کے اور ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں اسکو کفر لکھا ہے عبارت وئکی یہ ہے وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْاَشْيَآءِ اِلَّا مَا اَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ اَحْيَانًا وَذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ نَصًّا يُكَفَّرُ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ انتہی اور بزازیہ وغیرہ فتاوی میں لکھا ہے مَنْ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَايِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ وَتُكَفَّرُ اور بحر الرائق میں لکھا ہے جو کوئی نکاح کرے اور کہے کہ گواہ کیا ہمنے خدا رسول کو تو نکاح منعقد نہیں ہوتا اور وہ شخص کافر ہو جاتا ہے اسواسطے کہ دعوی کیا اوسنے کہ نبی کو علم غیب کا ہے اور ایسا ہی میں لکھا ہے مَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ يُكَفَّرُ وَاعْتَقَدَ بِهٖ ذٰلِكَ كَفَرَ انتہی ماخوذ ہم پر رسم علماء کے تعزیہ غیر پرستش کی چیزوں کا رواس آیت سے بھی کلتا ہے اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اسلیے کہ ملا علی قاری نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ كُلُّ مَا نُصِبَ وَاعْتُقِدَ تَعْظِيْمُهٗ مِنَ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ هُوَ النَّصَبُ انتہی اور صاحب مجالس نے لکھا ہے وَالْاَنْصَابُ جَمْعُ نَصَبٍ هُوَ كُلُّ مَا نُصِبَ وَعُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِثْلُ مَنْ يَّنْحَتُ مِنْ شَجَرٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ قَدِيْرٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ وَالْوَاجِبُ هَدْمُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَهُوَ اَثَرُ النَّبِيِّ انتہی اَللّٰهُمَّ اَرِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَجَنِّبْنَا عَنْ طُرُقِ الْاٰثَامِ ✤

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ○

کہا اوسنھوں نے اسپر بیں بناؤ ابراہیم کے لیے عمارت یعنی وہاں آگ بہت سی جمع کرو والد اسکا پس ڈالو اوسکو بہت سی آگ میں ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ عمارت یعنی ایک گھیر سا پتھروں کا بنواؤ اوسمیں لکڑیاں بھروا دہکاؤ اوسمیں آگ پس جب دہکنے لگے تو ڈالدو اوسکو آگ دہکتی میں پس اونھوں نے ایسا ہی کیا ایک چہار دیواری پتھروں کی تیس گز کی اونچی اوسمیں گز کی چوڑی بنا کر لکڑیوں سے بھری اور جب دہکنے اور بھڑکنے لگی آگ تو ابراہیم کو اوسمیں ڈالدیا حق تعالی نے اوسکو اوپر بخیر گذار کر دیا چنانچہ سورۂ انبیا میں بیان اسکا گذرا ✤ حل ✤ بحر ✤ کہا سدی نے پس قید کیا کفار نے ابراہیم کو ایک گھر میں اور جمع کیں اونکے لیے لکڑیاں یہاں تک کہ اگر عورت بیمار ہوتی تھی تو کہتی تھی اگر عافیت دیگا مجکو اللہ تو جمع کرونگی میں لکڑیاں ابراہیم کے جلانے کے لیے پس جب جمع کیں اونکے لیے لکڑیاں بہت سی اور خوب دہکائی آگ یہاں تک کہ اگر جانور گذرتا تھا اوسپر تو جل جاتا تھا شدت تپٹ اوسکی سے اور زیادتی حرارت اوسکی سے پس قصد کیا اونکے ڈالنے کا پس اوٹھا کر رکھا اوکو عمارت کے سر پر بیچ بلندی پر پس اوٹھایا ابراہیمؑ نے سر اپنا طرف آسمان کے پس کہا آسمان اور زمین اور پہاڑوں اور فرشتوں نے اے رب ہمارے ابراہیم جلایا جاتا ہے تیری راہ میں پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ میں خوب جانتا ہوں حال اوسکا اور اگر وہ تجھکو پکاریگا تو پس ٹھیک ہے میں ڈالیں ہم

اوسکو اور کہا ابراہیم نے جسوقت کہ اوٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ فِی السَّمَآءِ وَاَنَا الْوَاحِدُ فِی الْاَرْضِ لَیْسَ فِی الْاَرْضِ اَحَدٌ یَّعْبُدُکَ غَیْرِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنی یا الٰہی تو ایک ہی آسمان مین اور مین ایک ہون زمین مین یعنی تیری بندگی کرنے مین نہین ہی زمین مین کوئی کہ عبادت کرے تجکو غیر میرے پس ہی تجکو بس اور اچھا ہی کارساز وہ پس حکم فرمایا اللہ تعالے نے آگ کو یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ یعنی اے آگ ہوجا تو ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ۞ درمنثور ۞

فَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ○

پس قصد کیا کفار نے ساتھ اوسکے بدخواہی کا پس کیا انکو زیر تر ۞ فتح ۞ پھر چاہنے لگے اوسپر بڑا دا ڈالنا پھر ہٹنے لگے ۞ الا انھی کو نیچے ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ یعنی بدخواہی کی تھی ابراہیم کی کہ ڈالا اوسکو آگ مین جو کہ بلا ک ہوجاوے پس اللہ تعالی نے اونکو مقہور و ذلیل کیا کہ سکے ابراہیم آگ سے صحیح سلامت ۞ ف ۞

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ ○

اور کہا ابراہیم نے کہ تحقیق مین جانیوالا ہون طرف پروردگار اپنے کے راہ دکھاویگا تجکو یعنی اوس جگہ کی کہ رضا پروردگار ہمارے کی ہو ۞ فتح ۞ اور بولا مین جاتا ہون اپنے رب کی طرف وہ مجکو راہ دیگا ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ جانے والا ہون الی ربی یعنی ہجرت کرنے والا ہون اپنے رب کی طرف اور معنی یہ مین کہ مین ہجرت کرتا ہون دار الکفر سے اور جاتا ہون اپنے رب کی مرضی کی جگہ کیا یہ جب کہ نکلے آگ سے اور باپنے انکو گھر سے نکالدیا بادشاہ کی خاطر سے جیسے کہ کہا اِنِّیْ مُھَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ راہ دکھاویگا تجکو یعنی اوس جگہ کی کہ مجکو وہان سے جانے کا حکم کیا اور وہ شہر شام تھا پس جب اپنے وطن سے نکل کر متوجہ شام کی طرف ہوئے تو درمیان راہ مین حاجر بانجھ لگے تھے جنکو ساتھ لے گئے تھے ساراہ کے کہ بیوی ابراہیم کی تھین اور ساراہ نے ہاجر کو ابراہیم کے تئین بخشا ابراہیم نے دعا کی فرزند بخشنے کی پس کہا ۞ معالم ۞

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ فَبَشَّرْنٰہُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ○

ای پروردگار عطا کر تجکو یعنی فرزند صالحون سے پس بشارت دی ہمنے اوسکو ساتھ ایک لڑکے کے بردبار کے ۞ فتح ۞ ای بہ بخشش مجکو کوئی نیک بیٹا پھر خوشخبری دی ہمنے اوسکو ایک لڑکے کی جو ہوگا تحمل والا ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ البشارت تضمن بعض تین باتون کو ایک تو یہ کہ فرزند مرد ہوگا دوسرے یہ کہ وہ پوہنچیگا عمر حلم کو اسلیے کہ لڑکا نہین وصف کیا جاتا ہی ساتھ حلم کے اور تیسرے یہ کہ وہ حلیم یعنی بردبار ہوگا اور اونکے حلم سے کونسا حلم بڑا ہوگا کہ جب اونکے باپنے اونکو ذبح کرنے کا ذکر کیا اونکے آگے تو کہا اونھون نے سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ یعنی پاویگا تو مجکو اگر چاہا ہی اللہ نے صبر کرنے والون مین سے پھر ستے ہوئے ذبح کرانیکے لیئے ۞ ف ۞

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَہُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ط قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ز سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ○

پس جب پونہچا وہ لڑکا اوس سن کو کہ سعی کرے ساتھ والد اپنے ابراہیم کے کہا ابراہیم نے ای چھوٹے بیٹے میرے تحقیق مین دیکھتا ہون خواب مین کہ مین ذبح کرتا ہون تجکو پس دیکھ تو کیا چیز تیری خاطر مین پسند کرتی ہی کہا اسی باپ میرے کر ڈال جو کچھ حکم کیا جاتا ہی تجکو پاویگا تو مجکو اگر چاہا ہی اللہ نے صبر کرنے والون سے ۞ فتح ۞ پھر جب پونہچا وہ اوسکے ساتھ دوڑنے کو کہا اے بیٹے مین دیکھتا ہون خواب مین کہ تجکو ذبح کرتا ہون پھر دیکھ تو تو کیا دیکھتا ہی بولا ای باپ کر ڈال جو تجکو حکم ہوتا ہی تو مجکو پاویگا اگر اللہ نے چاہا سہارنے والا ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ سعی کرسکے سن سعی کا وہ عمر ہی کہ اوسوقت مین کام مردون کا سا کرسکے اور عمر اسمٰعیل کی اسوقت مین تیرہ برس کی تھی اور یہ جو ایک قول کے معنی سعی کے چلنے کے ہین یعنی چلنا ہمراہ باپ اپنے کے منا وغیرہ تک ہی اور یہ مساعدت کرتا ہی اوسکا

قوم کو کہ سات برس کا کہا ہو اور بحسب ایک قول کے سعی کے عمل و عبادت لائق ہوا اور وہ حد بلوغ ہی اور تری رائی سے ہی یعنی رائے تیری کیا تقاضا کرتی ہی بطور مشاورت کے یہ پوچھا نہ رویت عین سے اور مشورہ اونسے ایسلیے نہین کیا کہ اونکے مشورے اور رائے پر عمل کرین ولیکن ایسلیے پوچھا کہ تا معلوم ہو کہ آیا جزع کرتے ہین یا صبر + بحر + مد + شعر چون خلیل اللہ قربان کن ولا + جان خود را نیز با صد جد و کد +

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

پس جب طیع ہوے دونون حکم الٰہی کے اور باپ نے پچھاڑا فرزند کو پیشانی کے بل آوازدی ہمنے ابراہیم کو کہ ای ابراہیم تحقیق سچ کر دکھایا تو نے خواب کو تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہین نیک کارون کو + فتح + پھر جب دونون نے حکم مانا اور پچھاڑا اوسکو ماتھے کے بل اور ہمنے اوسکو پکارا یون کہ ای ابراہیم تو نے سچ کر دکھایا خواب ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو + مو + تفسیر + یعنی جیسے درگذر کیا ہمنے ذبح ہونے فرزند تیرے سے ایسے ہی مدد دیتے ہین ہم اوسکو کہ خوب اطاعت کرتے ہین ہماری کہا مقاتل نے کہ بلا دیا اللہ نے ابراہیم کو بسبب خوب اطاعت کرنے اوسکی کے یہ کہ درگذر کیا ذبح ہونے فرزند اوسکے سے + معا + پیشانی کے بل تا موہمہ سامنے نظر نہ آوے بیٹے کا کہ محبت جوش کرے کہتے ہین یہ بات بیٹے نے سکھائی آگے اللہ نے نہین فرمایا کہ کیا گذرا یعنی کہنے مین نہین آتا جو حال گذرا اوسکے دل پر اور فرشتون پر ہم اسی طرح جزا دیتے ہین نیک کارون کو یعنی ایسے مشکل حکم کر کر آزماتے ہین پھر انکو تمام رکھتے ہین تب درجے بلند دیتے ہین + مو +

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝

تحقیق یہ ماجرا امتحان ظاہر ہی اور عوض اوسکے دیا ہمنے ایک ذبیحہ مہیا و اسطے ذبح کے بڑے جثے کا + فتح + بیشک یہی ہی صریح جانچنا اور اوسکا بدلہ دیا ہمنے ایک جانور ذبح کو بڑا + مو + تفسیر + وہ ذبیحہ ایل تھا وہ سینگدار تھا اور جاتا چاہیے کہ دونون اہل کتاب یعنی یہود و نصاری کا اتفاق ہی اسپر کہ جس بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا ابراہیم کو وہ اسحٰق تھے اور علماے مسلمین نے اختلاف کیا ہی آمین پس کہا ایک جماعت نے کہ وہ اسحٰق تھے اور قصہ شام مین تھا کہ جب ابراہیم نے رب سے دعا کی اور خوشخبری فرزند کی پائی کما هُوَ اٰتٰنَا اللّٰهُ وَبَشَّرَنَا بِاِسْحٰقَ یعنی چونکہ وہ فرزند پیدا ہوگا اللہ کے نام پر ذبح کیا جاویگا پھر جب اسحٰق پیدا ہوے اور حد سعی یعنی کار بار کی عمر کو پہنچے تو خواب مین سنا اَوْفِ بِنَذْرِكَ یعنی پوری کر اپنی نذر پس اس سبب سے حکم خدا کا ابراہیم کو بیٹے کے ذبح کرنیکا ہوا تھا اور بعد ہمنے خواب کے ابراہیم نے اسحٰق کو کہا آؤ تا کہ بدہ قربانی کرین ہم اور رسی اور چھری لیکر دونون روانہ ہوے جب کہ پہاڑون کے درمیان مین پہنچے تو بیٹے نے پوچھا کہ ای باپ یہ قربانی تیری کہان ہوگی کہا ابراہیم نے اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ الخ اور اور جماعت مفسرین کی اسپر ہین کہ ذبیح اسمٰعیل ہین اور دونون قول رسول علیہ السلام سے بھی روایت کیے گئے ہین اور دلیل فرقاول کی یہ ہی کہ ذبیح وہی بشارت دی ہوئی ہی یعنی جسکے پیدا ہونے کی بشارت دی تھی اوسی کو ذبح کرنے کو کہے گئے تھے جیسے کہ اوپر کی آیتون سے سمجھا گیا اور بشارت اسحٰق ہی کے حق مین ہوئی ہی جیسے کہ فرمایا فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ یعنی خوشخبری دی ہمنے ساره کو اسحٰق کے پیدا ہونے کی اور دلیل دوسرے فرقے کی یہ ہی کہ بشارت اسحٰق کے پیدا ہونے کی بعد قصۂ ذبیح کے ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا یعنی خوشخبری دی ہمنے ابراہیم کو اسحٰق کے پیدا ہونے کی کہ پیدا ہوگا اسحال مین کہ مقدر ہی نبی ہونا اوسکا چنانچہ یہ جملہ ان آیات کے بعد مین آوے گا پس دلالت کیا اسپر کہ بشارت غیر ذبیح کے ہی اور بھی سورۂ ہود مین فرمایا فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ یعنی پس بشارت دی ہمنے

سارہ کو اسحٰق کے پیدا ہونے کی اور پیچھے اسحٰق کے یعقوبؑ کی اور یہ بشارت بیٹے اور پوتے کے پیدا ہونے کی ہی پس جس بیٹے سے کہ فرزند ہونے والا تھا کیونکر اوسکے ذبح کا حکم ہوتا اور یہ بھی دلیل ہے کہ دونوں سینگ دنبے کے ذبح کیے گئے کے بیت اللہ کے دروازے پر ٹنگے تھے عبداللہ بن زبیر اور حجاج کے زمانے میں جلے اور وہ اولاد اسمٰعیلؑ کے تصرف میں تھے اور یہ بھی منقول ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص سے کہ یہود کے علما میں سے تھا اور اسلام لایا تھا اور نیک بخت تھا پوچھا کہ کونسا بیٹا ابراہیمؑ کا مذبوح تھا کہا اسمٰعیل تھا اور یہود بھی جانتے ہیں لیکن بسبب حسد کرنے کے عرب پر ظاہر نہیں کرتے اور محمد بن اسحٰق وغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیمؑ نے ہاجر کو مکے میں چھوڑا تھا اور اسمٰعیل وہیں نشوونما پاتے تھے اور ابراہیمؑ جب چاہتے کہ ہاجر اور اسمٰعیل کو دیکھیں تو شہر شام سے براق پر سوار ہوتے اور صبح کا کھانا مکے میں کھاتے اور ملاقات انکی کرکے شہر شام کو رجوع کرتے اور رات کو اپنے اہل کے پاس شام میں آرہتے اور زمین انکے براق کے قدموں میں سمیٹی جاتی تھی یہاں تک کہ اسمٰعیل اس سعی کو پوہنچے تب تروئیہ میں آٹھویں ذیحجہ کو کہتے ہیں ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ تجکو تیرے بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم فرماتا ہے اور جب صبح ہوئی تو تمام روز فکر میں رہے کہ یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے اسلیے اوس دن کو ترویہ کہتے ہیں اور جب تیسری رات ہوئی تو پھر وہی خواب دیکھا نو میں کی صبح کو جو اوٹھے تو پہچانا کہ امر الٰہی ہی اسلیے روز عرفہ نام ہوا اور سکا پھر دیکھنا مثل اسی کے تیسری رات میں پس قصد کیا اسمٰعیل کے نحر یعنی ذبح کرنے کا پس نام رکھا گیا اوسدن کا یوم النحر پھر بتقدیر جب یقین ہوا ابراہیمؑ کو اسمٰعیل سے یہ اجرا اظہار کیا اوسنے بھی تسلیم کیا روز نحر کے یعنی دسویں ذیحجہ کو ابراہیمؑ رسّی اور چھری اور اسمٰعیل کو ہمراہ لیکر منا کو گئے اور اوسکو زمین پر لٹایا اسمٰعیل نے کہا اے باپ میرے مجکو مضبوط باندھو تا تڑپوں نہیں اور کپڑے اپنے مجھسے الگ کر لو تا میرے خون کی چھینٹ اونپر پڑے اور میرے ثواب کو ناقص کرے اور میری ماں اوسکو دیکھ کر غم میں پڑے اور چھری کو خوب تیز کر لو تو جلد سے میرے حلق پر چلانا تا موت آسان ہو اور جب میری ماں پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پوہنچانا اور اگر مناسب جانو تو میرا کرتہ میری ماں کو سونپ جانا اوسکو تسلی اوس سے ہوتی رہے ابراہیمؑ نے ایسا ہی کیا اور دونوں صاحب روتے جاتے تھے پھر ابراہیمؑ نے چھری اوندھی حلق پر پھیری کچھ کام نہ کیا دوتین بار چھری کو تیز کرتے تھے پتھر پر اور حلق پر پھیرتے تھے چھری سے کچھ نہ کٹتا تھا بسبب مانع کے قدرت الٰہی سے کہ گردن مثل تختے کے ہوگئی تھی اسمٰعیل نے کہا اے باپ میرے منہ میرا زمین کی طرف کر کہ تو میرا مونہہ دیکھکر رحم کرتا ہی مبادا وہ رحم درمیان آوے اور درمیان امر خدا کے حائل ہو اور میں بھی چھری کو دیکھکر جزع فزع کروں ابراہیمؑ نے ایسا ہی کیا کہ اسمٰعیل کو پیشانی کے بل اٹکا کر چھری اوندکی گردھی پر پھیری چھری اوٹ گئی اور حق تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی یٰٓاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اور بعضوں نے کہا ہے کہ خواب میں بھی یہی معاملہ دیکھے تھے یہاں خون کا بیٹے سے نہ دیکھا تھا اور اوس سب کو بجا لائے تصدیق خواب کی حاصل ہوئی اور سوا اسکے اپنی طرف سے انھوں نے سعی کوشش کی ذبح کرنے میں جیسے کہ ذبح کرنے والا کرتا ہی ولیکن اللہ تعالیٰ نے بچا لیا اونکو جس طرح کہ بچا لیا اور یہ قدح نہیں کرتا ہی فعل ابراہیمؑ میں اور بعد سننے اوس آواز کے دیکھا کہ جبریل ایک دنبہ لائے اور کہا یہ فدا اپنی بدلہ بیٹے تیرے کا ہے اوسکو ذبح کر اور بیٹے کو چھوڑ دے اور وہ ذبح عظیم الجثہ اور فربہ تھا اور یہی سنت ہوئی قربانیوں میں اور روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب ذبح کیا اوسکو کہا جبرئیل نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پھر کہا ذبیح نے یعنی حضرت اسمٰعیل نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر کہا ابراہیمؑ نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پس باقی رہی یہ سنت جانور کے ذبح کرنے میں اور دلیل پکڑی ہے ابوحنیفہؒ نے ساتھ اس آیت کے اوس شخص کے حق میں کہ نذر کرے ساتھ ذبح کرنے فرزند اپنے کے یہ کہ لازم آتا ہی اوسکو ذبح کرنا بکری کا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ دنبہ وہ تھا کہ تقرباً اوسکو لایا تھا ہابیل کہ جو بیٹے تھے حضرت آدمؑ کے پس قبول کیا گیا اوس سے اور وہ جنت میں چرتا تھا یہاں تک کہ حضرت اسمٰعیل کے بدلے میں دیا گیا اور اگر اسمٰعیل ذبح کیے جاتے تو سو مینڈھے کا ذبح کرنا سنت اور ذبح کیا کرتے لوگ اپنے بیٹوں کو انتہی پس اوس نے کو سنگ من لاکر ذبح کیا اور منقول

اکثر مفسرون کے چالیس برس وہ دنبہ جنت مین چرا تھا اور بزرگ تھا اسلیے اوسکو عظیم کہا یا اُس سبب سے عظیم کہا کہ مجھکے پاس سے آیا تھا یا اُس سبب سے کہا کہ ثواب عظیم ملا اوسکے ذبح کرنے سے اور یہ بھی روایت کیا گیا ہی کہ جب ابراہیم نے یہ خواب دیکھا تو شیطان نے بصورت رکے حضرت اسمٰعیل کی ماں کے پاس آکر کہا جانتی ہو کہ تیرے بیٹے کو مکان لیے جاتا ہی ابراہیم اونکی ماں نے کہا کہ لکڑیون کے لانے کے لیے لیے جاتا ہی شیطان نے کہا قسم خدا کی ذبح کرنے کے لیے لیے جاتا ہی اونکی ماں نے کہا کہ ابراہیم اوسکو دوست رکھتا ہی ایسا نہین کریگا شیطان نے کہا ابراہیم گمان رکھتا ہی کہ یہ حکم خدا کا ہی اونکی ماں نے کہا اگر حکم خدا کا ہی تو اطاعت اوسکی بہت ہی خوب ہی شیطان اوس سے مایوس ہوکر باہر آیا اور اسمٰعیل کے پاس آکر کہا کہ جانتا ہی تو کہ باپ تیرا تجکو مکان لیے جاتا ہی اسمٰعیل نے کہا کہ لکڑیون کے لانے کے لیے جاتا ہون مین شیطان نے کہا نہ قسم خدا کی ذبح کرنے کے لیے لیے جاتا ہی ابراہیم جب اسمٰعیل سے کہا کیا سبب ہی شیطان نے کہا کہ ابراہیم یہ گمان رکھتا ہی کہ خدا نے اسکا حکم کیا ہی اسمٰعیل نے کہا اگر اسی طرح ہی سمع وطاعت ہی یعنی جی جان سے مانا چاہیئے حکم اوسکا شیطان اوسسے بھی مایوس کر ابراہیم کے پاس آیا اور کہا اے شیخ گمان جاتا ہی تو ابراہیم نے کہا کہ ایک کام کے لیے جاتا ہون مین شیطان نے کہا کہ جانتا ہون مین کہ شیطان نے خواب مین تجکو حکم کیا ہی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے تو ابراہیم نے کہا دور ہو اے دشمن خدا کے کہ ہم حکم خدا سے باز نہین رہنے کے شیطان جب سے مایوس ہوکر ناامید ذلیل ہوکر پھرا اور آل ابراہیم کو حق تعالی نے محفوظ رکھا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ شیطان اول بار جمرۂ عقبہ کے پاس ابراہیم پر ظاہر ہوا اوسکو سات سنگریزے مارکر بابکا پھر جمرۂ وسطی کے پاس تین سات سنگریزون سے مارکر بابکا پھر جمرۂ کبریٰ کے پاس تین سات آیا پھر سات سنگریزون سے مارکر بابکا اور وہی سنت قیامت تک حاجی ہی کہ حاجی تینون جمرون پر سنگریزے مارتے ہین ۞ مد ۞ معا ۞ بحرا

اور ظاہر تر یہ ہی کہ ذبیح اسمٰعیل علیہ السلام تھے اور یہ قول ابی بکر اور ابن عباس اور ابن عمر اور ایک جماعت کا تابعین مین سے ہی رضی اللہ عنہم اجمعین ہی بسبب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْنِ یعنی مین بیٹا دو ذبیحون کا ہون پس ایک تو اونمین سے جد آنحضرت کے اسمٰعیل تھے اور دوسرے باپ آنحضرت کے عبداللہ اور یہ ذبیح یون کہلائے کہ عبدالمطلب نے نذر مانی تھی کہ اگر میرے ہان دس بیٹے ہونگے تو ذبح کرونگا آخری بیٹے کو قرعہ اوسپر عبداللہ آخری پس اونکے فدیے مین سو اونٹ دیئے اور اسمعی سے ہی کہ اونھون نے کہا پوچھا میںنے ابو عمرو بن العلاء سے حال ذبیح کا پس کہا اس کہا کہ مکان گئی ہی عقل تیری اسحٰق کہان تھے کہ مین نہین تجھے کہتے کہ مین مگر اسمٰعیل اور اونھون ہی نے بنایا خانہ کعبہ اپنے باپ کے ساتھ اور سنحر یعنی جگہ ذبح کی کہتے ہین ہی جنانچہ منقول ہی کہ انکو موجود ذبح کرتے کو لٹایا تھا وہ جگہ نزدیک صخرہ کے تھی کہ جو منا مین ہی اور علی اور ابن مسعود اور عباس اور ایک جماعت تابعین سے ہی رضی اللہ عنہم سے کہ ذبیح اسحٰق تھے اور دلالت کرتا ہی اوسپر خط یعقوب علیہ السلام کا کہ یوسف کو لکھا تھا مطلع مِنْ یَّعْقُوْبَ اِسْرَآئِیْلَ اللّٰہِ بْنِ اِسْحٰقَ ذَبِیْحِ اللّٰہِ بْنِ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ ۞ مد ۞ بکے ذبیح کا حکم ہوا تھا وہ اسمٰعیل تھے یا اسحٰق دونون قول آئے ہین ۞ جاد ۞

وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ۝ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝

اور چھوڑی ہم نے ابراہیم پر ثنا نیک پچھلون مین سلام ہو ابراہیم پر اسی طرح یعنی جیسے دی ہمنے ابراہیم کو جزا ہم نیک کارون کو ۞ فتح ۞ اور باقی رکھا ہمنے اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہو ابراہیم پر ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو ۞ مو ۞

اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

تحقیق ابراہیم بندون ہمارون ایمان والون سے تھا ۞ فتح ۞ وہ ہی ہمارے بندون ایماندارمین ۞ مو ۞ تنبیہ ۞ ہمجان اللہ اللہ کے اچھے بندے ایسے ہوتے ہین کہ اوسکے حکم سے جان تک دینے کو حاضر ہوتے ہین ہزار ہزار آفرین اوس باپ پر اور بیٹے پر اور اوسکی ماں پر کہ باپ نے تو وہ کام کیا کہ بہت ہی مشکل بڑی ہمت سے ہونا اوسکا کہ تجگر گوا کو اوسکی راہ مین نثار کرنا مگر ماں کون اپنے بیٹے کو اپنے

تنبیہ فائدہ

ہاتھ سے ذبح کرنا ہی پھر بیٹے کا صبر و سعادتمندی دیکھیے کہ کس طرح اونھوں نے آنا ماننا بچہان کو دیکھیے کہ وہ بھی راضی برضا حق ہوتے
پس معنی ایمان کے یہی ہین کہ اللہ کی محبت و ترس کے آگے سبکو ہیچ جانے اور اوسکی راہ مین جان و مال نثار کرے نہ اپنی خواہش کا تابع ہونا اور اوسکی
خواہش کا فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہیں ہوتا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہو خواہش نفسانی اوسکی تابع اوس چیز کے
کہ لایا ہون مین اوسکو کہ وہ دین و شریعت ہی ہے دیکھا چاہیے کہ ایک تو ایسے بیٹے تھے کہ ایسا صبر اپنا قبول کرکے کہان تک دینے مین
دریغ نکیا اور ایک ہم نالائق ہین کہ ہمارے واسطے کی بات ارشاد ہوتی ہے اور نہین عمل مین لاتے مثلاً فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اِنَّ
الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ یعنی بیہودہ خرچ کرنے والے بھائی شیطانون کے ہین پس خیال کیا چاہیے کہ نشہ کی
غنی وغیرہ مین اسراف کرکر شیطان کے بھائی بننا قبول اور اسکو ترک کرکر فائدہ دارین حاصل کرنا نہین بطور کیا اونھی سمجھ ہی ایسے ہی نرالے
بھی ہوتے ہین جو ذرہ بھی ذہن لگاوینگا اس بات کو سمجھ لیگا شعر ہوشیار کو اک حرف نصیحت ہی کفایت ہے نادان کو کافی نہین دفتر نہ رسالا
پس عاقل کو چاہیے کہ ہر نوع رضاے مولیٰ کو مقدم رکھے اور یہ بات سمجھی ہوئی ہے کہ اپنے نفس کو مار کر نیک کرے پھر سب کچھ ہین یا تاہی
اور اپنے مولیٰ کے ہان بڑا رتبہ پاتا ہی شعر خاکساری کے بھی تو در دیدہ ہی ہوتے ہین ۔ گشتہ ہو کر خاک ہو جاؤ تو پھر اکسیر ہو

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

اور خوشخبری دی ہمنے ابراہیم کو اسحٰق کی جو نبی ہوگا نیکون مین ۔ فسرے اور خوشخبری دی ہمنے اوسکو اسحٰق کی جو نبی ہوگا نیکون مین ۔ موضح
تفسیر ۔ معلوم ہوا وہ پہلی خوشخبری اسمٰعیل کی تھی اور سارا قصہ ذبح کا اونھین پر تھا یہود کہتے ہین ذبح کیا اسحٰق کو لیکن خلاف ہی
اسحٰق کی خوشخبری کے ساتھ خبر ہی یعقوب کی یہ وہ وقت ہین ہوچکا اور خبر نرالی ہوئے کی یہ سنکر سنت ابراہیم نہ پوچھتے کہ ابھی وہ لڑکا
یا ہنوز ظہور مین نہین آیا دین کے بیکار ہونے کی طاعت کے شتاب ہین اور خوشخبری دی ہمنے اسحٰق کی کہ نبی ہوگا ۔ فائدہ ۔ موضح ۔ پس خوشخبری دی ہمنے ابراہیم کو ذبیح اسمٰعیل کی اور اونھون نے یعنی کے کہ بشارت دی ہمنے ابراہیم کو
قصے کے اسحٰق نبی کے پیدا ہونے کی طاعت کے شتاب ہین اور خوشخبری دی ہمنے ابراہیم کو ذبیح اسمٰعیل کی اور اونھون نے کہا بشارت دی ہمنے ابراہیم کو اسحٰق کی
نبوت کی روایت کی یہ حکم نے ابن عباس سے کہ کہا بشارت دی اسحٰق کی دو بار ایک تو جب پیدا ہوئے اور ایک جب نبی کیے گئے ۔ معا ۔

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ○ ع ۳۹

اور برکت بھیجی ہمنے ابراہیم پر اور اسحٰق پر اور اون دونون کی اولاد مین سے بعضے نیکوکار ہین اور بعضے ستم کرنے والے آشکارا
ہین اپنے اوپر ۔ فتح اور برکت دی ہمنے اوسپر اور اسحٰق پر اور دونون کی اولاد مین نیکی والے ہین اور بدکار بھی ہین اپنے حق مین صریح ۔ موضح
تفسیر ۔ اور برکت بھیجی الخ یعنی ان دونون پر اور تمام ان جیسے ہر کتنی دین دنیا کی اور بعضون نے کہا کہ یہ مراد ہی کہ برکت اولاد کی ہمنے
ابراہیم پر اور اوسکی اولاد مین اور اسحٰق پر یہ کہ اوسکے حق مین سب سے ہزار نبی اول اونکے یعقوب ہوئے اور آخر اونکے عیسیٰ علیہما السلام
اور نیکوکار ہین یعنی مومن اور ستم کرنے والے ہین یعنی کافر ۔ یا احسان کرنے والے ہین لوگون پر اور ظالم ہین اپنے نفس پر بسبب
بڑھ جانے کے حدود شرع سے اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ اچھے اور برون کے افعال انمین جاری ہوتے ہین بعلاقہ نطفہ اور قرابت کے
پس کبھی سنتے ہین نیک بدون کو اور بیٹیون کو اور تنبیہ ہی اسپر کہ برائی ہوئی بچھلون مین گنے گئے عیب نقصان الگلون کے بلکہ آدمی
عیب کیا جاتا ہی بسبب فعلی اپنی کے اور عذاب کیا جاتا ہی اوس چیز پر کہ صادر ہوئی اوسسے نہ اوس چیز پر کہ پائی جاوے اصلاً یا فرع
اوسکی سے ۔ حل ۔ یہ دونون گھرانے دونون بیٹون کے دونون سے بہت ولایتیں اسحٰق کی اولاد مین نبی گذرے بنی اسرائیل اور اسمٰعیل کی
اولاد مین عرب جنمین ہمارے پیغمبر ہوئے ۔ موضح ۔ اوپر فرمایا تھا کہ ہمنے لوگون مین ڈرانے والے بھیجے انمین ایک نوح علیہ السلام کا کہ ڈرائے گئے تھے حال بیان فرمایا اوسی کا تتمہ یہ آگے بیان ہوتا ہے

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝

اور البتہ تحقیق ہمنے احسان کیا موسی اور ہارون پر یعنی بسبب نبوت دینے کے اور نجات دی ہمنے اونکو اور اونکی قوم کو یعنی بنی اسرائیل کو غم بڑے سے ✤ فتح ✤ اور ہمنے احسان کیا موسی اور ہارون پر اور بچا دیا اونکو اور اونکی قوم کو اس بڑی گھبراہٹ سے ✤ موضح تفسیر ✤ کہ غم تھا ڈوب جانے کا یا فرعون اور اوسکی قوم کی ایذا رسانی کا جو غم تھا اوس سے چھڑایا ✤ مدار

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝

اور مدد دی ہمنے اونکو یعنی موسی اور ہارون اور اونکی قوم کو پس تھے وہ غالب یعنی فرعون پر اور اوسکی قوم پر اور دی ہمنے موسی اور ہارون کو کتاب واضح یعنی توریت کو اور تھی جو بیان واضح احکام الٰہی کا ✤ فتح ✤ اور اونکی مدد کی تو رہے وہی زبردست اور دی اونکو کتاب واضح ✤ موضح

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

اور دکھلائی ہمنے اونکو راہ سیدھی ✤ فتح ✤ اور سوجھائی اونکو سیدھی راہ ✤ موضح تفسیر ✤ یعنی راہ اہل اسلام کی اور وہ راہ اون لوگون کی جو کہ انعام کیا اللہ نے اونپر نہ اونکی کہ غضب کیا گیا ہو اونپر اور نہ گمراہون کی ✤ مدار

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝

اور باقی چھوڑی ہمنے اونپر پچھلے لوگون میں سلام ہو موسی اور ہارون پر ✤ فتح ✤ اور باقی رکھا اونپر پچھلی خلق میں کہ سلام ہو موسی اور ہارون پر ✤ موضح

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

تحقیق ہم ایسے ہی بدلہ دیتے ہین نیک کارون کو تحقیق وہ دونون تھے دونون ہمارے بندون ایماندارون میں ✤ فتح ✤ ہم یون دیتے ہین بدلہ نیکی کرنے والون کو وہ دونون ہین ہمارے بندون ایماندارون میں ✤ موضح

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

اور تحقیق الیاس بھیجے ہوئے ہمنے سے تھا ✤ فتح ✤ اور تحقیق الیاس جو رسولون میں ✤ موضح تفسیر ✤ بعضون نزدیک الیاس وہی ادریس نبی ہین چنانچہ پڑھا ہم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وَاِنَّ اِدْرِيْسَ اور اکثرون کے نزدیک الیاس بیٹے یاسین کے بیٹے فحاص کے بیٹے عیزار بیٹے ہارون بیٹے عمران کے ہین اور وہ پیغمبر تھے انبیاء بنی اسرائیل مین سے کہ بعد مرنے حزقیل نبی کے اور فساد نے بنی اسرائیل کے ساتھ گناہ اور بت پرستی کے بندے اللہ تعالی نے الیاس کو بنی اسرائیل پر نبی کر کر بھیجا اور انبیاء بنی اسرائیل مین سے بھیجے جاتے تھے بعد موسی کے تاکہ یاد دلاوین احکام توریت کو کہ بھول گئے تھے بنی اسرائیل اور بنی اسرائیل بہتیرے تھے متفرق اور سب اسکا یہ تھا کہ جب یوشع بن نون نے بعد موسی علیہما السلام کے ولایت شام کو فتح کیا تو اوس ولایت کو بنی اسرائیل پر تقسیم کیا اور ہر سبط کو ایک ایک جگہ دیا یا ایک سبط کو اونمین سے شہر بعلبک اور نواحی اوسکے مین اوتارا الیاس اونھین مین سے تھے پس نبی کیا اللہ تعالی نے الیاس کو طرف اوسکے اور اون ایام مین بادشاہ اوس گروہ کا اجب نام تھا کہ بت بعل نام کو پوجتا تھا اور اپنی قوم سے جبرًا عبادت اوسکی کراتا اور اونکو گمراہ کیا تھا اور طول بعل کا بیس گز کا تھا اور چار منہ تھے اوسکے اور جب الیاس مبعوث ہوئے تو اونکو خدا تعالی کی عبادت کی طرف بلاتے تھے اور وہ قبول نہ کرتے تھے مگر بادشاہ کہ ایمان الیاس پر لایا تھا اور الیاس سے نہانی اوسکو کرتے تھے اور جب مبعوث سفر کو جاتا تو اپنی بیوی سمعاۃ از بنی اسرائیل کو اپنی رعیت پر خلیفہ کر جاتا اور وہ ساتھ ہوتی لوگون کے اور اونپر حکمرانی کرتی اور وہ عورت منکر انبیا کی اور ستانے والی تھی یحیی علیہ السلام کو بھی اوسنے مارا تھا اور اوس عورت کا کاتب تھا ایک مومن حکیم کہ چھپائے ایمان کو

ف ۱ حضرت الیاس علیہ السلام کا نسب نامہ

ف ۲ حضرت الیاس علیہ السلام کے حالات

ف ۳ حضرت الیاس علیہ السلام کی قوم کا حال

پوشیدہ رکھتا تھا اوسنے خلاصی دلوائی تھی اوسکے ہاتھ سے تین سو نبیوں کو جو جاں بحق تھی وہ قتل کرنا اون ہر ایک کا جو وہ نبی ہوتے تھے بسبب اوسکے کہ جیکو قتل کیا اور تھی وہ عورت بدکار اور اوسنے سات بادشاہ بنی اسرائیل سے نکاح کر کر از راہ مکر کے قتل کیا تھا اور تھی وہ بڑی عمر کی کہتے ہین کہ ستر بچے جنے تھے اور اجب بادشاہ کے ہمسایے مین ایک مرد صالح مزدکی نام رہتا تھا اور وہ ایک باغیچہ بادشاہ کے محل کیطرف رکھتا تھا کہ وہی اوسکی وجہ معاش تھا اوسکی آبادی اور تعمیر اور تربیہ مین مصروف رہتا تھا پس بادشاہ اور بیوی اوسکی اپنے محل مین بیٹھکر اوپر سے سیر اوس باغیچے کی کرتے اور کھاتے اور پیتے اور قیلولہ کرتے دونون وہ عین اور بادشاہ ساتھ اوس مرد ہمسایہ غریب کی نام کے احسان بہرہ ای کرتا اور عورت بادشاہ کی ذیل نام حسد کرتی تھی اوسپر بسبب اوس باغیچے کے اور چاہتی تھی کہ اوسکو مار ڈالے اور اوسکے بلیدنے مجکو از راہ غضب لے لیا ہے کہ سستی تھی لوگون کو کہ بہت کہتے ہین ذکر اوسکا اور تعجب کرتے ہین اوسکی آراستگی وخوبی سے اور بادشاہ اوس لڑکے سے اوسکو منع کرتا رہتا تھا اپنے نہین پہنچ سکتا تھا اوسپر ہاتھ اوسکا تا آنکہ ایکبار بادشاہ کو سفر دور دراز پیش آیا اپنی عورت کو بموجب عادت اپنی کے خلیفہ عیت پر کیا اور آپ سفر کو نکلا بادشاہ کی بیوی نے بادشاہ کے سفر دراز کو غنیمت جانکر کتنے ایک آدمیون کو سفر کیا کہ جھوٹی گواہی دین اس بات کی کہ مزدکی نے بادشاہ کو برا کہا ہے اور حکم اوسوقت مین یہ تھا کہ جو کوئی بادشاہ کو برا کہے اور گواہون سے ثبوت دیکھا ہو تو اوسکو قتل کرتے تھے پس سامنے بلایا اوسنے مزدکی کو اور کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو بادشاہ کو برا کہتا ہے پس انکار کیا مزدکی نے اسکا پس بلائے اوسنے گواہ اور گواہی دی انھون نے اسپر جھوٹی پس حکم کیا اوسنے اوسکے قتل کا اور لے لیا باغیچہ اوسکا اور جب بادشاہ سفر سے پھر کر آیا تو اوسکی بیوی نے مزدکی کے قتل کرنے کی خبر دی بادشاہ نے کہا تو خوب کیا تو نے فلاح نہین پائینگے ہم اپنے مین بسبب جو سائگی کے اوسکے ساتھ احسان کرتا تھا اور تو نے ایسا معاملہ کیا اوسکی بیوی نے غصے مین آکر کہا کہ میںنے تجھ سے حکم تیرے کے حکم کیا اور تیرے لیے بدلہ لیا اور تو یہ کہتا ہے اوسنے کہا کہ حق ہمسائگی کا نگاہ رکھا تو نے عورت نے کہا خیر اب تو ہوا سو ہوا مجھ کہ ہوا جاہل یہ کہ غضب الٰہی بسبب قتل کرنے اون مظلوم کے جوش مین آیا اور حضرت الیاس کو وحی بھیجی کہ بادشاہ کو اور اوسکی بیوی کو غضب الٰہی کی خبر بسبب قتل کرنے اوسکے ولی کے پہنچا دیجیو کہ اگر توبہ نکرینگے اور باغیچہ مزدکی کا اوسکے وارثون کو نہ پہنچا دینگے تو اب اور اوسکی بیوی کو اللہ تعالیٰ مار ڈالیگا اور مردے اونکے اوس باغیچے مین پڑے رہینگے تا آنکہ بدبودار ہو جاوینگے اور گوشت اونکی ہڈیون سے جدا ہو جاوینگے اور جب الیاس نے یہ خبر بادشاہ کو پہنچائی تو بادشاہ الیاس پر غصے ہوا پھر کہا ای الیاس قسم خدا کی نہین دیکھتا ہون مین تجکو راہ حق پر تو نہین بلاتا ہے مجکو مگر باطل پر اور نہین دیکھتا ہون مین فلانے اور فلانے کو نام لیا کتنے بادشاہون کا کہ پوجتے تھے تھون کو مگر کہ ہمارے ہی سے حال پر ہین پھر کھلے تین اور چین کرتے ہین ملک رکھتے ہین نہین ناقص کرتے ہین کچھ اونکی دنیا مین سے کام اونکے کہ تجکو تو باطل کہتا ہے اور بیچ میں ہم کو کوئی بزرگی دیکھتے نہین مین یعنی ہم اونسے بھی زیادہ بزرگ ہین کہ ہم اونکے سے کام چھوڑ دین کہی یہ بات بادشاہ نے اور قصد کیا الیاس کے عذاب کرنے اور قتل کرنے کا الیاس اوس سے آگاہ ہو کر وہان سے باہر نکل کر بڑے بڑے پہاڑون مین جا چھپے اور بادشاہ بہت عبل کو پوچنے لگا اور الیاس کے تجسس مین پڑا اور الیاس سات برس تک پہاڑون کی گھاٹیون اور غارون مین اوسکے ڈر سے چھپے رہے اور زمین کی روییدگیون اور درختون کے پھلون سے قوت بسری کرتے تھے اور بعد سات برس کے امر الٰہی الیاس کے ظاہر ہونے کا پہنچا پس اجب کے ایک بیٹے کو کہ بہت پیارا تھا اوسکے نزدیک ساری اولاد مین ہمارکیا اسطرح کا کہ اوسکی زندگی سے نا امید ہوا اور رجوع عبل کے سدہ کی خان کیطرف کی تا شفا اوس لڑکے کی عبل سے چاہین ہر چند اونھون نے دعا وزاری کی کچھ جواب نپایا اور پہلے اسکے داب آ کیا تھا کہ چار سو سدنہ عبل پر مقرر کیے تھے اور اونکو انبیا کہتے تھے اور حق تعالیٰ نے شیطان کو قدرت دی تھی کہ عبل کے اندر داخل ہو کر بولتا تھا اور وہ چار سو سدنہ اوسکے کلام پر کان رکھکر شیطان کے وسوسون کو سنکر لوگون کو پوجنے لاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور اسوقت مین کہ بادشاہ کے بیٹے کی شفائی

اسکا مالک حق تعالیٰ نے شیطان سے قدرت داخل ہونے کی اندر بعل کے سانپ کی کچھ آواز بعل کے اندر سے نہ آئی لوگوں نے بادشاہ سے کہا کہ بعل
پر غصے ہے کہ جواب نہیں دیتا نواح شام میں اور معبود ہیں انبیا کو وہاں بھیج تو شاید وہ شفاعت کریں بادشاہ نے پوچھا کہ سبب بعل کے
غصے ہونے کا مجھ کیا ہے وہ معبود یکہ میں اوسکو پوجتا ہوں اوخصوں نے کہا اس سبب سے غصے ہے کہ تو نے الیاس کو قتل کیا اور قصور کیا اوسکے آنے
کو سالہا گیا حال انکہ وہ منکر تھا تیرے معبود کا بادشاہ نے کہا کہ میں کیونکر اوسکو قتل کروں کہ مکان اوسکا معلوم نہیں اور ہاتھ نہیں
آتا میں اپنی بیٹے کی بیماری میں مشغول ہوں اگر اسکو شفا ہو تو الیاس کو تلاش کر کے مارونگا میں اور بعل کو راضی کرونگا پھر بادشاہ نے چار سو نبیا
کو شام کے شہروں کی طرف بھیجا تا سوال کریں اوسے یہ کہ شفاعت کریں وہ بادشاہ کی بیٹے کہ شفا دے وہ اوسکے بیٹے کو لیکر گئے وہیں تک
کہ پہنچے قریب مکان الیاس کے پوچھے تو انکو وحی آئی کہ تم ظاہر ہو کر معارضہ کرو اور ڈرو نہیں کہ میں رعب تیرا انکے دل میں ڈالونگا اور اونکے شر تجھے
نفع کرونگا پس الیاس حاضر ہوا اوسے اور اوان نبیا سے ملے اور کہا کہ اللہ عزوجل نے بھیجا ہے مجھکو تمہاری طرف اور اونکی طرف کہ تجھے تمہارے
بیٹے میں پس سنو اے قوم رسالت اپنے رب کی تا کہ پوچھا ہو تم اپنے صاحب کو پس بھیجا اوسکی طرف اور کہو کہ خدا فرماتا ہے مجھکو اے جہنیں جانتا تو کہ
معبود بھی ہیں اور سوائے سوا کوئی معبود نہیں اور میں معبود بنی اسرائیل کا ہوں اور خالق اور رازق اور مارنے والا اور جلانے والا اور انکا میں ہی ہوں
پس جہل اور کم عقلی مجھکو باعث شرک کی ہوئی ہے اور شفا دینے بیٹے کی غیر سے سے اور ہوتا ہے تو ایسوں کے اپنے نفسوں کے لیے بھی مالک کسی چیز کے
نہیں مگر جو چھپا ہوا نہیں وہی ہوتا ہے اور تجھ میں قسم اپنے نام کی میں تجھکو غصے میں لانے والا ہوں پس بیٹے کے تیرے اور مارڈالونگا اور اونکو بھی
تا کہ جانے تو کہ کوئی نہیں مالک ہوسکے کسی چیز کا سوا میرے پس جب کہہ چکا یہ کلام الیاس کا سناتو مجال جواب دینے کی اپنے میں نہ پائی
اور خوفناک ہو کر بادشاہ کے پاس پھر آئے اور کہا اوس سے کہ الیاس اوتر آیا ہے ہمارے اوپر سے اور وہ شخص دبلا اور لمبا ہے اور بال اوسکے بڑھے ہوئے ہیں
اور جلد اوسکی پر بال کھڑے ہیں اور اوپر پوشیدہ ہوا لوہے کا اور کمل اپنے سینے پر ڈالے ہوئے ہے پس جب ملے ہم اوس سے پڑی ہماری دلوں میں ہیبت
اور عجب اوسکا اور بند ہو گئیں زبانیں ہماری اور ہم باوجود اس عدد کثرت کے اوسے کلام کر سکے اور جواب دینے کی ہمنے تاب کی آئے ہم تیرے پاس
پس اب اپنی زندگی سے بیزار ہوا اور سچا اس مکار آدمیوں کو تقرب کیا تا مکر و فریب سے الیاس کو اوسکے پاس لاویں اونھوں نے پہاڑوں میں جا کر
آواز ملنے سے کہا کہ اے الیاس ہمنے طریق ہموندا پر اور تجھپر ایمان لائے ہیں ہم اور جب نے اور تمام بنی اسرائیل نے تصدیق تیری کر کے مجھکو سلام کہا ہے
اور التجا کی ہے کہ ہمپر صدق کا صفحہ ظاہر ہوا جاتے درمیان میں آکر مجھکو رہنمائی کر و تو ابدار تمہارے ہووے میں اور بھائی تمہارے فرمائے پر عمل کریں اور بازرہیں
اوس چیز سے کہ منع کرو تم مجھکو اور مجھکو یہ لائق نہیں ہے کہ ہمارے پاس آنے سے باز رہو باوجود ایمان لانے اور فرمانبرداری کرنے ہماری کے
پس آئے ہمارے پاس اور یہ باتیں سب مکر و فریب کی تھیں پس جب سنیں الیاس نے باتیں اونکی تو اونکے دل میں آیا کہ ظاہر ہوں اور طمع کی اونکے
ایمان لانے کی اور خوف کیا اللہ کا نہ ظاہر ہوئے میں پس الہام کیا الیاس کو اللہ نے تو وقف کر اوپر دعا کر تا صدق و کذب انکا ظاہر ہو پس وقف کی
الیاس نے کہا آلٰہی اگر یہ سچے ہیں پس کہنے میں تو بھیج تو ظاہر ہونا مجھکو ظاہر ہوئے کا طرف اونکے اور اگر جھوٹے ہیں تو کفایت کر تو مجھکو انکے شر سے
اور بھیجی اللہ نے آگ کہ جلا دے انکو میں اونکی تمام زمین تھی کہ آگ ہری اونکے اوپر سے اور جل گئے وہ سب پس یہ خبر جب کہ اوراوسکی قوم کو پہنچی
پھر بھی باز آیا اپنے ارادہ بد سے اور حیلہ کیا دوبارہ الیاس کے مقابلے میں پس مقرر کی اونکے لیے ایک اور جماعت مانند گنتی پہلوں کے اور قوی تر
اونسے اور بڑی حیلہ باز پس آئے وہ یہاں تک کہ پڑھے اون چاروں کی چوٹیوں پر متفرق ہو کر اور آواز دی کہ اے نبی اللہ کے ہم چاہتے ہیں
ہیں ساتھ اللہ کے اور ساتھ تیرے خدا کے غضب و قہر سے بلاشبہ ہم نہیں ہیں مانند اون لوگوں کے کہ آئے تھے تمہارے پاس پہلے ہمارے وہ
منافق تھے اور آئے تھے تمہارے پاس تا کہ مکر کریں ساتھ تیرے بغیر ہمارے اور اگر جانتے ہم آنا اونکا تو قتل کرتے ہم اونکو اور مدد
کرتے تمہاری پس کفایت کیا تمکو رب تمہارے نے فریب اونکے سے اور ہلاک کیا اونکو اور مدد کیا ہمارا اور تمہارا اونسے پس جب سنی الیاس نے

گفتگو اونکی تو پھر دعا کی پہلی سی پس برسائی اللہ نے اونپر آگ پس جل گئے وہ بھی آخر کو اور تمام اس حالت مین بادشاہ کا بیٹا بالا
شدید مین تھا اپنی بیماری سے پس جب سنا بادشاہ نے ہلاکی ہونا اپنے لوگون کا دوبارہ بہت غضبناک ہوا اور چاہا کہ آپ الیاس کی طلب مین جاوے
لیکن بسبب بیماری بیٹے اپنے کے توقف کیا اور اپنی بیوی کے کاتب کو کہ موسن تھا الیاس کیطرف بھیجا یا سید اسکے کہ مانوس ہی اوس سے
الیاس پس اوتر یاویگا اوسکے ساتھ اور ظاہر کیا کاتب سے کہ مین ارادہ نہین رکھتا ہون الیاس کے ساتھ اور اوس سے اسلیے یہ ظاہر کیا
کہ اطلاع رکھتا تھا اوسکے ایمان کی اور اوسکے ایمان لانے کے سبب سے بادشاہ اوس سے بھی چھپاتا تھا غرضکہ رازا اپنا کاتب سے مخفی کیا بلکہ
اوسپر ایمان لانا اپنا الیاس پر ظاہر کیا اور ایک جماعت رازدانون اپنے کو ہمراہ اوسکے کر دیا تا وہ بوقت ظاہر ہونے الیاس اوس موسن
زبردستی پکڑ کر لے آوین اور اگر اپنی خوشی سے آوے تو معترض نہون اور کاتب سے کہا کہ تو جانتا ہی کہ یہ تمام آفتین یعنی بیٹے کا بیمار ہونا
اور تا بعین کا جلنا وغیرذالک بسبب جھٹلانے تمہارے کے اوسکو اور بسبب دعا کے بد اوسکی کے پونہچی ہین اگر اور بد دعا کریگا تو یہ بچے ہوئے
بھی باقی نہین رہنے کے پس جا الیاس کے پاس اور خبر دے اوسکو کہ جسکے تو بکی ہی پس آو ہمارے پاس کہ ہمکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی بیچی
تو بہین اور رضائے رب کی طلب مین اور بتون کے چھوڑنے مین اگر یہ کہ ہوا الیاس ہمارے درمیان مین کہ امر کرے ہمکو اور منع کرے ہمکو اور
خبر دے ہمکو اوس چیز کی کہ راضی ہی اوس سے رب ہمارا اور آپا اور قوم اوسکی بت پرستی سے باز رہنے تا کہ کاتب بت پرستی کے ترک کرنے کی خبر
الیاس کو پونہچاوے اور کاتب سے کہا کہ الیاس کو خبر کر کہ جسنے چھوڑ دیا ہی اپنے بتون کو کہ جنکو پوجتے تھے اور منتظر رہین کہ تم آکر اپنے ہاتھ سے
بتون کو جلاؤ اور تباہ کرو اور تھا یہ مگر بادشاہ کا پس گیا کاتب اور جماعت ہمراہی یہان تک کہ پونہچے اوس پہاڑ مین کہ جسمین الیاس تھے
پھر پکارا اوسنے الیاس کو پس پہچانی الیاس نے آواز اوسکی اور بیقرار ہوا وہ اوسکے ملنے کے لیے کہ مشتاق رہتے تھے اوسکے ملنے کے
پس وحی بھیجی اللہ نے الیاس کو کہ نکل اپنے بھائی نیکبخت کی طرف اور مل اوس سے اور ازسر نو عہد و پیمان لے اوس سے پس نکلے الیاس اوسکی طرف
اور سلام علیک کی اوس سے اور مصافحہ کیا اوس سے اور کہا کہ کیا خبر ہی پس کہا اوس موسن نے الیاس سے کہ بھیجا ہی مجکو تیرے پاس اوس جماعت
سرکش نے اور اوسکی قوم نے پھر بیان کیا الیاس سے جو کچھ کہ کہا تھا اونھون نے پھر کہا کہ مین فرمانبردار ہون اگر تو ہمارا پیچھا نہ چھوڑیگا تو ہمکو مار ڈالینگے
وہاب جو کچھ فرماؤ بجا لاؤنگا مین اگر فرماؤ تو تمھارے ہی پاس رہون اور اگر فرماؤ تو جہاد کرون اونپر اور اگر فرماؤ تو تمھارا پیغام اونکو پونہچاؤن
اور اگر چاہو تو دعا کرو اللہ تعالی سے یہ کہ نجات دے ہمکو اس غم سے حق تعالی نے الیاس کو وحی بھیجی کہ یہ سب مکر اون جھوٹون کا ہی تو ہمکو
گرفتار کرین لیکن اگر یہ مرد بغیر تیرے اونکے پاس جاویگا تو اسکو تہمکر کر مار ڈالینگے کہ مین نے کہا تو اوس سے ملا اور ساتھ نہ لایا معلوم ہوتا ہی
کہ تو ملا ہوا ہی اوس سے پس تو اسکے ساتھ وہان جا ہم اونکے شر سے تجکو بچا دینگے اس طرح کہ اجب کے بیٹے کو اور زیادہ بیمار کر دینگے اور لوگونکو
تمھاری خبر بھی نہین رہنے کی اوجب اوسکے بیٹے کہ مین مار ڈالونگا تو تو وہان سے نکلیا پس الیاس ہمراہ کاتب کے شہر مین آئے اور وہی قضا رض
بادشاہ کے بیٹے کا شدید ہوا اور اجب اور لوگ اوسکے اوس لڑکے کے حال مین مشغول ہوئے یہان تک کہ اوسکا بیٹا مر گیا اور الیاس اونکے شر سے
محفوظ رہکر پھر پہاڑون کی طرف گئے اور جب اجب اور قوم اوسکی اوس لڑکے کے مرنے کے غم و فکر سے فارغ ہوئے اور ہوش مین آئے تو
کاتب سے پوچھا کہ الیاس کہان ہی اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا مین تیرے بیٹے کے مرنے مین مشغول رہا اور یہ گمان کرتا تھا ہی کہ تو قید مین اوسکو
رکھیگا بادشاہ جب ہوشیار ہوا و کاتب سے معترض نہوا بعد ازان جب ایک مدت گذری الیاس کو پہاڑون مین تو مشتاق لوگون کے دیکھنے کے ہوئے
اور پہاڑون سے اوترکر آئے ایک عورت کے پاس کہ بنی اسرائیل مین کی تھی اور وہ مان تھی یونس بن متی ذی النون کی اوچھ مہینے تک اوسکے پاس
چھپے رہے اور یونس اون ایام مین شیرخوار تھے پس وہ عورت الیاس کی بہت خدمتگزاری کی تھی لیکن چونکہ الیاس وسیع پہاڑون مین رہا چکے تھے
تنگی کا ان اس عورت کے سے ہٹنگ کر بعد چھ مہینے کے پھر پہاڑون ہی مین چلے گئے یونس کی ماں الیاس کے فراق مین نحیف ہوئی تھی اور تھوڑے

فنون کے بعد دفن میں بیٹا اوسکا مرگیا جسوقت کو دھچھیا یا اوسکا پس بڑی مصیبت پڑی اور سیر ہوہ بہاڑون مین ایاس
کی تلاش کے لیے گئی اور بہت تلاش سے الیاس سے ملاقات کی اور کہا کہ تمھارے بعد بسبب تمھارے بیٹے کے بڑی مصیبت مین گرفتار ہوئی ہون
اور اور بیٹا کھتی نہین ہون سوے اوسکے پس رحم کر مجپر اور دعا کر اپنے رب جل جلالہ سے کہ زندہ کردے بیٹے میرے کو کہ مینے اب تک اوسکو
دفن نہین کیا ہی چادر اوڑھا کر یونہی چھوڑ آئی ہون پوشیدہ لوگون سے پس کہا اوسنے الیاس نے کہ بیٹا اوسکا حکم نہین ہی مین تو نہین ہون مگر بندہ
مامور کہ کرتا ہون جو کچھ حکم کرتا ہی مجکو رب میرا پس بہت گریہ وزاری کی اوسن ہوہنے پس مہربان کیا اللہ نے الیاس کے دل کو اوسپر پس کہا اونھون نے
اوس عورت سے کہ کب مرا ہی بیٹا تیرا اوسنے کہا کہ سات دن ہوئے ہین پس چلے الیاس اوسکے ساتھ آئے ہین سات دن اور گذر گئے یہان تک کہ پونچے
اوس عورت کے مکان پر پس پایا اوسکے بیٹے کو مرا ہوا چودان دن کا پس وضو کیا الیاس نے اور نماز پڑھی اور دعا کی پس زندہ کردیا اللہ تعالی نے
یونس بن متی کو پس جب وہ زندہ ہوا اور اٹھ بیٹھا تو جدا ہی سے الیاس اوٹھ کھڑے رہے اوسکو چھوڑ کر اور اپنے رہنے کی جگہ چلے گئے پس بہت ہوئی
نافرمانی اوس کی قوم کی تو بہت تنگ اور غمگین رہتے الیاس بسبب اسکے بعد سات برس کے اللہ تعالی نے وحی بھیجی الیاس کو اسحال مین کہ وہ خوف
کرتے تھے کہ الیاس کو لوگون ایسا تنگ کیا ہی کہ ایسا نہین ہی تو امین میرا وحی پر اور حجت میری زمین مین اور برگزیدہ میرا مخلوق میری مین سے
پس تک مجھسے کچھ مانگا مین تجکو کہ مین پونچے رحمت والا اور بڑے فضل والا ہون کہا الیاس نے کہ امیدوار ہون اسکا کہ مارے تو مجکو اور
ملاے مجکو بہتے باپ دادون سے کہ مین مول لون ہی اسرائیل سے بہت تنگ کیا ہی اونھون نے مجکو پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے الیاس کو کہ زمین
الیاسا نہین برکت حسین خالی کر زمین تجھسے اور تیرے اہل سے زمین کو آبادی اور آسانگی زمین کی تو بسبب تیرے اور ہم خلون سیرے ہی کے ہرگز جیسے
تم کو مرنے کا اور کچھ مانگ مجھسے مین تجکو کہا الیاس نے کہ اگر نہین مانگتا ہی تو مجکو تو دے مجکو قدرت کہ بدلون بنی اسرائیل سے کہا اللہ عزوجل نے
کہ کیا چاہتا ہی تو کہ دون مین تجکو عوض کیا الیاس نے کہ قدرت دے مجکو آسمان کے خزانون پر سات برس تک کہ نہ ابر آوے اونپر مگر برسے میری دعا سے
اور نہ برسے اونپر ایک بند مگر برسے شفاعت سے کہ وہ تا بعدار زمین ہونے کے بدون اسکے فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین بڑا ہی رحم کرنے والا ہون اپنی
خلق پر ایسی بات کے کرنے سے اگر بظاہر ہون اونھون نے تجھ ہی برس کی اجازت چاہی فرمایا کہ مین بہت ہی رحم کرنے والا ہون اپنی خلق پر ایسی
بات کے کرنے سے پھر کہا چاہی برس کی اجازت ہو فرمایا کہ مین بڑا ہی رحم کرنے والا ہون اپنی خلق پر ایسی بات کے کرنے سے ولیکن دیتا ہون مین تجکو
لے تو مقام تین برس تک گذرا تا ہو مین خزانے زمین کے تیرے ہاتھ مین کہا الیاس نے کہ مین کیونکر جیونگا فرمایا کہ سنکر فرشتے لیے ایک جنس
پر مثل انبار دون تین کے کہ لے آیا کرینگے تیرے لیے کھانا پانی اور زمین سے کہ جہان قحط نہوگا کہا الیاس نے کہ راضی ہوا مین پس روکا اللہ تعالی نے
مینہ یہان تک کہ ہلاک ہوگئے مواشی اور جانور سواری کے اور درندے اور درخت اور لوگ بڑی ہی شدت مین پڑے اور الیاس اپنی حالت
اصلی پر خوشی خوشی رہتے تھے جیسے ہوتے اپنی قوم سے رزق ملتا تھا انکو جہان ہوتے تھے اور اونکی قوم کو معلوم ہوگیا تھا پس جب برس پوری ہوئی کی
کسیکے گھر مین آئی تھی تو کہتے تھے کہ داخل ہوئے ہین الیاس اس مکان مین پس تلاش کرتے تھے الیاس کو پس نہ پہنچتی تھی لوس گھر والون کو اوسسے
برائی کہا ہی بنی اسرائیل نے کہ تین برس تک بنی اسرائیل قحط مین گرفتار رہے پس گذرے الیاس ایک بڑھیا پر پس کہا اوسکو کہ کیا تیرے پاس
طعام ہی اوسنے کہا کہ نان مجھ آٹا ہی اور تھوڑا سا زیت پس دعا کی الیاس نے اوسکے لیے اور دعا کی اوسمین برکت ہوئی اور ہاتھ پھیرا اوسپر
یہان تک کہ بھر گئی تھیلی اوسکی آٹے سے اور بھر گئی مشک اوسکی زیت سے پس جب دیکھا لوگون نے یہ تو پوچھا کہ کہان سے آیا تیرے پاس تو اوس
بڑھیا نے کہا کہ گذرا تھا مجپر ایک شخص کہ حال اوسکا ایسا ایسا تھا پس بیان کیا اوس عورت نے حال اونکا کہ اونکی دعا کی برکت سے یہ ہوا پھر بھاگا
لوگون نے اوسکو اور کہا کہ یہ الیاس تھا پس تلاش کیا الیاس کو اور پایا اونکو پس بھاگے اونسے پھر آئے ایک عورت کے گھر مین کہ بنی اسرائیل
مین کی تھی اور بیٹا اوسکا الیسع بن خطوب بیمار تھا انھون نے اوسکے لیے دعا کی اور اوسنے صحت پائی اور تابع الیاس کا ہوا پس ایمان لایا اونپر

اور تصدیق کی انکی اور سالمہ ہوا انکے اور الیاس بڑھے تھے اور الیسع جوان پھر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی الیاس کو کہ تو نے بہت مخلوق
بے گناہ میری قسم چار یاروں اور پرزوں سے بسبب پرستنے مینہہ کے ہلاک کی پس لوگ کہتے ہین قسم خدا کی کہ الیاس نے کہا ای رب میرے چھوڑ دیجو کہ
مین ہی دعا کرون اونکے لیے اور آگاہ کرون مین اونکو کہ تم جو بلا مین پڑے تھے اوسے نجات ہوئی تمکو شاید کہ وہ باز آوین بت پرستی سے
پس حکم ہوا کہ ہان اچھا پس آئے الیاس بنی اسرائیل کے پاس اور کہا کہ تم ہلاک ہوئے مارے بھوک و شدت کے اور ہلاک ہوئے چارپائے اور
پرندے اور درندے اور درخت بسبب خطاؤن تمھاری کے اور تم باطل پر ہو اگر چاہو کہ حقیقت اسکی معلوم کرو تو اپنے بتون کو باہر نکالو اور
اونسے مینہہ مانگو اگر برساوین تو تم حق پر ہو اگر نہ جانو کہ باطل پر ہو اوسوقت سے باز آؤ اور مین خدا سے دعا کرون کہ بلا تمھاری دور کرے
اونھون نے کہا کہ انصاف کی بات کہی تو نے پس نکلے اونھون نے بت اپنے اور دعا مانگی اونسے پس دور ہوئی اونسے وہ بلا کہ جسمین
گرفتار تھے پھر کہا اونھون نے الیاس سے کہ ہم ہلاک ہوئے پس دعا کرو اللہ سے بچانے لیے پس دعا مانگی اونکے لیے الیاس نے اور لوگ بیٹھے خوش خوش
پس آیا ایک ابر مانند سپر کے اٹھتا دریا پار اور وہ دیکھتے تھے پس آیا ابر اونکی جانب اور گھیر لیا آسمان کنارون کو پھر برسا پانی اوپر اللہ نے
مینہہ اور سرسبز ہوا ہر شہر اونکے پس جب دور کی اونسے وہ بلا تو بڑا اونھون نے عہد اور چھوڑا کفر اور اوسے بھی بدتر
حال پر ہوئے پس جب دیکھا الیاس نے تو دعا کی اپنے رب عزوجل سے کہ اونکے غم سے فارغ کر وحی آئی کہ فلانے دن فلانی جگہ باہر نکل تو جو چیز
سامنے آوے تیرے اوسپر سوار ہونا اور ڈرانا مین اوسے پس وہ موعود دن ہوا الیاس الیسع جگہ وعدہ کی مین گئے تو اونکے سامنے سے آیا
ایک گھوڑا آگ کا اور عنقریب ہوئے کہ الگ ہو سکا نہ رنگ آگ کے تھا یہان تک کہ ٹھہر آگے اونکے پس پھیلا گئے رتھ اوسپر الیاس اور
وہ گھوڑا الیاس کو لیکر روانہ ہوا الیسع نے آواز دی کہ ای الیاس نکل کیونکر فرماتا ہے تو مجھ بیکس کو الیسع نے الیسع کی طرف چادر کامل اپنے اوپر کی
جانب سے پس ہوئی علامت خلیفہ کرنے اونکے کی نبی اسرائیل پر پس خبر ملاقات انکی یہ تھی اور اوٹھایا اللہ تعالیٰ نے الیاس کو اونمین سے اور
قطع کی اونسے لذت کھانے اور پینے کی اور سونا اونکو بباس اچھا زینت کا پس ہے الیاس انسان فرشتہ صفت زمین کے رہنے والے کہ
آسمان والون مین ملے اور مسلط کیا اللہ نے اجب بادشاہ پر اور اوسکی قوم پر دشمن اونکا پس قصد کیا اونکے قتل کا اس طرح کہ منجنیق ہوئی
اونکو یہان تک کہ گھیرا اونکو پس اجب بادشاہ اور اوسکی بیوی ازبیل کو قتل کیا مزدکی کے باغیچے مین اور مرے مردار اونکے وہان
پڑے رہے یہان تک کہ سڑ گل گئے گوشت اونکے اور پوسیدہ ہوئے مین ہڈیان اونکی بحسب وعدہ الٰہی کے پھر حق تعالیٰ نے الیسع کو پیغمبر اوس قوم کا
کر بھیجا اور وحی بھیجی اونکو اور تابیدا اونکی کی اور بنی اسرائیل کو پیرا ایمان لانے اور تعظیم اور اتباع اونکا کرتے تھے اور حکمرانی اونکی
جاری تھا یہان تک کہ الگ ہوئے اونسے الیسع اور ہدایت کیا کسی کو الیاس و خضر رہے رمضان کے بیت المقدس مین رکھتے ہین اور
ہر سال موسم حج مین آتے ہین اور بعضون نے کہا کہ الیاس ستعین ہین جنگلون پر اور خضر دریاؤن پر ۔ معا ۔

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝

جب کہا الیاس نے اپنی قوم کو کہ آیا پرہیزگاری نہین کرتے ہو تم کیا پوجتے ہو بعل کو اور بعل نام ایک بت کا ہے اور چھوڑتے ہو بہترین پیدا
کرنے والون کو ۔ قتم ۔ جب کہا اپنی قوم کو کیا تمکو ڈر نہین کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہترین بنانے والے کو ۔ صو ۔
تفسیر ۔ بعل نام بت کا ہے کہ سونے کا تھا اور قیل کہا کہ بعل لغت یمن مین رب کو کہتے ہین اور اونکے شہر کا نام تھا بک پھر مرکب
کیا گیا اور ہوا بعلبک نام شہر کا اور وہ شام کے شہرون مین سے ہے اور کہا گیا ہے کہ الیاس ستعین ہین جنگلون پر جسے کہ ستعین ہین خضر
دریاؤن پر اور حسن بصری کہتے ہین کہ وفات پائی الیاس و خضر نے اور ہم نہین کہتے ہین جو کچھ کہ کہتے ہین لوگ بلکہ وہ دونون
زندہ ہین آسمان پر چھوڑ دیتے ہوا الزینی ترک کرتے ہو عبادت اوس اللہ کی کہ وہ بہتر ہے سب اندازہ کرنے والون سے ۔ صل ۔ معا ۔

اللّٰہ ربّکم وربّ اٰبائکم الاوّلین ○ فکذّبوہ فانّھم لمحضرون ○ الّا عباد اللّٰہ المخلصین ○

ترک کرتے ہو خدا کو کہ پروردگار تمہارا ہے اور پروردگار باپوں پہلے تمہارے کا پس جھٹلایا اوسکو پس تحقیق وہ جماعت حاضر کی جاوین گی
یعنی عذاب مین مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے یعنی اونکی قوم سے + فتح + جو اللہ ہے رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادے تمکا
پھر اوسکو جھٹلایا سو وہ پکڑے آتے ہین۔ مگر جو بندے ہین اللہ کے جنھے + مو +

وترکنا علیہ فی الاٰخرین ○ سلٰم علٰی ال یاسین ○ انّا کذٰلک نجزی المحسنین ○ انّہ من عبادنا المؤمنین ○

اور چھوڑی ہمنے الیاس پر پیچھے تک پچھلون مین سلام ہو جیوالیاس پر تحقیق اسی طرح جزا دیتے ہین نیکی کرنے والون کو تحقیق وہ تھا بندون
ہمارے ایمان والون سے + فتح + اور باقی رکھا اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہو الیاس پر + مو + تفسیر + الیاسین یعنی الیاس
اور قوم اوسکی عرب سے ہے مانند قول افکے کے اتھیبون یعنی آیا حبیب عبداللہ بن زبیر اور قوم اوسکی آل شامی اور نافع نے آل یاسین
بھی پڑھا ہے اسلیے کہ یاسین حضرت الیاس کے باپ کا نام ہے پس اضافت کیا گیا طرف اوسکے لفظ آل کی + عل +

وانّ لوطًا لمن المرسلین ○ اذ نجّیناہ واھلہ اجمعین ○ الّا عجوزًا فی الغٰبرین ○

اور تحقیق لوط البتہ پیغمبرون سے تھا یاد کر جسوقت نجات دی ہمنے اوسکو اور اہل خانہ اوسکے کو سبکو مگر ایک بوڑھیا کہ تھی پیچھے
رہنے والون سے + فتح + اور تحقیق لوط ہی رسولون مین جب بچا دیا ہمنے اوسکو اور اوسکے گھر والون کو سارے مگر ایک بوڑھیا رہ گئی
رہنے والون مین + مو +

ثمّ دمّرنا الاٰخرین ○ وانّکم لتمرّون علیھم مصبحین ○ وباللّیل افلا تعقلون ○

پھر ہلاک کیا ہمنے اوروں کو اور تحقیق تم یعنی اے اہل مکہ گذرتے ہو اوپر مکانون اوس قوم کے صبح کیوقت اور رات کو بھی کیا
پس نہین سمجھتے تم + فتح + پھر ہلاک کیا ہمنے دوسرون کو اور تم گذرتے ہو اوپر صبح کیوقت اور رات کو پھر کیا نہین سمجھتے + مو +
تفسیر + قوم لوط کی بستیان اولٰی ہوئی نظر آتی تھین شام کی راہ مین سو فرماتے ہین کہ تم جو تجارت کو شام کی طرف جاتے ہو اور راہ مین
قوم لوط کے مکانون پر گذرتے ہو تم مین اتنی سمجھ نہین کہ اونکو دیکھکر عبرت پکڑو کہ اللہ و رسول کی نافرمانی نے یہ درجہ اونکا پہونچایا
سبادا اس نافرمانی سے ہمارا بھی یہی حال ہو اور نہ ختم کیا قصہ لوط اور یونس علیہما السلام کو ساتھ سلام کے جیسے کہ ختم کیا ان دونون سے
پہلے انبیاء کے قصون کو اسلیے کہ اللہ تعالٰی نے سلام بھیجا سب رسولون پر آخر سورت مین کہ فرمایا وسلٰم علی المرسلین پس اکتفا کیا ساتھ
اوسکے فکر کرنے ہر ایک کے سے علٰحدہ ساتھ سلام کے + مو + عل + تنبیہ + قصصوان قصصون کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ غور کرین لوگ اسمین
کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی سے دنیا مین یہ کچھ تباہی پڑتی ہے اور آخرت کی خرابی کا جو کچھ وعدہ ہی بالشبہہ وہ بھی ہونے والا ہی پس ہر نوع اللہ
رسول کی فرمان برداری محفوظ کریگی دنیا و دین دنیا مین چین کرین اور درجے عالی پاوین اور یہ بھی ان قصصون سے خصوصًا اجب باد شاہ کے قصے سے
معلوم ہوا کہ انسانیت اوجب ہے باوجب دنیا باغ افزائی کی ہوتی تھی اسی سے آنحضرت صلعم نے فرمایا اعدٰی عدوّک نفسک
جو تیرا بیری ہے تیرا بڑے دشمنون کا دشمن جسے دونون پہلو اور اسی درمیان مین ہے یعنی نفس اور فرمایا حبّک للدّنیا راس کلّ خطیئۃ
یعنی محبت دنیا کی سر ہے تمام گناہون کا اور یہ بھی فرمایا حبّک الشّیٔ یعمی ویصمّ یعنی دوست رکھنا تیرا ایک چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے
پس انسان کو چاہیے اور جب دنیا اور جب مال سے نکلے تو فرمان برداری اللہ و رسول کی مہیا رہے اور جب اس دنیا کی محبت مین اندھا بہرا ہوا
نہ پہچانیگا بات کو کہیگا اور نہ سنے گا + بیت + جسکا دنیا کے علائق مین پھنسا دیکھتا ہے + خواہ مخواہ اوسکو زمین بیچ دھنسا دیکھتا ہے +

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ۝
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ۝

اور تحقیق یونس تھا رسولوں سے جب بھاگا طرف کشتی بھری ہوئی کے پس قرعہ ڈالا ساتھ اہل کشتی کے پس ہوا مغلوب یعنی بسبب قرعے کے پس نکل گئی او سکو مچھلی اور وہ کرنے والا تھا ایک کام کہ موجب ملامت کا ہو ۔ فتح ۔ اور تحقیق یونس ہی رسولوں مین جب بھاگ کر پونہچا اوس بھری کشتی پر پھر قرعہ ڈلوایا تو ہو گیا الزام کھایا پھر لقمہ کیا اوسکو مچھلی نے اور وہ اولہنا کھایا تھا ۔ موضح

تفسیر ۔ وہ کام موجب ملامت کا یہ ہوا کہ گئے دریا کی طرف اور بیٹھے کشتی مین بغیر اذن رب اپنے کے اور یا یہ معنی ہین ہو بھاگے کہ وہ ملامت کرنے والا تھا اپنے نفس کو کہ کیون بھاگا مین قصہ مفصل اسکا تو سورۂ یونس مین مذکور ہی اور مجمل یہ ہی کہ حق تعالی نے حضرت یونس کو موصل سے نینوا کو بھیجا ابلاغ رسالت کے لیے اونکی قوم نے جھٹلایا اونکو پس اللہ تعالی نے وحی بھیجی اونکو کہ مین عذاب بھیجنے والا ہون اپنے فلانے فلانے دن پس نکل نو انکے بیچ سے پس آگاہ کیا یونس نے اپنی قوم کو ساتھ آنے عذاب کے اوپر بحسب وعدۂ الٰہی کے پس کہا اونھون نے یعنی آپس مین کہ دیکھتے رہو یونس کو پس اگر وہ نکلا تم مین سے تو قسم خدا کی ہونے والا ہو گا عذاب کچھ کہ وعدہ کیا ہی تسے پس جب ہی وہ رات کہ وہ وعدہ عذاب کا کیا تھا اوسکی صبح مین تو بچھلی رات سے یونس اپنی قوم مین سے پوشیدہ نکل کھڑے رہے اور قوم نے کچھ آثار عذاب کے دیکھے پس ڈرے اور نکلے چھوٹے بڑے اپنی بستی سے جنگل کی طرف اور جدا کیے جانور اونٹنی بچون سے اور عورتون کو بھی جدا کیا اونکے بچون سے اور نالہ وزاری کی اللہ تعالی سے اور ایمان لائے پس درگذر کیا اللہ تعالی نے اونسے اور منتظر رہے یونس الگ جنگل مین گانوں اور گانوں والون کی خبر کے لیے یہان تک کہ ایک شخص گانوں والون مین سے گذرا پس پوچھا یونس نے حال گانوں والون کا اوسنے سارا ماجرا کہا پس کہا یونس نے نہین ہی انکے پاس کچھ تمہارے وہ تکبر کو اور سوے دریا کی طرف ہے کشتی پر کہ لوگون سے بھری ہوئی تھی جو اوسنے پس کشتی یا مین ٹھہر گئی اور چکر کھانے لگی ملاحون نے کہا کہ ہماری کشتی مین کوئی غلام ہی مالک سے بھاگا ہوا کہ کشتی چلتی نہین ہوتی ہی اور رہنے کے گمان مین یہ بات ٹھہری تھی کہ کشتی مین جو غلام بھاگا ہوا ہوتا ہی تو کشتی نہین چلتی ہی پس یونس نے کہا کہ غلام بھاگا ہوا اپنے مالک سے مین ہون او خصوصے نے کہا نہین کہ تو غلام ہووے نشانی صلاحیت اور آزادگی کی تیری پیشانی مین ظاہر ہی حضرت یونس نے تکرار کی آخر کو قرعہ ڈالا تین بار ہر ایک کے نام کا قرعہ ڈالا تینون بار مین یونس ہی کا نام نکلا اور حال اونکا یہ تھا کہ بھاگے ہوئے غلام کو دریا مین ڈالدیتے تھے پس چاہا کہ یونس کو دریا مین ڈالدین حق تعالی نے ایک مچھلی کو حکم کیا کہ مونہہ کھولکر کشتی کے سامنے جا اوسی وقت وہ آن موجود ہوئی ملاح دوسری طرف او کودے گئے وہ مچھلی بھی وہین جا موجود ہوئی یونس علیہ السلام نے کملی سر پر لپیٹکر اپنے تئین مچھلی کے پیٹ مین ڈالدیا مچھلی اونکو نگل گئی پھر مچھلی کو حکم آلہی پونہچا کہ یونس کو ہضم نہ کر تیری خوراک نہین کیا ہی تیرا پیٹ فقط قید خانہ اسکا ہی چاہیے کہ کچھ ایذا اسکو نہ پونہچے مچھلی نے انکو اپنے پیٹ مین اس طرح محفوظ رکھا جیسے مان بچے کو رکھتی ہی اور سرہانے سے باہر کر کر جلیتی تھی تا یونس کا دم رہے تا تک اوس کے پیٹ مین رہے اور مچھلی سات دریاؤن مین پھرتی تھی اور یونس دریا کے عجائب غرائب دیکھتے تھے اور ذکر آلہی مین مشغول تھے اور حق تعالی نے مچھلی کے گوشت و پوست کو مانند آئینے کے کر دیا تھا کہ مانع کسی چیز کے دیکھنے سے نہون اور انکے قصے مین یہ بھی روایت کیا گیا کہ جب یہ دریا کے پاس پونہچے تو انکے ساتھ انکی بیوی اور دو بیٹے بھی تھے پس آئی ایک کشتی اور چاہا انھون نے سوار ہونا او مین پس پہلے اپنی بیوی کو بٹھایا تو آپ بعد اونکے سوار ہون کہ حائل ہوئی موج درمیان مین انکے اور کشتی کے اور کشتی چل کھڑی رہی پھر ایک اور موج آئی وہ انکے بڑے بیٹے کو لے گئی اور بھیڑیا آیا وہ چھوٹے بیٹے کو لے گیا پس تن تنہا رہے پھر آئی ایک اور کشتی او سوار ہو کر الگ قوم سے بیٹھے پس کشتی ٹھہر گئی اور ہوا جو کچھ کہ ہوا ۔ معاجلہ بحر مل ۔ درمنثور

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ ہوا وہ تسبیح کرنے والوں سے تو البتہ رہتا وہ پیٹ مچھلی کے اوس وقت تک کہ اوٹھائے جاوینگے مردے ✤ فتح ✤ پھر اگر نہ ہوتا کہ وہ تھا یاد کرتا پاک ذات کو تو رہتا اوسکے پیٹ مین جسدن تک مردے جیوین ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ تسبیح کرنے والون سے یعنی یاد کرنے والون سے اللہ کو بہت ساتھ تسبیح کے یا کہنے والون سے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کو مچھلی کے پیٹ مین یا شکر کرنے والون سے یا عبادت کرنے والون سے یا نماز پڑھنے والون سے پہلے اسکے ابن عباس سے منقول ہی کہ ہر تسبیح قرآن مین بمعنی صلوٰۃ یعنی نماز کے ہی اور کہتے ہین کہ بلاشبہہ عمل صالح اوٹھاتا ہی اپنے صاحب کو یعنی کرنے والے کو جبکہ کرتا ہی آلبتہ رہتا النجوا یہ ہی کہ رہتے زندہ مچھلی کے پیٹ مین قیامت تک اور قتادہ سے ہی کہ ہوتا پیٹ مچھلی کا قبر اونکے لیے روز قیامت تک اور رہے یونس مچھلی کے پیٹ مین تین دن یا سات دن یا بیس دن یا چالیس دن اور شعبی سے ہی کہ نگلا اونکو مچھلی نے اول روز مین اور اگلا اونکو اخیر روز مین ✤ مدن ✤ معا ✤

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ وَّاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝

پس ڈالدیا ہمنے اوسکو زمین ہن کھلانس والی مین اور وہ بیمار تھا اور اگایا ہمنے اوسپر ایکدرخت کدو کی قسم سے ✤ فتح ✤ پھر ڈالدیا ہمنے اوسکو بیچ میدان مین اور وہ بیمار تھا اور اوگایا ہمنے اوسپر ایک درخت بیل کا ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ عراء کہتے ہین اوس زمین کو کہ نہ جسمین درخت ہو اور نہ مکان اور نہ گھانس اور وہ بیمار تھا یعنی بسبب سدے کے کہ پہنچا مچھلی کے نگلنے سے آیا ہی کہ بدن اوسکا ایسا ہوگیا تھا جیسا کہ بچے کا ہوتا ہی وقت پیدا ہونے کے اور بعضون نے کہا مانند پرند جانور کے بچے کے کہ بوٹی سا ہوتا ہی بن پر کا اور یقطین کے معنون مین اختلاف ہی حسن بصری اور مقاتل نے کہا کہ یقطین درخت کو کہتے ہین مانند درخت کدو اور کھیرے اور خربزہ اور ترنج کے اور جمہور مفسرین کے نزدیک یہ ہی کہ یقطین کدو کو کہتے ہین اور وہ کدو کا درخت چھانون کے لیے پیدا ہوا کہ اوسکے سایے مین وہ آرام پاوین اور تھا وہ تنہ دار برخلاف یہان کے کدو کی بیل کے اور یہ معجزہ ہوا اونکے لیے اور فائدہ اوس سے یہ تھا کہ مکھی اوسکے پاس نہین جمع ہوتی اور جلدی اوگتا ہی اور بڑھتا ہی اور کسینے آنحضرت سے عرض کیا کہ آپ وست رکھتے ہین قرع یعنی کدو کو فرمایا ہان یہ درخت ہی میرے بھائی یونس کا غرضکہ یہ کنارۂ دریا پر چٹیل میدان مین پڑے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے کدو کے درخت کا سایہ کیا اور پہاڑ کی بکری صبح و شام انکو دودھ پلاجاتی تھی یہان تک کہ سخت ہوا گوشت اسکا اور جمے ہال اور قوی ہوئے یہ پس ایک روز جو یہ سوکر اوٹھے تو دیکھا کہ وہ درخت خشک ہوگیا تھا پس بہت غم ہوا انکو اور دھوپ سے تکلیف پونہچی پس یہ رونے لگے پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو اور کہا کہ انگمین ہوتا ہی تو ایک درخت کے خشک ہوجانے پر اور نہین غم کرتا لاکھ آدمیون پر اپنی امت سے حال انکہ وہ مسلمان ہوئے اور توبہ کی اور معنی روایت ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ تو ایک درخت کے ہلاک ہونے پر اور نہین رو تا لاکھ آدمیون کے ہلاک ہونے پر ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چاہا اللہ تعالیٰ نے قید کرنا یونس کا مچھلی کے پیٹ مین تو حکم بھیجا اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو کہ لے اسکو اور نہ میسنا تو گوشت اسکا اور نہ توڑ تا تو اسکی ہڈی پس مچھلی نے لیا اونکو پھر قصد کیا ساتھ اونکے طرف رہنے کی جگہہ اپنی کے پس جب کہ پونہچی دریا کی تہ مین تو سنی یونس نے ایک آہٹ پس کہا انھون نے اپنے جی مین کہ کیا ہی یہ پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے اونکو مچھلی کے پیٹ مین کہ یہ تسبیح زمین کے جانورون کی ہی پس تسبیح کرنے لگے یہ بھی مچھلی کے پیٹ مین اور روایت مین ابن مسعود سے آیا ہی کہ انھون نے دریا کی تہ پر پہونچ کر سنی تسبیح سنگریزون کی پس پکارے تاریکیون مین یہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہا ابن مسعود نے کہ ایک تاریکی مچھلی کے پیٹ کی تھی اور ایک تاریکی دریا کی اور ایک تاریکی رات کی انتہی بہر تقدیر ملائکہ نے تسبیح انکی سنکر عرض کیا کہ ای رب ہمارے ہم سنتے ہین ایک آواز ضعیف زمین غربت یعنی مسافرت مین فرمایا کہ یہ بندہ میرا یونس ہی

فرمائی کی سیر ہی پس قید کیا سینے اسکو مچھلی کے پیٹ مین بیچ دریا کے عرض کیا ملائکہ نے کہ وہ بندہ ایسا صالح ہی کہ چڑھتے تھے تیرے ہر روز اسکے عمل صالح پس سفارش کی ملائکہ نے اسکی او سوقت پس حکم ہوا مچھلی کو اتنے اُگلنے کا پس اُگل دیا اسکو کنارہ دریا پر اور فرمایا عبد اللہ بن قیس سے روایت ہی کہ کہا یاد کرو اللہ کو زمی فراغت مین یاد رکھیگا تمکو اللہ شدت مین اسلیئے کہ یونس تھے بندے سابد کرنے والے اللہ کے پس جب پڑے مچھلی کے پیٹ مین تو فرمایا اللہ تعالی نے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اور فرعون تھا بندہ سرکش بھولنے والا اللہ کی یاد کا پس جب ڈوبنے لگا تو کہا اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ پس کہا گیا او سکو اٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ حاصل یہ کہ عین او سوقت کا یاد کرنا اور ایمان لانا او سکا کچھ مفید نہوا بسبب غفلت و بدذاتی پہلی کے اور حضرت یونس جو حالت چین مین بھی اللہ تعالی کو یاد رکھتے تھے او کا سختی کے وقت بھی بیڑا پار ہوا بسبب یاد و اطاعت پہلی کے اور ابن ابی حاتم اور حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین نقل کیا حسن بصری سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ کہا یونس نے بہت نماز پڑھا کرتے تھے حالت نرمی مین پس جبکہ مچھلی کے پیٹ مین پڑے تو گمان کیا انھون نے کہ یہ موت ہی پس ہلائے دونون پانون اپنے پس وہلنے لگے پس سجدہ کیا اور کہا اے رب میرے ٹھہرائی مینے تیرے لیئے جگہ سجدے کی ایسی جگہ مین کہ نہین سجدہ کیا کسینے اوسمین ۔ معاصل ۔ در منثور ۔ تنبیہ ۔ مجالس الابرار کی کہا ہی یونس مجلس مین کہ سبب بلاؤن کے اور سبب اُنکے دفع کی قسم توبہ اور دعاؤن سے ہی لکھی مین از انجملہ یہ بھی لکھا ہی کہ ایسا ہی تسبیح روکتی ہی بلاکے واقع ہونے کو اسلیئے کہ روایت کیا گیا ہی کہ سب اسمار سے کہ او کھوسنے کہا سمجھا اللہ کہنا رکھتا ہی عذاب کو اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا یونس نبی علیہ السلام کے حق مین فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اور بھی تسبیح فرشتون کی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ جیسے کہ بیان فرمایا اللہ تعالی نے فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پھر اللہ تعالی نے اوسکے بعد فرمایا فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی جب اُسنے اس تسبیح کے ساتھ توبہ کی ہماری طرف اور عجز و زاری کی اور دعا کی تو قبول کی ہمنے دعا او سکی اور نجات دی ہمنے او سکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مؤمنون کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی تکلیف کہ دعا کرے ساتھ اس دعا کے مگر کہ قبول کیجاتی ہی دعا او سکے لیے اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ ایک چیز کے کہ جب او تر متھا کسی پر سختی یا بلا اور دعا کرے ساتھ اسکے تو دور کردے اللہ تعالی اوسسے بلا و سختی عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا دعا ذی النون کی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور ذکر کیا گیا ہی بعض صالحین سے کہ بہت بڑی چیز دفع بلاکے لیے بہت درود بھیجنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُس سے بچتا ہی خوف کی چیزون سے اور بڑے درجون کو دیوتا ہی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث ابی بن کعب کی کہ ایک شخص نے الزام کیا اسکا کہ اپنے تمام وقت دعا کو حضرت کے درود مین صرف کرونگا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اب تیرے سب غم و فکرون کو یعنی دین و دنیا کے اللہ تعالی کفایت کریگا اور بخشے گا گناہ تیرے اور حال یہ ہی کہ جب بلا متوجہ ہووے تو شروع یہ ہی کہ مشغول ہو ساتھ توبہ اور استغفار کے اور ایسے کاموں کے کرنے کے کہ دفع کیجانے اوسسے بلا کہ وہ اعمال نیک ہین اور تقوی موجب فرمانے اللہ تعالی کے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ پس اللہ تعالی نے بیان فرمایا اس آیت مین کہ جو اللہ تعالی سے ڈرتا ہی ہر کرنے نہ کرنے کی چیزون مین بیشک گرداننا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے جگہ نکلنے کی واسطے کی غمون دنیا اور آخرت کے سے اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مین البتہ جانتا ہون ایک آیت کہ اگر عمل کرین لوگ اوسپر البتہ آیت

اونکو وہ یہ ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ الخ پس بار بار حضرت اسکو پڑھتے تھے اور مقول ہی کہ جب عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو کہ سالم اوسکا نام تھا کفار نے قید کیا تو عوف نے حضرت کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر یہ ماجرا عرض کیا اوشکوہ کیا اپنے فقر وفاقہ کا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّقِ اللّٰهَ وَاكْثِرْ قَوْلَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ یعنی ڈر اللہ سے اور بچ گناہوں سے اور بہت کہا کر لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس کیا اونھون نے ایسا ہی پس وہ اپنے گھر مین بیٹھے تھے کہ ناگہان کھٹکا یا اوسکے بیٹے نے دروازہ اور اوسکے ساتھ سو اونٹ تھے دشمن اونسے غافل ہوگئے تھے یہ ہانک کرلے آئے پس جا آکر یا اس سے کہ بڑی چیز دفع ہلاک کے لیے ہر بھلائی اور طاعت ہی اور مشغول ہونا گناہون اور ممنوع چیزون سب ہی اور بلا کا آنحضرت نے فرمایا نہین ہو بختی ہی بندے کو سختی و مصیبت تھوڑی اور نہ بہت مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے بہت ہی پھر پڑھی یہ آیت وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ یعنی جو کچھ پہونچتی ہی تمکو مصیبت پس تمھارے ہاتھ کا کیا ہی اور درگذر کرتا ہی بہت سے گناہون سے پس آنحضرت نے بیان کیا اس حدیث مین کہ بندے کو نہین پہونچتی ہی مشقت نہ نیا مین مگر بسبب گناہ کے کہ صادر ہوتا ہی اوس سے اور ہوتی ہی یہ مصیبت کہ لاحق ہوئی ہی اوسکو دنیا مین کفارہ اوسکے گناہ کی اور جو گناہ کہ اللہ تعالی عفو کرتا ہی بیشتر اوسکے دینے کے دنیا مین اور آخرت مین وہ بہت ہین اس سے اور کہا علی کرم اللہ وجہہ نے کہ مؤمن کے لیے ایسے نزدیک پانچ طرح کے عذاب ہین اول تو مرض ہی پھر مصیبتین پس اگر گناہ اوسکے زیادہ ہوئے اس سے تو عذاب کیا جاویگا قبر مین پھر اگر اوس سے بھی زیادہ ہوئے تو روکا جاویگا پل صراط پر پھر اگر اس سے بھی زیادہ ہوئے تو عذاب کیا جاویگا جہنم مین بقدر گناہون اوسکے پھر نکالا جاویگا آخر اسے بسبب توحید کے اگر توحید اوسکی صحیح ہوگی اور اگر توحید اوسکی صحیح نہین ہوگی تو نہین نکالا جاویگا اوس سے بلکہ باقی رہیگا مؤمن ابد الآباد کو ہمیشہ ابد الآباد کو ہمیشہ

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝

اور بھیجا تھا اوسکو طرف لاکھ کے یا زیادہ ہون اوس سے پس ایمان لائے پس بہرہ مند کیا ہم نے اونکو ایک وقت تک ف + اور بھیجا اوسکو لاکھ آدمیون پر یا زیادہ پھر وہ یقین لائے پھر ہم نے اونکو برتنے دیا ایک وقت تک مو + تفسیر + یعنی اگر عاقل بالغ گنتے تو لاکھ تھے اور اگر سبکو شامل گنتے تو زیادہ تھے یہ اللہ کو شک نہین مو + اور بھیجا ہم نے اوسکو طرف لاکھ کے مراد اوس سے قوم اونکی ہی کہ جنکی طرف مبعوث ہوئے تھے پہلے پہلی سے نکلنے کے یا زیادہ ہون یعنی دیکھنے والے کی نظر مین یعنی جب دیکھا اونکو کوئی دیکھنے والا تو کہا کہ وہ لاکھ ہین یا زیادہ اور کہا زجاج نے کہ کہا کرتے ہین کہ او بمعنی بل کے ہی یعنی لاکھ تھے بلکہ زیادہ یعنی بیس یا تیس یا ستر ہزار پس ایمان لائے یونس پر اور اوس چیز پر کہ بھیجے گئے ساتھ اوسکے وہی قوم جن سے بھاگے تھے اوپر ایمان لارہی تھی ڈھونڈھتی تھی کہ پہنچا پوے اونکو بڑی خوشی ہوئی جمعہ نہ کیا جنے یعنی باقی رکھا جنے اونکو اسحال مین کہ فائدہ اوٹھاتے تھے اپنے مال و منال اور آل و اولاد سے ایک وقت تک یعنی وقت موت تک ف + مو + یہ بھیجنا یونس کا اہل نینوی کی طرف زمین موصل سے پہلے جانے مچھلی کے پیٹ مین ہی اور بعد نکلنے کے اوسکے اور بعد یہ بھیجنا اور قوم کی طرف ہی پس ایمان لائے یعنی وہ کہ جنکی طرف بھیجے گئے تھے یونس ایمان لائے بعد دیکھنے عذاب کے اور جب اونکو یونس کے آنے کی یوہی تو بادشاہ تمام قوم کے ساتھ اونکے استقبال کے لیے نکلا ف + پھر + معاً

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنٰتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝

پس استفسار کر مشرکون سے کیا واسطے رب تیرے کے ہین بیٹیان اور واسطے اونکے بیٹے کیا بیٹی پیدا کیا ہی ہمنے فرشتون کو اور وہ حاضر تھے ف + قتی + اب انسے پوچھ کیا تیرے رب کے ہان بیٹیان اور انکے ہان بیٹے یا ہمنے بنایا فرشتون کو عورت اور دیکھتے تھے مو + تفسیر + یہ عطف کیا گیا ہی اوپر سئل اپنے کے اول سورت تین یعنی اور فاستفتہم ایہم اشد خلقا کے اگرچہ بہت ہی فاصلہ درمیان معطوف

معطوف علیہ کے حکم کیا اپنے رسول کو کہ پہلے پوچھیں قریشیوں سے وجہا انکار کرنے نبوت کی پیچھا ری کیا کلام بعض بعض سے لگا ہوا پھر حکم فرمایا کہ پوچھیں اونسے وجہا اس تقسیم بری کی کہ اپنے لیے تو بیٹے ٹھہرا رکھے ہین خوش ہوتے ہین اونکے ہونے سے اور اللہ کے لیے بیٹیان ٹھہرا رکھی ہین کہ کہتے ہین ملائکہ اللہ کی بیٹیان ہین باوجودیکہ اپنے لیے بیٹیون کے ہونے کو نہایت بُرا جانتے ہین اور پیدا ہونیوقت اونکے ذکر کرنے سے اور وہ حاضر تھے وقت پیدا کرنے ہمارے کے کہ یہ کہتے ہین معنی اسکے یہ ہین کہ یہ کہتے ہین یہ بات خاطر جمعی سے بسبب نہایت جہل اپنے گے گویا کہ یہ حاضر تھے وقت پیدا کرنے اونکے کے ۞ مل

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۙ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۙ

آگاہ ہو تحقیق یہ اپنی دروغ گوئی سے کہتے ہین کہ جنا ہے اللہ نے اور بلاشبہ یہ جھوٹے ہین یعنی اس کہنے مین ۞ فتح ۞ سنتا ہے یہ اپنا جھوٹھ بنایا کہتے ہین کہ اللہ کے اولاد ہوئی اور یہ بیشک جھوٹے ہین ۞ مو ۞

اَصْطَفَى الْبَنٰتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ۙ مَا لَكُمْ ۙ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۙ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۙ

کیا اختیار کیا بیٹیون کو بیٹون پر کیا ہی تمکو کیونکر حکم کرتے ہو یعنی یہ حکم فاسد کیا اندیشہ نہین کرتے تم یعنی وہ پاک ہے فرزند سے ۞ فتح ۞ کیا پسند کین بیٹیان بیٹون سے کیا ہوا ہی تمکو کیسا انصاف کرتے ہو کیا تم دھیان نہین کرتے ۞ مو ۞

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ

کیا تمھارے لیے کوئی دلیل ہی ظاہر پس لاؤ تم کتاب اپنی اگر ہو تم سچے ۞ فتح ۞ یا تم پاس کوئی سند ہی کھل تو لاؤ اپنی کتاب اگر ہو تم سچے ۞ مو ۞ تفسیر ۞ یعنی اگر تمپر کوئی دلیل اوتری ہی آسمان سے اس بات کی کہ فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین تو لاؤ تو یہی اپنی کتاب جو اوتری ہی تمپر اگر تم سچے ہو اپنے اس دعوے مین ۞ مل ۞

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۙ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۙ

اور مقرر کیا کافرون نے درمیان اللہ تعالیٰ کے اور درمیان جنون کے ناتا اور تحقیق جانتے ہین جن کہ وہ البتہ حاضر کیے جاوینگے یعنی حساب و عذاب کے لیے پاکی ہی خدا کو اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہین مگر بندے خالص کیے ہوئے خدا کے یعنی بیان مخلصون کا موافق واقع کے ہی ۞ فتح ۞ اور ٹھہرایا ہی اوسمین اور جنون مین ناتا اور جنون کو معلوم ہی کہ وہ پکڑے آوینگے ہین اللہ تعالیٰ ہی باتون سے جو بناتے ہین مگر جو بندے ہین اللہ کے چنے ۞ مو ۞ تفسیر ۞ مراد جنون سے ملائکہ ہین بسبب اعتقاد یعنی بوشیدہ ہونے اونکے کے لوگون کی نظرون سے ناتا کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان اللہ کی ہین اور کہتے تھے وہ کہ اللہ تعالیٰ نے نکاح کیا جنیہ سے پس پیدا ہوئے اوسکے ملائکہ اور محبوس کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ اور شیاطین بھائی ہین حق تعالیٰ نے یہ آیتین اوتار کر اونکے قولون کو رد فرمایا اور جانتے ہین جن یعنی ملائکہ کہ جھوٹون کی کہی ہی یہ بات وہ البتہ حاضر کیے جاوینگے دوزخ مین پاکی ہی خدا کو الخ پاکی بیان کی اپنی ذات پاک کی اولاد و جورو سے اور الا عباد اللہ المخلصین کے وہ معنی ہین ایک قرءت مخلصین یاد رہے اگر جہنم سے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ یہ کفار تو اوسکے حق مین ایسا کچھ بیان کرتے ہین لیکن مخلص بیزار ہین ایسی بات کے بیان کرنے سے ۞ جلا ۞ مد ۞ بحر ۞

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۙ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۙ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۙ

پس تحقیق تم اے کافرون اور جو کچھ کہ پوجتے ہو یعنی بت نہین ہو تم سب گمراہ کرنے والے واسطے عبادت اوس معبود باطل کے مگر اوس شخص کو کہ وہ جانے والا دوزخ کا ہی علم آلہی مین ۞ فتح ۞ سو تم اور جنکو تم پوجتے ہو اوسکے ہاتھ سے ہرگز نہین لے سکتے مگر اوسی کو

جو پیٹھنا ہی آگ مین ۔ **موضح تفسیر** ۔ یعنی تم انسان اور تمھارے جن شیطان بے منی اللہ کے گمراہ نہین کر سکتے مگر وہی ہوگا جسکو اوسنے دوزخی لکھدیا ہی ۔ **موضح** ۔ پس تحقیق تم اے اہل مکہ اور معبود تمھارے نہین تم اور وہ سب اللہ پر گمراہ کرنے والے مگر اوسکو کہ جلنے والا ہین دوزخ مین یعنی نہین گمراہ کر سکتے تم سیکو مگر اون دوزخیون کو کہ سبقت ہو چکی ہی علم الٰہی مین کہ وہ بسبب اعمال بد اپنے کے لائق داخل ہونے دوزخ کے ہونگے اور کہا حسن نے کہ پس تم اے کہنے والون سمیت کے اور وہ بت کہ پوجتے ہو تم اوسکو نہین ہو تم اوپر عبادت بتون کے گمراہ کرنے والے اسیکو مگر اوسکو کہ مقدر ہی اونکے لیے کہ داخل ہونگے دوزخ مین اور بعضون نے کہا کہ نہین تم گمراہ کرنے والے مگر اوسکو کہ واجب ہی اوسپر گمراہی تقدیر الٰہی مین ۔ **مل**

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝

فرشتون نے کہا اور نہین ہر کوئی ہم مین سے مگر اوسکے لیے جا ہی معین اور تحقیق ہم صف باندھنے والے ہین اور تحقیق ہم تسبیح کہنے والے ہین ۔ **فتح** ۔ اور ہم ہین جو ہی اوسکو ایک ٹھکانا ہی مقرر اور ہم جو ہین ہم ہی ہین قطار باندھنے والے اور ہم جو ہین ہم ہی ہین پاکی بولنے والے ۔ **موضح تفسیر** ۔ یہان سے اللہ تعالی نے فرشتون کی زبان سے فرمایا جیسے دعائین فرمائی ہین آدمیون کی زبان سے ٹھکانا مقرر یعنی اپنی حد ہی اوسسے آگے بڑھ نہین یہ اسپر فرمایا کہ کافر کہتے فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین جنون کی عورتون سے پیدا ہوئیان سو جنون کو اپنا حال معلوم ہی اور فرشتے یون کہتے ہین ۔ **موضح** ۔ جا ے معین ہی یعنی عبادت مین نہین تجاوز کرتا اوسسے اور صف باندھنے والے ہین یعنی قدم برابر برابر کر کر کھڑے ہوتے ہین ہم نماز مین یا صف باندھکر کھڑے رہتے ہین ہم گرد عرش کے دھمکتے ہوئے نمازیون کے لیے اور ہم تسبیح کہنے والے ہین یعنی پاکی سے یاد کرتے ہین اوسکو یا نماز پڑھنے والے ہین اور وجہ یعنی اولی یہ ہی کہ ہو یہ اور یا قبیل اسکا یعنی آیت سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ سے کلام ملائکہ کا کہ متصل ہو ساتھ ذکر انکے کے بیچ قول اللہ تعالی کے وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ گویا کہ کہا گیا کہ تحقیق جانا ملائکہ نے اور گواہی دی اونھون نے کہ مشرکون نے افترا کیا ہمپر بیچ نسبت کرنے کے طرف رب العزت کے اور کہا اونھون نے سبحان اللہ پس پاکی بیان کی اللہ کی اسسے اور استثنا کیا اللہ کے مخلص بندون کو اور سبر کیا اونکو شرک کے کرنے سے اور کہا اونھون نے واسطے کافرون کے کہ تم اور معبود تمھارے نہین قدرت رکھتے ہو یہ کہ فتنے مین ڈالو اللہ پر سیکو اوسکی مخلوق مین سے اور گمراہ کرا و سیکو مگر جو ہلاک ہونے والا دوزخ سے اور کیونکر نسبت ہو سکو رب العزت کے ساتھ ہم تو نہین ہین مگر غلام ذلیل اوسکے آگے واسطے ہر ایک کے ہم مین سے مقام معلوم ہی طاعت کے لیے نہین ٹل سکتا ہی اوسسے ملے عظمت اوسکی کے اور عاجزی اپنی کے اور ہم برابر جمے ہوئے ہین قدم اپنے اوسکی عبادت کے لیے تسبیح کرتے ہین اوسکی بزرگی بیان کرتے ہین اوسکی جیسے کہ واجب ہی بندون پر واسطے رب انکے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ قول ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اہ نہین ہم مسلمانون مین سے کوئی مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہوگا دن قیامت کے بعد عمل اوسکے استنباط کی یہ بات اللہ تعالی کے اس قول سے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا جو ذکر کیے اعمال انکے کہ وہ واسطے ہین کہ معین باندھکر کھڑے رہتے ہین نمازمین اور پاکی بیان کرتے ہین اللہ کی اسکے مناسب چیزون سے ۔ **مل** ۔ جبرئیل کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہین ہی کوئی ہم مین سے یعنی گروہ ملائکہ سے مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہی آسمانون مین عبادت کرتا ہی اللہ کی اومین کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ہی آسمانون مین جگہ ایک بالشت کی مگر کہ اومین ہی فرشتہ نماز پڑھتا اور تسبیح کرتا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چرچراتا ہی آسمان اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچرا وے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہی نہین ہی آسمان مین جگہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتہ رکھے پیشانی اپنی سجدہ کرتا ہی اللہ کو کہا سدی نے مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہی کہ عبادت کرتا ہی اللہ کی اوسپر مانند خوف اور حیا اور ہیبت اور رجا کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے ہمنشینون سے کہ آواز کرتا ہی آسمان جس چرچرانا ہی جیسے

زین نے چمڑا بولتا ہی سوار کے بوجھ سے اور لائق ہی اوسکے لیے یہ کہ آواز کرے زمین اوپر سے جبکہ ایک قدم کی مگر اوپر سے دوسرا قدم رکھے یا سجدہ کرتا پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیت وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ قتادہ سے روایت ہے کہ کہا نماز پڑھتے تھے مرد اور عورت اٹھتے یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ پس آگے رہنے مرد اور پیچھے رہنے لگیں عورتیں زید بن مالک سے روایت ہے کہ کہا نماز پڑھتے تھے لوگ متفرق پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ پس حکم کیا اونکو یہ کہ صف باندھا کریں حضرت عمر بن الخطاب کا معمول تھا کہ جب قائم کی جاتی تھی نماز فرماتے برابر ہو آگے بڑھو فلانے پیچھے ہٹو فلانے سیدھی کرو صفیں اپنی چاہتا ہی اللہ کہ تمہارا کا طریق برتو پھر پڑھتے حضرت عمر وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تمہیں صف باندھتے ہو تم جیسے فرشتے صف باندھتے ہیں قریب پروردگار اپنے کے عرض کیا اپنے گرد پھر صف باندھتے ہیں قریب پروردگار اپنے کے فرمایا کہ تمام کرتے ہیں اگلی صفیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں صفیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فضیلت دیے گئے ہیں ہم لوگوں پر یعنی اگلی امتوں پر تین باتوں میں مقرر کی گئیں صفیں ہماری مانند صفوں ملائک کے یعنی فضیلت و ثواب میں اور مقرر کی گئی ہمارے لیے زمین سجدہ کی اور ٹھہرائی گئی خاک اوسکی ہمارے لیے پاک کرنے والی جبکہ نہ پاویں ہم پانی اور سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابری کرو تم اپنی صفوں میں اور پھر کھڑے رہو پس میں دیکھتا ہوں تمکو اپنے پیچھے سے بھی کہا انس نے کہ تحقیق دیکھا میں نے ایک اپنے کو کہ ملائے رکھتا تھا موڈھا اپنا ساتھ موڈھے یار اپنے کے اور قدم اپنا ساتھ قدم اوسکے کے کہا نعمان بن بشیر نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سیدھا کرتے تھے صفوں کو جیسے کہ سیدھے ہوتے ہیں تیر پس دیکھا ایک دن سینہ ایک شخص کا نکلا ہوا صف سے پس فرمایا کہ سیدھا کرو اپنی صفوں کو والا مخالفت دیگا اللہ درمیان تمہارے کے کہا ابن مسعود نے کہ چھوتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم موڈھے ہمارے نماز میں یعنی جب نماز کو کھڑے ہوتے اور فرماتے برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے کھڑے نہ ہو پس مختلف ہونگے دل تمہارے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھا کرو اپنی صفوں کو اسلیے کہ تحقیق نماز کی خوبی سے ہی سیدھا کرنا صف کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے بند کیا فرجہ صف میں بلند کریگا اللہ تعالیٰ اسیسبب اوسکے درجہ اوسکا اور بنا دیگا اوسکے لیے گھر جنت میں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش ہوتا ہی اللہ تعالیٰ تیر طرح کے لوگوں کو دیکھکر ایک تو اوس قوم کو دیکھکر کہ صف باندھتے ہیں نماز میں اور دوسرے اوس شخص کو دیکھکر کہ اٹھتا ہی تہجد میں یارون اپنے کے یعنی جماعت میں سے اور لوگ تو بھاگ گئے اور یہ اونکے پیچھے کفار سے لڑتا رہا اور تیسرے اوس شخص کو دیکھکر کہ کھڑا ہوتا ہی تاریکی رات کی میں یعنی تہجد میں کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ برابر کرو اپنی صفوں کو اور اچھے کرو رکوع اور سجود اپنے اسی صاحب سے روایت ہے کہ کہا ہم اوتری یہ آیت اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ تا قول اوسکے کہ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى کہا جبرئیل نے کہ گیا وشمار ہوا یعنی بہت قیام کرنا رات کا تم پر فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں کہا جبرئیل نے وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ✦ معا ✦ در منثور ✦ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۙ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۙ فَكَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

اور تحقیق کافر عرب کے کہتے تھے کہ اگر ہوتا ہمارے پاس کوئی کتاب پہلوں کی البتہ ہوتے ہم بندے خالص کیے ہوئے خدا کے پھر کافر ہوئے ساتھ اوسکے قرآن کے پس جلد جان لینگے انجام کار کو ✦ فتح ✦ اور یہ تو کہتے تھے اگر ہم پاس احوال ہوتا پہلے لوگوں کا تو ہم ہوتے بندے اللہ کے چنے ہوئے سو اوس سے منکر ہوگئے اب آگے جان لینگے ✦ مو ✦ تفسیر ✦ یعنی مشرکین قریش پہلے مبعوث ہونے آنحضرت علیہ السلام کے کہتے تھے کہ اگر ہمارے پاس کوئی کتاب اگلوں میں سے گذشتہ کی کتابوں میں سے تو البتہ ہم خالص کرتے ہم عبادت اللہ کی اور یہ جھٹلاتے ہم جیسے کہ اونہوں نے جھٹلایا اور نہ خلاف کرتے ہم

جیسے کہ اونھوں نے خلاف کیا پھر جب آیا اون پاس قرآن کے وہ سردار اور معجزے سے کتابون مین تو نما اوسکو جھان لینگے سزا اسکی ✣ مل ✣
وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ۝ وَإِنَّ جُنْدَنَا
لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝

اور تحقیق پہلے صادر ہوا وعدہ ہمارا واسطے بندون ہمارے پیغمبرون کے کہ تحقیق وہی مدد دیے گئے اور تحقیق لشکر ہمارے
وہی ہین غالب ✣ فتح ✣ اور پہلے ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندون کے حق مین جو رسول ہین بیشک اونھین کو مدد ہوتی ہے اور ہمارا لشکر جو ہے بیشک
وہی زبردست ✣ موضح ✣ تفسیر ✣ یعنی وعدہ ہو چکا ہے ہمارا کہ رسولون کا بول بالا ہوگا اور غلبہ ہوگا اونکا اونکے دشمنون پر گفتگو مین اور
لڑائی مین حجت دنیا کے اور بڑا رتبہ ہوگا اونکا آخرت مین اور حسن بصری سے ہے کہ نہین مغلوب ہوتے کبھی لڑائی مین اور ابن عباس سے ہے کہ اگر
مدد دیے گئے دنیا مین تو مدد کیے جاوینگے عقبیٰ مین اور حاصل یہ کہ قاعدہ اللہ کے امر کا اور اہل اوسکی اور غالبًا اللہ کی طرف سے یہی ہے کہ مدد اونکی
ہوتی ہے اگرچہ واقع ہو زوائد امور مین کچھ آزمایش و محنت اور اعتبار غالب ہی کا ہے ✣ مل ✣ پہلے صادر ہوا وعدہ ہمارا ساتھ مدد کرنے کے واسطے بندون
ہمارے پیغمبرون کے اور وہ وعدہ یہ ہے کہ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي یعنی البتہ غالب ہو ویگا دین میرا اور رسول میرے اور یا وعدہ یہ ہے إِنَّهُمْ
لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ اور لشکر ہمارے یعنی ہوسن وہی غالب ہونگے کفار پر ساتھ دلیل کے اور نصرت کے اوپر دنیا مین اور اگر نہ مدد ہوئی
بعضون کی اونمین سے دنیا مین تو آخرت مین ہوگی ✣ جلالین ✣

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝

پس موڑ منہ پھیر لے کفار مکہ سے ایک مدت تک اور دیکھ اونکو پس وہ بھی دیکھینگے ✣ فتح ✣ سو تو انسے پھیر لے ایک وقت تک اور اونکو
دیکھتا رہ کہ آگے وہ دیکھ لینگے ✣ موضح ✣ تفسیر ✣ ایک مدت تک یعنی تھوڑی سی مدت تک اور وہ وہ مدت ہے کہ جملہ بے لڑے گئے اوسمین
یا روز بدر تک یا فتح مکہ تک اور دیکھ اونکو یعنی دیکھتا رہ اونکو کہ پونھچے اونکو اوسدن پس وہ بھی دیکھینگے اوسکو یا دیکھ طرف اونکے جو وقت
کہ عذاب کے جاوین پس وہ بھی دیکھینگے اوسمین چیز کو کہ منکر ہین اوسکے یعنی عذاب یا معلوم کروا اونکو پس قریب ہے کہ جانین گے ✣ مل ✣ اور دیکھ تو
اے محمدؐ اور تا عذاب کا اپنے پس قریب ہے کہ وہ بھی دیکھینگے اور تا عذاب کا اپنے پر آور مراد مدت سے موت ہے یا روز بدر یا حکم اونکے قتل کرنے کا اور
بعضون کے نزدیک یہ حکم عام ہے اوس کا ساتھ آیت قتال کے منسوخ ہے اور کفار نے اس آیت کو سنکر از راہ تمسخر کے کہا کہ یہ عذاب کب ہوگا یہ آیت
اگے کی اور تری باز راہ ہدیے کے ✣ جلالین ✣

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۝

کیا یہ کافر ہمارے عذاب کو جلدی طلب کرتے ہین پس جب اوتریگا عذاب اونکے میدان مین پس برا ہوگا روز اون ڈرائے گیون کا ✣ فتح ✣
کیا ہماری آفت شتاب مانگتے ہین پھر جب آ اوترے گی اونکے میدان مین تو بری صبح ہوگی ڈرائے گیون کی ✣ موضح ✣ تفسیر ✣ جلدی
طلب کرتے ہین یعنی پہلے وقت اوسکے کہ اونکے میدان مین کہا کافر انے کہ عرب کا کفار کرتے ہین ساتھ ذکر کرنے ساعت کے یعنی میدان کے قوم سے
یعنی ساعت ذکر کرتے ہین اور قوم مراد ہوتی ہے برا ہوگا روز اون ڈرائے گیون کا یعنی برا ہوگا روز اون کافرون کا کہ ڈرائے گئے ساتھ عذاب کے
کہا بعضون نے کہ یہ ہوا روز فتح مکہ کے اور کہا بعضون نے کہ اکثر عرب مین جو دشمن اپنے دشمن پر دو ڈالتے تھے تو تمام شب راہ چلکر بوقت صبح
اونکو غفلت تمام مین جا کر قتل و غارت کرتے تھے بسبب کثرت اس کار کے غارت کو صباح کہتے تھے اگرچہ اور وقت مین بھی واقع ہوتی
اسلیے حق تعالیٰ نے اس آیت مین تشبیہ دی عذاب کو ساتھ لشکر کے کہ یکایک اوسپر ہجوم کرے اور غارت اونکی واقع ہو اونسے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نکلے طرف خیبر کے آئے اوسمین رات کو اور تھے آنحضرتؐ جب آتے کسی قوم پر رات کو تو نہ اترتے

یہان تک کہ صبح کرتے پس جب صبح ہوئی تو تکے یہود اپنے بچھڑے اور ٹوکرے لیکر پس جب دیکھا اونھوں نے آنحضرتؐ کو تو کہا اونھوں نے کہ یہ محمد ہین قسم خدا کی اور لشکر اونکا پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین ○ اللہ بہت بڑا ہی خراب ہوا خیبر بلاشبہ ہم جب اوترتے ہین کسی قوم کے میدان مین تو بری ہوتی ہی صبح ڈرائے گیون کی ۞ صٓ ۞ معا مبحث

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ○ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ○

اور موڑ پھیر لے اونسے ایک مدت تک اور دیکھ پس وہ بھی دیکھ لینگے ۞ فتح ۞ اور پھر ہانسے ایک وقت تک اور دیکھتا رہ اگے دیکھ لینگے ۞ موٴ تفسیر ۞ مکرر فرمائی یہ آیت تاکید اور واسطے تہدید کفار کے اور تسلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ۞ جلاد ۞

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

پاکی ہے تیرے پروردگار صاحب غلبے کو اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہین اور سلام ہو پیغمبرون پر اور سب تعریف ہے واسطے خدا پروردگار عالمون کے ۞ فتح ۞ پاک ذات ہے تیرے رب کی عزت کا صاحب پاک ہر ان باتون سے کہ بیان کرتے ہین اور سلام ہو رسولون پر اور سب خوبی اللہ کو جو ہے سارے جہان کی ۞ موٴ تفسیر ۞ اضافت کیا گیا رب کی عزت کے واسطے اختصاص اوسکے کے ساتھ عزت کے گویا کہ کہا گیا ذو العزۃ یعنی صاحب غلبہ کا جیسے کہ کہا جاتا ہی صاحب صدق واسطے اختصاص اوسکے کے ساتھ صدق کے اور جائز ہی کہ یہ مراد ہو کہ نہین ہی کوئی عزت کسیکے لیے مگر کہ وہ رب اوسکا اور مالک اوسکا ہی جیسے کہ فرمایا یُعِزُّ مَنْ يَّشَآءُ اور سوا خبر سے کہ بیان کرتے ہین بعضی اولاد اور بیوی اور شریک اوسکے لیے ثابت کرتے ہین انسے وہ پاک ہی اور سب رسولون پر سلام بھیجا بعد اسکے کہ بعضون پر جملی الخصوص بھیجا اس سورت مین اسلیے کہ سب پر خاص کر کر سلام بھیجنے مین ازگی ہوتی اور تعریف واسطے خدا پروردگار عالمون کے یعنی اوپر پاک ہونے دشمنون سے اور مدد ہونے انبیا کے اس سورت مین ذکر ہی اون چیزون کا کہ نہین شریک کرسکون نے اللہ کے حق مین اور نسبت کیین اونھون نے طرف اللہ کے وہ چیزین کہ وہ پاک ہی اونسے اور ذکر ہی اون چیزون کا کہ دیکھین رسولون نے کافرون کی جانب سے اور ذکر ہوا سکا کہ دیے گئے انجام کار مین انبیا مدد کفار پر پس ختم کیا اسکو ساتھ ایسی آیتون کے کہ جامع ہین سب مضمونون کے جواب مین کہ پاکی بیان کی اپنی ذات کی اوس چیز سے کہ شرک بیان کرتے تھے اور سلام بھیجا رسولون پر بسبب تکلیف اوٹھانے اونکے کفار سے تا اونکی عزت بڑھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا اسپر کہ انجام نیخ ہوا انبیا کے لیے شعر شکر کہ کہ نمرد یم رسید یم بدوست ۞ آفرین باد بریں ہمت مردانہ ما ۞ اور مراد سکھانا ہی مومنون کو کہ یہ کہا کرین اور خالی نہون اسسے اور غافل نہون ان مضمونون سے کہ قرآن مجید مین سپرد کیے گئے ہین اور حضرت علی سے روایت ہی کہ جسکو خوش لگے کہ مانپلے پیمانہ پورے مین ثواب ان آیات کے پس چاہیے کہ ہو آخر کلام اوسکا جسوقت کہ اٹھے مجلس اپنی سے سُبْحٰنَ رَبِّكَ آخر سورت تک اور روایت کی ابن مردویہ نے طریق ابی العوام سے اونھون نے قتادہ سے اونھون نے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سلام بھیجو مجھپر پس سلام بھیجو رسولون پر اسلیے کہ نہین ہم مگر رسولون مین سے کہا ابو العوام نے کہ قتادہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو جسوقت کہ پڑھتے تھے یہ آیتین سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اور روایت کی طبرانی نے ابن عباسؓ سے کہ کہا پہچانتے تھے ہم فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھ کہنے سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ الخ کے ابو سعید روایت کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جب ارادہ کرتے تھے سلام پھیرنے کا نماز اپنی سے تو کہتے تھے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ اور یہ بھی ابو سعید سے روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے بعد سلام پھیرنے کے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ اور زید بن ارقم سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا بعد نماز کے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ پس تحقیق مانپلیا پیمانہ پورا ثواب سے اور روایت کی ابن ابی حاتم نے

شبی سے کہ کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ مانچے سیانہ پورا ثواب سے دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے آخر مجلس
اپنی مین بسوقت کہ چاہے اوٹھنا سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ ۞ معا مدر منثور ۞ بکر ۞ تنبیہ ۞ خلاصہ ساری
سورت مبارکہ کا یہ معلوم ہوا کہ جو اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرتے ہین دنیا اور آخرت مین نفع اوٹھاتے ہین اور چین و آرام مین رہتے ہین
اور طرح بطرح کے انعام و اکرام پاتے ہین اور جو منکر اور نافرمان ہین اللہ و رسول کے دنیا اور آخرت مین تباہ و خراب ہوتے ہین اور یہی
مضمون جدا جدا سے معلوم ہوتا ہی اور مین سے ایک یہ حدیث ہی کہ عایشہ رضی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ فرمایا جب اللہ
کریگا اللہ تعالی یہ کہ داخل کرے اہل جنت کو جنت مین تو بھیجے گا اللہ تعالی طرف انکے ایک فرشتے کو اس حال مین کہ اوسکے ساتھ ہدیہ ہونگے تحفہ
ہوگا اور لباس جنت سے پس جب چاہینگے جنتی داخل ہونا جنت مین تو کہیگا اونسے فرشتہ کہ ٹھہرجاؤ اسلیے کہ میرے پاس ایک ہدیہ ہی رب العلمین
کی طرف سے وہ کہینگے کہ کیا ہی وہ ہدیہ فرشتہ کہیگا وہ ہدیہ مہری کاغذ مین لکھا ہوا ہو ایک مین تو سلام عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا
خٰلِدِيْنَ یعنی سلام ہی تم پر خوش حال ہوئے تم پس داخل ہو جنت مین ہمیشہ رہوگے اور دوسرے مین لکھا ہوا ہی اُدْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ
اٰمِنِيْنَ یعنی داخل ہوؤ اوسمین سلامتی سے امن اور تیسرے مین لکھا ہوا ہی وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ یعنی اور یہ وہ جنت ہوکہ دی گئی تمکو بسبب اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور چوتھے مین لکھا ہوا ہی سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا
صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنی سلام ہو تم پر یہ ثواب بسبب صبر کرنے تمھارے کے ہو دنیا مین پس اچھا ہو دار آخرت تمھارا
اور پانچوین مین ہی لِلْبُسْنَا لَكُمُ الْحُلَلَ وَالْحُلِّيَ یعنی پہناوینگے ہم تمکو لباس و زیور اور چھٹے مین ہی وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ
عِيْنٍ یعنی بیاہ دینگے ہم انکے حورین بڑی آنکھون والیان اور ساتوین مین ہی اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا
یعنی بدلہ دیا مین نے انکو آج بسبب صبر کرنے کے اور آٹھوین مین ہی وَاُولٰٓئِكَ شُبَّانًا لَّا هُمْ مُّوْنَ اَبْكَارًا یعنی ہونگے
تم جوان نہین بوڑھے کبھی اور نوین مین لکھا ہی اَنْفَقَ اللّٰهُ الْاَنْبِيَآءَ وَالشُّهَدَآءَ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی رفیق ہونگے
تم انبیا اور شہدا اور صالحین کے اور دسوین مین لکھا ہی اِنَّكُمْ فِيْ جِوَارِ الرَّحْمٰنِ ذِي الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ یعنی ہو تم پاس
میرے کہ صاحب عرش بزرگ کا ہی پھر کہیگا فرشتہ کہ داخل ہو جنت مین پس داخل ہونگے جنت مین اور کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ
نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ یعنی شکر ہو اوس خدا کا کہ کر دیا ہمسے غم کو بیشک پروردگار ہمارا
البتہ بخشنے والا قدردان ہی تعریف ہو اوس خدا کو کہ سچ کر دکھایا ہمکو وعدہ اپنا اور وارث کیا ہمکو زمین جنت کا رہتے ہین ہم جنت مین جہان چاہتے ہین
پس اچھا ہی اجر عمل کرنے والونکا اور جب چاہیگا اللہ تعالی داخل کرنا دوزخیون کو دوزخ مین تو بھیجیگا اللہ تعالی طرف اونکے ایک فرشتے کو
کہ اوسکے ساتھ دس کاغذ ہونگے مہری ایک مین تو لکھا ہوگا اُدْخُلُوْا فِيْهَا بِسَلٰمٍ لَا تَمُوْتُوْنَ فِيْهَا اَبَدًا وَّلَا تَحْيَوْنَ
وَلَا تَفْرَحُوْنَ یعنی داخل ہوؤ تم دوزخ مین نہین مرو گے تم اسمین اور نہ جیوگے اور نہ خوش ہوؤ گے اور دوسرے مین لکھا ہوگا خُلُوْا
فِي الْعَذَابِ لَا رَاحَةَ لَكُمْ یعنی بیٹھو عذاب مین نہین ہین تمھارے لیے اور تیسرے مین لکھا ہوگا يَئِسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ
یعنی ناامید ہوؤ رحمت خدا سے اور چوتھے مین لکھا ہوگا اُدْخُلُوْا فِي الْغَوِّ وَالْهَوْلِ وَالْحُزْنِ اَبَدًا یعنی داخل ہوؤ رنج غم اور فکر
اندوہ کے ہمیشہ کو اور پانچوین مین لکھا ہوگا لِبَاسُكُمُ النَّارُ وَمِهَادُكُمُ النَّارُ وَطَعَامُكُمُ وَشَرَابُكُمُ النَّارُ
وَغَوَاشِيْكُمُ النَّارُ یعنی لباس تمھارا آگ ہی اور بچھونا تمھارا آگ اور کھانا اور پینا تمھارا آگ ہی اور اوڑھنا تمھارا آگ ہی اور چھٹے
مین ہوگا هٰذَا اَجْرُ اَوْ كُلُّ الْيَوْمَ بِمَا فَعَلْتُمْ مِّنَ الْمَعْصِيَةِ یعنی یہ بدلہ تمھارا ہی آجکے دن بسبب کرنے تمھارے گناہ کو

اور ساتوین میں لکھا ہوگا لَاَمْلَئَنَّ عَلَيْكُمْ فِي النَّارِ اَبَدًا یعنی غضب میرا تم پر آگ میں ہمیشہ کو ہوگا اور آٹھویں میں ہوگا عَلَيْكُمْ لَعْنِيْ بِمَا قَدَّمْتُمْ مِّنَ الذُّنُوْبِ الْكَبَائِرِ وَلَوْ تَتُوْبُوْا وَلَوْ تَنْدَمُوْا یعنی تم پر لعنت میری ہو بسبب اسکے کہ تمنے بڑے گناہ اور نہ توبہ کی تمنے اور نہ نادم ہوئے تم اور نویں میں لکھا ہوگا فَرِيْنُكُمُ الشَّيْطٰنُ فِي النَّارِ اَبَدًا یعنی ساتھی تمہارے شیاطین ہونگے دوزخ میں ہمیشہ کو اور دسویں میں لکھا ہوگا اِتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ وَاٰثَرْتُمُ الدُّنْيَا وَتَرَكْتُمُ الْاٰخِرَةَ فَهٰذَا جَزَاؤُكُمْ یعنی یہ بدی کی تمنے شیطان کی اور اختیار کیا تمنے دنیا کو اور چھوڑ دیا تمنے آخرت کو بس یہی جزا تمہارے ہے۔ منتہا

سورۃ صٓ مکیۃ وھی ثمان ثمانون اٰیۃ وخمسۃ رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ ص ہی اسلیے کہ سر اسکا ص سے شروع ہوا ہی اور یہ سورت مکی ہی آیتیں اسمیں اٹھاسی ہین اور کلمات پانسو تینتیس اور حرف تین ہزار اور ستر اور رکوع پانچ اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورت قمر کے اور لکھی گئی بعد والتغابن کے اسلیے کہ گویا یہ تتمہ ہی اسکا کیونکہ حق سبحانہ نے ذکر کیا والتغابن مین نوح اور ابراہیم اور موسی اور ہارون اور لوط اور الیاس اور یونس علیہم السلام کا اور اسمین ذکر ہی داؤد اور سلیمان اور ایوب علیہم السلام کا اور اشارہ کیا طرف بقیہ انکے کہ ذکر کیے گئے پس یہ بعد والتغابن کے تتمہ ہونے مین ایسی ہی جیسے طس بعد شعراء کے اور طٰہٰ اور انبیاء بعد مریم کے اور یوسف بعد ہود کے ✤ ✤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صٓ قف وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝

قسم ہی قرآن نصیحت والے کی کہ جس چیز کی طرف بلاتا ہی تو سچ ہی بلکہ کافر ہیں سرکشی اور مخالفت کے مین ✤ فتح ✤ قسم ہی قرآن سمجھانے والے کی بلکہ جو لوگ منکر ہین غرور مین ہین اور مقابلے مین ✤ موٴ تفسیر ✤ ذکر کرنا حروف ص کا طریق تنبیہ کے ہی بنا بر عادت کرنے کے عرب کے بڑے بڑے شاعر فصیح بلیغ جیسا ایراء قیس اور اکثر مفسر تو یہی کہتے ہین اور اسی پر اعتماد کرتے ہین کہ مراد اسسے کیا ہی اور بعضون نے کہا کہ صاد قسم ہی اور بعضون نے کہا کہ نام سورت کا ہی اور بعضون نے کہا کہ اشارہ ہی ہمدمی کی طرف اور بعضون نے کہا کہ یعنی اسکے ہین صَدَقَ اللّٰهُ اور ابن عباس سے صَدَقَ مُحَمَّدٌ پھر اسکے بعد لائے قسم یعنی وَالْقُرْاٰنِ کو جواب اسکا محذوف ہی اِنَّهٗ لَكَلَامٌ مُّعْجِزٌ یا مَا الْاَمْرُ كَمَا قَالَ الْكُفَّارُ مِلَّةً مِّنْ بَعْدِ الْاِلٰهِ یعنی قسم ہی قرآن صاحب ذکر یعنی بیان یا شرف کی کہ یہ کلام عاجز کرنے والا ہی ہر قسم ہی اسکی کہ نہین امر جیسے کہ کہا کفار مکہ نے کہ کئی معبود ہین اور جس صورت مین کہ ضامن سورت کا ہو تو ضرور ہوگا مستلزم محذوف کی گویا کہا بندہ ص یعنی یہ ایسی صورت ہی کہ عاجز کردینے والی ہے عرب کو قسم قرآن نصیحت والے کی ایسی جیسے کہتے ہین هٰذَا حَاتِمُ وَاللّٰهِ مراد یہ ہوتی ہی کہ یہ وہی حاتم ہی کہ جو مشہور ہی سخاوت مین پس قسم کھائی اور عزت کے معنی مین تکبر کے یعنی اسکے قبول کرنے سے اور حق کے اقرار کرنے سے تکبر مین ہین اور شقاق کے اصل مین معنی مین خلاف کے اور یہان خلاف خدا اور رسول کا مراد ہی اور بعضون نے فِيْ غِرَّةٍ یعنی ضین بالنقطہ اور را بے نقطہ پڑھا ہی یعنی غفلت مین ہین اور سچ ہی سے کہ واجب ہوا ہر عاقل پر نظر کرنے اور اتباع حق سے ✤ مد ✤ معا ✤ جلا ✤

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝

بہت ہلاک کیے ہمنے پہلے انسے سنگتین پس فریاد کرنے لگین اور نہ تھا وہ وقت وقت خلاصی کا ✤ فتح ✤ بہت کھپا دین ہمنے انسے پہلے سنگتین پھر لگے پکارنے اور وقت نہ رہا تھا خلاصی کا ✤ موٴ تفسیر ✤ پہلے انسے یعنی تیری قوم سے سنگتین یعنی اگلی امتین

فریاد کرنے لگین جسوقت کہ دیکھا اونھون نے عذاب جال الکہ نہین تھا وہ وقت بھاگنے کا اور نہین تھی اونکے لیے جگہہ بھاگنے اور نجات کی پس یہ حال اگلون پر گذر چکا ہی اور پھر عبرت نہین پکڑتے ساتھہ اونکے کفار مکہ کے اور ابن عباس نے کہا کہ عادت کفار مکہ کی یہ تھی کہ جب جنگ مین مضطرب ہوتے تو بعضے بعضون کو کہتے مناص یعنی بھاگو اور بچاؤ اپنے کو پس جب اونپر اوترا عذاب اور بدر کے اور کہا اونھون نے

مناص قول قتادی اللہ تعالی نے یہ آیت کہ اوقت کہ مناص کہنے کا نہین ہی ۔ جلالین معا ۔

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۫ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝

اور تعجب کیا کفار نے اس سے کہ آیا اونکے پاس ڈرانے والا اونھین کی قوم مین سے اور کہا ان کافرون نے یہ شخص جادوگر ہی جھوٹا کیا کر دیا اسنے خداؤن تعدد کو ایک خدا تحقیق یہ ایک چیز ہی بہت تعجب کی ۔ فتح ۔ اور اچنبھا کرنے لگے اسپر آیا وانکو ایک ڈر سنانے والا اونھی مین سے اور لگے کہنے منکر یہ جادوگر ہی جھوٹھا کیا اسنے کردی اتو نکی بندگی کے بدل ایک ہی کی بندگی یہ بی ہی بڑے تعجب کی بات ۔ موضح

تفسیر یعنی اچنبھا کرنے لگے کفار اسپر کہ رسول اونھین مین سے ہوا یعنی بعید جانا کہ نبی بشر مین سے ہو اور لوگون کو ڈراوے اللہ کے عذاب سے کیا کر دیا اسنے خداؤن متعدد کو ایک خدا کہ کہتا ہی ہمسے کہو لا الہ الا اللہ یعنی یہ کیونکر ہو کہ ایک خدا ساری مخلوق کی سنے یہ بات اپنے جی کی ہی اور یہان جو فرمایا وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ اور نہ فرمایا وقالوا تو یہ اپنا غضب ظاہر کرنے کو اور نیز فرمایا اور تاکہ دلالت کرے اسپر کہ ایسی بات پر جرأت نہین کرتے ہین مگر کافر شدہ کہ ڈوبے ہوتے ہین کفر ہی مین اسلیے کہ اس کفر سے کونسا کفر زیادہ ہوگا کہ جسکی اللہ تصدیق کرے اوسکو یہ سحر جھوٹھا کہین اور تعجب کرین توحید سے کہ حق بلاشک ہی اور نہ تعجب کرین شرک سے کہ جو باطل و بے اصل محض ہی

روایت کیا گیا ہی کہ جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ مسلمان ہوئے تو موسم حج خوش ہوئے اس سے اور قریش پر بیمار شاق ہوئی پس جمع ہوئے پچیس آدمی قریش کے سردارون مین سے اور گئے ابوطالب کے پاس اور کہا تم بڑے بوڑھے ہمارے ہو اور جانتے ہو کہ یہ نادان کیا کرتے ہین مراد رکھتے تھے نادانون سے وہ لوگ کہ مسلمان ہوئے تھے آئے ہین ہم تمھارے پاس تا کہ درمیان ہمارے اور درمیان بھتیجے اپنے کے یعنی آنحضرت کے حکم کرو تم پس ابوطالب نے رسول علیہ السلام کو اپنے پاس بلا کر کہا اے بھتیجے میرے یہ قوم تیرے ہین رکھتے ہین تجھے ایک سوال پس ایکبارگی اٹھے آنحضرت کے ہمراہ عمر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا سوال رکھتے ہو مجھسے اونھون نے کہا کہ چھوڑ دے تو ہمکو اور چھوڑ دے ذکر معبودون ہمارے کا اور متعرض ہمارے دین کا نہو ہم بھی متعرض تیرے اور معبود تیرے کے نہین ہونے کے آنحضرت نے فرمایا کہ ایک کلمہ تمسے چاہتا ہون اگر دو تم مجکو تو مالک ہو جاؤ بسبب اوسکے عرب کے اور عجم بھی بسبب اوسکے مسخر تمھارے ہو جاوین کہا اونھون نے نعم وعشرا یعنی دینگے ہم تجکو وہ ایک کلمہ اور دس کلمے ساتھہ اوسکے پس فرمایا آنحضرت نے کہو لا الہ الا اللہ پس سب ایکبارگی اوٹھ کھڑے رہے اور متفرق ہوئے اور کہا اونھون نے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اونھون نے آپس مین کہا کہ کیا گنجایش رکھتا ہی کہ ایک اللہ کا رب خلائق کا کرے ہم تین سو ساٹھہ بت رکھتے ہین اور کام ایک شہر مکہ کا نہین درست کر سکتے ہین وہ ۔ مدنی بحری معا ۔

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝

اور چلے شراف قوم کے اونمین سے آپسمین کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اوپر عبادت خداؤن اپنے کے تحقیق یہ دین نیا قصد کیا ہوا کیا گیا ہی ۔ فتح ۔ اور چل کھڑے ہوئے کہتے ہوئے بیچ اونمین کہ چلو اور ٹھہرے رہو اپنے ٹھاکرون پر بیشک اس بات مین کچھ

غرض ہی ✤ موضح تفسیر ✤ یعنی چلے اشراف قریش کے ابوطالب کی مجلس سے بعد اسکے کہ عاجز کیا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب مین کہتے ہوے آپسمین کہ چلو اور صبر کرو یعنی ثابت رہو اپنے معبودون کی عبادت پر تحقیق یہ امر یعنی توحید جو فکور ہوئی البتہ ایک چیز ہی ارادہ کی گئی یعنی ارادہ رکھتا ہی اوسکا اللہ اور حکم کریگا اوسکے جاری کرنے کا پس نہین پھیر سکتی ہی وہ اور نہین نفع دیتا ہی اوسمین مگر صبر کرنا یا یہ کہ یہ امر البتہ ایک چیز ہی حوادث زمانہ سے کہ ارادہ کیجاتی ہی ساتھ ہمارے پس نہین ہی چھٹکارا ہمکو اوسسے ✤ حل ✤ عمر جو مسلمان ہوے اور مسلمانون کو قوت ہوئی اونکے سبب سے تو کفار نے کہا کہ یہ جو کہتے ہین ہمارے دادی اصحاب محمد کے یہ ایک چیز ہی ارادہ کی گئی ساتھ ہمارے یعنی عذاب ہوگا ہمکو اور خیر پھیر سے اوکھیڑے جاوینگے اور ہمارا دین بلا کر ہوگا بسبب غلبہ محمد کے اور اصحاب اونکے کے شعر باطل نکیونکر جاے یہان حق نمودہی وہ تک جب چمکے سلمہ ورودی ✤ معانی ✤

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝

نہین سنی ہمنے یہ بات یعنی توحید بیچ دین پچھلے کے یعنی قرن آخر مین کہ ہمنے اوسکو پایا واللہ اعلم نہین ہی یہ مگر افترا ✤ فتح ✤ یہ نہین سنا ہمنے اس پچھلے دین مین اور کچھ نہین یہ بنائی بات ہی ✤ موضح تفسیر ✤ دین پچھلے سے یا تو ملت عیسیٰ کی مراد ہی کہ جو آخر تھی سب ملتون مین اسلیے کہ نصاری تین خدا کے قائل تھے ومدتھے یا ملت قریش مراد ہی کہ بسبب پایا اونھون نے باپ دادون اپنے کو مگر افترا کہ بنالیا ہی اوسکو محمد نے اپنے جی سے ✤ حل ✤ پچھلا دین کہتے تھے اپنے باپ دادون کو یعنی اگلے لوگ ایسی باتین کہتے تھے ہمارے بزرگ تو یون نہین کہتے گئے فائدہ ✤ مو

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝

کیا اوتارا گیا اس شخص پر قرآن ہمارے درمیان ہم سے بلکہ یہ کافر ہیچ شک کے ہین میری نصیحت سے بلکہ ہنوز نہین چکھا ہی اونھون نے عذاب میرا ✤ فتح ✤ کیا اسی پر اوتری سمجھوتی ہم سب مین سے کوئی نہین اونکو دھوکھا ہی میری نصیحت مین کوئی نہین ابھی چکھی نہین میری مار ✤ موضح تفسیر ✤ کیا اوتارا گیا الٹا ناگوار ہوا اونکو از راہ حسد کے کہ جملے اشرافون ہم سے محمد ہی کو شرف کہان سے ملا کہ کتاب اور پیرا وتاری گئی بلکہ یہ کافر ہیچ شک کے ہین میری نصیحت سے یعنی قرآن سے کہ جھٹلایا اونھون نے اوسکے لانے والے کو بلکہ نہین چکھا اونھون نے اب تک عذاب میرا پس جب چکھینگے عذاب میرا تو جاتا رہیگا انسے جو کچھ کہ اب شک و حسد کرتے ہین یعنی وہ تصدیق نہین کرتے ہین محمد کو مگر جب کہ میرا عذاب اونکو پہنچیگا تب تصدیق کرینگے اوسکو ✤ مد

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝

کیا اونکے پاس ہین خزانے رحمت پروردگار تیرے غالب بخشنے والے ✤ فتح ✤ کیا اونکے پاس ہین خزانے تیرے رب کی مہر کے جو زبردست ہی بخشنے والا ✤ موضح تفسیر ✤ یعنی نہین ہین وہ مالک رحمت کے تا کہ پہنچاوین اوسکو جسکو چاہین اور پھیر دین اوسکو جس سے چاہین اور انہین اختیار کرین نبوت کے لیے بعضے اپنے بندون کو اور اوٹھا لیوین اوسکو محمد سے مالک رحمت کا اور اوسکے خزانون کا نہین ہی مگر وہی غالب اپنی مخلوق پر بہت دینے والا کہ پہنچاتا ہی اوسکو بمحل اوسکے اور تقسیم کرتا ہی اوسکو جہان کہ مقتضی ہی حکمت اوسکی پھر بیان کیے یہی معنی یہ فرمایا ✤ مد

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝

کیا انکے لیے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور اوس چیز کی کہ درمیان انکے ہی پس چاہیے کہ اوپر چڑھ جاوین تنکے کر رسیون مین یعنی رسیون مین لٹک کر بھی آسمان پر نہین چڑھ سکتے ہین پس بادشاہی کیسی واللہ اعلم ✤ فتح ✤ یا اونکی حکومت ہی

آسمانون مین اور زمین مین اور جو انکے بیچ ہی تو چاہیے چڑھ جاوین رسیان تان کو ✦ موضح تفسیر ✦ کیا انکے لیئے بادشاہی الغرض کیا انکو بادشاہی ہی ان چیزون کی تاکہ کلام کرین امور ربانیہ مین اور تدبیرون الہیہ مین کہ جو مختص ہین ساتھہ رب العزۃ والکبریا کے پھر سرزنش کی اونکو نہایت درجے کی پس فرمایا اگر یہ صلاحیت رکھتے ہین تدبیر خلائق کی اور تصرف کرنے کی بیچ تقسیم رحمت کے تو چاہیے کہ چڑھ جاوین بیچ اسباب کے یعنی سیڑھیون مین اور راہونمین کہ جنسے کہ پہنچتے ہین طرف آسمان کے تاکہ تدبیر کرین امر عالم کی اور بادشاہی خدا کی اور اوتارین وحی کا وسپرد کیا جاہین ✦ مدار تنبیہ ✦ چونکہ وہ لوگ مؤدب نہ آداب شرع سے اور خدا کا ڈر نہ رکھتے تھے حسد اونکو باعث ان بے ادبیون کا ہوا تھا اسی سے مستحق عقاب الٰہی کے ہوتے تھے ادب و تقوی ہی جو جیتے رہنے کا جسکو وہ حاصل ہوئے ہین اوسی سے کام دونون جہان کی بنیاتے ہین چنانچہ حضرت علی فرماتے ہین کہ علم بہترین میراث ہی اور ادب بہترین صرفہ ہی اور تقوی بہترین توشہ ہی یعنی راہ آخرت کا اور عبادت بہترین پونجی ہی اور عمل صالح بہترین قائم مقام ہی یعنی یہ جنت کو پونچہا دیگا اور حسن خلق بہترین مصاحب ہی اور حلم بہترین وزیر ہی اور قناعت بہترین غنا ہی اور توفیق بہترین مدد ہی اور موت بہترین ادب دینے والی ہی انتہی مولوی روم فرماتے ہین مثنوی از خدا خواہیم توفیق ادب ✦ بے ادب محروم گشت از لطف رب ✦ بے ادب تنہا خود بود آشت بد ✦ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد ✦ اور خوف خدا اونکو کیونکر ہوا جو اونمین عالم تھے وہ مارے طمع اور حب دنیا کے راضی تھے کہ خلاف اونکی مرضی کے کہی بولتے تھے کسی بزرگ کا قول ہی کہ بیمار جاتا ہی طبیب پاس جب طبیب ہی بیمار ہو تو کیا علاج کرے اور بطمع مال اور جب دنیا بڑی ہی آفتین بدین خصوصا اہل علم کے لیے چنانچہ بعضے حکما یعنی دانایان دین سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا اس خصلتین مین کہ دشمن رکھتا ہی اونکو اللہ تعالی دس خصلتون سے مخصوص کرتا ہی جہل کو اغنیا سے اور طمع کو علما سے اور قلت حیا کو عورتون سے اور محبت دنیا کو تجارون سے اور کسل کو جوانون سے اور ظلم کو بادشاہون سے اور تکبر کو فقرا سے اور بزدلی کو غازیون سے اور عجب کو زاہدون سے اور ریا کو عابدون سے ✦ منتہا ✦ پھر رب تعال نے غصہ فرما کر وعدہ کیا اپنے نبی سے نصرت کا اون کفار پر کہ فرمایا ✦

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝

ایک لشکر ہی یہان شکست یا گیا جملہ گروہون سے یعنی جنس گروہون کے ساتھہ انبیاکے مخالفت کی ✦ فتح ✦ ایک لشکر یہی وہان تباہ ہوا اون سب لشکرون مین ف یعنی اگلی قومین برباد ہوئین اگر چڑھ جاوین تو اونمین بیچ بھی ایک بادہون ✦ موضح تفسیر ✦ یعنی یہ لوگ جو کہ کہتے ہین یہ بات یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئی ایک لشکر ہین جسمین اس جگہ مغلوب و شکست دیے گئے اگلے لشکرون کی جنس سے مراد اس لشکر سے قریش ہین کہا قتادہ نے خبر دی اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ وہ مکے مین تھے یہ کہ شکست پاویگا لشکر مشرکون کا جیسے کہ اور جگہ فرمایا سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ پس آئی تاویل اسکی یعنی ظہور ہوا اس وعدے کا روز بدر کے پس بتلایا اشارہ ہی طرف بدر کے اور مصارع کفار کے اور اگلے لشکرون سے مراد اگلی قومین ہین یعنی جیسے کفار مکہ اونھین اگلے کفار کی جنس سے ہین کہ جو جمع ہو کر انبیا پر چڑھیا تے تھے اور اونسے لڑتے تھے اور پھر شکست پاتے تھے اور ہلاک ہوتے تھے جھٹ پٹ پس تم پر واجب ہی کہ انکی حال کا ہونا ہی جو اگلون کا ہوا ✦ معا ✦ مدار جلاء

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۝ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝

جھٹلایا پہلے انسے یعنی اہل مکہ سے قوم نوح نے یعنی نوح کو اور عاد نے یعنی ہود کو اور فرعون نے یعنی وہ والے نے یعنی چار میخون سے باندھکر عذاب کرتا تھا اور ثمود نے یعنی قوم صالح نے صالح کو اور قوم لوط نے یعنی لوط کو اور بن کے رہنے والون نے یعنی شعیب کو یہ جملہ اگلے احزاب تھے

نہیں ہی کوئی انمیں سے مگر کہ جھٹلایا پیغمبروں کو پس وجود میں آیا عذاب میرا ✤ فتح ✤ جھٹلا چکے ہیں انسے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور
فرعون میخوں والا اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ کے لوگ وہ فوجیں ہیں جتنے تھے سب نے ہی جھٹلایا رسولوں کو پھر ثابت ہوئی میری
طرف سے سزا ✤ موضح تفسیر ✤ فرعون میخوں والے نے جھٹلایا حضرت موسیٰ کو اور اوسکو میخوں والا اسلیے فرمایا کہ جب پر غصہ ہوتا تھا
اوسکو عذاب کرتا تھا چوسیدھا کر یعنی چار سخمیں چار طرف زمین میں گاڑ کر آدمی کو چت لٹا کر چاروں ہاتھ پانوں اوسکے اون میخوں سے
باندھ دیتا اور سانپ اوژدھا اوسپر چھوڑ دیتا تا کہ مر جاوے اور بعضوں نے کہا کہ اسی طرح سوا میں باندھکر چھوڑ دیتا یہاں تک کہ وہ مر جاتا
اور بعضوں نے کہا کہ اوسکے لشکر کے گھوڑوں کی میخیں تھیں اسلیے یہ نام اوسکا ہوا اور بعضوں نے کہا کہ میخوں والے سے مراد بڑے
صاحب مکانوں محکم کا کہ اوسکے مکانوں میں میخیں بہت سی جڑی تھیں مضبوطی کے لیے اور بعضوں نے کہا صاحب قوت و طیش کا یعنی جیسے
میخ سے ایک چیز مضبوط ہوتی ہی ایسی ہی اوسکے مضبوط ملک کا اور قوی تھا اوسپر اور بعضوں نے کہا صاحب لشکروں اور جماعتوں
کثیر کا اور لشکر کو اوتاد اسلیے کہتے ہیں کہ جیسے اور گھوڑوں کی میخیں اوسمیں بہت سی ہوتی ہیں اور اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ جو فرمایا اللہ
اس اشارے سے آگاہ کرنا ساتھ اس بات کے کہ جو کوہ مکہ جنمیں سے یہ لشکر شکست یا گیا ٹھہراوہ یہ ہیں اور آگاہ کرنا ہی ساتھ اسکے کہ یہ

وہ ہیں کہ پائی گئی انسے یہ کتاب ✤ مد ✤ معا ✤

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ○ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا
قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ○

اور نہیں انتظار کرتے کفار اس عصر کے مگر ایک نعرہ تند کا یعنی نفخہ قیامت کا کہ نہ ہوا وسکو کچھ توقف اور کہا اونھوں نے بطریق ٹھٹھے کے اے پروردگار
ہمارے جلدی دے ہمکو سرنوشت ہماری عذاب سے پہلے روز حساب کے ✤ فتح ✤ اور راہ نہیں دیکھتے یہ لوگ بی مگر ہی ایک چنگھاڑ کی جو نہیں ہوگی اوسکو کسی طرح
اسی شتاب سے ہمکو بھی ہماری پہلے حساب کے دن سے ✤ موضح تفسیر ✤ نعرہ تند سے مراد نفخہ پہلا کہ جسکو نفخہ فزع کہتے ہیں اور مفاتیح کے پیش رو برابر اوس سے کہتے ہیں یعنی
دو ہنسے کے درمیان میں کچھ ٹھہر جاتے ہیں تا دو دھ دوہا تر یا دے اور وہ بہت تھوڑی رت ہوتی ہے پس معنی یہ ہیں کہ جب آویگا وقت
اوسکا نہیں توقف ہوگا اوسکو اتنی دیر بھی کہ جتنی دیر دودھ دوہتے میں ٹھہر جاتے ہیں اور ابن عباس سے یہ معنی اسکے منقول ہیں کہ
نہیں ہوگا واسطے اوسکے پھر آنا مراد رکھتے ہیں یہ کہ وہ نفخہ ایک ہی ہوگا دوبارہ نہیں ہونے کا اور قِطَّنَا کے معنی ہیں حصہ ہمارا
جسسے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ذکر کیا کہ اللہ نے وعدہ کیا ہی مومنوں سے جنت کا پس کہا کفار نے ازراہ ٹھٹھے کے کہ
جلدی دے ہمکو حصہ ہمارا جنت سے یا یہ معنی ہیں کہ حصہ ہمارا عذاب سے جو وعدہ کرتا ہی تو جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ
یعنی جلدی چاہتے ہیں کفار تجھسے عذاب اور بعضوں نے کہا کہ یہ ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ کہتا تھا یا اللہ اگر حق ہو جو کچھ کہ کہتا ہی
محمد تو برسا ہمپر پتھر آسمان سے یا بھیج ہمپر عذاب دردناک اور ابن عباس سے قِطَّنَا کے معنی منقول کتابنا ہیں یعنی کتاب اعمال ہمارے کی کہا
کلبی نے جب اوتریں یہ آیتیں سورہ حاقہ کی فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ الخ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ الخ
تو کہا کافروں نے ازراہ ٹھٹھے کے کہ جلدی دیدے ہمکو کتاب ہماری دنیا میں پہلے روز حساب کے اور اونکے ایسے ہی کلاموں سے
جو آنحضرت طول ہوتے تھے حق تعالیٰ نے آنحضرت کی تسلی کے لیے آگے کی آیت بھیجی ✤ مد ✤ معا ✤ بحر ✤ در ✤ منثور ✤

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ○

صبر کر اوس چیز پر کہ کہتے ہیں کافر اور یاد کر ہمارے بندے داؤد صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا یعنی خدا کی طرف ✤ فتح ✤
تفسیر ✤ صبر کر اوس چیز پر کہ کہتے ہیں کافر فیصی تیرے حق میں اور بچا اپنے نفس کو اس سے کہ لغزش ہو جائے اوسکو اوس چیز میں کہ

تکلیف دیگیا کہ وہ صبر کرتا ہی اونکی باتون پر اور تحمل کرتا ہی اونکی ایذا پر اور یاد کر ہمارے بندے داؤد کو اور اوسکی بزرگی کو کہ اللہ کے نزدیک کیسا گرامی قدر تھا اور پھر کیا فروتنی سی لغزش مین کیا کچھ عتاب الٰہی اوپر ہوا صاحب قوت کا یعنی مین اور جو کچھ کہ دلالت کرتا ہی اسپر سے مراد قوت حج دین کے ہی قول اللہ تعالی کا ہی اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ یعنی بہت رجوع رکھنے والا تھا وہ طرف خدا منیو اللہ تعالی کی کے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے صاحب قوت کا عبادت مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق محبوب ترین روزون کے طرف اللہ کے روزے داؤد کے ہین اور محبوب ترین نماز کی طرف اللہ کے نماز داؤد کی ہی روزہ رکھتے تھے ایکدن اور افطار کرتے تھے ایکدن اور سوتے تھے آدھی رات اور قیام کرتے تھے یعنی مشغول عبادت مین ہوتے تھے تہائی رات اور سوتے چھٹے حصہ رات کے مین اور بعضی روایت مین ہی کہ آدھی رات قیام کرتے تھے کہا ابو درداء نے کہ آنحضرت صلعم نے جب ذکر کرتے داؤد کا اور حال سیان کرتے اونکا فرماتے کہ تھا وہ اعبد البشر یعنی بڑے عابد آدمیون مین اور کہا سعید بن ہلال کے کہ تھے داؤد علیہ الصلوۃ والسلام جبکہ اوٹھتے رات کو پڑھتے اَللّٰهُمَّ نَامَتِ الْعُيُوْنُ وَغَارَتِ النُّجُوْمُ وَاَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِيْ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ انتہی اور بعضون نے کہا کہ ذی الاید کے معنی ہین صاحب قوت کے لڑائی اور ملک داری مین اور اواب کے معنی بعضون نے کہے ہین بہت رجوع کرنے والے طرف اللہ تعالی کے ساتھ توبہ کے ہر اوس چیز سے کہ برا جانتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے معنی اواب کے ہین مطیع اور سعید بن جبیر نے کہا تسبیح کرنے والا للت جبش مین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اواب کے معنی یقین کرنے فعلے کے بھی آئے ہین **معاصلہ**

درمنثور + اسجا کہ داؤد کو یاد دلایا کہ اونھون نے بھی طالوت کی حکومت مین بہت صبر کیا آخر حکومت اونکو ملی اور مخالفون کو ہمارے زیر کیا یہی قصہ ہوا ہمارے پیغمبر کا ہاتھ کے بل الا یعنی قوت سلطنت یا الوہ لازم ہوتا یا ہاتھ کا بل یہ کہ سلطنت کا مال نکلتا تھا اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتے + **سو**

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝

تحقیق تابعدار کیا ہمنے ہمراہ اوسکے پہاڑون کو تسبیح کہتے تھے بوقت شام وصباح اور تابعدار کیا ہمنے جانورونکو اکٹھے کیے ہوئے ہر ایک واسطے اوسکے فرمان بردار تھا۔ **فتح + تفسیر** + تابعدار کرنا پہاڑون کا یہ تھا کہ چلتے تھے وہ ساتھ داؤد کے جسوقت کہ چاہتے تھے داؤد چلنا اوسکا اوس جگہ کہ ارادہ کرتے آو عشی اور اشراق سے مراد ہر دو دنون طرفین دن کی اور اصل مین عشی کہتے ہر دو وقت عصر کو رات تک اور اشراق وقت اشراق کا اور وہ وہ وقت ہی کہ روشن ہوتا ہی آفتاب اور وہی وقت ضحی کا ہی ہمنے سنے مقبول ہی ترجیح تفسیر قول اللہ تعالی کے بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ کہا تھا مین کہ گذرا اس آیت پر پس نہین جانتا تھا مین کہ کیا مراد ہی اس سے یہان تک کہ حدیث بیان کی مجھسے ام ہانی بنت ابی طالب نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اونکے پاس دن فتح مکہ کے پس مانگا پانی نہوکا پس وضو کیا پھر نماز پڑھی ضحی یعنی چاشت کی پھر فرمایا اے ام ہانی یہ ہی صلوۃ الاشراق اور یہ بھی ابن عباس سے ہمکو اونکو یہی یہ بات کہی ام ہانی بنت ابی طالب نے ذکر کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی دن فتح مکہ کے ضحی کی آٹھ رکعتین پس کہا ابن عباس نے کہ گمان کیا مینے کہ اس ساعت کے لیے نماز ہی بموجب قول اللہ تعالی کے يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ اور یہ بھی ابن عباس سے ہی کہ کہا ڈھونڈی مینے صلوۃ ضحی قرآن مین پس نہ پایا مینے اوسکو اس جگہ بالعشی والاشراق اور ابو ہریرہ سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین محافظت کرتا نماز ضحی پر مگر اواب یعنی رجوع رکھنے والا اضد کی طرف اور فرمایا کہ صلوۃ الاوابین ہی اور یہ بھی ابی ہریرہ سے ہی کہ کہا وصیت کی مجھکو خلیل میرے صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑھون ضحی کی اسلیے کہ وہ صلوۃ اوابین کی ہی اور مانند اسی کے انس سے منقول ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی ضحی کی

باران کرتین بناتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے محل سونے کا جنت مین اور فرمایا آنحضرت نے النعش کو کہ پڑھے نماز ضحی اسلیے کہ وہ نماز ابرار یعنی نیکون کی ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی فجر کی پھر بیٹھا رہا اپنی نماز کی جگہہ مین یاد کرتا اللہ کو یہان تک کہ نکلا آفتاب پھر نماز پڑھی ضحی سے دو رکعتین حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر یہ کہ بھونے اوسکو یا پڑھیا وے اوسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی فجر کی جماعت مین پھر بیٹھا ذکر کرتا رہا یہان تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑھی دو رکعت نماز ضحی یعنی نماز اشراق کی ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند ثواب حج اور عمرے کے پورے حج اور پورے عمرے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ٹھہرا رہا اپنی نماز کی جگہہ مین باوسوقت سے کہ فارغ ہوا نماز صبح سے یہان تک کہ پڑھین دو رکعتین ضحی یعنی اشراق کی نہین بولا مگر بہلی بات بخشدائینگے اوسکے لیے گناہ اوسکے اگرچہ ہون دریا کے جھاگون سے زیادہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی نماز ضحی کی دو رکعت نہین لکھا گیا غافلین سے اور جسنے پڑھین چار رکعت لکھا گیا عابدین سے اور جسنے پڑھین چھ رکعتین کفایت کیا گیا اوسدن یعنی اللہ سب مہمات اوسکے سرانجام کریگا اور جسنے آٹھ رکعتین پڑھین لکھا گیا قانتین سے اور جسنے بارہ رکعتین پڑھین بناویگا اللہ اوسکے لیے گھر بہ جنت مین اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ای ابن آدم پڑھہ میرے لیے چار رکعت اول روز مین کفایت کرونگا مین تجکو آخر اوس روز تک یعنی کفایت کرونگا مین تیری شغلون اور حوائج کو اور دفع کرونگا مین تجسے اوس چیز کو کہ کروہ رکھے تو اوسکو بعد نماز تیری کے آخر روز تک اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان مین تیرسو ساٹھہ مفصل یعنی جوڑین پس اوسپر لازم ہی یہ کہ دیوے عوض ہر جوڑ اپنے کے صدقہ عرض کیا صحابہ نے کہ کون طاقت رکھتا ہی اسکی یا نبی اللہ فرمایا کہ رینٹھہ جو مسجد مین پڑا ہوا اوسکو دفن کردینا صدقہ ہی اور تجہہ چیز یعنی ایذا دینے والی کہ ایکطرف کرے تو اوسکو راہ سے صدقہ ہی پس اگر نپاوے تو یعنی کوئی چیز نکرے پس دو رکعتین ضحی کی کفایت کرتین ان تجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت لازم ہونا ہر اوپر تمام جوڑون ایک ہمارے کے صدقہ پس ہر تسبیح صدقہ ہی اور ہر تحمید صدقہ ہی اور ہر تہلیل صدقہ ہی اور ہر تکبیر صدقہ ہی اور امر بالمعروف صدقہ ہو اور نہی عن المنکر صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہر اس سے دو رکعتین کہ پڑھے اونکو ضحی سے اور تا بعد اسکے یعنے جانورون کو کہ چھیے کیے ہوئے ہر ابن عباس سے منقول ہی کہ داؤد جب تسبیح کرتے تو جواب دیتے اوکو پہاڑ ساتھہ تسبیح کے یعنی وہ بھی انکے ساتھہ تسبیح کرتے اور جمع ہوتے اونکے پاس جانور اور تسبیح کرتے پس یہ ہر جمع ہونا اونکا اور ہر ایک یعنی پہاڑ اور جانور بسبب تسبیح داؤد کے تسبیح کرنیوالے تھے اسلیے کہ وہ سب تسبیح کرتے تھے ساتھہ تسبیح اونکی کے اور بعضون نے کہا کہ تسبیح انکی اللہ کی طرف پھرتی ہی یعنی ہر ایک داؤد اور پہاڑ اور جانورون سے واسطے اللہ کے اواب تھے یعنی تسبیح کرنے والے ۔ ف ۔ مل ۔ درمنثور ۔ مسکو

وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝

اور محکم کی ہمنے بادشاہی اوسکی اور دی ہمنے اوسکو حکمت اور سخن واضح ۔ ف ۔ تفسیر ۔ حکمی داؤد کی بادشاہی کی یہ تھی کہ نگہبانی کرتے تھے اونکی محراب کی ہر شب تینتیس ہزار آدمی اور بعضون نے اسکی تفسیر یون کی ہی کہ مراد شد و نا ملک سے تقویت اونکی ساتھہ لشکرون اور نگہبانون کے کہ ہر شب چھتیس ہزار آدمی اونکی محراب کی چوکی دیتے تھے یا ساتھہ وزیرون خیرخواہ کے یا بسبب پہونچنے نا تھہ ظالمون کے رعیت پر اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل مین سے اپنے ایک سردار پر دعوی غصب کرنے کا مین کا لیا نزدیک داؤد کے اور وہ منکر ہوا اور مدعی کے پاس گواہ نتھے داؤد نے کہا توقف کرو تم دونون یہان تک کہ کچھہ واضح ہو جواب مین وحی آئی کہ مدعی علیہ کو مار ڈال داؤد نے توقف کیا کہ خواب پر جلدی نکرون دوسرے دن پھر ویسا ہی خواب دیکھا پھر اوسپر عمل نکیا پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف اوسکے تیسری بار کہ قتل کر اسکو یا آویگا اسپر عذاب پس روز داؤد نے اوسکو بلا کر کہا کہ خدے تعالی

لے تجھکو وحی بھیجی ہو کہ تجھکو مارڈالونمین اوسنے کہا کہ بے گواہوں کے مارتا ہی داؤدؑ نے کہا کہ حکم خدا کے خلاف نہین کرنے کا مین جانتا ہون اوس شخص نے یقین کیا کہ یہ مجکو چھوڑنے کے نہین تو اوسنے کہا کہ جلدی کر یہان تک کہ خبر دون مین تجکو اس ماجرے کی قسم خدا کی کہ مین بسبب پاس گناہ کے مأخوذ نہین ہوا ہون لیکن بیشک یہ میرے بھائی نے مجھسے قسم کیا ہی پس داؤدؑ نے اوسکو قتل کیا پس ہیبت داؤدؑ کی بنی اسرائیل پر بہت ہوئی پس شَدَدْنَا مُلْكَهُ یہ ہوا و بضمون ہے اسکا کہ حق تعالی نے آسمان سے ایک زنجیر بھیجی تھی کہ حضرت داؤد کے سر پر بندھی رہتی تھی مدعی مدعی علیہ مین سے جو کوئی سچا ہوتا ہاتھمہ اوسکا اور سیدھا پہنچتا اور ہاتھ جھوٹے کا اوس زنجیر پر نہ پہونچتا اسسے کام داؤد کی بادشاہی کا یہ تھا اور حکمت سے مراد ہر زبور اور علم شرائع الانبیاء ہے داؤدؑ نے کہا کہ جو کلام موافق حق کے ہو پس وہ حکمت ہی اور فصل خطاب سے مراد ہر علم فیصلا اور فیصلہ کرنے خصومات کا اور فرق کرنا درمیان حق اور باطل کے اور بعضون نے کہا کلام واضح کہ مخاطب مقصود کو بے شبہ معلوم کرے اور بقول علی کے فصل خطاب تکرار کرنا ہی ساتھ گواہون کے مدعی پر اور ساتھہ یمین کے مدعی علیہ پر اور شعبی سے ہی کہ فصل خطاب کہنا داؤد کا ہی اما بعد کہ اول یہ کلمہ انھون نے کہا ہی پس جو کوئی بیان کرے ایک امر ذی شان تو پہلے ذکر کرے اللہ کا اور حمد کرے اوسکی پھر ساتھہ لفظ اما بعد فصل کر مطلب شروع کرے ✦ هل ✦ معا ✦ ترجمہ کرتا ہی یعنی حضرت شاہ ولی اللہ کہ دعا علیہ السلام ننانوے بیویان رکھتے تھے باوجود اسکے ایک عورت کو ایک شخص کی مشکیر تھی یا اوسکے نکاح مین تھی درخواست کی خدا تعالی نے فرشتون کو واسطے تنبیہ داؤد کے بھیجکر جنھون نے بنا کر بھیجا اشارہ اس قصے کی طرف ہی ان آیتون مین واللہ اعلم ✦✦

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰي بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَاۗءِ الصِّرَاطِ

کیا آئی ہی تیرے پاس خبر محمد آپسمین جھگڑنے والون کی جب دیوار سے کود کر چلے آئے مسجد مین جسوقت کہ داخل ہوئے داؤدؑ پر پس فزدہ ہوا داؤد اونسے کہا اونھون نے کہ مت ڈر ہم دو جھگڑنے والے ہین ستم کیا ہی بعض ہمارے نے بعض پر پس حکم کر درمیان ہمارے ساتھہ حق کے اور ظلمت کر اور راہ دکھا طرف سیدھی راہ کے ✦ فتح ✦ تفسیر ✦ لفظ تَسَوَّرُوا کے معنی ہین چڑھے وہ داؤد کی دیوار پر اور اترکر آئے طرف اونکے اور سُور کہتے ہین دیوار بلند کو اور محراب کہتے ہین غرفہ یعنی بالاخانہ کو یا صدر مسجد کو یعنی اسی محراب پر کو کہ جہان امام کھڑا رہتا ہی اور داخل ہوئے داؤد پر بغیر روایت کیا گیا ہی کہ اللہ تعالی نے بھیجا طرف داؤد کے دو فرشتون کو بصورت انسان کے بعضون نے کہا کہ وہ جبرئیل اور سرافیل تھے آئے دونون بیچ صورت جھگڑنے والون کے کہ واقع ہوا انمین جھگڑا کہ جو آگے مذکور ہوگا بطریق فرض کے تا کہ متنبہ ہون داؤد علیہ السلام اوسپر جو چیز پر کہ واقع ہوئی اونسے کہ وہ یہ ہی کہ تھین اونکے لیے ننانوے بیویان اور طلب کی انھون نے بیوی ایک شخص کی کہ نہین تھی اوسکی اور بیوی سوا اوسکے اور نکاح کیا اوس سے اور خلوت کی اوس سے چنانچہ آگے تفصیل اسکی آویگی پس وہ فرشتے آئے اور چاہا داؤد نے داخل ہونا داؤد کے پاس اور اونکا معمول یہ تھا کہ ایک روز عبادت کے لیے مقرر رکھا تھا اور ایک روز حکمرانی کے لیے اور ایک روز واسطے دیوان اور اشتغال خانگی کے پس جسدن کہ وہ فرشتے آئے وہ دن داؤدؑ کی عبادت کا تھا پس منع کیا اونکو دربانون نے اندر کے جانے سے پس وہ دیوار سے چڑھکر اونکے پاس محراب مین چلے آئے اسطرح کہ داؤدؑ نے کو خبر بھی ہوئی یکایک دیکھا کہ دو آدمی اترے آگے مجھ مین پس ڈرے داؤدؑ اونسے اسلیے کہ وہ چلے آئے اونکے پاس بیچ غیر روز حکمرانی کے اور اسلیے کہ وہ اوترآئے اون پاس دیوار سے اونچی حلوے کے باوجودیکہ گمان گرد محراب کے کثرت سے تھے اور کیسکو اون پاس آنے نہیں دیتے تھے اور راہ دکھا ہمکو طرف سیدھی راہ کے یعنی مدعی مدعی علیہ ہوگئے منقول ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے کے لوگون کی عادت تھی کہ آپسمین سلوک و احسان اور خبر گیری ایکدوسرے کی کیا کرتے تھے حتی کہ اگر کسیکی بیوی کسیکو پسند آتی تھی تو وہ سوال کرتا تھا کہ اسکو اپنے سے جدا کر کے میرا نکاح اوس سے کر دے اور وہ ایسا ہی کرتا تھا

بحسب عادت سلوک احسان کے غرضکہ نہایت خبر گیران تھے ایسیمین جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین انصار کہلاتے تھے
مہاجرین کی خبر گیری مین پس اتفاق ایسا ہوا کہ نظر داؤد علیہ السلام کی ایک شخص اوریا نام کی بیوی پر جا پڑی اور وہ پسند آئی انکو پس
داؤد نے بموجب عادت اونکی کے اوریا سے سوال کیا کہ اپنی بیوی کو اپنے سے جدا کر دے پھر نکاح اوسکے کر دے پر حیا آئی اوریا کو کہ
مین انکا سوال کیونکر رد کرون پس اوسنے اوسکو جدا کیا اپنے سے اور انھون نے اوس سے نکاح کر لیا اور حضرت سلیمان اوسی سے پیدا ہوئے
پس یہ فرشتے آئے اونکے پاس اس بات کے جتانے کو اللہ تعالی کی طرف سے کہ تمکو باوجود اس عالی رتبہ ہونے کے اور کثرت بیویون کے
نہین لائق تھا کہ سوال کرو بیوی ایسے شخص سے کہ نہین ہے اوسکے پاس سوا ایک بیوی کے بلکہ تھا واجب تمپر مانا اپنی خواہش کا اور
جبر کرنا اپنے نفس پر اوصبر کرنا اوس چیز پر کہ آجاتی ہے تمکو ساتھ اوسکے اور بعضون نے کہا کہ خطبہ یعنی پیغام نکاح کیا تھا اوس
عورت سے اوریا نے پھر پیغام نکاح کیا اوس سے داؤد نے پس سنکدیا داؤد کو اوس عورت کے اہل نے پس بھیجا اللہ نے داؤد کے پاس
کیا انھون نے اوپر پیغام نکاح اپنے بھائی مسلمان کے باوجود کثرت بیویون اپنی کے اور یہ جو نقل کیا جاتا ہے کہ داؤد نے بھیجا کئی بار
اوریا کو طرف جہاد بتا رسکے کہ نام ایک موضع کا ہے اور چاہا یہ کہ قتل کیا جاوے اوریا تا نکاح کر لین اوسکی بیوی سے پس نہین لائق ہے
یہ عوام مسلمین کے صالحین سے چہ جائیکہ بعض انبیا کے شمہ سے ایسی بات ہو اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ جو کوئی نقل کرے قصے داؤد کا
جیسے کہ نقل کرتے ہین اوسکو قصاص یعنی واعظ طرب یا بس بیان کرنے والے ڈنے لگاؤن اوسکو ایک سو تازیانہ اور یہ جمہور بہتان
کرنے کی ہی انبیا پر اور منقول ہے کہ نقل کیا گیا قصہ داؤد کا محمد بن عبد العزیز کے آگے اور انکے پاس ایک شخص تھا اہل حق سے پس جھٹلایا
اوس شخص نے اوس قصہ نقل کرنے والے کو اور کہا کہ اگر قصہ بیان کیا جاوے بموجب اوس چیز کے کہ کتاب اللہ مین ہے تو نہین لائق ہے
یہ کہ طلب کیا جاوے خلاف اوسکے اور بجاری جان اسکو کہ کہا جاوے غیر اوسکے اور اگر ہو قصہ بموجب اوس چیز کے کہ ذکر کیا تو نے اور پردہ کیا
اللہ نے اوسکے بیان کرنے مین اپنے نبی سے تو نہین لائق ہی اظہار اوسکا پس کہا عمر نے البتہ سنتا میرا اس کلام کو محبوب تر ہے
طرف میرے اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب کہ وہ دنیا اور دنیا کی چیزین ہین اور وہ چیز کہ دلالت کرتی ہی اوسپر مثل کہ بیان کیا اوسکو
اللہ نے واسطے قصہ داؤد علیہ السلام کے نہین ہی مگر طلب کرنا داؤد کا اوس عورت کے خاوند سے یہ کہ جدا ہو اوس سے اونکے لیے فقط اور سوا
اسکے نہین کہ آیا ہی قصہ بطریق تمثیل اور کنایہ کے نہ تصریح کے واسطے ہونے اوسکے کے ابلغ تو بیخ مین **فائدہ تنبیہ** بیچ قصہ
داؤد اور نکاح کرنے اونکے عورت مطلقہ سے اختلاف بہت ہی اور بعضے مفسرون نے قصے کو اس طرح نقل کیا ہی کہ شرع اور عقل اوسکو
نہین قبول کرتی ہین اور جو کچھ قریب تر ساتھ صواب کے معلوم ہوتا ہی یہ ہی کہ اوریا نے ایک عورت سے پیغام نکاح کا کیا تھا اور قریب تھا کہ
اوس سے نکاح کرین اوس عورت کے والیون نے کہ اوریا کی طرف سے کچھ خدشہ پڑا اور اوسکو ندی اور حضرت داؤد نے پیغام نکاح کا اوس سے کیا اور والیون
کی نتانوین ہو بان تھین باوجود اسکے اوس سے بھی نکاح کیا زاد المسیر مین لایا ہی کہ جناب الٰہی داؤد پر اسلیے تھا کہ بعد از خطبہ اوریا کے
اوپر خطبہ کیا اور شنا مولانا اسحٰق صاحب نے یہ مضمون اس عاجز مؤلف اس کتاب کو لکھوا دیا تھا اور ظن غالب یون ہی کہ تفسیر شاہ ولی اللہ صاحب
کی ترک شاید اسکے مؤلفات مین سے لکھوائی تھی واللہ اعلم بالصواب +

إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۝

یہ بھائی میرا ہی اسکے پاس ہین ننانوین دنبیان اور میرے پاس ہی ایک دنبی پس کہا اس شخص نے کہ سونپ مجکو یہ ایک دنبی اور سختی کی
ساتھ میرے کلام کرنے مین + **فتح تفسیر** + وہ وجود فرشتے جھگڑتے ہوئے آئے تھے اونمین سے ایک کا یہ مقولہ ہی بعد اسکے کہ داؤد
نے سبب اونکے آنے کا پوچھا یہ بھائی میرا ہی مراد بھائی بارہ دین کا ہی یا بھائی بارہ محبت والفت کا یا بھائی بارہ شرکت وخلطت کا

۵۱ سنتے ہین ان فرشتون کا نام ایک اوریا اور دوسرا
[illegible] اور بعضون نے کہا کہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور

اور دونی کنایہ ہی بیوی سے پس یہ کلام کنایہ اور تمثیل ہے ساتھ داؤد اور اوریا کے کہ داؤد منتانوین یہودیان کہتے تھے اور اوریا ایک بیوی تو چونکہ یہ تصویر مسئلے کی اور فرضی بات تھی نہ منہ سے ہوا یہ کہ فرمشتے کرین ملائک کچھ اپنے جی مین جیسے کہ کہے تو کہ میرے پاس پچاس بکریان ہین اور میرے پاس چالیس پس ملایا جنے اوکو حال انکہ نہون تم دونون کے لیے چالیس مین سے چار اور نہ ایک یا جیسے کہتے ہین ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا اَوْ اَشْتَرٰی لِیْ زَیْدٌ دَارًا حال انکہ وہان نہ مارنا ہوا نہ خریدنا اور عَمْرٌو کے معنی ہین غالب ہوا مجبور ہوا بعضون نے نماز پر وستی کی مجبر غرشتہ کی بھیجکر غرشتے کو واسطے امر داؤد کے ساتھ اوریا کے اور وہ فرشتے بطور دادخواہی کے حضرت داؤد کے پاس آئے قصہ لمبا ہے تاکہ حکم کرین ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کیا ساتھ قبول اپنے کے لَقَدْ ظَلَمَكَ الخ تاکہ مغلوب و قائل ہون اپنے ہی حکم سے

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ﴿٢٤﴾

کہا داؤد نے تحقیق ظلم کیا اوسنے تجھپر ساتھ مانگنے دنبی تیری کے تاملاوے طرف دنبیون اپنی کے اور تحقیق بہت شریکون مین سے ظلم کرتے ہین بعضون انکے بعضون پر مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام اچھے کیے اور کم ہین وہ اور پہچانا داؤد نے کہ ہمنے آزمایا ہوا اوسکو پس بخشش مانگی پروردگار اپنے سے اور گرا سجدہ کرتا ہوا اور رجوع کی ۞ پس بخشدیا ہمنے اوسکو یہ اوسکا گناہ تحقیق میرے لیے ہی نزدیکی ہمارے اور نیک انجام ہے اے داؤد تحقیق ہمنے کیا تجھکو خلیفہ زمین مین پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق کے اور نہ پیروی کر خواہش کی پس گمراہ کریگی تجھکو راہ سے اللہ کی تحقیق وہ لوگ کہ گمراہ ہوتے ہین راہ سے اللہ کی واسطے اونکے عذاب ہے سخت ساتھ اوسکے کہ بھولے روز حساب کے ۞ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین اور جو کچھ درمیان ہے دونون کے بیہودہ یہ گمان ہے اونکا کہ کافر ہوے پس خرابی ہے کافرون کے ساتھ آگ سے ۞ کیا کرینگے ہم کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے اور نہ ہونگے مانند مفسدون کے زمین مین یا کرینگے ہم پرہیزگارون کو مانند بدکارون کے ۞ یہ کتاب ہے کہ اوتاری ہمنے طرف تیری برکت والی تاکہ غور کرین آیتون اوسکی مین اور تاکہ یاد کرین خاوند عقل والے ۞ اور بخشدیا ہمنے واسطے داؤد کے سلیمان خوب بندہ ہمارا بیشک وہ رجوع کرنیوالا تھا ۞ جب پیش کیے گئے اوسکے سامنے شام کے وقت گھوڑے تیز رفتار کہ کھڑے ہوتے تھے اور دوڑتے تھے ۞ پس کہا اوسنے بیشک میں نے محبت کی دوست رکھنا مال کی ساتھ یاد کرنے پروردگار اپنے کی یہان تک کہ چھپ گئے وہ گھوڑے پردے مین ۞ پھیر لاؤ تم ان گھوڑون کو میرے پاس پس شروع ہوا مارنے پایون اور گردنون کے ۞ اور تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان کو اور ڈالا ہمنے اوسکے تخت پر ایک دھڑ پھر رجوع کیا اوسنے ۞ کہا پروردگار میرے بخش مجھکو اور دے مجھکو بادشاہی کہ نہ ہو لائق کسی کو پیچھے میرے بیشک تو ہی بہت دینے والا ہے ۞ پس مسخر کر دیا ہمنے واسطے اوسکے ہوا کہ چلتی تھی ساتھ حکم اوسکے نرمی سے جہان پہنچتا تھا وہ ۞ اور شیاطین کو ہر معمار اور غوطہ زن ۞ اور دوسرے قید کیے ہوے زنجیرون مین ۞ یہ ہے عطا ہماری پس احسان کر یا روک رکھ بیحساب ۞ اور تحقیق ہے واسطے اوسکے ہمارے نزدیک نزدیکی اور اچھا ٹھکانا ۞ اور یاد کر بندہ ہمارا ایوب کو جب پکارا پروردگار اپنے کو کہ تحقیق پہنچا ہے مجھکو شیطان ساتھ رنج اور عذاب کے ۞ مار زمین پر پاؤن اپنا یہ ہے چشمہ نہانے کا ٹھنڈا اور پینے کا ۞ اور بخشدیا ہمنے اوسکو اہل اوسکا اور مثل اونکے اونکے ساتھ رحمت اپنی سے اور نصیحت واسطے خاوند عقل والون کے ۞ اور پکڑ ہاتھ اپنے مین تنکا پس مار ساتھ اوسکے اور نہ توڑ قسم اپنی کو بیشک ہمنے پایا اوسکو صبر کرنیوالا خوب بندہ بیشک وہ رجوع کرنیوالا تھا ۞ اور یاد کر بندے ہمارے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو خاوند قوت اور نگاہ والے تھے ۞ بیشک ہمنے خالص کیا اونکو ساتھ خصلت یاد کرنے گھر آخرت کے ۞ اور بیشک وہ نزدیک ہمارے البتہ برگزیدہ ہین نیک ہین ۞ اور یاد کر اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو اور ہر ایک اونمین سے اچھا ہے ۞ یہ نصیحت ہے اور بیشک پرہیزگارون کے لیے البتہ اچھا ٹھکانا ہے ۞ باغ ہمیشہ رہنے کے کہ کھلے ہونگے واسطے اونکے دروازے ۞ تکیہ لگائے ہونگے اوسمین طلب کرینگے اوسمین میوے بہت اور پینے کی چیز ۞ اور پاس اونکے عورتین نیچی نگاہ رکھنے والیان ہم عمر ۞ یہ ہے وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہے تمکو واسطے دن حساب کے ۞ بیشک یہ البتہ رزق ہمارا ہے کہ نہین واسطے اوسکے کچھ ختم ہونا ۞ یہ ہے اور بیشک واسطے سرکشون کے البتہ برا ٹھکانا ہے ۞ دوزخ ہے کہ داخل ہونگے اوسمین پس برا ہے وہ ٹھکانا ۞ یہ ہے پس چکھین اوسکو پانی کھولتا اور پیپ ۞ اور اور عذاب اوسکے مانند قسم قسم کے ۞ یہ ہے فوج داخل ہوتی ہے ساتھ تمہارے نہ خوش آمدید ہے اونکو بیشک وہ داخل ہونیوالے ہین آگ مین ۞ کہا بلکہ تم ہی نہ خوش آمدید ہے تمکو تم ہی پہنچایا ہے اسکو ہمکو پس برا ہے وہ ٹھکانا ۞ کہا اے پروردگار ہمارے جو پہنچایا ہے ہمکو اسکو پس زیادہ کر اوسکو عذاب دوچند آگ مین ۞ اور کہا کیا ہے ہمکو کہ نہین دیکھتے ہم مردون کو کہ تھے ہم شمار کرتے اونکو بدون مین ۞ کیا ہنسی بنایا ہے ہمنے اونکو یا کجی ہے ساتھ اونکے آنکھون ہماری کی ۞ بیشک یہ البتہ سچ ہے جھگڑنا ہے اہل آگ کا ۞ کہا بیشک میں ڈرانیوالا ہون اور نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک زبردست ۞ پروردگار ہے آسمانون اور زمین کا اور جو کچھ درمیان ہے دونون کے زبردست بخشنے والا ۞ کہہ یہ خبر بڑی ہے ۞ تم اوسسے روگردان ہوتے ہو ۞ نہ تھا مجھکو خبر اعلیٰ کی جب جھگڑتے تھے ۞ نہین وحی کی جاتی مجھکو مگر یہ کہ میں ڈرانیوالا ہون ظاہر ۞ جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتون کے بیشک میں پیدا کرنیوالا ہون آدمی کو مٹی سے ۞ پس جب درست کرون مین اوسکو اور پھونکون مین اوسمین روح اپنی سے پس گر پڑو تم واسطے اوسکے سجدہ کرتے ہوے ۞ پس سجدہ کیا فرشتون نے سب کے سب ۞ مگر ابلیس نے تکبر کیا اور تھا وہ کافرون سے ۞ کہا اے ابلیس کیا چیز ہے مانع تجھکو ساتھ اسکے کہ سجدہ کرے تو واسطے اوسکے کہ پیدا کیا ہے مین ساتھ ہاتھون اپنے دونون کے کیا تکبر کیا تو نے یا ہے تو بلند مرتبہ ۞ کہا مین بہتر ہون اوسسے پیدا کیا ہے تو نے مجھکو آگ سے اور پیدا کیا ہے تو نے اوسکو مٹی سے ۞ کہا پس نکل تو اوسسے پس بیشک تو راندہ ہے ۞ اور بیشک تحقیق لعنت میری تجھپر ہے روز جزا تک ۞ کہا اے پروردگار میرے پس مہلت دے مجھکو روز اٹھائے جانے تک ۞ کہا پس بیشک تو مہلت دیے ہوؤن سے ہے ۞ روز وقت معلوم تک ۞ کہا پس قسم ہے عزت تیری کی البتہ گمراہ کرونگا مین سب کو ۞ مگر بندے تیرے اونمین سے خالص کیے ہوے ۞ کہا پس حق ہے اور حق کہتا ہون مین ۞ البتہ بھر دونگا جہنم کو تجھسے اور اونمین سے جو پیروی کرینگے تیری سب کی ۞ کہہ نہین مانگتا مین تم سے اوسپر کچھ مزدوری اور نہین ہون مین بناوٹ کرنیوالون سے ۞ نہین ہے یہ مگر نصیحت واسطے سارے جہان کے ۞ اور البتہ جانو گے تم خبر اوسکی بعد وقت دیر کے ۞

سجدۃ

کہا داؤد نے تحقیق ظلم کیا اوسنے تجھپر ساتھ مانگنے دنبی تیری کے تاملاوے طرف دنبیون اپنی کے اور تحقیق بہت شریکون مین سے ظلم کرتے ہین بعضون انکے بعضون پر مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام اچھے کیے اور کم ہین وہ اور پہچانا داؤد نے کہ ہمنے آزمایا ہوا اوسکو پس بخشش مانگی پروردگار اپنے سے اور گرا سجدہ کرتا ہوا اور رجوع کی پس بخشدیا ہمنے اوسکو یہ اوسکا گناہ تحقیق میرے لیے ہی نزدیکی ہمارے اور نیک انجام ہے اے داؤد تحقیق ہمنے کیا تجھکو خلیفہ زمین مین پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق کے اور نہ پیروی کر خواہش کی پس گمراہ کریگی تجھکو راہ سے اللہ کی تحقیق وہ لوگ کہ گمراہ ہوتے ہین راہ سے اللہ کی واسطے اونکے عذاب ہے سخت ساتھ اوسکے کہ بھولے روز حساب کے

مؤلف تفسیر اگر کوئی کہے کہ حضرت داؤد کو کیونکر کہا ہمنے یہ حق ہے کہ ظلم کیا اوسنے حال انکہ نہین سنا ہمنے کہ اونھون نے قول اوسکا کو جواب اوسکا یہ ہے کہ معنی اوسکے یہ ہین کہ اگر بات اسی طرح ہی جیسے کہ تو کہتا ہے تو البتہ ظلم کیا اوسنے تجھپر اور یہ کہ بعد اوسکے اقرار کرنے کے یہ بات کہی اور اوسکا اقرار کرنا اوسکا قرآن مین نہین نقل کیا گیا اسلیے کہ معلوم ہوتا ہی قرینے سے اور روایت کیا گیا ہی کہ اوسنے کہا کہ مین چاہتا ہون یہ کہ لون مین دنبی اوسسے اور پوری کرون مین دنبیان اپنی سو پس کہا داؤد نے اگر قصد کریگا تو اوسکا تو مار دنگا مین تیرے اسکو اور اوسکا اور اشارہ کیا طرف ناک اور پیشانی کے پس کہا اور خدا نے داؤد تو حق ہوا اوسکا کہ مارا جاوے تو میرے یہان اور یہان اور تحقیق کیا ایسا اور ایسا پھر کہا داؤد نے قسم ہے ساتھ طرف آسمان کے بصورت خود قضی الرجل علی نفسہ یعنی تحقیق حکم کیا اس شخص نے اپنے نفس پر پس متنبہ ہوے داؤد جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَظَنَّ دَاوٗدُ الخ اور فَتَنّٰهُ کے معنی یہ ہین کہ ڈالا ہمنے اوسکے فتنے مین یعنی بلا مین مبتلا کیا اور خَرَّ رَاكِعًا کے معنی ہین یہ کہ گر پڑے اپنے مونہہ کے بل سجدہ کرتے ہوے واسطے اللہ کے اور رجوع کی یعنی ساتھ توبہ کے اور روایت کیا گیا ہی کہ داؤد رہے سجدہ مین چالیس رات دن نہین اوٹھاتے تھے سر اپنا مگر واسطے نماز فرض کے یا حاجت ضروری کے اور نہین تھمتا تھا آنسو اونکا یہان تک کہ اوگ گھر کی رسی گھاس اونکے آنسوؤن سے اور نہین پیتے تھے پانی مگر اس حال سے کہ دودھ اوسکا آنسو ہوتے تھے اور روایت ہے ابن عباس اور کعب بن احبار اور وہب بن منبہ سے کہ کہا ان سب نے کہ جب داخل ہوے داؤد اور دونون فرشتے اور حکم کیا داؤد نے اپنے نفس پر پس دونون اپنی صورت اصلی پر ہو گئے اور چڑھے آسمان پر کہتے ہوے قضی الرجل علی نفسہ۔ کہا داؤد نے کہ جلد سے مجکو مراد رکھا پس گرے سجدے مین چالیس روز تک سجدے ہی مین رہتے نہین اوٹھاتے تھے سر اپنا مگر حاجت ضروری کے لیے اور وقت نماز فرض کے پھر سجدے مین جاتے تھے پورے چالیس روز تک یہی حال رہا نہ کھاتے تھے اور نہ پیتے تھے اور روتے تھے یہان تک کہ اوگ گھاس گرد سر اونکے کے اور وہ پکارتے تھے اپنے رب عزوجل کو اور مانگتے تھے اوسسے قبولیت توبہ کی اور تھا اونکی عادت سے اونکے سجدے مین یہ مضمون

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْاَعْظَمِ يَبْتَلِي الْخَلْقَ بِمَا يَشَاءُ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ سُبْحَانَ الْقَائِلِ بَيْنَ
الْقُلُوْبِ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِيْ خَصَصْتَنِيْ بِبَيِّنِيْ وَبَيْنَ عُذْرِيْ اِبْلِيْسَ فَلَمْ اَفُهْ بِفِتْنَتِهٖ اِذْ اَنْتَ
رَبِّيْ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِيْ وَيْلٌ لِدَاوٗدَ اِذَا كُشِفَ عَنْهُ الْغِطَاءُ فَيُقَالُ هٰذَا دَاوٗدُ الْخَاطِئُ
سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِيْ بِاَيِّ عَيْنٍ اَنْظُرُ لِيَاكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّمَا يَنْظُرُ الظَّالِمُوْنَ مِنْ
طَرْفٍ خَفِيٍّ اِلٰهِيْ بِاَيِّ قَدَمٍ اَقُوْمُ اَمَامَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْخَاطِئِيْنَ سُبْحَانَ
خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِيْ اَنَا الَّذِيْ لَا اُطِيْقُ حَرَّ شَمْسِكَ فَكَيْفَ اُطِيْقُ حَرَّ نَارِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ
اِلٰهِيْ اَنَا الَّذِيْ لَا اُطِيْقُ صَوْتَ رَعْدِكَ فَكَيْفَ اُطِيْقُ صَوْتَ جَهَنَّمَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ
اِلٰهِيْ وَيْلٌ لِدَاوٗدَ مِنَ الذَّنْبِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اَصَابَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِيْ اَنْتَ تَعْلَمُ
سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ عُذْرِيْ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِيْ بِرَحْمَتِكَ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ
وَلَا تُبَاعِدْنِيْ بِخَطِيْئَاتِيْ لِهَوَايَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ مِنْ ذُنُوْبِيَ
الَّتِيْ اَوْبَقَتْنِيْ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِيْ فَرَرْتُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِخَطِيْئَتِيْ فَلَا تَجْعَلْنِيْ
مِنَ الْقَانِطِيْنَ وَلَا تُعَيِّرْنِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ اگر جمع کیے جاویں آنسو سب زمین کے ہنسنے والوں کے تو نہ برابر ہوں داؤد علیہ السلام کے آنسوؤں کے جو سوقت کے پونچھے وہ خطا کو اور اگر آنسو زمین رہنے والوں کے اور آنسو داؤد علیہ السلام کے جمع کیے جاویں تو نہ برابر ہوں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنسوؤں کی جو سوقت کے کہ اوتارے گئے جنت سے اور ابن بریدہ سے روایت ہے کہ کہا اگر برابر کیا جاوے رونا زمین کے ہنسنے والوں کا ساتھ رونے داؤد کے تو نہ برابر ہوا سکے اور اگر برابر کیا جاوے رونا داؤد کا اور زمین کے ہنسنے والوں کا حضرت آدم کے رونے کے ساتھ تو نہ برابر ہوا سکے اور روایت کیا احمد نے اسماعیل بن عبد اللہ بن ابی المہاجر سے کہ داؤد علیہ السلام پر خطا ہوئی تھی لوگ بسبب کثرت رونے کے اس کہتے تھے داؤد جھوٹ و سچ کو رُو نہیں پہلے رونے کے دن کے اور پہلے جلنے ہڈیوں کے اور شعاعہ نے ڈاڑھیوں کے اور پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ملائکہ کو کہ جنکی صفت ہے عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ اور روایت کیا احمد نے عثمان بن ابی العاتکہ سے کہ کہا تھے داؤد علیہ السلام کی دعا میں یہ سُبْحَانَكَ اِلٰهِيْ اَيْنَ اَذْكُرُ خَطِيْئَتِيْ صَافَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِرَحْبِهَا وَاِذَا ذَكَرْتُ رَحْمَتَكَ اِرْتَدَّتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ سُبْحَانَكَ اِلٰهِيْ اَنْتَ اَطْبَاءُ عِبَادِكَ لِدَاوٗدَ وَاِلٰهِيْ خَطِيْئَتِيْ دَوَاؤُهَا عِنْدَكَ عَلِيْلٌ يَدْعُوْكَ اور دعا سے خراسانی سے روایت ہے کہ داؤد علیہ السلام نے نقش کر لیا تھا اپنی خطا کو اپنی ہتھیلی میں تاکہ نہ بھول جاویں اور سکو اور رب دیکھتے تھے اور سکو کاپتے تھے دونوں ہاتھ اونکے اور روایت ہے وہب بن منبہ سے کہ کہا انہوں نے داؤد علیہ السلام جبکہ پونچھے گناہ کو نہیں کھانا کھایا تھی مگر کہ روتے تھے اور سین آنسو انکی کھلوں کے اور نہیں پیا پانی مگر کہ روتے تھے اور سین آنسو انکی کھلوں کے اور عبد الرحمن بن مہیر سے روایت ہے کہ داؤد علیہ السلام کہتے تھے بعد آزمائش کے اَللّٰهُمَّ مَا كَتَبْتَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مِنْ مَّعْصِيَةٍ فَاغْفِرْهَا لِيْ تین بار وَمَا اَنْتَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مِنْ خَيْرٍ فَاَثِبْنِيْ مِنْهُ تین بار اور جب شام ہوتی کہتے مانند اسکے پس نہیں دیکھی داؤد نے بعد اسکے کوئی چیز مکروہ اور سعید بن ہلال سے روایت ہے کہ داؤد نبی علیہ السلام کی عیادت کیا کرتے تھے لوگ گمان کرتے تھے کہ وہ بیمار ہیں حال انکہ نہیں تھی اونکو کچھ بیماری مگر شدت خوف الٰہی کے یہ حال تھا اور روایت کی اسکو نے اور تصحیح کی اسکو اور روایت کی ہیقی نے کتاب شعب الایمان میں ابن عباس سے کہ کہا نہیں پوچھا

داؤد کو جو کچھ کہ پہونچا اوسکو بعد تقدیر الٰہی کے مگر بسبب عجب کے کہ اچھا جانا اپنے تئین اور وہ یہ تھا کہ داؤد نے کہا اسی رب سے نہیں ہی کوئی ساعت ایسے اور یہ دن سے مگر کہ حال یہ ہو کہ کوئی عبادت کرنے والا آل داؤد سے عبادت کرتا ہو تیری نماز پڑھتا ہو تیرے لیے تسبیح کرتا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور ذکر کرتا ہو داؤد نے اور کتنی ہی چیزیں پس کہا وہ رکھا اسکو اللہ تعالیٰ نے اور فرمایا اے داؤد بلاشبہ نہیں تھا کہ سبب مدد میری کے پس اگر نہوتی مدد میری تو نقوت پاتا تو اوسپر ہی اپنے جلال کی البتہ سونپوں گا میں تجھکو طرف نفس تیرے کے ایک دن پس کہا داؤد نے اے رب میرے تو خبر دیدے مجھکو پس پہونچا اوسکو فتنہ اس سے من معاجلا درمنثور یتعریاد رہے کہ ضا چیز جسپر حق تعالیٰ کا تو داؤد کی ہمت چیز میں تیرے

فَغَفَرْنَا لَهُ ذٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَآبٍ ۝

پس بخشی ہمنے اوسکے لیے وہ لغزش اوسکی اور بلاشبہ اوسکے لیے نزدیک ہمارے قربت ہی اور اچھی بازگشت ہی ۞ فتح

تفسیر یعنی جنت پس جب کہ خدا تعالیٰ نے درگذر کیا اونکی زلت سے وہ مغفور اور برور اور مقرب حق کے ہوئے اور روایت کیا گیا ہی کہ بعد قبول ہونے اس توبہ کے بھی داؤد تیس برس تک شب و روز روتے رہتے تھے اور مثل نشان جاری ہونے پانی کے زمین مین نشان ایکے آنسو کا اونکے رخسارے پر پیدا ہوا تھا اور کچھ چیز کھاتے اور پیتے تھے مگر آنسو اونکے اوسمین ملجاتے تھے اور بعد قبول ہونے اس توبہ کے ایک روز اوسلے فیصلہ کرنے فرقعنیون بنی اسرائیل کے بیٹھتے تھے اور ایک روز اپنی بیویون کے لیے مقرر رکھا تھا اور ایک روز جنگلون مین اور پہاڑون مین اور دریاؤن کے کنارے پھرتے تھے اور ایک روز خلوت مین بیٹھتے اور وہان چار ہزار محراب تھین سب عابد یعنی عابد و درویش وہان جمع کر داؤد کے ساتھ نوحہ کرتے اور نوشش پیاہتے اور جس روز کہ باہر جاتے اور خوش آوازی سے ذکر الٰہی کرتے اور روتے تمام پہاڑ اور جانور اور ریت اور درخت اونکے ساتھ روتے حتی کہ نہرین اونکے آنسوؤن سے جاری ہوتین اور جب کنارے دریا پر آتے روتے اور اونکے ساتھ روتین مچھلیان اور چارپاے دریا کے اور پرند جانور پانی کے اور درندے پھر جب شام ہوتی پھر آتے گھر مین پس جب ہوتا دن اونکے نوحہ کرنے کا اپنے نفس پر بکارتا پکارنے والا اونکا کہ آج دن ہی داؤد کے نوحہ کرنے کا اپنے نفس پر پس چاہیے کہ حاضر ہووے شخص کہ مساعدت کرے اونکی پس داخل ہوتے داؤد اوس مکان مین کہ جہان محراہین تھین پس اوپر بچھائے جاتے اونکے لیے تین بچھونے ٹاٹ کے کہ اندر اونکے لیف یعنی گابھا کھجور کا بھرا ہوتا پس بیٹھتے اوسپر اور آتے چار ہزار راہب بارانیان اوڑھے ہوئے اور اونکے ہاتھ مین عصے ہوتے پس بیٹھتے وہ اون محرابون مین پھر داؤد علیہ السلام آواز سے روتے اور نوحہ کرتے اپنے نفس پر اور راہب بلند کرتے اونکے ساتھ آواز اپنی پس روتے رہتے یہان تک کہ غرق ہوجاتی بچھونے اونکے آنسوؤن سے اور پھر بیٹھتے داؤد اوسمین مانند جانور کے بچے کے یعنی نہایت ضعیف اور لوتھے پس آتے بیٹے اونکے سلیمان اور آصف اونکو پس لیتے داؤد وہ آنسو اپنی ہتھیلی مین پھر ملتے اوسکو اپنے چہرہ پر اور کہتے یا رَبِّ اغْفِرْ مَا تَرَى اور کہا ہے بعضے نے:

قبول کی اللہ نے داؤد کی گہا داؤد نے یا رب بخش دے مجھکو جو کچھ کہ تو جانتا ہی مجھسے بیشک تو ہی جاننے والا غیب کا اور داؤد نے کہا

پس پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدے کی یعنی اوسی مجلس مین بقصد پڑھنے اسکے یا اوقت اور پھر سجدہ کیا پس سنا سنے اوسکو کہ وہ کہتے تھے مانند اوس چیز کے کہ خبر دی تھی اوسکو اوس شخص نے کہنے درخت کے سے ظاہر یہ ہے کہ اوسنے آیت سجدے کی جو سورہ ص مین پڑھی ہوگی اور حضرت نے بھی وہی آیت پڑھی یا سورۂ سجدہ پڑھی ہو اور حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیچ سجدہ قرآن کے رات کو سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ یعنی سجدہ کیا مونہہ میرے نے واسطے اوس ذات پاک کے کہ پیدا کیا اوسکو اور بنا کان اوسکے اور آنکھین اوسکی ساتھہ قدرت اور قوت اپنی کے انتہی ملخصاً رات کی اتفاقی ہے کہ حضرت عایشہ رضؓ نے یہ دعا آنحضرت صلعم سے رات کو سنی تھی وہی بیان کیا اور پڑھنا اس دعا کا آنحضرت سے مطلق سجدۂ تلاوت مین بلا قید رات یا دن کے بھی آیا ہے اور یہ دعا بھی سجدے مین پڑھنی روایت کی گئی ہے رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي یعنی اے رب میرے ظلم کیا مینے اپنے نفس پر پس بخش میرے لیے اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھنا سجدۂ تلاوت مین کفایت کرتا ہے لیکن اسمین شبہ نہین کہ جو دعائین حدیث سے ثابت ہوئی ہین پڑھنا اونکا اولی ہے۔ معا

مشکوۃ ✤ تنبیہ ✤ سجدۂ تلاوت کا واجب ہے امام اعظم کے نزدیک پڑھنے والے اور سننے والے پر اگرچہ قصداً نہ سنے اور امامون کے نزدیک سنت ہے اور وہ ایک سجدہ ہے در سیان دو تکبیرون کے اور شرط ہے اوسمین وہ چیز کہ شرط ہے نماز مین یعنی طہارت وغیرہ اور بدون رفع یدین اور تشہد و سلام کے ہے اور امام اعظم کے نزدیک سجدے تلاوت کے چودہ ہین سورۂ اعراف مین اخیر سورت پر اور رعد مین بعد اصال کے اور نحل مین بعد یُؤْمَرُوْنَ کے اور بعضون نے کہا بعد یَسْتَكْبِرُوْنَ کے لیکن یہ قول رکیا گیا ہے اور سُبْحَانَ الَّذِي مین بعد خُشُوْعًا کے اور مریم مین بعد بُكِيًّا کے اور حج مین پہلا سجدہ کہ یَفْعَلُ مَا يَشَآءُ پر ہے اور فرقان مین بعد نُفُوْرًا کے اور نمل مین بعد العظیم کے اور بعضون نے کہا بعد یُعْلِنُوْنَ کے اور الم تنزیل السجدہ مین بعد یَسْتَكْبِرُوْنَ کے اور ص مین بعد صَابِرٌ کے اور فصلت مین بعد یَسْأَمُوْنَ کے اور بعضون نے کہا یَعْبُدُوْنَ پر اور نجم مین فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا پر اور اذا السماء انشقت مین وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ پر اور اقرأ مین وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ پر پس امام اعظم رح کے نزدیک تو یہ ہے اور امام احمد کے نزدیک پندرہ سجدے ہین کہ جمع کے اخیر مین بھی ہے اور باقی یہ ہے اور امام شافعی کے نزدیک بھی چودہ ہین لیکن اسطرح کہ حج مین دو ہین اور ص مین نہین اور باقی بدستور اور امام مالک کے نزدیک گیارہ ہین ساقط کیا ہے اونھون نے سجدہ ص کو اور تیون سجدون مفصل کے کو یعنی نجم اور انشقت اور اقرأ کے کو اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہے ✤ ح ✤ سائل سجدۂ تلاوت کے بموجب مذہب حنفی کے یہ ہین کہ ایک شخص نے پڑھی آیت سجدے کی نہین لازم آئے گا اوسپر سجدہ فقط ہونٹون کے ہلانے سے بلکہ جب واجب ہوگا کہ تصحیح ہو حروف کی اور حاصل ہو آواز کہ سنے وہ یا غیر اور سجدہ واجب ہوگا ان اوسکا طرف ہونا اوسکے کہ اگر پڑھی آیت سجدے کی سوائے اوس حرف کے کہ اوسکے آخر مین ہونہ سجدہ کرے اور اگر پڑھے زیادہ حرف کہ سجدہ کیا جاتا ہے اومین سجدہ کرے مگر یہ کہ پڑھے اکثر آیت سجدے کی ساتھہ حرف سجدے کے ✤ اور ہیچ مختصر بحر کے ہو کہ اگر پڑھے لفظ وَاسْجُدْ اور چپکا ہو رہے اور نہ کہے یعنی کَذٰلِكَ وَاقْتَرِبْ تو لازم آتا ہے اوسکو سجدہ کذا فی التبیین ✤ ایک شخص نے سنی آیت سجدے کی ایک قوم سے اون مین سے ایک حرف نہین سنی اوسپر یہ کہ سجدہ کرے اسلیے کہ نہین سنی اوسنے وہ آیت پڑھنے والے سے اور اصل ہیچ واجب ہونے سجدے کی یہ ہے کہ جو شخص اہل وجوب صلوۃ سے ادا یا قضا ہو گا اہل اوسطے واجب ہونے سجدۂ تلاوت کے اور جو ایسا نہو پس نہین ہوگا اہل واسطے واجب ہونے سجدے کے یہان تک کہ اگر ہو پڑھنے والا کافر یا دیوانہ یا لڑکا یا حائض یا نفسا یا سنے حائض یا نفسا بعد طہر کے اور سن کے اور نفسا بعد طہر کے

وے چالیس دن کے نہین لازم ہوگا اونکو اور ایسے ہی سننے والا کافر وغیرہ ہوگا تو اوسپر بھی نہین واجب ہوگا اور اگر سننے نے ذکر کیے یعنی مسلمان عاقل بالغ واجب ہوگا اوسپر سجدہ بسبب سننے اوسکے کے اور اگر پڑھا محدث نے یا جنبی نے یا سنا ان دونون نے واجب ہوگا سجدہ ان دونون پر اور ایسے ہی بیمار کا حکم ہے ٭ اور نہین واجب ہوگا سجدہ جب کہ سنے اوسکو جانور سے مثلاً یہی ہے اور سوتے سے سننے تو صحیح یہ ہے کہ واجب ہوگا سجدہ ٭ اور اگر سنا سجدہ آواز گنبد یا پہاڑ کی سے نہین واجب ہوگا اوسپر ٭ سونے والا جب کہ خبر دیا جاوے کہ اوسنے پڑھی ہے آیت سجدے کی سوتے مین تو واجب ہوگا سجدہ اوسپر ٭ اور اگر پڑھا سجدہ سننے والے نے واجب ہوگا سجدہ اوسپر اور اوپر اوسکے کہ سنے اوسکو ٭ عورت نے جسوقت کہ پڑھی آیت سجدے کی نماز مین اور نہین سجدہ کیا اوسنے یہانتک کہ حائض ہوگئی ساقط ہوگیا اوس سے سجدہ ٭ نفل نماز پڑھنے والے نے جب کہ پڑھی آیت سجدے کی اور سجدہ کیا اوسکے لیے پھر فاسد ہوگئی نماز اوسکی اور واجب ہوئی اوسپر قضا اوسکی نہین لازم ہوگا اوسکو اعادہ اوس سجدے کا ٭ اور ایسے ہی مسلمان جب کہ پڑھے آیت سجدے کی پھر مرتد ہوجاوے عیاذاً باللہ منہ پھر مسلمان ہو نہین واجب ہوگا اوسپر وہ سجدہ ٭ نہین واجب تا سجدہ بسبب لکھنے قرآن کے ٭ جب کہ پڑھے آیت سجدے کی فارسی مین پس اوسپر اور اوس شخص پر کہ سنے اوسکو سجدہ ہی سمجھے سننے والا یا نہ سمجھے جب کہ خبر دیا جاوے سننے والا کہ اوسنے پڑھی ہے آیت سجدے کی ٭ اور صاحبین کے نزدیک اگر سننے والا جانے کہ وہ پڑھتا ہی قرآن تھا لازم ہوگا اوسکو سجدہ اور نہین تو نہین کذا فی الخلاصۃ ٭ اور بعضون نے کہا کہ واجب ہوگا سجدہ بالاجماع اور صحیح یہی ہے کذا فی محیط السرخسی اگر پڑھی آیت سجدے کی عربی مین لازم آویگا سجدہ اوپر مطلق لیکن معذور ہوگا ساتھ تاخیر کے جب تک کہ نجاوے ٭ اور اگر پڑھا سجدہ اس حال مین کہ وہ بہواہے پس سنا واجب ہوگا اوسپر سجدہ ٭ جب کہ پڑھی آیت سجدے کی ساتھ تجاوز کے یعنی تجاوز کرنے کے نہین واجب ہوتا ہی سجدہ ٭ اور جب کہ پڑھے امام آیت سجدے کی سجدہ کرے وہ اوپر جو کہ مقتدی ساتھ اوسکے برابر ہی کہ سنین اوسکو امام سے یا نہ سنین اور برابر ہی کہ ہو نماز جہری مین یا سری مین مگر یہ کہ مستحب ہی کہ نہ پڑھے آیت سجدے کی نماز سری مین ٭ اور اگر سنا سجدہ امام سے اجنبی نے کہ نہین ہی ساتھ اوسکے نماز مین اور نہ داخل ہوا ساتھ اوسکے نماز مین لازم ہوگا اوسکو سجدہ کرنا ٭ سنا ایک شیخ نے سجدہ امام سے پھر داخل ہوا ساتھ امام کے پہلے سجدہ کرنے اوسکے کے سجدہ کرے ساتھ اوسکے اور اگر داخل ہو امام کی نماز مین بعد سجدہ کرنے اوسکے کے نہ سجدہ کرے اور یہ جب ہی کہ پاوے امام کو اوسی رکعت کے اخیر مین اور اگر پاوے اوسکو اور رکعت مین تو سجدہ کرے اوسکا بعد فراغ کے ٭ اگر پڑھے آیت سجدہ مقتدی نہین لازم ہوگا سجدہ امام پر اور نہ مقتدی نہ نماز مین اور نہ بعد فراغ نماز کے ٭ اگر سنے نماز پڑھنے والا اجنبی سے سجدہ کرے بعد فراغ کے اور اگر سجدہ کرے نماز مین نہین کفایت کرتا ہی اوسکو اور نہین فاسد ہوتی ہی نماز اوسکی ٭ یہ جب ہی کہ نہ پڑھا مصلی سننے والے نے غیر مقتدی سے پس اگر پڑھا اوسکو اول پھر سنا اوسکو پس سجدہ کیا اوسکا نہ اعادہ کرے اوسکو ظاہر روایت مین اور اگر سنا اوسکو پہلے پھر پڑھا اوسکو پس اسمین دو روایتین ہین اور جزم کیا ہی سراج مین کہ نہ اعادہ کرے اوسکو ٭ اور اگر پڑھی آیت سجدے کی نماز مین پس اگر ہی آیت وسط سورت مین تو افضل یہ ہی کہ سجدہ کرے پھر کھڑا ہو اور ختم کرے سورت اور رکوع کرے اور اگر سجدہ نہ کیا اور رکوع کیا اور نیت کی سجدے کی کفایت کریگا اوسکو رکوع اسی پر فتوی ہی اور اگر نہ رکوع کیا اور نہ سجدہ کیا اور تمام کی سورت پھر رکوع کیا اور نیت کی سجدے کی نہین کفایت کریگا اوسکو اور نہ ساقط ہوگا اوس سے سجدہ بسبب رکوع کے اور اوپر قضا اوسکی لازم ہی ساتھ سجدہ کرنے کے جب تک کہ نماز مین ہی ٭ اور ذکر کیا خواہرزادہ نے کہ اوسنے جب پڑھین بعد آیت سجدے کے تین آیتین تو منقطع ہوگا فور اور نہین قائم ہوگا رکوع مقام سجدے کے اور کہا شمس ائمہ حلوانی نے کہ نہین منقطع ہوتا فور جب تک کہ نہ پڑھے زیادہ تین آیتون سے ٭ اور اگر سجدہ ہو ختم سورت مین تو افضل یہ ہی کہ رکوع کرے واسطے اوسکے اور اگر سجدہ کیا اور نہ رکوع کیا تو ضرور ہی یہ کہ پڑھے کچھ اور سورت مین سے بعد اوٹھنے کے سجدے سے ٭ اور اگر اوٹھا یا سر اور نہ پڑھا کچھ اور رکوع عوذ

جائز ہو اور اگر رکوع کیا اور نہ سجدہ کیا اور تجاوز کیا اور موضع کی طرف یعنی اور کچھ پڑھنا شروع کر دیا پس نہیں جائز ہو اوسکے لیے
یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے اور واسطے اوسکے لازم ہی یہ کہ سجدہ کرے جبتک کہ نماز میں ہو اور اگر ہو سجدہ آخر سورت میں اور بعد اوسکے دو
آیتیں ہیں یا تین تو وہ مختار ہو اگر چاہے رکوع کرے واسطے اوسکے اور اگر چاہے سجدہ کرے پس جب چاہے یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے
تو جائز ہو اوسکو یہ کہ ختم کرے سورت اور رکوع کرے اور اگر سجدہ کرے واسطے اوسکے پھر کھڑا ہو تو ختم کرے سورت اور رکوع کرے
پس اگر ملائے ساتھ اوسکے کچھ اور دوسری سورت سے تو وہ افضل ہی ۔ اور جب سجدہ کرے اور رکوع کرے نماز کے لیے علیحدہ فی الفور
تو عود کرے طرف قیام کے اور تحب ہی یہ کہ قیام کے پیچھے ہی رکوع نکرے بلکہ پڑھے دو آیتیں یا تین آیتیں پھر رکوع کرے ۔
اور اگر پڑھے آیت سجدے کی نماز میں پس ارادہ کرے یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے احتیاط ہو گی نیت کی نزدیک رکوع کے پس اگر نہ پائی
اوس نے نیت نزدیک رکوع کے نہیں کفایت کریگا اوسکو سجدے سے اور اگر نیت کی رکوع میں استلاف کیا ہی مشائخ نے کہا ہی بعضوں نے کہ
کفایت کریگا اوسکو اور بعضوں نے کہا نہیں کفایت کریگا اوسکو کذا فی المضمرات ۔ اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہیں جائز یہ کذا فی شرح ابی الہکارم
اور اگر نیت کی بعد اوٹھانے سر کے رکوع سے نہیں کفایت کریگا اوسکو بالاجماع ۔ اور اگر نیت کی سجدے کی امام نے رکوع میں کہ کیا پیچھے تلاوت
کے اور نیت کی اوسکی تقتدی نے نہیں قائم مقام ہو گا رکوع سجدے کے اوس سے یعنی مقتدی سے پس باقی رہیگا سجدہ دین اوسکے ذمے پس جب
کرے جب سلام پھیرے امام اوسکا اور ارادہ کرے ساتھ کے کو اور اگر چھوڑ دیگا قصدے کو فاسد ہو جائیگی نماز اوسکی ۔ اتباع ہو علی کا اوپر سجدہ
تلاوت کا اور ہو جاتا ہی ساتھ سجدہ تلاوت کے کذا فی الغرر کرے اگرچہ نیت کرے واسطے تلاوت کے اور نمازی بیک ہو جاوے سجدہ تلاوت کا
اوسکی جگہ میں پھر یا آوے اوسکو رکوع میں یا سجدے میں یا قعدے میں تو وہ سجدے میں گر پڑے پھر عود کرے طرف اوس چیز کے کہ تھا اوسمیں
اور اعادہ کرے اوسکو از راہ احتیاط کے اور اگر اعادہ نکریگا جائز ہو جائیگی نماز اوسکی ۔ جب کہ پڑھی امام نے آیت سجدے کی اور بعضے لوگ
صحن میں پس کہی امام نے سجدے کے لیے اور گمان کیا اون لوگوں نے صحن میں جتنے ہیں یہ کہ کہی ہی امام نے رکوع کے لیے پس رکوع کیا اونہوں نے پھر اوٹھا امام سجدے سے
اور نہ کہی پس کہی بعضوں نے امام نے اوٹھایا سر اپنا رکوع سے پس نہ کہی کسی نے اوٹھا سر اپنے اگر زیادہ کیا اونہوں نے اسپر نہیں فی اسد ہوئی
نماز اوسکی ۔ یہ نماز ہی جب کہ سنی آیت سجدے کی غیر اپنے سے اور سجدہ کیا ساتھ پڑھنے والے کے اگر قصد کیا ساتھ اوسکے اتباع کے اوسکا
تو فاسد ہو جائیگی نماز اوسکی ۔ اور تحب ہی غیر نماز میں یہ کہ سجدہ کرے سننے والا ساتھ پڑھنے والے کے اور نہ اوٹھائے سر اپنا پہلے اوسکے
اور تحب ہے یہ کہ آگے بڑھے پڑھنے والا اور صف باندھیں قوم پیچھے اوسکے ۔ اور ذکر کیا ہی ابو بکر نے کہ عورت صلاحیت رکھتی ہی امام
ہونے کی واسطے مرد کے اس سجدے میں کذا فی البحر الرائق اور حکم اس سجدے کا متداخل ہی یہاں تک کہ کفایت کر یگا پڑھنے والے کے حق میں ایک
سجدہ اگر جمع ہوں اوسکے حق میں تلاوت اور سننا یعنی اگر ایک شخص پڑھیگا یہی آیت سجدے کی اور سنے گا بھی اوسی کو تو ایک سجدہ
کفایت کریگا ۔ اور شرط تداخل کی اتحاد آیت اور اتحاد مجلس ہی یہاں تک کہ اگر مختلف ہو مجلس اور متحد ہو آیت یا متحد ہو مجلس
اور مختلف ہو آیت نہیں متداخل ہو گا سجدہ کذا فی المحیط ۔ اور اگر متبدل ہو مجلس سننے والے کی نہ پڑھنے والے کی تکرر ہو گا وجوب پر سننے والے
والا پر ۔ اور اگر متبدل ہو مجلس پڑھنے والے کی نہ سننے والے کی تکرر ہو گا وجوب پر پڑھنے والے [illegible] اور اسی پر عمل ہی ۔ اور مجلس ایک ہی ہی اگرچہ طویل ہو یا کھانے ایک لقمہ یا پیو ایک گھونٹ یا چلے ایک قدم یا دو قدم
یا انتقال کرے گھر کے گوشے سے یا مسجد کے گوشے سے طرف دوسرے گوشے کے مگر جب کہ ہو گھر بڑا مثل گھر سلاطین کے ۔ اور اگر انتقال کرے جب
میں ایک گوشے سے طرف دوسرے گوشے کے تو نہیں تکرر ہو گا وجوب ۔ اور چلنا کشتی کا نہیں قطع کرتا ہی مجلس کو یعنی کشتی کتنی ہی چلے
اوسمیں ایک آیت سجدے کو کوئی بار پڑھیگا تو ایک ہی سجدہ دیگا کہ مجلس متحد ہی بخلاف چلنے جانور کے جسوقت کہ نہ ہو سوار اوسکا نماز میں

یعنی جانور کے چلنے مین مکر سجدہ سلام ہونگے سوار پر اگر نماز نفل نہ پڑھتا ہوگا اور نماز نفل پڑھتا ہوگا تو ایک سجدہ آویگا کہ وہ ایک ہی مجلس کے حکم مین ہی + اور اگر مشغول ہو ساتھ تسبیح اور تہلیل کے یا قرات کے نہین منقطع ہوگا حکم مجلس کا اور اگر پڑھی آیت سجدے کی پھر سوار ہوا جانور پر پھر اترا پہلے چلنے کے تو بھی نہین منقطع ہوگی مجلس اور اگر پڑھی آیت سجدے کی پس سجدہ کیا پھر پڑھا قرآن بعد اسکے تو پھر جو کیا اوس سجدے کو نہین واجب کا سجدہ اوسپر دوسرا اور اگر پڑھی آیت سجدہ ایک مکان مین پھر اوٹھا پس سوار ہوا جانور پر پھر پڑھا اوسکو دوسری بار پہلے چلنے جانور کے پس اوسپر ایک ہی سجدہ آویگا کہ سجدہ کرے زمین پر + اور اگر چلا جانور پھر پڑھا اوسکو لازم آویگے اوسپر دو سجدے اور اسی طرح جسوقت کہ پڑھی آیت سجدے کی سوار ہوکر پھر اوترے پہلے چلنے جانور کے پس پڑھے اوسکو پس اوسپر ایک سجدہ آویگا کہ سجدہ کرے زمین پر + اور اعتبار کیا جاویگا تبدل مجلس کا باعراض کا یعنی انکار کرنے کا یہان تک کہ اگر کہے کہ نہین پڑھونگا مین سری پھر پڑھا اوسی مجلس مین کفایت کریگا اوسکو ایک سجدہ + اور مکرر لازم ہونگے سجدے کپڑے کے تانا تننے مین اور اناج کے گاہنے مین اور ہل چلانے مین اور انتقال کرنے زمین ایک جنس سے طرف دوسری جنس کے بیچ صحیحہ اقوال کے + اور اگر پڑھے آیت سجدہ اس حال مین کہ وہ پیادہ یا چلتا ہو لازم ہوگا اوپر ہر بار پڑھنے مین ایک سجدہ اور اسی طرح اگر تیرتا ہی پانی مین بیچ دریا کے یا بڑی نہر کے تو ہر بار مین سجدہ آویگا + اور جسوقت کہ تیرتا ہو حوض مین یا لاب مین تو اوسکے لیے بعد معلوم ہی پس صحیح یہ ہی کہ سجدہ مکرر لازم ہوتے ہین اور اسی طرح اگر پڑھے اوسکو گردہی کے اس مین پس صحیح یہ ہی کہ سجدے مکرر لازم ہوتے ہین + اور اگر عمل کثیر کرے کہ گھماوے بہت یا سوے چت یا پیٹھ پیچھے یا مانند اندھے کے کچھ کرے تو واجب ہوگا سجدہ اوسکا تاسلیکہ مجلس بدل جاتی ہی ان اعمال سے اور دو نام کے پس ہوتی ہی مضاف طرف ان اعمال کے عرف مین + اور جو سجدہ کہ واجب ہوا نماز مین نہین ادا ہوتا ہی خارج نماز کے اور ہوتا ہی گنہگار اوسکے ترک کرنے سے ہکذا فی البحر الرائق + یعجب ہی کہ نہین فاسد کی نماز پہلے سجدے کے پس اگر فاسد کر دیا اوسکو ادا کرے سجدے کو خارج نماز کے اور اگر فاسد کی نماز بعد سجدہ کرنے کے تو نہ اعادہ کرے اوسکو کذا فی القنیۃ + اور اگر پڑھا قرآن کسی جنب یا حیض والی عورت نے یا سنا مین نہین لازم ہوگا اوسکو سجدہ تلاوت کا + اگر پڑھی آیت سجدے کی پس سجدہ کیا پھر شروع کی نماز اوسی جگہہ پھر پڑھا اوسکو دوبارہ پس اوسپر سجدہ دوسرا لازم ہوگا اور اگر نہین سجدہ کیا پہلے کے لیے اوسپر ایک ہی سجدہ آویگا یہان تک کہ اگر نہ ادا کیا اوسکو ساقط ہو جاویگا اور اگر پڑھا اوسکو ایک رکعت مین پس سجدہ کیا اوسکا پھر اعادہ کیا یا اوسکو اوسی رکعت مین نہین واجب ہوگا دوبارہ + نماز پڑھنے والے نے جب کہ پڑھی آیت سجدے کی پہلی رکعت مین پھر اعادہ کیا اوسکو دوسری رکعت مین اور تیسری مین اور سجدہ کیا پہلے کے لیے نہین ہوا اوسپر لازم یہ کہ سجدہ کرے اون دونون کا صحیح یہی ہی اگر پڑھی آیت سجدے کی نماز مین اور سجدہ کیا پھر پڑھا اوسکو بعد سلام کے اوسی جگہہ دوسری بار سجدہ کرے دوبارہ ظاہر روایت مین + پڑھی آیت سجدہ ایک رکعت مین پھر حدث ہوا پس پھرا اور وضو کیا پھر عود کیا اور سنا اوسکو اپنے غیر سے اوسپر دو سجدے آوینگے + اگر پڑھی آیت سجدے کی نماز مین یا سنا اوسکو غیر اپنے سے پس سجدہ کیا اوسکے لیے پھر حدث ہوا پس وضو کیا اور بنای نماز پر سنا آیت سجدے کو اوسکے واجب ہوگا اوسپر سجدہ دوسرا اور سجدہ کرے جب کہ فارغ ہو نماز سے بخلاف اسکے کہ جب پڑھے آیت سجدے کی نماز مین پھر حدث ہو پس وضو کرے اور بنا کرے پھر پڑھے وہی آیت نہین واجب ہوگا اوسپر سجدہ دوسرا + اور اگر پڑھے آیت سجدے کی وقت مباح مین پس سجدہ کرے اوسکا اوقات مکروہہ مین نہین کفایت کریگا اور اگر پڑھے اوسکو اوقات مکروہہ مین پھر سجدہ کرے اونمین اوقات مین جائز ہوگا + اور اگر پڑھا اوسکو سواری سے اوترتے ہوئے پھر پونہچا اوسکو خوف پس سوار ہوا اور سجدہ کیا کفایت کریگا اوسکو حالت خوف مین اور نہین کفایت کریگا اوسکو حالت امن مین + اور شرائط اس سجدے کے شرائط نماز کے سے ہین سوا تحریمہ کے + اور رکن اس سجدے کا رکھنا پیشانی کا ہی زمین پر یا وہ چیز کہ قائم مقام اوسکے ہو کہ وہ رکوع ہی یا اشارہ کرنا بسبب عذر کے یا سوار ہونے کے جانور پر سفر مین + اور جو سجدہ کہ واجب ہوگا زمین پر

نہیں جائز ہوتے کا سواری پر اور جو سجدہ واجب ہوگا سواری پر جائز ہوگا زمین پر نہ۔ اور فاسد کرتی ہے اس سجدے کو وہ چیز کہ فاسد کرتی ہے نماز کو مانند حدث کرنے کے قصداً اور کلام کرنے کے اور قہقہہ مارنے کے اور واجب ہے اعادہ اوس سجدے کا لازم ہے جیسے اگر بالغ جائے یعنی بس نماز کے سجدے میں تو اعادہ اوسکا کرنا آتا ہے مگر یہ کہ نہیں وضو کرنا آتا قہقہہ میں۔ اور ایسے ہی محاذات یعنی برابر ہونا عورت کا نہیں فاسد کرتا ہے اوسکو اور اگر سو جاوے اوسمیں تو نہیں ٹوٹتی ہے طہارت اوسکی بموجب اصح صحیح کے۔ اور سنت اوسکی تکبیر ہے ابتدا اور انتہا میں پس جب ارادہ کرے سجدے کا تکبیر کہے اور نہ اوٹھاوے دونوں ہاتھ اپنے اور سجدہ کرے پھر تکبیر کہے اور اوٹھاوے سر اپنا اور تشہد ہے اوسکے بعد یعنی التحیات اور نہ سلام اور کہے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار اور نہ کم کرے تین بار سے جیسے کہ فرض میں ہے اور تکبیر بلند آواز سے کہے۔ اور سنت ہے یہ کہ جب ارادہ کرے سجدۂ تلاوت کا کھڑا ہووے پھر سجدہ کرے اور جب اوٹھاوے سر اپنا سجدے سے کھڑا ہو جاوے پھر بیٹھے۔ پھر جب ارادہ کرے سجدہ کرنے کا نیت کرے اوسکی اپنے دل سے اور ادا اوسکی الفوز نہیں ہے یہاں تک کہ اگر ادا کرے اوسکو جس وقت میں کہ ہووے گا ادا کرنے والا نہ۔ یہ حکم ہے غیر سجدۂ نماز کے ہاں پر نماز کا سجدہ[1] جب تاخیر کرے اوسکو یہاں تک کہ دراز ہو قرأت ہوگا وہ قضا اور گنہگار ہوگا تاخیر کرنے سے۔ قرآن کے پڑھنے والے کے پاس جب لوگ مستعد ہوں سجدہ کرنے کے لیے اور وہ جانتا ہو کہ نہیں ہے دشوار ہوگا اوپر ادا کرنا سجدے کا تو لائق ہے کہ پڑھے آیت سجدے کی پکار کر اور اگر ہوں لوگ غافل یا گمان کرتا ہو پڑھنے والا کہ لوگ سنیں گے اور سجدہ نہیں کرنے کے یا دشوار ہوگا اوپر ادا کرنا سجدے کا تو لائق ہے یہ کہ پڑھے چپکے سے برابر ہے کہ ہو نماز میں[2] یا خارج نماز کے کذا فی الخلاصۃ۔ اور مکروہ ہے یہ کہ پڑھے سورت اور چھوڑ دے آیت سجدے کی اور اگر پڑھے زیادہ آیت سجدے کی غیر نماز میں نہیں مکروہ ہے۔ اور سنت ہے یہ کہ پڑھے ساتھ اوسکے ایک آیت یا دو آیتیں اور اگر نہ پڑھے اوسکے ساتھ کچھ بھی بوجہ ضرر بھی نہیں۔

عالمگیری ۔ مسائل ۔ متعلقہ سجدۂ تلاوت ۔ کتاب کافی میں لکھا ہے کہ

تمام آیتیں سجدے کی کہ چودہ ہیں ایک مجلس میں اور سجدہ کرے ہر ایک کے لیے کفایت کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ اوسچیز سے کہ غم و فکر میں ڈالے اوسکو اور ظاہر قول اوسکے کا یہ ہے کہ جو شخص ارادہ کرے اٹکے پڑھنے کا واسطے کفایت ہونے کے تو پڑھے اون چودہ آیتوں کو پے در پے پھر سجدہ کرے اور احتمال یہ بھی ہے کہ سجدہ کرے ہر ہر آیت کے لیے بعد[3] پڑھنے اٹکے کے۔ اور سجدہ شکر کا کرنا مستحب ہے بموجب روایت مفتی بہ کے اسلیے کہ اکثر روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت حصول نعمت اور دفع بلا کے سجدہ شکر کا کیا ہے[4] لیکن سجدہ کرنا خواہ شکر کا ہو یا ضرع اور استغاثہ کا بعد نماز کے مکروہ ہے اسلیے کہ جاہل اعتقاد کریگا اوسکو سنت یا واجب نہ ہو اور وہ ایسا ہے نہیں بلکہ مکروہ ہے بموجب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جو کوئی نئی بات نکالے ہمارے اس دین میں وہ بات کہ نہیں ہے دین سے پس وہ بات یا وہ شخص مردود ہے اور نہیں نقل کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ اور کسی سے خلفاء راشدین میں سے کہ اونھوں نے ملازمت کی ہو سجدہ کرنے کی بعد نماز کے اور جو بہانہ کرے اوسکی طرف اوسکے یعنی طرف وجہ کے کہ ذکر کی گئی اعتقاد سنیت سے یا وجوب سے پس وہ مکروہ ہے کذا[5] سید احمد نے ظاہر یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اسلیے کہ وہ داخل کرنا ہے دین میں وہ چیز کہ نہیں ہے دین سے انتہی[6] اور مکروہ ہے امام کے لیے آیت سجدے کی پڑھنے جمعے اور عیدین میں اور کما شمس الائمہ نے کہ کما مشائخ ہمارے زمانے نے کہ بسبب اوسکے کہ پڑھے آیت سجدے کی امام جمعے میں یا عیدین میں یہ ہے کہ نہ سجدہ کرے اوسکے لیے بسبب دراز گی صفوف کے اور کثرت لوگوں کے اسلیے کہ مکر جب تکبیر کہیگا اوسکے لیے تو لوگ گمان کرینگے کہ اونے تکبیر کہی ہے رکوع کے لیے پس وہ رکوع کرینگے اور اسمیں فتنہ ظاہر ہے۔ اور پڑھنا اَلْمْ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةَ کا اور هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ کا روز جمعہ کے فجر کی نماز میں مسنون ہے کہ کبھی بھی پڑھ لیا کرے بدون مواظبت کے جیسے کہ مواظبت کرے اوسکے ترک پر۔ اور درود

جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیں ایسا ہی ہے یعنی نہیں مکر ہوتا ہی وجوب درود کا وقت تکرار اسم سارکا ون علیہ السلام کے مجلس احمد میں نزدیک عدد میں کے بقیاس آیت سجدہ کے اور پوچھے گئے عمر حافظہ کہ پڑھی ایک شخص نے آیت سجدہ کی کئی بار ایک مجلس میں یا افضل اسکے حق میں یہ ہے کہ سجدہ کرے واسطے ہر تلاوت کے یا نکہ ہے اونھوں نے کہا کہ وہ مانند اوس شخص کے ہے کہ ذکر کیا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کئی بار نہیں لازم آتا ہی اوسپر درود بھیجنا مگر ایکبار لیکن ان دونوں میں فرق ہی اور وہ یہ ہی کہ مستحب ہی تکرار درود کی نہ سجدۂ تلاوت کی اور نہ تاخیر نے کہا کہ مکر رہوتا ہی وجوب درود کا نبی علیہ السلام پر جبتک کہ ذکر کیے جاوین ایک مجلس میں پاکی جھوٹوں میں اسلیے کہ درود بھیجنا حقوق خلق سے ہی اور نہیں تداخل ہوتا حقوق العباد میں اور ترک اوسکا جفا ہی اور بخل اور بددعا کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ ذکر کیا گیا میں نزدیک اوسکے پس نہ درود بھیجا مجھپر اور اسی لیے کہا ہی امام طحاوی نے کہ درود واجب ہوتا ہی جبکہ ذکر کیجاوین آنحضرت اور یہی صحیح تر ہی پس لازم کر اپنے پر اسکو متفق ہیں اقوال علما کے یا مختلف ہوں اور ساری عمر میں ایک بار درود بھیجنا فرض ہی اور نہیں خلاف ہی بیچ واجب ہونے تعظیم اللہ تعالیٰ کے جبکہ ذکر کیا جاے لیکن تتا ہ اللہ عز وجل پر ستاخل ہوتی ہی کما نقلہ الحموی فی حاشیۃ الاشباہ + اور جبکہ ہیں جو تین سے زیادہ ہوں تو نجواب دے صحیح یہی ہی اسلیے کہ حدیثوں سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہی + در المختار + طوالع +

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝

کہا ہمنے اے داؤد تحقیق کیا ہمنے تجکو بادشاہ زمین میں پس حکم کر درمیان لوگوں کے ساتھ حق کے اور پیروی مکر خواہش نفس کی کہ وہ گمراہ کریگی تجکو تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہوتے ہیں راہ خدا سے اونکے لیے ہی عذاب سخت بسبب اسکے کہ فراموش کیا روز حساب کو + فتح

تفسیر + یعنی انا جعلناک خلیفۃ فی الارض کے یہ ہیں کہ خلیفہ پکڑا ہمنے تجکو ملک پر زمین میں یا کیا ہمنے تجکو خلیفہ اوسکا کہ تھے پہلے تیرے یعنی انبیا کا کہ قائم تھے حق پر اور اسمیں دلیل ہی اسپر کہ حال داؤد کا بعد توبہ کے باقی رہا اوسی منصب پر کہ تھا پہلے کچھ متغیر نہیں ہوا ساتھ حق کے یعنی ساتھ حکم خدا کے جب کہ ہووے تو خلیفہ یا ساتھ عدل کے اور پیروی مکر خواہش نفس کی یعنی حکم کر اپنے نہیں فراموش کیا روز حساب کو یعنی اسطرح کہ ترک کیا اونھوں نے ایمان بالمآل روز حساب پر کہا زجاج نے بسبب ترک اونکے عمل کو واسطے اس دن کے اور آیا ہی کہ حضرت عمر نے سوال کیا طلحہ اور زبیر اور کعب اور سلمان سے کہ کیا فرق ہی خلیفہ اور بادشاہ میں پس کہا طلحہ اور زبیر نے کہ ہم نہیں جانتے پس کہا سلمان نے کہ خلیفہ وہ ہی کہ عدل کرے رعیت میں اور تقسیم کرے درمیان اونکے برابر اور شفقت کرے اوپر ضعیف کے کہ شفقت کرتا ہی اپنے اہل پر اور حکم کرے ساتھ کتاب اللہ کے پس کہا کعب نے کہ نہیں گمان کرتا تھا میں کہ مجلس میں کوئی پہچانتا ہوگا فرق خلیفہ اور بادشاہ کا سوا سلمان کے اور اور روایت میں آیا ہی کہ عمر نے سلمان سے پوچھا کہ آیا میں بادشاہ ہوں یا خلیفہ پس کہا اوسنے سلمان نے کہ اگر تو عمل کرتے ہو مسلمانوں کی زمین سے ایک درہم یا کم یا زیادہ پھر رکھتے ہو اوسکو غیر حق میں تو بادشاہ ہو نہ خلیفہ اور روایت میں آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت عمر سے فرق خلیفہ اور بادشاہ کا یہ بیان کیا کہ خلیفہ نہیں لیتا ہی مگر حق اور نہیں کھاتا ہی اوسکو مگر حق میں اور تم شکر اللہ کا ایسے ہی اور بادشاہ بلکہ زیادہ پس لیتا ہی اوسے اور دیتا ہی اوسکو پس جب ہوسکے حضرت عمر آویں بعضے صحابہ سے آیا کہ جب وہ منبر پر بیٹھے تو کہا ہی لوگوں نے خلافت نہیں درست ہوتی مگر ساتھ جمع کرنے مال کے اور نہ بانٹ دینے اوسکے کے ولیکن خلافت عمل کرنا ہی ساتھ حق کے اور حکم کرنا ساتھ عدل کے اور پکڑنا لوگوں کا ساتھ مرضی کے مالک بن بناسے روایت ہی کہ کہا داؤد نے الٰہی اجعل حیائک احب الی من نفسی وذکرک احب الی من ذکری وبصری واھلی ومن الماء البارد اور یہ بھی دعا اونکی تھی اللھم لا تفضحنی فاکسنی ولا تعذبنی فاطعمنی اور

آیا کہ حضرت داؤدؑ نے سوال کیا پروردگار سے کہ الٰہی کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ تسلی نے نگین مصیبت زدہ کو واسطے طلب رضامندی تیری کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جزا اوسکی یہ ہی کہ اوڑھاؤنگا مین اوسکو ایک چادر ایمان کی چادرون مین سے ڈھانکونگا مین اوسکو ساتھ اوسکے آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا مین اوسکو جنت مین کہا داؤدؑ نے کہ الٰہی پس کیا جزا ہی اوس شخص کی کہ ساتھ چلے جنازے کے واسطے طلب رضامندی میری کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہی کہ ساتھ چلونگا مین اوسکے اوسدن تک کہ وہ مریگا اور سکی قبر تک اور یہ ہی کہ رحمت بھیجونگا مین اوسکی روح پر ارواح مین کہا داؤدؑ نے کہ پس کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ پرورش کرے یتیم کو اور یہوہ کو واسطے طلب رضامندی تیری کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہی کہ سائے مین رکھونگا مین اوسکو جیچ سایہ عرش اپنے کے اوس دن کہ نہین سایہ مگر سوائے سائے میرے کہا داؤدؑ نے کہ پس کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ روکے تیسرے حصے سے یہان تک کہ بہین آنسو اوسکے اوسکے چہرے پر فرمایا جزا اوسکی یہ ہی کہ حرام کرونگا مین اوسکے چہرے کو آگ کی بھاپ پر اور یہ کہ امن دونگا اوسکو گھبراہٹ کے دن سے یعنی روز قیامت سے اور مجاہد سے روایت ہی کہ کہا کہا داؤدؑ نے اے رب میرے طویل ہوئی عمر میری اور بڑا ہوا سن میرا اور ضعیف ہوئے اعضا میرے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف اوسکے کہ اے داؤدؑ خوشحالی ہو اوسکے لیے کہ دراز ہوئی عمر اوسکی اور اچھے ہوئے عمل اوسکے ❊ مال معاد در منثور ❊ تنبیہ

سوچنا چاہیے کہ خواہش نفسانی کیا بری چیز ہی کہ جس سے اللہ کی راہ سے بھٹکتا ہی اور اور بھی عذاب شدید پاتا ہی جہان تہان سے بچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے خواہش نفسانی کے متبع کو بت پرست فرمایا ہی اوس آیت مین اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ

یعنی کیا پس دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ پکڑا ہی معبود اپنا خواہش نفسانی اپنی کو ❊

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ

اور نہین پیدا کیا ہی ہمنے آسمان اور زمین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان انکے ہی یعنی خلق ہیہودہ اور یہ گمان کافرونکا ہی پس واے ہی کافرونکو عذاب آگ سے ❊ تفسیر ❊ باطل کے معنی ابن عباس نے کہے ہین کہ نہ ثواب کے لیے ہو اور نہ عذاب کے لیے اور اورون نے یہ کہے ہین کہ نمود واسطے غرض صحیح اور حکمت بالغہ کے یا باطلا کے معنی ہین مبطلین عابثین مانند قول اللہ تعالیٰ کے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ یعنی اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان و زمین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان انکے ہی حالانکہ نہین کھیلنے والے ہون اور نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر ساتھ حق کے اور تقدیر اسکی یہ ہی ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پس کہا گیا لفظ باطلا کا بجگہ عبثا کے یعنی نہین پیدا کیا ہی ہمنے اونکو واسطے کھیل کود کے ولیکن واسطے حق ظاہر کے اور وہ یہ ہی کہ پیدا کیا ہمنے نفسون کو امانت رکھی ہمنے اومین عقل اور طیار رکھی ہمنے واسطے اونکے عاقبت و جزا موافق عملون کے اور ذلک اشارہ ہی طرف مثل پیدا کرنے اونکے کے اور فرق بمعنی مغلوب کے ہی یعنی واسطے عبث کے نہ واسطے حکمت کے مغلوب کافرونکا ہی اگر کوئی کہے کہ آپ نے اوپر کہا ہی کہ اللہ نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور اون چیزون کو کہ انکے درمیان مین ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ تو یون ٹھہرائے گئے گمان کرنے والے اسکے کہ اونہے پیدا کیا ہی انکو عبث حکمت کے لیے تو جواب اسکا یہ ہی کہ جب ہوا انکار کرنا اونکا بعثا و حساب اور ثواب و عذاب کو پہونچانے والا طرف اسکے بدلنا اونکا عبث ہی ٹھہرائے گئے گویا کہ وہ گمان رکھتے ہین اسکا اور کہتے ہین یہ ❊ ❊ ❊

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ( )

کیا کرینگے ہم اون لوگون کو کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے مانند مفسدون کے بیچ زمین کے کیا کرینگے ہم پرہیزگارون کو مانند بدکارون کے ❊ فتح

تفسیر ❊ یعنی ایسا نہین ہوسکتا کہ مرا دو یہ ہی کہ اگر باطل ہو جزا جیسے کہ کہتے ہین کافر تو البتہ برابر ہو جاے احوال سوانے والون اور

بگاڑنے والون اور پرہیزگارون اور بدکارون کا اور جو کوئی برابری کرے درمیان بنکے ہوگا نادان اور نہین ہوگا حکیم ابو ذر سے روایت ہے کہ فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جیسے کہ نہین چنے جاتے درخت خار سے انگور یعنی کوئی درخت خاردار سے انگور کا میوہ نہین پاتا ایسے ہی نہین پاتے بدکار منازل نیکون کی جو آپکو کفار قریش نے کہا ہو سون کہ کہ ہمکو آخرت مین برابر تمھارے بلکہ زیادہ تمنے تمتین ملینگی یہ آیت ہی لکھا کفار ساتھ مومنون کے برابر نہین ہونگے کافر دوزخ مین جائینگے اور مومن بہشت مین ۞ مل ۞ درمنثور ۞ بحر ۞

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○

یہ قرآن ایک کتاب ہی بابرکت کہ اوتارا ہمنے اوسکو طرف تیرے تو کہ لوگ تامل کرین اوسکی آیتون مین اور تو کہ نصیحت پکڑین عقلمند ۞ فتح ۞

تفسیر ۞ بابرکت ہی یعنی بہت ہی خیر و نفع اوسکا اور تامل کرین یعنی دیکھین اوسکے معانی مین پھر ایمان لاوین حسن بصری سے منقول ہی کہ کہا اونھون نے یہ پڑھا اس قرآن کو خلاصون اور اسکون نے اس حال مین کہ نہین جانتے ہین وہ تاویل اوسکی یاد کرلیے ہین حروف اوسکے اور ضائع کیے ہین حد و داوسکے یہان تک کہ بعضے اونمین سے کہتے ہین کہ قسم خدا کی البتہ پڑھ لیا ہمنے قرآن پس نہین چھوڑا ہمنے اوسمین سے ایک حرف جال اگر بلاشبہ قسم خدا کی سارے قرآن کو چھوڑا اونھون نے نہین دیکھا جاتا اونپر قرآن کا اثر خلق مین اور نہ عمل مین واللہ کیا ہی یہ کہ یاد کرتے ہین حرف اوسکے اور ضائع کرتے ہین حدین اوسکی واللہ نہین ہین یہ علماے پرہیزگار بہت پیدا کیے ہین اللہ نے لوگون مین ایسے لوگ یا اللہ کر ہمکو علماے متدبرین سے اور بچا ہمکو قاریون متکبرین سے اور یہ بھی حسن بصری سے منقول ہی کہ تدبر آیتون قرآن کا اتباع کرنا اوسکا ہی ساتھ عمل کرنے اوسکے کے انتہی آنحضرت نے فرمایا مجکو سورۂ ہود نے بوڑھا کیا اور اسی طرح سورۂ مرسلات اور واقعہ کے حق مین فرمایا ہی ہم لوگ اگر سارا قرآن مین پڑھین تو خبر بھی نہوئے اور آیا ہی کہ عبداللہ بن عمر لوگون کے ساتھ کم بیٹھتے تھے اور اکثر گورستان مین بیٹھے رہتے اور ہر گز بے صحبت کے اور بے پڑھنے اوسکے کے نہ رہتے لوگون نے کہا کہ اے ابن عمر کیون یہ تین چیزین اختیار کین ہین تمنے کہا اسلیے کہ کوئی واعظ گورسے زیادہ نصیحت کرنے والا نہین اور جب گور کو دیکھتا ہون نہین جانتا ہون کہ یہان بنا ہوگا اور کوئی امام نہین ہی بہتر کتاب خدا کے تعالی سے اور کوئی مونس نہین ہی بہتر تنہائی سے کہ جو مونس ہوگا حق سے جواب مین ہوگا پس تنہائی بہتر ہی اوس سے ۞ معاجلا ۞ مد ۞ درمنثور ۞ منهة النواظر ۞ شعر ہر چہ آورد دست بر من دوستی آورد بر دشمن کاشتہ باشی گندم ار جو نبودی مرا ۞

مسئلہ ۞ دعوون اور بینات کی مناسبت ساتھ قصہ داؤد کے ہی اسلیے یہان لکھا جاتا ہی پس جانا چاہیے کہ اگر کوئی شخص کسی پر دعوی کرے اور وہ مدعی علیہ دوسرے شہر مین ہو اور اوس شہر مین بھی کوئی حاکم ہو تو دعوی مدعی کا مسموع نہین ہوتا ہی اور اگر اوس شہر مدعی علیہ کے مین کوئی حاکم نہو تو حاکم پر حاضر کروانا مدعی علیہ کا اوس شہر سے بے حاکم اوسکے کے اپنے شہر مین لازم نہین ہی مگر یہ کہ وہ شہر اوسکا ایسی مسافت پر ہو کہ ایک روز مین مدعی اپنے شہر سے وہان جاکر پھر آیا ہو ۞ اور سنا دعوی حاضر کا اور گواہ کا غائب پر اوپر حاکم کے لازم ہی لیکن حکم کرنا غائب پر بحسب گواہی گواہ کے جائز نہین ۞ اور جب ایک حق کسی پر دو گواہون عدل کی گواہی سے حاکم کے نزدیک ثابت ہوا اور وہ شخص حاضر ہو تو واجب ہی حکم کرے ۞ اور مدعی کو باوجود دو گواہون کے قسم نہین آتی ہی ۞ اور اگر دو شخص ایک دیوار مین تنازع کرین اور وہ دیوار دونون کے مکان یعنی دالان غیر سے ملی ہوئی نہو تو آدھی ایک کو دی جاوے اور آدھی دوسرے کو اور اگر کوئی ایک کی دو سر رکھی ہون تو اوسی کو دین ۞ اور اگر ایک غلام بالغ ایک شخص کے قبضے مین ہو اور وہ دعوی اوسکے غلام ہونے کا کرے اور غلام اوسکو جھٹلاوے تو قول غلام کا ساتھ قسم کے مقبول ہوگا اور وہ آزاد ہوگا اور اگر غلام صغیر بے تمیز ہو تو قول صاحب ید یعنی قابض کا معتبر ہوگا ۞ اور اگر کوئی دعوی اوسکے نسب کا کرے تو بغیر گواہ کے مقبول نہین ہوتا ہی ۞ اور گواہ مدعی پر ہین اور قسم منکر پر ۞ اگر کوئی کہے کہ میرے پاس گواہ نہین ہین یا سب گواہ میرے دور ہین گھر مین بعد اوسکے گواہ گذرانے تو مقبول ہونگے ۞ گواہ خارج کے اولی ہین بہ نسبت

مسئلہ ۞ دعوی و بینات کے بیان مین

گواہ قابض کے + اگر دو گواہ آپسمین متعارض ہون تو ترجیح کسیکو نہین ہی + اگر ایک مرد دعوی نکاح ہو ایک عورت کا اپنے سے نکاح کرنے کا دعوی اوسکا بذکر کرنے شرطون صحت نکاح کے سنا جاویگا یعنی اشہاد ضرور نہین کہ وہ کہے کہ مینے اسسے نکاح کیا دو گواہ اوسکے سامنے یا باجازت ولی رشید کے اگر چھوٹی ہی + مدعی علیہ اگر قسم سے انکار کرے تو مدعی علیہ پر حکم کرے اور قسم دینی نہین آتی کی مدعی کو بعد انکار کرنے مدعی علیہ کے قسم سے اگر کسیکا کسی پر دین ہو اور مدیون یعنی قرضدار منکر ہو اور وہ شخص مال مدیون پر قدرت پاوے تو دین دینے والیکو روا ہی کہ مقدار دین اپنے کے بے اذن اوسکے کے جنس مال اپنے سے لیوے اور امام شافعی کے نزدیک مطلق مال ہی سے لینا درست ہی خواہ جنس مال اپنے سے ہو یا اور طرح کا + اگر دو عدل گواہی دین اسپر کہ فلانے شخص نے اپنے بندے کو آزاد کیا ہی اور مالک منکر ہو آزاد کرنے کا تو گواہی صحیح نہین ہوگی + **بحر نکتہ** + ایک محقق کہتا ہی کہ آیت اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ سے یہان تک اشارہ ہی اسپر کہ سالک کو لازم ہی کہ صبر کرے اور پر شدائد ہر طرح کے کہ اوسکو پہنچے اور چاہیے کہ کسی حال مین اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے سستی نکرے اور اوسکے غیر کی طرف کچھ بھی التفات نکرے اور سوچے کہ انبیا کو باوجود اوس برگزیدگی کے بسبب تھوڑے سے التفات کرنے کے غیر اللہ کیطرف کے سے آزمایشین ہوئین + **بحر شعر** چون با تو شوم مجاز من جملہ نماز چون بتو شوم نماز من جملہ مجاز +

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝

اور بخشے ہمنے داؤد کو سلیمان بہت خوب بندہ وہ ہی رجوع رہنے والا + **مو**

اور عطا کیا ہمنے داؤد کو ایک فرزند سلیمان نام اچھا بندہ تھا سلیمان تحقیق وہ بہت رجوع کرنے والا تھا اللہ کی طرف + **فتح**

تفسیر + آیا ہی کہ جب بخشا اللہ تعالی نے داؤد کو سلیمان تو کہا اونھون نے سلیمان سے کہ اے بیٹے میرے سکھایا ہی بہت اچھی چیز کہ کہا اونھون نے سکینت اللہ کی اور ایمان کہا پس کیا ہی بہت بری چیز کہا اونھون نے کفر بعد ایمان کے کہا داؤد نے پس کیا ہی بہت شیرین چیز کہا رحمت اللہ کی درمیان بندون اوسکے کے کہا داؤد نے پس کیا ہی بہت ٹھنڈی چیز کہا عفو کرنا اللہ کا لوگون سے اور عفو کرنا لوگون کا آپسمین کہ ایک دوسرے سے درگذر کرے کہا داؤد نے پس تو ہی بیٹا میرا اور آیا ہی کہ جب ارادہ کیا داؤد نے یہ کہ خلیفہ کرین اپنے بیٹے سلیمان کو تو کہا اونسے سلیمان نے کہ آیا بسبب محبت فرزندی کی کرتا ہی تو یہ یا اللہ تعالی کے حکم سے کہا داؤد نے لکن بسبب محبت فرزندی کے کرتا ہون پس کہا کیا سلیمان نے اوسکے قبول کرنے سے یہان تک کہ حکم کرے اونکو اللہ اسکا اور بن عباس سے منقول ہی کہ کہا وحی بھیجی اللہ مبارک و تعالی نے طرف داؤد کے کہ مین پوچھنے والا ہون یعنی تیری زبانی تیرے بیٹے سلیمان سے سات باتین پس اگر خبر دے تجکو پس وارث کرا تو اوسکو علم و نبوت کا پس کہا سلیمان نے داؤد نے کہ اللہ نے وحی بھیجی ہی مجکو کہ پوچھون مین تجسے سات باتین پس اگر خبر دے تو مجکو وارث کر تو مین تجکو علم و نبوت کا کہا سلیمان نے کہ پوچھو جو کچھ چاہو کہا داؤد نے اے بیٹے مجکو کہ کونسی چیز شدت سے زیادہ نیٹھی ہی اور کونسی چیز نرم سے زیادہ ٹھنڈی ہی اور کونسی چیز زیادہ ہی ریشمی کپڑے سے ہاتھ لگانے مین اور کیا چیز ہی کہ نہین دکھائی دیتا نشان اوسکا صاف چیز مین اور کیا چیز ہی کہ نہین معلوم ہوتا اثر اوسکا پانی مین اور کیا چیز ہی کہ نہین دکھائی دیتا اثر اوسکا آسمان مین اور کون فربہ رہتا ہی از زانی وقت مین کہا سلیمان نے کہ اے پدر شہد سے زیادہ نیٹھی چیز ہی تو نشان اللہ کی ہی واسطے مدد محبت رکھنے والون کے آپسمین اور ٹھنڈی چیز زیادہ برف سے پس وہ کلام ہی کہ وارد ہوا ولیا اللہ کے دلون پر یعنی الہام و واردات الٰہی اور نرم زیادہ ریشمی کپڑے سے پس حکمت اللہ کی ہی جسوقت کہ پھیلا وین اوسکو اولیا اللہ آپسمین اور سکا نہ معلوم ہونا نشان پانی مین پس آسمان ہی کہ جلتا ہی او نہین معلوم ہوتا اثر اوسکے چلنے کا اور جسکا کہ نہین معلوم ہوتا نشان مہان چیز مین

پس چیونٹی ہو کر گذرتی ہی پتھر پر اور نہین معلوم ہوتا نشان اوسکا اور جسکا کہ نہین معلوم ہوتا نشان آسمان مین پس ہانور ہی اور ماہی اور نہین معلوم ہوتا نشان اوسکا اور جو کہ فربہ رہتا ہی ارزانی اور قحط مین پس موسم مومن ہی کہ جب بے بیتا ہو اوسکو شکر کرتا ہی اور جب مبتلا کرتا ہی اوسکو صبر کرتا ہی پس دل اوسکا بڑا صحی اور نہایت روشن ہتا ہی ۔ درمنثور

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ

جب دکھلائے گئے آوے اوسکے سامنے شام کو گھوڑے خاصے تو بولا مینے چاہی محبت مال کی اپنے رب کی

رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝

یاد سے یہان تک کہ چھپ گیا اوٹ مین ۔ مو

یاد کر سبوت کی روبرو لائے سلیمان کے بعد ظہر کے گھوڑے تیز رو پس کہا تحقیق مینے دوست رکھا ان گھوڑون کو تمیل رغبت کرنے سے ساتھ مال کے اعراض کرتے ہوئے ذکر پروردگار اپنے سے یعنی نماز عصر سے یہان تک کہ پوشیدہ ہوا آفتاب پردے مین یعنی نماز عصر کی فوت ہوئی ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ حضرت سلیمان نے سنا کہ سمندر کے کنارے دریا کی گھوڑے نکلتے ہین خاصے گھوڑے یا دن بارہ بجے ۔ وہ اونسے جنبت ہوئے پھرتے ہوئے تھان کا قدم جیسے پڑتا وہ طیار ہو کر آئے دیکھنے مین دیر ہو گئی وظیفے کا وقت جاتا رہا عصر کا سورج اوٹ مین آگیا پھر غصے ہوئے اون گھوڑون پر پھر بھگا کر کاٹ ڈالا یہ اللہ کی محبت کا جوش تھا اونکی تعریف فرمائی ۔ مو ۔ صافنات سے صافنہ کی ہی صافنہ اوس گھوڑے کو کہتے ہین کہ جسکے تین پاؤن زمین پر ٹکے ہون کھڑے رہنے مین اور ایک پاؤن کے سم کا ایک کونا لگا ہوا رہا ہی اوٹھا ہوا ہو کہ یہ گھوڑے کے اوصاف محمودہ سے ہی آہستہ رہا جیاد جمع جواد کی ہی یعنی تیز رو کے اور بعضون نے کہا کہ جیاد یعنی گردنون کے گھوڑون کو کہتے ہین مشتق جید سے کہ بمعنی گردن کے ہی اور معنی یہ ہین کہ وہ گھوڑے ایسے تھے کہ اگر ٹھہرائے جاتے اوسیوقت ٹھہر جاتے اور اگر بھگائے جاتے وہ تیز رو سبک رفتار تھے کہ جیسے ہوا ہیے اور لکھا ہی مفسرون نے کہ حضرت سلیمان نے دشمنی اور نصیبین کے کفار پر جہاد کیا اور ہزار گھوڑے وہان سے ہاتھ لگے اور یعقوب نے کہا کہ داؤد علیہ السلام کو عالقہ سے ہاتھ لگے تھے اور اونسے میراث مین آئے تھے اور بعضون نے کہا کہ گھوڑے دریائی پردار تھے کہ سلیمان کے لیے دیوونے دریا مین سے نکالے تھے بہرتقدیر سلیمان بعد نماز ظہر کے کرسی پر بیٹھے اون گھوڑون کے دیکھنے کے لیے اور منظور تھا جہاد کرنا انہین کے کفار پر پس نو سو گھوڑے اونکو دکھائے گئے ایک دیکھنے مین نماز عصر سے غافل ہے اور تھی نماز عصر کی فرض اونپر اور بعد دیکھ چکنے نو سو کے آگاہ ہوئے دیکھا کہ آفتاب غروب ہو گیا نہایت ہی غمگین ہوئے اور کہا کہ ان گھوڑون کو پھر میرے سامنے لاؤ اور جب لائے اوٹھے اور تلوار سے اونکی گردنین اور کونچین کاٹین تا قرب الٰہی اور رضامندی اوسکی حاصل ہو اور کفارہ اوس تقصیر کا ہو اور اسطرح مارنا گھوڑون کا اونکے لیے مباح تھا اگرچہ حرام ہی ہمارے لیے کیونکہ مباح ہی ہمارے لیے ذبح کر لینا پاؤن کا اور باقی رہے کہ وہ پس جتنے گھوڑے لوگون کے پاس ہین وہ سب اون کی نسل سے ہین بعد ان اسکے بدلے حق تعالیٰ نے اونکو بہتر گھوڑے عطا کیا کہ ہوا کو سنخاو کا کیا جہان چاہتے تھا اونکو شکر سمیت لیجاتی تھی جیسے کہ سورۂ سبا مین ہے ۔ مو ۔ معالم

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝

پھیر لاؤ اونکو میرے پاس پھر لگا جھاڑنے پنڈلیان اور گردنین ۔ مو

پھیر لاؤ ان گھوڑون کو مجھپر پس شروع کیا ہاتھ پونچھنا پنڈلیون پر اور گردنون پر یعنی ذبح کیا اون گھوڑون کو اور کہو نہین اونکی کاٹین بسبب غلبہ ہونے ذکر حضرت کے تعالیٰ کے والد اعلم ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ پھیر لاؤ اسکو یعنی حضرت سلیمان نے یا فرشتون کو کہا کہ پھیر لاؤ اونکو مجھپر تاکہ نماز پڑھون مین عصر کی پس پھیر لایا گیا آفتاب اور نماز پڑھی سلیمان نے عصر کی اور حضرت سلیمان نے اپنے خادمون سے کہا کہ پھیر لاؤ گھوڑون کو

اور شروع کیا الخ یعنی پھیرنے لگا اونکی پنڈلیون اور گردنون پر یعنی کاٹنے لگے پانون اور گردنین اونکی اسلیے کہ باز رکھا اونھون نے نماز سے اور بعضون نے کہا کہ کیا یہ سلیمانؑ نے نماز کے فوت ہونے کے خلف رہین یا از راہ اداے شکر پھیرے آفتاب کے اور گھوڑے اونکی شریعت مین کھانے رہے تھے پس نہوا تلف کرنا اونکا اور بعضون نے کہا کہ پھیرنے ہاتھ سے پوچھتے تھے اون گھوڑونکو از راہ تودد اونکی کے ✤ مل یعنی ذبح کیا اون گھوڑونکو اور پانون اونکے کاٹکر گوشت اونکا واسطے خدا کے فقرا کو دیا اور اسطرح ذبح کرنا اونکی شریعت مین مباح تھا اور بعضون کے نزدیک مراد مسح ہے بالسوق و الاعناق سے داغ صدقے کا کرنا اوپر پانون اور گردنون اونکی کے ہر داغ کر کر راہ خدا مین تصدق کیا اور علی مرتضیٰؓ سے منقول ہی کہ سلیمانؑ نے ملاٰئکہ کو کہ آفتاب پر متعین ہین بموجب امر الٰہی کے حکم کیا کہ آفتاب کو پھیرلاؤ مجبور اور وہ پھیر لائے اور سلیمانؑ نے نماز عصر اوسکے وقت مین ادا کی اور یہ دیکھنا گھوڑونکا واسطے طیاری جہاد کے تھا پس جنھون نے کہا ہی کہ مراد مسح سے دور کرنا غبار کا پانون اور گردنون گھوڑون کے سے بسبب شفقت اور رافت کے گھوڑون پر تھا اس قول کے مناسب ہوگا اور پھر یا آفتاب کا واسطے نماز عصر کے حضرت علیؓ کے لیے ہمارے رسول علیہ السلام کی دعا سے مشہور ہی اور یہ صحت حدیث اوسکی کے نہین ہین محدثون کو اتفاق ہی ✤ تنبیہ ✤ سبحان اللہ جو لوگ کہ طالب مولیٰ ہوتے ہین وہ اسطرح بیزار ہوتے ہین اون چیزون سے کہ مانع ہوتی ہین اللہ کے ذکر کی اسلیے کہ وہ جانتے ہین کہ دنیا اور دنیا کی چیزین فانی ہین اور آخرت باقی چنانچہ کسی بزرگ سے منقول ہی کہ کہا اونھون نے کہ انجام دنیا کا زوال ہی اور انجام آخرت کا بقا ہی اور انجام حیات موت ہی اور انجام طعام مزابل ہی یعنی پیٹ مین نجاست ہوکر آخر کو گوبرون پر جاکر پڑتا ہی اور انجام جمع کرنے مال کا حساب ہی اور انجام عمارتونکا خراب ہونا ہی اور انجام نظر کا عذاب ہی اور انجام پریشانی خاطر کا عیب دار ہونا ہی اور انجام تائب کا غفران ہی اور انجام گنہگار کا رسوائی و خواری ہی اور انجام زہد کا رضوان کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہی انتہی کذا فی المنبہات پس چونکہ عظمت الٰہی اور بقا حقیقی اور فنا دنیا اونکے دلون مین جمی ہوتی ہین وہ ذکر اللہ کے حارج سے بیزار ہوتے ہین اور جنکے دل مین دنیا کی محبت جم رہی ہو وہ ذکر اللہ کو حارج دنیا کا جانکر اوس سے باز رہتے ہین جو کوئی اہل اللہ اور اہل دنیا کے حال مین غور کرے حقیقتا سکی اوسپر کھل جائیگی اور اوسکے قصے سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اچھے بندون کو دولت دنیا اللہ سے غافل نہین کر دیتی بخلاف ناقصون کے کہ ذرہ سی فراغت مین اللہ کو بھول جاتے ہین پس اگر کوئی دنیا کے دھندے کا عذر کرے تو صحیح ہی اور خیال کرے کہ اسنے زیادہ کیا جاہ و حشم اور فراغ ہوگی بالاخر ہم بھی اللہ کی بندگی مین صروف تھے چنانچہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ روز قیامت کے اللہ سبحانہ و تعالیٰ دلیل لاویگا ساتھ ہر شخص کے چار طرح کے لوگون پر اغنیا پر ساتھ سلیمانؑ کے کہ دیکھو یاد اس مال و منال کے ہمارے طاعت سے غافل نہوا اور دلیل لاویگا فقرا پر ساتھ عیسیٰؑ کے کہ دیکھو کیسے محتاج تھے اور پھر ہماری بندگی مین کیسے صروف رہے اور دلیل لاویگا غلامون پر ساتھ یوسفؑ کے اور بیمارون پر ساتھ ایوبؑ کے یہ روایت منبہات مین مذکور ہی ✤

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ○

اور ہمنے جانچا سلیمان کو اور ڈال دیا اوسکے تخت پر ایک دھڑ پھر وہ رجوع ہوا ✤

اور تحقیق آزمایا ہمنے سلیمانؑ کو اور ڈالا ہمنے اوسکے تخت پر ایک بدن پھر رجوع کی بحق مترجم کہتا ہی یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ سلیمانؑ اپنے امراء سے منغص ہوئے اور خاطر مین لائے کہ آجکی رات سو بیویون سے صحبت کرونگا اور ہر بیوی ایک ایک بچا جنیگی اور ہر ایک شہسوار ہوگا جہاد کرنے والا اور مجھکو احتیاج امراء کے تعلق کی نہین پڑیگی فرشتے نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ کہا حضرت سلیمانؑ بھول گئے پس کوئی عورت حاملہ نہوئی مگر ایک عورت نے لڑکا ناقص الخلقت جنا اور اوس لڑکے کو سلیمانؑ کے تخت پر ڈالدیا سلیمانؑ متنبہ ہوئے

اور رجوع رب العزت کی طرف کی واللہ اعلم ✤ **تفسیر** ✤ اسکی تفسیر مین ظاہر تر قولون کا یہ ہے کہ جو حدیث فرفرع سے نقل کیا گیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان نے کہ آجکی رات صحبت کرونگا مین ستر بیویون سے ہر ایک جنے گی شہسوار کہ جہاد کرینگا اللہ کی راہ مین اور نہ کہا انشاء اللہ تعالی پھر صحبت کی اونسے پس نہ حاملہ ہوئی مگر ایک عورت جنہی ادکا ناقص الخلقت پس ڈالا گیا وہ اونکے تخت پر پس رکھا اوسکو گود مین پس قسم ہے اوس ذات کی کہ نفس محمد کا اوسکے ہاتھ مین ہے اگر کہتا وہ انشاء اللہ تعالی البتہ جہاد کرتے وہ بچے سب اسکی راہ مین گھوڑے پر سوار ہوکر اور بعضون نے کہا کہ آزمائے گئے سلیمان لبد بیس برس کے بادشاہت کے اور بعد آزمایش کے بیس برس پھر بادشاہت کی اور آزمانا اوکا یہ تھا کہ اونکے ہان ایک بیٹا پیدا ہوا پس کہا شیطانون نے کہ اگر یہ جیتا رہا تو نہین چھوڑینگے ہم اسکی تابعداری سے پس قصد کیا شیاطین نے اوسکے قتل کرنے کا پس خبر حضرت سلیمان کو پہونچی پس پرورش کرنے لگے اوسکو ابر مین بخوف ضرر پہونچانے شیاطین کے پس ڈالا گیا بچہ اونکا مردہ اونکے تخت پر پس متنبہ ہوئے سلیمان اپنی لغزش سے کہ توکل نکیا اللہ پر اوسکے مقدمے مین اور یہ جو روایت کیجاتی ہے حدیث خاتم اور شیطان کی اور پرستی کی سلیمان کے گھر مین نہین ملتا ہے اوسکو علماے کاملین محققین نے اور کہا کہ یہ یہود کی باطل باتون مین سے ہے یہ تفسیر مدارک اور بیضاوی مین لکھا ہے اور حدیث خاتم وغیرہ کی تفسیر بحر العلوم مین معالم وغیرہ سے بتفصیل مذکور ہے اور موضح قرآن اور جلالین مین بالاجمال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ✤

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ○

بولا اے رب میرے معاف کر مجکو اور بخش مجکو وہ بادشاہی کہ نچاہیے کسیکو میرے پیچھے بیشک تو ہی بہت بخشنے والا ✤ **مو**

کہا سلیمان نے اے پروردگار میرے بخش مجکو اور عطا کر مجکو وہ بادشاہی کہ راست نہ آئے کسیکو سوا ے میرے تحقیق تو ہی بہت بخشنے والا **افتتح**

تفسیر ✤ پہلے بخشش مانگی پھر بادشاہی مانگی بحسب عادت انبیا علیہم السلام اور صالحین کے کہ سوال سے پہلے استغفار کیا کرتے ہین اور اسطرح کا سوال کیا اسلیے کہ تا ہو معجزہ اونکے لیے نہ ازراہ حسد کے توضیح اسکی یہ ہے کہ سلیمان ع پیدا ہوئے تھے خاندان بادشاہت و نبوت مین اور وارث ہوئے تھے اون دونون کے پس چاہا کہ طلب کرین اپنے رب سے ایک معجزہ پس طلب کیا بحسب حال اپنے کے ملک زائد خارق چاہیے تا کہ ہو وہ دلیل نبوت کی اور است خواہ مخواہ مانین اور معجزہ نہین ہوتا ہے جہان تک کہ ہو خارق واسطے عادت کے پس ہین معنی قول اللہ تعالی کے لَا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي اور پہلے اسکے نہین مسخر تھے لوگ ہوا اور شیطان پس جب عادت اسطرح تو مسخر ہوئے اونکے ہوا اور شیاطین اور سلسلہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ کہا نہین سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے مگر کہ شروع کرتے تھے اوسکو ساتھ سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى الْوَهَّابِ کے اور بخاری مسلم وغیرہما مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک سرکش جنون مین سے ناگہان آیا آجکی رات تا کہ قطع کرے نماز میری اور اللہ نے مجکو قادر کیا اوسپر پس تحقیق قصد کیا مینے یہ کہ باندھون اوسکو ایک ستون سے مسجد کے ستونون مین سے تا کہ صبح کو دیکھو تم سب اوسکو پس یاد آئی مجکو دعا اپنے بھائی سلیمان کی رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي پس چھوڑ دیا مینے اوسکو اسحال مین کہ ذلیل تھا ✤ **مد کشاف**

در منثور ✤ **شعر** خوبی و نکو شمائل حرکات و سکنات ✤ اینچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✤ لکھا ہے مفسرون نے کہ مراد یہ ہے کہ دے مجکو ایسی بادشاہی کہ اخیر عمر تک مین مجسے چھین کر اور کو نہ دیوے تو اور اکثر مفسر یہ ہین کہ دے مجکو ایسی بادشاہی کہ اور کو نہو اور یہ سوال اسلیے تھا کہ علم اور قبول ہونے نبوت کے اور معجزہ رسالت کا ہو اور بعضون کے نزدیک مراد اس سے تسخیر ہواؤن کی اور جانورون کی اور شیاطین کی ہے کہ بعد اونکے کسیکے لیے نہین ہوئی اور امام قشیری نے فرمایا کہ سلیمان نے جان لیا تھا کہ محمد غیر خدا کی طرف کچھ بھی التفات نہین کرینگے اور دنیا اور دنیا کی چیزون کو پر پشہ کے برابر بھی نہین سمجھینگے اسلیے اس دعا کی جرأت کی

اور فتوحات مین لکھا ہی کہ مراد سلیمان کی ظاہر مین ہی والا ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم باطن مین یہ سب کچھ اور زیادہ اس سے رکھتے تھے سخر ہونا جن اور شیاطین وغیرہ کا اونکے لیے اونکے احوال مین بہت مذکور ہی ✤ **بحث** ✤ فقرے کا ہوا یہ علیہ ✤ تخت سلیمان پہ پڑا زلزلہ ✤

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ۝ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝

پھر ہمنے تابع کی اوسکے باو چلتی اوسکے حکم سے نرم نرم جہان پونہچا چاہتا اور تابع کیے شیطان سارے عمارت کرنے والے اور غوطے کھانے والے

وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝

اور کتے اور بندھے ہوئے بیڑیون مین

پس مسخر کیا ہمنے ہوا کو چلتی تھی اوسکے حکم سے ملائم جہان چاہتا اور مسخر اوسکا کیا ہمنے دیوون کو ہر عمارت بنانے والے کو اور ہر غوطہ مارنے والے کو دریا مین اور مسخر اوسکا کیا ہمنے اور دیوون کو ہاتھ و پانون جکڑے ہوئے زنجیرون مین ✤ **فقرے** ✤ **تفسیر** ✤ ساری دنیا مین جہان معلوم کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہی آدمیون کو اوسکو قید کر لیتے یا دریا مین بند کر کر ڈال دیا یا زمین مین گاڑ دیا بعضے ابتک بند ہین ✤ **صو** ✤ ملائم یعنی نرم وخوش آیندہ ہوا ایسی تیز نہ چلتی تھی کہ ناگوار ہو اور بلا مارے پس تخت پر بیٹھتے اور گرد اونکے اور لوگ کرسیون پر بیٹھتے آپسمین باتین کرتے جاتے اور جہان جانا منظور ہوتا وہان ہوا بلیتھوے دے کہان جلد پونہچا دیتی اور ہر عمارت بنانے والے کو کہ بناتے تھے اونکے لیے جو کچھ چاہتے بنواتے عمارتین عجیبہ آبہ اور ہر غوطہ مارنے والے کو کہ غوطہ مارتے تھے دریا مین واسطے نکالنے موتیون کے اور اول موتی دریا مین سے اونھون ہی نے نکالے ہین اور معنی یہ ہوئے کہ مسخر کیا ہمنے اونکے لیے ہر بنانے والے اور غوطہ مارنے والے کو شیاطین مین سے اور مقرنین اوسکی تفسیر یہ ہی کہ حضرت سلیمان بعضے کرشن شیطانون کو آپسمین زنجیرون اور بیڑیون مین باندھیتے واسطے ادب دینے اور باز رکھنے کے فساد سے ✤ **مال** ✤ **درمنثور** ✤

هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝

یہ ہی بخشش ہماری اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ کچھ نہین حساب اور اوسکو ہمارے پاس مرتبہ ہی اور اچھا ٹھکانا

کہا ہمنے یہ ہی بخشش ہماری اپر عطا کر یا نگاہ رکھ بغیر اسکے کہ ساتھ تیرے حساب کیا جاوے اور تحقیق سلیمان کے لیے نزدیک ہمارے نزدیکی ہی اور اچھی بازگشت ✤ **فقے** ✤ **تفسیر** ✤ یہ ہی بخشش الخ یعنی یہ جو دیا ہمنے تجکو ملک و قدرت بخشش ہماری ہی بلا حساب یعنی بکثرت نہین کوئی گن سکتا اور گھیر سکتا اوسکو پس دے تو اوسمین سے جو کچھ چاہے تو یا نہ دے سپرد ہی تیری طرف تصرف کرنا اسمین پس جملہ بلا حساب تعلق ہی عطاؤنا کے جیسے کہ ترجمہ اوسکا کیا گیا یا متعلق ہی فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ کے یعنی دے تو یا نہ دے تو نہین حساب پھر اسمین اور آیا ہی کہ حضرت سلیمان جب دیتے ثواب پاتے اور اگر نہ دیتے تو کچھ نقصان اونکے لیے نہ تھا بخلاف اوروں کے کہ اونکے لیے ندینے مین نقصان ہی یا یعنی آپکے یہ ہین کہ مسخر کرنا شیاطین وغیرہ کا عطا ہماری ہی پس احسان رکھ جسپر چاہے تو شیاطین مین سے ساتھ چھوڑ دینے کے یا بند رکھ جسکو چاہے تو اونمین سے زنجیر و بیڑیون مین بغیر حساب کے یعنی نہین حساب تجپر اسمین ✤ **مال** ✤ **کشاف** ✤ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے قصے اپنی قدرت نمائیون کے بیان فرما کر اوانبیا علیہم السلام کے قصے مذکور ہوتے ہین کہ ہماری ایسی شان ہی کہ ایسے بزرگ بندے یون ہماری طرف رجوع تھے اور ذرہ سی لغزش مین یون یا یعتاب مین آجاتے تھے پس اونکے حال سنکر جاگو خواب غفلت سے اور بچو ہماری نافرمانی سے اور رجوع کرو ہماری ہی طرف نہ اور کی طرف اور رسول کی فرمانبرداری ہر ساعت ملحوظ رکھو ✤

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝

اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو جب پکارا اوسنے اپنے پروردگار کو کہ مجھکو لگادی شیطان نے ایذا اور تکلیف

اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو جب پکارا اوسنے اپنے پروردگار کو کہ ہاتھ لگایا ہی مجھکو شیطان نے ساتھ ایذا اور درد کے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ یعنی بیماری اور جو کچھ کہ اوسمین رنج اوٹھانے کطرح کطرح کے اگر کوئی کہے کہ کیون نسبت کیا ایوب نے ایذا اور تکلیف کے پہونچنے کو شیطان کی طرف باوجودیکہ پونہچانی تکلیف اللہ تعالی نے تو جواب اسکا یہ ہی کہ چونکہ وسوسہ شیطان کا اور فرمانبرداری اوسکے وسوسے کی بات مین سبب ہوئی تھی اللہ کے رنج و دکھ پونہچانے کی اوٹکو نسبت کیا اوسکی طرف اور برعایت ادب کے نہ منسوب کیا اوسکو اللہ تعالی کی طرف اپنی دعا مین باوجودیکہ وہی بیمار کرنے والا تھا اور کسیکو قدرت نہین اوسپر سوا اوسکے اور بعضون نے کہا کہ مراد اسے وہ وسوسہ کہ اوٹکے دل مین ڈالتا تھا شیطان اونکی بیماری مین اور وہ یہ تھے کہ بلا جو اوپر اوتری تھی بڑی بھاری معلوم کرواتا اور برا گنجنہ تا اونکو بلا کے مکروہ جاننے پر اور جزع فزع کرنے پر پس التجا کی اللہ تعالی سے بیچ اسباب کے کہ کفایت کرے اوسکو ساتھ دور کرنے بلا کے یا ساتھ توفیق دینے کے بیچ دفع کرنے وسوسے کے اور رد کرنے اوسکے کے ساتھ صبر جمیل کے اور روایت کیا گیا ہی کہ عیادت کیا کرتے تھے ایوب کی تین شخص مومنون مین سے پس مرتد ہوگیا ایک انمین سے پس پوچھا حال اوسکا کہا گیا کہ ڈالا شیطان نے اوسکے دل مین یہ کہ اللہ نہین مبتلا کرتا ہی انبیا اور اصحابون کو اور رد کر گیا ہی بیچ سبب بلا اونکی کے کہ ایک شخص نے استغاثہ کیا اوسنے ایک ظالم پس شرفریاد رسی کی اونھون نے اوسکی اور بعضون نے کہا کہ اونھون نے ذبح کی تھی ایک بکری پس کھایا اوسکو اور ہمسایہ اوکا بھوکا تھا یا دیکھا کچھ منکر یعنی خلاف شرع پس سکوت کیا اوس سے یا مبتلا کیا اوسکو اللہ نے واسطے رفع درجات کے بغیر زلت یعنی لغزش کے کہ ہوتی ہو اون سے ✤ مدارک ✤ یعنی سرزنش کرتا ہی شیطان کہ کیا کیا تو نے ہی ایوب کہ حق تعالی نے نعمتین اپنی تجھسے سلب کین اور یا اونکی قوم کے دل مین وسوسہ ڈالتا تھا اسکا کہ مرض ایوب کا تمکو لگ جاویگا حتی کہ اونکو اپنے گھروں سے باہر ڈالدیا چنانچہ مفصل قصہ اونکا سورۂ انبیا مین گزر چکا اور حاصل کلام یہ کہ جب یا مانکی آزمایش کے تمام ہوئے اور دعا اونکی قبول ہوئی اونکو وحی آئی کہ ارکض الخ ✤ بحر ✤

ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ

لات مار اپنے پانون سے یہ چشمہ نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے اور اونکے برابر اونکے ساتھ

رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

اپنی طرف کی مہر سے اور یاد رہنے کو عقل والون کے

کہا ہمنے مارزمین کو ساتھ پانون اپنے کے نہانا ٹھنڈا چشمہ ہوگا واسطے غسل کے سرد ہوگا اور پینے کے لائق ہوگا اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے اور مانند اونکے ہمراہ اونکے بخشایش نزدیک اپنے سے اور نصیحت واسطے عقلمندون کے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ مارزمین کو کہ یہ بیان ہی ایوب کی دعا قبول ہونے کا یعنی بھیجا ہمنے طرف ایوب کے جبرئیل علیہ السلام کو پس کہا جبرئیل نے اونکو کہ لات مارزمین پر پس لات ماری اوسنے زمین پر وہ زمین جابیہ کی تھی پس ماری لات اوسپر پس جاری ہوا چشمہ پانی کا پس کہا گیا هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ یعنی یہ پانی ہی کہ غسل کرے تو ساتھ اوسکے اور پیوے تو اوسسے پس اچھا ہوجاویگا باطن و ظاہر سے بحکم خدا کے اور کہا بعضون نے کہ جاری ہوا اونکے لیے وہ چشمے پس غسل کیا ایک سے اور پیا دوسرے سے پس جاتا رہا دکھ اونکے باطن و ظاہر سے بحکم خدا کے اور کہا بعضون نے کہ ماری اونھون نے دائین لات پس نکلا چشمہ گرم پس غسل کیا اوسسے پھر بائین مارى پس نکلا چشمہ ٹھنڈا پس پیا اوسسے اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے یعنی زندہ کیا اونکو اللہ تعالی نے جو نکے تون اور اونکے برابر اور دیے اور رحمۃ اور ذکری مونون مفعول لہ ہین یعنی دینا اونکا تھا واسطے رحمت کے

فوٹو یہ کہ ہمارا ہی ہوتا اور مطبع نہیں ہوتا ہے
کتابت کتابت کی ہی ہوتی ہے
ہمارے ہی ہوتے ہیں
ہمارے ہی ہوتے ہیں

اور واسطے نصیحت متعلمندوں کے اسلیے کہ جب وہ سنینگے ہماری بخشش کیا اور بسبب صبر اوسکے کے تو رغبت کرینگے صبر کرنے مین
بلا پر۔ **مدکشاف** ۔ جب اللہ نے چاہا کہ اوٹکو اچھا کرے ایک چشمہ کالا اونکے لات مارنے سے اوسمین نہایا کرتے اور پیتے تھے
اونکی شفا ہوئی اور اونکے بیٹے بیٹیان جیتے کیے دیے تھے اونکو جلایا اور اوتنی اولاد اور دی ۔ **صوفی**

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۗ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ

اور پکڑ اپنے ہاتھ مین سینکو کا مٹھا پھر اوسسے مار اور نہ توڑ قسم کو ہمنے اوسکو پایا صبر کرنے والا بہت خوب بندہ وہ رجوع کرنے والا

اور کہا ہمنے لے اپنے ہاتھ مین مٹھا سینکون کا پس مار ساتھ اوسکے یعنی اپنی بیوی کو اور خلاف نہ قسم کا کر تحقیق ہمنے پایا ایوب کو
صبر کرنے والا نیک بندہ تھا ایوب تحقیق وہ رجوع کرنے والا خدا کی طرف تھا ۔ **فتح تفسیر** ۔ ضغث کہتے ہین چیز کو
مٹھے کو تنکون کا ہو یا پھولونکا یا اور کسی چیز کا اور سبب اس حکم کا یہ تھا کہ قسم کھائی تھی ایوب نے اپنی بیماری مین کہ مارونگا مین اپنی
بیوی کو سو لکڑیان یا دُرے جب تندرست ہونگا پس یہ سزا دی اوسکو اللہ تعالی نے قسم اونکی ساتھ ایسی چیز کے کہ آسان ہو اوسپر
اور اونکی بیوی پر بسبب خوب خدمت کرنے اونکی کے ایوب کی اور بسبب راضی ہونے کے اوس بیوی سے اور خصوصاً اب بھی باقی ہمارے
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک شخص ناقص الخلقت کہ اوسنے زنا کیا تھا ایک اونٹنی پس فرمایا آنحضرت نے
کہ لو ایک بڑی ٹہنی کھجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیان چھوٹی چھوٹی ہون پس مارو اوسکو ساتھ اوسکے ایک بار اتنی اور واجب ہوئی کہ لگین
اوسکو جسکو مارا جاوے ہر ایک کا سو سو سے یا تو لوگین اوسکی لگین کھڑی یا چوڑاوٗ اونکا پھیلا ہوا باوجود نہ ہونے ضرب کے اوسپر بسبب اس
قسم کھانے ایوب کا یہ تھا کہ اونکی بیوی نے دیر لگائی تھی آنے مین ایک روز بسبب درپیش آنے کسی کام کے پس غصے مین آکر قسم کھائی
اونھون نے اور ابن عباس سے منقول ہی کہ اونھین دفن مین بیٹھا ابلیس راہ پر ایک صندوقچہ دوا کا لیکر لوگون کے علاج کرنے کو پس کہا ایوب
کی بیوی نے کہ یہان ایک بیمار ہی کہ اوسکا ایسا ایسا حال ہی پس آیا اوسکا بھی علاج کریگا تو کہا ابلیس نے ہان کرونگا بشرطیکہ اوسکے کہ اگر مین
اوسکو اچھا کردون تو وہ قسم کرے کہ تو نے شفا دی مجکو نہین چاہتا مین اوس سے اجرت سوائے اوسکے پس آئی بیوی ایوب کی اونکے پاس اور ذکر کیا
یہ اونسے کہا ایوب نے والے تجکو شیطان ہی لازم کی ہمنے نذر واسطے اللہ کے اپنے پر کہ اگر شفا دیگا مجکو اللہ تو مارونگا مین تجکو سو قدرے پس جب
شفا دی اونکو اللہ نے حکم کیا یہ کہ لین مٹھا تنکونکا اور ماریں اوسکو اوسسے پس لی اونھون نے ایک بڑی ٹہنی کہ اوسمین سو ٹہنیان چھوٹی
تھین اور ماری اوسسے اوسکیلیے اور بعضون نے کہا کہ کہا اونکی بیوی سے شیطان نے کہ سجدہ کر مجکو ایکبار پس پھیر دونگا مین تیرا مال اور اولاد تجھکو
پس قصد کیا اونھون نے اسکا لیکن بچایا اللہ نے پھر ذکر کیا یہ ایوب سے اونھون نے قسم مذکور کھائی اونھون نے کہا کہ ہوسٹالا شیطان نے اونکی
بیوی کے دل مین کہ ایوب جب خراب ہوگا تو اچھا ہو جائیگا یہ بیان کیا اونھون نے ایوب سے اوسپر قسم کھائی اور وجدناہ بمعنی علمناہ کے ہم
یعنی جانا ہمنے اوسکو صبر کرنے والا اگر کوئی کہے کہ صابر اونکو کیونکر پایا اونھون نے تو شکوہ کیا اللہ سے بلا کا اور طلب صحت کی اوس سے
تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ عزوجل سے شکوہ کرنے کو جزع نہین کہتے ہین جیسے کہ کہا یعقوب نے **اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ** اور اسی طرح شکوہ کرنا بیمار کا طبیب سے جزع نہین کہلاتا اور اور بات یہ ہی کہ اگر صبر کرتے ہین لوگ بلا پر تو نہین خالی ہوتے
آرزو کرنے عافیت کے سے اور طلب کرنے اوسکے سے پس صحیح ہوا یہ کہ صابر کہلایا جاتا ہی باوجود آرزو کرنے عافیت کے اور طلب کرنے
شفا کے تو کہلایا جاویگا صابر باوجود التجا کرنے کے طرف اللہ تعالی کے اور دعا کرنے کے واسطے جاتے رہنے بلا کے اور باوجود
علاج کرنے اور مشاورت اطبا کے علاوہ اسکے کہ ایوب علیہ السلام طلب کرتے تھے شفا بسبب ڈرکے فتنے سے اپنی قوم پر کہ شیطان
وسوسہ ڈالتا تھا اونکے دل مین کہ اگر یہ نبی ہوتا تو نہ مبتلا ہوتا ایسی بلا مین اور طلب کرتے تھے شفا بارادے قوت حاصل ہونے طاعت

کہ حال انکا اس درجے کو پونہچا تھا کہ نہین باقی رہا تھا انکے بدن سے گوشت اور زبان آور روایت کیا گیا ہو کہ ایوب نے کہا اپنی مناجات مین الٰہی تو جانتا ہی یہ کہ نہین مخالف ہوئی زبان میری دل میرے کی اور نہین تابع ہوا دل میرا آنکھ میری کے اور نہین دور مجھسے لونڈی غلام کے اور نہین کھایا مینے مگر اسحال مین کہ میرے ساتھ یتیم ہوتا تھا اور نہین رات گذاری مینے پیٹ بھرے اور نہ کپڑے پہنے اسحال مین کہ میرے ساتھ کوئی بھوکا یا ننگا ہو پس دور کی اللہ نے بلا اوس سے ابن مسعود سے روایت ہو کہ کہا ایوب سے بردار ہونگے صبر کرنے والون کے روز قیامت کے اور آیا ہو کہ کہا گیا ایوب کو یعنی اللہ تعالی کی طرف سے کہ اے ایوب نہ عجب مین ڈالے تجکو صبر کرنا تیرا مسلیے کہ اگر نہ تیا مین جگہہ ہر بال تیرے کی صبر تو نہ صبر کرسکتا تو اور ابن عباس سے منقول ہو کہ ایوب کی بیوی نے کہا اے ایوب بلا شبہ تجھ مستجاب الدعوۃ ہو پس دعا کر اللہ سے یہ کہ شفا دے تجکو پس کہا ایوب نے مینے بہت برس جیتا رہا تجکو اے نیکبخت اور نہین ہم بلا مین تہ برس پس صبر کر جیسے صبر کیا تھا اولوالعزم رسولون نے بلا مین سات برس اور کہا حسن رضی نے کہ تھے ایوب جب پونچی اونکو مصیبت کتنے یا اللہ تو نے لی نعمت اور تو ہی نے دی تھی جب تک باقی رہی جان میری حمد کرونگا مین اوپر اچھی نعمتون تیری کے اور کہا وہب بن منبہ نے کہ ایوب کی بیوی کا نام رحمت بنت میشا بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام ✤ **درمنثور و کشاف ✤ تنبیہ** ✤ اس قصے سے ثابت ہوا کہ آدمی ہر گز بلا کی طاقت نہین رکھتا حتی الوسع اللہ تعالی سے عافیت طلب کرے چنانچہ حدیث مین آیا ہو کہ اللہ تعالی کو عافیت طلب کرنی بہت پسند ہو اور اکثر دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ حضرت سمنون محب کذاب لی نے یہ بیت پڑہی **شعر** لَيْسَ فِيْ قَلْبِيْ سِوَاكَ حَظٌّ ✤ فَكَيْفَ مَا شِئْتَ فَاخْتَبِرْنِيْ ✤ یعنی دل مین میرے سوا تیرے حصہ نہین جیسے مجھے چاہے آزمالے اونکا جس حال امتحان کے لیے ہوگیا بڑا کرب پونچا اور وہ صبر کرتے تھے حتی کہ اونکے بعض یاروں نے خواب مین دیکھا کہ سمنون دعا کرتے ہین معلوم ہوا کہ مرضی الٰہی ایسے صبر مین نہین آخر دعا کی اور رکھون سے بازار کے کہتے پھرتے تھے اُدْعُوا الْمُعَلِّمَ الْكَذَّابَ پس ملقب ہوئے ساتھ اس لقب کے اور یہ بھی ثابت ہوا اس قصے سے کہ حیلہ کرنا وقت ضرورت کے جائز ہی چنانچہ بعضے فقہانے بھی بعض محل پر عدم وقوع طلاق وغیرہ مین حیلے تجویز کیے ہین ✤

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ○

اور یاد کر ہمارے بندون کو ابراہیم اور اسحق اور یعقوب ہاتھون والے اور آنکھون والے

اور یاد کر ہمارے بندون ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کو ہاتھون والے اور آنکھون والے علم و عمل دونون کامل رکھتے تھے اللہ اعلم ✤ **تفسیر** ✤ یعنی ہاتھون سے بندگی کرتے اور آنکھون سے قدرت دیکھکر یقین زیادہ کرتے ✤ **موضح** ✤ چونکہ اکثر کام ہاتھ سے کیجاتے ہین تعلیماً یون فرمایا پس کہا جاتا ہی ہر کام مین هٰذَا مِمَّا عَلَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ یعنی یہ اون کاسون مین سے ہو کہ کیا ہاتھون اونکے نے اگرچہ وہ کام ہاتھون سے نہوتا ہو یا کرنے والے ہاتھ کٹے ہون اور بنا بر اسی کے وارد ہوا قول اللہ تعالی کا اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ یعنی صاحبان اعمال اور فکر کے گویا کہ جو لوگ نہین کرتے ہین اعمال آخرت کے اور نہین کوشش کرتے ہین اسکی راہ مین اور نہین تفکر کرتے ہین دین دارون کا سادہ بیچ حکم جاماندون کے ہین کہ جو ہاتھ یا ہاتھون سے کچھ کام نہین کرسکتے اور رسول المتقین کے حکم مین ہین کہ جو سوجھ باطن کی نہین رکھتے اور اسمین تعریض ہی بر اوس شخص کو کہ نہین ہی عمل کرنے والا اللہ کے لیے اور نہ سوجھ باطن کی رکھتا ہی اللہ کے دین مین اور تو بیخ ہی اوپر ترک کرنے اونکے مجاہدے کو اور سوچنے کو اللہ کے دین مین باوجود قادر ہونے کے ان دونون پر ✤ **شعر** بہرچہ از یار دریابی چہ کفر آنحرف چہ ایمان ✤ بہرچہ از دوست دور افتی چہ زشت آن نقش چہ زیبا ✤ **کشاف** ✤ مل

إِنَّا أَخْلَصْنٰهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۝

ہمنے امتیاز دیا اونکو ایک چنی بات کا وہ یاد اوس گھر کی اور وہ سب ہمکے پاس ہین چنے نیک لوگون مین

تحقیق ہمنے یک روے کیا اونکو واسطے ایک خصلت پاک کے کہ یاد کرنا آخرت کا ہی اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے چنے ہوئے بہتر لوگون سے تھے ✦ فتح ✦ تفسیر ✦ إِنَّا أَخْلَصْنٰهُم یعنی کیا ہمنے اونکو اپنے لیے خالص بِخَالِصَةٍ یعنی ساتھ خصلت خالصہ کے کہ نہین آمیزش اوسمین پھر تفسیر کیا اوسکو ساتھ ذِكْرَى الدَّارِ کے اور معنی یہ ہین کہ ہمنے خالص کیا اونکو ساتھ ذکر کرنے دار آخرت کے یعنی گردانا ہمنے اونکو اپنے لیے خالص اس طرح کہ کیا ہمنے اونکو ایسا کہ یاد دلاتے تھے لوگون کو دار آخرت اور بہ رغبت کرتے تھے اونکو دنیا سے جیسے کہ عادت انبیا علیہم السلام کی ہی یا معنی اسکے یہ ہین کہ وہ بہت کرتے تھے ذکر آخرت کا اور عمل کرتے تھے اوسکے لیے اور بہت رجوع رکھتے تھے اوسکی طرف اور بھول گئے تھے ذکر دنیا کا اور بعضون نے کہا ذِكْرَى الدَّارِ سے جمیل ذکر دنیا مین اور یہ بات بھی خالص انھین کے لیے ہی پس نہین ذکر کیے جاتے غیر انکے دنیا مین جیسے یہ ذکر کیے جاتے ہین اور مؤید ہی اسکو قول اللہ تعالیٰ کا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا کہا مالک بن دینار نے یعنی اسکے یہ ہین کہ کھینچی ہمنے اونکے دلون سے محبت دنیا کی اور ذکر کرنا اوسکا اور خالص کیا ہمنے اونکو ساتھ محبت آخرت کے اور ذکر اوسکے کہا مجاہد نے خالص کیا ہمنے اونکو ذکر آخرت کے لیے نہین ہوتے وہ کچھ فکر و ذکر سوا اوسکے ✦ معا کشاف ✦ درمنثور ✦ تنبیہ ✦ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے طالب و مخلص بندے دنیا سے بیزار رہتے ہین اور آخرت کو یاد رکھتے ہین ہر وقت ایسے کاموں مین لگے رہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ راضی رہے اونسے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ علامتین عارفون کی آنکھ ہین دل اونکا ساتھ خوف و رجا کے ہوتا ہی اور زبان اونکی ساتھ حمد و ثنا کے اور آنکھ اونکی ساتھ حیا و بکا کے اور ارادہ اونکا ساتھ ترک و رضا کے یعنی ترک کرنا دنیا کا اور طلب کرنا رضا مولیٰ کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جسنے جمع کین چھ خصلتین خوب طلب کیا جنت کو اور خوب بھاگا دوزخ سے وہ خصلتین یہ ہین کہ پہچانا اللہ کو پس اطاعت کی اوسکی اور پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور پہچانا دنیا کو پس ترک کیا اوسکو اور پہچانا حق کو پس اتباع کیا اوسکا اور پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے ✦ منبہات

وَاذْكُرْ إِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ۝

اور یاد کر اسمٰعیل کو اور الیسع کو اور ذوالکفل کو اور ہر ایک تھا خوبی والا

اور یاد کر اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو اور ہر ایک نیکون سے تھا ✦ فتح ✦ تفسیر ✦ الیسع بھی نبی ہین خلیفہ الیاس کے اور لام سین اندہی یعنی لفظ یسع ہی اور ذوالکفل چھ بیٹے یسع کے ہین اور اختلاف کیا گیا ہی انکی نبوت مین کہا بعضون نے کہ تشکل ہوئے تھے وہ سو نبیون کے کہ بھاگ کر آئے تھے وہ طرف انکے قبل سے ✦ مد ✦

هٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ۝

یہ ایک ذکر ہو چکا اور تحقیق ڈر والون کو ہی اچھا ٹھکانا باغ ہین بسنے کے کھول رکھے انکے واسطے دروازے

یہ قرآن ایک نصیحت ہی اور تحقیق واسطے پرہیزگارون کے اچھی جاگہ ہی پھر جانے کی بہشتین ہین ہمیشہ رہنے کی کھلے ہونگے واسطے اونکے دروازے ✦ فتح ✦ تفسیر ✦ جب بہشت مین داخل ہونگے ہر کوئی بن بتائے اپنے گھر مین چلا جاویگا ✦ مو ✦ ہذا ذکر یعنی یہ ایک قسم ہی ذکر سے اور وہ قرآن ہی جب کہ جاری ہوا ذکر انبیا کا اور تمام کیا اوسکو اور وہ ایک بات ہی ابواب تنزیل سے اور ایک قسم ہی اقسام اوسکے سے اور ارادہ کیا یہ کہ ذکر کرین اوسکے پیچھے اور باب کہ وہ ذکر جنت اور اہل اوسکے کا ہی کہا ہذا ذکر

چکر اور دلا یسمعون فیہا لغوا ولا کذابا جیسے کہ کہنا ہی چاہیے کہ نام صانع کا ہی اپنی کتابون مین فہذا کتاب پہر شروع کرتا ہی اور باب اقرا ربک الذی سے یہی قول من ہذا کتاب لکہ کہ یہ ذکر ہی انبیاے گذشتہ کا اور بعضون نے یہ معنی اسکے کہے ہین کہ یہ شرف ہی اور ذکر جمیل ذکر کیے جاوینگے انبیا ساتھ اسکے ہمیشہ اور انکے لیے باوجود اسکے اچھا مرجع ہی یعنی ذکر کیے جاتے ہین نیز دنیا مین اچھی طرح اور پیچھے جاوینگے آخرت مین بطرف نصرت اللہ تعالی کے پیغمبرون کی کہ فیہ خوبی اور مرجع کی کہ فرمایا جنات عدن مفتحۃ لہم الابواب متکئین فیہا یدعون فیہا بفاکہۃ کثیرۃ وشراب وعندہم قصرت الطرف اتراب

بہشتہا گہاٹہے انمین منگوانے مین اونمین میوے بہت اور شراب اور انکے پاس عورتین ہین نیچی نگاہ والیان ہم عمر

ہیں اگانے منگوانے اونمین منگوانے اونمین میوے بہت اور شراب اور نزدیک انکے ہونگی عورتین نیچی نگاہ والیان ہمعمر آپسمین فتح تفسیر اور اتراب یعنی اونیاں بہت اور قاصرات الطرف کے ایک معنی یہ ہین کہ اپنے خاوندون ہی کو دیکہتی ہونگی نہ اوسکو ہمعمر آپسمین یعنی عمر انکی ایکسی ہونگی تینتیس ۳۳ برس کی یا یہ معنی ہین کہ عمرین انکی مانند عمرون خاوندون انکے کے ہونگی

بسن مذکور جلالین

ہذا ما توعدون لیوم الحساب

یہ ہی جو تمکو وعدہ دیا جاتا ہی تمکو بیچ روز حساب کے فتح تفسیر الیوم الحساب یعنی واسطے دن حساب کے جیسے کہ کہتے ہین کہ ذبحہ ہی کہ ذبحہ ہوتا ہی واسطے دن حساب کے یعنی واسطے اوسدن کے کہ بدلہ دیا جاویگا بخیر یا کہ کی تا کشاف مد ان ہذا لرزقنا ما لہ من نفاد ہذا وان للطغین لشر مآب جہنم یصلونہا

یہ یہ ہی روزی ہماری دی اوسکو نہین بہرنا یہ سن چکے اور تحقیق شریرون کے واسطے ہی برا ٹہکانا دوزخ ہی جسمین پیٹھین گے

فبئس المہاد

سو کیا بری طیاری

تحقیق یہ رزق ہمارا ہی نہین ہوگا اوسکو کچہ زوال یہ ہی جزا اور تحقیق حد سے گذرے ہوؤن کے لیے بری جاگہہ ہی پہر جانے کی کہ دوزخ ہی داخل ہونگے اوسمین پس بری آرام کی جگہہ ہی وہ فتح تفسیر مشابہت دی اوس آگ کو کہ اونکے نیچے ہوگی ساتہ چھونیکے نیچا ہوتا ہی اوسکو سونے والا جیسے کہ اور جا فرمایا لہم من جہنم مہاد ومن فوقہم غواش یعنی کہانے کے لیے آگ جہنم کا بچہونا ہوگا اور اوپر سے اونکے بالاپوش ہوگا اوسی کا کشاف

ہذا فلیذوقوہ حمیم وغساق وآخر من شکلہ ازواج

یہ ہی اب اسکو چکہین گرم پانی اور پیپ اور کچہ اور اسی شکل کا طرح طرح کی چیزین

یہ عذاب پانی گرم ہی اور پیپ ہی پس چاہیے کہ چکہین اوسکو اور عذاب ہین مانند اسکے طرح طرح کے فتح تفسیر غساق ساتہ تشدید اور تخفیف کے پیپ اور زرداب کہ نکلیگا دوزخیون کی جلدون اور گوشت مین سے اور زناکارون کے ستر مہینہ سے اور کہا ابن عباس نے کہ غساق زمہریر ہی جلاویگا دوزخیون کو ساتہ ٹہنڈک اپنی کے جیسے کہ جلاوینگی آگ ساتہ گرمی اپنی کے اور بعضون نے کہا کہ غساق یعنی منتن یعنی سڑانے والے کے ہی لغت ترک مین آبوسعید سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک ڈول غساق سے دنیا مین ڈالا جاوے تو دنیا کے اہل دنیا کو انہی اور بعضون نے کہا کہ غساق ایسا بدبودار ہوگا کہ اگر ٹپک پڑے اوس سے ایک قطرہ

مشرق مین تو سڑا دیوے اہل مغرب کو اور اگر پھینکے اوس سے ایک قطرہ مغرب مین تو سڑا دیوے اہل مشرق کو اور حسن بصری سے منقول ہی کہ غساق ایک عذاب ہی کہ نہین جانتا اوسکو کوئی سوا اللہ کے جو لوگ کہ طاعت کرتے ہین اللہ کی شدید پس شدید کھاوینگے لیے ثواب جیسے کہ فرمایا اس آیت مین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم یعنی پس نہین جانتا کوئی شخص اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھی گئی اونکے لیے یعنی تہجد گذارون کے لیے اور جو لوگ پوشیدہ گناہ کرتے ہین پس چھپایا گیا اونکے لیے عذاب اوسکے مانند اوسکے یعنی مانند عذاب کے شدت اور خرابی مین اور عذاب ہونگے طرح بطرح کے مدمعا درمنثور کشاف شعر

عذاب ہجر تیرا کیا ہی تھوڑا ۔ جو اوسپر تازیانے بھی ہزار ہین

هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۖ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ۝ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا
ایک فوج دھنسی آتی ہی تمھارے ساتھ جگہ نہ ملیو انکو یہ ہین پیٹھتے آگ مین وہ بولے بلکہ تم ہی ہو کہ جگہ نہ ملیو
بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا
تمکو تم ہی پیشتر لائے ہمارے یہ لا سو کیا بُرا ٹھہرا وہ ہی وہ بولے اے رب ہمارے جو کوئی ہمارے پیش لایا یہ سو بڑھتی دے اوسکو مار
ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝ بڑھنے
دونی آگ مین

جب تابعین جاوینگے کہ دوزخ مین بیٹھین تو متبوعون کو کہا جاویگا یہ قوم ہی بیٹھنے والی آگ مین ہمارے ساتھ سے متبوع کہینگے نہ خوشی ہو جیو انکو تحقیق یہ داخل ہونے والے ہین آگ مین تابع کہینگے بلکہ نہ خوشی ہو جیو تمکو تمنے رسم قدیم بنایا کفر کو واسطے ہمارے پس بُری جاگہ ہی رہنے کی دوزخ کہینگے تابعین اے پروردگار جسنے آوین قدیم بنایا ہمارے واسطے ہمارے کفر پس زیادہ کر اوسکو عذاب دونا آگ کے ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ ہذا فوج الخ یہ بیان ہی کہ یا امر ہا نہین کا یعنی کہا جاویگا رؤسا کفار کے سردار کہ کشون کافر یعنی متبوعون سے یہ کہینگے اور مراد فوج سے تابعین اونکے ہین کہ جو بیٹھے تھے ساتھ اونکے گمراہی مین پیٹھنے ساتھ اونکے عذاب ہین اور لا مرحبا بہم یعنی نہ خوشی ہو جاہو کہ متبوع اپنے تابعین پر کہینگے اور بعضون نے کہا کہ هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ کلام خزنہ کا ہی یعنی دوزخ کے دربانون کا ہی کہ کہینگے واسطے سردارون کفار کے اونکے تابعین کے حق مین وقت داخل ہونے اونکے دوزخ مین ساتھ تابعین اپنے کے اور لا مرحبا بہم کلام ہی سردارون کا اور بعضون نے کہا کہ یہ سب کلام خزنہ کا ہی بلکہ نہ خوشی ہو جیو تمکو یعنی تمنے جو بد دعا کی ہمپر تم احق ہو اوسکے اور کہا ابن مسعود نے کہ عذاب ضعف بڑے بڑے سانپ اور بچھو اور چھوٹے چھوٹے سانپ ہین ۔ کشاف ۔ معا ۔ جلا

وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ۝ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ
اور کہینگے کیا ہوا کہ ہم نہین دیکھتے کتے مردون کو کہ گنتے تھے ہم اونکو بدون سے یعنی فقرائے مسلمین کیا مسخرہ پکڑتے تھے ہم
عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ۝
اونسے آنکھین

اور کہینگے کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے ہین ہم اون مردون کو کہ گنتے تھے ہم اونکو بدون سے یعنی فقرائے مسلمین کیا مسخرہ پکڑتے تھے ہم اونکو یا پھر گئین ہین اونسے آنکھین ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ اور کہینگے یعنی سردار کفار قریش کے دوزخ مین کہ کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے ہین اونکو کہ گنتے تھے ہم اونکو دنیا مین بدون سے یعنی بلال سے کہ نہین ہی خیر اونمین اور اسلیے بھی بُرا جانتے تھے اونکو کہ خلاف تھے اونکے دین کے پس وہ بُرے تھے اونکے نزدیک اور مراد ان فقرائے مسلمین سے عمار اور بلال اور صہیب اور خباب اور سلمان وغیرہم تھے

شعر حسن زبصرہ بلال از حبش ۔ سیب از روم ۔ زخاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست ۔ **شعر** ای گدایان خرابات خدا یار شماست ۔ چشم انعام مدارید زانعامی چند ۔ آور انتخد باہم مین ست مفہام انکاری ہی کہ انکار کرینگے اپنے نفسون پر تسخر کرنے مین یعنی ہمکو کیون تسخر کیا تھا جسنے ونسے کیا ہی برا کیا اور ام زاغت تصل ہی ساتھ لفظ مالنا کے یعنی کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے اونکو دوزخ مین یعنی کیا وہ آسمین ہی نہین یا پھر گئین مین اونسے آنکھین ہماری کہ نہین دیکھتے ہم اونکو حال انکہ وہ آسمین ہین تقسیم کیا اونھون نے اونکے ہم کو درمیان اسکے کہ ہون اہل جنت سے اور درمیان اسکے کہ ہون اہل نار سے مگر یہ کہ پوشیدہ ہوا اونپر مکان اونکا ۔ **مد** یعنی ہمکو خیال دوزخ مین داخل ہونگے اور فقرائے صحابہ کو وہان نہ دیکھین گے کہینگے کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے یہان اونکو کہ ساتھ اونکے تمسخر کرتے تھے کیا ہمراہ ہمارے یہان داخل ہی نہین ہوئے ہین یا داخل ہوئے ہین اور پھر گئی ہین اونسے مینائیان ہماری اور چھپ گئے ہین ہمسے کہ ہم اونکو نہین دیکھتے ہین پس حق تعالی اون فقرائے صحابہ کو تمکہ کر بگاہ گزشت کے بالاخانون پر چڑھو اور اپنے تئین کفار کو دکھاؤ تا کفار کو حسرت زیادہ ہو ۔ **معا** ۔ **بحث** ۔ وہان دیکھینگے سب پہچانین لوگ ادنی اعلی دوزخ کے واسطے جمع ہوئے ہین اور مسلمانون کو پہچانتے تھے اور سب سے بڑا جانتے تھے وہ نظر نہین آتے تو حیران ہونگے کہینگے کہ جسنے اونکو غلط پکڑا تھا جسنے ہمین وہ اس قابل نتھے کہ آج دوزخ کے نزدیک نہین یا اسی جگہ ہین پر ہماری آنکھین چوکگئین ہمسے دیکھنے مین نہین آتے ۔ **مو**

إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ ع ۱۳

یہ بات ٹھیک ہوئی جھگڑا آپسمین دوزخیون کا

تحقیق یہ حق ہی یعنی واجب ہی وقوع اسکا مراد اس سے جھگڑنا دوزخیون کا ہی ۔ **فتح** ۔ **تفسیر** یعنی یہ جو بیان کیا ہمنے حال انکا البتہ سچ ہی ہونے والا ہی خواہ مخواہ بالضرور ہی یہ کہ کلام کرینگے یہ پھر بیان کیا کیا ہوگا وہ پس فرمایا کہ ہوگا جھگڑنا اہل ناکا آپسمین جیسا کہ اوپر گذرا اور ہرگاہ کہ مشابہ ہی گفتگو اونکی آپسمین اور جو کچھ کہ واقع ہوگا درمیان اونکے قسم سوال وجواب سے ساتھ اون چیزکے کہ جاری ہوتی ہی درمیان جھگڑنے والون کے نام رکھا اسکا تخاصم یعنی جھگڑنا آپسمین اور اس لیے بھی یہ نام رکھا اسکا کہ قول روسا کا کہ مر حبا بہم اور قول اتباع اونکے کہ بل انتم لا مرحبا بکم قبیل خصومت سے ہی پس نام رکھا تمام گفتگو کا تخاصم واسطے مشتمل ہونے اوسکے کے اسپر ۔ **مد**

قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

تو کہہ مین تو یہی ہون ڈرسنانے والا اور حاکم کوئی نہین مگر اللہ اکیلا دباؤ والا رب آسمانون کا اور زمین کا

وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾

اور جو انکے بیچ ہی زبردست گناہ بخشنے والا

کہہ سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانے والا ہون اور نہین ہی کوئی معبود مگر خدا یگانہ باقوت پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور اوس چیز کا کہ درمیان انکے ہی غالب بخشنے والا ۔ **فتح** ۔ **تفسیر** یعنی کہہ ای محمد مشرکین مکہ سے کہ نہین ہون مگر رسول ڈرانے والا کہ ڈراتا ہون تمکو اللہ کے عذاب سے اور کہتا ہون مین واسطے تمہارے یہ کہ دین حق توحید اللہ کی ہی اور یہ کہ اعتقاد کیا جاوے یہ کہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ اکیلا بلاند و بلا شریک نہ بردست ہر چیز پر اوسی کے لیے بادشاہت و ربوبیت ہی تمام عالم مین اور غالب ایسا کہ اوسپر کوئی غالب نہین آسکتا جب عذاب کرے گنہگارونکو اور رو مع ذالک بخشنے والا ہی اونکے گناہون کو لمن تاب ۔ **مد**

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ ﴿٦٧﴾ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾

تو کہہ ایک بڑی خبر ہی کہ تم اوسکو دھیان مین نہین لاتے مجھکو کچھ خبر تھی اوپر کی مجلس کی جب آپسمین کہ رہے تھے

اِنْ یُّوْحٰۤی اِلَیَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝

مجکو نہیں حکم آتا مگر اور نہیں میں مگر سنانے والا ہون کھول کر

کہہ یہ خبر بزرگ ہے تم اوس سے منہ پھیرنے والے ہو نہیں ہے مجکو کچھ علم ساتھ حال جماعت بلند قدر کے فرشتون کے جب آپسمین جھگڑتے ہین سوال کرتے ہین وحی نہین بھیجی جاتی ہے طرف میرے مگر یہ کہ مین ڈرانے والا آشکارا ہون ۔ فہم ۔ تفسیر ۔ کہہ یہ خبر بزرگ ہے یعنی یہ جو خبر دی سینے تمکو کہ مین سوال ڈرانے والا ہون اور اللہ ایک ہے نہین کوئی شریک اوسکا خبر بڑی ہے نہین اعراض کرتا ایسی خبر سے کہ غافل بڑی ہے غفلت الا پھر تم اوس سے منہ پھیرنے والے ہو یعنی غافل ہو نہین ہے مجکو کچھ علم الغرض دلیل سیان کی صحت نبوت آنحضرتؐ کی کہ یہ جو خبر بیان کرتے ہین فرشتون کی اور اونکے جھگڑنے کی آپسمین ایک امر ہے کہ نہین تھا اونکو اوسکا علم کبھی پھر جانا اوسکو حال انکا نہین چلتا اوس راہ کہ چلتے ہین لوگ بیچ حاصل کرنے علم اوس چیز کے کہ نہین جانتے ہین اور وہ سیکھنا اہل علم سے ہے اور پڑھنا کتابون کا پس جانا گیا کہ یہ نہین حاصل ہوا ہے اونکو مگر بسبب وحی بھیجنے اللہ تعالے کے اور اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ کی تقدیر ہے اِلَّا لِاَنَّمَا اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین وحی بھیجی جاتی طرف میرے مگر واسطے انذار یعنی ڈرانے کے اور بعضون نے کہا کہ نبا عظیم قصے آدم کے ہین اور خبر جو اونکی بغیر سیکھنے کے کسی سے اور ابن عباسؓ سے ہے کہ نبا عظیم قرآن ہے اور حسن بصری سے ہے کہ وہ دن قیامت کا ہے جیسے کہ اور جا فرمایا عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ اور مراد ملأ اعلی سے اصحاب قصے کے ہین یعنی فرشتے اور آدم اور ابلیس اسلیے کہ وہ تھے آسمان مین اور تھی گفتگو درمیان اونکے آپسمین اور وہ گفتگو یہ تھی کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً یعنی مین کرنے والا ہون زمین مین نائب کہا فرشتون نے اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا یعنی کیا کریگا تو نائب زمین مین اوسکو کہ فساد کریگا اوسمین اگر کوئی کہے کہ گفتگو تو اللہ مین اور فرشتون مین ہوئی تھی فرشتون مین آپسمین کہان ہوئی تھی تو جواب اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالی کی گفتگو بواسطہ فرشتے کے ہوئی تھی پس ہوا گفتگو کرنے والا حقیقت مین وہی مگر متوسط پس صحیح ہوا یہ کہ گفتگو تھی درمیان فرشتون اور آدم اور ابلیس کے اور وہ ملأ اعلی ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینے یعنی خواب مین اپنے رب عزوجل کو اچھی صورت مین یعنی صفت مین فرمایا اللہ تعالی نے فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی یعنی کس چیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے یعنی کونسے عمل ہین کہ فرشتے اونکی فضیلت مین بحث و گفتگو کرتے ہین یا اونکے لیجانے مین بیچ جہنم قبولیت کے جھگڑتے ہین آپسمین وہ کہتا ہے مین پہلے لیجاؤن وہ کہتا ہے مین پہلے لیجاؤن عرض کیا مینے کہ تو ہی خوب جانتا ہے اے آنحضرتؐ نے پس رکھی اللہ تعالی نے ہتھیلی اپنی درمیان دونون موڈھون میرے کے یعنی خصوصیت دی اونکو ساتھ زیادتی فضل اور پہونچا فیض اپنے کے طرف اونکے جیسے کہ بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتے ہین تو ہاتھ اوسکی پیٹھ پر رکھتے ہین اور گردن مین ہاتھ ڈالتے ہین پس پائی مینے ٹھنڈک اوسکی درمیان سینے اپنے کی یعنی فیض الٰہی پہونچا بے دل مین اور علوم ربانی پڑنے لگے اوسمین پس جانا مینے جو کچھ کہ آسمانون اور زمین مین ہے اور پڑھی آنحضرتؐ نے یہ آیت وَكَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ۝ یعنی جیسے کہ دکھائی ہمنے تجکو ابراہیم محمد ربوبیت و الوہیت آسمانون اور زمین کی اسی طرح دکھائی ہمنے ابراہیم کو ربوبیت و الوہیت آسمانون اور زمین کی تاکہ دلیل پکڑے بسبب اوسکے ہمہ اور تاکہ ہووے یقین کرنے والون سے فرمایا اللہ تعالی نے یعنی بعد پہونچانے علوم کے دوبارہ پوچھا کہ کیا جانتا ہے تو کہ کس چیز مین گفتگو اور تنازع کرتے ہین ملأ اعلی عرض کیا مینے ہان جانتا ہون کفارات مین تنازع کرتے ہین اور کفارات یہ ہین ٹھہرنا مسجدون مین بعد نمازون کے اور پیادہ پا جانا طرف جماعتون کے اور کامل کرنا وضو کا وقت ناگوار پس جسنے کیا یہ زندہ رہیگا ساتھ خیر کے اور مریگا ساتھ خیر کے اور گناہون سے ایسا پاک ہوا کہ جیسا پاک تھا اوسدن کہ جنا تھا اوسکو مان

اوسکی سنے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمدؐ جب نماز پڑھ چکے تو تو کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ یعنی یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھسے کرنا نیکیوں کا اور چھوڑنا برائیوں کا اور دوستی مسکینوں کی یعنی میں فقیروں کو دوست رکھوں یا وہ مجھے دوست رکھیں اور جبکہ تو ارادہ کرے تو ساتھ بندوں اپنے کے فتنے کا یعنی گمراہی کا یا سزا پونہچانے کا پس اوٹھالے مجکو طرف اپنے بغیر فتنے کے یعنی غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی واسطے زیادتی تعلیم پیغمبر اپنے کے بعد اسکے کہ بیان کیے اوسنوں نے کفارات یا کہا حضرتؐ نے واسطے زیادتی بیان کے امت کو بسبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنی وہ عمل کہ جسسے مرتبہ بندے کا درگاہ حق میں بلند ہوتا ہے یہ ہیں پھیلانا سلام کا یعنی ہر مسلمان کیلئے سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو اوسوقت کہ لوگ سوتے ہوں اخیر حدیث میں اشارہ اسپر ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ جمع کرے اپنے میں صفت تواضع اور خشوع اور عبادت کی شعر ترک مرد بجو دست کرامت بسجود ہ ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ زوجود ہ اور روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ کہا دیر کی ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز سے یعنی وقت عادت کے نہ آئے یہاں تک کہ نزدیک تھے ہم کہ دیکھیں قرص آفتاب کو پس نکلے جلدی پس اقامت کہی گئی ساتھ نماز کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تخفیف کی نماز اپنی میں پس جب سلام پھیرا پکارا ساتھ آواز اپنی کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ نہ چھوڑے رہو اپنی صفوں پر جیسے کہ ہو پہلے پھر متوجہ طرف ہمارے پھر فرمایا آگاہ ہو دم تحقیق میں خبر دونگا تمکو اوس چیز سے کہ روکا مجکو تمسے آجکی صبح وہ یہ ہے کہ بندہ میں اٹھا رات کو یعنی تہجد کے لیے پس وضو کیا جیسے وضو پڑھی جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگھا میں بیچ نماز اپنی کے یہاں تک کہ بھاری ہوا میں یعنی غنیدہ غالب ہوئی پس نا گہان دیکھا جیسے پروردگار اپنے بابرکت اور بلند قدر کو اچھی صورت یعنی اچھی صفت میں پس کہا اے محمدؐ کہا میں نے حاضر ہوں تیرے اور رب میرے فرمایا پروردگار نے کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں فرشتے مقربین کہا میں نے نہیں جانتا میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ میں بار بار یعنی تین بار یہی بات پوچھی اور جیسے یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرتؐ نے پس دیکھا میں نے اللہ کو کہ رکھا ہاتھ اپنا درمیان دونوں مونڈھوں میرے کے یہاں تک کہ پائی میں نے سردی اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی واسطے میرے ہر چیز اور پہچان لیا میں نے سب کو پس فرمایا اے محمدؐ کہا میں نے حاضر ہوں تیرے اے رب میرے فرمایا کس چیز میں جھگڑتے ہیں فرشتے مقربین کہا میں نے کفارات میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو جانتا ہیں تو کہا میں نے چلنا ساتھ قدموں کے طرف جماعتوں کے اور بیٹھنا مسجدوں میں پیچھے نماز کے اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہتوں کے یعنی ناخوشی لگے طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی بیماری کے فرمایا پھر کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں کہا میں نے بیچ درجوں کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کیا ہیں وہ کہا میں نے کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات میں اور نماز پڑھنی رات میں اور سوال میں کی لوگ سوئے ہوں کہا اللہ تعالیٰ نے سچا کہا اپنے لیے جو چاہا کہ حضرتؐ نے دعا کی میرے یہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَۃً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ یعنی یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھسے کرنے نیکیوں کا اور چھوڑنے برائیوں کا اور دوستی مسکینوں کی اور یہ کہ بخشے واسطے میرے اور رحم کرے مجھ پر اور جبکہ ارادہ کرے تو فتنہ پونہچانے کا ایک قوم میں پس مار مجکو غیر فتنے میں اور مانگتا ہوں تجھسے محبت تیری یعنی تجھے دوست رکھوں یا تو مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہوں محبت اوس شخص کی کہ محبت رکھے تجھے یعنی میں آپ دوست رکھے یا وہ مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہوں محبت اوس عمل کی کہ نزدیک کرے مجکو طرف محبت تیری کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ حق ہے پڑھو اسکو پھر سکھلاؤ اوسکو لوگوں کو ۔ ۔ ۔

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ ۝ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن
جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو میں بناتا ہوں ایک انسان مٹی کا پھر جب ٹھیک بنا لیکوں اور پھونکوں اوسمیں ایک
رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝
اپنی جان تو گر پڑو اوسکے آگے سجدے میں ۝ موضح

یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے فرشتوں سے تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں ایک آدمی کو مٹی سے پس جب درست کروں اوسکو
اور پھونکوں میں اوسمیں روح اپنی پس گر پڑو واسطے اوسکے سجدہ کرتے ہوئے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ پیدا کرنے والا ہوں ایک
آدمی کو مٹی سے یعنی آدم کو اور فرمایا إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا
اگر کوئی کہے کہ کیونکر صحیح ہوا یہ کہنا اونکو کہ میں پیدا کرنے والا ہوں ایک آدمی کو حالانکہ وہ تو جانتے ہی تھے کہ آدمی کیا چیز ہی تو جواب
اسکا یہ ہی کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ کہا ہو اللہ تعالی نے واسطے اونکے کہ میں پیدا کرنے والا ہوں ایک مخلوق کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہوگی
ولیکن جسوقت کہ حکایت کیا اوسکو قصار کیا اسم پر آور روح اپنی کہ پیدا کیا ہی میںنے اوسکو اور اضافت کیا اوسکو طرف اپنے تخصیص
کے لیے مانند بیت اللہ اور ناقۃ اللہ کے اور معنی یہ ہیں کہ زندہ کروں میں اوسکو اور گرا دوں اوسکو حساں جاندار اور گر پڑو زمین پر اور معنی یہ ہیں کہ سجدہ کرو
کہا بعضوں نے کہ تھا انحنا یعنی جھکنا کہ دلالت کرے تواضع پر اور قول جمہور نے کہا کہ تھا سجدہ واسطے اللہ تعالی کے یا تھا سجدۂ تحیت کا یعنی بجائے سلام کے ✤ ھا

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝
پھر سجدہ کیا فرشتوں نے سارے اکھٹے مگر ابلیس نے غرور کیا اور تھا وہ منکروں میں ۝ موضح

پس سجدہ کیا سارے فرشتوں نے یکجا مگر شیطان نے سرکشی کی اور ہوا کافروں سے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ لفظ کل احاطے کے لیے ہی اور
اجمعون اجتماع کے لیے پس فائدہ دیا یہ کہ اونھوں نے سجدہ کیا سبنے ایک ہی وقت میں نہیں متفرق اوقات مختلفہ میں سرکشی کی یعنی سجدہ نکیا
اور ہوا کافروں سے بسبب نہ ماننے امر کے اور ابلیس کو استثنا کیا ملائکہ سے حالانکہ وہ جن تھا اسلیے کہ وہ ملائکہ ہی میں رہتا تھا اور بسبب
کثرت عبادت کے مثل ملائکہ کے ہو گیا تھا بلکہ معلم تھا فرشتوں کا ✤ مدلل شافی ✤ تنبیہ سجدہ جائز تھا جیسے کہ سجدہ عبادت کا
سو اب اللہ تعالی کے کسیکو کسی وقت میں درست نہیں ہوا ہی البتہ سجدہ تحیت کا یعنی بجائے سلام کے تھا جیسا کہ حضرت آدم کو ملائکہ نے کیا اور
ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں سجدۂ تحیت کا بھی منسوخ ہوا اب کسیکو سوا اللہ تعالی کے کسیطرح کا سجدہ کرنا درست نہیں ہی
چنانچہ مولانا اسحق صاحب رحمہ اللہ نے مائۃ المسائل میں اس لئے کو خوب واضح لکھا ہی واسطے ہدایت بھائی مسلمانوں کے رسالہ اور سکا
مع روایتوں کے لکھا جاتا ہی سجدہ کرنا غیر خدا کو قبر ہو یا غیر قبر حرام اور کبیرہ ہی اور اگر عبادت کی راہ سے غیر خدا کو سجدہ کریں تو موجب کفر ہو کر
کافر ہی اور اگر غیر خدا کو قبر ہو یا غیر قبر سجدہ بدون حضور نیت کے کرے وہ بھی موجب کفر کا ہی جیسا کہ کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہی اور سجدہ
تحیت کا کہ اگلے زمانے میں تھا شریعت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام میں منسوخ ہوا چنانچہ کتاب بین تفسیر اور حدیث اور فقہ کی دلالت کرتی ہیں اسپر
نصاب الاحتساب میں ہی إِذَا سَجَدَ لِغَيْرِ اللهِ يَكْفُرُ لِأَنَّ وَضْعَ الْجَبْهَةِ عَلَى الْأَرْضِ لَا يَجُوزُ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى لِمَا
رُوِيَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اسْتَوْبَأُوا
وَأَمَّا أَنَا فَلَا أُومِنُ بِكَ حَتَّى تُرِيَنِي بُرْهَانًا خَالِصًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ
إِلَى تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَقُلْ لَهَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكِ فَذَهَبَ الْأَعْرَابِيُّ
إِلَى تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكِ فَتَمَايَلَتِ الشَّجَرَةُ عَنْ

أَطْرَافُهَا الْأَرْبَعَةُ حَتَّى تَقَلَّعَتْ عَنِ الْأَرْضِ وَجَاءَتْ مَعَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا عُودِي إِلَى مَكَانِكِ فَعَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا وَقَامَ كُلُّ عِرْقٍ مِنْهَا إِلَى مَوْضِعِهِ كَمَا كَانَ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَمَا أَنِّي سَأَلْتُ مِنْكَ بُرْهَانًا فَأَعْطَيْتَنِي فَأْذَنْ لِي حَتَّى أُصَلِّيَ لَكَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ جَازِمًا السُّجُودَ لِغَيْرِ اللهِ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَالْمَعْنَى فِي ذَلِكَ هُوَ أَنَّ هَذِهِ عِبَادَةٌ خَالِصَةٌ لِلَّهِ تَعَالَى فَمَنْ أَتَاهَا لِغَيْرِ اللهِ يَكْفُرُ لِأَنَّهُ شَرَعَ انْتَهَى يعنی جب کہ سجدہ کرنے غیر اللہ کو کافر ہو جاتا ہے اسلیے کہ رکھنا پیشانی کا جائز نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے کیونکہ روایت کیا گیا ہے کہ ایک اعرابی آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بلاشبہہ لوگ ایمان لائے آپ پر اور میں تیرا ایمان نہیں لاتا ہوں تا کہ دکھاؤ مجکو دلیل خالص اپنی نبوت کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جا طرف اس درخت کے اور کہہ اوس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں تجکو پس گیا اعرابی اوس درخت پاس اور کہا کہ رسول خدا بلاتے ہیں تجکو پس جھکا درخت چار ورق طرف سے یہاں تک کہ اوکھڑا زمین سے اور آیا وہ اعرابی کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے اوسکو کہ پھر جا اپنی جگہ پس چلا گیا وہ اپنی جگہ اور جم گئی ہر رگ اوسکی اپنی اپنی جگہ پر جیسے کہ تھیں پس کہا اعرابی نے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بلاشبہہ تم رسول خدا کے ہو پوچھ کر کہا یا رسول اللہ جیسے کہ مانگی میں نے تجھ سے دلیل خالص پس حکم کر مجکو تا کہ پڑھوں میں تمہارے لیے پانچوں نمازیں اور سجدہ کروں میں تمہارے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جائز ہوتا سجدہ غیر خدا کے لیے تو حکم کرتا میں عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور سبب اسمیں یہ ہے کہ یہ سجدہ عبادت خالص اللہ ہی کے لیے ہے پس جو کوئی کرے سجدہ غیر اللہ کو کافر ہوگا اسلیے کہ یہ شرک ہے تمام ہوئی عبارت ضلب کی اور فتاوی حمادیہ میں ہے مَا يَفْعَلُهُ لِتَيَمُّنٍ مِنَ الْجَهَلَةِ مِنَ الشُّجُودِ بَيْنَ يَدَيِ الْمَشَائِخِ فَإِنَّ ذَلِكَ حَرَامٌ قَطْعًا بِكُلِّ حَالٍ سَوَاءٌ كَانَتْ إِلَى الْقِبْلَةِ أَوْ إِلَى غَيْرِهَا وَسَوَاءٌ قَصَدَ السُّجُودَ لِلَّهِ تَعَالَى أَوْ تَغَفَّلَ عَنْهُ یعنی بہت سے جاہل جو سجدہ کرتے ہیں آگے مشائخ کے پس بلاشبہہ یہ حرام ہے یقینا ہر حال پر برابر ہے کہ ہو طرف قبلے کے یا غیر اوسکے کے اور برابر ہے کہ قصد کرے سجدہ کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے یا غافل ہو اوس سے اور تفسیر منثور میں ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ کہ کہا مکر یہ نے هُوَ سُجُودُ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ اور یہ بھی حمادیہ میں ہے إِذَا سَجَدَ لِغَيْرِ اللهِ يَكْفُرُ إِلَّا أَنْ يَضَعَ الْجَبْهَةَ عَلَى الْأَرْضِ لَا يَسْجُدُ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى اور روضۃ العلماء میں ہے إِنَّ السَّجْدَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى یعنی بلاشبہہ سجدہ حلال نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور یہ بھی حمادیہ میں ہے اَلَّتِي أَضَعُ لِغَيْرِ اللهِ حَرَامٌ وَإِذَا سَجَدَ لِغَيْرِ اللهِ مُعْتَقِدًا حَقِيقَتَهُ كَفَرَ قَالَ الْفَقِيهُ أَبُو جَعْفَرٍ مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ بَيْنَ يَدَيْ سُلْطَانٍ أَوْ أَمِيرٍ أَوْ سَجَدَ لَهُ فَإِنْ كَانَ عَلَى وَجْهِ التَّحِيَّةِ لَا يَكْفُرُ وَلَكِنْ يَصِيرُ مُرْتَكِبًا لِلْكَبِيرَةِ وَإِنْ كَانَ إِذَا سَجَدَ لَهُمْ لَا يَرْفَعُ الْجَبْهَةَ فَهُوَ كَبِيرَةٌ مِنَ الْكَبَائِرِ وَهَلْ يَكْفُرُ مُطْلَقًا قَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا عَلَى وُجُوهٍ إِنْ أَرَادَ بِهِ الْعِبَادَةَ كَفَرَ وَإِنْ أَرَادَ بِهِ التَّحِيَّةَ لَا يَكْفُرُ وَيَحْرُمُ عَلَيْهِ ذَلِكَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نِيَّةٌ كَفَرَ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَمَّا تَقْبِيلُ الْأَرْضِ فَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ السُّجُودِ انْتَهَى یعنی قطع غیر خدا کے لیے حرام ہے اور جب سجدہ کرے غیر خدا کو باعتقاد حقیقت اوسکی کے کافر ہوتا ہے کما فقیہ ابو جعفر نے کہ ہے جو بنی زمین آگے بادشاہ کے یا کسی امیر کے یا سجدہ کیا اوسکو پس اگر ہو بطور تحیت کے نہیں کافر ہوتا ہے ولیکن مرتکب ہوتا ہے کبیرہ کا اور یہ جبکہ سجدہ کرے واسطے ان کے پس وہ کبیرہ ہے کبائر سے اور آیا

۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵

کافر ہوتا ہی مطلقاً یا نہیں کہا بعضوں نے کہ کسی دو جہوں پر ہی اگر ارادہ کرے ساتھ اوسکے عبادت کا کافر ہوتا ہی اور اگر ارادہ کرے
ساتھ اوسکے تحیت کا نہیں کافر ہوتا ہی اور حرام ہی وسیلہ اور اگر نہوا وسکو کچھ نیت کا کافر ہوتا ہی اکثر اہل علم کے نزدیک پس پس چونیا
زمین کا پس وہ قریب ہی سجدہ کرنے کے تمام ہوا مضمون حمادیہ کا اور ملا علی قاری نے شرح مناسک مین لکھا ہی بیچ ذکر زیارت
قبور کے وَلَا يَنْحَنِي وَلَا يُقَبِّلُ الْأَرْضَ فَإِنَّهُ بِدْعَةٌ أَيْ غَيْرُ مُسْتَحْسَنَةٍ فَتَكُونُ مَكْرُوهَةً وَأَمَّا
السُّجُودُ فَلَا شَكَّ أَنَّهَا مُحَرَّمَةٌ فَلَا يَغْتَرَّ الزَّائِرُ بِمَا يَرَى مِنْ فِعْلِ الْجَاهِلِينَ بَلْ يَتَّبِعُ الْعُلَمَاءَ
الْعَامِلِينَ انتہی یعنی اور نہ جھکے قبر پر اور نہ چومے زمین کو اسلیے کہ یہ بدعت قبیحہ ہوئی پس ہوگا وہ اور اگر یہ سجدہ پس بلاشک وہ ہر ہی
پس نہ فریب کھاوے زیارت کرنے والا ساتھ اوس چیز کے کہ دیکھتا ہی فعل جاہلین سے بلکہ اتباع کرے علمائے عاملین کا تمام ہوا مضمون حمادیہ کا
اور شکوۃ مین ہی قیس بن سعد سے کہ کہا اَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَيْتُ
الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ
بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ
النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ نَحْوَهُ انتہی
یعنی آیا مین حیرہ مین کہ نام ایک شہر کا ہی پس دیکھا مینے وہان کے لوگون کو سجدہ کرتے واسطے سردار اپنے کے پس کہا مینے کہ البتہ ہون
صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین اسکے کہ سجدہ کیا جاوے اونکو پس آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مینے کہ مین آیا ہون حیرہ
مین پس دیکھا مینے اونکو سجدہ کرتے اپنے سردار کو پس تم لائق تر ہو ساتھ اسکے کہ سجدہ کرین ہم تمکو پس فرمایا مجکو کہ خبر دے تو کہ اگر
گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کریگا تو اوسکو پس کہا مینے نہین پس فرمایا کہ تم مجکو بھی سجدہ نکرو اگر مین حکم کرتا کسیکو یہ کہ سجدہ کرے
کسیکو تو البتہ حکم کرتا مین عورتون کو یہ کہ سجدہ کرین اپنے خاوندونکو واسطے اوس حق کے کہ گردانا ہی اللہ نے واسطے اونکے بیویون پر
نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی احمد نے معاذ بن جبل سے تمام ہوا مضمون مشکوۃ کی حدیث کا اور کہا سید نے حاشیے مین کہ مشکوۃ پر ہی
وَفِيهِ إِرْشَادٌ وَإِشَارَةٌ إِلَى أَنَّ الْمُؤْمِنَ لَيْسَ مُسْتَحِقًّا لِلسُّجُودِ وَالْعِبَادَةِ لِتَغَيُّرِهِ وَزَوَالِهِ بَلِ
الْمُسْتَحِقُّ لِلْمَعْبُودِيَّةِ وَالسُّجُودِيَّةِ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَدِيمُ الَّذِي لَا يَحُومُ حَوْلَهُ حِيَاضُ
التَّغَيُّرِ وَالْفَنَاءِ وَالزَّوَالِ انتہی یعنی اسمین ارشاد اور اشارہ ہی طرف اسکے کہ مخلوق نہین ہی مستحق سجود اور عبادت کے لیے
واسطے متغیر ہونے اوسکے کے اور زوال اوسکے کے بلکہ مستحق معبودیت اور سجودیت کے لیے وہی اللہ واحد قدیم ہی کہ نہین پھرتا ہی گرد
اوسکے قصور تغیر اور فنا اور زوال کا تمام ہوا مضمون سید کا اور یہ حدیث یعنی لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ
لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا صحیح مشہور ہی روایت کیا ہی اسکو کتنے صحابہ نے جیسے کہ روایت کیا ہی اسکو احمد اور
ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور بیہقی نے عبداللہ بن ابی اوفی سے اور روایت کیا اسکو طبرانی نے زید بن ارقم سے اور روایت کیا اسکو
ابوداؤد اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے قیس بن سعد سے اور ترمذی نے ابی ہریرہ سے اور دارمی اور حاکم نے بریدہ سے اور احمد نے معاذ سے اور طبرانی نے
سراقہ بن مالک اور صہیب اور عتبہ بن مالک اور غیلان بن مسلم سے اور روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے عائشہ سے اور بیہقی نے بھی
ابی ہریرہ سے اسیطرح لکھا ہی جمع الجوامع مین سیوطی نے اور تفسیر مدارک مین ہی وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ أَيِ
اخْضَعُوا لَهُ وَأَرْفُوا بِالْفَضْلِ لَهُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ ذٰلِكَ انْحِنَاءً وَلَمْ يَكُنْ خُرُورًا

عَلَى الذَّقَنِ وَالْجُمْهُورُ عَلَى أَنَّ الْمَأْمُورَ بِهِ وَضْعُ الْوَجْهِ عَلَى الْأَرْضِ وَكَانَ السُّجُودُ تَحِيَّةً لِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ الصَّحِيحُ إِذْ لَوْ كَانَ لِلَّهِ تَعَالَى لَمَا امْتَنَعَ عَنْهُ إِبْلِيسُ وَكَانَ سُجُودُ التَّحِيَّةِ جَائِزًا فِيمَا مَضَى ثُمَّ نُسِخَ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِسَلْمَانَ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ لَهُ لَا يَنْبَغِي لِمَخْلُوقٍ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى إِنْتَهَى يعنی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی تفسیر یہ ہے کہ جھکو آدم کے لیے اور اقرار کرو اوسکی فضیلت کا ابی بن کعب و ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ تھا یہ جھکنا اور نہیں تھا مگر ذرا ٹھوڑی پر اور جمہور اسپر ہیں کہ حکم ملائکہ کو موندہی رکھنے کا تھا زمین پر اور تھا سجدہ کرنا تحیہ و سلام کے آدم علیہ السلام کے اور یہی صحیح ہی اسلیے کہ اگر ہوتا سجدہ اللہ تعالیٰ کے لیے تو نہ انکار کرتا اوس سے ابلیس اور تھا سجدۂ تحیت کا جائز زمانۂ گذشتہ میں پھر نسخ کیا گیا بسبب فرمانے آنحضرت صلعم سلمان کو جب ارادہ کیا انھوں نے سجدہ کرنیکا آنحضرتؐ کو زمین لائق ہے کسی مخلوق کو یہ سجدہ کرے کیسوا سے اللہ تعالیٰ کے تمام موضوعہ مبارکہ کا اور مائۃ المسائل کا

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝

فرمایا ای ابلیس تجھکو کیا امر تھا کہ سجدہ کرے اسپر کو جو پیدا کیا میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے یعنی تو نے غرور کیا یا تو بڑا تھا درجے مین ۝ مو

کہا اللہ تعالیٰ نے ای شیطان کسچیز نے باز رکھا تجھکو اوس سے کہ سجدہ کرے تو اوسچیز کو کہ پیدا کیا مینے اوسکو اپنے دونوں ہاتھوں سے کیا تکبر کیا تو نے یا حقیقت مین ہی تو بلند قدر و رتبہ ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ پیدا کیا مینے اپنے دونوں ہاتھوں سے یعنی خود متولی ہوا میں اوسکی پیدائش کا بلا واسطہ ملائکہ کے پس ایسے کو ہاتھ تال حکم میرے کے کیون نہ سجدہ کیا تو نے اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ دو ہاتھون والا اکثر اعمال ہاتھون سے کرتا ہی پس غالب کیا گیا عمل دونون ہاتھون کا تمام اون اعمال پر کہ کیے جاتے ہین ساتھ غیر ہاتھون کے یہان تک کہ کہا جاتا ہی عمل قلب مین کہ یہ اون کاموں مین سے ہی کہ کیا ہاتھون تیرے نے اور یہان تک کہ کہا جاتا ہی مین ہاتھون والے کو کہ تو نے اپنے ہاتھون کیا جو کچھ کیا پس اسی قبیل سے یہ ہی لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور عبد اللہ بن حارث سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کیین اللہ تعالیٰ نے تین چیزین اپنے ہاتھ سے پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اور لکھی توریت اپنے ہاتھ سے اور درخت لگائے فردوس مین اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا قسم ہی اپنی عزت کی زمین نہ بیچیگا اسمین دائم الثمر او ر نہ دیتوٹ عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ جانا ہمنے دائم الثمر کو پس کیا ہی دیوث فرمایا دیوث وہ ہی کہ سہل جانے اپنے اہل کے لیے برائی کو اور یا استکبرت الخ کے ایک تو وہی معنی مین جو مترجمہ نے لکھے اور ایک معنی یہ ہین کہ تو ہی نے اب تکبر کیا یہان تک کہ انکار کیا سجدے سے یا ہمیشہ سے تھا تو اوس قوم سے کہ تکبر کرتے ہین پس تکبر کیا تو نے سجدے سے بسبب ہونے تیرے کے اونسے اور یہ استفہام توبیخ و انکار کے لیے ہی ۔ مد ۔ در منثور ۔ معا ۔ جلا ۔ دونون ہاتھون سے یعنی بدن کو ظاہر کے ہاتھ سے اور روح کو غیب کے ہاتھ سے اللہ غیب کی چیزین بناتا ہی ایک طرح کی قدرت سے اور ظاہر کی چیزین ایک طرح کی قدرت سے اس انسان مین دونون طرح کی قدرتین خرچ کین ۔ مو

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

بولا مین بہتر ہون اوس سے مجکو بنایا تو نے آگ سے اور اوسکو بنایا مٹی سے ۔ مو

کہا شیطان نے مین بہتر ہون اوس سے پیدا کیا تو نے مجکو آگ سے اور پیدا کیا تو نے اوسکو مٹی سے ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ یعنی اگر وہ پیدا کیا جاتا آگ سے تو نہ سجدہ کرتا مین اوسکو اسلیے کہ وہ پیدا کیا جاتا مثل میرے پس کیونکر سجدہ کرونگا مین اوسکو کہ کمرتبہ ہی مجھسے اسلیے کہ وہ مٹی سے پیدا ہوا اور آگ غالب ہوتی ہی مٹی پر کہ جلا دیتی ہی اوسکو ۔ صد ۔ آگ گرم ہی و جوش اور مٹی سرد او ر خاموش اونسے اوسکو سمجھا اللہ نے اوسکو پسند کیا ۔ مو شعر خاک شو خاک تا بروید گل کہ بجز خاک نیست بظہر کل ۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝

فرمایا تو نکل یہاں سے کہ تو مردود ہوا اور تجھپر میری پھٹکار ہی اس جزا کے دن تک ۝ صٓ

فرمایا اللہ تعالی نے پس باہر نکل بہشت سے تحقیق تو راندہ گیا اور تحقیق تجھپر لعنت میری ہو جیسو روز جزا تک ۝ فتح ۝ تفسیر یعنی جبتک پھٹکار پڑتی جاویگی تیرے اعمال سے یہانتک نکل یعنی بہشت مین فرشتون کی صحبت مین جاتا تھا اب نکالا گیا ۝ صٓ بہشت سے یا آسمانون سے یا اور خلقت سے کہ تھا تو اوسمین اسلیے کہ وہ فخر کرتا تھا اپنی خلقت پر پس اول ڈالا اللہ تعالی نے اوسکی خلقت کو کہ کالا کر دیا اوسکو بعد اسکے کہ تھا گورا اور بدشکل کر دیا بعد اسکے کہ تھا خوبصورت اور تاریک کر دیا بعد اسکے کہ تھا نورانی آئندہ گیا ابلیس نے سجدہ کرنے سے اوسکو کہا گیا مٹی رہا اور یہ خیال نکیا کہ اللہ تعالی نے حکم کیا سجدہ کرنے کا ملائکہ کو اور اونھون نے اتباع کیا اوسکا از راہ بزرگ جاننے خطاب اوسکے کے اور تعظیم کرنیکا امر اوسکے کو پس ہوا وہ مردود اور لعنت میری یعنی دور کرنا میرا تمام بھلائیون سے روز جزا تک اس سے یہ گمان نکرے کوئی کہ اوسکی لعنت کی انتہا روز جزا تک ہی پھر موقوف ہو جائیگی اسلیے کہ معنی اوسکے یہ ہین کہ دنیا مین بری لعنت ہی رہیگی اور سپر اور جب وہ قیامت کا ہوگا تو اوس لعنت کے ساتھ عذاب بھی ہوگا یا جب کہ لعنت رہی اور سپر اوقات جہنم مین غیر اوقات رحمت مین بطریق اولی رہیگی اور لعنت وہان منقطع کیونکر ہوگی ہمارے مین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فَاذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ یعنی پس ندا کرنے والا یعنی فرشتہ مذاکر یسان اٹھے کہ لعنت اللہ کی ہر ظالمون پر ۝ صٓ

قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝

بولا تو اے رب مجھکو ڈھیل دے جس دن تک مردے جیوین فرمایا تو تجھکو ڈھیل ہی اوسی وقت کے دن تک جو معلوم ہی

کہا شیطان نے اے پروردگار میرے پس مہلت دے مجھکو اوس روز تک کہ اوٹھائے جاوینگے لوگ فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق تو مہلت دیگیون سے اس دن اوسوقت معلوم تک ۝ فتح ۝ تفسیر وقت معلوم وہ وقت ہی کہ واقع ہوگا اوسمین نفخہ پہلا اور دن اوسکا وہ دن ہی کہ وقت نفخے کا ایک جزو ہی احد ااور اوسکے سے آوے معنی معلوم کے یہ ہین کہ وہ معلوم ہی نزدیک اللہ کے معین ہی کہ تجاوز نکریگا اور نہ پیچھے ہٹیگا ۝ صٓ

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝

بولا تو قسم ہی تیری عزت کی مین گمراہ کرونگا ان سبکو مگر جو بندے ہین اونمین تیرے چنے

کہا شیطان نے قسم تیری عزت کی البتہ گمراہ کرونگا مین اونکو سبکو الا بندے تیرے خالص کیے ہوئے تیرے اونمین سے ۝ فتح

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ۝ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝

فرمایا تو ٹھیک بات یہ ہی اور مین ٹھیک ہی کہتا ہون مجھکو بھرنا دوزخ تجھسے اور جو انمین تیری اوجیلے اوس سارے

فرمایا اللہ تعالی نے پس سچ بات ہی یہ اور سچ بات کہتا ہون مین البتہ بھرونگا مین دوزخ کو تجھسے اور اونسے کہ پیروی تیری کرین اونمین سے اکٹھے ۝ فتح ۝ تفسیر سچ بات کہتا ہون مین یعنی نہین کہتا ہون مین مگر حق اور مراد حق سے یا تو اسم اوس عزوجل کا ہی کہ جو وارد ہوا ہی اوسکے اس قول مین اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ یا مراد حق سے وہ حق ہی کہ جو تعریف ہی باطل کی عظمت یاد دلائی اوسکو اللہ نے ساتھ قسمون اپنی کے ساتھ اسکے جسکے یعنی تیری جنس سے کہ وہ ذریت تو سکی ہی اور شیاطین اونمین سے یعنی آدم کی ذریت مین سے اکٹھے یعنی دوزخ کو بھروںگا ستیون اور تابعون سے کہ سب وہان ہونگے نہین چھوڑونگا مین اونمین سے کسیکو ۝ صٓ ۝ تنبیہ ۝ یہ قصہ اللہ جل شانہ نے اسلیے بیان فرمایا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ اللہ کی نافرمانی ایسی بری چیز ہی کہ شیطان باوجودیکہ مصاحب فرشتون کا اور ایسی عبادت کی تھی کہ کوئی جگہ زمین پر باقی نچھوڑی تھی کہ جہان سجدہ نکیا ہو پھر ذرہ سی نافرمانی مین ایسا مردود ہوا اور باعث ان نافرمانی کا تکبر ہوا یہ کبر بری ہی بلا ہی کہ

مضر اہل ایمان ہیں اگر غالب ہوا ور محروم کرنے والا ہے معرفت حق سے اور علم آیتوں اوسکی سے اور موجب غصہ اور بغض خدا کا
اور ذلیل خوار کرنے والا ہے اوسکا اور منجر طرف عذاب جہنم کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ
یعنی ٹھانا شیطان نے حکم خدا کا اور تکبر کیا اور ہوا کافروں سے اور فرمایا سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ یعنی قریب ہے کہ پھیر دونگا میں اپنی آیتوں سے اون لوگوں کو کہ تکبر کرتے ہیں زمین میں بغیر حق کے اور فرمایا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُسْتَكْبِرِيْنَ یعنی بلاشبہ اللہ نہیں دوست رکھتا ہے تکبر کرنے والوں کو اور فرمایا اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ
یعنی کیا نہیں ہے جہنم میں ٹھکانا تکبر کرنے والوں کا اور مانند انکے بہت آیتیں ہیں تکبر کی بُری اور حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ ہو اوسکے دل میں برابر ذرے کے تکبر پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک آدمی
دوست رکھتا ہے یہ کہ ہوں کپڑے اوسکے اچھے اور جوتی اوسکی اچھی فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ زینت والا ہے دوست رکھتا ہے
زینت کو تکبر باطل کرنا حق کا ہے یعنی توحید وعبادت کا اور سرکشی ساتھ حق کے اور قبول کرنا اوسکو اور حقیر جاننا لوگوں کا اور فرمایا
آنحضرت نے تین شخص ہیں کہ نہیں کلام کرے گا اوسسے اللہ قیامت کو اور نہ پاک کریگا اونکو اور ایک روایت میں ہے اور نہ دیکھیگا اللہ
طرف انکے اور اونکے لیے عذاب دردناک ہے بڈھا زناکار اور بادشاہ جھوٹا اور فقیر متکبر اور فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کبریائی
بزرگی میری چادر میری ہے اور عظمت یعنی بزرگی صفاتی ازار میری ہے جو جھگڑے مجھسے ایک امر میں سے داخل کرونگا اوسکو آگ میں اور فرمایا
آنحضرت نے بھیجتا ہے آدمی دو تہبند اپنا نفس اپنے کو یہاں تلک کہ لکھا جاتا ہے متکبروں میں پس پہنچتی ہے اوسکو وہ چیز کہ پہنچی اونکو یعنی آفات
وبلیات دنیا اور آخرت میں اور فرمایا آنحضرت نے اوٹھائے جاوینگے متکبر مانند سرخ چیونٹیوں کے دن قیامت کے آدمیوں کی صورتوں میں
ڈھانکے گی اونکو خواری ہر جگہ سے ہانکے جاوینگے طرف قید خانے کے کہ دوزخ میں ہے نام اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر آگ آگ کی
پلائے جاوینگے عصارہ دوزخیوں کے سے کہ تلک چھوٹ دوزخیوں کے پیپ لہو کا ہے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسحال میں کہ وہ منبر پر تھے اے لوگو
تواضع کرو اسلیے کہ تحقیق سنتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی تواضع کرے لوگوں سے اللہ کے لیے بلند کرتا ہے
اللہ مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دل میں حقیر ہے اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا ہے اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہے قدر اوسکی اللہ پس وہ لوگوں کی
آنکھوں میں حقیر ہے اور اپنے دل میں بڑا ہے یہاں تلک کہ البتہ وہ خوار ہوتا ہے لوگوں کے نزدیک کتے سے زیادہ یا فرمایا سُور سے زیادہ
اور فرمایا آنحضرت نے کہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں عذاب سے اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں آخرت میں پس اپیر نجات دینے والی چیزیں
تو یہ ہیں کہ ظاہر و باطن میں یعنی سلانے لوگوں کے اور غائبانہ یا باطن و ظاہر ہر شخص کا مراد ہے اور سچ بات خوشی و ناخوشی میں اور درمیانہ روی
تونگری اور محتاجگی میں اور اپیر ہلاک کرنے والی چیزیں پس اول اونمیں خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہے اور دوسرا بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا
ساتھ نفس اپنے کے یعنی اپنے کو اچھا جانے اور مفتیں اپنی خوش رکھے پس اسسے تکبر پیدا ہوتا ہے اور یہ خصلت بہت بُری ہے تحقیق فضیلت میں
انتہا اور تکبر یہ ہے کہ اپنے تئیں سب سے بالا اور زیادہ اور بہتر جانے اور اوس سے خوشی میں ہو اور اوروں کو اپنے سے کم جانے اور نظر حقارت سے
دیکھے اور تقدیم اپنی تمام کاموں میں سبھوں پر ڈھونڈھے اور اوس سے نصیحت سیکھی اور بات نیک سیکھی اوسکے دل میں سما گئی اور اوسپر
جو کچھ کہے سختی سے کہے اور تھوڑی سی بات میں غضبناک ہو جائے اور تکبر اس حد کو پونہچا دیتا ہے کہ متکبر لوگوں کو لائق اپنی خدمت کے بھی
نہیں جانتا ہے جیسے کہ اکثر اہل دنیا ہر کسی سے بات نہیں کرتے ہیں اور خدمت نہیں لیتے ہیں اور یہ بدترین صفات اور حجاب اعظم درمیان
خدا اور بندے کے ہے اور بندے کو سب نیکیوں سے اور اچھے اخلاق سے باز رکھتا ہے اور ساتھ بدی کے متعلق کرتا ہے اور تکبر کے کتنے ہی درجے
ہیں ایک تو کبر ابلیس کا ہے جیسے فرعون و نمرود نے کیا کہ بندگی سے عار کر کے دعوی خدائی کا کیا اور دوسرے تکبر یہود کا ہے کہ جیسے کفار قریش نے

متابعت اور تصدیق انکی سے تکبر کرکے ننگ رہے اور دوسرے تکبر بندوں پر ہو اور یہ اگرچہ درجے مین اول کے برابر نہین ہے لیکن مال اگ بھی بڑا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین نہین جانے کا وہ کہ جسکے دل مین برابر ایک ذرے کے تکبر ہوگا اور اسباب تکبر کے متعدد ہین ایک تو علم ہی کہ عالم بے عمل خود بین ہوکر لوگون کو مانند چارپایون کے جانتا ہی اور سے اپنی تعظیم و خدمت کی امید رکھتا ہی اور اپنے افعال و اقوال سے سب پر احسان رکھتا ہی اور یہ اس سبب سے ہوتا ہی کہ علم دینی نہین سیکھتا ہی درحقیقت کا راہ پر نہین آتا ہی جب تواضع کا ہو اور یا واسطے حاصل کرنے دنیا اور مال و جاہ کے سیکھا ہی کہ اوس سبب سے وہ علم بھی اوسکے حق مین سرقانی ہوا اور اوسکو ہلاکت دینی مین ڈالا ہی ایسے عالم اور صحبت اوسکی سے حذر کرکے ساتھ علمائے عاملین کے صحبت رکھنی چاہیئے اور عالم کہ تارک ہی ان بعد سے مین اسقدر کافی ہی کہ جاننے اس بات کو کہ عالم کو اوسکی تقصیر پر جاہل سے زیادہ عذاب ہوگا کہ حدیث مین آیا ہی اَلْجَاهِلُ يُعَذَّبُ مَرَّةً وَالْعَالِمُ سَبْعَ مَرَّاتٍ یعنی جاہل عذاب کیا جاوے گا ایک بار اور عالم سات بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کون عالم تھا پھر کیسے آپ تواضع تھے اور دوسرا سبب کبر کا زہد و عبادت ہی کہ زاہد اور پارسا اور عابد کہ سے کم خالی ہوتے ہین اور یا اوسکی جہل دینی ہی کہ اپنے پندار سے اپنے تئین نجات پایا ہوا اور بہترین خلق جانتا ہی اور اور دونکو ہلاکت مین اور اگر اوسکے رنج دینے والے اوسکو پہنچے ہی تو کہتا ہی کہ یہ سبب سے اوسپر یہ آفت آئی اور احمق یہ نہین جانتا ہی کہ کفار کو بسبب ایذا رسول کے آفت نہین پہونچی تھی مین کون ہون کہ میری ایذا سے کسیکو آفت پہونچے اور عبادت کرنے والے کتنے ہی طرح کے ہین بعضے تو ایسے ہین اگرچہ کبر سے پاک نہین ہین لیکن ساتھ جاہ کے اور تکلف کے تواضع کرتے ہین اور اور دونکو ساتھ زبان اور معاملے کے بہتر جانتے ہین اور بعضے زبان سے کہتے ہین اور حلیے مین افعال کبر کے ظاہر کرتے ہین مانند تصدیر یعنی کے مجلس وغیرہ مین اور بعضے ساتھ زبان کے بھی اور افعال کے بھی کبر اپنا ظاہر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم ایسی عبادت اور ایسا کام کرتے ہین کون ہی کہ ہمارے برابر ہو اور علاج کبر کا یہ ہی کہ حدیثون و حدیثون مین تامل کرے اور تواضع کو پیشہ کرے اور جانے کہ جو کچھ خلق پر آفت و رنج پہونچتا ہی بسبب شومی سیرت کی ہی اور جانے کہ تھوڑے سے تکبر سے اعمال سیئہ کا بوجھ ہو جائینگے اور سبب تکبر کا نسب ہی کہ صاحب نسب عالی اور اولیا زادے ایسے فخر مین رہتے ہین کہ کسی کو مثل خادم کے بلکہ غلام اپنا جانتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ رسول علیہ السلام نے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو کہ نہایت پیاری اونکی تھین فرمایا کہ تکیہ اپنے پر کرکہ مین نبی رسول کی ہون عمل کر اور حق تعالی نے فرمایا فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ اور فرمایا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ یعنی باتم بہت بڑے ہمارا نزدیک وہ ہی کہ بہت متقی تمھارا ہی صرف بندگی باپ چیز بزرگی در کار نیست + اور اور سبب کبر کا جمال ہی اور مال اور قوت اور ریا بسیار اور بیمار اور خلام اور مرید اور قرابت اور مانند اسکے جو چیز ہین کہ آدمی اونکو اپنے نزدیک نعمت جانتا ہی تکبر کرتا ہی کہ طرب اور مخنث اور رذو مومی بھی اپنے کسب پر تکبر اور تفاخر کرتے ہین اور علاج تکبر کے رفع کرنے کا یہ ہی کہ تامل کرے آخر مین کہ ہمیشہ کبریائی دوزخ ہی اور سوچے کہ اصل آدمی کی قطرہ نی کا ہی اور دنیا مین محتاج بہت سی چیزون کا ہی اگر ایک وقت ہی اوسکو نہ پہونچے تو ہلاک ہو جاتا اور اگر ایک کانٹا بھی چبھے تو اوسکو دوا کے عاجز ہو جاوے اور رنج مین پڑے اور باوجود اسکے موت و فنا سر پر کھڑی ہی ایسے کو تکبر کیا لائق ہی اور یہ بھی ہی کہ جو کچھ تکبر کرکے خلاف اوسکے عمل مین لاوے اور مال اور خشم و جاہ و رجا اور تمام اسباب کبر دنیا وی کو فانی جانے اور فانی پر تکبر کرنا نہایت حمق ہی اور عمدہ علاج تکبر کا یہ ہی کہ تواضع اختیار کرے کہ وہ صفات انبیا اور اولیا کے سے ہی رسول نے فرمایا کہ ہر متقی مین ہی اور شرف تواضع مین اور تونگری یقین مین اور تواضع یہ ہی کہ حق کو قبول کرے اگرچہ لڑکے اور جاہل سے ہو اور اپنے تئین پست کمتر جانے مگر یہ کہ

اہل دنیا کی اپنی نظر میں قدر نہ رکھے اور باقی بیان تواضع کا انشاء اللہ تعالیٰ بر محل اوسکے کے ہوگا اور غرض اس تقریر طویل سے یہ ہے کہ بندے کو ہر حال اپنے مولیٰ کا تابعدار رہنا چاہیے اور اوسکے حکموں کو جی جان سے قبول کرے اور اگر شامت نفس سے کچھ گناہ ہو بھی جاوے تو جلد تر اپنے مالک کی طرف رجوع و استغفار کرے اور اپنے نفس کو نہایت ملامت کرے غرضکہ بعد گناہ کرنے کے بھی عاجزی و ندامت پسند ہے اور غفلت و بے پروائی نہایت ہی بری ہے چنانچہ منقول ہے محمد رازی سے کہ شقی ہوا ابلیس بسبب پانچ چیزوں کے اقرار نکیا گناہ کا اور نادم ہوا اوسپر اور ملامت نکی اپنے نفس کو اور قصد نکیا توبہ کا اور نا امید ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور سعید ہوئے آدم بسبب پانچ چیزوں کے اقرار کیا اپنے گناہ کا اور نادم ہوئے اوسپر اور ملامت کی اپنے نفس کو اور جلدی کی توبہ میں اور نا امید نہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ✤ مشکوۃ ✤

مغنی الطالب ✤ منبہات ✤

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ

تو کہہ میں مانگتا نہیں تم سے اسپر کچھ نیگ اور میں نہیں آپ کو بنانے والا یہ تو ایک سمجھوتی ہے سارے جہان والوں کو اور

لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝

ع ۵ ۲۴ ۱۴

معلوم کرو گے اسکا احوال تھوڑی دیر کے پیچھے ✤

کہہ سوال نہیں کرتا ہوں میں تمسے اوپر پونہچانے قرآن کے کچھ مزدوری اور نہیں ہوں میں تکلف کرنے والوں سے یعنی دعوی وحی کا کرون بغیر تحقیق کے نہیں ہے قرآن مگر نصیحت عالموں کے لیے اور البتہ جان لوگے صدق اوسکا بعد ایک زمانے کے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ اور نہیں ہوں میں تکلف کرنے والوں سے یعنی تم جانتے ہی ہو کہ میں نے کبھی کسی پر اپنی طرف سے جھوٹ بات نہیں بنائی ہے اور نہ میں عمداً ایسا اور جس چیز کا کہ تمہارے پاس کہ دعوی نبوت کا جھوٹ کرون اور قرآن کو اپنے دل سے بنالون حاصل یہ کہ میں دعوی نبوت کا جھوٹ نہیں کرتا ہوں اور نہ قرآن میں نے اپنی طرف سے بنالیا ہی بلکہ بلا شک و بلا تکلف میں اوسکا نبی ہوں اور قرآن کلام پاک اوسکا ہی آسمان ہر گز میں کچھ تکلف نہیں کرتا اور عبداللہ بن مسعود نے کہا ای لوگون جو کوئی جانے کچھ پس چاہیے کہ کہے اوسکو اور جو کوئی نہ جانے پس چاہیے کہ کہے اللہ اعلم یعنی وہی خوب جانتا ہے پس بالشبہ علم سے ہی یہ بات کہ کہے عالم واسطے اوس چیز کے کہ نہیں جانتا ہی و اللہ اعلم فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اور زبیر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ موو مین بری ہون تکلف سے اور صالحین امت پیغمبر کے بھی بری ہین اور حضرت عمر سے روایت ہے کہ کہا ہم منع کیے گئے ہین تکلف سے اور کہا شقیق نے کہ داخل ہوا مین اور ایک یا زید اسلمان کے پاس پس ہمارے پاس لائے وہ روٹی اور نمک پھر کہا اگر نہ منع کیا ہوتا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تکلف سے البتہ تکلف کرتے ہم تمہارے لیے پس کہا یا زید نے اگر ہوتا ہمارے نمک کے ساتھ گندنا تو خوب ہوتا پس بھیجا سلمان نے پانی اپنی طہارت کا یعنی آفتابہ یا چمچل کپڑے کے پاس پس گروی کیا اوسکو اور لائے گندنا پس جب ہم کھا چکے تو زید نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَنَّعَنَا بِمَا رَزَقَنَا پس کہا سلمان نے کہ اگر قناعت کرتا تو نہوتا پاس میرا گروی کپڑے کے پاس تو سلمان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تکلف کرے کوئی مہمان کے لیے اوس چیز کا کہ نہیں قدرت رکھتا ہے اوسپر اور سلمان سے یہ بھی روایت ہے کہ کہا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ تکلف کریں ہم واسطے مہمان کے اوس چیز کا کہ نہو ہمارے پاس اور یہ کہ رسانے لاوین ہم جو کچھ کہ حاضر ہو اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ خبر دونمین تمکو پیشوا لوگون کی کہ کون ہین عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ ہان خبر دیجیے فرمایا مہمان کرنے والے آسمین پھر فرمایا کہ کیا نہ خبر دونمین تمکو دونون سے عرض کیا ہمنے ہان دیجیے فرمایا وہ نا امید ہین اللہ کی رحمت سے جھوٹے تکلف کرنے والے اور روایت ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تکلف کرنے والے کی

تین علامتین ہین جھگڑا کرے اوس شخص سے کہ بالاہی دبسے رہتے ہین اور ارادہ لینے کا کرے اور جس چیز کا کہ نہین پہونچ سکتا ہو اوس تک آہ کہے وہ چیز کہ نہین جانتا ہی اوسی سے شعر سے روایت ہو کہ کہا جسکو سکھا سکو اسے اللہ علم پس تعلیم کرے اوسکو اور نہ کہے کہ وہ چیز کہ نہین اوسکو اوسکا علم اگر کہیگا تو ہوگا تکلف کرنے والو نمین سے اور کل جاو گے دین سے یعنی کمال دین سے مگر نصیحت اللہ کی طرف سے عالمون کے لیے یعنی عالم کے لوگون کے لیے یعنی جن و انس کے لیے نہ ملایکہ کے لیے وحی بھیجی گئی ہر طرف میرے پس مین پہونچاتا ہون اوسکو اور البتہ جان لوگے تم اسکی خبر صدق قرآن کی یعنی جو کچھ کہ اوسمین بیان ہو وعدہ اور وعید اور ذکر بعث و نشور کا بعد ایک زمانے کے یعنی بعد موت کے یا روز بدر کے یا روز قیامت کے ختم کیا سورت کو ساتھ ذکر کے کہ فرمایا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ جیسے کہ شروع کیا اوسکو ساتھ ذکر کے کہ فرمایا صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۔ مدّ درمنثور ۔ تنبیہ ۔ غور کرنا چاہیے اسمین کہ سنت ہے تکلف کرنے سے پرہیز کرتے تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور اب لوگ عرسون مین اہل مین اور شادیون مین کیسے کیسے تکلف کرتے ہین صحیح صاحب تقریب تصوف جو کہتا ہی اور جہان سے بنتا ہی شیرینی وغیرہ کا سر انجام کرتا ہی اور لوگون کو رقعے بھیج بھیج کر بلواتا ہی یہ تکلف نہین ہی تو کیا ہی شرع مین اگر قیمت مثل سے زیادہ پانی ہاتھ لگتا ہو تو حکم تیمم کر لینے کا ہی زاد و راحلہ نہو تو حج فرض نہین ہوتا ہی کونسی ضرورت ہی کہ اسکے لیے یہ کچھ تکلفات ہوتے ہین اگر انصاف کرکے سوچین تو صورت ریا کی پائی جاتی ہی یہ دل مین بھی بات ہوتی ہی کہ اگر عرس و شادی مین کچھ نہ کرینگے تو ہتک ہوگی جب یہ منظور ہوا تو ثواب کہان سے فرمایا ہی ریا کے عمل مین ثواب نہین ملتا بلکہ فرمایا ہی اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ یعنی تھوڑا سا ریا بھی شرک ہی اور ان روایتون مذکورہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل علم کو چاہیے کہ جو کچھ کوئی پوچھے اگر یہ جانتا ہو تو بتا دے والا کہ مجھے معلوم نہین اب بعضے اہل علم کو جو کچھ معلوم نہین ہوتا ہی تو اوٹ پٹانگ بتا دیتے ہین اوسکو بھی بڑی تقصیر ہوتا ہی کہ اگر بتا دینگے تو لوگون کے نزدیک بات بڑی ہوگی یہ بھی تکلفین ریاکارونمین داخل ہین عیاذا باللہ منہ

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَثَمَانِيَةُ رُكُوْعَاتٍ

اسمع یسکا نام سورہ زمر ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ زمر کے معنی ہین جماعتون کے اور آیتین کو بڑی دو جتھیون کی جماعتون کا ان آیتون مین وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا الخ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا الخ اور یہ سورت مکی ہی سوا آیت قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا کے تَشْعُرُوْنَ تک کہ یہ مدنی ہی اور نزول بعد سورہ سبا کے ہی اور یہ بعد سورہ مر کے اسلیے لکھی گئی کہ اوسکے آخر مین ہی اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور اسکے اول مین ہی تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ پس گویا کہ کہا گیا هٰذَا التَّنْزِيْلُ اور یہ نہایت اتصال و مناسبت ہی آپسمین اس حیثیت سے کہ اگر ساقط کیجاوے بسم اللہ تو دونون کلام ملکر مانند ایک آیت کے ہو جائین پھر اللہ تعالی نے ذکر کیا مر کے آخر مین حضرت آدم کا اور اوسکی ابتدا مین ذکر کیا اونکی بیوی کے پیدا ہونے کا اونسے اور تمام لوگون کے پیدا ہونے کا اونسے اور ذکر کیا لوگون کا پیدا ہونا اونکی ماؤن کی پیٹھون سے پیدا ہونے کے بعد اسکے پھر ذکر کیا کہ وہ مرینگے پھر ذکر کیا وفات قوم اور موت کا بیچ قول اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا کے پھر ذکر کیا قیامت کا اور حساب کا اور جزا کا اور دوزخ کا اور جنت کا اور حکم کرنے کا اور میان اونکے ساتھ حق کے اور کہا گیا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور اسی پر سورت تمام ہوئی پس ذکر کیا احوال خلق کا ابتدا سے آخر مدت تک متصل پیدائش آدم کے کہ نکو تو پہلی سورت مین اور آیتین اسمین پچھتر ہین اور کلمات ایک ہزار ایک سو ستر اور حروف چار ہزار اٹھتر اور رکوع آٹھ ۔

تناسق الدرر ۔ مدّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ○

اوتارا ہی کتاب کا اللہ سے جو زبردست ہی حکمتوں والا ہو

بھیجا اس کتاب کا جانب خدا کے غالب باحکمت کے ہی ف

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ○

ہمنے اوتاری ہی تیری طرف کتاب ٹھیک سو بندگی کر اللہ کی نری کر کر اوسکے واسطے بندگی کو ہو

تحقیق ہمنے بھیجی ہی طرف تیرے کتاب ساتھ حق کے پس عبادت کر خدا کو خالص کر کر واسطے اوسکے عبادت کو ف تفسیر

ہمنے بھیجی ہر الزیہ تکرار نہین اسلیے کہ اول مذعنوان کے ہی واسطے کتاب کے اور وہ کر واسطے بیان اوس چیز کے ہی کہ کتاب مین ہی خالص کر

واسطے اوسکے عبادت کو شرک اور ریا سے ف مل

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ

سنتا ہی اللہ کو ہی بندگی نری اور جنھون نے پکڑے ہین اوسے سوے حمایتی کہ ہم انکو پوجتے ہین اسواسطے کہ ہمکو پونچادین اللہ کی طرف

زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ○

پس کرے فیصلہ بیشک اللہ پکا دیگا اون مین جس چیز مین جھگڑتے ہین البتہ اللہ راہ نہین دیتا اسکو جو ہو جھوٹا حق نہ ماننے والا ف

اگاہ ہو خدا کے لیے ہی یعنی مقبول نزدیک اوسکے ہی پرستش کرنی خالص یعنی بغیر شرک کے اور اونھون نے کہ دوست پکڑے سوے خدا کے

کہا اونھون نے عبادت نہین کرتے ہمین ہم انکی مگر اسلیے کہ نزدیک کردین ہمکو طرف خدا کے بیچ مرتبے قرب کے تحقیق خدا حکم کریگا درمیان اونکے

بیچ اوس چیز کے کہ وہ بیچ اوسکے اختلاف رکھتے ہین تحقیق خدا راہ نہین دکھاتا ہی اوس شخص کو کہ جھوٹا ناشکر ہی ف فتح

تفسیر خدا کے لیے ہی الزیعنی وہ ایسا ہی کہ واجب ہی اخصاص اوسکا ساتھ اسکے کہ خالص کیجاوے اوسکے لیے طاعت ہر آمیزش

کدورت سے کیونکہ وہ مطلع ہی غیوب و اسرار پر حاصل یہ کہ نہین مستحق ہی عبادت خالص کا مگر اللہ یزید قاشی سے روایت ہی کہ ایک شخص نے

کہا یارسول اللہ ہم دیتے ہین مال اپنے واسطے طلب کرکے کہ لوگون مین مذکور ہو کہ فلانے نے مال دیا پس آیا ہمکو اسمین کچھ ثواب

ہوتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا کہا اوسنے یارسول اللہ ہم دیوین واسطے طلب اجر اور ذکر کے پس

کیا ہمکو ثواب ہوگا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نہین قبول کرتا ہی مگر وہ عمل کہ خالص اوسی کے لیے ہو پھر پڑھی

آنحضرت نے یہ آیت اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ الخ اور فرمایا نے کہ اللہ نے فرمایا ہی کہ دین خالص واسطے میرے ہی اور حسن بصری سے ہی کہ دین خالص

اسلام ہی اور اون لوگون کے کہ دوست پکڑے سوے خدا کے یعنی پوجتے ہین وہ بتون کو کہتے ہین نہین پوجتے ہم مگر اسلیے کہ نزدیک کردینگا

درمیان اسکے یعنی درمیان مسلمانون اور مشرکون کے بیچ اوس چیز کے کہ اختلاف کرتے ہین کہتے ہین کہ جب مسلمان مشرکون کو کہتے کہ کسنے

پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو کہتے مشرک کہ اللہ نے پیدا کیے ہین پھر جب کہتے مشرکون کو مسلمان کہ کیا ہوا ہی تمکو کہ پوجتے ہو بتون کو تو

کہتے مشرک کہ نہین پوجتے ہم بتون کو مگر اسلیے کہ نزدیک کردین وہ ہمکو طرف اللہ کے مرتبۂ قرب مین اور معنی یہ ہین کہ اللہ حکم کریگا روز

قیامت کے درمیان جھگڑنے والون فریقین کے پس داخل کریگا مومنون کو جنت مین اور کافرون کو دوزخ مین اور خدا راہ نہین دیتا کہ

ہی الزیعنی راہ نہین دکھاتا ہی اوس شخص کو کہ وہ اوسکے علم مین ایسا ہی کہ اختیار کریگا کفر کو یعنی نہین توفیق دیتا ہی اوسکو ایمان کی

اور نہین مدد کرتا ہی اوسکی وقت اختیار کرنے اوسکے کفر کو اور جھوٹ بولنا اوسکا یہ تھا کہ جنکو اونھون نے دوست ٹھہرایا تھا

ف قولہ تنزیل الکتاب الخ قرآن بمعنی اخبر و کتاب بمعنی مکتوب ف قولہ من اللہ متعلق بمحذوف ای کائن من اللہ ف قولہ العزیز الحکیم ای فی ملکہ الحکیم فی خلقہ الخ ف ۵۲ قولہ بالحق متعلق بانزلنا ۱۲ ف ۵۳ قولہ وہو مخصوص الخ یعنی الزیعنی یہ سورۃ مخصوص ہی ساتھ اوسکے کہ اول اوسکا توحید ہی اور آخر اوسکا شرک ہی ف ۵۴ قولہ ای عن قبائح الخ ۱۲ ف ۵۵ قولہ ای لم یہدہ الخ

سوائے اللہ کے اونہیں سے بعضوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے یعنی فرشتوں کو چنانچہ اسی لیئے انکے قائل کرنے کے لیئے اسکے بعد فرمایا
لو اراد اللہ الخ ۔ مد درمنثور ۔ تنبیہ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی عبادت خالص ہو شرک و ریا سے اور
سارے اچھے بندوں کا اتفاق اسپر رہا ہے کہ عمل خالص کرنا چاہیے دکھانے سنانے کے لیئے جو عمل ہو وہ ہرگز مقبول نہیں فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جمع کریگا اللہ لوگوں کو اوس دن کے لیئے کہ نہیں شک اسمیں پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالی
کی طرف سے جو کوئی ہو کہ شریک کیا ہو کسیکو جس عمل کے کہ کیا تھا اوسکو اللہ کے لیئے پس چاہیے کہ مانگے ثواب اوسکا نزدیک غیر خدا کے سے پس
بیشک اللہ بے پروا شریکوں کا ہے شرک سے اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی سناوے لوگوں کو عمل اپنا سناویگا اللہ اوسکو کانوں خلق اپنی کو یعنی
برائی اور رسوائی اوسکی سناویگا اور حقیر کریگا اوسکو اور ذلیل کریگا اوسکو اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کہ ہووے نیت اوسکی طلب آخرت کی کرتا ہے
اللہ تعالی بے پروائی اوسکی اوسکے دل میں یعنی دل اوسکا غنی کر دیتا ہے بسبب اسکے کہ قانع کرتا ہے اوسکو ساتھ رزق ضروری کے اور جمع کرتا ہے
اسکے لیئے پریشانی اوسکی یعنی خاطر جمع ہوتی ہے اس سبب سے کہ اسباب آتے ہیں یا ہوتا ہے اوس جگہ سے کہ نہیں جانتا ہو اور آتی ہے اوسکو دنیا
اسحال میں کہ وہ ذلیل ہوتی ہے کہ نہیں محتاج ہوتا اوسکی طلب میں طرف سعی ہے کے اور جو کوئی کہ ہووے نیت اوسکی طلب دنیا کی کرتا ہے اللہ تعالی
محتاجگی روبرو اوسکے اور پریشان کرتا ہے اوسپر امر اوسکا اور نہیں آتا اوسکو دنیا سے مگر جو کچھ کہ مقدر ہوا اوسکے لیئے اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیں گے اخیر زمانے میں ایک لوگ کہ طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے پہنیں گے لوگوں کے ہونگے واسطے کے لیئے
چمڑے بھیڑ کے بسبب ظاہر کرنے نرمی اور تواضع کے زبانیں اونکی بہت میٹھی ہونگی شکر سے اور دل اونکے بھیڑیوں کے سے ہونگے فرماتا ہے
اللہ تعالی کہ کیا بسبب مہلت دینے میری کے مغرور ہوتے ہیں بلکہ مجھپر جرأت کرتے ہیں پس اپنی قسم کھاتا ہوں میں کہ البتہ بھیجوں گا اونپر اونمیں
سے فتنہ کہ چھوڑیگا دانا کو اونمیں حیران یعنی وہ متحیر ہوگا اوسکے دفع کرنے کا کچھ علاج نہیں جانتے گا اور فرمایا آنحضرت نے کہ کفایت ہے
آدمی کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھ انگلیوں دین کی باتوں میں یا دنیا کی باتوں میں مگر جسکو بچاوے اللہ تعالی کہا
ابوبیہ نے حاضر ہوا میں صفوان اور یاروں اوسکے کے پاس اور جذب نصیحت کر رہے تھے انکو پس کہا اونھوں نے کہ کیا سنا ہے تو نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہا جندب نے کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی سناوے یعنی عمل نیک اپنے
لوگوں کو سناویگا اوسکو اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی سناویگا لوگوں کو ریاکاری اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو اور جو کوئی مشقت ڈالے یعنی
لوگوں پر یا اپنے نفس پر زیادہ طاقت سے شقت ڈالیگا اللہ تعالی اوسپر دن قیامت کے کہا اونھوں نے جندب نے کہ نصیحت کر رہا تھا میں انکو پس کہا
جندب نے کہ بھا شبہ اول اوس چیز کا کہ مٹا ہے آدمی سے پیٹ ہے جو کوئی کر سکے یہ کہ کھاوے مگر حلال پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی کر سکے
یہ کہ نہ حائل ہو درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے چلو بھر خون کہ گرائے اوسکو پس چاہیے کہ کرے تحقیق حضرت عمر نکلے ایک دن طرف
مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس روتے پس کہا عمر نے کس چیز نے
رولایا تجکو کہا معاذ نے رولایا مجکو ایک چیز نے کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے اور جسنے دشمنی کی ولی خدا سے پس تحقیق نکالا اللہ تعالی کے روبرو واسطے لڑائی کے تحقیق
اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکوں پرہیزگاروں پوشیدہ حالوں کو وہ جو جب غائب ہوتے ہیں نہیں ڈھونڈھے جاتے اور اگر حاضر ہوتے ہیں
نہیں پہچانے جاتے اور نہیں نزدیک کیے جاتے دل انکے چراغ ہدایت کے ہیں نکلتے ہیں ہر زمین تاریک سے فرمایا آنحضرت نے تحقیق بندہ جب
نماز پڑھتا ہے ظاہر میں پس اچھی طرح پڑھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے پوشیدگی میں پس اچھی طرح پڑھتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالی یہ بندہ میرا حق
فرمایا آنحضرت نے ہوویں گی اخیر زمانے میں کئی ایک قومیں بھائی ظاہر میں دشمن پوشیدہ میں پس کہا گیا یا رسول اللہ اور کیونکر ہوگا یہ فرمایا یہ ہوگا

بسبب رغبت کرنے بعض انکے کے طرف بعض کے اور بسبب ڈرنے بعض اونکے کے بعض سے اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی نماز پڑھے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی روزہ رکھے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی صدقہ کرے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا فرمایا آنحضرت نے ڈرتا ہونمین اپنی امت پر شرک سے اور خواہش پوشیدہ سے کہا شداد نے کہا میںنے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی پیچھے آپکے فرمایا ہان گاہوو تحقیق وہ نہین پوجینگے آفتاب کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن دکھاوینگے اعمال اپنے اور شہوت پوشیدہ یہ کہ صبح کریگا ایک اوسمین کا روزے سے پس نیند آویگی اوسکے اوسکے خواہش خواہشون اوسکے سے پس چھوڑدیگا روزہ اپنا کہا ابو سعید نے کہ براہ ہوئے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ ہم ذکر کررہے تھے آنیسمین کا دجال کا پس فرمایا کیا نہ بتلاؤن تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ وہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک سے کانے دجال سے پس عرض کیا ہمنے ہان یا رسول اللہ خبر دیجیے فرمایا وہ شرک خفی ہی یہ کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پس زیادہ کرے نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر ایک شخص کے یعنی کہ کیونکر دیکھتے ہے اپنی طرف اوسکے دکھانے کو لیتے لمبے سجدے غیر مرفوعہ کرنے لگا فرمایا آنحضرت نے اگر بلا شبہ ایک آدمی کرے ایک عمل خالص کہ دروازہ ہووے اوسکے لیے اور سوراخ نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کے جو کچھ کہ ہوگا ✤ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ ہووے اوسکے لیے چھپی خصلت اچھی ظاہر کرتا ہی اوسکے لیے اللہ تعالیٰ اوسمین ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی بسبب اوسکے ✤ فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تحقیق نہین ہونمین کہ تمام کلام دانا کے قبول کرتا ہون ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور خواہش اوسکی پس اگر ہووے قصد وخواہش اوسکی سیری طاعت مین کرتا ہو نمین خاموشی اوسکی حمد اپنے لیے اور وقار اور اگرچہ نکلا م کرے تمام ہووے مضمون حاجتون کے اور کسی بزرگ سے اسمین منقول ہی کہ زہد موقوف پانچ چیزون پر ہی اعتماد کرنا اللہ تعالیٰ پر اور نیز ارہنا اوسکے اور اخلاص عمل مین اور توکل اور قناعت کرنی ساتھ اوس چیز کے کہ ہاتھ مین ہو اتنی پس آدمی کو چاہیے کہ ان آیات و احادیث کے مضمونون مین غور کرکے خالص اوسکی رضامندی کے لیے عبادت کرے ہرگز کسیکے دکھانے سنانے سے غرض نرکھے اور آیت مانعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی سے رد تعزیہ پرستون اور چھڑی پرستون اور گور پرستون وغیرہم کا بھی ہوا کہ ان بھلے آدمیون کو بھی جب کوئی سجدہ کرنے اور منت غیر اللہ کے ماننے سے منع کرتا ہی تو یہی جواب دینے لگتے ہین کہ صاحب ہم انکو اللہ کے پیارے سمجھکر ایسے کام کرتے ہین تو اللہ کے ہان ہماری عرضداشت کرین پس اونکو سوچنا چاہیے اس آیت کے مضمون مین کہ یہی تو کفار قریش بھی کہتے تھے جو تم کہتے ہو اوسپر اللہ نے اونکی مذمت کی اور بعینہ یہ کہنا تفسیر درمنثور مین قتادہ سے منقول ہی ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی کی تفسیر مین اور ما نعبد ھذہ الا لھۃ الا لیشفعوا لنا عند اللہ یعنی ہم نہین پوجتے ہین ان بتون کو مگر اسلیے کہ وہ سفارش کرین ہماری اللہ سے غرضکہ پوجنا سوا اللہ کے ہر کسیکے لیے منع ہی خواہ پیغمبر ہون یا فرشتے یا پیر اونکو بزرگی اور بخشوالو اللہ سے یا اسے بے جانا اور اونکی محبت ظاہر و باطن مین رکھو اور ظہور محبت اونکی تابعداری ہی مین ہوتا ہی جیسے کہ صریح اس آیت کریمہ سے سمجھا جاتا ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ نہ یہ کہ نام محبت کا جھوٹھ موٹھ لیکر بیٹھ رہے اور چلنے کچھ نہ لگے اور طریق اطاعت کا گلے سے لگا کر الگ بیٹھے یہ ہوئی محبت کا جھوٹھا ہی تمام انبیا اور اولیا اللہ اور علمائے ربانیین بھی کہتے ہے ہین جو چاہے اونکی کتابون مین دیکھلے اور یہ کسی نے ہرگز نہین لکھا ہی کہ پیر پیغمبرون کو مدد کرتے ہین پونہچاتے اور حاجتیں محبت سی کو جانتے ہین جو معاملہ اونسے رکھتے ہین بزرگون سے رکھے تو توحید ہی والا بے ادب اور محض غلط ہی ہمسائیون خدا تعالیٰ کو خدا اور پیغمبرون کو پیغمبر اور بزرگون کو بزرگ ایک کو دوسرے کے ساتھ ہرگز شریک نکرو کہ یہ خلاف ہی عقیدہ اہل سنت کے آگے تم جانون تمہارا کام شعر ہمارا کام کہدیا تمہارا کام رہا ✤ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو ✤ مشکوٰۃ

✤ منبہات وغیرہما ✤

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

اگر اللہ چاہتا کہ اولاد کرے تو جن لیتا اپنی خلق میں جو چاہتا وہ پاک ہے وہی ہے اللہ اکیلا دبا ؤ والا ۲۴

اگر چاہتا خدا کہ فرزند کرے تو البتہ چن لیتا اوسمیں سے کہ پیدا کیا ہے اوس چیز کو کہ چاہتا پاکی ہے اوسکو وہی ہے خدائے یگانہ بافوت ۲۴ **فتح** **تفسیر** یعنی اگر جائز ہوتا اللہ کو لینا فرزند کا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو اور کہتے ہو اِتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا تو اختیار کرتا اللہ اپنی مخلوق میں سے جسکو چاہتا اور اوسکو فرزند ٹھہراتا نہ اونکو کہ تم کہتے ہو کہ ملائک بیٹیاں اللہ کی ہیں اور عزیر و مسیح بیٹے اوسکے پاکی ہے اوسکو ۱۵ پاکی بیان کی اپنی ذات کی اس سے کہ ہو اوسکے لیے کوئی جو کچھ کہ منسوب کرتے ہیں طرف اوسکے قسم شرک کا اور اولاد سے اور رہنمائی کی اوپر ساتھ قول اپنے کے هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ یعنی وہ ایک ہے بری ہے شریکوں اور اولاد سے قہار ہے یعنی بڑا ہی غالب ہے ہر چیز پر اور جبر دونوں سے معبود بھی اونکے ہیں پس کہاں سے ہونگے وہ اولیا شرکا جبر رہنمائی کی ساتھ بیان کرنے پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کے اور لپیٹنے رات دن کے ایک کو دوسرے پر اور مسخر کرنے سورج و چاند کے اور جاری ہونے اونکے کے ایک وقت معین تک اور پیدا کرنے خلائق کثیر کے نفس واحد سے اور پیدا کرنے چار پایوں کے اوپر اسکے کہ وہ واحد لاشریک ہے قہار ہے کوئی اوسپر غالب نہیں ساتھ قول اپنے کے **مد** خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ

بنائے آسمان اور زمین ٹھیک لپیٹتا ہے رات کو دن پر اور لپیٹتا ہے دن کو رات پر اور کام لگائے

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

سورج اور چاند ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہری مدت پر سنتا ہے وہی زبردست گناہ بخشنے والا ۲۴

پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ساتھ تدبیر درست کے لپیٹتا ہے رات کو دن اوپر اور لپیٹتا ہے دن کو رات اوپر اور تابع کیا آفتاب اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے کہ اوقت مقرر تک آگاہ ہو وہ ہے غالب بخشنے والا ۲۴ **فتح** **تفسیر** لپیٹتا ہے الخ یعنی یہ ہیں کہ ہر ایک اون دونوں میں سے غالب کر دیتا ہے دوسرے کو جب آجاتا ہے ایک دوسرے پر یعنی جس نکلتا ہے رات کو غالب کر دیتا ہے اور جب رات آتی ہے دن کو غالب کر دیتی ہے جیسے کہ اور جا فرمایا يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ اور بعضوں نے کہا کہ داخل کرتا ہے رات کو دن پر پس بڑھ جاتا ہے دن اور داخل کرتا ہے دن کو رات پر پس بڑھ جاتی ہے رات جیسے کہ اور جا فرمایا يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ پس جو کچھ کہ ناقص ہوتا ہے رات سے داخل ہوتا ہے دن میں اور جو کچھ کہ ناقص ہوتا ہے دن سے داخل ہوتا ہے رات میں اور منتہی نقصان کا نو ساعتیں ہیں اور منتہی زیادتی کا پندرہ ساعتیں ہیں اور وقت مقرر سے مراد دن قیامت کا ہے غالب قادر ہے اوپر عذاب کرنے اوس شخص کے کہ نہ عبرت پکڑے ساتھ سخر کرنے سورج و چاند کے پھر نہ ایمان لاوے انکے سخر کرنے والے پر بخشنے والا ہے واسطے اوس شخص کے کہ سوچے اور عبرت پکڑے پس ایمان لاوے چاند سورج کے مدبر پر **مد** **معا**

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ

بنایا تمکو ایک جی سے پھر بنایا اوسسے اوسکا جوڑا اور اوتارے تمکو واسطے چوپایوں کے آٹھ نر ماده بناتا ہے تمکو

فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝

مائے پیٹ میں طرح بطرح بناتا میں انہیروں کے بیچ وہ اللہ ہے رب تمہارا اوسیکا راج ہے نہیں بندگی کے لائق اوسکے پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو ۲۴

پیدا کیا تمکو ایک شخص سے پھر پیدا کیا اوس شخص سے اوسکی بیوی کو اور اوتارے تمہارے لیے چار پایوں سے آٹھ قسمیں یعنی نر ماده اونٹ اور گائیں

اور بنے اور بکری سے والدہ اعلم پیدا کرتا ہی تمکو تین تین مائون تمہاری کے ایک پیدائش پیچھے دوسری پیدائش کے تین اندھیریون تین کے یعنی شکم اور رحم اور پیٹ والدہ اعلم یہ ہی خدا پروردگار تمہارا اوسی کے لیے ہی بادشاہی نہین ہی کوئی معبود مگر وہ پس کہان سے پھیرے جاتے ہو۔ **فتح** **تفسیر** ایک شخص سے یعنی آدم سے اور اوسکی بیوی کو یعنی حوا کو کہا گیا ہی کہ کہا اللہ تعالی نے حضرت آدم کی ذریت کو اونکی پیٹھ سے مانند چیونٹیون کے پھر پیدا کیا بعد اوسکے حوا کو اونکی پسلی سے اور اوتارین معنی اوتارنے کے یہان پیدا کرنے کے ہین مانند قول اللہ تعالی کے وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ یعنی پیدا کیا تمہارے لیے لباس کو ڈھانکنے ستر تمہارے یا پیدا کیا اونکو جنت مین ساتھ آدم کے پھر اوتارا اونکو یا انزل اسلیے فرمایا کہ چارپائے نہین بستے ہین مگر بسبب روییدگی کے اور روییدگی نہین ہوتی ہی مگر بسبب پانی کے اور پانی اوتارتا ہی اللہ تعالی پس کو یا کہ اوتارا اون چارپایون کو اور بعضون نے کہا کہ معنی اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ کے یہ ہین جَعَلَهَا لَكُمْ تُنْتَجُ وَتُرْزَقُ یعنی کیا اونکو تمہارے لیے مہانی ورزق ایک پیدائش پیچھے دوسری پیدائش کے یعنی پہلے نطفہ تھا پھر ڈکانون کا ہوا پھر لوتھڑا پھر ہڈیان اور گوشت بن کر بدن بنتا ہی اور روح پھونکی جاتی ہی تو جیتے کیے اور بسا فرمایا اللہ تعالی نے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا یہ ہی خدا یعنی جسکے یہ مصنوعات ہین وہی خدا پروردگار تمہارا پس کہان سے پھیرے جاتے ہو یعنی پس کیونکر پھیرے جاتے ہو راہ حق سے بعد سننے اس بیان کے اور دیکھنے دلیلون و اضحہ کے پھر آگے بیان فرمایا کہ میرے برا ہونے سے ساتھ قبول اپنے کے اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ **مل** **معا**

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

اگر تم منکر ہوگے تو اللہ پروا نہین رکھتا تمہاری اور پسند نہین کرتا اپنے بندون کی منکری اور اگر حق مانوگے تو وہ پسند کریگا تمہارا اور نہ اوٹھاویگا کوئی

وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

بوجھ دوسرے کا پھر اپنے رب کی طرف تمکو پھرنا ہی تو وہ جتا دیگا تمکو جو کرتے تھے مقرر اوسکو خبر ہی جیون کے بات کی

اگر منکری کرو تم پس تحقیق خدا بے پروا ہی تمسے اور نہین پسند کرتا اپنے بندون کے حق مین ناشکری کو اور اگر شکر کرو تم پسند کریگا اوسکو واسطے تمہارے اور نہ اوٹھاویگا کوئی بوجھ اوٹھانے والا بوجھ دوسرے کا پھر طرف رب تمہارے کے ہی پھر جانا تمہارا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم تحقیق وہ جاننے والا ہی سینے والی باتون کو۔ **فتح** **تفسیر** خدا بے پروا ہی تمسے یعنی تمہارے ایمان سے اور تم محتاج ہو اوسکی طرف بسبب ضرر پانے تمہارے کے ساتھ کفر کے اور نفع پانے کے ساتھ ایمان کے اور ناشکری کو یعنی کفر کو نہین پسند کرتا اس لیے کہ کفر نہین ہی ساتھ رضامندی اسکے اگرچہ ہی بارادہ اوسکے کے اور اگر شکر کرو تم یعنی ایمان لاؤ اور اطاعت کرو اوسکی پسند کریگا اوسکو تمہارے لیے اسلیے کہ وہ سبب طلب بابی تمہاری کا ہی پس اوسکے عوض مین تمکو جنت دیگا اور نہ اوٹھاویگا الخ یعنی نہین ماخوذ ہوگا کوئی بسبب گناہ دوسرے کے یعنی جو کریگا وہی پکڑا جاویگا یہ نہین ہوتے کہ کسیکا بوجھ کوئی اور اوٹھالے اور وہ اوسکے بدلے مین عذاب کیا جاویگا اپنی اپنی کرنی اپنی اپنی بھرنی اور وہ جو حدیث شریف مین وارد ہی مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَلَهٗ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اوسکے یہ معنی ہین کہ اوسکے گناہ سبب بلانے اوسکے گمراہی کی طرف اوسپر پڑے جاوینگے اور یہ بلانا بڑا گناہ ہی بواسطے اسکی سزا بھی بڑی ہی اور پھر طرف رب تمہارے کے یعنی جزا رب تمہارے کی رجوع تمہاری ہی پس خبر دیگا تمکو تمہارے اعمال کی اور بدلا دیگا تمکو اوسپر۔ **مل** کہا ابن عباس اور سدی نے کہ معنی لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ کے یہ ہین کہ نہین پسند کرتا اللہ اپنے مومن بندون کے لیے کفر کو اور وہ وہ لوگ ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ یعنی میرے جو بندے ہین اوپر تجکو تسلط و تصرف نہین ہی پس لفظ عبادی عام ہی لفظ مین اور خاص ہی معنون مین مانند قول اللہ تعالی کے

عَنْ سَبِیْلِہٖ قُلْ تَمَتَّعْ بِکُفْرِکَ قَلِیْلًا اِنَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ

عَنْ سَبِیْلِہٖ = عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کہ مراد عباد اللہ سے بعضے بندے ہیں اور بعضوں نے عام ہے کے مراد لیے ہیں یعنی نہیں پسند کرتا کسیکے لیے اپنے بندوں میں سے کفر کو اگر کفر کریں وہ ساتھ اوسکے یعنی روایت کیے گئے ہیں تفسیر سے اور یہی قول سلف کا ہے کما مر اور معنی کفر کا ذکا نا پسند ہی اللہ کو راضی نہیں وہ اوس سے اگر یہ اوسکے ارادے سے ہے ✣ معا ✣

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا کَانَ یَدْعُوْٓا

اور جب لگے انسان کو سختی پکارے اپنے رب کو رجوع ہو کر اوسکی طرف پھر جب بخشے اوسکو نعمت اپنی طرف سے بھول جاوے جو پکارا تھا

اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِکُفْرِکَ قَلِیْلًا ۖ اِنَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝

اوسکو پہلے سے اور ٹھہرا وے اللہ کے اور برابر کر اوروں کو بہکاوے اوسکی راہ سے تو کہہ برت لے ساتھ اپنی ناشکری کے تھوڑے دن تو ہے آگ والوں میں ✣ مو ✣

اور جب پہونچتا ہے آدمی کو کچھ رنج دعا کرتا ہے جناب پروردگار اپنے سے رجوع کر کر طرف اوسکے پھر جب بخشتا ہے اوسکو کوئی نعمت اپنے پاس سے بھول جاتا ہے جو کچھ کہ دعا کرتا تھا بسبب اوسکے پہلے اس سے اور مقرر کرتا ہے واسطے اللہ کے شریکوں کے تاکہ گمراہ کرے خدا کی راہ سے

کہہ فائدہ اوٹھا تارہ ساتھ کفر اپنے کے تھوڑے روز تحقیق تو دوزخیوں سے ہے ✣ فتح ✣ تفسیر ✣ آدمی سے مراد ابوجہل ہے یا تمام کافر اور نفر سے مراد بلاد سختی ہے رجوع کر کر طرف اللہ کے ساتھ دعا کے نہیں دعا کرتا غیر اوسکے سے اور نَسِیَ مَا کَانَ الخ کے معنی

یہ ہیں کہ بھول جاتا ہے اپنے اوس پروردگار کو کہ تضرع کرتا تھا طرف اوسکے یا یہ معنی ہیں کہ بھول جاتا ہے اوس ضرر کو کہ تھا پکارتا اللہ تعالیٰ کو

طرف دور کرنے اوسکے یعنی اوسکے دور کرنے کے لیے اور تاکہ گمراہ کرے یعنی اللہ کے ہوا اوسنے شریک مقرر کیے ہیں نتیجہ اوسکا یہی

کہ گمراہ کرے اوروں کو اللہ کی راہ سے یعنی دین اسلام کہا اسی محمد اس کافر کو کہ فائدہ اوٹھا تارہ یہ امر تہدید و تنبیہ کے لیے ہے تھوڑے روز

یعنی دنیا میں یہ قلیل نہ دلان اور جھوٹے دھیے کے سے ہی کو یا کہ کما گیا اوسکو کہ جنے قبول کیا تو نے اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا تھا تو اوسکے ساتھ اور

کردہ ایمان و طاعت ہے تو تو لائق اسکے ہے کہ حکم کیجیے تجکو ساتھ اوسکے بعد اسکے اور حکم کیا ہے تو تو ساتھ ترک کرنے اوسکے کے سبب اوسکے

اور مانند اسکے ہے مضمون میں قول اللہ تعالیٰ کا مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ یعنی یہ بہرہ مندی چند روزہ ہے پھر ٹھکانا

انکا دوزخ ہے ✣ عل ✣ کشاف ✣ تنبیہ ✣ مراد بھول جانے سے یہ ہے کہ اوسکے امر و نہی کا خیال نہیں رکھتا جہاں فراغت دنیوی

پھر کہاں نماز کہاں روزہ اور کہاں ترک کفر اور فسق و فجور سے بچنا اگر کوئی سمجھا بھی ہے تو کہتا ہے جیسی تیسی بھی کچھ کیا جاوے کیے بھی کہتا ہے کہ

میاں ایسے فراغت ہی ہوا بھی چین کریں تو لیکر مرینگے کبھی کہتا ہے کہ بھائی دین سے دنیا سنبھالنی مشکل ہے کیا کریں کچھ نہیں بنتی غرض کہ

مصیبت میں تو وہ تضرع و زاری اللہ سے ہوتی ہے اور جب مالی اوس مصیبت سے ہوتی ہے اور فراغت حاصل ہوتی ہے تو خدا کو بالکل بھول جاتا ہے

گویا سامان حیل ہے جو چاہا سو کر لے گا پس اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ سختی میں اللہ کو یاد کرنا اور فراغت میں بھول جانا اور سکو بہت بری

بات ہے اور کافروں کی صفت ہے پس مومن کو چاہیے کہ ہر حال اپنے مولیٰ کو بھولے نہیں اور یہ کام قابو جیون کا ہے جب حاجت پیش آئی

تو ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعا کرنے لگے اور جب جلجت روا ہو گئی اور چین سے ہوا بالکل غافل ہو گئے اوسکی طرف سے اس صفت کی مذمت اللہ تعالیٰ

نے اور جگہ بھی بیان فرمائی ہے اس آیت میں وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ ۝ یعنی اور جب ہم نعمت بھیجیں انسان پر تو جاوے اور موڑ لے اپنی کروٹ اور جب لگے اوسکو برائی تو دعا میں کرے

چوڑی ✣ شعر ✣ ہر کفر یاد رسی روز مصیبت خواہد گو در ایام سلامت بجوانمردی کوشش

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ

بھلا ایک بندگی میں لگا ہو گھڑیوں اٹھکے سجدے کرتا اور کھڑا خطرہ رکھتا ہے آخرت کا اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی مہر کی تو کہہ کوئی

لِيَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

برابر ہوتے ہیں سمجھ والے اور بے سمجھ وہی سوچتے ہیں جنکو عقل ہے ع

کیا وہ ناشکرہ مشرک بہتر ہو یا وہ شخص کہ عبادت کرنے والا ہے بیچ ساعتوں رات کے سجدہ کرتا ہوا اور کھڑے ڈرتا ہے آخرت سے اور امید رکھتا ہے رحمت پروردگار اپنے کی کہہ کیا برابر ہوتے ہیں وہ لوگ کہ جانتے ہیں اور وہ کہ نہیں جانتے سوا اسکے نہیں کہ نصیحت مانتے ہیں عقلمند

فتح + تفسیر بعضوں نے اَمَّنْ ہو قانت کے معنی یہ لکھے ہیں کیا وہ شخص کہ قانت ہے مانند غیر اپنے کے ہو یعنی جو کہ مطیع ہو کیا وہ مانند نافرمان کے ہے یعنی نہیں ہیں دونوں برابر کہا ابن عباسؓ نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں اور ضحاک نے کہا کہ نازل ہوئی ابوبکرؓ اور عمرؓ کے حق میں اور ابن عمرؓ سے ہے کہ نازل ہوئی یہ حضرت عثمانؓ کے حق میں اور کلبی سے ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ابن مسعود اور عمار اور سلمان کے حق میں اور قانت کے معنی ہیں مطیع اللہ کا اور ابن عمرؓ نے کہا کہ قنوت پڑھنا قرآن کا اور طول قیام اور سجدہ کرنا ہو اور کھڑا ہونا نماز میں ڈرتا ہے آخرت سے یعنی عذاب آخرت سے اور امید رکھتا ہے رحمت پروردگار اپنے کی یعنی جنت کی اور دلالت کرتی ہے یہ آیت اسپر کہ مومن کو واجب ہے کہ ہو درمیان خوف اور رجا کے امید رکھے اللہ کی رحمت کی نہ اپنے عمل کی اور ڈرتا رہے اوسکے عذاب سے بسبب قصور کرنے کے اپنے عمل میں پھر رجا یعنی امید جب بڑھ جاوے اپنی حد سے تو ہوتی ہے امن اور خوف جب بڑھ جاوے اپنی حد سے تو ہوتا ہے یاس یعنی ناامیدی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ یعنی پس نہیں امن میں ہوتے ہیں اللہ کے مکر سے مگر قوم زیانکار اور فرمایا اِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ یعنی نہیں ناامید ہوتے اللہ کی رحمت سے مگر قوم کافر پس معلوم ہوا کہ امن یعنی نڈر ہو بیٹھنا اللہ کے عذاب سے اور ناامید ہونا بالکل اوسکی رحمت سے دونوں جبر برے ہیں پس واجب ہے کہ خوف رجا کی حد سے نہ بڑھے نہیں ڈرتا بھی رہے اوسکے عذاب سے اور امید بھی رکھے اوسکی رحمت کی اسی لیے کہا گیا ہے اَلْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنی ایمان بیچ بیچ میں ہے خوف و رجا کے حاصل یہ کہ نہ تو بالکل نڈر ہو بیٹھے کہ نماز روزہ وغیرہ اور امر و نواہی چھوڑ دے اور کہے کیا ڈر ہے اللہ تو غفور و رحیم ہے اور نہ بالکل ناامید ہو جاوے اوسکی رحمت سے بلکہ اوسکی طاعت میں مصروف رہے اور پھر ڈرتا بھی رہے اوس سے اور امید وار رہے اوسکے فضل و کرم کا رہے چنانچہ منقول ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا اگر پکارا جاؤں گا یعنی بالفرض قیامت میں یہ کہ داخل ہوگا جنت میں ایک شخص تو امید رکھوں گا کہ وہ میں ہوں اور اسی طرح اگر پکارا جاؤں گا کہ ایک شخص دوزخ میں جاویگا تو گمان کروں گا کہ وہ میں ہوں اور حضرت حسن بصری سے منقول ہے کہ اوسنے پوچھا گیا حال ایک شخص کا کہ معاصی میں چور رہتا ہے اور امید رکھتا ہے تو اوسنے کہا ھٰذَا اَمَّنْ یعنی یہ آرزو باطل ہے اور جا نہیں ہے عمرؓ کو قول اللہ تعالیٰ کا پھر پڑھی یہی آیت اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ اور روایت کیا ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے انسؓ سے کہ کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس اس حال میں کہ وہ قریب المرگ تھا پس فرمایا اوسکو کہ کیسا پاتا ہے تو اپنے کو یعنی کیا حال ہے تیرا عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ امید رکھتا ہوں اور ڈرتا ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جمع ہوتی ہیں یہ دونوں چیزیں کسی بندے کے دل میں ایسی جگہ میں یعنی ایسے وقت میں مگر کر دیتا ہے اوسکو اللہ وہ چیز کہ امید رکھتا ہے اور امن دیتا ہے اوسکو اوس چیز سے کہ ڈرتا ہے انتہی اور وہ لوگ کہ جانتے ہیں مراد جاننے والوں سے علماء دیندار عمل کرنے والے ہیں تقدیر کلام یوں ہے یَعْلَمُونَ وَيَعْمَلُونَ کو باکہ ٹھہرایا اللہ تعالیٰ نے اون علما کو کہ عمل نہیں کرتے ہیں خیر عالم اور اسمیں بڑی تنبیہ ہے اون لوگوں کو کہ جمع کرتے ہیں علوم پھر فرمانبرداری نہیں کرتے ہیں اللہ کی اور کلام علمی بہت سے کرتے ہیں پھر دنیا میں مفتون ہوتے ہیں پس وہ اللہ کے نزدیک جاہل ہی ہیں اسلیے کہ قانتین ہی کو علما ٹھہرایا اور جائز ہے کہ مراد ہو اس سے تشبیہ یعنی جیسے کہ نہیں برابر ہوتے ہیں عالم و جاہل اسطرح نہیں برابر ہیں مطیع و عاصی **ملا + کشاف + درمنثور + مرقاۃ**

اوپر عتاب و فہمایش مشرکین کو فرماکر اب نصیحت فرماتے ہین مومنون کو از راہ مہربانی کے ✣

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ
تو کہدے اے بندون میرے جو یمین ایمان لائے ہو ڈرو اپنے رب سے جنھون نے نیکی کی اس دنیا مین انکو ہی بھلائی اور زمین
اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○
اللہ کی کشادہ ہی ٹھہرنے والون ہی کو ملتا ہی اونکا نیگ اَن گنت ✣

کہلوا بھیجا محمد میری طرف سے اے بندون میرے کہ ایمان لائے ہو ڈرو اپنے پروردگار سے اون لوگون کے لیے کہ نیکی کی اس دنیا مین حالت نیکی ہوگی اور زمین خدا کی کشادہ ہی سو اسکے نہین کہ پورا دیا جاویگا صبر کرنے والون کو ثواب اونکا بیشمار اس آیت مین تعریض ہی ساتھ ہجرت حبشہ کے ✣ **فتح تفسیر** ✣ ڈرو یعنی ساتھ بجالانے حکمون اوسکے کے اور بچنے کے منہیات اوسکے سے نیکی کی یعنی ایمان لائے اور اطاعت کی اللہ کی دنیا مین اور لفظ فی متعلق ہی احسنوا کے نہ لفظ حسنۃ کے معنی اسکے یہ ہین کہ جنھون نے نیکی کی اس دنیا مین پس اونکے لیے ایسے حسنہ یعنی بھلائی ہی آخرت مین کہ بیان نہین ہوسکتی اور وہ داخل ہونا جنت کا ہی اور سدی مفسر نے تعلق کیا ہی لفظ فی کو ساتھ حسنۃ کے اور تفسیر کیا ہی حسنہ کو ساتھ صحت و عافیت کے اور زمین خدا کی کشادہ ہی یعنی کچھ عذر نہین ہی ہجرت نیکی کرنے والون کو ہر گز یہان تک کہ اگر مہاجرین وہ یہ کہ ہم اپنے وطنون مین بہت نیکی نہین کر سکتے ہین تو کہا گیا اونکو کہ اللہ کی زمین کشادہ ہی اور شہر اوسکے بہت سے ہین پس چلے جائین اور شہرونکی طرف اور پیروی کرین انبیا اور صالحین کی اونکی ہجرت کرنے مین طرف غیر شہرون اپنے کے تاکہ زیادہ کرین بھلائی ہجرت کے ساتھ اور بھلائیون اپنی کے اور طاعت یعنی پیروی انبیا وغیرہ کے ساتھ اور طاعتون اپنی کے اور کہا ابن عباس نے اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کی تفسیر مین یعنی کوچ کرو مکے سے اور اسمین رغبت دلانی ہی ہجرت کرنے پر اوس شہر سے کہ ظاہر ہون اوسمین گناہ اور بعضون نے کہا کہ نازل ہوئی یہ آیت حق مہاجرین حبشہ کے اور کہا سعید بن جبیر نے اسکی تفسیر مین کہ جو کوئی حکم کیا جاوے ساتھ معاصی کے پس چاہیے کہ بھاگے اور مجاہد نے کہا اسکی تفسیر مین کہ زمین میری فراخ ہی پس ہجرت کرو اور الگ ہو بتوں سے اور صبر کرنے والون کو یعنی جنھون نے صبر کیا اپنے وطنون کے چھوڑنے پر اور کنبے کے چھوڑنے پر اور بلاؤن کے اوٹھانے پر اللہ کی طاعت مین اور خیر کے زیادہ کرنے مین اور صبر کیا اپنے دین پر کہ نہ چھوڑا اوسکو بسبب اپنے کے اونکو ثواب بیحساب ملیگا کہا ابن عباس نے کہ حساب کرنے والون کے حساب مین بھی نہین آسکتے کا یعنی بہت ثواب ملیگا اور روایت کیا ابن مردویہ نے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ اللہ جب دوست رکھتا ہی ایک بندے کو یا چاہتا ہی یہ کہ دوستی کرے اوسسے تو بھیجتا ہی بلاؤن کو اور پے بھر بھر کر ڈالتا ہی بلا اوسپر تو اللہ کے کریمی بکثرت پھر جب دعا کرتا ہی بندہ کہتے ہین فرشتے پسندیدہ آواز ہی یہ کہتے ہین جبرئیل کہ اے رب تیرے یہ فلانا بندہ ہی تیرا روا کر حاجت اسکی پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ چھوڑ دے اسکو یعنی دعا کرنے دے کچھ نہ کہہ ایسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ سنون مین آواز اوسکی پھر جب کہتا ہی وہ یَا رَبِّ فرماتا ہی اللہ جل شانہ لَبَّيْكَ عَبْدِيْ وَسَعْدَيْكَ یعنی حاضر ہون مین اے بندے میرے اور مدد کرونگا تیری قسم ہی اپنی عزت کی نہین دعا کرے گا تو مجھسے کچھ مگر کہ قبول کرونگا تیرے لیے اور نہین سوال کریگا تو مجھسے کچھ مگر کہ دونگا تجکو یا تو جلدی دونگا تجکو جو کچھ کہ سوال کیا تونے اور یا ذخیرہ کرونگا تیرے لیے اپنے پاس افضل اوسسے اور یا دفع کرونگا بلا بہت بڑی اوسسے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بڑھی کیجاوینگی ترازوین روز قیامت کے پھر لایا جاویگا اہل صلوٰۃ کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل صدقہ کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل حج کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل بلا کو پس نہین

فائدہ ۱ یعنی اوس شہر مین جہان بلا ہو اسکے اصلی اہل نہ رہین ✣ فائدہ ۲ تو فرمایا کہ بیشمار ہی ✣ فائدہ ۳ یعنی ہجرت کرنے والون کے ثواب کی

کھڑی کیجاویگی اونکے لیے ترازو اور نہیں پھیلایا جاویگا اونکے لیے دیوان یعنی نامۂ اعمال اور ڈالا جاویگا اونپر ثواب ڈالا جانے کر بیشمار یہان تک کہ اہل عافیت آرزو کرینگے کہ کاش ہمکے کاٹے جاتے بدن اونکے اور ایک روایت مین ہی ہر جھڑے اونکے قیامت مین بسبب یہجانے اہل بلا کے فضل کو اور سمجھا جاتا ہی اس قول اللہ تعالی کے سے اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○

مدعا + درمنثور + تنبیہ + اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ایسے شہر وں سے جہان علانیہ کفر و فسق کا ہو وہان سے ہجرت کرنی لازم ہی اسلیے کہ بری صحبت کی بری تاثیر ہوتی ہی کہ بسبب اختلاط کے گناہ کی برائی دل سے نکل جاتی ہی اور جب ایسا حال ہوتا ہی تو خوف زوال ایمان کا ہی عیاذا باللہ منہ اسلیے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا بَرِیْءٌ مِّنْ کُلِّ مُسْلِمٍ مُّقِیْمٍ بَیْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ قَالَ لَا تَرَاءٰی نَارَاهُمَا رواہ ابوداؤد یعنی مین بیزار ہون ہر اوس مسلمان سے کہ رہتا ہو درمیان مشرکون مین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیون فرمایا اسلیے کہ اقتضاے ایمان یہ ہی کہ مشرک اور مسلمان آپسمین ایک دوسرے کی آگ نہ دیکھین یعنی کافر سے ایسی جدائی اور دوری چاہیے کہ اونکی آگ نظر پڑے پہ جاے اونمین رہنا کہ ساتھ رہنے سے سستی اسلام مین آجاتی ہی بسبب دیکھنے سمون اونکی کے پس بھائیون ہم لوگون کو اپنے حال پر رونا چاہیے کہ ہمسے رسول اللہ بیزار ہین اس کفرستان کے رہنے سے لیکن چونکہ استطاعت نہین رکھتے امید ہی کہ وہ معذور ہون اور جب رسول اللہ ہی بیزار ہوئے تو کیا ٹھکانا ہی ہمارا جسکو اللہ تعالی استطاعت دی اور ارادہ ہجرت کا کرے کہ یہان بڑی ہی آگ لگ رہی ہی کہ حق کہین تو گلے گھونٹے جاتے ہین اور خامخواہ مومنون کے تو نقصان ایمان ہر شعر + اِلٰهِیْ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ + بِجَاهِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَایَ اَجْمَعِیْنَ + وَهَبْ لِیْ فِیْ مَدِیْنَتِهٖ قَرَارًا + بِاِیْمَانٍ وَّدِفْءٍ بِالْبَقِیْعِ + اور اس آیت شریفہ سے تاکید اور خوبی اور فضیلت تقوی اور نیک کامون اور صبر کی بھی معلوم ہوئی سبحان اللہ یہ چیزین بڑی ہی نعمت ہین اور کلام اللہ مین جابجا ان چیزون کے کرنے کا حکم ہی اور فائدے انکے بیان فرمائے ہین ازانجملہ اس آیت مین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ یعنی اے ایمان والون ڈرو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر شخص اوس چیز کو کہ آگے کے بھیجی ہی عمل کے لیے اور ڈرو اللہ سے بلاشبہ اللہ خبردار ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم اور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط یعنی اور جو شخص ڈرے اللہ سے کرتا ہی اوسکے لیے نکلنا ہر رنج سے اور روزی دیتا ہی اوسکو اسیسے جاسے کہ گمان نہین کرتا ہی اور فرمایا لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ○ یعنی تقوی رکھنے والون کے لیے انکے رب کے پاس جنتین ہین کہ جاری ہین اونکے نیچے سے نہرین ہمیشہ رہینگے اونمین اور بیویان ہین پاکیزہ اور رضامندی اللہ کی طرف سے اور اللہ بینا ہی بندون کے حال کا اور اسی طرح بہت آیتین مین تقوی کی تاکید و فضیلت کی چنانچہ اوپر بھی کچھ اسکا بیان ہو چکا ہی اور آگے بھی ہوگا انشاء اللہ تعالی اور صبر وغیرہ کا بھی اور حضرت عمر فرماتے ہین کہ دیکھا مینے تمام دنیا کو پس نہین دیکھا مینے کوئی دوست افضل محافظت زبان سے اور دیکھے مینے تمام لباس پس نہین دیکھا مینے کوئی لباس افضل ورع یعنی پرہیزگاری سے اور دیکھین مینے تمام نیکیان پس نہین دیکھی مینے کوئی نیکی افضل حیا سے اور دیکھے مینے تمام مال پس نہین دیکھا مینے کوئی مال افضل قناعت سے اور چکھے مینے سارے کھانے پس نہین دیکھا مینے کوئی کھانا لذیذ صبر سے اور تقوی بغیر کوئی باتون کے میسر نہین ہوتا چنانچہ کسی بزرگ سے منقول ہی کہ آگے تقوی کے پانچ گھاٹیان ہین جنمین کوئی اون گھاٹیون سے گیرے تو تقوی کو پوچھے اختیار کرنا سختی کا نعمت پر اور اختیار کرنا مشقت کا راحت پر اور اختیار کرنا ذلت کا عزت پر اور اختیار کرنا فوت کا فضول پر یعنی حاجت سے زیادہ پر اور اختیار کرنا موت کا حیات پر اور کہا وہب بن منبہ نے کہ لکھا ہوا ہم

توریت مین جوکوئی توشہ آخرت کا طیار کرے دنیا مین ہوگا روز قیامت کے حبیب اللہ تعالی کا اور جوکوئی ترک کرے غصے کو ہوگا اللہ کی پناہ مین اور جوکوئی ترک کرے محبت عیش کی دنیا مین ہوگا روز قیامت کے امن مین اللہ کے عذاب سے اور جوکوئی ترک کرے حسد کو ہوگا روز قیامت کے تعریف کیا گیا روبرو خلائق کے اور جوکوئی ترک کرے حب ریاست کو ہوگا روز قیامت کے عزیز نزدیک ملک جبار کے اور جوکوئی ترک کرے فضول کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے چین مین ہمیشہ کو اور جوکوئی ترک کرے جھگڑے کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے مطلب یاوے اور جوکوئی ترک کرے بخل کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے ذکر کیا گیا سامنے خلائق کے اور جوکوئی ترک کرے راحت کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے مسرور اور جوکوئی ترک کرے حرام کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے انبیاے ہمسایے مین اور جوکوئی ترک کرے نظر حرام کو دنیا مین ٹھنڈی کریگا اللہ آنکھین اوسکی روز قیامت کے ساتھ اولیا کے اور جوکوئی ترک کرے غنا کو دنیا مین اور اختیار کرے فقر کو بھیجیگا اوسکو اللہ تعالی روز قیامت کے صرف حبت کے ساتھ اولیا کے اور جوکوئی کھڑا ہو واسطے حاجت روائی اپنے بھائی مسلمان کے دنیا مین روا کریگا اللہ واسطے اوسکے حاجتین دنیا اور آخرت کی اور جوکوئی چاہے یہ کہ ہو اوسکی قبر مین کوئی مونس پس چاہیے کہ کھڑا ہوتا پکی رات تین اور نماز پڑھے یعنی تہجد کی اور جوکوئی چاہے یہ کہ ہو عرش رحمن کے سایے مین پس چاہیے کہ ہموار اور جوکوئی چاہے یہ کہ ہو حساب اوسکا آسان پس چاہیے کہ ہو خیر خواہ اپنے نفس کا اور اپنے بھائی مسلمانون کا اور جوکوئی چاہے یہ کہ ہو جنت مین پس چاہیے کہ ہو اللہ کا ذکر کرنے والا رات دن مین اور جوکوئی چاہے یہ کہ ہون اوسکے لیے فرشتے زیارت کرنے والے پس چاہیے کہ ہو پرہیزگار اور جوکوئی چاہے یہ کہ ہو اون لوگون مین سے کہ داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے پس چاہیے کہ توبہ کرے اللہ سے توبہ نصوح اور جوکوئی چاہے یہ کہ ہو غنی پس چاہیے کہ ہو راضی اللہ کی قسمت پر اور جوکوئی چاہے یہ کہ ہو قانع پس چاہیے کہ ہو خاشع یعنی ذلت سے عاجزی کرنے والا واسطے اللہ تعالی کے اور جوکوئی چاہے یہ کہ ہو حلیم پس چاہیے کہ ہو عالم اور جوکوئی چاہے سلامتی لوگون سے پس ذکر کرے کسیکو مگر ساتھ بھلائی کے اور جوکوئی چاہے سلامتی بہت کھڑے رہنے سے آگے اللہ تعالی کے پس لازم کرے اپنے تئین چپ رہنا مگر ساتھ خیر کے یعنی کلام کرے تو سچا کلام کرے اور جوکوئی چاہے سلامتی تکبر اور خیانت سے پس چاہیے کہ یاد کرے اپنے نفس کو اور پہچانے اوسکو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہا اور کیون پیدا کیا گیا ہا اور جوکوئی چاہے یہ کہ ہو شریف دنیا اور آخرت مین پس چاہیے کہ اختیار کرے آخرت کو دنیا پر اور جوکوئی چاہے فردوس اور نعمتین غیر فانی کو تمنا کرے اپنی عمر کو بیچ دینے کے اور جوکوئی چاہے حابت روائی دنیا اور آخرت مین پس واسطے لازم ہے بہت دعا کرنی اور جوکوئی چاہے یہ کہ ہو عزیز دنیا اور آخرت مین پس لازم کرے اپنے پر خاموت اسیلیے کہ یہی قریب ہے اللہ تعالی سے اور قریب ہے رحمت سے اور بعید ہے دوزخ سے اور جوکوئی چاہے یہ کہ روشن کرے اللہ تعالی دل اوسکا ساتھ پورے نور کے پس لازم کرے اپنے پر فکر کرنی اور عبرت پکڑنی اور جوکوئی چاہے بدن ہمارا اور زبان ذاکر اور قلب خاشع پس لازم ہے اوسکو کہ استغفار بہت کیا کرے اور مردونگے واسطے مومن مردون اور مومن عورتون کے یعنی اللہ تعالی سے اونکے لیے بھی دعا کرے

مشکوۃ منبہات

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

تو کہہ مجکو حکم ہوا کہ بندگی کرون اللہ کو نری کرکر اوسکی بندگی اور حکم ہوا کہ مین ہون سب سے پہلے حکم بردار

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّیْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

تو کہہ مین ڈرتا ہون اگر حکم نہ مانون اپنے رب کا ایک بڑے دن کی مار سے ۱۵ ۲۰

کہہ تحقیق فرمایا گیا مجکو کہ عبادت کرون مین خدا کو خالص کرکر واسطے اوسکے پرستش کے اور حکم کیا گیا مجکو کہ ہونمین اول مسلمان

۱۵ یعنی نہیں کہ نہیں ڈرون میں اللہ سے اگر نافرمانی کرون اسکی ۱۲ معا

کہ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی پروردگار اپنے کی کرونمین عذاب دن بڑے کے سے ✣ فتح ✣ تفسیر ✣ کہ یعنی اوس شخص سے کہ باعث ہو تجکو رجوع ہونے کا طرف دین باپ دادا تیرے کے اور حکم کیا گیا مجکو یعنی خالص بندگی کرنے کا واسطے اسکے کہ ہوونگا مین اوال مسلمین کا یعنی مقدم اون کا اور سابق اونکا دنیا اور آخرت مین اور معنی یہ ہین کہ اخلاص کو سبقت ہو دین مین اس جنسے خلاف اس کیا ہوا سبقت لیجانے والا پس اول حکم ہی عبادت کرنے کا واسطے اخلاص کے اور دوسرا سبقت لیجانے کا اور سبب اسکے اوتے کا یہ تھا کہ کفار مکہ نے کہا کہ اے محمد تجکو کیا پیر باعث ہوئی اسپر کہ خلاف باپ دادا اپنے کا کرکر مخالف ہمارے دین کا ہوا چاہیے کہ موافق اپنی قوم کے عبادت لات وعزیٰ کی کرے تو اور آسودہ رہے تو یہ آیتین آمین اونکے رد مین کہ کہدو مین حکم کیا گیا ہون ساتھ توحید و سلام کے

اور عذاب قیامت سے ڈرتا ہون ✣ مد ✣ بحن

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ

تو کہدو مین اللہ کو پوجتا ہون بندگی اپنی کو اوسکے واسطے اب تم پوجو جسکو چاہو اوسکے سوائے تو کہدو بڑے ہارے وہ جو

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝

ہارے اپنے جان اور اپنا گھر قیامت کے دن سنتا ہو یہی ہے صریح ٹوٹا ✣ مو ✣

کہ خدا کو عبادت کرتا ہون خالص کرکر واسطے اوسکے عبادت اپنی کو یعنی شرک سے پس عبادت کرو تم جسکو چاہو سوائے اوسکے کہدو کہ بڑے ہارنے والے وہ لوگ ہین کہ جنھون نے توڑ دیا اپنے تئین اور اپنے اہل کو روز قیامت کے یعنی ہلاک کیا اپنے تئین اور اپنے گھر والون کو بسبب گمراہ ہونے کے اور گمراہ کرنے کے آگاہ رہ یہ قصہ وہی ہے زیان ظاہر ✣ فتح ✣ تفسیر ✣ کہ خدا کو عبادت کرتا ہون الخ اس آیت مین خبر دینی ہے ساتھ اسکے کہ آنحضرت خاص اللہ وحدہ کی کو عبادت کرتے ہین خالص کرکر واسطے اوسکے عبادت اپنی کو نہ غیر اوسکے کو اور پہلی آیت مین خبر دینی ساتھ اسکے تھی کہ وہ حکم کیے گئے ہین ساتھ عبادت و اخلاص کے پس عبادت کرو تم الخ یہ امر فوج و تہدید کا ہے مانند قول اوسکے کہ اعملوا ما شئتم یعنی کرو تم جو کچھ چاہو اور قریش نے کہا آنحضرت سے کہ اگر مخالفت کرے گا تو اپنے باپ دادا کی تو ٹوٹے مین پڑیگا تو بس اوتری یہ آیت قل ان الخاسرین الخ یعنی کامل ٹوٹے مین وہ ہین کہ ٹوٹے مین ڈالا اپنے تئین بسبب ہمیشہ رہنے کے دوزخ مین اور ٹوٹے مین ڈالا اپنے اہل کو بھی یعنی ہیویون اور خادمون کو روز قیامت کے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا اونکو پس وہ بھی دوزخ مین پڑے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ٹوٹے والے کفار ہین کہ جنکو پیدا کیا اللہ نے دوزخ کے لیے پس گئی اونسے دنیا اور حرام ہوئی اونپر جنت اور یہ بھی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ ٹوٹے مین پڑنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے واسطے ہر انسان کے مکان جنت مین اور اہل پس جسنے کی طاعت اللہ کی ہوگا وہ مکان اور اہل اوسکے لیے اور جسنے کی معصیت اللہ کی داخل ہوگا وہ دوزخ مین اور ہوگا وہ مکان اور اہل واسطے غیر اوسکے کہ جسنے کی ہوگی طاعت اللہ کی ✣ مد ✣ معا ✣

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝

اونکے اوپر سے بادل ہین آگ کے اور نیچے سے بادل اس چیز سے ڈراتا ہے اللہ اپنے بندون کو اے بندو مجھ سے ڈرتے رہو

واسطے اونکے اوپر اونکے سائبان ہونگے آگ سے اور نیچے اونکے سے بھی مانند سائبانون کے یہ عذاب ہے کہ ڈراتا ہے اللہ ساتھ اوسکے اپنے بندون کو اے بندو پس ڈرتے رہو مجھ سے پس مراد سائبانون سے طبقے دوزخ کے ہین کہ اوپر بھی اونکے ہونگے اور نیچے بھی اونکے طبقے مانند سائبانون کے ہونگے اونسے نیچے والون کے لیے یعنی آگ گھیرے ہوئے ہوگی اونکو اور ڈراتا ہے اللہ اس بات کا ایمان لاوین اوپر اوبچین منہیات اوسکے سے ✣ مد ✣ اور مراد سائبانون سے طبقے دوزخ کے اور دھوان اوسکا ہے اور نیچے کے سائبانون سے مراد بچھونے ہین آگ سے یہان تک کہ پہنچینگے

گہراؤ دوزخ تک اور سائبان اونکو اسلیے فرمایا کہ وہ سائبان ہونگے اونسے نیچے والوں کے لیے نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہی لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ یعنی اونکے لیے دوزخ کی آگ سے بچھونے ہونگے اور اوپر اونکے بالاپوش آگ جہنم کے اور روایت کیا ابن ابی حاتم نے سعید بن ابی عنبہ سے کہ کہا جب جایا ہیگا اللہ تعالی یہ کہ بھول جاوے وہ زخیوں کو یعنی معاملہ بھولنے والوں کا سا کرے بنا ویگا واسطے ہر شخص کے اونمیں سے ایک صندوق آگ کا بقدر اوسکے پھر مقفل کر دیگا اوسکو آگ کے قفلوں سے پس نہیں قریب ہوگی اوس سے کوئی رگ مگر گا اونمیں سے تنخ ہوگی پھر رکھا جاویگا وہ صندوق ایک اور صندوق آگ کے مین پھر مقفل کیا جاویگا وہ آگ کے قفلوں سے پھر دکھائی جاویگی درمیان اون دونوں صندوقوں کے آگ پس نہیں دیکھیگا کوئی اونمیں سے یہ کہ آگ مین ہی کوئی سوائے اوسکے پس یہی ہے قول اللہ تعالی کا لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ اور قول اسکا لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ✦ معالم ✦ درمنثور ✦

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ
اور جو لوگ بچے شیطانوں سے کہ اونکو پوجین اور رجوع ہوئے اللہ کیطرف اونکو ہی خوشخبری سو تو خوشخبری سنا میرے بندوں کو جو
يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝
سنتے ہین بات پھر پیلتے ہین اوسکے نیک وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے ✦

اور جن لوگون نے کہ پرہیز کیا بت سے اس سے کہ پوجین اوسکو اور رجوع کی طرف خدا کے واسطے اونکے ہے خوشخبری پس خوشخبری دے اون بندون میرے کو کہ سنتے ہین بات پھر پیروی کرتے ہین بہتر اوسکے کی یہ لوگ ہین کہ جنکو ہدایت کیا اللہ نے اور وہی لوگ ہین صاحب عقل کے ✦ فتح

تفسیر ✦ معالم اور سبب النزول مین یحیی طاغوت کے بت لکھے ہین اور مدارک مین شیاطین ہے اور واسطے اونکے خوشخبری ہے یعنی خوشخبری ثواب کی ہے جیسے کہ اور جگہ فرمایا اللہ تعالی نے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ یعنی واسطے اونکے خوشخبری ہے زندگانی دنیا مین اور آخرت مین اللہ عزوجل خوشخبری دیتا ہے اونکو ثواب کی اپنی وحی مین اپنے رسولون کی زبانی اور ملتے ہین اونسے فرشتے وقت آنے موت کے بشارت دیتے ہوئے اور جب کہ اوٹھائے جاوینگے قبرون سے فرماتا ہے اللہ تعالی یوم ترى المؤمنين والمؤمنت يسعى نورهم بين ايديهم وبايمانهم بشراكم اليوم جنت تجرى من تحتها الانهر خلدين فيها ذلك هو الفوز العظيم یعنی جسدن تو دیکھے مومن مرد اور مومن عورتون کو دوڑتی چلتی ہے اونکی روشنی سامنے اونکے اور دائین لنکے اور کہا جاویگا اونکو خوشخبری ہے تمکو آجکے دن باغ ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین اونمین یہ جو ہے بڑی مراد ملنی پس خوشخبری دے میرے بندون کو الخ یہ وہی لوگ ہین کہ جنھون نے پیروی کیا اور رجوع کی اور مراد اسطرح بیان فرمانے سے یہ ہے کہ ہین وہ باوجود اجتناب اور رجوع کے اس صفت پر یعنی اتقاد مین دین مین بہتر کرتے ہین دین مین یعنی احسن اور احسن کے اور فاضل اور افضل کے پس جب پیش آتے ہین اونکو دو امر واجب و مستحب تو اختیار کرتے ہین واجب کو اور اسطرح مباح اور مستحب جمع ہون تو حرص کرتے ہین اوس چیز پر کہ اقرب ہو نزدیک اللہ کے اور بہت ہو ثواب مین یعنی مستحب بعضون نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ سنتے ہین قرآن اور اور کچھ بھی پھر پیروی کرتے ہین قرآن ہی کی اور بعضون نے کہا کہ سنتے ہین اور امر اللہ تعالی کے پس پیروی کرتے ہین اونکے احسن کی مثلاً حکم ہے قصاص لینے اور عفو کرنے اور بدلا لینے اور چشم پوشی کرنے اور ظاہر کر رسد دینے اور پوشیدہ دینے کا اونسے احسن پر عمل کرتے ہین کہ اپنے تقصیر وار کا قصور معاف کر دیتے ہین اور رسد دیتے ہین خفیہ بموجب فرمانے اللہ تعالی کے وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى یعنی اور یہ کہ معاف کرو تو قریب تر ہے واسطے تقوی کے اور فرمایا وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

یعنی اور اگر پوشیدہ دوصدقہ فقرا کو تو یہ بہتر ہی تمھارے لیے اور ابن عباسؓ سے ہے کہ وہ دو شخص ہیں کہ بیٹھے ہیں ساتھ ایک قوم کے پس سنے ان دو میں تین اچھی اور بری پھر بیان کرتے ہیں اور لوگوں میں جا کر تین اچھی سنی ہوئی اور باز رہتے ہیں سوا ان کے سے یعنی بری باتیں نہیں ذکر کرتے کہ ہم کیوں اپنی زبانیں اور اوقات نفیس خراب کریں اور وبال لیں اپنے پر اور ابن عباسؓ سے آیا ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور عبدالرحمن بن عوف نے انکے پاس آکر حقیت اسلام کی خبر لوچھی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حقیت اوسکی ظاہر کی پس ایمان لائے وہ سب پس نازل ہوئی یہ آیت انکے حق میں فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اور ساری باتیں اسلام کی حسن یعنی اچھی ہیں اور ابن عمرؓ سے ہے کہ کہا تھے سعید بن زید اور ابوذر غفاری اور سلمان اتباع کرتے تھے جاہلیت میں اَحْسَنَ الْقَوْلِ وَالْكَلَامِ كَلِمَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا یعنی توحید کے قائل تھے اور بت پرستی سے بچتے تھے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اخیر آیت تک اور جابر بن عبداللہؓ سے ہے کہ کہا جب اوتری آیت اِنَّ لَهَا سَبْعَةَ اَبْوَابٍ یعنی دوزخ کے سات دروازے ہیں تو آیا ایک شخص انصار میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ پر ہیں سات پھاٹک ہیں پس سینے آزاد کیا ہر دروازہ دوزخ کے لیے ایک ایک بردہ پس نازل ہوئی اوسکے حق میں یہ آیت فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ الخ اور ابو سعید سے روایت ہے کہ جب اوتری آیت فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ الخ تو بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارنے والے کو پس پکارا وہ کہ جو کوئی مرے اس عالمین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوگا بہشت میں پس سنا سنے سے ملے عمرؓ رسول نبی کو یعنی اوس پکارنے والے کو کہا بوہریرہؓ سے اور پھیر دیا اوسکو پھر عرض کیا عمرؓ نے آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ ڈرتا ہوں میں کہ اگر پھر سنا سکے لوگ یعنی اس کلمہ پر توعمل نہ کرینگے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جانیں لوگ مقدار رحمت اللہ کی تو البتہ بھروسا کرینگے اور اگر جانیں مقدار غضب الٰہی کی اور اوسکے عذاب کی تو البتہ تقصیر کرینگے اپنے اعمال کو اور روکے عمل سے یعنی نفع اوٹھانے والے ہیں اپنی عملوں سے مدارک منثور کشاف

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝

بھلا جسپر ٹھیک ہوچکا عذاب کا حکم بھلا تو خلاص کریگا اگ میں پڑے کو موضح

کیا جو کوئی کہ ثابت ہوا اوسپر وعدہ عذاب کا کیا تو خلاص کرسکتا ہے اوسے دوزخی کو فتح تفسیر اصل کلام یوں ہے کہ کیا وہ شخص کہ واجب ہوا ہے اوسپر وعدہ عذاب کا کیا پس تو خلاص کرسکتا ہے اوسکو یا یعنی اسکے یہ ہیں کہ کیا وہ شخص کہ واجب ہوا ہے اوسپر وعدہ عذاب کا کیا پس تو چھڑا سکتا ہے اوسکو یعنی نہیں چھڑا سکتا ہے کوئی اوس شخص کو کہ گمراہ کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اور سبقت لے گیا ہے اوسکے علم میں کہ وہ دوزخیوں سے ہے کہا ابن عباسؓ نے کہ مراد کلمہ عذاب سے یہ ہے کہ یعنی جو کوئی سبقت لے گیا ہے علم الٰہی میں کہ وہ دوزخ میں ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ کلمہ عذاب کا یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ اور بعضوں نے کہا یہ قول اوسکا هُوَ كَاۗىِٕنٌ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ موضح مدارک معالم

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ

لیکن جو ڈرتے رہے اپنے رب سے اونکو ہیں محلے اونپر اور محلے اونکے بنے ہوئے چلتی ہیں نہریں اونکے نیچے

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝

وعدہ ہوا اللہ کا اللہ نہیں خلاف کرتا وعدہ موضح

لیکن جو کہ ڈرے اپنے پروردگار سے اونکے لیے ہیں محل بلند اونکے اوپر اور محل ہیں بنائے ہوئے چلتی ہیں اونکے نیچے نہریں وعدہ کیا

خدا نے خلاف نہین کرتا ہی خدا وعدے کے ✤ **فتح ✤ تفسیر ✤** یعنی اگلے لیے محل بلند ہین اور اونچے اور بالاخانے بنے ہوئے بہ نسبت نیچے کے محلون کے جیسے کہ بہشتیون کے لیے بہشت مین جنگے اس کے مومنون کے لیے محل ایسے ہونگے اور نہ نہ بہشتیون کے اللہ اعلم زمین کے اوپر کے محل بھی مانند نیچے کے محلون کے ہونگے کہ انکے نیچے بھی نہریں ایسی ہی جاری ہونگی جیسے نیچے کے مکانون کے نیچے جاری ہوتی ہین کچھ تفاوت نہین ہوگا اور نیچے کے مکانون مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت دیکھینگے بالاخانے والون کو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارے روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف اور یہ بلندی بالاخانون کی بسبب تفاوت درجات کے ہوگی درمیان بہشتیون کے ہوگا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل ان پیغمبرون کے ہونگے کہ مین پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے فرمایا کہ ہان پونہچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بھی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت انکی کے قسم ہے خدا کی پونہچینگے اونکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرون کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باشندے بہشت کے بالاخانے ہین کہ معلوم ہوتا ہی ظاہر اونکا باطن اونکے سے اور باطن اونکا ظاہر اونکے سے بتلایا ہے ہمین وہ اللہ نے اونکے لیے کہ نرم کرتے ہین کلام اور کھلاتے ہین کھانا اور پیاپی یعنی اکثر رکھتے ہین روزے اور نماز پڑھتے ہین رات کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہین **کشاف**

مدمعا ✤ مشلوۃ ✤

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا

تو نے نہین دیکھا کہ اللہ نے اوتارا آسمان سے پانی پھر چلایا وہ پانی چشمون مین زمین کے پھر نکالتا ہی اوس سے کھیتی کئی کئی

اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ○

رنگ بیچ اوس کے پھر کھیتی طیار ہوتی تو تو دیکھے اوسکا رنگ زرد پھر کر ڈالتا ہی اوسکو بھوسا بیشک اس مین نصیحت ہی عقلمندون کو ہوع

کیا نہ دیکھا تو نے کہ اللہ نے بھیجا آسمان سے پانی پس داخل کیا اوسکو بیچ چشمون کے زمین مین پھر نکالتا ہی بسبب اوسکے کھیتی کو طرح طرح کی اقسام اوسکے پھر خشک ہوتی ہی پس دیکھتا ہی تو اوسکو زرد ہوتی ہوئی پھر کرتا ہی اوسکو ریزہ ریزہ تحقیق اس قصے مین نصیحت ہی واسطے صاحب عقل کے ✤ **فتح ✤ تفسیر ✤** پانی یعنی مینہہ اور بعضون نے کہا جو پانی کہ زمین مین ہی پس وہ آسمان ہی سے ہی اور ترا ہی اوسے طرف صخرہ کے پھر تقسیم کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی پس داخل کیا اوسکو یعنی چشمون اور نہرون اور چلجون جاری ہونے کی مین مانند گون کے بدنون مین اور الوان سے مراد ہیئتین کھیتی کی ہین قسم سبز اور سرخ اور زرد اور سفید وغیرہ سے اور یا الوان سے اقسام اوسکے مراد ہین یعنی گیہون اور جو اور تل وغیر ذلک اور اس قصے مین یعنی پانی کے اوتارنے زمین مین اور کھیتی کے نکالنے مین نصیحت اور تنبیہ ہی اس بات کی کہ ضرور اسکا کوئی بنانے والا حکیم ہی اور یہ ہوا ہی بیچ اور تدبیر سے وہ مدبر اور مہل جیوڑنے سے **شعر** ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند ✤ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ✤ اور جائز ہی یہ کہ یہ مثل واسطے دنیا کے جیسے کہ سورۂ کہف مین فرمایا

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ

اور بیان کر واسطے ان کے مثل زندگی دنیا کی جیسے پانی کہ اوتارا ہم نے آسمان سے پھر مل کر نکلا اوس سے زمین کا سبزہ پھر کل کو ہو رہا چورا باون مین اور تا اور اللہ کو ہی ہر چیز پر قدرت یعنی جب

هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ○ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

چاہے پھر جاتا ہے مال اور بیٹے رونق ہین دنیا کی جیتے اور رہنے والی نیکیون پر بہتر ہی تیرے رب کے ثواب مین بدلا اور بہتر ہی توقع ف

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ○ یعنی اور بتا اوسکو حال دنیا کی زندگی کی جیسے

رہنے والی نیکیان یہ کہ علم سکھلاوے جو جاری رہے یا نیک سرم و یا مسجد کنوان سرائے باغ کھیت وقف کر جاوے یا اولاد کو تربیت کر کے صالح

چھوڑ جاوے اور بعضوں نے کہا باقیات صالحات سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہی اور زیادہ کیا بعضوں نے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی ✦ مل کشاف ✦ موجلاد ✦ اوپر کفار اور مومنوں کا ذکر کر کے اب فرماتے ہیں کہ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے ✦

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ

بھلا جسکا سینہ کھول دیا اللہ نے اسلام کے واسطے سو وہ اوجالے میں ہے اپنے رب کیطرف سے سو خرابی ہے جنکے دل سخت ہیں اللہ کی یاد سے

اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○

وہ پڑے پھرتے ہیں بیٹھ کھلی ✦ مو ✦

کیا جو شخص کہ کھولا ہے خدا نے سینہ اوسکا واسطے دین اسلام کے پس وہ اوپر روشنی کے ہو جانب پروردگار اپنے کے سے مانند سخت دلوں کے جنکے حق میں سخت ہے اونکو کہ سخت ہو دل اونکا یاد کرنے خدا کے سے یہ ہیں ✦ فہم ✦ کمراہی ظاہر کے ✦ فہم ✦ تفسیر ✦ یعنی کیا پس جسکو بیچانا اللہ نے کہ یہ پانی کے لائق ہے پس وہ پانی کی اوسپر یہاں تک کہ کھل گیا سینہ اوسکا واسطے اسلام کے اور رغبت کی اسلام میں اور قبول کیا اوسکو مانند اوس شخص کے ہے کہ نہیں مہربانی کی اوسپر پس وہ تنگ سینہ سنگ دل ہے یعنی دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نور اللہ کا لطف یعنی مہربانی اوسکی ہے حاصل یہ کہ کیا جسکا سینہ کھولدیا اللہ نے اسلام کے لیے پس ہدایت پائی اوسنے وہ مانند اوس شخص کے ہے کہ نہیں مہربانی کی اوسپر پس سخت ہو گیا دل اوسکا یعنی دونوں برابر نہیں ہیں اور پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ کیونکر ہوتا ہے کھلنا سینے کا فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہے نور دل میں کھلجاتا ہے دل اور فراخ ہو جاتا ہے پھر عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ کیا علامت ہے اوسکی فرمایا اَلْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالتَّاَھُّبُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ یعنی رجوع کرنی ہمیشگی کے گھر یعنی آخرت کی طرف اور الگ ہونا دار غرور یعنی دنیا سے اور سامان درست کرنا موت کے لیے پہلے آنے موت کے اور روایت میں آیا ہے کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ یعنی پس جسکو چاہے اللہ یہ کہ راہ دکھاوے اوسکو کھولتا ہے سینہ اوسکا اسلام کے لیے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نور جب داخل ہوتا ہے سینے میں کھلجاتا ہے وہ پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آیا واسطے اس حالت کے علامت ہے کہ پہچانی جاوے ساتھ اوسکے فرمایا ہاں دور ہونا گھر غرور کے سے اور رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور تیار ہونا موت کے لیے پہلے اوترنے اوسکے سے اور سخت دل اونکا یاد کرنے خدا کے سے یعنی ترک کرنے ذکر خدا سے آیا ہے سبب ذکر کے یعنی جب ذکر کیا جاتا ہے اللہ کا اونکے پاس یا اوسکی آیتیں ذکر کیجاتی ہیں تو پریشان دل ہوتے ہیں اور سنگدلی زیادہ ہوتی ہے اونکو کما قولہ تعالیٰ فَزَادَتْھُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِھِمْ یعنی پس زیادہ کرتی ہیں یہ آیتیں قرآنی پلیدی کو طرف پلیدی اونکی کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مت کرو بہت کلام بغیر ذکر اللہ کے اسلیے کہ بہا شبہہ کثرت کلام کی بغیر ذکر اللہ کے سبب ہے سنگدلی کی لوگوں کی اور بیشک بہا شبہہ بہت دور ہے لوگوں کا اللہ سے سنگدل ہے اور فرمایا تمام کلام ابن آدم کا ضرر ہیں اوسپر مفید نہیں مگر حکم کرنا اچھی باتوں کا اور منع کرنا بری باتوں سے یا ذکر اللہ اور آیا ہے کہ عیسیٰ نے وصیت کی حواریین کو یعنی اپنے صاحبوں کو بہت کلام نکیا کرو بغیر ذکر اللہ عزوجل کے اسلیے کہ سخت ہو جائینگے دل تمہارے اور بیشک بہت دل بعید ہے اللہ سے ولیکن جانتا نہیں اور حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کھانا بندوں کا اور بہت سونا اونکا سبب ہے سنگدلی کا اور بحضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہضم کرو تم اپنے طعام کو ساتھ ذکر خدا اور نماز کے اور سونا اوسپر اسلیے کہ سخت ہو جائینگے دل تمہارے اور یہ بھی حضرت عائشہؓ سے

روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسوت قلب یعنی سنگدلی باعث ہوتی ہی تین خصلتوں کی جب طعام کی اور جب نوم کی اور جب راحت کی اور کہا مالک دینار نے کہ نہیں مارا گیا بندہ ساتھ عذاب کے اعظم قسوت قلب سے یعنی سنگدلی بہت بڑا عذاب ہی اور نہیں غضب ہوا اللہ کسی قوم پر مگر کہ چھین لیتا ہی اوس سے رحمت یعنی رحم دلی

کشاف ۔ حل ۔ معاد ۔ در منثور

مشکوٰۃ ۔ تنبیہ ۔ علامت شرح صدر کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ مولوی ہو یا فقیر یا دنیادار جسکو رجوع دار آخرت کی طرف نہو اور طالب ہو دنیا کا اور بیزار نہو اوسسے اور مستعد مابعد موت کے لیے نہو یعنی نیک کام نہ کرے اور بری باتوں سے نہ بچے نہیں اوسکو شرح صدر اور ہدایت فما حاصل نہیں پس جو مولوی شاگرد بہت سے کرے یا وعظ کہے بہت تام و نمود کے جیسے یہاں بیان شماتت وغیرہ میں کیکو یہ بیت ہو کہ لوگ بڑا محب جانینگے جو رولاؤں پٹاؤنگا یا درویش نام و نمود کے لیے مزید بیت کرے اور آخرت کے امور کی پروا نرکھے اوسکو سوچنا چاہیے اپنے حال میں کہ اللہ و رسول ہمارے حق میں کیا کچھ فرماتے ہیں یا اللہ ہم سب بھائی مسلمانوں کو راہ حق ہدایت فرما اور ہمارے نفسوں کی شرارتوں سے بچا اور یہ جو آنحضرت نے فرمایا کہ قسوت قلب بہت کلام کرنے سے سوائے ذکر اللہ کے پیدا ہوتی ہی پس اسمیں ہو چنا چاہیے کہ مطلق گفت کلام کا یہ حال ہی یہ جا بیجا بیہودہ کلام گالی گلوچ غیبت جھوٹ چغل خوری وغیرہ ذلک چنانچہ بیان اونکے قبائح کا بر محل اونکے ہوگا آگے ایک حدیث جامع سن لو کہ اسمیں مضامین مناسب اس مقام کے بہت ہیں وہ یہ ہی کہ معاذ کہتے ہیں کہا میںنے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو جنت میں اور دور کرے مجکو دوزخ سے فرمایا آنحضرت نے کہ البتہ تحقیق پوچھا تو نے بڑا کام اور بیشک وہ البتہ آسان ہی اوسپر کہ آسان کرے اللہ تعالیٰ اوسکو اوسپر وہ یہ ہی کہ عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کو اور نہ شریک کرے تو ساتھ اوسکے کسیکو اور قائم کرے تو نماز اور دیوے تو زکوٰۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا پھر فرمایا کہ کیا نہ بتاؤں میں تجکو راہیں خیر کی وہ یہ ہیں کہ روزہ سپر ہی یعنی آگ جہنم سے اور صدقہ دور کرتا ہی گناہوں کو جیسے کہ بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان رات کے یعنی آخر رات کے بھی حصہ کو دور کرتی ہی سپر معنی آپنے یہ آیت تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یہاں تک کہ پہنچے یَعْمَلُوْنَ تک پھر فرمایا کیا نہ بتاؤں تجکو سر دار دین کا اور ستون اوسکا اور چوٹی کوہان اوسکے کی یعنی اعلیٰ چیز کہا میںنے ہاں یا رسول اللہ بتائیے فرمایا سر دار دین کا کلمہ شہادت کا ہی اور ستون اوسکا نماز ہی اور چوٹی کوہان اوسکے کی جہاد ہی پھر فرمایا کیا خبر دوں میں تجکو اس سب کے جڑ کی کہا میںنے ہاں اے نبی اللہ خبر دیجیے پس پکڑی آنحضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا کہ بند کر اپنے پر اسکو پس عرض کیا میںنے اے نبی اللہ کے اور تحقیق ہم کیا البتہ پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ کلام کرتے ہیں ہم ساتھ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو ماں تیری اسی عاذ اور نہیں ڈالیں گی لوگوں کو آگ میں مونہوں کے بل اونکے یا فرمایا ناکوں کے بل اونکے مگر بدلہ زبانوں اونکے کی انتہی پس آدمی کو چاہیے کہ غور کرے اس حدیث کے مضمون میں کہ اسمیں چیزیں ذرا آخرت کے ملنے کی اور دنیا کی بے رغبتی کی اور سامان مابعد موت کے اور سبب بچنے کے قساوت قلبی سے مذکور ہیں اونپر عمل کرنا چاہیے آفتیں جاہ و مال کی ہاتھ لگیں اور انفس اور شیطان اور دنیا کی جہال سے کہ دشمن جانی ہیں بچے فرمایا آپنے حضرت ابو بکر نے کہ ابلیس آگے تیرے ہمیشہ اور نفس دائیں تیرے اور ہوی بائیں تیرے اور دنیا پیچھے تیرے اور عضا گرد تیرے اور جبار اوپر تیرے پس ابلیس بلاتا ہی تجکو طرف ترک کرنے دین کے اور نفس تجکو طرف معصیت یعنی جھوٹے گناہوں کے اور ہوی بلاتی ہی تجکو طرف شہوات کے اور دنیا بلاتی ہی تجکو طرف اختیار کرنے اوسکے پر ترجیح دینے اوسکے کے آخرت پر اور اعضا بلاتے ہیں تجکو طرف گناہوں بڑے کے اور جبار یعنی اللہ تعالیٰ بلاتا ہی تجکو طرف جنت اور مغفرت کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ یعنی کفار بلاتے ہیں دوزخ کی طرف اور اللہ بلاتا ہی طرف جنت و مغفرت کے پس جسنے کہا مانا ابلیس کا

گیا اوسسے دین اور جسنے کہا مانا نفس کا گئی اوس سے روپیہ اور جسنے کہا مانا ہوی کا گئی اوس سے متعال اور جسنے کہا مانا دنیا کا گئی اوس سے آخرت اور جسنے کہا مانا اپنسا کا گئی اوس سے بہتر اور جسنے کہا مانا اللہ کا گئے ہین اوس سے رب ایمان اور یہ نہجا سب بھلائیون کو اللّٰھُمَّ اھْدِنَا لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنَّا سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنْ سَیِّئِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاجْتَنَبْنَا عَنْ مُّوْجِبَاتِ سَخَطِكَ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ مشکوٰۃ ۔ منبہات ۔ شعر گوی توفیق و سعادت و رسان

انگنہ وانہ ۔ کسن سیدان درنی آیہ سوار ان اچہ شد ۔ ایکے سنگدلون کے مقابلے مین نرم دلون کا ندکور ہوتا ہی

اللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ

اللہ نے اوتاری بہتر بات کتاب کی آپس مین ملتی دوہرائی ہوئی بال کھڑے ہوتے ہین اوسسے جلدین اوسکے لوگون کی جو ڈرتے ہین اپنے رب سے پھر

تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُدَی اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ

نرم ہوتی ہین اوسکی کھالین اور اوسکے دل اللہ کی یاد پر یہ ہی راہ دینا اللہ کا اسطرح راہ دیتا ہی جسکو چاہے اور جسکو راہ بھلا دے اللہ

فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

اوسکو کوئی نہین سمجھانے والا ۔ معہ

خدا نے اوتاری بہتر بات ایک کتاب کہ بعض اوسکا مانند ہوسکے کی ہی آیتین دوہری یعنی وعدہ ساتھہ وعید کے اور ڈرانا ساتھہ بشارت کے بال کھڑے ہوتے ہین اوسکے سننے سے کھال پر اون لوگون کی کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے بعد ازان نرم ہوتے ہین پوست اونکے اور دل اونکے نزدیک ذکر خدا کے یہ ہی ہدایت خدا کی راہ دکھاتا ہی ساتھہ اوسکے جسکو چاہے اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اوسکے کوئی راہ دکھانے والا ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کاشکے کچھ حدیث بیان فرماتے ہمسے پس اوتری یہ آیت اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ الخ یعنی مین کہ مشابہ ہی بعض اوسکا بعض سے صدق مین اور بیان مین اور فصاحت بلاغت مین اور حکمت مین اور اعجاز وغیرذالک مین اور لفظ مثانی صفت ہی کتاب کی یعنی مکرر کے اسلیے کہ کہی گئی بار بار آئے ہین وعدہ اور وعید اور قصے اور خبرین اور احکام اور اوامر اور نواہی اور نصیحتین اور بعضون نے کہا کہ مثانی اسکو اسلیے کہا کہ بار بار پڑہی جاتی ہی اور تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم کے یعنی مین کانپنے لگتین ہین جلدین اونکی کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے اور یعنی یہ ہین کہ جب سنتے ہین وہ قرآن اور آیتین وعید اوسکے کی خوف الٰہی طاری ہوتا ہی اونپر اور کانپنے لگتی ہین جلدین اونکی تبعد ازان نرم ہوتے ہین اور یعنی پھر جب یاد کرتے ہین وہ اللہ کو اور اوسکی رحمت کو اور کمال اوسکی مغفرت کو نرم ہوجاتی ہین جلدین اونکی اور دل اونکے اور رہتا ہی ساتھہ اونسے خوف و لرزہ کپکپاہٹ اور یعنی یون تفسیر کی ہی اسکی کہ جب اونکی جلدین آیتین رحمت کی نرم ہوجاتے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ یعنی آگاہ ہو ساتھہ ذکر خدا کے تسکین پاتا ہین دل حاصل یہ کہ وقت خوف کے کانپ جاتے ہین دل اونکے اور نرم ہوجاتے ہین اور چین مین آجاتے ہین وقت اسکے اور ذالک اشارہ ہی کتاب کی طرف اور راہ دکھاتا ہی جسکو چاہے الخ وہ شخص ہی کہ جان لیا ہی اللہ اوسنے انتہا یا ہدایت کا اور جسکو گمراہ کرے یعنی پیدا کرے گمراہی اوسمین پس نہین اوسکو کوئی راہ بتانے والا الخ کیطرف نہین ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جب کانپتی ہی جلد بندون کی خوف الٰہی سے تو جھڑ جاتے ہین اونسے گناہ اونکے جیسے کہ جھڑتے ہین خشک درخت سے پتے اونکے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب کانپتی ہی جلد بندے کی خوف الٰہی سے تو حرام کرتا ہی اوسکو اللہ آگ دوزخ پر اور قرار دیتا ہی منقول بر تفسیر تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم کے کہ کیا صفت اولیاء اللہ کی ہی صفت بیان کی اونکی یہ کہ کانپنے لگتین ہین جلدین اونکی اور روانے لگتین ہین آنکھین اونکی اور تسکین پاتا ہین دل اونکے ساتھہ ذکر خدا کے اور نہین صفت بیان کی اونکی ساتھہ جامے جنے خلاف اونکے کے اور غش آجانے کے سوے اسکے نہین کہ یہ بات اہل بدع یعنی بدعتیون مین ہوتی ہی اور نہین ہوتی ہی

یہ بات مگر شیطان سے اور عبداللہ بن عروۃ ابن الزبیر سے روایت ہے کہ کہا اونھوں نے کہ کہا مجھ سے اپنی دادی بنت ابی بکر نے کہ کیا کرتے تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب پڑھا جاتا تھا اوپر قرآن کہا اونھوں نے کہ ہوتے تھے وہ جیسے کہ صفت بیان کی اونکی اللہ نے روئیں تھمیں آنکھیں اونکی اور کانپنے لگتیں تھمیں جلدیں اونکی کہا عبداللہ نے کہ پس کہا مجھ سے اسما سے کہ اب تو لوگوں کا حال ہی کہ جب پڑھا جاتا ہی اوپر قرآن لوگ پر پڑتے ہیں غش کھا کر کہا اسما نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یعنی یہ شیطان کی جانب سے ہی اور آیا ہی کہ گدرے ابن عمر ایک شخص پر اہل قرآن سے کہ گر اہوا پڑا تھا پس پوچھا ابن عمر نے کہ یا حال ہی اسکا کہا لوگوں نے کہ جب پڑھا جاتا ہی اوپر قرآن یہ سنتا ہی یہ ذکر اللہ کا تو گر پڑتا ہی پس کہا ابن عمر نے کہ ہم البتہ ڈرتے ہیں اللہ سے اور گرتے نہیں اوپر کہا ابن عمر نے بلا شبہ شیطان داخل ہوتا ہی بیچ جوف ایک اونکے کہ نہیں تھا یہ کام اصحاب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ذکر کیا ابن عمر سے ابن سیرین نے کہ جو لوگ بیہوش ہو کر گر پڑتے ہیں جب کہ پڑھا جاتا ہی اوپر قرآن درمیان ہمارے اور درمیان اونکے فیصلہ اسپر ہی کہ بیٹھے ایک دو گاہ کر کی جہت پر دونوں پاؤں لٹکا کر پھر پڑھا جاوے اوسپر قرآن اول سے آخر تک پس اگر گر پڑے وہ تو وہ صادق ہی اور روایت ہی عامر بن عبداللہ بن زبیر سے کہ کہا آیا میں اپنی ماں کے پاس پس کہا میں نے کہ پایا میں نے ایک قوم کو کہ نہیں دیکھی میں نے چیز اوسے کبھی وہ اور ادکرتے ہیں اللہ کو پس کانپتا ہی ایک اونکا یہاں تک کہ بیہوش ہو جاتا ہی خوف الٰہی سے پس کہا اونھوں نے کرت بیٹھ ساتھ اونکے پھر کہا کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتا اور دیکھا میں نے ابوبکر اور عمر کو قرآن پڑھتے پس نہیں ہوتا تھا حال اونکا خوف الٰہی سے کیا پس جاتا ہی تو اوذکو ابوبکر اور عمر سے زیادہ ڈرنے والا اللہ سے اور قیس بن سعد نے سنا ہے کہ کہا صعقہ یعنی بیہوش ہو جانا شیطان سے ہی ۔ **درمنثور** ۔ **معا** ۔ **تنبیہ** ۔ انصاف سے غور کرنا چاہیے ان روایتوں میں کہ صحابہ بیہوش ہوتے تھے کو قرآن اور ذکر اللہ سنکر یہ کچھ لے دے کرتے تھے اون لوگوں کے حال پر کہ اگ ڈھولکی کے سننے پر اظہار شوق اور وجد کریں اور پتجنیاں کماویں یہ محض اغوائے شیطانی ہی جیسا کہ کتاب الحق میں شرح وبیان سے لکھا ہی **بیت** وَمَنْ یَّتَکَحَّلُ الرَّقْصَ قَالُوْا یَکْفُرُ ۔ لَاسِیَّمَا بِالدُّفِّ یَلْھُوْ وَیَمْرُ ۔ یعنی اور جو شخص کہ حلال جانے وجد کو فاعل ہوئے ہیں علما اوسکے کفر کے ۔ خصوصاً کہ ساتھ دف کے لہو کرے اور باجے بجاوے ۔

اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَقِیْلَ لِلظّٰلِمِیْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝

بھلا جو بچاوے گا اپنے منہ پر برا عذاب ان قیامت کے اور کہیں بے انصافوں کو چکھو جو تم کماتے تھے ۝

کیا پھر شخص کہ بچاوے گا ساتھ منہ اپنے کے سخت عذاب سے روز قیامت کے یعنی سوا سے منہ کے کچھ بچاوے گا کہ عذاب کو ساتھ اوسکے بجاوے مانند اہل نجات کے ہو اور کہا جاوے گا ظالموں کو کہ چکھو وبال اوس چیز کا کہ کرتے تھے تم ۔ **فائدہ** ۔ **تفسیر** ۔ معنی اسکے یہ ہیں کہ انسان جب دیکھتا ہی کوئی ڈر کی چیز تو ہاتھ منہ کے سامنے رکھتا ہی اور چاہتا ہی کہ ہاتھ سے منہ کو بچاوے اسلیے کہ سب اعضا میں منہ نہایت عزیز ہوتا ہی اور جو شخص کہ ڈالا جاویگا دوزخ میں ڈالا جاویگا اس حال میں کہ طوق کیے جاوینگے ہاتھ اوسکے ساتھ گردن اوسکی کے پس نہیں میسر ہوگا اوسکو یہ کہ بچاوے آگ کو مگر ساتھ اوس منہ کے اپنے کہ نہ بچاتا تھا اور کسی چیز کو اوسکے اوپر محافظت کے لیے اور کہا جاویگا ظالموں کو یعنی کہیں گے ظالموں سے داروغان دوزخ کے ذوقوا الخ ۔ **مدنی کتاف** ۔ مراد یَّتَّقِیْ بِوَجْهِهٖ سے یہ ہی کہ کھینچا جاویگا منہ کے بل دوزخ میں اور یہ مانند اس قول اللہ تعالیٰ کے ہی ۔ اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی کیا پس وہ شخص کہ ڈالا جاویگا دوزخ میں بہتر ہی یا وہ شخص کہ آویگا امن سے روز قیامت کے اور یا یہ معنی ہیں کہ اوندھا ڈالا جاویگا دوزخ میں اور اول جو آگ کو پہنچیگا منہ اوسکا ہوگا اور کما سیاتی کہ وہ کافر ہی کہ ڈالا جاویگا دوزخ میں

اس حال مین کہ طوق کیے ہونگے ہاتھ اوسکے ساتھ گردن اوسکی کے اور پاؤں اوسکے ہاتھ مین پڑا ٹکڑا ہوگا گندگی کا پس بھڑکے گی آگ اوسمین اس حال مین کہ وہ لٹکتا ہوگا ساتھ گردن کے پس گرمی دوزخ کی اور لپٹ اوسکی اوسکے مونہہ پر پہونچتی ہوگی نہین دفع کر سکیگا اوسکو بسبب طوق کے کہ اوسکے ہاتھ اور گردن مین ہوگا اور بعضون نے کہا کہ مراد اوس سے یہ جہل ہے کہ ہاتھ اوسکے گردن مین باندھکر دوزخ مین ڈالے جاوینگے اور وہ ساتھ مونہہ اپنے کے آگ دوزخ سے پرہیز کریگا ۔ معا ۔ بحر ۔ درمنثور ۔

كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ○ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ

جھٹلا چکے ہین انسے اگلے پھر پہونچا اونپر عذاب جہان سے خبر نہ رکھتے تھے پھر چکھائی اونکو اللہ نے رسوائی

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ○

دنیا کے بیچے اور عذاب آخرت کا تو اور بڑا ہی اگر یہ سمجھ رکھتے ۔ مو ۔

جھٹلایا تھا یعنی رسولون کو اون لوگون کے پہلے انسے تھے یعنی قریش سے پس آیا اونکو عذاب اوس جگہ سے کہ نہین جانتے تھے پس چکھائی اونکو خدا نے اقسام رسوائی ہیچ زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا سخت ہی اگر جانتے ۔ فتح ۔ تفسین ۔ اوس جگہ سے کہ نہین جانتے تھے یعنی اوس جہت سے کہ نہین گمان کرتے تھے اور نہین خطرہ گذرتا تھا اونکے دل مین کہ شروع ہیگی اونکو اوس جہت سے اوس وقت کہ وہ اون تھے غافل تھے عذاب سے ناگہان گرفتار عذاب مین ہوئے اون کی گھر اپنی سے اور خواری یعنی مسخ اور خسف اور جلاوطن ہونا اور مارا جانا انکے عذاب خدا سے سخت ہی یعنی دنیا کے عذاب سے اگر جانتے البتہ اون مین رہتے یا یہ معنی ہین کہ اگر جانتے وہ آخر کے عذاب کو تو جھٹلاتے ۔ مد ۔ کشاف ۔ معا ۔ جلا ۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ○ قُرْآنًا عَرَبِيًّا

اور بیشک بیان کی ہم نے لوگون کو اس قرآن مین سب چیز کی کہاوت کہ شاید وہ سوچین قرآن ہے عربی زبان کا

غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ○

جسمین کجی نہین کہ شاید وہ بچتے رہین ۔ مو ۔

اور البتہ تحقیق بیان کی ہمنے واسطے آدمیون کے اس قرآن مین ہر نوع سے مثال ہو کہ یہ صحبت پکڑین اقرار ہمنے قرآن عربی کا عیب ہو کہ یہ پرہیزگاری کرین ۔ فتح ۔ تفسین ۔ غیر ذی عوج کے معنی یہ ہین کہ مستقیم و پاک ہو تناقض و اختلاف سے اور بعضون نے کہا کہ مراد ہیچ شک ہو یعنی شک الانہین کہ کچھ شک ہو اللہ کے کلام ہونے مین اور انس سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین ہیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے قرآنا عربیا غیر ذی عوج کہ فرمایا غیر مخلوق یعنی یہ قرآن اللہ کا کلام ہے قدیم مخلوق نہین ہے ۔ درمنثور ۔

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ

اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک مرد کو اوسمین کئی شریک نندی اور ایک مرد پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی ہی انکی کہاوت

الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○

سب خوبی اللہ کو ہی پر وہ بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے ۔ مو ۔

بیان کی خدا نے ایک مثال ایک غلام ہو کہ اوسمین شریک مختلف ہین اور ایک غلام ہو سالم واسطے ایک شخص کے کیا برابر ہین صفت مین تعریف خدا کے لیے ہی بلکہ اکثر اونکے نہین جانتے یعنی جبر غلام کے کہ کتنے ہی مالک ہوتے ہین ضائع ہوتا ہی ایسے ہی جو شخص کہ بہت معبودون کو

پوچھتا ہو مسائل ہی اور جو غلام کہ خالص ایک شخص کا ہو وہ شخص کار ساز سب امور اوسکے کا ہوتا ہی ایسے ہی جو کہ موحد و مخلص ہو خدا کا ساز اوسکو ہی واللہ اعلم + فقہ + تفسیر + متشاکسون کے معنی ہین جھگڑنے والے اور اختلاف کرنے والے بخلاف رجل سلما لرجل کے سلما اور معنی ہین اسکے سلامتی والا کر سکیگا دوسرے تنازع شرکاء وہ واسطے ایک شخص کے یعنی خالصہ ہوا اوسکے لیے شرکت سے گیا اور ہین صفتین یعنی کیا برابر ہین صفتین انکی اور حال انکے یہ استفہام انکاری ہی یعنی نہین برابر انکے صفتین اور حال تعریف خدا کے لیے کہ ایک ہی وہ ایسا کہ نہین شریک کوئی اوسکا نہ اور معبودون کے لیے سوائے اوسکے یعنی واجب ہی یہ کہ حمد و عبادت متوجہ ہو طرف اوس وحدہ کے بس تحقیق اثبات ہوا کہ نہین ہی کوئی معبود سوائے اللہ کے بلکہ اکثر انکے نہین جانتے ہین یعنی اوس عذاب کو کہ رجوع کرینگے اوسکی طرف پس شرک کرتے ہین ساتھ اوسکے غیر اوسکے کو تمثیل دی کافر کو اور اوسکے معبودونکو ساتھ غلام کے کہ شریک ہون اوسمین کئی شرکا اور نہین آپسمین تنازع اور اختلاف پھر ایک اونمین سے دعوی کرتا ہو کہ یہ غلام میرا ہی پس وہ آپسمین کھینچا کھانچی کرتے ہون اوسکو اور لگاتے ہون اوسکو خدمتون مختلف مین اور وہ غلام متحیر ہی نہین جانتا کہ کونسا راضی ہی اوسکی خدمت سے اور کس پر اونمین سے بھروسا کرے اپنی حاجتون مین اور کس سے طلب کرے رزق اپنا اور کس سے ڈھونڈے رفاقت اپنی پس فکر اوسکی متفرق ہی اور دل اوسکا پریشان اور تمثیل دی مؤمن کو ساتھ غلام کے کہ اوسکا ایک آقا ہو پس فکر اوسکی ایک ہی اور دل اوسکا مجتمع + کشاف + جلالین + یعنی نہین برابر ہی غلام جماعت کا اور غلام ایک کا اسلیے کہ اول سے جب طلب کرے ہر ایک اوسکے مالکون سے خدمت اپنی ایک وقت مین تو وہ متحیر ہوتا ہی کہ کسکی خدمت کرون انمین سے اور یہ مثال شرک کی ہی اور دوسری مثال موحد کی ہی + جلالین + ایک غلام جو کئی کا ہو کوئی اوسکو اپنا نہ سمجھے تو اوسکی پوری خبر نہ لے اور ایک غلام جو سارا ایک کا ہو وہ اوسکو اپنا سمجھے اور پوری خبر لے یہ مثال ہی جو ایک بے بدلے ہین اور جو کئی رسے بندے + موضح + یعنی جو غلام کہ کئی آقا رکھتا ہو اور وہ اوس سے خدمت لینے مین تنازع کرے اور جو برابر نہین ہی ساتھ اوس غلام کے کہ سوا ایک آقا کے نرکھتا ہو اور بے تنازع ہو سیطرح کافر پوجنے والا معبودون متعددہ باطل کا یعنی ہوتا کا ساتھ مسلمان پوجنے والے خدائے یگانہ معبود برحق کے برابر نہو + بحث + تنبیہ + حاصل آیت یہ ہوا کہ اللہ تعالی کا شریک سیکو نکرے اوسی کو مالک و کارساز اور رازق اپنا سمجھے اور عبادت اوسیکو کرے پس بزرگون کو مسکا تاج اور آنکھون کی پتلی سمجھے لیکن کارخانہ خدائی مین سیکو دخیل نجانے اور جو بندگی کہ خاص اللہ ہی کی سزاوار ہی جیسے سجدہ کرنا اور پکارنا وقت حاجات کے اور منتون کا ماننا اور نام رکھنے مین نسبت عبودیت کی کرنی اوسکی طرف اور مانند انکے کہ اوسکے غیر کے لیے نکرے تفصیل خیر کی بات کی ہی کہ نام رکھنا عبد فلان اور غلام فلان کا بھی ایک قسم ہی شرک کی اس سے بھی بچے چنانچہ فسر شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ بیچ تفسیر آیت فلما اٰتٰھما صالحا الخ کے لکھتے ہین کہ تصویر یہ حال آدمی کی کہ وقت ثقل حمل کے نیت درست کرتا ہی اور بفرزند وجود مین آوے تو اوسکو فراموش کر دیتا ہی اور یہان سے جانا گیا کہ شرک نام رکھنے مین ایک قسم ہی شرک سے جیسے کہ اہل زمانہ ہمارے غلام فلان اور عبد فلان نام رکھتے ہین انتہی پس آدمی کو چاہیے کہ ایک ہی کا غلام ہو ہے ہر ایک کا غلام نہ بنتا پھرے اور اوسیکو حاجت روا اور کارساز اپنا سمجھے نہ اور کسیکو والا جنکو نام رکھا ہی اللہ تعالی نے اس آیت مین بھی اونمین داخل ہوگا اور خسر الدنیا والاخرۃ ہوگا حضرت شیخ عبد الحق دہلوی نے مدارج النبوۃ مین بیچ ذکر وفود کے لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عبد عوف کا عبد اللہ رکھا جیسے وفد بنی الہکا مین عبد عمر کا نام عبد الرحمن رکھا اور اس سے ثابت ہوتا ہی کہ جس نام مین اضافت عبد کی غیر خدا کی طرف ہو وہ نام رکھنا خوب نہین انتہی **مسئلہ** شرکت دو قسم پر ہی شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہ ہی کہ مالک ہون دو شخص عین کے یعنی ایک چیز کے از راہ ارث کے یا خریدنے کے یا کوئی ہبہ کرے اون دونون کو گیہون یا غلام یہ دو شخص نہ پر ہیں شرکاء کہلاتے ہین دو شخص وغیرہ ذلک

یا مال ملے مال وہ مخصوص کو اس طرح کہ نہ تمیز ہو سکے یعنی ایک جنس کا مال دونوں پاس تھا وہ مل گیا جیسے دو دھ ایک کا دوسرے کے دودھ میں مل جائے یا دونوں قصداً اوس مال کو ملا دیں پس اس شرکت کا حکم یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کے حصے میں اجنبی ہے اور جائز ہے بیچنا اپنے حصے کا اپنے شریک کے ہاتھ اور غیر شریک کے ہاتھ بھی بیچنا اپنے حصے کا جائز ہے بغیر اذن شریک کے سوائے دونوں قسموں اخیر کے یعنی دونوں نے مال ملا دیا ہو یا آپس میں مل گیا ہو تو اوسکا بیچنا بغیر اذن شریک کے درست نہیں اور شرکت عقدیہ ہے کہ کہے ایک دوسرے سے کہ شریک کیا میں نے تجکو فلانی چیز میں اور دوسرا قبول کرے اور رکن شرکت کا ایجاب و قبول ہے اور شرط اسکی یہ ہے کہ نہو اسمیں کوئی چیز ایسی کہ قطع کرے شرکت کو مانند شرط کرنے معین روپوں کے فائدے میں سے واسطے ایک کے اور دونوں شریکوں میں سے یعنی شرط کرے کہ جو فائدہ ہوگا اوسمیں سے پانچ روپے میرے لونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکت کو قطع کر دیتی ہے نہ ہونا اسکا شرط ہے اس شرکت کی اور یہ شرکت چھ قسم پر ہے شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان اور شرکت صنائع اور شرکت وجوہ اور شرکت مفاوضہ تو یہ ہے کہ شریک ہوں دو شخص کہ برابر ہوں دونوں تصرف اور دین میں اور مال میں پس نہیں جائز ہے یہ شرکت درمیان مسلمان اور کافر کے اسلیے کہ دین میں مساوی نہیں اور نہ درمیان غلام اور آزاد کے اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے کے اسلیے کہ تصرف میں برابر نہیں اور مراد مساوات سے مال میں مساوات اوس مال کی مراد ہے کہ صحیح ہو اوسمیں شرکت اور زمین ضابطہ ہی ساتھ زیادتی اوس مال کے کہ نہ جاری ہو اوسمیں شرکت مانند عروض یعنی اسباب اور زمین وغیرہا کے اور متصور ہوتی ہے یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے معاملے میں پس جب زر ایک دونوں میں سے کچھ خریدنے لگے تو مطالبہ ثمن کا یعنی مول کا شریک دوسرے سے پہونچتا ہے اور ضرور ہے اسمیں لفظ مفاوضہ کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اوسکے کا اور نہیں شرط ہے اسمیں دینا مال کا وقت عقد کے اور جو کچھ کہ اوس دونوں میں سے کچھ مول لے سوائے طعام و لباس اہل اپنے کے پس وہ دونوں کا ہوگا اور جو دین کہ لازم ہوا ایک پر ان دونوں میں سے بسبب وسچ چیز کے کہ صحیح ہوا وسمیں شرکت مانند خریدنے اور بیچنے اور بارہ لینے کے یا بسبب کفالت کے ساتھ امر کے شامل ہوگا اوسکا دوسرا اور بغیر امر کے ضامن نہیں ہوتا ہے کفیل یہی ہے یعنی جب لازم آئے ایک پر ان دونوں میں سے دین بسبب کفالت کے بغیر امر مکفول عنہ کے پس صحیح یہ ہے کہ اس دین کا ضامن نہیں ہوگا شریک دوسرا اور اسی طرح اگر لازم ہوگا دین بسبب غصب کے ایک پر ضامن ہوگا اوسکا دوسرا اور نہیں صحیح ہے شرکت مفاوضہ اور عنان مگر ساتھ روپیہ یا اشرفی یا تیسوں کے کہ نکالیں دونوں یکزیک امام محمد کے اور ساتھ ٹسلے کے اور جائز ہے اگر معاملہ کرے تیسوں لوگ ساتھ ایک دوکان کے اور اگر ایک دونوں شریکوں میں سے مالک ہو اسباب کے یا ہو وقت کر ایسے مال کا کہ جسمیں شرکت مفاوضہ درست ہو سکتی ہے مانند روپے اشرفی کے تو شرکت مفاوضہ جاتی رہی اور شرکت عنان ہو گئی اور اگر وارث ہوگا ایک دو شریکوں میں سے ایسی چیز کا کہ جسمیں شرکت مفاوضہ نہیں ہو سکتی مانند اسباب اور مکان کے نہیں ہو گئے تو باقی رہی شرکت عنان یہ ہے کہ شریک ہوں دو شخص کہ برابر ہوں چیز دونوں کی اگرچہ نہیں یعنی تصرف وغیرہ میں یا نہ برابر ہوں پس اگر مال دونوں کے برابر ہوں یا کم زیادہ ہوں صحیح ہے اور صحیح ہے یہ شرکت اس طرح بھی کہ شرط کیجاوے یہ کہ ہو مال سوا اور نہو رنج سوا سوا یعنی ایک کے نفع اور دوسرا زیادہ باوجود مساوات مال کے تو بھی درست ہے اور یہ قول امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہے اور امام شافعی نے ایک نفع ہونا دونوں مالوں کا اور مخلوط کرنا دونوں مالوں کا اور برابر ہونا دونوں کے مالوں کا اور رنج کا شرط نہیں ہے قطع کر دیا ہے اور جو کچھ شرط کریں جائز ہے اور رنج اور تلف اوضمان بقدر دونوں مالوں کے ہے پس اگر ایک کے درہم ہوں اور ایک کے دینار تو بھی جائز ہے اور یہ شرکت متصور ہوتی ہے وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت صنائع اور تقبل یہ ہے کہ شریک کریں دو صرف والے اگر یہ دو نے مختلف سکھتے ہوں مانند درزی دو مان یا ایک مگر یہ ہو اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کریں کام دونوں اور ہر کسب درمیان دونوں کے یعنی دونوں ملکر کسب کریں اور اگر شرط کریں دونوں کام کرنے میں آدھوں آدھ کی اور نفع میں یہ شرط کریں

کہ دو تہائی ایک لے اور ایک تہائی ایک تو جائز ہی اور جو کام کہ ایک لیگا دونو نہیں سے لازم ہوگا دونو پر کرنا اور سکا پیسہ ایک طلب کرنا کام کا پہونچا ہی اور ہر ایک کو زوری مانگنی ہو پہونچی ہی اور بری ہو جاویگا دینے والا مزدوری کا ساتھ دینے کے ایک کو اون دونوں میں سے اور کمائی درمیان دونو کے ہوگی اگر چہ کام کرے ایک من دونوں میں سے فقط اور شرکت وجوہ یہ ہو کہ دو شخص کہ اون پاس مال ہو نہیں شریک ہوں اس طرح کہ اپنی وجاہت ورویہ سے اسباب مول لاکر بیچیں اور نفع درمیان دونوں کے ہو بسقدر شرط کرین پس اگر شرط کرین دونوں اومیں بطور شرکت مفاوضہ کے تو صحیح ہی اور اگر مطلق کہیں تو بطور شرکت عنان کے ہوگی اور متضمن ہی شرکت وکالت کو صحیح اون چیز کے کہ مول لین یعنی ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہی پس اگر شرط کرین دونوں آدھوں آدھوں ہونا چیز خریدی گئی کا آپسمیں یا تہائی ایک کے لیے اور دو تہائی ایک کے لیے تو نفع بھی اسیطرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہی اور زمین جائز ہی شرکت اور نہیں زمین کہ نہیں صحیح ہی وکالت اومیں مانند کاٹنے لکڑیوں کے اور گھاس کے اور شکار کرنے کے اور پانی لانے کے اور جو کچھ کہ حاصل ہوگا ہر ایک کے لیے پس وہ اوسی کے لیے ہوگا اور جو کچھ لیویں دونوں معاپس واسطے دونو کے آدھوں آدھوں ہوگا اور جو کچھ کہ حاصل ہوگا ایک کے لیے دوسرے کی مدد سے پس وہ اوسی کے لیے ہوگا مثلاً ایک کھیڑے اور دوسرا جمع کرے تو ہوگا وہ اکھیڑنے والے کے لیے اور واسطے دوسرے کے اجر مثل ہوگا امام محمد کے نزدیک تو بسقدر نوبت پونہچے اوسکی اور امام ابو یوسف کے نزدیک زیادہ کیا جاوے نصف ثمن اوسکے پر اور نہیں صحیح ہی شرکت پانی ملنے نہیں اسطرح کہ ایک کا بیل ہو اور دوسرے کی پھال پھر بیاہے ایک دن دونوں نہیں سے پس کسب بیاہنے والے کے لیے ہوگا اور اوسپر اجر مثل یعنی کرایہ موافق رواج کے لازم آویگا اور مزدوری کا یعنی کچھ مال نہ کہ دوسرے کی ہو اور نہ بیع شرکت فاسد نہیں بقدر ملک کے ہوگا جیسے کہ شرط کہیں شرکت تین درہم نہیں معین سے ایک کے لیے پس فاسد ہوئی شرکت پس ہوگا نفع بقدر ملک کے یہان تک کہ اگر ہو مال آدھوں آدھوں اور شرط کیا تھا رباع اثلث یعنی دو تہائی ایک کے لیے اور ایک تہائی ایک کے لیے تو یہ شرط باطل ہی اور ہوگا ربع آدھوں آدھوں اور باطل ہو جاتی ہی شرکت بسبب مرنے ایک کے دو شریکوں میں سے اور بسبب چلے جانے ایک کے دار الحرب میں مرتد ہو کر اگر حکم کیا جاوے ساتھ اوسکے اور نہیں جائز ہی کہ ذمہ دیوے ایک اونمیں سے دوسرے کے مال کی بغیر اذن اوسکے ملتقی شرح وقایہ مختصر گا

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝

بیشک قول تو ہی اور وہ بی مرنے ہین پھر مقرر تم دن قیامت کے اپنے رب کے آگے جھگڑوگے مو

ای محمد تحقیق تو مریگا اور تحقیق یہ مریں گے پھر البتہ تم روز قیامت کے نزدیک پروردگار اپنے کے آپسمین جھگڑوگے فتح تفسیر تو مریگا الہ کا منتظر رہتے تھے آنحضرت کی وفات کے کہ یہ مرین تو ہمارا پیچھا چھوٹے پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ موت سبکو آنے والی ہی پس سکا انتظار کرنا اور شماتت باقی کے ساتھ فانی کی کیا معنی اور قیامت کے ہی کہ اللہ تعالی نے خبر موت کی سنائی اپنے نبی کو اوسنے نفس کی اور تمکو خبر موت کی دی تمھارے نفسون کی یعنی تو اور وہ سچ شمار موتی کے مین اسلیے کہ جو چیز ہونے والی ہی پس گویا کہ ہو چکی بود داد ہے روایت ہی کہ ایک شخص نے دیکھا ایک بندر پس کہا کہ کون ہی یہ کہا ابو درداء نے کہ یہ تو ہی دہاتا ہی اللہ تعالی إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ یعنی چون کہ تجہ پر اور آنے والا ہی پس گو یا کہ تو مردہ ہی ہی جہم البتہ تم جھگڑوگے آپس میں پھر البتہ تم جھگڑوگے آپسمین پس سنا ہے یہ ساتھ اوسکے احکام الہی پونہچا دیے تھے پس جھٹلایا انھوں نے مجکو اور کوشش کی ہے نے اسلام کی طرف بلانے میں پس سنے ہے یہ ساتھ اوسکے عذر کیے وہ اہیات کہ تابعین کہمین کی تابعداری کی جنھے اپنے سرداروں اور بڑون کی اور کہین گے سردار کہ رہکایا ہمکو شیاطین نے اور اسکے باون ہمارے نے اور بعضون نے حمل کیا ہی اوسکو بسبب بھگڑنے کے پس کافر آپسمین جھگڑینگے یہان تک کہ کہا جاویگا اونکو کہ تختصموا لدی یعنی اللہ تعالی فرماویگا کہ جھگڑو آپسمین میرے پاس اور مومنون کا فرون پر سرنش کرینگے ساتھ دلیلون کے اور اہل قبلہ بھی آپسمین جھگڑینگے یعنی بعضے

چنانچہ ابن عمر کہتے ہیں کہ ایک مدت ہم بھی جانتے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے ہمارے حق میں اور اہل کتاب کے حق میں کہ مومن کافر میں جھگڑا ہوگا جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ہم کہتے تھے کہ ہم آپسمیں کیونکر جھگڑینگے حالانکہ نبی ہمارا ایک ہے اور دین ہمارا ایک ہے اور کتاب ہماری ایک ہے یہانتک کہ دیکھا میںنے اپنے بعضوں کو کہ مارتے ہیں بعضوں کو تلوار سے پس جانا میںنے کہ یہ نازل ہوئی ہے ہم موسنوں کے حق میں اور برابر اہم تھی ہے ہی کہ ابو صعاب نے کہا کیا ہوگی خصومت ہماری یعنی قیامت کو حالانکہ ہم تو بھائی ہیں آپسمیں پس جب قتل کیے گئے عثمان رض تو کہا صعاب نے کہ یہ خصومت ہماری ہے یعنی در باب قتل انکے کے آپسمیں جھگڑا ہوگا روز قیامت کے اور کہا ابو العالیہ نے کہ نازل ہوئی یہ آیت در باب قبلہ کے حق میں اور جھگڑا در باب خونہا و حقوق آپسکے ہوگا اور وجہ اول ہی ہے یعنی ہوسی اور حق بات اول ہی کی ہے یعنی آنحضرت اور کفار جھگڑینگے جیسے کہ سمجھا جاتا ہے اس قول اللہ تعالی کے سے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ اور اس قول اللہ تعالی کے سے وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ کہ یہ بیان اور تفسیر ہے اون لوگوں کی کہ اونمیں جھگڑا ہوگا آپسمیں آپ مناسب قول انیکے کچھ روایتیں سنئی چاہئیں ابو ہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر ہو کچھ حق بھائی اوسکے کا قسم آبرو ریزی اوسکی سے یا اور کچھ پس معاف کروا دے اوسکو اوس سے آجسکے دن پہلے اسکے کہ نہوگا دینار اور نہ درہم یعنی قیامت میں اگر ہوگا ظالم کے لیے عمل اچھے لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق مظلوم کے اور اگر نہوگی ظالم کے لیے نیکیاں لیجاوینگی برائیاں حق والے کی پس رکھی جاوینگی ظالم پر آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کہ کیا جانتے ہو تم کہ کیا معنی ہیں مفلس کے عرض کیا صحابہ نے مفلس ہم میں وہ شخص ہے کہ نہو درہم ہو اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق مفلس میری امت سے وہ شخص ہے کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزہ اور زکوۃ کے اور آویگا ساتھ اس حالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان ناکا لگایا ہوگا کسیکو اور کھا گیا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک کو نیکیوں اوسکے سے اور دوسرے کو نیکیوں اوسکے سے پس اگر تمام ہوئیں نیکیاں اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھ ادا کرنے گناہ کے انکے کہ اوسپر ہو تو لیجاوینگی خطائیں مظلوموں کی پس ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ میں اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا جب نازل ہوئی یہ آیت اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ عرض کیا میںنے کہ یا رسول اللہ کیا مواخذہ کیا جاویگا ہم پر اوس چیز کا کہ ہو در میان ہمارے دنیا میں ساتھ خواص ذنوب کے یعنی زنا و غیرہ کا تو مواخذہ ہوسکے ہی گا آپسکے حقوق کا بھی مواخذہ ہوگا فرمایا ہاں البتہ مواخذہ کیا جاویگا تم پر سکا یہانتک کہ ادا کیا جاویگا ہر حقدار کے حق کو گا کہ در میں قسم کی یا شبہہ امر شہوا ہے آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ جھگڑے گی روز قیامت کے ہر چیز یہانتک کہ دو بکریاں بھی آپسمیں جھگڑینگی در حقدار ہونے کے آپسمیں سینگوں سے آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ او اجو آپسمیں جھگڑینگے روز قیامت سے مراد ہیوی اوسکی ہوگی قسم خدا کی نہیں بولیگی زبان اوسکی دلیکن دونوں ہاتھ اوسکے اور پانوں اوسکے گواہی دینگے اوسپر اور چیز کی کہ غائب ذکر کی تھی پہلے خاوند کے اور گواہی دینگے دونوں ہاتھ مرد کے اور پانوں اوسکے اوسچیز کی کہ خبر گیری کرتا تھا وہ ہیوی کی یعنی آسمیں جو کچھ تصور کیا ہوا اوسکی گواہی دینگے پھر بلایا جاویگا مرد اور خادم اوسکا ساتھ مثل اسکے یعنی اونکے بھی بعضا اسی طرح گواہی دینگے پھر بلائے جاوینگے بازاری یعنی انھوں نے جو کسیکی حق تلفی کی ہوگی اونکے اعضا بھی گواہی دینگے اونمیں پھر بلائے جاوینگے وہ ان دانق اور قراط اور تولکن نیکیاں ظالم کی دی جاوینگی مظلوم کو اور برائیاں مظلوم کی ظالم پر رکھی جاوینگی پھر لایا جاویگا جہاروں یعنی ظالموں کو لوہے کے گرز دن سے پس کہا جاویگا کہ اوارد وھا یعنی نہیں ہے تم پر تحمل کرو اوسکا دوزخ پر یعنی گذرنا ہوگا اوسپر سے کہ پل صراط اوسپر ہوگا یعنی مجلوسک ہے کہ داخل ہوسکے دوزخ میں یا فقط رو دہی ہوگا آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول دو جھگڑنے والوں کے آپسمیں دو ہمسائے ہونگے کہیں فرمایا

میان بیوی اول جھگڑینگے اور کہینگے ہمسایون کو فرمایا اور دونون محل پر اول انسانی مراد ہو یعنی بسبب بعض متعلقون کے یہ
اول ہین اور بسبب بعض کے وہ شاید گھر والون مین پہلے اونکا جھگڑا ہوا اور باہر والون مین ہمسایون کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا یعنی محشر مین امیر ظالم کو پس ہمجھگڑے گی اوس سے رعیت پھر شتر یا وہ بیگی وہ اوسپر پس کہا جاویگا اوس امیر کے لیے
کہ باندھا جاویگا ایک ستون سے دوزخ کے ستونون مین سے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا جھگڑینگے لوگ آپسمین روز قیامت یہان تک کہ
جھگڑے گی روح ساتھ بدن کے پس کہے گی روح واسطے بدن کے کہ تو نے کیا یعنی جو کچھ کیا اور کہے گا بدن واسطے روح کے کہ تو نے حکم کیا مجھ
اور تو نے فریب دیا پس بھیجیگا اللہ تعالی ایک فرشتے کو پس حکم کریگا وہ درمیان اون دونون کے پس کہیگا فرشتہ واسطے اون دونون
کے کہ مثل تم دونون کی ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص جاتا ہے اندھا ہوا اور دوسرا اندھا ہوا داخل ہوئے دونون ایک باغ مین پس کہا اندھے نے
واسطے لنگڑے کے کہ مین دیکھتا ہون میوہ سا میوے لیکن نہین ہو سکتا مین طرف اونکے پس کہا واسطے اوسکے نابینا نے کہ سوار ہو تو
مجھ اور تو رہے پس سوار ہوا ماندہ اوسپر اور توڑے میوے پس کونسا اون دونون مین سے زیادتی کرنے والا ہوا کہینگے روح و جسد کہ دونو
ہوئے زیادتی کرنے والے پس کہے گا واسطے اون دونون کے فرشتہ کے تم دونون نے حکم کیا اپنے نفس پر یعنی بدن واسطے روح کے مانند سوار کے
ہی اور روح سوار ہونے والی ہی اوسپر اور ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ
کہا کہ جھگڑینگا سچا جھوٹے سے اور ظلوم ظالم سے اور ہدایت یافتہ گمراہ سے اور ضعیف متکبر سے ✦ تنبیہ ✦ ان روایتون سے معلوم
کہ بندون کے حقوق نہایت دشوار ہین چنانچہ صریح بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال تین ہین ایک
اعمال نامہ ہی کہ نہین بخشتا اللہ جو کچھ اوسمین ہو وہ شرک کرنا ہی ساتھ اللہ کے فرماتا ہی اللہ عزوجل اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ
یعنی بلاشبہہ اللہ نہین بخشتا ہی یہ کہ شرک کیا جاوے اوسکے ساتھ اوسکے اور دوسرا اعمال نامہ ہی کہ نہین عفو کرتا اوسکو اللہ وہ ظلم کرنا ہی بندون کا
آپسمین یہان تک کہ بدلا لیگا بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمال نامہ ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ اوسکی وہ ظلم کرنا بندون کا ہی درمیان اپنے
اور درمیان اللہ کے یعنی حقوق اللہ تعالی کے فوت کیے پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے عتاب کرے اوسکو اور اگر چاہے
درگذر کرے اوس سے اور فرمایا آنحضرت نے کہ بچا اپنے کو بد دعا مظلوم کی سے پس سوا اسکے نہین کہ وہ مانگتا ہی اللہ سے حق اپنا اور
بلاشبہہ اللہ نہین برکرتا ہی حق والے کو حق اوسکے سے انتہی یہ دونون روایتین شکوہ مین ہین اور یہ جو اوپر روایت مین آیا کہ ظالم
کی نیکیان مظلوم کو ملینگی اوسکے حق کے بدلے مین مقدار اوسکی کیا ہی کتنی نیکیان کتنے حق کے بدلے مین ملینگی تو اسکی تفصیل
درالمختار مین یہ لکھی ہی کہ آیا ہی کہ لیا جاویگا ایک دانق کے عوض مین کہ قریب دو پیسے کے ہوتی ہی ثواب سات سو نماز فرض کی جماعت کا انتہی
نکتہ اسکے اوپر کے رکوع مین جو آیت گذری فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ الخ
اوسمین قول سے مراد صوفیہ کرام کے نزدیک قسمین خطرون کی ہین اور وہ جو ہین ایک تو خطرہ نفس کا ہی اور اوسمین کچھ خیر نہین ہوتی اور وہ
باعث شہوتون اور لذتون اور امور دنیوی اور جسمانی کا ہی کہ کچھ ثبات نہین رکھتے ہین اور اوسمین سوا خوشی نفس ایک ساعت کی
اور کچھ نہین ہی اور وہ باز رکھنے والا اللہ سے اور قساوت اور غفلت لانے والا ہی وَكُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ
واقع ہی یعنی جو چیز باز رکھے تجکو اللہ سے پس وہ بت تیرا ہی اور اوسمین منہمک رہنے کے لیے کچھ حد نہین ہی اور دوسرا خطرہ شیطانی ہی
کہ واسطے گمراہ کرنے اور کفر اور شرک اور تہمت کرنے اوسکو کہ فلانے نے فلانے کو اور واسطے کردلنے تمام گناہون اور تاخیر توبہ اور مانند اوسکے
دارد ہوتا ہی اور کبھی اوسکے ٹکراو اسمندراج کے ساتھ امر خیر کے بھی دارد ہوتا ہی اور بسبب ایک قول کے خطرہ نفسانی بھی کبھی ساتھ خیر کے
آتا ہی لیکن ان دونون کے ساتھ مین شر بھی ہوتی ہی اور خطرہ نفسانی کو ہوا جس نفسانی اور شیطانی کو وساوس شیطانی کہتے ہین اور اکثر حرکات

اور سکنات عوام کے بحسب انکے دونوں خطرہ دل کے ہوتے ہین اور دونون مذموم ہین اور اسی لیے عوام جب دنیا اور معاصی مین مستغرق ہین تیسرا خطرہ ملک اور روحی یہ تینون خطرہ قلبی ہین اور یہ دونون محمود ہین اور یہ دونون باعث ہوتے ہین طاعت اور عبادت اور فکر اسکا اور متوجہ ہونے کے طرف اللہ اور آخرت اور راستی کے اور اون چیزکے کہ جس سے خیر آدمی کی اور سلامتی اوسکی دارین مین ہو اور اعمال خواص کے بحسب انکے ظہور پاتے ہین پانچوین خطرہ عقلی ہے کہ کبھی ہر حسب خطرہ ملکی اور روحی کے اور کبھی ہر حسب خطرہ نفس اور شیطان کے وارد ہوتا ہے چھٹا خطرہ الٰہی ہے کہ بے واسطہ بندے کے دل پر وارد ہوتا ہے اور اکثر اوسکا خیر ہوا اور کبھی واسطے امتحان اور ابتلاء کے ساتھ برائی کے بھی وارد ہوتا ہے اور اسکو الہام ربانی کہتے ہین اعمال عارفون کے بحسب انکے ہوتے ہین لیکن تمیز اسکا اور خطرون سے اور ہر سہ خطرون کا ایک کا دوسرے سے نہایت ہی مشکل ہے اور جگہہ بڑی ہی لغزش کی ہے جسکو حق تعالیٰ چاہے اور اوسکے دل کو نور کرے اوسی کو یہ سوجھتی ہے اور حاصل کار یہ کہ جب بندہ شرک اور معاصی سے باز رہا اتباع خطرۂ شیطانی سے امن مین ہوا اور جب ترک لذات و شہوات و مباحہ اور اعتراض اور خصمہ کرنے سے حق پر باز رہا اور توبہ اور استغفار عادت اپنی کی اور افعال خیر ساتھ شرائط اوسکی کے خالصہ للہ کرنے کا اختیار کیے امید ہے کہ مکر نفس سے محفوظ رہیگا اور مداومت کرنے والا اونپر مغفور اور جتنی بھی ہوگا اور جب ورع اور تقوی اور زہد اور ریاضت اور راہ خاطلبی کی کہ اکثر یہ چیزین واردات ملکی اور روحی اور عقلی سے ہوتی ہین اختیار کرے امید ہے کہ حق تعالیٰ اوسکو معرفت اپنی عطا فرماوے اور ساتھ نور ربانی کے منور کرے پس اوسپر شناخت اور تمیز خطرون کی اور معرفت تعالیٰ شیا کی کما حقہ آسان ہو اور تا حاصل ہونے اس تمیز کے علاج بچانے خطرون کا یہ ہے کہ جو خطرہ موافق شرع کے نہو نفس یا شیطان سے ہوگا اور جس چیز مین تردد ہو اوسکو بھی ترک کرے اور طریق کو موافق احوال اولیا سے بھی بھلائی خطرے کی واضح ہوتی ہے خطرہ خیر کہ ہمیشہ اور ساتھ جزم و قوت کے ہوا الہام ہے اور اگر متردد ہو فرشتے سے ہے اور سیطرح خطرہ برائی کا کہ ہمیشہ ہو نفس سے ہے اور کبھی خنس سے یعنی امتحان کے لیے اور اگر متردد ہو شیطان سے ہے ۔ **بحث** ۔ تفصیل اسکی جو دیکھے تو فتوح الغیب مین حضرت غوث اعظم نے لکھی ہے ۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝

پھر اوس سے ظالم کون جس نے جھوٹ بولا اللہ پر اور جھٹلایا سچی بات کو جب پہونچی اوس پاس کیا نہین دوزخ مین ٹھہراؤ منکرون کا ۔ **مو**

پس کون شخص زیادہ ظالم ہوگا اوس سے کہ جھوٹ باندھا خدا پر اور جھٹلایا دین سچے کو جب وقت کہ آیا اوسکے پاس کیا نہین ہے دوزخ مین جگہہ کافرون کی ۔ **فتح نفسین** ۔ یعنی اگر نبی نے جھوٹ خدا کا نام لیا تو اوسنے بڑا کون اور اگر وہ سچا تھا اور تونے جھٹلایا تو تونے بڑا کون ۔ **مو** ۔ اوپر کی آیت مین جھگڑنا آپس کا مذکور ہوا اس آیت مین اور آیت **وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ** مین بیان ہوا اون لوگون کا کہ ہوویگا درمیان اونکے جھگڑا اور جھوٹ باندھا خدا تعالیٰ پر یعنی افترا کیا اور سپر ساتھ نسبت کرنے شریک اور فرزند کے طرف اوسکے اور صدق سے مراد ہے مین حضرت ابکر رضی اللہ عنہ یا قرآن اور کافرون کے یعنی اون لوگون کے لیے کہ افترا کیا اللہ پر اور جھٹلایا دین سچے کو ۔ **صلہ معا**

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝

اور جو لایا سچی بات اور سچ مانا اوسکو وہی لوگ ہین ڈر والے ۔ **مو**

اور وہ شخص کہ لایا دین سچے کو اور وہ لوگ کہ مان لیا اوسکو یہ جماعت وہ ہین پرہیزگار ۔ **فتح نفسین** ۔ **وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ** ۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ لائے حق کو اور ایمان لائے اوسپر اور مراد ہین اس سے آنحضرت اور متبعین اونکے

جیسے کہ مراد ہین ساتھہ موسیٰ کے وہ اور قوم اونکی بیچ قول اللہ تعالیٰ کے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ یعنی اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو کتاب تاکہ وہ ہدایت پاوین پس اسیطرح فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور کہا زجاج نے کہ روایت کیا گیا ہی علیؓ سے کہ اونھون نے کہا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَالَّذِيْ صَدَّقَ بِهٖ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور روایت کیا گیا ہی یہ کہ اَلَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَالَّذِيْ صَدَّقَ بِهٖ ابوبکر ہین اور یہ صحیح ہی اور کہا ابن عباسؓ نے وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ لائے لا الٰہ الا اللہ اور تصدیق بھی کیا اوسکو ابوبکر یا خلق کثیر اور سدی نے کہا کہ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ جبرئیل ہین کہ لائے قرآن کو اور صَدَّقَ بِهٖ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ قبول کیا اوسکو اور عطاؔ نے کہا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ انبیاء ہین اور صَدَّقَ بِهٖ تابعدار اونکے ✦ **معا** ✦ **تنبیہ** ✦ اس آیت کے اخیر مین جو فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ یعنی یہی لوگ مین کہ ڈرتے رہتے ہین اپنے پروردگار سے اور گناہون سے بچتے ہین حضرت عثمانؓ سے منقول ہی کہ بندون کو چھہ قسم کا ڈر رہتا ہی ایک تو یہ کہ ایسا نہو کہ اللہ تعالیٰ بغیر ایمان کے ناگہان اوٹھائے دنیا سے اور ایک نسخے مین ہی ساتھہ گناہون کے اوٹھائے اور دوسرے ڈر رہتا ہی حفظہ یعنی ملایکہ اعمال لکھنے والون کی طرف سے یہ کہ لکھین اوسپر وہ اعمال کہ فضیحت ہو بسبب انکے روز قیامت کے اور تیسرے ڈر رہتا ہی شیطان کی طرف سے اسکا کہ باطل کرے اوسکا عمل اور سکا اوچوتھے ملک الموت کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ روح قبض کرے ناگہان غفلت مین اور پانچوین دنیا کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ فریفتہ ہو ساتھہ اوسکے پس غافل کردے اوسکو آخرت سے اور چھٹے اہل وعیال کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ مشغول ہو ساتھہ اونکے پس غافل کردین وہ اللہ کی یاد سے ✦ **منبہات**

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا

اوسکو ہو جا ہین اپنے رب کے پاس یہ ہی بدلا نیکی والون کا تاوتارے اللہ اون سے بدے کام ہو کیے تھے

وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور دے اونکو بدلہ اونکا نیک بہتر کامون کا جو کرتے تھے ✦ **مو** ✦

واسطے اونکے ہر جو کچھہ چاہین نزدیک پروردگار اونکے کے یہ ہی جزا نیکوکاروں کی تاکہ دور کرے خدا اونسے بدترین اوسچیز کا کہ کیا اور دیوے اونکو مزدوری اونکی بحسب نیکوترین اوسچیز کے کہ کرتے تھے ✦

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۭ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ

کیا اللہ بس نہین اپنے بندے کو اور ڈراتے ہین تجکو اوسکے سوا سے ہین اور جسکو گمراہ کرے اللہ تو کوئی نہین اوسکو راہ دینے والا اور جسکو

يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝

راہ سجھاوے اللہ اوسکو کوئی نہین بھلانے والا کیا نہین ہی اللہ زبردست بدلہ لینے والا ✦ **مو** ✦

کہا نہین ہی خدا کارساز بندے اپنے کا اور ڈراتے ہین تجکو ساتھہ اون لوگون کے غیر خدا کے ہین اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہین ہی واسکے لیے کوئی راہ دکھلانے والا اور جسکو راہ دکھاوے خدا نہین ہی اوسکو کوئی گمراہ کرنے والا کیا نہین ہی خدا غالب بدلا لینے والا ✦ **فتح** ✦

تفسیر کیا نہین ہی خدا کارساز اپنے بندے کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی ہی آور حمزہ اور علی نے عباد وہ پڑھا ہی بجائے عبدہ کے یعنی انبیاء اور مومنون اور مضمون اسکا مانند مضمون آیت اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ کے ہی آیہ پڑھتے ہین تجکو ساتھہ اون لوگون کے کہ غیر خدا کے ہین یعنی ساتھہ توجہ کے کہ جنکو پکڑ رکھا ہی شرکون نے معبود سوا خدا کے اور ڈرانا اونکا یہ تھا کہ قریش نے کہا آنحضرت کو

کہ ہم ڈرتے ہین اسسے کہ دیوانہ کرین تجکو معبود ہمارے اور پھٹکار اونکی پڑے تجپر بسبب عیب کرنے تیرے کے اونکو بدلا لینے والا کہ بدلا لیتا ہی اپنے دشمنون سے اور اسمین وعید یعنی دھمکا ہی واسطے قریش کے اور وعدہ ہی واسطے مؤمنون کے کہ وبدلا لیوگا واسطے مؤمنون سے کافرون سے اور مدد کریگا اونکی اونپر پھر معلوم کروگے یا اللہ تعالی نے کہ کفار باوجود بت پوجنے کے مقر ہین اسکے کہ اللہ پیدا کرنے والا آسمان و زمین کا ہی ساتھ قول اپنے کے ۞ مل ۞

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن

اور جو تو اونسے پوچھے کسنے بنایا آسمان اور زمین تو کہین اللہ نے تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو پوجتے ہو

دُونِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفَاتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِى بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ

اللہ کے سوا اگر چاہے اللہ مجھپر کچھ تکلیف وہ ہین کہ کھول دین تکلیف اوسکی یا وہ چاہے مجھپر مہر وہ ہین کہ روک دین

رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝

اوسکی مہر تو کہہ مجکو بس ہی اللہ اوسی پر بھروسا رکھتے ہین بھروسا رکھنے والے ۞ مو

اور اگر پوچھے تو اونسے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو البتہ کہین خدا نے پیدا کیے ہین کہہ دیکھا تمنے اوسکو کہ پوجتے ہو سوا کے خدا کے اگر چاہے میرے حق مین خدا تعالی سختی کو کیا یہ بت دفع کرنے والے سختی اوسکی کے ہین مجھسے یا اگر چاہے میرے حق مین بخشایش کیا یہ بت باز رکھنے والے بخشایش اوسکی کے ہین کہہ بس ہی مجکو خدا اوسپر توکل کرتے ہین توکل کرنے والے ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ سختی یعنی مرض یا فقر یا سوا اونکے بخشایش یعنی صحت یا غنا یا مانند اونکے کے اور یون جو فرمایا کہ اگر پوچھے تو اونسے الخ یہ اسلیے فرمایا کہ اوخصوص نے دیا تھا آنحضرت کو بتون کی پھٹکار اور دیوانہ کہنے سے پس حکم کیے گئے آنحضرت ساتھ سبات کے کہ اقرار کرواوین اونسے پہلے سبات کا اذن حالم کا وہی اللہ وحدہ لاشریک ہی پھر کہین اونسے بعد اقرار کرونے کے کہ پس اگر چاہے میرے حق مین خدا تعالی عالم کا کہ جسکا اقرار کیا تمنے ضرر پونہچانیا رحمت پونہچانی کیا قادر ہونگے وہ اور خدا نے اسکے کہ پس جب ساکت و قائل کیا اونکو فرمایا اللہ تعالی نے کہ کہہ کافی ہی مجکو اللہ ضرر پونہچانے بتون اونکے سے روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے پوچھا اونسے یعنی جو کہ حکم ہوا تھا پس ساکت رہے وہ پس اوتری یہ آیت قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ ۞ عمل ۞

تنبیہ ۞ جاننا چاہیے کہ کلمہ حَسْبِىَ اللّٰهُ کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر اوترے غم یا سختی یا کوئی امر شدید تو چاہیے کہ کہے حَسْبِىَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اور بعضی روایت مین ہی حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یہ دونون روایتین جمعہ مین بخاری سے منقول ہین پھر حصن حصین کے شارح مولوی فخر الدین نے اسکی شرح مین لکھا ہی کہ روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو جب آگ مین ڈالا تو یہی کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو پڑھا جب کہ کہا لوگون نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ یعنی کفار تمسے لڑنے کے لیے جمع ہوے ہین ڈرو اونسے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنے لگے تو آخری قول اونکا حَسْبِىَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تھا انتہی اور ابن السنی نے معین ہم کر روایت کی عبد اللہ بن بریدہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑھے دس کلمے پیچھے نماز صبح کے پائیگا اللہ تعالی کو ذمہ کفایت کرنے والا اونکے دنیا سے پانچ دنیا کے لیے ہین اور پانچ آخرت کے لیے وہ یہ ہین حَسْبِىَ اللّٰهُ لِدِينِى حَسْبِىَ اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنِى حَسْبِىَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَىَّ حَسْبِىَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِى حَسْبِىَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِى بِسُوْءٍ حَسْبِىَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِىَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ فِى الْقَبْرِ حَسْبِىَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبِىَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِىَ اللّٰهُ عِنْدَ الْحَوْضِ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ یعنی بس ہی مجکو اللہ

واسطے دین میرے کے بس ہی مجکو اللہ واسطے اوس چیز کے کہ فکر مین ڈالے مجکو بس ہی مجکو اللہ واسطے اوس شخص کے کہ سرکشی کرے مجھپر بس ہی مجکو اللہ واسطے اوسکے کہ حسد کرے مجسے بس ہی مجکو اللہ واسطے اوسکے کہ مکر بدکرے مجسے بس ہی مجکو اللہ نزدیک موت کے بس ہی مجکو اللہ وقت سوال کرنے منکر نکیر کے قبر مین بس ہی مجکو اللہ نزدیک میزان کے بس ہی مجکو اللہ نزدیک گزرنے کے پل صراط پر سے بس ہی مجکو اللہ نزدیک حوض کوثر کے بس ہی مجکو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اوسی پر بھروسا کیا مینے اور اوسی طرف رجوع کرتا ہون مین انتہی اور ملا علی قاری نے بھی حزب الاعظم مین اس دعا کو نقل کیا ہی اور اوسکے کسی شارح نے یہی فائدہ اسکا نقل کیا ہی لیکن حزب الاعظم مین بعد لفظ توکلت کے بجاے والیہ انیب کے وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ہی اور حصن حصین مین ابوداؤد وغیرہ سے یہ بھی لکھا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر غالب آوے کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج اوسکا نہین جانتا ہو چاہیے کہ کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ

تو کہدے اے قوم کام کیے جاؤ اپنی جگہہ مین مین بی کام کیا ہون اب آگے جان لوگے کس پر آتی ہی آفت کہ اوسکو رسوا

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

اور اوترتی ہی اوسپر مار سدا کی ۱۲ منہ

کہدے اے قوم میری عمل کرو تم اپنی وضع پر تحقیق مین بھی عمل کرنے والا ہون اپنی وضع پر پس جانوگے تم اوس کیلیکہ آویگا اوسکو عذاب کہ رسوا کریگا اوسکو اور اوس کیلیکہ اوتریگا اوسپر عذاب دائم ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ علی مکانتکم کے معنی ہین اپنے حال پر کہ جسپر تم ہو اور اوپر جہت اپنی کے عداوت سے کہ جسپر ہے ہو اوسپر پس جانوگے تم الخ کیسی تہدید کی کافرون کو ساتھ ہونے آنحضرت کے فتحیاب اور غالب اونپر دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ جب آئے کفار پر رسوائی اور عذاب پس یہ عزت اور غلبہ آنحضرت کا ہی اسلیے کہ غلبہ پورا ہوگا آنحضرت کے لیے بسبب عزت پانے عزیز کے دوستون اوسکے سے اور بسبب فلت پانے ذلیل کے دشمنون اوسکے سے اور لفظ یخزیہ صفت ہی عذاب کی جیسے لفظ مقیم صفت ہی یعنی عذاب کہ رسوا کرنے والا ہو اوسکو اور وہ دن بدکے رسوا اور عذاب دائم عذاب دوزخ کا ہی ۔ مد ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

ہمنے اوتاری ہی تجھپر کتاب لوگون کے واسطے سچے پن کے ساتھ پھر جو کوئی راہ پر آیا سو اپنے بھلے کو اور جو کوئی بہکا سو یہی کہ بہکا اپنے

عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

برے کو اور تجھپر اونکا ذمہ نہین ۱۲ منہ

تحقیق ہمنے اوتاری تجھپر کتاب واسطے لوگون کے ساتھ حق کے پس جسنے راہ پائی پس نفع اوسی کے لیے ہی اور جو گمراہ ہوا سو اسکے نہین ہی کہ گمراہ ہوتا ہی واسطے ضرر اپنے کے نہین ہی تو اوپر گہبان ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ واسطے لوگون کے اور واسطے حاجت اونکی کے طرف اوسکے تاکہ بشارت دیوین اور ڈراوین پس قومی ہون بواعث اونکے طرف اختیار کرنے طاعت کے معتقد اور جسنے راہ پائی یعنی اختیار کیا ہدایت کو پس اپنے نفس کو نفع پونہچایا اور جسنے اختیار کی گمراہی پس تحقیق ضرر پونہچایا اپنے نفس کو نہین ہی تو اوپر گہبان تا گمراہی مین پڑنے دیوے تو اور یا گہبان نہین ہی تو اونکا ہیچ اختیار کرنے ہدایت وضلالت اونکی کے تو تجھپر مواخذہ ہو ۔ مد ۔ بحر ۔ مسئلہ ۔ وکالت عقود جائزہ سے ہی چاروں امام موسی کے نزدیک اور ہیچ تمام اون چیزون کے کہ مباشر نفس خود جائز ہی وکالت بھی جائز ہی مانند بیع اور شرا اور خصومت اور ادا دیون اور طلاق اور نکاح اور مانند اونکے اور اقرار وکیل کا اپنے موکل پر

غیر مجلس حکم مین کسی حال مین مقبول نہین چارون اماموں کے نزدیک اور مجلس حکم مین فقط امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک صحیح ہی مگر یہ کہ موکل نے شرط عدم اقرار کی لیئے پر کی ہو تو نہین صحیح اور اقرار وکیل کا اپنے مؤکل پر ساتھ حدود اور قصاص کے غیر مقبول ہی بالاتفاق مجلس حکم مین بھی اور غیر مجلس حکم مین بھی جہان کہین ہو اون قول وکیل کا مقبول ہی تمثال مین ساتھ یمین اوسکی کے اور وکیل کو جائز نہین کہ عہد کرے ساتھ مول زیادہ کے مول مثل سے اور ایسے ہی خریدنا ساتھ شرط تاجیل مول کے روا نہین ہی اور وکالت حاضر کی روا نہین ہی سوائے رضا مند خصم یعنی مدعی علیہ کے مگر کہ بوکل مریض یا اور مسافت تین دن کے راہ کے ہو تو بہر نوع جائز ہی اور اگر کوئی شخص کسیکو وکیل کرے اپنے حقوق سے وصول کرنے کے لیے ایک شخص معین سے اور سامنے حاکم کے ہو تو اوسکے ثبوت وکالت کے لیے اصیاں گواہون کی نہین ہی اور حضور مدعی علیہ کا بھی شرط نہین ہی اور اگر بیع غیر مجلس حاکم کے ہو تو دو گواہون سے نزدیک حاکم کے ثابت ہوتی ہی مگر نزدیک ابی حنیفہ رح کے اگر مدعی علیہ ایک ہو تو حضور او سکا اور اگر کئی ہون تو حضور ایک گواہ اومین سے واسطے صحیح ہونے ثبوت وکالت کے شرط ہی اور وکیل کو معزول کرنا اپنا سوائے روبرو بوکیل کے جائز نہین ہی اور اگر موکل وکیل کو معزول کرے تو بدون جاننے وکیل کے ساتھ معزول ہوتا ہی اور گواہ سننے وکالت پر سوائے حضور خصم کے روا نہین اور وکیل کو نالش کے تمیز دار قریب البلوغ کا صحیح ہی ❊ **مسئلہ** مضاربت قریب وکالت کے ہی اور اوسکو قراض بھی کہتے ہین اور وہ یہ ہی کہ کوئی شخص مال کسیکو دیوے تا تجارت کرے اونفعتا اوسکی مشترک دونون مین ہو بیت جائز ہی اور اگر کچھ اسباب اوسکو دیوے اور رکھے کہ اسکے مول کی مضاربت کر تو صحیح ہی اور عامل جب کسیکو مال مضاربت کا ساتھ گواہون کے تو بری ہوتا ہی وقت انکار کے ساتھ قسم کھانے کے اسپر قول اوسکا ساتھ یمین کے مقبول ہی اور ایسے ہی قول اوسکا ساتھ پھیر دینے مال کے اوسکے مالک کو ساتھ یمین کے مقبول ہی اور جب عامل کچھ اسباب ساتھ مال مضاربت کے خرید کرے اور وہ مال پہلے دینے کے مالک کو ہلاک ہو جاوے تو مضارب پر کچھ نہین آتا ہی اور وہ اسباب عامل کا ہوتا ہی اور مول اوسکا اوسپر ہوگا مگر نزدیک ابی حنیفہ رح کے کہ رجوع کرے ساتھ مول اوسکے کے ماحسب مال پر اور جائز ہی مضاربت تا ایک وقت معین تک کہ پہلے اوسکے فسخ نکرے یا یہ کہ جب وہ مدت تمام ہو جاوے عامل بیع و شرا سے منع کیا جاوے پس اس شرط سے جائز ہی اور اگر مالک مال شرط کرے عامل پر کہ سوائے فلانے شخص کے خریدا فروخت نکرے تو اس شرط پر مضاربت صحیح ہی اور جب عامل ساتھ مال مضاربت کے مسافری کرے تو نفقہ عامل کا مال قراض مین ہوگا اور عامل مالک ہیچ یعنی نفع کا ساتھ ظہور ربح کے ہوتا ہی اور مالک او شافعی کے نزدیک تقسیم کرنے سے اور خریدنا مالک مال کا کسی چیز کو مال مضاربت مین سے صحیح ہی اور اگر مضارب دعوی کرے کہ مالک مال نے مجکو اذن بیع اور شرا کا ساتھ نقد اور نسیہ کے دیا ہی اور مالک مال کہے کہ سوائے نقد کے اذن نہین دیا ہی میںنے تو قول مضارب کا ساتھ یمین کے مقبول ہوگا اور مضارب اگر ساتھ دوسرے کے اوس مال سے مضاربت کرے اور دوسرے کو نفع حاصل ہو تو اوس نفع کو مضارب اول کے تہائی دینے ہے ❊

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ

اللہ قبض لیتا ہی جانین جب وقت ہوا وفات کے اونکا اور جو نہین مری اونکی نیند مین پھر رکھ چھوڑتا ہی جن پر مرنا ٹھہرایا

وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○

اور بھیجتا ہی اوروں کو ایک ٹھہرے وعدے تک البتہ اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو دھیان کرین ❊

جسکے تعالی ارواحون کو قبض کرتا ہی نزدیک مرنے اونکے کے اور وہ روح کہ نہین مری ہی اوسکو قبض کرتا ہی نزدیک سونے اوسکے کے پس نگاہ رکھتا ہی اوسکو کہ کس وقت کا کیا ہی اور سپرد اور چھوڑ دیتا ہی اوس دوسرے کو ایک وقت معین تک تحقیق اس قصہ مین نشانیان ہین واسطے اون قوم کے کہ تامل کرتے ہین ❊ **فتے** ❊ **تفسیر** یعنی نیند مین جو روز جان کھینچتا ہی پھر جیتا ہی یہی نشان ہی آخرت کا معلوم ہوا

نیند میں بھی جان کھینچتی ہی جیسے موت میں اگر نیند میں کچھ کمی ہی موت ہی مگر یہ جان وہ ہی جسکو ہوش ہی اور ایک جان ہی جس سے دو مرتبہ کام اور نبضیں اوچھلتی ہین اور کھانا ہضم ہوتا ہی وہ دوسری ہی جو پہلے موت کے نہیں کھینچتی ۔ موضح ۔ جو فرمایا اللہ تعالی نے یتوفی الانفس مراد یہ ہی کہ سب نفسون کو وفات دیتا ہی وقت موت کے بالکل اور وفات دینا مار ڈالنا اونکا ہی اور مارڈالنا یہ ہی کہ سب کی جانی ہی وہ چیز کہ نفس بسبب اوسکے زندہ ہی حس و ادراک رکھنے والا ہی یعنی صحت و سلامتی اجزا اوسکے کی ایسے کہ وقت سلب صحت کے گویا ذات اوسکی سلب کی گئی اور جو فرمایا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا اس سے مراد یہ ہی کہ وفات دیتا ہی اون نفسون کو کہ نہیں مرے اونکے سونے مین یعنی وفات دیتا ہی اونکو صورت کے سونے مین یہ فرمایا مشابہت دیکر واسطے سونے والون کے ساتھ سوتی ہے اور اسی قبیل سے ہی قول اللہ تعالی کا وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ یعنی وہ اللہ ایسا ہی کہ مارڈالتا ہی تمکو رات کو اس حیثیت سے کہ تمیز رکھتے ہین اور متصرف ہین اور نیند موتی کے فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا الْمَوْتَ یعنی پس بند کر رکھتا ہی اون نفسون کو کہ حکم کیا اوپر اونکے موت حقیقی کا یعنی نہین بھیرتا ہی انکو بیچ وقتون اونکے کے اس حال مین کہ زندہ ہین اور چھوڑ دیتا ہی بھیجے نفسون اون سونے والون کو ایک وقت مقرر تک کہ موت تمام ہووے اوسکا اور بعضون نے کہا کہ یتوفی فی الآیۃ نفس کے معنی یہ ہین یسوق فیها او یقبضها یعنی ہانکتا ہی اوسے لیتا ہی اونکو اور یہ وہ نفس ہین کہ جنکے ساتھ حیات و حرکت ہی اور وفات دیتا ہی اون نفسون کو کہ نہین مرے اونکی نیند مین اور نفس تمیز کے ذیل کہا ہی مفسرون نے کہ یہ وہ نفس ہی جسکو وفات دیے جاتے ہین بیچ سونے کے اور نفس تمیز کے ہین یہ نفس حیات کے اسلیے کہ نفس حیات کے جب زائل ہوتے ہین جاتا رہتا ہی ساتھ اونکے دم اور سونے والا دم لیتا ہی اور واسطے ہر انسان کے دو نفس ہین ایک تو نفس حیات ہی اور وہ وہ ہی کہ بعد جدا ہونا ہی انسان سے جب کہ سوتا ہی اور روایت کیا ہی ضحاک نے ابن عباس سے کہ ابن آدم کے تین نفس ہی اور روح ہی درمیان ان دونون کے مانند شعاع آفتاب کے ہی پس نفس تو وہ ہی کہ بسبب اوسکے عقل و تمیز ہی اور روح وہ ہی کہ بسبب اوسکے سانس لیتا ہی اور حرکت کرتا ہی پس جب کہ سوتا ہی بند قبض کرتا ہی اللہ تعالی نفس اوسکا اور نہین قبض کرتا روح اوسکی اور حضرت علی سے منقول ہی کہ کہا کلبی نے روح جدا اور باقی رہتی ہی شعاع اوسکی بدن مین پس بسبب اوسکے دیکھتا ہی خواب پس جب جاگنے لگتا ہی بند سے پھر باقی رہی روح اوسکے بدن کی طرف جلد تر پہنچ جاتے ہی اور یہ بھی حضرت علی سے منقول ہی کہ جو کچھ کہ دیکھتا ہی نفس سونے والے کا آسمان مین پس وہ رویا صادقہ ہی یعنی جلد اوسکا ظہور ہوتا ہی اور جو کچھ کہ دیکھتا ہی بعد چھوٹنے کے پس کہا ہی اوسکو شیطان نے پس وہ رویا کاذبہ ہی اور سعید بن جبیر سے ہی کہ ارواح زندون اور مردون کی آپس مین ملتی ہین سوتے مین پس پہچانتی ہین اونمین سے جو کچھ چاہا بتا دیا اللہ نے کہ پہچانے اور بعضی روایت مین ہی کہ پوچھتی ہین آپس مین کہ کیا حال ہی فلانے کا اور فلانے کا پھر روک لیتا ہی اللہ ارواح اموات کی اور چھوڑ دیتا ہی ارواح زندون کی طرف بدنون اونکے کے ایک وقت مقرر تک اور روایت کیا گیا ہی کہ ارواح موتون کی چڑھتی ہین وقت سونے کے آسمان مین پس جو کہ روح ہوتی ہی اونمین سے پاک حکم کیا جاتا ہی اوسکے لیے سجدہ کرنے کا اور جو کہ نہین ہوتی ہی اونمین سے پاک نہین حکم کیا جاتا ہی واسطے اوسکے سجدہ کرنیکا اور کہا فرقد نے کہ نہین ہی کوئی رات اون رات دنیا کی سے مگر کہ رب تبارک و تعالی قبض کرتا ہی ساری ارواح کو مؤمنون کی بھی اور کافرون کی بھی پھر چھوڑتا ہی ہر روح جو کچھ کہ ارادہ ہی صاحب اوسکا مین بیچ حال انکے کہ وہ دو سے زیادہ جانتا ہی پھر مارتا ہی ملک الموت کو اور فرماتا ہی قبض کر اسکو او قبض کر اسکی یعنی جسکی موت کا حکم ہوا ہی اور چھوڑتا ہی اوروں کو ایک وقت مقرر تک آئی اوپر سے روایت ہو کہ اونھون نے منکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس وقت کہ آنحضرت اونکے گھر مین اونسے سوئے تھے وقت اراوہ کرنے سونے کے کہ کہا ایک کافر نے کہ نہین سمجھتے ہم او سکو کہا ابو ہریرہ نے کہ پوچھا ہمنے آنحضرت سے وہ کلام پس پڑھی یہ دعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا فَمْسِكِ الَّتِیْ قَضَیْتَ عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَرُدَّ نَفْسِیْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى

أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنْتَ تَتَوَفَّاهَا فَإِنْ أَنْتَ تَوَفَّيْتَنِي فَاغْفِرْ لِي وَإِنْ أَنْتَ أَحْيَيْتَنِي فَاحْفَظْنِي اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگہ پر کوئے ایک تمہارا طرف بچھونے اپنے کے پس چاہیئے کہ جھاڑ اوسکو اپنے تہبند کے اندر کے کونے سے کیونکہ نہیں جانتا ہی کہ کیا اسکے پیچھے پڑا ہوا وسیر یعنی جانور و مٹی وغیرہ پھر جاوے کہ کہے باسمك ربي وضعت جنبي وبك أرفعه إن أمسكت نفسي فارحمها وإن أرسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحين اور ایک شب مین جو آنحضرت سفر مین خیبر ات مین اوترے تو سو گئے اور لوگ بھی سو گئے پس نہ جاگے مگر آفتاب کی گرمی سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگون بیشک یہ واحین عایت ہین بندون کے بدنون مین پس قبض کرلیتا ہی اونکو جب چاہتا ہی اور چھوڑ دیتا ہی اونکو جب چاہتا ہی انتہی تحقیق اس مقدمے مین یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین اور قدرت اور علم اللہ تعالی کے واسطے اوس قوم کے کہ دوڑتے ہین فکر مین اپنی پس جانتے ہین کہ جو قادر اسپر ہی وہ قادر ہی بعث پر بھی اور قریش نہین فکر کرتے اسمین ✦ مدلکشاف ✦ درمنثور ✦ جلد ✦ ایک وقت معین تک کہ وقت تمام ہونے عمر کا ہی کہ جب وہ وقت پونہچیگا قبض کرکر عالم ارواح مین لیجاویگا اور پھر بدن کی طرف نہین بھیجیگا اور بندے کا وقت مرگ کا نہین پونہچا ہی اوسکو سوتے مین قبض کرتا ہی اور پھر بدن کی طرف بھیجتا ہی اور بندہ بیدار ہوتا ہی اور معنی قول رسول کے النوم أخ الموت یہی ہین اور مراد موت سے موت جسد اوسکے کی ہی اسلیے کہ روح جس وقت سے کہ مخلوق ہوئی ہی فنا پذیر نہوگی متعلق بدن کے ساتھ رہتی ہی یا برزخ مین یا بہشت و دوزخ مین ہمیشہ رہیگی قرآن اور حدیثین تمام اس مضمون پر ناطق ہین اعتقاد کرنا خلاف اسکے عقائد باطلہ سے ہی اور لازم آتا ہی انکار حشر جسمانی یا عذاب قبر اور لعنت اور حساب اور دوام بہشت و دوزخ کا ساتھ اہل اونکے کے اور اسی جگہ سے ہی کہ امام غزالی نے کہا ہم اگرچہ ازلی نہین ہین لیکن ابدی ہین اور تفسیر مینا پوری مین کہا ہی کہ ان آیتون مین تسلی پیغمبر خدا کی ہی باین وجہ کہ ہدایت و ضلالت تمام خدا کی طرف سے ہی اور ہدایت مثل حیات اور بیدار ہی ہی اور ضلالت مثل موت اور سونے کے ہی پس جیسے کہ موت اور حیات دو جگہ ہین اور سونا بسبب پیدا کرنے خدا کے ہین ہدایت و ضلالت بھی اوسی کی پیدا کی ہوئی ہین جسنے اسکو بھیجا مصیبتون اور سیر آسان ہونگی اور کسی سبب سے غمگین نہین ہوئیگا اور یہ بھی ہی کہ کہا حکما اسلامیہ نے کہ نفس انسانیہ جوہر روشن نورانی ہی جب متعلق ہوا ساتھ بدن کے حاصل ہوتی ہر روشنی اوسکی تمام حواس ظاہری اور باطنی مین اور وہ زندگانی اور بیداری ہی اور وقت سونے کے نہین واقع ہوتی ہر روشنی اوسکی مگر باطن بدن پر اور منقطع ہوتی ہی ظاہر بدن سے پس باقی رہتا ہی نفس حیات کے سبب سے سانس آتا ہی اور عمل کرتے ہین اوسے بدنیہ باطن مین اور فنا ہوجاتا ہی وہ نفس کہ جسسے تمیز و عقل ہی اور جب منقطع ہوجاتی ہی یہ روشنی بالکل بدن سے پس وہ موت ہی اور ایسی تدبیر عجیب کا صادر ہونا نہین ممکن ہی مگر بڑے ہی قادر قہر سے کہ نہین اوسکا شریک کوئی اور کسکا وہ بادشاہ ہی اور بیمثل اور نظیر اور بیکس پس اسی لیے فرمائی گئی آیت ساتھ اس فعل قادر مطلق کے ان في ذلك لآيات لقوم يتفكرون مسئلہ سونے کا لکھا ہی ملیا نے کہ جب آدمی کچھ کھاتا ہی اور غذا معدے مین جاتی ہی تو بخار اوسسے اوٹھکر دماغ کو جاتے ہین اور خالی معدے مین بھی بسبب کاوا کے ہونے معدے کے بخار اوٹھکر دماغ کو جاتے ہین اور بہر صورت دماغ کی حس پر غالب آکر اوسکو معطل کردیتے ہین اور کچھ حس و حرکت سوائے دم آنے کے باقی نہین رہتی ہی اور آیت مین گذر ہی چکا ہی کہ فاعل اور خالق سب چیزون کا خدا تعالی ہی ہی اور غرض اس تمہید سے یہ ہی کہ سونا جملہ نقصانون ممکنات کے سے ہی اور غافل کرنے والا ذکر خدا سے اور بھلانیوالا یون سے پس آدمی کو بتکلف سونا چاہیئے خصوصاً طالب خدا کو جب تک کہ نیند خوب غلبہ نکرے نسوے کہ نیند خوب غلبہ نکرے سے آداب سونے کے سے یہ ہی کہ جب تک نیند خوب غلبہ نکرے سوے نہین اور ساتھ عبادت اور یاد خدا اور مراقبے کے مشغول رہے اور جب نیند خوب غلبہ کرے ذکر اللہ کرتا ہوا سوے

اور پہلے سونے کے بسم اللہ کہکر دروازہ بند کرے اور چراغ بجھادے اور آگ بجھادے یا دبادے اور باسن پانی وغیرہ کے ڈھانکے اور مشکیزہ یا وضو پورا کرے اور بسم اللہ اور سورتین اڑ تسبیحات اور دعائیں کہ سونے کے وقت کی حدیث شریف میں آئیں پڑھکر دائیں کروٹ رو بقبلہ لیٹے اور اگر خواب ڈراؤنا اور برا دیکھے تو کسی سے کہے نہیں اور اچھا اور مبہم اپنے دوست سے کہے عالم پر ظاہر کرے اور تعبیر اوس سے پوچھے اور اگر وحشت خواب سے اوسی وقت بیدار ہو تو پناہ خدا سے مانگے اور تین بار بائیں طرف تھتکارے اور اللّٰھُمَّ اَرِدْنِیْ خَیْرَ رُؤْیَایَ وَاکْفِنِیْ شَرَّھَا اور آیۃ الکرسی اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو قرآن نہ پڑھے اور سبوقت کہ غلبہ نیند کا جاتا رہے اور جاگے جلدی اوٹھ بیٹھے اور دعائیں جاگنے کی جو حدیث میں آئی ہیں اور کلمہ طیبہ اور بسم اللہ وغیرہ ذکر خدا کا زبان پر جاری کرے توکل باللہ اور شیطان کو دفع کرے والا شیطان فریب سے کہ پھر غافل کر کر سُلا دیتا ہی بعد اسکے اوٹھکر وضو اور نماز باجماعت ادا کر کر ذکر اور اوراد میں مشغول ہو اور اگر وقت ہو اور قصداً تعالیٰ توفیق دے تو نماز تہجد پڑھے اور تہجد ہر قیلولہ کر لینی دوپہر کو سونا ہو موجب فرمانے آنحضرت علیہ السلام کے قِیْلُوْا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَقِیْلُ اور مکروہ ہی سونا اول روز میں اور خرب اور عشا کے درمیان میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ عشا کے بعد سونے کو بہت دوست رکھتے تھے اور دائیں پہلی زمستان کے نیچے رکھ کے سوئے اور یاد کرے کہ عنقریب لیٹوں گا قبر میں اسی طرح تن تنہا کہ کوئی میرے ساتھ نہیں ہونے کا سوائے اعمال کے اور کہا جاتا ہی کہ لیٹنا دائیں کروٹ مومن کا لیٹنا ہی اور بائیں کروٹ لیٹنا بادشاہوں کا اور آسمان کی طرف منہ کر کے لیٹنا انبیا علیہم السلام کا اور منہ کے بل لیٹنا کفار کا اور اگر درد و رد ہو پیٹ میں اور تکیہ پیٹ کے نیچے رکھکر اوپر سوئے تو مضایقہ نہیں اور سبوقت تہلیل اور تحمید اور تسبیح کرے یہاں تک کہ پڑھتے پڑھتے سو جاوے اسلیے کہ سونے والا اوٹھایا جاتا ہی اور مر حالت پر کہ رات گذارے اوپر اوہ میت اوٹھایا جاویگا اور حالت پر کہ مراہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو تعلیم کیا کہ سونے وقت تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہیں جب کہ آپسے خادم طلب کیا کہ چکی پیستے پیستے گھٹے پڑ گئے تھے آپنے فرمایا کہ یہ پڑھلیا کرو سونے وقت میرے حق میں خادم سے بہتر ہو اور جلد کے پہلے مہینے کے اسلیے کہ زمین شکوہ کرتی ہی اللہ تعالیٰ سے زیادہ کے بہنے سے اور خونریزی حرام یعنی ناحق سے اور سونے سے بعد صبح کے اور بیمار ہو اللہ کو یاد کرتا ہوا اور قصد رکھنے والا تقریب کا اور حجامہ کرانے کی اللہ نے اور بیمار نیت رکھنے والا اسکا کہ ظلم نہ کرے کسی پر اللہ کے بندوں میں سے۔

بحر ✦ عالوگیریہ ✦

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ کَانُوْا لَا یَمْلِکُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَعْقِلُوْنَ ۝

کیا ٹھہرائے ہیں اللہ کے سوا کوئی سفارشی اے تو کہہ اگر ہو اونکو اختیار نہو کسی چیز کا نہ سمجھتے ہوں ✦ موضح

کیا شفاعت کرنے والے پکڑے ہیں سوا خدا کے کہدو انکو پرے تنے اگرچہ نہ کر سکتے ہوں کچھ کام اور نہ جانتے ہوں ✦ فتح

تفسیر ✦ ام اتخذوا الخ یعنی بلکہ کیا پکڑے ہیں قریش نے بدون اذن خدا کے سفارش کرنے والے جسوقت کہ کہا انھوں نے یہ سفارش کرنے والے ہیں ہمارے نزدیک خدا کے حال انکہ نہیں سفارش کریگا نزدیک اوسکے کوئی مگر ساتھ اذن اوسکے کے کہدیا سفارش کریگے وہ اگرچہ نہ اختیار رکھتے ہوں کسی چیز کا اور نہ عقل ہو اونکو ✦ منہ

قُلْ لِّلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیْعًا ؕ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝

تو کہہ اللہ کا اختیار ہی سفارش سارا اوسی کا ہی ہر آسمان و زمین کا پھر اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے ✦ موضح

کہہ جی اختیار خدا کے ہی سفارش ساری اوسی کے لیے ہی بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی پھر طرف اوسکے پھیرے جاؤگے ✦ فتح

تفسیر لہ الشفاعۃ یعنی وہی مالک ہی شفاعت کا پس نہین طاقت رکھتا ہی کوئی شفاعت کی مگر ساتھ اذن اوسکے کے یہ ہی مدارک نے لکھا ہی اور صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ پس نہین طاقت رکھتا ہی کوئی شفاعت کی مگر ساتھ دو شرطون کے ایک تو یہ کہ جسکی شفاعت کرین اوس سے اللہ راضی ہو اور دوسری یہ کہ شفاعت کرنے والے کو اذن ہو شفاعت کا اور یہان فی دونون شرطین مفقود ہین اوسی کے لیے بادشاہی ہی یہ تقریر ہی لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا کی اسلیے کہ جب ہوئی اوسی کے لیے بادشاہی ساری اور شفاعت بھی بادشاہت سے ہی ہوگا وہ ملک شفاعت کا بھی پھر طرف اوسکے لازمیہ متصل ہی اپنے قریب کے معنی اسکے یہ ہین کہ اوسی کے لیے ہی بادشاہت آسمانون اور زمین کی آج کے دن پھر طرف اوسکے پھیرے جاوگے روز قیامت کے پس نہین ہوگی بادشاہت اوس دن کسی اوسی کے لیے پس اوسی کے لیے ہی بادشاہی دنیا اور آخرت کی انتہی یا یعنی اللہ کے روبرو سفارش ہی پر اللہ کے حکم سے بخشدے کسے جب موت آوے کسیکے کسے عزرائیل نہین چھوڑتا **موضح تنبیہ** یان آیتون سے بھی رد ہوتا ہی قول اوسکا کہ جو کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کرنے مین حاجت اذن کی نہین ہوتے کی

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ

اور جب نام لیجیے اللہ کا زرکجاوین دل اونکے جو یقین نہین رکھتے پچھلے گھر کا اور جب نام لیجیے

مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○

اوسکے سوے اور وہ کا ہیو ہے لگین خوشیان کرنے **موضح**

اور جب یاد کیا جاتا ہی خدا اکیلا نفرت کرتے ہین دل اون لوگون کے کہ ایمان نہین لاتے ہین ساتھ آخرت کے اور جسوقت کہ یاد کیے جاتے ہین وہ کہ سوے اوسکے ہین ناگہان وے خوش ہوجاتے ہین **فتح تفسیر** اکیلا یعنی جب اللہ ہی کا فقط ذکر ہوتا ہی اور اوسکے ساتھ اونکے معبودون کا ذکر نہین ہوتا ہی تو رک جاتے ہین اور جب یاد کیے جاتے ہین معبودان اونکے یعنی لات اور عزی وغیرہ خواہ اللہ کا ذکر ہووے اونکے ساتھ یا نہووے تو خوش ہوجاتے ہین بسبب مفتون ہونے اونکے کے ساتھ معبودون اپنے کے یا یہ مراد ہی کہ جب کہا جاتا ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ تو مستقفر اور منقبض ہوجاتے ہین اسلیے کہ اسمین نفی ہی اونکے معبودون کی اور کہا بعضون نے کہ یہ خوش ہونا کفار کا اوس وقت تھا کہ آنحضرت نے سورۂ والنجم پڑھی کعبے کے درواز کے پاس اور شیطان نے آنحضرت کی آواز کے ساتھ اپنی آواز کو مشابہ کر کر پڑھا تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى یعنی یہ بتمحقیق ہین لبنی گروہون کی اور اونکی شفاعت کی امید ہی پس اسکو سنکر کفار خوش ہوئے کہ انھون نے ہمارے تہون کی تعریف کی اور کہا ابن عباس رض نے کہ اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ سے مراد ہین ہیچارے کافر ابوجہل بن ہشام اور ولید بن عتبہ اور صفوان اور اُبَی بن خلف **حل در منثور تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے بدعتی غالی توحید کے بیان اور اتباع سنت سنیہ کی تاکید کرنے سے چڑ جاتے ہین اور خفا ہوتے ہین اونمین بھی نمونہ ان مشرکون کا پایا جاتا ہی کہ جیسے وہ فقط اللہ تعالی کا ذکر سنکر متنفر ہوتے تھے اور اپنے بتون کا ذکر سنکر خوش ویسے ہی انکا حال ہی کہ توحید و سنت کے بیان سے ناخوش ہون اور جن بزرگون کو مشکل کشائی کے لیے پکارتے ہین اونکے ذکر سے خوش ہون عیاذا باللہ مومن کو یون چاہیے کہ بہت خوش ہوون اللہ و رسول کے ذکر سے اور بزرگان دین کو اپنا پیشوا جانین اور محبت رکھین اونسے یہ جانکر کہ یہ اللہ کے پیارے بندے ہین اونکے ذکر و اتباع کو اللہ و رسول کے ذکر و اتباع پر ترجیح دین اگر کوئی کہے کہ مومنون مین ایسی بات جو تمنے کہی کہان ہوتی ہی اونکا جواب یہ ہی کہ جو لوگ مرتد کامل اور متبعین سنت کے بدرجہ اتم اور زاہد عن الدنیا راغب فی العقبی تھے اور یہی کہتے تھے کہ اللہ کے برابر کسیکو نہ سمجھو

اور آنحضرتؐ ہی کا اتباع کرو نہ باپ دادا وغیرہ کا اونسے کیوں یہ لوگ بغض رکھتے ہین اور رسے بڑا جانتے ہین اونکو اوحی تو کہ ہلّے دیجے کے بدعتی تھے ڈھولکی تعزیہ وغیرہ کو جائز بتاتے تھے اونکو کیون سر کا تاج بنا رکھا تھا حیف ہو کہ اونسے تو بغض نہو اور ہو تو ایسوں سے کہ حضورؐ نے گھر بار جان مال آبرو والد و رسول کی راہ مین نثار کردی پس یہ معاملہ صریح دلالت کرتا ہی انکے دل مین چور ہونے پر اللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَصَبِّتْنَا عَنْ سَبِیْلِ الضَّلَالَۃِ ۞

قُلِ اللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ

تو کہہ اے اللہ پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو ہی فیصلہ کرے اپنے بندون مین

فِیْ مَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ○

جس چیز مین وہ جھگڑتے تھے ۔ موضح

کہدے یارخدایا اے پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کر بیچ میرے اور میرے بندون کے اس چیز مین کہ وہ اوسمین اختلاف کرتے تھے ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ یعنی ہدایت و گمراہی مین آپا ہی کہ جب نہایت تنگ آئے آنحضرتؐ کفار کے ہاتھ سے اور جسمین نہایت سرکشی اونکی کے کفر و عناد مین تو کہا گیا آنحضرتؐ کو کہ دعا کر تو اوسے ساتھ نامون بزرگ اوسکے کے اور کہہ کہ تو ہی قادر ہے حکم کرنے پر درمیان میرے اور درمیان اونکے اور اسمین بیان ہر اونکے حال کا اور وعید ہی اونکے لیے اور تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کہا نہین جانتا مین کوئی آیت کہ پڑھی جاوے پھر دعا کی جاوے نزدیک اوسکے مگر قبول کیجاوے سوا اس آیت کے اور ربیع بن خثیم سے منقول ہی اور وہ کلام کم کیا کرتے تھے یہ کہ اونکو خبر دی گئی حسین کے قتل ہونے کی پس غصے ہوئے وہ اونکے قاتل پر اور لوگ منتظر ہوئے اوسکے کہ اب کلام کرینگے پس زیادہ کیا اسپر کہ کہا آہ کیا ایسی حرکت کی اور پڑھی یہ آیت اور یہ بھی روایت کیا گیا ہی کہ اونھون نے اوسکے پیچھے کہا کہ قتل کیا گیا وہ شخص کہ جسکو آنحضرتؐ اپنی گود مین بٹھاتے تھے اور سر رکھتے تھے مونھہ اپنا اونکے مونھہ پر اور حضرت عایشہؓ سے روایت کرے ہین کہ جب آنحضرتؐ اوٹھتے تھے رات کو شروع کرتے تھے نماز اپنی ساتھ اس دعا کے یعنی سبحانک اللّٰھُمَّ کے اسکو پڑھتے تھے یا وہ بھی اوسکے ساتھ پڑھتے ہون اللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ مدارک ۔ درمنثور ۔

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَہٗ مَعَہٗ لَافْتَدَوْا بِہٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ

اور اگر گنہگاروں کے پاس ہو جتنا کچھ کہ زمین مین ہی سارا اور اتنا ہی اور اوسکے ساتھ البتہ دیوے اپنی چھڑانے کی اوسکو مار سے دن

الْقِیٰمَۃِ وَبَدَا لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مَا لَمْ یَکُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ○

قیامت کے اور ظاہر آیا اونکو اللہ کی طرف سے جو خیال نہ رکھتے تھے ۔ موضح

اور اگر ہو اون لوگون کے لیے کہ ظلم کیا جو کچھ کہ زمین مین ہی سب اور مانند اوسکے ہمراہ اوسکے تو البتہ عوض پانے دین اوسکو بسبب سختی عذاب کے روز قیامت مین اور ظاہر ہوجاویگا اونکے لیے خدا کی طرف سے جو کچھ گمان نہین رکھتے تھے ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ یہ آیت وعید کی مانند اس آیت وعد کے ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ یعنی پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھی گئی ہی اونکے لیے اور معنی یہان کی آیت کے یہ ہین کہ ظاہر ہوگا اونکے لیے غضب الٰہی اور عذاب اوسکے سے وہ کچھ کہ

نہیں تھا کبھی انکے حساب میں اور نہیں خطرہ گذرتا تھا اوسکا اونکے دلون میں اور بعضون نے کہا کہ کیے تھے یہ اعمال یعنی یہ باتیں جانتے تھے اونکو حسنات پس ثواب گمان کرہ ہونگے سیئات اور سفیان ثوری سے ہے کہ اونھون نے پڑھی یہ آیت پھر کہا وَيْلٌ لِّلْعٰلِمِ الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَيْلٌ لِّلْعٰلِمِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی وے ہے اہل ریا کے لیے دو بار کہا اسکو یعنی ریا کی برائے عمل کرکر اچھا جانتے تھے لوگونکو وہ باتیں کلیجے گڑے کہ باعث ہلاکت ہونگے اور جزع فزع کیا محمد بن منکدر نے اپنے مرنے کے قریب پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا کہا ڈرتا ہون میں کتاب اللہ کی ایک آیت سے اور بڑھی یہی آیت پس میں ڈرتا ہون اللہ کی طرف سے یہ کہ ظاہر ہو میرے لیے اللہ کی طرف سے وہ چیز کہ نہیں گمان کرتا میں یعنی عذاب اور غضب الٰہی کہا مقاتل نے اس آیت کی تفسیر میں کہ ظاہر ہوگا اونکے لیے جب کہ اوٹھائے جاوینگے قبرون سے وہ کچھ یعنی عذاب کہ نہیں گمان کرتے تھے دنیا میں کہ وہ اوتریگا ہمپر آخرت میں اور کہا مُسَوِّدی نے کہ گمان کرتے تھے کہ ہم اچھا کرتے ہین پس ظاہر ہوگا اونکے لیے برا یعنی قرب الٰہی ڈھونڈتے تھے بتون کے پوجنے میں پس بے عذاب کیے جاوینگے اور سیر ظاہر ہوگا اونکے لیے برا یعنی وہ کچھ کہ نہیں گمان کرتے تھے **مد معا کشاف**

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

اور ظاہر ہوئے انکے لیے جو آیا اوس چیز کی کہ کی اور گھیرے گی اونکو وہ چیز کہ ساتھ اوسکے ٹھٹا کرتے تھے **فتح**

تفسیر سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا کے معنی ہین بُرائیان اعمال انکے کی کہ جو کیے تھے یا بُرائیان کار ہ کرنے اونکے کی یعنی شرک اور ظلم وہ دستان خدا پر کیے تھے وہ ظاہر ہونگی جسوقت کہ پیش کیے جاوینگے اعمال نامے انکے اور پہلے تعین و شیدا اوپر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ یعنی یاد رکھا ہے اوسکو اللہ نے اور وہ بھول گئے ہین یا مراد یہ ہے کہ عذاب بُرائیون کے ظاہر ہونگے اور حاق لڑے کے معنی ہین اوترینگا اور گھیریگا اونکو عذاب کے ساتھ اوسکے ٹھٹا کرتے تھے **مد جلا کشاف**

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ

سو جب لگے آدمی کو کچھ تکلیف بلاتا ہے ہمکو پھر جب ہم تحقیق اوسکو کوئی نعمت اپنی طرف سے کہے یہ تو مجکو ملی ہے اپنے علم سے کوئی نہیں

هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

یہ جانچ ہے پر وہ بہت لوگ نہین سمجھتے **مو**

پس جب وہ پہنچتی ہے آدمی کو سختی پکارتا ہے ہمکو پھر جب دیتے ہین ہم اوسکو کوئی نعمت اپنی طرف سے کہتا ہے سوا اسکے نہیں دی گئی ہے یہ نعمت مجکو بنا بر دانش کے تحقیق میں ہی بلکہ نعمت ایک آزمایش ہے ولیکن اکثر اونکے نہیں جانتے **فتح تفسیر** عَلٰى عِلْمٍ کے معنی یا تو یہ ہین عَلٰى عِلْمٍ مِنِّيْ اَنِّيْ سَاُعْطَاهُ یعنی میں جانتا تھا کہ مجکو یہ کچھ ملیگا اسلیے کہ مجمیں فضل و استحقاق تھا اسکا اور یا یہ معنی ہین عَلٰى عِلْمٍ مِّنَ اللّٰهِ بِيْ وَبِاسْتِحْقَاقِيْ یعنی اللہ مجکو جانتا تھا اور میرے مستحق ہونے کو اوپر مجکو یہ کچھ دیا اور یا یہ معنی ہین عَلٰى عِلْمٍ مِّنِّيْ بِوُجُوْهِ الْكَسْبِ یعنی سمجھ بوجھ جو طریقے کے کمانے کی مجمین تھی اوس وجہ سے مجکو ملا جیسے کہ کہا قارون نے عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ بلکہ یہ آزمایش ہے یا انکار ہے اوسکے لیے گو یا کہ فرمایا کہ نہیں ہی جسنے مجکو نعمت اسلیے کہ جو مجکو آتا ہے بلکہ یہ آزمایش امتحان ہے پس جسکو دیکھیں آزمایش کرتا ہے یا ناشکری اور نہیں جانتے ہین کہ یہ آزمایش ہے **تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو جو نعمت پہنچے اللہ کی طرف سے اوسکا شکر ادا کرے زبان سے بھی اور اعضا سے بھی اور ناشکری نکرے نہ زبان سے نہ اعضا سے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ○ یعنی اگر شکر کرو

البتہ زیادہ دونگا تمکو نعمت اپنی اور اگر ناشکری کی تمنے بلاشبہہ عذاب میرا سخت ہے یعنی جسکو اللہ تعالی دولت دے اچھی راہ مین صرف کرے بیجا صرف نکرے صبر کرے گردیدہ دولت پر ہی مست گردی مردی

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

کہہ چکے ہین یہ بات اونسے لوگ پھر کچھہ کام نآیا اونکو جو کماتے تھے ۔ موضح

تحقیق کہی تھی یہی بات اون لوگون نے کہ پہلے اونسے تھے پس دفع نکیا اونکے سر سے بلا کو اوس چیز نے کہ کماتے تھے ۔ فتح

تفسیر یہی بات یعنی اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ اون لوگون نے کہ پہلے اونسے تھے یعنی قارون نے اور اوسکی قوم نے کہا قارون نے اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ اور قوم اوسکی راضی تھی اوسکے ساتھہ اس بات کے پس گویا کہی اونھون نے یہی بات جو آجکل کے لوگ کہتے ہین اور لوگ ہون کہ اونھون نے کہا ہو مثل اسکے کماتے تھے یعنی متاع دنیا اور جمع کرتے تھے اوس سے ۔ مد

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

پھر پڑین اونپر برائیان جو کمائین تھین اور جو گنہگار ہین انمین سے اونپر بھی پڑینگی برائیان جو کمائی ہین

وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝

اور وہ نہین تھکانے والے ۔ مو

پس پہنچے اونکو عذاب اوس چیز کے کہ کمائی اور اون لوگون نے کہ ظلم کیا اس جماعت مین سے پہنچیگا اونکو عذاب اوس چیز کا کہ کمایا ہی اور نہین ہین یہ عاجز کرنے والے ۔ فتح تفسیر سیئات ما کسبوا یعنی جزا بدکردار یون فعل اور ظلم کیا ہی کفر کیا ہی اور اس جماعت مین سے یعنی تیری قوم کے مشرکون مین سے پہنچیگا انکو یعنی قریب ہی کہ پہنچیگا اونکو مانند اوس چیز کے کہ پہنچی اگلون کو پس قتل کیے گئے سردار انکے بدر مین اور رہ گیا اونسے رزق پس نظر نہ رہے سات برس تک اور نہین ہین یہ عاجز کرنے والے یعنی ہمارے عذاب سے نکل نہین سکتے پھر فراخی کی گئی اونکے لیے پس منہ پھیر لیے گئے سات برس پس کہہ گیا اونکے لیے اولم یعلموا ۔ مد

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اور کیا نہین جانتے کہ اللہ پھیلاتا ہی روزی جسکو چاہے اور ناپ کر دیتا ہی البتہ انمین ہیتے ہین ان لوگون کو جو مانتے ہین ۔ مو

کیا نہین جانتا ہی کہ خدا کشادہ کرتا ہی رزق کو واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہی واسطے جسکے چاہے تحقیق اسکی مین البتہ نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین ۔ فتح تفسیر یعنی عقل ورا نے مین تدبیر کرنے مین کوئی تنگی نہین کرتا پھر ایک کو روزی کشادہ ہو ایک کو تنگ جان لو کہ عقل کا کام نہین ۔ مو یَقْدِرُ کے ایک معنی تو مذکور ہوے اور بعضون نے کہا کرتا ہی اوسکو بقدر قوت کے اور بعضون نے کہا مانپ کر دیتا ہی ایمان لاتے ہین یعنی ساتھہ اسکے کہ نہین ہر کوئی تنگ کرنے والا اور نہ فراخ کرنے والا سوا اللہ عزوجل کے ۔ مد

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

کہہ اے میرے بندو میرے جنھون نے زیادتی کی اپنی جان پر نا آس ہو تو رحمت اللہ کی مہر سے بیشک اللہ بخشتا ہی سب

جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

گناہ وہ جو ہی وہی ہی معاف کرنے والا مہربان ۔ مو

کہہ میری طرف سے اے بندون میرے کہ حد سے گذرے ہو اپنے نا امید مت ہو خدا کی رحمت سے تحقیق خدا بخشتا ہی گناہون کو سب تحقیق وہی ہی

بخشنے والا مہربان ۔ **فتح تفسیر** تجاوز حد سے کی یعنی گناہ بہت سے کیے ہوں بخشتا ہے الخ یعنی سوا شرک کے اور یہ مضمون نے کہا کہ یہ بیچ قرارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہے یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَّ لَا یُبَالِیْ اور غفور کے معنی یہ ہیں کہ ڈھانکتا ہے بڑے بڑے گناہ رحیم ہے کہ دور کرتا ہے بڑی بڑی سختیاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں وست رکھتا میں یہ کہ میرے لیے دنیا اور دنیا کی چیزیں ہوں بدلے اس آیت کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ اور جو شخص شرک کرے پس چپ رہے حضرت ایک ساعت پھر فرمایا الا وَمَنْ اَشْرَكَ یعنی آگاہ رہو اور جو شرک کرے اوسکے لیے بھی یہی حکم ہے یعنی بخشتا ہے شرک کو بھی لیکن بعد توبہ کے اور گناہوں کو بغیر توبہ کے بھی چاہے تو بخشدے کما قال الشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور روایت کیا گیا ہے کہ کتنے ایک لوگ اہل شرک میں سے کفر و کبائر یعنی قتل و زنا اور اور بہت سے گناہوں کے مرتکب تھے اونہوں نے آنحضرت کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ جس دین کی طرف تم بلاتے ہو ہو تو اچھا لیکن ہم اس شرط سے قبول کرتے ہیں کہ خبر دو تم ہمکو اسکی کہ گناہ ہمارے بخشے جاوینگے یہ آیت نازل ہوئی کہ ای محمد میری طرف سے میرے بندوں سے کہدو کہ تم ناامید نہ ہو خدا سب گناہ بخشدیگا یعنی جب تم اسلام لاؤ گے اور یعقوب نے کہا کہ یہ نازل ہوئی بیچ حق وحشی قاتل حضرت امیر حمزہ کے اور وہ مسلمان ہوا بعد اسکے پس کہا مسلمانوں نے یا رسول اللہ یہ حکم خاص اوسی کے لیے ہے یا عام ہے سب مسلمانوں کے لیے فرمایا بلکہ سب مسلمانوں کے لیے ہے ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسیکو طرف وحشی بیٹے حرب کے کہ جو قاتل تھا امیر حمزہ کا تا کہ بلاوے اوسکو طرف اسلام کے پس کہا اوسنے خدمت بابرکت میں کہ آئی مجھکو کیونکر بلاتے ہو تم مجھکو اسلام کی طرف اس حال میں کہ تم کہتے ہو کہ جسنے قتل کیا یا شرک کیا یا زنا کیا سزا پاویگا دوچند کیا جاویگا اوسکے لیے عذاب روز قیامت کے ہمیشہ رہیگا اوسمیں ذلیل اور میں نے کیا ہے سب یہ پس آیا ہے تو تم میرے لیے خصت پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا یعنی مگر جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور کیا عمل صالح پس یہ جماعت ہے کہ بدلا دیگا اللہ اونکی برائیوں کو حسنات سے اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان پس کہا وحشی نے یہ شرط شدید ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا پس شاید کہ نہ قادر ہوں امید یعنی تینوں باتوں پر پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی بیشک اللہ نہیں بخشیگا شرک کو اور بخشدیگا اوس چیز کو کہ سوائے اسکے ہی جسکے لیے چاہیگا پس کہا وحشی نے یہ دیکھتا ہوں بعد مشیت اوسکی کے یعنی مغفرت مرتوں پر اپنے چاہنے پر کہا پس نہیں جانتا میں کہ بخشیگا مجکو یا نہیں آیا اسکے سوائے کچھ اور وحی پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ساری آیت پس کہا وحشی نے ہاں یہ سیرے واسطے کی ہے پھر مسلمان ہوا پس کہا لوگوں نے بلاشبہ دیکھتے بھی کہا ہے جو کچھ کیا وحشی نے فرمایا کہ یہ مسلمانوں کے لیے ہے اور منقول ہے ابن عمر سے کہ نہا نازل ہوئی یہ آیت بیچ حق عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور ایک جماعت کے مسلمانوں میں سے کہ اسلام لائے تھے پھر مرتد ہو گئے بسبب ارپنے کے پس ہم کہتے تھے کہ نہیں قبول کرے گا اللہ انسے فرض اور نہ نفل کبھی اسلیے کہ مسلمان ہوئے تھے پھر چھوڑ دیا انھوں نے دین اپنا بسبب عذاب دیے جانے کے پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں پس لکھا اونکو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے پھر بھیجا اونکو طرف عیاش بن ربیعہ اور ولید وغیرہما کے پس اسلام لائے وہ اور ہجرت کی اور یہ بھی ابن عمر سے روایت ہے کہ کہا تھے ہم گروہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان کرتے اور کہتے کہ نہیں ہے کوئی چیز حسنات ہماری سے مگر کہ وہ مقبول ہی ہے یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ یعنی فرمان برداری کرو اللہ کی اور فرمان بردار ہو رسول کی اور نہ باطل کرو تم اعمال اپنے پس جب کہ اوتری یہ آیت کہا ہمنے کیا ہے یہ ایسی چیز کہ باطل کرے گی ہمارے اعمال کو پھر کہا ہمنے

کہ وہ کبائر اور فواحش ہین کہا ابن عمرؓ نے پس ہم جب دیکھتے اوس شخص کو کہ کیا اون گناہون مین سے کچھ پس کہتے ہم کہ تحقیق ہلاک ہوا پس نازل ہوئی یہ آیت یعنی قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا پس باز رہے ہم اس کہنے سے پس تھے ہم جب دیکھتے کسیکو کہ کیا ہوا انہین سے خوف کرتے ہم اوسپر یعنی عذاب کا اور اگر کیا انہین سے کچھ امید رکھتے ہم واسطے اوسکے یعنی مغفرت کی اور مراد اسراف سے ارتکاب کبائر کا ہی اور ابوہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ سنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور پاس ایک جماعت کے اصحاب اپنے کہ ہنس رہے تھے اور باتین کر رہے تھے پس فرمایا آنحضرتؐ نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی اگر جانو تم اوس چیز کو کہ جانتا ہون مین البتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت پھر کچھ حضرتؐ اور رونے لگے لوگ پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف آنحضرتؐ کے کہ اے محمدؐ کیون ناامید کرتا ہی تو میرے بندون کو پس پھیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا خوش ہو تم اور اپنے اعمال کو مستقیم کرو راہ حق پر اور نزدیک ڈھونڈھو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ بجا لانے طاعتون کے اور ابن مسعودؓ سے منقول ہی کہ وہ داخل ہوئے مسجد مین پس ناگہان دیکھا ایک واعظ کو کہ وہ ڈرا رہا تھا آگ دوزخ سے پس کہا اوسنے واعظ کے کہ ناامید کرتا تو لوگون کو پھر پڑھی اوسنے آیت یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اور کہا حضرت علیؓ نے کہ کون سی آیت وسیع تر ہی پس شروع کیا لوگون نے ذکر کرنا آیتون کا قرآن مین سے من تحمل سوءا او یظلم نفسہ الخ اور مانند اسکے پس کہا حضرت علیؓ نے کہ نہین ہی قرآن مین کوئی آیت وسیع تر قل یٰعبادی الذین اسرفوا الخ سے اور ابن عباسؓ سے ہی جیسے تفسیر آیت یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا الخ کے کہا ہلا یا اللہ تعالیٰ نے اپنی مغفرت کی طرف اون لوگون کو کہ کہتے تھے مسیح وہی اللہ ہی اور اونکو کہ کہتے تھے مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور اونکو کہ کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا ہی اور اونکو کہ کہتے تھے اللہ فقیر ہی اور اونکو کہ کہتے تھے ہاتھ اللہ کا بند کیا گیا ہی یعنی عیاذاً باللہ ممسک ہی کہ دیتا نہین اور اونکو کہ کہتے تھے اللہ تیسرا تین مین کا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ ان سبکو کہ آیا تو بہ نہین کرتے تم طرف اللہ کے اور بخشش نہین مانگتے تم اوسسے حال انکہ اللہ غفور رحیم ہی پھر ہلایا طرف توبہ کے اوسکو جسنے بہت بڑی بات کہی کہ کہا اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی یعنی یہ فرعون تھا کہ کہا مین رب اعلیٰ تمہارا ہون اور کہا ما علمت لکم من الٰہ غیری یعنی یہ بھی فرعون نے کہا کہ نہین جانتا مین تمہارے لیے کوئی معبود سوا اپنے کہا ابن عباسؓ نے کہ جسنے ناامید کیا بندون کو توبہ سے بعد اسکے پس تحقیق انکار کیا اوسنے کتاب اللہ کا اور یہ ممکن نہین قادر ہوتا بندہ توبہ کرنے پر یہان تک کہ توفیق دے توبہ کی اللہ اوسکو اور عبید بن عمیر سے روایت ہی کہ کہا ابلیس نے کہا اے رب میرے بتحقیق بسبب آدم کے اور مین نہین طاقت رکھتا ہون اوسپر یعنی اوسکے بہکانے و غیرہ پر مگر ساتھ حلاوت و قدرت تیری کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تو مسلط ہوا اوسپر کہا ابلیس نے اے رب میرے زیادہ دے مجکو کچھ اور فرمایا نہین پیدا کیا جاؤنگا اوسکے لیے کوئی فرزند مگر کہ پیدا کیا جاوے گا تیرے لیے مثل اوسکے کہا ابلیس نے اے رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا ہان پیدا کیا جاؤنگا جلگین مین تیرے لیے اور جاری ہوگے تم اوسکے خون کے جاری پنڈلی تک جملہ کہا ابلیس نے اے رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا پکارلا اوسپر اپنے سوار اور پیادے اور ساجھا کر اوسمے مال اور اولاد مین اور وعدے دے اونکو اور کچھ نہین وعدہ دیتا انکو شیطان مگر دغابازی کہا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اے رب میرے تحقیق مسلط کیا تھا اوسکو مجپر اور مین نہین بچ سکتا ہون اوسسے مگر ساتھ مدد تیرے کہ فرمایا کہ نہین پیدا کیا جاوے گا تیرے لیے کوئی فرزند مگر کہ متعین کرینگا مین اوسپر اوسکو محفوظ رکھیگا اوسکو ہمنشین ہے یعنی فرشتے متعین کرونگا کہ شیطان سے بچاوینگا اوسکو کہا حضرت آدم نے اے رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا کہ ایک نیکی برابر دسکے یا زیادہ اور برائی ایک کی ایسا یا مٹا دونگا اوسکو کہا آدم نے اے رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہی جب تک کہ روح بدن مین ہی کہا اے رب میرے اور زیادہ دے

مجکو فرمایا یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ شیطان نے عرض کیا پروردگار سے قسم ہی تیری عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیرے بندون کو جبتک کہ ارواح اونکی اونکے بدنون مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبے اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجھسے آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالی پھیلاتا ہی ہاتھ اپنا رات کو توکہ توبہ کرے گنہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہی ہاتھ اپنا دن کو توکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہان تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے شعر اوسنے خود ہمکو کیا ہی شاد و شاد کمکے واللہ رؤف بالعباد ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہی طلب کرنے سے اسلیے کہ عادت ہی لوگون کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہین تو ہاتھ پھیلاتے ہین اوسکے آگے پس معنی یہ ہین کہ بلاتا ہی گنہگارون کو توبہ کی طرف آور بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہی وسعت مغفرت و رحمت سے آور یہان تک کہ نکلے آفتاب یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کی طرف سے تو دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا پھر کسیکی توبہ نہین قبول ہونے کی ع چنانچہ فرماتا ہی یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف داؤد کے کہ اے داؤد تحقیق ایک بندہ ہے میرے بندون مین سے البتہ اوسکو میرے پاس ایک نیکی پس حکم کرونگا مین اوسکو جنت کے داخل کرنے کا اے داؤد نے کہ کیا نیکی ہوگی وہ فرمایا ایک سختی دور کی ہوگی مونس سے عرض کیا داؤد نے کہ بارخدایا سزاوار ہی اوس شخص کو کہ پہچانے تجکو حق پہچاننے تیرے کا یہ کہ ناامید نہو تجسے

نظم یارب دل من بتو بر و منجواہد ✤ عذری بتوازروی سیہ منجواہد ✤ در معصیتی نکردہ ام تقصیری ✤ چون عفو تو بسیار گنہ منجواہد

زاہد مکند گر کہ تمارے تو ✤ باغرق کنا ہیم کہ غفاری تو ✤ او قہارت خواند مین غفارت ✤ آیا بکدام نام خوشداری تو ✤ ہی خوف اگر مجاہد تو ہی بیم غضب سے ✤ اور بکو بھر وساہی تو ہی تیرے کرم کا ✤ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا مجھسے جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے ای محمد بلاشبہ اللہ خطاب کریگا مجھسے روز قیامت کے پس فرماویگا ای جبرئیل کیا ہی تجکو کہ دیکھا ہون فلانے فلانے کو دوزخیون کی صفون مین پس کہونگا مین رب میرے بلاشبہ ہم نہین پاتے اوسکے لیے کوئی نیکی کہ پوچھے اوسکو خیر اوسکی آسکے دن پس فرماویگا اللہ تعالی کے بلاشبہ ہمنے سنا تھا اوسکو دار دنیا مین کہ کہتا تھا یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ پس جاتو اوسکے پاس اور پوچھ اوسسے کہ کیا مراد رکھتا تھا یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ کے کہنے سے پس آوینگا مین اور پوچھونگا اوسسے پس کہے گا وہ کیا حنان و منان اور بھی کوئی ہی اللہ کے سوائے پس پکڑونگا مین ہاتھ اوسکا یعنی بموجب حکم الہی کے دوزخیون کی صفون سے پھر داخل کرونگا مین اوسکو جنتیون کی صفون مین آور حضرت علی بن ابی طالب سے ہی کہ کہا جوان پاک صاف وہی کہ ناامید کرے لوگون کو اللہ کی رحمت سے اور نہ رخصت دے اونکو اللہ کے گناہ کرنے کی اور نڈر کرے اونکو عذاب خدا سے اور چھوڑ دے قرآن کو اعراض کرکر اوسسے در حالیکہ رجوع کرے فالا بہ طرف غیر اوسکے

بلاشبہ نہین بھلائی ہی اوس عبادت مین کہ نہو علم اوسمین اور نہ خیر اوس علم مین کہ نہ سمجھ ہو اوسمین اور نہ وہ قرات بہتر ہی کہ نہو تدبر اوسمین یعنی سوچ سمجھ نہو اوسمین اور سنے سے منقول ہی کہ کہا ایک شخص تھا اگلی امتون مین کہ مشقت کرتا تھا عبادت مین اور سختی اٹھاتا تھا اوسپر نفس اوسکا اور ناامید کرتا تھا یعنی لوگون کو اللہ کی رحمت سے پھر مرا وہ پس کہا اوسے رب میرے کیا ہی میرے لیے تیرے پاس فرمایا آگ جہنم کی پس کہا اوسنے کہ پس کہان گئی عبادت میری اور مشقت میری پس کہا گیا اوسکے لیے کہ تو ناامید کرتا تھا لوگون کو میری رحمت سے اور مین ناامید کرونگا تجکو آج اپنی رحمت سے فرد بر من مسکین ایں قدرت کن ✤ ہر چہ خواہی کن ولیکن این کن ✤ عکرمہ بن عمار روایت کرتے ہین کہ داخل ہوا مین مسجد کی مسجد مین پس بیٹھا مجھکو ایک بڑے بوڑھے نے پس کہا اے یمانی اور مین پہچانتا تھا اوسکو کہ کہان

یادرکھنے

نکہ تو کسی شخص کو کہ نہیں بخشیگا تجکو اللہ کبھی اور نہیں داخل کریگا تجکو بہشت مین کہا میںنے کون ہو تم اللہ رحمت کرے تیرے کہا اونے مین ابو ہریرہؓ ہون پس کہا میںنے کہ یہ کلمہ کہتا ہی ایک ہم مین کا اپنے بعضے گھر والون کو جب کہ غصے ہوتا ہی یا کہتا ہی اپنی بیوی کو یا اپنے خادم کو کہا ابو ہریرہؓ نے پس بلا شبہ سُنا ہی میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو شخص تھے بنی اسرائیل مین آپسمین دوست ایک اونمین سے بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے مین اور دوسرا کہتا تھا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنے والے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ او سن چیز سے کہ تو او سمین ہی یعنی گناہ سے پس کہتا گنہگار کہ چھوڑ مجکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنی اسلیے کہ وہ غفور رحیم ہی یہان تک کہ پایا اوس عابد نے اوسکو ایک دن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا ہی تو نگہبان اور ذمہ دار پس کہا عبادت کرنے والے نے قسم ہو خدا کی نہین بخشے گا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بھیجا اللہ تعالی نے طرف اون دونون کے فرشتہ پس قبض کین روحین اون دونون کی پس اکٹھے ہوئے دونون یعنی ارواحین اونکی نزدیک اللہ تعالی کے یعنی ہر نخ یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہی تو یہ کہ محروم کرے بندے میرے کو میری رحمت سے پس کہا اوسنے کہ نہین طاقت رکھتا مین اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتون کو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہین کہ لیجاؤ اوسکو طرف دوزخ کے ف اوس شخص نے جو عجب آتا کہ کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی نہین بخشے گا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیے کہ ماہی کسی بزرگ نے جو گناہ کو باعث ہو ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئین وہ بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو۔ ع ۔ در منش تواں مدم معجب

مشکوۃ تنبیہ ۔ ان روایتون مین جو بیان کمال سعت رحمت باری تعالی کا اور تاکید نہ نا امید ہونے کی اللہ تعالی کی رحمت سے مذکور ہوئی اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بس جب وہ غفور رحیم ہوا تو بندگی کرنی اوسکی کیا ضرور ہی اسلیے کہ یہ عقیدہ ٹھہرا ہوا ہی اہل سنت کا اَلْاَمْنُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنی ایمان درمیان ہی خوف اور امید کے ڈرتا بھی رہے اوسکے عذاب سے اور امیدوار بھی رہے اوسکے کرم کا اور حضرت علی فرماتے ہین **قطعہ** اَیَا صَاحِبَ الذَّنْبِ لَا تَقْنَطَنْ ۔ فَاِنَّ الْاِلٰہَ رَؤُفٌ رَؤُفٌ ۔ وَکُنْ بَیْنَ خَوْفٍ وَّ رَجَاءٍ عُدَّۃٍ ۔ فَاِنَّ الطَّرِیْقَ مَخُوْفٌ مَخُوْفٌ ۔ یعنی اے گنہگار نا امید نہو اسلیے کہ اللہ بڑا مہربان ہی بڑا مہربان ہی اور تو کوچ کر ہمیشہ سامان کے اسلیے کہ راہ ڈراونا ہی ڈراونا ہی اور یہی مضمون ان فارسی کے شعرون مین ہی **قطعہ** غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را ۔ در سنگلاخ بادیہ پیما برید را ۔ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ۔ ناگہ یک خروش بمنزل رسید را ۔ رابعہ شاعرہ زوجہ حضرت احمد بن ابی الحوری رحمۃ اللہ علیہا حالت خوف مین اکثر یہ رباعی پڑھتی تھین **رباعی** رَادِیْ قَلِیْلٌ لَا اَرَاہُ مُبَلِّغِیْ ۔ فَلِلّٰہِ دَرُّ الْبُکٰی اَمَامَ بُطُوْلِ مَسَافَتِیْ ۔ اَنْحُوْ بِیَ بِالنَّارِ یَا غَایَۃَ الْمُنٰی ۔ فَاَیْنَ رَجَائِیْ مِنْکَ وَاَیْنَ مَخَافَتِیْ ۔ **قطعہ** توشہ تھوڑا ہی میرا اے یار و ۔ مین نہ پہنچا منزل مقصود کہان ۔ توشے پر رووں یا مسافت پر ۔ دو ستو تم ہاؤ جاؤن کہان ۔ کیا میرے رب مجھے جلاویگا ۔ خوف میرا کہان رہا ہی کہان ۔

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَہٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○

اور رجوع ہو اپنے رب کی طرف اور اوسکی حکمبرداری کرو پہلے اسسے کہ آوے تمپر عذاب پھر کوئی تمہاری مدد نہ آویگا ۔ **ع ق**

اور رجوع کرو طرف پروردگار اپنے کے اور تابعدار رہو اوسکے پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب پھر مدد نہ کیے جاؤگے ۔ **ف ت**

تفسیر ۔ جب اللہ تعالی نے اسلام غالب کیا جو کافر دشمنی مین لگے تھے سمجھے کہ برحق اس طرف اللہ ہی اور سچا ہے لیکن

شرمندگی سے مسلمان ہوئے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی شمنی کی لڑائی لڑے جانمیں ماریں تب اللہ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہیں جسکی توبہ اللہ نہ قبول کرے ناامید مت ہو توبہ کرو اور رجوع ہو بخشے جاؤ گے مگر جب سر پر عذاب آیا یا موت نظر آنے لگی تب کی توبہ قبول نہیں ۔ **موبیت** بردرامد بندۂ بگریختہ ✤ آبروی خود بعصیان ریختہ ✤ وآنمیبود یعنی اور توبہ کرو طرف اوسکے واخلصوا یعنی اور خالص کرو اوسکے لیے عمل پھیر مدنہ کیے جاؤ گے اگر توبہ نہ کی تمنے پہلے اوسکے عذاب کے ✤ **مدت**

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اور چلو بہتر اتارا جو اوتری تمکو تمہارے رب سے پہلے اس سے کہ پونہچے تمپر عذاب اچانک اور تمکو خبر نہو ✤ **مو**

اور پیروی کرو بہترین اوس چیز کی کہ اوتاری گئی طرف تمہارے پروردگار تمہارے کی جانب سے پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب ناگہان اور تم خبردار نہو ✤ **فتح ✤ تفسیر** ✤ اور پیروی کرو بہترین اوسکی مانند اوس قول اللہ تعالی کے ہی جو اوپر گذرا اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ناگہان یعنی یکایک آجاوے عذاب اس حال مین کہ تم غافل ہو گویا تمکو کچھ خبر نہین ہوئے کی بسبب زیادتی غفلت کے ✤ **مد** بہترین اوس چیز کی الخ یعنی قرآن کی اور قرآن سارا حسن یعنی اچھا ہی اور معنی آیت کے یہ ہین جو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہے کہ لازم کرو طاعت اوسکی اور بچو نافرمانی اوسکی سے اسلیے کہ قرآن مین کر قبیح یعنی بُری چیز و کا ہی نا کہ بچے اوسسے اور ذکر اوون یعنی حقیر چیزون کا ہی تاکہ نہ رغبت کرے اوسمین اور ذکر احسن یعنی بہت اچھی چیزو نکا ہی تا اختیار کرے اونکو ✤ **معا** ✤ خبردار نہو یعنی جانتے نہو اوسکے آنے کے پہلے اوسکے وقت کو اور مراد احسن سے عزیمت و حکم خدا کا ہی ساتھہ لازم کرنے طاعت کے اور بچنے کے گناہون سے والاتمام قرآن حسن ہی اس سے کہ کلام الٰہی ہی اگرچہ اوسمین کلام قبیح کفار کا وغیرذالک کو ہی ✤ **بحر** ✤ **جلد** ✤

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ ۫ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝

کہین کہنے لگے کوئی جی اے افسوس جس سے کہ میں کمی کی اللہ کی طرف سے اور مین تو ہنستا ہی رہا

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ

یا کہنے لگے اگر اللہ مجکو راہ بتاتا تو مین ہوتا ڈرو الون مین یا کہنے لگے جب دیکھے عذاب کسی طرح

اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

مجکو پھر جانا ہوتے تو مین ہون نیکی والون مین ✤ **مو**

رجوع خدا کی طرف کرو اور اتباع قرآن کا کرو بحمت خوف اسکے کہ کوئی شخص اے افسوس اوپر اسکے کہ تقصیر کی سینے پر حق خدا کے اور تحقیق مین تھا ٹھٹھا کرنے والون سے یا کہے اگر خدا ہدایت کرتا مجکو البتہ ہوتا مین پرہیزگار دون یا کہے جسوقت کہ دیکھے عذاب کو کاشکے ہو مجکو پھر جانا یعنی دنیا مین تو کہ ہو مین نیکی کرنے والون سے ✤ **فتح ✤ تفسیر** فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ یعنی بیچ حکم خدا کے یا بیچ طاعت خدا کے یا بیچ ذات خدا کے یا بیچ طریق خدا کے اور وہ توحید اوسکی ہی اور اقرار کرنا ساتھہ نبوت اوسکے کے یعنی محمد علیہ السلام کے یا بیچ حق خدا کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا اللہ کو اوسمین مگر کہ ہو گی وہ مجلس اوپر حسرت تن قیامت کے اگرچہ ہون اہل اوسمین سے مونس یا صحابی کہ کیون ہو گی حسرت فرمایا بچینگے ثواب مجلس کا کہ یاد کیا تھا اوسمین اللہ کو اوسمین اور نہ ہو گی بچینگے ثواب اس مجلس کا کہ جسمین ذکر نہین ہوا تھا پس ہو گی حسرت اوپر قیامت کے ہر بیچ تفسیر اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ

لِمَنَ السّٰخِرِیْنَ ۝ کے کہ کہانہ کفایت کیا اوسکو یہ کہ ضائع کرے طاعت اللہ کی یہان تک کہ مٹا کیا اپنی طاعت کو کہا قادر ہے
کہ قبول ایک قسم کا ہوگا اونمین سے اور اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ تو اول ایک قسم کا ہوگا اونمین سے
اور اتقول حین الرأی اور قسم کا ہوگا اونمین سے فرماویگا اللہ تعالی ازراہ رد کرنے قول اونکے کے اور جھٹلانے اونکے کے بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ
اٰیٰتِیْ الخ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر دوزخ کو دکھائی جاویگی جلد اوسکی جس سے یہ کہے گا لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ
پس ہوویگا یہ کہنا اوسکا ازراہ حسرت کے اور پھر بہشت کو دکھائی جاویگی جلد اوسکی روبرو جسکے پس کہے گا لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ پس
ہوویگا یہ کہنا اوسکا ازراہ شکر کے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ
فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ اور ہدایت کرتا مجلونیعنی دیتا مجکو ہدایت اور ہوتا مین پرہیزگاروں سے یعنی اول لوگون سے کہ بچتے ہین شرک سے
کہا شیخ امام ابو منصور نے کہ یہ کافر زیادہ پہچانتا ہوا اللہ کی ہدایت کو منکر سے اور ایسے ہی زیادہ چاہتے ہین وہ کافر کہ ہو کہ مین گے
اپنے تابعداروں کو لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَیْنٰكُمْ یعنی اگر توفیق دیتا مجھکو اللہ ہدایت کی اور دیتا ہمکو ہدایت البتہ بلاتے ہم تمکو طرف
اوسکے ولیکن جانا ہمنے اختیار کرنا گمراہی کا پس نہ ردکی ہماری اور نہ توفیق دی ہمکو اور سزاوار کہتے ہین ہم بلکہ ہدایت کیا اوسنے اور
دی اوسکو توفیق لیکن اونھون نے ہدایت نہ پائی اور صالح کہ اللہ کے پاس لطف یعنی مہربانی ہے جسکو دی وہ راہ پائی اوسنے اور وہ
لطف توفیق اور عصمت یعنی بچاؤ گناہ سے ہے اور جسکو نہ دی وہ گمراہ ہوا اور ہوا آخر ہونا اوسکا عذاب کو اور ضائع کرنا اوسکا
حق کو بعد اسکے کہ قدرت دی اوسنے اوسکو حاصل کرنے ہدایت کی اور نیکی کرنے والون سے یعنی ہو مدح ون سے ۔ مل درمنثور

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝

کیون نہین ہوئی چکے تھے تجکو میرے حکم پھر جھٹلایا اونکو تونے اور غرور کیا اور تو تھا منکرون مین ۝ مو

اوسوقت خدا فرماویگا ہان آئین تھین تیرے پاس آیتین میری پس جھٹلایا تونے اونکو اور تکبر کیا تو نے اور ہوا تو کافرون سے ۔ فتح
تفسیر ۔ لفظ بلی ردہی اللہ تعالی کی طرف اوسپر کہ وہ فرماتا ہی ہان آئین تھین تیرے پاس آیتین میری یعنی قرآن اور
وہ سبب ہدایت کا ہی کہ اوسمین بیان کردی تھی سینے تیرے لیے ہدایت جدا کر کہ گمراہی سے اور راہ حق جدا کر کہ باطل سے اور
قدرت دی تھی سینے تجکو بیچ اختیار کرنے ہدایت کے گمراہی پر اور بیچ اختیار کرنے حق کے باطل پر لیکن چھوڑ دیا تو نے اوسکو اور
ضائع کیا تو نے اور تکبر کیا تو نے اوسکے قبول کرنے سے اور اختیار کیا تو نے گمراہی کو ہدایت پر اور شغول ہوا تو خلاف ہمارے حق
کے کہ حکم کیا گیا تھا بسر اوسکے نہین کہ آیا ضائع کرا تیری جانب سے پس نہین ہی تجھ عذر تیرے لیے اور بلی جواب ہو نفی تقدیری کا
اسلیے کہ معنی لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ کے ہین ما ہُدِیْتُ یعنی نہ ہدایت کیا گیا مین ۔ مل

وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَى الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

اور قیامت کے دن تو دیکھے اوسکو جو جھوٹ بولتے ہین اللہ پر اونکے مونہہ سیاہ کیا نہین دوزخ مین ٹھکانا

لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ۝

غرور والون کو ۝ مو

اور روز قیامت کے دیکھیگا تو اون لوگون کو کہ جھوٹھ باندھا اوپر اللہ کے منہ اونکے ہوگئے کالے کیا نہین ہی دوزخ مین جگہ تکبر کرنے
کے لیے ۔ فتح تفسیر ۔ جھوٹ باندھنا یعنی ساتھ نسبت کرنے شریک اور اولاد کے طرف اوسکے اور نفی کرنے صفات کی
اوسسے جگہ متکبرون کے لیے یہ اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے وہ تکبر تھا مل حدیثین تکبر کی برائی کی اور مسئلہ اوسکا تفصیل سے

سورۂ ص کے اخیر مین ہیچ ضمن تفسیر آیت قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ کے گذر چکا ہی جو چاہے وہان سے دیکھ لے اور مسئلے غور اور عجب کے کہ وہ بھی اقسام تکبر سے ہین یہان مذکور ہوتے ہین گوش ہوش سے سُنتے چاہیئن ۞ **مسئلہ** غرور پندار بھی آدمی کے لیئے بلاے عظیم ہی اور ناپودکرنے والا عمل کا اور کھینچنے والا طرف عذاب کے ہی اور مغرور اوسکو کہتے ہین کہ ساتھہ ذات اور صفات اور اعمال اپنے کے گمان کمال اور بھلائی کا لیجاوے اور اپنے عمل کے سبب سے حق خدا پر اپنے لیے لازم جانے اور آفت اور رَدّ اعمال اپنے سے غافل ہو اور خاتمۂ بد سے اور مواخذے سے نڈر ہو اور سبب اسکا نہ جاننا فعالی اور جباری خدا کا اوسکے بپروائی اوسکی کا ہی اگرچہ صاحب غرور ظاہر مین علم و عمل رکھتا ہو اور اکثر علما اور فقرا اور زہاد سے اس بلا مین مبتلا ہین گروہ علما سے بعضے ایسے ہین کہ بسبب حاصل کرنے علم کے مغرور ہو کر جانتے ہین کہ ہم ماخوذ نہین ہونے کے بلکہ بہت ہماری شفاعت سے نجات پاوینگے اور یہ فرقہ نہین جانتا ہی کہ مقصود علم سے عمل ہی اور نجات وعدہ کی گئی عمل پر ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنی جنتیون کو فرماویگا کہ داخل ہو تم جنت مین بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتے تھے تم اور عالم بے عمل کے حق مین آیا ہی مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا یعنی مثال اون لوگون کی کہ علم توریت دیے گئے ہین پھر عمل نہین کرتے ہین اوسپر مانند مثال گدھے کے ہی کہ اوٹھائے پھرتا ہی بوجہ کتابون کا یعنی جیسے گدھے کو اپنے اوپر لدی کتابون سے کچھہ فائدہ نہین ویسے ہی اسکو علم سے کچھہ فائدہ نہین ایسا مثل مذمتی ہی عالم بے عمل کو کہا کرتے ہین کہ گدھے پر کتابین لادین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ کسیکو قیامت مین عذاب زیادہ تر اوس عالم سے نہین ہوے کا کہ جسنے اپنے علم پر عمل نکیا اور ایک اور گروہ علما کے عمل بھی رکھتے ہین لیکن باطن کو حسد اور کینے اور ریا اور بڑائی سے پاک نہین کرتے اور رسول کی خبر سے غافل ہین کہ فرمایا جسکے دل مین ایک ذرہ کبر ہو جنت مین نہین جاے کا اور حسد ایمان کو تباہ کرتا ہی اور تھوڑا سا ریا شرک ہی اور ایک گروہ اسکو بھی جانتے ہین اور پھر پندار مین ہین کہ ہم اس سے پاک ہین اور حقیقت مین پاک نہین ہوتے اور ایک گروہ اہل علم مین مغرور رکھتے ہین اور فریب ہین ہین یعنی جو علم کو دینی ہی اوسکو ترک کر کر علم مناظرہ اور کلام اور مانند اونکے کے ہین مشغول ہین اور جانتے ہین کہ علم یہی ہی اور یہ نہین جانتے کہ یہ علوم باز رکھنے والے خدا اور عبادت اور آخرت سے ہین اور ایک گروہ اہل غرور سے عابد ہین کہ بعضے اونمین سے نوافل مین تو مستغرق ہین اور فرائض سے خبر نہین رکھتے اور اگر فرائض ادا بھی کرتے ہین تو بے طور نہ جماعت سے غرض ہی نہ ادا احکام و ارکان وغیرہ کا دھیان وظیفے کے سبب سے اوس جماعت کو ترک کرین کہ صحابہ جسکے حق مین کہتے تھے کہ جماعت ہم مین نہین ترک کرتا تھا مگر معلوم النفاق اور جو صحابی بیمار ہوتے تھے تو دو آدمی بغلون مین ہاتھہ دے کر یا نون گھسیٹتے لاتے تھے اور بعضے بسبب وسوسون کے طہارت مین نماز کو وقت سے بے وقت کر دیتے ہین اور اصحاب طین نماز شروع تو کرتے ہین اور وقت طین دیے کچھہ تفتیش حلال و حرام کی نہین کرتے ہین بلکہ سب کو حلال جانتے ہین اور نہین جانتے کہ اصل سب چیز کی لقمہ ہی اور لقمہ حلال نور اثبات دل مین پیدا کرتا ہی اور حرام ظلمت اور بعضے کلام اللہ پڑھتے وقت فقط حروف ہی کے ادا کرنے مین رہتے ہین اور رسا اوسکے تفاوت نہین کرتے ہین اور نہین جانتے کہ مقصود حضور دل ہی اور بعضے ہر روز ختم قرآن کرتے ہین اور سنت عمل کو دوست رکھتے ہین اور نہین جانتے کہ مقصود اوس سے تدبر و تفکر ہی اور وہ سوا آہستگی و قلت کے ہاتھہ نہین آتا اور سنت عمل بغیر حضور اور اخلاص کے کام نہین آتا اور ایک گروہ اہل غرور سے فقرا ہین کہ ساتھہ صورت اور کلام تصوف کے مغرور ہین اور نہین جانتے کہ اصل تصوف کی تصفیۂ دل کا اور تزکیۂ نفس کا اور حاصل کرنا قرب و معرفت الہی کا ہی اور بعضے اسلئے بسبب دیکھنے بعضی غیب کی چیزون کے بسبب ریاضت کے اوپر منکشف ہوتی ہین مغرور ہوتے ہین اور جانتے ہین کہ غایت کار تصوف کی یہی ہی اور بعضے بسبب وسوسون شیطانی کے گرفتار ہو کر ترک

مسئلہ غرور

اوامر کا کرتے ہین اور منہیات کے مرتکب ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ دل ہمارا ساتھ خدا کے ہی احتیاج عمل ظاہر کی کیا ہی اور نہین جانتے کہ انبیا اور اولیا نے باوجود نہایت قرب کے عمل ظاہر کو نہین ترک کیا ہی اور ترک کرنا اوسکا موجب دوری اور غضب الٰہی کا ہی اور خلاف سیرت صالحون اور عاشقان الٰہی کا ہی پس دل کو ان سب وسوسون سے اور برائیون سے پاک کرنا چاہیے اور ایک گروہ اہل غرور سے مالدار ہین کہ مال حرام کو خیرات مین صرف کر کر امیدوار ثواب کے ہوتے ہین اور اپنے اس کام پر مغرور ہوتے ہین اور نہین جانتے کہ پھیر دینا مال حرام کا اوسکے مالک کو فرض ہی اور بسبب تصرف کرنے کے اوسمین مستحق عذاب کے ہوتے ہین اور بعضے مال حلال کو بھی خرچ کرتے ہین تو واسطے ریا یعنی دکھانے اور نام و نمود کے خرچ کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ریا حبط کرنے والا عملون کا ہی اور اگر ریا بھی نہو تو غیر مشروع مین خرچ کرتے ہین اور ایک گروہ ملحدون کا ہی کہ زکوۃ تو دین اور اور جگہ خرچ کرین اور بعضے زکوۃ دین لیکن اللہ کے لیے نہ دین اور ایسون کو دین کے خدمت یا تعریف یا اور غرض کی وجہ سے امید رکھین اور یہ فرقے اور مانند انکے کو ان تمام برائیون اور غرور و پندار سے پاک ہو کر تمام اعمال اپنے کو موافق شریعت اور طریقت اور سیرت صلحا کے کرنا چاہیے اور کبر اور عجب سے دور ہونا چاہیے تا عبادت خیرات لیاقت قبولیت کی اللہ کے نزدیک رکھین والا رنج بے فائدہ ہی ✤ **مسئلہ** عجب اور خود بینی بھی مفسد عمل کے اور محروم کرنے والے توفیق الٰہی سے اور باعث رسوائی کے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین مجمل اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی تابعداری کی گئی اور خوش ہونا آدمی کا ساتھ نفس کے پس خوش ہونا اس خصلت سے واجب ہی اور عجب اسکو کہتے ہین کہ اپنے عمل کو کار بزرگ جانے اور گمان کرے کہ مین ایسا کار خیر کرتا ہون اور بسبب اوسکے خوش ہو اور اوسکو اپنی منت سے جانکر توفیق الٰہی سے غافل ہو اوسکے جاتے رہنے اور حبط ہو جانے سے ڈرے نہین اور ہوسکے کہ شدہ عمل سے بھی باز رہے بسبب عجب کے اور علاج دفع عجب کا یاد کرنا احسان اور توفیق الٰہی کا اور جاننا اسکا ہی کہ حق تعالی نے اوسکو آلات عمل کے عنایت فرمائے اور قادر اوسپر کر دعدہ ثواب کا اوسپر دیا پس احسان اوسکا اپنے پر جاننا چاہیے اور شکر اوسکی توفیق کا بجا لانا چاہیے اور یہ یاد کرنا احسان خدا کا ہیچ وقت بواعث عجب کے فرض ہی اور سب قسمون مین سب سے اسلیے کہ عجب ایک بلا ہے عظیم اور پیدا کرنے والا اکبر اور نسیان اور معاصی کا ہی اور باز رکھنے والا تدارک معاصی سے اور مشقت کرنے سے عبادت مین اور مانع شکر اور تزکیہ نفس سے اور محروم رکھنے والا بہت سی بھلائیون سے اور مانع قبول کرنے نصیحت کی بات کا اور حق کا اور پیدا کرنے والا اکبر کا ہی ✤ **تنبیہ** ✤ اوپر کے مسئلے مین جو تین طرح کے لوگون کا ذکر کیا یعنی عالم عابد مالدار کا کہ اکثر ان لوگون مین غرور و پندار ہوتا ہی سچ ہی اسی سبب سے مجلس وعظ مین بہت ہی کم جاتے ہین اللہ مجلس وعظ مین کہ مسنون ہی اور کیا کچھ فضیلت رکھتی ہی حاضر نہون اور عرسون اور پھولون کی محفلون مین جا بوجود ہون خصوصاً یہ پیر زادے خلاف شرع اور دنیا دار تابع نفس اماره کے جاوین تو ڈھولکی کی محفل مین اور ناچ کی محفل مین اور میلے تماشون مین اور نجاوین تو وعظ کی محفل مین اگر کہین کہ فرصت نہین ہی تو اون محفلون خلاف شرع کے لیے کیونکر فرصت نکلیاتی ہی اگر کہین کہ افراط و تفریط ہوتی ہی بیان مین تو امر بالمعروف کرنا چاہیے بشرطیکہ علم سے بہرہ رکھتے ہون اور اگر علم سے بہرہ نہ رکھتے ہونگے تو وعظ محافل مین کیونکر تعمیر کرینگے اور علم آوے کیونکر نہ پڑھین دنیا جو بات دین کی کہ خلاف اپنی خواہش نفسانی کے سنی اوسکو دنیا کی بات بنانے لگے اور جو باتین اپنے ذہنون مین جمع ہی ہین کسی چیز خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی ہون اونکو حق جانتے ہین اور اونکے خلاف کو محال غرض کہ غرور و پندار اکثر لوگون کو تباہ کر رکھا ہی ضلوا و اضلوا آپ بھی بہکے اور اپنے ماتحتون کو بھی بہکا دیا اللہ بچاوے اسکی آفت سے ✤

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۚ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

اور بچاوے گا اللہ اونکو جنہون نے ڈر رکھا اونکے بچاؤ کی جگہ نہ لگے اونکو برائی اور نہ وہ غم کھاوین گے

مسائل ۴ ۵۳

اور نجات بخشا اون لوگون کو کہ پرہیزگاری کرتے تھے ساتھ کامیابی اونکی کے نہین پونہچی گی اونکو سختی اور نہ وہ غمگین ہونگے

+ فتح + تفسیر + پرہیزگاری کرتے تھے یعنی شرک سے بمقابلہ تہم یعنی ساتھہ فلاح اونکی کے یعنی کامیابی اونکی کے اور تفسیر مفازۃ کی یہ ہی لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ الخ یعنی نہین لگے گی اونکو آگ اور نہ وہ غمگین ہونگے گویا کہ کہا گیا کہ ہی مفازہ یعنی کامیابی اونکی پس کہا گیا کہ نہین پونہچی گی اونکو سو یعنی نجات دیگا اونکو ساتھہ دور کرنے سوا اور غم کے اونسے یعنی نہین پونہچی گی اونکے بدون کچھ ایذا اور نہ اونکے اوپر اونکو غم ہلاکر تے معنی ہین ہیچ مکان مطلب باقی رہنے کے جب سے یعنی داخل کیے جاوینگے جنت مین یا یعنی ہین کہ نجات دیگا اونکو ساتھہ سنگاری اونکی کے آگ سے بسبب اعمال نیک اونکے کے + مل جلا + معا + تنبیہ + اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ تقوی سبب نجات کا اور باعث داخل ہونے جنت کا ہے اسلیے جا بجا تاکید اسکی کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی سے کہ آیا تم جانتے ہو کہ اکثر کیا چیز داخل کریگی لوگون کو جنت مین وہ تقوی اللہ کا ہی اور نیک خلقی آیا جانتے ہو کہ اکثر کیا چیز داخل کریگی لوگون کو دوزخ مین آگاہ ہو وہ دو کا واک یعنی مہ راج مین منہ اور ستر آگے غرضکہ آدمی کو چاہیے کہ ہر حال اپنے مولی سے ڈرتا رہے اور لوگون سے خوش اخلاقی سے گذران کرے اور ستر و زبان کو محفوظ رکھے یعنی ستر کو بدکاری سے اور زبان کو بدگوئی سے کسی بھائی مسلمان کے دل کو ناحق رنجیدہ نکرے تا بعد مرنے کے اپنی مراد کو پونہچے اور لوگ یاد کرین کیا خوب کہا ہی کسینے قطعہ یادداری کہ وقت زادن تو + ہمہ خندان بودند و تو گریان + آنچنان زی کہ وقت مردن تو + ہمہ گریان بوند و تو خندان

اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ

اللہ بنانے والا ہی ہر چیز کا اور وہ ہر چیز پر حافظ و متصرف ہی اوسی کے لیے ہین کنجیان آسمانون اور زمین کی یعنی مختار و متصرف

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

اور جو منکر ہوئے ہین اللہ کی باتون سے وہ جو ہین ہی ہارنے والے ہین پورے + ع

اللہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا ہی اور وہ ہر چیز پر حافظ و متصرف ہی اوسی کے لیے ہین کنجیان آسمانون اور زمین کی یعنی مختار و متصرف وہی ہی واللہ اعلم اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتھہ آیتون خدا کے یہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانے والے + فتح + تفسیر + اوسی کے لیے ہین کنجیان الخ یعنی وہ مالک ہی امر آسمانون اور زمین کا اور حافظ ہی انکا اور قیل کہنا یہ سے ہی اسلیے کہ حافظ خزانہ کا اور مدبر امر اونکا وہی ہوتا ہی کہ جو مالک اونکی کنجیون کا ہوتا ہی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین الخ یہ لگتا ہی ساتھہ اس قول اللہ تعالی کے وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا یعنی نجات دیگا اللہ تعالی پرہیزگارون کو ساتھہ کامیابی اونکی کے اور جو لوگ کافر ہوئے وہ زیانکارین اونہین ان لوگون کے جملہ مستانہ آیا کہ وہ خالق ہر چیز کا ہی اور وہ نگہبان ہر چیز پر پس نہین پوشیدہ ہوا پر کوئی چیز اعمال کنانہ ین سے کہ منجملہ چیزون کے پیدا کی گئی ہین سے ہین اور جو کچھ کہ بدلائے ہوا ہونگے اوپر اعمال پر یا یہ جملہ لگتا ہی ساتھہ اوس جملے کے کہ قریب اوسکے ہی بمنزلہ اسکے کہ جو چیز آسمانون اور زمین مین ہی پس اللہ خالق اور حافظ اور متصرف اوسکا ہی اور جنھون نے کفر کیا اور انکا کیا اسکا وہی لوگ زیانکارین اور بعضون نے کہا کہ پوچھی حضرت عثمان رضی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر قول اللہ تعالی کی لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پس فرمایا اے عثمان نہین پوچھا تجھ سے لیکن پہلے تو یہ تفسیر اسکی یہ کلمے ہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور تاویل اسکی بموجب اس قول کے یہ ہی کہ اللہ کے ہاتھہ مین کنجیان ہین یعنی توحید و تمجید بیان کرنا ہی اوسکی ساتھہ ان کلمون کے اور یہ کلمے کنجیان ہین آسمانون اور زمین کی ہین جنسے پڑھا جاتا ہی اوسپر کار و

پونہچا اوس خبیہ کو اور جھوٹے نے کفر کیا ساتھ آیتون اللہ کے اور کلمات توحید اور تمجید اوسکے کے وہ لوگ زیان کارہین ۵ یہ کلبی کہ صاحب مدارک نے نقل کیے درمنثور مین بروایت ابن عمر کے نقل کیے ہین کہ وہ کہتے ہین کہ عثمان نے آنحضرت سے یہ پوچھا کہ کون اوہمین لاحول ہین بعد الا باللہ العلی العظیم بھی ہی اور یہ بھی اوسمین منقول ہی کہ روایت کی ابویعلی نے اور قاضی یوسف نے مسند اپنی مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین اور ابن مندہ نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان سے کہ کہا اوسنے کہ پوچھی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد اس قول اللہ تعالی کی لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ الخ پس فرمایا مجکو ای عثمان ۱۲ البتہ پوچھا تو نے مجھسے کچھ پوچھنا نہین پوچھا مجھسے اوسکو کسینے پہلے تجھ سے مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی جیسے کنجی سے خزانہ کھلتا ہی اور تصرف مین آتا ہی ویسے ہی اسکے کہنے سے برکتین آسمان وزمین کی اسکے پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہین اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے لیے اور بخشش مانگتا ہون اللہ سے وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ کہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسی کے ہاتھ مین بھلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اور عثمان جو کوئی پڑھے اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی بسبب اسکے دس چیزین اول تو یہ کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے جو پہلے کیے ہین اور دوسرے لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نجات آگ سے اور تیسرے متعین ہوتے ہین ساتھ اوسکے دو فرشتے کہ محافظت کرتے ہین اوسکی رات تک ہین آفتون اور بلاؤن سے اور چوتھے دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب اور پانچوین اوسکے لیے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا سا کہ آزاد کرے دس گردنین آزاد اولاد حضرت اسمٰعیل کے سے اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکے لیے گھر بہشت مین اور آٹھوین حور عین سے بیاہ کیا جاویگا اور نوین کہا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کی جاویگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کے اوسکے گھر والون مین سے اہل عثمان اگر کسکے قوس نار ہو یہ کوئی دن بانے سے مراد پائیگا تو بسبب اسکے ساتھ مراد پانے والون کے اور سبقت لیجائیگا تو بسبب اسکے اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان آنحضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ جو کوئی پڑھے اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار اوسکو عثمان دیا جاتا ہی اور اوسکو اللہ تعالی جمیع چیزین اول تو یہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور اوسکے لشکر سے اور دوسرے دیا جائیگا قنطار یعنی بہت ثواب تیسرے نکالا جاویگا اوسکے گھر سے حور بڑی آنکھون والی سے اور چھوٹے بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ قبے اونکے کے اور چھٹے خاص ہوتے ہین ماران فرشتے نزدیک اللہ کے اوسکے کے خوش خبری دیتے ہین اوسکو ساتھ حق کے یعنی ثواب جنت اور بنا کر کر لیجائینگے اوسکو اوسکی قبر سے طرف موقف کے پس اگر کوئی چیز ہولناک ہوگی قیامت کے سے تو کہینگے فرشتے کہ نہ ڈر تو اہل الون مین سے ہی پھر حساب کریگا اللہ تعالی اوس سے حساب آسان پھر حکم کیا جاویگا اوسکو طرف جنت کے کہ بنا کر کر لیجائینگے اوسکو طرف جنت کے موقف اوسکے سے جیسے کہ لیجاتے ہین دولھن کو یہان تک کہ داخل کر دینگے اوسکو بہشت مین ساتھ حکم اللہ تعالی کے اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگے انتہی ما فی الدر المنثور

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ○

تو کہہ اب اللہ کے سوائے کیسکو بتاتے ہو کہ پوجون اے نادانون ✦ موضح

کہہ کیا حکم کرتے ہو مجکو کہ پرستش کرون میں غیر خدا کو اے نادانون ✦ فتح ✦ تفسیر کہہ یعنی اونکو کہ بلاتے ہین مجکو طرف دین باپ دادون تیرے کے کہ کیا غیر خدا کو پوجون مین تمھارے کہنے سے بعد اس بیان کے اے نادانون ساتھ توحید کے نزول اس آیت کا

بیچ جواب کفار قریش کے کہ آنحضرت کو باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے تھے ۸

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ

اور حکم ہو چکا ہی تجکو اور تجسے اگلون کو اگر تو نے شریک بنایا اکارت جاوینگے تیرے کیے اور تو ہوگا

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

ٹوٹے مین آیا ✦ موضح

اور تحقیق وحی بھیجی گئی ای محمد طرف تیرے اور طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجسے تھے یعنی اور انبیاء کہ اگر شریک خدا کا مقرر کرے تو البتہ ناہود ہوون عمل تیرے اور البتہ ہوے تو ٹوٹا پانے والون سے ✦ فتح ✦ تفسیر باوجودیکہ اللہ تعالی جانتا تھا کہ اوسکے رسول شرک نہین کرنے کے اور پھر جو یون فرمایا اسلیے کہ خطاب آنحضرت کو ہی اور مراد اس سے غیر اونکے ہین اور یا یہ کہ یہ بطریق فرض کے فرمایا

یعنی بالفرض والتقدیر اگر شرک کرو یون ہو جاے ۸

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

نہ بلکہ اللہ ہی کی پوج اور رہ حق ماننے والون مین ✦ موضح

بلکہ خدا ہی کو عبادت کر اور ہو شکر کرنے والون سے ✦ فتح ✦ تفسیر کفار جو حضرت کو اپنے بتون کے پوجنے کے لیے کہتے تھے یہ روا و سکا ہی کو یا کہ فرمایا نہ عبادت کر اوس چیز کو کہ یہ کفار اوسکی عبادت کرنے کو کہتے ہین بلکہ اگر عبادت کرے تو تو اللہ ہی کو عبادت کر اور ہو شکر کرنے والون سے اور چیز پر کہ انعام کیا ساتھ اوسکے اللہ تعالی نے تجکو کیا مجکو سردار اولاد آدم کا ✦ حال ✦ تنبیہ ✦

اوپر کی آیت مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈر دکھا دیا شرک کرنے پر اور مقصود سنانا اونکی ہی تھا کہ اوسی طرح کے بیان فرمانے مین اہتمام منع کا ہوتا ہی جیسے بالتشبیہ بادشاہ اپنے وزیر کو ایک بات سے منع کرے اور مقصود منع کرنا رعایا کا ہو تو رعایا کو ڈر زیادہ ہوتا ہی کہ جب بادشاہ اپنے وزیر کو اس طرح منع کیا تو ہماری کیا حقیقت ہی ہمکو بالضرور اس بات سے بچنا چاہیے پس ایسی ہی یہان سمجھنا چاہیے کہ جب اپنے برگزیدہ خاص اور حبیب کو شرک سے اس طرح منع فرمایا تو اونکی ہمت کو بہت بچنا چاہیے شرک سے والا کیا کرایا سب برباد ہوگا پھر آنحضرت کو اس طرح منع فرما کر مشرکون کی نصیحت پر اور اوپر بیان کرنے ناقدردانی اونکی کے اور بیان فرمانے قدرت کاملہ اپنی کے تو بیہ ہوئے کہ جو مجکو بلاتے ہین اپنے بتون کی طرف یہ ہے رب کی قدر ہی نہین جانتے ۸ کہ فرمایا وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ الخ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۸

اور نہین سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہی اور زمین ساری ایک مٹھی ہوگی اون قیامت کے اور آسمان لپٹے ہین اوسکے داہنے ہاتھ مین

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

وہ پاک ہی اور بہت اوپر ہی اس سے کہ شریک بتاتے ہین ✦ موضح

اور نہ پہچانا اللہ کو حق پہچاننے اوسکے کا اور زمین ساری اوسکی مٹھی مین ہوگی روز قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوے ہونگے اوسکے داہنے

ہاتھ مین پاکی ہو اوسکے لیے اور برتر ہو اون چیزسے کہ شریک اوسکا مقرر کرتے ہین ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ اللہ کے فرمانے موافق اللہ کا ذاہنا ہاتھ کہیے اور یا نون کہیے ✤ صوف ایک تو ما قدروا اللہ الخ کے معنی یہی ہین جو ندکور ہوے کہ نہ پہچانا اوسکو حق پہچاننے اوسکے کا اور دوسرے معنی یہ ہین کہ نہ تعظیم کی اوسکی حق عظمت اوسکی کا جب کہ بلایا بتحکیط طرف عبادت غیر اوسکی کے پھر آگاہ کیا ہونگا اوپر عظمت و جلالت شان اپنی کے پس فرمایا والارض جمیعا الخ اور مراد اس کلام سابق سے موت جبابرہ کی اپنی عظمت کی اور واقف کرنا ہو برکہ جلال اپنی کے ہی اور مراد زمین سے ساتون زمینین مین دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی الکل جمیعا اور قول اوسکا والسموٰت اور معنی یہ ہین کہ زمینین قبض کی گئی ہونگی اوسکے لیے یعنی اوسکے ملک و تصرف مین ہونگی اور لفظ مطویات ملی سے ہو کہ عوض نشر یعنی پھیلانے کی ہی جیسے کہ فرمایا یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب یعنی اوس دن کہ لپیٹینگے ہم آسمان کو مانند لپیٹنے سجل کے کتابون کو یعنی بندوں کے اعمال نامہ کو پس معنی مطویات کے یہ ہوے کہ لپیٹے ہوے ہونگے اور عادت لپیٹنے والے کاغذ کی یہ ہوتی ہی کہ لپیٹتا ہی اوسکو اپنے داہنین ہاتھ سے پس اسلیے ہمینہ فرمایا اور لفظ بیمینہ کے بقدرتہ ہین یعنی آسمان لپیٹے ہوے ہونگے اوسکی قدرت سے اور صاحب غلام مصطفی نے لکھا ہی کہ علما ایسی آیون کو متشابہات سے کہتے ہین اور بعضے قدرت مراد کہتے ہین اور محقق اسپر ہین کہ ایمان اسپر لانا چاہیے اور اسکی کیفیت کو نہ تحقیق کرین انتہی اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ آیا ایک عالم یہود کے علما مین سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا محمد ہم پاتے ہین یعنی اپنی کتاب مین کہ بلاشبہ اللہ تعالی اوٹھاویگا آسمان کو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینون کو ایک انگلی پر اور درختون کو ایک انگلی پر اور پانی اور تری یعنی خاک نمناک کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر پھر فرماویگا انا الملک یعنی مین ہی بادشاہ ہون پس ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک ظاہر ہو مین کچلیان آپ کی واسطے تصدیق قول اوس عالم کے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب اوسنے یہ پوچھا تو اوسوقت یہ آیت اوتاری اللہ تعالی نے اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تھی مین ہونگا اللہ تعالی زمین کو اور لپیٹے گا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ مین پھر فرماویگا کہ مین ہی بادشاہ ہون کہان ہین بادشاہ زمین کے اور ابن عمر سے روایت ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن قیامت کا جمع کریگا اللہ تعالی ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کو اپنی مٹھی مین پھر فرماویگا انا اللہ یعنی مین اللہ ہون مین رحمن ہون مین ہی بادشاہ ہون مین قدوس یعنی نہایت پاک ہون مین سلام ہون یعنی سالم ہون سب عیبون اور نقصانون سے اور سب کی سلامتی مجھی سے ہوتی ہی مین مومن یعنی امن دینے والا ہون مین نگہبان ہون مین عزیز یعنی غالب ہون مین جبار ہون یعنی زبردست ہون مین متکبر ہون یعنی بزرگ سب سے مین ہون وہ ذات پاک کہ پیدا کیا سینے دنیا کو اول حال مین کہ تھی کچھ مین نہ ہون وہ کہ اعادہ کرونگا اوسکو یعنی زمین و آسمان بعد فنا کے پھر پیدا کرونگا کہان ہین بادشاہ اور کہان ہین ظالم زبردست اور روایت کی طبرانی نے ساتھ سند ضعیف کے جبرءیل نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک جماعت اصحاب اپنے سے کہ مین پڑھتا ہون تمپر آیتہین آخر زمر سے پس جو کوئی تم مین سے واجب ہوگی اوسکے لیے حسرت پس پڑھا اوسکو وما قدروا اللہ سے آخر سورت تک پس بعض ہم مین سے وہ تھا کہ رویا اور بعض ہم سے وہ تھا کہ نہ رویا پس کہا نہ رونے والون نے یا رسول اللہ کوشش کی ہمنے یہ کہ رووین ہم پس نہ رونا آیا ہمکو پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مین پھر پڑھونگا اوسکو تمپر پس جسکو نہ رونا آوے پس چاہیے کہ بکلف رووے یعنی صورت رونے کی بناوے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ کمترین چیز مین کہ پوشیدہ کرے مین بندون سے اگر دیکھتا اوسکو کوئی تو عمل کرنا ہر اکبھی ایک تو اپنے تئین پوشیدہ رکھا ہی اگر دیکھتا تو مین پردہ اپنا پھر دیکھتا مجھکو میان تک

کہ یقین کرتا اور جانتا کہ کیسا معاملہ کرونگا میں ساتھ خلق اپنی کے جب کہ اوٹھاؤنگا اونکو قبروں سے اور لپیٹ کرونگا آسمانوں کو بیے ہاتھ میں پھر سمیٹوں گا زمینوں کو پھر کہونگا میں کہ میں ہوں بادشاہ کون ہے وہ کہ اوسکے لیے بادشاہت ہو سوائے میرے ۱۲ پھر جنت کا پیالہ کھاری پینے اگر دکھاتا میں اونکو جنت اور جو کچھ کہ بھلائیاں بلیا کیں میں پینے اونکے لیے اور میں ہیں یقین کرتے اوسکا اور تیسرے دوزخ کو پیالہ کھاری پینے اگر دکھاتا میں اونکو دوزخ اور جو کچھ برائیاں بلیا کیں ہیں پینے اونکے لیے اور میں ہیں یقین کرتے اوسکا ویسا ہی صدا پیالہ کھاری پینے ان چیزوں کو اونسے تا کہ جانوں میں کہ کیسے عمل کرتے ہیں اور تحقیق بیان کردیا ہے اونکو اونکے لیے اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اما فرمایا واسطے سیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کیا تو جانتا ہے کہ کسقدر ہے کرسی پس کہا ہے نے نہیں فرمایا نہیں ہیں آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ اونمیں ہے مقابلے میں کرسی کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ ہموار زمین چٹیل کے اور نہیں ہے کرسی مقابلے میں عرش کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے اور نہیں ہے عرش مقابلے میں پانی کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے اور نہیں ہے پانی مقابلے میں ہوا کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے اور نہیں ہیں یہ سب اللہ عزوجل کی مٹھی میں مگر مانند ایک دانے کے یا دانے سے بھی زیادہ چھوٹے کہ ہو دانہ بیچ ہتھیلی ایک تمہارے کے اور یہی ہے تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا پوچھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ کہ کہاں ہونگے لوگ وسدن فرمایا پل صراط پر ہونگے اور یہ اکی ہے اوسکے لیے ۱۲ یعنی بہت ہی بعید ہے اوس شریکے قدرت اوسکی اور عظمت اوسکی اور بہت ہی برتر ہے وہ اس سے کہ نسبت کیے جاویں طرف اوسکے شرکا ۔ ۱۲ منہ ۔ جاوہ ۔ درمنثور ۔ بحر ۔ تنبیہ ۔ قطعہ اگر کسی وصف زور پر

بی زبان بی نشان بے گویدیار ۔ عاشقان شکر گان معشوق اند ۔ ہر زیاد زکشتگان آواز ۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ کے حکم اور اوسکے حکموں کو قدم رکھتے ہیں یا شعائر اسلام اور سنتوں چیزوں پر اوروں کی رسموں کو ترجیح دیتے ہیں اللہ کے نام پر یسکو دین اور بے تعظیمی سے دین اور ویسا ہی سادیدین اور کسی بزرگ کے نام کا کریں تو اوسمیں بڑے بڑے تکلفات کریں وہ اللہ کی قدر و عظمت کو نہیں پہچانتے ہیں اور مرجہ اس آیت کے مصداق ہیں مومن کی شان یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے حکموں اور رسموں کو سب پر مقدم رکھیں اور اونکی قدر و عظمت کے برابر کسیکی قدر و عظمت نہ سمجھیں ۱۲ منہ

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ

اور پھونکا گیا نرسنگا پھر بیہوش ہو گرا جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں مگر جسکو اللہ نے چاہا پھر پھونکا گیا

اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝

دوسری بار پھر بھی وہ کھڑے ہوئے دیکھتے ۔ صو

اور پھونکا جاویگا پس صور میں پس دیا جاویگا جو کہ آسمانوں میں ہے اور جو کہ زمین میں ہے مگر وہ کہ خدا نے چاہا ہے پھر پھونکا جاویگا صور میں دوسری بار پس ناگہاں وہ کھڑے ہونگے دیکھتے ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ ایک بار نفخ صور ہو عالم کی فنا کا دوسرا ہو زندہ ہونے کا یہ تیسرا ہے بیہوشی کا بعد حشر کے چوتھا ہے خبردار ہونے کا اسکے بعد اللہ کے سامنے ہو جاویں گے ۔ صو ۔ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ سے پہلا نفخہ مراد ہے کہ اوسمیں سب مر جائیں گے اور ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى سے دوسرا جلانے کے لیے مگر وہ کہ خدا نے چاہا ہے یعنی جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت اور بعضوں نے کہا کہ وہ اوٹھانے والے عرش کے ہیں یا رضوان جو جنت کے داروغہ کا ہے

اور جو رین اور مالک کہ نام دوزخ کے داروغہ کا ہی اور زبانیہ کہ دوزخ کے گہمبانوں کو کہتے ہین یعنی یہ اس نفخے مین ہونگے پھر بعد اس آخر کو اور منتظرون کے یہ معنی ہین کہ ادھر اور دھر دیکھتے ہونگے جیسے موت سے پہلے ہوتا ہی جب کہ نا گہان کوئی امر عظیم درپیش آجاتا ہی اور سکو اور یا ینظرون کے معنی ہین ینتظرون یعنی منتظر ہونگے حکم الہی کے کہ دیکھیے کیا حکم ہوتا ہی تمام حق ہین اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفخے دو ہونگے پہلا موت کے لیے اور دوسرا بعث یعنی جی اٹھنے کے لیے اور صور اسپیر ہین کے نفخے تین ہونگے پہلا فزع یعنی گھبراہٹ کے لیے جیسے کہ فرمایا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ اور دوسرا موت کے لیے اور تیسرا اعادے کے لیے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مابین نفخون کے چالیس ہونگے لوگون نے کہا چالیس دن ہونگے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نہین کہہ سکتا مین کہا لوگون نے چالیس مہینے کہا مین نہین کہہ سکتا مین کہا لوگون نے چالیس برس کہا مین نہین کہہ سکتا پھر حضرت نے فرمایا اللہ تعالی آسمان سے پانی برسائیگا پس اگینگے لوگ جیسے کہ اگتا ہی سبزہ مین ہر انسان سے کوئی چیز مگر کہ پوسیدہ ہوجاتی ہی لیکن ایک ہڈی اور وہ عجب الذنب ہی کہ ریڑھ کی ہڈی کو کہتے ہین اور اوسی سے ترکیب دی جاویگی خلق روز قیامت کے اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہا ایک شخص نے یہود مین سے بیچنے کے بازار مین قسم ہی اوس ذات کی کہ برگزیدہ کیا موسی کو بشر پر پس اوٹھایا ایک شخص نے انصار مین سے ہاتھ اپنا پھر طمانچہ مارا اوسکو اور کہا گیا کہتا ہی تو یہ اس حال مین کہ ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس آیا شخص کہ کیا بیچنے یہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ تر جمہ اسکا اوپر مذکور ہوچکا ہی حاصل یہ کہ دوسرے نفخے مین سب بیہوش ہوجاوینگے مگر جسکو اللہ چاہیگا وہ نہین بیہوش ہوگا پس سب سے پہلے مین ہوش مین اوٹھونگا پس نا گہان دیکھونگا موسی کو کہ پکڑے ہوئے ہے ایک طرف عرش کے پایون مین سے پس نہین جانتا مین کہ آیا اوٹھایا ہوگا موسی نے سر اپنا پہلے سر سے یا ہونگے اون لوگون مین سے کہ استثنا کیا اللہ تعالی نے اور سعید بن جبیر سے ہی تفسیر قول اللہ تعالی کے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فرمایا وہ شہدا ہین پیدا ہونگے گردنون مین قندیلین سے ہوئے نور کی حلوا رین کھڑے ہین گرد عرش کے مابین فرشتے اور فرشتے روز قیامت کے محشر مین ساتھ اونٹنیون یاقوت کے کہ مہار ین انکی موتیون کی کجاوے انکے اطلس اور دیبا کے بال انکے زبرجد زیادہ نشیمن سے قدم انکے وہان پہنچینگے کہ جہان تک نظر آدمیون کی پہنچیگی پس سیر کرینگے جنت مین کہ مدت سیر کرنے کے نہ جانیگا کوئی طرف رب ہمارے کی ہم ہین یا طرف اور مخلوق اپنی کے جب وہ آویگے تو ہنسے گا اوسکی طرف دیکھکر معبود میرا اور جب کہ وہ ہنسے گا کسی بندے کی طرف بیحساب ہی اوسپر اور اوس سے روایت ہی کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ کہا صحابہ نے کہ کون ہین یا رسول اللہ یہ لوگ کہ استثنا کیا اونکو اللہ تعالی نے یعنی اپنے کلام پاک اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فرمایا یہ جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت اور اسرافیل اور اوٹھانے والے عرش کے ہین پس جب کہ قبض کریگا اللہ ارواح خلائق کی فرماویگا ملک الموت کو کہ کون باقی رہا ہی حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کہے گا ملک الموت سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی پاکی ہی تجکو اے رب میرے اور بزرگی ہی تو اے صاحب بزرگی اور شرف کے باقی ہی جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ قبض کر جان اسرافیل کی پس قبض کریگا ملک الموت جان اسرافیل کی پھر فرماویگا کہ اے ملک الموت کون باقی رہا پس عرض کریگا وہ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ باقی رہا ہی جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ قبض کر جان میکائیل کی پس قبض کریگا وہ جان میکائیل کی پس گریگا وہ مانند پہاڑ بڑے کے پھر فرماویگا اے ملک الموت کون باقی رہا پس کہے گا وہ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ يَا ذَا الْجَلَالِ

وَالْاَرْضُ کُلُّہَا اور باقی رہا ہی جبرئیل اور ملک الموت پس فرماوے گا مرجا تو اے ملک الموت پس مرجاوے گا وہ پھر فرماوے گا اے جبرئیل کون باقی رہا ہی پس کہیگا وہ سُبْحَانَکَ رَبِّیْ یَادَائِمُ الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ باقی رہا ہی جبرئیل اور جبرئیل کو اسکے مکان پر تعجب ہوگا جیسا کہ ہونیکے لیے پس فرماوے گا اے جبرئیل ضرور ہی تجکو بھی مرنا پس گر پڑیگے جبرئیل سجدے مین پڑا ویسے دونون بازو اپنے یعنی جیسے جانور وقت اڑنے کے پر ہلاتا ہی اور تڑپتا ہی کہے گا جبرئیل سُبْحَانَکَ رَبِّیْ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ یَادَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْتَ الْبَاقِیْ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَنْتَ الْفَعَّالُ اور قبض کرے گا اللہ روح اوسکی جیسے اوس خلقت کے کہ پیدا کیا گیا ہے وہ مین پس جبرئیل کا یہ حال ہوگا فضیلت خلقت اوسکے کی اوپر خلقت بکائیل کے مانند فضیلت ہزار کے پہاڑ کے ہی ایک ٹیلے پر ٹیلون مین سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ فضیلت جبرئیل کی خلقت کی اوپر خلقت میکائیل کے مانند پہاڑ کے ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا سیری امت مین دجّال پس ٹھہرے گا اوسمین چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس رات پھر بھیجیگا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو گویا کہ وہ عروۃ بن مسعود ثقفی ہین یعنی اونکی صورت ہوسکیگی پس ڈھونڈھیگا وہ دجال کو پھر ہلاک کریگا اوسکو اللہ یعنی اونکے ہاتھ سے پھر ٹھہرینگے عیسے لوگون مین بعد اسکے سات برس اس حال مین کہ نہین ہونے کی درمیان دو شخصون کے عداوت پھر بھیجے گا اللہ ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سے پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوسکے دل مین برابر ذرے کے ایمان ہو مگر کہ ہلاک کرے گی اوسکو ہوا یہان تک اگر کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا تو داخل ہوگی وہ ہوا اوسپر یعنی اور ہلاک کریگی اوسکو اور باقی رہینگے برے لوگ ہلکے طیر کے اور احلام سباع کے یعنی سبک ہونگے مانند پرندے کے کہ یہان سے وہان جا بیٹھا ہے وہان اور درندون کی سی خو رکھتے ہونگے نہین اچھا جانینگے شرعی بات کو اور نہین برا جانینگے خلاف شرع کو پھر صورت بن آویگا شیطان اور کہے گا کیا نہین کہتا مانتے کے تم میرا پھر حکم کریگا لوگون کو بت پرستی کا پس پوجینگے وہ بت اور وہ اوسوقت فراخی رزق کی رکھتے ہونگے اور حیش خوش پھر پھونکا جاویگا صور پس نہین سنے گا اوسکو کوئی مگر کہ کان لگاویگا اوسکی طرف اور اول جو اوسکو سنے گا وہ شخص ہوگا کہ درست کرتا ہوگا اپنے حوض کو پس مرجاویگا وہ پھر نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہ مرجاویگا پھر بھیجیگا اللہ ایک مینھ کو مانند شبنم کے یا کہ وہ شبنم ہوگا یعنی ٹلکی پھوار پڑیگی پس اوگیگے اوسسے بدن لوگون کے پھر پھونکا جاویگا صور دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹھ کھڑے ہونگے دیکھتے ہونگے پھر کہا جاویگا لوگون کو کہ آؤ اپنے رب کی طرف اور کہا جاویگا فرشتون کو کہ ٹھہراؤ انکو یہ سوال کیے جاوینگے پھر کہا جاویگا کہ نکالو دوزخ کی جماعت پس عرض کرینگے فرشتے کہ کتنون مین سے کتنے نکالین پس کہا جاویگا کہ ہر ہزار مین سے نو سو ننانوے یعنی ایک کم ہزار دوزخ کے لیے اور ایک بہشت کے لیے پس یہ وہ دن ہوگا کہ کردیگا لڑکون کو بوڑھا اور یہ وہ دن ہوگا کہ کھولا جاویگا پنڈلی سے یعنی امر دشوار ہوگا روز قیامت کے بسبب حساب و جزا کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیونکر ہیں کرون مین اس حال مین کہ منہ رکھے ہوئے ہے صور پھونکنے والا یعنی اسرافیل صور پر اوجھ کائے ہوئے ہی پیشانی اپنی یعنی جیسے عادت ہی نرسنگا بجانے والون کی کہ جب ارادہ کرتے ہین اوسکے بجانے کا تو سر جھکا لیتے ہین اور لگا رہا ہی کان اپنا منتظر ہی اسکا کہ حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس پھونکے گا پس مسلمانون نے یا رسول اللہ جب حال یہی تو کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنی پڑھنے کے لیے اب اور اوسوقت یا طلق وقت نجیتون کے فرمایا کہو حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پاک جیسا کہ تا صور پھونکنے والا جسے کہ تسمین ہوا ہی صور پھونکنے کے مستعد ہی دیکھ رہا ہی عرش کی طرف بخوف اسکے کہ حکم کیا جاوے پھونکنے کا پہلے اسکے کہ پھر اوسطرف اوسکے نظر اوسکی گویا کہ دونون آنکھین اوسکی دو ستارے ہین سرخ ۱۲ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اس حال مین کہ اونکے پاس ایک جماعت صحابہ کی بیٹھی تھی یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جب فارغ ہوا پیدا کرنے آسمان اور زمین کے سے پیدا کیا صور کو پھر دیا وہ اسرافیل کو پس وہ رکھے ہوئے ہی

اوسکو اپنے مونہہ پر تمکنی باندھے ہوئے ہی طرف آسمان کے منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوے پس پھونکے اوسمین کہا مینے یا رسول اللہ اور کیا ہی صور فرمایا ایک سینگ ہی اور کیسا بڑا ہی وہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے بالا شبہہ بڑائی اوسکے دور کی مانند عرض آسمانون اور زمین کے ہی پس پھونکا جاویگا اوسمین پھونکنا پہلا پس مرجاوینگے وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین مگر پھونکا جاویگا اوسمین دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹھ کھڑے رہینگے دیکھتے ہوئے طرف رب العلمین کے اور حکم کیا گیا اللہ ہر فاعل کو پہلے تخمے مین یہ کہ دیا تک پھونکے صور پس تھکے گا نہین وہ اوسکے پھونکنے مین اور یہ ذکر فرمایا اللہ نے اس آیت مین وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ○ یعنی اور نہین منتظر مین یہ کافر مگر ایک آواز کے کہ نہین ہی واسطے اوسکے افاقت پس جلاویگا اللہ پہاڑون کو پس ہوجاوینگے وہ غبار اور تھرتھرانے لگی زمین ساتھ رہنے والون اپنے کے پس ہوگی مانند کشتی بندھی ہوئی کے دریا مین کہ لگتی ہین اوسکو موجین ہلنے لگی زمین ساتھ رہنے والون اپنے کے مانند قندیل لٹکی ہوئی کے عرش مین کہ ہلاتی ہین ہوائین اور اوسکا ذکر فرمایا اللہ تعالی نے اس آیت مین يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ○ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ○ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ○ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ○ یعنی اوٹھاویگا تم فرعون سے اگر انکار کرے اوسدن کہ ہلا دیگا ہلانے والا یعنی نفخہ پہلا کہ بسبب اوسکے تھرتھرانے لگی ہر چیز پیچھے آویگا دوسرا نفخہ اوسدن کہ ہونگے اوسکے دل یعنی بعضے کے منکرون کے مینا ئیان اونکی ذلیل ہونگی یعنی اہیبت دیکھینے ہول کے پس چت پڑے ہونگے لوگ اپنی پیٹھون پر اور بھول جاوین گی دودھ والیان اپنے بچون کو اور گر پڑین گے حمل حمل والیون کے اور بڈھے ہوجاوینگے لڑکے اور اوڑتے پھرینگے شیطان جانتے ہوئے مارے خوف کے یہان تک کہ پونہچینگے زمین کے کناردن پر پس علین گے اوسنے فرشتے اور مارین گے اونکے مونہون پر پس پھرین گے وہ اور پھرین گے لگ بیٹھے دے کر پکارتے ہوئے بعضے بعضون کو اور یہ ذکر ہی اوس آیت مین يَوْمَ تَوَلَّوْنَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ یعنی اوسدن کہ پھرو گے پیٹھ دے کر نہین ہوگا تمھارے لیے اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا اور ذکر ہی اوس قول اللہ تعالی کے مین يَوْمَ التَّنَادِ یعنی اوسدن کہ پکارا جاویگا بعض بعض کو پس اوسوقت کہ لوگ اس حال مین ہونگے ناگہان پھٹے گی زمین ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پس دیکھینگے لوگ ایک امر عظیم کہ نہین دیکھا ہوگا مثل اوسکے اور پوہنچے گا اونکو سب ایسے کہ پکڑے ہوں ہتھ کر اوسکو اللہ ہی جانتا ہی پھر نظر کرینگے طرف آسمان کے پس ناگہان وہ مانند تانبے پگلے ہوئے کے ہوگا پھر پھٹے گا آسمان اور جھڑ جاوینگے ستارے اوسکے اور گہن لگے گا چاند و سورج کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اموات نہین جانینگے کچھ اسمین سے پس عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ پس کون مستثنی کیا ہی اللہ نے اوسوقت کہ فرمایا فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ یعنی پس ڈرینگے وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین مگر جسکو اللہ چاہیگا وہ نہین ڈرینگے فرمایا وہ شہداء ہین اور نہین پونہچے گا ڈر مگر زندون کو اور شہداء زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس رزق دیے جاتے ہین اور ہنسا ہوگا اونکو اللہ اوسدن کے ڈر سے اور امن دیگا اونکو اوسسے اور یہ مذکور ہی اس آیت مین يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ○ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ○ یعنی اے لوگون ڈرو اپنے رب سے بالا شبہہ زلزلہ قیامت کا ایک چیز ہی بڑی اوسدن کہ دیکھوگے تم اوسکو بھول جاویگی ہر دودھ پلانے والی اوسکو جو دودھ پلاتی ہی اور گر پڑیگا حمل ہر حمل والی کا اور دیکھے گا تو لوگون کو نشے والے حال انکا نہین ہونگے وہ نشے مین یعنی شراب خیبر کے ولیکن عذاب خدا سخت ہی یعنی پس اوسکے ڈر سے یہ حال ہوگا پس پھونکا جاویگا نفخہ صعق یعنی موت کا پس مرجاوینگے آسمانی زمین والے مگر جسکو اللہ نے چاہا ہی وہ نہین مرینگے یعنی اوسوقت پس اوسوقت کہ وہ مرے پڑے ہونگے آویگا ملک الموت جبار کے پاس اور عرض کریگا اے بیمرگئے آسمان والے اور زمین والے

اگر جسکو تو نے چاہا وہ نہیں مرا پس فرماویگا اللہ تعالیٰ حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی کہ کون باقی رہا عرش کریگا ملک الموت کہ اے رب میرے باقی ہی تو کہ تو زندہ ہی جو نہیں مرنے کا اور باقی رہے اوٹھانے والے تیرے عرش کے اور باقی رہے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور مین باقی رہا ہون پس فرماویگا اللہ تعالیٰ چاہیے کہ مرجاوے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور گویا کریگا اللہ عرش کو پس کہیگا وہ کہ اے رب میرے مرتا ہی تو جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کو پس فرماویگا اللہ اوسکو کہ چپ رہ سینے لکھی ہی موت اور نیز کہ نیچے عرش میرے کے ہین پس مرجاوینگے وہ پھر آویگا ملک الموت جبار کے پاس اور کہیگا اے رب میرے تحقیق مرگئے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل پس فرماویگا اللہ عزوجل حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کون باقی رہا پس کہیگا ملک الموت کہ اے رب میرے باقی رہا تو کہ تو زندہ ہی کہ جو نہیں مرنے کا اور باقی رہے تیرے عرش کے اوٹھانے والے اور باقی رہا مین پس فرماویگا اللہ اوسکو چاہیے کہ مرجاوین میرے عرش کے اوٹھانے والے پس مرجاوینگے وہ اور حکم کریگا اللہ عرش کو کہ لے لیوے صور پھر آویگا ملک الموت بیکے پاس صور کے کہ اے میرے مرگئے میرے عرش کے اوٹھانے والے پس فرماویگا اللہ حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کون باقی رہا پس عرض کریگا ملک الموت کہ اے رب میرے باقی رہا تو کہ زندہ ہی جو نہیں مرنے کا اور باقی رہا مین پس فرماویگا اللہ اوسکو کہ تو ایک مخلوق ہی میری مخلوق مین سے پیدا کیا تھا میں نے تجکو واسطے اور چیز کے کہ دیکھی تو نے یعنی مرنے کے لیے پس مرجا تو پس مرجاویگا ملک الموت پس جب کہ نہین باقی رہیگا کوئی سوا اللہ واحد قہار کے کہ جو بے پروا ہی جسنے جنا اور جنایا گیا ہوگا آخر جیسا کہ تھا اول لپیٹے گا اللہ آسمانون کو اور زمین کو مانند لپیٹنے جعل کے کنام فرشتے کا ہی اعمال لوگون کو پھر بچھاویگا آسمان زمین کو یعنی انکے ٹکڑون کو پھر فرماویگا اَنَا الْجَبَّارُ مین بار بار پکاریگا اپنی آواز سے لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ یعنی کسکے لیے ہی بادشاہت آج دوبار فرماویگا پس نہین جواب دیگا اوسکو کوئی پھر فرماویگا آپ ہی لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی اللہ واحد قہار ہی کے لیے بادشاہت ہی آج اور پھر کے بنانا آسمان و زمین کا معلوم ہوتا ہی اس آیت سے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ یعنی اوسدن کہ بدلے جاوینگی زمین غیر زمین سے باتے کے اور آسمان بھی یہ بھیلاویگا اللہ زمین کو اور خوار کریگا اوسکو پھر پھیلاویگا اوسکو مانند پھیلانے چمڑے کا ملانے کے زنہار ایک بار کا ہی نہین دیگا نقاد و مین نیچا اور نہ اونچا پھر فرمائیگا اللہ خلق کو کہ بیٹھ رہو پس ناگہان وہ اس تبدیلی زمین مین اس حال پر ہونگے کہ جو پیٹ زمین کے ہوگا اوسکے پیٹ مین اور جو کہ ہوگا اوسکی پیٹھ پر رہیگا اوسکی پیٹھ پر یعنی جہان کے تمان سرے پست ہونگے بھر اویگا اللہ تیسرا بانی عرش کے نیچے سے پس حکم فرماویگا اللہ آسمان کو برسنے کا پس برسے گا آسمان چالیس دن یہان تک کہ ہوجاویگا پانی اوپر چھ ہاتھ بھر حکم فرماویگا اللہ بدنون کو اگنے کا پس اگینگے اگانا روئیدنی اگینگے مانند اگنے سبزے کے یہان تک کہ جب کامل ہوجاوینگے جسم اور اٹھنے اور ہوجاوینگے جیسے کہ تھے فرماویگا اللہ کہ زندہ ہوویں اوٹھانے والے عرش کے پس زندہ ہونگے وہ اور حکم کریگا اللہ اسرافیل کو یعنی صور لینے کا پس لیکر وہ صور کو اور کہیگا اوسکو اپنے مونھ پر پھر فرماویگا اللہ کہ زندہ ہون جبرئیل اور میکائیل پس زندہ ہوجاوینگے وہ دونون پھر بلاویگا اللہ روحون کو پس لائی جاوینگی وہ روحین ہونگی ارواح مومنون کی نور سے اور ارواح یعنی کفار کی تاریک ہونگی پھر سونپ دیگا اللہ ان سب کو پھر ٹالے گا اوسکو صورین پھر حکم کریگا اسرافیل کو یہ کہ پھونک نفخہ ثانیہ کا یعنی جی اوٹھنے کا پس تجلین گی ارواحین گی بارگہ وہ شہد کی مکھیان مین بھر جاوین گی آسمان و زمین کے درمیان مین پھر فرماویگا اللہ قسم ہی میری عزت و جلال کی ہر نفس جو ہی عرب ہر طرف مین اپنے کے پس داخل ہوجاوینگی وہ جسمون مین ہر طرف بدن کے پس داخل ہوجاوینگی نتھنون مین پھر چلین گی بدنون مین جیسے کہ چلتا ہی زہر اوسکے بدن مین کہ جسکو زہریلا جانور کاٹے پھر پھٹے گی زمین اور تم نکلوگے اوسمین سے اور اول مین اوسمین سے نکلونگا مین پھٹنے کے پس نکلوگے تم قبرون سے جلد دوڑتے ہوئے طرف رب اپنے کے سبقت کروگے تیز چلوگے بلانے والے کی طرف کہینگے کافر کہ یہ دن سخت ہوا دشمن ہونگے تم سے ہنسی کرتے ہوئے پانون سے بدون بدون نفخہ کے پس وہ وقت کہ ہم کھڑے ہونگے ناگہان مین ہم آسمان کی طرف سے ایک آہٹ شدید

ف ۵ یہان تک کہ بدلے مین زمین بھر ہوجاوینگے وہ سب اور حساب کے لیے جمع ہوجاوینگے اور یہان تک کہ اسی سبب سے بعض نے کہا ہی کہ کسی کو دادی کا کنارہ نہ ملیگا ہو ۱۲ منہ غفر

پس اوتریں گے آسمان سے دنیا کے رہنے والے دوبرابر اونکے کہ زمین میں ہیں جنات و انسان یہاں تک کہ جب قریب پہونچینگے وہ زمین سے روشن ہوجاویگی زمین اونکے نور سے اور صفین باندھینگے پھر اوتریں گے دوسرے آسمان کے رہنے والے دوبرابر اون فرشتوں کے کہ اوترے پہلے آسمان سے اور دوبرابر اونکے کہ زمین میں ہیں جن و انس یہاں تک کہ جب قریب پہونچینگے وہ زمین روشن ہوگی زمین اونکے نور سے اور صفین باندھینگے وہ پھر اوتریں گے تیسرے آسمان کے رہنے والے دوبرابر اون فرشتوں کے کہ اوترے تھے اور دوبرابر اونکے کہ زمین میں ہیں جن و انس یہاں تک کہ جب قریب پہونچینگے زمین کے روشن ہوگی زمین اونکے نور سے اور صفین باندھینگے وہ پھر اوتریں گے اور فرشتے اسی اسبقدر زیادہ ساتوں آسمانوں سے پھر اوتریں گے جبار سائبان ابر کے اور اٹھے فرشتے اوٹھائے ہوئے تھے عرش اوسکا اوسدان اور اب چار فرشتے اوٹھائے ہوئے ہیں قدم اونکے نیچے کی ہیں کے تہ پر ہیں اور زمینیں اور آسمان اونکی کمر تک ہیں اور عرش اونکے مونڈھوں پر ہے واسطے اونکے شغل ہی ساتھ تسبیح کے پس کہہ رہے ہیں سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُمِیْتُ الْخَلَائِقَ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْاَعْلٰی رَبِّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْاَعْلٰی الَّذِیْ یُمِیْتُ الْخَلَائِقَ وَلَا یَمُوْتُ پس کہیگا اللہ عرش اپنا جہان کھا جاویگا زمین میں پھر کاریگا ساتھ آوازہ اپنی کے پس کہیگا اگر وہ جو اونکے بارے میں چپ ہا تھا سے لیے ابتدا کی اوسدان کے کہ پیدا کیا میں نے تمکو اوسدان تمھارے تک تمہیں میں نے باتیں تمھاری اور دیکھے میں نے اعمال تمھارے پس چپ ہو تم میرے پاس ہی اعمال تمھارے ہیں اور اعمال ہی تمھارے پڑھے جاتے ہیں پر جس کو کوئی پاوے خیر پس چاہیے کہ حمد کرے اللہ کی اور جو کوئی پاوے غیر اسکے پس نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو پھر حکم کریگا اللہ جہنم کو پس نکلیگی اوسمیں سے ایک گردن بلند تاریک پھر فرماویگا اللہ الم اعہد الیکم یٰبنی اٰدم ان لا تعبدوا الشیطٰن انہ لکم عدو مبین یعنی کیا نہ حکم کیا تھا میں نے تمکو یعنی رسولوں کی زبانی اے بیٹو آدم کے نہ فرمان برداری کرنا تم شیطان کی بلاشبہ وہ تمھارا ظاہر دشمن ہے اور فرماویگا اللہ تعالی وامتازوا الیوم ایہا المجرمون یعنی اور جدے ہوجاؤ آج کے دن اے کافرو یعنی مومنوں سے پس جدا ہی ہوجاویگی درمیان لوگوں کے یعنی مومن الگ ہوجاوینگے کافر الگ اور انور اونکے بل گر پڑینگی آنکھیں یعنی ہاتھ پاؤں کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وترٰی کل امۃ جاثیۃ یعنی اور دیکھے گا تو ہر امت کو زانو اونکے بل گرے ہوئے ہر امت بلائی جاویگی طرف اپنے اعمال نامون کی طرف اور کھڑی کی جاوینگی ایک موقف یعنی کھڑے رہنے کی جگہ میں مقدار سو برس کے نہیں بلکہ کیا جاویگا کچھ زیادہ اونکے پس رہینگے یہاں تک کہ منقطع ہوجائیں گے آنسو اور بجائے آنسوؤں کے خون نکلے گا اور گراوینگے پسینا یہاں تک کہ پہونچے گا پسینا اس حد کو کہ موئھا اور ٹھوڑیون تک آبائیگا اونکے اور چلا دینگے اور کہینگے کون شفاعت کرے ہمارے لیے تمہارے رب سے تا حکم کرے درمیان ہمارے پس کہینگے یعنی آپسمیں کہ کون لائق تر ہی ساتھ اسکے تمہارے باپ ہے کہ آدم میں پیدا کیا اونکو اللہ اپنے ہاتھ سے اور پھونکی اونمیں روح اپنی اور کلام کیا اونسے روبرو پس آویں گے آدم کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اونسے پس انکار کرینگے وہ اور کہینگے کہ نہیں ہوں میں لائق اسکے پھر شفاعت طلب کرینگے نبیون سے یعنی ہر ہر نبی سے اور جس نبی کے پاس جاوینگے وہ انکار کریگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ آوینگے وہ میرے پاس پس چلونگا میں یہاں تک کہ آؤنگا میں فصل حمن پس گرونگا میں سجدے میں کما ابوہریرہؓ نے یا رسول اللہ فصل کیا چیز ہی فرمایا آگاہ عرش کا یہاں تک کہ بھیجے گا اللہ طرف میری ایک فرشتے کو پس پکڑیگا وہ بازو میرا اور اوٹھاویگا مجکو پھر فرماویگا مجھے اللہ تعالی کہ اے محمد پس کہونگا میں ارشاد اے رب میرے پس فرماویگا کیا مطلب ہی تیرا حال انکا وہ خوب جانتا ہوگا میرے مطلب کو پس عرض کرونگا میں کہ اے رب میرے وعدہ کیا تھا تو نے مجھے شفاعت کا پس شفاعت قبول کر میری اپنی خلق کے

۵ یعنی اسمیں شک نہیں کہ اللہ تعالی حکم کرتا ہے عدل و قسط کا اور ہمیں بھی کرنا چاہیے

حق مین پس حکم کردیا ان کے درمیان اونکے فرماویگا اللہ تعالی شفاعت قبول کی مینے تیری اور حکم کرونگا مین درمیان اونکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پھر دیگا مین اور ٹھہرا رہون گا ساتھ لوگون کے پس حکم کریگا اللہ درمیان خلائق کے پس اول حکم کیا جاویگا درباب خونون کے اور آویگا ہر شہید کہ قتل کیا گیا تھا اللہ کی راہ مین اور حکم کریگا اللہ کہ اوسکا سر اوٹھا کر لایا جاوے اور اوسکی گردن کی رگون سے خون بہتے ہے خون جاری ہوگا پس کہینگے شہید کہ اے رب ہمارے قتل کیا ہمکو فلانے فلانے شخصون نے پس فرماویگا اللہ حال انکا کہ وہ خوب جانتا ہوگا کیون قتل کیے گئے تم پس کہینگے اے رب ہمارے قتل کیے گئے ہم تا کہ ہو غلبہ تیرے لیے یعنی لڑے تھے تو اسلام غالب ہو مارے گئے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ سچ کہا تنے پس کردیگا اللہ اونکے مونہون کے لیے روشنی مانند روشنی آفتاب کے پھر ساتھ ساتھ چلینگے اونکے فرشتے جنت تک اور آویگے وہ کہ قتل کیے گئے مین غیر راہ خدا مین اوٹھا کر لائے جاوینگے سر اونکے اور اونکی گردنون کی رگون مین سے خون جاری ہوگا پس کہینگے وہ اے رب ہمارے قتل کیا ہمکو فلانے فلانے شخصون نے پس فرماویگا اللہ تعالی کیون حال انکا کہ وہ خوب جانتا ہوگا پس کہینگے تا کہ ہو عزت ہمارے لیے یعنی اپنے غالب ہونے کے لیے لڑے تھے مارے گئے پس فرماویگا اللہ تعالی ہلاک ہو جو تو پھر نہین باقی رہیگا کوئی شخص کہ قتل کیا کسیکو مگر قتل کیا جاویگا پھر اوسکے اور نہ حق تلفی کی ہوگی کسیکے کسی کی مگر کہ ماخوذ ہوگا بدلا اوسکے اور ہوگا اللہ کی مشیت مین اگر چاہے عذاب کرے اوسپر اور چاہے رحم کرے اوسپر پھر حکم کریگا اللہ درمیان باقی مخلوق اپنی کے یہان تک کہ نہین باقی رہیگا حق کسیکا نزدیک کسیکے مگر کہ دیویگا اوسکو اللہ واسطے مظلوم کے ظالم کے یہان تک کہ تکلیف دیا ہوگا اوسدن دودھ دینے والی ملاکر بیچنے والا یہ کہ الگ کرے پانی کو دودھ سے پھر جب فارغ ہوگا اللہ اسسے پکارے گا پکارنا کہ سنا دیگا ساری خلائق کو آگاہ ہو وُ چاہیے کہ کل جاوے ہر قوم ساتھ معبودون اپنے کے یعنی جو کوئی پوجتا تھا کسی چیز کو پوجتا تھا وہی اوسکے ساتھ ہو پس جاوینگے اور اون پتھرون کے کہ تھے پوجتے سوائے اللہ کے پس نہین باقی رہیگا کوئی کہ پوجتا ہو سوائے اللہ کے کسی چیز کو مگر کہ صورت بنا کر لائے جاوینگے اوسکے لیے معبود اوسکے سامنے اوسکے اور بنایا جاویگا ایک فرشتہ فرشتون مین سے بصورت عیسی کے پس ساتھ ہو جاوینگے اول کے یہود اور ساتھ ہو جاوینگے بصورت عزیر کے اور بنایا جاویگا ایک فرشتہ فرشتون مین سے بصورت عیسی کے پس ساتھ ہو جاوینگے اول کے یہود اور ساتھ ہو جاوینگے دوسرے کے نصاری پھر کھینچکے لیجاوینگے اونکو معبود اونکے یعنی جہانتک اونکے طرف دوزخ کے پس یہ نکو رہی اس آیت مین کی فرمایا اللہ تعالی نے لو کان ھؤلاء آلھۃ ما وردوھا وکل فیھا خالدون یعنی اگر ہوتے یہ معبود تو نہ داخل ہوتے دوزخ مین اور سب دوزخ مین ہمیشہ رہینگے پس جب کہ نہین باقی رہینگے مگر مومن اور اونمین مین منافق بھی ہونگے تو کہا جاویگا اونکے لیے کہ اے گروہ کون گئے اور لوگ پس تم بھی مل جاؤ ساتھ معبودون اپنے کے اور اون چیزون کے کہ پوجتے تھے تم اونکو پس کہینگے وقسم خدا کی نہین تھے ہم پوجتے کسی معبود کو سوائے اللہ کے پھر کہا جاویگا اونسے اسی طرح کہ مل جاؤ تم اپنے معبودون کے ساتھ اور اون چیزون کے ساتھ کہ تھے تم پوجتے پس کہینگے وقسم خدا کی نہین ہی ہمارے لیے کوئی معبود سوائے اللہ کے اونمین پوجتے تھے ہم اوسکے غیر کر کے پھر کہا جاویگا کیا اونسے تیسری بار پس کہینگے وہ مانند اسی کے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ مین رب تمھارا ہون پس آیا ہی درمیان تمھارے اور درمیان رب تمھارے کے کوئی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو اور نشانی سے پس کہینگے مان بھر کھویگا اللہ تعالی پنڈلی اور دکھاویگا اونکو کچھ نشانی پس پہچانینگے کہ یہ رب ہمارا ہی پس گر پڑینگے لوگ اپنے مونہون کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور گرویگا ہر منافق اپنی پیٹھ کے بل کر دیگا اللہ تعالی اونکو مانند ہڈیون کی گاؤ کے یعنی کمر کے مانند پھر ملکر جاویگا اللہ واسطے اونکے سر اوٹھانے کا پس سر اوٹھاوینگے اپنے اور رکھا جاویگا پل صراط پشت دوزخ پر مانند بال کے باریک اور مانند دھار تلوار کے تیز اوسپر آنکڑے ہونگے اور سیخچے کہ جنکے سر بڑے ہون اور تیز اور کانٹے لوہے کے مانند کانٹون سعدان کے کہ ہے ایک گھاس کانٹے دار پس گذرینگے اوسپر پل ہوگا پھسلنا کہ جسپر قدم نہ جمے پس گذرینگے اوسپر سے بعضے تمام پلک جھپکنے کے اور بعضے مانند چمکنے بجلی کے اور بعضے مانند چلنے ہوا کے اور بعضے مانند گھوڑون تیز رو کے اور بعضے مانند تیز رو اور سوار یون

۱ منافقون کی غرض کو جو کوئی پہنچ گیا ہے کوئی کوئی کو کوئی نہیں پہنچا ہے کوئی کوئی کو کوئی نہیں پہنچا ہے کوئی کوئی کو کوئی نہیں پہنچا ہے

۲ حاشیہ

یعنی مانند خچر وغیرہ کے اور بعضے مانند تیز رو پیادہ پانے والوں کے پس بعضے نجات پانے والے صحیح سالم ہونگے اور بعضے اس طرح نجات پاوینگے کہ زخمی ہونگے اور کھرونچیں لگیں گی انکے مونہوں پر جہنم میں پس جب کہ پہنچیں گے اہل جنت طرف جنت کے پس داخل ہونگے اومین پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا محمدؐ کو ساتھ حق کے نہیں ہو تم دنیا مین زیادہ پہچاننے والے اپنی بیویون اور مکانون کو اہل جنت سے اپنی بیویون اور مکانون کو جب کہ داخل ہونگے وہ جنت مین یعنی جیسے یہان اپنی بیویون اور مکانون کو لوگ پہچانتے ہین اس سے زیادہ جنت مین جنتی اپنے مکانون اور بیویون کو کہ انکے لیے طیار کیے ہین پہچان لینگے کہ یہ ہمارے ہی مکان ہین اور یہ ہماری ہی بیویان ہین پس داخل ہوگا ایک شخص اونمین سے بہتر بیویون پر اون بیویون مین سے کہ جو پیدا کیے ہین اللہ نے جنت مین اور وہ بیویان آدمی زاد ہونگی اور کیفیت ہوگی وہان کی بیویون پر بسبب عبادت کرنے کے دنیا مین پس داخل ہوگا وہ پہلی بیوی پر اونمین سے کہ بیٹھی ہوگی بیچ بالاخانے یاقوت کے اوسمین سونے کے کہ بچھاؤ ہوگا ساتھ موتیون کے اور اوپر سرخ جوڑے ہونگے لاہی اور اطلس کے پھر یہ رکھیگا ہاتھ اپنا درمیان دونون شانھون اوسکے کے پس دیکھیگا ہاتھ اپنا اوسکے سینے مین سے اوسکے کپڑون اور جلد اور گوشت کے پیچھے سے اور وہ جنتی دیکھیگا طرف گودے پنڈلی اوسکی کے جیسے کہ دیکھتا ہی ایک تمھارا طرف دودھ کے کہ ہوتا ہی یاقوت مین پرویا ہوا جگر اوس عورت کا آئینہ ہوگا اوس مرد کا اور جگر مرد کا اوس عورت کے لیے آئینہ ہوگا یعنی آپسمین ایک دوسرے کے جگر مین صورت اپنی دیکھیگا مانند آئینے کے پس اوسوقت کہ وہ مرد اوس عورت کے پاس ہوگا نہین ملول کریگا یہ مرد اوس عورت کو اور نہ وہ عورت اس مرد کو یعنی خوش باخوش آپسمین ہونگے اور ایک کی سیری دوسرے سے نہین ہوئی اور جب صحبت کریگا جنتی اوس سے باہر ویگا اوسکو باکرہ اور نہین ست ہوئے کے دونون اور نہ رنج اوٹھاوینگے پس اوسوقت کہ وہ جنتی اس حالت مین ہوگا کہ اگہان پکارا جاویگا اوسکو پس کہا جاویگا اوسکو کہ ہم جانتے ہین کہ تو نہین ملول ہوا اور نہ فرو ملول ہوا لیکن باکرہ ہیں تیرے لیے اور بیویان بھی ہین سوا اسکے پس نکلے گا پھر وہ جاویگا اور بیویون کے پاس ایک ایک پہر جاویگا اونمین سے ایک کے پاس کہیگی اوسکو قسم خدا کی نہین دیکھی مینے جنت مین کوئی چیز بہتر تجھسے اور نہین پیدا ہوئی جنت مین کوئی تیرے تجھ سے طرف سے تجھے فرمایا آنحضرت صلعم نے اور جب کہ پڑینگے دوزخی یعنی کافر دوزخ مین پڑینگی ایک خلق منلق خدا کے ڈالینگے اونکو اعمال اونکے میزان مین پس ہونگے سنگین لیکن اعمال ایک سب سے ہلکے مین سے اونمین سے وہ ہونگے کہ پڑیگی اونکو آگ جہنم کی دونون گھٹنون تک اور بعضے وہ ہونگے کہ پڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضے وہ ہونگے کہ لگے گی اونکے آگ سارے بدن مین سوا منہ کے حرام کریگا اللہ اونکی صورتون کو آگ پر پس نکلینگے آپسمین بیچ دوزخ کے کہینگے کون شفاعت کرے ہمارے لیے طرف رب ہمارے کے یہان تک کہ نکالے ہمکو آگ سے پس کہینگے یعنی بعضے کہ کون لائق تر ہی ساتھ شفاعت کرنے کے تمھارے باوا آدم سے پس جاوینگے طرف آدم کے اور کہینگے اے آدم تو باپ ہمارا ہی بیدا کیا ہمکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی تجھمین روح اپنی سے اور کلام کیا تجھسے سامنے پس ذکر کرینگے آدم گناہ اپنا اور کہینگے مین نہین لائق اون امر کے ولیکن لازم ہی ہمکو کہ نوح کے پاس جاؤ اسلیے کہ وہ اول ہین اللہ کے سب رسولون مین پس جاوینگے وہ لوگ نوح کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اوسے پس ذکر کرینگے وہ گناہ اپنا اور کہینگے کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی ہمکو جانا ابراہیم کے پاس کہ اللہ نے پکارا تھا اوسکو خلیل پس آوینگے ابراہیم کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اوسے پس ذکر کرینگے وہ گناہ اپنا اور کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی ہمکو جانا موسی کے پاس کہ اللہ نے مقرب کیا تھا اوسکو درحالیکہ سرگوشی کی اوسنے اور کلام کیا اوس سے اور اوتاری اوپر توریت پس آوینگے وہ موسی کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اوسے پس ذکر کرینگے وہ بھی گناہ اپنا اور کہینگے کہ نہین مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی ہمکو جانا پاس روح اللہ کے اور کلمہ اوسکے کہ عیسی بیٹے مریم کے ہین پس آوینگے وہ عیسی بیٹے مریم کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت پس کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی ہمکو جانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

پس آوینگے وہ سیرے پاس اور سیرے لیے نزدیک رب سیرے کے تین شفاعتین ہین کہ وعدہ کیا ہے اونسے مجھسے اونکا پس چلیونگا مین بہاتی کہ جاؤنگا مین جب سیرے دروازے پر پس پڑونگا مین حلقہ دروازیکا اور کھلواؤنگا مین دروازہ پس کھولا جاویگا دروازہ سیرے لیے پس داخل ہونگا مین اور گرونگا مین سجدے مین پس الہام کریگا اللہ مجکو اپنی حمد و تمجید اس طرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسیکو اپنی مخلوق مین سے پھر فرماویگا اللہ تعالی کہ اوٹھا سر اپنا اے محمد شفاعت قبول کیجاویگی تیری اور مانگ دیا جاویگا تو پس اوٹھاؤنگا مین سر اپنا پھر گرونگا مین سجدے مین پس الہام کریگا اللہ مجکو اپنی حمد و تمجید اس طرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسیکو اپنی مخلوق مین سے پھر فرماویگا اوٹھا سر اپنا اے محمد شفاعت کر شفاعت تیری قبول کیجاویگی اور مانگ دیا جاویگا تو پس جب کہ اوٹھاؤنگا مین سر اپنا فرماویگا اللہ مجکو حال انکہ وہ خوب جانتا ہوگا کیا ہے مطلب تیرا پس کہونگا مین کہ اے رب سیرے وعدہ کیا تھا تو نے مجسے شفاعت کا پس شفاعت قبول کر سیری پس کہونگا مین اے رب سیرے جو لوگ کہ پڑے ہین آگ مین میری امت مین سے اونکو حکم نکلنے کا دے پس فرماویگا اللہ کہ نکالو تم اونکو کہ جنکی صورت پہچانتے ہو تم پس نکالینگے ہم اونکو یہان تک کہ نہین باقی رہیگا اون جہان پہچانو ہین سے کوئی پھر حکم فرماویگا اللہ شفاعت کرنے کا پس نہین باقی رہیگا کوئی نبی اور نہ شہید مگر کہ شفاعت کرینگا پس فرماویگا اللہ تعالی کہ نکالو تم اونکو کہ جنکے دل مین پاؤ تم برابر دینار کے خیر پس نکالینگے وہ یہان تک کہ نہین باقی رہیگا اونمین سے کوئی پھر حکم فرماویگا اللہ کہ نکالو تم اونکو کہ پاؤ تم اونکے دلون مین برابر تہائی دینار کے یعنی خیر پھر فرماویگا اللہ کہ آنٹھے دینار برابر پھر فرماویگا تہائی دینار کے برابر پھر فرماویگا چوتھائی دینار کے برابر پھر فرماویگا ایک قیراط کے برابر پھر فرماویگا برابر ذرے کے یعنی رائی کے دانے برابر پس نکالے جاوینگے وہ یہان تک کہ نہین باقی رہیگا اونمین سے کوئی اور یہان تک کہ نہین باقی رہیگا کوئی دوزخ مین وہ کہ نہ خیر کیا ہوا ہو اسکے لیے کبھی اور نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوسکے لیے شفاعت ہو مگر کہ شفاعت کیا جاویگا یہان تک کہ ابلیس حرص اللہ کی حرمت دیکھیگا وہ بھی امید رکھیگا کہ میرے لیے شفاعت کیجاوے بیت اگر دو ہدیک سکلا کرم ۶ عزازیل گوید نصیبی برم ۶ پھر فرماویگا اللہ کہ باقی رہا مین اور مین ارحم الراحمین ہون پس بھر لیگا ایک مٹھی اور نکالیگا دوزخ سے اسقدر کہ نہین شمار کر سکتا اونکو کوئی سوائے اللہ کے پس بھیجویگا یعنی صحیح و سالم کریگا اونکو نہر پر کہ کہا جاتا ہے اوسکو نہر الحیوان پس اوگینگے وہ مین یعنی بھلے چنگے ہو جائینگے جیسے کہ اوٹھے ہو وہ نالے کی کوڑے کرکٹ پر پس نہین ہو وہ مگر آفت پہونچی ہوئی سر مین اوسکے یا اور جو سایہ مین ہوتی ہو دہوتی ہو پس گینگے یعنی بھیجے سالم ہو جائینگے خوش نما مانند موتی کے لکھا جاویگا اونکی گردنون مین اُلْجَهَنَّمِيُّونَ عُتَقَاءُ اللّٰهِ مِنْ یعنی یہ دوزخی ہین آزاد کیے ہوئے رحمن کے نہین کیا اونھون نے عمل خیر کبھی ساتھ توحید کے پس ٹھہرینگے وہ بہشت مین بمقدار جو چاہیگا اللہ اور وہ لکھا ہوا اونکی گردنون مین یعنی ہم عرض کرینگے وہ کہ اے رب ہمارے ہمسے پہلے لکھا ہوا ہین یا دیگا اللہ ہمسے ۶ مِنْ دُرٍّ مَنْثُورٍ

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

اور روشن ہوگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے اور رکھے جاوینگے عمل نامے اور لایا جاویگا پیغمبرون کو اور گواہون کو اور حکم کیا جاویگا

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

انصاف سے اور اونپر ظلم نہوگا ۶ مق

اور روشن ہوگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے اور رکھے جاوینگے عمل نامے اور لایا جاویگا پیغمبرون کو اور گواہون کو اور حکم کیا جاویگا درمیان آدمیون کے ساتھ حق کے یعنی عدل کے اور وہ ظلم نہین کیے جاوینگے ۶ فتح ۶ تفسیر گواہ ہر وقت کے نیک لوگ احوال بتانے والے برون کی بانی اور بھلون کی بھلائی کے ہوتے رہتے ہین ۶ مق نور سے مراد عدل اور سکا ہی طریق استعارے کے بیسبب کہا جاتا ہے بادشاہ عادل کے لیے اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ فَاقَ بِعَدْلِكَ وَاَضَاءَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ بِقِسْطِكَ اور آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور اسافت رب کی زمین کی طرف اسلیے ہے کہ وہ مزین کریگا اوسکو بسبب پھیلانے

عدل اپنے کے اوسمین اور کھڑی کریگا زمین مین ترازوئین اپنے عدل کی اور حکم کریگا ساتھ حق کے درمیان رہنے والون اوسکے
اور جہان کہ عدل ہوتا ہی اوس جگہکے برابر کوئی جگہ مزین اور آباد نہین ہوتی اور کہا امام ابو منصور رحمہ اللہ نے کہ جائز ہی کہ پیدا کرے
اللہ ایک نور پس روشن کردے رباو سکا زمین موقف کو اور اضافت نور کی رب کی طرف تخصیص کے لیے ہی جیسے کہ بیت اللہ و ناقۃ اللہ
مین ہی یہ مدار کی مین ہی اور معالم مین ہی کہ تو سر ابھا کے معنی ہین ساتھ نور خالق اپنے کے اور یہ نکورا وسوقت کا ہی کہ تجلی فرماویگا
رب تعالی فیصلہ خلائق کے لیے قیامت کو اوسدن اوسکے نور پاک کی نہایت روشنی ہوگی جیسے آفتاب کی ہوتی ہی اور زمین سے مراد
میدان محشر ہو انتہی اور کتاب سے مراد اعمال نامے ہین یا لوح محفوظ اور لایا جاویگا پیغمبرون کو یعنی تو کہ پوچھے اونسے رب اونکا کہ رسالت پہنچائی
تھی اور قوم نے کیا جواب دیا اور گواہ ہونگے مراد فرشتے عمل لکھنے والے مین دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا وَكُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ
وَّشَهِيدٌ ○ اور بعضون نے کہا کہ وہ نیک لوگ ہرزمانے کے ہین کہ گواہی دینگے اوس زمانے والون کی بھلائی برائی کی اور بعضون
نے کہا کہ وہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ گواہی دیگی رسولون کی رسالت کے پونہچانے کی اور امت کے جھٹلانے کی اونکو اور
ختم کیا آیت کو ساتھ نفی ظلم کے جیسے کہ شروع کیا اوسکو ساتھ اثبات عدل کے + معا + مد + در منثور +

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ○ ع ۱۴

اور پوراملا ہر جی کو جو کیا اور اوسکو خوب خبر ہی جو کرتے ہین + صق

اور پوری دی جاوے گی ہر شخص کو جزا اوس چیز کی کہ کی ہی اور خدا خوب جانتا ہی جو کچھ کرتے ہین + قتے + تفسیر + یعنی تعمیر
عمل نامے اور گواہ کے اور بعضون نے کہا کہ یہ آیت تفسیر ہی اوس قول اللہ تعالی کی وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ یعنی پوری دی جاوے گی ہر شخص کو
جزا اوس چیز کی کہ کرتا ہی قسم بھلائی برائی سے اور نہین زیادتی کیجائیگی برائی مین اور نہ کمی کیجاویگی خیر مین سے + مد +

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ
اور ہانکے جاوینگے جو منکر تھے دوزخ کو ٹھٹھے ٹھٹھے یہانتک کہ جب پونہچے اوسپر کھولے جاوینگے دروازے اور کہنے لگے اونکو داروغہ اوسکے کیا نہ پہنچے تمھارے
رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ
رسول تمہین کے پڑھتے تمپر باتین تمھارے رب کی اور ڈراتے تمکو اس تمھارے دن کی ملاقات سے بولے کیون نہین پر ثابت ہوا

كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ○
حکم عذاب کا منکرون پر + صق

اور ہانکا جاویگا کافرون کو طرف دوزخ کے گروہ گروہ یہانتک کہ جب آوینگے دوزخ کے پاس کھولے جاوینگے دروازے اوسکے اور
کہینگے اونکو نگہبان دوزخ کے کیا نہین آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر تمھاری جنس سے پڑھتے تھے تمپر آیتین تمھارے پروردگار کی
اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اس دن تمھارے کے سے کہینگے ہان آئے تھے اور پر ثابت ہوئی تمپر آیتین ہمپر لیکن ثابت ہوا حکم عذاب کا
کافرون پر + قتے + تفسیر + ہانکا جاوینگا یعنی سختی سے جیسے کہ قیدیون کو ہانک کر لیجاتے ہین قید خانے مین قبل کرنے کے لیے
ڈرواوے اوسکے کہ سات ہین نگہبان دوزخ کے وہ فرشتے ہین کہ متعین ہین واسطے عذاب کرنے دوزخیون کے اس دن یعنی
اسوقت تمھارے سے اور وہ وقت داخل ہونے اونکے کا ہی دوزخ مین نہ دن قیامت کا وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
عَلَى الْكَافِرِينَ ○ کے معنی یہ ہین ولیکن واجب ہوا ہمپر کلمہ اللہ کا لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ بسبب اعمال بدتمھارے کے جیسے کہ
کہا اونھون نے عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ○ اپس ذکر کیا اونھون نے عمل اپنا جو موجب ہی کلمہ

الجزء الثامن والعشرون من القرآن المجيد

عذاب کا اور وہ کفر و ضلال ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کی طرف جب دوزخی ہانکے جاویں گے تو ایک ایک کو ان دوزخ میں سے ٹھکانے اور جلا دیوے گی اونکو اس طرح کا جلانا کہ زمین چھوڑ دیگی گوشت ہڈی پر گر کر ڈال دیگی اور سکو اپنے پیروں پر مل دے منہ پر منہ کے بل

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ○

حکم ہوا پیٹھو دروازوں میں دوزخ کے سدا رہنے کو اونمیں سو کیا بری جگہ ہے رہنے کی غرور والوں کو ۔ ع

کہا جاویگا داخل ہو دوزخ کے دروازوں میں ہمیش رہنے والے ہو اسکے پس بری جگہ ہے متکبروں کی ہے دوزخ ۔ ع

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

اور ہانکے گئے جو ڈرتے تھے اپنے رب سے بہشت کو جتھے جتھے یہانتک کہ جب پہونچے اوسپر اور کھولے گئے اوسکے دروازے اور کہنے لگا اونکو

خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○

داروغہ اوسکے سلام پہونچے تمپر تم لوگ پاکیزہ ہو سو پیٹھو اوسمیں سدا رہنے کو ۔ ع

اور ہانکے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے تھے پروردگار اپنے سے طرف بہشت کے گروہ گروہ یہانتک کہ جب آویں گے نزدیک بہشت کے اور کھولے جاوینگے دروازے اوسکے اور کہینگے واسطے اونکے نگہبان بہشت کے سلام تم پر ہو خوش حال ہوئے تم پس داخل ہو بہشت مین ہمیش رہنے والے ۔ تفسیر ۔ مراد یہان اہل جنت کے ہانکنے سے ہانکنا اونکی سواریون کا ہی اسلیے کہ زمین لیجایا جاویگا اونکو مگر سوار کر کر طرف بہشت کے جیسے کہ لیجایا جاتا ہی ساتھ افسکے کہ اکرام کیا جاتا ہی اونکا قسم الجیسوں سے کہ آتے ہین بعضے بادشاہون کے پاس یہانتک کہ جب آویں گے الخ معنی یہ ہین کہ یہان تک کہ جب آویں گے نزدیک بہشت کے واقع ہوگا آنا اونکا ساتھ کھلنے دروازون اوسکے کے اور بعضون نے کہا ہی کہ دروازے جہنم کے نہین کھولے جاتے ہین مگر نزدیک داخل ہونے دوزخیون کے اوسمین اور دروازے جنت کے پہلے سے کھلے ہونگے بموجب قول اللہ تعالی کے جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ پس لالے گئے یہان اونکو یا کہ فرمایا یہان تک کہ جب آویں گے نزدیک بہشت کے اور کھلے ہونگے دروازے اوسکے اور طیبتم کے معنی یہ ہین کہ پاک ہوئے تم میل معاصی سے اور پاک ہوئے تم نسبت خطاوں سے اور کہا زجاج نے زمہ اور طیبتم سے یہ ہی کہ تھے تم پاکیزہ دنیا مین اور نہین تھے تم خبیث یعنی نہین تھے تم صاحب خباثت سے اور مراد یہ ہی کہ نگہبان بہشت کے سلام کرینگے اونکو اور کہینگے طیبتم کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تفسیر طیبتم کے اچھا ہوا تمہارے لیے مقام کہا قتادہ نے یہ وہ لوگ ہین کہ جب قطع کرینگے آگ دوزخ کی ٹھیکرے ایک پل پر کہ درمیان دوزخ و بہشت کے ہوگا پس بدلا لیوینگے بعض اونکے بعض سے یہانتک کہ جب پاک صاف ہونگے داخل ہونگے بہشت مین پس کہیگا واسطے افکے رضوان کہ نام بہشت کے داروغہ کا ہی اور نگہبان بہشت کے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○ اور منقول ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا مانکے جاوینگے جنتی طرف جنت کے پیاسے جب پہونچینگے طرف بہشت کے پاوینگے نزدیک دروازے بہشت کے کہ کلکلیں گے اوسکی جڑ مین سے دو چشمے پس نہاوینگے پس ایک چشمے سے پاک ہونگے ظاہر اونکے اور پیوینگے دوسرے چشمے سے پس پاک ہوگا باطن اونکا اور ملینگے اونسے فرشتے بہشت کے دروازون پر کہینگے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○ اب کچھ روایتین پہلے مضمون کے متعلق منتی جاہینگی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آویگا مومن بہشت کے دروازے پر روز قیامت کے اور کھلوانا چاہیگا دروازہ اوسکا پس کہے گا نگہبان جنت کا کہ کون ہی تو پس کہوں گا مین محمد ہون پس کہے گا اوسکو کہ تیرے ہی سبب سے حکم کیا گیا تھا مین یہ کہ نہ کھولون دروازہ بہشت کا کسیکے لیے پہلے تجھ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول گروہ کہ داخل ہوگا بہشت مین صورتین اونکی بصورت چودھوین رات کے چاند کی ہونگی نہ تھوکینگے اور نہ مین اور نہ ناک سنکینگے ہاسن اونکے اور کنگھیان اونکی سونے اور چاندی کی ہونگے اور اونکی انگیٹھیون مین اگر جلایا جاویگا اور سینداؤ کا شمشک

یعنی مشک کی سی خوشبو آتی ہوگی اور میں سے اور واسطے ہر ایک جنتی کے دو دو بیبیاں ہونگی دکھائی دیگا گودا اونکی پنڈلیوں کا گوشت کے پیچھے سے بسبب جسم کے نہیں اختلاف ہوگا درمیان اونکے اور بعض آپسمیں بکدل ہونگے آپسمیں تسبیح کرینگے اللہ کی صبح و شام اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول جماعت داخل ہوگی جنت میں بصورت چودھویں رات کے چاند کے اور جو کہ بعد اونکے داخل ہونگے اونکے چہروں کی روشنی ایسی ہوگی جیسے بہت روشنی ستارے کی آسمان میں اور حضرت علی بن ابی طالب رضی سے روایت ہے کہ کہا نبی کے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے ہیں اپنے رب سے طرف جنت کے گروہ گروہ یہاں تک کہ جب پہنچینگے طرف ایک دروازے کے جنت کے دروازوں میں سے پاوینگے نزدیک اوسکے ایک درخت نکلیگا اوسکی جڑ میں سے دو چشمے جاری پس قصد کرینگے طرف ایک کے اون دونوں میں سے پس پیوینگے اوسمیں سے پس جاتا رہیگا جو کچھ کہ اونکے پیٹوں میں ہوگا قسم مودی چیز سے یا نجاست سے یا خوں کی چیز سے پھر قصد کرینگے طرف دوسرے چشمے کے پس طہارت ظاہری حاصل کرینگے اوسمیں سے پس ظاہر ہونگے اونپر تازگی جنتیوں کی پس ہرگز نہیں متغیر ہونگی جلدیں اونکی بعد اوسکے کبھی اور نہیں پریشان ہونگے بال اونکے اور بال اونکے ایسے معلوم ہونگے کہ گویا تیل لگایا ہے اونھوں نے پھر پہنچینگے جنت کے گلیاروں کی طرف پس کہینگے وہ سلم علیکم طبتم فادخلوھا خالدین ○ پھر آگے دوڑ کر میں گے اونسے ولدان یعنی لڑکے کہ جنت میں خادم ہونگے ہمارا آوین جیسے وہ انکے پاس جیسے کہ بارہا آتے ہیں دنیا والے اوس دوست کے پاس کہ سفر سے آیا ہو پس کہینگے وہ خوشخبری ہو تجھکو ساتھ اوس چیز کے کہ طیار کر رکھی ہے اللہ نے تمھارے لیے یعنی اکرام کی چیزیں پھر جاویگا ایک لڑکا اون میں سے طرف بعضی بیبیوں اوسکی کے حور عین سے اور کہیگا کہ فلانا شخص آیا ہے یعنی دنیا کا نام لیکر کہیگا پس کہینگی وہ کہ تو نے دیکھا ہے اوسکو پس کہیگا وہ کہ ہاں جیسے دیکھا ہوا اوسکو پس دوڑیگی وہ ہمارے خوشی کے یہاں تک کہ آکھڑی رہے گی وہ جنت کے دروازے کی پوچھیگی پیچھے اوسکے دیکھنے کے لیے پس جب کہ پوچھیگا جنتی طرف مکان اپنے کے دیکھے گا طرف بعضے مکانوں اپنے کے پس گمان کریگا کہ بیشک گانبد موتی کا کرا اوپر محل سبز اور زرد اور سرخ اور سفید کے ہیں پھر بھلا معلوم ہوگا سرا پنا اوسکی چھت کی طرف پس گمان کریگا وہ مانند بجلی کے روشن ہوگی اگر نہ قدرت دیتا اللہ اوسکو اوسکے دیکھنے کی تو روشنی اوسکی لیجاتی بینائی اوسکی پھر جو کہ جاوے گا سرا پنا پس دیکھیگا طرف بیویوں اپنی کے اور آنجوروں کے کہ رکھے ہونگے نہروں کے کناروں پر اور طرف تکیوں قطار بستہ کے اور قالینوں بچھے ہوؤں کے پس دیکھے گا طرف اس نعمت کے پھر تکیہ لگا کر بیٹھیگا ایک تخت پر اپنے تختوں میں سے اور کہیگا الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ الخ یعنی شکر ہو اوس اللہ کا کہ راہ بتائی ہمکو اسکی اور نہ راہ پاتے ہم اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ سارا آیت پڑھیں گے پھر ہمکو کیا ایک پکارنے والا یعنی فرشتہ یہ کہتے رہوگے تم پس نہ مرینگے تم کبھی اور اسمیں قیام کروگے تم پس نہ نکلوگے کبھی اور تندرست ہوگے پس نہ بیمار ہوگے کبھی ۱۲ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں آٹھ دروازے ہیں اونمیں سے ایک دروازہ ہے کہ اوسکا نام ریان ہے یعنی تر و تازگی کے نہیں داخل ہونگے اوسمیں سے مگر روزہ دار اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دو چیز کو جنس میں سے اللہ کی راہ میں یعنی اوسکی خوشی کی بلکہ بلایا جاویگا بہشت کے دروازوں سے اور بہشت کے کتنے ہی دروازے ہیں یعنی آٹھ پس جو ہو اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو بلایا جاویگا نماز کے دروازے سے یعنی جو کہ خاص اہل نماز ہی کے لیے ہے کہ بلایا جاویگا کہ ای بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہوگا بلایا جاویگا جہاد کے دروازے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنی للہ بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا دروازے صدقے کے سے اور جو کہ ہو اہل روزہ سے یعنی روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنی باب الصیام کے نام ہوگا ریان ہی پس کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں ضرورت ہے اوس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان سب دروازوں میں سے

یہ کہ بلایا جاوے سب دروازوں سے یعنی کچھ ضرورت تو ہی نہیں کہ کوئی سب ہی دروازوں سے بلایا جاوے اگر ایک بھی دروازے سے بلایا جاویگا مراد کو داخل ہونا بہشت میں ہی حاصل ہی لیکن باوجود اس جاننے کے پوچھتا ہوں کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان دس بیس دروازوں سے بھی فرمایا کہ ہاں اور امید رکھتا ہوں میں کہ ہوویگا تو اونہیں سے نقل کی یہ حدیث بخاری مسلم نے ف دو ہری چیز سے مراد ہی مثلاً دو درہم یا دو روپیہ یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیرذالک آور بلایا جاویگا دروازوں بہشت کے سے یعنی بلاویں گے نگہبان جنت کے سب دروازوں سے اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر اون اعمال کے ہی جنکے سبب سے مستحق داخل ہونے کا سب دروازوں میں سے ہوتا ہی اور ریان کے معنی ہیں سیراب کہا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ پلایا جاتا ہی روزہ دار اوسمیں شراب طہور پہلے پہنچنے کے درمیان جنت کے تا کہ باقی رہے پیاس روزے میں جو یہاں پیاسا رہا تھا اوسکے عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک روایت میں آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت کا پکارے گا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ کہاں ہیں وے لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمہارا ہی پس داخل ہوو اوسمیں سے ساتھ رحمت خدا کے اور ایک حدیث میں آیا ہی باب التوبہ کہ توبہ والے اوسمیں سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی کہ غصہ پینے والے اور عفو کرنے والے گناہ لوگوں کے اوسمیں داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی کہ راضی برضائے مولیٰ اوسمیں داخل ہونگے اور ہوویگا اونہیں سے یعنی اسلیے کہ حضرت ابوبکر فرمیں سب باتیں پائی جاتی تھیں ۶۰ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں میں سات بند ہیں اور ایک کھلا ہوا ہی توبہ کے لیے یہاں تک کہ طلوع ہو آفتاب مغرب سے اور ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا جنت کے آٹھ دروازے ہیں ایک دروازہ نمازیوں کے لیے اور ایک دروازہ روزہ داروں کے لیے اور ایک دروازہ حاجیوں کے لیے اور ایک دروازہ عمرہ کرنے والوں کے لیے اور ایک دروازہ جہاد کرنے والوں کے لیے اور ایک دروازہ ذاکروں کے لیے اور ایک دروازہ شکر کرنے والوں کے لیے ۶۱ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر عمل والے کے ایک دروازہ ہی جنت کے دروازوں سے کہ پکارے جاویں گے اوس سے بسبب اوس عمل کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کی چوکھٹ کے دونوں بازوؤں میں مسافت چالیس برس کی ہی ۶۲ والبتہ آویگا اوسپر یعنی اوسکے دروازے پر ایک دن کہ وہ بھرا ہوگا یعنی بسبب ازدحام خلائق کے اور کہا ابوحرب بن ابی الاسود دئلی نے کہ آدمی بیٹھا رہیگا جنت کے دروازے پر بسبب ایک گناہ کے کہ کیا ہوگا سو برس اس حال میں کہ وہ دیکھتا ہوگا اپنی بیویوں اور خادموں کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنجیاں جنت کی گواہی دینی ہی کہ لا الٰہ الا اللہ کی ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنجیاں جنت کی نماز ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہی کوئی تم میں سے کہ وضو کرے پس پورا کرے وضو یعنی کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مگر کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھوں دروازے جنت کے کہ داخل ہو جس دروازے سے چاہے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہی کوئی بندہ کہ پڑھے پانچوں نمازیں اور روزے رکھے رمضان کے اور نکالے زکوٰۃ اور بچے ساتوں گناہ کبیرہ سے مگر کہ کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھوں دروازے بہشت کے روز قیامت کے ف ساتوں گناہ کبیرہ سے ظاہر یہ مراد ہیں کہ بموجب حدیث شریف میں آئے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو سات گناہوں ہلاک کرنے والوں سے عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ وہ کیا ہی فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور سحر کرنا اور قتل کرنا اونفس کا کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور کھانا ربا کا اور کھا جانا تیرے مال کا اور بھاگنا جہاد میں ہے ۶۳ اور دہتان کرنا عورتوں پاکدامن بیوقوف غافلات کو یعنی جو کہ پاک و بیخبر ہوں فاحشات سے یہ حدیث بخاری مسلم میں ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہی کوئی بندہ کہ مر جاوین اوسکے تین فرزند

۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر اون اعمال کے ہی جنکے سبب سے مستحق داخل ہونے کا سب دروازوں میں سے ہوتا ہی

۶۰ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت کا پکارے گا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ کہاں ہیں وے لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمہارا ہی پس داخل ہوو اوسمیں سے ساتھ رحمت خدا کے

۶۱ اور ایک دروازہ ہی کہ غصہ پینے والے اور عفو کرنے والے گناہ لوگوں کے اوسمیں داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی کہ راضی برضائے مولیٰ اوسمیں داخل ہونگے اور ہوویگا

۶۲ والبتہ آویگا اوسپر یعنی اوسکے دروازے پر ایک دن کہ وہ بھرا ہوگا یعنی بسبب ازدحام خلائق کے

۶۳ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہی کوئی بندہ کہ مر جاوین اوسکے تین فرزند

ناباینگے کہ استقبال کرینگے اوسکا جنت کے آٹھون دروازون سے اور لینے کو آوینگے اوسکے کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو
تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکی دو بیٹیان ہون یا دو بہنین ہون یا دو پھپھیان ہون یا دو خالائین ہون اور یہ پرورش
اوسکی کرتا ہو تھوے جائینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ ڈرے اپنے رب سے
اور حفاظت کرے اپنے ستر کی یعنی پاکدامنی سے اور فرمان برداری کرے اپنے خاوند کی تھوے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے بہشت کے
اور کہا جاویگا اوسکو کہ داخل ہو جس دروازے سے چاہ انتہی اسی طرح اور بہت روایتین اور اقوال آئے ہین نامحرم کے نظر کرنے کی برائی
مین پس دیکھنے والا اور دکھلانے والے دونون گنہگار ہوتے ہین اور اسی طرح جو کوئی بے پردگی اپنے گھر والون مین دیوے اور گھر والون مین سے
گنہگار ہوتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخصون پر اللہ تعالی نے حرام کی ہی جنت ایک تو دائم الخمر دوسرے
مان باپ کے نافرمان پر اور تیسرے دیوث پر جو کہ دیکھے اپنے گھر والون مین برائی یعنی زناکاری و بے پردگی وغیرہا اور نہ غیرت کرے اوپر
اور نہ منع کرے اونکو پس یہ جہان رسم ہو کہ عورتین بھیجی خالہ وغیرہا کے بیٹون کے سامنے کہ نامحرم ہین ہوتی ہین اور خلا ملا رکھتی ہین
اونکے ساتھ اور مرد اونکے اوسے منع نہین کرتے اور روا رکھتے ہین اس بغیرتی کو وہ دیوث ہین اور داخل عید مذکورین چنانچہ
بیان مفصل اسکا بزعم اسکے ہوگا انشاء اللہ تعالی اللہ جل شانہ اس آفت سے مسلمانون کو بچاوے کہ بڑی ہی آگ لگ رہی ہی
گھر گھر مین اگر جسکو اللہ بچاوے وہی بچا ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کرے میری اسکے لیے چالیس
حدیثین کہ نفع دے اونکو اللہ بسبب اونکے کہا جاویگا اوسکو کہ داخل ہو جس دروازے سے کہ چاہے تو ۞ مد ۞ درمنثور

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ

اور وہ بولے شکر اللہ کا جسنے سچ کیا ہمسے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا گھر کرلین بہشت مین سے جہان
نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

چاہین سو کیا خوب نیک مزدوری بہشت کرنے والون کا ۞ مو ۞

اور کہینگے بہشتی کہ سب تعریف واسطے اوس خدا کے کہ جسنے سچا کیا وعدہ اپنا اور عطا کی ہمکو زمین جگہہ پکڑتے ہین ہم بہشت سے
جس جگہہ کہ چاہتے ہین ہم فرمایا اللہ تعالی نے پس اچھی مزدوری کام کرنے والون کی ہی بہشت ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ انکو حکم کیا
کہ جہان چاہین رہین لیکن ہر کوئی وہی جگہہ چاہیگا جو اوسکے واسطے رکھی ہی ۞ مو ۞ سچا کیا اللہ یعنی پورا کیا جو کچھہ کہ وعدہ کیا تھا
ہمسے دنیا مین عقبی کی نعمتون کا اور زمین یعنی زمین جنت کی روایت ہی عکرمہ سے کہ زمین جنت کی سفید ہی چاندی کی جس جگہہ کہ
چاہتے ہین ہم یعنی ہوویگی ہر ایک کے لیے اونمین سے جنت کہ نہین بیان ہوسکتی وسعت اوسکی اور زیادہ ہونا اوسکا حاجت بر
پس اپنی اوس جنت مین جہان چاہیگا قرار پکڑیگا کام کرنے والون کی یعنی جو عمل خیر کرتے ہین دنیا مین ۞ مد ۞ درمنثور

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ

اور تو دیکھے فرشتے گھر رہے ہین عرش کے گرد پاکی بولتے ہین ساتھ رب کی خوبیان اور فیصلہ ہوا ہے اونمین انصاف کا
وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور یہی بات ہوئی کہ خوبی ہی اللہ کو جو صاحب ہی سارے جہان کا ۞ مو ۞

اور دیکھیگا تو فرشتون کو گرداگرد ہوے ہونگے گرد عرش کے تسبیح کرتے ہین ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے اور حکم کیا جاویگا درمیان
اونکے ساتھ راستی کے یعنی بیچ اختتام ملا جلی کے اور کہا جاویگا سب تعریف خدا کے لیے ہی کہ پروردگار ہی عالمون کا ۞ فتح ۞

تفسیر تسبیح کرتے ہیں الخ یعنی کہتے ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اور یہ واسطے تلذذ کے ہمد تسبیح کے اسلیے کہ وہ کلمے مشتمل ہیں اوپر تنکیر کہا جاویگا درمیان انکے یعنی درمیان انبیا اور امتوں کے یا درمیان اہل جنت و نار کے ساتھ راستی کے یعنی عدل کے پس داخل ہوچکے خارج جنت میں اور کافر دوزخ میں اور کہا جاویگا یعنی کہیں گے اہل جنت از راہ شکر کے جسوقت کہ داخل ہوچکے بہشت میں اور پورا ہوگا وعدہ اللہ کا انکے لیے اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی آخر قول انکا یہ ہوگا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ منقول ہے قتادہ سے تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَقُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ کہ کہا شروع کی اللہ تعالیٰ نے اول پیدایش ساتھ حمد کے اور ختم بھی کی ساتھ حمد کے یعنی شروع کی ساتھ قول اپنے کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور ختم کی ساتھ قول اپنے کے وَقُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وہب سے منقول ہے کہ جو کوئی چاہے یہ کہ بچائے اللہ تعالیٰ کا اوسکی خلق میں تو چاہیے کہ پڑھے آخر سورۂ زمر کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ جسنے پڑھی سورۂ زمر نہیں منقطع کریگا اللہ امید اوسکی روز قیامت کے اور دیگا اوسکو ثواب ڈرنے والوں کا کہ جو ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اور پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر۔ **مدنی**

کشاف **تنبیہ** ان آیات کریمہ سے بُرائی کفر و بدکاری کی اور خوبی ایمان و پرہیزگاری کی معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفر و بدکاری سے کیا کچھ خرابیاں جھگتے گا اور ایمان و پرہیزگاری سے کیا کچھ نعمتیں اور پھر آخرت کے پاویگا پس اقتضا عقل یہ ہے کہ ایسی باتیں نکرے کہ آخرت میں خراب ہو بلکہ ایسی باتیں کرے کہ وہاں چین کرے یہاں کے چین کی فکر کرنی عاقل کا کام نہیں کیا خوب کہا ہے ابن عباس نے حق ہے عاقل پر یہ کہ یاد کرے سات چیزوں پر تفکر کرے فکر کرنا یاد ذات کو حرص پر اور توقع کو قبر پر اور بھوک کو سیری پر اور غم کو خوشی پر اور کم رتبے کو بلند مرتبے پر اور موت کو حیات پر۔ **منہ**

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَۃً وَّتِسْعُ رُکُوْعَاتٍ

اس سورۃ کا نام سورۂ مومن ہے اسلیے کہ امن دیتی ہے اگ دوزخ سے اور ان حامیمون کو لباب القرآن اور عرائس القرآن بھی کہتے ہیں اور سورۂ غافر بھی کہتے ہیں اسلیے کہ اول ہی سورت میں غَافِرِ الذَّنْبِ مذکور ہے اور یہ سورت مکی ہے مگر اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ دو آیتوں تک کہ یہ مدنی ہیں اور کہا حسن نے سوا آیت وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ کے کہ یہ مدنی ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حامیم سب مکی ہیں اور آیتیں اسمیں پچاسی ہیں اور کلمات ایک ہزار ایک سو ستانوے ہیں اور حروف چار ہزار نو سو ساٹھ اور رکوع نو ہیں اور اونتیسویں سورت ہے سورۂ زمر کے اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اسلیے بھی بعد اسکے لکھی گئی کہ ابتدا اسمکا اور اسکا قریب ہے ابتدا کے زمر کا ساتھ اس قول کے تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اور اسکا ساتھ اس قول کے تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ اور زمر کے آخر میں ملائکہ کی تسبیح و تحمید کا ذکر ہے کہ فرمایا وَتَرَی الْمَلٰٓئِکَۃَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ اور اسکی ابتدا میں اونکی تسبیح و تحمید کا ذکر ہے کہ فرمایا اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ الخ اور بہت مضمون آپسمیں ایک دوسرے کے مناسب ہیں اور حامیمون کی بہت فضیلت آئی ہے حدیث شریف و آثار میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ نے دین مجکو سات سورتیں یعنی بڑی بڑی اول کی کہ انفال اگلی ہیں

جگہہ توریت کے اور دین مجکو آرآات طواسین تک جگہہ انجیل کے اور دین مجکو مابین طواسین کے حامیمون تک جگہہ زبور کے
اور فضیلت دی مجکو ساتھہ حامیمون اور مفصل کے نہین پڑھا اونکو کسی نبی سے پہلے میرے اور ابن عباسؓ سے ہی کہ ہر چیز کے لیے لباب
یعنی خلاصہ ہی اور لباب قرآن کا حامیمین ہین اور ابن مسعودؓ سے بطریق مرفوع کے ہی یعنی منقول آنحضرتؐ سے کہ حامیمین باغ ہین
باغون جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازے جہنم کے بھی سات ہین آخر ہونگی
ہر حم انمین سے ایک ایک دروازے پر اون دروازون مین سے کہیگی یا اللہ نہ داخل کر تو اس دروازے سے اوس شخص کو کہ ایمان رکھتا تھا
مجھ اور پڑھتا تھا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کے لیے پھل ہی اور پھل قرآن کے حامیمین ہین وہ
باغ ہین ارزانی کرنے والے سیر کرنے والے گھر کے پس جو کوئی دوست رکھے یہ کہ میوہ خوری کرے جنت کے باغون مین پس چاہیے
کہ پڑھے حامیمین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے تم کہ او سکو سورۂ مؤمن کہتے ہین الیہ المصیر
تک اور آیت الکرسی وقت صبح کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے یعنی سب آفات و بلیات ظاہر و باطن کے سے شام تک
اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے صبح تک ۞ درمنثور ۞ جلالی ۞ کشاف ۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام اللہ بخشش کرنے والا مہربان کے

شروع کرتا ہون مین ساتھہ

حٰمٓ ۞ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۞ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ

اوتارا کتاب کا اللہ سے ہی جو زبردست ہی خبردار گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرتا سخت

الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۞

مار دینا مقدور کا صاحب کسیکی بندگی نہین ہوسکتا اوسکے اوسی کی طرف پھر جانا ہی ۞ موقع

اوتارنا کتاب کا جانب خدا غالب دانا کے سے ہی بخشنے والا گناہ کا قبول کرنے والا توبہ کا سخت کرنے والا عذاب کا صاحب قدرت کسیکی
نہین ہی کوئی معبود مگر وہ اوسی کی طرف ہی پھر جانا ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ حٰمٓ ان حروف مقطعات کے معنی اللہ ہی جانتا ہے
کچھہ معلوم نہین کہ کیا مراد ہی انسے اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ یہ اسم اعظم ہی اور بعضون نے کہا کہ ہر حرف اشارہ ہی مدت اللہ تعالیٰ کے
نام کی طرف مانند حکیم اور مجید اور مانند انکے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ حروف قسم کے ہین اور بعضون نے کہا کہ نام سورت کا ہی اور
آیا ہی کہ جنگ حنین مین آنحضرتؐ نے کنکریان ہاتھہ مین لین اور کفار کے مونہون پر پھینکتے تھے اور کہتے تھے شاہت الوجوہ حٰمٓ
لَا يُنْصَرُونَ یعنی ذلیل ہوئے مونہہ برکت حم کے نہین مدد کیے جاوینگے اور اور روایت مین آیا ہی کہ پس شکست پائی کافرون نے
حال انکہ یہ ویزہ ادھر سے نہین ہلا العلیم جاننے والا ہی اوسکو کہ تصدیق کی اوسکی اور تکذیب کی پس یہ تمہید ہی شکر کرنے کے لیے
اور بشارت ہی مؤمنون کے لیے غَافِرِ الذَّنْۢبِ ڈھانکنے والا ہی گناہ گنہگاروں کے وَقَابِلِ التَّوْبِ قبول کرنے والا ہی توبہ
رجوع کرنے والون کی شَدِيدِ الْعِقَابِ یعنی سخت عذاب کرنے والا ہی مخالفین پر ذِي الطَّوْلِ صاحب فضل کا ہی عارفین پر
یا صاحب غنی کا ہی یعنی بے پرواہ ہے اور ابن عباسؓ سے ہی کہ غافر الذنب اور قبول کرنے والا توبہ کا واسطے اوسکے ہی کہ کہا
لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور شَدِيدِ الْعِقَابِ اوسکے لیے ہی کہ نہین کہتا ہی لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور حسن بصری سے منقول ہی
بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ کہ کہا بخشنے والا ہی گناہون کا اوسکے لیے کہ توبہ کی اور
قبول کرنے والا توبہ کا ہی اوسکے لیے کہ توبہ کی اور منقول ہی کہ ایک شخص اہل شام مین سے کہ حضرت عمرؓ کے لشکر مین تھا اور تاخوب تھا

وہ ایک دفعہ کہیں غائب ہو گیا اور سکو حضرت عمرؓ نے تلاش کیا اور لوگوں سے پوچھا کہ وہ کہاں ہے لوگوں نے کہا کہ وہ شراب خواری میں گرفتار ہے حضرت عمرؓ نے اپنے کاتب کو کہا کہ لکھ مِنْ عُمَرَ اِلٰی فُلَانِ بْنِ سَلْمٰی عَلَیْکَ وَاَنَا اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ اِلٰی قَوْلِہٖ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ یعنی عمر کی طرف سے فلانے کو سلام ہو تجھ پر اور میں تعریف بیان کرتا ہوں اس اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اوسکے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حٰمٓ ساری آیت لکھوائی اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ تک اور مہر کی اوس نامہ پر اور کہا اپنے رسول کو یعنی قاصد کو کہ نہ دینا تو یہ اوسکو جب تک کہ نہ پاوے تو اوسکو ہوشیار رہتے سے پھر دعا کی اوسکے لیے اور حکم کیا اون لوگوں کو کہ پاس بیٹھے تھے اوسکے کہ دعا کرو اوسکے لیے کہ توبہ نصیب ہو اوسکو پس دعا کی لوگوں نے اوسکے لیے پس جب پہنچا اوسکے پاس وہ نامہ تو شروع کیا اوسنے پڑھنا اوسکو اور کہتا تھا کہ تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہے مجھ سے یہ کہ نہ کشے گا مجھکو اور ڈرایا مجھکو اپنے عذاب سے پس بار بار پڑھتا تھا اوسکو یہاں تک کہ رویا پھر بازآیا شراب خواری سے بوجہ احسن اور خوب و کامل ہوئی توبہ اوسکی پس جب کہ پہنچی یہ خبر اوسکی حضرت عمرؓ کو تو فرمایا کہ اسطرح کیا کرو جب دیکھو تم اپنے بھائی مسلمان کو کہ پھسلا ہے راہ حق سے تو مہربانی کرو اوسکو اور آگاہ کرو اوسکو حق بات پر اور دعا کرو اللہ سے اوسکے لیے کہ توبہ نصیب ہو اوسکے لیے اور نہ ہو تم مددگار واسطے شیطان کے اوسپر یعنی دعا نہ ہو اوسکے اور زیادہ خراب ہونے کے لیے نکر کہ یہ باعث ہوئے شیطان ہونے پر پس تم مدد کرو گے تو مدد کرو گا اوسکے ٹھہرو گے اور کہا قتادہ نے کہ تھا ایک جوان مدینے میں صاحب حیا اور حضرت عمرؓ خوش ہوتے تھے اوسکا حال دیکھکر پس گیا وہ جوان کسیطرف اور بگڑ گیا وہ جا کر پس باز نہیں آتا تھا برائیوں سے پس آیا حضرت عمرؓ کے پاس کوئی شخص اوسکے قرابتیوں میں سے پس پوچھا حال اوسکا پھر پوچھا حال اوسنے جو اون کا پس کہا اوسنے کہ نہ پوچھ مجھسے حال اوسکا کہا حضرت عمرؓ نے کیوں اوسنے کہا کہ وہ بگڑ گیا اور الگ ہو گیا یعنی خیر سے پس لکھا طرف اوسکے حضرت عمرؓ نے کہ فلانے شخص کو معلوم ہو تجھ حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ پس پڑھنے لگا وہ اوسکو اپنے نفس پر پس متوجہ ہوا خیر پر اور آیا ہے کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب کے پاس اور کہا اے امیر المؤمنین میں نے قتل کیا ہے کسیکو پس آیا ہے کسی لیے بھی تم پر ہے پس پڑھی حضرت عمرؓ نے اوسکے آگے یہ آیت حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ اور کہا کہ عمل کر اور نا امید نہ ہو اور ثابت بنانی سے منقول ہے کہ کہا تھا مصعب بن زبیر کے ساتھ تین آدمیوں نے کہ داخل ہوا میں ایک بائیں میں اور پڑھے اکاون رکعت نماز کی پس شروع کی پہلی حٰمٓ المؤمن یہاں تک کہ پہنچا میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ تک پس میں گمان ایک شخص آیا مجھے میرے سوا ایک خچر سفید پر اور اوڑھے ہوئے چادر زرد کی اور کہا کہ اے محمد تو غَافِرِ الذَّنْبِ تو کہہ یا غَافِرَ الذَّنْبِ اغْفِرْ ذَنْبِیْ اور جب کہے تو قَابِلِ التَّوْبِ تو کہہ یا قَابِلَ التَّوْبِ اقْبَلْ تَوْبَتِیْ اور جب کہے تو شَدِیْدِ الْعِقَابِ پس کہہ یا شَدِیْدَ الْعِقَابِ لَا تُعَاقِبْنِیْ اور جب کہے تو ذِی الطَّوْلِ کہہ یَا ذَا الطَّوْلِ طُلْ عَلَیَّ بِخَیْرٍ کہا ثابت نے کہ پس کہا میں نے اسکو پھر التفات کیا میں نے پس نہ دیکھا میں نے کسیکو پس نکلا میں طرف دروازے کے پس کہا میں نے یعنی دروازے والوں سے کہ کیا گذرا ہے تم پر کوئی شخص کہ اوپر چادر زرد کی ہے کہا لوگوں نے کہ نہیں دیکھا ہم نے کسیکو پس تھے لوگ گمان کرتے تھے کہ وہ الیاس تھے ۔ مد در منقول جلد ۲

تنبیہ ۔ اس آیت میں بہ صفت پاک پروردگار کی مذکور ہوئی کہ وہ گناہ بخشتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اور سزا شدید بھی کرتا ہے پس بندے کو چاہیئے کہ یہ صفت اوسکی رحیمی اور قہاری کی ملحوظ رکھے اور توبہ پوری کرے ایک بزرگ نے کیا خوب کہا ہے

گو لائق ہی عاقل کو کہ جب قوبہ کرے قدوس جیزین جل من لا الٰہ استغفار زبان سے کرے اور نادم ہو دل من اور دور کرے بدہی گناہ کی جیز اور عزم کرے اسپر کہ پھر گناہ کبھی نہیں کرینگے کا اور محبت رکھے آخرت کی اور بغض رکھے دنیا سے اور کلام کم کرے اور کم کھائے اور کم سوئے تاکہ فارغ ہو علم کی تحصیل کے لیے اور کہ سوئے کہ متقیون کی صفات مین سے آیا ہی کلام مجیدمین وکانوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ یعنی وہ اس صفت پر کہ رات کو تھوڑا سا سوتے تھے یعنی اور نماز پڑھتے رہتے اکثر رات مین اور سحرون کو وہ بخشش مانگتے تھے یعنی کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا + منبہات

مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝

وہی جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین جو منکر ہین سو تو نہ دھوکے اسپر کہ چلتے پھرتے ہین شہرون مین + صو

نہین جھگڑتے سچ آیتون خدا کے مگر کافر پس نہ فریب مین ڈالے تجکو آمد و رفت انکی سچ شہرون کے + فتح + تفسیر + نہین جھگڑتے الخ یعنی نہین جھگڑتے اومین ساتھہ جھٹلانے اور انکار کرنے انکے مگر کافر چنانچہ دالالت کرتا ہی اسپر قول تعالیٰ کا وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ اور اسی پر محمول ہی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنَّ جِدَالًا فِي الْقُرْاٰنِ كُفْرٌ اور یہ قول حضرت کا وَرِيَاءٌ كُمْ وَمِرَاءٌ فِيْهِ فَاِنَّ الْمِرَاءَ فِيْهِ كُفْرٌ یعنی جو تم جھگڑنے سے قرآن مین اسلیے کہ جھگڑا اسمین کفر ہی پس یہان بھی جھگڑنے سے یہی مراد ہی کہ ایک آیت سے دوسری کو جھٹلانے اور تکذیب و انکار کرے اوسکا پس جھگڑنا آیتون مین واسطے واضح کرنے شبہون انکے کے اور حل مشکلات انکے کے اور استنباط معانی انکی کے اور رد کرنے ہر دون کے ساتھہ انکے جہاد اعظم ہی راہ خدا مین آمد و رفت انکی شہرون مین یعنی واسطے تجارت کے نفع دینے والیون کے اور کسبون فائدہ مندون کے کہ صحیح سالم پھرتے ہین یہ حال قریش کا ہی کہ شام اور یمن کے شہرون مین اسی طرح آمد و رفت کیا کرتے تھے اور اپنے مال کی تجارت کرتے تھے اور نفع اوٹھاتے تھے پس فرمایا کہ جب اللہ نے انکے کفر کی گواہی دی تو واجب ہوا اوسپر کہ کچھ حقیقت انکی نہ سمجھے اور یہ حال انکا فریب مین نہ ڈالے اسلیے کہ انجام کار اونکا راجع طرف زوال کے ہی اور بعد اوسکے شقاوت ابدی حاصل ہی کہ ہمیشہ عذاب مین رہینگے پھر بیان فرمایا کہ اسی طرح اگلون نے رسولون کو جھٹلایا تھا اور جدال باطل کرتے تھے دیکھو کیا انجام کار اور عاقبت بد اونکی ہوئی ایسا ہی انکا حال ہوا ہی پس فرمایا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَ + من درمنثور کشاف

جھٹلا چکی ہین انسے پہلے قوم نوح کی اور وہ فرقے اونسے پیچھے اور ارادہ کیا ہر امت نے اپنے رسول پر کہ اوسکو پکڑلین اور

جَادَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝

لانے لگے جھوٹے جھگڑے کہ اوس سے نابود کردین سچا دین پھر پہنچا انکو کیسا تو کیسی ہوئی میری سزا دہی + صو

جھٹلایا تھا پہلے انسے قوم نوح نے یعنی نوح کو اور اور جماعتون نے بعد قوم نوح کے اور قصد کیا ہر امت نے ساتھہ پیغمبر اپنے کے کہ پکڑلیوین اوسکو اور مرتکب ہوا ساتھہ شبہات بیہودہ کے تاکہ ناچیز کرین ساتھہ اوسکے حق درست کو پس پکڑ لیا اونکو پس کیسا تھا عذاب میرا + فتح + تفسیر + اور جماعتون نے یعنی اون لوگون نے کہ جمع ہوکر چڑھیا ئے رسولون پر اور مقابلہ کیا اونکا اور وہ عاد اور ثمود اور قوم لوط وغیرہم تھے اور قصد کیا ہر امت نے یعنی ان امتون مین سے کہ وہ قوم نوح اور احزاب تھی تو کہ پکڑلین اوسکو پھر قتل کرین اوسکو اور باطل سے مراد کفر ہی اور حق سے ایمان پس معنی لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ کے یہ ہین تو کہ باطل کرین ساتھہ کفر کے ایمان کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے باطل کی تو کہ نابود کرے

ساتھ باطل کے حق کو پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اللہ کا اور ذمہ اوسکے رسول کا پس پکڑ لیا اوسنے اونکو یعنی اونھوں نے قصد کیا اپنے رسول کے پکڑنے کا پس گرداگرد اوسنے اونکی اور ہرار آدمی پکڑنے رسولوں کے یہ کہ پکڑ لیا اوسنے اونکو پس سزا دی اوسنے اونکو پس کیونکر تھا عذاب میرا یعنی تم گذرتے ہو اونکے شہروں پر بیشمار دیکھتے ہو اونکا عذاب ۴ مدثر منثور ۴

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝

اور ایسی ہی ٹھیک ہو چکی بات تیرے رب کی سنگروں پر کہ یہ ہیں دوزخ والے ۴ موضح

اور اسی طرح ثابت ہوا حکم پروردگار تیرے کا کافروں پر کہ وہ رہنے والے دوزخ کے ہیں ۴ قتبہ ۴ تفسیر ۴ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ بدل محل رفع کے ہے بدل كَلِمَةُ رَبِّكَ سے یعنی مثل اس حق کے واجب ہوا کافروں پر ہونا اونکا اصحاب نار سے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ جیسے کہ واجب ہوا ہلاک کرنا اونکا دنیا میں ساتھ عذاب بڑے بڑے سے اوکھیڑنے والے کے ایسے ہی واجب ہوا ہلاک کرنا اونکا ساتھ عذاب دوزخ کے آخرت میں ۴ حل اب آگے تعریض ہے کافروں کو کہ دیکھو عظمت ہماری الٰہی ہے

اور پھر تم ہمارا شریک اور ٹھہراتے ہو اور ہمارا اور ہمارے رسول کا کہنا نہیں مانتے ۴

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

جو لوگ اوٹھاتے ہیں عرش اور جو اوسکے گرد ہیں پاکی بولتے ہیں اپنے رب کی خوبیاں اور اوسپر یقین رکھتے ہیں اور گناہ بخشواتے ہیں

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ

ایمان والوں کے اے رب ہمارے ہر چیز سمائی ہے تیری مہر اور خبر میں سو معاف کر اونکو جو توبہ کریں اور چلیں تیری راہ

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

اور بچا اونکو آگ کی مار سے ۴ موضح

وہ جو اوٹھاتے ہیں عرش کو اور جو گرداگرد عرش کے ہیں پاکی بیان کرتے ہیں ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے اور ایمان لاتے ہیں ساتھ اوسکے اونکو خواہش چاہتے ہیں واسطے مومنوں کے کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے گھیر لیا ہے تو نے سب چیزوں کو از روے رحمت علم کے پس بخش اونکو کہ توبہ کی اور پیروی کی تیری راہ کی اور نگاہ رکھ اونکو عذاب دوزخ سے ۴ قتبہ ۴ تفسیر ۴ وہ جو اوٹھاتے ہیں عرش کو یعنی اوٹھانے والے عرش کے اور گرداگرد عرش کے کروبی ہیں اور یہ سب سردار فرشتوں کے ہیں اور روایت کیا گیا ہے کہ عرش کے اوٹھانے والوں کے پاؤں نیچے کی زمین میں ہیں اور سر نیچے عرش کے اور جھکے ہوئے ہیں نہیں اوٹھاتے تو نظر اپنی اور وہ بہ نسبت ساتویں آسمان کے فرشتوں کے نہایت خوف الٰہی رکھتے ہیں اور ساتویں آسمان کے فرشتے زیادہ خوف رکھتے ہیں بہ نسبت اوس آسمان والوں کے کہ نیچے اوسکے ہے اور اوس آسمان والے زیادہ خوف رکھتے ہیں بہ نسبت اوس آسمان والوں کے کہ نیچے اوسکے ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرش کے اوٹھانے والوں کے کانوں کی لو سے اونکے مونڈھوں تک مسافت سات سو برس کی راہ کی ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ما بین عرش تخنے ایک کے حاملین عرش سے اوسکے قدم کے نیچے تک مسافت پانسو برس کی راہ کی ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کر رکھا ہے تمام فرشتوں کو یہ کہ صبح اور شام کو سلام کیا کریں عرش کے اوٹھانے والوں کو بسبب بزرگی دینے کے واسطے اونکے تمام فرشتوں پر اور بعضوں نے کہا کہ گرد عرش کے ستر ہزار صفیں فرشتوں کی ہیں کہ طواف کرتے ہیں عرش کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے اور پرے اونکے لاکھ صفیں ہیں بائیں ہاتھ رکھے ہوئے بائیں ہاتھ پر یعنی جیسے نمازمیں کھڑے رہتے ہیں

نہیں ہے اونمین سے کوئی مگر کرتا ہے تسبیح کرتا ہی ساتھ اوس مضمون کے کہ نہیں تسبیح کرتا ہی ساتھ اوسکے دوسرا یعنی ہر ایک نے مضمون سے تسبیح کرتا ہی اور بقول مجاہد کے درمیان اوٹھانے والون عرش کے اور عرش کے ستر پردے نور کے ہین اور امام جعفر رضی سے منقول ہی کہ ہر دو پایون عرش کے درمیان مین اسقدر مسافت ہی کہ پرندجانور سریع التیز ہزار برس مین ایک پائے سے دوسرے پائے تک پونہچے اور عرش کے آٹھ پائے ہین اور عرش ہر روز ساتھ ستر ہزار رنگون نورانی کے منور ہوتا ہی کسی چیز کو مخلوق مین سے طاقت نظر کرنے کی طرف اوسکے نہین ہی اور تمام چیزین عرش کے آگے مانند ایک کرے کے ہی جنگل مین اور کہا ہی علمانے کہ ہر ایک عرش کے اوٹھانے والون مین سے اور اونمین سے اگر ایک عرش کے ہین چار چار مونہہ رکھتا ہی ایک مونہہ بیل کا سا اور ایک مونہہ شیر کا سا اور ایک مونہہ گرگس کا سا اور ایک مونہہ انسان کا سا اور ہر ایک اونمین سے چار چار بازو رکھتا ہی دو دو بازو مونہہ پر ٹھکے ہین تو عرش کو دیکھتے ہوئے نہین اور دو بازو دون سے اوڑتا ہی اور کلام اونکا سوائے تسبیح اور تہلیل اور تحمید اور تمجید اور تکبیر کے اور کچھ نہین ہی بانکی بیان کرتے ہین ابن شہر بن حوشب سے روایت ہی کہ اوٹھانے والے عرش کے آٹھ ہین چار اونمین سے کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور یہ قول اونکا بسبب دیکھنے گناہون بنی آدم کے ہی اور وہب سے روایت ہی کہ عرش کے اوٹھانے والے ابتو چار ہین پھر جب ہوگا روز قیامت کا تو مؤید ہونگے اونکے چار فرشتے اور ایک فرشتہ اونمین سے بصورت انسان کے ہی تو کہ سفارش کرے بنی آدم کی درباب رزقون اونکے کے اور ایک فرشتہ بصورت شیر کے ہی تو کہ سفارش کرے درندونکی درباب رزقون اونکے کے پس جب اوٹھایا اونھونے عرش کو تو گر پڑے زانوؤن کے باعث تعدے کے پس تلقین کیے گئے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پس سیدھے اوٹھ کھڑے ہوئے اپنے پانون پر اور روایت کیا گیا ہی کہ قدم عرش کے اوٹھانے والون کے زمینون کی تہ مین ہین اور زمینین اور آسمان اونکی کمرون تک ہین اور وہ کہتے ہین سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالسُّلْطَانِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ اور ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے یعنی تصدیق کرتے ہین اسکی کہ وہ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ ہر اور فائدہ اس بیان فرمانے کا باوجود جاننے ہمارے کے اس بات کو کہ اوٹھانے والے عرش کے اور وہ فرشتے کہ گرداوسکے ہین جو کہ تسبیح و تحمید کر رہے ہین مؤمن مین ظاہر کرنا شرف و فضل ایمان کا ہی اور رغبت دلانی اومین جیسے کہ وصف بیان فرمایا انبیا کا اکثر مگر ساتھ صلاح کے اسی لیے اور جیسے کہ اعمال خیر کے بعد بیان فرمایا یعنی سورۂ بلد مین ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس ظاہر کیا ساتھ اسکے فضل ایمان کا اور رعایت کیا گیا تناسب بیچ قول اوسکے و یُوْصُوْنَ بِالْمَرْحَمَةِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا گویا کہ کہا گیا کہ وہ ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے اور استغفار کرتے ہین اونکے لیے کہ بمثل حال اونکے ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ بسبب اشتراک کے ایمان مین واجب ہوتا ہی یہ کہ آپسمین ایک دوسرے کی خیرخواہی کرے اور شفقت کرے ایک دوسرے پر اگرچہ بعید ہون مکان کہا مطرف نے کہ بڑے خیرخواہ اللہ کے مؤمن بندون کے فرشتے ہین کہ کیسی کیسی دعائین کرتے ہین اور بڑے بدخواہ مؤمنون کے شیاطین ہین کہ طرح طرح سے بہکاتے ہین اور جملہ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا کا طلب یہ ہی کہ رحمت تیری چھا رہی ہی سب چیزون پر اور علم تیرا محیط ہی سب چیزون کو کہ کوئی چیز تیرے علم سے باہر نہین پس بخش اونکو کہ توبہ کی یعنی جانا تو نے اونسے توبہ کرنا اور پیروی کی تیری راہ کی یعنی راہ حق کی کہ جسکی طرف بلایا تو نے اونکو وَقِهِمْ

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ

اے ہمارے رب اور داخل کر اونکو بسنے کے باغون مین جنکا وعدہ تو نے اونکو اور جو کوئی نیک ہو اونکے باپون مین اور عورتون مین اور اولاد مین

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

بیشک تو ہی ہی زبردست حکمت والا +مو+

اے پروردگار ہمارے اور داخل کر اونکو بہشتون بیش بسنے کی مین وہ جو وعدہ کیا ہی تو نے ساتھ اونکے اور داخل کر اونکو بھی کہ جو شایستہ کار ہون باپون اونکے سے اور بیبیون اونکی سے اور فرزندون اونکے سے تحقیق تو ہی غالب باحکمت +تفسیر+ یعنی اگرچہ بشت ملتی ہی اپنے عمل سے جو رو بیٹا اور ماں باپ نہین کام آتے لیکن تیری حکمتین ایسی بھی ہین کہ ایک کے سبب سے کتنون کو اعلی درجے مین پونہچادے اپنے عمل سے زیادہ اور بالا ہو اپنے بھی عمل کا وہ عمل یہ کہ آرزو رکھتے ہون کہ ہم بھی اوسی کی چال چلین یہ نیت قبول پڑجاوے +مو+ کما سعید بن جبیر نے کہ داخل ہوگا مؤمن جنت مین پس کہیگا گمان ہی باپ پر اگمان ہی ہان میری گمان ہی فرزند پر اگمان ہی بیوی میری پس کہینگے فرشتے کہ اونھون نے عمل نہین کیا مانند عمل تیرے پس کہیگا مؤمن کہ مینے عمل کیا تحصیل اپنے لیے بھی اور اونکے لیے بھی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ داخل کرو اونکو بھی جنت مین قہر ہی غالب باحکمت یعنی تو ایسا بادشاہ ہی کہ تجھ پر غالب ہی تجھکو کوئی غالب نہین آسکتا اور تو باوجود بادشاہت وعزت اپنی کے نہین کرتا ہی ایسی کہ خلاف ہو حکمت سے اور موجب حکمت میری کا یہ ہی کہ وفا کرے تو اپنے وعدے کو +مد+ +معا+

وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَىٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

اور بچا اونکو برائیون سے اور جسکو تو بچاوے برائیون سے اوس دن اوسپر مہر کی تو نے اور یہ وہی ہی بڑی مراد پانا +مو+

اور نگاہ رکھ اونکو برائیون سے اور جسکو نگاہ رکھے تو عذابون سے اوسدن پس تحقیق مہربانی کی تو نے اوسپر اور یہ مقدر نگاہ رکھنے کا وہی ہی مطلب پانی بڑی +تفسیر+ یعنی تیری مہر سے ہو کہ برائیون سے بچے اپنے عمل سے کوئی نہین بچ سکتا تجھ بڑی برائی سے کون خالی ہی +مو+ وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ کے معنی یہ ہین کہ بچا تو اونکو جزا سیات سے اور وہ عذاب دوزخ کا ہی اور یعنی دفعہ کر نا عذاب کا +مد+ +تنبیہ+ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ دولت ایمان اور پیروی راہ حق کی ایسی چیزین ہین کہ جنکے سبب سے فرشتے بخشش مانگتے ہین اونکے حاصل کرنے والون کے لیے بلکہ اونکے متعلقون کے لیے بھی اور کیون نہو کہ اللہ تعالی اسسے راضی ہوتا ہی اور جس سے وہ راضی ہو اوسکے سب خیر خواہ ہو جاتے ہین مصرع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست +فائدہ+ حضرت عمر سے منقول ہی کہ اللہ تعالی نے سات چیزون کو سات چیزون مین پوشیدہ رکھا ہی رضا کو پوشیدہ رکھا ہی طاعت مین اور غضب کو پوشیدہ رکھا ہی معصیت مین اور اسم اعظم کو پوشیدہ رکھا ہی قرآن مین اور لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا ہی رمضان کے مہینے مین اور صلوۃ وسطی کو پوشیدہ رکھا ہی پانچون نمازین مین اور اولیا کو پوشیدہ رکھا ہی خلق مین اور ساعت کو پوشیدہ رکھا ہی عمر مین +منبہات+

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِیْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝

جو لوگ منکر ہین اونکو پکارا کہینگے البتہ بیزار ہونا اللہ کا زیادہ اسسے ہو تم بیزار ہونے اپنے جی سے جبکہ تم کو بلاتے تھے یقین لانے کو پھر تم منکر ہوتے تھے

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے آواز دیا جاویگا اونکو کہ تحقیق دشمنی کھانا خدا کا تمکو جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم دنیا مین طرف ایمان کے پس کافر رہتے تھے تم زیادہ تر ہی دشمنی کھانے خدا سے اپنے تئین اپنی دوزخ مین اپنے اوپر بد دعا کرین گے

اور کہینگے کا شکے معدوم ہوں اور یہ دشمن رکھنا ہی اپنے تئین واللہ اعلم اور ممکن ہے کہ معنی یون ہون کہ تحقیق دشمن رکھنا خدا کا
محکو بحث تر ہو دشمن رکھنے تمارے سے اپنے تئین جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم طرف ایمان کے پس کافر رہتے تھے تم یعنی قبول نکرتا ایمان
عداوت نفس اپنے کی ہو اگرچہ اسکو نہیں جانتے تھے پس جزا اس عداوت نفس اپنے کی عداوت خدا کی ہوئی انکے لیے لیکن شدت در عذاب
اور ضرر پونچانا یہان ظاہر ہوا واللہ اعلم ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ یعنی روز قیامت کے جب داخل ہونگے کافر دوزخ مین اور دشمن رکھینگے
اپنے نفسون کو تو پکارینگے اونکو فرشتہ دوزخ کے کہ البتہ دشمن رکھتا تھا اللہ کا تمھارے نفسون کو بہت برا ہو دشمن رکھنے تمارے سے
اپنے نفسون کو اور معنی یہ ہین کہ کہا جائیگا اونکو روز قیامت کے کہ دشمن رکھتا تھا اللہ تمھارے نفسون کو کہ حکم کرنے والے تھے ساتھ بُرائی
اور کفر کے جسوقت کہ انبیا بُلاتے تھے تمکو طرف ایمان کے اور تم نہین قبول کرتے تھے ایمان کو اور اختیار کرتے تھے اوپر کفر کو اشد
اوس چیز سے کہ دشمن رکھتے ہو تم اونکو آج اس حال مین کہ تم دوزخ مین ہو جسوقت کہ ڈالا نفسون نے تمکو دوزخ مین بسبب اتباع
تمارے کے اونکی خواہشون کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ البتہ دشمن رکھتا اللہ کا تمکو اب بہت بڑا ہے دشمن رکھنے
بعض تمھارے سے بعض کو مانند قول اللہ تعالی کے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا
یعنی روز قیامت کے انکار کریگا بعض تمھارا بعض سے اور لعنت کریگا بعض تمھارا بعض کو کافر رہتے تھے تم یعنی تقرتھے کفر پر ✤ من ✤
فَاقْرَرْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ
تو اسی رب ہمارے تو موت دے چکا ہمکو دوبار اور زندگی دے چکا دوبار اب ہم قائل ہوئے اپنے گناہون کے پھر اب بی ہے نکلنے کو

مِّنْ سَبِيْلٍ ۝

کوئی راہ ✤ مو ✤

کہینگے اے پروردگار ہمارے مارا تو نے ہمکو دوبار اور زندہ کیا ہمکو تو نے دوبار پس اقرار کیا ہمنے ساتھ گناہون اپنے کے پس
کیا ہے طرف نکلنے کے کوئی راہ یعنی جیلہ ہے تدبر جہم کہتا ہے تعالی نے فجان دی بعد ازان قبض روح کی پھر زندہ کیا واللہ اعلم ✤ مو ✤
فتح ✤ تفسیر ✤ پہلے مٹی تھے یا نطفہ تھہرے ہی تھے پھر جان پڑی تو جی پایا پھر مرے پھر جیے یہ ہوئی دو موتین اور دو حیاتین ✤ مو ✤
یہ بات کافر اسی لیے کہینگے کہ وہ منکر تھے دنیا مین زندہ ہونے کے بعد موت کے پس اقرار کرینگے روز قیامت کے دو موتون کا اور دو
حیاتون کا دو موتین اور دو حیاتین یہ کہ تھے وہ مردہ اپنے باپون کی پشتون مین پھر زندہ کیا اونکو اللہ نے دنیا مین پھر جب اجل آئی
مرے پھر زندہ کیا اونکو بعث کے لیے روز قیامت کے پس یہ دو موتین اور دو حیاتین ہوئین اور دلالت کرتا ہے اسپر یہ قول
اللہ تعالی کا وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ یعنی اور تھے تم مردہ پس زندہ کیا تمکو اللہ نے پھر مارریگا
تمکو پھر زندہ کریگا تمکو اور بعضون نے کہا کہ موت پہلی دنیا مین اور دوسری قبر مین بعد زندہ کرینگے سوال کے لیے اور زندہ کرنا پہلا زندہ کرنا
اوسکا ہی قبر مین بعد مرنے کے سوال کے لیے آور دوسرا بعث کے لیے پس اقرار کیا ہمنے جب کہ دیکھیں ہے کہ مارنا اور جلانا مکر رہوا تو
جانینگے کہ اللہ قادر ہی اعادے پر جیسے کہ وہ قادر ہی پہلے بار پیدا کرنے پر پس اقرار کرینگے اپنے گناہون کا یعنی انکار بعث اور خیرہ کا
پس کیا ہے طرف نکلنے کے یعنی آگ سے کوئی راہ کبھی یا نا امیدی ناقع ہوگی کہ نکلینگے اور نہ راہ ہوگی طرف اوسکے اور یہ کلام اون
شخصون کا کہ غالب ہی انپر یہ نہین کہینگے مگر از راہ حسرت اور اسی لیے آیا جواب اسکے اور وہ قول اللہ تعالی کا ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ ✤ معا ✤ صل ✤
ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ
یہ تمپر اسواسطے کہ جب کہیے پکارا اللہ کو اکیلا تو تم منکر ہوئے اور جب اوسکے ساتھ شریک کیا جاوے تو یقین لیتے ہو اب حکم تو اللہ کا ہے جو بلند ہے اور بڑا ✤ صو ✤

یہ عذاب اسلیے ہے کہ جب یاد کیا جاتا تھا خدا کو تنہا انکار کرتے تھے تم اور اگر شریک دوسرا مقرر کیا جاتا تھا باور کرتے تھے تم اب حکم واسطے اللہ بلند قدر رتبے کے ہی ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ یعنی اس عذاب میں جو تم گرفتار ہو اور تکو راہ نکلنے کی جو کبھی نہیں ہونے کی بسبب انکار تمہارے کے ہی توحید الٰہی سے اور بسبب باور کرنے تمہارے کے شرک کو پس حکم واسطے اللہ کے اس حیثیت سے کہ حکم کیا تم پر ساتھ عذاب ہمیشہ کے بلند قدر یعنی بلند ہی شان اوسکی پس نہیں روکی جاتی قضا اوسکی رتبے کی یعنی بڑی ہی بادشاہت اوسکی پس سب ہی جزا اوسکی اور کہا گیا ہی کہ تھے جو وہ یہ کہ ایک فرقہ تھا خوارج کا نکلا تھا انھوں نے اسی سے کہ حکم الا للہ یعنی سے کہ حکم نہیں ہی سوا اللہ کے اور کہا قتادہ نے کہ جب نکلے اہل حروراء کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ کون ہیں یہ کہا لوگوں نے کہ یہ حکم ہیں یعنی کہتے ہیں کہ لا حکم الا للہ پس کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کلمہ حق ہی کہ ارادہ کیا گیا ہی ساتھ اسکے باطل یعنی حکم تو اللہ ہی کا ہی مگر یہ اس سے نہیں مراد ہی کہ سوا اللہ کے حکم رسول کا ہی اور نہ خلیفہ کا پس وجہ یہ اس سے مراد رکھتے ہیں یہ باطل ہی ۔ ص ۔ جواب آیت سابق کا محذوف ہی کہ جیسا جزا اوسکی تھی بسبب دلالت کرنے ظاہر کے اوسپر یعنی جواب اسکا یہ ہی کہ نہیں ہی راہ نکلنے کی اور یہ عذاب ہمیشہ رہنا دوزخ میں بسبب اسکے ہی کہ جب کہا جاتا تھا کا الٰہ الا اللہ انکار کرتے تھے تم اور کہتے تھے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا یعنی کیا کر دیا سب معبودوں کو ایک معبود اور اگر اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرتے تھے تو تم تصدیق کرتے تھے اوس شرک کی ۔ معالم ۔ پھر بیان کیے اپنی قدرتوں کا فرماتے ہیں کہ ایسی ذات قادر کے ساتھ محض عاجزوں کو کیونکر شریک کرتے ہو

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ○

وہی ہی جو دکھلاتا ہی تمکو نشانیاں اپنی اور اوتارتا ہی واسطے تمہارے آسمان سے روزی اور سوچ وہی کرے جو رجوع رہتا ہو ۔ صوا ۔

وہ ہی جو کہ دکھلاتا ہی تمکو نشانیاں اپنی اور اوتارتا ہی واسطے تمہارے آسمان سے رزق اور نہیں نصیحت پکڑتا مگر وہ شخص کہ رجوع کرتا ہی طرف خدا کے ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ نشانیاں یعنی ہوا اور ابر گرجنا اوسکا اور بجلی اور مانند اسکے کے رزق یعنی مینہ اسلیے کہ وہ سبب رزق کا ہی اور نہیں نصیحت پکڑتا اور نہیں عبرت پکڑتا ساتھ نشانیوں اللہ کے مگر وہ شخص کہ توبہ کرتا ہی شرک سے اور رجوع کرتا ہی طرف اللہ کے اسلیے کہ عاند نصیحت نہیں پکڑتا ہی پھر فرمایا مومنوں کے لیے فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ معالم ۔

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○

سو پکارو اللہ کو نرمی کر کر اوسکے واسطے بندگی اور بڑے برا مانیں منکر ۔ صوا ۔

پس یاد کرو خدا کو خالص کر کر واسطے اوسکے عبادت کو یعنی شرک سے اگرچہ ناخوش کھیں کافر ۔ تفسیر ۔ روایت کیا مسلم اور ابو داؤد اور نسائی نے عبداللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے پیچھے نماز کے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۔ درمنثور ۔

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ○

صاحب اونچے درجوں کا مالک تخت کا اوتارتا ہی بھید کی بات اپنے حکم سے جسپر چاہے اپنے بندوں میں کہ وہ ڈر سناوے ملاقات کے دن سے

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○

جس دن وہ لوگ نکل کھڑے ہونگے چھپی نہ رہیگی اللہ پر اونکی کوئی چیز کسکا راج ہی آج اوسدن اللہ کا ہی جو اکیلا ہی دبا دینے والا ۔ صوا ۔

وہ ہی بلند کرنے والا درجوں کا صاحب عرش کا ڈالتا ہی وحی کو اپنے حکم سے اوپر جسکے چاہتا ہی اپنے بندوں میں سے کہ ڈر سناوے

اوس دن کو روز ملاقات سے یعنی ساتھ خدا کے اور فرشتوں کے اوس روز کہ وہ باہر نکلینگے قبروں سے نہ پوشیدہ ہوگا اللہ پر اونسے کچھ خدا فرماویگا کسکے لیے ہی بادشاہی آج کے دن پھر آپ ہی جواب دیگا واسطے اللہ اکیلے غالب ✦ تفسیر ✦ یعنی رفیع الدرجات کے ہین بلند کرنے والا آسمانون کا بعض اونکے کا بعض پر یا بلند کرنے والا درجات بندون اپنے کا دنیا مین ساتھ رسید کے یا بلند کرنے والا مؤمنون کے درجون کا جنت مین اور ذوالعرش کے معنی ہین مالک عرش اپنے کا جو اوپر سب آسمانون کے پیدا کیا اوسکو واسطے طواف کرنے ملائک اپنے کے اور واسطے ظاہر کرنے عظمت اپنی کے باوجود بے پروائی اپنی کے سلطنت اپنی اور روح جبرئیل ہین یا وحی کہ جس سے زندہ کرتا ہی دلون کو جیسے کہ زندہ کرتا ہی بدنون کو ساتھ ارواح کے مِنْ اَمْرِہٖ یعنی بسبب امر اپنے کے یا ساتھ امر اپنے کے اور کہا ابن عباس نے مِنْ قَضَائِہٖ یعنی حکم اپنے سے اور بعضون نے کہا مِنْ قَوْلِہٖ یعنی وحی بھیجتا ہی قول اپنے سے لِیُنْذِرَ تو کہ ڈراوے یعنی اللہ مَا یُلْقِی عَلَیْہِ یعنی جسپر وحی بھیجی کہ وہ نبی ہی وہ ڈراوے بندون کو اور دلالت کرتی ہی اسپر قرأت یعقوب کی لِتُنْذِرَ اور یوم التلاق سے مراد دن قیامت کا ہی اسلیے کہ ملینگے اوسمین آسمان والے اور زمین والے اہل اولین و آخرین اور کہا قتادہ اور مقاتل نے کہ ملینگے اوسمین خلق اور خالق اور سمیون بن مہران نے کہا کہ ملینگے اوسمین ظالم و مظلوم اور بعضون نے کہا کہ ملینگے اوسمین عابد و معبود اور بعضون نے کہا کہ ملینگے اوسمین آدمی ساتھ عمل اپنے کے اور بقولے ملینگی ارواح ساتھ بدنون کے اور بارزون کے معنی ہین نکلینگے قبروں سے اور ظاہر ہونگے کہ نہین چھپا سکیگی اونکو کوئی چیز نہ پہاڑ و مکانات وغیرہ سے اور نہ پوشیدہ ہوگا اللہ پر اونسے یعنی اعمال و احوال اونکے سے کچھ اور فرماویگا اللہ تعالی اوسدن بعد فنا خلق کے اوسوقت کہ کوئی جواب دینے والا نہو کا کسکے لیے ہی بادشاہت آج پھر جب کوئی جواب نہ دیگا تو آپ ہی فرماویگا کہ واسطے اللہ واحد قہار کے ہی یعنی وہ ایسا ہی کہ قہر کیا خلق پر ساتھ موت کے اور بعضون نے کہا کہ پکار پکارنے والا یعنی فرشتہ کہیگا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ پس جواب دینگے اوسکو اہل محشر لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ اور ابن عباس سے منقول ہی کہ پکار پکارنے والا آگے قیامت کے یَا اَیُّہَا النَّاسُ اَتَتِ السَّاعَۃُ یعنی اے لوگون آئی ہر قیامت پس سنا ویگا ان کلمات کو زندون کو اور مردون کو اور اوتریگا اللہ طرف آسمان دنیا کے پھر پکار پکارنے والا یہ کہیگا اَلْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ ✦ اور ابن جریج سے ہم جنس تفسیر اس آیت کے کہ کہا جبار یعنی کرشن آگ کے صندوقون مین بند کیے جاوینگے پھر کہا جاویگا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ پھر کہا جاویگا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ ✦ مد ✦ معا ✦ بحر ✦ در منثور ✦

اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝

آج بدلا پاویگا ہر جی جیسا کیا پایا ظلم نہین آج بیشک اللہ شتاب لینے والا ہی حساب ✦ صو ✦

آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر شخص بحسب اوس چیز کے کہ کی ہی کچھ ظلم نہین ہی آج تحقیق خدا جلد حساب کرنے والا ہی ✦ تفسیر ✦ جب کہ ثابت ہوئی یہ بات کہ اوسدن بادشاہت اللہ وحدہ ہی کے لیے ہوگی تو بیان فرمائے نتیجے اسکے اور وہ یہ ہین کہ ہر نفس بدلا پاویگا ساتھ اوس چیز کے کہ کی ہی دنیا مین قسم بھلائی اور برائی سے اور ظلم سے امن ہوگا اسلیے کہ وہ ظلم کرنے والا نہین ہی بندون پر اور حساب مین دیر نہین لگتی کی اسلیے کہ نہین بازر کھیگا اوسکو ایک کا حساب لینا دوسرے کے حساب لینے سے پس تمام خلق سے حساب لیگا وقت واحد مین کہ وہ اسرع الحاسبین ہی جابر سے روایت ہی کہا پونہچی مجکو ایک حدیث ایک شخص سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے درباب قصاص کے پس خریدا مینے ایک اونٹ اور باندھا مینے اوسپر کجاوا پھر چلا مین طرف اوسکے ایک مہینے بھر یہان تک کہ آیا مین مصر مین پس آیا مین عبداللہ بن اُنیس کے پاس اور کہا مینے اوسسے کہ ایک حدیث پونہچی ہی مجکو

تمسے درباب قصاص کے یعنی پس بیان کردو اوسکو بالشافہ پس کہا عبداللہ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ اوٹھاویگا اللہ قبروں سے بندوں کو ننگے بغیر ختنہ کیے بھُہُم کہا ہمنے کیا ہے بھُہُم فرمایا وہ یہ ہوگی کہ نہین ہونگی ساتھ اونکے کوئی چیز پھر پکاریگا اونکو ساتھ آواز کے کہ سُنینگے اوسکو وہ کہ دور ہونگے جیسے کہ سنینگے اوسکو وہ کہ قریب ہونگے اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الدَّيَّانُ یعنی مین بادشاہ ہون مین عزا دینے والا ہون نہین لائق واسطے کسیکے اہل جنت سے یہ کہ داخل ہو جنت مین اور نہ واسطے کسیکے اہل دوزخ سے یہ کہ داخل ہو دوزخ مین اس حال مین کہ اوسکے پاس حق ہو حق سے یہانتک کہ بدلا لون مین اوسکا اوس سے یہانتک کہ طپانچہ مارا ہوگا کسیکو اوسکا بھی بدلا لیا جاویگا کہا ہمنے کیونکر ہوگا یہ اوس حال مین کہ ہم آوینگے ایسے پاس بے ختنہ کیے فرمایا ساتھ سیئات اور سیئات کے یعنی نیکیان ظالم کی مظلوم کو ملینگی اور نیکیان مظلوم کی پہلے بدلا لیا جاویگا پس اگر باقی رہیگا ظلم ظالم کو دیا جاویگا اور بڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ گناہ تین طرح کے ہین پس ایک تو گناہ اس طرح کے ہین کہ بخشے جاتے ہین اور ایک گناہ اس طرح کے ہین کہ نہین بخشے جاوینگے اور ایک گناہ اس طرح کے ہین کہ نہین چھوڑا جاویگا اونمین سے کچھ پس وہ گناہ کہ بخشا جاتا ہے یہ ہے کہ بندہ گناہ کرتا ہے پھر بخشش مانگتا ہے اللہ سے پس بخشا جاتا ہے اوسکے لیے اور وہ گناہ کہ نہین بخشا جاویگا شرک ہے اور وہ گناہ کہ نہین چھوڑا جاویگا وہ ہے کہ کچھ پس حق کسیکا ہی پھر پڑھی ابن عباس نے یہ آیت اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ بدلا لیا جاویگا واسطے بکری سندی کے سینگ والی بکری سے سینگ مارا ہوگا اوسکو اور قرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر ہو کچھ حق مسلمان بھائی اوسکے کا آبرو اوسکی سے یا اور کچھ پس حلال کرواوے اوسسے آج پہلے اوسکے کہ نہونگے دینار اور نہ درہم اگر ہونگے ظالم کے لیے عمل اچھے لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہونگی اوسکے لیے نیکیان لیجاوینگی برائیان حق والے کی پس لگھی جاوینگی اوپر ظالم کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانتے ہو تم کہ مفلس کیا ہے صحابہ نے عرض کیا مفلس ہم مین وہ شخص ہے کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تحقیق مفلس امت میری ہے وہ شخص ہے کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کے اور آویگا ساتھ سیئات کے کہ تحقیق پایا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا کا کیا ہوگا کسیکو اور کھایا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک نیکیون اوسکی سے اور اور نیکیون اوسکی سے پس اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ بدلا لیا جاوے اوسکے گناہ لیے جاوینگے گناہ ان کے اور پھینکدیے جاوینگے اوپر اوسکے پھر ڈالا جاویگا وہ آگ مین اور فرمایا آنحضرت صلعم نے البتہ ادا کیے جاوینگے حقوق طرف حق والون کے دن قیامت کے یہانتک کہ بدلا لیا جاویگا بکری سندی کے لیے سینگ والی سے

مد ۔ در منثور ۔ مشکوٰۃ

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِيْنَ ۘ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۘ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝

اور ڈراوے تو لوگون کو روز قیامت سے اوس وقت کہ دل نزدیک پہنچ گردن کے ہونگے بھرے ہوئے غم سے نہین ہوا واسطے ظالمون کے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنے والا کہ بات اوسکی قبول کیجاوے جانتا ہے خدا خیانت آنکھون کی اور جو کچھ پوشیدہ کرتے ہین سینے ۔ تفسیر

دل نزدیک چنبر گردن کے ہونگے یعنی اونچے ہونگے دل انکے اپنے ٹھکانے کی جگہ سے اور جالگیرنگے انکے گلون مین اپنی تو وہ کل پہنچے
کہ جاوین اور نہ اپنی جگہون پر پھر جاوینگے تو آرام پاوین گے اسطے ظالمون کے یعنی کافرون کے اور خیانت آنکھون سے مراد ہی چوری کی نگاہ
سے دیکھنا اور ہر چیز کو کہ نہین درست دیکھنا اوسکا یا اشارہ کرنا آنکھ سے لوگون کے عیب کی طرف اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین
سینے قسم امانت یا خیانت سے اور بعضون نے کہا کہ وہ یہ ہی کہ دیکھے طرف اجنبی عورت کے ساتھ شہوت کے چوری کی نظر سے پھر فکر کرے
ساتھ قلب اپنے کے بیچ جمال اوسکے کے اس حال مین کہ نہ جانے اوسکی نظر و فکر کو وہ کہ روبرو اوسکے ہو اور اللہ اس سے بیخبر جانتا ہے
منقول ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بہ تفسیر یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ کے کہ کہا ایک شخص نے کہ آیا ایک شخص ہوتا ہی قوم مین پس
گذرتی ہی اوپر عورت پس اوٹھتے سامنے وہ نظر بچی کر لیتا ہی اور جب غافل ہوتے ہین لوگ نگنیون سے دیکھتا ہی اوسکو پھر جب دیکھتے ہین تو یہ نظر
بچی کر لیتا ہی اوسکی طرف مین دیکھتا اور اللہ مطلع ہی اوسکے دل پر کہ وہ چاہتا ہی دیکھنا اوسکا اور آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا
پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ
فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۞ مدرمنثور ۞ تنبیہ ۞ اس سے معلوم ہوا کہ بعضی
عورت وغیرہ کو ہرگز نہ دیکھے اسلیے کہ اس نظر سے بڑی بڑی آفتین پیدا ہوتی ہین اسی لیے کلام اللہ و حدیث مین بار بار ممانعت آئی ہی
اسی واسطے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا یعنی کہدے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومن مردون کو کہ ڈھانکین نظرین اپنی نامحرمون کے دیکھنے سے اور نگہ رکھین اپنے
ستررون کو یہ امر جب پاکیزگی کا ہی اپنے واسطے بلاشبہ اللہ آگاہ ہی ساتھ اور چیز کے کہ کرتے ہین اور کہدے مومن عورتون کو کہ ڈھانکین نظرین
اپنی اور حفظ رکھین سر اپنے اور ظاہر نہ کرین محل زینت اپنی کے مگر اوسقدر کہ ظاہر ہی اوس سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ یعنی نظر تیر ہی ابلیس کے تیرون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے
لکھا ہی فرزند آدم پر حصہ اوسکا اسے پاویگا ہی مسکو بیشک پس زنا آنکھ کا دیکھنا ہی حرام کو اور زنا زبان کا کلام مہیوده کرنا اور
نفس آرزو کرتا ہی اور خواہش کرتا ہی اور شرمگاہ تصدیق کرتا ہی اوسکو یا جھٹلاتا ہی اوسکو یعنی اگر فعل بد کیا جی کیا اوسکو اور اگر باز رہا
جھٹلایا اوسکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی خدا تعالیٰ نے دیکھنے والے اور دکھلانے والے پر اور آیا ہی مین بنی
کہ ایک شخص نے یحییٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ کونسی چیز ہی ابتدا زنا کی فرمایا نظر اور آرزو کرنی اور ہدایہ مین اور اوسکی شرح کفایہ
مین حدیث نقل کی ہی کہ جو کوئی نظر کرے طرف محاسن یعنی جمال عورت اجنبیہ کے شہوت سے ڈالا جاویگا اوسکی آنکھون مین سیسا
روز قیامت کے اور جو کوئی چھوئے ہتیلی عورت کی کہ نہ ہو اوسکے راہ یعنی محرم نہ اور نہ بیوی ہو تو رکھا جاویگا اوسکی ہتیلی پر انگارا
روز قیامت کے اور فرمایا حضرت امام ربانی نے کہ نہین تمام ہوتا ہی ورع یہان تک کہ بچائے دس چیزون کو فرض لیتے نفس سے
ایک تو محافظت زبان کی غیبت سے اور دوسرے اجتناب بدگمانی سے تیسرے اجتناب مسخرہ پن سے اور چوتھے پست کرنا نظر کا
محارم سے یعنی اون چیزون سے کہ حرام ہی دیکھنا اونکا مانند عورت اجنبیہ اور امرد وغیرہ ہمکے اور پانچوین سچی زبان اور چھٹے
یہ کہ بجائے احسان اللہ تعالیٰ کا اپنے پر تکبر نہ پیدا ہو اور ساتوین یہ کہ خرچ کرے مال اپنا حق مین اور نہ خرچ کرے
اوسکو باطل مین اور آٹھوین یہ کہ نہ چاہے واسطے نفس اپنے کے بلند مرتبے اور تکبر اور نوین محافظت نمازون پر اور
دسوین استقامت سنت و جماعت پر

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

اور اللہ بکاتا ہے انصاف اور جنکو پکارتے ہیں اوسکے سوا نہیں پکاتے ہیں کچھ بیشک اللہ ہی ہے سنتا دیکھتا ہے

اور خدا حکم کرتا ہے ساتھ حق کے اور جنکو کافر پوجتے ہیں سوا خدا کے نہیں حکم کرتے ساتھ کسی چیز کے تحقیق خدا وہی ہے سننے والا دیکھنے والا ۔ تفسیر اور خدا حکم کرتا ہے یعنی وہ ذات پاک کہ جسکی یہ صفتیں ہیں نہیں حکم کرتا مگر ساتھ عدل کے اور معبودوں کے نہیں حکم کرتے کچھ وہ ہی سننے والا ہے تقریر اللہ تعالیٰ کے اس قول کی یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ اور وعید ہے کافروں کے لیے کہ وہ سنتا ہے اور جس چیز کو وہ کہتے ہیں اور دیکھتا ہے اوس چیز کو کہ کرتے ہیں لوگ اور وہ سزا دیگا اونکو اوسپر اور تعریض ہے اونکے لیے کہ جنکو پوجتے ہیں ہوے خدا کے کہ وہ نہیں سنتے اور نہیں دیکھتے ۔ مدارک

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝

کیا پھرے نہیں ملک میں کہ دیکھتے آخر کیسا ہوا انکا جو تھے انسے پہلے وہ تھے انسے سخت زور میں اور نشانوں میں زمین میں پھر اونکو پکڑا اللہ نے گناہوں پر اونکے اور نہ ہوا اونکو اللہ سے کوئی بچانے والا

کیا نہیں سیر کی ہے انھوں نے زمین میں تو دیکھیں کہ کیونکر ہوا آخر کار اون لوگوں کا کہ تھے پہلے انسے تھے وہ زیادہ تر انسے قوت میں اور نشانیوں میں زمین کے یعنی محل اور قلعے بہت سے بنا کر چھوڑ گئے پس گرفتار کیا انکو اللہ نے بسبب گناہوں اونکے اور نہ تھا واسطے اونکے اللہ سے یعنی اوسکے عذاب سے کوئی پناہ دینے والا ۔ تفسیر آخر کار اون لوگوں کا کہ تھے پہلے انسے یعنی اہوقت کے کفار سے پہلے جنھوں نے رسولوں کو جھٹلایا اونکا انجام کار کیا اونھوں نے نہیں دیکھا ۔ مدارک

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

یہ اسپر کہ اون پاس آتے تھے اونکے رسول کھلے نشان لے کر پھر نہ مانے پھر اونکو پکڑا اللہ نے بیشک وہ زور آور ہے سخت عذاب دینے والا ۔ موضح

یہ عذاب بسبب اسکے تھا کہ آتے تھے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ دلیلوں ظاہر کے پس کفر کیا اونھوں نے پس گرفتار کیا اونکو خدا نے تحقیق خدا زور آور ہے یعنی قادر ہے ہر چیز پر سخت عذاب کرنے والا ہے یعنی جب عذاب کرے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝

اور بھیجا ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر اور کھلی سند فرعون اور ہامان اور قارون پاس پھر کہنے لگے یہ جادوگر ہے جھوٹا ۔ موضح

اور تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰ کو ساتھ نشانیوں اپنی کے اور ساتھ حجت ظاہر کے طرف فرعون اور ہامان اور قارون کے پس کہا انھوں نے وہ جادوگر ہے جھوٹا ۔ تفسیر نشانیوں سے مراد ہیں نو معجزے انمیں سے کہ اوپر جگہ فرمایا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور وہ یہ ہیں عصا اور طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون اور کثرت مینڈکوں کی اور خون کہ تمام پانی خون ہی خون ہو گیا تھا اور خط اور نقصان پھلوں کا اور فرعون بادشاہ مصر کا اور مدعی ربوبیت کا تھا اور ہامان وزیر اوسکا

اور قارون ہامان اور نہیم فرعون کا تھا موسیٰ علیہ السلام ساتھ نو معجزوں کے اور دعوت باحجت کے انہ پہنچے سو انہوں نے تکذیب و انکار اور دلیلوں ظاہر کو سحر و کذب بتایا + مدل + بحل + قارون تھا قوم بنی اسرائیل میں لیکن مرضی میں موافق فرعون والوں کے اور انہیں کی دولت سے کیا تھا مال + مو +

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ

پھر جب پہنچا انہوں پاس انکے سچی بات ہمارے پاس سے بولے مارو بیٹے انکے جو یقین لائے ہیں اوسکے ساتھ اور جیتی رکھو انکی عورتیں

وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

اور جو داؤ ہے منکروں کا سو غلطی میں + مو +

پس جب آیا موسیٰ انکے پاس ساتھ پیغام سچ کے یعنی نبوت کے ہمارے پاس سے کہا انہوں نے مارڈالو بیٹے اون لوگوں کے جو ایمان لائے ساتھ اوسکے اور جیتا رکھو بیٹیوں انکی کو اور نہیں ہے مکر کافروں کا مگر تباہی میں + تفسیر + فرعون پہلے پیدائش موسیٰ کے بنی اسرائیل کی اولاد کو مارڈالتے تھے تو موسیٰ باقی نہ رہے اور جب کہ موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے محفوظ رکھا قتل سے باز رہے اور پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے نبوت اپنی ظاہر کی فرعون کے امیروں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرنا چاہیے تا مار دے موسیٰ کی انکی پھر قتل اختیار کیا اور بیٹیوں کو واسطے خدمت قبطیوں انکی اور تو انکے بیٹا چھوڑتے تھے + بحر + معاً + مدل +

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ

اور بولا فرعون مجکو چھوڑو کہ مارڈالوں موسیٰ کو اور پڑا پکارے اپنے رب کو میں ڈرتا ہوں کہ بگاڑے تمہارے راہ یا

أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ

نکالے ملک میں خرابی + مو +

اور کہا فرعون نے اہل درباروں چھوڑو مجکو تو مارون میں موسیٰ کو اور چاہیے کہ دعا کرے اپنے پروردگار کی جناب میں یعنی مجکو موسیٰ کے قتل سے بچاؤ تحقیق میں ڈرتا ہوں اوسکے کہ بدل ڈالے دین تمہارے کو یا یہ کہ ظاہر کرے بیچ زمین کے فساد کو + تفسیر + جب فرعون ارادہ حضرت موسیٰ کے قتل کا کرتا تھا تو تابعین کہتے تھے کہ تم مار اسکو کہ یہ وہ نہیں ہے کہ جسکے سے تو ڈرتا ہے یہ اوسکے درجے کو نہیں پہنچتا ہے نہیں ہے یہ مگر ساحر اور جب کہ تو اسکو مار ڈالیگا تو لوگ شبہے میں پڑینگے جانینگے کہ تو عاجز آیا اوسکے مقابلہ کرنے سے ساتھ دلیل کے اور ظاہر یہ ہے کہ فرعون یقین جانتا تھا کہ یہ نبی ہیں اور جو کچھ یہ لائے ہیں معجزے ہیں سحر نہیں لیکن اوسکو فساد و خونی کہ زیادہ وہی بات میں آدمی کو مارڈالتا تھا پس کیونکر نہ قتل کرتا اوسکو کہ جانتا تھا کہ یہ سلطنت کو تباہ کریگا ایسا کہ ڈرتا تھا کہ ایسا نہ ہو اگر میں ارادہ اوسکے قتل کا کروں تو ہلاک ہو باون چنانچہ جملہ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ شاہد ہے اور بہ نہایت ڈرنے اوسکے کے موسیٰ سے اور اوسکی دعا کرنے سے اپنے رہتے اور یہ کہنا اور سکا کہ چھوڑو مجکو تو مارڈالوں موسیٰ کو واسطے فریب دینے قوم اپنی کو تھا کہ تمہیں روکتے ہو والا من تو مارنے کو مستعد ہوں اور واقع میں مارے ڈر کے نہیں مار سکتا تھا تحقیق میں ڈرتا ہوں یعنی اگر نہ قتل کروں اوسکو یہ کہ تغیر کرے تمہارے دین کو کہ تم سر پر ہو اور رہے وہ پوجتے فرعون کو اور بتوں کو اور مراد ہے کشت و خون آپسمیں کہ جس سے امن زمین کا جاتا رہے اور معطل رہیں کھیتیاں اور کسب و معایش گویا اوسنے کہا کہ میں ڈرتا ہوں اس سے کہ خراب کردے وہ دین تمہارا بسبب بلانے تمہارے کے اپنے دین کی طرف یا خراب کرے دنیا تمہاری بسبب اوسکے کہ

ظاہر ہوں فتنے بسبب اوسکے + مدل +

وَقَالَ مُوسٰٓى اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝

اور کہا موسیٰ نے تحقیق میں نے پناہ پکڑی ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمھارے کے ہر شر متکبروں کے سے کہ یا وہ نہیں رکھتا ہے روز حساب کو ۔ تفسیر ۔ جب سنا حضرت موسیٰ نے کہ فرعون بے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو اپنی قوم سے کلام مذکور کہا اور یہ جو کہا وَرَبِّكُمْ اس کہنے میں غیرت دلائی اونکو اپنے کو اقتدا کرنے اونکا پس پناہ مانگنی ہاتھ اللہ کے جیسے اونھوں نے مانگی اور توکل کرنی اللہ پر جیسے اونھوں نے کیا اور من کل متکبر کہا تھا کہ شامل ہو پناہ مانگنے کو فرعون سے اور اور زبردستوں سے اور تکبر سے مراد ہے تکبر کرنا حق کے قبول کرنے سے اور یہ سب متکبروں میں بدترین تکبر ہے اور لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ اسی لیے کہا کہ جب آدمی میں جمع ہوتے ہیں تکبر اور تکذیب جزا کی اور بے پروائی عاقبت کی تو اسباب سنگدلی اور جرأت کرنے کے اللہ پر اور اوسکے بندوں پر کامل بہم پہنچتے ہیں اور نہیں چھوڑتا بڑے سے بڑا گناہ ۔ تنبیہ ۔ روز حساب سے مراد ہے دن قیامت کا کہ اوسمیں پوچھا جاویگا بندہ ہر چیز سے حتی کہ اوسکی ماخت اور بضاعت سے سوال کیا جاویگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا یعنی کان اور آنکھ اور دل ان سبکی اوس سے پوچھ ہوگی پس جب ہر اوسپر یہ حساب اپنے نفس سے پہلے اسکے کہ مناقشہ کیا جاوے حساب میں اسلیے کہ یہ بندہ تا جبھی راہ آخرت میں اور پوجی اسکی عمر اسکی ہی اور نفع اسکا صرف کرنا عمر اپنی کا ہی طاعتوں اور عبادتوں میں اور ٹوٹا اسکا صرف کرنا عمر کا ہی معاصی و برائیوں میں اور نفس اسکا شریک ہے اس تجارت میں اور وہ اگرچہ صلاحیت خیر و شر کی رکھتا ہے لیکن گناہوں کی طرف بہت متوجہ ہوتا ہے اور شہوات کی طرف نہایت مائل ہوتا ہے پس ضرور ہے اسکو مراقبہ اور محاسبہ کرنا اوس سے اسلیے کہ اگر مہمل چھوڑیگا نفس کو ایک گھنٹہ تو خیانت کرنے لگے گا اور اگر بہت مہمل چھوڑیگا تو بہت خیانت کریگا یہاں تک کہ جاتا رہیگا اصل مال کی سارا اور جسنے مہمل نہ چھوڑا اوسکو ملکہ نگہبانی کی اوسکی اور حساب لیتا رہا اوس سے ظاہر ہوگا اوسکے لیے نفع اور ٹوٹا اور زیادتی اور نقصان اور دلیل واجب ہونے محاسبہ نفس کی یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ پس اس آیت میں اشارہ ہے طرف لازم ہونے محاسبہ نفس کے اور عملوں گذشتہ کے پس کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چاہیے کہ دیکھے ایک تمھارا اون اعمال کو کہ آگے بھیجتے ہیں روز قیامت کے لیے کہ آیا وہ عمل اچھے ہیں کہ جو نجات دینگے اسکو یا برے ہیں کہ جو ہلاک کرینگے اسکو پس ہلاک ہے بہت حساب و زقیامت کے ہلکا ہوگا اوسپر کہ حساب لیتا ہے اپنے نفس سے دنیا میں اور دشوار ہوگا حساب واسپر کہ مہمل چھوڑے نفس کو اور نہ حساب لے اوس سے پس ہلاک ہے جو کوئی محاسبہ کرے اپنے نفس سے حالت زندگی میں پہلے حساب دیئے کے عود کریگا امر اوسکا طرف زندگی کے اور خبط کے یعنی اللہ تعالیٰ اوسسے راضی ہوگا اور حال اوسکا لائق رشک ہوجاویگا اور جو کوئی مہمل چھوڑے اوسکو اور حساب نہ لے اوس سے عود کریگا امر اوسکا طرف ندامت و حسرت کے پس انسان جب مریگا تو کھلا جاویگا اوسکے لیے مرنے ہی جو کچھ کہ نہیں تھا کھلا اوسکی زندگانی میں جیسے کہ کھلتا ہے بیدار ہونے والے کے لیے جو کچھ کہ نہیں تھا اوسکے لیے کھلا اوسکے سوتے میں اور لوگ اب سوتے ہیں پھر جب مرینگے تو جاگ اوٹھینگے پس کھلیگا اوسکے لیے اول جو کچھ کہ نفع دیگا اوسکو قسم مکیون اوسکی سے اور جو کچھ کہ ضرر ہونیوالا ہوگا اوسکو قسم برائیوں اوسکی سے پس نہیں دیکھے گا اپنی برائیوں کی طرف مگر کریگا حسرت کریگا اور ایسی حسرت کہ اختیار کریگا بیٹھنا شدت آگ میں واسطے خلاصی پانے کے حسرت سے پس آدمی جبتک کہ دنیا میں ہے باز رکھتے ہیں اوسکو شغلے دنیا کے مطلع ہونے سے اعمال پر اور سبب ہوتے ہیں منقطع ہوجانیکے اوس سے مشغلے اور معلوم ہوتے ہیں گویا وہ اوسکے نزدیک انقطاع نفس کے پہلے دفن ہونے کے اور روشن ہوگی اوس حال میں آگ فرقت کی لذائذ دنیا فانیہ کے سے اور یہ ایک طرح کا عذاب ہوگا اوسپر پہلے دفن کے اور بعد دفن کے

پھیری جاویگی روح اوسکی طرف بدن اوسکے کے ایک اور طرح کے عذاب کے لیے اور ہوگا حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ جسکے
ایک مت تلک بیچ گھر ایک بادشاہ کے بادشاہون مین سے غائبانہ اوسکے باعتماد اوسکے کہ بادشاہ تنگ گیری نہین کرنے کا اوسکے امرمین
یا نہین جانیگا افعال بد اوسکے پس پکڑلیا اوسکو بادشاہ نے ایک دن ناگہان اور پیش کیا اوسپر ایک کاغذ کہ جمع کیے گئے تھے
اوسمین تمام فواحش وقصور اوسکے ذرہ ذرہ اور بادشاہ قاہر غیرتناک ہی اور حرام اپنے کے بدلا لینے والا ہی اونسے کہ قصور کرتے ہین
اوسکے ملک مین التفات نہین کرتا ہی اوسکی طرف کہ سفارش کرے اوسکے کسی گنہگار کی پس سوچنا چاہیے اوس شخص کے امرمین
کہ کیا حال ہوگا اوسکا پہلے واقع ہونے عذاب بادشاہ کے اور پیشتر خوف اور خجالت اور الم اور ندامت سے پس ایسا ہی ہوگا حال ست کا
کہ فریفتہ ہی دنیا کی لذتون مین پہلے اوترنے عذاب قبر کے بلکہ نزدیک موت اوسکی کے اور جو کہ احتراز کرتا ہی دنیا کی خواہش کی چیزون سے
اور مشغول ہوتا ہی طاعتون مین اور اندیشہ رکھتا ہی اوسکو انس غیر ذکر خدا سے تو ہوتا ہی حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ ہو قیدی بیچ مکان تنگ
تاریک کے پھر کھولا جاوے اوسکے لیے دروازہ پس بھاگے اوسکی طرف باغ وسیع بے انتہا کے اور اوس مین طرح طرح کے درخت اور
شگوفے اور جانور اور میوے اور حوض اور نہرین ہون پس بنا بر اسکے لائق ہی عاقل کو یہ کہ متوجہ ہووے اپنے نفس پر اور دیکھے اوسکو نفس
کیا نہین جانتا تو کہ آگے تیرے جنت اور دوزخ ہی اور تو جانے والا ہی طرف ایک کے اونمین سے عنقریب پس کیا ہی تجکو کہ نہین مستعد ہوتا
تو موت کے لیے حال انکہ وہ بہت ہی نزدیک ہی طرف تیرے ہر قریب چیز سے پس لائق اگرچہ ہی جانتا ہی اوسکو اور لیکن اللہ تعالی جانتا ہی اوسکو قریب
جیسا کہ فرمایا ہی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ اور شاید کہ وہ آچکے لیجاوے تجکو آج یا کل پس بلا بہ
جب بد آویگی تو آجاویگی اچانک نہیں آگے بھیجے رسول یعنی قاعدے کے اس لیے کہ نہین ہی اوسکے آنے کے لیے سن معین اور نہ وقت
معلوم نہ گرمی مین ہی اور نہ جاڑے مین اور نہ رات مین اور نہ دن مین اور نہ لڑکپن مین اور نہ جوانی مین بلکہ ہر دم تیرے دمون سے
لائق ہی اوسکے کہ آجاوے موت اوسمین ناگہان اور اگر نہ آوے موت اوسمین ناگہان تو مرض آجاوے ناگہان اور وہ پونہچاوے طرف
موت کے پس کیا عجب غفلت ہی تیری اوسمے کیا نہین تامل کرتا تو اللہ تعالی کے قول مین اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ
فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ اور کیا عجب ہی حال تیرا کہ تو دعوی کرتا ہی ایمان کا اپنی زبان سے اور اثر نفاق کا ظاہر ہی تجھ مین کیونکہ ہلاکت ہلاک
تیرا اور مولی تیرا مشغول ہوا ہی تیرے لیے بیچ امر دنیا کے کہ فرمایا ہی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا اور تو
جھٹلاتا ہی اوسکو ساتھ افعال اپنے کے اور جنگ کرتا ہی تو اوسسے مانند جنگ کرنے مدہوش شقاوت شعار کے اور سر پر دیکھتا ہی امر آخرت کا طرف
سعی تیری کہ فرمایا ہی وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور تو مونہہ موڑتا ہی اوس سے مانند مونہہ موڑنے مغرور بے تدبیر کے
حال انکہ نہین ہی ایمان کی علامتون مین سے پس اگر رعایت کرتا ایمان زبانی تو کیون ہوتے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے مین پس کیا
جرأت ہی تیری اللہ تعالی کی معصیت پر اگر ہی وہ ساتھ اعتقاد تیرے کے اس بات پر کہ اللہ تعالی نہین دیکھتا ہی تجکو تو کیا بڑا ہی تو کفر تیرا اور اگر نہ
وہ ساتھ جاننے تیرے کے اس بات کو کہ اللہ تعالی دیکھتا ہی تجکو تو کیا بدترین بُرائی تیری ہی اور کیا اشد حماقت تیری ہی پس کس لیے تیری
مستحق ہوتا ہی تو اوسکے قہر وغضب کا اور عذاب شدید کا کیا تجکو یہ گمان ہی کہ تو متحمل اوسکے عذاب وعقاب کا ہوگا افسوس صد افسوس
گویا کہ تو ایمان نہین رکھتا ہی روز حساب پر کیونکہ اگر ڈاکٹر خبر دے تجکو ایک نہایت کھانے لذیذ کھانے کے حق مین کہ یہ کھانا ضرر کریگا
تجکو تیری بیماری مین تو صبر کریگا تو اوس سے اور چھوڑ دیگا اوسکو پس کیا ہی قول اللہ تعالی کا کہ جو اوسکی اوتاری ہوئی کتابون مین ہی
اور قول انبیا کا کہ جنکی تائید کی گئی ہی معجزون سے کہ نزدیک تیرے تاثیر مین اوس ڈاکٹر کے قول سے کہ خبر دیتا ہی تجھ تین سے
باوجود نقصان عقل ودین کے بلکہ اگر خبر دے تجکو ایک لڑکا لڑکون مین سے کہ تیرے کپڑے نہ بیچھ مت ہو تو بیچھ مت دیگا تو اوسکو فی الحال بلا توقف

وین پوچھے پس کیا ہی قول انبیا اور علما کا کمتر نزدیک تیرے ایک لڑکے کے قول سے یا ہی آگ جہنم اور طوق اور سانپ اور بچھو
اوسکے حقیر تر نزدیک تیرے اوس بچھو سے کہ نہین پاتا ہی دکھ اوسکا مگر ایک دن بلکہ کمتر اوس سے پس اگر جانتا ہی تو ان سبکو اور ایمان رکھتا ہی
تو اخیر تو کیا حال ہی تیرا کہ مشغول ہوتا ہی ساتھ شہوات کے اور تاخیر کرتا ہی عمل نیک مین حال انکہ موت گھات مین لگ رہی ہی تیری پس شاید کہ
اُچک لیجاوے تجکو بدون مہلت دینے کے پس کس سبب سے امن مین ہی تو اوسکے جلد آجانے سے پس کتنون ہین نے صبح کی ہی اور دن
پورا نہین ہونے پایا ہی کہ مرگئے ہین اور کتنون ہین نے آرزو کی ہی کہ یہ کلام کل کرینگے اور کل تک نہین پہونچین ہین کہ مرگئے ہین اور ہر تقدیر
وہ دیا گیا ہی تو مہلت دینے کا سو برس تک اور تاخیر کی تو نے عمل کرنے مین اوسکے آخر تک پس کیا گمان ہی تجکو کہ جو چیرا اسکے
جانور مگر بیچ بستی گھاتی کے کیا وہ قادر ہوگا اوپر قطع کرنے گھاٹی کے ساتھ اوسکے اور جو کہ سبقت نہین کرتا طاعات پر اور تاخیر کرتا ہی
عمل مین اوسکو کوئی سبب نہین ہی سوا حاجز ہونے کے مخالفت ہوا سے اسلیے کہ اوسمین تعب و مشقت ہی پس کیا پاویگا کوئی دن کی آوے
اس حال مین کہ نہ دشوار ہو اوسمین مخالفت ہوا کے یعنی خواہش نفسانی کی ایسا دن پیدا ہی نہین کیا اللہ نے اور نہ پیدا کریگا اوسکو مگر جنت مین
اور جنت ڈھکی ہوئی ہی ساتھ مکارہ یعنی مشقت کی چیزون کے اور مکارہ نہین ہیچ مگر خفیف نفسون پر کبھی اسکا وجود حال ہی پس
اگر نہین سمجھتا ہی تو یہ امور ظاہر اور میل کرتا ہی تو طرف تاخیر عمل کے تو کونسی حماقت زیادہ کریگا تو اس حماقت پر یعنی بڑا ہی احمق ہی تو کہ
تجسے زیادہ کوئی احمق نہین اور اگر بھروسا کرتا ہی تو اللہ کے کرم و فضل پر تو کیا حال ہی تیرا کہ نہین بھروسا کرتا ہی تو اوسکے کرم و فضل پر
بیچ امور دنیا اپنی کے کیا مین سامان درست کرتا ہی تو جاڑے کے لیے بقدر درانگی مدت اوسکی کے پس جمع کرتا ہی تو اوسکے لیے
لکڑیان اور لباس موٹی و خفیف اور لوازمات اوسکے سے اور بھروسا نہین کرتا اللہ تعالی کے کرم و فضل پر تو کہ دفع کرے تجسے سردی ساتھ کوئی
بغیر جبہ اور مانند اوسکے کے کیونکہ بلاشبہ وہ قادر ہی اسپر کیا پس گمان کرتا ہی تو کہ سردی طبقہ زمہریر جہنم کی خفیف تر ہی سردی مین دنیا کی سخت تر
مدت مین سردی شدت جاڑے کی سے کیا گمان کرتا ہی تو کہ تو نجات پاویگا اوس سے بغیر سعی کے یہ نہایت ہی بعید ہی پس تحقیق سردی جہنم کی
کی جیسے کہ نہین ہی وہ قوی تر جیسے گرمی جہنم کی بسبب جبہ اور لکڑیون اور تمام لوازمات جاڑے کے ایسے نہین ہی دفع ہوگی تجسے گرمی آگ جہنم کی اور سردی
طبقہ زمہریر کی مگر بسبب پہچاننے اوسکے کی ساتھ قطع طاعتون اور عبادتون کے اور ساتھ ترک کرنے انکے اور نہین ہی کرم و فضل اللہ تعالی کا
مگر اس بات مین کہ معلوم کروا دے تجکو راہ بچاؤ کی ناسازیات مین کہ دفع کرے تجسے عذاب بدون بچاؤ کے پس تحقیق کرم اللہ تعالی کا اور فضل
اوسکا بیچ دفع کرنے دی جاڑے کے تجسے یہ ہی کہ پیدا کردی تیرے لیے آگ اور ہتادی تجکو راہ اوسکے نکالنے کی پتھر اور لوہے سے پس کیونکر دفع
کرے تیرے نفس سے سردی جاڑے کی پس جیسے کہ رخصت دیا تجکو کا اور تمام لوازمات دفع سرما کا تیری سردی کو دفع کرتا ہی
اور یا تیرا ہی اور رخصت دیا ہی تو اوسکو اپنے نفس کے لیے کیونکر کیا تو اوسکو اللہ نے بسبب تیری استراحت کا اسی طرح طاعت تیری اور مجاہدہ
پیرا تیرا پار کریگا حکم پروردگار اللہ تعالی کے اوسمین مین بہتیرین مگر راہین تیری نجات کی عذاب الیم سے اور سبب تیرے پہونچنے کی طرف جنت ہمیشہ کے
پس جب جہالت کی اپنے لیے کی اور جسنے برائی کی وبال اوسپر ہی اور اللہ بے پرواہی ہی سارے جہان سے اور شاید کہ تو کہے کہ نہین بازر کھتی تجکو ہمتا
سے مگر حرص میری اور لذت شہوات کے اور کم طاقتی میری تحمل رنجون اور مشقتون پر پس اگر سچا ہی تو اسمین تحقیق کیا سخت حماقت ہی تیری اور کیا
قبیح ہوغ تیرا اسلیے کہ شہوات نیکے فانی ہین سریع الزوال نہین خالی ہین مکدرات سے کسی حال مین پس کیا حال ہی تیرا کہ نہین طلب کرتا ہی تو
داخل ہونے کو بہشت مین واسطے جمع حاصل کرنے کے اوسمین ساتھ شہوات باقیہ دائمہ کے کہ صاف ہین مکدرات سے تمام احوال مین کیونکر آخرت تیری
وباقی رہی پس تعدد آخرت کے لیے بقدر باقی رہنے اپنے کے اوسمین پس بلاشبہ تمام کو پونجی ایام عمر تیری کے اور تو ضائع کرچکا ہی
اکثر اوقات کو اور نہین باقی رہے ہین اوسمے مگر ایام چند پس اگر تجارت کریگا تو باقی مین فائدہ اوٹھائیگا تو اور اگر ضائع کریگا تو باقی کو اور رہیگا

عادت قدیمہ پر تو تو پاویگا تو تو ظاہر میں جاگ نیند غفلت سے اس لیے کہ موت وعدہ گاہ تیری ہی اور قبر گھر تیرا اور مٹی بچھونا تیرا اور ہول قیامت آگے تیرے اور لشکر موتی کا باہر شہر کے منتظر ہی اور یہ سب کھا رہے ہین قسم تین مغلظا سکی کہ نہین ملنے کے اپنی جگہ سے یہان تک کہ لیوین تجکو اور بلاوین تجکو ساتھ اپنے کیا نہین جانتا ہی تو کہ اموات آزرو رکھتے ہین پھر آنے کی طرف دنیا کے ایک دن کی تاکہ مشغول ہو ایمان سے ساتھ مدارک اوس چیز کے کہ رہ گئی ہی اوسسے اور تو ضائع کرتا ہی اپنے دنون کو اور گمان کرتا ہی کہ وہ ہمارے ہین طرف آخرت کے اور تو ہمیشہ رہنے والا ہی یعنی دنیا مین افسوس صد افسوس تو اپنی عمر کے ڈھانے مین لگ رہا ہی جیسے کہ لگا ہی اپنی ماں کے پیٹ سے بنانا ہی تو پشت زمین پر محل اپنا اور عنقریب ہو کا پیٹ زمین کا قبر تیری خوش ہوتا ہی تو ہر روز ساتھ زیادتی قال اپنے کے اور نہین تجکو معلوم ہوتا ساتھ نقصان عمر اپنی کے مونہہ موڑتا ہی تو آخرت سے اور وہ متوجہ ہی تجکو اور ستوجہ ہوا ہی تو دنیا پر اور وہ مونہہ موڑنے والی ہی تجسے پس کیا عجب ہی حال تیرا کہ تو باوجود گرفتار ہونے کے طرح طرح کے گمناہونمین نہین کوشش کرتا ہی اپنی آخرت کے بنانے کی بلکہ مشغول ہی تو دنیا کے بنانے مین گو یا کہ تو کوئی نہین کرے گا اوس سے پیش ڈرا مسکین اوس سے کہ حاضر ہویگا تو اوسمین ایسا کی بارگاہ مین اور وہ نہین چھوڑیگا کسی بندے کو کہ حکم کیا تھا اوسکو دنیا مین اور منع کیا تھا اوسکو اوسمین یہان تک کہ پوچھے گا اوس اوسکے عمل سے خواہ قلیل ہو یا کثیر چھوٹا ہو یا بڑا ہو پوشیدہ ہو یا ظاہر پس چاہیے غافل کہ کس دل سے کھڑا ہوگا تو سامنے اوسکے اور کس زبان سے جواب دیگا تو اوسکے سوال کا اور تیار کر واسطے سوال کے جواب کے واسطے جواب کے صواب اور صرف کر باقی عمر اپنی عمل صالح مین بیچ چھوٹے دنون کے واسطے ایام دراز کے بیچ دار فنا کے واسطے دار بقا کے پس اگر کہے تو کہ نفس میرا متابعت پیری نہین کرتا مجھکو اور طاعتون کی مواظبت پر پس کیا ہی علاج اسکا تو جواب ہے کہ نافع ترین اسباب علاج امراض کے اوسکا وہ ہی کہ جو ذکر کیا ہی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیا مین کہ اختیار کر تو صحبت اہل بندگی کی کہ کوشش کرتا ہی طاعت خدا مین اور ملاحظہ کر احوال اوسکا اور پیروی کر اوسکی لیکن یہ علاج متعذر ہی اس زمانے مین واسطے مفقود ہونے اوس شخص کے کہ کوشش کرے عبادت مین اکثر اوقات مین کسی پس نہین ہر کوئی علاج نافع تیرے لیے اس زمانے مین سنے احوال اونکے سے اور مطالعہ کرنے خبرون اور احوال اونکے سے کہ کیا کیا کوششین اور ریاضتین اور زہدے کیا ہین اونھونے اور رنجا اونکا موقوف ہوا اور ثواب باقی رہا اور حسین اونکا ابد الآباد کو نہین منقطع ہوگا اور کیا اشد حسرت ہی اوسپر کہ نہ پیروی کرے اونکی پس بہرہ مند کرے اپنے نفس کو ایام قلیل مین ساتھ شہوات گندہ کے پھر آجاوے اوسکو موت اور حائل ہو درمیان اوسکے اور درمیان اوس چیز کے کہ نفس چاہتا ہی اوسکو پس الایم ہی تجکو یہ کہ مطالعہ کرے تو احوال صحابہ اور تابعین کا اور اون مجاہدہ کرنیوالونکا کہ بعد اونکے گذرے ہین اور بسبب واقف ہونے کے اوپر احوال اونکے کے ظاہر ہوئیگا تجکو بُعد اور بُعد اہل عصر تیرے کا اہل دین سے پھر اگر کہے نفس تیرا تجسے کہ خیر آسان تھی اوس زمانے مین بسبب کثرت مددگار ہونے اور اوس زمانے مین اگر مخالفت کریگا تو اہل زمانہ اپنے زمانہ دار ہی تو مستحق گردن مارنے کے تجسے اور کہینگے کہ دیوانہ ہی پس موافقت کر تو اونکی بیچ اوس حال کے کہ وہ اوسمین ہین پس نہین جاری ہوگی تجپر گرفت وہ چیز کہ جاری ہوگی اونپر اور بلا جب کہ عام ہوتی ہی تو بچا تو اپنے تئین جہال فریب نفس اپنے کے سے اور کہہ اوس سے کہ بھلا بتا تو اگر دوزخ کی ڈوبچا ویگا جو کہ سامنے آویگا اوسکے اور ٹھہرے رہے شہر والے اپنی جگہ اور نہ بچایا اونھونے اپنے تئین اور تو قادر ہی اوپر کہ لاکر ہووے اونسے اور سوار ہووے کشتی پر اور نجات پاوے تو بسبب اوسکے غرق سے پس آیا خیال ہوگا تیرے دل مین یہ کہ مصیبت جب عام ہوتی ہی تو ہلکا ہوتی ہی یا چھوڑدیگا تو موافقت اونکی اور بسبب جہل کے کریگا تو اونکی طرف اونکے اسکام کرنے مین اور بچاویگا تو اپنے تئین اوس چیز سے کہ پیش آویگی تجکو پس جب کہ نہین موافقت کرتا ہی تو اونکی بخوف غرق کے حال انکے عذاب غرق کا دراز نہین ہوتا سوا ایک ساعت کے رات یا دن سے تو کیونکر نہین بھاگتا ہی عذاب ہمیشہ سے اور تو پیش ہر اوسکے لیے ہر حال مین اور کہان گوارا ہوتی ہی مصیبت جب کہ عام ہوتی ہی پس باشد کہ

نہیں ہلاک ہوتے مگر بسبب واقعات اہل زمانہ اپنے کے اس حیثیت سے کہ کہا اور ہوں نے اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا
عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ یعنی پایا ہے یا اپنے باپ دادا کو ایک طریق پر اور ہم اونکے قدم بقدم چلنے والے ہیں پس بچا تو اپنے تئیں پھر بچا
اپنے تئیں ان سے کہ دیکھے تو طرف اہل عصر اپنے کے اور طرف اونکے کہ گذرے ہیں پہلے تیرے یعنی بہ دین اسلیے کہ تو اگر اطاعت کریگا اکثر زمین والوں کی
تو گمراہ کریگا تجھکو اللہ کی راہ سے یا اللہ بچا ہمکو گمراہی سے اور آسمان کر حساب یوم الحساب کا ۞ مجالس الابرار

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ

اور بولا ایک مرد ایمان دار فرعون کے لوگوں میں جو چھپاتا تھا اپنا ایمان کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اسپر کہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور
جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ
لایا ہے تمہارے پاس کھلی نشانیاں تمہارے رب کی اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اوسپر پڑیگا اوسکا جھوٹ اور اگر وہ سچا ہوگا تو تم پر پڑیگا کوئی
الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝
وعدہ جو دیتا ہے بیشک اللہ راہ نہیں دیتا اوسکو جو ہے بے لحاظ جھوٹا ۞ موٴ

اور کہا ایک مسلمان نے فرعون کے ناتے داروں میں سے کہ پوشیدہ رکھتا تھا ایمان اپنے کو کیا مار ڈالوگے تم ایک مرد کو بسبب اسکے کہ کہتا ہے
پروردگار میرا اللہ ہے اور تحقیق لایا ہے آگے تمہارے دلیلیں ظاہر تمہارے پروردگار کی طرف سے اور اگر بالفرض ہے جھوٹا تو اوسپر ہے
وبال اوسکے جھوٹ کا اور اگر ہے سچا تو البتہ پہنچیگا تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہے تمکو تحقیق خدا راہ نہیں دیکھتا ہے اوسکو کہ ہو حد سے
گذرنے والا جھوٹا ۞ تفسیر یعنی اگر جھوٹا ہے تو اوسپر ہے جھوٹ اور وہی ستمزدہ رہیگا اور شاید سچا ہو تو اپنا فکر کرو ۞ موٴ
مراد اس مرد سے ایک قبطی ہے فرعون کے چچا کا بیٹا کہ وہ بھی علیہ السلام پر ایمان لایا تھا مخفیہ اور بعضوں نے کہا کہ وہ بنی اسرائیل میں سے تھا
اور نام اوسکا شمعان ہے یا حبیب یا حزبیل یا خوشیل یا حزقیل اور ظاہر اول ہی ہے یعنی وہ قبطی تھا فرعون کا چچازاد بھائی کہ جسکا ذکر اللہ تعالیٰ
نے سورۂ یٰسین میں فرمایا ہے اور آیت ۲۰ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى کیا مار ڈالوگے تم اوسکو یعنی اظہار نہایت برا
جاننے کا ہے اوسکی جانتے ہو یا کہا اوسنے کہ کیا کروگے تم ایسا فعل شنیع کہ وہ قتل کرنا نفس محترمہ کا ہے اور نہیں ہے تمہارے لیے کوئی سبب اونکے
قتل کرنے کا مگر کہنا اوسکا کلمہ حق کو کہ وہ ربی اللہ ہے حال آنکہ وہ رب تمہارا بھی ہے نہ رب نرا اوسیکا ہے اور تحقیق لایا ہے آگے تمہارے الخ یعنی نہیں
لایا ہے وہ اوسنے صحیح کرنے قول اپنے کے ایک دلیل بلکہ لایا ہے کئی دلیلیں ہی دلیلیں تمہارے پروردگار کی طرف سے تو کہ تم راہ سمجھو اور حق پاؤ اور اگر
بالفرض ہے یہ جھوٹا اخذ دلیل لایا وہ شخص اوپر طریق تقسیم کے کہ موسیٰ علیہ السلام خالی نہیں ہے اس سے کہ ہو جھوٹا پس اوسپر ہو وبال اوسکے
جھوٹ کا اور پر آوے گا وہ جو سچا اوسنے اوسکو تو پہنچیگا تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہے تمکو یعنی عذاب اگر کوئی کہے کہ کیوں کہا
بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہے تمکو حال آنکہ وہ سبھی سچا تھا ضرور تھا کہ جو وعدہ دیتے تھے سب ہی ظہور میں آتا بعض جواب یہ ہے کہ یا اوسنے
کہا از راہ مدارات اونکی کے اونکی تسلی کے لیے کہ پریشان خاطر نہ ہوں اور نہیں اور اسمیں نفی کل وعدے کے ظہور کی نہیں ہے پس گویا کہ
اوسنے کہا اونکو کہ اقل اوس چیز کا کہ ہو سچ صدق موسیٰ کے یہ کہ پہنچے تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہے تمکو اور وہ عذاب عاجل یعنی
دنیا کا ہے اور اسمیں ہلاک تمہارا ہی اور تمہارے موسیٰ وعدہ دیتے اونکو عذاب دنیا اور آخرت کا جھوٹا یعنی اپنے دعوے میں اور معنی یہ ہیں کہ اگر
وہ سرفکذاب ہے تو تباہ و ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور خلاصی پاؤگے تم اوس سے یا یہ معنی ہیں کہ اگر ہوتا وہ سرف جھوٹا تو کاہیکو رہنے دیتا اوسکو اللہ
نبوت کی اور کاہیکو مدد کرتا اوسکی تائید کے لیے معجزے عطا فرماتا اور بعضوں نے کہا کہ وہم لایا لوگوں کو کہ وہ شخص مومن مراد سر سے ہے جسکے کہنے میں
اور واقع میں وہ مراد رکھتے تھے اپنے سے فرعون اور کہا بعضوں نے کہ جو کچھ خدمت گذاری اور خیر خواہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی وہ زیادہ تھی اس سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن طواف کیا خانہ کعبہ کا پس لے
کفار حضرت سے جب کہ فارغ ہوئے آپ طواف سے اور یکبارگی اونھوں نے چادر آپکی جمع ہوئے کی گردہ سے یعنی گلے کے ماں سے اور کہا اونھوں نے
آپ سے کہ تو وہ شخص ہی کہ منع کرتا ہی تو کو بتوں کے پوجنے سے کہ جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
میں وہی ہوں پس اوٹھے ابوبکرؓ اور آنحضرت سے پیچھے چمٹ گئے پشت کی طرف سے اور کہا کفار سے اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ
رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ بلند آواز سے اسکو کہتے تھے اور آنکھوں سے اونکی آنسو جاری تھے یہاں تک کہ
چھوڑا اونھوں نے آنحضرتؐ کو اور کہا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کہ مومن آل فرعون کے نے کہا خفیہ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
کہا بظاہر اور عروہ بن مسعود سے منقول ہی کہ کہا کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ خبر دے مجکو اشد اونھوں نے کہ کیا اونھوں نے کفار نے
ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبداللہ نے اوسوقت کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے صحن کعبہ میں آگئے ان تو بہ ہوا
عقبہ بن ابی معیط پس پکڑا اوندھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لپیٹا کپڑا اونکا بھی گردن اونکی کے اور گھونٹا اوسکو گھونٹا سخت پس
متوجہ ہوئے ابوبکرؓ اور پکڑے مونڈھے اوسکے اور دفع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ
وَقَدْ جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ اور روایت میں آیا ہی انس بن مالک سے کہ کہا مارا مشرکوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہاں تک کہ بیہوش ہوگئے حضرتؐ پس کھڑے ہوئے ابوبکرؓ اور شروع کیا پکارنا وَیْلَکُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ کہا
بعضوں نے اونمیں سے کون ہی یہ کہا بعضوں نے یہ بیٹا ابوقحافہ کا ہی اور حضرت علی سے روایت ہی کہ اونھوں نے کہا لوگوں خبر دو مجکو کہ
آدمیوں میں سے ہر اشجع کون ہی کہا لوگوں نے کہ نہیں جانتے ہم کہ کون ہی کہا علی نبی اللہ سے کہ ابوبکرؓ میں البتہ تحقیق دیکھا میں نے وہ شخص صلی اللہ
علیہ وسلم کو اس حال میں کہ پکڑا اونکو قریش نے پس کوئی پکڑتا تھا آنحضرتؐ پر اور کوئی ہاتھا آپکو اور وہ کہتے تھے تو وہی ہی کہ کر دیا
تو نے سب معبودوں کو ایک معبود کہا علی نبی اللہ عنہ نے پس قسم خدا کی نہیں نزدیک ہوا ہم میں سے کوئی حضرت کے سوا ابوبکرؓ کے مارتے تھے
وہ کسیکو اور گردن گھونٹتے تھے کسیکو اور کہتے تھے وَیْلَکُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ اور میں
یعنی مونہہ پر رکھنے کے لیے علی رضی اللہ عنہ نے چادر کہ اوڑھے ہوئے تھے اور پھینکتے تھے یہاں تک کہ تر ہوگئی داڑھی اونکی پھر کھڑا ہوا میں
روتا ہوا میں تمکو آیا مومن آل فرعون کا بات کرتا ہوا ابوبکرؓ پس سکوت کیا لوگوں نے پس کہا علی نبی اللہ عنہ نے جواب نہیں دیتے تم مجکو پس قسم خدا کی البتہ ایک
ساعت ابی بکرؓ کی بہتر ہی قصہ مومن آل فرعون کے سے وہ ایک شخص تھا کہ چھپاتا تھا ایمان اپنا اور یہ یعنی ابوبکرؓ ایک شخص ہی کہ ظاہر کرتا
ایمان اپنا ✦ صد کشاف در منثور ✦ تنبیہ ✦ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے خاص بندے دین کے معاملہ میں کسی سے
ڈرتے نہیں اور اس باب میں کفیضن اونکی تھا قول دین اور مسہر کرتے ہیں چنانچہ پاک پروردگار نے ایسے بندوں کی تعریف فرمائی وَلَا یَخَافُوْنَ
فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ یعنی ڈرتے نہیں وہ اللہ کے دین کے معاملے میں ملامت کرنے والے کے سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی اس صفت حاصل کرنے کا حکم فرمایا جیسے کہ ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو نصیحت کیجیے مجکو فرمایا نصیحت کرتا
ہوں میں تجکو خدا سے ڈرنے کی اسلیے کہ اس سے نہایت زینت تیرے سارے امور کی ہی عرض کیا میں نے کچھ اور نصیحت کیجیے فرمایا لازم کر اپنے پر
تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ تعالیٰ کا پس تحقیق وہ باعث ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان میں اور نور ہی تیرے لیے زمین میں یعنی اور معرفت ہی یقین
تجھے زیادہ ہوگا کہا میں نے اور نصیحت کیجیے فرمایا لازم کر اپنے پر چپ رہنا کہ یہ باعث نہ آنے شیطان کا ہی اور مدد ہی تیرے لیے اور امر دین
تیرے کی عرض کیا میں نے کچھ اور نصیحت کیجیے فرمایا بچا تو اپنے تئیں بہت ہنسنے سے اسلیے کہ یہ مار ڈالتا ہی دل کو اور لیجاتا ہی نور رونہ کا عرض کیا
میں نے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا اگر حق اگر چہ تلخ ہو عرض کیا میں نے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا نہ ڈر اللہ کے دین کے معاملے میں ملامت ملامت کرنے والے کی

عرض کیا سینے پھولا زیادہ کیجیے فرمایا چاہیے کہ ہار رکھے بھگا لوگون کی عیب گیری سے وہ عیب کہ جانتا ہی نفس اپنے مین انتہی + اور اکثر اہل حق کا یہی حال سنا کہ اظہار حق مین کسی کی ملامت سے نہین ڈرتے نہ نہیے اور ان روایتون سے فضیلت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی بھی معلوم ہوتی تامل کرنا چاہیے کہ آنحضرت کے خیرخواہ اور مددگار رہے ہین اسی سبب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کیسی بزرگی انکی بیان کی پھر جو اشقیا انکو برا کہتے ہین کیا نادان ہین اللہ بچاوے اس عقیدہ بد سے +

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ قَالَ

اے قوم میری تمھارا راج ہی آج چڑھے رہے ہو ملک مین پھر کون مدد کریگا ہماری اللہ کی آفت سے اگر آگئی ہمپر بولا

فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ○

فرعون مین وہی سجھاتا ہون تمکو جو سوجھتا ہے مجکو اور وہی راہ بتاتا ہون تمکو جسمین بھلائی ہی +

اے قوم میری واسطے تمھارے ہی بادشاہی آج غالب ہو زمین مین پس کون مدد دیگا الٰہ یعنی تمھارے لیے ملک مصر ہی اور تم غالب آئے ہو لوگون پر اور جبر کیا ہی تمنے اوپر پس نہ بگاڑو اپنے امور کہ ضرر پاؤگے اور نہ مستحق ہو عذاب خدا کے اسلیے کہ نہین طاقت ہی تمکو اوسکی اگر آن پڑے تمپر اور نہین بچا سکیگا تمکو اوس سے کوئی + اور صلاح نہین دیتا ہون مین الٰہ یعنی مشورہ نہین دیتا ہون مین تمکو مگر جو کہ مناسب جانتا ہون کہ وہ قتل کرنا موسی علیہ السلام کا یعنی نہین مناسب جانتا مین مگر قتل کرنا اوسکا اور یہ جو تم کہتے ہو اچھا نہین اور نہین بتاتا مین تمکو الٰہ یعنی یہ بات مگر راہ صواب و صلاح کی یا نہین تعلیم کرتا مین تمکو مگر جو کچھ کہ مین صواب جانتا ہون اور نہین باقی رکھتا مین اوس سے کچھ اور نہین پوشیدہ رکھتا مین تمسے خلاف اوس چیز کے کہ ظاہر کرتا ہون یعنی زبان دل سے موافق ہین اوس چیز پر کہ کہتا ہون اور یہ جھوٹ کہا اوسنے اسلیے کہ وہ تدبیر چھپا کرتا تھا اپنے لوگون سے موسی علیہ السلام کے ڈوبنے کے واسطے ولیکن لشکر جو اوندی جھوٹ ڈرتا تھا اگر یہ سامنا تو کا ہیکو کرے مشورہ کرتا اور نہ تمکو کہتا یہ مشورہ + ملخصاً +

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ○ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّ

اور کہا اوس ایمان لانے والے نے اے قوم میری مین ڈرتا ہون تمپر دن اون فرقون کا سا جیسے رسم پڑی قوم نوح اور عاد اور

ثَمُوْدَ ۭ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ○

ثمود کی اور جو اوسکے پیچھے ہوئے اور اللہ بے انصافی نہین چاہتا بندون پر +

اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا اے قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون تمپر مانند روز جماعتون اگلے کے سے مانند صورت حال قوم نوح اور عاد اور ثمود کے اور انکے کہ بعد انسے تھے اور خدا ارادہ ستم کا نہین کرتا بندون پر + تفسیر + مانند روز الٰہ یعنی مانند دنون انکے کے مانند صورت حال الٰہ یعنی جیسے انکی عادت تھی کفر اور تکذیب اور تمام گناہ کرنے کی کہ ہمیشہ اسی طور پر رہے یہان تک کہ آیا اوپر عذاب ایسی ہی تمھاری عادت ہی ڈرتا ہون مین کہ مبادا اوسیکا سا حال تمھارا بھی ہو اور خدا ارادہ ستم کا نہین کرتا الٰہ یعنی نہین چاہتا اللہ کہ ظلم کرے اپنے بندون پر پس عذاب کرے اوپر بغیر گناہ کے یا زیادہ عذاب کرے اوپر قدر عذاب پر کہ مستحق ہین اوسکے یعنی ہلاک کرنا اونکا عدل تھا اسلیے کہ وہ مستحق تھے اوسکے بسبب اعمال اپنے کے اور ڈراتا تھا ساتھ عذاب دنیا کے پچھڑایا اونکا عذاب آخرت سے ساتھ قول اپنے کے وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ + ملخصاً +

وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ○ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ

اور اے قوم میری مین ڈرتا ہون تمپر دن آنے کے پکارنے کا جس دن پھیرو گے پیٹھ دے کر کوئی نہین تمکو اللہ سے بچانے والا

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○

اور جسکو غلطی میں ڈالے اللہ تو کوئی نہیں اسکو سجھانے والا ۱۲ منہ

اور اے قوم میری ڈرتا ہوں میں تم پر دن پکارنے کے سے بایکد یگر کہ او سدن کہ موند پھیرو گے تم پیٹھ دے کر نہیں ہوگا تمھارے لیے خدا سے کوئی نگاہ رکھنے والا اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہیں ہی اوسکے لیے کوئی راہ دکھانے والا ۱۲ **تفسیر** دن پکارنے کے سے مراد دن قیامت کا ہی کہ پکارا جاویگا ہر شخص ساتھ پیشوا اپنے کے اور پکارین گے بعضے بعضوں کو پس پکارین گے جنتی دوزخیوں کو اور دوزخی جنتیوں کو اور بعضوں نے کہا کہ پکارینگے پکارنے والا یعنی فرشتہ آلا اِنَّ ثَمُوْدَ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ فَلَانًا سَعِيْدٌ سَعَادَةً لَّا يَشْقٰى بَعْدَهَا اَبَدًا اَلَا اِنَّ فُلَانًا شَقِيٌّ شَقَاوَةً لَّا يَسْعَدُ بَعْدَهَا اَبَدًا ۱۲ یعنی آگاہ ہو کہ بلاشبہ قبیلہ ثمود نے انکیطرف سے ہوا انکیبخت ہونے کے کہ نہیں نیکبخت ہونے والا فلان نیکبخت ہوا بعد اسکے کبھی آگاہ ہو تحقیق فلان بدبخت ہوا بعد بخت ہونے کے کہ نہیں نیکبخت ہونے کا بعد اسکے کبھی اور پکارا جاویگا بسوقت کہ ذبح کی جاویگی موت ۱۲ ای اہل جنت ہمیشگی ہے یعنی نہ کو نہیں ہی موت اور ای اہل دوزخ ہمیشگی ہے یعنی نہ کو نہیں ہی موت قتادہ سے منقول ہی ۱۲ منہ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ کے کہ کہا اوسدن پکارینگے جنتی دوزخیون کو قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربكم حقا ۱۲ یعنی تحقیق سچ پایا ہمنے جو کچھ وعدہ کیا تمھارے ہمارے رب نے پس آیا پایا تم نے جو کچھ کہ وعدہ کیا تمھارے رب نے تمھارے کہا قتادہ نے اور پکارینگے دوزخی جنتیون کو اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ یعنی پہنچا ہمکو پانی یا پہنچا ہمکو وہ ہی جو روزی دیا تمکو اللہ نے اور پڑھا ہے ابن عباس نے یوم التناد ۱۲ ساتھ تشدید دال کے بمعنی بھاگنے کے یہ نام اسلیے کہا گیا کہ ضحاک سے منقول ہی کہ جب ہوگا دن قیامت کا تو حکم کریگا اللہ تعالی آسمان دنیا کو پھٹنے کا اپنے صعقہ کے ساتھ اہل اپنے کے پس ہو جائینگے فرشتے اوپر کنارے اوسکے کے یہان تک کہ حکم کریگا اوسکو رہا کرنے کا اوپر تیرنے کا اور کہیگا او زمین کو اور زمین والون کو پہچانتا ہو تو کیا ۱۲ منہ پھٹنے کا دوسرے آسمان کو پھر تیسرے کو پھر چوتھے کو پھر پانچویں کو پھر چھٹے کو پھر ساتویں کو پھر صفیں باندھکر کھڑے ہوئے آویں گے فرشتے ہر آسمان سے ملک علی ہذا الی آخرہ ۱۲ منہ یعنی اللہ جل شانہ اس حال میں کہ بیٹھا ہوگا طرف اوسکے جنہم کی پس جب دیکھینگے اوسکو زمین والے تو بھاگینگے پس نہیں جائینگے کسی کنارے پر زمین کے کنارون میں سے مگر کہ پاوینگے سات صفیں فرشتون کی پس پھرا ویں گے طرف اوس کان کے کہ تھے اوسمین پس ہر ہفت صف قول اللہ تعالی کی اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ یعنی ساتھ تشدید دال کے یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ اور یہی مراد ہی اس قول اللہ تعالی کی وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا وَّجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۱۲ منہ یعنی طلب کرے اس قول اللہ تعالی کا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○ یعنی اگر یہ گروہ جن و انس کے اگر قدرت رکھتے ہو تم یہ کہ نکلو کناروں آسمانون اور زمین کے سے بھاگ کر میری قضا سے پس نکلو تم نہیں نکل سکتے کے تم مگر ساتھ قوت کے اور وہ قوت کہان ہی نکلو اور یہی مراد ہی اس قول اللہ تعالی کی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ○ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا یعنی اور پھٹے گا آسمان پس وہ اوسدن ضعیف ہوگا اور فرشتے اوسدن اوپر کنارون آسمان کے ہونگے یعنی آسمان جو پھٹے گا فرشتے اوسوقت آسمان کے کنارون پر ہو جاوینگے بسبب اسکے کہ وہ نہیں پھٹنے کے پس اوسوقت مین کہ لوگ اس حالت مین ہونگے ناگہان سنینگے ایک آواز ایسی فرشتے کی پس آوینگے لوگ طرف حساب کے انتہی ۱۲ او سدن کہ ہونگے پیرو گے الزام یعنی پھیرو گے موقف حساب سے طرف دوزخ کے نہیں ہوگا تمھارے لیے عذاب سے اللہ کوئی بچانے والا ۱۲ منہ

معاد مرتضوی **تنبیہ** اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے اچھے بندون کو روز قیامت کا بڑا ہی ڈر رہتا ہی کہ دیکھیے او سدن کیا گذرے پس ہر شخص کو چاہیے کہ اس دار فانی اور دار العمل مین اوسدن کی ضرور فکر کرے تا اوسدن مین عذاب سے نجات پاوے

اور جب کے پہنچے آرام کو بولے پہنچے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال مین کہ آپ ایک شخص کو نصیحت کرتے تھے کہ غنیمت جان پانچ
چیزون کو پہلے پانچ چیزون سے اپنی جوانی کو پہلے بڑھاپے کے اور اپنی صحت کو پہلے بیماری کے اور اپنی تونگری کو پہلے محتاجی کے
اور اپنی فراغت کو پہلے شغل کے اور اپنی حیات کو پہلے موت کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا یہ کہ انسان اپنی
کی حالت مین قادر ہوتا ہی ایسے اعمال پر کہ مین قادر ہوتا اور پہنچ بڑھاپے مین اس تک پہنچ کر ہی اسکو کہ غنیمت جانے فرصت کو اور شغول ہو طاعتون مین
جوانی کی حالت مین پہلے بڑھاپے کے اسلیے کہ جوانی کی حالت مین اگر ترک کریگا عمل کو اور پیروی کریگا خواہش نفسانی کی اور عادت ڈالے گا نفس
کی تو نہین ترک کر سکے گا اور بڑھاپے مین پس لائق ہی اسکو یہ کہ چھوڑے گناہ جوانی مین اور عادت ڈالے اپنے نفس کو اعمال خیر کی تیسرے یہ کہ صحت
بڑھاپے مین اور یہ بھی بیان فرمایا امین کہ بندہ حالت صحت مین قادر ہوتا ہی بھلائیون کے کرنے پر ساتھ مال و بدن اپنے کے پس لائق ہی اسکو کہ
غنیمت جانے صحت کو اور کوشش کرے بھلائیون کے کرنے مین اپنے مال و بدن سے اسلیے کہ جب بیمار ہوتا ہی تو ضعیف ہو جاتا ہی بدن
پس نہین قادر ہوتا ہی طاعتون پر ساتھ بدن اپنے کے اور قاصر ہوتا ہی ہاتھ اسکا مال سے زیادہ مین پس نہین تصرف
کر سکتا ہی اپنے مال مین مگر بمقدار تہائی کے اور یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان حالت تونگری مین اور حالت فراغت مین قادر ہوتا ہی طاعتون پر
بالاغلب پس جب بدل جاتی ہی تونگری ساتھ محتاجگی کے اور فراغت ساتھ شغل کے تو ظاہر ہوتے ہین موانع پس نہین قادر ہوتا طاعتون پر بلکہ مشغول
ہوتا ہی امر معاش مین پس لائق ہی اسکو کہ غنیمت جانے تونگری و فراغت کو تا یک طاعون کی حاصل کرنے کے لیے اسلیے کہ تونگری کے پیچھے فقر آجاتا ہی
اور فراغت کے پیچھے شغل اور یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان حالت حیات مین قادر ہوتا ہی عمل پر پس جب مر جاتا ہی تو باز رہتا ہی عمل سے پس لائق ہی
اسکو کہ غنیمت جانے اپنی حیات کو اور نہ ضائع کرے اپنی عمر کو لایعنی مین اسلیے کہ ہر دم عمر کے دمون مین سے جواہر نفیس ہی کہ جسکی کچھ قیمت ہی نہین
اسلیے کہ خرید سکتا ہی ساتھ اسکے خزانہ اون جنت کے خزانون مین سے کہ جسکی نعمتون کی کچھ انتہا ہی نہین ابد الآباد کو رہینگے پس ضائع کرنا
ان دمون کا اور خریدنا ساتھ انکے اون چیزون کو کہ سبب اسکی ہلاکت کی ہین ساتھ اتباع خواہش نفسانی کے نہایت ہی ٹوٹا ہی پس بلاشبہ
جو کوئی پیروی کرتا ہی اپنی خواہش کی کرتا ہی وہ کام کہ ضرر کرتے ہین اسکو یا ہلاک کرتے ہین اسکو بالفعل یا آیندہ کو حال انکہ وہ نہین جانتا
یا جانتا ہی لیکن بسبب غفلت حصل کے ترجیح دیتا ہی لذت موجود بے بقا کو اور عذابون آخرت کے کہ جنکی کچھ انتہا ہی نہین اور گمان کرتا ہی
بسبب ہنسے کے اندھے ہونے کے اور نہایت حماقت کے کہ مین مطلب پاتا ہون کچھ لذت سے اور یہ نہین جانتا وہ احمق کہ مین دنیا سے نکلون گا
اس حال مین کہ جانتا ہون گا کہ ساتھ کسی لذت کے مطلب پا نہین ہوا اسلائے نہ تو دنیا کی لذتون سے اسلیے کہ وہ اوس سے جاتی رہین گی
اور نہ آخرت کی لذتون سے اسلیے کہ اون تک پہونچنے کا نہین پس باقی رہیگا حسرت و ندامت مین اوسوقت کہ نہین نفع دیگی اوسکو ندامت
روایت کی گئی ہی آنحضرت علیہ السلام سے کہ فرمایا نہین کوئی دم کہ گاکہ نادم ہوگا صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہوگی ندامت اوسکی یا رسول اللہ
فرمایا اگر نیک کار ہوگا تو نادم ہوگا یہ کہ نیکی پہلے زیادہ کیون نہ کی اور اگر بدکار ہوگا تو نادم ہوگا کہ بھلے کیون نہ باز آیا مین بدی سے پس
اے غافل ضائع کر عمر اپنی غفلت مین اور کوشش کر بہ تحصیل کرنے اسباب آخرت کے پہلے اسکے کہ آوے دن قیامت کا نہین مہلت سکیگا
اوسیکو اوسدن پس تو حقیر پہچانیگا اوسدن کو پس نادم ہوئیگا تو اوس عمر اپنی پر کہ فوت ہوئی بیچ غیر طاعت رب بیچ کے اور نہین
نفع دیگی تجکو ندامت پس بندہ جبکہ ہو بیچ کسی شغل کے اشغال دنیا سے اور شغل اوسکا مانع ہو عمل سے اور موقوف رکھے اوس عمل کو
فراغت پر کہ جب فارغ ہوگا تو کریگا پس اوسکی حماقت سے ہی دو وجہ کر ایک تو یہ کہ ترجیح دی اوسنے دنیا کو آخرت پر اور
نہین ہی یہ شان عاقل کی فرمایا اللہ تعالی نے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ یعنی بلکہ ترجیح
دیتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرت بہتر ہی اور دوسرے عمل کی تاخیر کرنے مین وقت فراغت اپنے تک یہ ضرر ہی کہ کبھی

نہین بلکہ اُچک لیجاتی ہی اور اسکا موت پر فائز ہونے اوسکے کے یا زیادہ ہوجاتا ہی شغل اوسکا اسلیے کہ اشغال دنیا کے
مستلزم ہین بعض انکے بعض کو اور باقی رہیگا بدون شمہ روز آخرت کے پس واجب ہی بندے پر یہ کہ مبادرت کرے طرف اعمال نیک کے جس
حال پر کہ ہو پہلے پہونچنے موت کے بموجب قول اللہ تعالی کے وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی اور جلدی کرو طرف مغفرت پروردگار اپنے کے اور طرف جنت کے کہ چوڑاو اوسکا بعد آسمانون
اور زمین کے ہی طیار کی گئی ہی وہ پرہیزگارون کے لیئے پس حکایت متعلق ہوا دنیا مین اور لیا اوس سے زاد اپنی حاجت سے قسم کھاتے اور نہ
اور لباس سے ستر کریگا اور سکو گاڑیہ کرد کرے طاعت خدا تعالی پر اسلیے کہ جسچیز کو دوست رکھتا ہی انسان اور وہ ہاتھہ لگتی ہی اوسکو
ضرور ہی کہ مفارقت کریگا اوس سے پس اگر دوست رکھتا تھا اوسکو واسطے غیر خدا کے معذب ہوگا بسبب فوت ہونے اوسکے کے یعنی حاصل ہوگا
رنج بعد اوسکے کہ متعلق ہوگا ساتھہ اوسکے دل اوسکا اور اسی لیے کہا بعضے اگلے بزرگون نے جو کوئی دوست رکھے دنیا کو پس چاہیے
کہ دل مین ٹھہراوے تحمل کرنا مصیبتون پر اسلیے کہ محب دنیا کا نہین خالی ہوتا ہی تین مصیبتون سے فکر لازم اور رنج دائم اور حسرت سے انتہا پس
اگر نہو دنیا کی محبت کے لیے عذاب عاجل یعنی دنیا کا مگر یہ تو کافی ہی اوسکے لیے مصیبت ہونے مین پس کیا حال ہوگا سوقت کہ چھٹین گی اوس سے
محبوب و لذت کی چیزین بسبب موت کے اور ہوگا معذب ساتھہ نفس اوس چیز کے کہ لذت اٹھاتا تھا ساتھہ اوسکے بقدر لذت اپنی کے کہ
باز رکھا تھا اوسنے اوسکو سعی کرنے سے بیچ طلب کرنے توشہ روز معاد کے اسلیے کہ اگر ہونگی کسیکے لیے ہزار چیزین محبوب تو اوترینگی
بسبب اونکے نزدیک موت کے ایک وقت مین ہزار صیبتین اسلیے کہ وہ دوست رکھتا تھا اون سکو اور سلب کیجاتی ہین اوس سے ایک
لحظے مین وہ سب اور باقی رہتا ہی حسرت و ندامت اون بعد مرنے کے اور یہ اول رنج ہی کہ پہونچتا ہی اوسکو بعد مرنے اوسکے کے سوا اوس
عذاب آخرت کے کہ طیار رکھا ہی اللہ تعالی نے واسطے اون لوگون کے کہ دوست رکھتے ہین مکانی دنیا کو اور راضی ہین ساتھہ اوسکے حاصل یہ
جسنے دوست رکھا کسی چیز کو سوا اللہ تعالی کے اور نہین تھی محبت اوسکی اوس سے واسطے اللہ تعالی کے اور نہ واسطے ہونے اوسکے کے
مددگار طاعت خدا پر حاصل ہوگا اوسکو بسبب اوسکے فریاد رہی کہ ملی وہ چیز اوسکو یا نہ ملی اسلیے کہ اگر نہ ملی اوسکو تو زندگانی میسر کریگا اوسکو
جنت مین نہین لذت پانے کا اوس سے اور اگر ملی تھی وہ اوسکو تو ہوگا رنج حاصل ہوا تھا اوسکو بسبب حصول اوسکے کے اور حسرت جو ہوگی اوسکو
بعد فوت ہونے اوسکے کے کئی حصے زیادہ اوس لذت سے کہ حاصل ہوئی تھی اوسکو اور اگر پونچے بندہ ہر حظ کو حظوظ دنیا سے اور ہر لذت کو
لذتون دنیا کے سے اور گذرگئی عمر اوسکی اوسی حالت پر اور نہ سعی کی بیچ حاصل کرنے سعادت اُخروی کے ہوگا نزدیک موت کے
اس حالت پر کہ گویا نہین پایا کچھہ حظ و لذت حظوظ لذتون دنیا سے اور ہوجائینگے یہ حظوظ و لذتین عذاب اوسکے لیے اور ہوگا معذب
ساتھہ نفس اوس چیز کے کہ تھا بیچ مین بسبب اوسکے وہ جہت سے ایک تو بسبب فوت ہونے اوسکے کے باوجود شدت تعلق قلب اوسکے کے
ساتھہ اوسکے اور دوسرے بسبب نہ حاصل ہونے اوس چیز کے کہ وہ بہت نافع اور ہمیش کو رہنے والی یعنی ثواب آخرت پس محبوب حاصل
فوت ہوجائیگا اوس سے اور محبوب اعظم حاصل نہین ہونے کا اوسکو اور یہ اول عذاب ہی جو لاحق ہوگا اوسکو پہلے عذاب دوزخ کے اسلیے
کہ علمانے کہا ہی کہ نہین ہی موت عدم محض اور نہ فنا صرف بلکہ وہ انقطاع تعلق روح کا ہی ساتھہ بدن کے اور مفارقت اوسکی اوس سے اور تبدیل
ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور انتقال ایک دار سے طرف دوسرے دار کے اور وہ بڑی ہی مصیبت ہی کہ اللہ تعالی نے اوسکا نام رکھا ہی
مصیبت کہ فرمایا فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ یعنی پس پونچی تمکو مصیبت موت کی پس موت بڑی ہی مصیبت ہی اور اوس سے بڑھکر
مصیبت غفلت کرنی ہی اوس سے اور نہ ذکر کرنا اوسکا اور کم فکر کرنا اوسمین اور ترک کرنا عمل کا اوسکے لیئے اور اتباع ہوی اسلیے کہ اتباع ہوی
زہر قاتل ہی دین کے زہرون مین سے کہ باعث ہوتی ہی ہلاکت کی روز جزا کے اسلیے کہ مومن نے ساتھہ نفس ایمان کے عہد کیا ہی اللہ تعالی سے یہ کہ

نہیں نافرمانی کرنے کا مین اوسکی اور یہ اسلیے کہ ایمان کے معنی ہین قبول کرنا اور لازم کرنا یعنی جو کوئی کہتا ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوتا ہی گویا کہ وہ کہتا ہی کہ بلاشبہ مینے جانا اور اعتقاد کیا کہ اللہ تعالی ایک ہی اپنی ذات اور صفات اور افعال مین اور نہین ظاہر ہوتی عالم مین کوئی چیز مگر ساتھ علم اور ارادہ اوسکے اور نہین ہی کوئی مستحق عبادت کا مگر وہی اور سینے لازم کی عبادت اوسکی اور نہین عبادت کرنے کا مین مگر اوسی کو پس بعد اس عہد کرنے کے حرام ہی اوسپر نافرمانی کرنی اوسکی کسی چیز مین تسلیم اوامر و نواہی اوسکے سے یہان تک کہ جب بلاوے اوسکو نفس اوسکا طرف تو مرنے عہد مولی اوسکے کے تو لازم ہی اوسکو یہ کہ کہے اوسکو جیسے کہ کہا یوسف نبی علیہ السلام نے عزیز کی بیوی سے جسوقت کہ بلایا اوسنے اوسکو طرف نفس اپنے کے مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ یعنی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس فعل بد سے بلاشبہ جسنے خریدا ہی مجکو یعنی عزیز مالک میرا ہی اچھی طرح رکھا اوسنے مجکو یعنی پس نہین خیانت کرونگا مین اوسکے اہل مین بلاشبہ نہین ہلاک پاتے ظالم یعنی زنا کار پس سب کا نفس مت راغب ہو اوس چیز کی طرف کہ خواہش کرتا ہی اوسکی مثل زنا و غیر ذالک اور بچہ ترک کیا اوسکو باوجود قدرت رکھنے کی اوسپر اوس جگہہ مین کہ نہین مطلع ہی اوسپر کوئی مگر اللہ تعالی ہوگا فعل دلیل اوپر صحت عہد کرنے اوسکے کے ساتھ رب اپنے کے ہیچ ایمان اپنے کے اسلیے کہ موسن نے جب چاہا کہ رضا پر مولی کی ہوی کے ترک مین ہو تو مقدم رکھے رضا اپنے مولی کی اپنی ہوی پر اور ہووے لذت و محبت اوسکی ہیچ اوس چیز کے کہ پسند رکھے مولی اوسکا اگرچہ مخالف ہو اپنی ہوی کی اور ہووے رنج و جفا اوسکا ہیچ اوس چیز کے کہ پسند نہ رکھے اوسکو مولی اوسکا اگرچہ موافق ہوی اوسکی کے بلکہ ہووے لذت اوسکی ہیچ ترک کرنے شہوات کا بی واسطے اللہ تعالی کے بہت زیادہ اوسکی لذت سے ہیچ کرنے اوسکے کے بلکہ ہووے نزدیک اوسکے کراہت اوسکے کرنے کی خلوت مین سخت تر مکروہ جانے اوسکے سے جھوٹ و حبس کے دیکھہ کو گیا نہین جانتا تو کہ جسوقت کہا عزیز کی بیوی نے یوسف علیہ السلام کے حق مین وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُہٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَکُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ یعنی اور اگر نہ کریگا یوسف جو کچھہ کہتی ہون مین اوسکو تو البتہ قید کیا جاویگا وہ اور البتہ ہووے گا وہ ذلیلون سے پس کہا عورتون نے اطاعت کر اپنے مالک کی پس کہا یوسف علیہ السلام نے رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ یعنی اے رب میرے قید خانہ محبوب تر ہی طرف میری اوس چیز سے کہ بلاتی ہین عورتین مجکو طرف اوسکے پس عزیز کی بیوی کا دل چونکہ خالی تھا ایمان سے مائل ہوی طرف برائی اور بیحیائی کے باوجود ہونے اوسکے کے خاوند والی اور یوسف علیہ السلام کا دل مین چونکہ ایمان خالب تھا اعراض کیا اونھون نے اوس چیز سے کہ ارادہ کیا اوسنے اونسے باوجود ہونے اونکے جوان و بن بیوی نہ اونکے پس جو کوئی عمل کرتا ہی بمقتضائے ایمان کے آتی ہی لذت اوسکو ہیچ باز رہنے کے اوس چیز سے کہ مائل ہوتا ہی طرف اوسکے نفس اوسکا جب کہ ہووے مین غضب اللہ تعالی کا اور مقید ہوتا ہی ساتھ محاسبہ نفس اپنے کے تو کہ ہووے اوسپر آسان کل کو اوطریق محاسبے کا یہ ہی کہ دیکھے اپنے احوال مین کہ آیا مجبور اللہ تعالی کے حقوق مین سے اور لوگون کے حقوق مین سے کچھہ ہی یا نہین پس مدارک کرے اللہ تعالی کے فرائض کا کہ فوت ہوئے ہون اوس سے یعنی قضا بجا لاوے اونکی اور پورا بجا لاوے حقوق لوگون کے ایک ایک دانہ اور جنکو ہاتھہ و زبان سے ستایا ہوا اونسے بخشوا دے اور خوش کرے دل اونکے ساتھ احسان کرنے کے اوپر یہان تک کہ جب تو نہ باقی رہے اوسپر کوئی فرض حد تعالی کا اور نہ حق کسیکا اور داخل ہو جنت مین بلا حساب اسلیے کہ اگر مرگیا پہلے ادا کرنے حقوق کے تو تعسیر کرے اوسکو مدعی اوسکے اور گریبان گیر ہونگے پس کوئی کہیگا مارا تھا تو نے مجکو اور کوئی کہیگا کہ برا کہا تھا تو نے مجکو اور کوئی کہیگا کہ جھوٹا تھا تو مجسے اور کوئی کہیگا کہ لیا تھا تو نے مال میرا اور کوئی کہیگا کہ پایا تھا تو نے مجکو مظلوم اور تو قادر تھا ظلم کے دفع کرنے پر اور پھیرا دفع کیا تو نے مجسے ظلم کو اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تو نے مجکو خلاف شرع بات پر پس منع کیا تو نے مجکو اوس سے پس آوے اوسوقت کہ وہ اسیطرح مبہوت و متحیر ہوگا بسبب کثرت مدعیون کے اور عاجز ہوگا اونکی جواب دہی سے اور امید رکھتا ہوگا مولی غفار سے کہ شاید وہ چھپا دے اونکے ہاتھون سے تا کہ مان سنے گا آواز جبار کی کہ فرماویگا اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ

سہیل الخون الفضای وجون ۱۲

لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ یعنی آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر نفس ساتھ اوس چیز کے کہ کی ہی نہین ہی ظلم آج کے دن پس اوسوقت بیقرار ہوگا
دل اوسکا اور یقین کریگا اپنے نفس کے ہلاک ہونے کا پس سوچ اے غافل اوس مضمون کو کہ ساتھ اوسکے ڈرایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کہ فرمایا
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ یعنی اور نہ گمان کر تو اللہ کو غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہین ظالم اور نہیں
کر تو شیطان کے وسوسے کی اسلیے کہ وہ دشمن ہی بنی آدم کا چاہتا ہی گمراہ کرنا اونکا تو کہ کھینچ لیجاوے اونکو اپنے ساتھہ طرف دوزخ کے
پس واجب ہر مؤمن پر یہ کہ دفع کرے اوسکے وسوسے کو اور تعوذ اوسکو دشمن جیسے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ
عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ یعنی بلاشبہ شیطان تمھارے لیے دشمن ہی پس ٹھہراؤ اوسکو دشمن اور ذکر کیا ہی فقیہ ابو اللیث نے کتاب تنبیہ
مین کہ بلاشبہ بیشمار دشمن ہین کہ محتاج ہی تو یہ کہ جہاد کرے تو ساتھہ ہر ایک کے اونمین سے ایک تو اونمین سے دنیا ہی اور وہ نفس اور شکار ہی
پس اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ یعنی پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور دوسرا دشمن نفس
تیرا ہی اور وہ بدترین دشمنون کا ہی دشمن اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اَعْدٰى عَدُوِّكَ
نَفْسُكَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْۢبَيْكَ یعنی بڑے دشمنون کا دشمن تیرا نفس تیرا ہی جو درمیان دونون پہلوؤن تیرے کے ہی اور اللہ تعالی نے
خبر دی ہی کہ نفس بذاتہ حکم کرنے والا برائی کا ہی کہ فرمایا اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اور حلم کرنا ساتھہ برائی کے دافع عادت
اوسکی ہی اس لیے کہ پیدا کیا گیا وہ ظالم و جاہل اور علم و عدل طاری ہوتے ہین اوسپر اور اگر باقی رہتا اوسکو رحمت اللہ تعالی کی اور فضل اوسکا
تو باقی رہتا وہ اپنے ظلم و جہل پر اور ہوتا جماعت شیطان کے سے اور کھینچتا ہی وہ اوس شخص کو کہ اطاعت کرے اوسکی طرف عصیان
اور مخالفت حق کے اسلیے کہ وہ دوڑتا ہی بالطبع بیچ میدان مخالفت کے اور بندہ ساتھہ مشقت کے روکتا ہی اوسکو برائی سے پس جسنے جھوٹی
باگ اوسکی پس وہ شریک اوسکا ہی بیچ فساد اوسکے اور تیسرا دشمن شیطان جن ہی پس پناہ مانگ ساتھہ اللہ تعالی کے اوس سے
اور چوتھا دشمن شیطان الانس ہی پس حذر کر اوس سے اسلیے کہ وہ شدید تر شیطان الجن سے اسلیے کہ شیطان الجن کا بہکانا ساتھہ وسوسے
کے ہوتا ہی اور شیطان الانس فریق بہ ہی تیرا اور اوسکا بہکانا ہوتا ہی روبرو سامنے آنکھون کے ہمیشہ چاہتا ہی کہ بہکاوے تجکو راہ حق سے
جیسے کہ چاہتا ہی ہر ایک بندہ گمراہ کرنا اپنے ساتھی کا پس بھاگ جاتا ہی وہ اور ایسا شیطان انس
پس نہین ملتا ہی یہان تک کہ ڈالے تجکو گناہ مین اور اسی لیے فرمایا نبی علیہ السلام نے لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا يَاْكُلْ
طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ ۝ یعنی نہ صحبت رکھہ مگر مؤمن سے اور نہ کھاوے روٹی تیری مگر پرہیزگار پس آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ صحبت
و مخالطت غیر متقی کے سے اسلیے کہ صحبت و مخالطت پیدا کرتی ہی محبت و الفت دل مین پس لازم ہی یہ کہ ہووے جیسا کہ فرمایا ہی نبی علیہ السلام نے
يُحْشَرُ الْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ ۝ یعنی اوٹھایا جاویگا ہر آدمی اوپر دین دوست اپنے کے
پس چاہیے کہ دیکھے ایک تمھارا اوس شخص کو کہ دوستی کرتا ہی اوسسے اور فرمایا اللہ تعالی نے اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی دوست اوسدن یعنی روز قیامت کے بعضے بعضون کے دشمن ہونگے سوائے پرہیزگارون کے پس ہر ایک
دوستون مین سے سوائے پرہیزگارون کے کہینگے روز قیامت کے يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ یعنی اے خرابی میری بلا آیا ہوتا
پینے فلانے کو دوست اور کہیگا یٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ یعنی کسی طرح مجھمین اور تجھمین فرق ہو مشرق و مغرب کا سا
پس دوست انسان کا اور محب اوسکا وہ ہی کہ سعی کرے بیچ سنوارنے آخرت اوسکی کے اگرچہ ہووے اوسمین ضرر ہوا اوسکی دنیا کا اور دشمن اوسکا وہ ہی
کہ سعی کرے بیچ بگاڑنے آخرت اوسکی کے اگرچہ ہووے اوسمین نفع ہوا اوسکی دنیا کا پس بنا بر اسکے لائق ہی موسمن کے یہ کہ نہ ٹھہراوے دوست مگر
اوس شخص کو کہ اعتماد ہو اوسکے دین و امانت پر اور رجحان صلاح و تقوی اوسکا اسلیے کہ آدمی ہوگا روز قیامت کے ساتھہ اوس شخص کے

لہ یعنی جو تو اپنا نفس کا دوست ہو تو اوسکی طاعت سے بچ کر اور اوسکی نافرمانی کر اور اوسکی خواہش کو چھوڑ کر اور اوسکی مخالفت کر اول شرح الحدیث ۱۲ منہ غفرلہ

کہ وہ دست رکھتا تھا اور سکو سبب اس حدیث کے کہ روایت کی گئی ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی
اوس شخص کے ساتھ ہوگا کہ دوست رکھتا تھا اوسکو کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نزدیک ہیں کہ ڈالے تکھوظا ہر قول علیہ السلام کا
اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اسلیے کہ تم نہیں لاحق ہوئے کے ساتھ نیکوں کے مگر بسبب اعمال اپنے کے اسلیے کہ یہود و نصاریٰ دوست
رکھتے ہیں اپنے انبیاؑ کو اور نہیں ہوئے ساتھ اونکے روز قیامت کے اور قول حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا دلالت کرتا ہے اوسپر کہ محبت
بغیر موافقت کرنیکے عمل میں نہیں نفع دیگی اسلیے کہ تعظیم انبیاؑ اور علما اور صلحا کی اور محبت اونکی نہیں ہوتی ہے مگر ساتھ اتباع اونکی
کے بیچ اوس چیز کے کہ بلاتے ہیں وہ طرف اوسکے قسم علم نافع اور عمل صالح اور پیروی کرنے اور چلنے سے اونکی راہ پر اسلیے کہ جسنے اتباع کیا
اونکا اور قدم بقدم چلا اونکے ہوگا ثواب مثل ثواب اونکے کا بموجب فرمانے علیہ السلام کے مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ
مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا یعنی جسنے بلایا طرف ہدایت کے ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند
ثوابوں اون لوگوں کے کہ پیروی کی اوسکی نہیں کم کرنیگا یہ ثواب کا ملنا اوسکو پیروی کرنے والوں کے ثواب میں سے کچھ اور جسنے نہ پیروی کی
اونکی اور نہ چلا قدم بقدم اونکے بلکہ مخالفت کی اونکی عمل میں اوشغول ہوا ساتھ جوتنے ہاتھوں اونکے کے اور جھاڑ کر رکھنے جوتیوں اونکی کے
اور چاپلوسی کرنے کے آگے اونکے اور اوٹھ کھڑے ہونے کے وقت بیٹھنے اونکے کے پس نہیں ہے یہ کچھ بھی تعظیم و محبت اونکی اسلیے کہ اسنے
کیا اونکو اپنے ساتھ محرومی ثواب سے پس کون ہی تعظیم و محبت ہے اسمیں ✤ مجالس الابرار ✤ الغرض جسکے عمل کم اور حقیقی یقین
اور مع ذالک محبت رکھے نیکوں سے تو اوسکے حق میں یہ حدیث صادق ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ نہ میرے پاس بہت نماز ہے
نہ روزہ ہے مگر میں دوست رکھتا ہوں خدا اور رسول کو آپنے فرمایا تو اونھیں کے ساتھ ہے جنکو دوست رکھتا ہے اور عرض کی صحابہ نے کہ
ہم آپکو جنت میں کہاں پہنچیگے آپ بلند منازل میں ہونگے تو نازل ہوئی یہ آیت وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝
پس نیکوں کے ساتھ ہونے کا مدار اطاعت خدا اور رسول کی ٹھہرائی اور جو مخالفت کرے اونکی اور پھر دعوی کرے محبت کا تو وہ رد ہے
کی طرح محب علی کی اور وعید یہ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ میں داخل ہے مصرع قول تو چون مصطفی فعلت بمثل بولہب ✤
وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ
اور تم پاس آچکا ہے یوسف اسسے پہلے کھلی باتیں لے کر پھر تم رہے دھوکے ہی میں اون چیزوں سے جو وہ لایا یہاں تک کہ جب مر گیا
قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ۝ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ
کہنے لگے ہرگز نہ بھیجیگا اللہ اوسکے بعد کوئی رسول اسی طرح بہکاتا ہے اللہ اوسکو جو ہو زیادتی والا شک کرنا وہ جو جھگڑتے ہیں
فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي
اللہ کی باتوں میں بغیر کچھ سند کے جو پہنچی ہو انکو بڑی بیزاری ہے اللہ کے ہاں اور ایمان داروں کے ہاں اسی طرح مہر کرتا ہے اللہ ہر
كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝
دل پر غرور والے سرکش کے ✤ ع

اور تحقیق آیا تھا پہلے اوسسے تمھارے پاس یوسفؑ ساتھ نشانیوں کے پس ہمیشہ شک میں تھے تم اوس چیز سے کہ لایا تھا تمھارے پاس اوسکو
تو اوسوقت تک کہ مر گیا کہنے نہیں بھیجیگا خدا بعد اوسکے کوئی پیغمبر اسی طرح گمراہ کرتا ہے خدا اوسکو کہ وہ ہے حد سے گذرنے والا شک لانے والا
گمراہ کرتا ہے اونکو کہ مکابرہ کرتے ہیں خدا کی آیتوں میں بغیر محبت کے کہ آئی ہو اونکے سخت ناپسند ہوا یہ مکابرہ اونکا نزدیک خدا کے اور نزدیک اونکے کہ

ایمان لائے ہین اسی طرح مُہر رکھتا ہی خدا اوپر ہر دل متکبر سرکش کے ✤ **تفسیر** ✤ حضرت یوسفؑ کی زندگی مین قائل ہوئے بعد اونکی موت کے جب سلطنت مصر کا بندوبست بگڑ گیا تو کہنے لگے یوسفؑ کا قدم اس شہر پر کیا مبارک تھا ایسا نبی کوئی نہوگا یا وہ انکا ریا یہ اقرار ہی زیادہ گوئی ہی ✤ **موضح** ✤ یوسف سے مراد یوسف بن یعقوب علیہما السلام ہین اور بعضونے کہا یوسف بن ابراہیم بن یوسف بن یعقوب کہ رہے وہ نبی ہوکر اومین بیس برس اور کہا گیا ہی کہ فرعون موسیٰ بھی فرعون یوسف تھا کہ جیتا رہا موسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک آد بعضونے کہا کہ یہ فرعون اور تھا بھر تقدیر تو بچنے کی اونکو یہ کہ یوسف علیہ السلام آئے تمھارے پاس پہلے موسیٰ کے ساتھ معجزات کے تو اوسوقت تک کہ مرا الخ یعنی قائم رہے تم اپنے کفر پر اور گمان کیا تمنے کہ ایک بعد کوئی رسول سا تھہ معجزون کے نہین آنے کا اسی طرح یعنی مانند اس گمراہ کرنے کے گمراہ کرتا ہی اللہ ہر حد سے بڑھ جانے والے کو پیچ نافرمانی اوسکی کے اور شک کرنے والے کو اوس دین مین خدا کی آیتون مین یعنی اونکے باطل کرنے مین ✤ **مدح** ✤ مراد یوسف بن یعقوب علیہما السلام ہین اور بینات سے قول اونکا اگر با آپ مُتفرق ہون خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ یعنی کیا رب متفرق بہتر ہین یا اللہ واحد قہار یا بینات سے مراد زندہ کرنا ایک گھوڑے کا اور گواہی شیر خوارہ کی اوپر برات اونکی کے کہ سورۂ یوسف مین مذکور ہی آو کہا ہی علماء نے کہ فرعون زمانہ موسیٰ علیہ السلام کا وہی فرعون زمانہ یوسف علیہ السلام کا ہی یوسف کا ایک گھوڑا قیمتی تھا وہ مرگیا اور اپنی دعا سے اوسکو زندہ کیا فرعون حضرت یوسفؑ پر ایمان لایا اور بعد وفات یوسفؑ کے پھر مرتد ہوگیا آو حضرت موسیٰ تک نہ رہا مؤمن آل فرعون نے اور چیزون سے تنبیہ فرعونیون کی کی آو بعضون نے ایک قول کے فرعون موسیٰ اولاد فرعون یوسف سے ہی اور مراد یوسف سے آیت مین یوسف بن ابراہیم بن یوسف بن یعقوب ہین کہ حق تعالیٰ نے اونکو فرعون موسیٰ پر بھیجا بیس برس تک قبطیون مین سے معجزے دکھاتے تھے وہ ایمان نہ لائے قصہ ورس مین فرعونیون کو یاد دلایا ✤

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْ أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ۝ أَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَأَطَّلِعَ إِلٰى

اور بولا فرعون کہ ای ہامان بنا میرے واسطے ایک محل شاید مین پہونچون رستون مین رستون مین آسمانون کے پھر جھانکون

إِلٰهِ مُوْسٰى وَإِنِّيْ لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۚ وَمَا

موسیٰ کے معبود کو اور میری اکثل مین تو وہ جھوٹا ہی اور اسی طرح بھلے دکھائے تھے فرعون کو اوسکے برے کام اور روکا گیا راہ سے اور جو

كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝

داؤ تھا فرعون کا سو کھپنے کے واسطے ✤ **موضح** ✤

اور کہا فرعون نے ای ہامان بنا میرے لیے ایک محل تو کہ جاپونہچون مین بسبب اوسکے رستون کو آسمانون کے رستون کو تو کہ جہانکون مین طرف پروردگار موسیٰ کے اور تحقیق مین جھوٹا گمان کرتا ہون اوسکو اور اسی طرح آراستہ ہوئے فرعون کی نظر مین عمل بد اوسکے اور باز رکھا گیا راہ صواب سے اور نہین تھی حیلہ سازی فرعون کی مگر تباہی و ہلاکت مین ✤ **تفسیر** ✤ اور کہا فرعون نے یعنی ازراہ فریب دینے قوم اپنی کے یا ازراہ جہل وحماقت کے اپنے وزیر سے کہ نام اوسکا ہامان تھا کہ بنا میرے لیے ایک صرح یعنی محل اور بعضونے کہا کہ صرح کہتے ہین ایک عمارت ظاہر کو کہ دیکھنے والے پر پوشیدہ نہو اگرچہ دور سے دیکھے یعنی نہایت اونچی عمارت مانند منارہ وغیرہ کے اور آیا ہی کہ جب حکم کیا فرعون نے ہامان کو محل بنانے کا تو اوسنے پچاس ہزار بنانے والے اوسکے مزدوروں کے جمع کیے اور بڑی اونچی عمارت بنائی گیا اوسکے برابر کوئی عمارت تھی نہین جب بنا چکے تو فرعون چڑھا اوسپر اور تیر پھینکا آسمان کی طرف ہوا سے وہ تیر لوٹا ہوا بھرا ہوا لہو سے اوسکی زیادتی گمراہی کے لیے پس کہا اوسنے کہ قتل کیا مینے الٰہ موسیٰ کو یعنی اذا بالہ مسنہ کیا ہی احمق تھا اور آیا ہی کہ جب وہ محل بنا تو موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی وحی آئی کہ غم مت کھا دیکھیگا کہ مین اوسکے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہون چنانچہ جب وہ بلند چڑھ چکا تو جبرئیلؑ کو حکم ہوا اونھونے آنکر ایک پر مارا بیس تین کوس اوسکے

ایک ٹکڑا اوسمین سے فرعون کے لشکر پر گرا پس مرے اونمین سے دس لاکھ آدمی اور ایک ٹکڑا دریا مین پڑا اور ایک ٹکڑا مغرب مین اور نہ باقی رہا بنانے والون مین سے کوئی چنانچہ فصل قصہ اسکا سورۂ قصص مین مذکور ہی ۔ جھوٹا گمان کرتا ہون یعنی اس قول اوسکے مین کہ الٰہ غیری یعنی اوسکے لیے کوئی معبود سوا میرے ہی اور اسی طرح یعنی مثل اس تزین کے اور اس صد یعنی کھنچے کی زینت دیا گیا واسطے فرعون کے عمل اوسکا اور روکا گیا راہ مستقیم سے اور زینت دینے والا شیطان ہی ساتھ وسوسے کے مانند قول اللہ تعالی کے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ یا زینت دینے والا اللہ تعالی ہی جیسے کہ فرمایا وَزَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ یعنی اور زینت دی ہمنے اونکے لیے اعمال اونکے پس وہ سرگردان ہین ۔ **مال معا بحر تنبیہ** ۔ یہ قصہ اللہ جل شانہ نے سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کہ جیسے فرعون کفر و شرک اور اعمال بد سے اور نافرمانی سے تباہ و ہلاک ہوا ایسے ہی اے امت محمدی تم اگر شرک و کفر کرنگے اور اعمال بد و نافرمانی رسول کی کرینگے تو خراب ذلیل اور ہلاک ہوگے پس آدمی کو چاہیے کہ ہر چیز مین متابع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کرے تو روز قیامت سے حساب آسان ہوا اور سنا قشہ حساب مین نہ ہوگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ جَسَدِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيْمَا اَنْفَقَهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ مَا عَمِلَ فِيْهِ ۔ یعنی نہین ٹلنے کے قدم بندے کے روز قیامت کے یہان تک کہ سوال کیا جاویگا چار چیزون سے اوسکی عمر سے کہ کاہے مین فنا کیا اوسکو اور اوسکے بدن سے کہ کاہے مین پرانا کیا اوسکو اور اوسکے مال سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کاہے مین خرچ کیا اوسکو اور اوسکے علم سے کہ کیا عمل کیا اوسمین ۔ روایت کی یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پس ضرور ہی ہر اوس شخص کو کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخر کے یہ کہ جانے کہ وہ سوال کیا جاویگا روز قیامت کے اور سنا قشہ کیا جاویگا حساب مین اور مطالبہ کیا جاویگا ذرہ ذرہ برابر برائیون کا اور تحقق ہی یہ بات کہ نہین نجات دیگا اوسکو اون برائیون کی سزا سے مگر لازم کرنا محاسبہ نفس کا بیچ تجارت کرنے اوسکی کے آخرت کے لیے اور لازم کرنا مطالبہ اوسکے کا بیچ دمون اور ساعتون اور حرکات و سکنات اوسکی کے پس بلاشبہہ جسنے حساب لیا اپنے نفس سے پہلے اسکے کہ حساب لیا جاویگا اوس سے ہلکا ہوگا اوسپر روز قیامت کے حساب اوسکا اور حاضر ہوگا وقت سوال کے جواب دسکو اور اچھا ہوگا ٹھکانا اور انجام کار اوسکا اور جو کہ نہ حساب لیگا نفس سے ہمیشہ رہیگی حسرت اوسکو اور سیدان قیامت مین بہت کھڑا رہنا پڑیگا اوسکو اور برائیان اوسکی باعث خرابی اور غضب الٰہی کی ہونگی پس اس صورت مین ضرور ہی مومن کو یہ کہ نہ غافل ہو اپنی آخرت کی تجارت مین مراقبہ نفس اپنے کے سے حرکات و سکنات و خطرات اوسکی مین اسلیے کہ اس تجارت کا نفع فردوس اعلی اور پہونچنا سدرۃ المنتہی کو ہی ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہدا کے پس خوب حساب کرنا اس تجارت مین پر ضرور ہی خوب حساب کرنے سے بیچ تجارت دنیا کے اسلیے کہ نفع تجارت دنیا کے بنسبت منفعتون عقبی کے کہ ہمیشہ ہین بہت قلیل ہین اور سریع الزوال اور نہین بہتری ہی اوس خیر مین کہ ہمیشہ نرہے بلکہ جو شر کہ ہمیشہ نرہے بہتر ہی اوس خیر سے کہ ہمیشہ نرہے اسلیے کہ جو شر کہ ہمیشہ نرہے جب جاتی رہیگی باقی رہیگی خوشی ہمیشہ کو اور جو خیر کہ ہمیشہ نرہے جب جاتی رہے گی باقی رہیگا تاسف ہمیشہ کو پس بنا بر اسکے لازم ہی مومن کو کہ جب صبح ہوا اور فارغ ہو صبح کے فرض سے یہ کہ فارغ کرے اپنے دل کو ایک ساعت اور کہے اپنے نفس سے کہ اے نفس نہین ہمارے سینہ بضاعت یعنی اسباب تجارت مگر عمر میری پس جب کہ فنا ہوگی فنا ہوگا اصل مال اور واقع ہوگی ناامیدی تجارت سے اور طلب نفع سے اور یہ دن نیادن ہی کہ مہلت دی ہی اللہ تعالی نے مجکو اوس مین اور تاخیر دی ہی میری اجل مین اور اگر بارڈالتا مجکو تو البتہ آزمودکار تا مین یہ کہ پھیرے مجکو طرف دنیا کے ایک دن کو تو کہ عمل کرونمین اوسمین اچھے پس گمان کرتا ہون مین اے نفس کہ تو مر گیا تھا پھر پھیرا گیا تو طرف دنیا کے پس بچا اپنے کو پھر بچانے کو اوس سے کہ ضائع کرے تو اوس دن کو پس بیشبہہ ہر ساعت عمر کی ساعتون مین سے ملک ہر دم اوسکے دمون مین سے

جانہ نفیس ہی بے بدل کہ خرید سکتا ہی اسکے خزانون مین سے کہ بے انتہا ہین بہتیرین اوسکی اور ابدالآباد رہین گی پس ہو چکنا ان دمون کا اس حال مین کہ بیکار رہے یا گناہ مین مصروف رہے نہایت ہی تو ٹا اور بے نصیبی ہی اسلیے کہ عمر انسان کی ایک وقت ہی واسطے اعمال نیک اوسکے کے کہ جو نزدیک کر دیتے ہین اوسکو طرف اللہ تعالی کے اور لازم کرنے والے ہین اوسکے لیے ثواب ہمیشہ کو روز قیامت کے اور یہی سعادت ہی کہ لائق ہی انسان کو یہ کہ سعی کرے اوسکے حاصل کرنے مین تو روز قیامت کے پھل اوسکا پاوے کہ پاک پروردگار فرماتا ہی وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى یعنی نہین ہی مفید ہی انسان کے لیے مگر جو کچھ کہ سعی کرے سعادت کے حاصل کرنے مین پس جو عمر کہ فوت ہو عمدہ سے اعمال مین کہ خالی ہو عمل صالح سے فوت ہوگا سعادت آخرت سے بقدر اوسکے اور اسی لیے بہت رعایت کرتے تھے اگلے بزرگ اپنے دمون کی اور محفوظ کی اوسبقت کرتے تھے طرف غنیمت جاننے ساعتون اور وقتون اپنے کے اور نہین بنالغ کرتے تھے اپنی عمرون کو بیچ چیزون باطل و تقصیرات کے کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ پایا مینے ایک قوم کو کہ تھی وہ دابنی ساعتون پر سفیق تر تمسے اپنے دینار و نیز اور درہمون پر پس بلاشبہ ایک تم مین کا جیسے کہ نہین دوست رکھتا ہی کہ خرچ ہو اوسکے پاس سے ایک درم مگر اوس چیز مین کہ عود کرے طرف اوسکے نفع اوسکا اسیطرح وہ نہین دوست رکھتے تھے یہ کہ خرچ ہو اوسکی عمرون مین سے ایک ساعت مگر بیچے اوس چیز کے کہ عود کرے طرف اوسکے نفع اوسکا پس رات دن کی چوبیس ساعتین ہین اور وارد ہوا ہی خبر مین جیسے کہ ذکر کیا ہی اوسکو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیا مین کہ بندے پر پیش کیے جاوینگے روز قیامت کے واسطے ہر دن اور رات کے چوبیس خزانے نصف بصف پس کھولا جاویگا واسطے اوسکے اونمین سے ایک خزانہ پس دیکھیگا اوسکو بھرا ہوا نور سے بسبب نیکیون اپنی کے کہ کین تھین اوس ساعت مین پس پونہچیگا اوسکو فرح اور سرور اسقدر کہ اگر تقسیم کیا جاوے دو نعمتون پر تو مدہوش کر دے اونکو وہ فرح اور سرور علوم کرنے دکھا گی کے اور کھولا جاویگا واسطے اوسکے ایک اور خزانہ پس دیکھیگا اوسکو سیاہ تاریک بھرا ہوا بدیون کی اور ڈھانک لیگی اوسکو تاریکی اوسکی اور وہ اوس ساعت کا ہوگا کہ نافرمانی کی تھی اللہ تعالی کی اوسمین پس پونہچیگا اوسکو حزن و غم اسقدر کہ اگر تقسیم کیا جاوے جنتیون پر تو منغص کر دے اونپر نعمتین جنت کا اور کھولا جاویگا اوسکے لیے ایک اور خزانہ پس دیکھیگا اوسکو خالی نہین ہوگی اوسمین چیز کہ خوش کرے اوسکو اور نہ وہ چیز کہ غمگین کرے اوسکو اور وہ اوس ساعت کا ہوگا کہ سو رہا تھا اوسمین یا مشغول ہوا تھا ساتھ کسی چیز کے مباحات دنیا سے پس حسرت کریگا اوسکے خالی ہونے پر اور پونہچیگا اوسکو الم اسقدر کہ ہو نہچتا ہوا اوس شخص کو کہ قادر ہوا تھا بہت سے فائدے پر اور بادشاہت بڑی اور محل چھوڑ دیا اوسکو اور تساہل کیا اوسمین یہان تک کہ جاتی رہی وہ اوسسے اور اسی طرح پیش کیے جاوینگے اوسپر خزانے اوقات اوسکی کے دراز گی عمر اوسکی مین پس لائق ہی اوسکو یہ کہ کوشش کرے اونکے معمور کرنے مین اور نہ چھوڑے اونکو خالی احوال سے کہ وہ اسباب سعادت اور بادشاہت اوسکی کے ہین اور سعی کرے بیچ محافظت سات اعضا اپنے کے کہ وہ آنکھ اور کان اور زبان اور پیٹ اور شرم اور ہاتھ اور پاؤن اسلیے کہ اسنے اگر کیا ساتھ ایک کے انمین سے گناہ تو ہوگا ناشکری کرنے والا واسطے نعمت اللہ تعالی کے بیچ تمام اسباب کے کہ ضرور ہین اوسکو عمل کرنے مین اسلیے کہ مقصود دنیا کے پیدا کرنے سے اور اوس چیز کے پیدا کرنے سے کہ دنیا مین ہی یہ ہی کہ مدد پہنچے انسان اوپر پہنچنے کے طرف طاعت اللہ تعالی کے اور نہین ممکن ہی جو پہنچا طرف طاعت اللہ تعالی کے مگر بسبب ہمیشہ رہنے بدن کے اور نہین باقی ہی بدن مگر بسبب غذا کے اور نہین حاصل ہوتی غذا مگر بسبب پانی اور بوٹے کے اور نہین تمام ہوتا یہ مگر بسبب پیدا ہونے زمین و آسمان کے پس جسنے استعمال کیا کسی عضو کو اپنے اعضا مین سے بیچ غیر طاعت اللہ تعالی کے ہوگا ناشکر واسطے نعمت اللہ تعالی کے ان سب مین پس ضرور ہی محافظت اعضا کی اسلیے کہ محافظت اونکی وہی اصل مال ہی اور نفع بعد اسکے ہی پس جسکے لیے نہو اصل مال کیونکر حاصل ہوگا اوسکے لیے نفع اور بیشک اون اعضا الہ ہین واسطے ہلاک و نجات کے پس جو شخص ہلاک ہوگا ہلاک ہوگا بسبب مہمل چھوڑنے اونکے کے اور نہ محافظت کرنے اونکے کے اور جو کوئی نجات پاویگا نجات پاویگا بسبب محافظت اونکی کے اور نہ مہمل چھوڑنے اونکے کے پس محافظت اونکی مبنی ہر خیر کی ہی اور مہمل چھوڑنا اونکا مبنی ہر شر کی

اور جنہوں کے سات دروازے ہیں اور نہیں تعین ہوئے ہیں یہ دروازے مگر اوسکے لیے کہ نہ دیکھی اللہ تعالیٰ کی ساتھ ان اعضا سات کے پس لازم ہی محافظت اوکی کہ نہ ہوں لنگ سے کہ آنکھ کو محفوظ رکھے دیکھنے سے طرف اوس چیز کے کہ حرام ہی دیکھنا اوسکا بلکہ ہر فضول سے کہ نہیں ہی حاجت اوسکی اوس لیے کہ اللہ تعالیٰ سوال کریگا بندے سے فضول نظر سے جیسے کہ سوال کریگا اوس سے فضول کلام سے اور جسوقت کہ تحفوظ رکھا اوسکو فضول نظر سے نہ اکتفا کرے اوپر ہلاکہ صرف کرے اوسکو طرف اوس چیز کے کہ پیدا کی گئی ہی اوسکے لیے کہ وہ نظر کرنی ہی طرف عجائب صنعت اللہ تعالیٰ کے تو کہ دلیل پکڑے ساتھ اوسکے اوپر وجود اوسکے کے اور قدرم اوسکے کے اور وحدت وقدرت اوسکی کے اور ارادہ اور علم اوسکے کے اور حیات اوسکی کے اور نظر کرنی ہی بیچ کتاب اوسکی کے اور سنت رسول اوسکے کے اور تمام کتابوں دینی کے کہ سیکھے اوس سے اوپر دین اپنے کے اور فہم کرے اوسکو اسی طرح کرے ہر خصومین خصوصاً اوس خصومین کہ وہ راس الاعضا ہی یعنی اکہ لازم ہی ہر یک کو نہ اوسکا انصاف بجا سے اور دین کرنا اوسکا ساتھ بتانا ہی اوسکو اور کمال کرنا اوسکا ساتھ علم عامل کے اسیکے کہ جو کوئی سیکھے ایک مسئلہ مسائل دین سے لائق ہی اوسکو کہ عامل ہو اوس کے اوسپر واجب ہی جانا اوسکا اوپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعن علمہ ما عمل

[illegible] سوال کیا جائیگا آنحضرت سے نہیں فرمایا وعن علمہ ما قال یعنی ہو جاویگا علم سے کہ کیا عمل کیا اوسپر اور یہ نہیں فرمایا کہ پوچھا جاویگا علم سے کہ کیا کہا اور نہیں پس چاہیئے کہ سیکھے علم دین کہ آیا عمل کیا اوسپر اور اخلاص قید ہے کہ جسکی تعریف کی اللہ تعالیٰ نے ساتھ قول اپنے اولئک الذین صدقوا یا خلاص علم کے کام کیے اور داخل ہوا بیچ قول علیہ السلام کے اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ یعنی سخت ترین لوگوں کا عذاب میں روز قیامت کے وہ عالم ہی کہ نہ نفع دیا اوسکو اللہ نے ساتھ علم اوسکے کہ آخر روایت کیا ہی اوسکو ابن [illegible] سے کہ او حضرت نے کہا نہیں ہر آئینہ کوئی مگر آئینہ تمنا میں دیکھے گا اللہ تعالیٰ کو جیسے کہ تمنا میں دیکھتا ہی ایک تم اپنا چاند کو [illegible] رات میں پھر فرماویگا یا ابن آدم یعنی کس چیز نے مغرور کیا تجکو مجھ سے ابن آدم کیا عمل کیا تو نے اوس علم پر کہ جانا تو نے کہ ابن آدم کیا جواب دیا تو نے رسولوں کو اے ابن آدم آیا نہیں تھا میں تجھ میں تجھ جہان تیری آنکھوں پاس عالم میں کہ تو دیکھتا تھا طاعت اوس چیز کے کہ نہیں بہت تھا تجکو دیکھنا آیا نہیں تھا میں تجھ میں تجھ جہان سے کانوں پر اور اسی طرح تمام اعضا پس پوچھا جاویگا مسکین جیتے مرنی نیت اپنی کے جسوقت کہ یاد دلاویگا تجکو اللہ تعالیٰ گناہ تیرے بالشتا جسوقت کہ فرماویگا تجکو اے بندے میرے آیا نہ جیاں تو نے تجھے پس ظاہر کی تو نے تجھ سے آگے برائی اوجیکا تو نے یہ ہی مخلوق ہے اور ظاہر کی تو نے اوسکے لیے بھلائی کیا تمامیں ہوا تو تجھ تمام بندوں اپنے سے سبک جانا تو نے نظر کرنا میرا طرف تیرے اور نہ پروائی تو نے اوسکی اور بڑی جانی تو نے نظر غیر میرے کی پس کیا ہوگا حال تیرا اور خجالت تیری جسوقت کہ شمار کریگا اللہ تعالیٰ تجھ پر نعمتیں اپنی اور گناہ تیرے اور انعام اپنے اور برائیاں تیری پس اگر انکار کریگا تو کسی چیز کا تو گواہی میں گے تجھ پر اعضا تیرے پس فضیحت ہو ویگا تو ملائق کے سامنے بسبب گواہی دینے اعضا کے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے وہ کیا ہی رحمت سے کہ ڈھانکے گا اوسپر گناہ اوسکے اور نہیں مطلع ہوگا اوسپر غیر اوسکے کو جیسے کہ روایت کیا گیا ہی ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نزدیک کریگا اللہ ایک بندے کو اپنے سے روز قیامت کے اور رکھیگا اوسپر اپنا دست عنایت اور ڈھانکے گا اوسکو تمام خلائق سے اور دیگا اوسکو اعمال نامہ اوسکا اوس پر سفیدگی مین اور فرماویگا اوسکو کہ پڑھ اعمال نامہ اپنا پس دیکھیگا نیکیاں پیش کوش ہو جاویگا بسبب اوسکے چھپاوے گا اوسکا اور دیکھے گا برائیاں پس سیاہ ہو جائیگا بسبب اوسکے مونہا اوسکا پس فرماویگا اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے کہ آیا جانتا تو فلانوں کو اے بندے میرے پس عرض کریگا وہ ہاں اے رب میرے جانتا ہوں پس فرماویگا کہ بلاشبہ میں زیادہ جانتا ہوں اوسکو تجھے تحقیق بخشا میں نے تو پر سے لیے پس ہمیشہ رہیگا کہ گذریگا نیکی مقبول پر پس سجدہ کریگا یعنی شکر کا اور گذریگا برائی بخشی گئی پر پس سجدہ کریگا یعنی شکر کا پس نہیں دیکھیں گے خلائق اوس سے مگر یہ یعنی سجدہ شکر کے کرنے یہاں تک کہ پکاریں گے خلائق بعض اوسکے بعض کو خوش حالی عم

فضول یعنی نہ ضروری

فضول کلام یعنی

فضول نظر یعنی نہ ضروری

نکلیں جو ہوا سے منہ میں

واسطے اس بندے کے کہ نہیں تو نرمائی کی اسکے کبھی اور نہیں جانا نہیں ہے وہ اوس چیز کو کہ گذری ہے درمیان اوسکے اور درمیان اللہ تعالیٰ کے اور
اوس چیز کے کہ واقف کیا اوسکو اوسپر اور خبر دیا اوس معنی کی کہ ہمت وار دہوئیں ہیں اوپر اوسکے اور جھگڑا کیا اوسکو
خطاب مہربانی کا کہ فرماویگا اوسکو کہ آیا جانتا ہے تو اوسی سے پس کہیگا جانتا ہوں میں اے رب میرے اور فرماویگا اللہ تعالیٰ از راہ حسرت
اوسپر اور ظاہر کرے اوسکو فضل اپنے کے کہ بیندے ڈھانکا اوسکو تجھ پر دنیا میں اور نہیں فضیحت کیا میں نے تجھکو بسبب لڑنے کے اور بیندے بخشا اوسکو تیرے لیے
آج کے دن کہا گیا ہے کہ بدہ گناہ پر جو اس کہ توبہ کی ہوگی اوسنے جیسے کہ ذکر کیا ابو نعیم نے اور اوسی سے کہ اوسنے نقل کیا ہلال بن سعد سے
کہ اللہ تعالیٰ بخشتا ہے گناہوں کو لیکن نہیں بخشتا اوسکو نامہ اعمال سے یہاں تک کہ واقف کریگا اوسکو اوپر روز قیامت کے اگر نہ توبہ کی ہو
اوسنے کہا قتادہ نے بیان کیا ہے ہمارے تذکرے میں فضل کرنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جسکے چاہتا ہے یہ حدیث اوپر رفع ہونے کے کلام اللہ اور حدیث میں ہے
کہ سیات بدل کیے جاتے ہیں بسبب توبہ کے حسنات سے پس شاید کہ یہ بعد واقف کرنا اوسکے کے ہو اوس گناہ پر دلالت کرنے والی آیہ
وہ روایت کہ نقل کی گئی ہے ابن مسعود سے کہ اوسنے کہا کہ انسان روز قیامت کے اپنے اعمال نامے میں پس دیکھے گا اوسکے اول
دین گناہ اور اوسکے آخر میں نیکیاں پس جب کہ پھر کر دیکھیگا اوسکے اول میں دیکھیگا تمام نیکیاں مٹی ہوئی اور روایت کیا گیا ہے
ابن عباس سے کہ اوسنے کہا کہ جب توبہ کرتا ہے بندہ قبول کرتا ہے اللہ توبہ اوسکی اور بھلا دیتا ہے فرشتوں عمل کے لکھنے والوں کو یہاں تک
کہ جاتے ہیں اوسکے اوپر بھلا دیتا ہے اوسکے اعضا کو جو کچھ کہ جانتے ہیں وہ خطائیں اوسکی اور بھلا دیتا ہے اوسکے مکان کی جگہ کو جسمیں کہ اوسنے
وہ خطائیں کیں یعنی زمین پر جس میں گناہ کرتا تھا اور آسمان کے دروازے سے جو گناہ چڑھتے تھے اوسکو بھلا دیتا ہے گناہ اوسکے کو کہ جسے
روز قیامت کے اور یہ معنی ہیں اوسکے قول کے کہ تو کوئی چیز مخلوقات میں سے گواہی دیگا اوسپر کہا گیا ہے کہ یہ مال اوں گناہوں کا ہے کہ ادا نہ کیے گئے ہونگے اور
جو کہ بدون کسی گناہ کے ہونگے پس نہ ہوگا اوسپر اور نہ میں بدلا ہونا ساتھ نیکیوں کے جیسے کہ روایت کیا گیا ہے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جسنے
مسلمان کا قصور آبرو میں یا مال سے پس چاہیے کہ مخصوص لے اوسسے آج پہلے اسکے کہ نہ ہوگا اوسسے اوسکے نہ دینار ہوگا اسمیں اور نہ درہم مگر ہوویگا اوسکے لیے عمل نیک تو لیے جاویں گے اوسسے بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہیں ہونگی اوسکی نیکیاں تو لیجاویں گی برائیاں مظلوم
کی اور رکھی جاویں گی اوپر اوسکے پس کہا گیا ہے اوپر اور روایت کی گئی ہے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کون ہے مفلس کہا ہم نے
مفلس ہم میں وہ شخص ہے کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ متاع فرمایا کہ بیشک مفلس میری امت سے وہ ہے کہ آویگا روز قیامت کے ساتھ نماز
اور روزوں کے اور آویگا اس حال میں کہ بڑا کہا تھا کسیکو اور بہتان زنا کا لگایا تھا کسیکو اور مارا تھا کسیکو اور کھا گیا تھا مال کسیکا پس
دی جاویں گی کسیکو کچھ نیکیاں اوسکی اور کسیکو کچھ نیکیاں اوسکی پس اگر ہوچکیں نیکیاں اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاویگا ساتھ سزا کے
گناہوں کے کہ اوسپر ہے یعنی حقوق کا کہ اوسپر ہیں تمام تو اگر کچھ باقی رہ گیا تو لیے جاویں گے گناہ مظلوم کے اور ڈالے جاویں گے اوپر اوسکے اور پھر
ڈالا جاویگا وہ دوزخ میں پس جب ثابت ہوا یہ تو واجب ہوا ہر مسلمان پر جلدی کرنی طرف تدارک حال اپنے کے پس دیکھے کہ آیا اوسپر حقوق
اللہ تعالیٰ کے سے اور حقوق لوگوں کے سے کچھ ہیں پس تدارک کرے اللہ تعالیٰ کے فرائض کا کہ فوت ہوئے ہیں اوسسے پس قضا بھرے
اونکی اور پھیرے حقوق لوگوں کے ایک ایک دانہ اور بخشوالوے اوس شخص سے کہ ستایا ہے اوسکو اپنے ہاتھ سے اور زبان سے اور تمام اعضا سے اپنے
اور خوش کرے دل انکے یہاں تک کہ مرے اس حال میں کہ نہ باقی ہو اوسپر کوئی فرض خدا کا اور نہ حق کسی کا ورنہ داخل ہوگا جنت میں بغیر حساب
کے اسلیے کہ یہ اگر ہوگا پہلے ادا کرے حقوق سے تو کثیر ہے کہ اوسکو مدعی اوسکے اور گریبان گیر ہونگے اوسکے پس کوئی کہیگا کہ مارا تھا تو نے
مجکو اور کوئی کہیگا خیانت کی تھی تو نے میری اور کوئی کہیگا کہ برا کہا تھا تو نے مجکو اور کوئی کہیگا کہ ستایا تھا تو نے مجسے اور کوئی کہیگا
غیبت کی تھی تو نے میری اور کوئی کہیگا لیلیا تھا تو نے مال میرا اور کوئی کہیگا بھی تھی تو نے میرے ہاتھ کوئی چیز اور چھپایا تھا تجھ سے عیب اپنی چیز کا

اور کوئی کہیگا جھوٹ بولا تھا تو جسنے اپنی چیز کے بھاؤ بتلائے مین اور کوئی کہیگا کہ پایا تھا تو نے مجکو مظلوم اور توقوادر تھا ظلم کے دفع کرنے پر پس دفع کیا تو نے مجسنے ظلم کو اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تو نے مجکو خلاف شرع کرتے اور نہ منع کیا تو نے مجکو اوسسے پس آہسوقت کہ وہ اسی طرح بہوت و متحیر ہوگا بسبب کثرت مدعیوں کے اسلیے کہ نہین باقی رہا تھا اسکی عمر مین کوئی شخص اون شخصون مین سے کہ معاملہ کیا تھا اوسسے ساتھ درہم کے یا بیٹھا تھا اوسکے ساتھ مجلس مین مگر کیا سیر کچھ حق او سکا آتا ہوگا کہ غیبت کی تھی اوسکی یا جھوٹھا کہا تھا اوس سے یا خیانت کی تھی یا نظر حقارت سے دیکھا تھا اوسکو اور عاجز ہوگا اونکی جواب دہی سے اور امیدوار ہوگا سوا ی غفار سے کہ شاید وہ چھڑا دے اوسکو انکے ہاتھوسے کہ ناگہان سنیگا آواز جبار کی کہ فرماویگا الْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ یعنی آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر شخص اوسکا کہ کیا تھا نہین ہے ظلم آج کے دن پس اوسوقت نکلنے لگے گا دل اوسکا اور یقین کریگا اپنی ہلاکت کا پس سوچ ای غافل اون مضمون کو کہ ڈرایا تجکو اللہ نے ساتھ اوسکے اپنی کتاب مین کہ فرمایا وکا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ یعنی اور نہ گمان کر اللہ کو غافل اون چیزسے کہ کرتے ہین ظالم پس کیا بہت خوش ہوتا ہی تو آج کے دن ساتھ آہ و زیری لوگون کے اور لے لینے اموال انکے کے اور کیا سخت حسرت ہوگی تجکو اوسدن جسوقت کہ کھڑا ہووگا تو بساط عدل پر اور بالمشافہ کیا جاویگا تجسے خطاب سیاست کا اس حال مین کہ تو مفلس فقیر عاجز ہوگا نہین قادر ہوگا تو اسپر کہ ادا کرے کسیکا حق یا ظاہر کرے تو عذر پس اوسوقت لیا جاویگا تیرے حسنات سے کہ نہین صرف کی تھی تو نے عمر اپنی اور دی جاوینگی تیرے مدعیون کو عوض حقوق انکے کے جیسے کہ وارد ہوا ہی حدیثون مین پس دیکھ طرف وصیت اپنی کے ایسے دن مین اسلیے کہ بہت ہی کم پائی جاوینگی تیرے لیے نیکیان کہ خالص ہون ریا سے اور شیطان کا مکر و دسے اور اگر خالص بھی ہوگی کوئی ایک آدھ نیکی مت دراز مین تو دوڑینگے اوسکی طرف مدعی تیرے اور لے لینگے اوسکو اور کہا گیا ہی کہ اگر ہوگا کسی شخص کے لیے ثواب مثقال رائی کا اور ایک مدعی ہوگا اوسکا بسبب آدھے دانق کے کہ مقدار ایک ساتھے کی ہے تو نہین داخل ہوگا بہشت مین یہان تک کہ راضی کرے اپنے مدعی کو اور بعضونے کہا ہی کہ لیجاوینگی بعوض ایک دانق کے سات سو نمازین مقبول اور دی جاوینگی مدعی کو ذکر کیا اسکو قشیری نے بحرین اور کہا امام غزالی نے احیا مین کہ شاید کہ اگر تو مواسبہ لیتا اپنے نفس سے اس حال مین کہ تو مواظبت کرتا ہوا قیام اللیل اور صیام النہار پر تو البتہ جانتا تو کہ نہین گذرا تجپر کوئی دن مگر اس حال مین کہ جاری ہوئی تیری زبان پر غیبت مسلمان کی کہ جوے لیوسکے تمام نیکیون تیری کو پس کیا حال ہوگا باقی سیات کا کہ وہ کھانا حرام کا ہی اور شبہات کا اور تقصیر کرنی عبادتون مین اور کیونکر خلاصی ہوگی حقوق سے اوسدن کہ بدلا لیا جاویگا اومین واسطے بکری مندہی کے سینگ والی بکری سے اور کہیگا کافر یا لَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا یعنی ای کاش کے ہوجاتا مین مٹی پس ڈر اللہ سے ای مسکین بندون کے حقوق مین اسلیے کہ جو اللہ کے حقوق مین خاص کر اپنے مفرط تا فی سمل کے اور جبکہ تیرے حقوق بندون مین پس ضرور ہی بخشوانا اونکا اونسے کہ جنکے حق ہین پس جسپر دشوار ہو بخشوانا تو لازم ہی اوسکو یہ کہ بہت کرے اعمال صالحہ اور بخشش سے اکثر اوقات اوسکے لیے کہ ظلم کیا ہو اوسپر خواہ مؤمن مرد ہو خواہ مؤمن عورت پس بلاشبہ وہ جب کہ گریگا یہ امید ہی اللہ تعالی کے فضل و کرم سے یہ کہ راضی کردیگا اوسکے مدعی کو روز قیامت سے بموجب اوس روایت کے کہ روایت کی گئی ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ آنحضرت علیہ السلام اوسوقت کہ مجھے پوچھے تھے ناگہان ہنسے یہان تک کہ ظاہر ہوئے سامنے کے دندان مبارک آپکے پس عرض کیا گیا اوسنے کہ کیون ہنستے ہین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ دو شخص ہیری امتین سے دوزانو بیٹھینگے آگے رب العزت کے پس کہیگا ایک اون دونون مین سے یعنی مظلوم کہ اے رب میرے لے تو حق میرا اس بھائی سے یعنی ظالم سے پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی ظالم کو دے تو اپنے بھائی مسلمان کو یعنی مظلوم کو حق اوسکا پس کہیگا ظالم اے رب میرے نہین باقی رہا میرے حسنات سے مین کچھ پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی مظلوم کو کہ کیا گریگا تو ساتھ بھائی اپنے کے اس حال مین کہ نہین باقی رہا اوسکے حسنات سے کچھ پس کہیگا مظلوم اے رب میرے پس سہنے کہ لادے بعاوین تو بوجھ گناہ میرے کے اور سہنے جاری ہوئین دونون آنکھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

یعنی آپ سے پھر فرمایا کہ بلاشبہ وہ دن ایسا دن ہوگا کہ محتاج ہونگے لوگ اوسمین یہ کہ اوٹھائے جاوین اونسے بوجھ گناہون اونکے کہ پھر فرمایا آنحضرت نے پس فرماویگا اللہ تعالی واسطے طالب حق اپنے کے کہ اوٹھا نظر اپنی طرف جنتیون کے پس اوٹھاویگا نظر اپنی پس دیکھیگا ایسی چیزین نعمتین کہ خوش کرینگی اوسکو پس کہیگا کہ کسکے لیے ہے یہ اے میرے رب سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ واسطے اوسکے ہے کہ دیوے مجھکو سول اسکا پس کہیگا کہ کون قدرت رکھتا ہے اسکے سول کی اے میرے رب سے پس فرماویگا کہ تو رکھتا ہے تو کہیگا کہ ساتھ کس چیز کے قدرت رکھتا ہون اے میرے رب سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ساتھ عفو کرنے کے اپنے بھائی سے پس کہیگا وہ کہ تحقیق عفو کیا میںنے اوسے اے میرے رب سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پکڑا ہاتھ اپنے بھائی کا اور داخل ہو بہشت مین تم پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پس ڈرو اللہ سے اور صلح کراؤ آپسمین اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی صلح کراویگا درمیان مومنون کے روز قیامت کے کما قال طبی نے اپنے تذکرے مین نقل کرکے ذکر اپنے شیخ سے کہ یہ بعضے لوگون کے لیے ہوگا کہ بسکو چاہیگا اللہ یہ کہ نہ عذاب کرے اوسکو بلکہ چاہیگا یہ کہ عفو کرے اوسسے اور بخشے اوسکے گناہ اور راضی کرے اوسکے مدعی کو اور اسی طرح اور روایت نقل کی گئی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک منادی پکاریگا عرش کے نیچے سے روز قیامت کے کہ اے امت محمد جو کچھ کہ میرا حق تھا تمھاری طرف پس تحقیق بخشا میںنے اوسکو تمھارے لیے لیکن باقی رہے حقوق لوگون کے پس بخشو اوآپسمین اور داخل ہو جنت مین میری رحمت سے پس بلاشبہ یہ بھی بعضے ہی لوگون کے لیے ہوگا نہ ہر ایک کے لیے اسلیے کہ اگر ہو یہ ہر ایک کے لیے تو نہ داخل ہو کوئی دوزخ مین حالانکہ صحیح حدیثون مین آیا ہے اور ضرور ہے ایمان لانا اوپر اسکے کہ مومن مین باقی رہیگا دوزخ مین بسبب کرنے گناہون کے بلکہ نکلوا ویگا اوسسے اور نکلنا اوسسے نہین ہوگا مگر بعد داخل ہونے کے اوسمین کما قال طبی نے اپنے تذکرے مین کہ گمان کیا ہے بعضے علماء نے کہ روزے کو خصوصیت ہے روزہ دار کے ساتھ کہ بہت ہوگا اوسکے لیے ثواب اوسکا اور نہین لیا جاویگا اوسسے کچھ واسطے حق کسیکے دلیل پکڑی ہے اونھون نے ساتھ اوس مضمون کے کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے حدیث قدسی مین کہ روزہ خاص میرے لیے ہے اور مین ہی لاؤنگا اوسکا یعنی دینا ثواب کا کسی اور پر نہین موقوف رکھونگا بلکہ بذات خود اوسکو دونگا لیکن حدیثین قصاص کی یعنی بدلا لینے کی رد کرتی ہین اس گمان کو پس بلاشبہ حقوق کے بدلے مین تمام اعمال لیے جاوینگے روزہ ہو یا اور کچھ۔ فتبصر۔ فلیس الابراء

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

اور کہا اوس ایماندار نے ای قوم میری راہ چلو پونہچاؤنگا تمکو نیکی کی راہ پر ۔ موضح

اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا تھا اے قوم میری پیروی میری کرو تو کہ دکھلاؤن مین تمکو راہ بھلائی کی ۔ تفسیر آیت آئندہ کی تعرض مانند تصریح کے ہے اس بات پر کہ جس امر پر فرعون اور قوم اوسکی ہے وہ راہ گمراہی کی ہے مجملاً بیان کیا اسکو پہلے پھر کھول کر بیان کیا پس شروع کی نصیحت و مقاربت دنیا کی ساتھ قول اپنے کے یا قوم انما ۔ ص

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝

ای قوم یہ جو زندگی ہے دنیا کی سو برتنا ہے تھوڑا وہ گھر جو پچھلا ہے وہی ہمیشہ رہنے کا گھر ۔ موضح

ای قوم میری سو اسکے نہین کہ یہ زندگانی دنیا تھوڑا سا فائدہ ہے اور تحقیق آخرت وہی ہے گھر ہمیشہ رہنے کا ۔ تفسیر تھوڑا سا فائدہ ہے کہ منقطع ہونیوالا ہے ساتھ اوسکے ایک مدت تک پھر منقطع ہوگا پس اوسکی طرف رغبت کرنی جڑ ہے سب برائیون کی اور منبع ہے سب فتنون کا پھر تعریف و بڑائی بیان کی آخرت کی اور بیان کیا کہ وطن اور ٹھہرنے کی جگہ آخرت ہی ہے ساتھ قول اپنے کے وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ الخ پھر ڈرایا کہ اعمال برے اور اچھے اور انجام ہر ایک کا اون دونون مین سے ساتھ قول اپنے کے مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً الخ تو کہ متنفر ہون برے اعمال سے اور رغبت کرین اچھے اعمال کی طرف ۔ ص فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زندگانی دنیا متاع یعنی بہرہ مند ہونے

قول الرشاد چوتھی فصل کا ہے

ص

اور نہیں ہی اوسکی متاع میں سے کوئی چیز افضل اوس عورت صالحہ سے کہ جب دیکھے تو طرف اوسکے خوش کرے تجکو اور جب غائب ہووے تو
اوس سے حفظ آبرو تیری کرے اپنے نفس و مال میں اور کہا قتادہ نے بیچ تفسیر وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ کے کہ جنتی جنت میں
ہمیشہ رہینگے اور دوزخی دوزخ میں ہمیشہ رہینگے ۔ درمنثور ۔ تنبیہ ۔ اس دنیا کی مذمت جابجا اللہ تعالیٰ نے بھی
بیان فرمائی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو کہ لوگ اسمیں رغبت کرین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی نہین
محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون میں تمپر ولیکن ڈرتا ہونمیں تمپر یہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ فراخ کی گئی اوپر کہ تھے پہلے تمھارے پس
رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھونے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا اونکو اور فرمایا آگاہ ہووے تحقیق دنیا لعنت
کی گئی ہی اور لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوسمین ہی مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک کرے ذکر اللہ کے اور عالم یا طالب علم اور فرمایا اگر ہوتی دنیا
نزدیک اللہ تعالیٰ کے برابر پر شہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سے ایک گھونٹ اور فرمایا جسنے دوست رکھا اپنی دنیا کو ضرر پونہچایا اپنی آخرت کو
اور جسنے دوست رکھا اپنی آخرت کو ضرر پونہچایا اپنی دنیا کو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اور چھوڑو فانی کے یعنی دنیا کے
اور فرمایا لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا آیا ایک شخص پس عرض کیا یا رسول اللہ بتاؤ تمکو ایسا کام کہ جب
کرون میں اوسکو دوست رکھے مجکو اللہ اور دوست رکھین مجکو لوگ فرمایا بے رغبتی کر دنیا مین دوست رکھیگا تجکو اللہ اور بے رغبتی کر اوس چیز مین
کہ نزدیک لوگون کے ہی یعنی مال دوست رکھینگے تجکو لوگ سنکے آنحضرت صلعم بورے پر پس اوٹھے اس حال مین کہ تحقیق نشان پڑگئے تھے آپکے بدن
مبارک مین پس کہا ابن سعود نے یا رسول اللہ کاش کے آپ حکم کرتے تمکو یہ کہ بچھاتے ہم آپکے لیے یعنی بچھونا اور اوڑھنے پس فرمایا کیا ہی مجکو ساتھ دنیا کے
اور نہین مین ساتھ دنیا کے مگر مانند سوار کے کہ سایہ کیا ایک پیڑ کے پھر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو اور فرمایا آنحضرت صلعم نے لائق رشک کے دوستون
میرے نزدیک میرے البتہ مومن ہی سبکبار صاحب بڑے حصے کا نماز سے ابھی کی عبادت رب اپنے کی اور فرمان برداری کی اوسکی
پوشیدگی مین اور تھا غیر شہور لوگونمین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکے ساتھ انگلیون کے اور تھا رزق اوسکا بقدر احتیاج کے پس صبر کیا
اوسپر پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی کم روئین اوسپر روئے والیان اوسکی کم رہی میراث اوسکی
اور فرمایا آنحضرت صلعم نے اظہر کیا مجھپر رب میرے نے کہ سونا کر دے میرے لیے نالہ تک کا کہ اومین سنگریزے بھرے ہین پس عرض کیا میںنے نہ کر
ای جائیگا ولیکن سیر ہونگا مین ایک دن اور بھوکا رہون مین ایکدن پس جب بھوکا ہونگا مین گڑگڑاؤنگا طرف تیری اور یاد کرونگا تجکو اور
جب سیر ہونگا مین حمد کرونگا تیری اور شکر کرونگا تیرا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے نہین بے رغبتی کرتا بندہ دنیا مین مگر کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالیٰ دانائی اوسکے
دل مین اور بولتا ہی ساتھ دانائی کے اوسکی زبان کو اور دکھاتا ہی اوسکو عیب دنیا کے اور بیماری اوسکی اور دوا اوسکی اور نکالتا ہی اوسکو
اوس سے سالم طرف دار السلام کے یعنی بہشت کے کہا ام درداء نے کہا میںنے ابی درداء سے کیا ہی تجکو کہ نہین مانگتا تو حضرت سے یعنی مثل جیسے کہ
مانگتا ہی فلانا پس کہا اوسنے کہ اسلیے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق آگے تمھارے گھاٹی
سخت ہی نہین گذرینگے اوسسے بوجھل لوگ پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوؤن مین اوس گھاٹی کے لیے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کیا ہی
کوئی کہ چلے پانی پر بغیر تر ہونے قدمون اپنے کے عرض کیا صحابہ نے نہین یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیادار نہین سالم رہتا گناہون سے اور فرمایا
جسنے طلب کی دنیا حلال وجہ سے بچنے کے لیے سوال سے اور خبر گیری کرنے کے لیے اپنے اہل کی اور مہربانی کرنے کے لیے ہمسائے اپنے
ملیگا اللہ تعالیٰ سے روز قیامت کے اس حال مین کہ مونہہ اوسکا مانند چاند چودھوین رات کے ہوگا اور جسنے طلب کی دنیا حلال وجہ سے
حال یہ کہ جمع کرنے والا ہی مال فخر کرنے والا ہی ریاکار ہی تو ملیگا اللہ تعالیٰ سے اس حال مین کہ وہ اوسپر غصے ہوگا اور فرمایا دنیا گھر
اوسکا ہی کہ نہین گھر اوسکے لیے آخرت مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین مال اوسکے لیے آخرت مین اور اوسکے لیے جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل اوسکو

اور فرمایا شراب سے جامع سب گناہوں کی ہے اور عورتیں جال شیطان کی ہیں اور محبت دنیا کی سر تمام گناہوں کا ہے کہا راوی نے اور سنا ہے
حضرت عیسیٰ کو کہ فرماتے تھے پیچھے ڈالو عورتوں کو اصلیکہ پیچھے ڈالا اونکو اللہ تعالیٰ نے اور فرمایا تحقیق بہت خوفناک اور سخت پکڑ کی ڈرتا ہوں میں
اسپانی پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کی ہے یعنی حیات ہیں پس اسپر خواہش نفسانی پیروی کرتی ہے حق سے اور اسپر درازگی آرزو کی پس
بھلا دیتی ہے آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہے اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہے اور واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں
سے تابعدار ہیں پس اگر ہو تم یہ کہ ہو تم تابعدار دونوں سے پس ہو اسلیے کہ تحقیق تم آج ہیچ گھر عمل کے ہو اور نہیں حساب اور تم کل کو
ہیچ گھر آخرت کے ہو گے اور نہیں عمل اور فرمایا آگاہ ہو تحقیق دنیا اسباب موجود ہی کھاتے ہیں اوسے نیک بد آگاہ ہو اور تحقیق آخرت
وقت چاہیے اور حکم کریگا اوسمیں بادشاہ قادر آگاہ ہو اور تحقیق تمام بھلائیاں الگتی بہشت میں ہیں اور تحقیق تمام برائیاں الگتی دوزخ میں
ہیں آگاہ ہو پس عمل کرو اور تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور پر خوف ہو اور جانو کہ تحقیق تم پیش کیے جاوینگے عمل تمھارے پس جو کوئی کرے برابر
ذرے کے بھلائی دیکھیگا اوسکو اور جو کوئی کرے برابر ذرے کے برائی دیکھیگا اوسکو اور فرمایا نہیں دیکھا آفتاب مگر اوسکے دونوں طرف
فرشتے ہوتے ہیں پکارتے ہیں سنتے ہیں خلائق کو سوا جن و انس کے اے لوگو آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہو اوس مال
سے کہ بہت ہو اور غافل کرے اللہ کی یاد سے آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا نصیحت کر و مجکو اور مختصر کر و پس فرمایا جب کھڑا
ہوئے تو اپنی نماز میں پس پڑھ نماز رخصت کرنے والے کی سی اور نہ بول وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو اور فرمایا جب کہ دیکھو تم بندے کو
کہ دیا گیا ہے بے رغبتی دنیا میں اور کم گویائی پس نزدیک ہو اوسے اسلیے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہے حکمت + مشکوۃ + فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہیں ہوتا ہے بندہ آسمان میں اور نہ زمین میں مومن یہاں تک کہ یقین رکھنے والا ہو اور نہیں ہوتا ہے یقین رکھنے والا یہاں تک
کہ ہو اہل حق اور نہیں ہوتا ہے اہل حق یہاں تک کہ ہو مسلمان اور نہیں ہوتا ہے مسلمان یہاں تک کہ سالم رہیں لوگ اوسکے ہاتھ اور زبان سے
اور نہیں ہوتا ہے سالم رکھنے والا ہاتھ زبان سے یہاں تک کہ ہو عالم اور نہیں ہوتا ہے عالم یہاں تک کہ ہو علم پر عمل کرنے والا اور نہیں ہوتا ہے
علم پر عمل کرنے والا یہاں تک کہ ہو زاہد یعنی بے رغبت دنیا سے اور نہیں ہوتا ہے زاہد یہاں تک کہ ہو ورع یعنی بڑا پرہیزگار اور
نہیں ہوتا ہے ورع یہاں تک کہ ہو متواضع اور نہیں ہوتا ہے متواضع یہاں تک کہ ہو پہچاننے والا اپنے نفس کا کہ کاہے سے پیدا کیا گیا ہے
اور نہیں ہوتا ہے پہچاننے والا نفس کا یہاں تک کہ ہو ضابط ساتھ کتاب و سنت کے اور نہیں ہوتا ہے ضابط یہاں تک کہ ہو عاقل + منہیات +

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

جسنے کی ہے برائی سو وہی بدلا پاویگا اوسکے برابر اور جسنے کی ہے بھلائی مرد ہو یا عورت اور وہ یقین رکھتا ہو

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

سو وہ لوگ جاوینگے بہشت میں روزی پاوینگے وہاں بیشمار + مقا

جسنے کی برائی پس جزا نہیں دیا جاویگا مگر مانند اوسکے اور جسنے کیا اچھا کام مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو پس وہ جماعت داخل ہونگے
بہشت میں رزق پاویگا اوسکو وہاں بیشمار + تفسیر + کہا قتادہ نے نہیں ہوتا وہاں بیباقی اور نہ میزان یعنی ناپ تول کے وہاں کسی چیز میں
ملینگی بیشمار پھر فرمایا منکیا اوس ایماندار کو درمیان دو عورتوں کے یعنی ایک تو اپنے بلانے والی کی طرف دین اللہ کے جسکا ثمرہ نجات ہے اور دوسرے اونکے
بلانے کی طرف مقرر کرنے شریک کے کہ جسکا انجام دوزخ ہے ساتھ قول اپنے کے وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ + مل

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ○ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ

اور اے قوم مجکو کیا ہوا ہی بلاتا ہوں تمکو بچاؤ کی طرف اور تم بلاتے ہو مجکو آگ کی طرف تم بلاتے ہو مجکو کہ منکر ہوں اللہ سے اور شریک ٹھہراؤں

مَالِيَ أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ○

جسکی مجکو خبر نہیں اور مین بُلاتا ہون تمکو اوس زبردست گنہ بخشنے والے کی طرف +موﺿ

اور اے قوم میری کیا ہی مجکو کہ بُلاتا ہون مین تمکو طرف نجات کے یعنی بہشت کے اور تم بلاتے ہو مجکو طرف دوزخ کے بُلاتے ہو مجکو طرف اسکے کہ کافر ہوؤن مین ساتھ خدا کے اور شریک اوسکا مقرر کرون اوس چیز کو کہ نہین ہی مجکو اوسکی حقیقت کا علم اور مین بُلاتا ہون تمکو طرف خدا غالب بخشنے والے کے ۔ تفسیرﺿ مالیس لی یہ علم ہے یعنی مجکو اوسکی ربوبیت کا علم نہین ہی اور مراد نفی علم سے نفی معلوم کی ہی گویا کہ اوسنے کہا بُلاتے ہو تمکو کہ کافر ہوؤن ساتھ خدا کے اور شریک مقرر کرون اوس چیز کو کہ نہین ہی معبود اور جو چیز کہ نہین ہی معبود کیونکر صحیح ہو یہ کہ جانا جاوے اوسکو معبود اور ایکبار کہا ادعوکم الی النجاۃ اور پھر مکرر کہا وانا ادعوکم الی العزیز الغفار واسطے زیادتی تنبیہ کے اور ہوشیار کرنے کے قوم غفلت سے اور پہلے جملے مین اشارہ تھا اوسکی طرف بھی کہ جنکو پکارتا ہی وہ قوم اوسکی ہی اور یہ محل آل فرعون سے ہی +مدﺿ

لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ

آپ ہی ہوا کہ جسکی طرف مجکو بُلاتے ہو اوسکا بُلانا کہین نہین دنیا مین نہ آخرت مین اور یہ کہ ہمکو پھر جانا ہی اللہ کے پاس

وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ○

اور یہ کہ زیادتی کرنے والے وہی ہین دوزخ کے لوگ +موﺿ

بے شبہہ جو چیز کہ تم بلاتے ہو مجکو طرف اوسکے نہین ہی اوس چیز کو قبول کرنا دعا کا نہ دنیا مین اور نہ آخرت مین اور بے شبہہ ہمارا گشت بھی طرف خدا کے ہی اور بے شبہہ حد سے نکلنے والے وہی ہین رہنے والے آگ کے ۔ تفسیرﺿ معنی اسکے یہ ہین کہ جس چیز کی طرف تم مجکو بلاتے ہو یعنی بتون کی نہین ہی واسطے اوسکے بُلانا طرف نفس اپنے کے کبھی یعنی حق معبود برحق سے یہ ہی کہ بُلاتا ہی بندون کو طرف طاعت اپنی کے اور جس چیز کی طرف تم بلاتے ہو اور اوسکی عبادت کی طرف نہین بُلاتے وہ طرف اسکے اور نہین دعوی کرتے ربوبیت کا یا معنی اسکے یہ ہین نہین ہی اوسکے لیے قبول کرنا دعا کا دنیا اور آخرت مین یا نہین ہی دعا مستجاب اور سرف مین کے معنی قتادہ سے سفہاء مین مشرکین اور مجاہد سے ناحق خونریزی کرنے والے اور ضحاک نے کہا جنکی شرغالب خیر پر وہ سرف ہین +مدﺿ

فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ○

سو تم یاد کرو گے جو مین کہتا ہون تمکو اور مین سونپتا ہون اپنا کام اللہ کو بیشک اللہ کی نگاہ مین ہین سب بندے +موﺿ

پس یاد کرو گے تم جو کچھ کہ کہتا ہون مین تمکو اور سونپتا ہون مین معاملہ اپنا خدا کو تحقیق خدا بینا ہی ساتھ احوال بندون کی ۔ تفسیرﺿ یعنی مین جو تمکو نصیحت کرتا ہون اور تم نہین سنتے جب عذاب اوتر پڑیگا تب یاد کرو گے میری نصیحت کو اور اوسوقت کا یاد کرنا کچھ فائدہ دینے کا نہین اور وہ جو ڈراتے تھے حزقیل کو بسبب مخالفت کے اوسپر اور نہون نے کہا کہ مین اپنا امر سپرد بندے کا کرتا ہون وہ تمھاری شر سے مجکو بچا دیگا +مدﺿ

مسئلہ + جاننا چاہیے کہ مقام تفویض اعلی مقامات سے ہی اور تشویش دل اور نفس کی قسم اندیشہ انجام امور سے سوائے سپرد کرنے امور کے طرف اسکے اور سکون دل کے حاصل نہین ہوتے ہین چنانچہ اسی لیے تفویض جملہ واجبات سے ہی اور چونکہ بھلائی اور برائی امور آیندہ کی بندے پر پوشیدہ ہی اکثر ہوتا ہی کہ ایک چیز کو اچھا جان کر درپی اوسکے ہوتا ہی اور آخر کار مین وہ چیز مہلکات دین سے نکلتی ہی اور جب بندے نے تمام امور خدا کو سپرد کیے خاطر جمع ہوئی اور تشویش سے چھوٹا اور خدا تعالی کہ حکیم مطلق اور جاننے والا انجام امور کا ہی جو کچھ کہ بندے کے لیے مناسب ہوگا ظہور مین لاویگا لیکن یہ بات ضرور سمجھنی چاہیے کہ جگہ تفویض کی اوس امر مین ہی کہ قطعا مصلحت و فساد اوسکا معلوم نہو اور متیقن الفساد مین مانند کفر اور معاصی کے اور متیقن الصلاح مین مانند ایمان و طاعت کے تفویض نکرنی چاہیے یعنی کفر و گناہ کرے اور پھر سپرد بخدا کرے کہ جو وہ چاہیگا

سو کہ گیا یا ایمان لاوے اور طاعت بجا نہ لاوے اور سیر و بخدا کرے کہ جو وہ چاہیگا سو کریگا یہ نکرے بلکہ اول مین یعنی کفر و معاصی مین کہ ممنوع ہین کوشش کرے نہ بیچ بچنے کے اوسنے واجب ہی اور ثانی مین یعنی ایمان و طاعت مین کہ مامور بہ ہین کوشش کرنی اونکے بالالزام واجب ہی اور علاج حاصل کرنے مقام تفویض کا یہ ہی کہ یاد کرے اندیشہ انجام امور کا اور امکان ہلاک و فساد اونکے کا اور یاد کرے عاجز ہونا اپنا نہ پہونچنے سے اندیشون مین اور یاد کرے پہونچنا اور نہ پہونچنا اون تک اور نہ یقین کرے بیچ فساد و صلاح اونکی کے جب یہ اندیشے سبب سے بہ غالب آوین تو چاہا تفویض یعنی سپرد بخدا کرے گا اور سب چیزون کی ملک سے باز رہیگا مگر بشرط خیر و صلاح کے یعنی جسمین خیر و صلاح ہوگا البتہ اوسکا طالب رہیگا اور حق کے کیے پر راضی و صابر رہیگا اور اوسکو عین حکمت و مصلحت جانیگا اگرچہ موافق طبیعت کے نہو اور ضد تفویض کی طمع ہی اور وہ دو قسم پر ہی ایک تو تحمود اور وہ یعنی رجا کے ہی اور وہ طلب کرنا ایک چیز کا بیکار ہی اور یعین اندیشہ نہو اور بالطلب ساتھ استثنا کے کرے جیسا کہ قول اللہ تعالے مین اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ کہ متولا براہیم علیہ السلام کا ہی یہی مراد ہی یعنی آمین طمع بمعنی رجا کے ہی یعنی آسیدوار ہون یہ کہ بخشے اللہ میرے لیے خطا میری اور دوسری مذموم ہی کہ وہ سکون دل کا ایک مفت یا شک پر کہ شک ہو بیچ خیر یا وصول اوسکے کے اوسکا طلب کرنا ایک چیز کا بطریق قطع کے ہی چنانچہ سوال علیہ السلام کے قول مین کہ ہر ہیز کرو طمع سے کہ وہ فقر حاضر ہی یہی مراد ہی ۔ بحر +

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ○

پھر بچا لیا اوسکو اللہ برے داؤ ہون سے جو کرتے تھے اور الٹ پڑا فرعون والون پر بُری طرح کا عذاب + موسیٰ

پس بچا لیا اوسکو خدا نے سختیون بچ خواہی اونکی سے اور گھیر لیا فرعون کے لوگون کو عذاب سخت نے + تفسیر + سختیون الم یعنی فرعونیون نے جو ارادہ کیا تھا کہ طرح بطرح کی تکلیفین اور عذاب اوس ایماندار کو پونہچاوین اونکے اس ارادہ براور شدائد مکر سے اللہ نے اوسکو بچایا اور اونکو غرق کیا کہ غرق ہوئے دنیا مین اور دوزخی ہوئے آخرت مین جیسے کہ آگے فرمایا اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا الخ اور کہا بعضون نے کہ وہ جو بچ نکلا اونکے پاس سے بھاگ کر طرف ایک پہاڑ کے پس پہنچے فرعون بقریب ہزار آدمیون کے اوسکی طلب مین پس بعضون کو تو ورمدے کھا گئے اور جو کہ پھر آئے اونمین سے اونکو فرعون نے سولی دی + مدنیہ + اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے اوسپر حد اللہ تعالی کے سپرد کرتا ہی تو وہ اوسکو دین و دنیا کی تکلیفات سے بچاتا ہی اور اوسکے دشمنون کو تباہ و خراب کرتا ہی شعر سپردم بتو مایۂ خویش را + تو دانی حساب کم و بیش را + شعر کار خود را بخدا باز گذار + کہ تو نیز از نیستم از نیز بہتر کار + بیت فکر ما در کار ما آزار ما + کار ما در یار ما بسیار ما + اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اچھی بات نصیحت کی نہ ماننی بہت بُری بات ہی اور انجام اوسکا نہایت بد ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی نے کہا کہ ضائع ترین چیزون کی دس چیزین ہین علم کہ نہ سوال کیا جاوے اوس سے اور علم کہ نہ عمل کیا جاوے اوسپر اور راے صواب کہ نہ قبول کیجاوے اور ہتیار کہ نہ استعمال کیا جاوے اور مسجد کہ نہ نماز پڑھی جاوے اوسمین اور مصحف کہ نہ پڑھا جاوے اوسمین اور مال کہ نہ خرچ کیا جاوے اوس سے اور گھوڑا کہ نہ سوار ہو کوئی اوپر اور علم ہو اوس شخص کے پیٹ مین کہ ارادہ کرے دنیا کا اور عمل پر کہ نہ توشہ تیار کیا جاوے اوسمین سفر آخرت کے لیے + هَلْ فِی السِّنَانِ اور فقیہ ابو اللیث نے بستان مین نقل کیا ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ اونھون نے کہا تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ جو مبتلا ہو چار مصیبتون مین وہ کیونکر غافل ہوتا ہی چار چیزون سے تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ مبتلا ہو غم مین پھر کیون نہین کہتا ہی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ یعنی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو بلاشبہ مین ظالمون سے ہون + اس لیے کہ اللہ تعالی اپنی کتاب پاک مین فرماتا ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ ○ یعنی یونس علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی پس قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مومنون کو یعنی جب فریاد و دعا کرتے ہین غم سے نجات دیتے ہم اور تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ ڈرتا ہو کسی چیز سے کیون نہین کہتا حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

فائدہ جو شخص کہ پڑھا کرے اس آیت کو

یعنی بس ہمکو اللہ اور اچھا کارساز ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ✣ یعنی کہا صحابہ نے کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز پس پھرے بدلے ساتھ نعمت کے خدا کی طرف سے اور ساتھ فضل کے یعنی ساتھ سلامتی اور فائدہ تجارت کے اور نہ پونہچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہوں میں اوس سے کہ ڈراتا ہو کر وانیوالا رسانی لوگوں کے سے کیوں نہیں کہتا وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا ✣ یعنی غم کے چچا کا بیٹا بھائی سمعان یا مرقبل نام ایمان پوشیدہ رکھتا تھا جب اوسکی قوم نے تنبیہ کی تو اوسنے کہا وافوض امرتک یعنی سونپتا ہوں میں امر اپنا طرف اللہ تعالیٰ کے تحقیق اللہ مینا ہی ساتھ حال بندوں کے پس بچایا اوسکو اللہ تعالیٰ نے سختیوں مکر لوگوں سے اور تعجب کرتا ہوں اوسسے کہ رغبت کرتا ہی جنت میں کیوں نہیں کہتا مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ یعنی یک مومن نے کافر سے کہا اور کیوں نہ جب آیا تو باغ اپنے میں کہا ہوتا جو اللہ نے چاہا ہوسوے والا ہی نہیں قوت مجکو اپنے مال کے محافظت کی مگر ساتھ مدد خدا کے اگر دیکھتا ہی تو مجکو کہ میں کم ہوں تجسے مال اور اولاد میں تو امید ہی کہ ربمیرا دیوے مجکو بہتر باغ تیرے سے یہ قصہ سورۂ کہف میں مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر میں جو چاہے دیکھ لے ✣

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ موضح

آگ ہی کہ کھاتے ہیں اونکو صبح اور شام اور جسدن اٹھے گی قیامت داخل کرو فرعون والوں کو سخت سے سخت عذاب میں

گھیر لیا اونکو آگ نے حاضر کیے جاتے ہیں آگ پر صبح اور شام اور جسدن قائم ہوگی قیامت کہینگے ہم داخل کرو فرعون کے لوگوں کو سخت ترین عذاب میں ✣ تفسیر ✣ یہ عالم قبر کا حال ہی کافر کو اوسکا ٹھکانا دکھایا جاتا ہی اور قیامت کو اوسمیں بیٹھے گا اور مومن بہشت حاضر کیے جاتے ہیں الخ یعنی جلائے جاتے ہیں ساتھ آگ کے صبح و شام یعنی اون دونوں وقتوں میں عذاب کیے جاتے ہیں ساتھ آگ کے اور یا ہیں ان دونوں کے یا تو اور طرح سے عذاب کیے جاتے ہیں یاد دیا جاتا ہی عذاب اونسے اور جائز ہی یہ کہ ہو صبح و شام عبارت دوام سے یعنی عذاب قبر دنیا میں ہمیشہ ہی اور روز قیامت کے کہا جاویگا داروغے کے گماشتوں کو کہ داخل کرو فرعون کے لوگوں کو اشد عذاب میں کہ وہ عذاب جہنم ہی اور یہ آیت دلیل ہی عذاب قبر کی ✣ مسئلہ کہا ابن مسعود نے کہ ارواح فرعون کے لوگوں کی سیاہ جانوروں کے بدنوں میں ہیں اور ہر صبح و شام دوزخ پر حاضر کی جاتی ہیں اور ملائک کہتے ہیں کہ اے آل فرعون یہ مقام تمہارے ہیں یہانتک کہ قائم ہو قیامت اور کہا قتادہ اور مقاتل اور کلبی اور سدی نے کہ حاضر کیجاتی ہے روح کافر کی دونوں پر صبح و شام جب تک کہ دنیا ہی اور عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک تم میں کا جب تو ہی تو دکھائی جاتی ہی مجکو اوسکی صبح و شام اگر ہی جنتی تو جنت میں مجکو دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ میں جگہ دکھائی جاتی ہی کہا جاتا ہی اوسکو کہ یہ جگہ تیری ہے کہ قیامت کو تے گی ✣ معاینہ مشاہدہ سے پوچھا گیا حال شہدا کی ارواح کا کہا اونھوں نے کہ رکھی جاتی ہیں ارواح اونکی سبز جانوروں کے بدنوں میں میوہ خوری کرتی پھرتی ہیں جنت میں اور جگہ پکڑتی ہیں رات کو سونے کی قندیلوں میں لٹکی ہیں عرش میں پھر پوچھا کہ کفار کی ارواح کا کیا حال ہے کہا رکھی جاتی ہیں ارواحیں اونکی سیاہ جانوروں کے بدنوں میں صبح و شام کو حاضر کی جاتی ہیں آگ پر پھر پڑھی یہ آیت اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا اور ایک روایت میں ابن مسعودؓ سے آیا ہے کہ مومنوں کے لڑکوں کی ارواحیں چڑیوں کے بدنوں میں ہوتی ہیں جو چرتی پھرتی ہیں جنت میں جہاں چاہتی ہیں ✣ ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ وہ ہر روز صبح و شام میں دو آوازیں کرتے تھے یعنی نعرہ مارتے ساتھ آہ سرد کے کہتے اول روز میں ذَهَبَ اللَّيْلُ وَجَآءَ النَّهَارُ

وَعُرِضَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ يعنى گئى رات اور آيا دن اور حاضر كيے گئے فرعون كے لوگ دوزخ پر پس نہيں سنتا كوئى انكى آواز نہ كوئى كرتا فرياد مانگتا ساتھ اللہ كے آگ سے ۱۲ + اور روايت ہے ابن مسعود سے كہ كہا فرمايا آنحضرت صلى اللہ عليہ وسلم نے كہ نہيں نيكى كرتا كوئى نيكى كرنے والا سلسلہ ہى يكايك مگر كہ ثواب يعنى بدلا ديتا ہو اوسكو اللہ تعالى كہا ہمنے يا رسول اللہ تيرے ثواب فرياكا فر كو فرمايا مال اور اولاد اور صحت اور مانند انكے كے عرض كيا ہمنے اور كيا ہو ثواب دينا آخرت ميں فرمايا عذاب ہے يعنى اور كفار كى منسوب تحقيف ہوتى ہو اوسكے ليے عذاب ميں ۱۳ + دو مثلوں ۱۴ +

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِى النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ

اور جب آپس ميں جھگڑيں گے آگ ميں پھر كہيں گے كمزور غرور كرنے والوں كو ہم تھے تمہارے پيچھے پھر كچھ تم ہو سكتے ہو

عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ○

لوگے حصہ آگ كا ۱۵ + مو +

اور ياد كر جس وقت كہ آپس ميں جھگڑيں گے دوزخ ميں پس كہيں گے كمزور لوگ بڑائى كرنے والوں كو يعنى سردارون سے تحقيق ہم تابع تھے تمہارے پس كيا ہو تم دفع كرنے والے ہمسے ايك حصہ عذاب دوزخ سے ۱۶ + ۱۷ +

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ○

كہيں گے جو غرور كرتے تھے ہم سب ہيں اس ميں ان فيصلہ كر چكا بندون ميں ۱۸ + مو +

كہيں گے سركش تحقيق ہم سب آگ ميں ہيں تحقيق خدا نے مقدمہ فيصل كيا ہو درميان بندون كے ۱۹ + تفسير ۲۰ + يعنى اب جگہ نہيں ہى كہ كوئى كسيكے كام آوے ۲۱ + مو + ہم سب يعنى ہم سب دوزخ ميں ہيں نہيں دفع كر سكتا كوئى كسى سے عذاب مقدمہ فيصل كيا اس طرح كہ داخل كيا اہل جنت كو بہشت ميں اور اہل ناكو دوزخ ميں ۲۲ + مد +

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ○

اور كہيں گے جو لوگ پڑے ہيں آگ ميں دوزخ كے داروغوں كو ۲۳ + مانگو اپنے رب سے كہ ہمپر ہلكا كرے ايك دن صورا عذاب ۲۴ + مو +

اور كہيں گے دولوگ كہ دوزخ ميں ہونگے دوزخ كے نگہبانوں سے كہ عاجز جناب پروردگار اپنے سے تو سبك كرے ہمسے ايك دن عذاب ۲۵ + تفسير كہيں گے يعنى جسوقت كہ سخت ہوگا اور نہيں عذاب آگے نہ كہا تھا نہتھا اور كہا تھا نہتھا جہنم اسليے كہ يہى ذكر كرنے جہنم كے ہول لانا اور ڈرانا منظور ہى اور احتمال ہى كہ جہنم نسبت اور دوزخ كے بہت گہرى ہى ۲۶ + اور جہنم ميں برے كسرتى ۲۷ + بدذات كافر ہونگے پس داخل ہونگے شايد كہ جو ملائكہ سعيد ہونگے اونكے عذاب پر اونكى دعا بہت قبول ہوتى ہو كسى سبب سے يا ذاتى قرب انكے كے اللہ تعالى سے پس اسليے دوزخى طلب دعا كى كرينگے اونسے كہ يعنى بقدر ايكدن دنيا كے ۲۸ + مد +

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ○

وہ بولے كيا نہ تھے تمہارے پاس تمہارے رسول لے كر دليليں واضح تو كہيں گے ہاں تھے پھر كہا نہ تم نے پھر كہا نہ ہو كچھ نہيں نكالنا دوزخ كا ۲۹ + مو +

كہيں گے نگہبان كيا نہيں آتے تھے تمہارے پاس تمہارے پيغمبر ساتھ معجزوں كے كہيں گے دوزخى ہاں آتے تھے نگہبان كہيں پس دعا كرو اور نہيں ہى دعا كافرون كى مگر تباہى ميں ۳۰ + تفسير ۳۱ + دوزخ كے فرشتے كہينگے سفارش كرنى ہمارا كام نہيں ہم تو عذاب پر مقرر ہيں سفارش كام ہى رسولون كا سو رسولون سے تو يہ خلاف ہى تھے ۳۲ + مو + كہينگے يعنى ازراہ توبيخ كے بعد مدت دراز كے كيا نہيں آتے تھے الم يہ كہينگے نگہبان كہ پس تو تمہيں چاہيے ہے ۳۳ + دعا كرو ہم نہيں ۳۴ + عليحدہ تمہارے ليے اسليے كہ وہ جانتے ہونگے كہ نہيں سبك كيا جاويگا اونسے عذاب اور ضلال كے معنى ہيں بطلان يعنى دعا اونكى باطل ہوگى اور نہيں نفع ديگى اونكو اور جملہ وما دعاء الكافرين الخ عرفيل كے قول سے ہو اور احتمال

یہ ربانی کلام ہے ✣ علی ✣ معا ✣ اول صفحہ عین کا سنایا کفار قریش کو تو عبرت پکڑیں پھر سب کفار کا حال سنایا کہ دنیا میں ہمنے کافر بھتوں کے دوست ہیں اور وہاں ایک دوسرے سے بیزار ہونگے پھر وہ زخیوں اور وہاں کے نگہبانوں کے کلام ذکر فرمانے پھر اونکے سنانے کو رسولوں کی مددگاری کا حال بیان فرمایا ✣

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝ يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ

ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کے جیتے اور جب کھڑے ہونگے گواہ جسمیں کام نہ آوینگے ستمگروں کو

مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝

اونکے بہانے اولاد نیکے پھٹکار ہے اور اونکو بُرا گھر ✣ صوا ✣

تحقیق ہم مدد دیتے ہیں اپنے پیغمبروں کو اور اون لوگوں کو کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے اور اوس روز بھی کہ قائم ہونگے گواہ یعنی فرشتے گواہی دینگے اوسدن کہ فائدہ نہ دیگا ظالموں کو عذر کرنا اونکا اور اونکے لیے ہے لعنت اور اونکے لیے ہے عذاب اوس گھر کا ✣ تفسیر بیچ زندگانی دنیا کے اور اوس روز بھی کہ قائم ہونگے گواہ یعنی دنیا اور آخرت میں یعنی اللہ تعالی غالب کرتا ہے اونمو داریں میں ساتھ حجت کے اور فتحیابی کے اونکے مخالفوں پر اگرچہ مغلوب ہوں دنیا میں بعض اوقات میں بازراہ امتحان ہونے کے اللہ کی طرف سے اور عاقبت بخیر انجمیں کے لیے ہے اور بدلا لیتا ہے اللہ تعالی اونکے دشمنوں سے اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو اور اشہاد جمع شاہد کی ہے جیسے صاحب اور اصحاب مراد ہیں اس سے انبیا اور فرشتے عمل لکھنے والے پس انبیا گواہی دینگے نزدیک رب العزت کے کافروں پر کہ وہ جھٹلاتے تھے اور فرشتے مذکور گواہی دینگے بنی آدم پر اونکے عملوں کی اوسدن کہ نہ فائدہ دیگا یعنی نہیں مقبول ہوگا عذر اونکا اور لعنت کے معنی ہیں دوری اللہ کی رحمت سے اوس گھر کا یعنی دار آخرت کا ✣ علی کہا ابن عباس رضی نے بیچ تفسیر انا لننصر کے کہ ہم مدد دیتے ہیں ساتھ غلبے اور قہر کے ✣ اور کہا صحاک نے ساتھ حجت کے آخرت میں ✣ اور بعضوں نے کہا ساتھ بدلا لینے کے دشمنوں سے دنیا اور آخرت میں اور تمام یہ ہے انبیا اور مومنوں کے لیے پس وہ مدد دیے گئے ہیں ساتھ حجت کے اوپر مخالفوں اپنے کے اور مدد کی ہے اللہ نے اونکے ساتھ غالب کرنے کے اونپر کہ دشمنی کی اونکی اوپر مخالفوں اپنے کے اور مدد کی ہے اللہ نے اونکی ساتھ غالب کرنے کے اونپر کہ دشمنی کی اونکی اور ساتھ ہلاک کرنے دشمنوں اونکے کے اور مدد کرنے اونکے کے بعد مارے جانے اونکے کے ساتھ بدلا لینے کے اونکے دشمنوں سے جیسے کہ مدد کی تھی بیٹے زکریا کی جب کہ قتل کیے عوض اونکے ستر ہزار آدمی پس وہ مدد دیے گئے ہیں ساتھ ایک وجہ کے ان وجہوں سے اور یقوم الاشہاد سے مراد دن قیامت کا ہے کہ گواہی دینگے فرشتے عمل لکھنے والے اور اوسط رسولوں کے ساتھ یونہی دینے رسالت کے اور کفار پر ساتھ جھٹلانے کے اوسدن کہ فائدہ نہ دیگا ظالموں کو عذر کرنا اونکا یعنی اگر عذر کریں گے اپنے کفر کرنے سے تو نہیں قبول کیا جاویگا اونسے اور اگر توبہ کرینگے تو نہیں نفع دیگا اونکو توبہ ✣ معا ✣ ابو درداء سے روایت ہے کہ کہا جس شخص نے رد کیا بھائی مسلمان کی آبرو ریزی سے یعنی کوئی اوسکی آبروریزی کرتا تھا اسنے مدد کی اوسکی اور بچایا اوسکو رد کریگا اللہ اوسکے مونہہ سے آگ جہنم کی روز قیامت کے پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیت إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا آخر آیت تک اور روایت ہے زید بن اسلم سے کہ کہا اشہاد یعنی گواہ چار فرشتے ہیں ایک تو فرشتے ہیں کہ جو لکھتے ہیں اچھے عمل ہمارے اور برے اعمال ہمارے اور پڑھی یہ آیت وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ✣ یعنی اور آویگا ہر شخص یعنی طرف محشر کے ہمراہ اوسکے ہانکنے والا ہوگا یعنی فرشتہ کہ ہانک کر لاویگا اوسکو طرف محشر کے اور گواہ ہوگا یعنی فرشتہ عمل لکھنے والا کہ گواہی دیگا اوسکے اعمال کی ✣ اور دوسرے گواہ نبی ہیں کہ گواہی دینگے اپنی امتوں پر اور پڑھی رہنے یہ آیت فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ ✣ یعنی پس کیا حال ہوگا جب لاویں ہم ہر امت سے گواہ یعنی نبی ✣ اور تیسرے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہ ہیں کہ گواہی دینگے امتوں پر اور پڑھی رہنے یہ آیت لِتَكُونُوا

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۔ یعنی ہمنے امت وسط کیا ہی تمکو تو کہ ہو گواہ لوگون پر ۔ اور آپ ہے تمہارے گواہ ہین اور بڑھی ہے آیت
وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۔ یعنی اور کہینگے مجرم واسطے جلدون
اپنی کے کیون گواہی دی تمنے ہمارے ضرر پر کہینگے گویا کیا ہمکو اوس خدا نے کہ گویا کیا ہر چیز کو یعنی ہم اوسکے دست قدرت مین ہین جیسا حکم ہوا
ویسا بجا لائے ۔ درمنثور ۔ تنبیہ ۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ مددگار ہی اپنے رسولون کا اور مومنون کا
بھلا بھائیون سوچو تو سہی کہ جب اللہ جل شانہ خود تمھارا مددگار ہی تو بھلا ہمکو اوسکی مدد مانگنی کی کیا حاجت ہی ایسے قادر کی مدد خیال مین لاؤ
اور عاجز بندون سے مدد مانگتے پھرو سچ ہی تمھاری سمجھ پر ہین تمھاری مثال ایسی ہی کہ جیسے ایک بادشاہ زبردست کسیکا متکفل ہوا اور
اوسسے کہدے کہ تو مجھی سے علاقہ رکھنا جو تجکو طلب پیش ہو مجھسے عرض کرنا مین تیری حاجت روائی کرونگا رعیون کا سیرے سوا اسسے عرض کرنا
اب جو شخص اوسکے ارکان دولت مکے آگے ذلیل ہوا اور اونسے اپنی حاجت روائی چاہے اوسکو نادان کہینگے یا نہین پھر سورہ فاتحہ مین بھی تو یہی کہا کہ کلام اللہ کے
سرے کی سورت ہی اور ہر نماز مین بار بار پڑھے ہو اور ہمین ہمکو حکم فرمایا کہ یون کہو وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ تمام مفسر صاحب بیضاوی وغیرہ نے
اسکے یہ معنی لکھے ہین کہ ہم خاص تجھی سے مدد مانگتے ہین اور کسی سے ہرگز نہین مانگتے بھلا مالک تمہارا تو تسے یون کہوا ور پھر وون سے مدد مانگتے
پھر دیکھیو یا علی مدد دیکھیو کہو یا امام رضا مدد دیکھیو کہو یا سالار مدد دیکھیو اور اوسی سے مدد مانگو یہ ہرگز نا سمجھیو نہ خیال کرو ان آیتون کے مضمونون مین
اور یہ کہ سیکو مددگار جانو اور اوسی سے مدد مانگو اوسیکو ہرگز مددگار نہ سمجھو اور نہ کسی سے مدد مانگو یہ کلام بطریق اختصار کے خوف درازی کے کتاب کے
لکھا گیا ہی جسکو تفصیل دیکھنی منظور ہو اور تفسیرون مین یا ک نستعین کی تفسیرین دیکھے لے اور اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جب تمھارا
مالک مددگار ہوا رسولون اور مومنون کا تو ہمکو بھی ہو جب خَلَقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ کے اللہ تعالی کے سے خلق تحمل کرزا اور اوسکے رسول اللہ
مقبول کی شریعت کا مددگار رہنا چاہیے اور آپسمین ایک دوسرے کا مددگار رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاؤ تو تو نوکو آپسمین
رحم کرنے مین اور محبت کرنے مین اور مہربانی کرنے مین مانند مثال بدن کے کہ جب اوسکے ایک عضو شریک ہوا اوسکے لیے تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے
انتہی حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مومن کو مومن کی راحت و مشقت مین شریک مددگار ہونا چاہیے مثل اعضاے بدن کے کہ ایک کو دکھ ہوا سب کو دکھ
ہوتا ہی یہی مضمون شیخ سعدی نے لکھا ہی نظم
بنی آدم اعضاے یکدیگر اند ۔ کہ در آفرینش ز یک گوہر اند ۔ چو عضوی بدرد آورد روزگار ۔
دگر عضوہا را نماند قرار ۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے لیے مانند مکان کے ہی کہ تقویت دیتا ہی بعض اوسکا بعض کو پھر
تلا الین انگلیان اوگلیون مین یعنی تشبیک کے لیے کہ یون ملا رہنا اور مددگار رہنا چاہیے اور آیا ہی کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا
اونکے پاس مانگنے والا یا حاجتمند تو فرماتے صحابہ کو کہ سفارش کرو مجھسے اوسکی پس ثواب دیے جاؤگے اور جاری کریگا اللہ اپنے رسول
کی زبان پر جو چاہیگا اور فرمایا مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم پس عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرونگا مین اوسکی
حالت مظلومی مین پس کیونکر مدد کرون اوسکی اوس حال مین کہ ظالم ہو فرمایا منع کرے تو اوسکو ظلم سے پس یہ ہی مدد کرنی تیری اوسکو اور
فرمایا مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ہلاکت مین ڈالے اوسکو اور جو کوئی ہو اپنے بھائی مسلمان کی حاجت روائی مین
ہوتا ہی اللہ تعالی اوسکی حاجت روائی مین اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دنیا کی دور کریگا اللہ اوسسے سختی کو روز قیامت کی سختیون
مین سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی یعنی ڈھانکے اوسکا پردہ پوشی کریگا اللہ اوسکی روز قیامت کے اور فرمایا اچھا گھر مسلمان
کے وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ احسان کیا جاوے طرف اوسکے اور برا گھر مسلمانون مین وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ ایذا پہونچائی جاوے
طرف اوسکے اور فرمایا جو کوئی ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر نہ پھیرے اوسپر مگر اللہ کی خوشی کے لیے تو ہو جاتی ہین انسکے لیے نیکیان بہ
ہر بال کے کہ پھرا ہی اوسپر ہاتھ اوسکا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اوسکے ہی تو ہونگا مین اور وہ جنت مین

مانند ان کے اور ہلاکین داؤد کی بیان اپنی اور فرمایا جو کوئی بچھائے یتیم کو طعام کھانے پینے کے اور پانی پینے کے واجب کرتا ہے اللہ اوسکے لیے جنت مقرر کر کے یہ کہ کرے وہ گناہ کہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین یتیمان پس یتیمان یا تیز تین پس ادب سکھاوے اونکو اور رحم کرے اونپر یہان تلک کہ بے پروا کرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہے اللہ اوسکے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو پرورش کرے فرمایا یا دو کو یہان تلک کہ اگر کہتے وہ یا ایک کو تو البتہ فرماتے یا ایک کو اور جسکی کھود بن اللہ نے دو عزیز چیز بن تو واجب ہوگی اوسکے لیے بہشت کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کیا ہین دو عزیز چیز بن اوسکی فرمایا دونون آنکھین اوسکی اور فرمایا البتہ ادب دینا آدمی کا اپنے بیٹے کو بہتر ہے اوسکے لیے تصدق کرنے ایک صاع کے سے کہ جسمین قریب ساٹھ سیر ہین سیر کے غلہ آتا ہے اور فرمایا نہ بخشا باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی بخشنا افضل ادب نیک سے اور فرمایا جسکے پاس ضبط کیا جاوے مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہے اوسکی مدد کرنے پر یعنی اوسکی غیبت سے اوسکو منع کر سکتا ہے پس مدد کی اوسکی تو مدد کرتا ہے اوسکی اللہ دنیا اور آخرت مین پس اگر نہ مدد کی اوسکی اس حال مین کہ وہ قادر ہے اوسکے مدد کرنے پر تو ملحوظ کریگا اللہ بسبب اوسکے دنیا اور آخرت مین اور فرمایا جو کوئی دفع کرے اپنے بھائی مسلمان کے گوشت سے پس پشت اوسکے ف ۱ تو ہوتا ہے اللہ پر حق یہ کہ آزاد کرے اوسکو آگ سے اور فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ منع کرے آبرو ریزی بھائی مسلمان اپنے کی سے مگر کہ ہوتا ہے حق اللہ پر یہ کہ دور کرے اوس سے آگ دوزخ کی دن قیامت کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ + یعنی اور ہے حق ہمپر مدد کرنی مومنون کی اور فرمایا نہین کوئی آدمی مسلمان کہ چھوڑے مدد کرنی آدمی مسلمان کی بیچ اوس جگہ کے کہ اوسکی ہتک حرمت کیجاتی ہے اور اوسمین اور ناقص کیجاتی ہے اوسمین آبرو اوسکی ف ۲ مگر چھوڑیگا مدد کرنی اوسکی اللہ تعالی اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہے اوسمین مدد کرنی اوسکی یعنی آخرت مین اور نہین کوئی آدمی مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہ مین کہ ناقص کیجاتی ہے آبرو اوسکی اور اوسکی ہتک حرمت کیجاتی ہے اوسمین مگر مدد کریگا اوسکی اللہ اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہے مدد کرنی اوسکی اور فرمایا جسنے دیکھا عیب کسیکا پھر ڈھانپ دیا اوسکو چوپ اوسکو مانند اوسکے کہ زندہ کیا مؤودہ کو ف ۳ اور فرمایا بلا شبہہ ایک تم مین کا آئینہ ہے مسلمان بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اوسمین برائی پس چاہیے کہ دور کرے اوس سے ف ۴ اور فرمایا جو کوئی بچاوے مومن کو منافق کے شر سے بھیجیگا اللہ فرشتے کو کہ بچاوے گا گوشت اوسکا دن قیامت کے دوزخ کی آگ سے اور جو کوئی تہمت کرے مسلمان کو ساتھ ایک چیز کے کہ چاہتا ہے ساتھ اوسکے عیب اوسکا توڑ دیگا اللہ تعالی اوسکو پل پر یہان تک کہ ٹھکانے اوسکے عہدے سے اوس چیز کے سے کہ کہا ف ۵ اور فرمایا جسنے حاجت روائی کی کسیکے لیے میری امت مین سے چاہتا ہوا یہ کہ خوش کرے اوسکو بسبب اوسکے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی جنت مین اور فرمایا جسنے فریاد رسی کی عمگین کی کھناہی اللہ اوسکے لیے تہتر بخششین ایک مین درستی سب کاموں اوسکے کی ہوتی ہے یعنی دنیا اور آخرت مین اور بہتر اوسکے لیے باعث درجات کی ہوتی ہین اور فرمایا خلق عیال اللہ کی ہے پس محبوب ترین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہے کہ سلوک کرے طرف عیال اوسکی کے ف ۶ تحقیق ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سنگدلی کا فرمایا تو ہاتھ پھیر قسم کے سر یتیم پر اور کھانا کھلا مسکین کو آور فرمایا آنحضرت نے کیا نہ خبر دون مین افضل صدقہ تیری بیٹی پر ہے کہ طلاق دی ہوا اوسکے خاوند نے اور آبڑی ہو وہ تیرے گھر نہوا اوسکے لیے کمانے والا کوئی سوائے تیرے + مشکوۃ + اور پر رسولون اور مومنون کی مددگاری کا ذکر فرمایا تھا اور رسولون مین سے حضرت موسی علیہ السلام بھی بڑے رتبے کے رسول ہین کہ یہود اوس زمانے کے اونکو مانتے تھے اور اونکے تابع بنی اسرائیل تھے اونکی مددگاری کا ذکر فرمایا کہ اونکو جسنے ہدایت یعنی معجزات وغیرہ دیے اور طرح طرح سے ہم مددگار رہے اور یہ بھی اسمین اشارہ ہے کہ موسی اور بنی اسرائیل کہ تمہارے نزدیک یہودی وقار مین وہ بھی اس نبی آخر الزمان کی خبر دے گئے ہین جسکے کہ یہ بات اونکی بھی تم نہین مانتے باوجودیکہ وہ ایسے تھے + ۱۲ +

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

اور بیشک دی ہم نے موسیٰ کو راہ اور وارث کیا ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب کا جو راہ بتاتی اور سمجھاتی عقلمندوں کو ✦ معو ✦

اور تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو ہدایت اور وارث کتاب کا کیا ہم نے بنی اسرائیل کو واسطے راہ دکھانے اور نصیحت دینے کے عقلمندوں کو ✦

تفسیر ✦ مراد ہدایت سے تمام وہ چیزیں ہیں کہ جو موسیٰ ایک لمبے دربار دینے قسم معجزات اور توریت اور شرائع سے اور کتاب سے مراد توریت اور انجیل اور زبور ہیں ✦ **حل** ✦ پھر خطاب آنحضرت کو فرمایا کہ ان نابکاروں کی ایذا پر صبر کرو ہم تمہاری مدد کریں گے ہمارا وعدہ سچا ہے

اور استغفار میں اوّل تسبیح اور تحمید ہیں صبح و شام مشغول رہو ✦

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝

سو تو صبر کر بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے اور بخشوا اپنا گناہ اور پاکی بول ساتھ خوبیاں شام کو اور صبح کو ✦ معو ✦

پس صبر کر بلاشبہ وعدہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور بخشش طلب کر اپنے گناہ کے لیے اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے شام صبح ✦

تفسیر ✦ حضرت رسول ﷺ دن میں سو بار استغفار کرتے تھے گو آپ سے ہر بیشتر سے قصور ہی ہو سکے واقف ہر سکیو ضرور ہے استغفار ✦ معو ✦

پس صبر کر یعنی اپنی قوم کی ایذا پر وعدہ اللہ کا یعنی تیرے مدد کا ہے اور تیرے بول بالا کا اور تیرے دشمنوں کے ہلاک کرنے کا سچا ہے کما قالہ کلبی نے کہ منسوخ کیا آیت قتال نے اس آیت صبر کو بخشش مانگ یہ حکم فرمایا بخشش مانگنے کا تو کہ زیادہ ہو بسبب اسکے درجہ اور قرب حضرت کا اور سنت ہو سکے لیے اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ بخشش مانگ اپنی اُمت کے گناہوں کے لیے اور آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میرے دل پر ایک پردہ سا آجاتا ہے پس بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے ہر دن ستر بار پس اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ استغفار حضرت کے واسطے زیادتی قرب کی تھی والا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اگلے حق میں وارد ہوا اور پاکی بیان کر الخ یعنی مداومت کر اپنے رب کی عبادت و ثنا بیان کرنے پر اور بعضوں نے کہا کہ مراد صبح و شام کی پاکی و تعریف کے بیان کرنے سے نماز پنجگانہ ہے یعنی مراد میں اور بعضوں نے کہا یہ مراد ہے کہ سبحان اللہ وبحمدہ ✦ **حل** ✦ **بحث معا** ✦ **تنبیہ** ✦ بتانا چاہیے کہ استغفار کے معنی ہیں طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی مستقبل کو ہوتی ہے اور کبھی تین میں اسی لیے کہا جاتا ہے کہ استغفار توبہ کرو یا استغفار زبان سے ہوتی ہے اور توبہ دل سے اور توبہ کے معنی ہیں پھرنا گناہوں کی طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف یاد کرنے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ کی بندے کے لیے یہ ہے کہ ڈھانکے گناہ اوسکے اور سپارے اوسکے آخرت میں کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی رحمتہ علیہ سے پوچھا گیا کہ توبہ کیا ہے فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکل جاوے کہ گویا گناہ کو پہچانتا ہی نہیں اور سہیل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب تحمل و عذاب کے انتہی ✦ اور توبہ و استغفار کے درمیان موجب امر وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا ✦ کے ہر بے پر واجب ہیں اسلیے کہ ہر ایک سب حال و سے اپنے کے گناہ یا چوں سے خالی نہیں پس ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہوں کی گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح و شام توبہ و استغفار کرو کرے تو کہ کفارہ ہو تا ہے تمام گناہوں پس بیرہ اور صغیرہ کا قصد کیے ہوں یا خطا یا سہو اور بسبب شومی گناہوں کے توفیق طاعت سے محروم ہے اور ظلمات اصرار کی گناہوں پر دل کو بالکل گھیرے اور کفر و دوزخ کو نہ پہنچاوے اور شرط توبہ کی چار ہیں ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے اور بسبب تعظیم امر اسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان نہ ہو مانند تعریف کرنے لوگوں کے اور ضعف اور قصر اور ماندگی کے دوسری یہ کہ گذشتہ گناہوں سے شرمندہ ہو تیسری یہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہوں ظاہر و باطن کا کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ کوئی گناہ ہرگز نہیں کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہے کہ ابتدا کرے بلو غ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہیں

تو تارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ او ر دیگر فرائض ترک ہوئے ہون تو اونکی قضا کرے اور سستی کرے اونکے ادا کرنے مین ساتھ صدق دلکے وقت کے نوافل مین اور فرض کفایہ مین کہ تعین یعنی نہ موقوف ہو اور سپر اور جو خلاف شرع منع چیزین کی ہین مانند ریشمی کپڑے پہننے لباس حریر وغیرہ کے اونسے درگاہ صمد تعالیٰ مین توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور بسدق تو بہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ + یعنی وہ ایسا ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہے بیان آدر یہ توبہ اللہ تعالیٰ سے کرنی اون گناہون سے ہے کہ محض گناہ خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندون کے ہون تو اللہ تعالیٰ سے بھی بخشش چاہیے اسلیے کہ نافرمانی ہو سکی کی ہے اور اونسے بھی تدارک اوسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا لے اگر مقدور ادا کا نہین رکھتا ہے اور اگر حق سوا مال کے ہو مانند غیبت کے تو اوس سے بخشوا لے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہیں تو بغیر لینے نام کے مطلق گناہ معاف کرواوے اور اگر اسمین بھی خوف فتنے کا ہو تو جو حق اللہ تعالیٰ کی طرف کرے اونسے تضرع و زاری اور اعمال خیر کرے اور بسدق توبہ اللہ تعالیٰ اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے دشمنون کو ساتھ دینے اوجہ کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہین پس اگر قرض ہے یا اور حقوق مالیہ تو ادا کرے اوسکے وارثون کو اگر مقدور رکھتا ہے والا اونسے بخشوا لے اور سلوک کرے اونسے اور بندے کے لیے بھی کچھ بسدقے اور توبہ و استغفار مین دیر نکرے اور بسبب وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نہ کہے کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہنے کا تو بہ کیونکر کرون اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو گناہ دلگلے اوسکے بخشے جاتے ہین اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل مین یہ نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کر لونگا بلکہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مرجاؤن اور جب توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدے مین جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہون گذشتہ کو یاد کر کر عذاب الٰہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ ہاتھ اوٹھا کر کہے یا الٰہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہے اور عذر کرتا ہے گناہ سے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھ نظر رحمت کے میری طرف دیکھ اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور میرے دم تک مجکو اپنے گناہون سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت مین ہے اور تو ہی بخشنے والا ہے بعدہ درود پڑھے اور سلما نون کے لیے بھی بخشش چاہیے یہ تو عوام کی ہے کہ صاحب اوسکا مستحق بشارت اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ کا ہونا ہے یعنی بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والون کو اور دوست رکھتا ہے طہارت کرنے والون کو + اور توبہ خواص کی یہ ہے کہ بڑے اخلاص سے کرے واجب ہے ہر ایک کرنا دل کا اونسے توبہ کرین اور توبہ محبوبون کی غفلت سے اور مشغول ہونے ماسوی اللہ سے ہوتی ہے اور جانا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہے اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان مظاہر حق مین مع باب الکبائر و علامات النفاق کے تفصیل سے کیا گیا ہے جو چاہے وہان سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین اور پرہیز کرنا بھی اونسے دشوار ہے اور بحسب مذہب مختار کے تقوی مین بھی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو اور نہ اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کرتے لیکن خوف اسکا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و موجب کو نہ پہنچا دین اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہ ہے کہ ہر چیز مین بہ ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہ ہے لقمہ دفع کرنے والا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی سردی سے اور باین ضرورتی ایک بیوی اگر نہ ضرورت ہو تو جانا چاہیے کہ بسبب مجاوز کرنے کے حد ضرورت سے اور وسعت کرنے کے مباح مین گناہ شبہات و مکروہات مین اور بسبب بڑھنے کے مکروہات مین مرتکب حرام چیز کا ہوتا ہے اور یہان سے حد اسلام کی تمام ہوتی ہے اور من بعد اسکے

گھر کفر و آگ کا ہی نعوذ باللہ منہ بدع ۳۲ + اور جانا چاہیے کہ فائدے استغفار کے حدیث شریف مین بہت آئے ہین اجمالہ بڑا فائدہ جامعہ یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی جو کوئی لازم کرے استغفار کو گرداتا ہی اللہ واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال وطیب اور جگہ سے کہ گمان نہین کرتا + ف + لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ مین کہ عادت کرے اوسپر اسلیے کہ ہم مین جتنا ہی اوسکا اوتنا ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوْبٰى لِمَنْ وَّجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا یعنی خوشحالی ہی اوسکے لیے کہ پاوے اپنے اعمال نامہ مین بہت استغفار بہت اور فضیلت مذکور اسلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرا ہی استغفار کو تو متکفل کا اور اعتماد اللہ تعالی پر ہوتا ہی اور بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پس جسکو تقوی اور توکل کے ہوتا ہی اور اونکی شان مین یہ آیت اردہوئی ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سے گرداتا ہی اوسکے لیے راہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جگہ سے کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو پس یہ حدیث اس آیت سے کالی گئی ہی اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مسند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا یعنی کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ پس کہا مینے بخشش مانگو اپنے رب سے تحقیق وہ ہی بہت بخشنے والا بھیجیگا مینہ تمپر بکثرت اور دیگا تمکو مال اولاد اور بنا دیگا تمھارے لیے باغ اور جاری کریگا تمھارے لیے نہرین + منقول ہی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کہا استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجگی کا پھر ایک اور نے تنگی اولاد کا پھر ایک اور نے تنگی پیداواری کا زمین اپنی مین پس سب سے تمکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسے کہ شکوہ کیا لوگون نے کئی چیزون کا اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار ہی کرنے کا پس پڑھی اونھون نے یہی آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ یعنی جتنے جواب مینے دیے ہین سب اس آیت سے ثابت ہین + ع + سوچنا چاہیے کہ استغفار اور تقوی اور توکل کے کیا کیا فائدے ہین پس افسوس ہی کہ اوراد اعمال لوگ ڈھونڈتے پھرتے ہین اور ان اعمال جہر کی طرف کچھ بھی خیال نہین کرتے اور اس استغفار کے ترک کرنے سے بندہ بڑی خرابی مین گرفتار ہوتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ مؤمن جب گناہ کرتا ہی تو یہ ہوجاتا ہی ایک نکتہ سیاہ اوسکے دل مین پھر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی تو صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوجاتا ہی وہ نکتہ یہان تک کہ چھا جاتا ہی اوسکے دل پر پس یہ ہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت مین كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یعنی ہرگز نہین بلکہ زنگ لگایا ہی اونکے دلون پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی اونمین جسپر گرف چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی دل کی بینائی سے پس نہین دیکھتا کوئی چیز علموں نفع دینے والون سے اور حکمتون فائدہ مندسے اور جاتی رہتی ہی شفقت اور رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہی اور نہ اوسپر اور ثابت ہوتے ہین اوسکے دل مین آثار ظلمت و قسوت کے اور جرأت کرتا ہی گناہ پر + ع + اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ شیطان کی برعکسی ہوتی ہی اور وہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہی ہے کے استغفار سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ شیطان نے عرض کیا پروردگار سے کہ قسم ہی تیری عزت کی ہی ہے پیر ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا مین تیرے بندون کو جب تک کہ ارواح اونکی اونکے بدنون مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا ہونگا مین اونکو جب تک کہ بخشش مانگتے رہینگے وہ مجھسے + اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ آنحضرت

کی سنت ادا ہوتی ہے کہ آنحضرت مجلس میں استغفار کثیر کرتے تھے چنانچہ ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق تھے ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہ کہتے تھے سو بار رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ + یعنی اے پروردگار میرے بخشش والے واسطے میرے گناہ اور قبول کر توبہ میری بلاشبہ تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بخشش کیجاتی ہے واسطے اسکے اگرچہ بھاگا ہو لشکر کی لڑائی سے کہ کبیرہ گناہ ہے ف مگر چاہیے کہ وقت استغفار کے حضور دل بھی ہو حضرت رابعہ کا قول ہے کہ استغفار ہمارا احتیاج ہے دست سے استغفار کاذبوں کے عیب را خندہ می آید استغفار ما + خدا سے ڈرنے والے استغفار کو تحقیق سخت ضرورت ہے اور استغفار کو تحقیق سخت ضرورت ہے اور نافرمان مین داخل نہو ظاہر کچھ اور باطن کچھ پس جب استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا ہے کہ استغفار کرنے والا گناہ سے اور حال مین کہ مقیم ہو گناہ پر مانند مذاق کرنے والے کے ہی ساتھ رب اپنے کے عیاذا باللہ منہ + ع + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہے مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ کوئی ہاتھ اوسکا پکڑے منتظر رہتا ہے دعا کا کہ پہنچے اوسکو باپ کی طرف سے یا مان کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جس وقت کہ پہنچتی ہے دعا اوسکو ہوتا ہے پہنچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ پہنچاتا ہے قبر والون کو بسبب دعا زمین والون کے مانند پہاڑون کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت و بخشش اور بلاشبہ شخص زندون کا طرف مردون کے استغفار کرتا ہے واسکے لیے اور روایت کی ہے بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہیں دونون فرشتے اعمال لکھنے والے اوٹھا لیجاتے ہین اعمال نامہ بندے کا ہر دن پھر دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اول اعمال نامے مین اور اخیر مین استغفار بیگ کہ فرماتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ بخشے مینے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ در میان دونون طرفون اعمال نامے کے ہین حاصل یہ کہ صبح و شام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی کر مجکو اون لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین اور روایت ہے حارث بن سوید سے کہا بیان کرین مجھے عبداللہ بن مسعودؓ نے دو حدیثین ایک تو اونمین سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے کہ وہ یہ کہا کہ تحقیق مومن دیکھتا ہے اپنے گناہون کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہے نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہے اوس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہ کو مانند مکھی کے کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اوس مکھی کے اس طرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے پس اوڑایا اوسکو اپنی ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہے اور خوف کرتا ہے اوس سے کہ پکڑا جاؤن اور فاجر کو اپنے گناہ کرنے کی پروا نہیں ہوتی پھر کہا عبداللہ نے مضمون حدیث جو حضرت سے سنی تھی وہ بیان کی کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کرنے اپنے بندے مومن کے پہ نسبت اوس شخص کے کہ آاوترا ایک میدان مین کہ خالی ہو درخت اور گھاس سے جگہ ہی ہلاکت کی ساتھ اوسکے تھی سواری اوسکی اوسپر تھا کھانا اوسکا اور پانی اوسکا پس رکھا سر اپنا یعنی بہ استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھ سوتا پھر جاگا اوس مین کہ تحقیق جاتی رہی تھی سواری اوسکی پھر تلاش کیا اوسکو یہان تک کہ جبوقت سخت ہوئی بلا سپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی رنج و بلا سو اگر گرمی اور پیاس کہا پھر جاؤن مین طرف مکان اپنے کے کہ تھا مین اوسمین پس سو رہون یہان تک کہ مر جاؤن پس رکھا اوسنے سر اپنا اپنے بازو پر تو کہ مر جاوے پھر جاگا پس ناگہان سواری اوسکی اوسکے پاس جلد رہی اوسپر توشہ راہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کرنے بندہ مومن کے اوس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشہ راہ اپنے کے یعنی جیسے شخص اپنی سواری اور توشہ راہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اوس سے زیادہ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے بندے کی توبہ کرنے سے آور اور فائدہ استغفار کا یہ ہے کہ جو کوئی بدزبانی اور لازم کرے استغفار کو تو یہ

خصلت بداوس سے دفع ہوجاتی ہی چنانچہ حذیفہ صحابی نقل کرتے ہین کہ شکوہ کیا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تیز زبانی یعنی بدزبانی اپنی کا پس فرمایا آپنے کہان ہی تو استغفار سے یعنی استغفار کیون نہین پڑھتا کہ اوس سے بلیات ظاہر و باطن کی دفع ہوتی ہین تحقیق مین استغفار کرتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار نقل کی یہ حدیث حصن حصین مین نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنیسی سے اور فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ جس مجلس مین لغو و گناہ کی باتین صادر ہون اور پھر استغفار پڑھے تو صاف ہوجاتی ہین وہ چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مجلس مین بیٹھا اور لغو کلام اوس سے بہت صادر ہوا پھر اوٹھنے کے پہلے یہ دعا پڑھی تو بخشے جاتے ہین وہ کلام بد کہ اوس مجلس مین اوس سے واقع ہوے تھے اور وہ دعا یہ ہی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یا کسی مجلس مین بیٹھتے تو پڑھا کرتے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فائدہ اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہی تو مہر ہوتا ہی پڑھنا اسکا مُہر اوسپر یعنی اسکے پڑھنے سے ثواب اچھے کلام کا ثابت رہتا ہی ضائع نہین ہوتا کسی گناہ سے اور اگر بُرے کلام کے بعد پڑھتا ہی تو اوس کلام کا گناہ بخشا جاتا ہی تمام ہوا علاقہ استغفار کا شکوۃ و غیرہ سے اب بعضے فضائل صبح و شام کی تسبیح و تحمید وغیرہ کے سنا چاہیے حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنے صبح و شام کو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سو سو بار پڑھا تو نہین لائے کا کوئی قیامت کو عمل بہتر اوس عمل سے کہ لایا ہوگا یا وہ سو لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنی پس وہ افضل اس سے ہوگا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھے ہوگا اوسے ثواب مانند سو حج کرنے والے کے اور جو صبح شام کو سو سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھے ہوگا مانند ثواب اوس شخص کے کہ سو گھوڑے جہاد کے لیے دیے یا فرمایا بمضمون کی جگہہ یہ کہ سو جہاد کیے اور جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صبح و شام کو سو سو بار پڑھے ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنے والے کے کہ وہ غلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہون اور جو اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو سو بار صبح و شام کو پڑھے نہین ہی کوئی بہتر عمل مین اوس دن اوس شخص سے لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اسسے پڑھے یعنی وہ افضل اسسے ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنے یہ دعا صبح کو پڑھی شام تک محفوظ رہا اور جسنے شام کو پڑھی صبح تک محفوظ رہا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا یعنی پاک ہی اللہ اور باقی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکی کے نہین ہی قوت بندے کو حرکت و سکون کی مگر ساتھ قوت دینے اللہ کے جو چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہین چاہا نہوا میں جانتا ہون کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا ہی یہ حصن حصین مین ہین پھر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم صبر وغیرہ کا فرماکر معاندین کی بُرائی بیان فرماتے ہین ؛

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ

جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین بغیر کسی سند کے جو پہنچی ہو اوکو اور کچھ نہین اوکے جی مین غرور ہی کہ کبھی نہ پہنچینگے اوس تک

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○

سو تو پناہ مانگ اللہ کی بیشک وہی ہی سنتا دیکھتا ؛ ع ؛

بلاشبہہ وہ لوگ کہ جھگڑا کرتے ہین خدا کی آیتون مین بغیر دلیل کے کہ آئی ہو اونکے پاس نہین ہی اونکے سینون مین مگر اراد ونکے کا کہ نہین ہین مگر اراد ونکے کا کہ نہین ہین وہ پہونچنے والے اوسکو پس پناہ طلب کر خدا سے تحقیق خدا وہی ہی سُننے والا دیکھنے والا ؛ تفسیر ؛ کبر کے معنی ہین بڑائی ڈھونڈھنی اور اور وہ چاہنا ہی تقدم اور ریاست کا اور یہ کہ نہو کوئی بالاتر اوسسے پس اسلیے عداوت رکھتے ہین وہ تجھسے اور دفع کرتے ہین تیری

ع قولہ تعالی ما هم ببالغیه صفت کبر الذی محمود ہی الا ہو ؛ ع ؛

آیتون کو بجھوں اسکے کہ بڑھ جاوے تو اونسے اور ہوویں وہ زیر دست تیرے اور تابع تیرے امر و نہی کے اسلیے کہ نبوت کے زیر حکم تمام ملک و ریاست ہوتی ہی یا چاہتا اسکا ہی کہ ہوا اونکے لیے نبوت نہ بگاڑ آزار حسد و سرکشی کے اور نہ لالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ یا مراد دفع کرنا آیات کا ہی ساتھ جدال کے نہین ہین وہ جو پہنچنے والے اوسکو یعنی موجب کبر اور مقتضی اوسکے کو پس پناہ مانگ یعنی اونکے مکر سے کہ حسد کرین تجھپر اور سرکشی کرین تجسے سننے والا ہی یعنی اون باتون کو کہ تو کہتا ہی اور وہ کہتے ہین دیکھنے والا ہی یعنی اون اعمال کو کہ کرتا ہی تو اور کرتے ہین وہ دلیل مدد کریگا تیری اونپر اور بچاویگا تجکو اونکے شر سے ۵ل ۴ نہین ہر آئنہ سینون مین یعنی اونکے دلون مین اور مراد کبر سے عظمت اور سرداری یا غلبہ محمد پر ہی کما ابن عباس نے نہین باعث ہوتی ہی اونکو تیری تکذیب پر مگر وہ چیز کہ اونکے سینون مین ہی قسم کبر و عظمت سے نہین ہین وہ پہنچنے والے اوسکو یعنی مقتضی اس تکبر کے کو اس لیے کہ اللہ تعالی نے ذلیل کیا ہی اونکو اور کما اہل تفسیر نے کہ نزول اس آیت کا یہود کی شان مین ہی کہ رسول علیہ السلام سے او نہوں نے کہا کہ ہمارا مسیح یعنی دجال خیر مانے زمین خروج کریگا اور سلطنت اوسکی بر و بحر مین پونہچیگی اور بادشاہی ہماری طرف رجوع کریگی تب ہم تجھپر ایمان لاوینگے تو اللہ تعالی نے ساتھ اوتارنے اس آیت کے خبر دی کہ یہ اپنی مراد کو نہین پونہچین گے پس پناہ مانگ تو ساتھ اللہ کے فتنہ دجال کے سے او یہ ہنسوا پنے کو کہا کہ کفا کہتے تھے کہ قرآن کلام خدا کا نہین ہی او نسبت محال ہی او سپر یہ آیت آئی ۴ معا بحر ۴

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

البتہ پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا بڑا ہی پیدا کرنے سے لوگون کے بڑا ہے لیکن اکثر لوگ نہین جانتے ۴ مو ۴

البتہ پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا بہت بڑا ہی پیدا کرنے آدمیون کے سے یعنی اعادہ اونکے سے واللہ اعلم ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے یہ تفسیر ۴ یعنی دوسری بار پیدا ہونا محال جانتے ہین ۴ مو ۴ ہرگاہ کہ تھا جھگڑا اونکا اللہ کی آیتون مین مشتمل اوپر انکار بعث کے بلکہ اصل جھگڑا یہی تھا دلیل لائے گئے ساتھ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے اسلیے کہ وہ اسکے مقر تھے کہ اللہ پیدا کرنے والا آسمان و زمین کا ہی پس فرمایا کہ جو قادر آسمان و زمین کے پیدا کرنے پر ہی باوجود اس بڑے پنے کے وہ انسان کے پیدا کرنے پر کہ نہایت کم ہی اوسے قادر تر ہی ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسلیے کہ نہین تامل کرتے ہین بسبب غلبے غفلت کے ۴ مل ۴ مراد خلق الناس سے اعادہ بعد موت کے یعنی جلانا اونکا روز حشر کے ہی مراد یہ کہ جو اوپر پیدا کرنے آسمان و زمین کے باوجود اس عظمت انکی کے قادر ہی باوجود یکہ اول کچھ نتھا وہ اوپر پیدا کرنے اور جلانا اونکے مردون کے بوجہ احسن و سہل تر قادر ہوگا اکثر لوگ اسکو نہین جانتے ہین اور بعضون کے نزدیک مراد الناس اول سے دجال ہی اور الناس دوسرے سے یہود کہ دربارہ دجال کے جھگڑتے تھے اور اوسکو آیت اللہ اور عظیم الجثہ کہتے تھے یہ آیت آئی کہ وہ ایک ادنی مخلوقات حدے اتعالی کے سے ہی جو کہ خالق آسمانون اور زمین کا ہی اور جانا چاہیے کہ دجال ایک شخص ہی طبقہ قد عظیم الجثہ دائین آنکھ سے کانا اور صورۃ اوسکا ایک علامات قیامت سے ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ دجال کے نکلنے سے تین برس پہلے لوگ قحط مین مبتلا ہونگے پہلے سال تہائی حصہ مینہ اور روئیدگی کم ہوگی اور دوسرے سال دو تہائی کم ہوگی اور تیسرے سال کچھ بھی مینہ نہین برسنے کا اور کچھ بھی روئیدگی نہین اوگے گی اور تمام حیوانات و چارپائے ہلاک ہوجاوینگے اوسوقت مین دجال ظاہر ہوگا اور سحر و تمویہ یعنی دھوکے کی چیزین اوسکے ساتھ ہونگی اور شیاطین اوسکے حکم مین ہونگے حتی کہ جب ایک شخص کو کہیگا کہ اگر تو جانتا ہے تو تیرے ماں باپ کو مین زندہ کردون اوسوقت مجکو رب جانیگا تو اور اوسی وقت شیاطین اوسکے ماں باپ کی صورت مین جاوینگے اور اوسکو کہینگے اے فرزند ہمارے متابعت اوسکی کر کہ یہ پیدا کرنے والا تیرا ہی اس سبب سے بہت خلق متابعت اوسکی کر کر کافر ہوگئے مگر جنکو کہ اللہ بچاوے اور کہتے ہین بعضے علما کہ رہنے والے مسجد دون کے اوسکے شر سے امن مین ہونگے اور تمام شہرون مین پھریگا مگر مکہ اور مدینہ کے کہ ملائکہ نگہبانی اونکی کرین گے

اور دجال کو وہاں دخل نہیں دینے دینگے اور اوسکے ساتھ ایک بہشت اور ایک دوزخ یا ایک پانی اور ایک آگ ہوگی جسکو وہ بہشت یا پانی کہیگا دکھاویگا وہ حقیقت میں دوزخ یا آگ ہوگی اور جسکو وہ دوزخ یا آگ دکھاویگا وہ بہشت یا پانی شیریں ہوگا اگر کوئی مومن گرفتار اوسکا ہوگا تو جانیگا کہ وہ کافر ہے خدا نہیں ہے اسلیے کہ خدا بشر کا سا جسم نہیں رکھتا اور کانا نہیں اور چاہیے کہ مومن آگ اوسکی اختیار کرے کہ وہ پانی شیریں ہوگا اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ دجال مشرق کی طرف سے نکلیگا اور خراسان کی طرف متوجہ ہوگا اور کوہ اُحد کے پیچھے اوترے گا ملائکہ اوسکو شام کی طرف متوجہ کردینگے اور شام میں ہلاک ہوگا اور جب مومن تنگ ہونگے تو عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزدیک منارۂ بیضا کے جانب شرقی دمشق کے اوترینگے اور وہ کپڑے رنگین پہنے ہونگے اور دونوں ہاتھ اپنے دو فرشتوں کے اوپر رکھین ہونگے دم اونکا سر کافر کو پہنچیگا وہ مرجاویگا اور جسطرف کہ نظر اونکی پڑیگی جسکو دیکھینگے وہ مرجاویگا پھر دجال کی طلب میں وانہ ہونگے بیچ اب اوسکے کہ ایک موضع ہے ولایت شام میں دجال کے پاس پہنچینگے اور اوسکو مارینگے اور لشکر دجال کا کہ اوسمیں اکثر یہودی ہونگے تباہ ہوگا حدیث میں آیا ہے کہ دجال کے ساتھ ہیگی ہزار امت میں سے ستر ہزار کہ اونپر تاج ہونگے اور ایک روایت میں ہے کہ دجال کے ساتھ اوس روز ستر ہزار یہودی ہونگے سب صاحب تاج اور تلوار حبشی کے اور بعد قتل دجال کے یاجوج وماجوج باہر نکلینگے اور عیسیٰ علیہ السلام موسنوں کو کوہ طور پر لیجاوینگے اور وہاں بچاؤ کرینگے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا دجال کا زمین میں چالیس برس ہوگا کہ برس مانند مہینے کے ہوگا اور مہینہ مانند جمعے یعنی ہفتے کے اور جمعہ مانند دن کے اور دن مانند بھڑکنے ہنی کھجور کے آگ مین اور آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اور فرمایا کہ جب تشہد یعنی التحیات پڑھے ایک تمہارا تو چاہیے کہ پناہ مانگے شر فتنے مسیح دجال کے سے ✣ معا در منثور ✣

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے دس آیتین آخر سورۂ کہف سے یعنی وعرضنا جہنم سے آخر تک پس بچے دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا اوسپر اور فرمایا کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورۂ کہف سے یعنی من امر نا رشدا تک بچایا جاویگا دجال کے فتنے سے اور فرمایا جو کوئی پڑھے تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کے سے اور فرمایا کہ جو کوئی پائے دجال کو پس چاہیے کہ پڑھے اوسپر اول آیتین سورۂ کہف کی یعنی تین یاد اوس اسلیے کہ وہ آیتین نگہبان ہین تمہارے دجال کے فتنے سے ✣ مشکوٰۃ ✣

وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۙ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَکَّرُوْنَ ۝

اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ ایماندار جو بھلے کام کرتے ہین اور نہ بدکار تم تھوڑا سوچتے ہو

اور برابر نہین ہین نابینا اور آنکھون والے اور برابر نہین ہین وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے ہین اچھے اور بدکار تھوڑی نصیحت پکڑتے ہو ✣ تفسیر ✣ نابینا اور بینا کو مثل لانے واسطے بدکار اور نیک کار کے ✣ کشاف ✣

اِنَّ السَّاعَۃَ لَاٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

تحقیق وہ گھڑی آنی ہے اوسمین دھوکا نہین لیکن اکثر لوگ

بلاشبہ قیامت آنی ہے نہین شک اوسمین ولیکن اکثر لوگ باور نہین رکھتے ✣ تفسیر ✣ یعنی ضرور ہے آنا قیامت کا کچھ شک نہین اوسمین اسلیے کہ ضرور ہے بدلا ملنا اعمال کا آگاہ کرنا خلق کا واسطے فنا کے خاص کر ✣ حل ✣ اوپر ذکر تھا قیامت کے آنے کا اب آگے ایسی چیز بیان فرماتے ہین کہ جو قیامت مین مفید ہووے توحید و عبادت رب کی ہے ✣

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝

اور کہا تمہارے رب نے پکارو مجکو کہ قبول کرونگا تمہاری پکار کو بیشک جو لوگ

اور کہا پروردگار تمہارے نے دعا کرو میری جناب مین تو قبول کرون مین دعا تمہاری بلاشبہ جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری عبادت سے

داخل ہونگے دوزخ مین خوار ہوکر ۔ تفسیر ۔ بندگی کی شرط ہی اپنے رب سے مانگنا نہ مانگنا غرور ہی اگر نہ مانگے مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکارکو پہونچتا ہی ہر حق بات ہی مگر یہ نہین کہ ہر پکار کی ہر دعا قبول کرے اوسکی مرضی موافق مالک ہی اپنی خوشی کرتا ہی ۔ موضح ۔ اُدْعُونِي کے معنی ہین اعبدونی یعنی عبادت کرو میری اور اَسْتَجِبْ لَكُمْ کے معنی ہین اُنکم یعنی بدلا دونگا تمکو اور دعا بمعنی عبادت کے بہت آئی ہی قرآن مین اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا اِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي اور حسن بصری سے منقول ہی اس حال مین کہ پوچھے گئے اوسنسے معنی اس آیت کے کہ کہا عمل کرو اور خوشوقت ہو اسلیے کہ حق ہی اللہ پر یہ کہ قبول کرے واسطے اوس لوگون کے کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور زیادہ دیگا اونکو فضل اپنے سے اور ثوری سے منقول ہی کہ اوسنے کہا دعا کرنا اللہ سے پس کہا اونسون نے کہ ترک کرنا گمان ہون کا ہی دعا ہر اور حدیث مین آیا ہر اِذَا شَغَلَ عَبْدِي طَاعَتِي عَنِ الدُّعَاءِ أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ ۔ یعنی جب باز رکھے میرے بندے کو طاعت میری دعا سے دیتا ہون مین اونکو افضل اوس چیز سے کہ دیتا ہون مین مانگنے والونکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ یعنی دعا وہی عبادت ہی اور پڑھی ہی آیت یعنی اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ اور جائز ہی یہ کہ ہو دعا اور استجابت اپنے ظاہر معنی پر یعنی مانگو مجھسے قبول کرونگا مین عاتمھاری اور پر بعبادتی سے یعنی اِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي مِنْ دُعَائِي یعنی جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری دعا سے داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر اسلیے کہ دعا ایک قسم ہی عبادت کی بلکہ افضل اقسام اوسکے سے ہی تصدیق کرتا ہی اسکو قول ابن عباس رض کا اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ یعنی افضل اقسام عبادت کی دعا ہر اور کتب سے منقول ہی کہ وحی بھیجی اللہ نے اس امت کو تین چیزین کہ نہین دی چیز ین مگر نبی مرسل کو فرمایا تھا اللہ تعالی ہر نبی کو اُدْعُنِي أَسْتَجِبْ لَكَ ۔ اُدْعُنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ یعنی نہین چاہتا اللہ تو کرے تمپر کچھ بھی تنگی اور فرماتا تھا نبی کو اُدْعُنِي أَسْتَجِبْ لَكَ یعنی دعا کر مجھسے قبول کرونگا تیرے لیے اور فرمایا ہمارے لیے اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ یعنی دعا کرو مجھسے تو کہ قبول کرون مین تمھارے لیے اور ابن عباس سے منقول ہی مِنْ مَعْنَى اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَحِّدُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ یعنی قائل ہو میری توحید کے تو کہ بخشون مین تمکو ۔ کشاف ۔ مدل ۔ نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ کہا وعظ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے مین پس فرمایا کہ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی عبادت اللہ کی کہا جسنے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانا ہے مین فرمایا هُوَ اِخْلَاصُ اللهِ مِمَّا سِوَاهُ یعنی وہ خالص کرنا اللہ کا ہی اوسچیز سے کہ سوا اوسکے ہو یعنی اوسکی عبادت مین کسیکو شریک نکرے اور جیسا اوسکو چاہیے ویسا کسیکو نجانے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ العبودیت رکھتا ہی اجاگر کرنے والون کو یعنی گمراہ کرنے والونکو عامین اور انس بن مالک سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی اوس بندے سے کہ تحقیق تو جب تک کہ مانگے گا مجھسے بخشتا رہونگا تجھکو اوسپر کہ ہی تجھمین کسی عمل کے پروا نہ کرونگا اور زمین پر اور کہتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گناہگار ہو تو اے بندے آدم کے اگر پہونچین گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے تو مجھسے بخشون مین تجھکو اور زمین پر اور کہتا مین اے بندے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتھ بھری زمین کے خطاون سے پھر ملے مجھسے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤن مین تیرے پاس ساتھ بھری زمین کے مغفرت اور بخشش کے اور پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسی عبادت افضل ہی فرمایا دعا کرنی آدمی کی واسطے نفس اپنے کے اور روایت کی حکیم ترمذی نوادر الاصول مین کعب سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالی نے واسطے موسی کے کہ کہ ہو سوا نہیں کہ تو جلدی کرین مجھسے یعنی مطلب ملنے مین جبکہ

دعا کرین مجھسے اور بخیل نہ جانین مجکو یعنی مطلب دینے مین کیا نہین جانتے ہین یہ کہ مین دشمن کہتا ہون بخیل کو کیونکر ہونگا مین بخیل
اوموسیٰ نے ڈر رکھا مجھنے عمل کا اسمین کہ مانگے تو مجھسے بڑی چیز اور نہ دیا کر تو اسمین کہ مانگے تو مجھسے چھوٹی چیز مانگ مجھسے چاندی اور مانگ تو مجھسے
گھاس اپنی بکری کے لیے اوموسیٰ کیا نہین جانتا ہی تو کہ نہیں پیدا کی ہرائی اور جو کچھ کہ زیادہ ہو اوسسے اور نہیں پیدا کی زکوٰۃ کوئی
چیز مگر حال انکہ جانتا ہون مین کہ خلق محتاج ہین طرف اوسکے پس جسنے مانگی مجھسے کوئی دعا حال انکہ وہ جانتا ہو کہ مین قادر ہون دینا ہو نہ دینا
اوسکو اور نہین بھی دیتا ہون اوسکو دیتا ہون اوسکو سوال ہو کا ساتھہ مغفرت کے پس اگر حمد کی میری جسوقت کہ دیتا ہون مین اور جسوقت کہ نہین دیتا ہون
اوسکو اور رکھونگا مین اوسکو تعریف کرنے والون کے گھر مین یعنی جنت مین جو اونکے لیے طیار رکھا ہی اور جس بندے نے کہ نہ مانگی مجھسے ایک چیز
پھر وہی دینے اوسکو ہونگی دشواری اوسپر زیادہ ساتھہ پھر جسوقت کہ دی دینے اوسکو اور نہ شکر کیا میرا عذاب کرونگا اوسکو وقت
حساب کے اور عروہ بیٹے زبیر کے کہتے ہین کہ بیشک سنا مین نے البتہ مانگتا ہون اللہ سے حاجتین اپنی نماز اپنی مین یہان تک کہ مانگتا ہون مین
اوسسے نمک اپنے اہل کے لیے محمد بن منکدر دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ قَوِّ ذِکْرِیْ فَاِنَّ فِیْہِ مَنْفَعَۃً لِّاَھْلِیْ یعنی یا اللہ قوی کر ذکر میرا
کہ خوب قوت سے تجکو یاد کرتا رہون اسلیے کہ اسمین منفعت ہی میرے اہل کے لیے کہ وہ بھی میری دیکھا دیکھی تجکو یاد کرینگے ثابت بنانی سے
منقول ہی کہ کہا عبادت کی ایک شخص نے ستر برس پس کہتا تھا اپنی دعا مین رَبِّ اَجْرِنِیْ بِعَمَلِیْ یعنی اے میرے پروردگار جزا دے مجکو بعمل
میرے کے پس مرا وہ پھر داخل کیا گیا بہشت مین پس ٹھہرا وہ سمین ستر برس پس جب پہنچے ستر برس پس کہا گیا اوسکو کہ کل تو پس تحقیق
بھر پور بائی تو نے جزا اپنے عمل کی پس سو جا کر کسی چیز پر بہت اعتماد کرتا تھا مین بیچ دنیا کے اپنے دل مین نہ پائی کوئی چیز غیر مضبوط تر اپنے
دل مین اللہ کی دعا سے اور رغبت کرنے سے اوسکی طرف پس تو جو یہ سوا کہنے اگا اپنی دعا مین کہ اے رب میرے سنا تھا میت تجکو اس حال مین کہ
مین دنیا مین تھا کہ تو درگزر کرتا ہی تقصیرون سے پس درگذر فرما آج کے دن میری تقصیرسے پس چھوڑ گیا ذات مین + **درمنثور**
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ کھولا جاوے واسطے اوسکے دروازہ بیچ دعا کے تم مین سے کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے
قبولیت کے یعنی توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے بہشت کے +

ف اس روایت مین بے دروازے قبولیت کے دروازے بہشت کے ہین اور ذکر کرنے روایتون مختلف مین اشارہ لطیف اسپر ہی کہ
دعا بہر حال خالی فائدے سے نہین یا سبب قبولیت کی ہوتی ہی مراد آتی ہی یا اگر بمصلحت وقت حصول مقصود مین توقف ہوا ہی تو جزا دینے اوسکے
ہاتھہ سے نہین جاتی بلکہ سبب کھلنے دروازون جنت کی ہوتی ہی کہ آخرت مین خیر دہتی ہی اور آخرت بہتر ہی دنیا سے کہ آیا ہی وَالْاٰخِرَۃُ
خَیْرٌ وَّاَبْقٰی اسی لیے آیا ہی کہ بعضے آدمی کہ جنکی دعا تاخیر کرتی ہی دنیا مین جب دیکھینگے اوسنعمت کو کہ ذخیرہ کی گئی ہی کہینگے کاش کے
کوئی دعا ہماری دنیا مین نہ قبول ہوتی تو آخرت مین پورا ذخیرہ ثواب کا پاتے + ۶ + اور اور روایت مین ہی کہ کہا جاتے ہین اوسکے
لیے دروازے رحمت کے اور نہین مانگی جاتی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک اوسکے اسسے کہ مانگی جاوے عافیت +

ف مراد عافیت سے یہ ہی کہ سلامتی ہو سب آفتون اور بیماریون اور بلاؤن ظاہری اور باطنی کے ستے ہین دنیا مین + **فخر**
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پھیرتی تقدیر معلق کو کوئی چیز مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین کوئی چیز مگر نیکی +

ف مراد تقدیر سے یہان بُری چیز ہی کہ جسکے اوترنے کو آدمی بُرا جانتا ہی پس جب توفیق دیا گیا دعا کی تو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہی
اوسکو یا آسان کر دیتا ہی پس منزلہ دور ہونے کی ہوتی ہی اور بہت سے مراد طاعت ہی کہ سب عبادتون کو شامل ہو اور معنی حدیث کے دو مین ایک
تو یہ کہ جب نیکی کی عمر اوسکی ضائع نہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسرے یہ کہ زیادتی حسی حقیقۃً ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے
یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ یعنی مٹاتا ہی اور ثابت کرتا ہی اللہ مقسم رزق و اجل سے جو کچھ چاہتا ہی اور صورت کی زیادتی کی

کشاف مین یہ لکھی ہے کہ لوح محفوظ مین لکھا جاتا ہے کہ فلانا شخص اگر حج کریگا تو عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر جہاد بھی کریگا تو ساٹھ برس کی پس اگر دونون کیے عمر ساٹھ برس کی ہوئی یہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا جالیس برس کی ہوئی یہ کمی ہوئی ۶۰+ اور فرمایا آنحضرت صنے فہین فائدہ کرتا ہے تقدیر سے یعنی ٹالتا اور ترنے بلا کو یہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور دعا نفع کرتی ہے اوس بلا سے کہ آنیوالی یعنی دفع ہوجاتی ہے یا صبر آجاتا ہے اور اوس بلا سے کہ نہین آنیوالی یعنی ارادہ اوترنے کا رکھتی ہے اور سکو بھی دعا دور کرتی ہے یا آسان کر دیتی ہے اور تحقیق بلا البتہ ارادہ اوترنے کا کرتی ہے ملتی ہے اوس سے دعا پس لڑتی ہین دعا اور بلا قیامت تک یعنی کشتی کرتی ہین یعنی دعا بلا کو نہین اوترنے دیتی پس دعا سبب رہ بلا کی ہوتی ہے اور بچانیوالی ہے جیسے سپر تیر کو روکتی ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالی کے دعا سے یعنی عبادتون مین پس نماز روزہ افضل ہا اسپر اور فرمایا جو کوئی نہ مانگے اللہ تعالی سے یعنی ساتھ زبان حال کے یا قال کے ازراہ بے پروائی کے تو غصے ہوتا ہے اللہ اوسپر یعنی غصے ایسے ہوتا ہے کہ دعا محبوب چیز ہے اللہ تعالی کی پس جسنے دعا نکی ازراہ تکبر کے تکبرون مین گنا گیا ۱۲ اور اور روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی نہ دعا کریگا اللہ تعالی اوسے غصے ہوتا ہے اوسپر ۱۲ اور فرمایا تحقیق کامل یعنی کامل اور تصور نکرو دعا مین ایسے کہ تحقیق ہرگز نہین ہلاک ہوتا ساتھ دعا کے کوئی ۱۲ اور فرمایا بسکا خوش لگے قبول کرے اللہ تعالی دعا اوسکی وقت سختیون اور غمون کے پس چاہیے کہ بہت کرے دعا فراخی وچین کی حالت مین ف اسلیے کہ مومن کی شان ہے یہ ہے کہ اللہ تعالی سے التجا کرے پہلے اضطرار کے بخلاف کفار فجار کے کہ جب انکو سختی اور غم پہنچتا ہے تو دعا کرتے ہین اور فراخی مین اعراض کرتے ہین اور دعا چھوڑ دیتے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝ یعنی جب انعام کرتے ہین ہم آدمی پر تو پھیر لیتا ہے اور دور کرتا ہے پہلو اپنی اور جب پہونچتی ہے اوسکو برائی پس صاحب دعا چوڑی کا ہوتا ہے یعنی بہت دعا کرتا ہے ۶۰+ اور فرمایا ۱۲ ہتیاروں کا ہتیار مومن کا ہے یعنی دور کرتا ہے اوسسے بلا اپنے سے اور غیر سے اور ستون دین کا ہے اور روشنی آسمانون کی اور زمین کی یعنی اوسسے تا کہ پکاریا ان نکا ہر و باطن آسمان و زمین والون کی جاتی ہین ۱۲ اور گذرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تھی کسی بلا مین پس فرمایا کیا نہین تھے یہ یعنی حالت مین مرنے کی مانگتے خدا سے عافیت ہے ۱۲ ف ۱۲ اسمین اشارہ ہے اسپر کہ جسنے لازم کیا دعا کو مین پس معذور ہے بلا سے اور جسنے ترک کی دعا اور غافل ہوا تضرع رب العالمین کے سے ہوتی ہے بلا سزا اوسکی ۶۰+ فرد ہر کہ فرد ا دست ز دعا نکشید ۔ روز مصیبت خود را ہدف تیر بلا نکرد ۱۲ اور فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ قائم کرے مونہہ اپنا واسطے خدا تعالی کے دعا مین مگر کہ عطا کرتا ہے اوسکو البتہ سوال اوسکا یا یہ کہ جلدی دیتا ہے سوال اوسکو یعنی دنیا مین اور یا یہ کہ ذخیرہ کرتا ہے اوسکو اوسکے لیے ۱۲ ف یعنی آخرت مین بہت ثواب دیگا اوسکا دیگا بانچ گیگنا ہو اوسکے غرض کہ اللہ تعالی ضائع نہین کرتا اجر نیکی کار کا پس تاخیر کی صورت مین مار کھے دعا کا چھوڑنا نچاہیے اسلیے کہ کلام اللہ مین آیا ہے عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی بہتر چیز تم مکروہ رکھتے ہو اور واقع مین وہ تمہارے لیے بہتر ہوتی ہے اور بعضی چیز تم دوست رکھتے ہو اور وہ بری ہوتی ہے تمہارے لیے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے تیس آدمی بھلائی برائی اپنی نہین جانتا سو اللہ تعالی کے پس لازم ہے بندے کو کہ قائم ہووے حق بندگی مین اور سونپے اوسکو امر ربوبیت کا یہ حدیث دلیل ہے اسپر دعا بندے کی قبول ہی ہوتی ہے چنانچہ حاکم نے روایت کی ہے ایک حدیث کہ بلاویگا اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت مین اور سامنے کھڑا کریگا اوسے بندے سے حکم کیا تھا مینے تجکو کہ دعا کرے تو مجسے اور سینے وعدہ کیا تھا کہ قبول کرونگا پس آیا تو نے دعا کی تھی کہیگا ہان اے رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق نہین کی تو نے کوئی دعا مگر کہ قبول کی مینے تیرے لیے کیا فلانے دن نہین دعا کی تھی تو نے کہ کرد ور کردون غم تیرا کہ در دنیا تیرا

پس تو کر دیا سینے نجھسے پس عرض کریگا بیچ ہر بے بس کے پس فرماویگا وہ تو جلدی قبول کی سینے دعا تیری دنیا مین اسی طرح فلانے فلانے روز بھر دعا کی تھی تو نے غم کے اور تو نے یہ کر دور کروں اوسکو پس نہ دیکھا تو نے دور ہونا اوس غم کا عرض کریگا ہان اے رب بے بس پس فرمائیگا ذخیرہ رکھین ہین سینے تیرے لیے بہت ہین بدلے اوسکے ایسی ایسی چیزین اسی طرح اور حاجت کو پوچھکر فرماویگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مؤمن نے نہین کی ہوگی کوئی دعا مگر کہ اللہ تعالی بیان فرماویگا قبیل اوسکی یا ذخیرہ کرنا اوسکا پس کیا ہوگا مؤمن اوسوقت کہ سکے کوئی دعا میری دنیا مین قبیل نکری تو بمقتضاء ہر حدیث بڑی کا ذکر کی یہ ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح حصن حصین مین اور شیخ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ دعا بندے مسلمان کی البتہ مقبول ہی دنیا مین نزدیک پروردگار کے لیکن بنا بر مصلحت کے کبھی دیتا ہی دنیا مین اور کبھی ذخیرہ کرتا ہی آخرت کے لیے حاصل یہ کہ دعا بندگی ہر وقت اور نے ملک کے بازو بل خون اور تے اوسکے سے بندہ ساتھ اور سکے حکم آیا گیا ہی جیسے کے ساتھ نماز روزے کے حکم کیا گیا ہی جب آوے وقت ✦ نظم ✦ نماز دعا بنود مراد عاشقان ✦ جز سوز گفتن بآن شیرین زبان ✦ اے اخی دست از دعا کردن مدار ✦ تا قبول و بازدادیت بیکبار ✦ گر اجابت کردنشان فحوالمراد ✦ ورنہ بادیدار لقا آیند شاد ✦ ور کند در دلت آن بیشتر ✦ بھر تقریب سخن بار دگر ✦ تمام ہوئے فضائل دعا کے اب کچھ آداب دعا کے سننے چاہیین ✦ یعنے آداب کن مین اور بعضے آداب شرائط اور بعضے سوائے ان دونون قسمون کے مین قسم مامورات یعنی مستحبات اور چیزون سے کہ منع کی گئین ہے یعنی مکروہات اور سوائے انکے یعنی اوس قسم سے کہ کرنا اوسکا بہتر ہو ترک اوسکے سے پس آداب دعا کے یہ مین بچنا حرام سے کھانے پینے مین اور لباس مین اور کسب کرنے مین یہ آداب شرائط دعا کے مین کہ بغیر انکے دعا نہین قبول ہوتی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ پرہیز کرو حرام سے پس جو بیٹھا بیچ کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہین ہوگی دعا اوسکی چالیس دن تک اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے ضمن حدیث طویل کے کہ پھر ذکر کیا آنحضرت نے ایک شخص کا یعنی ایک حاجی کا کہ طویل کرتا ہی سفر اس حال مین کہ پراگندہ بال غبار آلودہ ہی پھیلاتا ہی دونون ہاتھ اپنے طرف آسمان کے کہتا ہوا یا رب یا رب حال انکہ کھانا اوسکا حرام ہے ہی اور پینا اوسکا کسب حرام سے اور پہننا اوسکا کسب حرام سے اور اوسکا پرورش پانا ہی ساتھ حرام کے کہان سے قبول کیجاوے دعا واسطے ایسے شخص کے آور اور ادب دعا کا یہ ہی خالص کر دعا کرنی واسطے اللہ تعالی کے یعنی اوسکیلیے دعا کرے نہین اسکا شریک کرے اور ریا نہ کرے یہ رکن دعا کا ہی فرمایا اللہ تعالی نے فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ یعنی جب سوار ہوتے ہین مشرکین دعا کرتے ہین اللہ تعالی سے درحالیکہ خالص کرنے والے ہوتے ہین اللہ کے لیے دین کو یعنی دعا کو اور آداب اور آداب مستحبات وغیرہ سے یہ ہین پہلے کرنا عمل اچھے کا یعنی دعا کے پہلے کچھ نیک کام کرے مثل نماز و صدقہ وغیرہ کے آور یاد کرنا عمل اچھے کا نزدیک سنتی کے یعنی کچھ نیکی اپنی یاد کر کر دعا کرے جیسے رفضہ غبار والو نکا مشہور ہی اور وضو کرنا آور سونہ کرنا قبلی کی طرف آور نماز پڑھنی یعنی عابعد نماز کے کرے کہ نماز پہلے پڑھی قبیل قبول عمل صالح کے ہے آور دوراکعت نماز پڑھنا آور تعریف کرنی اللہ تعالی کی اول اور آخر دعا کے آور درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اول اور آخر دعا کو اور کھولنا دونون ہاتھون کا یعنی دعا کرنے مین ہاتھ بلند رکھے آور اونچا دونون ہاتھون کا طرف آسمان کے آور یہ کہ ہووے اوسکا ہاتھا ہاتھون کا برابر مونڈھون کے اور اوسکا ہاتھون کا برابر سینے کے کبھی حضرت سے ثابت ہوا آسودہ کرنا یہ کہ بالغہ کرے ہاتھ اونچا نے مین جو ہاتھ کہ مشرک مشرکے اونچا نہین کرتے ہاتھ اوسکا مستحب نہین مگر سیلیکہ تحقیق ہو کہ گریہ وزاری کرنا ہی ساتھ اوسکے سنت پیغمبر کی پس نہین تب ہوا ہاتھا اوسکا مثل حالت سوال کے اور کھولنا دونون ہاتھون کا یعنی مستحب ہی

بازر کھتی ہو اور اگر از خود بمقتضائے طبیعت شگفتہ کے قافیہ بھی ظاہر ہو تو مضایقہ نہیں بلکہ خوب ہی جیسے دعائے سرور عالم میں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ اور یہ کہ تکلف کرے گانے کا سا ساتھ خوش آوازی کے یعنی بطور موسیقی کے اور یہ کہ وسیلہ پکڑے طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ نبیوں اور ولیوں کے اور وسیلہ پکڑے ساتھ نیکوں کے یعنی سوائے انبیاء کے صدیقوں کا اور علماء کا اور شہداء کا اور پست کرنا آواز کا یہ کمال ادب ہے کہ مولیٰ کے آگے آہستہ کلام کرے وہ جانتا ہے جیسی پکار کی بات کو آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اس مضمون پر دلالت کرتی ہے یعنی دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور بعضے سلف سے منقول ہے کہ چپکی دعا کرنی ستر درجہ فضیلت رکھتی ہے پکار کر دعا کرنے پر اور اقرار کرنا ساتھ گناہ کے اور اختیار کرنا دعاؤں صحیحہ کا کہ جو نقل کی گئی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لیے کہ نہیں چھوڑی ہو اور نہوں نے حاجت اپنی غیر کی طرف یعنی اولیٰ یہ ہے کہ وہ دعائیں پڑھے جو سرور عالم سے ثابت ہوئی ہیں ہر حال میں اور اختیار کرنا جامع دعاؤں کا یعنی وہ دعائیں اختیار کرے کہ جامع ہوں یعنی لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت شامل ہوں مطالب دین و دنیا کو مثل رہنا اتنا آخر آیت تک اور یہ کہ شروع کرے ساتھ نفس اپنے کے یعنی اول اپنے لیے دعا کرے پھر جسکے لیے چاہے کرے اور یہ کہ دعا کرے واسطے ماں باپ اپنے کے اور اپنے دینی بھائیوں کے لیے اور یہ کہ نہ خاص کرے نفس اپنے کو ساتھ دعا کے اگر ہو وے امام یہ ادب صیغہ جمع کی ضمیر سے ہے اور معنی یہ ہیں کہ اگر امام ہو لوگوں کا دعا میں مثل قنوت وغیرہ کے کہ امام دعا کرے اور مقتدی آمین کہتے رہیں جیسے کہ مذہب شافعی کا ہے تو اس صورت میں اگر خاص اپنے ہی لیے دعا کرے تو خیانت نہیں ہے اسلیے کہ ثابت ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اگر امام نے اپنے لیے بھی دعا کی اور مقتدیوں کو بھی شریک کر لیا تو خیانت نہیں ہے اسلیے کہ ثابت ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اگر امام نے اپنے لیے بھی دعا کی اور مقتدیوں کو بھی شریک کر لیا تو خاص کرنا اپنے نفس کا نہو گا لیکن اگر نرمی اپنے ہی لیے دعا کرتا رہے اتنا دعائیں تو البتہ تخصیص ہوئی یہ منع ہے اور ادب ہے کہ سوال کرے ساتھ قصد کے یعنی مثلاً کہے اِغْفِرْلِیْ وَاَعْطِنِیْ کَذَا اور یہ نہ کہے کہ اگر چاہے تو دے اور چاہے نہ دے اور یہ کہ دعا کرے ساتھ رغبت کے یعنی نہایت خواہش کے کرے نہ بے پروائی سے اور یہ کہ تکلے دعا اپنے دل سے ساتھ کوشش اور کوشش کرے یہ کہ حاضر کرے اپنے دل کو اور اچھی رکھے امید اپنی ف لفظ حدیث کا جس سے یہ مطلب نکالا ہے یہ ہیں اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُّوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَّاہٍ یعنی دعا کرو اللہ سے یقین کر کر ساتھ قبولیت کے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا دعا کو دل غافل کھیلنے والے سے اور قبولیت دعا میں نظر اپنے گناہوں پر نہ کرے بلکہ نظر کرے اوپر کرم و رحمت پروردگار اپنے کے شیطان نے زندگی اپنی قیامت تک مانگی قبول فرمائی تو کیونکر محروم کریگا ع اور یہ کہ مکرر کرے دعا کو یعنی ایک مجلس میں یا کئی مجلسوں میں اور ادنیٰ تکرار کا تین بار کرنا ہے جیسا ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ اقل دعا کا تین بار ہو اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار اور یہ کہ بالغہ کرے دعا میں یعنی بہ اوست کرے اوپر اور ایک دو بار پر اکتفا نہ کرے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُلِحِّیْنَ فِی الدُّعَاءِ یعنی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے مبالغہ کرنے والوں کو دعا میں اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ گناہ کے یعنی ساتھ ایسی چیز کے کہ اوسکے سبب سے گناہ میں پڑے جیسے کہ دعا کرے یا اللہ مجھ سے روپیہ دے کہ پانچ رنگ میں خرچ کروں اور مانند اسکے ایسی دعا کرے کہ مکمل بے ادبی ہو اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ کاٹنے ناتے کے کہ فلانے ناتے دار سے مجھے جدائی ہو جاوے اور مجھ سے ملوک نکروں اوس سے اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ اوس کام کے کہ فراغت کی گئی ہو اوس سے یعنی مثلاً بعد والا دعا کرے کہ تمکنا ہو جاؤں اور سوا اسکے بہت چیزیں ہیں اور یہ کہ نہ تجاوز کرے حد سے دعا میں ساتھ اسطرح کے کہ دعا کرے ساتھ محال کے یعنی مانند طلب نبوت کے یا ساتھ اوس چیز کے کہ بیچ معنی محال کے ہو یعنی مثلاً نہ دعا کرے آسمان کے اوتر نے کی اور زمین پھٹ جانے کی اور حیات ابدی مانگنے اور جوانی پھر آنے کی دعا کرنی بھی قبیل محال اور مانی معنا کے سے ہے

اسلیے کہ تقیر ہووے ہر امر مقدر کا مجال ہی اور یہ کہ نہ تنگ کرے رحمت خدا کو یعنی یوں نہ سمجھے اے اللہ مجکو بخش سیر ہے سو کسیکو بخش اس سے میں اللہ کی رحمت میں تنگی کرنی ہوتی ہی اور یہ کہ مانگے خدا سے سب حاجتیں شریف ہیں آیا ہو کہ مانگے ایک تم میں سے اپنے پروردگار سے تمام حاجتیں اپنی یہان تک کہ مانگے اوس سے نمسہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوے اور نمک ہانڈی کا جو اصتیاج ہووے اوسکی اور آمین کہنی دعا کرنے والے کی اور سننے والے کی یعنی پیچھے فارغ ہونے کے چنانچہ حدیث روایت کی گئی ہی کہ نہیں جمع ہوتی ایک جماعت کہ بعضے دعا کریں اور بعضے آمین کہیں مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا اونکی اور یکسا موفہ پانے کا ساتھ دونون ہاتھون پلٹنے کے یعنی نہ ساتھ ایک ہاتھ کے مانند منکرون کے پیچھے فراغت پانے کے دعا سے اور یہ کہ نہ جلدی کرے ساتھ اس طرح کے کہ دیر جانے قبولیت کو یا یہ کہے کہ دعا کی میںنے پس نہ قبول کی گئی میرے لیے یہ تمام مضامین بعضے حدیثون اور شروح اوسکے سے اور مشکوۃ سے لکھے گئے اب ایک **فائدہ نافعہ** متعلق دعا کے اور سننا چاہیے روبی غفلت کی کا نون سے نکال کر کہ ابراہیم بن ادہم رحمتہ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اُدْعُونِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور ہم اوسسے دعا کرتے ہین اور دعا ہماری نہین قبول کیجاتی اپس کہا اونھون نے کہ اسلیے نہین قبول ہوتی کہ تمھارے دل مر گئے ہین دس چیزون سے ۱ اول تو یہ کہ پہچانا تمنے اللہ کو پھر نہین ادا کرتے ہو تم حق اوسکا اور پڑھی تمنے کتاب اللہ کی اور نہین عمل کرتے تم اوسپر اور دعوی کرتے ہو تم شیطان کی دشمنی کا اور محبت رکھتے ہو تم اوسسے اور دعوی کرتے ہو تم آگ سے ڈرنے کا اور نہین باز رہتے تم گناہون سے اور دعوی کرتے ہو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور چھوڑ دیا ہی تمنے اونکی سنت کی پیروی کو اور دعوی کرتے ہو تم بہشت کی محبت کا اور نہین عمل کرتے تم اوسکے لیے اور دعوی کرتے ہو تم یہ کہ موت حق ہی اور نہین سامان مہیا کرتے تم اوسکے لیے اور مشغول ہو تم عیبون کی غیر کے اور چھوڑ دیا ہی تمنے نفسون کے عیبون کا اور کھاتے ہو تم رزق اللہ کا اور نہین شکر کرتے تم اللہ کا اور دفن کرتے ہو اپنے مُردون کو اور عبرت نہین پکڑتے ہو تم ۔ **منبہات** ۔ اوپر بیان تھا عبادت اور توحید دعا کا اب لگے اپنی صفتین بیان کرنی شروع کین تو استحقاق عبادت وغیرہ کا خوب واضح ہو ۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ

اللہ ہی جسنے بنادی تمکو رات کہ اوسمین چین پکڑو اور دن دیا دکھاتا اللہ تو فضل رکھتا ہی لوگون پر لیکن

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۝

بہت لوگ حق نہین مانتے ۔ **ص**

خدا وہ ہی کہ پیدا کیا تمھارے لیے رات کو تو آرام کرو اوسمین اور پیدا کیا روز کو ایسی طرح کہ اوسمین دیکھنا ایک کا دوسرے کو بتحقیق خدا صاحب فضل کا ہی اوپر لوگون کے ولیکن اکثر لوگ نہین شکر کرتے ۔ **تفسیر** ۔ روایت کی ابن مردویہ نے عبداللہ بن مُغَفَّل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ عیسی بیٹے مریم علیہا الصلوۃ والسلام کے نے کہا اے جماعت حواریین کی الصلوۃ جامعہ یعنی نماز جمع کرنے والی ہی یعنی نماز کے لیے چلو پس نکلے وہ بیچ ٹیلہ عبادت کے ٹیلے تھے پیٹ اونکے اور دھس رہی تھین آنکھین اور زرد ہو رہے تھے رنگ پس پہلے ساتھ اوسکے عیسی طرف بگل کے پس کھڑے ہوئے ایک ٹیلے پر پھر حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی پھر شروع کین اوپر آیتین اللہ کی اور حکمت اوسکی پھر کہا اے جماعت حواریین کی سنو جو کچھ کہ کہتا ہون میں تمھارے لیے بلا شبہ میں پاتا ہون اللہ تعالی کی اوتاری کتابون میں کہ جسکو اوتارا ہی اللہ نے انجیل میں کتنی چیزین ہیں جملہ سے پس عمل کرو تم اوپر کہا حواریون نے کہ اے روح اللہ وہ چیزین کیا ہین کہا عیسی نے وہ یہ ہین کہ پیدا کی گئی رات واسطے تین پیغمبرون کے اور پیدا کیا گیا دن واسطے سات چیزون کے پس جو گذرے رات دن اس حال پر کہ وہ ہیچ خیر اون چیزون کی ہاتھ کچھ لیگئے اوسسے رات دن روز قیامت کے پھر پھیر کر لیجاوینگے وہ اوسسے پیدا کی گئی رات اسلیے کہ آرام دیوے تو اوسمین کوئی بھوکا کو

کشاف

کہ جنکو مشقت میں ڈالا ہی تو نے دن کو اور بخشش مانگے تو واسطے گناہ اپنے کے کہ جو کیا ہی دن کو پھر نہ عود کرے تو اوسمین اور عبادت کرے تو اوسمین جیسا برون کی سی پس تہائی رات سوئے تو اور تہائی رات کھڑا ہوئے تو یعنی اللہ کی بندگی کے لیے اور تہائی رات تضرع وزاری کرنے طرف اپنے کے پس یہ بیان ہی اون چیزون کا کہ پیدا کی گئی اوسکے لیے رات اور پیدا کیا گیا ہی دن اسلیے کہ ادا کرے تو اوسمین نماز فرض کہ جسسے پوچھا جاویگا اور جسکا حساب لیا جاویگا جسسے اور سلوک و احسان کرے تو اپنے ماں باپ سے اور چلے تو زمین مین طلب معیشت کے لیے کہ کمائے تو معاش اپنے دن کی اور یہ کہ عبادت کرو تم اوسمین ولی خدا کی نوکہ ڈھانکے تمکو اللہ اپنی رحمت مین اور یہ کہ جیوتم اوسمین ساتھ حسنات کے نوکہ پھر و تم اسمین کہ بخشش کیجاوے تمھارے لیے اور یہ کہ حکم کرو تم اچھی باتون کا اور منع کرو تم بری باتون سے پس یہ جامع ہی ایمان کی ہی اور سب تھانبنے دین کا اور یہ کہ جہاد کرو تم اللہ کی راہ مین نوکہ ساتھ رہو تم ابراہیم خلیل الرحمن کے اوسکے قبضے مین یعنی جنت مین اور جسپر گذرے رات و دن اسحال مین کہ وہ بیچ خیران چیزون کے ہی جھگڑینگے اوس سے رات و دن روز قیامت کے یعنی جھگڑینگے اوس سے نزدیک بادشاہ قدرت والے کے کہ ہمارا حق ہمسے نہ ادا کیا ۔ درمنثور ۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا

وہ اللہ ہی رب تمھارا ہر چیز بنانے والا کسیکی بندگی نہین اوسکے سوا پھر کہان سے پھیرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے ہین لوگ رہتے ہین

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

اللہ کی باتون سے منکر ہوتے ۔ معہ ۔

یہ ہی خدا پروردگار تمھارا پیدا کرنے والا ہر چیز کا نہین ہی کوئی معبود سوا اوسکے پس کہان سے پھرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے تھے لوگ کہ ساتھ نشانیون خدا کے انکار کرتے تھے ۔ تفسیر ۔ یہ ہی یعنی جیسے پیدا کیے تمھارے لیے رات ان خدا المزہ خبرین ہین تمھارے لیے یعنی ایک بعد دوسری کے یعنی وہ جامع ہی واسطے ان اوصاف کے کہ الٰہیت بھی رکھتا ہو اور ربوبیت بھی اور پیدا کرنا ہر چیز کا بھی اور وحدانیت کی کوئی اوسکا ثانی نہین جیس کہان سے یعنی کیونکر اور کسوجہ سے پھیرے جاتے ہو اوسکی عبادت سے طرف عبادت بتون کے پھر ذکر فرمایا کہ جسون نے انکار کیا ہی اللہ کی آیتون کا اور نہین تامل کیا اونمین اور نہین ہوئی اونکو ہمت طلب حق کی اور خوف عاقبت کا وہ اسی طرح پھیرے گئے ہین اللہ تعالی کی عبادت سے جیسے یہ پھیرے گئے ۔ کشاف ۔ مد ۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ

اللہ ہی جسنے بنادی تمکو زمین ٹھہرانو اور آسمان عمارت اور تمکو صورت بنائی پھر اچھی بنائین صورتین تمھاری اور روزی دی تمکو پاکیزہ چیزون سے یہ ہی خدا پروردگار تمھارا پس بہت برکت والا ہی خدا پروردگار عالمون کا ۔ تفسیر ۔ اچھی بنائین الزیعنی سب جانورون سے انسان کی صورت اچھی بنائی انسان کے برابر اچھا کسی حیوان کو نہین بنایا اور بعضون نے کہا کہ یہ اچھا یون ہوا کہ اوندھا نہین پیدا ہوا مانند چارپایون کے اور کہا ابن عباس رض نے کہ پیدا کیا ابن آدم کو سیدھا ستاسب الاعضا کھاتا ہی اور لیتا ہی ہر چیز کو ساتھ ہاتھ اپنے کے اور سوا ابن آدم کے اور جانور منہ سے کھاتے ہین اور پاکیزہ یعنی لذت کی چیزین کہ انسی چیزین جانورون کو نصیب نہین ہوتین ۔ معا ۔ مد ۔

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

وہی زندہ نہیں کوئی معبود مگر وہ پس عبادت کرو اوسکی یک جہت کر کر واسطے اوسکے عبادت کو سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جو پروردگار ہی سارے جہان کا ✦ **تفسیر** ✦ دین سے مراد طاعت ہی یعنی پس عبادت کرو اوسکو خالص کر کر اوسکے لیے طاعت کو شرک وریا سے کہتے ہیں الحمد رب العالمین اور ابن عباس سے ہی کہ کہا جو کوئی کہے لا الٰہ الا اللہ پس چاہیے کہ کہے پیچھے اوسکے الحمد للہ رب العلمین پس یہ ہی تفسیر اللہ کے اس قول کی فادعوہ مخلصین لہ الدین الحمد للہ رب العلمین اور سعید بن جبیر سے بھی ہی کہ وہ دوست رکھتے تھے اسکو کہ جب کہے لا الٰہ الا اللہ پیچھے کہے اسکے الحمد للہ رب العلمین پھر پڑھتے سعید یہ آیت هُوَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ اور جب کہ چاہا کافروں نے آنحضرت سے پوجنا بتوں کا تو اتری یہ آیت نازل ہوئی ✦ **موضح** ✦ **تنبیہ** ✦ جانا چاہیے کہ بغیر اخلاص کے کوئی طاعت قبول نہیں ہوتی آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر غفاری کو کہ بنی بنا کشتی اسلیے کہ دریا گہرا ہی یعنی ایمان کو تازہ اور کامل کر کہ دریا آخرت کا گہرا ہی بغیر اچھی کشتی ایمان کے پار پایا نہیں جاوے گا اور لے توشہ کامل یعنی اعمال نیک خوب کر اسلیے کہ سفر دور دراز ہی اور ہلکا کر پوجھ یعنی گناہوں کا اسلیے کہ گھاٹی سخت ہی اور خالص کر حمل صالح کو اسلیے کہ پرکھنے والا اللہ تعالیٰ ہی بیناہی ✦ **منبہات** ✦ ایک بزرگ کا قول ہی الدنیا بحر تخوضہ مسافرون والآخرۃ ساحل والسفینۃ التقوی دنیا دریا ہی اور ہم مسافر اور آخرت کنارہ ہی اور کشتی تقوی شعر

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل ۔ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا ✦

قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ

تو کہہ مجکو منع ہوا کہ پوجوں میں انکو تم پکارتے ہو سوا اللہ کے جب پہونچیں مجکو کھلی نشانیاں میرے رب سے اور حکم ہوا

أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

کہ تابع رہوں جہان کے صاحب کا ✦ **موضح**

کہہ بلا شبہ منع کیا گیا مجکو اسسے کہ عبادت کروں میں اوکو کہ تم پوجتے ہو سوا اللہ کے جبسوقت کہ آئیں میرے پاس دلیلیں ظاہر میرے پروردگار کی طرف سے اور فرمایا گیا مجکو کہ تابع رہوں پروردگار جہان کا ✦ **تفسیر** ✦ دلیلوں ظاہر سے مراد قرآن ہی اور بعضوں کے کہا عقل اور وحی ✦ **حال** ✦ ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ کو ای محمد رجوع کر اوس چیز سے کہ تو کہتا ہی تو اور لازم کر اپنے پر دین باپ دادا اپنے کا پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے آیت قُلْ إِنِّي نُهِيتُ ✦ **دمنثور** ✦

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ

وہی ہی جسنے بنایا تمکو خاک سے پھر پانی کی بوند سے پھر لوہو کی پھٹکی سے پھر نکالتا ہی تمکو بچہ پھر تاکہ پہونچو اپنی زور کو

ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّىٰ مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

پھر جب تک ہو بوڑھے اور کوئی تم میں پہلے اسسے اور جب تک کہ پوہنچو کہے پوہنچو کو اور شاید تم سمجھو ✦ **موضح**

وہ ایسا ہی جسنے کہ پیدا کیا تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ وہ آدم ہی مٹی سے پھر نطفہ منی سے پھر خون بستہ سے پھر نکالتا ہی تمکو بچے پھر بڑھاتا ہی تمکو کہ پوہنچو نہایت قوت اپنی کو یعنی جوانی کو پھر باقی رکھتا ہی تو کہ ہو جاؤ بوڑھے اور کوئی تم میں سے مر جاتا ہی پہلے اسسے اور باقی رکھتا ہی تو کہ پوہنچو تم سب وقت مقرر کو اور تو کہ سمجھو تم ✦ **تفسیر** ✦ پہلے اسسے یعنی پہلے پہونچنے کے جوانی کو یا پہلے بڑھاپے کے آنے تو کہ پوہنچو

وقت مقرر کو منی اسکے یہ ہین اور کرتا ہی یہ تو کہ پونہچو وقت مقرر کو کہ وہ وقت موت کا ہی اور تو کہ سمجھو تم توحید رب اپنے کی اور قدرت
اوسکی اور یہ کہ بعد مرنے کے جلاوے گا تمکو ۞ مؤمعا ۞ مرمثلوث ۞

هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝

وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی پھر جب حکم کرے کسی کام کو تو یہی کہے اوسکو کہ ہو وہ ہو جاتا ہی ۞ مو ۞

وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی اور جب مقرر کرتا ہی کچھ کام پس اسکے نہین کہ کہتا ہی اوسکو ہو پس ہو جاتا ہی یعنی جلدی ہو جاتا ہی بالکلفت
۞ تنبیہ ۞ اللہ تعالی کو غرض ان اپنی صفتون کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ جب ین ایسا ہو تو تم بھی کو عبادت کرو اور میری عبادت مین
کسیکو شریک نکرو اور میری اور میرے رسول کی محبت رکھو لیکن پوری حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ جو کوئی دعوی
کرے چار چیزون کا بغیر چار چیزون کے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی جو کوئی دعوی کرے محبت حق تعالی کا اور نہ ازمائے خدا کی حرام کی ہوئی چیزون
سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور کراہت رکھے فقر اور مساکین سے پس دعوی اوسکا
جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے جنت کی محبت کا اور تصدق نکرے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے خوف دوزخ کا اور
نہ باز رہے گناہون سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی ۞ منبہات ۞

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ ۖ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا
تو نے نہ دیکھے جو جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین کہان سے پھیرے جاتے ہین جنھون نے جھٹلائی یہ کتاب اور جو بھیجا ہمنے
بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ
اپنے رسولون کے ساتھ سو آخر جان لینگے جب طوق پڑے ہین اونکی گردنون مین اور زنجیرین کھینچے جاتے ہین پانی جلتے مین پھر
فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝
آگ مین اونکو جھونکتے ہین ۞ مو ۞

کیا نہ دیکھا تو نے طرف اون لوگون کے کہ جھگڑتے ہین خدا کی آیتون مین کہان سے پھیرے جاتے ہین وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین کتاب کو اور اوس چیز کو
کہ بھیجا ہمنے ساتھ اوسکے اپنے پیغمبرون کو پس جانینگے حقیقت حال جبوقت کہ طوق ہونگے پڑے گردنون اونکی کے اور زنجیرین بھی گھسیٹے
جاوینگے بیچ پانی گرم کے پھر آگ مین جھونکے جاوینگے ۞ نفسیر ۞ جھگڑتے ہین خدا کی آیتون مین یعنی قرآن مین کہتے ہین کہ یہ نہین آیا ہی
اللہ کے پاس سے کہان سے پھیرے گئے یعنی کیونکر پھیرے گئے دین حق سے مشرک اور ذکر جھگڑنے کا اس سورت مین تین جگہ ہی پس جانیوالی
یہ کہ جھگڑنا تین قسمون مین یا تین قسم کا ہی پر یا تاکید کے لیے مکرر فرمایا اور کہتا ہے مراد قرآن ہی اور مراد اوس چیز سے کہ بھیجا ساتھ اوسکے
رسولون کو اور کہتا ہین جھٹلانے کا جاوینگے معنی اسکے یہ ہین کہ وہ آگ مین ہونگے پس آگ گھیرے ہوئے ہوگی اونکو اور وہ جھونکے ہوئے ہونگے
آگ مین بھرتی ہونگے ساتھ آگ کے پیٹ اونکے اور اسی قسم سے ہی قول اللہ تعالی کا نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ
یعنی آگ اللہ کی بھڑکتی وہ جو چڑھیا وے گی دلون پر ۞ اللّٰھُمَّ اجِرْنَا مِنْ نَارِكَ اِنَّا عَائِذُوْنَ بِجَوَارِكَ ۞ مل ۞ معا ۞ کشاف ۞
کہا عبداللہ بن عمر نے کہ پڑھی رسوا خ اصلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ لفظ سیبویہ ون تک پھر
فرمایا اگر نگر اشیشے کا مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک پتر محسوس معین کے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے
اور اشارہ کیا آنحضرت نے واسطے بیان کرنے اشارہ بذمہ کے کہ حدیث مین ہی طرف مانند کھوپری کے ۞ ف ۞ یعنی اگر شیشہ گول مقدار
کھوپری کے کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلدی گرنے کی ہین ۞ ت ۞ چھوڑا جاوے

اور ڈالا جاوے آسمان کی طرف مین کے حال انکہ مسافت درمیان آسمان و زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچے وہ شیشہ زمین کو پہلے اسکے یعنی تھوڑی سی دیر مین اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس رات دن پہلے اسکے کہ پہونچے زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا نہ پاوے پہنچے اوسکی تھا کوف ۲ یہ شک راوی ہی کہ صدیث مین لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سے زنجیر دوزخیون کے باندھنے کی ہی کہ جو مذکور ہی اس آیت مین اور جمع آیت ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ کے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ زنجیر کافر کی معدہ مین ڈالی جاویگی اور نتھنے مین سے نکالی جاویگی اور اس حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب سر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت زمین کہان سے ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہین ہی بلکہ کثرت و مبالغہ اور یہ کہ کہا جاوے کہ اوس ہمان سے گز کو اس ہمان کے گز پر قیاس نکرنا چاہیے جیسے کہ آیا ہی کہ قیر اطل مثل اُحُد کے ہی چنانچہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشے کا آسمان پر سے چھوڑا جاوے تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کے تھوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوے بسبب اسکے کہ گولہ بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر آہنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشے کا باوجود اس صفت سرعت زنجیر کے اس سے چھوڑا جاوے تو دوسرے سر تک چالیس برس مین بھی نہ پہونچے اللہ اکبر دیکھا چاہیے کہ کیا کچھ اوسکی درازگی ہوگی عیاذاً باللہ منہا انتہی پھر آور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اگر یگا اللہ تعالی ایک بردہ دوزخیون کے لیے سیاہ اندھیری کرنے والا اور کہا جاویگا دوزخیون کو کہ کیا چیز طلب کرتے ہو تم پس یاد کرینگے وہ اوسکو دنیا کے پس کہینگے اوپر دنیا کے اور اب ہمارے مانگنے مین ہم پانی پس برساویگا وہ ابر اوپر اعمال یعنی طوق یا زنجیر ہی جو ہونگے اونکے گلون مین اونکے کے اور برساویگا زنجیرون کی زیادتی ہوگی بیچ زنجیرون اونکی کے اور برساویگا انگارے کہ شعلہ مارینگے اوپر اور سعید بن عبید طائی سے ہی کہ کہا اونہون نے سنا مینے سعید بن جبیر سے اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے ماہ رمضان مین کہ بار بار پڑھتے تھے اس آیت کو فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ع انتہی یہ اور مانا چاہیے کہ دوزخی گرم پانی مین گھسیٹے کر ڈالے بھی جاوینگے اور گرم پانی اونکے سرون پر بھی ڈالا جاویگا اور پلایا جاویگا اونکو زرداب دوزخیون کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بالشبہ البتہ گرم پانی ڈالا جاویگا دوزخیون کے سرون پر پس پہنچے گا گرم پانی یہان تک کہ پہونچیگا دوزخی کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوسچیز کو کہ اوسکے پیٹ مین ہی یعنی آنتین وغیرہ یہ ہی صہر ساتھ ظہر رہا ہوا جزمہ کے یعنی گلنے کے کہ مذکور ہی قرآن مین يُصْبَبْ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ وَلَهُمْ مَقَامِعُ ڈالا جاویگا اونکے سرون پر گرم پانی گلائی جاویگی بسبب اوسکے وہ چیز کہ اونکے پیٹون مین ہی اور گلائے جاوینگے پوست اونکے یعنی تاثیر کریگا گرم پانی کی کثرت حرارت سے اونکے ظاہر و باطن مین ق پھر اوسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا ف ۳ یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور آنتین اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور رہنے گا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ مین ہی جیسا کہ فرمایا قرآن مجید مین بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا اور ابو امامہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے يُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ یعنی پلایا جاویگا دوزخی پانی سے کہ زرداب دوزخیون کا ہوگا کہ جلیکہ پیویگا اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی تکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک لایا جاویگا زرداب طرف منہ اوسکے کے پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب ملایا جاویگا اوسکے منہ کے ساتھ اوسکے دہانے سے بھون ڈالیگا اوسکے منہ کو اور گر پڑیگا پوست اوسکے سر کا پس جبوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اوسکی آنتون کو یہان تک کہ نکل جاویگا اوسکی دبر سے فرماتا ہی اللہ تعالی وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ یعنی اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس کاٹ ڈالیگا آنتین اونکی اور فرماتا ہی وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ یعنی اور اگر فریاد کرینگے دوزخی پیاس کی تو فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی

نہ اچھا ہے کہ ہوگا مانند پگلے ہوئے تانبے کے یا زرد آب سے کہ بھون ڈالیگا منہوں کو بری پینے کی چیز دو وہ پانی ✤ اور سوائے اسکے طرح طرح کے عذاب ہونگے چنانچہ آیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ دوزخ میں سانپ ہیں مانند گردنوں کے کہ بہت بڑے ہونگے زہر لیں گا ایک سانپ ان میں سے ایک بار کاٹیگا پس پاویگا وہ جس شدت درد اور اثر زہر کے چالیس برس اور بلاشبہ دوزخ میں بچھو ہیں مانند خچروں یا لاں میں ہونگے کہ ڈنگ مارے گا ایک ڈنگ ایسا کہ پاویگا الم اور اثر اوسکے زہر کا چالیس برس ✤ **درمنثور ✤ مشکوۃ**

ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَدْعُو مِنْ قَبْلُ

پھر کہا جاویگا کہ کہاں ہے جنکو شریک بناتے تھے اللہ کے سوائے بولے ہم سے چوک گئے کوئی نہیں ہم تو پکارتے تھے پہلے

شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۝

کسی چیز کو اسی طرح بہکاتا ہی اللہ منکروں کو ✤ **موضح**

پھر کہا جاویگا انکو یعنی نگہبان دوزخ کے کہاں ہیں جنکو تم شریک کرتے تھے اللہ کے یعنی بت کہ جنکو تم پوجتے تھے کہیں گے کہ ہوئے ہماری نظر سے بلکہ ہرگز نہ پوجتے تھے ہم پہلے اس سے کسی چیز کو اسیطرح گمراہ کرتا ہی خدا کافروں کو ✤ **تفسیر ✤** اول منکر ہو چکے تھے کہ ہمنے شریک نہیں پکڑے اب پھر اقرار کرتے ہیں کل جاوے گا پھر سنبھل کر انکار کریں گے تو وہ انکار انکو اللہ نے بچلا دیا حکمت سے ✤ **موضح** کہ ہوئے ہماری نظر سے پس نہیں پکڑتے ہیں ہم انکو اور نہ منتفع ہوتے ہیں ہم ساتھ انکے اگر کہے کوئی کہ کیا نہیں یاد ہی تجھکو بیچ تفسیر قول عزوجل کے انکو وما نعبدھم من دون اللہ حصب جھنم کہ تم اور جنکو پوجتے ہو سوائے اللہ کے ہونگے ساتھ معبودوں اپنے کے پس کیونکر صادق آویگا کہ ساتھ معبودوں اپنے کے ہم بھی ہوں انکے اور پھر کہ ہوں انسے **جواب** کا یہ ہی جائز ہی کہ وہ گمراہ ہوں انسے جب کہ توبہ کیے جاویں اور کہا جاوے کہ کہاں ہیں جنکو تم شریک کرتے تھے سوائے اللہ کے پس فریاد رسی کریں تمہاری اور شفاعت کریں تمہاری اور یہ کہ ہوویں وہ ساتھ انکے تمام اوقات اور نکلیں میں مگر جب کہ نفع دیا اور نہوئے انکو گو کہ وہ گڑگڑائے اپنے اور بلا گڑگڑا ہوتے تھے ہم پہلے اس سے یعنی ظاہر ہوا ہمارے لیے کہ وہ نہیں تھے کبھی کچھ اور نہیں تھے ہم پوجتے ساتھ پوجنے انکے کو کسی چیز کو یعنی محض باطل و بیہودہ تھا اوسکا پوجنا چاہیئے کہ کہے تو کہ گمان کرتا تھا میں کہ فلانا کچھ ہی پس نہ دیکھا تو کچھ نہ نکلا جب کہ آزمایا مینے اوسکو نہ دیکھی مینے بھلائی پاس اوسکے اور یہ کذلک یضل اللہ الکافرین کے معنی یہ ہیں کہ مانند گم ہونے معبودوں انکے کے اوسنے گمراہ کیا اللہ کافروں کو انکے معبودوں سے یعنی کہ کہ ارطلب کرینگے وہ معبودوں کو یا طلب کرینگے انکو معبود تو نہیں ملنے کے وہ اپنے تئیں یعنی ہیں گمراہ یا اپنے تئیں ہلاک کرنے والے اور انکو اسی طرح گمراہ کرتا ہی اللہ کافروں کو کہ جسے چاہی اللہ اختیار کرنا گمراہی کا دین سے ✤

ذَٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ۝

یہ ہوا انکا جو تم پھولتے تھے پھر انکے زمین میں ناحق اور اسکا جو تم اترائے تھے ✤ **موضح**

یہ عذاب بسبب اسکے ہی جو تم پھولتے تھے زمین میں ناحق اور بسبب اسکے ہی کہ تھے تم اترائے ✤ **تفسیر ✤** یعنی یہ عذاب جو تمپر اور تمہارے بسبب خوش ہونے اور اترانے تمہارے کے ہوا حق اور وہ شرک کرنا اور پوجنا بتوں کا ہی پھر کہا جاویگا واسطے انکے **ادخلوا ✤ مل**

ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

بیٹھو دروازوں میں دوزخ کے سدا رہنے کو اوسمیں سو کیا برا ٹھکانا ہی غرور والوں کا ✤ **موضح**

داخل ہو دروازوں میں دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے اوسمیں پس بری جگہ تکبروں کی ہی دوزخ ✤ **تفسیر ✤** دروازوں میں یعنی سات دروازوں میں کہ تقسیم کیے گئے ہیں تمہارے لیے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لھا سبعۃ ابواب لکل باب منھم جزء مقسوم یعنی دوزخ کے لیے سات دروازے ہیں واسطے ہر دروازے کے اوسمیں سے ایک گروہ ہی تقسیم کیا گیا متکبروں کی یعنی جو کہ تکبر کرتے ہیں

حق ہے ✣ مال ✣ تنبیہ ✣ بلا شبہ دوزخ بُری ہی جگہ ہے اللہ ہی بچائے اسسے دیکھو بھائیو اللہ جل و علا کس کس طرح کھول کھول کر بیان او سکا فرما رہا ہے تو لوگ ایسے کام نکریں کہ مستحق دوزخ کے ہوں وائے حال ہمارے کہ کیسے خواب غفلت مین سوتے ہین اور فکر اوس سے بچنے کی کچھ نہین کرتے اقتضائے ایمان یہ ہے کہ شب و روز اوس سے بچنے کی فکر رکھین اور رووین خوف خدا سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر لوگون کو وہ یعنی خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونے تحقیقی کی یعنی اسلیے کہ نہین ہے امر اختیاری تو تکلیف کرو رونے مین اور تصور او اس احوال کا کرو نالا وے اور رقت نہ شے پس تحقیق دوزخی یعنی کفار یا فجار بھی رووینگے دوزخ مین یہان تک کہ آنسو اونکے بہینگے اونکے مانند کشتیان جاری کیجاوین اونکے آنسوؤن مین و البتہ جاری ہون انتہی اور جو جب انھین مضامین سے اللہ تعالی کے نیک بندے نہایت لرزان ترسان رہتے ہین اوس سے حتی کہ کھانے پینے کی لذت اونسے جاتی رہتی ہے چنانچہ داؤد طائی رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ آٹھ چیزین لیگئین مین مجسے حلاوت و لذت طعام کی ایک تو اونمین سے موت ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتُ یعنی بہت کرو یاد دلذتون کی توڑنے والی کی کہ وہ موت ہے اور وہ دلذتون کی توڑنے والی اسلیے ہے کہ کما بعض عارفین نے کہ موت اشد ہیبتون سے ہے ہاندی مین اوپر پیچھے مرنے سر کے گھاٹی دیکھی ہے نہین جانتا مین کہ کہان ہوگا ٹھکانا میرا جنت مین یا دوزخ مین اور دوسرے سوچتا ہون مین بیچ تنہائی قبر کے اسلیے کہ وہ باغ ہے جنت کا یا خون مین سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھون مین سے اور تیسرے فکر کرتا ہون مین بیچ سوال کرنے منکر نکیر کے کہ آوینگے وہ اس حال مین کہ دھوان نکلتا ہوگا اونکی نالکون مین سے اور آگ کاتی ہوگی اونکے مونھون سے پس سوچتا ہون مین کہ کیونکر جواب دونگا مین اونکو اور چوتھے سوچتا ہون مین بیچ وقت نکلنے کے قبر سے کہ آیا ہوگا سو نہ میرا اجلا یا کالا اور مین دیکھونگا ملائکہ عذاب کو سر قبر پر یا ملائکہ رحمت کو اور پانچوین سوچتا ہون مین کہ دیکھیے دیا جاویگا عالتا میرا میرے داہنے ہاتھ مین یا بائین ہاتھ مین اور چھٹے سوچتا ہون مین کہ دیکھیے کیونکر ہوگا گذرنا میرا پل صراط پر اور ساتوین سوچتا ہون مین کہ دیکھیے میزان میری بھاری ہوتی ہے ساتھ بھلائیون کے یا ساتھ بھلائیون کے اور آٹھوین سوچتا ہون مین کہ دیکھیے کس گھر کی طرف ہوا گرگشت میری طرف بہشت کے یا طرف دوزخ کے انتہی پس سبحان اللہ اللہ کے پیارے بندون کو ایسے سوچ و بچار رہتے ہین یہ کہ یہان مولوی گری یا فقیری کا نام آیا اور گویا سافی کچھ ہے لی نہ حلال حرام کا خیال ہے نہ کرنے عبادات کا اور نہ بچنے کا بعاصی اور نہ اتباع سنت کا حتی کہ نماز جماعت تک سے محروم رہتے ہین ہان جہان نانچ رنگ کی محفل ہو یا ڈھولک کی یا کہین عرس و میلے ہون وہان سب سے پہلے موجود ہوتے ہین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہان وہ حال اور کہان یہ حال ✣

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ✣

سو تو صبر کر بیشک وعدہ اللہ کا خیال حق ہے پھر اگر کبھی ہم تجھکو دکھاوین تجھکو کوئی وعدہ جو ہم اونکو دیتے ہین یا پھر لین تجھکو پھر ہماری طرف پھر آوینگے

پس صبر کر ای محمد تحقیق وعدہ خدا کا یعنی ساتھ ہلاک کرنے کافرون کے سچ ہے یعنی ہونے والا ہے پس اگر دکھلاوین ہم تجھکو کوئی وعدہ جو اونکو دیتے ہین نبیہا اور اگر قبض روح تیری کرین ہم پس طرف ہمارے پھیرے جاوینگے کافر ✣ تفسیر ✣ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ یہ جزء متعلق ہے ساتھ نتوفینک کے اور جزا نہ رنک کی محذوف ہے تقدیر اسکی یہ ہوگی کہ پس اگر دکھلاوین ہم تجھکو تیری زندگی مین بعض وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہین ہم اونکو تو سزا عذاب سے کہ وہ قتل و زبردکاہی تو فبہا یا اگر قبض روح تیری کرین ہم پہلے زبردکے تو ہماری طرف پھیرے جاوینگے روز قیامت پس ڈالینگے ہم اونسے اشد بدالینا اور مانند اسی کے ہے قول اللہ تعالی کا فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۙ اَوْ نُرِیَنَّكَ الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۝ یعنی پس اگر لیجاوین ہم تجھکو یعنی قبض روح تیری کرین تو ہاتھسے

ہم اوسنسے بدلا لینے والے ہین یاد کھا ہین ہم نے جو وعدہ کیا تھا اوسنسے پس ہا شبہہ ہمارا اوپر قدرت پانے والے ہین ۞ ف

تنبیہ + تامل کرنا چاہیے آیات قرآنی مین کہ جا بجا ہا کہ ہا پروردگار نے صبر کرنے کو حکم فرمایا ہی کہین اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہین سب مومنون کو پس مسلمان کو ضرور اسکا اہتمام کرنا چاہیے اسی لیے بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ شعائر اسلام سے چار چیز ہین

منبرات

تقوی اور جہاد اور شکر اور صبر +

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۚ وَ

اور بھیجے ہمنے بھیجے ہین بہت رسول تجھسے پہلے کوئی اونمین سے کہ سنایا ہمنے تجھکو اوسکا احوال اور کوئی ہین کہ نہین سنایا اوسے

ع ۸ ۳

مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

کسی رسول کو مقدور نہا کہ لاوے آگے کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے پھر جب آیا حکم اللہ کا فیصلہ کیا گیا انصاف سے اور تباہ ہوئے وہان جگہ جھوٹے ہے ع

اور تحقیق بھیجے ہمنے کتنے پیغمبر پہلے تجھسے اونمین سے وہ ہین کہ قصہ اونکا بیان کیا ہمنے تجھسے یعنی قرآن مین اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ قصہ اونکا نہین بیان کیا ہمنے تجھسے اور نتھا مقدور کسی پیغمبر کو کہ لے آوے کوئی نشانی مگر ساتھ حکم خدا کے پس جب آیا حکم خدا کا فیصل کیا گیا ساتھ حق کے اور زیان مین پڑے اوسوقت یہودہ گو + **تفسیر** کہتے پیغمبر کہا بعضون نے کہ بھیجے اللہ تعالی نے آٹھ ہزار نبی چار ہزار بنی اسرائیل مین سے اور چار ہزار اور تمام لوگون مین سے اور علی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ اللہ تعالی نے بھیجا ایک نبی کالا پس وہ اونمین سے ہی کہ نہین ذکر کیے گئے قرآن مین اور نتھا مقدور الزجہ جواب ہی یہ سکا کہ کفار فرمایش کرتے تھے آنحضرت پر معجزون کی ازراہ عناد کے پس فرمایا کہ ہمنے بہت سے رسول بھیجے ہین اس حال مین کہ نہین تھا مقدور کسیکو اونمین سے یہ کہ لاوے کوئی معجزہ مگر اذن کے حکم سے حاصل یہ کہ گویا آنحضرت کو یہ جواب سمجھایا کہ تم جو اب داؤد کو کہ سب درسولون کا یہ حال رہا ہی تو محل گمان مقدور ہی سکا کہ لاؤن کوئی معجزہ جو تم فرمایش کرتے ہو اوسکی گریہ چاہے اللہ اور حکم دے اوسکے لانے کا پس جب آیا حکم یعنی قیامت اور یہ وعید اور روی ہی بھیجے فرمایش کرنے معجزون کے اور طعن کرتے اوپر رسولون کے اور مراد ہین یہان جو فرمایش کرتے تھے معجزون کی حاصل یہ کہ جب قیامت آوے گی فیصل ٹھیک ٹھیک کیا جاویگا اور وہان کفار تباہ پاوینگے +

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝

اللہ ہی جسنے پیدا کیے تمھارے لیے چارپائے تاکہ سواری کرو اونمین پر اور کتون کو کھاتے ہو + **مق**

خدا وہی ہی جسنے پیدا کیے تمھارے لیے چارپائے تو کہ سوار ہوؤ اوپر بعض اونکے اور بعض اونکے کو کھاتے ہو ۞ + ۸ +

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝

اور واسطے تمھارے اونمین فائدے ہین اور تاکہ پہنچو اونپر جو مدعا تمھارے جی مین ہو اور اونپر اور کشتی پر لادے پھرتے ہو

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۚ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝

اور دکھاتا ہی تمکو اپنی نشانیان پھر کونسی نشانیان اللہ کی تم انکو نہین مانتے +

اور واسطے تمھارے ہی چارپایون کے بہت فائدے ہین یعنی اونکے دودہ اور پشم سے فائدے اوٹھاتے ہو اور تو کہ پہنچو تم سوار ہو قصہ کوتہ ہی ہنوز تمھارے کے تمھارا یعنی جس کام کی حاجت رکھتے ہو اوپر سوار ہو کر اوسکے لیے جاؤ اور چارپایون پر اور نہین ہو تم سوار ہوتے اونپر اور نہ تم ہو اونمین سے چارپایون ہی پر نہین سوار کیے جاتے ہو ولیکن اونپر اور کشتیون پر بروبحر مین سوار ہوتے ہو اور دکھاتا ہی تمکو اپنی نشانیان یعنی دلائل اپنی قدرت کے پس کس کس نشانی کا اللہ کی نشانیون مین سے انکار کرتے ہو کہ نہین ہی وہ اللہ کے پاس سے +

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ
کیا پھرے نہیں ملک مین کہ دیکھتے آخر کیسا ہوا انسے پہلون کا وہ تھے انسے زیادہ اور زور مین
قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝
سخت اور نشانیون مین جو چھوڑ گئے زمین پر پھر کام نہ آیا اونکو جو کماتے تھے ۔ موضح

کیا سیر کی اونھون نے زمین مین تو دیکھین کیونکر ہوا آخر کار اون لوگون کا کہ پہلے انسے تھے وہ زیادہ تر انسے یعنی گنتی مین اور زیادہ تر قوت مین یعنی بدن مین اور نشانیون مین پس دفع نکیا عذاب کو اونسے اوس چیز نے کہ تھے کماتے ۔ تفسیر یعنی کرتے قسم قسم کے مال اور نہایت سیاہ اور تفاخر اور مانند اونکے سے اور مراد نشانیون سے محل اور قلعے ہین کہ عاد و ثمود وغیرہ رکھتے تھے کوئی چیز مانع عذاب کو نہوئی پس کیا ہے کہ کسی چیز پر مغرور ہوین ۔ بحر

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝
پھر جب پہنچے اون پاس رسول اونکے کھلی نشانیان لے کر خوش ہوگئے اور جو علم اونکے پاس تھا خبر اور الٹ پڑی اونپر جس چیز پر ٹھٹھا کرتے تھے ۔ موضح

پس جب کہ آئے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ معجزون کے خوش ہوئے ساتھ اوس چیز کے کہ نزدیک اونکے تھی دانش سے یعنی علم معاش سے اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے ۔ تفسیر مراد علم سے علوا دنیا کا ہی ساتھ امور دنیا کے اور معرفت اونکی ساتھ تدبیر دنیا کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ یعنی جانتے ہین وہ ظاہر کو زندگانی دنیا سے اور وہ آخرت سے غافل ہین اور فرمایا فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ یعنی پس تو دھیان نکر اوسپر جو مونہہ موڑے ہماری یاد سے اور کچھ نہ چاہے مگر دنیا کا جینا یہان ہی تک پہنچی ہاونکی سمجھ پس جب کہ لائے اونکے پاس رسول علوم دینی کے اور وہ نہایت دور تھے اونکے علمون سے اسلیے کہ علوم دینی تھے واسطے ترک کرنے دنیا کے اور باز رکھنے کے لذتون اور شہوات سے نہ التفات کیا اونھون نے طرف اون علوم کے اور تحقیر جانا اون علوم کو اور ٹھٹھا کیا ساتھ اونکے اور اعتقاد کیا اسکا کہ نہین ہی کوئی علم بہتر نافع اور بہت حاصل کرنے والا فوائد کا علم ہمارے سے پس خوش ہوئے ساتھ علم اپنے کے یا مراد ہی علم فلاسفہ کا اور دہریون کا نہی یونان سے پس جب سنتے تھے وحی اللہ کی رکرتے تھے اوسکو جہالت سے جانتے تھے علوم انبیا کو بنسبت اپنے علم کے اور سقراط سے کہ نام حکیم کا ہی منقول ہی کہ اوسنے سنا مبعوث ہونا حضرت موسی علیہ السلام کا اور لوگون نے اوس سے کہا کہ اگر بھیجا کرے تو طرف اونکے تو بہتر ہی کیا اوسنے کہ ہم قوم مہذب ہین پس نہین جائز ہم کو طرف اوس شخص کے کہ مہذب کرے ہمکو یا مراد یہ ہی کہ خوش ہوئے کافر ساتھ اوس علم کے کہ رسولون کے پاس تھا از راہ ہنسی اور ٹھٹھا کرنے کے ساتھ اوس علم کے گویا کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ ٹھٹھا کیا اونھون نے ساتھ معجزون کے اور ساتھ علم وحی کے کہ لائے اوسکو رسول حالانکہ خوشی کرتے تھے اترانے والے تھے اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِئُوْنَ یا خوش ہونا رسولون کا مراد ہی یعنی رسولون نے جب دیکھا جہل اونکا اور استہزا کرنا اونکا ساتھ حق کے اور جانا انجام بد کفار کا اور یہ کہ عذاب لاحق ہوگا اونکو اونکے جہل اور استہزا پر خوش ہوئے وہ ساتھ علم کے کہ دیے گئے تھے اور شکر کیا اللہ تعالی کا واسپر اور گھیر لیا کافرونکو اونکی سزا جہل و استہزا نے یا مراد علم سے جاننا کفار کا ہی اس بات کو کہ ہم بعد مرنے کے جلائے نہین جائینگے اور یہ گرچہ جہل ہی لیکن بسبب اونکے زعم کے اوسکو علم فرمایا پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا یعنے علوم عین جہل ہین ۔ مدبحر ۔ تنبیہ اس سے معلوم ہوا کہ امور دنیا کے علم پر مغرور ہونا ہرگز نچاہیے اور اوسکی کچھ حقیقت نسمجھے اور علم آخرت سیکھے کہ علم یہی ہی اور اوسپر عمل کرے اسیلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اسکو دانشمند فرمایا ہی اور متبع نفس کو کہ عالم امور دنیا کا ہی احمق فرمایا اس حدیث مین اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ یعنی دانشمند وہ ہی کہ تابع اور مسخر کرے اپنے نفس کو اور عمل کرے بعد موت کے لیے اور نادان احمق وہ ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفسانی کے اور آرزو رکھے اللہ سے کہ وہ غفور رحیم ہی صدق اللہ الصادق العظیم اور اہل دنیا کے نزدیک اسکے برعکس ہی کہ جو عالم آخرت اور عارف باللہ ہین اونکو نادان اور حقیر جانتے ہین اور جو مرد دنیا کا اور دغاباز اور بدمعاش اور منافق وضع اور مال مردم خور ہو اوسکو دانشمند جانتے ہین حالانکہ اسمین ایک طرح کی تکذیب اللہ و رسول کی لازم آتی ہی عیاذاً باللہ منہ اور اوپر کے مضامین سے بُرائی علم فلسفہ کی بھی معلوم ہوئی اور واقع مین یہی ہی کہ جہان مرکے ایسے ہی علوم کا غلبہ ہوا اور خدا و رسول کو بھول گیا کیسا ہی بددین مرتکب حرام کا ہو اپنے فعل کی تاویل ہی کریگا اور عالم دیندار کو بنظر حقارت ہی دیکھیگا اکثر تو ایسا ہی دیکھا اور سُنا ہی مگر جسکو اللہ بچاوے اوسکا ذکر نہین اسلیے کتاب المنتقا مین علم فلسفہ کو حرام لکھا ہی اور لکھا ہی کہ منطق بھی فلسفہ ہی مین داخل ہی ظاہر امر اوکثرت مزاولت اسکی ہی کہ باعث ہوتی ہی چھٹ جانے علوم دینی کی اور چھٹ جانا اوسکا باعث محرومی خیر دارین کا ہی آور یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا کے امور کا بہت اہتمام نکرے جیسا کہ امور آخرت کا اہتمام کرے اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی آویگا ایک زمانہ میری اُمت پر کہ دوست رکھینگے پانچ چیزون کو اور بھول جاوینگے پانچ چیزون کو دوست رکھینگے دنیا کو اور بھول جاوینگے آخرت کو اور دوست رکھینگے زندگانی کو اور بھول جاوینگے موت کو اور دوست رکھینگے گھرون کو اور بھول جاوینگے قبرون کو اور دوست رکھینگے مال کو اور بھول جاوینگے حساب کو اور دوست رکھینگے خلق کو اور بھول جاوینگے خالق کو یہ مجھسے الگ ہین اور مین اونسے الگ ہون انتہی پس عاقل کو چاہیے کہ اپنا بقدر ضرورت کے دنیا مین مشغول ہو اور بیشتر فکر آخرت کی رکھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ زبور مین لکھا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف داؤد نبی علیہ السلام کے کہ عاقل حکیم نہین خالی ہوتا ہی چار ساعتون سے ایک ساعت مین مناجات کرتا رہے اپنے رب سے اور ایک ساعت مین محاسبہ کرتا ہی اپنے نفس سے اور ایک ساعت مین جاتا ہی طرف ایسے بھائیون اپنے کے کہ جو آگاہ کرین اوسکو ساعت عیبون اوسکے اور ایک ساعت مین مشغول ہوتا ہی لذت حلال مین ۔ **منہجات**

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝

پھر جب دیکھی اونھون نے ہماری سخت پکڑ ہم یقین لائے اللہ اکیلے پر اور چھوڑین جو چیزین شریک بناتے تھے ۔ **مو**

پس جب کہ دیکھا اونھون نے عذاب شدید ہمارا کہا باور رکھا ہمنے خدا کو تنہا اور منکر ہوئے ہم ساتھ اور چیزون کے کہ اوسکو شریک مقرر کرتے تھے ہم

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ

پھر نہوا کہ کام آوے اونکو یقین لانا اونکا جبسوقت دیکھیگے ہمارا عذاب رسم پڑی ہوئی اللہ کی جو چلی آئی ہی اوسکے بندون مین اور خراب ہوئے

هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

اوس جگہہ منکر ۔ **مو**

پس نہتھا کہ نفع دیوے اونکو ایمان اونکا جب دیکھا اونھون نے عذاب ہمارا آئین خدا کا کہ گذرا ہی اوسکے بندون مین اور زیان پایا اوس جگہہ کافرون نے ۔ **تفسیر** گذرا ہی اوسکے بندون مین یہ کہ ایمان لانا وقت اوترنے عذاب کے نہین ہی نفع دیتا اور یہ کہ عذاب اوترا کرتا ہی رسولون کے جھٹلانے والون پر اور لفظ هُنَالِكَ کہ بمعنی جگہہ کے ہی استعارہ کیا گیا ہی زمان کے لیے یعنی جسی اوسوقت کے ہی اور کافر ہر وقت زیان کار ہین لیکن جبسوقت عذاب دیکھینگے اوسوقت ظاہر ہوجاویگا زیان اونکا ۔ **مل**

سُورَةُ حٰمٓ السَّجدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَربَعٌ وَخَمسُونَ اٰيَةً وَستَّةُ رُكُوعَاتٍ

اور بعض نے اسکا نام السجدۃ بھی لکھا ہے کیونکہ اسکے سر پر لفظ حم ہے اور آیت سجدہ بھی ہے اسمیں آیتیں چون ہیں اور کلمے سات سو چھیاسی اور حروف تین ہزار تین سو پچاس اور رکوع چھ + اور ابن عباس اور جابر بن زید سے ہے کہ نازل ہوئی یہ بعد سورۃ حٰمٓ عسٓقٓ اور یہی مناسب واضح ہے اسکے کہنے کی بعد اسکے اور اور بھی بہت وجہیں مناسبت کی لکھی ہیں + تناسق الدرر فی تناسب السور وغیر ذلک +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

یکے از اوتاری ہوئی بخشنے والے مہربان کی طرف سے + تفسیر + لفظ حٰمٓ حروف مقطعات سے ہے اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ مراد اس سے کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ حٰمٓ نام سورت کا ہے روایت کی ابن ابی شیبہ اور عبید بن حمید اور ابو یعلی اور حاکم نے اور تصحیح کی اسکی اور روایت کی ابن مردویہ اور ابو نعیم اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا جمع ہوئے قریش ایک دن اور کہا یعنی انھوں نے کہ دیکھو اوسکو کہ بہت جانتا ہو تم میں سحر اور کہانت اور شعر پس چاہیے کہ جاوے اس شخص کے پاس یعنی آنحضرتؐ کے پاس کہ جسنے تفریق ڈالدی ہے ہماری جماعت میں اور بہتر کر دیا ہے کام ہمارا اور عیب لگایا ہے دین کو پس چاہیے کہ وہ کلام کرے اس شخص سے اور دیکھے کہ کیا جواب دیتا ہے اوسکو پس کہا بعضے قریش نے کہ نہیں جانتے ہیں ہم ایسا کسیکو سوائے عتبہ بن ربیعہ کے کہا انھوں نے کہ جاتو یعنی آنحضرتؐ کے پاس اے ابا الولید کہ کنیت ہے عتبہ کی پس آیا وہ حضرت کے پاس اور کہا کہ اے محمد تو بہتر ہے یا عبد اللہ تو بہتر ہے یا عبد المطلب پس چپکے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا عتبہ نے کہ اگر گمان کرتا ہے تو کہ وہ بہتر ہے تجھسے تو بلا شبہ اونھوں نے پوجا ہے اوون معبودوں کو کہ جنکو تو عیب لگاتا ہے اور اگر گمان کرتا ہے تو کہ تو بہتر ہے اونسے تو ویسا ہی کہہ تو کہ سنیں ہم کلام تیرا آگاہ ہو قسم خدا کی نہیں دیکھا ہمنے کوئی مکری کاہنہ منحوس زیادہ تیری قوم پر تجھسے کہ تفریق ڈالی تو نے ہماری جماعت میں اور تہتر کر دیا تو نے کام ہمارا اور عیب لگایا تو نے ہمارے دین میں اور فضیحت کیا تو نے ہمکو عرب میں یہاں تک کہ مشہور ہو گیا ہے اونمیں کہ قریش میں ایک ساحر کاہن ہے قسم خدا کی منتظر ہیں ہم کہ شور و غوغا جبلی اوٹھے یعنی اوٹھے بعض کی طرف تلوار لیکر اسی شخص اگر تجکو کچھ حاجت ہے تو جمع کریں ہم تیرے لیے مال یہاں تک کہ قریش میں بڑا غنی ہو تو کہ تیرے برابر کوئی نہو اور اگر تجکو خواہش عورت کی ہو تو پسند کر لے جونسی عورت چاہے تو قریش میں سے پس البتہ نکاح کر دینگے ہم تجھسے دس عورتوں کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہہ چکا تو جو تجھسا تھا اوسنے کہا ہاں پس پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ یہاں تک کہ پہنچے اس مقام کو فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ پس کہا عتبہ نے کہ بس کر نہیں ہے تیرے پاس سوائے اسکے کچھ اور فرمایا حضرت نے نہیں پس پھرا عتبہ طرف قریش کے پس کہا اونھوں نے کہ کیا حیلہ حوالہ کیا اوسنے تجھسے کہا عتبہ نے کہ نہیں جھوٹی سیتے کوئی بات کہ جانتا تھا میں کہ کہوگے تم اوس سے مگر کہی سیتے کہا قریش نے کہ پس آیا کچھ جواب دیا اوسنے تجکو کہا عتبہ نے قسم اوس ذات کی کہ قائم کیا گھر بنا یعنی خانۂ کعبہ نہیں سمجھا میں کچھ اوس کلام میں سے کہ کہا اوسنے سوائے اسکے اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ کہا قریش نے والے تجکو کلام کرے تجسے ایک شخص عربی میں اور تو نہیں سمجھے کہ کیا کہا کہا عتبہ نے قسم خدا کی نہیں سمجھا میں کچھ اوس کلام میں سے کر

کہا سو اسنے ذکر صاحقہ کے انتہی ہے اور اور روایت مین آیا ہی کہ عتبہ ایک روز قریش کی مجلس مین بیٹھا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تنہا بیٹھے ہوئے تھے کہ عتبہ نے کہا ای جماعت قریش کی کیا نہ اوٹھون مین طرف اسکے اور کلام کرون اس سے پیش کرون مین اوسکے کئی امور شاید کہ وہ قبول کرے ہمسے کچھ اور باز رہے ہمسے کہا قریش نے بہت خوب ای ابو الولید پس اوٹھا عتبہ یہان تک کہ آکر بیٹھا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کلام مذکور کہ جو اوپر کی روایت مین گذرا او حضرت نے بعد اوسکے کہہ چکنے کے سورۃ مذکور پڑھی مین حضرت پڑھتے چلے تھے اوسکو اور عتبہ نے جب سنی وہ تو چپ ہوکر سننے لگا اور ہاتھ اپنا اپنی پیٹھ کے پیچھے ٹیک کر بیٹھا سنتا رہا اوسکو یہان تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پونہچے سجدے تک پس سجدہ کیا اوسمین پھر فرمایا کہ سنی تو نے ای ابو الولید کہا او سنے کہ سنی مینے فرمایا حضرت نے پس تو اور یہ سنے یعنی تو کو بالیاقت رکھتا ہی اسکے سننے کی پس اوٹھا عتبہ او آئے لگا اپنے یارون کے پاس پس کہا بعضے اوسکے یارون نے بعضون سے قسم خدا کی کہا کہ البتہ تحقیق آیا ہی تمھارے پاس ابو الولید بغیر او صنع نہ کے کہ گیا تھا ساتھ اوسکے یعنی بشاشت سے گیا تھا اور اب پھرکا رہا ہوا آتا ہی پس جب بیٹھا عتبہ پاس قریش کے تو کہا اوٹھون نے کہ کیا حیلہ ہوا کر کیا او سنے تجھسے کہا عتبہ نے قسم خدا کی بلاشبہ مینے سنا ہی ایسا کلام کہ نہین سنا مینے مانند اوسکے کبھی قسم خدا کی نہین ہی وہ شعر اور نہ سحر اور نہ کہانت قسم خدا کی البتہ ہوگا موجب قول اوسکے کے کہ سنا ہی مینے اوس سے اور اور روایت مین آیا ہی ابن عباس سے کہ جب پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ربیعہ پر حٰمٓ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تو آیا وہ اپنے یارون کی پاس اور کہا ای قوم میری اطاعت کرو تم میری اس امر مین اور نافرمانی کرو اوسکی پس بدا سکے ایسے کہ قسم خدا کی البتہ تحقیق سنا ہی مینے اس شخص سے ایسا کلام کہ نہین سنا ہی سرے کانون نے کبھی ایسا کلام مانند اوسکے اور نہین ہو سمجھا مجکو جواب اوسکا اور اور روایت مین آیا ہی کہ بعد کلام مذکور کے عتبہ نے کہا کہ چھوڑ دو اس شخص کو اور الگ ہو اس سے پس قسم خدا کی نہین وہ چھوڑنے والا اوس بن کو کہ وہ اوسپر ہے اور ساری عرب کو اور اوسکو لڑنے دو آپسمین ایسے کہ اگر وہ غالب آویگا اونپر تو ہوگا شرف اوسکا شرف تمھارا اور عزت اوسکی عزت تمھاری اور بادشاہت اوسکی بادشاہت تمھاری اور اگر عرب غالب آوینگے اوسپر تو دفع ہو جاویگا وہ تمسے بسبب غیر تمھارے کے کہا قریش نے کیا بعد کی تو نے اوسکی طرف ای ابا الولید بتحقیق اور روایت کی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سے کہ کہا آیا مین ملنے کو عایشہ سے اور آنحضرت پر وحی اوتر رہی تھی پھر افاقت ہوئی حضرت کو اوس حالت سے کہ وقت اوترنے وحی کے ہوتی تھی پس کہا ای عایشہ رضی اللہ عنہا مجکو چادر سے پس ڈھانپ لیا مینے اپکو چادر پھر رفتہ رفتہ افاقت ہوئی آپ سجد مین پس ناگہان کوئی شخص وعظ کہہ رہا تھا پس بیٹھ گئے حضرت یہان تک کہ جب وعظ کہہ چکا واعظ تو شروع کی آپنے پڑھنی حٰمٓ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پس سجدہ کیا یعنی جب آیت سجدہ پر پونہچے یہان تک کہ دراز ہو سجدہ آپکا پھر سنا یہ مذکور اوان لوگون نے کہ وہ کون پر تھے اور بھر گئی اونپر مسجد یعنی لوگ جمع ہوئے سجدہ کرنے کو آپکے ساتھ پس کہا بعضے اوسنے اپنے گھر والون کو یہ کہ حاضر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلیے کہ البتہ تحقیق دیکھا ہی مینے او سنے ایک امر کہ نہین دیکھا مینے مانند اوسکے ابتدا سے اوس دن سے کہ رہی مین ساتھ اونکے پس اوٹھا حضرت کے ساتھ اونکے اور کہا کہ یہ سمجھا کیا مینے از راہ شکر ریب اپنے کے عوض مین اوس نعمت کے کہ دی مجکو میری مت کے لیے پس عرض کیا اوسنے ابو بکر رضی اللہ عنہ کہ کیا نعمت دی مجکو تمھاری امت کے لیے فرمایا کہ دی مجکو یہ نعمت کہ ستر ہزار میری امت مین سے داخل ہونگے بہشت مین پس کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ آپکی امت مین بہت نیک ہین پس زیادہ مانگو فرمایا یعنی جیسے کسیکی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہین کہ تحقیق کیا مینے پس دیے مجکو ساتھ ہر ایک کے ستر ہزار مین سے ستر ستر ہزار کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ اور زیادتی مانگیے اپنی امت کے لیے پس اشارہ کیا ساتھ دونون ہاتھون کے یعنی جیسے کسیکی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہین پھر اشارہ کیا ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے سینے پر یعنی یہ اشارہ اسکا ہوا کہ یاد ہی مجکو حاصل دونون اشارون کا یہ ہوا کہ خاطر جمع رکھو مجھے یاد ہی پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا ابا بکر یا رسول اللہ یعنی دعا کرنا اور بیہقی نے روایت کی شعب الایمان مین خلیل بن مرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نہیں سنتے تھے یہاں تک کہ پڑھتے تبارک الذی الخ ۔ دمنثور ۔

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

کتاب ہے کہ مہی مہی کی ہیں اسکی آیتیں قرآن عربی زبان کا ایک سمجھ والے لوگوں کو سنانا خوش اور ڈر پھر دھیان نہیں لائے وہ بہت لوگ پھر نہیں سنتے ۔ موضح

یہ ایک کتاب ہے کہ واضح بنا دی گئیں آیتیں اوسکی یعنی کیا کہ قرآن ہے عربی واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہیں جو خبر دینے والا اور ڈرانے والا پس روگردان ہوئے اکثر لوگ پس وہ نہیں سنتے ہیں ۔ تفسیر ۔ فصلت کے معنی ہیں جدا جدا کی گئیں آیتیں اوسکی اور گردانی گئیں تفصیلیں یعنی مختلف کے قسم احکام اور قصوں اور نصیحتوں اور وعدہ وعید وغیرذالک سے قرآن عربی یعنی مراد رکھتا ہوں ساتھ اس کتاب مفصل کے قرآن کی صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہے یعنی ہیں کہ جدا جدا کی گئیں آیتیں اوسکی یعنی کیا کہ قرآن عربی واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہیں یعنی واسطے اولیا اللہ کے اور ڈرانے والا یعنی واسطے دشمنان خدا کے نہیں سنتے ہیں یعنی نہیں قبول کرتے ہیں ۔ صل ۔ معا ۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ

اور کہتے ہیں ہمارے دل خلاف میں ہیں اوس چیز سے جسطرف تو ہمکو بلاتا ہے اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے تیرے بیچ میں اوٹ ہے

فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝

تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہیں ۔ موضح

اور کہا کافروں نے یعنی نبی سے کہ دل ہمارے پردوں میں ہیں اوس چیز سے کہ بلاتا ہے تو ہمکو طرف اوسکے کہ وہ توحید ہے اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے ایک پردہ ہے پس عمل کر تحقیق ہم بھی عمل کرنے والے ہیں ۔ تفسیر ۔ یعنی جو کہ ہم کہتے ہیں تمہارے بات کے سننے سے اور یہ تمثیلیں ہیں واسطے دور ہونے دلوں اوسکے قبول کرنے حق کے سے اور اعتقاد رکھنے حق کے سے گویا کہ وہ غلافوں اور پردوں میں ہیں کہ مانع ہوتے ہیں وہ نہ پہنچنے حق کے سے دلوں میں اور واسطے نہ سمانے حق کے اوسکے کانوں میں گویا کہ وہ بہرے ہیں حق کے سننے سے اور واسطے دور ہونے مہموں اور دینوں کے گویا کہ درمیان اوسکے اور اوس چیز کے کہ وہ اوسپر ہیں اور درمیان رسول اصلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوسچیز کے کہ وہ اوسپر ہیں پردہ ڈھانکنے والا اور اوٹ بلند تر قسم چہار یا مانند اوسکے سے پس نہیں ملتے آپسمیں اور نہ دیکھتے ہیں آپسمیں ایک دوسرے کو پس عمل کر یعنی اپنے دین پر ہم عمل کرنے والے ہیں اپنے دین پر یا میرا دین کہ پس عمل کر بیچ باطل کرنے امر ہمارے کے ہم عمل کرنے والے ہیں بیچ باطل کرنے امر تمہارے کے ۔ صل ۔ عمر بن الخطاب سے منقول ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ الخ کہ آئے قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ کونسی چیز مانع ہے تمکو اسلام سے اگر اسلام لاؤ گے تو سردار ہوؤ گے عرب کے پس کہا قریش نے کہ ہم محمد نہیں سمجھتے ہیں ہم اوس چیز کو کہ کہتا ہے تو ہم اور نہیں سنتے ہیں ہم اوسکو اور بیشک ہمارے دلوں پر پردے ہیں اور دیا ابوجہل نے ایک پتھر اور کہا کہ کھینچا کہو درمیان ہمارے اور درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا اے محمد قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ میں بلاتا ہوں تمکو طرف دو چیزوں کی ایک طرف یہ کہ گواہی دو تم کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اور دوسری یہ کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس جب سنی اونھوں نے گواہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی پھیر دیا اپنی پیشتوں پر کہ کر اور کہا اونھوں نے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ یعنی کیا کر دیا اسنے کئی معبودوں کو ایک معبود بلاشبہ یہ ایک تعجب کی بات ہے اور کہا اونھوں نے امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا

لِّنَبِيٍّ وَّيُقَالُ لَهٗ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَّذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهٗ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَّشِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝ مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝ إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ۝ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ۝ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ۝ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهٖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهٖ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۝

یعنی چلو اور تقسیم رہو اپنے معبودوں پر بلاشبہ اس بات میں کچھ غرض ہی نہیں سنی ہمنے یہ اوس پچھلے دین میں اور نہیں کچھ یہ مگر بنائی بات کیا اسی پر تو تری سچوتی ہم سب میں سے اور اوترے جبر نیل پس کہا ای محمد بلاشبہ اللہ فرماتا ہی تجکو سلام اور فرماتا ہی کہ کیا نہیں کہتے تین یہ فریش کہ انکے دلوں پر پردے ہین اس سے کہ سمجھین وہ توحید کو اور اونکے کانون مین بوجھ ہی کیا پس نہین سنتے ہین بات تیری تو کیونکر ہی یہ بات کہ جب ذکر کرتا ہی تو اپنے رب کا قرآن مین اکیلا کر بھاگتے ہین وہ اپنی پشتون پر پدک کر اگر ہی جیسا کہ یہ کہتے ہین تو کیون بھاگتے ہین یعنی اگر ہمارے ہین اور سنتے نہین تو یہ کیونکر سُنکر بھاگتے ہین ولیکن وہ سنتے ہین اور نہین نفع پاتے ساتھ اوسکے ازراہ کروہ جاننے کے اوسکو پس جب کہ ہوا کل کا دن تو آئے اونہین سے ستر شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اونھون نے کہ ای محمد ظاہر کر اوسکو ہمپر اسلام اپس جب ظاہر کیا آنحضرت نے اونپر اسلام تو مسلمان ہوئے سب پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا الحمد للہ کل تو تم کہتے تھے کہ ہمارے دلون پر غلاف ہین اور ہمارے دل پردون مین ہین اور جس چیز سے کہ مین بلاتا ہون تجکو طرف اوسکے اور کہتے تھے تم کہ ہمارے کانون مین بوجھ ہی اور صبح کی تھی آج کے دن اس حال مین کہ مسلمان ہوئے پس کہا اونھون نے یا رسول اللہ تحقیق سچ کہا ہم قسم خدا کی اگر ہوتا ایسا قوم ہدایت پاتے ہم کبھی لیکن اللہ سچا ہی اور بندے جھوٹ بناتے ہین اوسپر اور وہ غنی ہی اور ہم محتاج ہین طرف اوسکے ۞ **در منثور** ۞

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ

ترجمہ۔ میندہی آدمی یون جیسے تم حکم آتا ہی مجکو کہ تمہر بندگی ایک حاکم کی ہو سو سیدے رہو اوسکی طرف اور اوسسے گناہ بخشواؤ

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝

اور خرابی ہو شرک کرنیوالون کو جو نہین دیتے زکوۃ اور وہ آخرت سے منکر ہین ۞ **موضح**

کہہ سوا اسکے نہین ہون کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے وحی کیا جاتا ہی طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہی پس سیدے متوجہ ہو طرف اوسکے اور بخشش مانگو اوسسے اور وے اوسطے اون شرکون کے کہ نہین دیتے زکوۃ اور وہ ساتھ آخرت کے نامعتقد ہین ۞ **تفسیر** مین آدمی ہون اللہ پر جواب ہوا نکے اس قول کا کہ تو بنا فی الجملہ اور وجہ اوسکی یہ ہی کہ آنحضرت نے کہا اونکو کہ مین نہین ہون فرشتہ اور مین آدمی ہون مانند تمہارے اور تحقیق وحی بھیجی گئی طرف میرے بطرف تمہارے پس صحیح ہوئی نبوت میری ساتھ آنے وحی کے طرف میرے اس حال مین کہ مین شریک نہون اور جب صحیح ہوئی نبوت میری تو واجب ہوا تم پر اتباع میرا اور جس چیز کا کہ وحی کی گئی طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہی پس سیدے چلو طرف اوسکے ساتھ توحید کے اور خالص کرنے عبادت کے نہ جاؤ دائین بائین اور نہ التفات کرو طرف فریب دینے شیطان کے کہ وہ بت پوجنے کو اور بتون کے شفیع ٹھہرانے کو کہتا ہی اور نہ شرک سے اور لا یؤتون الزکوۃ کے یہ معنی ہین کہ نہین ایمان رکھتے ساتھ واجب ہونے زکوۃ کے اور نہین دیتے زکوۃ یا یہ معنی ہین کہ نہین کرتے وہ چیز کہ ہون بسبب اوسکے ازکیا یعنی پاک اور وہ چیز کیا ہی ایمان لانا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عمل اور ثواب اور عقاب کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ معنی کہے ہین کہ نہین کہتے وہ لا الٰہ الا اللہ اور یہ کلمہ زکوۃ یعنی سبب پاکیزگی نفسون کا ہی اور معنی یہ ہین کہ نہین پاک کرتے اپنے نفسون کو شرک سے بسبب توحید کے اور کہا حسن اور قتادہ نے کہ نہین اقرار کرتے زکوۃ کا اور نہین اعتقاد کرتے اوسکے دینے کو واجب اور کہا جاتا تھا کہ زکوۃ پل اسلام کا ہی پس جسنے ملی کیا اوسکو نجات پائی اور جسنے تخلف کیا اوسسے یعنی پیچھے رہ گیا اوسسے اور رہی کیا اوسکو ہلاک ہوا اور کہا ضحاک و مقاتل نے کہ یعنی ہین نہین خرچ کرتے طاعت مین اور نہین مدد دیتے اور کہا مجاہد نے نہین پاک کرتے اپنے اعمال کو یعنی ریا وغیرہ سے اور وہ ساتھ آخرت کے نامعتقد ہین نہ دیتے زکوۃ کو بیان کیا زیدک کفر بالآخرۃ کے اسلیے کہ بہت بیماری چیز انسان کے نزدیک مال اوسکا ہی اور مگر اوسکی جان کا پس جب کہ خرچ کیا اوسکو اسکی راہ مین تو یہ قوی ترین دلیل ہوئی اوپر استقامت اور استقامت

اور خلوص سے دل اوسکے کہ اور زمین قابو میں آئے مؤلفۃ القلوب مگر بسبب نفع دنیا کے پس قومی ہے اعضا اوسکے اور نرم ہونی شدت قلبی
اور زمین مرتد ہوئے بوجہ مگر بسبب نہ دینے زکوۃ کے اور اسمین عزت والائی ہے مؤمنوں کو اور پر اداکرنے زکوۃ کے اور ڈرانا شدید ہی نہ دینے
زکوۃ کے سے اس جہت سے کہ گردانا زکوۃ کے نہ دینے کو اوصاف مشرکین سے اور نزدیک کیا اوسکو ساتھ کفر بالآخرۃ کے **مسئلہ معا تنبیہ**
جاناچاہیے کہ استقامت عجب چیز ہی سفیان بیٹے عبداللہ ثقفی کے روایت کرتے ہین کہ میںنے عرض کیا یا رسول اللہ فرمائیے میرے لیے اسلام
مین کوئی بات اوس چیز کے کہ کامل کرے اسلام کو اور رعایت کیے جاوین بسبب اوسکے تحقیق اسلام کے ایک قول کہ نہ سوال کروں مین اوس سے
کسی سے بعد سوال کرنے آپکے یعنی ایک قول جامع فرماد یجیے کہ نہ احتیاج ہو بسبب دوسرے کے سوال کرنے کی کلام شریف مین آپکے غیر سے
فرمایا آنحضرت نے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی اسلام لایا مین ساتھ اسکے یعنی ساتھ تمام اون چیزون کے کہ واجب ہی ہم پر
ایمان لانا پھر مستقیم رہ یعنی اوپر بجالانے اوامر کے اور بچنے کے نواہی سے اور مستقیم رہنے کے روایت کی یہ مسلم نے اور چاہیے کہ ادا کرنا
زکوۃ کا بنائے اسلام سے جو فرمایا سوا خبر اصلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا کیا گیا ہی اسلام اوپر پانچ چیزون کے اوپر گواہی دینے اسکے کہ نہین ہی کوئی معبود
سوا اللہ کے اور یہ کہ شہادت دینا محمد بندے اللہ کے اور رسول اوسکے اور اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور حج کرنے کے اور روزے رکھنے
رمضان کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے اور زکوۃ کے دینے مین بڑی وعید ہے چنانچہ بیان ہوگی حدیث انشاء اللہ تعالیٰ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی
سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ ادا کرے اوسمین سے حق اوسکا مگر زکوۃ ہوگی جب کہ ہو کا دن قیامت کا بنالے جاوینگے واسطے اوسکے
آگ کے یعنی تختے سونے چاندی کے بنینگے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے تختے ہیں جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے آگ مین پس
داغ دیے جاوینگے ساتھ اون تختون کے پہلو اوسکے اور پیشانی اوسکی اور پشت اوسکی جب کہ ٹھنڈے کیے جاوینگے یعنی پہلے گرم کیے جاوینگے اور ڈالے جاوینگے آگ مین پھر
لائے جاوینگے یعنی جب ٹھنڈے ہوجاوینگے تو آگ مین ڈالے جاوینگے گرم کرنے کے لیے اور نکالے جاوینگے پھر داغ دیے جاوینگے ہمیشہ یونہی کیے جاتے رہینگے
اوس دن مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہان تک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھے گا اپنی طرف بہشت کی یا طرف
دوزخ کے ساری حدیث بیان فرمائی تمام اوسکا باقی یا ہی جناچہ وعید بسبب زکوۃ مین مسلم سے روایت کی گئی ہی اور یا نہ زکوۃ کے وارد ہوا ہی
قول اللہ تعالیٰ کا وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ
يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ
فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○ یعنی اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے اوسکو اللہ کی راہ مین پس
خبر دے تو اونکو عذاب دردناک کی اوسدن مین کہ گرم کیے جاوینگے اوپر آگ دوزخ کے پھر داغ دیے جاوینگے اونسے پیشانیان اونکی
اور پہلو اونکے اور پیٹھین اونکی اور کہا جاویگا کہ یہ وہی ہی جو جمع کیا تھا تمنے اپنے لیے پس چکھو وبال اوسکا جو جمع کرتے تھے اور ادا نہ کرتے
حق مال کے سے حدیث مین اور نہ خرچ کرتے مال کے سے راہ خدا مین بیچ آیت کے نزدیک زکوۃ مال کا ہی پس ہاشمیہ جو لوگ کہ جمع کیا کرتے ہین
اموال اور ذخیرہ کرتے ہین اونکو اور نہین دیتے زکوۃ اونکی عذاب دیے جاوینگے روز قیامت کے ساتھ طرح طرح کے عذابون سے ان مین سے ایک تو
یہی ہی جو ذکر کیا گیا اس حدیث مین اور آیت مین اور وجہ تخصیص ان اعضا کی ساتھ عذاب کے یہ ہی کہ صاحب مال جب جاتا ہے مین داتا ہے
نفس کو زکوۃ کے دینے کی بعد واجب ہونے اوسکے کے ساتھ آنے وقت اوسکے کے تو وہ جب دیکھتا ہی فقیر طالب زکوۃ کو تو دیتا ہی چہرہ اپنا تک
اور جب سوال کرتا ہی وہ اوس سے تو موڑ لیتا ہی اوس سے اور پھیر لیتا ہی اوسکی طرف سے پہلو اپنا اور جب بسیار کرتا ہی سوال مین تو کھڑا
ہوتا ہی بیچ جہد سے اور اوسکی طرف سے پیٹھ موڑ لیتا ہی اور نہین دیتا اوسکو کچھ اوسکے حق مین سے کہ وہ زکوۃ ہی پس بیان کیا ہی اللہ تعالیٰ نے
ہر ایک کے ان اعضا مین سے پس عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ اس طرح کہ کردیگا اوسکے اموال کو کہ وہ دینار ہین اور درہم مین تختے آگ کے

داغ دیگا ساتھ انکے اون اعضا کو کہ ایذا دی تھی اونسے فیر کر اور ابن مسعودؓ سے منقول ہی کہ اونھوں نے کہا نہیں رکھی جاوینگی دینار دینا پر اور نہ درہم درہم پر ولیکن فراخ کیجاویگی جلد اوسکی یہانتک کہ رکھی جاوے ہر دینار دینار پر ہر درہم درہم پر علیحدہ علیحدہ جگہہ مین جب کہ تمام ہوجاوینگے اور پہنچیگے داغ انکے اول سے آخر تک اعادہ کیے جاوینگے وہ داغ طرف اول اداعغون اوسکے کے یہانتک کہ پہنچیں گے انکے آخر تک اسی طرح سے ہمیشہ رہیگا اسی قسم کا عذاب روز قیامت کے یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندوں کے پس دیکھے راہ اپنی یا تو طرف جنت کے اگر ہو اوسکے لیے کوئی گناہ سوا اوسکے یا ہو لیکن اللہ تعالی نے عفو کردیا ہو اوس سے اور یا طرف دوزخ کے اگر ہو برخلاف اس حال کے اور اوس حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوۃ اوسکی بنایا جاویگا اوسکے لیے مثال اوسکا دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اوسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھون پر بطریق طوق ڈالا جاویگا وہ سانپ اوسکی گردن مین روز قیامت کے پھر پکڑیگا دونون باچھین اوسکی پھر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ یعنی نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساتھہ اوس چیز کے کہ دی اونکو اللہ نے فضل اپنے سے یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہی اونکے لیے بلکہ برا ہی اونکے لیے قریب ہی کہ طوق ڈالا جاوین گے اور اس چیز کا کہ بخل کرتے تھے ساتھہ اوسکے دن قیامت کے یعنی وہ مال طوق ہوکر پڑیگا اونکی گردنون مین انتہی پس بیان کیا آنحضرتؐ نے اس حدیث مین کہ جسکو اللہ تعالی نے مال دیا اور ادا نکی زکوۃ اوسکی اوسکا مال روز قیامت کے ایسے سانپ کی صورت مین بنایا جاویگا کہ جسکے بال جھڑ پڑین ہون بسبب کثرت زہر اوسکی کے اور دراز گی عمر اوسکی کے اور اوسکی آنکھون پر دو نقطے سیاہ ہونگے کہ اسطرح کا سانپ بہت مردانہ اور بڑا ہوتا ہی اور ڈالا جاویگا وہ اوسکی گردن مین مانند طوق کے پھر پکڑیگا وہ سانپ دونون باچھین اوسکی اور کہیگا اوسکو اور کہیگا اوسکو مین وہی تو مال ہون تیرا جسکو جمع کیا تھا تو نے اور نہیں ادا کی تھی تو نے زکوۃ اوسکی پس جب کہ ہوئی سمجھ مینے زکوۃ کے ایسی وعید شدید تو لازم ہوا بیان کرنا وجہ حکمت کا بیچ واجب کرنے زکوۃ کے پس وہ منجملہ آلہی ہی اسلیے کہ کلمہ شہادت کے پڑھنے مین لازم کرنا توحید کا اور گواہی دینی ساتھہ اکیلے ہونے معبود کے اور دعوی کرنا کمال محبت آلہی کا پس جو کوئی کہتا ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو ہوتا ہی گویا کہ اونے کہا کہ بلاشبہ مینے دیکھا اپنے دل سے اور جانا اپنی عقل سے یہ کہ نہین ہی کوئی معبود اور نہ محبوب سوا اللہ کے اور لازم پکڑی ہی مینے عبادت اوسکی اور محبت اوسکی اور نہین پوجونگا مین اور نہ نہین دوست رکھونگا مگر اوسی کو پس لازم آتا ہی پوجا کرنا اور اس چیز کا کہ دعوی کیا ہی اوسکا قسم توحید سے یہ ہی کہ محبت کے یعنی نری اوسی کے محبت رکھے اور کامل پوجا کرنا اوسکا یہ ہی کہ نہ باقی رہے معتد کے لیے کوئی محبوب سوا کے واحد کیتا یعنی وہ مہ لاشریک کے اسلیے کہ محبت نہین قبول کرتی ہی شرکت کو یعنی پوری محبت تو ایک ہی کی ہو سکتی ہی اور توحید باقی قلیل النفع ہی اور نہین ظاہر ہوتا ہی درجہ محبت کا مگر ساتھہ مفارقت بہت سی چیزون کے اور اموال پیارے ہین خلق کو اسلیے کہ وہ سبب ہین انکے چین اور قضاے حاجات کے دنیا مین اور ان مالون ہی کے سبب سے انست رکھتے ہین اس عالم کی اور نفرت رکھتے ہین موت سے باوجودیکہ موقتین ہی محبوب کی ہی پس انتہان کیے گئے لوگ اپنے صدق دعوی محبت مین ساتھہ خرچ کرنے مال کے کہ وہ مشوق انکا ہی اور لوگون کا کہ خرچ کرنے نہین مین قسم پر ہین ایک تو اس قسم کے ہین کہ جنکے ہوئے توحید مین اور محبت کے دعوی کرنے مین اور خرچ کیے اونھون نے تمام اموال اپنے اور نہین رکھا اونھون نے اپنے نفس کے لیے کچھہ جیسا کہ گیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ لے آئے سارا مال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کہ خرچ کرین اوسکو اللہ کی راہ مین پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنے نفس کے لیے پس کہا اونھون نے کہ اللہ اور رسول اوسکا پس اونھون نے پورا کیا مکان اصدق پس نہین باقی رہا انکے نزدیک سوا محبوب انکے کے کہ وہ اللہ تعالی اور رسول اوسکا ہی اور یہ بات جائز ہی اونکے لیے کہ ہو توکل اونکو اللہ تعالی پر پورا اور اسی لیے جب کہ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افضل صدقے سے تو فرمایا بہد المقل یعنی بہت کوشش کرنی کم مال والے کی پس آنحضرتؐ نے

بیان فرمایا اس حدیث مین یہ کہ افضل صدقہ وہ ہی کہ دیوے اوسکو فقیر باوجود احتیاج اپنی کے طرف اوسکے اور اوسکو مقدم رکھے اوپر اپنے اور عیال کے اور اسکو بھی ضرور ہی اوسکو یہ کہ چھوڑے قوت اپنے نفس و عیال کا پھر تصدق کرے وہ چیز کہ زیادہ ہووے اوسسے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہووے ظہر غنا سے یعنی بے پروائی سے اور نہین مخالف ہی اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین اسلیے کہ غنا دو قسم کا ہی غنا مال کا اور غنا نفس کا اور بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہووے باوجود ایک غنا کے دونون مین سے یا نفس کا ہووے غنا مال کا اسلیے کہ ضرر تصدق کا بسبب دینے مین یہ کہ بے پرواہووے اوسسے یا تو بسبب سخاوت نفس اپنے کے اور قوت عزیمت اپنی کے ہووے اعتماد وحسن توکل اوسکا اللہ تعالیٰ کے جیسے کہ کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بسبب مال اپنے کے پس باقی رہے اوسکے ہاتھ بعد خرچ کرنے کے اسلیے کہ نہین جائز ہی کسیکو یہ کہ خرچ کرے قوت اپنے عیال کا طرف فقیرون کے اور چھوڑے اوپر کھانے مگر جب کہ راضی ہووے ساتھ اوسکے اور اذن دیوے اوسکو اسمین بلکہ نہین جائز ہی اوسکے لیے یہ کہ دے کسیکو مگر اوس چیز سے کہ فاضل رہے اوسکے نفس و عیال سے جیسے کہ آیا ہی اور حدیث مین یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَیْرُ الصَّدَقَۃِ مَا اَبْقَتْ غِنًی بہترین صدقہ وہ ہی کہ باقی چھوڑے غنا کو یعنی تصدق کرنے والے کو ضرور ہی بچے اوس چیز سے کہ خرچ کرا ہی اوسکو ایک بات دو باتون مین سے یا یہ کہ بے پرواہووے اوسسے بسبب مال اپنے کے یا بے پرواہووے اوسسے بسبب حال اپنے کے اور یہ افضل دونون یسارون یعنی تونگرون کا ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی حدیث صحیح مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْمَالِ وَاِنَّمَا الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ یعنی نہین ہی غنی کثرت مال سے اور سوا اسکے نہین کہ غنی غنی نفس کا ہی پس فقیر نے جب کہ تصدق کیا قوت اپنے دن کا کہ میسر آیا اوسکو اور صبر کیا بھوک پر ہووے صدقہ اوسکا افضل اسلیے کہ نہین شک ہی بیچ افضل ہونے صدقے کے ساتھ ایک چیز کے باوجود حاجت کے طرف اوسکے جب کہ نہ ضرر کرے یہ اوسکے بدن کو کہ ضعیف ہوجاوے کھڑے ہونے سے نماز مین یا ستر کھلا ہے اور بلاشبہ تعریف کی ہی اللہ تعالیٰ نے انصار کی اس خصلت پر کہ فرمایا یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ یعنی ترجیح دیتے ہین فقیر کو اپنے نفسون پر اگرچہ ہو اونکو حاجت اور دوسرے اس قسم کے مین کہ نہین قدرت رکھتے اس مرتبے پر بلکہ رہنے دیتے ہین اموال اپنی حاجتون اور قوتون کے لیے اور خیرات کے موسمون کے لیے اور نہین یہ اقتصاد اونکا کمال کے رکھنے مین مستقیم اور تلذذ کا بلکہ قصد اونکا اوسمین یہ ہوتا ہی کہ خرچ کرین بعد حاجت کے پھر صرف کرین جمع سے زائد کو امور خیر مین جہان کہ معلوم ہو اونکو تیسرے اوس قسم کے ہین اقتصاد کرتے ہین اوپر ادا کرنے اوس چیز کے کہ واجب ہی اونپر جیسے زکوٰۃ اپنے مین اوس سے اور کمی کرتے ہین اوسمین اور یہ مرتبہ سب مرتبون مین نہایت کم ہی اور اس مرتبے پر اقتصار کیا ہی اکثر لوگون نے بسبب بخل اپنے کے ساتھ مال کے اور رغبت کرنے کے طرف مال کے اور ضعف محبت کے واسطے آخرت کے اور نہین وہ بعد اس مرتبے کے کچھ بھی محبت سے بلکہ جو کہ اوتر اس سے ہے اور تر الکذب مین بیچ دعوی کرنے محبت کے اور ظاہر ہوتا ہی اوسکے نفس سے یہ کہ دعوی کرنا اوسکا محبت کا متعلق زبان کے سے پس بار اسکے واجب ہی اوپر اوس شخص کے کہ قادر ہووے اوپر مرتبے پہلے اور دوسرے کے یہ کہ نہ اوتر سے مرتبے تیسرے سے بلکہ الاقل بار اوسکو یہ کہ سبق بیچ ادا کرے اوس چیز کے کہ واجب ہوئی ہی اوسپر فی الفور واسطے ظاہر کرنے رغبت کے بیچ قربان بزاری حکم کے اور واسطے ہونے خوشی کے طرف تعجیل فرض کے اور واسطے بچنے کے شبہے اختلاف کے سے اسلیے کہ بیشک ہی کے نزدیک واجب ہوتا زکوٰۃ کا فی الفور جب کہ مان لیوے کہ گنوا رہا ہی بسبب خیرات اور رکھنا ہی گیا ہووے اوسکی اور زکوٰۃ واجب ہوتی ہی جب کہ تمام ہووے سال نصاب پر پس جب کہ تمام ہووے سال واجب ہی اوسپر کہ ادا کرے زکوٰۃ کا بس مہینے تین کہ ہووے اگر جلد ہی دے زکوٰۃ پہلے گذرنے سال کے تو جائز ہی نزدیک جمہور علماء کے برابر ہی کہ جو تعجیل بسبب اصل نے واجب شدہ کے نہین پایا علم مثل اوسکے وقت تمام ہونے سال کے مانند مہینے رمضان کے اور جب اوشعبان کے یا تعجیل بسبب پانے جلد اسکے صرف افضل کے مصارف مین سے جیسے ہو کوئی متقی مشغول آخرت کی تجارت مین پس اوسکو مال زکوٰۃ دینے سے مددگاری ہوگی طاعت پر پس یہ کام دینے والا شریک اونکا ہوگا بیچ طاعت اونکی کے بسبب مدد کرنے اونکو اسکی طاعت مین یا ہووے علماء مین سے کہ اوسکا دینا بھی افضل ہی اسلیے کہ دینا علما کو مددگار ہی اونکی ہے

علم پر اور نظر اشرف عبادات ہونے پر ان کے تحت بیشک صاف کہ نہین خرچ کرتے تھے زکوۃ اپنی مگر طرف اہل علم کے اور کہتے تھے کہ ہم نہین جانتے
ہین مقام نبوت کے کونسی مقام افضل مقام علما سے اور مراد اہل علم سے وہ لوگ ہین کہ طلب کرتے ہین علم کو واسطے آخرت کے نہ واسطے دنیا کے
پس جو لوگ کہ طلب کرتے ہین علم کو واسطے دنیا کے نہین لائق ہی تصدق کرنے کے انکو یہ کہ مدد کرے اونکی ساتھ صدقہ اپنے کے اوپر گناہ اونکے کے
تو کہ نہو شریک اونکا بیچ استحقاق عذاب کے اور فضل مصارف مین سے وہ بھی ہی کہ ہو عیال دار یا قرضدار یا بیمار یا قرابتی اسلیے کہ دینا قریب کو صدقہ
بھی ہی اور صلہ بھی اور نہین بوشیدہ ہی کسی پر جو کچھ کہ ثواب ہی صلہ رحم مین اور دوست اور برادر دینی مقدم ہین عارف پر یعنی نرسی جاہل
جیسے کہ مقدم ہین اقارب اجنبیون پر لیکن لائق ہی یہ نہ سمجھا کہ ضرور ہی بہ دینے والے کو یہ کہ احتراز کرے باطل کرنے صدقے اپنے کے سے
ساتھ احسان رکھنے اور ایذا دینے کے اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى یعنی نہ باطل کرو تم
اپنے صدقون کو ساتھ احسان رکھنے اور ایذا دینے کے اور حقیقت احسان رکھنے کی یہ ہی کہ جانے اپنے نفس کو احسان کرنے والا فقیر پر پس
جہان کہ جانا اپنے نفس کو احسان کرنے والا اوسپر نکلیگے اوس سے طرف ظاہر اوسکے کے افعال شاقہ کے اقوال کے مانند بیان کرنے والے ظاہر کرنے
اوسکے کے اوطلب مکافات کے اوسکے ساتھ دعا اور ثنا اور خدمت اور توقیر اور تعظیم کے اور لازم اسکو یون تھا کہ جانتا فقیر کو احسان
کرنے والا اپنے پر اسلیے کہ کیا اوسنے اپنے ہاتھ کو نائب اللہ تعالی کا بیچ قبض کرنے حق اوسکے کے کہ جس سے نجات اوسکی ہی دوزخ سے اسلیے
کہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا صدقہ واقع ہوتا ہی اللہ تعالی کے ہاتھ مین پہلے اسکے کہ واقع ہو سائل کے ہاتھ مین پس
چاہیے کہ یقین کرے تصدق کرنے والا کہ مین سونپتا ہون ملک اللہ تعالی کے حق اوسکا اور فقیر لینے والا ہی اللہ تعالی سے رزق اپنا اور
اسپر ایذا پس ظاہر مین تیج یہ ہی کہ توبیخ کرے اور عار دلاوے اور سخت کلامی کرے اور منہ بناوے اور پردہ دری کرے اور طرح بطرح سے بیکلی کرے
اوسکی اور باطن کی ایذا دو جو منبع ظاہر کی ایذا کا ہی دو امر ہین ایک دونون مین سے یہ ہی کہ ناگوار ہوتا ہی مکالنا مال کا اپنے قبضے سے اور شدت
اسکی اوسکے نفس پر ہوتی ہی اور دوسرے جاننا اسکا کہ مین بہتر ہون فقیر سے اور فقیر بسبب حاجت اپنی کے نہایت ذلیل ہی مجھسے رتبے مین
اور منشا ہر ایک کا ان دونون مین سے جہل ہی اسپر کہ وہ جو رکھتا ہی تسلیم مال کو یہ جہل اسلیے ہی کہ جسنے مکروہ رکھا خرچ کرنا درہم کا بیچ مقابلے
اوس چیز کے کہ برابر ہو ہزار کے پیش نہایت حمق کی اسلیے کہ وہ خرچ کرنا ہی مال کو واسطے طلب رضا اللہ تعالی کے اور طلب ثواب کے دار آخرت مین حالانکہ
وہ بہتر ہی دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور اسپر اپنے نفس کو جو بہتر جانتا ہی اوسسے یہ جہل اس لیے ہی کہ اگر پہچانتا فضیلت فقر کی غنا پر اور
پہچانتا خطر غنا کا آخرت مین تو منتقر جانتا اوسکو بلکہ برکت حاصل کرتا ساتھ اوسکے اور آرزو کرتا اوسکے درجے کی اسلیے کہ اصلی اغنیا سے کے
داخل ہونگے جنت مین پانسو برس پیچھے فقرا کے اور کیونکر حقیر جانتا ہی فقیر کو احوال مین کہ کیا ہی اسکو اللہ تعالی نے خادم فقیر کا اسلیے کہ کما تا ہی
مال کو اپنی سعی سے اور طلب کرتا ہی کثرت مال کی اوسکے سبب سے اور کوشش کرتا ہی اوسکی محافظت مین اور تکلیف پاتا گیا ہی یہ کہ پہنچے فقیر کو
بقدر حاجت اوسکی کے اور روکے اوسسے زائد حاجت کو کہ جو ضرر کرے اوسکو اگر دیدیا جاوے اوسکو پس غنی طلب خدمت کی کیا گیا ہی واسطے
سعی کرنے کے بیچ رزق فقیر کے اور محنت کش ہی اوسکے لیے ساتھ لازم کرنے مشقتون بیشمار کے بیچ جنگلون اور دریاؤن کے اور نگہبانی
کرنے فضلات کے اقسام دراہم و دنانیر سے یہان تک کہ مرے اور رکھاوین اوسکو اغنیا ساتھ باقی رہنے بوجھون گناہون کے کہ یے مین
اونکے حاصل کرنے مین یَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَعْمَالًا مُتْوِفِقًا لِرِضَاهُ بِلُطْفِهٖ وَكَرَمِهٖ وَمِنَّتِهٖ ۞ مجالس ۞

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۞

البتہ جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اونکو نیک ثنا ہی جو بس نہو ۞ مو ۞

بلاشبہ جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے واسطے اونکے ثواب ہی غیر منقطع ۞ تفسیر ۞ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ معنی غیر ممنون کے

غیر مقطوع ہین اور مقاتل نے غیر منقوص یعنی غیر ناقص کیا گیا اور مجاہد نے کہا غیر محسوب یعنی بلا حساب اور کہا سدی نے کہ اونہی آیت بیچ حق بیمارون اور ایامجون اور بڈھون کے جب کہ عاجز ہوجاتے ہین وہ طاعت سے لکھا جاتا ہی اونکے لیے ثواب جیسے خوب صحت کی حالت مین کرتے تھے عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہہ بندہ جب کہ ہوتا ہی راہ نیک پر کہ عبادت کرتا رہتا ہی پھر بیمار ہوتا ہی تو کہا جاتا ہی واسطے اوسکے فرشتے کے کہ تندرست کردون مین اوسکو یا سمیٹون مین ہو سکو اپنی طرف یعنی قبض روح کرون اوسکی + معاء

قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

تو کہہ کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن مین اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھ اور دوسرے وہی ہے رب جہان کا + مو

کہہ کیا کفر کرتے ہو تم ساتھ اوس ذات پاک کے کہ جسنے پیدا کیا زمین کو دو دن مین اور مقرر کرتے ہو واسطے اوسکے شریک ہی پروردگار عالمون کا +

تفسیر + دو دن مین یعنی اتوار اور پیر مین اور دو دن مین زمین پیدا کی لوگون کی تعلیم کے لیے کہ کار سہولت سے کیا کرین و الا اگر اللہ تعالی چاہتا پیدا کرنا اوسکا ایک لحظے مین تو کر سکتا تھا یہ یعنی جسنے پیدا کی زمین پروردگار عالمون کا یعنی پیدا کرنے والا اتہام مہد اوسکا اور سردار و پرورش کرنے والا اونکا + ۵۱ +

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۝

اور رکھے اوسمین بوجھ اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور مقرر کین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین پوری پوچھنے والون کو + مو

اور پیدا کیے زمین مین پہاڑ اوپر اوسکے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور مقرر کیا اوسمین قوت اوسکے رہنے والون کا چار دن مین تمتہ چار روز تجویز کے بیان واضح کیا گیا واسطے سوال کرنے والون کے + تفسیر + اوپر اوسکے پہاڑون کو زمین پر کہا اسلیے کہ کوہ منفعہ پہاڑون سے ظاہر ہون واسطے منافع کے طلب کرنے والون کے اور تو کہ دیکھین لوگ کہ زمین اور پہاڑ بوجھ ہین اور یہ سب مخلوق ہین کسی تھامنے والے کے اور وہ اللہ عزوجل ہی اور برکت رکھی اوسمین یعنی ساتھ پانی اور زراعت اور درختون اور میوون کے اور قدر کے معنی ہین تقسیم یعنی تقسیم کی اوسمین قوت اہل زمین کی قسم آدمیون اور چارپایون وغیرہ سے اور کہا مجاہد نے کہ مقدر کیا قوت کو ہر شہر مین جو کہ زمین پیدا کیا دوسرے شہر مین تو کہ زندگانی بسر کرے بعض اونکی بعض سے بسبب تجارت کے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کے اور فی أربعة أيام سے مراد ہی فی تمتہ اربعہ ایام یعنی جو تمتہ چار دن کے اور مراد تتمے سے دو دن ہین اور یہ تقدیر اسلیے ضرور ہی کہ اگر جایز کیا جاوے یہ ظاہر پر تو آٹھ دن ہوتے ہین اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے خلق الأرض في يومين پھر فرمایا وقدر فيها أقواتها في أربعة أيام پھر فرمایا فقضاهن سبع سموات في يومين پس ہوگا یہ خلاف قول اللہ تعالی کے اور یکھلق فی ستۃ ایام یعنی واقع ہین یہ چیزین چھ دن مین پیدا ہوئی ہین جیسے کہ آیت فی ستۃ ایام دلالت اسپر کرتی ہی اور اگر آیت فی اربعۃ ایام ظاہر معنی پر محمول ہو تو آٹھ دن ہوجاتے ہین کہ دو دن مین زمین ہوئی اور چار دن مین قوت اور دو دن مین سماتون آسمان اور حسب تقدیر نہ کرے کہ چھ دن ہونگے دو دن مین زمین دو دن مین قوت دو دن مین آسمان پس فی ستۃ ایام کے مطابق پڑیگا یہ حساب اور ایسا ہی اصح ہے جسسے معلوم ہوتا ہی کہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہین کہ یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپسے حال پیدا ہونے آسمانون اور زمین کا پس فرمایا آپنے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے زمین کو اتوار اور پیر کے دن مین اور پیدا کیا پہاڑون کو اور جو کچھ کہ اونمین منافع ہین منگل کے دن اور پیدا کیا بدھ کے دن درختون اور پانی اور شہرون اور آبادی اور ویرانے کو پس چار دن ہوئے پس فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ

مرتبہ تھا اور برکت رکھی اسمیں اور اندازہ کیا اسمیں اقوات اسکے چار دن میں برابر پورے جسکے سوال کرنیوالے ہیں اور پیدا کیا پہلے دن آسمان کو اور پیدا کیا جسمے کے دن ستاروں اور آفتاب اور چاند اور ملائکہ کو تین ساعت دن باقی رہے تک پھر پیدا کیا پیچ اول ساعت کے ان تین میں سے اجلوں کو کہ جسوقت مرنیکے مرنے والے اور دوسری ساعت میں ڈالی آفت ہر چیز پر اون چیزوں میں سے کہ منتفع ہوتے ہیں ساتھ اونکے لوگ اور تیسری ساعت میں پیدا کیا آدم کو اور بسایا اونکو جنت میں اور حکم کیا ابلیس کو اونکے سجدہ کرنے کا اور نکالا اونکو جنت سے آخر ساعت میں کہا یہودیوں نے پھر کیا ہوا اے محمد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثُمَّ اسْتَوٰٓى عَلَى الْعَرْشِ یعنی پھر متوجہ ہوا عرش پر کہا یہودیوں نے تحقیق خوب کہا آپنے اگر پورا حال بیان کرتے کہا یہودیوں نے پھر استراحت کی پس نہایت غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوتری یہ آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ یعنی اور البتہ بلاشبہ پیدا کیا ہمنے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اونکے درمیان میں ہے چھ دن میں اور نہیں پونچا ہمکو کچھ تکان پس صبر کر اے محمد اوس چیز پر کہ بکتے ہیں یا نہیں اور لفظ للسائلین متعلق ہے مقدر کی یعنی مقدر کی اونمیں قوت واسطے طالبین قوت کے کہ جو محتاج ہیں اونکے اسلیے کہ ہر ایک طلب کرتا ہے قوت اور سوال کرتا ہے اوسکو یا لفظ للسائلین متعلق ہے محذوف کی گویا کہا گیا ہذا الحصر لاجل من یسأل فی ای خلق الارض وما فیہا یعنی یہ حصر واسطے اوسکے ہے کہ سوال کرے کہ

۵ درمنثور ۵

[illegible] اور جو کچھ [illegible] میں ہے ۵ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝

آسمان کو اور وہ دھواں تھا پھر کہا اوسکو اور زمین کو آؤ دونوں خوشی سے یا زور سے وہ بولے ہم آئے خوشی سے ۵

پھر متوجہ ہوا طرف آسمان کے اور وہ دھوئیں کے مانند تھا پس کہا اوسکو اور زمین کو بھی آؤ تم بخوشی یعنی تابعدار میرے حکم کے ہو دونوں اور اللہ اعلم کہا دونوں نے آئے ہم بخوشی ۵ تفسیر ۵ ثم استوی یہ مجاز ہے اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے آسمان کو بسبب ارادے اوسکے عرب کہا کرتے ہیں فعل فلان کذا ثم استوی الی کذا مراد اس سے یہ کہتے ہیں کہ فلانے نے پورا کیا اول کام اور شروع کیا دوسرا کام اور سمجھا جاتا ہے اس سے یہ کہ پیدا ہونا آسمان کا بعد زمین کے پیدا ہونے کے ہے اور یہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ابن عباس سے یہ بھی منقول ہے کہ کہا اول سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک جواہر کو اور ایک روایت میں ہے سبز جواہر کو طول و عرض اوسکا بقدر مسافت ہزار برس کے بیچ مسافت دس ہزار برس کے کہ جسکے لاکھ برس ہوئے پھر نظر ہیبت سے دیکھا اوسکی طرف پس وہ پگل گیا اور تھرتھرانے لگا پھر اوٹھا دھوئیں سے دھواں بسبب مسلط کرنے آگ کے اوسپر یعنی آگ اوس پانی پر تھیں ہوئی اور اوسنے اوسکو جوش دیا پس دھواں اوٹھا اوسسے اور کف آب پانی یہ کفوں کی تو زمین بنی اور دھوئیں کا آسمان اور آسمان و زمین کو جو حکم آنے کا کیا اور اونھوں نے فرمانبرداری کی یہ معنی اسکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ان دونوں کے پیدا کرنیکا پس خواہ وہ اوسکے حکم سے اور پیدا کیے گئے [illegible] اوسکا [illegible] وہ اس بات میں مانند مامور طیع کے کہ جسپر وارد ہوا امر فعل مطاع کا اور زمین کو جو آسمان کے ساتھ ذکر کیا ہے [illegible] آنے کے حال کر زمین پیدا کی گئی ہے دو دن پہلے آسمان کے اسلیے کہ جرم زمین کا پہلے پیدا کیا گیا [illegible] اور سکو بعد پیدا کرنے آسمان کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا یعنی زمین کو [illegible] پس معنی یہ ہوئے کہ آئے تم دونوں اوس شکل و صفت پر کہ لائق ہے آنا اوسپر آثار زمین پھیلی ہوئی بطور بچھونے کے [illegible] آسمان گنبد [illegible] ہیئت اوسکے لیے اور معنی آنیان کے کہ ائتیا کا مصدر ہے حصول و وقوع کے ہیں جیسے کہ [illegible] یعنی واقع ہوا عمل اوسکا پسندیدہ اور قول اللہ تعالیٰ کا طوعا او کرھا واسطے بیان تاثیر قدرت اوسکی کے ہے آسمان و زمین میں

اور واسطے بیان اسکے کہ نہ قبول کرنا اوکا تاثیر قدرت اوسکی کو محال ہی جیسے کہ کہے تو واسطے اوس شخص کے کہ تیرے قبضے مین ہی لَتَفْعَلَنَّ هٰذَا شِئْتَ اَوْ اَبَيْتَ وَلَتَفْعَلَنَّهُ طَوْعًا اَوْ كَرْهًا یعنی البتہ تیرو یہ خواہ چاہے تو نہ چاہے اور البتہ کرتو یہ بخوشی یا ناخوشی ✦ مد ✦ اَتَيْنَا کے معنی لاؤ تم جو کچھ کہ حکم کردن مین تم دونون کو یعنی کرو اور سکو جیسے کہ کہا جاتا ہی اَتَيْتُ بِمَا هُوَ اَحْسَنُ ✦ یعنی کرا وس چیز کو کہ جو بہت خوب ہی اور ابن عباس رض سے معنی اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ کے یہ ہین اَطَعْنَا یعنی فرمان برداری کی ہمنے اور بعضون نے کہا کہ معنی اتینا کے یہ ہین کہ نکالو تم دونون وہ چیز کہ پیدا کی ہی سینے تم مین قسم منافع بندون کے سے گویا اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے آسمان نکال سورج اپنا اور چاند اپنا اور ستارے اپنے اور اے زمین جاری کر نہرین اپنی اور نکال میوے اپنے اور اگتی چیزین اور فرمایا اون دونون کو کہ کرو بخوشی جو کچھ کہ حکم کرون مین تمکو والا مضطر کردنگا مین تمکو طرف اسکے یہان تک کہ کروگے تم اوسکو بناخوشی پس قبول کیا اونھون نے حکم خدا کا بخوشی

اور کہا اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ یعنی کرین گے ہم بخوشی ✦ معا ✦

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

پھر تمام کیے وہ سات آسمان دو دون مین اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی ہمنے درلے آسمان کو

بِمَصَابِيْحَ وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○

چراغون سے اور نگہبانی یہ ساد ھا ہی زبردست خبردار کا ✦ مو ✦

پس بنائے سات آسمان دو روز اور مین اور وحی بھیجی ہر آسمان مین اوسکی تدبیر کی اور زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ساتھ ہمارے چراغون کے یعنی ستارون کے اور نگاہ رکھنے یعنی شیاطین سے یہ ہی تدبیر خدا غالب دانا کی ✦ تفسیر ✦ فقضٰھن کے معنی ہین پس حکم کیا خلقت آسمانون کا دو روز اور مین یعنی پنجشنبہ اور جمعے مین اور وحی بھیجی ہر آسمین مین جو چیز کی کہ حکم کیا اوسمین اور تدبیر کی قسم پیدا کرنے ملائکہ وغیرہ سے ✦ مد ✦ دو دون مین زمین بنائی اور دو دون مین پہاڑ اور درخت سبزہ جو خلق کی خوراک ہی پھر آسمان سارا ایک تھا دو ون سا اوسکو بانٹ کر سات کیے اور ہر ایک کا کارخانہ جدا ٹھہرایا پھر آسمان زمین سے کہا بلایا خوشی سے آیا زور سے یعنی ارادہ کیا کہ اون دونون کے ملاپ سے دنیا بساوے اپنی طاعت سے ملین تو اور زور سے ملین تو وہ دونون آئے بطاعت سے آسمان کی شعاع سے گرمی پڑی تو بادین اوٹھین اونسے گرد اور بھاپ اور چربی پانی ہوکر برسی جا عنصر زمین پر جمع ہوون مخلوقات پیدا ہون اور پہلے زمین مین رکھین تھین خوراکین یعنی اوسمین قابلیت تھی ان چیزون کے نکلنے کی اور ہر آسمان کا حکم جدا یہ رب کو معلوم ہی کہ وہان کون خلق بستے ہین اونکا کیا اسلوب ہی آتشی زمین مین ہزاران ہزار کارخانے ہین اس قدر آسمان خالی پڑے ہونگے ✦ مو ✦ تنبیہ ✦ ان آیتون مین اللہ عزوجل نے اپنی قدرتین بیان فرمائین تو لوگ اوسکے برابر کیونکر سمجھین اور اوسکے حکم کو سکے حکمون پر مقدم رکھین سمجھین کہ زمین آسمان کیسے فرمانبردار ہوسکتے ہین باوجود لایعقل ہونے کے اور ہم باوجود اس عقل و تمیز کے اوسکے اور اوسکے حکمون اور عظمت اور کبریائی سے کیسے غافل ہین اور حقیقت مین جسنے کچھ مرتبہ پایا ہی اوسکی طرف رجوع ہونے سے اور اوسکی فرمان برداری سے پایا ہی آیا ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ تمکو اللہ تمکس چیز سے خلیل ٹھہرایا اونھون نے کہا کہ بسبب تین چیزون کے ایک تو یہ کہ غالب رکھا سینے اللہ تعالی کے حکم کو اوسکے غیر کے حکم پر اور دوسری یہ کہ نہین اہتمام یعنی سعی کی سینے ساتھ اوس چیز کے کہ نیل ہو اسکے لیے کہ وہ رزق ہی اور تیسری یہ کہ نہین رکھا سینے کھانا صبح کا اور نہ شام کا مگر ساتھ مہمان کے انتہی اور آیا ہی کہ اگلے بزرگوار رسم اللہ مین یہ تھا کہ برموا ظبت کرتے تھے اور آپسمین ایک دوسرے کو بطور وصیت کے لکھا کرتے تھے ایک تو یہ کہ جسنے عمل کیا آخرت کے لیے کفایت کریگا اوسکو اللہ امر دنیا اوسکے کو اور دوسری یہ کہ جسنے نیک کیا باطن اپنا اچھا کریگا اللہ ظاہر اوسکا اور تیسری یہ کہ جسنے درست کیے وہ معاملہ کہ درمیان اسکے اور درمیان خدا تعالی کے ہین درست کریگا اللہ تعالی اون معاملات کو کہ درمیان اسکے اور درمیان [illegible] ہین یعنی اوسکی طاعت اور

تنبیہ مفید

فرمان برداری سے سب کام دنیا کے درست ہو جاتے ہین انتہی اور اوسکی طرف رجوع اور فرمان برداری ہاوسکی اور اوسکا راضی ہونا نہین
حاصل ہوتا ہی مگر ساتھ ترک کرنے خواہش نفسانی اور دنیا کے چنانچہ بعض حکما یعنی دانایان دین سے منقول ہی کہ نہین پائی جاتی چین چار چیزین
مگر چار چیزون کے ترک کرنے سے نہین پایا جاتا ہی دار باقی یعنی آخرت مگر ترک کرنے فانی یعنی دنیا کے سے اور اوس کھوکا باقی رہنا اور اسکا فانی ہونا مذکور ہی قرآن مجید
مین کہ فرمایا مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنی تمھارے پاس جو کچھ ہی ہو چکنے والا ہی اور اللہ کے پاس جو کچھ ہی باقی ہی اور
نہین پائی جاتی ہی رضا مولی کی مگر ترک کرنے ہوا یعنی خواہش نفسانی کے سے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنی جو ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑے رہنے سے اور روکا
نفس کو خواہش نفسانی سے پس بیشک جنت اوسکا ٹھکانا ہی اور نہین پایا جاتا ہی درجہ عقبی کا مگر ترک کرنے راحت کے سے دنیا مین کہ
فرمایا ہی اللہ تعالی نے تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی یہ دار آخرت مقرر کرتے ہین ہم اون لوگون کے لیے کہ نہین چاہتے بڑائی زمین مین اور فساد اور بھلائیان عاقبت کی
پرہیزگارون کے لیے ہین اور نہین پائی جاتی جنت مگر مشقت سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنی اور جو لوگ کوشش کرتے ہین ہماری طاعت مین البتہ دکھاتے ہین ہم اونکو راہین اپنی اور بیشک
اللہ البتہ نیک کارون کے ساتھ ہی یعنی محافظت اور مدد کرتا ہی اونکی اور جانتا ہی حال اونکا انتہی اور یہ باتین حاصل ہوتی ہین تلاوت قرآن
اور اوسپر عمل کرنے سے اور صالحین کی صحبت اور اونکی پیروی سے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ چار چیزین ہین کہ ظاہر
اونکا فضیلت ہی اور باطن اونکا فرض مخالطت صالحین کی فضیلت یعنی اولی ہی اور پیروی اونکی فرض اور تلاوت قرآن کی فضیلت ہی
اور عمل کرنا اوسپر فرض اور زیارت قبور کی فضیلت ہی اور مستعد رہنا اونکے لیے فرض اور عیادت مریض کی فضیلت ہی اور اوسکو
دیکھکر نصیحت حاصل کرنی اور راضی کرنا خصما یعنی مدعیون کا فرض ہی انتہی غرضکہ جسکو اپنا بھلا منظور ہووہ اوسکی طاعت و فرمانبرداری
مین جلدی کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو مشتاق ہو جنت کا جلدی کرے بھلائیون کی طرف اور جو ڈرے دوزخ سے باز رہے
خواہشون نفسانی سے اور جو ڈرا ہوت سے حرام ہوئین اوسپر لذتین اور جسنے پہچانا دنیا کو کہ فانی ہی سہل ہوئین اوسپر مصیبتین

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ
پھر اگر وہ ٹلاوین تو تو کہہ دے تمکو ایک کڑک کی جیسے کڑک آئی عاد اور ثمود پر جب آئے انکے پاس رسول آگے

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
سے اور پیچھے سے کہ پوجو کسیکو سوا اللہ کے کہنے لگے اگر ہمارا رب چاہتا تو اوتارتا فرشتے سو ہم تمھارے ہاتھ بھیجا

بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

نہین مانتے + ف + مؤ

پس اگر روگردانی کرین یعنی ایمان سے بعد اس بیان کے پس کہہ ڈرایا میںنے تمکو ایک عذاب سے مانند عذاب عاد و ثمود کے جسوقت کہ آئے اونکے پاس
پیغمبر اوٹھکر سونہہ کے سامنے سے اور اونکی پیٹھ کے پیچھے سے ساتھ اس بات کے کہ عبادت نکرو مگر خدا کو کہا اونھون نے اگر چاہتا پروردگار ہمارا
بھیجتا رسولون کا تو بھیجتا فرشتون کو پس تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے تم ہمراہ اوسکے نامعتقد ہین + تفسیر + صاعقہ سے
مراد ہی عذاب سخت واقع ہونا کو یا کہ وہ صاعقہ تھا اور اصل صاعقہ کی رعد یعنی گرجنا ہی کہ اوسکے ساتھ آگ ہوتا ہی مانند عذاب عاد و ثمود کے کہ
جھلکی ہوا سے ہلاک ہوئے اور ثمود جبرئیل کی ایک چیخ سے کہ سبون کے کلیجے ٹکڑے ہوگئے اوس سے اور خاص انھین دونون قومون کا ذکر اسلیے کیا کہ اقرب قریش

ف
اگر روگردانی کریں تو ان کو ڈرا دیجئے ہم نے تمہیں ایک عذاب سے ڈرایا ہے جیسا عذاب عاد و ثمود پر آیا تھا

تجارت کے سفرون مین انکی بستیون پر گذرتے تھے اور آثار اونکے ہلاک کے دیکھتے تھے موہد کے سامنے سے الخ یعنی آئے اونکے پاس رسول ہر جانب سے اور کوشش کی اونکے سمجھانے مین اور ہر طرح کے حیلے کیے اونکے حق مین پس نہ سمجھی رسولون نے اونسے مگر سرکشی اور موہد ہونا مومنا بلاشبہہ یہ محاورہ ایسا ہی جیسا کہ بیان فرمایا اللہ تعالی نے مقولہ شیطان کا ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ یعنی آؤنگا مین اونکے پاس ہر جہت سے اور کرونگا مین اونکے بابت ہر طرح کے حیلے اور حسن بصری رحمہ اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اسکے یہ معنی ہین کہ ڈرایا رسولون نے اونکو اللہ تعالی کے وقایع سے کہ اونسے پہلے کی امتون مین گذرے تھے اور ڈرایا اونکو عذاب آخرت سے ایسے کہ رسولون نے جب ڈرایا اونکو اس سے تو آئے اونکے پاس ساتھ وعظ کے طرف زمانۂ ماضی سے اور جو کچھ گذرا اونمین کفار پر اور طرف مستقبل سے اور جو کچھ گذرگا اونپر اور معنون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ جب آئے اونکے پاس رسول اونکے پہلے اور اونکے پیچھے پس تحقیق ہم ساتھ اونہی چیز کے الخ معنی اسکے یہ ہین کہ پس جب ہم بشر ہو اور ملائکہ نہین تو ہم نہین ایمان لاتے ہیز پر اور اوس چیز پر کہ آئے تم ساتھ اوسکے یعنی دین توحید و کتابین آسمانی اور قول اونکا اَنَّا بِمَا اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ یعنی ہم ساتھ اوسکے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اوسکے نہین ایمان لاتے ساتھ ارسال یعنی بھیجنے کے بلکہ یہ موجب کلام رسولون کے کہا اور اسمین ایک طرح کا تمسخر اور حقارت ہی جیسے کہا فرعون نے اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ یعنی بلاشبہہ رسول تمہارا جو کہ بھیجا گیا ہی طرف تمہارے البتہ دیوانہ ہی اور قول اونکا فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ خطاب ہی اونکی جانب سے واسطے ہود اور صالح اور تمام انبیا کے کہ جنھون نے بلایا طرف ایمان لانے کے ساتھ اپنے اور روایت کیا گیا ہی کہ عتبہ بن ربیعہ جو کہا تھا قریش مین اونھون نے بھیجا اوسکو آنحضرت کے پاس تو کہ کلام کرے اونسے اور دیکھے کہ کیا جواب دیتے ہین پس آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ حطیم مین بیٹھے ہین پس نہین پوچھا آپ سے کچھ مگر کہ جواب دیا اوسکا پھر بھی آنحضرت نے یہی تا تمام سنی اوسنے تمام قصہ عاد و ثمود تک پس قسم دی عتبہ نے آنحضرت کو رحم کی اور ہاتھ رکھدیا آنحضرت کے مونہہ پر اور ہمکو کراوٹھ کھڑا ہا بخوف اسکے کہ پوہنچے قریش کو عذاب پھر خبر دی عتبہ نے قریش کو اسکی اور کہا تحقیق مین پہچانتا ہون سحر اور شعر کو پس قسم خدا کی نہین ہی وہ سحر اور نہ شعر پس کہا اونھون نے اپنے دین سے پھر گیا تو کیا نہین سمجھا تو اوسنے کوئی کلام پس کہا عتبہ نے نہین اور نہین آیا مجھکو جواب اوسکا پس کہا عثمان بن مظعون نے کہ جان تو تم قسم خدا کی یہ رب العلمین ہی کی طرف سے ہی پھر کھول کر بیان کیا اللہ تعالی نے عذاب عاد و ثمود کا پس فرمایا فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ

مدنی کشاف بحر

سودہ جو ساتھے غور کرنے لگے ملک مین ناحق کا اور کہنے لگے کون ہم سے زیادہ زور مین کیا نہین دیکھتے نہین کہ اللہ جسنے

خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ

اونکو بنایا وہ زیادہ ہی اونسے زور مین اور تھے ہماری نشانیون سے منکر

پس اپر قوم عاد نے پس تکبر کیا زمین مین ناحق اور کہا کون ہی زیادہ تر تم سے قوت مین کیا نہ دیکھا اونھون نے یہ کہ اللہ جسنے پیدا کیا اونکو وہ زیادہ تر ہی اونسے قوت مین اور تھے وہ ساتھ آیتون ہماری کے انکار کرتے نفسین اونکے جسم بڑے بڑے ہوتے تھے بدن کی قوت پر غرور آیا غرور کا وہ ہمارا اللہ کے ہان مین لاتا ہی موہد تکبر کیا یعنی اظہار بڑائی کا کیا زمین مین اہل مین پر بسبب اوس چیز کے کہ نہین مستحق تھے بڑائی کے اور وہ قوت تھی اور بڑائی اعضا کی یا غالب ہوئے زمین پر بغیر مستحق ہونے کے واسطے حکومت کے اور کہا کون زیادہ تر ہی ہمسے قوت مین یعنی پس ہم اپنی قوت سے عذاب کو دفع کرینگے جب حضرت ہود علیہ السلام نے اونکو اللہ تعالی کے عذاب سے ڈرایا تو اونھون نے جواب مین یہ بات کہی اور وہ بڑے جسیم اور طویل تھے اور پتھر کو پہاڑ مین سے ہاتھ مار کر اوکھیڑ لیتے تھے اور کیا نہ دیکھا یعنی کیا نہ جانا ایسا جانا کہ قائم مقام دیکھنے کے ہو وہ زیادہ تر ہو اونسے قوت مین یعنی وسیع تر ہو اونسے قدرت مین اسلیے کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر اور وہ قادر ہی بعضی ہی چیزون پر جو

قدرتوں اپنی کے اور تھے وہ الزینی جانتے تھے وہ کہ یہ آیتیں حق ہیں ولیکن اونھوں نے انکار کیا اون آیتوں کا جیسے کہ انکار کرے امانت دار امانت سے + مل + معاً +

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

پھر بھیجی ہنے اوپر باد ٹھنڈی زور کی کئی دن نحسیت کے کہ چکھا دیں انکو رسوائی کی مار دنیا کے جیتے

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ○

اور آخرت کی مار بہت رسوائی والی اور انکو کہیں مدد نہیں پہنچتی + صفا

قولہ ام ابن ام المؤذن الصلوٰۃ ۱۲ ۵۱

پس بھیجی ہمنے اوپر ایک ہوا آندھی دنوں نحس کے تو کہ چکھاویں ہم اونکو عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت رسوا کرنے والا ہی اور وہ نہ مدد دیے جاویں گے + تفسیر + صرصر کہتے ہیں جھکڑ کی ہوا کو کہ بہت تیز وقت چلنے کے آواز بہت ہوا کرتی ہے اور یعضون سے کہا ٹھنڈی ہوا کو کہتے ہیں کہ جو ٹھنڈی کو جلا دیوے بسبب شدت تیزی کے کہا گیا ہی کہ وہ ہوا اچھوا تھی اور نحس نقیض سعد کی ہی یعنی وہ دن منحوس اونپر تھے اور وہ ہوا نحس وہ کی صبح سے دوسرے بدھ کے آخر تک بیچ اخیر دہ شوال کے اونپر چلی اور سکو جڑ پیڑ سے اوکھیڑ ڈالا اور زمین اب تک کی گئی ہی کوئی قوم مگر وہ کے دن اور کہا ضحاک نے کہ روکا اللہ تعالیٰ نے اونسے مینہ کو تین برس تک اور چلتی رہی ہوا اونپر بلا مینہ کے اور نہ مدد دیے جاویں گے یعنی جنوں کو جو پوجتے تھے مدد کرنے کی امید وہ وہ اونکی نہیں کریں گے + مل + معاً + اونکا زور توڑنے کو کہ زور خلق سے اونکو تباہ کرواویا کہتے ہیں لوگ کے مہینے میں آخر کے آٹھ دن تھے جن میں وہ باؤ آئی + موضح تنبیہ + آیا ہی کہ جو قوم عاد پر ایسی تند چلی تھی کہ سات قد کے زمین میں گڑھے کھود کر چھپتے تھے اور اوپر وہ ہوا گر ھوں میں سے اونکو نکال لاتی تھی اور سر اونکا کاٹ کر زمین پر سر کے بل پٹختی تھی اور گر دن اونکی ٹوٹ جاتی تھیں اور سر تن سے جدا ہو جاتا تھا جیسا کہ جلالین میں مذکور ہی بیچ تفسیر اس آیت کے

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ

عَذَابِيْ وَنُذُرِ ○ یعنی بھیجی ہمنے قوم عاد پر ہوا تند بیچ دن نحس سخت کے کہ وہ وہ دن تھا کہ اول تھا کہ لاتی تھی لوگوں کو یعنی گرھوں میں سے اور پھینکتی تھی سر کے بل گویا کہ وہ تھے بیچ کھجور کی جڑ سے اوکھڑی پڑی ہو پس زمین پر پس کیسا ہوا عذاب میرا یعنی اونکو سخت عذاب سے پھنچا سو میں فکر کرنے کا آیا کوئی اس سے کسی دن کا نحس جانا ہے کہ میں سمجھ لے بلکہ وہ دن خاص اونھیں کے حق میں نحس تھے اسلیے کہ وہ آٹھ دن تھے اگر سبکے حق میں نحس ہوتے تو کوئی دن مبارک ہی نہ ہوتا سو جو عوام میں مشہور ہی کہ فلانا دن نحس ہی اور فلانا مبارک یہ عقیدہ کچھ نہیں الیوم یوم اللہ سب دن اللہ ہی کے ہیں ہاں نحوست و مبارکی باعتبار افعال بد اور اچھوں کے ہیں جسدن میں جو کوئی گناہ کرے وہ اوسکے حق میں نحس ہی اور جسدن میں طاعت اللہ تعالیٰ کی کرے وہ مبارک ہی اور عوام اس بات کا وجود ہی نہیں سمجھتے بلکہ اولٹا سمجھتے ہیں کہ جن دنوں میں ناچ و رنگ ہیں وہ اونکو مبارک سمجھتے ہیں اور جن دنوں میں فقر و فاقہ کے ساتھ طاعت میں مصروف ہیں اونکو منحوس جانتے ہیں حال انکہ حکم شرع یہ ہی کہ باعث اکتساب اجر آخروی کے ہیں نہایت مبارک ہیں اور گناہ کرنے کے دن منحوس ہیں بیان مفصل اسکا مجالس سے اور پر گذر چکا ہی اور تفسیر بحر العلوم میں لکھا ہی کہ یہ بعضوں نے کہا ہی کہ ہر روز نحس مستمر اور شوم ہی اور روز پنجشنبہ روز قضا حوائج اور داخل ہونے کا سلاطین کے پاس اور جمعہ روز خطبہ اور نکاح کا اور روز ہفتہ روز کرو ضد یعت کا اور اتار دن درخت لگانے اور عمارت کا اور سہ روز سفر اور تجارت کا اور منگل روز خون نکلوانے کا یہ سب روایتیں ضعیف ہیں حقیقت میں تمام ایام مکہ خدا کی طرف جاننا چاہیے اور ساتھ کسی چیز کے کہ عوام میں مشہور ہی مقید نہونا چاہیے کچھ ان چیزوں میں سے حدیث صحیح سے ثابت نہیں ہوئی مگر افضلیت روز جمعے کی مطلقاً البتہ حدیث میں مذکور ہی +

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا

اور وہ جو ثمود تھے سو ہمنے اونکو راہ بتائی پھر اونکو خوش لگا اندھے رہنا سو جھنسے سے پھر پکڑا اونکو کڑاکے نے ذلت کی مار کے بدلہ

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

اوسکا جو کماتے تھے اور بچا لیے ہمنے جو یقین لائے تھے اور بچتے چلتے تھے + مع

اور ایسر ثمود پس راہ دکھائی ہمنے اونکو پس اختیار کیا اونھوں نے نابینائی کو راہ یابی پر پس پکڑا اونکو عقوبت سخت عذاب خواری کے نے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے اور نجات دی ہمنے اون لوگون کو کہ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے + تفسیر + ارادہ دکھائی ہمنے یعنی بیان کی اونکے لیے راہ ہدایت کی اور اختیار کیا نابینائی کو الخ یعنی اختیار کیا کفر کو ایمان پر اور کہا شیخ ابو منصور رحمہ اللہ نے یہ جو فرمایا راہ دکھائی ہمنے احتمال ہی کہ مراد اس سے بیان کرنا ہدایت کا ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ پیدا کی ہدایت یعنی راہ یابی اونمین پس ہوئے وہ راہ پانے والے پھر کافر ہوئے بعد اسکے اور کہ چنین کا تمین اوتی کی اسلیے کہ ہدایت جو مضاف طرف خالق کے ہوتی ہو تو ہوتی ہی بمعنی بیان اور توفیق اور پیدا کرنے فعل راہ یابی کے اور ہدایت جو مضاف خلق کی طرف ہوتی ہو تو ہوتی ہی بمعنی بیان کرنے راہ ہدایت کے نہ اور کچھ پھر پکڑا اونکو الخ یعنی زلزلہ آیا ساتھ ایک آواز سہمکے اوس آواز سے جگر پھٹ گئے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی شرک کفر و ایمان نہ لانے یعنی جنھون نے اونمین سے اختیار کیا راہ یابی کو نابینائی پر اونکو نجات دی ہمنے اوس عذاب سے اور پرہیزگاری کرتے تھے یعنی بچتے تھے نابینائی کے اختیار کرنے سے ہدایت پر یا بچتے تھے یہ معنی ہین کہ ڈرتے تھے خدائے تعالیٰ سے + مد ثموجلا + تنبیہ +

یہ قصہ بھی اللہ جل علا نے اسلیے سنایا کہ دیکھو نافرمانی ہماری بہت ہی بری چیز ہی کہ اوسسے مستحق عذاب دارین کا ہوتا ہی اور خوف اور پرہیزگاری سبب نجات کی پس عاقل کو چاہیے کہ گناہ سے بچے خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی حضرت عزرئیل علیہ السلام کو کہ جب گناہ کرے تو بیس نظر کر اوسکے چھٹاپے پر اور نظر کر طرف اوس ذات پاک کے کہ گناہ کیا تو نے اوسکا اور جب پوچھے تجکو تھوڑی سی خیر تو نظر کر اوسکے چھٹاپے کی طرف و نظر کر طرف اوس ذات باصفات کے کہ جسنے دی تجکو وہ خیر اور جب پوچھے تجکو کوئی بلا تو شکوہ کر میرا طرف خلق میرے کہ جیسے کہ نہین شکوہ کرتا ہون میں تیرا اپنے فرشتون سے جسوقت کہ پڑھتی ہین طرف میرے برائیان تیری + طبرانی

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝

اور جس دن جمع کرینگے دشمن اللہ کے دوزخ پر پھر اونکی پلٹین کرینگے + مع

اور اوس دن کہ اوٹھائے جاوین دشمنان خدا روانہ کیے ہوئے طرف آگ کے پس وہ ساتھ اس صفت کے ہونگے کہ بعضون کو بعضون کے ہونچنے تک کھڑا کیا جاویگا + تفسیر + یعنی روکے جاوینگے اول اونکے آخرون کے لیے یعنی ٹھہرائے جاوینگے اگلے آئے ہوئے یہان تک کہ ملین ساتھ اونکے پچھلے اور یہ عبارت ہی کثرت دوزخیون سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یُوْزَعُوْنَ کے معنی ہین یُحْبَسُوْنَ یعنی روکے جاوینگے اور بعضون نے یوزعون کے معنی کیے ہین ہانکے جاوینگے کہ فرشتے ہانکے کر لیجاوینگے دوزخ مین + مد معا +

حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہان تک کہ جب پہنچے اوسپر بتاوینگے اونکو اونکے کان اور اونکی آنکھین اور اونکے چمڑے جو کچھ وہ کرتے تھے + مع

تاوقتیکہ آوین نزدیک دوزخ کے گواہی دینگے اونپر کان اونکے اور آنکھین اونکی اور چمڑے اونکے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کرتے + تفسیر + گواہی چمڑون کی ساتھ چھونے حرام وجہ سے کے ہوگی پھر اگر کہے تو کہ کیونکر گواہی دینگے اوسپر اعضا اوسکے اور کیونکر بولینگے تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ عزوجل گویا کریگا اونکو اسی طرح کہ پیدا کریگا اونمین کلام کو اور کہا ہی بعضون نے اور ایک جماعت نے کہ مراد جلود یعنی چمڑون سے

فرشتے اونکی ہیں آو کہا مقاتل نے کہ بولیں گے ہاتھ پانوں اونکے ساتھ اون اعمال کے کہ چھپاوں گی زبانیں اونکی جیسے کہ پاک پروردگار فرماتا ہی الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون یعنی آج کے دن مہر کرینگے ہم اونکے مونہوں پر اور بولینگے ہاتھ اونکے اور گواہی دینگے پانوں اونکے ساتھ اور جنسے کہ کرتے تھے ✦ مدارک معالم

وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ

اور وہ کہینگے اپنے چمڑوں کو تنے کیون گواہی دی تم نے ہمپر کہینگے ہمکو بولایا اللہ نے جسنے بولایا ہی ہر چیز کو اور اوسی نے بنایا تمکو

أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○

پہلی بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے ✦ موضح

اور کہینگے یعنی وہ کفار کہ جب کہینگے جاوینگے طرف دوزخ کے اپنے چمڑوں کو کیون گواہی دی تنے ہمپر کہینگے کہ گویا کیا ہمکو اوس خدا نے کہ گویا کیا ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو اول بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے ✦ تفسیر کافر کے اعمال جب فرشتے لاوینگے لکھے ہوئے وہ پونکر ہونگے کہ یہ ہمارے دشمن ہین دشمنی سے ہمپر جھوٹ لکھدیا تب آسمان و زمین سے گواہی دلواوینگا کہینگا یہ بھی دشمن ہین یارب تیرے ہان ظلم نہین کوئی ہمارا دوست گواہی دے تو سند ہو تب اونکے ہاتھ پانون بولینگے ✦ موضح کہینگے یعنی جب کہ گران اور ناگوار گذرے گی گواہی اونکی ہر چیز کو یعنی حیوان جن سے اور معنی یہ ہین کہ بولنا ہمارا عجب نہین ہی اوس خدا کی قدرت سے کہ جو قادر ہی اور گویا کرنے ہر حیوان کے ✦ مدارک گویا کیا ہر چیز کو یعنی اوس چیز کو کہ ارادہ کیا اوسکے بولنے کا اور اوسنے پیدا کیا تمکو اول بار بعضون نے کہا کہ یہ بھی کلام چمڑون ہین کا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ اللہ تعالی کا کلام ہی مانند کلام ما بعد اسکے کہ وہ وما کنتم تستترون الخ ہی اور یہ تقریب اپنے ماقبل کی ہی اسطرح کہ جو قادر ہی تمھارے پیدا کرنے پر پہلی بار اور تمھارے پھر پیدا کرنے پر بعد موے کے وہ قادر ہی اوپر گویا کرنے چمڑون تمھارے کے اور عتقاد تمھارے کے ✦ جلالین ✦ ابن عباس سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا ابن ازرق کو کہ روز قیامت کے آویگا کوئی کافر پر اوس سے ایک وقت کہ نہین بولینگے اور نہین عذر کرینگے اور نہین کلام کرینگے یہان تک کہ اذن دیا جاویگا اونکو بیس جھگڑینگے آپسمین پھر انکار کرینگا انکار کرنے والا شرک کرنے کا ساتھ اللہ کے پس قسم کھاوینگے اللہ تعالی سے جیسے کہ قسم کھاتے ہین تمسے پس اوٹھاویگا اللہ تعالی اوپر گواہ جسوقت کہ انکار کرینگے اونکے نفسون سے اونکی جلدون کو اور آنکھون کو اور ہاتھون کو اور پانون کو اور مہر کردیگا اونکے مونہون پر پھر کہولے جاوینگے اونکے لیے مونہ پس جھگڑینگے اعضاء سے پس کہینگے اعضا کہ گویا کیا ہمکو اوس اللہ نے کہ گویا کیا ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو پہلی بار اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے پس اقرار کرینگی زبانین بعد انکار کرنے کے ✦ درمنثور

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ

اور تم پردہ نکرتے تھے اسسے کہ گواہی دینگے تمھارے کان نہ تمھاری آنکھین نہ تمھارے چمڑے پر تمکو یہ خیال تھا کہ

اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ○

اللہ نہین جانتا بہت چیزین جو کرتے ہو ✦ موضح

اور پردے نہین چہپتے تھے تم یعنی دنیا مین اسکے ڈر سے کہ گواہی دینگے تمپر کان تمھارے اور آنکھین تمھاری اور چمڑے تمھارے ولیکن گمان کرتے تھے تم کہ خدا نہین جانتا بہت اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم ✦ تفسیر یعنی غیر سے چھپکر گناہ کرتے تھے یہ خبر تھی کہ ہاتھ پانون بتاوینگے اسبے بھی پردہ کرین ✦ موضح اور پردے نہین چہپتے تھے تم الخ یعنی تم چہپتے تھے ساتھ دیوارون اور پردون کے وقت کرنے فواحش کے اور نہین تھا پردہ کرنا تمھارا بخوف اسکے کہ گواہی دینگے تمپر اعضا تمھارے اسلیے کہ نہین جانتے تھے تم انکی

گواہی دینے کو تم پر بلکہ تم منکر تھے بعث و حشر کے بالکل و لیکن گمان کرتے تھے تم الخ یعنی و لیکن تم مین چھپتے تھے مگر یہ گمان اسکے کہ اللہ نہین جانتا بہت سے جو کرتے ہو اور وہ اعمال پوشیدہ تمھارے ہین ۔ ف۱ زاد المسیر مین لکھا ہے کہ کہا کہتے تھے کہ جو کچھ کہ ہم ظاہر مین کرتے ہین خدا جانتا ہی اور اعمال پوشیدہ ہمارے کو نہین جانتا یہ آیت آئی اور رد اوسکا کیا اور بعضون کے نزدیک معنی وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ کے ہین اور نہین ڈرتے تھے تم اور بعضون کے نزدیک ہین نہین گمان کرتے تھے تم ۔ بحر ۔ کہا ابن مسعود نے کہ مومن چھپا ہوا تمھارے پردے مین پس آئے تین شخص ایک تو قریشی تھا اور دو ثقفی یا ایک ثقفی اور دو قریشی پیٹ اونکے بڑے بڑے اور دل اونکے کم سمجھ تھے پس کہا اونمین نے ایسا کلام کہ نہین سنتا ہمارا سینے پس کہا ایک نے اونمین سے کہ کیا جانتے ہو تم اللہ کو کہ سنتا ہی کلام ہمارا یہ بعض کہا دوسرے نے کہ ہم جب بلند کرتے ہین آواز اپنی تو سنتا ہی اوسکو اور جب کہ نہین بلند کرتے ہین ہم آواز نہین سنتا اوسکو پھر کہا تیسرے نے کہ اگر سنتا ہی اوس کلام مین سے کچھ تو سنتا ہی کل کو کہا ابن مسعود نے پس ذکر کیا ہمنے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ ۔ در منثور ۔

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اور یہ وہی تمھارا خیال ہی جو رکھتے تھے اپنے رب کے بابت تمھارے نے تمکو ہلاک کیا پھر آج رہ گئے تو ٹوٹے مین ۔ موف

اور اس گمان تمھارے نے کہ ساتھ غلط اندیشے کے کیا تمنے بیچ حق پروردگار اپنے کے ہلاک کیا تمکو پس رہ گئے تم ۔ تفسیر ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مرے کوئی تم مین سے مگر اس حال مین کہ اچھا رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ تعالی کے اسلیے کہ ایک قوم کو ہلاک کیا گمان بد رکھنے اونکے نے ساتھ اللہ کے پس فرمایا اللہ عزوجل نے وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الخ انتہی ۔ اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حق ہی مومن پر یہ کہ نہ نکلے اوسکے ذہن سے یہ کہ عجیب اللہ تعالی کے جاسوس ہونیوالے ہین یعنی ہی ہاتھ پانون وغیرہ بمنزلہ جاسوس کے ہین خبر دیوینگے تمھارے ہین روز قیامت کے مالک حقیقی کے آگے سب حال اسکا کھولینگے اوسوقت کچھ عذر و حیلہ پیش نہ چلے گا پس اس بات کو ذہن مین حاضر رکھے یہان تک کہ خلوتون کے وقتون مین بھی نہایت درجہ شرم رکھے اپنے رب کی جانے کہ وہ ہر حال دیکھتا ہی جاسوس بھی لگا رکھے ہین کہ یہ کچھ کھلا کھلا عرض حال کرینگے اس خلوت مین مجھے یون نہ سمجھنا چاہیے کہ خلوت ہی کون دیکھتا ہی بلکہ بہت ڈرے اور بہتہ بچاوے اپنے کو بنسبت جلوت کے اور بدگمانی نرکھے اپنے دل مین تو کہ مشاہدات اون دگمانون کے ساتھ نہ لارہے آوے ۔ در منثور ۔ کشاف ۔

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ○

پھر اگر وہ صبر کرین تو آگ اونکا گھر ہی اور اگر وہ منایا چاہین تو اونکو کوئی نہین مناتا ۔ موف

پس اگر صبر کرین کیا امکان آگ جگہ رہنے اونکی ہی اور اگر عفو طلب کرین پس نہین ہین وہ عفو کیے گئے ۔ تفسیر ۔ یعنی دنیا مین بعضی بلا سے صبر آسان ہوتی ہی وہان صبر کرین یا نکرین دوزخ گھر ہو چکا اور بعضی بلا ملتی ہی منت کرنے سے وہان بہتیرا چاہین کہ منت کرین کوئی قبول نہین کرتا ۔ موف ۔ پس اگر صبر کرین الخ یعنی پس اگر صبر کرین نہین نفع دیگا اونکو صبر اور نہین چھٹیگے اور وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا الخ کے معنی یہ ہین کہ اگر طلب کرین رضا حق پس نہین ہونگے وہ راضی کیے گیون سے کہ اللہ راضی ہوا اور یا یہ معنی ہین کہ اگر توبہ کرین پس نہین توبہ قبول کیے جانیوالے ۔ ف۱

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ
اور لگا دیئے ہم نے اوپر انکے ساتھی پھر وہ ساتھی بھلا دکھایا انکو جو کہ لگے آگے اور جو لگے پیچھے اور ٹھیک بیٹھی اوپر انکے بات مل کر سب فرقوں میں

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝
جو ہو چکے ہیں انسے آگے جنوں کے اور آدمیوں کے وہ تھے ٹوٹے والے +موضح

ع ۲ ۱۷

اور مقید کیے ہیں ہم نے واسطے اوپکے ہمنشین یعنی شیاطین میں سے واللہ اعلم + پس آراستہ کیا اون ہمنشینوں نے واسطے اوکے جو کچھ کہ آگے موجود ہے اونکے ہی اور جو کچھ کہ اونکی پیٹھ کے پیچھے ہے یعنی وسوسہ ڈالا کہ دنیا قابل رغبت کے ہی اور آخرت قابل رغبت کے نہیں واللہ اعلم اور ثابت ہوا واسطے انکے وعدہ عذاب کا داخل ہونے ہیچ امتوں کے کہ پہلے انسے یعنی اہل مکہ سے گذرے جن و انس سے تحقیق وہ زیانکار تھے +

تفسیر قرناء جمع قرین کی ہے یعنی دوست پس شیطان کے شیاطین سے مانند قول اللہ تعالیٰ کے وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ یعنی اور جو کوئی موندھ مارے رحمن کے ذکر سے متعین کرتے ہیں ہم اوسکے لیے شیطان کو پس وہ اوسکے لیے ہمنشین ہے اور مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ سے مراد ہیں وہ اعمال انکے کہ جو پہلے کر چکے اور مَا خَلْفَهُمْ وہ اعمال کہ قصد کرتے ہیں اونکا یا مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ امر دنیا اور اتباع شہوات اور مَا خَلْفَهُمْ امر آخرت کہ کہتے ہیں لا بعث ولا حساب یعنی نہ اوٹھنا ہے اور نہ حساب وعدہ عذاب کا کہ فرمایا لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ یعنی البتہ بھروں گا میں دوزخ کو جن و انس سے اور إِنَّهُمْ میں ضمیر پھرتی ہے اہل مکہ کی طرف اور اگلی امتوں کی طرف + **مسئلہ** + اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ کفار و فجار کی نظر میں شیاطین دنیا کو اور دنیا کے امور کو اور گناہ و شہوات کو آراستہ کر کے دکھاتے ہیں اور آخرت سے بے رغبت کرتے ہیں اور اہل اللہ کا حال خلاف اسکے ہوتا ہے یعنی دنیا اونکی نظر میں ہیچ معلوم ہوتی ہے اور زہد و تقوی اختیار کرتے ہیں اور آخرت کا بہت اہتمام ہوتا ہے اونکو حضرت سرور عالم علیہ الف الف صلوات کا حال سنو کہ آپ کیسے بے رغبت تھے دنیا میں اور آخرت ہی کا اہتمام رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہاں دیکھا میں نے آپکے پہلو میں نشان پڑے ہوئے تھے چارپائی کے پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے کہ فراخی کرے آپکی امت پر پس تحقیق فارس و روم پر فراخی کی گئی ہے حال انکہ وہ نہیں عبادت کرتے اللہ کی پس فرمایا آنحضرت نے کیا اسی فکر میں ہے تو اے ابن خطاب یہ قوم ہیں کہ جلدی کی گئی ہیں ان کے لیے نعمتیں انکی زندگانی دنیا میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کیا نہیں راضی ہے تو یہ کہ ہو وے انکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت + اور ایسا ہی حال حضرت کی امت کے صالحین کا تھا چنانچہ آیا ہے کہ کسیے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کس سبب سے تو نے زہد اختیار کیا تھا کہا بسبب تین چیزوں کے دیکھا میں نے قبر کو منوحش اور میرے ساتھ کوئی مونس نہیں دیکھا نکیر کو نہیں اور دیکھی میں نے آخرت کی دراز اور توشہ میرے ساتھ ہی نہیں اور دیکھا میں نے جبار کو قاضی یعنی حاکم اور میرے پاس کچھ حجت ہی نہیں اور جانا میں نے کہ زہد کسکو کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ زہد میں تین حرف ہیں زا اور ہا اور دال پس زا سے تو زوال معاد ہا سے تو ہوت سے ہدایت دین کی اور دال سے دوام طاعت خدا پر اور ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا نماز سے ترک زینت ماہی اور روزے سے ترک ہوی اور دال سے ترک دنیا + **مشکوۃ و منہا** +

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۝
اور کہنے لگے منکر نہ کان دھرو قرآن کے سننے کو اور بک بک کرو اسکے پڑھنے میں شاید تم غالب ہو + موضح

اور کہا کافروں نے کہ نہ سنو تم قرآن کو اور کلام دیوہ کہو تم بیچ اثنا پڑھنے اوسکے کے ہووے کہ تم غالب ہووو + **تفسیر**

آنحضرت جب مکے مین قرآن پڑھتے تو بلند آواز سے پڑھتے پس مشرک ہٹاتے لوگون کو اونکے پاس سے اور بعضے مشرک بعضون کو کہتے کہ جب محمد قرآن پڑھے تو یہ سنو تم قرآن اور وقت پڑھنا اوسکے کہ شور و شغب کیا کرو ساتھ خرافات و ہذیان کے اور سیٹیان اور تالیان بجاؤ تو کہ وہ ناشنوش ہو اور قرآن مین متشابہ لگین پھر چکا ہو جائے بسبب خلل کے اور غالب آؤ تم اوسکے پڑھنے پر ۔ مل ۔ معا ۔

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

سو ہمکو مزہ چکھائینگے منکرون کو سخت مار اور اونکو بدلا دینگے بُرے کامون کا جو کرتے تھے ۔ صق ۔

پس البتہ چکھاوینگے ہم کافرون کو عذاب سخت اور سزا دینگے ہم بدترین اوس چیز کے کہ کرتے تھے ۔ تفسیر ۔ جائز ہے کہ مراد کافرون سے یہان وہی ہیک کرسے والے اور حکم کرنے والے اونکو کہ بہک کرتے کامون بالخصوص اور جائز یہ بھی ہے کہ عام کافر ذکر کیے گئے تاکہ وہ بھی اونکے ذکر کے تحت داخل ہو جائین اور اخیر جملے کا حاصل یہ ہو کہ بہت بڑا عذاب کرینگے ہم اوپر بدترین اعمال اونکے کہ اور وہ کفر ہے ۔ مس ۔

ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ○

یہ سزا ہے اللہ کے دشمنون کی آگ اونکو اوسمین گھر ہے سدا کو بدلا اوسکا جو ہماری باتون سے انکار کرتے تھے ۔ صق ۔

یہ ہے جزا دشمنان خدا کی کہ آگ ہے اونکے لیے دوزخ مین گھر ہے ہمیش رہنے کا بدلا دیا جائے برحسب اوسکے کہ ہماری آیتون کا یعنی قرآن کا انکار کرتے تھے ۔ تفسیر ۔ دوزخ مین گھر ہے ہمیشہ رہنے کا یعنی دوزخ فی نفسہا گھر ہے ہمیش رہنے کا جیسے کہ کہتے ہین لکم فی ھذہ الدار دار السرور یعنی دیر ہے لیے اس گھر مین خوشی کا اور تو مراد رکھتا ہے دار کو بعینہا یعنی مراد یہی ہے کہ دار سرور کا ہے ۔ مل ۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا

اور کہینگے جو لوگ منکر ہین اے رب ہمارے ہمکو دکھا وہ دونو جنس جن کو جنہون نے بہکایا ہمکو جن جن آدمیون مین سے یعنی جن آدمیون مین سے ہم اونکو اپنے پاؤن کے نیچے

لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ○

کہ وہ ہون سب سے نیچے ۔ صق ۔

اور کہینگے کافر یعنی دوزخ مین ای پروردگار ہمارے دکھا ہمکو وہ دو شخص [illegible] ہمکو جنس جن مین اور جنس انسان سے تو کہ ہم اونکو دونون کو رکھین اپنے قدمون [illegible] ہو ہم سے ۔ تفسیر ۔ دو شخص یعنی دو شیطان کہ جنہون نے گمراہ کیا ہمکو جنس جن سے اور جنس انسان سے اور انسان مین سے کافر ابن آدم ہے کما قال اللہ تعالیٰ فی وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیطین الانس ۔ یعنی ہر [illegible] کے لیے شیاطین انس اور جن کے یا مراد ان دونون سے ابلیس و قابیل ہین کما [illegible] کفر و قتل کے پیدا کرنے مین ہم اونکو قدمون کے نیچے کہ کہین آگ مین بہت نیچے رہین ۔ صق ۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہی پھر اسی پر مضبوط رہے اونپر اترتے ہین فرشتے کہ نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ

وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ○

اور خوشی سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ۔ صق ۔

تحقیق اون لوگون نے کہا پروردگار ہمارا اللہ ہی یعنی ہمنے توحید جسکو تم قائم رہے اوسپر تو اترتے ہین اونپر فرشتے یعنی نزدیک موت کے کہ مت ڈرو

اور غم نہ کھاؤ اور خوش حال ہو اور ساتھ بشارت کے کہ تمکو وعدہ دیا جاتا تھا + **تفسیر** + پھر قائم رہے یعنی ثابت رہے اقرار پر اور اوسکے مقتضیات یعنی لوازمات پر اور حضرت صدیق سے منقول ہو کہ مستقیم رہے ازروئے فضل کے جیسے کہ مستقیم ہوئے ازروئے قول کے یعنی جیسے اقرار اوسکی ربوبیت کا زبان سے کیا ویسے ہی فعل مین بھی استقامت کی یعنی شرک نکیا اور نماز روزہ وغیرہ فرائض واجبات پر مستقیم رہے اور یہ بھی حضرت ابوبکر سے منقول ہو کہ اونھونے یہ آیت پڑھی پھر کہا یعنی لوگون سے کیا کہتے ہو تم اسکے معنی کہا لوگون نے یعنی سچ بیان معنی ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے کہ پھر گناہ نکیا کہا حضرت صدیق نے کہ حمل کیا تمنے امر دین کو بڑی دشواری پر کہا لوگون نے پھر تم کیا کہتے ہو کہا صدیق نے کہ یہ مراد ہو کہ نہ رجوع کی طرف بت پرستی کے یعنی شرک نکیا بعد اقرار توحید کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یعنی استقامت کے یہ منقول ہین کہ مستقیم رہے امر ونہی پر اور نہ فریب کیا مانند فریب کرنے لومڑی کے یعنی منافق نہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو کہ خالص کیا عمل کو اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو کہ ادا کیے اونھونے فرائض اور ابن عباس نے کہا کہ مستقیم رہے اوامر و فرائض پر اور کہا سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے کہا مینے یا رسول اللہ بتائیے مجکو ایک امر کہ چنگل مارون اوسپر فرمایا قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ میرا اللہ ہی پھر استقامت کر یعنی جن باتون سے منع فرمایا ہی اونسے بچ اور جن باتون کے کرنے کو کہا ہی اونکو بجا لا کہا سفیان نے پھر کہا مینے زیادہ ڈرکی چیز پر ہی کو دیتے ہین آپ پر اوسنے پس پکڑی زبان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان اپنی پھر فرمایا یعنی اسکا بڑا ڈر ہی کہ اس کلمات کفر وغیرہ و گناہ کی باتین سرزد ہوتی ہین اور کہا حسن بصری نے کہ مستقیم رہے اللہ کے امر پر کہ ترا ہے طاعت اوسکی اور بچے نافرمانی اوسکی سے اور فضیل سے ہو کہ بے رغبتی کی دنیا فانیہ سے اور رغبت کی باقیہ یعنی آخرت کی اور کہا بعضون نے کہ حقیقت استقامت کی اَلْفَرَائِضُ لَا الْفِرَارُ بَعْدَ الْاِقْرَارِ یعنی ٹھہرے رہنا اقرار توحید وغیرہ ضروریات دین پر پھر نہ بھاگنا بعد اقرار کرنے کے اور تریگے اونپر فرشتے نزدیک موت کے ساتھ خوش خبری کے اور بعضون نے کہا کہ خوش خبری دینی تین جگہ ہوگی نزدیک موت کے اور قبر مین اور جبکہ اوٹھینگے اپنی قبرون سے اور حرف اَلَّا تَخَافُوْا مِنْ یعنی ای کے ہو یا مخففہ ثقیلہ سے اور اصل اسکی بانہ لَا تَخَافُوْا ہی اور ابن سعود نے قرات مین لَا تَخَافُوْا ہی یعنی غیر اسکے یعنی یَقُوْلُوْنَ لَا تَخَافُوْا یعنی اور تریگے فرشتے کہتے ہوئے مت ڈرو یعنی نہ ڈرو اوس چیز سے کہ پیش آنی ہی یعنی موت اور امر آخرت اور نہ غم کھاؤ اوس چیز پر کہ چھوڑتے ہو امر دنیا پیچھے سے یعنی اہل اور اولاد زیادہ بس ہم کارساز ہین تمہارے ان سب مین کَذَا قَالَ مُجَاهِدٌ فِیْ تَفْسِیْرِ الْاٰیَةِ پس خوف اوس غم کو کہتے ہین کہ لاحق ہو بسبب توقع مکروہ یعنی ناگوار چیز کے اور حزن وہ غم کہ لاحق ہو بسبب واقع ہونے مکروہ کے یعنی فوت ہونے چیز نافع کے یا حاصل ہونے ضرر دینے والی چیز کے اور معنی یہ ہین کہ اللہ نے لکھدیا ہی تمہارے لیے امن ہر غم سے پس نہین چکھوگے اوسکو کبھی اور وعدہ دیا جاتا تھا یعنی دنیا مین اور کہا محمد بن علی ترمذی نے کہ اوتریگے اونپر فرشتے نزدیک مفارقت ارواح کے بدنون سے ساتھ اس بات کے کہ نہ ڈرو سبب ایمان سے اور نہ غم کھاؤ گناہون کا اور خوش حال ہو ساتھ داخل ہونے اون بہشتون کے کہ وعدہ دیے جاتے تھے تم زبان گذشتہ مین + **مَنْ مَعَاشٍ کشاف** + زید بن اسلم سے روایت ہو کہ کہا آتے ہین فرشتے مومن کے پاس نزدیک موت کے اور کہتے ہین لَا تَخَفْ وَمَا اَنْتَ قَادِمٌ عَلَیْهِ + یعنی مت ڈرو اوس چیز سے کہ جانے والا ہی تو اوسپر پس جاتا رہتا ہی خوف اوسکا اور کہتے ہین فرشتے لَا تَحْزَنْ عَلَی الدُّنْیَا وَکُنْ عَلٰی اَهْلِهَا وَاَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ + یعنی نہ غم کھا دنیا پر اور تو اہل دنیا پر اور خوشی سن جنت کی پس مرتا ہی ہر حال مین کہ ٹھنڈی کی ہی اللہ نے آنکھ اوسکی یعنی شادان فرمان برا ہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ کہا مرا ہی نفس پر یہ کہ نکلے دنیا سے یہان تک کہ جانے کہ کہان بازگشت ہو اوسکی یعنی دوزخ مین یا بہشت مین اور مجاہد سے ہو کہ کہا بلا شبہ مومن کو خوش خبری دی جاتی ہی ساتھ صلاحیت فرزند اولاد سکے بعد مرنے کے تو کہ ٹھنڈی ہو آنکھ اوسکی ساتھ اونسے روایت ہو کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دوست رکھتا ہی ملنا اللہ کا دوست رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا کہا مینے یا رسول اللہ ہم تو مکروہ رکھتے ہین موت کو

ف یعنی ظلم کرنے والون سے کون بڑا ہو یہ بیان ہو کہ کافر کو بڑا ظلم کرنے والا کہا ہی اور یہ آیت نازل ہوئی ہو کہ کافر کو بڑا ظلم کرنے والا کہا ہی

ف یعنی ظلم کرنے والون سے کون بڑا ہو یہ بیان ہو کہ کافر کو بڑا ظلم کرنے والا کہا ہی اور یہ آیت نازل ہوئی ہو کہ کافر کو بڑا ظلم کرنے والا کہا ہی

فرمایا نہین ہی یہ کہ آوے موت کی ولیکن مدت کے پاس وقت موت کے آتا ہی بشارت دینے والا اللہ کی طرف سے ساتھ اوس چیز کے کہ وہ جانے والا ہی طرف اوسکے پس نہین ہوتی کوئی چیز محبوب تر طرف اوسکے اوس سے کہ ملے اللہ سے پس دوست رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا اور تحقیق فاجر یا کافر جب آتا ہی وقت موت اوسکی کا آتا ہی اوسکے پاس فرشتہ ساتھ اوس چیز کے کہ وہ جانے والا ہی طرف اوسکے یعنی شر کے پس مکروہ رکھتا ہی وہ ملنا اللہ کا پس مکروہ رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا اور ثابت ہے کہ او نحوں نے پڑھی سورہ سجدہ یعنی یہی سورت یہان تک کہ پونہچے اس مقام کو تنزیل السجدۃ علیکم الملئکۃ پس ٹھہر گئے پھر کہا کہ پونہچا ہی مجکو یہ کہ بندہ مومن کو جب اوٹھاویگا اللہ اوسکی قبر سے تو ملینگے اوس سے دو فرشتے اوسکے وہ جو تھے ساتھ اوسکے دنیا مین پس کہینگے وہ واسطے اوسکے کہ مت ڈر اور نہ غم کھا اور خوشی سن اوس جنت کی کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو پس امن دیتا ہی اللہ اوسکے ڈسے اور ٹھنڈی کرتا ہی آنکھ اوسکی پس نہین ہوگی کوئی بڑی چیز کہ ڈر رہے لوگ اوس سے روز قیامت کے مگر کہ وہ مومن کے لیے ٹھنڈک آنکھ کی ہوگی بسبب اوس چیز کے کہ ہدایت کیا اوسکو اللہ نے اور بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتا تھا دنیا مین **درمنثور**

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا

ہم ہین تمھارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تمکو وہان ہی جو چاہے جی تمھارا اور تمکو وہان ہی

مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝

جو منگواؤ مہمانی پر اوس بخشنے والے مہربان سے **۔موقف**

ہم دوست تمھارے تھے زندگانی دنیا مین اور آخرت مین بھی اور تمھارے لیے ہی وہان جو کچھ چاہین دل تمھارے یعنی نعمتون مین سے اور تمھارے لیے ہی وہان جو کچھ کہ درخواست کرو تم بطریق مہمانی کے جانب خدا سے بخشنے والے مہربان کے **۔قفین** فرشتے اوترتے ہین حشر کے دن جسدن ہر یکلوا پنا فکر اور غم ہوگا یا مرنے کے وقت اوترتے ہین یہ کہتے ہین **موقف** ہم دوست تمھارے تھے ساتھ تمھارے ساتھ سے کہ شیاطین ہمنشین اور بھائی گہرا روں کے ہونگے پس اسی طرح فرشتے دوست متقیون کے ہین دنیا مین اور نزل کہتے ہین مہمان سے رزق کو مجاہد سے منقول ہی **۔ع** تفسیر آیت نحن اولیٰٓؤکم الخ کی کہا رفیق تمھارے تھے دنیا مین نہین جدا ہونگے ہم تمسے یہان تک کہ داخل ہوین ہم ساتھ تمھارے جنت مین اور کہا مجدی نے کہ ہمدم ہیں واسطے اوسکے فرشتے ہم نگہبان ہین جو کہ تھے ساتھ تمھارے دنیا مین اور دوست تمھارے ہین آخرت مین نہین جدا ہونگے ہم تمسے یہان تک کہ داخل ہو ونگے بہشت مین **مدارک منثور معا**

تنبیہ جاننا چاہیے کہ معنی استقامت کے بسبب اقوال اکثر حضرات مفسرین کے یہی معلوم ہوتے ہین کہ احکام خدا تعالیٰ کے بجالاوے اور جن چیزون سے منع کیا ہی اوسسے باز رہے اور یہی معنی استقامت کے سید جمال الدین نے شرح حدیث قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ کے لکھے ہین کہ کہا ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے یعنی ساتھ تمام اون چیزون کے کہ واجب ہی ایمان لانا اوپر پھر استقامت کرا وپر بجالانے اوامر کے اور بچنے کے تمام منہیات سے ارروے قلب و قالب کے انتہی **۔و** اور ایسا ہی طیبی نے لکھا ہی شرح لفظ ثم استقم کے کہ یہ لفظ جامع ہی واسطے بجالانے تمام اوامر کے اور بچنے کے تمام مناہی سے اسلیے کہ موسن نے اگر ترک کیا ایک امر تو نہین ہوگا مستقیم طریق مستقیم پر بلکہ عدول کیا اوس سے یہان تک کہ رجوع کرے طرف اوسکے انتہی **۔پ** اب سوچنا چاہیے کہ اللہ و رسول کی اطاعت سے کیا کچھ تمکین اور درجے حاصل ہونگے پس آیا اطاعت کر کہ یہ تمکین اور درجات عالیات حاصل کرے بہتر یا نافرمانی اونکی کر کہ طرح طرح کی خرابیان بھگتنی بہتر کوئی عاقل نہ کہے گا کہ یہان کی لذات فانیہ مین منہمک ہو کر وہان کی ایسی تمکین کہ مذکور ہوئین ہاتھ سے دیجیے اور حقیقت مین اگر سوچے تو دین و دنیا کی نعمتین اللہ و رسول ہی کی اطاعت سے حاصل ہوتی ہین اور نافرمانی سے یہان بھی ذلیل ہوتا ہی کہ فاسق اور بے عزت و بدکار کہلاتا ہی اور وہان کا بھی عذاب بھگتتا ہی پس جو لوگ کہ ترک نماز و روزہ وغیرہ فرائضات کرتے ہین اور زناکاری اور قمار بازی

اور شراب خواری اور چوری کرنے اور غیبت کرنے اور جھوٹ بولنے اور چغل خوری کرنے اور بیاز کھانے وغیرذالک گناہوں میں مشغول رہتے ہیں دنیا میں بھی فاسق اور بدکار اور بدمعاش کہلاتے ہیں اور آخرت میں بھی ویسے ہی لوگوں کے ساتھ اوٹھینگے اور جو نماز اور روزے اور تلاوت قرآن اور طرح طرح کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں وہ یہاں بھی اچھے کہلاتے ہیں اور وہاں بھی انبیا اور صدیقوں اور شہدا اور صلحا کے زمرے میں آوینگے اور یہ تینوں باوین گے کہ پاک پروردگار صریح فرماتا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا یعنی اور جو لوگ حکم مانیں اللہ کے اور رسول کے سو انکے ساتھ ہیں جنکو اللہ نے نوازا نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت اور خوب ہے اونکی رفاقت ✦

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

اور اوس سے بہتر کسکی بات جسنے بُلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا میں حکم بردار ہوں ✦ موضح

اور کون شخص بہتر ہے بات میں اوس شخص سے کہ بلایا لوگوں کو طرف خدا کے اور عمل کیے اچھے اور کہا تحقیق میں سلمانوں میں سے ہوں ✦ تفسیر یہ بُلانے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ بُلایا لوگوں کو توحید کی طرف اور عمل کیے اچھے یعنی خالص اللہ ہی کے لیے کیے اور کہا میں مسلمانوں سے ہوں یعنی نماز راہ فخر کرنے کے ساتھ اسلام کے اور اعتقاد کرنے کے واسطے اوسکے اور حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منقول ہے کہ کہا میں شک کرتے تھے ہم کہ یہ آیت اوتری ہے مؤذنوں کے حق میں اور یہ عام ہے ہر اوس شخص کے کہ جمع ہوں اوسمیں تین باتیں موحد معتقد دین اسلام کا کرنے والا ہو اچھے کام بُلانے والا ہو اللہ کی طرف اور نہیں میں یہ مگر عالم باعمل اہل عدل و توحید بُلانے والے طرف دین خدا کے اور کہا عکرمہ نے کہ بُلانے والا مؤذن ہے اور ابو امامہ باہلی نے کہا کہ مراد اچھے عمل کرنے سے دو رکعت نماز پڑھنی ہر دو میان اذان اور تکبیر کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں رد کیجاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کے اور عاصم سے منقول ہے کہا جب فارغ ہوے تو اپنی اذان سے تو کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ پھر پڑھی یہ آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلال سردار مؤذنوں کا ہوگا روز قیامت کے اور نہیں اتباع کرینگے اوسکا یعنی اذان دینے وغیرذالک میں مگر گردن اور مؤذن دراز ترین لوگوں کی ہونگے اور سوا گردنوں کے روز قیامت کے انتہی ✦ یہ کنایہ ہے حصول شرف اور جاہ و استیاز سے روز قیامت کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ مؤذن کے لیے بخشش کیجاتی ہے بقدر آواز اوسکی کے اور تصدیق کریگا اوسکی ہر رطب و یابس یعنی تر و خشک اور ابن عمر سے ہے کہ اونھوں نے کہا واسطے ایک شخص کے کہ کیا ہی عمدہ تیرا اوسنے کہا اذان کہا ابن عمر نے اچھا عمل ہے تیرا عمل گواہی دیگی تیرے لیے ہر چیز کہ سنی اوسنے اذان تیری اور کہا عمر بن الخطاب نے کہ اگر طاقت پاؤں میں اذان کی ساتھ خلافت کے تو اذان دیا کرون میں اور کہا سعید نے کہ قوت پاتی ہے میری اذان پر محبوب تر ہے طرف میرے اس سے کہ حج کرون میں اور عمرہ کرون میں اور جہاد کرون میں اور کہا کعب نے کہ جسنے اذان دی گھنٹی میں اوسکے لیے ستر نیکیاں اور اگر تکبیر کہے پس وہ افضل ہے اور فرمایا آنحضرت نے کہ اگر جانتے لوگ کہ کیا ثواب ہے اذان میں تو البتہ جھگڑتے آپس میں اور کہا یحیی نے کہ کہا جاتا تھا یعنی سحابہ یا تابعین نے نہیں کردو تم اذان پر اور نہ دو تم امامت پر آور حسن بصری نے کہا کہ مؤذن بلند اذان دینے والا اول ہوگا اونمیں کہ لباس پہنائے جاوینگے روز قیامت کے ✦ مدمعا ✦ درمنثور ✦ تنبیہ ✦ سبحان اللہ اس آیت کریمہ سے کیا کچھ بزرگی معلوم ہوئی اللہ کی طرف بُلانے اور عمل نیک کرنے کی اور توحید کی اور اللہ کی طرف بُلانے کی کیونکر نہو یہ فضیلت کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی نیک کام کی طرف بُلاتا ہے کسیکو تو اوسکو بھی اوتنا ہی ثواب ہوتا ہے جتنا عمل نیک کرنے والے کو اور ایسے ہی جو برائی

کی طرف بُلاتا ہی اور سکو بھی گناہ اوتنا ہی ہوتا ہی جتنا کرنے والون کو۔ **مشکوۃ**

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ

اور برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین تو کہ اوس سے بہتر پھر جو تو دیکھے تو جسمین تجھمین دشمنی تھی

كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ○

جیسے دوستدار ہوجاتے والا۔ **موضح**

اور برابر نہین ہی نیکی اور بدی جواب دیکے ساتھ اوس خصلت کے کہ وہ بہتر ہو پس ناگہان وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اوسکے دشمنی ہی پس گویا وہ ایک کارساز قرابتی ہوا ہی۔ **تفسیر** برابر نہین نیکی برائی کے نہ برائی نیکی کے کوئی سخت کلام کرے یا زیادہ کرے تو اوسکے مقابل کر جواوس سے بہتر ہو اس کرنے سے دشمن ہوجاتے ہین جیسے دوست اگرچہ دل مین نہون۔ **موضح** یعنی سیئہ اور حسنہ یعنی برائی اور بھلائی مساوات نہین بنا تمام پس لے تو یعنی اعتبار کر اوس حسنہ یعنی بھلائی کو کہ احسن یعنی بہتر ہی اپنے مثل سے یعنی حسنہ سے جب کہ پیش آوین تجکو دو سنہ یعنی بھلائیان پس جواب دے ساتھ اوس حسنہ کے احسن یعنی بھلائی بہتر کے اوس برائی کا کہ وارد ہو تجہ پر تیرے بعض دشمن کی طرف سے جیسا کہ اگر برائی پونہچاوے کوئی شخص طرف تیرے تو حسنہ یعنی بھلائی یہ ہی کہ عفو کرے تو اوس سے اور حسنہ احسن یعنی بھلائی بہتر یہ ہی کہ احسان کرے تو طرف اوسکے بدلہ برائی پونہچانے والے اوسکی کے طرف تیرے مثلاً اگر وہ مذمت کرے تیری تو تو تعریف کر اوسکی اور اگر قتل کرے وہ تیرے فرزند کو تو تو بدلا دیکر چھڑا لے اوسکے فرزند کو اوسکے دشمن کے ہاتھ سے پس ناگہان الخ یعنی پس تو جب یہ کریگا تو ہوجاویگا دشمن مخالف تیرا مانند دوست قرابتی کے صاف تجھسے۔ **من کشاف** ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کہ حکم کیا اللہ تعالی نے مومنون کو ساتھ صبر کرنے کے وقت غصہ کے اور ساتھ حلم کے وقت جہل کرنے کیسکے اور ساتھ عفو کے نزدیک برائی پونہچانے کیسکے پس جب کرین گے یہ تو بچاوینگا اونکو اللہ شیطان سے اور جھکا دیگا اونکے لیے دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست قرابتی ہی اور ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کہا ملاقات کر دشمن سے ساتھ سلام کے فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ عکرمہ سے ہی کہ کہا حمیم قرابتی اور ولی دوست۔ **درمنثور تنبیہ** محمل طالب صاحب مدارک اور کشاف کا یہ ہی کہ اگر احسن سے بیچ آیت مذکورہ کے یہ ہی کہ کوئی برائی کرے تو تو اوسکے جواب مین سلوک کر اوس سے اور واقع مین الفاظ آیت سے بھی یہی سمجھا جاتا ہی اور یہ بڑی عالی حوصلگی کی بات ہی اور شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اسی مضمون کو اس بیت مین لکھا ہی۔ **بیت** بدی را بدی سہل باشد جزا ۔ اگر مردی احسن الی من اساء ۔ اور ابن عباس اور صاحب معالم اور جلالین کے نزدیک معنی ادفع بالتی الخ کے یہ ہین کہ دفع کر سیئہ یعنی برائی کو ساتھ اوس خصلت کے کہ وہ بہتر ہی جیسے کہ غضب کو دفع کر ساتھ صبر کے اور جہل کو ساتھ حلم کے اور برائی پونہچانے کو ساتھ عفو کرنے کے اور صاحب مدارک اور کشاف نے بھی یہ اقوال بعد تحقیق اپنی کے لکھے ہین سبحان اللہ یہ بھی عجیب خصلتین ہین اور بڑا فائدہ صبر اور تحمل اور درگذر کرنے کا یہ ہی کہ اللہ تعالی مدد گار اوسکا ہوتا ہی والا شیطان درمیان مین آجاتا ہی جو تا نچہ آیا ہی کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا کہہ رہا تھا اور آنحضرت بیٹھے ہوئے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب بہت برا کہا اوسنے تو جواب دیا ابوبکر نے اوسکی بعضی بات کا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے رہے پس پونہچے اونکے پاس ابوبکرؓ اور کہا ای رسول اللہ کے برا کہتا تھا وہ مجھکو اور آپ بیٹھے تھے پس جب کہ جواب دیا مینے اوسکو اوسکی بعضی بات کا تو غصے ہوئے آپ اور اوٹھ کھڑے رہے فرمایا آنحضرت نے کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ کہ جواب دیتا تھا اوسکو پس جب جواب دیا تو نے اوسکو تو آیا شیطان پھر فرمایا ای ابوبکر تین چیزین ہین کہ وہ سب حق ہین نہین کوئی بندہ کہ ظلم کرے اوسپر کوئی

ف۱۵ یعنی کافر کو مسلمان کرنے کی بڑی فضیلت ہی اور اوسکے مقابل مسلمان کو کافر کرنے کی بڑی سزا ہی ۱۲ سنی

پس عفو کرے وہ اوس سے واسطے اللہ عزوجل کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب ظلم کے مدد اوسکی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے سلوک کرنا اور بہت سے مگر زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کثرت مال کی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کمی مال کی انتہی اور حدیث مین آیا ہی کہ عرض کیا موسی بن عمران علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے کہ ای رب میرے کون بہت عزیز ہی تیرے بندون مین تیرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بدلا لینے پر ظالم سے اور درگذشتے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی محفوظ رکھے اپنی زبان کو یعنی لوگون کی عیب گیری سے ڈھانپے گا اللہ تعالی عیب اوسکا اور جو کوئی عذر کرے خفتہ اپنا روکے گا اللہ تعالی اوس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے طرف اللہ کے قبول کرتا ہی اللہ تعالی عذر اوسکا انتہی اور بیہقی نے ابو امامہ سے منقول کیا کہ زہد باینچ چیز دون ہی موقوف ہی اول اعتماد کرنا اللہ تعالی پر اور بیزار ہونا خلق سے اور اخلاص عمل مین اور اوحنا ظلم کا اور قناعت کرنی اوس چیز پر کہ اوسکے ہاتھ مین ہی۔ مشکوۃ منہ

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ○

اور یہ بات یعنی ہدایت نہین کو جو سہار رکھتے ہین اور یہ بات ملتی ہی اوسکو جسکی بڑی قسمت ہی۔ موضح

اور نہین نزدیک کیے جاتے ہین ساتھ اس خصلت کے مگر وہ لوگ کہ صبر کیا اونھون نے اور نہین نزدیک کیا جاتا ساتھ اس خصلت کے مگر بڑے نصیب والے۔ تفسیر یعنی جو صلہ کشادہ چاہیے کہ بری بات سہار کر سامنے سے بھلی کہے یہ اقبال مندون کو ملتا ہی۔ موضح نہین نزدیک کیے جاتے یعنی نہین دیے جاتے یہ خصلت یعنی احسان کرنا مقابلے مین برائی کرنے کے مگر صبر کرنے والے اور نہین دیا جاتا یہ خصلت مگر وہ شخص کہ بہت نیک ہو اور توفیق دیا جاوے بڑے حصے کی نیسے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ التفسیر کی حظ کی ساتھ ثواب کے اور حسن بصری سے ہی کہ کہا قسم خدا کی نہین ملتا ہی کوئی حصہ سوے جنت کے اور بقول مقاتل کے نزول اس آیت کا حق شان ابوسفیان بن حرب کے ہی کہ پہلے اسلام کے دشمن ایذا دہندہ تھا آنحضرت کا پھر جب بیٹی اوسکی یعنی ام حبیبہ آنحضرت کے گھر مین آئی وہ مسلمان ہوئی تب سے نرمی ملنے لگا پھر جب اسلام لایا تو ولی یعنی دوست بسبب اسلام کے اور یہ سبب قرابت کے ہوا۔ مدارک

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

اور کبھی چوک لگے تجکو شیطان کے چوکنے سے تو پناہ پکڑ اللہ کی بیشک وہی سنتا جانتا۔ موضح

اور اگر پھیرے تجکو وسوسہ پھیرنے والا آیا ہو شیطان کی جانب سے پس پناہ طلب کر ساتھ خدا کے تحقیق خدا وہی ہی سننے والا جاننے والا۔ تفسیر یعنی اسکے یہ نہین کہ اور اگر پھیرے تجکو شیطان اور جس چیز سے کہ وسیت کی سینہ اوسکی کہ وہ دفع کرنا ساتھ خصلت احسن کے ہی تو پناہ مانگ اللہ سے اوسکی شر سے اور جاری ہو اپنے حکم پر اور نہ اطاعت کر شیطان کی وہ سننے والا ہی تیرے پناہ مانگنے کو جاننے والا ہی شیطان کے وسوسے کو سلیمان بن حرب سے منقول ہی کہ کہا بات کہا کی دو شخصون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس زیادہ ہوا غصہ ایک کا اون دونون مین سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ مین جانتا ہون اون کلمہ اگر کہے یہ اوسکو تو البتہ جاتا رہے اوسسے غصہ وہ یہ ہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ پس کہا اوس شخص نے کہ کیا مجنون جانتا ہی تو مجکو پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک غصہ سے اسلیے کہ وہ ایک انگارا ہی کہ روشن کیا جاتا ہی ابن آدم کے دل مین کیا نہین دیکھتا تو اوسکی رگون کے پھولنے کو اور اوسکی آنکھون کی سرخی کو پس جو کوئی پاوے جنس غصے سے کچھ تو چاہیے کہ چمٹ جاوے ساتھ زمین کے اور آیا ہی کہ کہا جاتا تھا یعنی صحابہ کے زمانے مین کہ شیطان کہتا ہی کہ تو نکر غالب آوے گا مجھ پر ابن آدم جب اغنی ہوگا تو آوونگا مین یہانتک

فائدہ
بعض کہتے ہین یہ آیت منسوخ ہی آیت قتال کے ساتھ
بعض کہتے ہین نہین منسوخ ہی بلکہ مراد اوسسے یہ ہی کہ جب شیطان وسوسہ ڈالے تجکو ترک کرنے حلم کا پس پناہ مانگ اللہ سے
بعض کہتے ہین مراد اوسسے یہ ہی کہ جب شیطان وسوسہ ڈالے تجکو ترک کرنے حلم کا پس پناہ مانگ اللہ سے
بعض کہتے ہین مراد اوسسے یہ ہی کہ جب شیطان وسوسہ ڈالے تجکو ترک کرنے حلم کا پس پناہ مانگ اللہ سے

کہ ہووے گا میں اوسکے دل میں اور جب غصہ ہووے گا تو امحو ہووے گا میں یہاں تک کہ ہووے گا اوسکے سر پر ✤ مل ✤ درمنثور ✤ پنے
نبی پیارے کو کچھ بڑا یہ تحمل و صبر کا تعلیم فرما کر پھر شرکوں کو سمجھانا شروع کیا اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کر کے

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ

اور اوسکی قدرت کے نمونے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو

الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○

جسنے وہ بنائے اگر تم اوسی کو پوجتے ہو ✤ مق

اور اوسکی نشانیوں میں سے ہے رات اور آفتاب و چاند سجدہ نہ کرو سورج اور چاند کو اور سجدہ کرو اوس خدا کو کہ پیدا کیا ان چیزوں کو اگر اوسی کو فقط عبادت کرتے ہو ✤ تفسیر ✤ اور اوسکی نشانیوں میں سے ہے کہ دلالت کرتی ہیں اوسکی قدرت و وحدانیت پر رات دن میں کہ دیکھو کیسے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں ایک اندازہ معلوم پر اور سورج و چاند بھی نشانیاں ہیں اوسکی قدرت و وحدانیت کی ان میں کہ دیکھو کیسے روشن ہیں اور سیر مقرر ہے انکے لیے سجدہ نہ کرو سورج و چاند کو اسلیے کہ وہ بھی پیدا کیے ہوئے اللہ کے ہیں اگرچہ بہت ہیں منافع انکے اور شاید کہ کتنے ایک لوگ اون شہروں میں سے سجدہ کرتے تھے سورج و چاند کو جیسے کہ صابی پوجتے تھے ستاروں کو اور کہتے تھے وہ کہ ہم قصد کرتے ہیں چاند و سورج کے سجدہ کرنے سے سجدہ کرنا اللہ کو پس منع کیے گئے اس واسطے کے ٹھہرانے سے اور حکم کیے گئے یہ کہ قصد کریں اپنے سجدہ کرنے سے اللہ تعالیٰ ہی کی فقط گرا ہیں اوسکو عبادت کرتے اور ہیں وہ نہیں شرک اسیکے کہ پوجے اسیکے ساتھ کسی اور کو نہیں ہے وہ عبادت کرنے والا اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ٹھہرو تم سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ بتوں کو اس لیے کہ ہر امین چھوڑی جاتی ہیں واسطے رحمت ایک قوم کے اور واسطے عذاب ایک قوم کے ✤ مل ✤ درمنثور ✤

سجدۃ ۱۱

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔـمُوْنَ ○

پھر اگر غرور کریں تو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں پاکی بولتے ہیں اوسکی رات اور دن اور وہ نہیں تھکتے ✤ مق

پھر اگر تکبر کریں کافر تو یا پروا ہی جو لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہیں یعنی ملائکہ ساتھ پاکی کے یاد کرتے ہیں اوسکو شب و روز اور وہ نہیں تھکتے ✤ تفسیر ✤ یعنی اسکے ہوں کہ پھر اگر کافر غرور کریں اسکے ساتھ اور اوس چیز کو کہ حکم کیے گئے ہیں ساتھ اوسکے اور واسطے ہیں تمہارے تو چھوڑ دے اوکو حال خود اسیکے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کی ہیں خدا عبادت کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کی اوسکے بہتیرے بندے مقرب ایسے ہیں کہ پاکی سے یاد کرتے ہیں اوسکو رات دن کہ وہ پاک ہے شرکوں سے اور تمام عیب و نقصان سے ہے اور نزدیک پروردگار اپنے کے یہ عبادت ہی قرب اور مرتبہ اور بزرگی سے اور جگہ سجدے کی ہاسے نزدیک لفظ یہ سلمون ہر ہی اور یہ منقول ہیں ابن عباس اور ابن عمر اور سعید بن مسیب سے اور احتیاط بھی ہمیں خوب ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ لفظ تعبدون پر ✤ کشاف ✤ مد ✤

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا

اور ایک اوسکی نشانی ہے کہ تو دیکھتا ہے زمین کو دبی پڑی پھر جب اوتارا ہمنے اوسپر پانی تازی ہوئی اور ابھری بیشک جسنے اوسکو جلایا

لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

وہ جلاوے گا مردے وہ سب چیز پر کہ ہے قادر ✤ مغنا

اور اوسکی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے کہ دیکھتا ہے تو زمین کو خشک تیلی پھر جب اوتارا ہمنے اوسپر پانی یعنی مینہ لہلہانے لگی اور ابھر چلی تحقیق جسنے زندہ کیا اوسکو البتہ زندہ کرنے والا مردوں کا ہے تحقیق وہ سب چیز پر قادر ہے ✤ تفسیر ✤ اہتزت کے معنی ہیں حرکت کرنے لگی

ساتھ رویں گے یعنی اہلہلانے لگیں اور بت ہی بوسے یعنی پھولی اور مرن ہوئی ساتھ رویں گے گویا کہ بہنے اترانے والے کے ہی کہ وہ پھولتا اور اتراتا ہی اپنے لباس مین اور وہ پہلے اسکے مانند ذلیل کیسف پرانے پہنے کپڑون والے کے تھی ✤ کشاف ✤

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ

جو لوگ نہڑھے دھنستے ہی ہماری باتون مین ہمسے چھپے نہین بھلا ایک جو پڑتا ہی آگ مین بہتر یا ایک جو آویگا امن سے دن

الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

قیامت کے کرنے جاؤ جو جیا ہو بیشک جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہی ✤ ہمؤ

بلاشبہ جو لوگ کہ کجروی کرتے ہین ہماری آیتون مین پوشیدہ نہین ہین ہمسے کیا جو کوئی کہ ڈالا جاویگا آگ مین بہتر ہی یا وہ شخص کہ آوے امن سے روز قیامت کے کرلو جیا ہو تم تحقیق خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہی ✤ تفسیر ✤ کجروی کرتے ہین الزام یعنی مائل ہوتے ہین حق سے ہماری دلیلون مین پوشیدہ نہین ہو وعید ہی اونکے لیے تحریف کرنے پر کہ جو کوئی ڈالا جاوے الزام یہ تمثیل ہی واسطے کافرو مومن کے کہ گویا الزام یہ ہایت ہی قعر دوزخ مین اور بالعکس ہی وعید مین دیکھنے والا ہی پس جزا دیگا تمکو اوسپر ✤ مدارک ✤ ابن عباسؓ سے ہی ہے تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا کہا وہ یہ ہی کہ رکھا جاوے کلام اوپر غیر موضع اوسکے کے کہا مجاہد نے یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا کی تفسیر مین کہ سیٹیان بجاتے ہین اور شور و شغب اندر کلام ہی وہ کرتے ہین ہماری آیتون کے پڑھنے مین قتادہ نے کہا یلحدون سے مراد ہی کہ جھٹلاتے ہین سدی نے کہا عناد و مخالفت کرتے ہین کیا جو کوئی ڈالا جاوے وہ ابوجہل ہی وہ شخص کہ آوے امن سے بعضون نے کہا وہ اسیر حمزہ ہین بعضون نے کہا وہ ابوبکر ہین بعضون نے کہا وہ عثمان ہین بعضون نے کہا وہ عمار بن یاسر ہین اور ابن عباسؓ سے ہی ہے تفسیر اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ کے کہ کہا یہ خاص اہل بدر کے لیے ہی ✤ معا ✤ درمنثور ✤

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۙ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ

جو لوگ نکر ہوئے بجھوتی سے جب اون پاس آئی اور یہ کتاب ہی نادر اسپر بھوٹھ کا دخل نہین آگے سے

یَدَیْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ۝

نہ پیچھے سے اوتاری ہی حکمتون والے سب خوبیون والے کی ✤ ثو

بلاشبہ جو لوگون کہ کافر ہوئے ساتھ قرآن کے جب آیا اونکے پاس چھپے نہین ہین ہمسے اور تحقیق وہ ایک کتاب ہی گرامی قدر راہ نہین یا تا اوسکے پاس جھوٹ آگے اوسکے سے اور پیچھے اوسکے سے بھیجی گئی ہی نہ اوتارا تعریف کیے گئے کی طرف سے ✤ تفسیر ✤ مراد ذکر سے قرآن ہی اسلیے کہ اوسکے سبب کفر کرنے کے ساتھ اوسکے طعن کیا اومین اور تحریف کی یعنی بدلڈالی لوگون نے تاویل اوسکی اور باطل سے مراد وہی تبدیل ناقص آگے اوسکے سے لایعنی باطل نہین راہ پاتا طرف اوسکے کسی جہت سے جہات مین سے تو کہ پوہنچے طرف اوسکے اور متعلق ہو ساتھ اوسکے تھہراگویا کوئی کہے کہ طعن تو کیا ہی اومین بلکہ طعن کرنے والون نے اور تاویل کی ہی اومین اہل باطل نے تو جواب اوسکا یہ ہی کہ ہان کیا ہو ولیکن اللہ تعالیٰ نے بچایا ہی اوسکو تعلق باطل کے سے ساتھ اوسکے اس طرح کہ متعین کیا ایک جماعت کو کہ تعاہد کیا اونہون ساتھ باطل کرنے تاویل اونکی کے اوسکے اور بگاڑ ڈالنے قولون اونکے کے حامل یہ کہ کسیکا طعن پر نہ نہین ہوا بلکہ مٹ ہی گیا اور اسکی مانند ہی قول اللہ تعالیٰ کا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ یعنی بلاشبہ ہمنے اوتارا قرآن اور بلاشبہ ہمہی اوسکے نگہبان ہین ✤ مدارک ✤ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کی امت فتنے مین پڑے گی بعد آپکے پس پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا پوچھا گیا آپسے کہ کیا چیز نکالیگی اوس فتنے سے

پس فرمایا کتاب اللہ العزیز الذی لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید
اور عقبہ بن عامر کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم وانہ لکتاب عزیز پھر فرمایا کہ ہرگز نہین پھرسکتے تم طرف اللہ کے ساتھ کسی چیز کے افضل اوسق چیز سے کہ نکلی اوس سے یعنی قرآن اور فرمایا انحضرت نے کہ نہین ہوے سب سے کوئی کلام کہ بہت پیارا ہو طرف اللہ کے اوسکے کلام سے اور نہین ہے جو چیز کی بندونے طرف اللہ کے ساتھ کلام کے کہ بہت مجبوب ہو طرف اوسکے اوسکے کلام سے اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر باطل کے کہ کہا اوس سے شیطان مراد ہی اور یہ بھی مجاہد سے ہی بیچ تفسیر آیت لا یاتیہ الباطل کے کہ کہا نہین داخل کرسکتا اوسمین شیطان اوس چیز کو کہ نہین ہی اوس سے اور نہ کوئی اور کا فر داخل کرسکتا ہی ✤ درمنثور ✤
پھر تسلی دی اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے جھٹلانے پر پس فرمایا ما یقال لک ✤ معا ✤

مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ○

تجھے وہی کہتے ہین جو کہدیا ہر سب رسولون سے تجھسے پہلے تیرے رب کے ہان معافی ہی اور سزا بھی ہی دکھ والی ✤ مو ✤

ای محمد نہین کہا جاتا ہی تجھکو کہ جو کچھ کہ کہا گیا تھا پیغمبرون کو پہلے تجھسے بالاشبہہ پروردگار تیرا صاحب مغفرت کا ہی اور صاحب عذاب درد دینے والے کا ✤ تفسیر ✤ نہین کہا جاتا ہی الا یعنی نہین کہتے تجکو کفار تیری قوم کے مگر جیسا کہا گیا رسولون کو اونکی قوم کے کافرون نے یعنی کلمات ایذا دینے والے کہتے اور طرح بطرح کے طعن کرتے آسمان کی اور تیری ہولی کتابون مین پس تو صبر کر جیسا اولوالعزم نے صبر کیا صاحب مغفرت اور رحمت کا ہی واسطے انبیا اپنے کے اور عذاب دینے والا ہی اپنے ذشمنون کو اور جائز ہی کہ یعنی ہون کہ نہین کہتا تجکو اللہ مگر مثل اوس کلام کے کہ کہا رسولون کو پہلے تجھسے اور وہ کلام یہ قول اللہ تعالی کا ہی ان ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم ✤ معا ✤

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى

اور اگر کرتے ہم اس کتاب کو قرآن زبان عجم مین البتہ کہتے کافر عرب کے کیون نہ واضح کی گئین آیتین اوسکی کیا قرآن عجمی ہی اور مخاطب عربی کہ قرآن مسلمانون کے لیے ہدایت اور شفا ہی اور وہ لوگ کہ ایمان نہین رکھتے اونکے کان مین گرانی ہی اور وہ قرآن اونپر اندھاپا ہی یہ جماعت مثل مین ایسے مین کہ آواز دیے جاتے ہین دور جگہ سے ✤ تفسیر ✤ اشرک کہتے تھے از راہ سرکشی کے کہ کیون نہ اوتارا گیا قرآن زبان عجم مین پس کہا گیا کہ اگر یون ہوتا جیسا کہ یہ فرمایش کرتے ہین تو بھی نہ چھوڑتے اعتراض سرکشی اور کہتے کیون نہ واضح کی گئین آیتین اوسکی ایسی زبان مین کہ سمجھتے ہم اوسکو اور لفظ اعجمی ساتھ دو ہمزون کے پڑھا ہی کہ نہین اونے اور عنہ انکار کے لیے ہی یعنی البتہ انکار کرتے اور کہتے کیا قرآن اعجمی ہی اور رسول عربی یا مرسل الیہ یعنی قوم عربی اور باقیون نے ایک ہمزہ ممدودہ مستفہمہ سے پڑھا ہی اور اعجمی وہ ہی کہ نہ فصیح بولے اور نہ سمجھا جاوے کلام اوسکا برابر ہی کہ عجم سے یا عرب اور عجمی منسوب ہی طرف عجم یعنی جماعت عجم کے فصیح ہو یا غیر فصیح اور معنی یہ ہین کہ آیتین قرآن کی جس طریق پر آتین اونکے پاس پائے جاتے اونمین سرکشی کرنے والے اسلیے کہ وہ طالب حق کے نہین ہین بلکہ اپنی خواہشون کے پیرو ہین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اگر اوترتا اوسکو الفاظ زبان عجم مین تو بھی ہوتا قرآن پس ہی

قرءت حمزہ وعلی الاذکر ھا

ع ۱۳ ۱۹

دلیل ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ہیچ جائز ہوئے نماز کے جب کہ پڑھا جاوے قرآن فارسی مین ہدایت ہے یعنی رہنما ہی طرف حق کے اور شفا اوس چیز کے لیے کہ سینے مین ہے یعنی شک اسلیے کہ شک مرض ہے اور انمدھا ہی یعنی تاریکی اور شبہہ ہی کہا قتادہ نے کہ اندھے ہین کافر قرآن سے اور بہرے ہین اوس سے پس نہین نفع پاتی اوس سے یہ جماعت مثل ہین ایسے ہین المراد یہ کافر بسبب نہ قبول کرنے قرآن کے اور نہ منتفع ہونے کے اوس سے گویا کہ پکارے جاتے ہین طرف ایمان کے ساتھ قرآن کے ایسی جگہہ سے کہ نہین سنتے بسبب بعد مسافت کے اور بعضون نے کہا کہ پکارے جاوینگے کافر قیامت مین مکان دور سے ساتھہ ملامت کے کہا مقاتل نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجایا کرتے تھے یسار غلام عامر بن حضرمی کے پاس اور جاتا تھا وہ یہودی عجمی اور کہتا تھا اور کبھی تھی ابو فکیہہ پس کہا مشرکون نے کہ یسار محمد کو تعلیم کرتا ہی عامر نے اپنے غلام کو یا اور کہا تو تعلیم کرتا ہی محمد کو یسار نے کہا کہ محمد ہی مجکو سکھاتے ہین پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا الآية + **حل لغات** + **تنبیہ** + اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف سے فائدہ اوسکا تبھی ہے کہ من کی ہو اور اوس سے فائدہ اوٹھاوے یعنی سمجھکر اوسکی پس مسلمان کو چاہیے کہ جو چیز اسکے معانی کو اور دل سے متوجہ ہو اسکے پڑھنے مین جاوے کہ ہر سے شہنشاہ کا کلام پاک ہی پس یہ سمجھے اور عمل کرے اسپر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نہین ہی خیر اوس نماز مین کہ نہین خشوع یعنی حضور قلب اوسمین اور نہین خیر ہی اوس روزے مین کہ نہ بازر ہنا ہو لغو سے اوسمین اور نہین خیر ہی اوس قرأت قرآن مین کہ نہو متدبر یعنی سوچنا سمجھنا اوسمین اور نہین ہی خیر اوس علم مین کہ نہو پرہیزگاری اوسمین اور نہین خیر ہی اوس مال مین کہ نہو سخاوت اوسمین اور نہین خیر ہی اوس حلم مین کہ نہو اوسکے ساتھہ بردباری اوسمین یعنی اوسکے ساتھہ حلم ہو اور نہین خیر ہی اوس صحبت مین کہ نہو اوسمین یعنی اوسکے ساتھہ محافظت اوسمین یعنی اوسکے مال اور آبرو وغیرہ کی حفاظت اور عیبتکرنی چاہیے اور نہین خیر ہی اوس نعمت مین کہ نہو اوسمین یعنی اوسکے ساتھہ اخلاص ہو اوسمین اور تعظیم ہو خدائے تعالی کی + **مفردات** +

| | | |

یعنی تو کہ عذاب کرے غیر بہ کا کو ۔ **تنبیہ** ۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسی کی برائی سے اوسکے غیر کو ضرر نہین پہونچتا جیسے عوام مین مشہور ہو عیسی بدین خود دوسری بدین خود یا سمان کوئی کچھ ہی کرے ہمکو کیا یہ نہ کہنا چاہیے بلکہ حتی الامکان بد کا کو بدی سے روکے والا یہی ہوسکے وہ بال مین گرفتار ہوگا چنانچہ آیا ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہو ظالم نہین ضرر کرتا مگر اپنی ہی جان پر پس کہا ابو ہریرہؓ نے ہان قسم ہی اللہ کی یعنی اور کو بھی ضرر کرتا ہی ہمان تلک کہ ہماری البتہ مرتا ہو گھونسلے اپنے مین ڈبے مین سے بسبب ظلم ظالم کے ۔ **ف** ۔ ہماری ایک جانور ہی تہر پر کہ آب و دانہ کے لیے چند روز کی راہ پر جاتا ہی پس اوسپر بھی ظلم ظالم کا کارگر ہوتا ہی کہ اوسکی شامت اعمال سے سینہ نہین برستا اور وہ ہلاک ہو جاتا ہی بھوک سے پس جب اوسکا یہ حال ہوا تو اور رون پر کیون نہ تاثیر کرے ۔ **ح** ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم مین کہ کرتا ہی اوسمین گناہ در حالیکہ وہ قادر ہین اسپر کہ منع کرین اوسکو اور نہین منع کرتے وہ ہاوسکو قریب کہ پہونچا دیگا اونکو اللہ بسبب اوسکے عذاب پہلے مرنے اونکے کے ۔ اور فرمایا اسمعنے نے کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا ہی سب کو بسبب عمل کرنے بعضون کے یہان تلک کہ دیکھین وہ ہاتین خلاف شرع درمیان اپنے یعنی جو کہ بھلے کرتے ہین اور یہ قادر ہون اوسکے بجا لانے پر اور نہ بجا لاتے ہین پس جب کرتے ہین اکثر یعنی سکوت و سستی تو عذاب کرتا ہی اللہ سب کو یعنی خواص کو بسبب کرنے گناہ کے اور عوام کو بسبب منع نہ کرنے کے انتہی ۔ اور علما اور صلحا جو فاسقون کے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہوتے ہین یہ سمجھین کہ ہم ہی بچے ہین یہ بھی اونکے ساتھ تباہ ہونگے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ چھپ بنی اسرائیل گناہ ہوئے مین تو منع کیا اونکو اونکے علما نے پس باز نہ آئے وہ پھر ہمنشینی کی اونکے عالمون نے اونکی مجلسون مین اور شریک ہوئے ساتھ اونکے کھانے اور پینے مین یعنی سستی کرنے لگے منع کرنے مین اور اختلاط کیا آپسمین پس سیاہ کیے اللہ تعالی نے دل بعض اونکے کے بسبب بعض کے ۔ **ف** ۔ یعنی جو کہ پاک تھے گناہ ہوئے اونکو بھی سنگدل کر دیا اللہ تعالی نے بسبب شومی گناہ گاروں کے اور خلط ہونے کے ساتھ اونکے پس سب سنگدل ہو گئے اور دور ہوئے قبول خیر اور رحمت سے پس لعنت کی اللہ نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم کے یہ بسبب اوس چیز کے تھا کہ نافرمانی کی اونھون نے اور تھے حد سے تجاوز کرنے والے ہمنشینی نے پس اوٹھ بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ لگائے ہوئے یعنی تکیے کو چھوڑ کر ہو بیٹھے واسطے اہتمام اور انبار کے پس فرمایا نہین نجات پائے کے تم قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی ہمان تلک کہ منع کرو تم اونکو ناحق سے منع کرنا انتہی ۔ اور علما کو چاہیے کہ خود بھی علم پر عمل کرین یہ نہ کرین کہ خود افتضحت و دیگر پر النصیحت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینے شب معراج مین کتنے آدمیون کو کہ کاٹے جاتے تھے مونٹ اونکے آگ کی قینچیون سے کہا مینے کون ہین یہ اے جبرئیل کہا یہ واعظ ہین اپنی امت کے کہ حکم کرتے تھے لوگون کو ساتھ نیکی کے اور بھولتے تھے اپنے تئین یعنی آپ عمل نہ کرتے تھے اور لوگون کو عمل کرنے کو کہتے تھے انتہی ۔ اور بری باتون سے منع کرتے ہین دل و جان سے صرف ہوتے ہین کسید کا ڈر نہ رکھے والا اوسے فرماتا ہے تو نہ اجاتا ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلایا جائیگا یوم قیامت کے میری امت کو اخیر طرف دین اونکے بادشاہ سے بلائین سخت یعنی افعال بد دیکھینگے اور بری باتین نہینگے نہین نجات پائے گا کوئی اوسمین مگر وہ شخص کہ پہچانا اللہ دین کے پس جہاد کیا اوسپر ساتھ زبان اپنی کے اور ہاتھ اپنے کے اور دل اپنے کے پس یہ وہ ہی کہ پہنچے ہے طمیار ہین اوسکے لیے ساتھ داہنی کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے دین کو پھر تصدیق کی اوسکی یعنی جہاد کیا دل اور زبان سے نہ ہاتھ سے اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے دین کو پس سکوت کیا اوسپر یعنی اور جہاد نکیا نہ ساتھ دل کے پس اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ کرتا ہی بھلائی دوست رکھتا ہی اوسکو اور اوس لیے اور اگر دیکھتا ہی اوسکو کہ کرتا ہی غیر حق دشمن رکھتا ہی اوسکو اوس لیے پس نجات پائیگا اور پوشیدہ محبت اور بغض اپنے کے ساتھ انتہی ۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کرنے کو باوجود قدرت کے ماہنت کہتے ہین اور اسکا بڑا وبال آیا ہی چنانچہ آیا ہی کہ وحی کی اللہ عزوجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہ کہ اولٹ دے شہر ایسا اور ایسے کو یعنی فلانے شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی ہی ساتھ ستمگاروں اوسکے کے

فوائد شیخ عبدالحق محدث دہلوی

پس کہا جبریل نے ای رب سے تحقیق او نمین فلانا بندہ تیرا ہی کہ نمین نافرمانی کی تیری ایک پلک ساتے کہا حضرت نے پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ اولمنے اوسپر اور او نیز اسلیے کہ تحقیق موسا وسکا نمین متغیر ہوا میری راہ مین ایک ساعت کبھی یعنی بُری بات کا دیکھنا اوسکو ناگوار نمین تھا انتہی + اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہی اور جسنے اس واجب کو ادا کیا اور مخالف نے رہا تو واجب اوسکے ذمے سے ساقط ہوا پس اگر بشرط قدرت کے امر و نہی نکریگا گنہگار رہوگا اور فرضیت اسکی بالکفایہ ہی یعنی فرض کے کرنے سے سبکے ذمے سے گناہ جاتا رہتا ہی لیکن اس صورت مین فرض عین ہی کہ ایک جا بُری بات ہوتی ہی اور سو آدمی کے بُرائی اوسکی کوئی نہین جانتا ہی لیہ ہی منع کرسکتا ہی اور کودان دخل نہین تو اب اوس شخص پر فرض عین ہی نہ غیر اوسکے پر انتہی + اس سے معلوم ہوا کہ جس گھر مین خلاف شرع باتین ہوتی ہون جیسے شادی غمی مین سمین اور باتین خلاف شرع برتی جاوین یا ایک کپڑے عورتین پہنین یا اور شرک گناہ کی باتین ہوتی ہون اور گھر والا نہ منع کرے تو تارک فرض کا اور سخت گنہگار رہوگا اور مقصود آیت سے یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ نیک عمل کرنیکا خیال رکھے شب و روز اور برے عملون سے بھاگے اور اس حدیث کو مناسب اس مقام کے بموجب نظر رکھے کہ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی کہ تحقیق شرعی باتین اور خلاف شرع بصورت آدمی کے پیدا ہونگی قائم کی جاوین گی لوگون کے لیے دن قیامت کے پس ایسے شرعی باتین پس خوش خبری دینگی کرنے والے اپنے کو اور وعدہ کرینگی اوسنے بھلائی کا اور ایسے خلاف شرع باتین پس کہین گی دور ہو تمسے دور ہو تمسے اور نہین طاقت رکھین گی وہ مگر چھٹنے کی اوسنے اور مفارقت نہین کرسکنے کی + مشکوۃ +

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا

ثانیہ

اوسی کی طرف حوالہ ہوتا ہی خبر قیامت کی اور کوئی میوے نہین جو نکلتے ہین اپنے غلاف سے

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ

اور گابھہ نہین رہتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتے جسکی اوسکو خبر نہین اور جس دن اونکو پکاریگا کہان ہین میرے شریک بولینگے جنے تجکو سنایا

مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ○

ہم مین کوئی نہین اقرار کرتا + موا +

خدا کی طرف حوالہ کیجاتی ہی معرفت قیامت کی اور باہر نہین نکلتے اجناس میوے کے اپنے غلافون سے اور نہین حاملہ ہوتی کوئی عورت اور نہ جنتی مگر ساتھ علم خدا کے اور جسدن پکاریگا اللہ اونکو کہ کہان ہین وہ کہ تم شریک میرا مقرر کرتے تھے کہینگے بتادیا ہمنے تجکو کہ نہین ہی ہم مین سے کوئی ثابت کرنے والا امر مکون کا + تفسیر + خدا کی طرف حوالہ کیجاتی ہی یعنی علم قیامت کے قائم ہونے کا اللہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہی یعنی واجب ہی سوال پر یعنی جب سے پوچھے حال اوسکا یہ کہے اللہ ہی جانتا ہی اوسکو اور نہین حادث ہوتی کوئی چیز قسم نکلنے پھلون کے سے اور نہ حمل حاملہ کا اور نہ جنتا اوسکا مگر کہ اللہ جانتا ہی اونکو یعنی جانتا ہی گنتی ایام حمل کی اور ساعتین اوسکی اور احوال اوسکے کہ ناقص ہی یا پورا نر ہی یا مادہ اچھا ہی یا برا اور غیر ذالک اور اضافت کیا اللہ نے شرکا کو اپنی طرف بحسب گمان شرکیہ کے اور بیان اوسکا اس آیت مین ہی اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور اسمین سرزنش و تنبیہ ہی آذَنّٰكَ کے معنی اعلمناک ہین یعنی معلوم کروایا ہمنے تجکو اور بعضون نے کہا خبرناک یعنی خبر دی ہمنے اور یہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ اللہ تعالی عالم یعنی جانتا تھا اوسکو اور معلوم کروانا عالم کا محال ہی لیکن خبر دینی واسطے جاننے والے ایک چیز کے ملحق ہوتی ہی ساتھ اوس چیز کے کہ جانتا ہی اوسکو مگر یہ کہ ہو وین معنی یہ کہ تو جانتا ہی ہمارے دلون اور عقائد کا حال کہ ہم ایمان رکھتے ہین یعنی اب پس نہین دے سکتے ہین ہم یہ گواہی باطل اسلیے کہ جب جانا اللہ تعالی نے ضمائر دلون کا

ف ۲

پس گویا کہ اوسنھون نے معلوم کرایا اوسکو اور نہین ہی ہم مین سے کوئی کہ گواہی دے کہ تیرے لیے شریک ہی اور نہین ہی ہم مین سے کوئی اگر کہ توحید بیان کرتا ہی تیری یا یعنی ہین کہ نہین ہی ہم مین سے کوئی کہ شاہدہ کرے اونکو یعنی دیکھے اسلیے کہ وہ غائب ہونگے معبودون سے اور غائب ہوگئے ہون گے اونسے معبود اونکے نہین دیکھین گے اوکو وقت توبیخ کے آویندون کہا کہ یہ کلام شرکا کا ہی یعنی نہین گواہی دے سکتا کوئی ہم مین سے اور جن چیزکی کہ نسبت کی مشرکین نے طرف ہمارے کہ وہ شریک ہی ✤ مل ✤

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ○

اور چوک گیا اونسے جو پکارتے تھے پہلے اور لگے کہ اوکو نہین کہین ٹلاہی ✤ موٖ

اور گم ہوئے اونکی نظرون سے جو کچھ یہ جتے تھے پہلے اس سے یعنی دنیا مین اور جانا اونھون نے کہ نہین واسطے اونکے کوئی جگہہ بھاگنے کی ✤

لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۖ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ○

نہین تھکتا آدمی مانگنے سے بھلائی اور اگر لگ جاوے اوکو برائی تو آس توڑے نا امید ہوکر ✤ موٖ

تھکتا نہین آدمی یعنی کافر خیر کے مانگنے سے اور اگر پونہچے اوسکو سختی پس نا امید ہی طمع کاٹنے والا ✤ تفسیر مراد انسان سے یہان کافر ہی بدلیل قول اللہ تعالی کے وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً خیر کے مانگنے سے یعنی طلب کرنے فراخی کے سے مال مین اور نعمت مین یعنی ہمیشہ مانگتا رہتا ہی اپنے رب سے مال اور صحت وغیرہا سختی اور نقصان سے نا امیدی یعنی خیر سے طمع کاٹنے والا یعنی رحمت سے اور قنوط یہ کہ ظاہر ہو اوسپر اثر یاس کا پس پژمردہ اور شکستہ خاطر ہو یعنی امید قطع کرے فضل خدا اور رحمت اوسکی سے اور حیثیت کافر کی ہی بدلیل قول اللہ تعالی کے اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ○ یعنی نا امید نہین ہوتے اللہ کی رحمت سے مگر قوم کافر ✤ مل ✤ جلالین

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ

اور اگر ہم چکھاوین اوسکو کچھ اپنی مہر پیچھے ایک تکلیف کے جو اوسکو لگی تھی تو کہنے لگے گا یہ میرے لائق اور مین نہین سمجھتا کہ قیامت ہو گی اور اگر

رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ

مین پھر گیا اپنے رب کی طرف بیشک مجکو ہو اوسکے پاس خوبی سو ہم جتاوین گے منکرون کو جو اونھون نے کیا ہی اور چکھاوین گے اونکو ایک

عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○

گاڑھی ✤ موٖ

اور اگر چکھاوین ہم اوسکو رحمت اپنی طرف سے بعد سختی کے کہ پونہچی ہو اوسکو کہے کہ یہ میرے لیے ہی یعنی خاطر جمع کرے اور خوف اوسکے دل سے جاتا رہے واللہ اعلم اور نہین گمان کرتا مین کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر یا فرض پھر جاؤن مین طرف پروردگار اپنے کے تحقیق میرے لیے نزدیک اوسکے حالت خوش ہوگی پس البتہ خبردار کرینگے ہم کافرون کو ساتھ اور چیز کے کہ کرتے تھے اور البتہ چکھاوین گے ہم اونکو عذاب گاڑھے سے ✤ تفسیر چکھاوین ہم انھین دنیا مین اور اوسکو صحت بعد مرض کے یا فراخی بعد تنگی کے کہے یہ میرے لیے ہی یعنی یہ حق میرا ہی کہ پونہچا طرف میرے اسلیے کہ مین مستحق ہوا اوسکا بسبب اون چیزکے کہ نزدیک میرے ہی یعنی خیر اور فضل اور اعمال اچھے یا ہدایت کے معنی یہ ہین کہ نہین زائل ہوئی رحمت مجھسے تو اگر پھر جاؤن مین یعنی جیسے کہ مسلمان کہتے ہین آخر حسنی سے مراد جنت ہی یا حالت نیک کہ بزرگی اور نعمت ملے گی یہ کہتا ہی قیاس کر کے امر آخرت کو امر دنیا پر تو خبردار کرینگے ہم انکو ساتھ حقیقت اوسکی کہ کیے تھے اعمال واجب کرنے والے عذاب کے غلیظ کے معنی ہین شدید یہ کہ سست ہوگا اونسے ✤ مل ✤

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ○

اور جب ہم بھیجین انسان پر جاوے اور پھیرے اپنی کروٹ اور جب ملے اوسکو برائی تو دعا مین کرے چوڑی ✤ موٖ

اور جب انعام کریں ہم آدمی پر مونہہ پھیرے اور دور ہو بطرف خود رفتہ اور جب پونہچے اوسکو کوئی بلا پس صاحب دعا بہت کا ہو + **تفسیر** یہ سب بیان ہو انسان کے نقصان کا نہ سختی مین صبر ہی نہ نرمی و چین مین شکر + **مو** یہ دوسری مثال ہی انسان کی سرکشی و بدذاتی کی کہ جب پونہچایا ہی اوسکو اللہ نعمت تو نکہ مین ڈالدیتی ہی اوسکو نعمت اور ایسا ہو جاتا ہی کہ گویا کبھی محتاج و رنج رسیدہ تھا ہی نہین پس بھول جاتا ہی شکر کو اور مونہہ پھیرتا ہی اور اوسکے تنکے سے اور بازو بجانبہ کے معنی ہین اور دور ہوتا ہی ذکر اللہ سے اور اوسکی دعا سے یا یعنی ہین کہ دور کھینچتا ہی اپنے نفس کو اور تکبر کرتا ہی اور بڑا جانتا ہی اپنے کو اور شر سے مراد ہی مرض و فقر اور عریض سے مراد ہی کثیر یعنی متوبہ ہوتا ہی اور بہ دوام دعا کے اور شروع کرتا ہی بیچ قصہ ہموار ہی اور اگر گرانے کے اور منافات نہین ہی درمیان قول اللہ تعالی کے فَیَئُوْسٌ قَنُوْطٌ + اور درمیان قول اوسکے کے فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ + اسلیے کہ اول ایک قوم کے حق مین ہی اور دوسرا اور قوم کے حق مین یا قنوط ہی جنگل مین اور ذو دعا ہی درمیان یا قنوط ساتھ دل کے ہی اور ذو دعا ساتھ زبان کے یا قنوط ہی متوسط سے اور ذو دعا ہی اللہ تعالی کے لیے + **مد** +

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝

تو کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے پاس سے پھر تسنے اوسکو نمانا اوس سے بہکا کون جو دور چلتا جاوے مخالف ہو کر + **مو**

کہ کیا دیکھتے ہو اگر ہو قرآن خدا کی جانب سے پھر تسنے ترساتھ اوسکے کون ہی گمراہ زیادہ اوس شخص سے کہ ہو بیچ اس مخالفت دور کے سوا ہے + **تفسیر** اَرَءَيْتُمْ معنی اخبر و بتی کے ہی یعنی خبر دو مجھکو اگر ہو قرآن خدا کی جانب سے جیسے کہ کہا نبی نے پھر نمانا تسنے اوسکو پھر وہ ایسے پاس سے آیا ہی کون گمراہ زیادہ ہوگا تمسے + **جلا** + **مد** +

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ

اب ہم دکھاوینگے انکو اپنے نمونے دنیا مین اور آپ اونکی جان مین جب تک کہ کھل جاوے اونپر کہ یہ ٹھیک ہی کیا تیرا رب تھوڑا ہی

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

ہر چیز پر گواہ + **مو**

دکھاوینگے ہم اونکو نشانیان اپنی بیچ اطراف عالم کے اور بیچ نفسون اونکے کے ہی یہان تک کہ واضح ہو جاویگا اونپر کہ یہ بات بیچ ہی آیا پس نہین کافی بہ پروردگار تیرا کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہی + **تفسیر** بیچ اطراف عالم کے یعنی فتح ہونا شہرون کا شرقا اور غربا اور بیچ نفسون اونکے کے یعنی فتح ہونا مکے کا اور آیانہ الحق مین جو ضمیر ہی پھرتی ہی قرآن یا اسلام کی طرف پس جس صورت مین قرآن کی طرف پھرے تو معنی یہ ہونگے کہ ہلا شبہہ قرآن حق ہی اوتارا گیا اللہ کی طرف سے ساتھ بعث اور حساب اور عقاب کے پس نزدیک ہے جاوے سبب بہ ماننے اوسکے اور اوسکے لانے والے کے یعنی آنحضرت کے اور اگر اسلام کی طرف پھرے تو اوسکے معنی بھی ظاہر ہین اور معنی اخیر جملے کے یہ ہین کہ یہ چیزین جو ہمنے گنین قسم ظاہر کرینگے آیات خدا سے اطراف عالم مین اور اپنے نفسون مین تب ہو کہ دیکھینگے اور مشاہدہ کرینگے پس ظاہر ہوگا اونکو اوسوقت کہ قرآن تو اوتارا ہوا اوس عالم الغیب کا ہی کہ وہ مطلع ہی + **مد جلا** + اور بعضون کے نزدیک ضمیر انہ کی رسول علیہ السلام کی طرف پھرتی ہی اور آیات آفاق مین مکان امتون گذشتہ کے ہین یا وقایع اونکے اور یا فتح ہونا شہرون کا پیغمبر اور مسلمانون کے ہاتھ سے اور یا سورج اور چاند اور ستارے اور نبات اور اشجار اور نہرین اور مانند اونکے ہین اور آیات کفار کے نفسون مین بلا اور امراض اور یا واقعہ بدر کا اور یا فتح ہونا مکے کا اور یا اطافت صنع اور بدایع حکمت کے ہین اور ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ کے کہ کہا سفر کرتے تھے کافر پس دیکھتے تھے نشان عاد و ثمود کے مکانون کے پس کہتے کہ واللہ سچ کہا محمد نے جادو امام ابو اللیث نے فرمایا کہ ابو جہل نے رسول علیہ السلام سے کہ مکہ کوئی نشانی اپنی نبوت کی مجکو دکھا اور آنحضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ابو جہل نے کہا

اے جماعت قریش کی تم لوگون کو اطراف مکہ مین بھیجونگا لوگون سے پوچھین کہ وہ بڑے ہونا بانہ کا دیکھا ہی یا نہین اگر اطراف کے لوگون نے دیکھا ہوگا تو نشانی خدا کی طرف سے ہوگی والا سحر محمد کا ہی قریش نے آدمی سب طرف بھیجے سب جگہ کے لوگون سے دیکھنے کی خبر دی ابوجہل نے کہا سحر تمام ہی کہ سب طرف پہونچا ہی یہ آیت اتری اور یعنی او جہل اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ کایہ ہی کہ کیا یہ نہین ہوا ورد گار تیرا یہ کہ وہ سچیہ ہر گواہ ہی ہر چیز کا واہ یعنی اگر کفار انکار قرآن اور معجزے کے کارین تو خدا تعالی گواہ تیری حقیت کا کافی ہی **پھر مضمون** اَلَآ اِنَّھُمْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّھِمْ ؕ اَلَآ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ۝

سنتا ہی وہ دھوکے مین ہین اپنے رب کی ملاقات سے سنتا ہی وہ گھیر رہا ہی ہر چیز کو **موٹ**

آگاہ ہو تحقیق کافر شک مین ہین اپنے پروردگار کی ملاقات کی طرف سے آگاہ ہو تحقیق وہ ہر چیز کو گھیرا ہی **تفسیر** کافر شک مین ہین الخ یعنی انکا بعث و حشر کا ہو سکتے ہین ہر چیز کو گھیر رہا ہی یعنی جانتا ہی اجمال تمام چیزون کا اور تفصیلین اونکی او نظاہر و باطن سب اونکے پس نہین بھیجی ہی او سپر کوئی چیز پوشیدہ پس سزا دیگا اونکو کفر پر اور شک کرنے پر پروردگار کی ملاقات مین **بحث مل تنبیہ** جاننا چاہیے کہ خلاصہ مضمون ساری سورت کا یہ ہوا کہ جو کوئی ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے کلام پاک پر اور اوسکے رسول پر اور قیامت وغیرہ ضروریات دین پر اور عمل اچھے کیے مانند ادا کرنے زکوۃ کے اور نماز اور روزے اور حج کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ ان کے اوسکو ثواب بیحساب ملیگا اور وہان مین رہیگا والا طرح طرح کی خرابیان بھگتے گا پس آدمی کو چاہیے کہ اچھی باتون کی دھن مین رہے اور بری باتون سے بچے اور ہر امر مین اتباع سنت مد نظر رکھے او اللہ تعالی کی پسندیدہ چیزون کو اور حبیب باللہ کی پسندیدہ چیزون کو اور اونکے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہ اجمعین کی پسندیدہ چیزون کو دوست رکھے اور اونکی پسندیدہ چیزون مین سے تین چیزین جو شبہ اور قسار اور مُشک میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز مین ہی یعنی بڑی چین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست کی گنین مین سے نزدیک اور بھی تین چیزین بیان کین ملاوے چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خرچ کرنا مال کا رسول خدا پر اور ہڈی میری رسول خدا کے نکاح مین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہا ابوبکر نے اور محبوب مین سے نزدیک تین چیزین اور بھی ہین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور کثیر ازواج عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اور سے نزدیک محبوب مین دنیا مین سے تین چیزین ہین نماز پڑھنا اور تلاوت کرنی قرآن کی اور لباس سانا نگون کو کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور سے نزدیک محبوب ہین دنیا سے تین چیزین اور بھی لِلْخِدْمَۃِ لِلضَّیْفِ وَالصَّوْمِ فِی الصَّیْفِ وَالضَّرْبِ بِالسَّیْفِ یعنی خدمت کرنا مہمانکی اور روزہ رکھنا گرمی مین اور لڑنا ساتھ تلوار کے یعنی جہاد کرنا پس اوس وقت مین کہ صحابہ پاس تھے گفتگو مین تھے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ بھیجا ہی مجکو رب تعالی نے جب کہ سنی یہ گفتگو تمھاری اور حکم کیا ہی مجکو یہ کہ پوچھو تم مجھسے او سچ چیز سے کہ دوست رکھتا ہی تمھارا اگر ہوتا مین اہل دنیا سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دوست رکھتا تو اگر ہوتا اہل دنیا سے پس کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ دوست رکھتا تمھارا سخاوت تین چیزین اور مہمانی کرنا اور اُس کرنا غرباء فرمان بردار سے اور مددگاری عیال اور مفلسون کی یعنی اہل جبرئیل علیہ السلام سے کہ دوست رکھتا ہی رب العزت جل جلالہ اپنے بندون سے تین خصلتین جو ہون کرنا طاعت کا اللہ تعالی کی طاعت مین اور روزہ نزدیک امر سے کے گرسنا ہون برداشت کرنا اور صبر کرنا وقت پیش آنے حادثے کے انتہی پس نہیں کرنا چاہیے کہ ایسا کام کہ جو چیز ہین ہون یہ سب سلمان کو دوست رکھنا چاہیے انکو اور انھین پر کیا موقوف ہی بلکہ لازم یون ہی کہ سوتے جاگتے بیٹھتے اوٹھتے بولتے چیلتے پیتے چرتے کھاتے سوتے وغیرذلک حالات مین رضا مولی کی اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی اختیار غالب رکھے جب یو دوست کہلاوے گا اور اپنی

ع ۱۰

علیہ وسلم نے کہ صدق محبت تین چیزون مین ہی اختیار کرے کلام حبیب اپنے کا اوپر کلام غیر اوسکے کے اور اختیار کرے ہنشینی اپنے حبیب کی اوپر ہنشینی غیر اوسکے کے اور اختیار کرے رضا اپنے حبیب کی اوپر رضا غیر اوسکے کے ✦ منبہات ✦

سُوْرَةُ الشُّوْرٰی مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ شوریٰ ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ شوریٰ کے معنی ہین مشورت کرنا اور اسمین ذکر ہی اسکا کہ فرمایا وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ یعنی اوپر سے فرماتے آئے ہین کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہی بہتر اور پایندہ تر ہی اون لوگون کے لیے کہ ایمان لائے اور ایسا اور ایسا اور اون لوگون کے لیے ہی کہ کہا مانا اپنے رب کا اور قائم کی نماز اور کام اونکا آپسکے مشورے سے ہوتا ہی اور جو کچھ کہ بخشے دیا اونکو اوسمین سے خرچ کرتے ہین یہ ساری آیت اور بیان اسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور نزول اسکا بعد سورۂ حٰمٓ السجدۃ ہی اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی اور یہی وجہ ہین مناسبت کی ان دونون مین بہت سی ہین باعتبار مضامین کے اور یہ سورت مکیہ ہی سوائے قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا کے چار آیتون تک کہ یہ مکیہ نہین ہین اور آیتین اسکی تریپن ہین اور کلمے اسکے آٹھ سو چھیاسٹھ ۸۶۶ اور حروف اسمین تین ہزار ایک سو آٹھ ۳۱۰۸ اور رکوع اسکے پانچ ✦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اسی طرح وحی بھیجتا ہی تیری طرف اور تجھسے پہلون کی طرف اللہ زبردست حکمت والا ہے ✦

اسی طرح وحی بھیجتا ہی تیری طرف اور طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجھسے تھے خدا غالب باحکمت ✦ **تفسیر** ✦ حٰمٓ عٓسٓقٓ حروف مقطعات ہین اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ مراد اوسسے کیا ہی اور بعضون نے حم کو حٰی حروف سے نکال کر فعل ٹھہرایا ہی اور کہا کہ معنی اسکے یہ ہین قَضٰى مَا هُوَ كَائِنٌ یعنی حکم کرتا ہون مین جو کچھ ہونے والا ہی اور ابن عباس نے کہا کہ حم سے مراد حکم اللہ تعالیٰ کا ہی اور سین سے مجد اوسکا یعنی بزرگی اور عین سے علم اوسکا اور سین سے سنا یعنی نور اوسکا اور قاف سے قدرت اوسکی قسم کھائی ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی ان صفتون کی اور کہا شہر بن حوشب نے اور عطا بن یسار نے کہ حم سے مراد ہی کہ قریش مین رہ چکی کہ عزیز کیگا اللہ اونمین ذلیل کریگا عزیز کو اور سین سے مراد ہی ملک یعنی ہنگ باد شاہت کا کہ پھر یگی ایک قوم سے طرف دوسری قوم کے اور عین سے مراد ہی عدو واسطے قریش کے قصد کرنے بادشاہت کا کریگا اور سین سے مراد سنا یعنی نور ہوگا مومنین قریش مین اور قاف سے قدرت اللہ کی کہ نافذ ہی اوسکی خلق مین اسی طرح یعنی مثل اس وحی کے یا مثل اس کتاب کے وحی بھیجتا ہی طرف تیرے اور طرف رسولون کے کہ پہلے تجھسے تھے اللہ یعنی جن بانی کو کہ متضمن ہی سورت تحقیق وحی بھیجی اوسنے طرف تیرے مثل اونکے اور سورتون مین سوائے اسکے اور وحی بھیجا اونکو طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجھسے تھے یعنی طرف رسولون اپنے کے اور معنی یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ کرریا ہی یہ معانی قرآن مین اور تمام آسمان کی کتابون مین اسلیے کہ آمین تنبیہ بلیغ ہی اور لطف عظیم ہی واسطے بندون اوسکے کے اولین آخرین سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ نہین ہی کوئی نبی صاحب کتاب مگر کہ وحی بھیجی گئی ہی اوسکی طرف حٰمٓ عٓسٓقٓ اور عزیز کے معنی ہین غالب باستحکام قدرت اپنے کے اور حکیم یعنی فعل و قول اوسکے خالی حکمت سے نہین ✦ **معانی** ✦ تاویل مقطعات کی مکرر گذر رہی ہی اور جو کچھ کہ مختص ساتھ اس جگہ کے ہی یہ ہی کہ ہر حرف اشارہ ہی ایک ایک فقرے کی طرف جیسے کہ اشارہ حٰمٓ کی طرف اور میم ملک کی طرف اور عین عذاب کی طرف اور سین سنا کی طرف اور قاف قدرت کی طرف اور بعضے کہتے ہین ہر حرف اشارہ ہی ایک ایک اسم کی طرف اسماء الٰہی سے اور بعضے کہتے ہین ہر حرف اشارہ ہی طرف عطا کے رسول علیہ السلام پر جیسے کہ حٰمٓ سے حوض کوثر اور میم سے ملک ممدودہ کہ مشرق سے مغرب تک امت کے تصرف مین آویگا اور عین سے عزت وجود اونکے کی کہ عزیز ترین اشیا کا ہی نزدیک اللہ تعالیٰ کے

اور سین سے سنائے شہود اونکا کہ مرتبہ کیکا اونکے مرتبے کو نہ پہونچیگا اور قاف سے مقام محمود کہ سوا اونکے کسیکو نہین ملیگا اور بقولے یہ حروف قسم کے ہین + بحر +

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

اوسی کا ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہی سب سے اوپر بڑا + موضح

اوسی کے لیے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہی اور وہ بلند مرتبہ ہی بزرگ + تفسیر + یعنی سب کچھ اوسی کے ملک اور تصرف اور بادشاہت مین ہی اور بلند ہی شان اوسکی اور بزرگ ہی برہان یعنی دلیل اوسکی + مدار

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

قریب ہی کہ آسمان پھٹ پڑین اوپر سے اور فرشتے پاکی بولتے ہین خوبیان اپنے رب کی اور گناہ بخشوا تے ہین

لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

زمین والون کے سنتا ہی وہی ہی معاف کرنے والا مہربان + موضح

نزدیک ہی کہ آسمان پھٹ جاوین اپنے اوپر کی جانب سے یعنی ہیبت الٰہی سے واللہ اعلم اور فرشتے تسبیح کہتے ہین ہمراہ حمد پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگتے ہین اون لوگون کے لیے کہ زمین مین ہین آگاہ ہو تحقیق خدا وہ ہی بخشنے والا مہربان + تفسیر + آسمان پھٹ پڑین رب کی عظمت کے رہنے یا فرشتون کی کثرت ذکر کی تاثیر ہوا و پھٹ پڑے حضرت فرمایا آسمان مین چار انگشت جگہ نہین جہان کوئی فرشتہ سر زمین رکھ رہا سجدے مین + موضح یعنی نزدیک ہی کہ آسمان پھٹ جاوین الجہ بسبب بلندی شان اللہ تعالی کے اور عظمت اوسکی کے دلالت کرتا ہی اوپر پھٹنے اونکے کے بسبب بلندی شان اور عظمت اوسکی کے آتا اسکا بعد قول اونکے کے العلی العظیم اور بعضون نے کہا کہ پھٹ جاوین بسبب پکارنے اونکے کے اللہ تعالی کے لیے اولاد جیسے فرمایا اللہ تعالی نے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـــًٔا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ یعنی اور لوگ کہتے رحمن نے کہتا ہی اولاد تم اگئے ہو بھاری چیز پر یعنی بھاری گناہ کا بھی آسمان پھٹ پڑین اسباب سے اور ٹکڑے ہو زمین اور گر پڑین پہاڑ ڈھیر ہو کر اسپر کہ پکارتے ہین رحمن کے نام پر اولاد + موضح اور معنی مین نزدیک ہی کہ یہ ہونگے کہ شروع ہو پہلے پھٹنا اونکے اوپر کی جانب سے اور قیاس یہ چاہتا ہی کہ کہا جاوے کہ پھٹ جاوین اپنے نیچے سے اوس جانب سے کہ جہان سے آئے کلکے کا اسلیے کہ وہ کلمہ آیا ہی اون لوگون کے کہ نیچے آسمان کے ہین ولیکن مبالغہ کیا گیا اسمین پس گویا کہ گیا کلمہ نزدیک ہی کہ وہ تاثیر کرے والا ہیچ جانب اوپر کے گویا کہ کہا گیا قریب ہین وہ آسمان کہ پھٹ جاوین اوس جہت سے کہ اوپر اونکے ہی چھوڑا اوس جہت کو کہ نیچے اونکے ہی اور بعضون نے کہا کہ معنی مین نزدیک ہین کہ پھٹ جاوین آسمان زمینون کے اوپر سے اور بعضون نے کہا کہ پھٹ جاوین آسمان بسبب کثرت ملائکہ کے کہ آسمان پر ہین فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے چرچر بولتا ہی آسمان جیسے بولتا ہی اونٹ پر جو لادا گیا ہی اوسکو یہ کہ چٹخ چٹخ بولے نہین ہی آسمان مین جگہ بہ اندازہ چار انگشت کہ نہین اوسپر فرشتہ سر رکھ رہا یا کوئی کرتا یا سجدہ کرتا اور فرشتے تسبیح کرتے ہین الخ یعنی از راہ عاجزی اور فروتنی کے بسبب اسکے کہ دیکھتے ہین عظمت اوسکی اور بخشش مانگتے ہین الخ یعنی مومن زمین والون کے لیے جیسے کہ فرمایا سورۂ مومن مین وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور بخشش مانگی اونکے لیے اسلیے کہ کرتے ہین کہ ایسا نہو اوپر شان قہاری کا ظہور ہو یا معنی یہ ہین کہ توحید بیان کرتے ہین ملائکہ اللہ تعالی کی اور پاکی بیان کرتے ہین اوسکی اون صفتون سے کہ نہین روا ہین اوسکے لیے اور جاہل نسبت کرتے ہین اونکو طرف اوسکے و حالیکہ حمد کرنے والے ہین اوسکے لیے اوپر الطاف اوسکے کہ کہا سے ہین اوپر اور تعجب کرتے ہین اوس سے کہ دیکھتے ہین

لوگون کو کہ مستحق عظمت الٰہی کے ہوتے ہین اور بخشش مانگتے ہین واسطے مؤمنین اہل زمین کے کہ جو ہزار ہا سوا لاکھ کہ کفر مذکور ہے یا لاکھ کے دین اپنے رہے یہ کہ حکم کرے زمین کو الٹون سے اور نہ بجلی عذاب کرے اوپر ۔ تنبیہ ۔ افسوس ہی کہ آسمان کا ملائے عظمت الٰہی کے جاہل اور غافل ہون ایسے ارزان ترسان سزا کہ پانی سے ہو کر تسبیح و تحمید مین پروردگار کی اور تم تباہ کار ہو کے استغفار فنون کے سے مشغول ہون اور زمین ایسے غافل کہ نہ اوسکی طاعت کا دھیان ہی اور نہ معصیت سے بچنے کا خیال یہ مقام بڑے ہی غور و سوچ کا ہے کہ آسمان لایعقل کا وہ حال اور فرشتون بے نفس کا وہ حال اور ہم ذی عقل و ذی شعور و ذی تکلیف کا یہ حال بڑا ہی مقام حسرت و ندامت کا ہے لیکن کچھ دھیان نہین بلکہ تعالی اللہ علم و سمجھ توفیق دیتا ہی اوکو ودھر کی دھن لگاتا ہی اور اونکو ہر چیز کے سوچنے مین فائدہ ہوتا ہی چنانچہ جمہور علماء سے تعول ہی کہ فکر پانچ وجہ پر ہی ایک تو فکر اللہ تعالی کی آیتون مین یعنی اوسکی قدرت کی نشانیون مین مانند آسمان اور زمین اور شجر و حجر وغیرہ کے یا آیات قرآنی مین پس اوس فکر سے پیدا ہوتی ہی توحید و یقین اور دوسری فکر اللہ تعالی کی نعمتون مین پس اوس سے پیدا ہوتی ہی محبت اور شکر اور تیسری فکر کرنی اللہ تعالی کے وعدہ مین کہ پیدا ہوتی ہی اوس سے رغبت یعنی طاعات کی اور چوتھی فکر کرنی اللہ تعالی کے وعید مین کہ پیدا ہوتا ہی اوس سے خوف الٰہی اور پانچوین فکر کرنی حق تصور کرنے نفس کے اللہ تعالی کی طاعت سے باوجود بانے نجات و احسان اللہ تعالی کے پیدا ہوتی ہی اوس سے حیا انتہی ۔ پس عاقل کو چاہیے کہ ان مضامین مین غور کر کر عظمت الٰہی دل مین جماوے اور علامتین تصحیح کی اپنے مین پیدا کرے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ پانچ چیزین علامت یقین سے ہین اول تو یہ کہ نہ ہنسے مگر اوسکے پاس سنوارے ساتھ اوسکے دین کے اور غالب ہو فرج و زبان پر اور جب پونہچے اوسکو کوئی چیز بڑی دنیا سے جانے اوسکو ہال اور جب پہونچے اوسکو کوئی چیز قلیل دنیا سے تو غنیمت سمجھے اوسکو اور نہ بھرے پیٹ اپنا حلال سے نخوف حساب کے حرام مین اور دیکھے لوگون کو کہ نجات پاوے اور دیکھے اپنے نفس کو کہ ہلاک ہوا انتہی ۔ منہبات

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ○

اور جنہون نے پکڑے ہین اوسکے سوا رفیق اللہ کو وہ یاد ہین اور تو نہین اونکا ذمہ ۔ موضح

اور جن لوگ

دو کتابین تھین پس فرمایا کیا جلتے ہو تم کیا ہین یہ دونون کتابین کہا ہمنے نہین ای رسول خدا کے لیکن یہ کہ خبر دو ہمکو پس فرمایا واسطے
اوس کتاب کے کہ اڑکے دلمنے ہاتھ مین تھی یہ ہے کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے اسمین ہین نام بہشتیون اور نام باپون اونکے کے اور
قوم اونکی کے پھر جمع کر دیا گیا ہے آخر اونکے کو یعنی بطور جمع ہندی کے پس نہ زیادہ کیے جاوینگے بیچ اونکے اور نہ کم کیے جاوینگے اونسے
کبھی پھر فرمایا واسطے اوس کتاب کے کہ اڑکے بائین ہاتھ مین تھی یہ ہے کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے اسمین ہین نام دوزخیون کے اور
نام باپون اونکے کے اور قومون اونکی کے پھر جمع کیا گیا اونکے آخر پر پس نہ زیادہ کیے جاوینگے اونپر اور نہ کم کیے جاوینگے اون مین سے کبھی پس کہا
اونکے صحابیون نے پس کس واسطے ہے عمل کرنا ای رسول خدا کے اگر ہے امر کہ تحقیق فراغت کی گئی اوسسے پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنی عمل اپنے ساتھ
طریق حق کے اور نزدیکی ڈھونڈھو یعنی خدا سے پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ساتھ کام بہشتیون کے اگرچہ کام کرے کسی طرح کے
یعنی نیک مدت عمر مین یا بد مدت عمر مین اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ساتھ کام دوزخیون کے اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر
اشارہ کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے پس رکھ دیا اون کتابون کو پھر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمھارا بابت
سے یعنی حکم کر چکا فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ یعنی ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین مل درمنثور

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُم

اور اگر چاہتا اللہ تو سب لوگون کو کرتا ایک ہی فرقہ پر وہ داخل کرتا ہی جسکو چاہے اپنی مہر مین اور گنہگار جو ہین اونکا

مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○

کوئی نہین رفیق نہ مددگار ۔ موضح

اور اگر چاہتا خدا کرتا اونکو ایک جماعت یعنی ہو رین سب کو ولیکن داخل کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنی رحمت مین یعنی بزرگی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی
ساتھ اسلام کے اور ظالم یعنی کافر نہین بھی اونکے لیے کوئی کارساز یعنی شفاعت کرنے والا اور نہ مدد کرنے والا یعنی عذاب دفع کرنیوالا

تنبیہ ۔ اس آیت سے اور اوپر کی آیت سے معلوم ہوا کہ جنتی اور دوزخی اور کافر اور مسلمان ہونا سب اللہ ہی کی تقدیر و مشیت سے ہے
اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر مین لکھتے ہین يَهْدِي مَن يَشَاءُ فَضْلًا مِّنْهُ وَيُضِلُّ مَن يَشَاءُ عَدْلًا مِّنْهُ وَاضْلَالُهُ خِذْلَانُهُ وَتَفْسِيرُ الْخِذْلَانِ اَنْ لَا يُوَفِّقَ الْعَبْدَ عَلَى مَا يَرْفَعُ عَنْهُ وَهُوَ عَدْلٌ مِّنْهُ وَلَكِنَّ اَعْفُوَيَّةَ الْخِذْلَانِ قَوْلٌ عَلَى الْمَعْصِيَةِ یعنی اور اللہ تعالیٰ راہ بتاتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے فضل سے اور گمراہ کرتا ہی جسکو
چاہتا ہی اپنے انصاف سے اور گمراہ کرنا اللہ کا یہی خذلان اوسکا اور معنی خذلان کے توفیق ندینا اللہ کا بندہ کو اوس چیز پر کہ جس سے راضی ہی
اور یہ انصاف ہی اوسکا اور ایسے ہی عذاب کرنا توفیق ندینے والے کا گناہ پر ۔ ف ۔ انصاف نہ ظلم نہین ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف
کرنا اور اللہ اپنے ملک مین تصرف کرتا ہی نہ غیر کے اور ایسا ہی امام صاحب نے اپنی وصیتون مین لکھا ہی بقولہ بِاَنَّ الْاَعْمَالَ ثَلٰثَةٌ فَرِيضَةٌ وَفَضِيلَةٌ وَمَعْصِيَةٌ الخ کہ ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ اقرار کرنے مین ہم اس بات کا کہ بندون کے کام تین طرح کے ہوتے ہین ایک فرض جسکا کرنا
ضرور ہی دوسرے فضیلت یعنی محض ثواب کے کام کہ جسکے نکرنے مین عذاب یقینی نہین تیسرے بہے کام یعنی جسکے کرنے مین یقینا عذاب ہی
سو فرض تو ہوتا ہی خدا کے امر سے اور مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور ارادہ اور توفیق اور پیدا کرنے اور حکم کرنے اور علم سے
اور لوسکے لکھنے سے لوح محفوظ مین اور فضیلت کے کام خدا کے امر سے نہین پر اوسکی مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر
اور توفیق دینی اور پیدا کرنے اور ارادہ اور حکم اور لکھنے سے لوح محفوظ مین ہین اور گناہ کے کام خدا کے امر سے نہین پر اوسکی مشیت سے ہین
محبت سے نہین قضا سے ہین رضا سے نہین تقدیر سے ہین توفیق سے نہین خذلان سے ہین یعنی ترک توفیق سے اور اوسپر ہوا ندہ ہی اوسکے

نہ لجانا ہاور وسکی لوح محفوظ مین لکھا ہی اور قاضی شمائل صاحب ہاتھی پتی مالابرمن لکھتے ہین کہ تمام ممکنات کیا جوہو کیا عرض کیا افعال اختیاریہ بندون کے تمام پیدا کیے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہین اسباب فاعلون کو روپوش فعل اپنے کا کیا ہی کہ اونسے فعل اسکا چھپا ہوا ہی بلکہ دلیل اپنے فعل کے ثابت ہونے پر کیا ہی جیسے کہ عقلا حرکت جماد کے دیکھنے والے کی طرف سراغ لیجاتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ حرکت لائق حال اس جماد کے نہین بلکہ اسکے لیے کوئی اور فاعل ہی سو اسکے اسی طرح وہ عقلا کہ بصیرت انکی ساتھ سرمۂ شریعت کے سرگین ہوئی ہی جانتے ہین کہ ممکن اپنے مثل کو خود کوئی افعال ایسا افعال سے یا عرض ہوا عراض سے پیدا نہین کرسکتا ان اسقدر فرق بیچ افعال اختیاریہ بندون کے اور حرکت جمادات کی تحقیق ہی اور ایمان لانا اوسپر واجب ہی کہ حق تعالیٰ نے بندون کو صورت قدرت کی اور ارادے کی دی ہی اور عادت اللہ تعالیٰ کی جاری ہی کہ جب بندہ قصد ایک کام کا کرتا ہی توحق تعالیٰ اوس فعل کو پیدا کردیتا ہی یعنی جب اراد کرتا ہی اسکے کرنے کا اور وجود مین لاتا ہی اور یہ سبب اسی ارادے اور قدرت کے بندے کو کا سب یعنی کام کرنے والا کہتے ہین اور موجد اور خالق اور ثواب عذاب دینے پر مرتب ہی اور انکار فرق کا درمیان حرکت جماد اور حرکت حیوان کا ضرور ہی اسلیے کہ انکار قدرت الٰہی کا ہی کہ حیوان مین کسی ہی خلاف شرع اور خلاف ہدایت فعل کے اور خیر نہ کہ خالق کسی چیز کا چنانچہ فرون سے جانا بھی کفر ہی علق عبارت ہی عبد کے ساتھ بسبب کسب اور حقائق اشیاء کے سو کسب عبارت ہی اوسکے لانے سے وجود مین ساتھ اختیار اور قدرت فی الجملہ کے کہ حق تعالیٰ نے بندون کو دی ہی اور اسی لیے یہ کہنا قبیح کا قبیح نہین ہی یعنی حسن ہی لیے کہ خوبی اور جلالی اپنے چیزون کی اوسکی ضد سے کہ قبیح ہی معلوم ہوتی ہی پس اگر نہ ہوتی قبح تو خوبی کی معلوم نہوتی ناں کسب فعل کا نتیجہ یہ ہوگا کما لا یخفی ہذا اسی لیے پیغمبر ہمارے صلوٰۃ واسلام نے قدریہ کو بھی اپنی امت کا کہا ہی اگرچہ انتہی ہذا اور شرح فقہ اکبر مین ملا علی قاری نے اور شرح مسلم الثبوت مین مولانا عبد العلی نے جو کچھ لکھا ہی اور کا خلاصہ یہ ہی کہ تمام افعال بندون کے تین قسم پر ہی کہ کبھی ہوتے ہین بندون سے بطریق مجانست کے یعنی جبر اور کبھی ہوتے ہین بطریق مخالفت کے یعنی قدر پس جو افعال بندون کے تین قسم پر ہین کفر و ایمان اور اطاعت و معصیان سے کسب بندون کے تین قسم پر ہین یعنی بطریق مجانست کے نسبت کرتے ہین اور نہ بطریق اکراہ اور غلبے کے ہین بلکہ اختیار اونکا اونکے فعل مین بسبب التفات ہوا اونکی مکے اور سبل النفسون اونکے کے ہی لیے نفع ہونے کے لیے بندے کا کام کرنے مین فائدہ ہی اور برے کام کرنے مین ضرر نہ جیسا کہ کہتے ہین معتزلہ کہ بندہ پیدا کرنے والا افعال اختیاریہ کا ہی قسم ملانے اور اکسانے وغیرہ کے اور نہ جیسا کہ کہتے ہین جبریہ کہ بندہ بالکل بے تعلق ہی کسب اور اختیار کے بالکل پس متعلق قول اللہ تعالیٰ کے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ رہی دو فرقہ جماعتون کا اس قضیے مین اور حاصل یہ کہ فرق درمیان کسب اور خلق کے یہ ہی کہ کسب ایک امر ہی کہ تعیین فعل ہی ساتھ اوسکے کا سب اور خلق ایک امر ہی کہ مستقل ہی ساتھ اوسکے خالق اور یہ خصوصیت کما کہ جو کچھ کہ واقع ہو ساتھ آلہ کے پس وہ سب ہی اور جو کچھ کہ واقع ہو بدون آلہ کے پس وہ خلق ہی یعنی کچھ کہ پیدا کرے اللہ سبحانہ تعالیٰ بغیر آلہ کے کہ قدرت اللہ تعالیٰ کی ساتھ قدرت بندے کی اور ارادے اوسکے کے ہوگی وہ صفت اوسکی اور نہین ہوگا فعل اوسکا مانند حرکت رعشے والے کے اور جس چیز کو کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے نزدیک پیدا کرنے قدرت اور اختیار بندے کے پس وصف کیا جاویگا بندہ ساتھ اوسکے اور ہوگی صفت اوسکی فعل اور کسب بندے کا مانند ترکتون اختیاریہ کے پھر پیدا ہوئی ہین یہ چیزین بالہ کے مضروب ہین اور ہوئے شے تشنے مین ساتھ پیدا کرنے اللہ تعالیٰ کے ہی اور نزدیک معتزلہ کے ساتھ پیدا کرنے بندے کے اور اللہ تعالیٰ خالق اوسکا ہی یعنی پیدا کرنے والا افعال بندون کا موافق ارادے اوسکے کے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ یعنی اللہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا ہی یعنی ممکن کا اور فعل بندے کا بھی ایک چیز ہی پھر جاہیے کہ طاعت بحسب طاقت کے ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنی تکلیف نہین دیتا اللہ کسی نفس کو مگر بقدر قدرت اوسکی کے اور قدرت بندے کی جس سے ہوتا ہی اہل واسطے تکلیف طاعت کے وہ سلامتی آلات کی ہذا قسم حواس اور اعضاے کہ جنسے ادا کرتا ہی اوس چیز کو کہ واجب ہی بندے پر قسم معرفت اور عبادت کے پس اسی لیے نہین تکلیف ہی واسطے اسکے اور مجنون کے ساتھ ایمان کے اور نہین تکلیف ہی واسطے گونگے کے ساتھ اقرار کرنے کے زبان سے اور نہ واسطے مریض عاجز کے

کھڑے ہونے سے مقام خیر میں یعنی نماز وغیرہ میں جیسے کہ ثابت ہوئی یہ بات دلیل اور برہان سے پس تھا ابوجہل غیر سلوب العقل پس نہیں ہوسکتا تھا
اوسکو یہ کہنے نہیں قدرت رکھتا میں تصدیق و اقرار کرنے کی اور ایسے ہی ہر مومن صحیح سالم تارک صلوٰۃ و زکوٰۃ کو نہ کہا نہیں الٰہی کہ کہنے نہیں قدرت
رکھتا میں نماز پڑھنے کی پس حاصل یہ کہ استطاعت ایک صفت ہے کہ پیدا کرتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ نزدیک کرنے فعل کے بعد سلامتی اسباب و آلات کے
پس اگر قصد کیا بندے نے کرنے خیر کا پیدا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ قدرت فعل خیر کی اور اگر قصد کیا شر کے کرنے کا پیدا کر دیتا ہے اللہ قدرت
کرنے شر کی پس ہوتا ہے بندہ آپ ہی ضائع کرنے والا قدرت فعل خیر کی پس مستحق ہوتا ہے ذم و عقاب کا اور اسی لیے مذمت کی اللہ تعالیٰ نے
کافروں کی ساتھ اس طرح کے کہ ھُمْ کَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ یعنی وہ نہیں طاقت رکھتے ہیں سمع کی یعنی نہیں قصد کرتے ہیں سننے کا
رسول کے بطریق تامل کے واسطے طلب کرنے حق کے تو کہا جائے نہیں حق کو بلکہ سنتے ہیں بطریق انکار کے اور تحقیق مذمت کی اوسکی اللہ تعالیٰ نے
بسبب نہ تامل کرنے اوسکے کے باوجود سلامتی اسباب کے اس آیت میں وَلَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا آخر آیت تک یعنی واسطے
کے لیے دل ہیں کہ نہیں سمجھتے ساتھ اوسکے پس کافر ہوا جو کوئی کہ کافر ہوا ساتھ فعل اپنے کے یعنی ساتھ اختیار اور ارادہ اوسکے
بسبب خذلان اللہ تعالیٰ کے یعنی بسبب ترک کرنے مدد اوسکی کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا
وَّلٰکِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ○ یعنی ہاں شبہ اللہ نہیں ظلم کرتا لوگوں پر کچھ ولیکن وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں اور ایمان لایا
جو کوئی کہ ایمان لایا ساتھ فعل اپنے کے یعنی ساتھ اختیار اور اذعان اور اقرار اور تصدیق اپنے کے بسبب توفیق دینے اللہ تعالیٰ کے اوسکو
بمقتضائے فضل اپنے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ○
یعنی ہاں شبہ اللہ البتہ صاحب فضل کا ہے لوگوں پر ولیکن اکثر آدمی نہیں شکر کرتے اور کچھ تمسک[۱] میں ہیں اسیلیے کہ انسان کے لیے ارادے
اور قوتیں ہیں کہ بسبب اوسکے تمام ہوتا ہے اوسکے لیے حاصل ہونا مناسب چیزوں کا اور اجتناب منہیات کا مگر یہ کہ ارادے اور قوتیں منسوب
ہوتی ہیں طرف اللہ تعالیٰ کے پس گویا کہ نہیں اختیار ہے بندے کو اور فرق کر دیا گیا درمیان ہونے[۲] اور نہ ہونے[۳] یہ کہ رعشے میں ہاتھ[۴] اوسطے
کہ وہ خواہش ہے اور رجحان حرکت اختیاریہ کے زیادہ ہوگا واسطے پس سمجھ یہ ان حقائق اور اشارہ کو اور مدد چاہ ساتھ اوسکے صحیح تمام اور جیز ان کے
کہ کان میں پڑیں تجھے اسیلیے[۵] کہ واجب ہے نہ فاعل بندے کا یہ اختیار اوسکے نہیں واجب کرتا ہی ضرر[۶] کو واسطے ضرورت فرق کے درمیان حرکت
اختیاری اور حرکت رعشے کے اسیلیے کہ ہمارے نزدیک یعنی ہاتھ وغیرہ کا کہ ہلاتا ہے ساتھ اختیار اور ارادے کے بسبب سلامتی حواس اور اعضا کے
اور جسکے ملتے ہیں اعضا بسبب مرض رعشے کے نہیں شک ہے اسمیں کہ حرکت پہلی غیر ہے حرکت دوسری کی اور فرق درمیان ان دونوں کے
بدیہی ہے اور خلاصہ کلام جو اشارہ کیا ہے طرف اوسکے حجۃ الاسلام وغیرہ علمائے نامدار نے وہ یہ ہے کہ جب باطل ہوا جبر محض بسبب ضرورت مذکورہ کے
اور ہوا بندے کا خالق اپنے افعال کا ساتھ دلیل کے واجب ہوئی میانہ روی اعتقاد میں اور وہ یہ ہے کہ افعال انداز ہے گئے ہیں ساتھ
قدرت اللہ تعالیٰ کے از روئے اختراع[۷] کے اور ساتھ قدرت بندے کے اور وجہ پر تعلق سے تعبیر کیا جاتا ہے اوسے ساتھ اکتساب کے اور نہیں ہے
ضرورت[۸] تعلق قدرت کے سے ساتھ مقدور کے یہ کہ ہو بطور اختراع کے اسواسطے کہ قدرت اللہ تعالیٰ کی ازل میں متعلق ہے ساتھ عالم کے بغیر
اختراع کے پھر متعلق ہوتی ہے ساتھ اوسکے نزدیک اختراع کے اور وجہ کر تعلق سے پس حرکت بندے کی باعتبار نسبت کرنے اوسکے کے
طرف قدرت اوسکے کے کسب کہلاتی ہے اور باعتبار نسبت کرنے اوسکے کے طرف قدرت اللہ تعالیٰ خلق کہلاتی ہے پس وہ خلق یعنی پیدائش
ہے رب کی اور وصف ہے بندے کی اور کسب ہے بندے کی اور قدرت خلق رب کی اور وصف ہے بندے کی کسب ہے بندے کے لیے اور اس مذہب پر بہت
دلیلیں عقلیہ اور نقلیہ اور جمعیہ ہیں کہ نہیں گنجایش رکھتا لکھنا اوسکا اس مقام میں اسیلیے کہ وہ مقتضی ہے طوالت کو انتہا تک اور صحاح الاخبار میں
لکھا ہے کہ ایمان لانا تقدیر پر واجب ہے اور مراد تقدیر پر ایمان لانے سے یہ ہے کہ جانے جو کچھ عالم میں ہوتا ہے خیر اور شر اور نفع اور ضرر اور اسلام اور کفر

[۱] تمسک ۱۲ [۲] ہونے ۱۲ [۳] نہ ہونے ۱۲ [۴] ہاتھ ۱۲ [۵] اسیلیے ۱۲ [۶] ضرر ۱۲ [۷] اختراع ۱۲ [۸] ضرورت ۱۲

اور طاعت و عصیان اور نفع اور نقصان اور خطرے اور حرکات و سکنات سب کچھ اللہ ہی کی قضا و قدر سے ہوتا ہے
کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ یوسف کی تفسیر میں کہ جاننا چاہیئے کہ انسان حکم کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ رعایت کرے اسباب کی اس عالم
میں پس وہ حکم کیا گیا ہے غالباً ساتھ اسکے کہ یہ پہنچ کرے اشیائے مہلکہ اور غذاؤں مضرہ سے باین ہمہ کہ سعی کرے نے مناصب اور
دفع کرنے مضرتوں سے بقدر امکان کے پھر باوجود اسکے لائق ہے انسان کو یہ کہ یہ یقین کرنے والا اسکا کہ نہیں پہنچاتا طرف اوسکے مگر جو کچھ
کہ مقدر کیا ہے اللہ نے اوسکے لیے اور نہیں حاصل ہوتا اوسکے لیے مگر جو کچھ کہ ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکے لیے پس قول یعقوب نبی علیہ السلام
کا اپنے بیٹوں کے لیے لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۔ اشارہ ہے طرف رعایت اسباب
کے کہ معتبر ہے اس عالم میں اور قول اوکا وَمَآ اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ اشارہ ہے طرف توحید محض کے اور نہ التفات کرنے کے
طرف اسباب کے آور ذکر کیا امام غزالی نے ایک سوال اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہمکو یہ کہ عمل کریں ہم اوسکے لیے والا ہم مذمت کیے جاویں
اور عذاب کیے جاویں گے عصیان پر باوجود یکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور نہیں ہے طرف ہمارے کچھ پس کیونکر مذمت کیے جاویں
ہم اور کیونکر عذاب کیے جاویں ہم جواب دیا ہے اس طرح کہ یہ وعید اللہ تعالیٰ کی طرف سے سبب ہے واسطے حاصل ہونے اعتقاد کے ہم میں اور
حصول اعتقاد سبب ہے واسطے پیدا ہونے خوف اور پیدا ہونا خوف کا سبب ہے ترک شہوات کا اور ترک شہوات سبب ہے واسطے
پہنچنے کے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ سبب الاسباب ہے اور مرتب الاسباب پس جسکے لیے سبقت لے گئی ہے سعادت
ازلی میں میسر ہوتے ہیں اوسکے لیے یہ اسباب یہاں تک کہ کھینچ لیجاتا ہے اوسکو سلسلہ اسباب کا طرف خیر کے اور جسکے لیے نہیں سبقت
کی ہوتی ہے سعادت نے ہوتا ہے وہ دور رہنے کلام خدا اور کلام رسول اور کلام علماء کے سے اور جب کہ نہیں سنتا ہے نہیں جانتا اور جب کہ نہیں جانتا
نہیں ڈرتا اور جب کہ نہیں ڈرتا نہیں چھوڑتا رغبت کرنی طرف دنیا کے اور شہوات اوسکی کے اور جب کہ نہیں چھوڑتا رغبت نے دنیا کی
اور شہوات اوسکے ہوتا ہے شیطان کی جماعت میں سے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ تمام ہوا کلام صاحب المجالس کا اور خطیبی
اور سید اور شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایمان تقدیر پر لانا فرض و لازم ہے یعنی اعتقاد کرے کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا بندوں کے
اعمال کا ہے خواہ نیک ہوں خواہ بد لکھے ہیں لوح محفوظ میں پہلے انکے پیدا کرنے کے سب کچھ اوسی کے حکم و ارادے سے ہوتا ہے لیکن ایمان و طاعت سے
راضی ہے اور کفر و گناہ سے ناخوش اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تقدیر ایک بھید ہے اللہ کے بھیدوں میں سے نہیں مطلع کیا ہے اوسپر ملک
مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہیں چاہیئے خوض و بحث کرنا اوسمیں بطریق عقل کے انتہی ۔ بلکہ واجب ہے کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالیٰ نے
پیدا کی مخلوق اونکو دو فریق پیدا کیے ایک فریق جنت و بعض سے اپنے از راہ فضل کے اور ایک فریق دوزخ کے لیے از راہ عدل کے ایک شخص نے
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ خبر دو مجھکو قدر سے اونھوں نے فرمایا بڑی دور دراز راہ ہے نہ بیٹھ اوسمیں پھر اوسنے یہی سوال کیا فرمایا
گہرا دریا ہے نہ داخل ہوا اوسمیں پھر یہی پوچھا فرمایا یہ بھید اللہ کا پوشیدہ ہے تجہیز تفتیش کر اوسکی انتہی ۔ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھا
بیان کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہیں سچے کیے گئے تحقیق پیدا کیا ہے ایک تمہارے کی یہ ہے کہ جمع کیا جاتا ہے اپنی ماں کے
پیٹ میں چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفے کے ہوتا ہے لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہے حرارت سے پھر ہوتا ہے خون جما ہوا مانند اسی کے یعنی
چالیس دن تلک پھر ہوتا ہے ٹکڑا گوشت کا مانند اسی کے یعنی چالیس دن تلک پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ طرف اوسکے فرشتے کو ساتھ چار باتوں کے
یعنی بلند ہے نیکی گوشت پوست درست ہونے کے پس لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل اوسکا اور موت اوسکی اور روزی اوسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت
ہونا اوسکا پھر پھونکی جاتی ہے اوسمیں روح پس قسم ہے اوس ذات کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکے تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہے کام اہل
بہشت کے یہاں تک کہ نہیں ہوتا درمیان اوس شخص کے اور درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہے پس غلبہ کرتی ہے اوسپر نوشتہ اوسکی

پس کرتا ہی کام دوزخیوں کے سے پس داخل ہوتا ہی دوزخ مین اور تحقیق ایک تمارا البتہ کرتا ہی کام دوزخیون کے سے یہان تلک کہ نہین ہوتا دونون کے درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ بھر پس غلبہ کرتی ہی اوسپر سرنوشت اوسکی پس کرتا ہی کام بہشتیون کے سے پس داخل ہوتا ہی بہشت مین انتہی ۔ اوسکی شرح مین حضرت شیخ لکھتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ یہ بات کبھی نادر ہو جاتی ہی لیکن غلبہ حرمت اوسکی کا مقتضی اوسکا ہوا ہی کہ اکثر لوگ برائی سے بھلائی کی طرف پھرتے ہین اور عکس اوسکا نہایت کم ہوتا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ اور یہ بیان اس بات اوپر کرتی ہی کہ مدار خاتمہ بخیر ہو کیا خوب ہی یہ بات بخلاف بعضے لوگون کے کہ خبر قضا و قدر کی سنکر انکار عمل کا کرتے ہین کہتے ہین کہ نیکبختی بدبختی اور داخل ہونا آگ کا جب سب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضے صحابہ نے بھی جو مقصد اسکا نہ سمجھا یہی کہا حضرت نے جواب دیا کہ عمل کیے جاؤ اور ہر کوئی کو توفیق دیا گیا ہی واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہی یعنی توفیق کرنا تمارا عمل مین اور انکار کرنا عمل کا بعد سننے تقدیم قضا و قدر کے کچھ معنی نہین رکھتا کیونکہ امر و نہی شارع سے وارد ہوئی اور تکلیف موقوف سمجھنے اور خطاب کی وی اور تم مین قصد اور اختیار کہ ساتھ اوسکے عمل کرسکو پیدا کیا پس ضرور یہان پھر بات ہوئیگی کہ بندون کو اوسکے لیے حکم کیا اور اونسے طلب فعل کی کی اور ایک کام سے منع کیا والا امر و نہی کا اور پہونچنے پیغمبرونکا کچھ فائدہ ہی خواہ اگر چہ کہ اوس سر کی پوشیدہ ہی کہ نہین معلوم ہوتی اور بہت اسرار ہین کہ سب کو اونکی اطلاع نہین اور درحقیقت مین کوئی عمل اور حقیقت موقوف معلوم کرنے پر نہین جو مالک الملک ہی اور جو کوئی اپنے ملک مین تصرف کرتا ہی ظلم نہین یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ * یعنی جسکو چاہے عذاب کرے اللہ اور جسپر چاہے رحم کرے انتہی ۔ اور روایت ہی ابی بکر سے کہ گمانکیے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کر رہے تھے بیچ قدر کے پس غصے ہوئے حضرت یہان تلک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک یہان تلک کہ گویا نچوڑے گئے ہین بیچ رخسارہ آنحضرت کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھ اسکے حکم کیے گئے ہو تم یا ساتھ اسکے بھیجے گیا ہون مین طرف تمھارے سوا اسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے اوقت بحث کے جھگڑنے اسمر مین قسم دیتا ہون مین تمکو پھر قسم دیتا ہون مین تمکو اس بات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم اسمین انتہی ۔ حضرت شیخ و غیرہ اوسکی شرح مین لکھی ہی یہ کہ کہا نہ بحث کرتے تھے ہم بیچ قدر کے مراد یہ ہی کہ بعضے کہتے تھے کہ اگر سب اللہ کی تقدیر سے ہی تو ثواب عذاب کیون ہی بعضے کہ معتزلہ کہتے ہین اور بعضے کہتے تھے کہ کیا حکمت ہی اسمین کہ بعضے جنتی ہین بعضے ناری اور بعضے کہتے تھے یہ اسلیے ہی کہ اونکو جیسا اختیار دیا ہی کرنے نکرنے کا اور بعضے کہتے تھے کسنے ایسا دیا اسی طرح کے کلام کر رہے تھے اور یہ سو فرمایا کیا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہون مین اسمراد یہ ہی کہ تمکو حکم طاعت و عبادت کا کیا اور تمکو اونکے پونہچانے کو بھیجا بحث کرنی اوسمین کہان آئی ہی وہ تو ایک پوشیدہ ہی اوسکا علم اوسی کو سونپیا اور عمل مین مشغول ہونا اور راضی ہونا اوسکی تقدیر پر انتہی ۔ حاصل یہ کہ ان روایتون سے معلوم ہوا کہ درباب قضا و قدر کے چونکہ پیدا کرنے اور آخر مین اپنی نہی کے سبب سے نہ جھگڑے اور بہر نوع اسپر ایمان لاوے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مومن ہوتا کوئی بندہ یہان تلک کہ ایمان لاوے ساتھ چار چیزون کے گواہی دیوے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون بھیجا ہی مجکو ساتھ حق کے اور ایمان لاوے ساتھ موت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقرتے ہین میری امت سے کہ نہین ہوا سطے اونکے اسلام مین کچھ حصہ ایک قسم مرجیہ ہی اور ایک قدریہ ۔ ف ۔ مراد مرجیہ سے فرقہ مرجیہ ہی کہ قائل نہین اسباب کے کہتے ہین کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندے کے ایسا ہی جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جماد اسکے یعنی پتھر اور لکڑی اور وٹرا وغیرہ یعنی جسوقت پھینکے اور لونڈھائے تو لونڈھایا جاتا ہی اور سکتا پھینکنے اور لونڈھنے مین داخل نہین اسی طرح بندے کو اپنے کام مین کچھ دخل نہین محض بے اختیار ہی اور مراد قدریہ سے وہ ہین کہ منکر تقدیر کے ہین یعنی فعل بندون سے پیدا کیے ہوئے اونکی قدرت سے ہین اللہ کی قدرت سے نہین اس طرح کی تقدیر کے انکار کرنے والے کو

۲ مخالف قضا و قدر کے ہونے کی وجہ سے اور ایک کا دوسرے کی طرف نسبت کرنا اور ایک کا دوسرے کی طرف نسبت نہ کرنا

قدریہ کہتے ہیں اور ہمیں معتزلہ بھی داخل ہیں اور رافضی بھی اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں فرقے کافر ہیں لیکن قول مختار علماء کا یہ ہے کہ کافر نہیں بلکہ فاسق ہیں کیونکہ یہ بھی تمسک کرتے ہیں کتاب و سنت سے اور تاویل کرکر کفر سے اپنے کو بچاتے ہیں پس یہ حدیث زجر و شدت کے لیے ہے اور مضبوط ہے اس حدیث کی صحت میں بھی کلام کیا ہے مضمون حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ کے ترجمے میں ہے لیکن ہمارے استاد مولانا اسحٰق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ محققین کے نزدیک حکم کفر کا ان فرقوں کے لیے بعد اسکے اختلاف کیا ہے کہ کفر انکا تاویلی ہے کفر ارتدادی واللہ اعلم بالصواب انتہی ۱۲ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا میری امت میں میں یہ دھبہ جانا اور صورت بدل جانا اور یہ ہوگا ان لوگوں میں کہ جھٹلاتے ہیں تقدیر کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ مجوس ہیں اس امت کے اگر مریض ہوں تو نہ عیادت کرو انکی اور اگر مریں تو نہ حاضر ہو انکے جنازے پر ف یعنی رعایت حقوق اسلام کی انکے حق میں نکرو بہ جیسے نہ مرے پس جو علما انکو کافر کہتے ہیں وہ تو منع ہی کرتے ہیں اور جو فاسق کہتے ہیں وہ جائز رکھتے ہیں اور حدیث کے حمل کرتے ہیں زجر و تغلیظ پر اور برائی بیان کرنی اعتقاد انکے پر مضمون ملا علی قاری وغیرہ نے لکھا ہے لیکن محققین کے نزدیک یہی بات حق ہے کہ انکی عیادت وغیرہ کرے جتنا ہو سکے بچے انکے خلط رہنے سے کہ اقوال اوستاذی مولانا محمد اسحٰق رحمہ اللہ اور مجوس ایک فرقہ ہے آتش پرست ثابت کرتے ہیں دو الٰہ یعنی ایک الٰہ خیر کا اور ایک الٰہ شر کا خیر کے الکو کہتے ہیں یزدان اور شر کے اہکو کہتے ہیں اہرمن یعنی شیطان پس جیسے مجوس قائل ہیں دو الٰہ کے ایسے ہی قدر یہ قائل ہیں بہت سے خالقوں کے یعنی جتنے فعل بد کرتے ہیں خالق اون فعلوں کے ہیں ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سے اور نہ فیصلے کو لیجاؤ قضیہ اپنا طرف انکے یا ابتدا ساتھ سلام و کلام کے انسے نکرو ف نہ ہمنشینی کرو یعنی محبت نرکھو اونسے کیونکہ بیٹھنا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہے پس معنی یہ ہیں کہ اُنس اور تعظیم سے ہمنشینی اونکی نکرو اسلیے کہ اعتقاد بد انکے سیکھو گے اور بُرائی انکے عملوں کی تاثیر کریگی تمھارے دلوں میں اور تمھارے عملوں میں ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ طرح کے شخص ہیں کہ لعنت کرتا ہوں میں اونکو لعنت کی اونکو اللہ نے اور ہر نبی نے مستجاب الدعوات ہی ایک وہ کہ زیادہ کرے بیچ کتاب اللہ کے اور دوسرا فرقہ وہ کہ جھٹلاوے تقدیر الٰہی کو اور تیسرا وہ ہے کہ غالب ہو جاوے ساتھ زبردستی کے کہ عزت دے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے اور چوتھا وہ ہے کہ حلال کرے بیچ حرم اللہ کے اور پانچواں وہ ہے کہ حلال جانے میری اولاد سے اور جو چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے اور چھٹا وہ شخص ہے کہ چھوڑ دیا سنت میری کو ف لعنت کی اونکو اللہ نے گویا کسیسے پوچھا کہ آپ کیوں لعنت کرتے ہیں فرمایا اسلیے کہ لعنت کی اللہ نے اور زیادہ کرنا اللہ کی کتاب میں یہ کہ لفظ بڑھا دیا اس طرح سے بیان کرے کہ معنی مخالف ہوں اللہ کے حکم کے اور تیسرا وہ ہے کہ غالب ہو جاوے الخ مراد اس سے بادشاہ اور حاکم ظالم ہیں کہ ساتھ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنی کے کافروں اور فاسقوں اور جاہلوں کو عزیز رکھتے ہیں اور مسلمانوں اور صالحوں اور عالموں کو ذلیل کرتے ہیں اور حلال کرے بیچ حرم اللہ کے یعنی مکہ میں جن کاموں کو منع فرمایا ہے مانند شکار کرنے کے اور کاٹنے درخت کے اور داخل ہونے کے بغیر احرام کے یہ کام اوس جگہ کرنے لگے اور حلال جانے اولاد میری سے الخ یعنی ایذا دینی بیجہ ناحق کی اولاد کو اور اونکی تعظیم نکرے جو حلال جانے اور یہ بھی لعنت ہے بامر اویہ ہے کہ میری اولاد ہو کر جس چیز کو اللہ نے حرام فرمایا ہے اوسکو کرنے لگے حلال جان کر اسمیں تنبیہ ہے سیدوں کے لیے کہ حضرت کی اولاد ہو کر خدا کے گناہ نکریں یعنی اونکو اللہ کے گناہ کرنے میں زیادہ تر ڈرنا ہے اور چھوڑ دینا سنت میری کو جواز راہ کسالت کے سنت کو چھوڑ دینے والا گنہگار ہے اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چھوڑ دے تو وہ کافر ہے اور لعنت میں دونوں گنے جاتے ہیں لیکن اول زجراً اور شدۃً اور دوسرا حقیقۃً اور اگر احیاناً سنت ترک ہو گنہگار نہیں ہوتا مگر بُرا یہ بھی ہے کذا ذکر القاری والشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور سنا میں نے مولانا محمد اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے کہ یہ وعید بیچ ترک کرنے سنن ہدیٰ یعنی سنتوں مؤکدہ کے ہے انتہی ✦ یہ حدیثیں سب شکوہ ہیں

ہو فرقہ قدریہ کا قول کو قول فاسق ثابت اللہ کافر اور گمراہ فرقہ
ف
زجر علامت ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اول زجر اور دوسرا حقیقت
ف
ح
ف
ف

موجود ہیں پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ غور کرے ان مضمونوں میں اور قائل اور راضی تقدیر پر رہے اور امر و نہی سے غافل نہ رہے کیونکہ اور معلوم ہی ہوچکا کہ یہ علامتیں سعادت و شقاوت کی ہیں اور کچھ جبر و اکراہ اور بارک یرود گار سے یہ دعا کرتا ہے یا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ یعنی اے پھیرنے والے دلوں کے ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر پیغمبر نے یہ دعا کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے

أَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ ۖ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ع ۹

کیا اور ٹھہرائے ہیں اس سوا کئی حاجت روا سو اللہ جو ہے وہی ہے کارساز اور وہی جلاتا ہے مردے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ۞ موضح

کیا دوست پکڑے کافروں نے سوا خدا کے پس خدا وہی ہے کارساز اور وہی زندہ کرتا ہے مُردوں کو اور وہ ہر چیز پر توانا ہے ۞ تفسیر ۞ خدا وہی ہے کارساز کہا ابن عباسؓ نے کارساز تیرا اسی محمدؐ اور کارساز اوگا کہ بیڑی کی تیری اور وہ ہر چیز پر توانا ہے وہی لائق ہے اسکے کہ پکڑا جاوے کارساز نہ وہ کہ قادر نہ ہو کسی چیز پر ۞ مد ۞ معا ۞

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ إِلَى اللّٰهِ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ ۝ ع ۹

اور جس بات میں پھرے ہو تم لوگ کوئی چیز ہو اوسکی حکومتی کی اللہ پر حوالہ وہ اللہ ہے رب میرا اوسی پر مجھکو بھروسا اور اوسی کی طرف میری رجوع ہے ۞ موضح

اور جو کچھ کہ اختلاف کیا تمنے اوسمیں اور جو کچھ ہو پس فیصل کرنا اوسکا حوالے خدا کے ہی ہے خدا پروردگار میرا اوسپر توکل کیا میںنے اور اوسی کی طرف رجوع کرتا ہوں میں ۞ تفسیر ۞ جو کچھ کہ اختلاف کیا تمنے الخ یہ کلام التفات ہے قول رسول خدا کی واسطے مومنوں کے یعنی آنحضرت کا قول اللہ تعالیٰ نقل فرماتا ہے یعنی جو کچھ کہ خلاف کیا تمارا اوسمیں کفار نے یعنی اہل کتاب و مشرکین نے پس اختلاف کیا تمنے اور اوسمیں نے اور سمیں کسی امر میں امور دین سے پس حکم اوس مختلف فیہ کا سپرد کیا گیا ہے طرف اللہ کے اور وہ ثواب دیتا ہے حق کو دن کا اور سمیں یعنی مومنوں کا ہے اور عذاب کرنا رد و کوں کا یہ ہے یعنی یہ حاکم درمیان تمہارے خدا ہے پروردگار میرا اوسپر بھروسا کیا میںنے بیچ رد کرنے دشمنان دین کے اور رجوع کرتا ہوں میں یعنی بیچ کفایت کرنے شر اونکی کے اور بعضوں نے کہا کہ معنی وما اختلفتم فیہ الخ کے یہ ہیں کہ جو کچھ کہ واقع ہو درمیان تمہارے اختلاف و سمیں یعنی اون علوم میں کہ نہو تمکو علم اونکا پس حوالہ اسی کا ہے خوب جانتا ہے مانند معرفت روح وغیرہ کے ۞ مد ۞

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَّمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ

بنا نکالنے والا آسمانوں کا اور زمین کا بنا دیے تمکو تم ہی میں سے جوڑے اور چوپایوں میں سے جوڑے بکھیرتا ہے تمکو

فِيْهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

اسطرح نہیں اوسکی طرح کا کوئی اور وہی ہے سنتا دیکھتا ۞ موضح

پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا پیدا کیا تمارے لیے تمہاری جنس سے عورتوں کو اور پیدا کیں جنس چارپایوں سے کتنی قسمیں پھیلاتا ہے تمکو ساتھ اس تدبیر کے نہیں ہے مانند اوسکے کوئی چیز اور وہ ہی ہے سننے والا دیکھنے والا ۞ تفسیر ۞ اور ایک معنی و من الانعام ازواجا کے یہ ہیں اور پیدا کیں چارپایوں کے لیے بھی اونکی جنس سے مادائیں یذرؤکم کے معنی ہیں یکثرکم یعنی بڑھاتا ہے تمکو ساتھ اس تدبیر کے اور وہ یہ کہ پیدا کیے لوگوں کے لیے اور چارپایوں کے لیے جوڑے تو کہ ہو درمیان نر اور مادہ اونکی کے توالد اور تناسل اور کلمہ تشبیہ کا یعنی کلمہ کاف کا مقرر کیا گیا یعنی کاف بھی لاتے ہیں کہ بمعنی مثل کے ہو اور پھر لفظ مثل لاتے ہیں واسطے تاکید نفی تماثل کے اور تقدیر اسکی یہ ہے لیس مثلہ شیٔ اور بعضوں نے کہا کہ لفظ المثل زیادہ ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے لیس کھو شیٔ یعنی نہیں ہے مانند اوسکے کوئی چیز جیسے کہ زیادہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ یعنی پس اگر ایمان لاویں ساتھ اوس چیز کے کہ ایمان لائے تم ساتھ اوسکے اور یہ اسلیے کہا کہ مراد نفی مثلیت کی ہو اور جب کہ کہا جاوے کاف یا لفظ مثل زیادہ نہ ہوگا اثبات مثل کا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ

نہیں ہر مانند ذات اوسکی کے کوئی چیز اسیسے کہ عرب کہتے ہین مِثْلُكَ لَا يَبْخَلُ یعنی تجھ بیسا بخل نہین کرتا ہی اور مراد کہتے ہین اسسے نفی بخل کی ذات اوسکی سے اور قصد کرتے ہین بالغا سمین اور وہ سننے والا ہی تمام سننے کی چیزین بغیر کان کے اور دیکھنے والا ہی یعنی تمام دیکھنے کی چیزین بدون پتلی آنکھ کے اور سمیع اور بصیر کو یہان اسلیے ذکر کیا کہ توہم نہ جاوے اس بات کا کہ اوسکے لیے کوئی صفت بھی نہین ہی جیسے کہ نہین ہی مثل اوسکے لیے ۞ مد

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اوسی پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی پھیلا دیتا ہی روزی جسکو چاہے اور ناپ دیتا ہی وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہی ۞ موا

اوسکے لیے ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہی روزی جسکے لیے چاہے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے تحقیق وہ ساتھ ہر چیز کے دانا ہی ۞ تفسیر کنجیان رزق کی آسمانون اور زمین مین کہا کلبی نے نہیں ہی اور نبات کشادہ کرتا ہی اور اسلیے کہ کنجیان رزق کی اوسکے ہاتھ مین ہین ۞ معا روایت کی عبد بن حمید اور ابن المنذر اور طبرانی نے اور ابو الشیخ نے کتاب عظمت مین اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے حلیہ مین عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا مالک شبہ تمھارے رب کے پاس نہین ہی رات اور نہ دن و شمسی آسمانون کی اوسکے موہنہ کے نور سے ہی اور بلاشبہ مقدار ہر روز کی تمھارے دنون مین سے نزدیک اوسکے باران ساعتین ہین پس عرض کیے جاتے ہین عمل تمھارے کل کے آخر اول روز مین پس نظر کرتا ہی اونمین مین ساعت تک پس مطلع ہوتا ہی اونمین سے اوس چیز پر کہ الکوا معلوم ہوتی ہی اوسکو پس غصہ لاتی ہی اوسکو وہ اور اول جو جانتے ہین اوسکے غصے کو وہ فرشتے ہین کہ اوٹھائے ہوئے ہین عرش کو اوٹھاتے ہین عرش کو بھاری اپنے پر پس تسبیح کرتے ہین اوسکی اوٹھانے والے عرش کے کہ جو اوٹھائے ہوئے ہین عرش کو اور ہر اوقات یعنی متعلقات عرش کو اور فرشتے مقرب اور تمام فرشتے اور پھونکتے ہین جبرئیل یعنی تسبیح یا یہ خبر سینگ مین پس نہین باقی رہتی کوئی چیز مگر کہ سنتی ہی اوسکو سوائے ثقلین یعنی جن و انس کے پس تسبیح کرتے ہین اوسکی تین ساعت تک یہان تک کہ بھر جاتا ہی رحمن رحمت مین یعنی نہایت مہربان ہوتا ہی پس چھ ساعتین ہوئین پھر لایا جاتا ہی جو کچھ کہ رحمون مین ہوتا ہی پس نظر کرتا ہی اونمین تین ساعت تک یُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ یعنی صورتین بناتا ہی تمھاری رحمون مین جسطرح چاہتا ہی نہین کوئی معبود مگر وہ غالب دانا پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹیان اور بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹے یہان تک کہ پونہچے ابن مسعود لفظ علیم تک پس یہ تو ساعتین ہوئین پھر نظر کرتا ہی تمام خلق کے رزقون مین تین ساعت يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ یعنی فراخ کرتا ہی رزق جسکے لیے چاہتا ہی اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بلاشبہ وہ ہر چیز کو جاننے والا ہی پس یہ باران ساعتین ہوئین پھر پڑھا ابن مسعود كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۔ یعنی ہر وقت وہ پیدا کرتا ہی امور اور نئے کرتا ہی احوال پر شان یعنی کام ہی تمھارے رب کا ہر روز روایت کی ابو یعلی نے اور قاضی ابو یوسف نے اپنے سنن مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان سے کہ کہا وہ نہون نے پوچھی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد اللہ تعالیٰ کے اس قول کی لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی اوسی کے لیے کنجیان آسمانون اور زمین کی ہین پس فرمایا مجھکو اے عثمان البتہ پوچھا تو نے مجھسے کچھ پوچھنا کہ نہین پوچھا مجھسے اوسکو کسینے پہلے تجھسے مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ یعنی جیسے کہتے

خزانہ کھلتا ہی اور تصرف مین آتا ہی ویسے ہی اسکے کہنے سے برکتین آسمان و زمین کی اوسکے پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہین اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے لیے اور بخشش مانگتا ہون مین اللہ سے وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکے ہاتھ مین بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمان جو کوئی پڑھے اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی بسبب اسکے دس چیزین اول تو یہ کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے جو پہلے کیے ہین اور دوسری لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نجات آگ سے اور تیسری ستین ہوتے ہین ساتھ اوسکے دو فرشتے کہ محافظت کرتے ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سے اور چوتھی دیا جاتا ہی قطار یعنی بہت ثواب اور پانچوین اوسکے لیے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا کہ آزاد کرے دس گردنین اولاد حضرت اسمعیل کی سے اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکے لیے گھر بہشت مین اور آٹھوین مورثین سے بیاہ کیا جاویگا اور نوین بخشا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی جمیع حق سترا دمیون کے اہل بیت اوسکے سے ای عثمان اگر کرے تو پس نماز ہو یہ کوئی دن نوٹنے سے مراد پائیگا تو بسبب اسکے ساتھ مراد پانے والون کے اور سبقت لیجائیگا تو بسبب اسکے اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مقالید سمٰوات والارض سے مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ جو کوئی پڑھے اسکو سو کو دس بار اور شام کو دس بار ای عثمان دیتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ پھر پہلی اول یہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور لشکر اوسکے سے اور دوسری دیا جاتا ہی قطار یعنی تو وہ ثواب بہشت مین اور تیسری نکاح کیا جاویگا حور بڑی آنکھون والی سے اور چوتھی بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور پانچوین ہو گا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ جنت مین اونکے اور چھٹی حاضر ہوتے ہین یاران فرشتے وقت مرنے اوسکے کے خوش خبری دیتے ہین اوسکو ساتھ حق کے اور بنا ؤ کر کر لیجاتے ہین اوسکو قبر اوسکی سے طرف موقف کے پس اگر پوچھیگا اوسکو کوئی چیز ہو کون قیامت کے سے تو کہینگے فرشتے کہ نہ ڈر تو امن مین ہی ہے پھر حساب کریگا اللہ تعالیٰ اوس سے حساب آسان پھر حکم کیا جائیگا اوسکو طرف جنت کے کہ بناؤ کر لیجائینگے اوسکو طرف بہشت کے موقف اوسکے سے جیسے کہ لیجاتے ہین دلھن کو یہان تک کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین سا تھ حکم اللہ کے اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگے ✦ دُرِّ منثور

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى

راہ ڈالی تمکو دین مین وہی جو کہا تھا نوح کو اور جو حکم بھیجا تیری طرف اور وہ جو کہدیا ہمنے ابراہیم کو اور موسی کو

وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ

اور عیسی کو کہ قائم رکھو دین اور پھوٹ نہ ڈالو اوسمین بھاری پڑتا ہی شریکون کو جس طرف تو بلاتا ہی اونکو اللہ چن لیتا ہی

اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ○

اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہی اپنی طرف اوسکو جو رجوع لاوے ✦ موضح

مقرر کیا تمھارے لیے آمین سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا ساتھ قائم کرنے اوسکے کے نوح کو اور جو کچھ کہ وحی بھیجی تیری طرف تیرے اور جو کچھ کہ حکم کیا تھا ہمنے ساتھ قائم کرنے اوسکے کے ابراہیم اور موسی اور عیسی کو ساتھ اس مضمون کے کہ قائم کرو دین کو اور متفرق نہ ہو تم اوسمین دشوار آیا مشرکون کو اوپر جو کچھ کہ بلاتا ہی تو اونکو طرف اوسکے اللہ کھینچ لیتا ہی طرف اپنے جسکو چاہے اور راہ دکھاتا ہی اپنی طرف اوسکو جو رجوع لاوے یعنی طرف حق کے حاصل یہ ہی کہ انبیا علیہم السلام اصول دین پر متفق ہین اور اختلاف شرائع کا فروع مین ہوا ہی

تفسیر مقرر کیا تمہارے لیے الزامی مقرر کیا تھا تمہارے لیے وہی سے دین نوح کا اور محمد کا اور اون انبیا علیہم السلام کا کہ درمیان میں ان دونوں کے ہین بیچ میں سیر کیا دین مقرر کیے گئے کو کہ جسمین شریک ہین یہ رسول نامدار ساتھ قول اپنے کے اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ یعنی یہ کہ قائم کرو دین کو اور مراد قائم کرنا دین اسلام کا ہی کہ وہ توحید اللہ کی ہی اور طاعت اوسکی اور ایمان لانا اوسکے رسولون پر اور کتابون پر اور روز جزا پر اور تمام وہ چیزین کہ ہوا ہی آدمی اوسکے قائم کرنے سے مسلمان اور نہیں مراد ہین شرائع اسلیے کہ وہ مختلف ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا یعنی ہر ایک کے لیے مقرر کردی ہمنے تم مین سے ایک شریعت و راہ اور متفرق نہو تم یعنی مختلف نہو دین مین کما علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَا تَتَفَرَّقُوْا فَالْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ یعنی متفرق نہو تم پس جماعت سبب رحمت کی ہی اور فرقت سبب عذاب کی بلاتا ہی تو اوسکو طرف اوسکے کہ وہ قائم کرنا اللہ کے دین کا ہی اور توحید کہ یعنی لیتا ہی طرف اپنے یعنی طرف دین کے ساتھ توفیق اور راہ حق دکھلانے کے **مل** مقرر کیا الزامی حکم کیا ہمنے بگلوای محمد اور تمام انبیا کو دین و اسکا اور جو کچھ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے یعنی قرآن اور شرائع اسلام کے اور اختلاف کیا ہی علمانے بیچ وجہ آپس کے پس کہا قتادہ نے وہ حلال کرنا حلال کا ہی اور حرام کرنا حرام کا اور کہا اسکے حرام کرنا ماؤن کا اور بیٹیون کا اور بہنون کا اور کہا مجاہد نے کہ نہین بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ حکم کیا اوسکو ساتھ قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور اقرار کرنے کے ساتھ اللہ کے اور ساتھ کرنے طاعت کے پس یہ دین اوسکا ہی کہ مقرر کیا تمہارے لیے اور بعضون نے کہا وہ توحید ہی اور بیزاری شرک سے اور بعضون نے کہا کہ وہ مضمون ہی کہ ذکر کیا گیا بعد اسکے یعنی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ الخ اور نہ متفرق ہو او سین کہ بھیجا اللہ نے تمام انبیا کو ساتھ قائم کرنے دین کے اور الفت کے اور جماعت کے اور ترک کرنے فرقت و مخالفت کے بھیج لیتا ہی یعنی برگزیدہ کرتا ہی اپنے دین کے لیے اپنے بندون مین سے جسکو چاہے **معا**

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ

اور پھوٹ ڈالی سو بھیجے پیچھے آپسکی ضد سے اور اگر نہوتی ایک بات جو کہہ گئی ہی تیرے رب سے ایک ٹھہرے

مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○

وعدے تک تو فیصل ہو جاتا اونمین اور جنکو اتھ لگی ہی کتاب اونکے پیچھے وہ دھوکے مین ہین اوسکے جو ہین بیچین بیٹھا **مو**

اور پراگندہ نہوئے تمین مگر بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم پر اگندہ ہوئے اور ضد کے درمیان اپنے اور اگر نہوتی بات کہ پہلے صادر ہوئی تیرے پروردگار سے کہ مہلت دیے جاوین ایک زمانہ معین تک البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب بعد انبیا کے بیچ شبہ قوی کے ہین اس دین سے **تفسیر** یعنی پہلے لوگ تو ضد سے اپنی بات ثابت کرنے کو کتاب کے معنی بدل گئے اور پیچھے نئے مختلف تاویین دیکھتے ہین حیران ہوتے ہین کہ معنی اوس طرح پر اختلاف پڑے جن مضمون مین خلاف نکلتا ہو اور اگر کسی طرح معنی کے جن مین خلاف نہین نکلتا اوسکا منع نہین **مو** اور پراگندہ نہوئے اہل کتاب بعد انبیا اپنے کے مگر بعد اسکے کہ جانا اونہون نے کہ فرقت کرنا ہی اور ایسا امر کہ وعید کیا گیا ہی اوسپر انبیا کی زبان پر بسبب حسد کے کہ حاصل ہوا درمیان اونکے اور اگر نہوتی بات الخ اور وہ یہ ہی بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ یعنی بلکہ قیامت وعدہ گاہ اونکی ہی البتہ فیصل کیا جاتا یعنی البتہ ہلاک کیے جاتے جسوقت کہ متفرق ہوئے تھے بسبب جرم عظیم متفرق ہونے کے حاصل یہ کہ اگر پہلے سے حکم تاخیر عذاب کا اوسنے روز قیامت تک نہوا ہوتا تو فیصل کیا جاتا درمیان ہمنون اور کافرون کے یعنی جھٹلانے والون پر دنیا ہی مین عذاب اوترتا اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب الخ وہ اہل کتاب ہین کہ جو رسول خدا کے زمانہ مین تھے البتہ بیچ شک کے ہین اپنی کتاب سے نہین ایمان رکھتے اور سچ ایمان رکھنے کا مرتبہ داخل نبوۃ الاہی ہی چیز ہین کہ شک مین ڈالے اور مضمون بے کما معنی یہ ہین کہ نہین پراگندہ ہوئے اہل کتاب مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

سبوت ہونے کا جیسے کہ اور جگہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ یعنی اور نہیں متفرق ہوئے وہ لوگ کہ دیے گئے کتاب مگر بعد اسکے کہ آئی انکے پاس کھلی بات اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب بعد انکے وہ شک میں کہ دیے گئے قرآن بعد اسکے کہ دیے گئے اہل کتاب توریت و انجیل ۞ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یعنی بعد انبیا اپنے کے اور مقصود کہنا بعد استوں گذشتہ کے البتہ پہنچ شک کے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ۞ معاً ۞

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَ

سو واسطے اس دین کے بلا اور قائم رہ جیسا فرمایا تجھکو اور نہ چل اونکی چاہوں پر اور کہہ میں یقین لایا ہر کتاب پر جو اتاری اللہ نے اور

اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۚ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۚ اَللّٰهُ

مجکو حکم ہوا کہ انصاف کروں تمھارے بیچ اللہ رب ہمارا اور تمھارا ہمکو ملینگے ہمارے کام اور تمکو تمھارے کام کچھ جھگڑا نہیں ہم میں اور تم میں اللہ

يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

اکٹھا کریگا ہم سبکو اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے ۞ معاً ۞

پس واسطے اس دین کے بلا اور قائم رہ بسبب اوسکے کہ فرمایا گیا تجھکو اور پیروی مت کر ان کافروں کی خواہشوں کی اور کہدا یمان لایا میں ساتھ اوس چیز کے کہ اوتاری اللہ تعالیٰ نے کتاب کے ہی اور حکم کیا گیا مجکو کہ انصاف کروں میں درمیان تمھارے خدا پروردگار ہمارا ہی اور پروردگار تمھارا ہی ہمارے لیے عمل ہمارے ہیں اور تمھارے لیے عمل تمھارے نہیں ہے درمیان ہمارا اور درمیان تمھارا حجت یعنی جھگڑا کرنا مگر درمیان ہمارا اور تمھارا اللہ جمع کریگا درمیان ہمارا اور درمیان تمھارا یعنی روز قیامت کے فیصلہ کرنے کے لیے اور اوسی کی طرف ہے پھر جانا ۞ تفسیر ۞ پہلے کتاب الٰہی سے اسی طرح کلام کرنے چاہیے ۞ معاً ۞ فَلِذٰلِكَ کے معنی یہ ہیں بس واسطے توحید کے بلانے محمد لوگوں کو اور یا معنی اسکے یہ ہیں پس بسبب اس تفرقے کے اور بسبب اسکے کہ حادث ہوا اسکے سبب سے طریق کافر بلانے لوگوں کو طرف اتفاق کرنے کے ملت حنیفہ قدیم پر اور مستقیم رہ اوپر اور اوپر دعوت کرنے کے طرف اوسکے بسبب اسکے کہ فرمایا گیا تجھکو یعنی جیسے کہ حکم کیا تجھکو اللہ نے اور نہ پیروی کر اونکی خواہشوں مختلفہ باطلہ کی اور کہدے کہ ایمان لایا میں الخ یعنی ساتھ جس کتاب کے کہ بھیجا ہو اللہ نے اوتاری ہو اوسکو مراد ہی ایمان لانا ساتھ تمام کتابوں اوتاری گئی کے اسلیے کہ تفرقہ کرنے والا ایمان لانے ساتھ بعض کے اور کافر ہوئے ساتھ بعض کے مانند قول اللہ تعالیٰ کے وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ یعنی کہتے ہیں ایمان لاتے ہیں ہم بعض کے اور کافر ہوتے ہیں بعض کے اور چاہتے ہیں کہ پکڑیں درمیان اوسکے راہ یعنی حکم میں جسوقت کہ آپسمیں جھگڑو تم پھر فیصلے کے لیے آؤ میرے پاس خدا پروردگار ہمارا ہی الخ یعنی ہم سب بندے اوسکے ہیں ہمارے لیے عمل ہمارے ہیں الخ یہ مانند اس قول اللہ تعالیٰ کے لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ یعنی تمھارے لیے دین تمھارا ہی اور میرے لیے دین میرا اور جائز ہی کہ ہو معنی اسکے ہم نہیں پکڑے جاوینگے بسبب اعمال تمھارے کے اور تم نہیں پکڑے جانے کے بسبب اعمال ہمارے کے پس ہر ایک جزا دیا جاویگا ساتھ عمل اپنے کے جھگڑا نہیں الخ یعنی کچھ جھگڑا نہیں ہم میں اور تم میں اسلیے کہ حق ظاہر ہو چکا ہی اور تم مغلوب ہوئے ہو پس نہیں حاجت ہی دلیل لانے کی اور اوسپر جھگڑنے کی اور اوسی کی طرف ہے پھر جانا یعنی واسطے فیصلے کے پس فیصلہ کریگا درمیان ہمارے اور بدلہ لیگا ہمارے لیے ۞ صدً ۞ وَاسْتَقِمْ کے معنی ہیں ثابت رہ اوس دین پر کہ حکم کیا گیا ہی تجھکو اوسکا وَقُلْ اٰمَنْتُ الخ یعنی کہدے کہ ایمان لایا میں اللہ کی ساری کتابوں پر اور اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ کی تفسیر میں ابن عباسؓ کی حکم کیا گیا ہی مجکو یہ کہ نظم کروں میں تمپر اس طرح کہ جو احکام اللہ نے فرض کیے ہیں اوسنے زیادہ کے کرنے کو کہوں میں اور بعضوں نے کہا کہ حکم کیا گیا ہی مجکو کہ عدل کروں میں درمیان تمھارے بیچ تمام احوال و شیاء کے خدا پروردگار ہمارا ہی الخ یعنی معبود ہمارا ایک ہی ہے اگرچہ مختلف ہوئے اعمال ہمارے پس ہر ایک کو جزا دیگا بسبب

اوسکے کہ گفتگو نہیں ہی اسنکو دیا اسکو آیت قتال نے اور جب کہ نہیں حکم کیے گئے تھے ساتھ قتال کے اور حکم کیے گئے تھے ساتھ ابتدا کے اسلام کی طرف نہیں خصوصت تھی درمیان حضرت کے اور درمیان لوگوں کے کہ نہ اطاعت کرے ✦معا✦ روایت کی عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے قتادہ سے بیچ تفسیر وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ کے کہ کہا قتادہ نے حکم کیا گیا ہی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عدل کرنے کا پس عدل کیا یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی پس عدل میزان اللہ کی ہی زمین میں ساتھ اوسکے لیتا ہی حق مظلوم کا ظالم سے اور حق ضعیف کا زبردست سے اور ساتھ عدل تجا کرتا ہی اللہ سچے کو اور جھوٹا کرتا ہی جھوٹے کو اور ساتھ عدل کے رد کرتا ہی زیادتی کرنے والے کو اور سرزنش کرتا ہی اوسکو ✦درمنثور✦

✦تنبیہ✦ تامل ان آیات کریمہ کا یہ ہی کہ اللہ تعالی کی توحید و دین اسلام پر قائم رہے اور شرک و کفر سے اپنے تئیں بچاوے اور کافروں کی پیروی نکرے اور جتنی چیزیں ضروریات دین کی ہیں اوپر ایمان لاوے اور انصاف کو پیشہ کرے اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ کوئی چیز اونسے افضل نہیں اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَالنَّفْعُ لِلْمُسْلِمِیْنَ یعنی ایمان لانا اللہ تعالی پر اور نفع پہونچانا مسلمانوں کے لیے اور دو خصلتیں ایسی ہیں کہ کوئی چیز برتر اونسے نہیں اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَالْاِضْرَارُ لِلْمُسْلِمِیْنَ یعنی شریک کرنا اللہ تعالی کا کسی چیز کو اور ضرر پہونچانا مسلمانوں کو اور ایک اور حدیث جامع انکی تفسیر ہونے میں کافی ہی وہ یہ ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب کو اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ ✦یعنی حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنے کا عرض کیا صحابہ نے ہم حیا کرتے ہیں اللہ سے اے نبی اللہ کے شکر ہی خدا کا فرمایا نہیں وہ یعنی حق حیا یہ نہیں ہی کہ تم کہتے ہو ہم حیا کرتے ہیں ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنے کا فَلْیَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی ✦یعنی پس چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی سر نے ✦وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی یعنی اور چاہیے کہ محفوظ رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی پیٹ نے ✦اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور گلنگی کو قبر میں اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنے کا ✦منہیات و مشکوٰۃ✦

وَالَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ حُجَّتُھُمْ دَاحِضَۃٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَعَلَیْھِمْ غَضَبٌ

اور جو لوگ جھگڑتے ہیں دین اللہ کی بات میں جب قبول ہو اوسکو ان میں سے اونکا جھگڑنا ڈگمگا رہا ہی اونکے رب کے ہاں اور اونپر غصہ

وَّلَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۝

اور اونکو سخت مار ہی ✦معا✦

اور جو لوگ کہ گفتگو کرتے ہیں دین خدا میں بعد اسکے کہ قبول کیا گیا فرمان اوسکا یعنی ایک جماعت اسلام میں داخل ہوئی تھی کا بڑا اونکا باطل ہی نزدیک پروردگار اونکے اور اونپر ہی غضب اور اونکے لیے ہی عذاب سخت ✦تفسیر✦ یہ اون کتابیوں کو کہا جو سمجھے لوگوں کو بہکانے میں شبہ ڈال کر ✦معا✦ یعنی جو لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کے دین میں بعد اسکے کہ قبول کیا لوگوں نے حکم اوسکا اور داخل ہوئے اسلام میں تو کہ پھیر دیں اونکو طرف دین جاہلیت یعنی کفر کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ مِّنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا ✦ یعنی چاہتے ہیں بہت اہل کتاب میں سے کہ اگر پھیر دیں تمکو بعد ایمان لانے تمہارے کے کافر کر کر اور جھگڑنے والے یہود و نصاری تھے کہ وہ کہتے تھے مومنوں کو کتاب ہماری پہلے کتاب تمہاری کے ہی اور ہی ہمارا پیغمبر تمہارے کے ہی پس ہم بہتر ہیں تم سے اور اولی ہیں ساتھ حق کے اور بعضوں نے کہا ہی تفسیر میں بعد مَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ کے کہ بعد اسکے کہ قبول کی گئی بددعا محمد علیہ السلام کی مشرکوں کے حق میں روز بدر کے پس فرمایا اگر جو لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کے دین میں بعد حالت مذکورہ کے حجت اونکی باطل ہی اور اسکو حجت کہا اگرچہ تھا شبہ بہ سبب گمان اونکے کہ وہ حجت جانتے تھے اور غضب اونپر ہی

یعنی بسبب کفر انکے کے اور انکے لیے عذاب سخت ہے یعنی آخرت میں ۞ حل

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝

اللہ وہ ہی جسنے اوتاری کتاب سچے دین پر اور ترازو اور تجکو کیا خبر ہی شاید وہ گھڑی پاس ہو ۞ مؤ

خدا وہ ہی کہ اوتارا کتاب کو ساتھ حق کے اور ترازو کو بھی اور کس چیز نے تجکو اطلاع کیا تجکو تحقیق امر پر شاید کہ آتا قیامت کا نزدیک ہو ۞

تفسیر ۞ ترازو فرمایا دین حق کو جسمین بات پوری ہی نہ کم نہ زیادہ ۞ **حل** مراد کتاب سے جنس کتاب ہی یعنی سب کتابیں جو پیغمبر بھیجے گئین ساتھ حق کے یعنی ساتھ صدق کے اور ترازو سے مراد عدل ہی اور یعنی اوتارنے عدل کے یکہ اوسنے اوتارا عدل کو اپنی کتابون اوتاری گئی مین اور اوجنھون نے کہا وہ عین ترازو ہی کہ اوتاری گئی حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین آتا قیامت کا نزدیک ہو یعنی تحقیق اوتا نجانتا ہو اور وجہ مناسبت قرب ہونے قیامت کی ساتھ اوتارنے کتابون اور میزان کے یہ ہی کہ قیامت دن حساب کا اور رکھنے ترازو دن عدل کا ہوگا پس گویا کہ کہا گیا کہ حکم کیا اللہ نے عدل کرنے کا اور عمل کرنے کا ساتھ شرائع کے پس عمل کرو تم ساتھ کتاب اور عدل کے پہلے اسکے کہ یکایک آجاوے تمپر دن حساب تمھارے کا اور وزن اعمال تمھارے کا ۞ **حل** عدل کو میزان فرمایا لیسلیے کہ میزان آلہ انصاف اور تسویہ کی ہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حکم کیا اللہ نے ساتھ پورا تولنے کے اور منع فرمایا کم تولنے سے ۞ **صحا** یہ مراد میزان سے یہی ترازو ہی کہ اوتاری بالسبب قولہ یعنی چیزون کے ستم خرید و فروخت لوگون کے جاری ہو اور بعضون کے نزدیک میزان ذات پیغمبر کی ہی کہ قانون عدل بسبب اونکے مضبوط و استوار ہوا ۞ **بخ** روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی ابن عمر سے کہ وہ کھڑے تھے عرفات مین پس نظر کی طرف آفتاب کے جسوقت کہ قریب غروب کے ہوا اور ہوا مانند سیر کے پھر بڑے شدت سے اور پڑھا قول اللہ تعالیٰ کا اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ تا لفظ قَرِيْبٌ تک پس لوگون نے اسکا سبب پوچھا اونسے پس کہا اونھون نے کہ یاد آئے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ وہ کھڑے ہوئے تھے جگہ میری مین کہ یہ ہر پس فرمایا اسی لوگون نے نہین باقی رہا اس دنیا تمھاری سے نسبت زمانہ گذشتہ کے مگر جیسا کہ باقی رہا اس دن تمھارے سے نسبت اوس وقت کے کہ گذرا اوس سے اور روایت کی ابن مردویہ نے انس بن مالک سے کہ کہا تحقیق ہم مین سے ایک شخص داخل ہوتا تھا یا نہانے مین پس طیار رکھتا تھا چھاگل پانی کی پھر جب نکلتا تھا وضو کرتا تھا خوف اسکے کہ قیامت اور ہوگا نزدیک اوسکے بقیہ طعام سے پس کہیگا اسستہ کھاونگا اور سکونگا یہان تک کہ برپا ہوگی قیامت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونون کے یعنی سمجھانے کے لیے اونگلی شہادت کی اور بیچ کی کھڑی کر کر کلام مذکور فرمایا کہ جیسے ایک اونگلی دوسری اونگلی سے تھوڑی سی بڑھی ہوئی ہی ایسے ہی مین قیامت سے کچھ پہلے آیا ہون اور وہ قریب آنے والی ہی ۞ **در منثور** ۞

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ

شتابی کرتے ہین اوسکی جو یقین نہین رکھتے اوسپر اور جو یقین رکھتے ہین اونکو اوسکا ڈر ہی اور جانتے ہین کہ وہ ٹھیک ہی

اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝

سنتا ہی جو لوگ جھگڑتے ہین اوس گھڑی کے آنے مین وہ بھٹک ہین صریح ۞ مؤ

جلدی طلب کرتے ہین قیامت کو وہ لوگ کہ ایمان نہین رکھتے ساتھ اوسکے اور جنھون نے باور رکھا ہی ڈرتے ہین اوس سے اور جانتے ہین کہ وہ سچ ہی آگاہ ہو تحقیق لوگ کہ جھگڑتے ہین قیامت کے آنے مین البتہ گمراہی دور مین ہین ۞ **تفسیر** ۞ جلدی طلب کرتے ہین یعنی ازراہ مسخرے کے کہتے ہین اور دل اونکے کانپتے ہین اوس سے بسبب ہول اوسکے کہ سچ ہی یعنی ہونے والی ہی ۞ **حل** گمراہی دور مین ہین

یعنی جسنے اوتاری کتاب سچے دین پر اور ترازو کہ اوسپر تولین اور تجکو کیا خبر ہی شاید وہ گھڑی پاس ہو ۞ مؤ

یعنی حق سے اسلیے کہ قائم ہونا قیامت کا بعید نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور دلالت کرتی ہے کتاب وسنت اوپر ہونے اوسکے کے اور عقلین گواہی دیتی ہیں اوپر کہ ضرور ہے دار الجزا کہا مقاتل نے کہ ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا اس حال میں کہ آپ کے پاس ایک جماعت مشرکوں کی بیٹھی تھی پس کہا اونھوں نے کہ جھوٹ بولتا ہے تو کب ہوگی قیامت پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت **مدنی ومعہ**

مسئلہ جاننا چاہیے کہ اہل ضلال دو قسم ہیں ایک قسم تو وہ ہیں کہ ساتھ عقائد باطلہ اور کفر کے مبتلا ہیں اور وہ بہتر فرقے ہیں کہ جو مذکور ہیں اس حدیث میں سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً الخ **+** یعنی میری امت متفرق ہوگی اوپر تہتر فرقوں کے وہ سب دوزخ میں ہونگے سوائے ایک کے صحابہ نے عرض کیا کہ وہ ایک کون ہیں فرمایا جو کہ ہوا اوس راہ پر کہ جسپر میں ہوں اور اصحاب میرے اور تعداد ان فرقوں کے ناموں کی بسبب کہنے حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے غنیۃ الطالبین میں یہ ہیں خوارج کہ جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خروج کیا پندرہ فرقے ہیں نجدات تیم ازارقہ فرقہ عطویہ عجارده صاحبہ مجہولیہ صلتیہ اخنسیہ طیفریہ ایاضیہ بہسیہ تمیمیہ بدعیہ اور شیعہ اور فضلہ انھوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سب صحابہ سے فضیلت دی ہیں قسم قسم میں ایک قسم تو غالیہ کہ باران فرقے ہیں بنانیہ طیاریہ حربیہ معمریہ خطابیہ معمریہ بزیغیہ مفضلیہ یتناسخیہ سریہ سبائیہ غرابیہ دوسری قسم دوسری زیدیہ کہ چھ فرقے ہیں جارودیہ سلیمانیہ تبریہ یعقوبیہ اور ایک ہے تیسری قسم فضلہ کہ جو دان فرقے ہیں قطعیہ کیسانیہ کرمانیہ مغیریہ عجلیہ ناوسیہ اسماعیلیہ قرامطیہ مبارکیہ شمطیہ عمّاریہ مرطوریہ موسویہ امامیہ اور مرجیہ کہ رجا کو غالب رکھتے ہیں اور کلمہ کو گ کے لیے داخل ہونا آگ کا نہیں تجویز کرتے ہیں باران فرقے ہیں ہندلیہ جہمیہ صالحیہ ثمریہ یونسیہ ثانیہ سجاریہ غیلانیہ شبیبیہ باقیہ مریسیہ کرامیہ حنفیہ یعنی جو کہ اپنے تئیں نسبت حنفیہ کی طرف کرتے ہیں اور انکے اصل عقائد پر نہیں ہیں چنانچہ ذکر اوپر کا شرح واقعہ منیر میں لکھا ہے اور معتزلہ قدریہ فرقے ہیں ہذیلیہ نظامیہ بشریہ جبائیہ کعبیہ مشمیہ اور نفی حق تعالیٰ کی صفتوں کی کرتے ہیں اور مشبہ تین فرقے ہیں ہشامیہ مقاتلیہ واسمیہ اور یہ فرقے کے لیے جسم ثابت کرتے ہیں اور ایک فرقہ جسمیہ ہے اور ایک ضراریہ اور ایک کلابیہ اور یہ ایک کلابیہ اور عقائد باطلہ تمام ان فرقوں کے مع رد اونکے کے غنیہ میں مذکور ہیں جو چاہے اومیں سے دیکھ لے اور بطلان اور کھوٹا ہونا اونکے عقائد سے ظاہر ہے اور فرقہ ناجیہ کہ صحیح میں ذکر ہوا اہل حق کے نزدیک فرقہ اہل سنت وجماعت کا ہے کہ مذہب حنفی اور شافعی اور حنبلی اور مالکی رکھتے ہیں اور یہ سب زیادہ اسسے سوا مومنوں میں بھی گذرا ہے قسم دوسری اہل ضلال سے ہیں منکر حساب اجر عذاب ثواب کے اور تحریف کے واقع ہونے میں اور مقدم رکھنے والے دنیا کو آخرت پر اور مغرور بسبب نعیم دنیاوی اپنی کے اور مغفور رحمت الٰہی پر ہیں سب مسلمانوں کو ان تمام عقائد باطلہ سے بچنا واجب ہے تو بیچ بعد اور حجاب اور غضب خدا کے نہ پڑیں اور ایمان اعمال ناپذیر ونیز خاتمہ بخیر

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

اللہ زور دکھاتا ہے اپنے بندوں پر روزی دیتا ہے جسکو چاہے اور وہ ہے زور آور زبردست **+ موضح**

خدا مہربان ہے اپنے بندوں پر روزی دیتا ہے جسکو چاہے اور وہ ہے توانا غالب **+ تفسیر** مہربان ہے بیچ پونہچانے نفعوں کے اور پھیرنے بلاؤں کے ایسی وجہ کر کہ دشوار ہے معلوم کرنا اوسکا یا بڑا ہے احسان کرنے والا ہے اپنے بندوں پر کہ اوسکا احسان جسکو پہنچتا ہے اور بعضوں نے کہا لطیف وہ ہے کہ غوامض امور کو ساتھ علم کے جاننے اور جرائم مجہور کے ساتھ حلم کے معاف کرنے اور بعضوں نے کہا لطیف بمعنی پوشیدہ کار کے ہے کہ کوئی اوسکے سر قضا وقدر کی طرف راہ نپاوے اور اوسکے کار میں چون وچرا دخل نہ کرے اور سری نے کہا لطیف بمعنی رفیق کے ہے یعنی نرمی کرنے والا ہے اپنے بندوں پر اور بعضوں نے کہا لطیف وہ ہے کہ پھیلاوے مناقب لوگوں کے اور چھپاوے عیوب اونکے یا لطیف وہ ہے کہ عفو کرے گنہگار سے یا لطیف وہ ہے کہ دیوے بندے کو زیادہ قدر کفایت سے اور تکلیف دے

اوسکو طاعت کی کم طاقت ہے اور جنید سے ہی کہ لَطَفَ بِاَوْلِیَآءِہٖ فَعَرَفُوْہُ وَلَوْ لَطَفَ بِاَعْدَآئِہٖ مَا جَحَدُوْہُ یعنی مہربانی کی اوسنے اپنے دوستون پر پس پہچانا اونھون نے اوسکو اور اگر مہربانی کرتا اپنے دشمنون پر نہ انکار کرتے اوسکا کہا مقاتل نے لطیف کے یعنی مہربان نیک کاروبکار پر اس جہت سے کہ نہین ہلاک کیا اونکو بھوک سے بسبب گناہون اونکے روزی دیتا ہی اونکو یعنی فراخ کرتا ہی رزق اوسکا کہ چاہتا ہی جب چاہتا ہی مصلحت اوسکی اور مین حدیث شریف مین ہی کہ بلاشبہ بعضے میرے بندے ہین کہ نہین سنوارتا ہی اونکے ایمان کو مگر غنی یعنی تونگری اگر محتاج کرون مین اونکو تو تباہ کرے اونکے ایمان کو محتاجگی اور بلاشبہ بعضے میرے بندے ہین کہ نہین سنوارتا ہی اونکے ایمان کو مگر فقر یعنی محتاجگی اگر غنی کرون مین اونکو تو البتہ تباہ کرے اونکے ایمان کو غنی یعنی تونگری اور قوی کے یہ معنی ہین کہ وہ بڑی ہی قدرت رکھتا ہی اور غالب ہی ہر چیز پر اور عزیز وہ غالب ہی کہ کبھی مغلوب ہی نہو یا قوی العزیز کے معنی یہ ہین کہ قوی ہی اپنی مراد پر اور غالب ہی اپنے امر پر مد معا جلا

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا

جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی کھیتی بڑھاوین ہم اوسکو اوسکی کھیتی اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کھیتی اوسکو دین ہم کچھ اوسمین سے

وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ○

اور اوسکو نہین آخرت مین کچھ حصہ مفا

جو کوئی چاہتا ہو کھیتی آخرت کی بڑھاوین ہم اوسکے لیے بیچ کھیتی اوسکی کے اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی دین ہم اوسکو کچھ دنیا اور نہین ہی اوسکے لیے آخرت مین کچھ تفسیر دنیا کے واسطے جو محنت کرے موافق قسمت کے ملے پھر اوسکو محنت کا فائدہ آخرت مین نہین مد حرث لغت مین کہتے ہین کسب یعنی کمائی کو یعنی جو کوئی چاہے ساتھ عمل اپنے کے کمائی آخرت کی کہ وہ ثواب ہی بڑھاوین ہم اوسکی کھیتی مین یعنی ساتھ توفیق دینے کے عمل اوسکے مین یا تضعیف کے اوسکے حسنات مین کہ ایک نیکی کا دہ چند اور زیادہ ثواب دین جتنا چاہین یا بڑھانا یہ ہی کہ دنیا اور آخرت دونون ملین آور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی یعنی جو شخص کہ ہو عمل اوسکا دنیا کے لیے اور نہ ایمان لایا ساتھ آخرت کے دین ہم اوسکو کچھ دنیا سے اور وہ رزق اوسکا ہی کہ جو مقدر ہی اوسکے لیے نہ جو کچھ کہ چاہتا ہی اور ڈھونڈتا ہی اور نہین ہی اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ یعنی نہین ہی اوسکے لیے حصہ ہرگز آخرت مین اور نہ ذکر کیا عامل آخرت کے حق مین وَلَهٗ فِي الدُّنْيَا نَصِيْبٌ ہاوجود یکہ رزق مقسوم اوسکا پہونچتا ہی طرف اوسکے واسطے حقیر جاننے اوسکے کے مقابلے مین اوس چیز کے کہ وہ درپی اوسکے ہی کہ وہ پاک کرنا عمل اپنے کا ہی اور طلب یا پیوند آخرت مین ابن عباسؓ سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ الکہ جو کوئی چاہے عیش آخرت کا زیادہ کرین ہم بیچ کھیتی اوسکی کے اور کہا بیچ تفسیر وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا اللہ کے کہ جو کوئی ترجیح دے اپنی دنیا کو آخرت پر نہین مقرر رکھا ہی اللہ نے اوسکے لیے حصہ آخرت مین مگر آگ اور نہین زیادہ کرتا ہی بسبب اوسکے دنیا سے کچھ مگر رزق کہ ذاقت کی گئی اوسسے اور قسمت مین کیا گیا اوسکے لیے اور اسی کے مانند روایت ہی قتادہ سے اور انس سے کہا وہ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ نازل ہوئی یہود کے حق مین اور روایت کی احمد اور حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی حاکم نے اور روایت کی ابن مردویہ اور ابن حبان نے اُبی بن کعب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بشارت دے اس امت کو ساتھ نور اور رفعت درجات کے اور مدد کے اور قدرت پانے کے زمین مین جب تک کہ نہ طلب کرین دنیا ساتھ عمل آخرت کے پس جو کوئی کرے اونمین سے عمل آخرت کا واسطے دنیا کے نہین ہوگا اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہؓ سے کہا پڑھی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ الخ پھر فرمایا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اِبْنِ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ یعنی اے بنے آدم کے فارغ ہو میری عبادت کے لیے بھردونگا میں سینہ تیرا بے پروائی سے اور بند کردونگا محتاجگی تیری اور اگر نہ کریگا تو یعنی نہ فارغ ہوگا بھردونگا تیرا شغل سے اور نہ بند کرونگا محتاجگی تیری قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَإِنْ فَعَلَ اگر تحقیق عالم محفوظ سے کہتے علمرہ اور کہتے اوسکو نزدیک اہل اوسکے کے یعنی دنیا اور دین اوسکو جو قدر علم کی جانتے ہیں البتہ سزاوار ہوئے سبب اوسکے اپنے وقت کے لوگوں پر ولیکن خرچ کیا اونھوں نے اوسکو دنیا دار دوں کے لیے تو کہا دین سبب اوسکے کہنے دنیا لوگی سے پس دلیل ہوئے اوپنکے نزدیک سنا ہی سینے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللَّهُ هُمُومَ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ أَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ یعنی جو کوئی کرے سب مقصدوں کو ایک قصد آخرت اپنی کا کفایت کرے اللہ کہ سب آخرت کے کچھ مقصود نہ رکھے کافی ہوگا اوسکو اللہ مقصود دنیا اوسکے اور جو کہ پراگندہ کریں قصد اپنے پریشانیاں دنیا کی نہیں تو نہیں پروا کرتا ہے اللہ کہ جس کسی حالات دنیا کے ہلاک ہو اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہرگز کہا گیا تھا تو دو گھر میں ہیں اس گھر میں دنیا کی مال ہی اور اولاد اور گھر میں آخرت کی باقیات صالحات ہیں یعنی نیکیاں باقی رہنے والی ہیں سے صلوات وغیرہ اور ثواب انکا ہمیشہ کو رہیگا کہا عمرو نے کہ ذکر کی گئی نزدیک عبداللہ بن مسعود کے ایک قوم قتل کی گئی جہاد میں پس کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ نہیں ہے جیسے کہ تو نے گمان میں ہوگا کہ جہاد ہوگا کہ نہیں وہ جہاد عنین ہیں بلکہ حقیقت یہ ہوگا کہ اور ترے نہیں فرشتے پس لکھے جاتے ہیں لوگ اپنے اپنے مراتب پر کہ فلانا اترا ہی دنیا کے لیے اور فلانا اترا ہی ملک کے لیے اور فلانا اترا ہی نام و نمود کے لیے اور مانند انکے کے اور فلانا اترا ہوا ہے سبیل میں جہاد ہی رضامندی اللہ تعالیٰ کی پس یہ ہے جنت میں ہوگا کہا زید بن حبیش نے کہ پڑھا ہمنے قرآن اول سے آخر تک علی بن ابی طالب پر پس جب ہو نوبت یاسین حامیمون پر کہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لیے کہ تحقیق پوچھا تو عراس قرآن پر یعنی بنا کرتا ہے دولھا دلھن میں قرآن میں ہنجیش نصرانی و فصاحت و بلاغت کے پس جب پوچھا میں یاسین آیت پر رحم سق میں سے روئے حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر دعا کی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِخْبَاتَ الْمُخْبِتِينَ وَإِخْلَاصَ الْمُوقِنِينَ وَمُرَافَقَةَ الْأَبْرَارِ وَاسْتِحْقَاقَ حَقَائِقِ الْإِيمَانِ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ فَرُجُوبَ رَحْمَتِكَ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ✣ پھر کہا اے رب جب تمہ کرے تو یعنی قرآن اپنے کو ساتھ ان الفاظ کے اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکر کہا ہمکو یہ دعا کرون میں ساتھ ان الفاظ کے وقت ختم کرنے قرآن کے ✣ **مال ذر منثور**

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ

کیا انکے فروہیں کہ وہ شریک ہیں کہ تحریر کیا ہے اونھوں نے انکے لیے دین سے جو کچھ کہ نہیں فرمایا ہے اوسکو خدا نے اور اگر نہ ہوتا وعدہ فیصل کرنیکا تو البتہ فیصل کیا جاتا درمیان انکے اور تحقیق ظالم انکے لیے ہے عذاب دردناک ہوتا ہے ✣ **تفسیر** کہا مقاتل نے کہ ام منقطعہ ہے اور تقدیر ہوسکی ہے ہمزہ بل الھم شرکاء یعنی بلکہ کیا کفار مکہ کے لیے شریکان ہیں وہ شیاطین انکے کہ مقرر کیا ہے اونھوں نے واسطے انکے دین فاسد سے جو کچھ کہ نہیں فرمایا ہے اوسکو خدا نے مانند شرک کے اور انکار رستے کے وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ یعنی اگر نہ ہوتا فیصلہ کا کہ عذاب نہ ہوگا مگر بعد موت انکے یا اور اگر نہ ہوتا وعدہ اسکا کہ ہوگا فیصلہ روز قیامت کے تو البتہ فیصلہ کیا جاتا درمیان کافروں اور مومنوں کے بالبدی کیا جاتا عذاب کافروں کے لیے

ف ۲

دنیا مین اور تحقیق ظالم یعنی مشرک اوسکے لیے عذاب دردناک ہوگا آخرت مین اگرچہ تاخیر ہوگیا ہی اوسسے اور دنیا مین ۔ ۔ ۔

اور بہا ہو جائیگا غیر اللہ سے پس نہیں دیکھنے کا تو اوسکے غیر کے لیے وجود ساتھ محافظت حدود کے اور لازم کرنے دامر و نواہی کے پس اگر نقصان آجاوے تجھیں کچھ در باب حدود کے پس جان لے کہ تو فقہ نہیں ڈالا گیا کھیلتے ہیں یعنی سخر ہنساتے ہیں تجکو شیاطین پس رجوع کر طرف حکم شرع کے اور لازم کر اوسکو اور چھوڑ اپنے سے ہوس کو جو حقیقت کہ نگواہی دے اوسکے لیے شرع پس وہ زندقہ ہی اور احکام شرعی جب ظاہر ہیں اور حدیث و فصل کتابوں میں مذکور ہیں اور ضروری ہی اس کتاب میں بھی ہیں پس اول اونپر عمل کرنا چاہیے اور ضبوط و مستقیم ہونا چاہیے کہ یہ اصل ہیں جب اصل مضبوط ہوگی تو خواہ مخواہ پھل اوسکا ظہور کریگا اور وہ ایک نور اور ذوق ہی ساتھ محب کے کہ سبب کے دل میں پیدا ہوتا ہی اور ارادہ شاہد و محبوب کو حرکت دیتا ہی اور بے اختیار بیچ چلنے راہ وصول کے کہ ریاضت اور مجاہدہ اور تزکیہ نفس کا ہی جست و سر گرم کرتا ہی اور بموجب مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کے ہمیشہ ذکر و فکر میں مستغرق ہوگا اور اسکو اور اخلاق حمیدہ کے حاصل کرنے کو اور اخلاق ذمیمہ کے دفع کرنے کو طریقت کہتے ہیں جیسا کہ بحالات اوامر کو اور بچنے کو منہیات سے شریعت کہتے ہیں اور جب طریقت میں مضبوط ہوگا تو باضرور نور معرفت کا ظہور کریگا کہ وہ پہچاننا اپنا اور خدا کا اور حقائق اشیا کا ہی پس دیکھیگا کہ ظاہر و باطن میں سوائے ایک وجود واجب الوجود کے فاعل و مؤثر نہیں ہی اور جو کچھ کہ ہی نشانیاں اوسکی قدرت کی ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جنھوں نے مشقت کی ہماری راہ میں البتہ دکھاوینگے ہم اونکو راہیں اپنی اور حضور مع اللہ بدون مجاہدہ کے محال ہی اور جب سالک نے اس مرتبہ میں استقرار پایا اور یہ حالت غالب آئی تو فنا فی اللہ اور بقا باللہ حاصل ہوتا ہی اور اسی کو حقیقت کہتے ہیں شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ بیچ رسالہ مرج البحرین کے فرماتے ہیں تصوف ساتھ فقہ کے محتاج ہی اور فقہ تصوف سے مستغنی ہی اگرچہ تصوف اعلیٰ اور رافع ہی فقہ سے رہتے ہیں ولیکن فقہ اعم اور اہم ہی مصلحت میں پس اول تمسک ساتھ عروۂ وثقیٰ شریعت اور فقاہت کے کرے بعد اوسکے بالاخانہ حقیقت اور تصوف پر چڑھے فقاہت مرتبہ اسلام ہی اور کلام یعنی علم عقائد مرتبہ ایمان اور تصوف مقام احسان ہی چنانچہ یہ تینوں چیزیں حدیث جبرئیل میں بیان کی گئی ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ یَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ یَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ یعنی جو صوفی بنا اور فقیہ نہوا پس تحقیق زندیق ہوا اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس تحقیق فاسق ہوا اور جسنے دونوں چیزیں حاصل کیں پس تحقیق محقق ہوا اور اسی لیے کہا ہی علمانے کہ اگرچہ تصوف اعلیٰ درجہ اور علت نمائی وضع شریعت کی ہی لیکن اگر کوئی اوسسے عاری ہو اور محض ظاہر شرع پر مستقیم رہے دائرۂ دین اور حصول مغفرت اور نجات سے باہر نہیں نکلنے کا بخلاف اوسکے کہ تارک شرع کا ہو کہ اوسکو تصوف وغیرہ کچھ کام نہیں آنے کے نعوذ باللہ منہ ۔ جزء

تَرَى الظّٰلِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ

تو دیکھے گنہگار ڈرتے ہوں گے اپنی کمائی سے اور وہ پڑنیوالا ہی اونپر اور جو یقین لائے اور بھلے کام کیے باغوں میں ہیں

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ؕ

بہشت کے اونکو ہر جو چاہیں اپنے رب کے پاس یہی ہی بڑی بزرگی ۔ صوع

دیکھیگا تو ظالموں کو ڈرتے ہوئے سزا اون چیز کی سے کہ عمل میں لائے ہیں اور وہ البتہ پہونچنے والی ہی اونکو اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور کام کیے اچھے ہیں سبز زار بہشتیوں کے ہونگے اونکے لیے ہوگا جو کچھ چاہیں گے نزدیک پروردگار اپنے کے یہی فضل بڑا ۔ تفسیر ظالمون کو یعنی مشرکون کو روز قیامت سے سزا اوس چیز کی سے الخ یعنی دنیا میں جو برائیاں اور کفر کرتے تھے اوسکی سزا کا ڈر ہوگا اور وہ یعنی سزا نو بیچگی اونکو خواہ مخواہ ڈریں یا نہ ڈریں فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ کے معنی ہیں ہونگے بیچ باغیچہ ترین بہشتوں کے منسوب اونکے کہ سوائے اونکے ہیں فضل بڑا اول تلیل پر اور ابن جریر نے ابی طیبہ سے روایت کیا بیچ تفسیر لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ کے کہ کھانا پینا اہل جنت کا

یعنی کبھی یہ ہوگا کہ سایہ کریگا اونیر ابر پس کہیگا کیا برساؤن تمپر کہا ابوطیب نے پس نہین چاہیگا کوئی چاہنے والا قوم سے کچھ مگر کبھی برساوےگا اونپر یہان تک کہ ایک کہنے والا اونمین سے کہیگا کہ برسا ہمپر عمر تمین نوجوان چھاتیان اوٹھی ہوئی پس وہی برسا ویگا ۱۲ منہ

درمنثور جلالین تنبیہ اس آیت کریمہ سے برائی کفر و شرک کی اور خوبی اسلام و طاعات کی معلوم ہوئی اور جابجا کلام مجید مین برائی کفر و شرک کی اور خوبی ایمان و طاعات کی مذکور ہی منجملہ اوسکے یہ آیت ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا یعنی بیشک اللہ نہین بخشتا ہی یہ کہ اوسکا شریک پکڑے اور بخشتا ہی اس سے پیچھے جسکو چاہے اور جسنے شریک ٹھہرایا اللہ کا اوسنے بڑا طوفان باندھا اور اور جا فرمایا اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ یعنی بیشک شرک بڑا ہی ظلم ہی اور فرمایا وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ یعنی قسم ہی عصر کی بیشک انسان البتہ ٹوٹے مین ہی مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور آپسمین تقید کی سچے دین کی اور آپسمین تقید کی صبر کی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ بیشک دنیا کی نعمتون مین سے کفایت کرتا ہی تجکو اسلام نعمت ہونے مین اور بیشک شغلون مین سے کفایت کرتی ہی تجکو طاعت شغل ہونے مین اور بیشک عبرتون مین سے کفایت کرتی ہی تجکو موت عبرت ہونے مین اور فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ جو کوئی ہو بسبب طاعت کے نزدیک اللہ کے قریب ہوگا درمیان لوگون کے عزیز اور فرمایا حَرَكَةُ الطَّاعَةِ دَلِيْلُ الْمَعْرِفَةِ كَمَا اَنَّ حَرَكَةَ الْجِسْمِ دَلِيْلُ الْحَيٰوةِ یعنی حرکت طاعت کی دلیل معرفت کی ہی جیسے کہ حرکت جسم کی دلیل ہی زندگانی کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا غِنَى الدُّنْيَا بِالْمَالِ وَغِنَى الْاٰخِرَةِ بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ یعنی تونگری دنیا کی ساتھ مال کے ہی اور تونگری آخرت کی ساتھ اعمال صالحہ کے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین هَمُّ الدُّنْيَا ظُلْمَةٌ فِي الْقَلْبِ وَهَمُّ الْاٰخِرَةِ نُوْرٌ فِي الْقَلْبِ یعنی فکر دنیا کی سبب تاریکی کی ہی دل مین اور فکر آخرت کی سبب روشنی کی ہی دل مین **منبہات**

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ

یہ وہ ثواب ہی کہ بشارت دیتا ہی خدا اون بندون کو کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے اچھے کہہ نہین مانگتا مین تمسے قرآن کے پونہچانے پر کچھ مزدوری لیکن چاہیے کہ لازم پکڑو دوستی درمیان اپنون کے یعنی ساتھ میرے صلہ رحم کرو اور ایذا نہ پونہچاؤ اور جو کوئی کرے نیکی بڑھاوین ہم واسطے اوسکے اوس نیکی مین خوبی کو بیشک خدا بخشنے والا قدرشناس ہی **تفسیر** جائز ہی کہ ہو استثنا متصل یعنی نہین مانگتا مین تمسے مزدوری مگر یہ کہ دوست رکھو تم میرے قرابتیون کو اور جائز یہ بھی ہی کہ ہو یہ استثنا منقطع یعنی نہین مانگتا مین تمسے مزدوری ہرگز و لیکن مانگتا ہون مین تمسے یہ کہ دوست رکھو تم میرے اون قرابتیون کو کہ وہ قرابتی تمہارے بھی ہین اور نہ ایذا دو تم اونکو اور روایت کیا گیا ہی کہ یہ آیت جب اوتری تو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون ہین یہ قرابتی آپکے کہ جنکی واجب ہوئی ہمپر محبت فرمایا آنحضرت نے وہ علی ہین اور فاطمہ اور دونون بیٹے اونکے یعنی حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین مانگتا مین تمسے اوسپر مزدوری مگر یہ کہ دوست رکھو مجھکو سبب قرابت میری کے کہ تم مین ہی اور نہ ایذا دو مجھکو اور نہ دو غلانو اور کافرون کو میری ایذا پر اسلیے کہ نہین تھا کوئی قبیلہ قریش کے قبیلون مین سے مگر کہ درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان اونکے قرابت تھی اور بعضون نے

کہا کہ قربیٰ یعنی تقرب الی اللہ کے ہی یعنی مگر یہ کہ دوستی رکھو اللہ کو اور اوسکے رسول کو پیچھے زندگی کے ڈھونڈنے اپنی کے طرف اوسکے ساتھ طاعت
اور عمل صالح کے اور جو کوئی کرے بھلائی سنّتی سے مقبول ہو کر مراد بھلائی سے محبت رکھنی ہر آل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نازل
ہوئی یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق میں کہ وہ محبت نہ رکھتے تھے آل رسول سے اونکے لیے یہ ثواب فرمایا اور ظاہر یہ ہو کہ عام ہو ہر نیکی کے حق میں
جسمیں نیکی کرے مگر یہ کہ وہ نیکی شامل ہو اونکی محبت کو بھی واسطے ذکر ہونے اس نیکی کے پیچھے ذکر ہونے اونکی محبت کے بڑھاوین ہم اجر یعنی وہ چند
وغیرہ کرین ہم اوسکو جیسے کہ اور سچ فرمایا مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً + یعنی
کون ہی وہ جو قرض دے اللہ کو قرض حسن یعنی عمل نیک کرے پس بڑھاوے اللہ اوسکو اوسکے لیے کئی حصہ بہت بخشنے والا ہی یعنی اوسکے
لگا کرے قدر تک اس ہی اوسکے لیے کہ اطاعت کرے ساتھ فضل اپنے کے اور بعضون نے کہا شکور کے معنی ہین تو قبول کرنے والے کے
اور رباعت ہونے کے تو بیر اور بعضون نے کہا شکور بیچ صفت اللہ تعالیٰ کے عبارت ہی اس سے کہ معتبر رکھتا ہی طاعت کو اور بہت دیتا ہی ثواب
اوسکا اور تفضل کرتا ہی اوسپر کہ ثواب دیتا ہی اوسکو بفعل یعنی قریش کو چاہیے کہ مجکو دوست رکھین بسبب اسکے کہ اقتحام اونکا اوپر عمل صالح
اپنے کے بہت ہو اور کوئی بطن قریش سے نہین کہ مجکو اوسکے ساتھ قرابت نہو پس لازم ہی کہ حق صلہ رحم کا ساتھ میرے بجا لاوین اور میرے ساتھ
دشمنی نکرین اور میری مدد کرین دشمنون کے مقابلے مین امام ثعلبی نے نقل کیا کہ شرکون نے جمع ہو کر آپسمین کہا کہ کچھ دریافت کیا تمنے کہ غرض محمد کی
دعوت سے کیا ہی سو جب گمان اپنے کے یہ ہو کہ کچھ مزدوری چاہتا ہی سو یہ آیت نازل ہوئی اور تبیان مین ابن عباس سے منقول ہی کہ جب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے تو اکابر انصار نے کہا کہ آپ ہماری بہن کے بیٹے ہین اور ہمارے درمیان ہین ہمارے رہنے ہین مداخل آپ کا قلیل ہی اور
مخارج بہت اگر فرماؤ تو کچھ اپنے اموال جمع کر کر آپکے سامنے لاوین ہم تو آپ کی خاطر مبارک کو فراغت معیشت کی طرف سے حاصل ہو یہ آیت نازل ہوئی
اور تفسیر ثعلبی مین ہی کہ قرابتی آنحضرت کے بنو ہاشم اور بنو مطلب ہین کہ جنپر صدقہ تقسیم کرنی حرام ہی اور بقولے آل عائض اور آل عقیل اور آل جعفر
اور آل عباس مراد دین قربی سے اور بعضون کے نزدیک مراد قربی سے تقرب ہی ساتھ خدا کے تعالیٰ کے یعنی دوست رکھو یکے تقرب حاصل کرو ساتھ
خدا کے بسبب اعمال صالحہ کے اور بقولے معنی آیت کے یہ ہین کہ دوست رکھو میری قرابت و عترت کو اور نگاہ رکھو میری حرمت کو بیچ حرمت محبت
اونکی کے اور وہ علی و حسن و حسین ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ اِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَأَهْلَ بَيْتِي أَلَا وَهُمَا
اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي یعنی مین چھوڑنے والا ہون تم مین دو بھاری بزرگ چیز کتاب اللہ اور اہل بیت اپنے ذرّتا ہون مین تمکو اللہ سے
بیچ حق اہل بیت اپنے کے تو حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ
مَنْ يُحِبُّهُمَا یعنی یا اللہ مین ان دونون کو دوست رکھتا ہون تو بھی دوست رکھ انکو اور دوست رکھ اونکو کہ اونکو دوست رکھا
اونھون نے انکو اور یہ بھی فرمایا کہ حسن و حسین سردار ہین جوانان بہشت کے اور باپ ان دونون کا بہتر ہی اونسے اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ
محبوب ترین لوگون کی یعنی عورتون مین سے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فاطمہ رضی اللہ عنہا ہین اور مردون مین سے خاوند اونکا اور محبت
حسنین کی محبت و فضائل مین آئی ہین اَللّٰهُمَّ أَحْيِنَا عَلَى مَحَبَّةِ نَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ وَأَمِتْنَا عَلَيْهَا وَاحْشُرْنَا
عَلَيْهَا آمِينَ اور لازم ہوا انکی محبت کا مومنون پر کتنے ہی نصوص سے ظاہر ہی اور محبت اونکی ساتھ دعا پیغمبر خدا کے مستجاب الدعوات
ہین سے اسکے محبوبون اور نجات پانے والون سے ہین جیسا کہ اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا لیکن مراد ان اہل بیت کے محبوبون سے وہ ہین کہ کسی کے ساتھ
آنحضرت سے صحابہ ہین سے بغض نرکھتے ہون اور بے ادبی نکرتے ہون خصوصاً اصحاب کبار سے کہ قول رسول علیہ السلام کا حُبُّ الْإِيمَانِ بُغْضُهُمْ
وَبُغْضُهُمْ مِنَ الْكُفْرِ یعنی محبت ابی بکر کی اور عمر کی ایمان ہی اور مانند اسکے اونکی شان مین وارد ہین والا کچھ مفید نہین اسکے
اہل بیت بھی صحابہ سے بیزار ہین بنا بر اینکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا ہی کہ ساقی حوض کوثر کا مین ہونگا جسکے دل مین حب صحابہ کی

نہو کی ایک قطرہ اوسکو نہیں دیتے کامین اور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول علیہ السلام سے روایت کی کہ اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ یعنی مین اور ابو بکر اور عمر اور عثمان جنت مین ہونگے اور اور دلیلین ان مطالب کی بہت ہین بخوف درازی کے اسپر اکتفا کیا وَاللّٰہُ الْمُلْہِمُ اِلَی الصَّوَابِ ✤ غرض کہ محبت اہل بیت کی اصلا بے دود ہی اگر کوئی عارف نفس کسیکا سقربان خدا اور رسول مقبول سے اوسمین نہ پاوے ✤ **بحر مختصر** ✤ **درمنثور** ✤ اول سومن اور نیک کاربندون کو بشارت دے کر اپنے نبی کو خطاب فرمایا کہ تم ان کفار سے کہدو کہ ہم تمھارے ہی بھلے کو کہتے ہین ہمکو کچھ طمع نہین ہے تمھارے سمجھانے مین مگر فقط یہ چاہتا ہون کہ تم رعایت قرابت کی کرکر محکو یا میرے قرابتیون کو ایذا نہ دو بلکہ محبت رکھو اور اسمین بھی تمھارا ہی بھلا ہی کہ ایک نیکی کرکے وہ چند بار زیادہ ثواب پاوگے پس نیکی کی دھن باندھو اور بری باتون سے باز آؤ کہ بلاشبہ اللہ بخشنے والا قدرشناس ہے پھر از راہ توبیخ و سرزنش کے کفار کے حق مین فرماتے ہین کہ کیا وہ ایسی کی باتین کہتے ہین ✤

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِکَ ۗ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ

کیا کہتے ہین اسنے باندھا اللہ پر جھوٹ سو اگر اللہ چاہے مُہر کردے تیرے دل پر اور مٹادے اللہ جھوٹ کو اور ثابت رکھے

بِکَلِمٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

اپنی باتون سے اوسکو معلوم ہی جو دلون مین ہی ✤ **موضح**

کیا کہتے ہین کافر کہ اقترا کیا ہی پیغامبر نے خدا پر جھوٹ پس اگر چاہے خدا مُہر کھے تیرے دل پر اور ناابود کرتا ہی خدا بیہودہ کو اور ثابت کرتا ہی دین درست کو ساتھ باتون اپنی کے تحقیق خدا داناہی ساتھ اوس چیز کے کہ سینون مین ہی ✤ **تفسیر** یعنی اللہ سے اپنے اوپر کیون جھوٹ بولنے دے دل کو بند کرنے مضمون نہ آوے جسکو باندھے اور یونہی چاہیے تو کفر کو مٹادے دین پیغام بھیجے مگر وہ اپنی باتون سے دین ثابت کرتا ہی اسواسطے نبی پر کلام بھیجتا ہی ✤ **موضح** کیا کہتے ہین الگون کو بلکہ کیا کیا ایسی جرأت کرتے ہین کفار مکے کے کہ نسبت کرتے ہین ایسے رسول کی طرف افترا کی پھر افترا بھی ایسا بڑا کہ اللہ پر افترا کرین جھوٹ کو دعوی رسالت کا اور قرآن کے اوترنے کا جھوٹ موٹ بنالین تا کبھی نہیں ہوسکتا اوس جیسے شخص سے پس اگر چاہے اللہ مُہر رکھدے تیرے دل پر یعنی مضبوط کردے دل کو ساتھ صبر کے اوپکے ایذا دینے سے ساتھ اثبات غیر کے تو کہ نہ داخل ہو اوسمین رنج بسبب جھٹلانے اونکے کے اور کیا اللہ نے ایسا ہی اور مٹاتا ہی اللہ بیہودہ کو یعنی شرک کو اور ثابت کرتا ہی دین درست کو یعنی ظاہر کرتا ہی اسلام کو اور ثابت کرتا ہی اوسکو ساتھ باتون اپنی کے یعنی ساتھ وحی کتاب اپنی کے کہ اوتاری اپنے نبی کی زبان پر اور یہ جو بہ صاحب ارک کے ترجمہ یَمْحُ اللّٰہُ اور یُحِقُّ الْحَقَّ کا بون چاہیے اور نہ مٹاویگا اللہ باطل کو اور ظاہر و ثابت کریگا اسلام کو اسلیے کہ ایک تو جملہ بالفعل ہو وعدہ مطلق سے کہ حاشیے مین لکھا ہی یہ بات سمجھی جاتی ہی اور دوسرے بعد تفسیر یحق الحق کے لکھا ہی وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِکَ فِیْ اَبَاطِیْلِھِمْ وَاَظْھَرَ الْاِسْلَامَ یعنی اور تحقیق کیا اللہ نے یہ پس مٹایا اونکے باطل کو اور ظاہر کیا اسلام کو حاصل یہ کہ انھون نے معنی استقبال کے لیے ہین اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب وغیرہما نے معنی حال کے لیے ہین جیسا کہ اونکے ترجمہ سے سمجھا گیا اور خدا داناہی ساتھ اوس چیز کے کہ سینون مین ہی یعنی جانتا ہی جو کچھ تیرے سینے مین ہی اور اونکے سینون مین ہی پس موافق اوسکے جزا سزا دیگا ✤ **مل** اور تفسیر کشاف سے معلوم ہوتا ہی کہ یَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ الخ کے دونون معنی صحیح ہین یعنی حال کے بھی اور استقبال کے بھی کہ لکھا ہی پھر فرمایا اور اللہ کی عادت سے یہ ہی کہ مٹاتا ہی باطل کو اور ثابت کرتا حق کو ساتھ کلمات اپنے کے یعنی ساتھ وحی اپنی کے اور ساتھ حکم اپنے کے مانند قول اللہ تعالی کے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ یعنی بلکہ ڈالین گے ہم یعنی لاوین گے اور غالب کرین گے ہم حق کو یعنی ایمان کو باطل پر یعنی کفر پر پس سر کچلے گا

حق باطل کا یعنی دفع کریگا اور سکو پس حاصل معنی آیت یمحُ اللہ الخ کے یہ ہین کہ اگر یہ کہا جاوے کہ محمد مفتری ہیسا کہ یہ گمان کرتے ہین تو البتہ کھولدیگا اللہ اوسکے افترا کو اور نابود کریگا اوسکو اور غالب کریگا حق کو اوسکے باطل پر پس دفع کریگا حق باطل کو اور جائز ہی کہ ہووے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ شاد ہیگا اللہ اوس باطل کو کہ کفار اوسپر ہین یعنی بہتان اور تکذیب کو اور ثابت کریگا اوس حق کو کہ تو اوسپر ہی ساتھ قرآن کے اور حکم اپنے کے کہ نہین ٹل سکتا یعنی مردکریگا میری اوپر آوردن سے بِمَا تَحْمِلُ عَلٰی قَلْبِكَ کے معنی یہ منقول ہین کہ بھلا دیگا اللہ قرآن کو اور منقطع کریگا تجھسے وحی یعنی اگر افترا کریگا اللہ پر جھوٹ تو کیا جاویگا ساتھ اوسکے یہ اور مراد کلمات سے وحی ہی یا حکم قضا یا کلمۂ اسلام کہ اوسکو بلند کیا اور یہود و ظالمون کو نابود کیا اور معالم و غیرہ مین ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ جب آیت قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى نازل ہوئی تو ایک جماعت کے دلون مین خطرہ آیا کہ پیغمبر ہمکو اپنے اقربا کی دوستی کی رغبت دلاتے ہین تو بعد اوسکے مخلوق علی وخدیجہ کے ہون جبرئیلؑ نے اوسکے اتہام سے آنحضرت کو خبر دی ساتھ اوسکے آیت اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا الخ اور آنحضرتؐ نے اوس جماعت کو خبر دی اونھون نے کہا یا رسول اللہ گواہی دیتے ہین ہم کہ تم راست گو ہو ہمنے اس اندیشے سے توبہ کی آیت

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ اوتری ۞ بحر

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

اور وہی ہی جو قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہی برائیان اور جانتا ہی جو کرتے ہو ۞ موضح

اور وہ ہی وہ جو قبول کرتا ہی توبہ کو اپنے بندون سے اور درگذر کرتا ہی برائیون سے اور جانتا ہی جو کچھ کرتے ہو تم ۞ تفسیر یعنی بی پیغام پونہچاتا ہی اور بندون کو سب معاملہ اپنے رب سے ہی ۞ موضح توبہ یہ ہی کہ رجوع کرے گناہ سے اور ترک کرے اب سے زمانہ حال مین اور نادم ہو اوپر منسوب زمانۂ ماضی کے اور قصد کرے کہ آیندہ کو پھر کبھی نہین کرنے کا اور اگر بندے کا حق ہو تو بغیر اوسکی رضا کے چھٹکارا نہین اور روایت کی جاوے ہے کہ ایک اعرابی داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور تکبیر کہی یعنی نماز کی پس جب فارغ ہوا وہ اپنی نماز سے تو کہا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ اے شخص جلدی چلانی زبان ساتھ استغفار کے تو بیشک تابعین کی ہی اور توبہ تیری محتاج ہی اور توبہ کی پس کہا اوسنے اے امیر المومنین پھر توبہ کیا ہی کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اسم ہی کہ واقع ہوتا ہی چھ معانی پر یعنی چھ باتین ہون جب توبہ کہلائیگی زمانۂ گذشتہ مین جو گناہ کیے ہین پر ندامت ہو اور قرض اللہ جو ضائع ہوئے ہون اونکی قضا کرے اور حقوق لوگون کے واپس کرے اور گھلاوے نفس کو طاعت مین جیسا کہ پرورش کیا ہی اور فربہ کیا ہی تو نے اوسکو معصیت مین اور چکھلاوے نفس کو تلخی طاعت کی جیسے کہ چکھایا ہی اوسکو مزہ گناہ کا اور رووے بدلے ہر ہنسنے کے اور سری سطقی سے ہی کہ توبہ کہتے ہین صدق عزیمت کو ترک گناہون پر اور رجوع کرنے کو طرف علام الغیوب کے اور غیر سری سے منقول ہی کہ توبہ یہ ہی کہ نہ بھلاوے حلاوت گناہ کی دل مین وقت یاد کرنے اوسکے کے اور سہیل سے ہی کہ توبہ انتقال کرنا ہی احوال بد سے طرف احوال نیک کے اور جنید بغدادی رحمہ اللہ سے ہی کہ توبہ یہ ہی کہ مونہہ پھیرے ماسوی اللہ سے اور کہا بعضے اولیاء اللہ نے کہ لائق ہی عاقل کو کہ جب توبہ کرے تو دس چیزین بجا لاوے استغفار کرے زبان سے اور ندامت ہو دل مین اور دور کرے گناہ کو بدن سے اور قصد کرے اپر کہ نہین پھیرنا مین گناہ کبھی اور حب آخرت ہو اور بغض دنیا اور قلت کلام اور قلت کھانے کی اور قلت پینے کی تو کہ فارغ ہو علم حاصل کرنے کے لیے اور قلت سونے کی کہ متقین کی صفت مین اللہ تعالی فرماتا ہی كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ یعنی تھے وہ ساتھ اس صفت کے کہ سوتے تھے تھوڑی ہی دیر رات سے اور نماز پڑھتے تھے اکثر رات اور وقت سحر کے وہ استغفار کرتے تھے یعنی کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا یعنی یا اللہ بخشدے ہمارے لیے گناہ اور زہری سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَهُوَ الَّذِيْ

یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ عُبادہ سے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے ساتھ توبہ بندے اپنے کے ایک تمہارے سے کہ پاوے سواری گم ہوئی اپنی اوس بیابان میں کہ ڈرتا ہوا اس سے کہ ہلاک کرے اوسکو اور ہمیں پیاس انتہی + اور درگذر کرتا ہے برائیوں سے یعنی سوائے شرک کے معاف کرتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے وہ توبہ کے بھی اور جانتا ہے جو کچھ کرتے ہو یعنی قسم توبہ اور معصیت سے اور لفظ مَا تَفْعَلُوْنَ پر وقف نہیں ہے یعنی آیت لاحق ہے اوسکے علت کے اور اتصال اسکے ساتھ **مدارک کشاف + درمنثور**

+ منبہات +

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ

اور دعا سنتا ہے ایمان لانوں کی یہ بھلے کام کرتے ہیں اور بڑھتی دیتا ہے اونکو اپنے فضل سے اور کافر ہیں اونکے واسطے سخت مار ہوگی

اور قبول کرتا ہے دعا اون لوگوں کی کہ ایمان لائے ہیں اور کام کیے ہیں اچھے اور زیادہ دیتا ہے اونکو اپنے فضل سے اور کافروں کے لیے ہی عذاب سخت + **تفسیر** + یعنی جب دعا کرتے ہیں وہ اوس سے قبول کرتا ہے دعا اونکی اور دیتا ہے اونکو جو کچھ کہ طلب کرتے ہیں اور زیادہ دیتا ہے اونکے مطلوب سے از راہ تفضل کے اور یہ خصوص ہے کما معنی اسکے یہ ہیں وَيَسْتَجِيْبُ لِلَّذِيْنَ پس حذف کیا گیا لام احسان کے کما اللہ اعلم اور نیز قبول کرتا ہے توبہ اونکی جب توبہ کرتے ہیں اور معاف کرتا ہے گناہ اونکے اور قبول کرتا ہے دعا اونکے لیے جب دعا کرتے ہیں اوس سے اور زیادہ دیتا ہے اونکو اوس چیز سے کہ مانگتے ہیں اور ابراہیم بن ادہم سے منقول ہے کہ کہا لوگوں نے اوسنے کہ کیا حال ہے ہمارا کہ دعا کرتے ہیں ہم اللہ سے پس نہیں قبول کیا ہے کما ابراہیم نے اسلیے کہ اوسنے پکارا تمکو پس نہ جواب دیا تمنے اوسکو یعنی اوسنے اچھے کاموں کرنے کو اور بری باتوں سے باز رکھنے کو کما پس نہ کہا مانا تمنے اوسکا پھر پڑھی یہ آیت وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا +

یعنی اور اللہ بلاتا ہے تمکو طرف دار السلام کے یعنی بہشت کے کاموں کے اور قبول کرتا ہے اللہ دعا اون لوگوں کی کہ ایمان لائے یعنی پہلی آیت سے اللہ کا پکارنا ثابت ہوا اور دوسری آیت سے قبول کرنا اللہ کا دعا اونکی کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے حاصل دونوں آیتوں سے یہ ہوا کہ اللہ تمسک کے کاموں کی طرف بلاتا ہے جو اوسکا کہا مانتا ہے جو اوسکی دعا قبول کرتا ہے اور جو اوسکا کہا نہ مانے کیا توقع ہے قبولیت دعا کی سلمہ بن سبرہ سے روایت ہے کہ کہا دوستہ کہا ہمارے آگے معاذ نے پس کہا تم مومن ہو اور تم اہل جنت ہو والله بلا شبہ میں امید رکھتا ہوں کہ ہو دیں بہشت میں تمام وہ لوگ کہ اچھے کام کرتے ہیں فارس و روم میں اسلیے کہ ایک اونکا کرتا ہے عمل خیر پس کہتا ہے دوسرا اَحْسَنْتَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ اَحْسَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ یعنی اچھا کام کیا تو نے برکت دے اللہ تجھ میں اچھا کام کیا تو نے رحم کرے تجھ پر اللہ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ + اور ابراہیم نخعی سے ہی ہے تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ کہ کہا شفاعت قبول کیا ہوگی اونکے بھائیوں کے حق میں یعنی اونکے بھائیوں کے جو بھائی رشتے کے یا دوستی میں شریک ہوں اونکے حق میں بھی شفاعت اونکی قبول کیا جاوے گی پس یہ مراد ہے وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ سے عذاب سخت ہے یعنی آخرت میں + **مدارک کشاف + درمنثور** کافروں اور مومنوں کی بھلائی برائی وغیرہ بیان کر کے اب ایک اور مطلب بیان کرتے ہیں مومنوں کی تسلی کے لیے کہ یہ کفار کی فراغت کچھ کام نہ کریں اللہ کا فعل خدا کی حکمت سے نہیں +

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِى الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ؕ

اور اگر پھیلا دے اللہ روزی اپنے بندوں کو تو دھوم اوٹھاویں ملک میں پر اوتارتا ہے جو چاہتا ہے اندازہ سے بیشک وہ اپنے بندوں کو جانتا ہے دیکھتا ہے

اور اگر فراخ کرتا خدا روزی اپنے بندوں پر تو البتہ فساد کرتے زمین میں ولیکن اوتارتا ہے موافق اندازے کے جو کچھ چاہے تحقیق خدا اپنے بندوں کے حال کا دانا بینا ہے **تفسیر** + اگر فراخ کرتا اللہ یعنی اگر غنی کرتا سب بندوں کو اور لَبَغَوْا بغی سے ہے بمعنی ظلم کے یعنی

ظلم کرتے آپس مین ایک دوسرے پر اسلیے کہ مناسب سرکشی یا ظلم کا ہی اور کفایت کرتا ہی حال فرعون یا قارون کا عبرت ہونے مین اور
اسی لیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ زَهْرَةُ الدُّنْیَا وَكَثْرَتُهَا یعنی بڑے ڈر کی
چیز کہ جس سے ڈرتا ہون مین اپنی امت کے حق مین زینت دنیا کی ہی اور کثرت اوسکی یا لبغا کا بغی سے ہی یعنی ظلم کرنے کی البتہ تکبر کرنے
زمین مین اور کرتے وہ کام کہ آخر سے پیدا ہوتے ہین یعنی فساد کرنے اور نام و نمود عالی قدری کے طالب ہونے اور ابن عباس نے کہا بغی ملوکوں کی
طلب کرنا مکان کا ہی بعد مکان کے اور طلب کرنا سواری کا بعد سواری کے اور لباس کا بعد لباس کے اور کہا بعضون نے کہ اوتری یہ آیت
اہل صفہ کے حق مین آرزو کی تھی اونھون نے وسعت رزق اور تونگری کی کہا خباب بن ارت نے ہمارے حق مین نازل ہوئی یہ آیت اور سب
اسکا یہ ہوا کہ اسنے نظر کی طرف احوال بنی نضیر اور بنی قینقاع کے پس آرزو کی ہنے اونکی پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
وَاَنَّا مِیْنَا ہی یعنی جانتا ہی احوال اونکا پس موافق اندازے کے دیتا ہی اونکو جسقدر مقتضی ہوتی ہی حکمت اوسکی پس محتاج بھی کرتا ہی اور
غنی بھی کرتا ہی اور بازر کھتا ہی روزی اور دیتا بھی ہی اور تنگی رزق کی کرتا ہی اور فراخی بھی کرتا ہی غرض کہ جو مناسب اونکے حال کے اوسکی
حکمت ربانیہ کے نزدیک ہوتا ہی اسقدر دیتا ہی اور اگر سب کو غنی کرتا تو ظلم اور فساد اور گمراہ کرتے اور اگر محتاج کرتا تو ہلاک ہو جاتے پھر اگر
کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہین بعضے لوگون کو کہ فراخ رزق ہوئے ہین باوجود بغی کے اور بعضون کو دیکھتے ہین کہ بھی رکھتے ہین بدون فراخی کے
پس شر ماند کو کرون لگائی تو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ بات ہم جانتے ہین اور اسمین کچھ شک نہین کہ یعنی ساتھ فقر کے بہت ہی کم ہوتی ہی اور ساتھ فراخی
کے اکثر و اغلب ہوتی ہی غرضکہ یہ فرمانا ہمارا کثرت و اغلبیت اور قلیل کا کچھ اعتبار نہین ہی مَا كَشَافَ مَعَا پھر فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس قسم ہی اللہ کی نہین محتاج بھی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر لیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ
فراخ کی گئی اونپر کہ تھے پہلے تمھارے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا
اونکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ اون چیزون سے کہ ڈرتا ہون مین تمپر ای صحابہ یا ای امت پیچھے وفات اپنی کے وہ ہی ہے
کہ کھولی جاوے گی تمپر تونگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاوے گی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہوتا
نہین کا اور اسوال کا بھلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہوا پس چپ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
باندھا رہی سے دیر تک یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پونچھا آنحضرت
نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کہ وقت اوترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اوسکی
یعنی اور اچھا جانا اوسکو اوس سوال مین اسلیے کہ لوگون کو اوس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہی کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق
اگرچہ بہت ہو جو بھلائی سے ہی اور اوس سے برائی پیدا نہین آتی مگر بعارض بخل و سہو کے اور تجاوز کرنے کے حد اعتدال سے مانند بہار کے کہ نہین
اگاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہی نفع اور ہلاک اور ضرر سے یا وہ کھانے کے ہوتا ہی جیسے کہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس اوس جنسے کہ اگاتی
بہار قسم قسم سے وہ پیتے ہی مارڈالتی ہی جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے ہو جاتا ہی یعنی اگر مارا نہین قریب مرنے کے ہو نجاتا ہی مگر کھا فرمایا
جانور گھاس سبز کا اس طرح کہ کھائے گھاس یہان تک کہ تن گئین کونکین اوسکی بیٹھا سامنے نکلیا آفتاب کے یعنی جاوے ہی جانور کی کہ بیٹھے سامنے
پیٹ اوسکا پھول جاتا ہی تو آفتاب کے سامنے بیٹھنا جب گرم ہوتا ہی پیٹ اوسکا نرم ہوتا ہی اور جو کچھ اوسکے پیٹ مین ہوتا ہی نکلجاتا ہی جیسے کہ فرمایا پس
پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی پس پھاڑا پیٹ کا جانور نے پھر پھرا طرف چراگاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سرسبز اور تر و تازہ اور
نرم و رنگین ہی کہ آنکھ مین اچھا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ لینا اوسکا دل مین لذت نے یا وہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوے مال کو
ساتھ حق اوسکے کے یعنی بقدر احتیاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اوسکو بیچ حق یعنی مصرف اوسکے کے کہ واجب ہی ساتھ سبب اچھا

مدد کرنے والا ہی وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوے اوسکو بغیر حق اوسکے ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور سیر نہیں ہوتا اور ہوگا وہ مال گواہ اور دلیل اوسپر یعنی اوسکے اسراف اور حرص پر دن قیامت کے تئیں یہ دونوں صفتیں ہماری مسلم نے ف تازگی اور خوبی اور زینت دینا کی جو کہی اشارہ ہی اسپر کہ جلد اوسکی شیریں اور سبز ہی اور پھر جلدی فنا ہو جاتی ہی اور معنی یہ ہیں کہ ہیں تم اوپر اس سے کہ کثرت تمہارے اموال کی وقت نیچ ہونے شہروں کے بازار کھیلنے تمکو اچھے اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگے تم میں اخلاق مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کے اور اون چیزوں کے کہ متعلق ہیں ساتھ ان اور موجب ہوا ہیں لوازم امور دنیہ سے اور مانند روگردانی کے ساماں طلب کرنے موت کے سے اور پھر بھرا ہوا یعنی کھاتا ہی اور ہضم ہوئی ہی اور پیٹ سے نکالا ہوا ہی اور پھر کھاتا ہی یہ تمثیل ہی حال اوس شخص کی کہ بعض اوقات میں نرم اور حریص ساتھ ذکر کرنا ہی اور قریب ہلاکت پہنچتا ہی بسبب غلبہ شہوت اور حرص کے کہ مرکوز ہی آدمی زاد کی طبیعت میں اگر چہ جلدی اوسسے جمع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مقیم نہیں رہتا اور بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے توبہ اور استغفار کرتا ہی اور یہ اوسکے پاک کرنے نفس کے گناہوں سے عاجز ہونے سے کام کرنا ہی اور قسم ہی کہ کبھی وہ پھر نہیں کرتا اوسکو اور اشارہ ہی طرف حال اوس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوسسے ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع اور استغفار کی نہ پائی اور ساتھ قیاس اون دونوں قسموں کے ذکر کی گئیں کے ایک قسم بھی معلوم ہوتی ہی کہ کیا ایک ہی کہ اصلا ہاتھ گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا اور دنیا سے بے خبر تو اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت پونہچانے والا بھلائی میں کرنے میں اپنے یعنی سابق نے نہیں ہاتھ دنیا میں آلودہ کیا اور دوسرے نے ہاں مقتصد نے آلودہ کیا ولیکن دھویا اوسکو اور تیسرا یعنی ظالم ہاتھ آلودہ ہی دنیا سے کیا نعوذ باللہ من ذلک یہ اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیوں کے بیچ محبت مال و صرف کرنے اوسکے کے پس فرمایا تحقیق مال سبز الخ آوے خیر اوسکے کے یعنی خیر اصلی کے طرف اوسکے اور جمع کیا اوسکو حرام سے اور نہ خرچ کیا اپنے رب کی رضامندی میں تو مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور سیر نہیں ہوتا یعنی بسبب غلبے حرص کے مانند اوس شخص کے ہی کہ اوسکو جوع البقر ہوئی اور مانند اوس بیمار کے ہی کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیراب نہیں ہوتا جاوے جو ان پانی بیتا ہی یا وہ بڑھتی ہوتی ہی پیاس کی اور پیٹ بہت پھولا جاتا ہی کما خواجہ عبید اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جسکو جائے منتر اوسکا جائز ہی اوسکو لینا اوسکا والا نہیں جائز پس لوگوں نے کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونہوں نے وہ یہ ہی کہ معلوم کرے کہ کمان سے لیتا ہی اوسکو اور کمان سے پہنچتا ہی اوسکو ۳ ۶ ۳ روایت ہی انسے کہ اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے جبرئیل سے اونہوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا جبرئیل نے کہ فرماتا ہی اللہ عزوجل کہ جسنے اہانت کی میرے ولی کی پس تحقیق نکالا وہ مجھسے لڑنے کو اور بلاشبہ میں غصے ہوتا ہوں اپنے اولیا کے لیے جیسے کہ غصے ہوتا ہی شیر کتے کے بچے پر اور نہیں تقرب کرتا موند ھا طرف میرے بہتیرے بندے مومن نے مانند ادا کرنے اوس چیز کے کہ فرض کیا میں نے اوسپر اور ہمیشہ میرا بندہ مومن تقرب ڈھونڈھتا ہی طرف میرے ساتھ نوافل کے یہانتک کہ دوست رکھتا ہوں میں اوسکو پس جب کہ دوست رکھتا ہوں میں اوسکو ہوتا ہوں میں اوسکے لیے سماعت اور بصارت اور ہاتھ اور تائید کرنے والا اگر دعا کرتا ہی مجھسے قبول کرتا ہوں میں دعا اوسکی اور اگر سوال کرتا ہی مجھسے کچھ دیتا ہوں میں اوسکو اور نہیں تردد کرتا میں اپنے بندے کے کیکسی چیز میں کہ میں کرنے والا ہوں اوسکو مانند تردد کرنے اپنے کے بیچ قبض کرنے اپنے بندے مومن کی روح کے کہ وہ رکھتا ہی وہ موت کو اور مجھکو ناگوار ہوتا ہی آزردہ ہونا اوسکا اور میں برا جانتا ہوں اوسکو اور ہاشبہ ضرور ہی میرے مومن بندوں میں سے البتہ وہ ہی کہ مانگتا ہی مجھسے ایک قسم عبادت سے پس باز رکھتا ہوں میں اوسکو اوس سے اس سبب سے کہ نہ داخل ہو اوسکے دل میں عجب پس خراب کرے اوسکو اور بعضے میرے مومن بندوں میں سے البتہ وہ ہی کہ نہیں سنوارتا اوسکے ایمان کو مگر غنا اور اگر محتاج کروں میں اوسکو تو البتہ بگاڑ ڈالے اوسکے ایمان کو یہ اور تحقیق بعضے میرے مومن بندوں میں سے وہ ہی کہ نہیں سنوارتا اوسکے ایمان کو مگر فقر اور اگر غنی کروں میں اوسکو

تو البتہ بگاڑ ڈالے اوسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہ بعضے میرے مؤمن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتی اوسکے ایمان کو مگر سخت اور اگر بیمار کردے مؤمن اوسکو تو خراب کردے اوسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہ بعضے میرے مؤمن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتی ہو سکے ایمان کو مگر بیماری اور اگر تندرست کردون مین اوسکو تو البتہ خراب کردے اوسکے ایمان کو یہ بلاشبہ مین ہی تدبیر کرتا ہون اپنے بندون کی امر کی بسبب جاننے اوسکے اونکے دلون کے حال کو بلاشبہ مین علیم وخبیر ہون ✤ **درمنثور** ✤ **تنبیہ** ✤ صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ الرَّسُوْلُ فراخی رزق مین ثابت قدم رہنا بڑے مردون کا کام ہی اکثر تو یہی ہوتا ہی کہ خدا اور رسول کو بھی بھول جاتے ہین بیس بقدر حاجت ہی کے ملے تو تو رجوع رہتا ہی خدا کی طرف والا کیا تجھ کا ناہی اسی لیے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین نکلتا آفتاب مگر کہ اوسکے دونون طرف فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سنانے ہین خلائق کو سوائے جن وانس کے یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْٓا اِلٰی رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفٰی خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰی یعنی ای لوگون آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کردے یاد الٰہی سے ✤ اور فرمایا گیا ہی کوئی کہ چلے پانی پر بغیر تر ہوئے قدمون اپنے کے عرض کیا صحابہ نے نہین یارسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیا از نہین سالم رہتا گناہون سے اور فرمایا جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بندے کو تو روکتا ہی اوسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تم مین کا کہ روکتا ہی بیمار اپنے کو یعنی آسقام والا کو پانی سے ✤ اور فرمایا دو چیز ہین کہ بُرا جانتا ہی اونکو ابن آدم بُرا جانتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور بُرا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہی ✤ اور فرمایا جو کوئی راضی ہوا اوسے ساتھ تھوڑے رزق کے راضی ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اوس سے ساتھ تھوڑے عمل کے ✤ **مشکوٰۃ** ✤ مؤمنون کو تسلی دے کر اب گویا فرماتے ہین کہ موافق اندازے کے دینا یہ تمھارے ہی بھلے کے لیے ہی والا ہمارے کا رخانۂ قدرت مین سمجھی نہین ہماری رحمت عامہ اور قدرت کاملہ کا بیان سنو ✤

وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ۝

اور وہی جو اوتارتا ہی مینہ ✤ پیچھے اس کے کہ اوس نے توڑ چکے اور پھیلاتا ہی اپنی مہر اور وہی ہی کارساز سزاوار ستودہ کا ✤ **تفسیر** ✤

اور وہ ایسا ہی کہ اوتارتا ہی مینہ بعد اسکے کہ ناامید ہوئے اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی اور وہ ہی کارساز ستودہ کا ✤ **تفسیر** ✤ بعد اسکے کہ ناامید ہوئے لوگ اوس سے اور یہ بہت باعث ہی اونکے لیے کہا مقاتل نے کہ روکا اللہ تعالیٰ نے مینہ اہل مکہ سے سات برس یہان تک کہ ناامید ہوئے پھر اوتارا اللہ تعالیٰ نے مینہ پس یاد دلائی اونکو نعمت اپنی اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی یعنی برکتین مینہ کی اور منافع اوسکے اور وہ وجیہ کہ متحمل ہوئی ہی بسبب اوسکے قسم ارزانی وغیرہ سے اور کہا لوگون نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سخت ہوا قحط اور ناامید ہوئے لوگ پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ برسائے گئے اب یعنی عنقریب ہی کہ برستا ہی بوجہ اسی آیت کے یہ فرمایا اور اور روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یا امیر المؤمنین روکا گیا مینہ اور ناامید ہوئے لوگ پس کہا حضرت عمرؓ نے برسائے گئے تم اب پھر پڑھی یہی آیت وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا ✤ جائز ہی کہ مراد ہو رحمت اوسکی سے رحمت دوسری ہو جیسے مین کہو ابر کرما کہ اوتارتا ہی اللہ رحمت کہ وہ مینہ ہی اور پھیلاتا ہی سوائے اوسکے اور رحمت واسعہ اپنی حمید یعنی تعریف کیا گیا ہی اوسپر یعنی کرتے ہین اوسکی اہل طاعت اوسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو عاتین نہین رد کیجاتی ہین ایک تو دعا نزدیک اذان کے اور دوسری دعا نیچے مینہ کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور قبول کیجاتی ہی دعا جا رجگمہ نزدیک ملنے صفون کے اللہ کی اور ہین اور وقت اور ترنے مینہ کے اور نزدیک اقامت صلوٰۃ کے اور نزدیک دیکھنے کعبے کے ✤ **دمنثور** ✤

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ۝

اور ایک اسکی نشانی ہی بنانا آسمانون کا اور زمین کا اور جو پھیلائے ہین اونمین جانور اور وہ جب چاہے ان کے اکٹھا کرنے پر قادر ہی ✤

ربع ع ۳

اور نشانیون قدرتا وسکی سے پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا ہی اور پیدا کرنا اوس چیز کا کہ پھیلائی ہی دریان ان دونون کے تسم جانورون سے
اور وہ اوپر جمع کرنے انکے کی جسوقت کہ چاہیگا یعنی روز قیامت کے تواناہی + تفسیر + دابۃ کہتے ہین اوس چیز کو کہ چلے زمین پر
قسم انسان وغیرہ سے اور مجاز سے ہی بیچ تفسیر وما بث فیہما من دابۃ کے کہ گیا ہے مراد آدمی اور فرشتے ہین + جلد + در منثور +

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝

اور جو پہونچا تمکو تسم مصیبتون سے پس بسبب اوس گناہ کے ہی کہ عمل مین لائے ہاتھ تمہارے اور درگذر کرتا ہی اللہ بہت سے + تفسیر +
یہ خطاب عاقل بالغ لوگون کو ہی گنہگار ہون یا نیک مگر نہی داخل نہین اور لڑکے اونکو اور کچھ واسطہ ہوگا اور سختی دنیا بھی آگئی اور قبر کی
اور آخرت کی + صوفی + مصیبت سے مراد غم اور الم اور ناگوار چیزین ہین اور خطاب وما اصابکم مین مومنون کو ہی بسبب اوس گناہ کے ہی
یعنی بسبب تقصیر و گناہون کے ہی کہ کیے تمنے اور نسبت کیا اونکو ہاتھون کی طرف اسلیے کہ اکثر افعال ہاتھون ہی سے ہوتے ہین اور چہرے مین
اس آیت کے پیچھے جو کہ قائل ہین یعنی آواگون کے پس وہ کہتے ہین کہ اگر ہونی الفعال کے لیے ایک حالت کہ تھے اوسپر پہلے اس حالت کے
تو ثواب و رنج نہ اٹھاتے اور ہم کہتے ہین کہ یہ آیت مخصوص ہی ساتھ تکلیفون کے ساتھ سیاق و سباق کے اور وہ یہ ہی ویعفوا عن کثیر +
اور درگذر کرتا ہی بہت سے یعنی بہت سے گناہون سے پس نہین عذاب کرتا اونپر یا بہت لوگون سے پس نہین ہر ایک اونکو جلدی اور ہی صلی اللہ علیہ وسلم
سے منقول ہی کہ نہین ہی بھر کانٹا لگنا کا اور نہ ٹھوکر پتھر کی لکڑی کی اور نہ زخم چھوکا مگر بسبب گناہ کے اور البتہ وہ گناہ کو درگذر کرتا ہی اللہ اونسے بہت ہین
اور کہا ابن عطا نے کہ جتنے نہ جانا یہ کہ جو کچھ پونہچے اوسکو فتنے اور مصیبتین بسبب اوسکے کرتوت اوسکے کے ہین اور جو کچھ کہ عفو کردیا اوس سے اوسکے مولا نے
بہت ہی ہوا وہ کہ نظر کرنے والا ہی حسان سب اپنے کے طرف اپنے اور کہا محمد بن حامد نے کہ بندہ ملازم ہی واسطے تقصیر اسکے ہر وقت یعنی
بھر حال ہر وقت قصور بندہ ہی اور تقصیرات اوسکی طاعات اوسکی مین بہت ہین بنسبت تقصیرات اوسکی کے وقت گناہون اوسکے مین اسلیے
کہ تقصیر معصیت مین ایک دم کرہی اور تقصیر طاعت مین کئی وجہون کر ہی مانند ریا اور عجب اور کبر و فریب وغیرہ کے اور اللہ تعالیٰ پاک کرتا ہی اپنے
بندے کو اوسکی تقصیرات سے ساتھ طرح طرح کی مصیبتون کے تو کہ ہلکا کرے اوسے بوجھ گناہون اوسکے کا قیامت مین اور اگر نہ ہوتا عفو
و رحمت اوسکی البتہ تو ہلاک ہوجاتا اول قدم مین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی کہ انہون نے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس سے
عفو کیا گیا گناہ دنیا مین عفو کیا گیا اوس سے آخرت مین اور جو کوئی عذاب کیا گیا دنیا مین نہین وہ دوبارہ کیا جاویگا اوسپر عذاب آخرت مین
اور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ یہ آیت قرآن مین بڑی ہی امیدکی ہی مومنون کے لیے اسلیے کہ کریم نے جب سزا دی ایکبار نہین سزا
دیگا دوبارہ اور جب عفو کیا نہین پھر بازپرس گناہ کی + مل + معاجلد + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی
کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین نہین ہی نہین کھرنچ کانٹے کی اور نہ پھسلنا قدم کا اور نہ پتھر کنارے کا مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ درگذر کرتا ہی
اللہ اوس سے بہت ہی کہا علی بن ابی طالب نے کہ یا نہ خبر دون مین تمکو افضل آیت کی مالہ عزوجل کی کتاب کے کہ بیان کیا ہے اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ یہ ہی وما اصابکم من مصیبۃ الخ + فرمایا آنحضرت نے اور تفسیر کرتا ہون مین اسکی تیرے لیسا ہی علی جو کچھ کہ پہونچتا ہی تمکو من
یا عذاب یا بلا دنیا مین پس بسبب گناہون کی ہی کہ کیے ہاتون تمہارے نے اور اللہ عزوجل اکرم ہی اوس سے کہ دوبارہ کرے اونپر عذاب آخرت مین
اور جو کچھ کہ عفو کیا اللہ نے اوس سے دنیا مین پس اللہ بڑا بردبار ہی اوس سے کہ عذاب کرے بعد عفو اوسکے کے اور راوی ہی سے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین پہونچتی کسی بندے کو سختی زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ اوس سے بہت ہی اور پڑھی یہ آیت وما
اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر ۝ اور عمران بن حصین سے روایت ہی کہ داخل ہوئے کوئی یا

کوئی بار اٹھانے اس حال مین کہ مبتلا کیے گئے تھے وہ بدنی بیماری مین پس کہا ہم غمگین مین تمھارے لیے بسبب دیکھنے بیماری کے یا پس غمگین ہون اسلیے کہ دیکھتے ہین ہم گناہ اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ اوس سے بہت ہی بہتر دی آیت وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ اور ضحاک سے ہی کہ کہا نہ سیکھا کسینے قرآن پھر بھول گیا اوسکو مگر بسبب کرنے گناہ کے پھر یہی آیت وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اور کہا اور کونسی مصیبت بہت بڑی ہی قرآن کے بھولنے سے اور عبد اللہ بن ابوبکر کی بھی اسمام سے منقول ہی کہ اونکے سر مین درد تھا پس کہتے تھے مین ہاتھ اپنا اپنے سر پر اور کہتی تھین یہ درد بسبب گناہ میرے ہی اور جو کچھ کہ بخشتا ہی اللہ زیادہ ہی اوپر بیان ہوا تھا کہ بہت سے گناہون سے اور درگذر کرتا ہی اب بیان فرماتے ہین کہ یہ درگذر کرنا کچھ ازراہ عاجزی کے نہین ہی بلکہ بسبب قدرت پروردگار ہی ہماری اگر ہم گرفت ہر بات پر کرین تو کونسی تمھاری کارسازی اور مددگاری کر سکتا ہی ++

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

اور تم تھکانے والے نہین بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین تمکو اللہ کے سوا کام بنانے والا نہ مددگار +مؤ

اور نہین تم عاجز کرنے والے زمین مین اور نہین ہر تمھارے لیے سوے اللہ کے کوئی کارساز اور نہ مددگار +تفسیر+ عاجز کرنے والے یعنی جو کچھ تمنے مصیبتین مقدر کین مین چاہیے تم اونسے بھاگ سکو اور ہمکو تھکا دو سو ممکن نہین اور نہ مددگار کہ دفع کرے تمسے عذاب جب کہ اوترے وہ تم پر +مؤ+ پھر بیان فرمایا قدرت پر اپنی قدرتین بیان فرمانی شروع کین +

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۝ اِنَّ

اور ایک اسکی نشانیون سے ہین جہاز دریا مین جیسے جھاڑ اگر چاہے تھام دے باد پھر رہ جاوین ساکن ٹھہرے اوسکی پیٹھ پر مقرر

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝

اس مین البتہ نشانیان ہین ہر ٹھہرنے والے کو جو حق مانے +مؤ+

اور نشانیون قدرت اوسکی سے ہین جہاز مین چلنے والے دریا مین مانند پہاڑون کے اگر چاہے تھما دے باد کو پس رہ جاوین جہاز ٹھہرے ہوے دریا کی پیٹھ پر بتحقیق اس بابت نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنے والے کے شکر کرنے والے کے +تفسیر+ ہر صبر کرنے والے اوسکی بلا پر اور شکر کرنے والے کو نعمتون پر مراد اس سے مومن مخلص ہی کہ صبر کرتا ہی سختی پر اور شکر کرتا ہی نرمی مین پس ایمان کے دو ٹکڑے ہین ایک ٹکڑا شکر ہین اور ایک ٹکڑا صبر کہا شعبی نے کہ شکر آدھا ایمان کا ہی اور صبر آدھا ایمان کا اور یقین سارا ایمان ہی اور پڑھا شعبی نے یہ جملہ آیت کا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ + اور یہ جملہ اور آیت کا وَاٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ یعنی اور نشانیان ہین یقین کرنے والون کے لیے یا صبر اور شکر پر +مؤ+ اوسکی نعمت کے +جلالین+ +مدمنثور+

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۝

یا تباہ کرے اونکو بوجہ کمائی کے اونکی اور معاف بھی کرے بہتون کو +مؤ+

یا اگر چاہے ہلاک کرے اہل جہازون کو بسبب اوس چیز کے کہ کیا اور درگذر کرتا ہی تقصیرات بہت سے +تفسیر+ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ کا عطف يُسْكِنِ پر اور معنی یہ ہین کہ اگر چاہے تھا نہ سکے ہوا کو پس ٹھہر جاوین جہاز یا چلا دے ہوا تیز پس غرق ہو جاوین جہاز بسبب جھکڑ ہونے کے بسبب اوس چیز کے کہ کیا یعنی گناہون سے اور درگذر کرتا ہی بہت سے گناہون سے پس نہ سزا دے اونپر +مدارک+

وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝

اور جان لیوین جو جھگڑتے ہین ہماری قدرتون مین کہ نہین اونکو بھاگنے کی جگہ +مؤ+

توبہ رسے اونسے اور تو جان لیں وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین ہماری آیتون مین کہ انمین ہی لیئے کوئی جگہ خلاصی کی + تفسیر + جو لوگ ہر چیز اپنی تدبیر سے سمجھتے ہین اوسوقت عاجز ہوجاوینگے + صو + ہماری آیتون مین یعنی اونکے باطل کرنے مین مُحیص یعنی جگہ بچاؤ کی اوسکے عذاب سے + مل + یعنی تو کہ جان لیں وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین قرآن کو جسوقت کہ جاوین طرف اللہ کے بعد بعثت کے یہ کہ نہین ہی جگہ بچاؤ انکے لیے اب کے عذاب سے + معا + جب تعالی اپنی صفتین بیان فرما چکا تو مقصود اصلی کی طرف رجوع فرمائی کہ ہماری صفتین سب معلوم کرچکے تو اب دنیا غدارہ کارہ فانیہ کی طرف نہ رجوع رکھو بلکہ ہماری طرف رجوع کرکے طالب ثواب کے ہو کہ وہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے + ف +

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى

سو جو تمکو کچھ چیز دی سو برتنا ہی دنیا کے جینے اور جو اللہ کے ہان ہے بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا واسطے ایمان لاوین کے جو

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین + صو +

پس جو کچھ تم کو دیا گیا تو یہ تو تھوڑا سا ایک حصہ ہے زندگانی دنیا سے اور جو کچھ کہ نزدیک خدا کے ہے بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے واسطے انکے کہ ایمان لاتے ہین اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہین + تفسیر + شیٔ سے مراد ہی مال و متاع دنیا کا ایک حصہ ہے زندگانی دنیا سے توشہ آخرت کا ہے اور جو کچھ اللہ کے یعنی ثواب آخرت سے بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے سو مومنون ہی کے لیے ہے اور کافرون کو اس مین سے کچھ نہین ہے پس مومنون کو چاہیے کہ اسکے پاس بھلائی ہی سمجھین دنیا کے لیے ہرگز اور کفار اوس سے بالکل محروم ہونگے + معا + ایک دفعہ حضرت ابوبکر نے سارا مال اپنا اللہ کے دیا اور سب طلاست کی لوگون نے اونکو پس نازل ہوئی اونکے حق مین یہ آیت + مل +

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝

اور جو بچتے ہین بڑے گناہون سے اور بیحیائی سے اور جب غصہ آوے وہ معاف کرتے ہین + صو +

اور واسطے اونکے کہ پرہیز کرتے ہین گناہون کبیرہ سے اور بیحیائیون سے اور جب کہ غصہ مین آتے ہین بخشدیتے ہین + تفسیر + ابن عباس سے منقول ہی کہ کبائر الاثم شرک ہی اور جس چیز مین برائی ثابت ہو پس وہ فاحشہ ہی مانند زنا کے اور کہا اللہ تعالی نے وہ گناہ کہ لازم کرے حد کو اور جو غصہ مین آتے ہین یعنی بسبب امور دنیا کے وہ بخشدیتے ہین یعنی وہ خاص مین ہی ساتھ بخشدینے کے حالت غصہ مین + مل + معا +

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

اور جنھون نے حکم مانا اپنے رب کا اور کھڑی کی نماز اور انکا کام ہی مشورت سے آپس کے اور جو کچھ دیا ہے ہم نے انکو سو خرچ کرتے ہین + صو +

اور واسطے اونکے کہ قبول کیا فرمان پروردگار اپنے کا اور برپا رکھا نماز کو اور کام اونکا آپسکی شورت سے ہوتا ہی اور اوسمین سے کچھ دیتے ہین اونکو خرچ کرتے ہین + تفسیر + نازل ہوئی یہ آیت انصار کے حق مین کہ بلایا اونکو اللہ عزوجل نے واسطے ایمان لانے کے اپنے اور واسطے طاعت اپنی کے پس مانا اونھون نے حکم اللہ کا اور رسول کا اور برپا رکھا نماز کو اور ادا کیا زکوٰۃ کو اور ہمیشہ اونکا یہ کام رہا کہ جب کوئی امر اونکو پیش آتا تھا تو اونمین مشورت کرتے تھے جیسا کہ [illegible] یا نہین نماز مین بہت اچھی طرح [illegible] کام کا اونکے دل مین ارادہ ہوتا ہو اونمین نری اپنی ہی عقل کو دخل نہین دیتے اور بیدلیل نہین کرتے تھے اونمین بلکہ جمع ہوکر مشورہ کرتے تھے اونمین مناسب جانتا ہی وہ کرتے تھے حسن بصری سے منقول ہی کہ نہین مشورہ کرتی کسی قوم نے مگر راہ دکھائی گئی وہ واسطے اچھے اور مناسب امر اپنے کے + اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ امر نازل ہوگا یعنی حادثہ درپیش آویگا ہم پر یعنی ایسے کہ نہین نازل ہوا اونمین قرآن اور نہین سنا گیا ہے اونمین کچھ فرمایا ہے آپ نے اونکے لیے عابدون کو میری امت سے اور کہا تم اونکو آپس کی مشورت سے اور نافرمانی نکرنا تم اونمین سے جو جب سے واحد کے اور ابوہریرہ سے مرفوعا منقول ہی

۵ تو شہر کی کاوہ تو ہری والشوریٰ مصر الحرمین نبی المتقون

استشد والعاقل ن شکدو او کا تصعوہ فتنہ ہموں یعنی شوہ یہ جیو عاقل سے راہ دکھائے جاؤ گے اور نافرمانی کروگے تو پکڑے
پس اسات اوٹھاؤ گے اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بنا راہ وہ کیا ایک لمبا بیش شوہ کیا اور میں اور بیاری کیا وہ کام راہ دکھایا جاویگا واسطے سنانے
امور کے ✤ کہا سلیمان بن داؤد نے اپنے بیٹے سے کہ اسی بیٹے سے سیر لازم کر اپنے پر خوف خدا کو اسلیے کہ او سپر مدار ہی ہر چیز کا ای بیٹے سے نہ کہ بیٹھ دلی گام
یہان تک کہ شور وہ کیو تو داما سے پس جب تو کر یگا یہ تو نگمین نہین ہوئے گا او سپر ای بیٹے سیر سے لازم کر اپنے پر جیب اول کو اسلیے کہ جیب اخیر
نہین ان برہنہ یگا او سکے یعنی قدیمی دوست سے جو کام کہتا ہو وہ نئے سے نہین نکلتا ہو خرچ کرتے ہین یعنی اللہ کی طاعت مین ✤ مدّ ✤ در منثور ✤

وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ۝ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ

اور وہ لوگ کہ جب اونپر ہووے چڑھائی تو وہ بدلا لیتے ہین اور برائی کا بدلا برائی ویسی ہی پھر جو کوئی معاف کرے اور سنوار کے

فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝

سو اوسکا ثواب ہے اللہ کے ذمے بیشک او سکو خوش نہین آتے گنہگار ✤ مو ✤

اور واسطے اون لوگون کے کہ جب پوہچے اونکو تعدی بدلا لیتے ہین یعنی اگر ایک ضعیف پر ظلم تعدی کرے تو بزرگ قبیلے کے متفق ہوون اور
بدلا لین واللہ اعلم اور سزا بدی کی بدی ہی مانند اوسکے پس جو کوئی معاف کرے اور قضیے کو رد بہلاح لاوے پس مزدوری اوسکی خدا پر ہی تحقیق
خدا دوست نہین رکھتا ہی ظالمون کو ✤ تفسیر ✤ بدلا لینے کے معنی ہین ظلم پر بدلا لیتے ہین یعنی اونسے کہ ظلم کیا اونپر یعنی قصاص کرتے ہین
بدلا لینے مین اوس چیز پر کہ ٹھہرا دی ہے اللہ نے اونکے لیے اور زیادتی نہین کرتے اور اتھے صحابہ کہ مکروہ جانتے تھے اوسکو کہ ذلیل کرین اپنے نفسونکو
اور جرات کرین اونپر فاسق اور تعریف کی گئی بدلا لینے پر اسلیے کہ جسنے بدلا لیا اور اپنا حق لیا اور نہ تجاوز کیا امین اللہ کی حد سے پس
نہ زیادتی کی قتل مین اگر تھا والی دم یعنی وارث مقتول کا کہ جسکو حق خون لینے کا پہونچتا ہی پس وہ مطیع ہے اللہ کا اور جو مطیع ہی وہ تعریف
کیا گیا ہی پھر بیان کی سے بدلا لینے کی پس فرمایا وجزٰؤا سیئۃ الخ پس پہلی سیئہ تو حقیقت مین سیئہ ہی اور دوسری سیئہ نہین اور اوسکو
سیئہ فرمایا اسلیے کہ بدلا ہی برائی کی یا اسلیے کہ شابہ ہی پہلی کے صورت مین یا اسلیے کہ بدل کرتی ہی اوسکو کہ جسکو پہونچتی ہی اسلیے کہ
اگر نہوتی پہلی تو دوسری سیئہ ہوتی اسلیے کہ ہمیشہ رہونجانا ہوتا ہی اور دوسری کے سیئہ کہنے مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ معاف کرنا مستحب ہے
اور معنی جزٰؤا سیئۃ سیئۃ مثلہا کے یہ مین کہ واجب ہی کہ جب برائی کا بدلا پونہچایا جاوے تو مثل اوسکے ہووے زیادہ نہو اور اصلح کے
معنی یہ ہین کہ سنوارے حال کو کہ جو درمیان اوسکے اور درمیان دشمن اوسکے کے ہی ساتھ عفو کرنے کے اور چشم پوشی کرنے کے پس اجر اوسکا
اللہ پر ہی وعدہ ہم ہی کہ بڑائی اوسکی قیاس ہی مین نہین آسکتی اور ظالمون کو یعنی وہ لوگ کہ ابتدا کرتے ہین یا وہ لوگ کہ تجاوز کرتے ہین
حد بدلا لینے کی سے حدیث مین آیا ہی کہ پکارا پکارنے والا یعنی فرشتہ روز قیامت کے کہ جسکے لیے اجر ہوا للہ پر پس چاہیے کہ اوٹھے پس
نہین اوٹھیگا مگر وہ شخص کہ عفو کیا یعنی ظالم سے ✤ مدّ ✤ اور ایک روایت مین ہی کہ عفو کیا دنیا مین اور یہ ہی قول اللہ تعالی کا فمن عفا
واصلح فاجرہ علی اللہ ✤ در منثور ✤ کہا ابن زید نے گردانا اللہ تعالی نے موسنون کو دو قسم ایک قسم تو وہ ہین کہ عفو کرتے ہین
اپنے ظلم کرنے والے سے پس اول اونکو ذکر کیا کہ فرمایا واذا ما غضبوا ہم یغفرون اور دوسری قسم وہ ہین کہ بدلا لیتے ہین اپنے ظلم
کرنے والون سے اور وہ وہ ہین کہ ذکر کیے گئے اس آیت مین کہا ابرہیم نے کہ صحابہ مکروہ رکھتے تھے اسکو کہ ذلیل ہون یعنی کفار کے ہاتھ سے
اور جب قادر ہوتے تھے یعنی ظالم کے بدلا لینے پر تو معاف کر دیتے کہا عطا نے کہ وہ مؤمن ہین کہ جنکو نکالا تھا کافرون نے مکے سے اور ظلم کیا
اونپر بہ قدرتی اونکو اللہ نے زمین مدینہ مین یہان تک کہ بدلا لیا اونھون نے اور لوگون سے کہ ظلم کیا اونپر پھر ذکر کیا اللہ نے بدلا لینے کو پس فرمایا
وجزٰؤا سیئۃ سیئۃ مثلہا نام رکھا جزا کا سیئہ اگرچہ نہو سیئہ واسطے تشابہ اونکے کہ صورت مین کہا مقاتل نے مراد ہی

اس سے قصاص یعنی بدلا لینا جراحات مین اور خون کرنے مین + کہا مجاہد اور سدی نے کہ وہ جواب دینا قبیح کا ہی جب کہ کوئی اخزاہ اللہ
کہے اوسکے جواب مین اخزاک اللہ اور جب کہ شتم یعنی بدکہے تجکو پس شتم کہ یعنی بدکہنا تو اوسکو مانند اوسکے بغیر اسکے کہ تعدی کرے تو
کہا سفیان بن عیینہ نے کہ کہا مینے واسطے سفیان ثوری کے کہ کیا مراد ہی اللہ تعالی کے اس قول سے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا
فرمایا اگر برا کہے تجکو ایک شخص پس برا کہہ تو اوسکو یا اگر کرے ساتھ تیرے کچھ پس کر تو بھی وہی پس نہ پایا مینے نزدیک اوسکے کچھ یعنی علم مینے اسکا
پس پوچھے مینے ہشام بن حجیر سے یعنی اس آیت کے پس کہا وہ رحمی کرنے والا ہی جب بھی بدلا لیا جاوے اوس سے اور نہین ہی وہ یہ کہ اگر برا کہے تجکو
پس برا کہے تو اوسکو بھر ذکر کیا عفو کا پس فرمایا فَمَنْ عَفَا + معا + کہا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ سنے مین زینب آمین اور سنے پاس سوال خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر تھا تمامے خوشی کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص برا کہنے والے جو کچھ کہتے ہین پس گناہ شروع کرنے والے پر
ہوتا ہی جب تک کہ نہ تعدی کرے مظلوم یعنی جب مظلوم حد سے بڑھجاتا ہی گناہ دونون پر ہوتا ہی پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑے ہونگے بندے حساب کے لیے تو پکارا پکارنے والا
چاہیے کہ اوٹھے وہ شخص کہ ہوا جر اوسکا اللہ پر پس چاہیے کہ داخل ہو بہشت مین پھر پکارا گیا دوسری بار چاہیے کہ اوٹھے وہ شخص کہ ہوا جر اوسکا
اللہ پر کمینے گے بندے کہ کون ہی ایسا کہ اجر اوسکا ہو اللہ پر کہا گیا وہی فرشتہ پکارنے والا کہ وہ عفو کرنے والے ہین لوگون سے پس اوٹھینگے ایسے
او ایسے ہزار آدمی پس داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا موسی بن عمران نے اے رب میرے کون
بہت عزیز ہوتیرے بندون مین سے نزدیک تیرے فرمایا اللہ تعالی نے وہ شخص کہ جب قدرت رکھے یعنی بدلا لینے پر بخشدیوے پھر تحقیق ایک شخص
برا کہتا تھا ابو بکر کو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب بہت برا کہا اوسنے جواب دیا ابو بکر نے
بعضی بات اوسکی کا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے رہے پس پوچھے اونکے پاس ابو بکر اور عرض کیا اے رسول خدا
برا کہتا تھا وہ تجکو اور آپ بیٹھے تھے پس جب جواب دیا مینے اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصے ہوئے آپ اور اوٹھ کھڑے رہے فرمایا آنحضرت نے
کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ کہ جواب دیتا تھا اوسکو پس جب جواب دیا تو نے اوسکو آیا شیطان پھر فرمایا اے ابو بکر تین چیزین ہین کہ وہ سب حق ہین
نہین کوئی بندہ کہ ظلم کرے اوسپر کوئی پس عفو کرے وہ اوسکے واسطے اللہ عزوجل کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب علم کے مدد اوسکی اور
نہین کھولتا ہی کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے سلوک کرنا اقربا سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کثرت مال کی
اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کمی مال کی + درمنثور +

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ○

اور جو کوئی بدلا لے اپنے ظلم پر سو اوپر نہین ہین اولا ہنا + سق +

اور البتہ وہ شخص کہ بدلا لے بعد ظلم ہونے اپنے کے پس وہ بیجا نہین ہی اوپر کچھ راہ ملامت کی + تفسیر + بدلا لے یعنی لیوے بدلا
حق اپنا بعد ظلم کیے جانے کے کچھ راہ ملامت کی یعنی عذاب کرنے والے کے لیے اور نہ عتاب کرنے والے کے لیے اور عیب کرنے والے کے لیے
فتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ کے کہ کیا یہ بیچ زخمون کے
ہوکہ آپسمین ایک دوسرے کو زخمی کرے تو وہ بدلا لے اوس سے پس اگر ظلم کرے تجپر کوئی شخص پس نہ ظلم کر تو اوسپر اور اگر جھوٹھ کرے
تجسے تو نہ جھوٹھ کر تو ساتھ اوسکے اور اگر خیانت کرے تیری تو نہ خیانت کر تو اوسکی اسلیے کہ موسن عہد پورا کرنے والا ادا کرنے والا امانت کا ہی

اور فاجر خیانت کرے تو عہد شکن ہوتا ہی + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے بد دعا کی اوسپر کہ ظلم کیا اوسنے اوسپر بتحقیق انتقام لیا + حضرت عایشہ سے ہی کہ انکا کچھ پیرالیہ چور نے لیا پس بد دعا کی اوسنے اوسکو پس فرمایا آنحضرت نے کہ تَسْتَخْفِي عَنْهُ وَيُخْفِيكَ عَنْكَ عَلَيْكَ یعنی اوسنے گناہ سبک کر بسبب بد دعا کرنے کے اوسپر + مثل + مثنوی + تنبیہ + کہا ایک شخص کو کسینے اسی خبیث یا مانند اسکے کے پس بازنر ہا اوسکو رنج ہر گالی کے کہ نہ واجب کرے حد کو مگر ترک کرنا اوسکا افضل ہی اور حد واجب آتی ہی بزانی یا مانند اسکے کے کہتے ہین یہ مسئلہ در المختار کی کتاب الکراہیۃ مین ہی بیچ آخر فصل بیع وغیرہ کے +

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اور نہیں ہی تو اوپر جو ظلم کرتے ہین لوگون پر اور دھوم اوٹھاتے ہین ملک مین ناحق اون لوگون کو ہی ایک دکھ کی مار + موٗ

سو اسکے نہین ہی کہ راہ ملامت کی اوس جماعت پر ہی کہ ظلم کرتے ہین لوگون پر اور فساد طلب کرتے ہین زمین مین ناحق وہ جماعت انکے لیے ہی عذاب دردینے والا + تفسیر + ظلم کرتے ہین الخ یعنی ابتدا کرتے ہین اور بیجا ستاکر ظلم کے اور یَبْغُونَ کے معنی ہین تکبر کرتے ہین اور بلندی ڈھونڈھتے ہین اور فساد کرتے ہین اور تفسیر کی گئی ہی سبیل ساتھ قتل کرنے کے اور ضمان لینے اور حبس کے یعنی جو کوئی قتل کرے کسیکو اوسکو قتل کرنا ہو نچتا ہی اور اگر کچھ نقصان کرے ضمان یعنی تاوان لینا ہو نچتا ہی اوسسے اور اگر جھگڑے وہ تو یہ بھی دلیل اپنی حقیت کی قائم کرے + مثل +

وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

اور البتہ جسنے صبر کیا اور معاف کردیا بیشک یہ کام ہمت کے ہین + موٗ

اور جو کوئی صبر کرے اور بخشے بتحقیق یہ صفت کارہا کے مقصود سے ہی + تفسیر + صبر کرے ایذا اور ظلم پر اور بخشدے اور بدلا نہ لے بتحقیق یہ صبر اور بخشدینا اوسسے اون کامون مین سے ہی کہ رغبت دلائی گئی ہی طرف اونکے یا اون کامون مین سے ہی کہ لائق ہی یہ کہ واجب کرے اوسکو عاقل اپنے نفس پر اور سہولت سمجھے اونکے ترک کرنے مین + اور کہا ابو سعید قرشی نے کہ صبر کرنا سکارہ پر یعنی مانگوا چیزون پر انبیا کی علیہم السلام مین سے ہی پس جسنے صبر کیا مانگوا چیز پر اور جزع فزع نکیا نصیب کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی حال رضا کا یعنی راضی برضا کے مولی ہوتا ہی اور وہ بزرگ احوال سے ہی اور جسنے جزع فزع کیا مصیبتون سے اور شکوہ کیا سو بیہودہ ہوا ہی اوسکو اللہ تعالی طرف نفس اوسکے کے پھر نہین نفع دیتا اوسکو شکوہ کرنا اوسکا + مثل + اور صاحب سمرنے ترجمہ اِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ کا یہ کیا ہی کہ یہ کام بہترین کامون مین سے ہی + مسئلہ سالک کو لازم ہی کہ بیچ تمام احوال ظاہری اور باطنی اپنے کے عزیمت کو اختیار کرے اور رخصت کو ترک کرے حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ستین المجالس مین فرماتے ہین کہ عزیمت مردون کے لیے ہی اور رخصت عورتون کے لیے اور عزیمت اوسکو کہتے ہین کہ ہر امر اور فعل مین وہ کام اختیار کرے کہ کسیکو علما ظاہر اور باطن اور شریعت اور طریقت کے سے اوسپر انکار اور اعتراض نہ پہنچے اور بیچ افاعل کے بیچ اولویت اور حقیت اوس فعل کے کچھ شبہہ نہو اور اوسکے ظاہر کرنے مین خوف اور حیا اوسکو لاحق نہو اور رخصت اوسکو کہتے ہین کہ جواز کرنا اوسکے کا شرع سے معلوم ہو اور فاعل اوسکا معاتب اور مواخذ نہو لیکن ہندا اوسکی اولی اور راجح اور اکثر ثواب مین ہو جیسے جھوٹا بلی کا کہانا اور سکا رخصت ہو اور نکھانا اوسکا عزیمت اور لینا ایک چیز کا اوس شخص سے کہ حلت اور حرمت اوسکے مال کی معلوم نہو رخصت ہی اور ترک کرنا اوسکا جب تک کہ حلت مال اوسکے کی تحقیق نہو عزیمت ہی اور یہی معنی ہین اسکے کہ مشہور ہی اَلصُّوفِيُّ لَا مَذْهَبَ لَهُ یعنی صوفی صادق مقید ایک حکم کا نہین ہر کام مین اصح اور احوط اور اورع کو اختیار کرتا ہی نہ یہ کہ جو بعضے کم فہم سمجھتے ہین کہ صوفی قید شرع اور مذاہب سے نہین رکھتا ہی نعوذ باللہ منہ جو کوئی ایسا ہو صوفی کیا بلکہ مسلمان بھی نہین رہتا ہی حاصل یہ کہ عزیمت کا رائیہ اولو

اولیا کا ہی طالب جب تک کہ اختیار عزیمت کو نکرے واصل بخدا نہیں ہوتا اور رخصت کو اختیار کرنا خطرہ رکھتا ہی ایکیونکہ اگر توفیق الٰہی اوس سے گم ہو تو حرام اور شبہہ میں پڑ جاویگا اور قید شرع سے نکل جاویگا بخلاف عزیمت کے کہ اگر اوس سے الگ ہو تو رخصت میں آ ہیگا اور خارج شرع سے نہیں ہوگا پس عزیمت پسند ایک قلعے کے ہی کہ کوئی چور اور رہزن اوس تک نہیں پہنچتا ✦ **بحر** ✦ **تنبیہ** ✦ جاننا چاہیے کہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ حق تعالیٰ دوست رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے رخصتوں اوسکی پر جیسا کہ دوست رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے عزیمتوں پر اور جو جب اسی حدیث کے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ مقصر کرے ایک تمہارا اوسطے شیطان کے حصہ نماز میں اپنی سے اعتقاد کرکے یہ کہ لازم ہی اوسپر یہ کہ نہ پھرے گردا ئیں اپنے سے یعنی بعد نماز کے تحقیق دیکھا میں نے بیشمار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پھرتے تھے بائیں طرف اپنی سے ✦ **ف** ✦ حاصل یہ کہ حضرت بعد سلام پھیرنے کے کبھی تو پھرتے تھے دائیں طرف سے اور کبھی بائیں طرف سے اور اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سلام پھیرتے اور دعا مانگتے اور جانب حجرۂ شریف کے کہ بائیں طرف ہی تشریف لیجاتے اور کبھی برعکس اسکے کہ دائیں طرف سے پھرتے اور دائیں طرف بیٹھتے اول کو عزیمت یعنی اولویت پر حمل کیا ہی کہ اوسمیں ثواب زیادہ ہوتا ہی اور فعل آنحضرت کا اکثر اسی طرح تھا لیکن ابن مسعود کہتے ہیں کہ دوسری صورت یعنی بائیں طرف سے پھرنا اگر رخصت یعنی جائز ہی اور کبھی ایک سنت میں اعتقاد واجب ہونے کا کرے یعنی پہلی صورت کو واجب جانے اور رخصت شارع کی سے کہ دوسری صورت ہے اعراض کرے اور حضرت شیطان کا اوسمیں اسلیے کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنے پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا ایسی جہالت کا کہ اوسکی کا بڑا ہونا معلوم ہے ہر ایک پر اسپر کہ جسنے اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اوسکو لازم اور یہ عمل کیا رخصت پر تو ہلاک ہوا اوسپر تو پیچھا شیطان گمراہ کرنے کو تیرا کیا مال ہی اوسکا کہ اصرار کرے بدعت اور خلاف شرع پر یہ حضرت شیخ اور ملا علی قاری اور سید رحمہم اللہ لکھا ہی اور غرض اس تقریر طویل سے یہ ہی کہ ظاہر ا مسلہ صاحب بحر کا کہ حضرت سید عبدالعادر سے نقل کیا خلاف احادیث صحیحہ کے معلوم ہوتا ہی اور حقیقت میں خلاف نہیں اسلیے کہ مراد اول حضرت کی یہ ہی کہ اکثر عزیمت پر عمل کیا کرے بغیر اعتقاد وجوب و لزوم کے اور حدیث وغیرہ میں یہ مراد ہی کہ اگر اعتقاد وجوب کا کرے اور اوسکو لازم کرے اور رخصت کو بالکل ترک کردے تو برا ہی واللہ اعلم بالصواب ✦ مومنوں کے انعام اور احسان اور خوبیوں کو بیان فرما کر اب انکے مقابل میں کفار فجار کا بیان ہوتا ہی ✦

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ

اور جسکو راہ دے اللہ تو کوئی نہیں اوسکا کام بنانے والا اسکے سوا اور تو دیکھے گا ظالموں کو جسوقت دیکھینگے عذاب کو کہینگے

هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝

کسی طرح پھر جانے کی ہوگی کوئی راہ ✦ **مو** ✦

اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں ہی اوسکے لیے کوئی کارساز بعد اوسکے اور دیکھیگا تو ظالموں کو جسوقت دیکھینگے عذاب کو کہینگے کیا کسی طرف پھر جانے کے کوئی راہ ہی ✦ **قفسیر** ✦ کوئی کارساز یعنی کوئی اوسکو ہدایت نہیں کر سکتا بعد گمراہ کرنے اوسکے اوسکو اور کوئی اوسکو لگے عذاب سے بچا نہیں سکتا اور دیکھے گا تو یعنی روز قیامت کے کہینگے اپنے رب سے پھر آنا طرف دنیا کے تو کیا ایمان لاوینگے اوسپر ✦ **مل** ✦

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اور تو دیکھے اونکو سامنے لائے گئے ہیں آگ کے ذلت سے جھکے ہوئے آنکھ نیچی کرکے دیکھتے ہیں اور کہینگے جو ایمان لائے تھے

اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝

مقرر ٹوٹے والے وہی ہیں جنھوں نے گوائی اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن سنتا ہے گنہگار ہیں بڑے میں سدا کے رہینگے ✦ **مو** ✦

اور دیکھیگا تو اونکو کہ پیش لایا جاویگا نزدیک دوزخ کے عاجزی کرتے ہوئے ذلت سے دیکھتے ہونگے یعنی دوزخ کی طرف کوشہ چشم نمکشادہ سے
اور کہا اہل ایمان نے تحقیق زیان میں ہیں والے وہ لوگ ہین کہ ٹوٹے مین ڈالا اپنے تئین اور اپنے قرابتیون کو روز قیامت کے آگاہو تحقیق ظالم
مع عذاب ہمیشگی کے رہنگے ۔ تفسیر خٰشِعِیْنَ الذلت سے ہوئے تواضع کرتے ہوئے نظر جھکائے ہوئے بسبب ذلت وخواری
لاحق ہونے کے مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ضعیف اور چوری کی نظر سے جیسا کہ دیکھتا ہی قیدی واجب القتل طرف تلوار کے اور اسی طرح
دیکھتا ہی دیکھنے والا طرف ناگوار چیز کے جن کھول سکتا پلکین اپنی اوپر اور کہا بعضون نے کہ اونھائے جاوینگے کافر اندھے پس
نہین دیکھینگے مگر اپنے پلون سے اور یہ نظر کرنی دوطرف خفی سے اور لفظ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یا تو متعلق ہے خٰسِرِیْنَ کے اور ہر صورت
مین ہوگا قول مومنون کا واقع دنیا مین اور یا متعلق بِقَالَ کے یعنی کہینگے مومن روز قیامت کے جب کہ دیکھینگے کفار کو ٹوٹے مین اور
قوتا اونکا یہ ہی کہ وہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہے اور یہ نتیجہ طرف جنت کے اور جنت کی حوروں وغیرہ کے کہ طیار تھین اونکے لیے جنت مین اگر
ایمان لاتے اور ظالم یعنی کافر اور اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ الخ مقولہ اللہ تعالی کا ہی ۔ مد ۔ معا ۔ جلا ۔ تنبیہ ۔
یعنی فرمایا کہ کہا اہل ایمان نے کلام منکور یعنی دنیا مین جو اونکو دیکھا کہ افرمان اللہ تعالی کے ہین آپ بھی اور اونکے اہل بھی کہ نہ آپ برائیون سے بچے اور اپنے
اہل کو بچایا باوجودیکہ اللہ تعالی نے فرمایا تھا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ
عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ یعنی ایمان والون بچاؤ اپنے
نفسون کو اور اپنے گھر والون کو اوس آگ سے کہ ایندھن اوسکا آدمی اور پتھر ہونگے مقین ہیں اوسپر فرشتے سخت خودرشت کہ نہین نافرمانی کرتے اللہ کا کہا
اور کرتے ہین جو حکم کیے جاتے ہین پس اونکی اور اونکے اہل کی نافرمانیان طرح بطرح کی دیکھکر یا تو دنیا مین کلام مذکور کہا یا روز قیامت کے کہینگے
جب طرح بطرح کی دار وگیر مین دیکھینگے اونکو بھی اور اونکے اہل کو بھی بسبب نافرمانی یمان کی کے پس بڑی تنبیہ ہی اس آیت مین ہر شخص کو موچنا
چاہیے سوچے اور آپ بھی بچے برائیون سے اور اپنے اہل کو بھی بچاوے برائیون سے اور تعلیم کرے طریقہ سنت کا تو یہ مستحق اس گنہ کا نہو ۔

وَمَا کَانَ لَھُمْ مِّنْ اَوْلِیَآءَ یَنْصُرُوْنَھُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ سَبِیْلٍ ○

اور کوئی نہوئے اونکے تائید کرنے والے جو مدد کرسکے اونکی اللہ کے سوا اور جسکو بہکائے اللہ اوسکو کہین نہین راہ ۔ صح

اور نہین ہونگے اونکے لیے کارسازکہ مدد کرین اونکی سوا خدا کے اور جسکو گمراہ کرے خدا نہین ہی اوسکے لیے کوئی راہ ۔ تفسیر مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
یعنی غیر خدا کے کہ دفع کرسکے اوسکے عذاب کو اوسسے کوئی راہ یعنی طرف حق کے دنیا مین اور طرف نجات کے یا جنت کے آخرت مین ۔ جلا ۔

اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ مَا لَکُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَکُمْ مِّنْ نَّکِیْرٍ ○

مانو اپنے رب کا حکم اوسسے پہلے کہ آوے ایک دن جو پھرنا نہین اللہ کے ہان سے نہیگا کوئی بچاؤ اوس دن اور نہوگا تمکو کوئی انکار ۔ صح

حکم قبول کرو اپنے پروردگار کا پہلے اسکے کہ آوے وہ روز کہ پھرنا نہین ہی اوسکو خدا کی طرف سے نہین ہی تمھارے لیے کوئی پناہ اوس روز
اور نہین ہی تمھارے لیے کچھ انکار ۔ تفسیر حکم مانو یعنی توحید وعبادت وغیرہ کا وہ روز یعنی دن قیامت کا اور لفظ مِنَ اللّٰہِ
مین متعلق ہی ساتھ لَا مَرَدَّ کے یعنی نہین پھیر سکیگا اوسکو اللہ بعد اسکے کہ حکم کردیگا اوسکے آنے کا یا مِنْ متصل ہی ساتھ یَاْتِیَ کے یعنی
فرمان برداری کرو اللہ تعالی کی پہلے اسکے کہ آوے اللہ کی جانب سے ایسا دن کہ نہ پھیر سکے کوئی اوسکو اور نہ نکیر یعنی انکار کرسکے ہی یعنی نہین
ہوگی تمھارے لیے خلاصی یا جگہ خلاصی کی عذاب سے اور نہین انکار کرسکنے کے تم کسی چیز کا اون اعمال مین سے کہ کرچکے ہو اسلیے
کہ تمھارے نامۂ اعمال مین جمیع ہین اور نامۂ اعمال تمھارے اور عضا تمھارے فعل پر گواہ ہون گے انکار کرینگے کرسکے

مد ۔ جلا ۔

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ

پھر اگر وہ بڑا دیں تو تجکو نہیں بھیجا ہے اوپر نگہبان تیرا ذمہ یہی ہے پوہنچا دینا اور ہم جب چکھاتے ہیں آدمی کو

مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ ۝

اپنی طرف سے مہر اور پہر پہنچتی ہے اوپر انکو کچھ برائی بدلا اپنی کمائی کا تو انسان بڑا ناشکرا ہے ۝

پس اگر موہ پھیر لیوین پس نہیں بھیجا ہے تجکو اوپر نگہبان نہیں ہے تجپر مگر پہنچانا اور تحقیق ہم جسوقت چکھاوین آدمی کو اپنی جانب سے رحمت خوش ہووے ساتھ اوسکے اور اگر پہنچے آدمیون کو مصیبت بسبب اوسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھون انکے نے پس آدمی ناشکر گذار ہے ✦ تفسیر ✦ موہ پھیرین یعنی فرمان برداری سے نگہبان کر نگہبانی کرے اوسکے اعمال کی کہ موافق مطلوب ہی کرین پہر پہنچانا سو تو پوہنچا ہی چکا ہے اور یہ پہلے حکم ہوئے جہاد کے تھا اور الانسان سے مراد جمیع ہی رحمت یعنی نعمت مانند وسعت اور امن اور صحت کے خوش ہووے یعنی اترانے لگے بسبب ملنے نعمت کے مصیبت یعنی بلا مانند مرض اور قحط اور فقر اور مانند انکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھون انکے نے یعنی بسبب کاہوون اونکے کے اور کفور کے معنی ہین بڑے ناشکرے کے اور معنی اسکے یہ ہین کہ وہ یاد کرتا ہی بلا کو اور بھولجاتا ہی نعمتون کو پوہر جو خبر جاتا ہے انکو کہا بعضون نے مراد ہی اوس سے کفار نعمت اور بعضون نے کہا کہ مراد ہی اوس سے کفر باللہ تعالیٰ ✦ جلد ✦ مد ✦

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝

اللہ کا راج ہی آسمانون مین اور زمین مین پیدا کرتا ہی جو چاہے بخشتا ہی جسکو چاہے بیٹیان اور بخشتا ہی جسکو چاہے بیٹے

أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝

یا اوکو دیتا ہے جوڑے بیٹے اور بیٹیان اور کرتا ہی جسکو چاہے بانجھ وہ ہر سب جانتا کرسکتا ہے ۝

خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی پیدا کرے جو کچھ چاہے دیتا ہی بیٹیان جسکو چاہے اور دیتا ہی بیٹے جسکو چاہے یا ملا دیتا ہی اولاد کو بیٹے اور بیٹیان اور کر دیتا ہی جسکو چاہے بانجھ تحقیق وہ ہی جاننے والا قادر ✦ تفسیر ✦ بادشاہی یعنی اوسی کا تصرف ہی آسمان اور زمین مین جو چاہتا ہی سو کرتا ہی دیتا ہی بیٹیان الایہ نہیں یعنی اوسکے لیان بیٹا کہا بعضون نے کہ عورت کی برکت سے ہی بیٹے سے پہلے جننا لڑکی کا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی پہلے بیٹی کو ذکر کیا اور جب کہ ذکر کیا بھیجنا انسان کے تئین رحمت کو اور یوہنجانا اوسکے تئین مصیبت کو اوسکے بعد ذکر فرمایا کہ اللہ کے لیے بادشاہی ہی اور وہ تقسیم کرتا ہی نعمت اور بلا کو جس طرح چاہتا ہی اور بخشتا ہی اپنے بندون کو اولاد جو کچھ کہ مقتضی ہوتی ہی اوسکو مشیت اوسکی پس بعضون کو بیٹیان ہی دیتا ہی اور بعضون کو بیٹے ہی اور بعضون کو بیٹے بھی اور بیٹیان بھی ملوان ملجلوان اور بعضون کو بانجھ ہی کرتا ہی کہ نہ دیتا اولاد کو اولاد کچھ بھی اور عقیم اوس عورت کو بھی کہتے ہین کہ جو نہ جنتی اور اوس مرد کو بھی عقیم کہتے ہین کہ جسکے لیان اولاد نہین ہوتی پہر اگر کوئی کہے کہ کیون پہلے ذکر کیا بیٹیان کو پہر بیٹون کو اور جو دیگر مرد مقدم ہین عورتون پر تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا تھا بلا کا پہلی آیت کے آخر مین اور انسان کی ناشکری کا ساتھ بھولجانے رحمت جلد کے پہر اوسکے بعد ذکر کیا اپنی بادشاہت اور مشیت کا اور تقسیم کرنے اولاد کا پس پہلے ذکر کیا بیٹیون کو اسلیے کہ سیاق کلام یہ تھا کہ وہ ملکہ نے والا ہی اوس چیز کو کہ وہ چاہتا ہی نہ جو کچھ چاہتا ہے انسان پس ہوا ذکر کرنا بیٹیون کا کہ جو جملہ اوس چیز سے ہین کہ نہین چاہتا ہے اوسکو انسان اہم اور اہم واجب التقدیم ہی اور بعضون نے کہا کہ پہلے ذکر کیا بیٹیون کو اونکے باپون کے دل خوش کرنے کے لیے اور بعضون نے کہا کہ نازل ہوئی یہ آیت انبیا صلوات اللہ علیہم کے حق مین اس جہت سے کہ دین حضرت شعیب اور لوط علیہما السلام کو بیٹیان اور ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹے اور بیٹیان اور کیا یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو بانجھ اور یہ بنا بر تمثیل کے ہی اور آیت عام

تمام لوگوں کے حق مین + **کشاف + مدارک + معالم** + حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ بلاشبہ برکت عورت کی ہے
پیٹ بھلا اور سکابیٹی کو کیا نہین سنا تو اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہی یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ
پس پہلے ذکر کیا عورت کا نقل کی یہ ابن ہبیرہ اور ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع سے + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اولاد تمھاری ہبہ اللہ کی ہی تمھارے لیے بخشتا ہی عورت جسکے لیے چاہتا ہی اور بخشتا ہی مرد جسکے لیے چاہتا ہی + **درمنثور** +

مسئلہ + ذکر ہبہ کا لفظ ہبہ سے مناسبت رکھتا ہی جانا چاہیے کہ ہبہ صحیح ہوتا ہی ساتھ ایجاب و قبول کے اور پورا ہوتا ہی
ساتھ قبض کامل کے یعنی جب کہے کہ یہ چیز تجکو ہبہ کی مینے اور موہوب لہ کے قبول کی مینے اور اپنے قبضہ مین لاوے صحیح و تمام ہوا اور بغیر قبض
یہ پوری اور معتبر نہین اور بغیر اذن مالک کے بھی قبضہ موہوب لہ کا صحیح ہوتا ہی اور یہ شاع اور ہر چیز کا کہ بٹ سکے جیسے زمین وغیرہ جائز نہین اگر
اور جو بٹ نہ سکے مانند غلام اور جواہر اور کپڑے وغیرہ کے جائز ہی اور یہ شاع اسکو کہتے ہین کہ ایک چیز کی کودے بن بانٹے اور باپ کو مستحب ہی
کہ اپنی اولاد مین برابری کرے کہ بیٹی کو بھی بیٹے کے برابر دے اور خاص ایک ہی کو دینا یا زیادہ دینا بعض کو بہ نسبت بعض کے
مکروہ ہی جلد دوم امامیہ کے نزدیک اور باقی مسائل اسکے فقہ کی کتابون مین مذکور ہین + **بحر** +

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ
اور کسی آدمی کی نہین کہ اوس سے باتین کرے اللہ مگر اشارے سے یا پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا پھر وہ پہنچاوے اوسکے حکم سے
مَا يَشَآءُ + اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝
جو چاہے وہ سب سے اوپر ہی حکمتون والا + **مو** +

نہین ہی کسی آدمی کو کہ بات کرے اوس سے خدا مگر ساتھ اشارے کے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیجے فرشتے کو پس نازل کرے
ساتھ حکم اوسکے کے جو کچھ کہ خدا نے چاہا ہی تحقیق خدا بلند مرتبہ باحکمت ہی مترجم کہتا ہی اشارت عبارت ہی خواب کے دیکھنے سے اور حکم کے ڈالنے سے
بیچ خاطر کے بطریق الہام کے اور پردے کے پیچھے سے عبارت ہی اس سے کہ آواز سنے اور نہ دیکھے اور تیسری قسم یہ ہی کہ فرشتہ بصورت
آدمی کے بن کر آوے اور بات کرے واللہ اعلم + **تفسیر** + اِلَّا وَحْيًا سے الہام مراد ہی جیسے کہ روایت کیا گیا ہی نفث فی روعی
یعنی پھونکا اور اَوْ اِلَّا بِاِذْنِهٖ سے وحی مین یا خواب مراد ہی موجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُؤْيَا الْاَنْبِيَاءِ وَحْيٌ یعنی خواب انبیاء کا
وحی ہی جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا فرزند کو ذبح کرتے یا پردے کے پیچھے سے یعنی سننے کلام اللہ تعالیٰ سے بغیر اسکے کہ دیکھے
سننے والا اوسکو کلام کرے اوس سے جیسے کہ سنا موسیٰ علیہ السلام نے اور مراد اس سے پردے مین ہونا اللہ تعالیٰ کا نہین ہی اسلیے کہ اللہ تعالیٰ کے
حق مین نہین جائز ہی جو کچھ کہ جائز ہی اجسام کے حق مین کہ پردے مین ہو مراد ہی لیکن مراد اس سے یہ ہی کہ سنے والا پردے مین ہی دیکھے سے دنیا مین
فرشتے کو جیسے جبرئیل آتے تھے وحی لیکر + یا ہی کہ یہود نے آنحضرت سے کہا کہ کس واسطے تیرا خدا تجھسے بالمواجہہ کلام نہین کرتا اگر تو پیغمبر ہی تو
جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کرتا تھا تو قال علیہ السلام نے فرمایا کہ موسیٰ کے ساتھ بھی بالمواجہہ تھا پیچھے حجاب نور کے تھا واسطے
تصدیق پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آیت اور نہی کہ کسی بشر کے ساتھ کلام بالمواجہہ نہین ہوا + **مالم معالم** +

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا + مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ
اور اسی طرح بھیجا ہمنے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہی کتاب نہ ایمان پر ہمنے کیا ہی
نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا + وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
یہ روشنی کہ اسکے ذریعہ سے ہمنے ہدایت کرتے ہین جسکو چاہتے ہین اپنے بندون مین اور تو البتہ سمجھاتا ہی سیدھی راہ + **مو** +

اور اسی طرح وحی بھیجا ہے تجھ طرف تیرے قرآن کو کلام اپنے سے نہیں جانتا تھا تو کہ کیا ہی کتاب اور نہیں جانتا تھا تو کہ کیا ہے ایمان ولیکن کیا ہے
وحی کو روشنی راہ دکھاتے ہیں ہم ساتھ اوسکے جسکو چاہتے ہیں ہم اپنے بندوں میں سے اور تحقیق تو ہدایت کرتا ہے طرف راہ سیدھی کی

تفسیر اور اسی طرح یعنی جیسے کہ وحی بھیجی ہمنے طرف رسولوں کے پہلے تجھے تھے ایسے ہی وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو
قرآن کو یہاں روح اسلیے فرمایا کہ اس سے خلق زندہ ہوتے ہیں اپنے دین میں جیسا کہ زندہ ہوتا ہے بدن بسبب روح کے اور کتاب سے
مراد قرآن ہے اور ایمان سے مراد شرائع ایمان کے ہیں یا یہ مراد ہے کہ تو نہیں جانتا تھا تو ایمان لانا ساتھ کتاب کے اسلیے کہ آنحضرت جب کہ
نہیں جانتے تھے کہ نازل ہوگی کتاب معجز نہیں تھے جاننے والے اوس کتاب کو پس نہوتے جاننے والے ایمان کو کتاب پر بالضرور
ہدایت کرتا ہے یعنی بلاتا ہے ساتھ یقینی الیک کے یعنی قرآن کی طرف راہ سیدھی کے یعنی دین اسلام کے **مدث**

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اَلَآ اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ۝

راہ اسکی جسکا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں ہاں طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہیں کام **موث**

راہ خدا کی جسکے لیے ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں ہاں خبردار ہو طرف خدا کے پھیرے جاتے ہیں کام **تفسیر** جسکے لیے ہے
یعنی جیسا وہی اس کے ملک اور مخلوق اور لونڈی غلام ہیں یا اور آخر آیت میں وعید یعنی ڈراوا ہے اور وعدہ ہے تیز آرام محبت کا چنانچہ
ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا جنے پڑھی آخر عسق ہوا اوں لوگوں میں سے کہ شاباشیں کرتے ہیں اوپر فرشتے اور بخشش
مانگتے ہیں اوسکے لیے اور رحمت طلب کرتے ہیں اوسکے لیے **مل بیضاوی** **تنبیہ** خدا تعالیٰ کی اس راہ سیدھی کی
مثال حدیث شریف میں یوں آئی ہے کہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ کہا خط کھینچا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط
یعنی سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اللہ کی ہے پھر کھینچے کئی خط داہنی اوسکے اور بائیں اوسکے یعنی سات خط چھوٹے چھوٹے داہنی طرف اور اسی طرح بائیں
طرف اور فرمایا یہ راہیں ہیں اوپر ہر راہ کے شیطان ہے پکارتا ہے طرف اوس راہ کے اور پڑھی یہ آیت وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا
فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ یعنی اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی پس پیروی کرو اوسکی اور
نہ پیروی کرو اور راہوں کی تا نہ پریشان کریں راہیں تمکو راہ اوسکی سے اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیان کی اوسنے ایک مثل راہ سیدھی کی اور دو طرف رہے دو دیواریں ہیں اور بیچ دیوار یں دروازے کھلے ہوئے اور اوپر دروازے
کے پردے پڑے ہوئے ہیں اور راستے کے سرے پر پکارنے والا پکارتا ہے کہ سیدھے رہو راہ پر اور ٹیڑھے مت چلو اور اوپر سے پکارنے
والے کے ایک پکارنے والا اور ہی جب کہ قصد کرتا ہے بندہ یہ کہ کھولے کچھ اوں دروازوں میں سے تو کہتا ہے پکارنے والا اوپر سے کہ مکھول تو
اسکو اسلیے کہ تحقیق تو اگر کھولیگا اوسکو داخل ہو جاویگا اسمیں یعنی پھر وہاں برا دکھ پاویگا پھر تفسیر کی یعنی کھولا حضرت نے اس مثال کو پس کہا کہ
مراد راہ سے اسلام ہے اور دیواروں سے حدیں اللہ کی اور مراد دروازوں کھلے ہوئے جنیں حرام کی ہوئیں اللہ کی یعنی افعال کے کرنے سے کہ اسلام سے باہر نکلجاتا ہے اور مراد پردے پڑے ہوئے ہیں حدیں اللہ کی اور مراد پکارنے والے سے کہ رستے کے سرے پر ہے قرآن اور مراد
پکارنے والا سے کہ اوپر اوسکے ہے وہ نصیحت دینے والا ہے اللہ کی طرف سے ہر مومن کے دل میں یعنی فرشتہ ملہم خیر اور قول آنحضرت صلے
بلانے کی طرف دین اسلام کے یوں آئی ہے روایت ہے ربیعہ جرشی سے کہ کہا دکھلائے گئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب میں فرشتے پس
کہا گیا اونکو چاہیے کہ سوویں آنکھیں تمہاری یعنی نہ دیکھے اپنی آنکھوں سے کچھ اور سنیں کان تمہارے یعنی کان نہ رکھے کسی کی بات پر اور سمجھے دل
تمہارا یعنی اس میں کچھ خیال نہ لاحاصل یہ کہ خود اور حضور دل سے اس مثال کو سن کر خوب سمجھے جس سے جواب دیا کہ دو آنکھیں میری
اور دو کان میرے اور سمجھا دل میرے نے پس فرمایا کہا گیا واسطے میرے یعنی فرشتوں نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا گھر اور طیار کیا کھانا

او بھیجا بلانے والے کو پس جسنے کہا مانا بُلانے والے کا داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانے مین سے اور راضی ہوا اوس سے سردار اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا کھانے مین سے اور خفا ہوا اوسپر سردار فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اللہ راضی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بُلانے والے اور گھر اسلام اور کھانا بہشت + مشکوۃ +

سورۃ الزخرف مکیۃ وھی تسع وثمانون اٰیۃ وسبع رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ زخرف ہی زخرف کہتے ہین تحمل کو ۱۲ اور بعضون نے کہا سونے کو جیانچہ تحقیق اسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالی پس ذکر زخرف کا اس سورت مین آیا ہی کہ فرمایا وَلَوْلَآ اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّکْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِھِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیْھَا یَظْھَرُوْنَ ۝ وَلِبُیُوْتِھِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیْھَا یَتَّکِئُوْنَ وَزُخْرُفًا ۔ حاصل اس آیت کا یہ ہی کہ اگر لحاظ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر یعنی کفر پر ہوجائینگے تو ہم کفار کے گھرون کی چھتون کو اور سیڑھیون کو اور دروازون اور تختون کو کہ اونپر تکیے لگا کر بیٹھتے ہین چاندی سونے کا کر دیتے یعنی یہ دنیا کا مال و منال اللہ تعالی کے نزدیک ایسا بُرا اور ناپسند ہی کہ اگر یہ لحاظ نہ ہوتا مسلمانون کے بگڑ جانے کا اسے حسد مسرت کے تو ہم انکو ایسا مالدار کر دیتا اپنے دشمنون کو جیانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا غرض کہ اس سورت مین جو ذکر زخرف کا آیا ہی اور بیان اوسکا مہتم بالشان ہی اوسپر نام اوسکا رکھا گیا + اور زخرف کا بعد سورۂ شوری کے ہی اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور سوا اسکے بھی بہت وجہین مناسبت کی ہین درمیان ان دونون سورتون کے اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین نواسی ۸۹ اور کلمے آٹھ سو تینتیس ۸۳۳ اور حروف تین ہزار چار سو ۳۴۰۰ اور رکوع سات + * +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حٰمٓ ۝ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

قسم ہی اس کتاب واضح کی کہ تحقیق ہمنے کیا ہی اس کتاب کو کلام عربی تو کہ تم سمجھو + **تفسیر** حروف مقطعات کے معنی مین جو قول یہی ہی کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ مراد اسنے کیا ہی کفار کے عاجز کرنے کے لیے اور ترتے تھے + اور بعضون کے نزدیک ہر حرف اشارہ ہی طرف عطائے حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ح سے حوض کوثر اور میم سے ملک محمود جیانچہ بیان مفصل اسکا اوپر کی سورت مین ہو چکا ہی اور مبین کے معنی ہین یہ کہ واضح کر دیتی ہی اور مضمون کو کہ اوتارا گیا ہی اوپر اسلیے کہ اونکی لغت اور اسلوب پر ہی یا معنی ہین کہ واضح ہی مستدبرین کے لیے یا یہ معنی ہین کہ یہ ایسی ہی کہ واضح اور صدا کرین ہین اسنے راہین ہدایت کی گمراہی کی راہون سے اور واضح کر دیا اسنے تمام اون چیزون کو کہ محتاج ہی اونکی امت دربارہ دین کے اور یہ جو فرمایا اِنَّا جَعَلْنٰہُ معنی اسکے یہ ہین کہ گردانی ہمنے قراءت اس کتاب کی عربی + اور بعضون نے کہا بیان کیا ہمنے اوسکو + اور بعضون نے کہا نام رکھا ہمنے اوسکا + اور بعضون نے کہا وصف کیا ہمنے اوسکا کہا جاتا ہی جعل فلان زیدا اعلم الناس یعنی وصف کیا زید کا ساتھ بہت علم کے اور یہ ایسا ہی جیسے فرمایا اللہ تعالی وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ الَّذِیْنَ ھُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اَوَجَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ اور فرمایا اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَآجِّ + پس سب کے معنی وصف اونام رکھنے کے ہین + اور روایت کی ابن مردویہ نے طاؤس سے کہ آیا شخص ابن عباس کے پاس حضرموت سے اور کہا اوسنے اے ابن عباس خبر دے مجکو قرآن کے حال سے کہ آیا کلام ہی اللہ تعالی کے کلامون مین سے یا مخلوق ہی اللہ کی مخلوقون مین سے اور کہا ابن عباس نے کہ بلکہ کلام ہی اللہ کے کلامون مین سے کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالی سے فرماتے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ

اَسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ + یعنی اگر کوئی مشرکوں میں سے پناہ مانگ تجھ سے تو پناہ دے اوسکو یہاں تک کہ سنے کلام اللہ کا پس کہا ابن عباسؓ سے اوس شخص نے کہ کیا دیکھا ہی تو نے قول اللہ تعالی کا اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا یعنی ہمنے گردانا اوسکو قرآن عربی کو یا لفظ جَعَلْنَا سے پیدا ہونا قرآن کا نکلنے لگا + کہا ابن عباسؓ نے مراد یہ ہی کہ لکھا اوسکو اللہ تعالی نے لوح محفوظ میں زبان عربی میں کیا نہیں سنا تو نے اللہ تعالی کو فرماتے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ + مجید کے یہی معنی تو ہیں کہ وہ عزیز ہی نزدیک لکھنے والوں اللہ کے لوح محفوظ میں + کہا مقاتل بن حیان نے کہ کلام آسمان والوں کا عربی ہی پھر پڑھی یہ آیت حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا آخر دو آیتوں تک کہ تم یعنی اہل مکہ تم سمجھو یعنی معانی اوسکے + مدنی + مرسلوں + معا +

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

اور یہ بڑی کتاب میں ہم پاس کہ اونچا محکم + مو +

اور تحقیق یہ کتاب ثبت ہی لوح محفوظ میں نزدیک ہمارے تحقیق یہ کتاب بلند قدر باحکمت ہی مترجم کہتا ہی قسم کھانی ساتھ ایک چیز کے واسطے ثابت کرنے اوسی چیز کے یا لازم اور چیز کے کنایہ ہی ساتھ اسکے کہ وہ چیز آپ دلیل اپنی ہی جیسے کہ کہتے ہیں قسم ہے میں تو دزلف شکوں تو کہ تو معشوق دلربائی واللہ اعلم + تفسیر + یہ کتاب یعنی قرآن ثابت کیا گیا ہی نزدیک اللہ کے لوح محفوظ میں دلیل اسکی قول اللہ تعالی کا ہی بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ + یعنی وہ قرآن عزیز لوح محفوظ میں لکھا گیا ہی + اور ام الکتاب کہا اسلیے کہ وہ اصل ہی کہ اوسمیں سب کتابیں لکھی ہوئی ہیں اوسسے نقل کی جاتی ہیں اور لکھی جاتی ہیں + کہا ابن عباسؓ نے اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نے قلم تھا پس حکم کیا اوسکو یہ کہ لکھے جو کچھ کہ ہونیوالا تھا پیدا کرنا پس کتاب اوسکے پاس ہی پھر پڑھی یہ آیت وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ بلند قدر ہی یعنی سب کتابوں سے مرتبہ اسکا زیادہ ہی باحکمت ہی یعنی صاحب حکمت بالغہ کی ہی خبر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکے شرف و مرتبہ کی یعنی ہم جھٹلاتے ہو اوسکو اہل مکہ اور وہ ہمارے نزدیک بلند قدر اشرف اور محکم ہی باطل سے + مدنی + معا +

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝

کیا پھیر دینگے ہم تمہاری طرف سے یہ سمجھوتی نہ کر اسے کہ تم ہو لوگ حد سے نہیں رکتے + مو +

کیا باز رکھینگے ہم تمسے پند کو اعراض کرکے واسطے اسکے کہ ہو تم ایک جماعت حد سے نکلنے والے + تفسیر + یعنی اس سبب سے کہ تم نہیں مانتے کیا بھیجنا موقوف کرینگے حکم کا + مو + یعنی تم قوم مسرف ہو یعنی نہایت جہالت رکھتے ہو اور گمراہی میں حد سے بڑھ گئے ہو کیا اس سبب سے باز رکھینگے ہم تمسے اوتارنا ذکر یعنی قرآن کا اور لازم کرنا حجت کا ساتھ اوسکے واسطے اعراض کرنے کے تمسے یہ کبھی نہیں ہونیوالا کام ہے یہ کہ بسبب کفر و شرک تمہارے کے کہا قرآن کا اوتارنا اور امر و نہی کرنا چھوڑ دینگے ہم یہ استفہام انکاری ہی یعنی کبھی نہیں ہونیوالا کہ کہا قتادہ نے قسم خدا کی اگر اوٹھایا جاتا یہ قرآن جسوقت کہ رد کیا تھا اسکو اس امت کے پہلے لوگوں نے تو البتہ ہلاک ہو جاتے ولیکن اللہ نے حسب عادت و حرمت اپنی بار بار اوتارتا رہا اوپر قرآن بیس برس تک یا کچھ اوپر بیس برس تک + مدنی + معا +

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور بہت بھیجے ہمنے پیغمبر پہلوں کے یعنی تمسے پہلے لوگوں میں اور نہ آتا تھا اونکے پاس کوئی نبی مگر ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے + مو +

اور بہت بھیجے ہمنے پیغمبر پہلوں کے یعنی تمسے پہلے لوگوں میں اور نہ آتا تھا اونکے پاس کوئی نبی مگر ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے تفسیر یعنی تمہے اسی عادت پر اور اوسمیں تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تمہاری قوم جو تمسے ٹھٹھا کرتی ہی اور ایذا دیتی ہی کچھ دلگیر نہو کہ قدیم سے گمراہوں کا یہی معاملہ رہا ہی اگلے انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوات والسلام کے ساتھ + مدنی + تنبیہ + اور ایسے ہی آنحضرت

ع ۷
ی کو کہ یہ ی کا بھی نہیں ہوتا

صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے اونکی امت کے اہل حق کے لیے بھی انہیں نسل بنکر اگر کوئی گمراہ و بعنتی ہوتے سے ٹھٹھا کرے اور ایذا دے تو ہلاک اور خجیت ہو تو بنکو خوش ہو تو کہ کہاں رفیع ہمارے رہے طالع کہ انبیا علیہم الصلوات والسلام کی میراث ہاتھ لگے +

فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ○

پھر کھپا دیئے ہم نے سخت زور والے اور چلی آئی ہے صفت پہلوں کی +مو

پس ہلاک کیا ہم نے سخت تر کو قریش سے یعنی عاد و ثمود کو کہ قریش سے قومی تر تھے باعتبار دست درازی کے اور نکو رہوئے تھے پہلوں کے + **تفسیر** + یعنی قرآن میں بہت نگہنہ کو ہوئے تھے اور حال اونکی ہلاکت اور تباہی کے سب جھٹلانے رسولوں کے اور نحلم تیرے قوم کے غنا کا بھی ایسا ہی ہوتا ہے پس ان پر صبر کر جیسا اولوالعزم رسول صاحب اہل اللہ علیہ وسلم کے لیے اور وعید ہے یہ کفار کو + مل +

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ○ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

اور اگر تو انسے پوچھے کس نے بنائے آسمان و زمین تو کہیں بنائے اونہ زبردست خبردار نے وہی جس نے بنائی تمکو

الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

زمین بچھونا اور کھدیں تمکو اسمیں راہیں شاید تم راہ پاؤ +

اور اگر پوچھے تو مشرکوں سے کہ کسنے پیدا کیے ہیں آسمان و زمین البتہ کہیں گے پیدا کیا انکو خدا غالب جاننے والا وہ ایسا ہی کہ کیا تمکے لیے زمین کو بچھونا یعنی جگہہ قرار کی اور کھدیں اسمیں تمھارے واسطے زمین میں راہیں تمو کہ تم راہ پاؤ + **تفسیر** + یعنی طرف تاصد اپنے کے اپنے سفروں میں اقرار کیا شرکوں نے اسکا کہ اللہ خالق آسمانوں اور زمین کا ہے اور اقرار کیا اوسکی عزت و علم کا پھر عبادت کی اوسکے غیر کی اور انکار کیا اوسکی قدرت کا بلحاظ بیسبب یا وقی جہل اپنے کے اس العزیز العلیم تک علم ہوئی خبر دینی اونکی طرف سے پھر بیان فرمائی شروع کلمین اللہ تعالی نے صفتین اپنی ذات پاک خود پس + یا ایھا الذی جعل لکم الارض الخ + معا +

وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○

اور جسنے اتارا آسمان سے پانی ناپ کر پھر اوجہا دیا اسنے اوسسے ایک دیس مردہ اسی طرح نکالے جاؤ گے تم +مو

اور وہ ایسا ہے کہ اتارا آسمان سے پانی ساتھ اندازے کے پھر زندہ کیا ہمنے ساتھ اوسکے شہر مردہ کو اسی طرح نکالے جاؤ گے تم یعنی قبروں سے زندہ کر کر + **تفسیر** + ساتھ اندازے کے کہ جسمیں بہتیرے سالم رہیں اور راحت ہو اوسکی شہروں کو اور لفظ علیم پر وقف نہیں ہے کیونکہ الذی صفت اوسکی ہے اور ابو حاتم نے وقف کیا ہے بنا بر تقدیر ھو الذی کے اسلیے کہ یہ اوسان کفار کے جھٹلانے نہیں اسلیے کہ وہ نکے نکالنے کے قبروں سے کہتے کذلک تخرجون بلکہ آیت حجت ہے اوپر رجح انکار بعث کے + مل +

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ○

اور جسنے بنائے سب چیز کے جوڑے اور بنائے تمکو کشتی اور چوپائے جسپہ سوار ہوتے ہو +مو

اور وہ ایسا ہے کہ پیدا کیے طرح طرح کے حیوانات سارے اور کیا واسطے تمھارے کشتیوں اور چارپایوں اوسمیں کہ کہ اوپر سوار رہتے ہو +

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ

آخر تم اوسکی پیٹھ پر پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان جب بیٹھ چکو اوسپر اور کہو پاک ذات ہے وہ جسنے

سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ○ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○

بس کیا ہمکو یہ اور ہم تھے اوسکے مقابل ہونے والے اور ہمکو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے +مو

تو کہے بیٹھو تم اور پیٹھ سواری کے پھر یاد کرو تم اپنے پروردگار کی نعمت کو جبکہ تم بیٹھو تم اور سیدھا کرو تم اپنی طرف کو پیٹھ اسکی تاکہ کہو تم پاک ہے وہ ذات جس نے مسخر کیا ہمارے لیے اس سواری کو اور ہرگز نہ تھے ہم اسکی طاقت پانے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے رجوع کرنیوالے ہیں ۔ تفسیر اس سفر سے آخرت کا سفر یاد کرو حضرت سوار ہوتے تو یہی تسبیح کہتے ۔ لغت ۔ عَلٰی ظُهُوْرِهٖ کے معنی ہیں اونٹ پر بیٹھنا اور جس کے کہ سوار ہوتے ہو اور وہ کشتی اور جہاز ہیں ۔ ثُمَّ یاد کرو تم یعنی ساتھ دلوں اپنے کے اور کہو تم یعنی ساتھ زبانوں اپنی کے طرف پروردگار اپنے کے رجوع کرینگے کہا بعضوں نے یاد کرتے ہیں نیک بندے وقت سوار ہونے اپنے کے دنیا کی سواری پر آخری سواری اپنی کو دنیا سے کہ وہ جنازہ ہے اور منقول ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جب کہتے تھے زبانوں اپنی کو کہتے بِسْمِ اللّٰہِ پھر جب بیٹھتے سواری پر کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا الخ مُنْقَلِبُوْنَ تک اور تکبیر کہتے تین بار اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے تین بار اور کہا صحابہ نے جب سوار ہوئے آنحضرت کشتی میں کہتے بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی ساتھ نام اللہ کے چلنا کشتی کا ہی اور ٹھہرنا اوسکا بلاشبہ میرا رب بخشنے والا مہربان ہے اور منقول ہے کہ کتنے ایک لوگ سوار ہوئے اور کہا انہوں نے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا آخر آیت تک اور انمیں ایک شخص سوار تھا ایک اونٹنی پر نہیں جنبش کرتی تھی وہ مارے دُبلا پے کے پس کہا اوسنے بلاشبہ میں طاقت پانے والا ہوں اوپر پس کودنے لگی وہ اونٹنی اور وہ گر پڑا اوس سے اور ٹوٹ گئی گردن اوسکی پس اس سے یہ معلوم ہوا کہ سواری کیسی ہی ضعیف ہو اللہ ہی کی مدد سے اوپر قادر ہوتا ہے اور لائق ہے کہ نہ سوار ہونا عاقل کا واسطے اترانے اور لذت اوٹھانے کے بلکہ واسطے عبرت حاصل کرنے کے اوس سے سواری جنانے کی یاد کرے کہ اسی طرح ایک روز اوپر سوار ہونا ہے اور تامل کرے اوسوقت کہ میں مرنے والا ہوں یا مارنے اور جانے والا ہوں طرف اللہ تعالیٰ کے میں بازگشت اوسکی تضا سے ۔ حل ۔ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حاضر کیا گیا انکے پاس جانور تو کہ سوار ہوں اوپر پس جب کہ رکھا پانوں اپنا رکاب میں یعنی ارادہ کیا پانوں رکھنے کا کہا بِسْمِ اللّٰہِ پس جب کہ بیٹھ گئے اوسکی پیٹھ پر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یعنی شکر ہو اوپر نعمتوں سواری ہونے کے اور سوار ہونے کے پھر کہا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا الخ مُنْقَلِبُوْنَ تک پھر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ تین بار سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی پاک ذات ہے تو بلاشبہ ظلم کیا میں نے اپنی جان پر پس بخش میرے لیے گناہ میرے پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوائے تیرے پھر ہنسے حضرت علیؓ پس کہا کیا گرد واسطے ہنسنے تمہارے اے امیر المومنین کہا حضرت علیؓ نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا بندے نے پھر ہنسے پس کہا میں نے کس چیز سے ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے بندے سے جب کہتا ہے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ یعنی تو بخش میرے لیے گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہے میرا بندہ کہ نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوائے میرے ۔ مشکوٰۃ ۔ معانی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بسبب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسے ۔ ۱۲ ۔ اور جملہ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ کو جملہ عبارت سے یہ لگانا ہے کہ سوار ہونے میں انتقال ایک جگہ سے طرف دوسری جگہ کے ہے اور یہ انتقال روز قیامت پروردگار جل شانہٗ کی طرف جانا ہے اور سواری جگہ خطر اور بلا کی بھی ہے پس گویا اشارہ ہوا اسپر کہ سوار کو چاہیے کہ اوسے غافل نہ ہو اور مستعد ہو ملنے اللہ تعالیٰ کے لیے ہو کر تیار اور بارگ کھینچ کر چلے کہ آخر کار سواری چوپی یعنی جہاز ہے پر اس جہان فانی سے جاویگا اوسوقت کو نہ بھولے اور جانے کہ اسی طرح ایک روز اوس سواری پر بٹھایا ہے اوسکا مالک اور کارکن کہ اوس روز سیاہی ہوئی میں اشارہ ہے پھیر کر چلنے موت کو نہ بھولکر اے یاد کرنا موت کا بڑی نعمت ہے اور جو ثواب پاتا ہے یاد کرنے والا اور اوسکا ۔ فخر

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ۝

اور ٹھہرائی ہے انہوں نے اوسکو اولاد اوسکے بندوں سے تحقیق انسان البتہ اوسکا ہی بڑا ناشکرا ہے ۔ مرح ۔ معہ

اور مقرر کیا انہوں نے واسطے خدا کے اوسکے بندوں میں سے جزو اولاد کو تحقیق آدمی البتہ ناشکرا ظاہر ہے ۔ **تفسیر** یہ آیت متصل ہی ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ الخ یعنی اور اگر پوچھے تو انسے کہ کسنے پیدا کیے ہیں آسمان و زمین تو اقرار کرینگے کہ اللہ نے پیدا کیے ہیں حال انکہ مقرر کرتے ہیں وہ انہوں نے اوسکے لیے باوجود اس اقرار کے اوسکے بندوں میں سے اولاد یعنی کہتے ہیں فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں یہ مقرر کیا انہوں نے فرشتوں کو جزو یعنی ٹکڑا اور اوسکا جیسے کہ ہوتا ہے فرزند جزو اپنے باپ کا آدمی یعنی کہنے والا کلام مذکور کا ناشکرا ہے اس سبب سے کہ نسبت فرزند کی اوسکی طرف کرتی کفر ہے اور کفر اہل و پوری ناشکری ہے ۔ **مد تنبیہ** ۔ اس سے معلوم ہوا کہ شرک کفر بڑی ہی بلا ہے اسی لیے جا بجا کلام اللہ میں برائی اور ممانعت اسکی آئی ہے اور طرح طرح کے عذاب کا ڈر دیا ہے اور حدیث شریف میں بھی بہت منع آیا ہے کہا معاذ نے کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کی فرمایا کہ نہ شریک کرو تو ساتھ اللہ کے کچھ اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کرو ماں باپ کی اگرچہ حکم کریں وہ تجکو کہ نکل جا تو اپنے اہل سے اور مال سے اور چھوڑ دو نماز فرض قصداً جس نے چھوڑی نماز فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اوس سے عہد اللہ کا اور امت ہی شراب اسلیے کہ تحقیق وہ سرا ہر برائی کا ہے اور بچو اپنے تئیں گناہ سے اسلیے کہ تحقیق بسبب گناہ کے اوترا ہی غضب اللہ کا اور بچا اپنے تئیں کفار کی لڑائی کے بھاگنے سے اور اگرچہ ہلاک ہوویں لوگ ۔ اور جب پہنچے لوگوں کو موت یعنی وبا وقحط اور تو اونمیں ہو پس ثابت رہ تو اور حرج کر اپنی اولاد پر لایا انہوں نے واسطے اپنے یعنی اپنے لیے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ اللہ کے فرمان ہے **مشکوۃ**

أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ۝

کیا اور جو پالا جاتا ہے گہنے میں اور جھگڑے میں بات نہ کہہ سکے ۔ **مق**

کیا اوسکو پالی جاتی ہے زینت زیور سے اور وہ بیچ صفت جھگڑے کے ظاہر نہیں ہوتی واسطے خدا کے ثابت کیا ہے ۔ **تفسیر** یعنی عورت ایسی ناقص عقل ہوتی ہیں کہ زینت و قوت تحریر و تقریر شانی میں اور جب جھگڑنے لگتی ہیں تو بسبب کم عقلی کے خوب طرح جواب نہیں دے سکتیں دلیل عقلی

فہرست کتاب ہذا کی ۲۰ جلدوں میں ہے جلد ۱۸ ع

نہیں بلکہ ان کا قول ہے کہ فرشتوں نے ہم سے یہ بات کہی ہے اور ہم نے ان کو عورتیں سمجھا ہے اور ہم نے ان کی پیدائش کا مشاہدہ کیا ہے اور ان کی گواہی لکھی جائے گی اور ان سے سوال کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کی تردید فرمائی ہے کہ فرشتوں کو عورتیں سمجھنا ان کا محض ظن و تخمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا ہے اور ان کا یہ کہنا کہ ہم نے ان کی پیدائش کا مشاہدہ کیا ہے اور ان کی گواہی لکھی جائے گی اور ان سے سوال کیا جائے گا یہ بھی ان کا جھوٹ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا ہے اور ان کا یہ کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے یہ بھی ان کا جھوٹ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا ہے اور ان کا یہ کہنا کہ ہم نے ان کی عبادت کی ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہ

پس جھٹلایا اونکو اللہ تعالی نے اسمین اونسبت جہل کی اونکی طرف اس جہت سے کہ نہین کہا اونھون نے اعتقاب سے جیسے کہ کہا ازراہ خبر دینے کے اونکی طرف سے اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰہُ اَطْعَمَہٗ ۔ یعنی کیا کھلاوین ہم اوسکو کہ اگر چاہتا خدا کھلاتا اوسکو اور یہ بات حق ہی ۔ جسمین دین لیکر جب کہا اونھون نے ازراہ استہزا کے تو جھٹلایا اونکو اللہ تعالی نے ساتھ قول اپنے کے اور حکم ان تم لوگون کا اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ یعنی نہین ہو تم مگر گمراہی مین اور اسی طرح فرمایا اللہ تعالی نے قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ یعنی کہا منافقون نے گواہی دیتے ہین ہم کہ بلاشبہ تو البتہ رسول اللہ کا ہی پھر فرمایا اللہ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۔ یعنی اور اللہ جانتا ہی کہ بلاشبہ منافق البتہ جھوٹے ہین اسلیے کہ نہین کہا اونھون نے یہ اعتقاد سے یا کہا اونھون نے مشیت کو حجت اپنے لیے رہیچ اور جبر سے کہ کی اپنے اختیار سے اور گمان کیا اونھون نے کہ اللہ نہین عذاب کرنے کا اونکو ایسی چیز پر کہ کی اوسکی مشیت سے اور ٹھہرایا اونھون نے اپنے نفس کو معذور اسکے کرنے مین پس رد فرمایا اللہ تعالی نے اونکے قول کو ۔ **مل** اگر چاہتا خدا رحمان تو نہ پوجتے ہم اونکو پوجنے سے نہین ہی اونکو اسمین پس عذاب کیے جاوینگے اسکے سبب اسکے **جلاد**

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝

کیا دی ہی ہمنے اونکو کوئی کتاب پہلے قرآن سے پس اونھون نے ساتھ اوسکے پکڑا ہی ۔ **تفسیر** پہلے قرآن سے یا پہلے اونکے اس قول سے پکڑا ہی یعنی عمل کیا ہی اور بعضون نے کہا اسمین تقدیم و تاخیر ہی تقدیر اوسکی یہ ہی اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فِيْهِ اِنَّا لَمَلٰٓئِكَةٌ اَنَاثًا ۔ یعنی کیا حاضر تھے یہ وقت پیدا ہونے فرشتون کے اور یا دی ہی ہمنے اونکو کتاب کہ اوسمین لکھا ہی یہ کہ فرشتے بیٹیان ہین ۔ **مل** کیا دی ہی ہمنے اونکو کتاب پہلے قرآن سے کہ اوسمین وہ عبادت کرتے ہین غیر اللہ کو یعنی نہین واقع ہوا یہ **جلاد**

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

بلکہ کہتے ہین ہمنے پائے اپنے باپ دادے ایک راہ پر اور ہم اونھین کے قدمون پر ہین راہ پاتے ہوئے **مو**

بلکہ کہا اونھون نے تحقیق ہمنے پایا اپنے باپون کو ایک دین پر اور تحقیق ہم چلنے والے ہین اونکے قدمون پر آپ والے ہین سبب اونکے **تفسیر** ایک دین پر بسین پیروی کی ہمنے اونکی اور لفظ اثار مشتق ہی اثر سے یعنی قصد کرنے فلانٌ مُتَّبِعٌ اَثَرَ الطَّرِيْقَةِ الَّتِيْ تَؤُمُّ یعنی پیرا ہوا ایک طریقہ کے قصد کیا جاوے اور ظرف یعنی علی آثارھم صلہ ہی واسطے مُهْتَدُوْنَ کے یعنی ہم اونکے قدمون پر راہ پانے والے ہین یا دونون یعنی علی آثارھم اور مُهْتَدُوْنَ خبر ہین اِنَّا کی اس صورت مین معنی وہی ہونگے جو اوپر ضمن ترجمے مین لکھے گئے ۔ **مل** راہ پاتے والے ہین سبب اونکے اور وہ پوجتے تھے غیر اللہ کو پس ٹھہرایا اونھون نے اپنے تئین راہ پاتا والا سبب تبع کرنے اونکے کا **جلاد**

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى

اور اسی طرح نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے کسی گانون مین ڈرسنانے والا کسی گانون کے مگر کہا اوس گانون کے چین والون نے یعنی مانند قول قوم تیری کے تحقیق ہمنے پایا اپنے باپون کو ایک دین پر اور تحقیق ہم اونکے قدمون پر ساتھ کرنے والے ہین **تفسیر** ڈرنے والے کو یعنی نبی کو چین والون نے اور وہ وہ لوگ ہین کہ تکبر مین آلا اونکو نعمت نے پس نہین دوست رکھتے مگر شہوات کو اور آلات لہو کو یعنی ستار طبلے وغیرہ کو اور نفرت کرتے ہین

اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝

راہ پر اور ہم اونھین کے قدمون پر چلتے ہین **مو**

دین کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اور اسمیں تسلی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بیان ہے سکا کہ تقلید باپ دادوں کی قدیم کی بیماری ہے ۱۲ منہ

قُلْ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

وہ بولا اور جو میں لادوں تمکو دین سے زیادہ سوجھ کی راہ جسپر تمنے پائے اپنے باپ دادے تو کہتے وے تمکو تمہارے ہاتھ بھیجا نہ ماننا + منہ

کہا اور پیغمبر نے کیا اپنے باپوں ہی کی متابعت پر اڑے رہوگے اگرچہ لایا ہوں میں تمہارے پاس دین کہ زیادہ تر راہ دکھانے والا اور اس چیز سے کہ اوسپر پایا تمنے اپنے باپوں کو کہا انہوں نے بلاشبہہ ہم ساتھ اوس دین کے کہ بھیجا گیا تمکو ہمراہ اوسکے ساتھ منکر ہیں + تفسیر یعنی ہم اپنے باپ دادوں ہی کے دین پر ثابت رہیں گے اگرچہ لایا ہو تو ہمارے پاس دین زیادہ تر راہ دکھانے والا اور اچھا + منہ

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

پھر ہمنے اوسسے بدلا لیا سو دیکھ آخر کیسا ہوا جھٹلانے والوں کا + منہ

پس بدلا لیا ہمنے اوسسے پس دیکھ کیونکر ہوا انجام کار جھٹلانے والوں کا + تفسیر یہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کفار کے ڈرانے کے لیے کہ ای محمد تمھارے پہلے جنھوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہمنے اونسے بدلا لیا پس دیکھو کہ کیا انجام کار اونکا ہوا کہ بعضے زمین میں دھسائے گئے بعضے سو بندر وغیرہ بنائے گئے بعضوں پر پتھر برسائے گئے وغیر ذالک پس جو تمکو جھٹلاتے ہیں اونکو بھی ڈرنا چاہیے کہ مبادا ایسا ہی حال اونکا بھی ہو + منہ + حل + تنبیہ + ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا خلاف اللہ رسول کے ہوں اونکی راہ کبھی نہ اختیار کیجیے کہ موجب خرابی دارین کی ہے پس کیا بری بات ہے جو بعضے شادی غمی میں طریقہ مسنون چھوڑ کر باپ دادوں کی پیروی کرتے ہیں کہ کوئی شادی میں کنگنا باندھتا ہے کہ رسوم مجوس ہنود سے اور اونکے بیاہ کے شعار سے ہے چنانچہ عند التحقیق بعضے ہندوؤں سے معلوم ہوا کہ کنگنا باندھنا حکم شاستر ہے مانند بیاہ کے اسی لیے حضرت سید آدم بنوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب علم الہدیٰ سے لکھا ہے کہ کنگنا باندھنا کفر ہے انتہی + اور کوئی ہندھا اور بندھن وار باندھتا ہے اور گھر میں چھاپے مینڈھی وغیرہ کے دیتا ہے اور ناچ وگانا وغیرہ کراتا ہے اور اسی طرح کفار کی سی رسمیں شادی میں برتتا ہے یا تابع باپ دادوں کے اور علی ہذا القیاس غمی میں کہ میں نوحہ ہے اور کہیں تیجا اور دسواں وغیرہ یہ اکثر رسوم کفار ہی سے انکے باپ دادوں نے اخذ کیں ہیں اونکی پیروی میں یہ بھی ہو بے تمو کو چاہیے کہ تمام واہیات و مزخرفات سے پرہیز کرے شادی غمی میں اور وہی باتیں اختیار کرے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ کرام اور اہل بیت عظام سے ثابت ہوں والا مستحق اشد عذاب خدا کا ہوگا جو مذکور ہوا میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منجملہ بغض الناس الی اللہ کے گناہ کے اوسکو کہ جو اسلام میں ہو بدطریقہ جاہلیت کا نعوذ باللہ من ذالک +

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝

اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو میں الگ ہوں اوس چیز سے جسکو پوجتے ہو مگر جسنے مجکو بنایا سو وہ مجکو راہ دیگا + منہ

اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو تحقیق میں بے تعلق و بیزار ہوں اوس چیز سے کہ تم پوجتے ہو مگر وہ ذات پاک کہ پیدا کیا مجکو پس بلاشبہہ وہ ہدایت کریگا مجکو + تفسیر یہ بیان یہ قصہ سا کر کیا کہ تمھارے پیشوا نے باپ کی راہ غلط دیکھکر تھوڑی تم بھی ہی کرو + منہ + اس آیت کو اوپر کی آیتوں سے یہ ربط ہے کہ جو اپنے باپ دادوں کی تقلید کرتے ہیں اونکو یہ قصہ سناؤ کہ تمھارے جد اعلیٰ تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھو اونھوں نے کیسی بیزاری اختیار کی باپ دادا کی تقلید سے اور شرک کیا ساتھ دلیل کے تمکو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے یا اونکو اسمیں یہ قصہ سنا یا اگر تمکو تقلید ہی کرنی ہو تو حضرت ابراہیم کی کرو کہ وہ تمھارے سارے باپ دادوں میں اشرف ہیں دیکھو کیسے بیزار ہوئے اپنے باپ اور قوم مشرکین سے تم بھی ایسے ہی بیزار ہو جاؤ آیندہ گا یعنی ثابت کیجیگا مجکو + بیضاوی + حل +

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○

اور یہی بات پیچھے چھوڑ گیا اپنی اولاد مین شاید وہ رجوع کرین ۱۲ منہ

اور کیا خدا تعالی نے کلمۂ توحید کو بات باقی رہی ہوئی بیچ فرزندون اوسکے کہ تو ہوگے کہ کافر رجوع کرین یعنی انبیا اور اولیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین پیدا ہوئے ۱۲ **تفسیر** بیضاوی مین لکھا ہی اور کیا ابراہیم نے یا خدا تعالی نے انتہی ۱۲ اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے نکلمۂ توحید کو کہ جو اوپر مذکور ہوا اِنَّنِي بَرَآءٌ سے لیکر سَيَهْدِينِ تک بات باقی رہی ہوئی اپنی اولاد مین پس ہمیشہ رہتا ہی کوئی نہ کوئی اونمین ایسا کہ توحید بیان کرتا ہی اللہ تعالی کی اور بلاتا ہی لوگون کو اوسکی توحید کی طرف تو کہ جو شرک ہوگئے ہین اونمین سے رجوع کرین بسبب بلانے موحد کے اونمین سے اور یا ضمیر لَعَلَّهُمْ اور يَرْجِعُونَ کی پھرتی ہی اہل مکہ کی طرف کہ وہ پھرین کفر و شرک سے طرف دین باپ اپنے ابراہیم کے اور مراد کلمۂ توحید سے یا تو یہی کلمہ ہی جو اونھوے کہا یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہ جو سمجھا جاتا ہی اونکے قول اِنَّنِي بَرَآءٌ سے ۱۲ **منہ**

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ○ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا

کوئی نہین پر برتنے دیا انکو اور اونکے باپ دادون کو یہان تک کہ پونہچا اونکو دین سچا اور رسول کھول سنانے والا اور جب پونہچا اونکو سچا دین کہنے لگے

هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

یہ جادو ہی اور ہم اوسکو نہ ماننے ۱۲ منہ

بلکہ بہرہ مند کیا مینے اونکو اور اونکے باپون کو تا وقتیکہ آیا اونکے پاس دین سچا اور پیغامبر ظاہر اور جب کہ آیا اونکے پاس دین سچا اور پیغامبر ظاہر کہا اونھون نے جادو ہی اور ہم ساتھ اوسکے نا معتقد ہین ۱۲ **تفسیر** بہرہ مند کیا مینے اونکو اور اونکے باپون کو یعنی کہ کے شرکون کو اور یہی وہ ہین کہ جنکو باقی چھوڑا ابراہیم علیہ السلام نے پس اونکو بہرہ مند کیا ساتھ دراز کی عمر کے اور نعمت کے اور جلدی گرفتار کیا مینے اونکو عذاب مین پس نہین مرور ہوئے بسبب مہلت دینے کے اور مشغول ہوئے جین مین اور اتباع شہوات مین اور اور طاعت شیطان مین اور باز رہے کلمۂ توحید سے اور حق سے مراد دونون جا قرآن ہی اور پیغامبر یعنی محمد علیہ السلام ظاہر یعنی کھلی رسالت ایسکے آنے کہ حق ہونا اوسکا ظاہر ہی ساتھ آیتون واضحہ کے کہ اپنے ساتھ رکھتے ہین ۱۲ **منہ**

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ○

اور کہتے ہین کیون نہ اوترا یہ قرآن کسی بڑے مرد پر ان دو بستیون کے ۱۲ **منہ**

اور کہا سرکشون نے کیون نہ بھیجا گیا یہ قرآن اوپر ایک مرد بزرگ کے ان دو گانون دو الون مین سے یعنی مکے اور طائف کے رہنے والون مین سے کسی بڑا اوتراتا ۱۲ **تفسیر** اور کہا یعنی ازراہ حکومت باطل کے اور هٰذَا الْقُرْاٰنُ کہتے ہین حقارت قرآن کی منظور تھی کفار کو اور عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ کی تقدیر یہ ہی عَلٰى رَجُلٍ عَظِيْمٍ مِّنْ اِحْدَى الْقَرْيَتَيْنِ یعنی ان دو گانون یعنی دو الون مین سے ایک گانون کے سردار رئیس پر کیون نہ اوترا قرآن اور یہ ایسا ہی جیسے فرمایا يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ یعنی ایک دریا جو دو الون دریاؤن مین سے اوسمین سے نکلتے ہین موتی اور دو گانون گانون سے مراد مکہ اور طائف ہین اور مراد عظیم مکہ سے ولید بن مغیرہ اور عظیم طائف سے عروۃ بن مسعود ثقفی اور مراد عظیم سے صاحب مال و جاہ کا ہی یہ فہم ناقص لوگون کا تعاظیم حقیقت مین وہ ہی کہ اللہ کے نزدیک عظیم ہی یہ ترا ہو ۱۲ **منہ**

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا

کیا وہ بانٹتے ہین تیرے رب کی مہر ہمنے بانٹی ہر ان مین روزی انکی دنیا کے جیتے اور اونچے کیے

بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

اور ہے ایک کے ایک سے کہ ٹھہرائے ایک دوسرے کو کمیرا اور تیرے رب کی مہر بہتر ہے اس چیز سے جو جمع کرتے ہیں

کہا یہ بانٹتے ہیں تیرے پروردگار کی رحمت کو ہمنے بانٹا ہے دنیا میں انکے گذران انکی کو بیچ زندگانی دنیا کے اور بلند مرتبہ کیا ہے بعضو کو بعض پر درجے تو کہ کرے بعض انکا بعض کو یعنی چشم حقارت سے دیکھے واللہ اعلم اور رحمت پروردگار تیرے کی بہتر ہے اور جس چیز سے کہ جمع کرتے ہیں

تفسیر اللہ نے روزی دنیا کی تو انکی تجویز فرمائی پیغمبری کیونکر دے انکی تجویز پر **۴۰** اول رحمت سے مراد نبوت ہے کہا مقاتل نے کیا انکے ہاتھ میں کنجیاں رسالت کی ہیں کہ جسکو چاہیں اوسکو پہنچا دیں اور سعیشت کہتے ہیں اوس چیز کو کہ جیتے ہیں لوگ بسبب اوسکے یعنی رزق انکے ہمنے بانٹا ہے[۱] یعنی نہیں سپرد کیا ہے انکی ادنی چیز کی قسمت کو کہ وہ رزق ہی پس کیونکر سپرد ہوا انکے نبوت کہ جسکو چاہیں اوسکو دے یا یعنی ہیں کہ جیسے فضیلت دی ہے بعض کو بعض پر رزق میں پس ایسے ہی خاص کرتا ہوں میں ساتھ نبوت کے جسکو چاہتا ہوں اور بلند مرتبہ کیا ہمنے یعنی بعضوں کو قوی کیا ہے اوغنی اور آقا اور بعضوں کو ضعیف افقیر اور خادم اور لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ بڑے بعض اونکا یعنی غنی بعض کو یعنی فقیر کو خادم ساتھ دینے اجرت کے کہ اجرت دیکر کام کرا لے اوس سے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ بعض بعض کو مسخر و تابعدار کرے یعنی اپنے مال سے فقیر کو مسخر کرے کہ اجرت دے کر کام کرا لے اور فقیر اپنے عمل یعنی کام سے اغنیا کو مسخر و تابعدار کرے کہ اغنیا محتاج کام کے ہوتے ہیں فقرا سے پس ہو بعض اونکا سبب زندگانی بعض کا اور انتظام دنیا ایک تک باقی ہے اور اگر ایسا نہو تو کوئی کار و خدمت کسیکی نکرتا اور مال نہ جمع کرتا اور انتظام دنیا نہ رہتا اور رحمت رب تیرے کی یعنی نبوت یا دین اللہ کا اور جو کچھ کہ تابع ہے اوسکے یعنی ملنا جنت کا بہتر اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہیں یعنی دنیا میں مال و متاع دنیا کے **۴۱ معا جلا + مسئلہ** قسمت یعنی باٹنا شہر کا کو قابل قسمت کے ہو جائز ہے جاروں اماموں کے نزدیک اسلیئے کہ شرکا کو شرکت میں کبھی ضرر بھی پہونچتا ہے اور قسمت نزدیک حنفیہ کے بمعنی بیع کے ہے اور اس چیز میں متفاوت ہو مانند زمین اور کپڑے کے پس بیع مرابحہ حصہ اپنے کی کسیکو جائز نہیں اور جو کچھ کہ متفاوت نہو مانند مکیلات و موزونات اور معدودات کے کہ غیر متفاوت ہو مانند جو کے پس قسمت باسمین یعنی اقرار اور تمیز حق کے ہے حتی کہ ہر ایک کو بیع مرابحہ حصے اپنے کی پہونچتی ہے اور اگر کوئی شریکوں میں سے طلب قسمت کرے اور دوسرا مانع ہو اور اوس قسمت میں کچھ ضرر ہو پس اگر ضرر پانے والا ساتھ قسمت کے وہی طالب ہے تو قسمت نکریں والا مانع پر جبراً و قسمت کے کریں اور اجرت قاسم کی جو حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اوپر عدد رؤس شرکا کے ہے اور امام شافعی وغیرہ کے نزدیک بقدر حصوں کے **۴۲ بحث + تنبیہ** آٹھ مسئلے جامع احیاء العلوم میں خوب آئے ہیں کہ منجملہ اونکے ایک مسئلہ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ کے متعلق ہے جو کچھ وہ بہت مفید ہیں بتقریب آیت مذکورہ کے واسطے نفع بھائی مسلمانوں کے نقل کرتے ہیں آیا ہے کہ حاتم رحمہ اللہ کہ بڑے اولیا اللہ سے ہیں انکے استاد شقیق بلخی نے اونسے پوچھا کہ تو کتنی مدت سے میرے پاس رہتا ہے حاتم نے کہا تینتیس برس سے شقیق نے فرمایا کہ کتنا علم سیکھا تو نے اس مدت میں حاتم نے کہا آٹھ مسئلے سیکھے ہیں شقیق نے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ میری عمر تیرے ساتھ صرف ہوئی اور تو نے آٹھ ہی مسئلے سیکھے حاتم نے کہا ای استاد جھوٹھ بولنا تو مجھے اچھا لگتا نہیں ہیں یہی بات تو یہی ہے کہ نہیں سیکھے میں نے سوائے آٹھ مسئلوں کے کہا شقیق نے کہ بیان کر ان آٹھ مسئلوں کو تا سنوں میں کہا حاتم نے کہ ایک تو یہ ہے کہ میں نے جو نگاہ کی اس مخلوق کی طرف تو دیکھا میں نے کہ ہر ایک دوست رکھتا ہے اپنے محبوب کو یعنی اپنی پیاری چیز کو مثلاً کوئی مکان کو دوست رکھتا ہے کوئی عورت کو کوئی لباس کو کوئی باغ کو کوئی بچوں کو کوئی کسی چیز کو کوئی کسی چیز کو لیکن ہر محبوب اوسکا ساتھ زیست ہی اوسکے پاس ہے جدا ہوتے قبر میں کچھ ایسا نہیں جاتا

جب قبر مین بتاہی تو وہ محبوب ہوا ہوجاتا ہی اوسسے پس سینے خیال کیا کہ اس فانی کو کیا محبوب کھون پس نیکیون کو سینے اپنا محبوب کیا کہ جب مین قبر مین جاؤنگا تو میرا محبوب بھی میرے ساتھ جائیگا پس کہا متحقیق نے کہ جو نیکیان کرتے ہین یعنی واقعی ہی نیکیان یعنی نماز روزہ زکوۃ دینا علم دین پڑھنا پڑھانا وغیرہ ذالک ساتھ جائین گی اور جو روپیہ مال مال تا دم زیست ہی محبوب ہین مرنے پر کون کسیکے کام آتا ہی پھر کہا شقیق نے کہ دوسرا مسئلہ کیا ہی کہا حاتم نے کہ نظر کی سینے اللہ تعالی کے اس قول مین وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى یعنی اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے رہنے سے اور بازرکھا نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلاشبہ اوسکا ٹھکانا جنت ہی پس کہا سینے اپنے دل مین کہ قول حق سبحانہ وتعالی کا حق ہی کچھ شک نہین اسمین پس کوشش کی سینے اپنے نفس پر پیچ دفع کرنے خواہش نفسانی کے یہان تک کہ ذوق طیب و استقامت مین طاعت الٰہی پر سبحان اللہ کیا اچھی سمجھ حاصل ہوئی کہ خواہش نفسانی کو دفع کرونگا تو اوسکے عوض مین جنت پاؤنگا اور واقع مین بات یہی ہی کہ جو کوئی خاوند حقیقی کے سامنے کھڑے رہنے سے ڈریگا اور خواہش نفسانی کو دفع کریگا خواہ مخواہ اچھی باتون کے کرنے پر مستعد ہوگا اور بری باتون سے بچیگا اور مستحق جنت کا ہوگا کیف ہی کہ ایسی دولت بے زوال کو ہاتھ سے دے اور اوسکے حاصل کرنے کی فکر نکرے پھر کہا حاتم نے کہ تیسرا مسئلہ یہ ہی کہ سینے جو نظر کی خلق کی طرف تو دیکھا کہ جس شخص کے پاس کوئی چیز قیمتی اور ذی قدر ہوتی ہی تو اوسکو بہت عزیز رکھتا ہی اور محافظت کرتا ہی اوسکی پھر نظر کی سینے اللہ تعالی کے اس قول مین مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ + یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ تعالی کے پاس ہی باقی ہی پس جب کچھ قیمتی اور ذی قدر چیز میرے ہاتھ لگی اوسکو بہ صرف کیا سینے تو کہ باقی رہے میرے لیے اوسکے پاس حاصل یہ کہ لوگ جو کسی چیز کو عزیز رکھتے ہین اور محافظت کرتے ہین اوسکی محض یہ وجہ ہی کہ فانی کو کیا عزیز رکھنا چاہیے جو کچھ ہو اوسکے نام پر دیجیے تو کہ اوسکے خزانہ غیب مین رہے اور بعد مرنے کے اوسکے کام آوے ابدالآباد تک کیا خوب کہا ہی کسینے + شعر + ہر چہ داری صرف کن در راہ او + لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا + چونکہ مسئلہ یہ ہی کہ سینے جو دیکھا اس خلق کی طرف تو دیکھا کہ ہر ایک رجوع کرتا ہی مال کی طرف اور حسب و شرف نسب کی طرف پس سینے جو خیال کیا تو جانا کہ سب ہیچ ہی پھر نظر کی سینے اللہ تعالی کے اس قول کی طرف کہ فرماتا ہی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنی بہتر بزرگ و عزیز تم مین اللہ کے نزدیک بہت پرہیزگار تم مین کا ہی پس کوشش کی سینے تقوے کے حاصل کرنے مین تو کہ لوگون مین اللہ کے نزدیک بزرگ و عزیز حاصل کیے مال و جاہ وغیرہ کی کچھ حقیقت نہین اس سے اللہ تعالی کے نزدیک عزیز و ذی قدر نہین ہوتا بلکہ متبا تقوی زیادہ ہوگا اوتنا ہی اللہ کا پیارا ہوگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ یعنی جسکے عمل نے تاخیر کی اوسکا نسب کچھ کام نہین آتا اسی مضمون کا کسینے ہندی مین شعر کہا ہی شعر ذات بھات پوچھے نہین کوئے + ہر کا ہوئے + پانچوان مسئلہ یہ ہی کہ دیکھا سینے خلق کو کہ بعضے بعضون پر لعن طعن کرتے ہین اور اصل اس سب کی حسد ہی پھر نظر کی سینے طرف قول اللہ تعالی کے نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یعنی ہمنے تقسیم کی ہی درمیان اونکے معیشت اونکی زندگانی دنیا مین پس چھوڑ دیا سینے حسد اور دوست رکھتا ہون خلق کو اور جانتا ہون کہ بلاشبہ قسمت اللہ تعالی کی جانب سے ہر ایک کے لیے جو کچھ مقدر ہی وہ ہو ہی تا ہی پھر حسد کر کر کیون کسیکو لعن طعن کیجیے اور چھٹا مسئلہ یہ ہی کہ سینے دیکھا خلق کو کہ ظلم و زیادتی کرتے ہین بعضے انکے بعضے پر اور جنگ و جدال کرتے ہین بعضے بعضون سے پس رجوع کی سینے اللہ تعالی کے اس قول کی طرف اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا + یعنی بلاشبہ شیطان تمھارے لیے دشمن ہی پس پکڑو اوسکو دشمن ہی فقط اوسی سے دشمنی باندھی سینے اور کوشش کرتا ہون مین اوسسے بچنے مین اسلیے کہ اللہ تعالی نے گواہی دی ہی اوپر کہ وہ دشمن میرا ہی پس ترک کی سینے

عداوت خلق کی ہو اسطے اور رسانوں سنہ یہ ہی کہ سینے جو خلق کو دیکھا تو دیکھا کہ ہر ایک زمین سے طالب ہی کثرت مال کا پس ذلیل کرا ہی اپنے نفس کو اور داخل ہوتا ہوا ہو زمین کہ زمین ملال ہی وسکے لیے یعنی وہ حرام سے مال کماتا ہی پھر نظر کی سینے نے قول اللہ تعالیٰ کے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا یعنی اور نہیں ہی کوئی چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہی رزق اوسکا پس سمجھا نہیں کہ زمین بھی تو ایک دانہ ہی زمین پر چلنے والوں میں سے ہوں کہ جو کا رزق ہی اللہ تعالیٰ پر پس کیا خوف ہی مومن کو کہ اللہ تعالیٰ ہی اوسکے لیے ہو مجیر یعنی اوسکی طاعت میں کہ ضرور لازم ہی مشغول ہوا میں اور ترک کرے کھانے پینے وغیرہ کہ سبب ہی اوسکے پاس آنے رزق کا اور وہ متکفل ہی اوسکے لیے کچھ بھی نہیں کرتا مومن اور آسمان سنہ یہ ہی کہ سینے خلق کی طرف نظر کی تو دیکھا اوکو کہ کوئی ہی مرتا ہوا کراہتا ہی یعنی زمین پر اور کوئی اپنی تجارت پر اور کوئی اپنی کاری گری پر اور کوئی اپنے بدن کی صحت پر پس تمام مخلوق بہرہ سکا کہ سوائے مخلوق پر یعنی نہ ہی غیر وسے چیز میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی پر اور پھر ہو سکا کہ تو پس ہو پھر ہو سکا کہ تو حوض کی اور دعا اللہ تعالیٰ سے کرا ہوں طرف وَمَا لِيَ لَا اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ یعنی اور چہ کروں ہوں کہ نہ عبادت کروں ہوں اللہ تعالیٰ کی اور اوسکی طرف پھیرے جاؤ گے تم پھر ہو سکا کہ تو پھر ہو سکا کہ تو اپنے اسکے ہم پر پس کافی ہی مجھکو پس جب حاتم سے سائل بیان کرے تو تفویض کرے اوسکو اللہ تعالیٰ کی طرف پھر نہ ہی ضرورت اوسکی نظر کی اور انجیل اور زبور اور فرقان میں یہ سائل خاصہ اوسکے زمین پر ہی جیسے نظر کیا اس اللہ تعالیٰ نے چاروں کتابوں مذکور پر تمام ہوئے مسائل سیار العلوم میں ۱۲ آویہ گاہ کہ قلیل و حقیر فرمایا امر دنیا کو اوسکے بعد ایسا مضمون بیان فرمایا کہ جس سے ثابت ہو قلیل و حقیر ہونا دنیا کا نزدیک اوسکے پس فرمایا ۱۲ صل

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ

اور اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ ہو ماویں ایک دین پر تو ہم دیتے انکو جو منکر ہیں رحمن سے اوسکے گھر چھتیں

وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۙ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۙ وَزُخْرُفًا ؕ

اور سیڑھیاں جن پر چڑھیں اور اوسکے گھروں کو دروازے اور تخت جن پر تکیہ لگا کر بیٹھیں اور سونے کے

وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

اور یہ سب کچھ نہیں مگر برتنا دنیا کے جیتے اور بچھلا گھر تیرے رب کے ہاں ڈر والوں کو ۱۲ منہ

اور اگر نہ ہوتا یہ خطرہ کہ ہو جاویں سب لوگ ایک گروہ یعنی کافر پر ہو جاویں گے تو البتہ کرتے ہم واسطے اون لوگوں کے کہ کفر کرتے ہیں ساتھ رحمن کے واسطے گھروں انکے چھتیں چاندی کی اور سیڑھیاں بھی کہ اوپر چڑھتے ہیں اور دروازے گھروں انکے اور تخت بھی کہ ٹیک لگا کر بیٹھتے ہیں اوپر اوسکے اور تم جو بہت سا سونا ہوتا یعنی اگر خطرہ نہ ہوتا اسکا تو البتہ سب لوگ کافر ہو جاتے پھر ہو جاتے کہ تو کرتے ہم سب کے گھر نیچے زمین کے نزدیک ۱۲ تفسیر اگر نہ ہوتا یہ خطرہ کہ کافروں کے پیچھے ہیں اور سیڑھیاں اور دروازے اور تخت تمام چاندی سے اور کرتے ہم انکے لیے زخرف یعنی زینت ہر ہر سے اور زخرف کہتے ہیں سونے کو اور زینت کو اور جائز ہی کہ ہو اصل اسکی سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّزُخْرُفًا یعنی بعضی چھتیں چاندی سے اور بعضی سونے سے ۱۲ صل یعنی یہ سب چیزیں چاندی اور سونے کی کر دیتے اور یا یہ معنی ہیں کہ باوجود اسکے سونا بھی دیتا ہیں اور یا بالجملہ مستحقر ہیں یعنی اگر نہ ہوتا یہ خوف کہ سب لوگ جمع ہو جاویں گے کافر پر اور طلب دنیا پر تو ہیں کافروں کو ایسی آرائش اور مال تباہ اور اسمیں تحقیر اور بیان مردود ہونے ان چیزوں کا ہی نزدیک حق تعالیٰ کے کہ سبب نہایت ذلت اور برے ہونے کے ہے کافروں کے پاس یہ چیزیں پھر فرماتا ہی کہ دنیا کی کافروں کے لیے دیتا ہی چھتیں اور سیڑھیاں اور دروازے اور تخت اٹھنے تمہارے پر جانے کے پر تو کیا نہیں ہی تو سبب لغزش اور بازرہنے بعضے اہل ایمان کے عبادت اور اطاعت پر سے نہیں سبب یہ کہ کافر نے کو طرف تکیہ کرے ہیں ۱۲ منہ

نصف ع ۱۰ ۹

اور نہیں ہے سب یہ مگر تھوڑی سی برخورداری زندگانی دنیا کی اور آخرت نزدیک پروردگار تیرے کے پرہیزگاروں کے لیے ہی ۞ تفسیر آخرت یعنی ثواب آخرت پرہیزگار مومن کے لیے ہی یعنی جو کہ بہشت مین شرک سے بچتا ہے اور جو مین اوسکا کہ پرہیز کرنے والون کو شرک اور گناہون اور طلب دنیا سے پہنچیگا اس لیے کہ اونھون نے سرعت زوال متاع حیات دنیا کی اور بیوفائی دنیا کی اور بیکدار دنیا کی اور بیکدار ہونے دنیا سے آجان لیا ۞ وَطَالَبُوْهَا كَلَا طَالَبُ کو سنکر اوس سے بیزار ہوئے ہین اور صحیح حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر قدر رہوتی دنیا کی نزدیک اللہ کے برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس سے ایک قطرہ پانی کا اور یہ بھی آیا ہی کہ کہا راوی نے تھا مین اون لوگون مین کہ کھڑے رہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری کے بچے مردار پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دیکھتے ہو تم اس بکری کے بچے کو کہ ذلیل و خوار ہوا اپنے مالک کے نزدیک جس وقت کہ ڈال دیا اوسنے اسکو پس کہا اونھون نے کہ اوسکے ذلیل و خوار ہونے سے تو ڈال دیا ہی اوسکو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دنیا خوار تر ہی اللہ کے نزدیک اس بکری کے بچے سے اپنے مالک کے نزدیک ۞ روایت کیا ہی دونون حدیثون کو معالم مین مع اسناد کے ۞ اور کچھ احوال دنیا کا اور مسلاوسکا سورۂ نساء مین مذکور ہی اور حاصل یہ کہ اہل دنیا کو سلاتی گناہون سے ممکن نہین مگر جسکو محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ اور یہ بہت نادر ہی کیونکہ سُبُلُ الدُّنْيَا اَشْوَكُ كُلُّ خَطِيْئَةٍ قول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور طالب حق کو خود محال ہی کہ باوجود جذب دنیا کے مسلاکر آخرت خیر کو پہنچے پس اجتناب دنیا سے ضرور ہی رسول علیہ السلام ساتھ اوس کمال وفور کے دعا فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَفَافًا یعنی الٰہی کر رزق آل محمد کا اسقدر کہ جس سے جان بچ رہے اور کسیکی کیا حقیقت ہی اور یہ غرور شیطان اور نفس کا ہی کہ لوگ بلا اثر فقراء دنیا کو مذموم نہین جانتے اور اوسکو خلل راہ حق کا نہین سمجھتے اور اسی لیے کمال حقیقی سے بے بہرہ رہتے ہین ۞ نکتہ ۞ ایک محقق فرماتے ہین کہ آیت وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ سے یہان تک اشارہ ہی طرف اسکے کہ طریقہ مقربون کا ترک کرنا شرک ظاہری و باطنی اور رہے خیر کی راہ ہی تو راہ نہ ملی پاوین اور آیت وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ سے معلوم ہوا کہ عظیم وہ ہی کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک عظیم یعنی بزرگ ہو جیسے کہ اور جا فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ یعنی بہت بزرگ و عزیز تم مین نزدیک اللہ کے وہ ہی کہ جو بہت پرہیزگار ہو تم مین اگرچہ ظاہر مین نحیف و ذلیل اور محتاج ہو اور آیت يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ سے معلوم ہوا کہ تقسیم حسب قرب و کمال اور وصال کی اور معیشت ظاہری اور باطنی کی قسم توکل و قناعت اور رضا اور رفع درجات عالیہ اور مانند اسکے سب من جانب اللہ اور فضل اوسکے سے ہی جسکو مستحق جین جنیز کا جانتا ہی عطا فرماتا ہی اور رحمت اور قرب بہتر تمام فضائل و کمالات سے ہین اور آیت لَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً سے صریح معلوم ہوا کہ ہو نیچیگا تمام کمالات کو شروط ہی ساتھ ترک کرنے حب دنیا اور اختیار کرنے تقوی کے اسوی اللہ سے کیا خوب کہا جس کسینے کہا نظم ہجر کہ

ترک از مال فانی بر نداشت ۞ و اندر طلب دولت باقی نشتافت ۞ آنچہ کہ کمال متشرع در سیدہ ۞ وان چیز کہ مقصود اہل طریقت بیافت ۞ بحث ۞ ابن مسعود سے آیت يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ الٰی تفسیر مین منقول ہی کہ کہا سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ نے تقسیم کی ہی درمیان تمہارے اخلاق تمہارے کو جیسا کہ تقسیم کیا ہی درمیان تمہارے رزقون تمہارے کو اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ دیتا ہی دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور اوسکو کہ نہین دوست رکھتا ہی اور نہین دیتا ہی دین مگر اوسی کو کہ دوست رکھتا ہی اوسکو جس کو دیا ہی اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو ۞ درمنثور ۞ دنیا کا فانی ہونا اور برائی اوسکی اور ثواب آخرت کا ملنا متقیون کے لیے بیان کر کے گویا فرماتے ہین کہ اس فانی کو چھوڑو اور ذکر الٰہ کو کرو اوسکا ثمرہ ابدالآباد حاصل رہیگا اور آخرت مین اوسکے سبب سے بہتر رہوگے اضافیہ اگر

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝

ترجمہ کی بابت ہم نے یہ تعین کیا ہی کہ ایک شیطان پھر وہ ہے اوسکا ساتھی ۞

اور جو کوئی غافل ہو یاد خدا سے تعین کرتے ہیں ہم اوسکے لیے ایک شیطان پس وہ شیطان اوسکا ہمنشین ہوتا ہے۔ تفسیر معنی مَنْ یَّعْشُ کے یہ ہیں کہ دیدہ دانستہ اندھا بنتا ہے ذکر خدا سے کہ قرآن ہے یعنی جانتا ہے کہ وہ حق ہے اور پھر تجاہل کرتا ہے اسلئے کہ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ یعنی انکار کیا اوسکا حال انکے باطن نے اور سکو یقین تھا پس ہم مقرر کرتے ہیں اوسکے لیے اور اوسپر مسلط کرتے ہیں اوسکا ساتھی شیطان سو وہ اوسکا ساتھی ہوتا ہے اوسکو ہمیشہ گمراہی پر اور اوسکو بہکاتا رہتا ہے تو کہ سمجھتا ہے وہ اپنے تئیں راہ پر ہے اور اوسکی رحمت کا امیدوار نہیں ہوتا ایک شیطان ساتھی اوسکا ہمیشہ کو رہتا ہے

کرنیوالا نہیں ہے آدمیون مین سے کوئی مگر کہ اوسکے ساتھ شیطان ہے کہ متعین ہے اوسپر یہ کافر پس کھاتا ہے شیطان ساتھ اوسکے ساتھ اوسکے
ہے شیطان ساتھ اوسکے پانی اوسکے سے اور سوتا ہے ساتھ اوسکے اوسکے بچھونے پر اور ایسے مومن پس الگ رہتا ہے اوسسے شیطان منتظر
رہتا ہے کہ کب غافل ہو یا فرب مین آوے پس چمٹ گرتا ہے اوسپر اور بہت محبوب آدمیون مین سے طرف شیطان کے بت کھانے والا بڑا
بخیل ہو ✦ در منثور ✦

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○

اور کبھی نہ ہرگز نفع کریگا تمکو آج از بسکہ ستم کیا ہی تمنے یہ کہ عذاب مین باہم شریک ہو ✦ تفسیر یعنی کافر مرنیکے خوب ہوا
تمہارے ہمکو عذاب مین ڈالوایا یہ بھی نہ بچے لیکن اوسکو کیا فائدہ اگر دوسرا بھی پکڑا گیا ✦ موضح اِذْ ظَّلَمْتُمْ کے معنی یہ ہین کہ
جب صحیح ہوا ظلم یعنی کفر تمہارا اور ظاہر ہوگیا اور نہ باقی رہا تمہارے لیے اور نہ کسیکے لیے شبہ اس بات مین کہ تم ظالم تھے اور اَنَّكُمْ
فِي الْعَذَابِ کے معنی یہ ہین کہ نہین نفع دیگا تمکو شرکت اس تمہارا عذاب مین یا ہوتا تمہارا مشترک عذاب مین جیسا کہ تھا عموم بلوی خوش کرتا
دل کو دنیا مین اور بعضون نے یہ معنی اسکے کہے ہین کہ ہرگز نہین نفع دیگی تمکو شرکت آرزو یا عذر و ندامت کرنی اسکے کہ تم عذاب مین مشترک ہو
بسبب شرک بھی تھا کے اوسکے سبب یہ کہ رد کفر ✦ مدن ✦

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

سو کیا تو سنا دیگا بہروں کو یا راہ دکھا سکتا ہی اندھون کو اور اوسکو کہ ہی گمراہی ظاہر مین ✦ تفسیر یعنی بہرون کو
یعنی جو کہ سماع قبول نہین رکھتے اور اندھون کو یعنی جو کہ بسبب کے اندھے ہین اور اونکو کہ ہی گمراہی ظاہر مین یعنی جو کہ اللہ کے علم مین
ایسے ہین کہ مرینگے گمراہی پر اپنی پس یہ نہین ایمان لاوینگے ✦ موضح

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ○ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ○

پھر اگر کبھی ہم تجکو لے گئے تو ہمکو اوسسے بدلا لینا یا تجکو دکھاوین جو اوسکو وعدہ دیا ہے تو ہمارے بس مین ہین ✦ موضح

پس اُس عالم سے لیجاوین ہم تجکو پس البتہ ہم اُس جماعت سے بدلا لینے والے ہین یا یہ کہ دکھاوین ہم تجکو جو کچھ کہ وعدہ کیا ہے اونکے ساتھ اونکے پس
تحقیق ہم اوپر قادر ہین ✦ تفسیر یعنی اگر وفات دینگے ہم تجکو پہلے اسکے کہ مدد دین ہم تمہاری اوپر اُنکے دھمکی دالمین سمون ہے کہ
سینون مین اونکی جانیسے تو ہم اونسے سخت بدلا لینگے آخرت مین یا دکھاوین ہم تجکو بعد وفات تیرے تمہارے کے سو ہوا روز بدر کے
اور یہان اونکے شدت کفر اور گمراہی کا کیا ساتھ قول اپنے کے اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اخیر دس آیتون تک ✦ مدن یعنی اگر وفات دین ہم تجکو پہلے اسکے کہ عذاب کرین ہم اونکو پس ہم اونسے
بدلا لینگے ساتھ قتل کرنے کے بعد تمہارے یا دکھاوین ہم تمہارے واسطے عذاب جو وعدہ کیا ہے ہم نے اونسے پس ہم قادر ہین جب چاہین
عذاب کرین اونپر اور عداوت مین اونسے شرکین مگر بدلا لینا اللہ تعالیٰ سے اور نصرت روز بدر کے اور یہ قول اکثر مفسرون کا ہی اور حسن اور قتادہ نے
کہا کہ مراد اسسے اہل اسلام ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کہ یعنی اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت عتاب الٰہی اونکی امت مین پہنچا کہ اسلام
سے نبی کا اسکے لیا اونکو اس عالم سے اور نہین دکھائی اونکی امت مین مگر وہ چیز کہ ٹھنڈی کرے اونکی آنکھ کو اور بچایا عتاب سے بعد حضرت
کے کہا انس نے فوت ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی رہی تعذیب یعنی عتاب الٰہی سو ہاتھی پس نہین دکھائی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اونکی

دست مین کوئی پیمبر کرنا گوارا علوم ہوا ہو تکو وہان تک کہ وفات پائی اور نہین تھا کوئی نبی کبھی مگر دیکھا خدا نے اپنی رحمت مین گرفتار مصائب
صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دکھلائے گئے اور چیز کو کہ پوشیدہ تھی اوسکی کو بعد اوسکے کہ پس مین پہنچے گئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ شتی کرتے یہان تک کہ وفات ہوئی اوسکی معاً درمنثور

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

سو تو مضبوط رہ اوسپر جو بھیجا گیا ہو تجکو حکم آیا ہی تو ہی بے شک سیدھی راہ پر ہے معاً

پس محکم پکڑ اوس چیز کو کہ وحی بھیجی گئی طرف تیری یعنی تمسک کر قرآن پر اور عمل کر اوسپر بیشک تو راہ راست پر ہی اور بیشک قرآن البتہ
وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝

اور بیشک وہ البتہ نصیحت ہے تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اور تم پوچھے جاؤگے ۔ تفسیر یا یہ معنی ہین کہ تیرے لیے اور تیری قوم کے
شرف کا ہے تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اسلیے کہ اوتر قرآن کی لغت مین اور پوچھے جاؤگے تم یعنی تم سے پوچھا جاویگا
کہ تمنے اسکا حق کیسا ادا کیا اور کیسی تعظیم کی تمنے اسکی اور کیسا شکر ادا کیا اس نعمت کا اسکا ہی بیان ہے کہ تمنے کہا تھا مین نے پہچانا ہوا
نزدیک صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آگاہ ہو بلاشبہ اللہ نے جانا جو کچھ کہ سرے واسطے مین ہے یعنی محبت اوس قوم کی پس دوش کیا تجکو
اوسکے حق مین پس فرمایا وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝ پس کیا ذکر و شرف تیری قوم کے لیے اپنی
کتاب مین پھر فرمایا وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی اور
ڈرا کنبے اپنے کو کہ بہت قریب ہین اور پست کر بازو اپنے کو واسطے اوسکے کہ اتباع کرے تیرا مومنون مین سے مراد ہے قوم تیری پس شکر ہی
اللہ کا کہ نکالا مدد تو تیری قوم سے اور امام تیری قوم سے بلاشبہ اللہ نے اولٹ پلٹ کیا بدون کو تجھ کے بل اور بیچ کے بل یعنی بعد
غور سے انکے ملاحظہ فرمایا پس پسند کیے بہتر عرب قریش کو اور درخت سارک مین جسکا ذکر کیا اللہ نے اپنی کتاب مین وَمَثَلُ كَلِمَةً
طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ ۝ یعنی اور مثال کلمہ طیب کی مانند درخت طیب کے ہے اداس سے قریش ہین اَصْلُهَا ثَابِتٌ
یعنی جڑ اوسکی ثابت ہے یعنی فرماتا ہے کہ جڑ اوسکی کرم ہے کہ وہ ثابت ہے وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ یعنی اور شاخین اوسکی آسمان
مین ہین یعنی فرماتا ہے وہ شرف ہے کہ مشرف کیا اوسکو اللہ نے بسبب اوس اسلام کے کہ ہدایت کیا اوسکو واسطے اوسکے اور گردانا اوسکو اصل
اوسکا پھر اوتاری اوسنے حق مین ایک سورت کتاب اللہ سے مکے مین کہ وہ لَاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ہے آخر تک کما عدی نے حاتم سے کہ نہین سنا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ذکر کیے گئے بنو اوسکے سامنے قریش ساتھ خیر کے کبھی مگر کہ خوش کر دیا اللہ نے حضرت کو یہان تک
کہ ظاہر ہوتی تھی وہ خوشی سب لوگون کے لیے سامنے حضرت کے اور تھے حضرت اکثر اوقات پڑھتے یہ آیت وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ
لِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝ معاً درمنثور

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ ۚ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝

اور پوچھ لیکھ جو رسول بھیجے ہمنے تجھسے پہلے کیا مقرر کیے ہمنے سوائے خدائے رحمن کے معبود کہ پوجے جاویں ۔ معاً

اور پوچھ احوال اوسکے کہ بھیجے تھے ہمنے پہلے تجھسے پیغامبر اپنے کیا مقرر کیے تھے ہمنے سوائے خدائے رحمن کے معبود کہ پوجے جاویں ۔ تفسیر
یعنی کسی دین مین شرک نہین روا رکھا اور پوچھ دیکھ یعنی جسوقت اوسکی ارواح سے ملاقات ہوا احوال کی کتابون سے تحقیق کر ۔ معاً
انمین سے مراد رسولون کے سوال کرنے سے یہ وقت سوال کرنے کی لیکن یہ مجاز ہے نظر کرنے سے اوسکے ادیان مین اور دریافت کرنے سے اوسکے

ع ۱۰

دین واحد ہے آیا عبادت بتوں کی کبھی کسی ملت میں متفق انبیاء کے سے ہوئی بھی ہے آور حضرت کو کفایت کیا نظر کرنے اور تعصب کرنے سے نظر کرنا کتاب اللہ میں کہ معجزہ اور مصدق ہمارا کافی کتابوں کی اور کافی ہوئی حضرت کو خبر دینی اللہ تعالیٰ کی اس بات میں ساتھ اس آیت کے وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا یعنی اور عبادت کرتے ہیں سوا اللہ کے اوس چیز کو کہ نہیں اوتاری ہے اوسکے لیل اور خود یہ آیت کافی ہے حاجت مند آیت کی نہیں اور ابن عباس سے ہے کہ جب آنحضرت کو معراج ہوئی تو صبحا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کے لیے آدم کو اور سب رسولوں کو کہ اوسکی امامت میں میں چڑھا اون کی جبرئیل نے پھر تکبیر کہی اور کہا اے محمد آگے بڑھ اور نماز پڑھا اونکو پس نماز پڑھائی آنحضرت نے اونکو جب فارغ ہوئے نماز سے تو کہا اوسنے جبرئیل نے سَلْ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا الخ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پوچھتا میں کفایت کرتا ہوں محکم یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ کا اور یہی قول زہری اور سعید بن جبیر اور ابن زید کا ہے کہا اوسنے جمع کیے گئے حضرت کے لیے رسول شب معراج میں اور حکم کیا سوال کرنے کا اوسنے پس نہیں شک کیا حضرت نے اور نہیں پوچھا اور بعضوں نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں سَلْ أُمَمَ مَنْ أَرْسَلْنَا یعنی رسولوں کی اوستوں سے کہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں پوچھو کہ اونسے پوچھنا تو انبیاء سے پوچھنا ہے کہ وہ رسولوں کی کتابوں سے خبر دیں کے اور معنی اس سوال کے ثابت کرنا اس بات کا ہے متبرین کے لیے کہ وہ باطل پر ہیں **مسئلہ معارف و تنبیہ** مقصود تمام کوچہ کا یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ اللہ کے ذکر اور قرآن پر عمل کرنے کو چھوڑ کر یکسو اور متبع سنت کا ہو اور اکثر اوقات میں اپنی باتوں میں مصروف رکھے کہ جسکے کرنے سے خاوند حقیقی راضی ہے اور ہر دم و ہر ساعت لرزاں ترساں اور امیدوار اوسکی رحمت کا ہے اور اوسکی یاد میں مشغول اور شیطان سے بیزار اور اوسکو دشمن سمجھتا اور موت کو یاد کرتا ہے والا شیطان مسلط ہوگا یہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماویگا اللہ جل ذکرہ کا لو دوزخ سے اوسکو یا دکیا جسکو یا کرتا ہے یعنی خلاص و توحید سے یا ڈرا جسے کسی گمبھیر میں یعنی باز رکھا نفس کو گناہ کرنے سے کہا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ پوچھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اس آیت کے وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ الخ یعنی اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں اور دل اونکے ڈرتے ہیں کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ پیتے ہیں شراب اور چراتے ہیں فرمایا نہیں اے بیٹی صدیق کی لیکن یہ وہ لوگ ہیں کہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور خیرات کرتے ہیں اور وہ ڈرتے ہیں یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ لوگ ہیں کہ جلدی کرتے ہیں بھلائیوں میں اور آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتی دو تہائی رات کھڑے ہوتے پس کہتے یَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ یعنی اے لوگو یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا پہلا نفخہ صور کا پھونکے آویگا اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمیں ہے آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمیں ہے آئی اور آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگوں کو کہ وہ ہنس رہے ہیں فرمایا آگاہ ہو تحقیق تم اگر بہت کرتے یاد لذتوں کی توڑنے والی کی کہ وہ موت ہے تو البتہ باز رکھتی تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہوں میں یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے پس بہت کرو یاد لذتوں کی توڑنے والی کی کہ موت ہے نہیں متحقق نہیں گذرتا قبر پر کوئی دن مگر کہتی ہے میں گھر غربت کا ہوں اور میں گھر تنہائی کا ہوں اور میں گھر مٹی کا ہوں اور میں گھر کیڑوں کا ہوں اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ مومن تو کہتی ہے اوسکے لیے قبر مرحبا و اھلا یعنی فراغت کی جگہ آیا تو اور اپنے اہل میں آیا گاہ ہو بالشبہ تو تھا محبوب میرے نزدیک اور میں سے کہ چلتے ہیں میرے پس جب حاکم ہوئی میں تجھ پر آج تجھ پر اور آیا تو فراخ ہے اوسکے لیے اور نہیں پس قریب ہے کہ دیکھیگا تو سلوک میرا ساتھ اپنے فرمایا پس فراخ ہوتی ہے قبر اوسکے لیے انتہا پہونچنے نظر اوسکی کے اور کھولا جاتا ہے اوسکے لیے دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ بدکار یا کافر کہتی ہے اوسکے لیے قبر لا مرحبا و لا اھلا یعنی نہ فراغت ہو تجھ کو لیے اور نہ اپنے اہل میں آیا تو آگاہ ہو تحقیق تھا تو میرے نزدیک بہت تمسخر اڑانیوں سے کہ چلتے ہیں میرے پس جب حاکم ہوئی میں آج تجھ پر اور آیا تو فراخ ہے

پس قریب ہی کہ دیکھیگا تو کام میرا۔ آخر اپنے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہے قبر اور پہر یہان تک کہ اوہ مرگلیاتی ہین پہلیان اوسکی تمہارا وی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ اوسکلیون اپنی کے پس داخل کیا بعض اونکی کو اندر بعض کے فرمایا آنحضرت نے اور ستیسن ہوتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے اگر تحقیق ایک دفعہ سے چونکا اللہ کے زمین پر تو اگادے زمین کچھہ تک باقی رہے دنیا پہر کاٹتے ہین اوسکو اور ڈستے ہین اوسکو یہان تک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ یعنی سوائے نہین کہ قبر ایک باغ ہے بہشت کے باغون مین سے یا ایک گڑہا ہے دوزخ کے اگر ہون مین ۔ کہا انس نے اگر تحقیق تم العنہ کرتے ہو عمل کو وہ تمہارے آنکھون مین بال سے زیادہ باریک مین گنتے تھے ہم اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین موبقات سے یعنی ہلاک کرنے والے یعنی صغیرہ گناہون کو بدل عہد اور چھوٹا جانتے ہو اور ہم اونکو مہلکات سے گنتے تھے فرمایا آنحضرت نے ای عایشہ بچا تو اپنے تئین صغیرہ گناہون سے اسلیے کہ واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے طالبہ کرنے والا ہے یعنی ملا کر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجکو میرے رب نے ساتھہ نو باتون کے ساتھہ خوف خدا کے آشکارا اور پوشیدہ اور ظاہر مین اور ساتھہ بات حال کے غصہ اور خوشی مین اور ساتھہ میانہ روی کے فقر اور غنا مین اور ساتھہ اس بات کے کہ ملا کرون مین اوسسے کہ کاٹے مجسے اور دونمین اوسکو کہ محروم رکھے مجکو اور حفو کرون مین اوسسے کہ ظلم کرے مجپر اور ساتھہ اسکے کہ ہووے خاموشی میری فکر اور گویائی میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کرون مین ساتھہ اچھی باتون کے ۔ **مشکوۃ تنبیہ** ۔ اب کچھہ تاہین نافع مفید بتعریف اللہ کے کہ اس کوع مین اوسکے اعراض پر تنبیہ فرمائی لکھی جاتی ہین تو بھائی مسلمانون کو فائدہ دین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت شام اور صبح کے تین تین بار رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا رَسُوْلًا ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ راضی کرے اوسکو یعنی روز قیامت کے ۔ اور روایت کی طبرانی نے ساتھہ سند حسن کے مذری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا پس مین ضامن ہون اوسکا البتہ پکڑونگا مین ہاتھہ اوسکا یہان تک کہ داخل کرونگا مین اوسکو جنت مین اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی عطا بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا وقت شام کے رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا پس تحقیق پونہچا حقیقت ایمان کو ۔ اور روایت کی مستغفری نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ صبح کرے تو تین بار اور جو شخص کہ شام کرے تو تین بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پس بلا شبہہ یہ کلمہ شفا ہی ننانوین بیماریون سے اور ادنی اونکا ہم یعنی فکر ہی ۔ اور روایت کی طبرانی نے اوسط مین اور مستغفری نے ساتھہ سند حسن کے سمرہ بن جندب سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہا وقت صبح کے اور شام کے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَقْدِرُ مِنِّيْ وَاَنْتَ تُطْعِمُنِيْ وَاَنْتَ تَسْقِيْنِيْ وَاَنْتَ تُمِيْتُنِيْ وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ ۔ نہین مانگے اللہ تعالی سے کوئی چیز مگر کہ دیتا ہی وہ اوسکو جس ملائین عبد اللہ بن سلام سے نہین ملا مین کسی سے آگے یہ حدیث پر کہا ہمون نے کہ یہ کلمے دیے تھے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو دعا کرتے تھے ساتھہ انکے ہر روز سات بار پس فرمایا تھے اللہ سے کچھہ مگر کہ صبا ساتھا اونکو وہ ۔ **داعی الفلاح فی اذکار المساء والصباح للسیوطی رحمۃ اللہ علیہ** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو تین بار یہ دعا پڑہتا ہی تو اوسدن رات تین ناگہانی بلا نہین پہونچتی اوسکو بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور تورپشتی نے معقل بن یسار صحابی سے کہ جسنے یہ اعوذ پڑہی تعین ہوتے ہین اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا مغفرت کی کرتے ہین اوسکے لیے

اور ابو داؤد نے معاذ بن انس سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آج کی رات ایک بچھو نے مجھ کو کاٹ لیا تو آنحضرت نے فرمایا اگر تو نے شام کو کہا اعوذ باکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو بچھو تجھ کو ضرر نہ پہنچاتا پھر جو کوئی منزل پر اترکر یہ پڑھے تو ضرر نہیں کرتی کوئی چیز جب تک کہ کوچ کرے وہ اعوذ بہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اور تین تین بار پڑھے صبح و شام اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم پھر پڑھے یہ آیتیں ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشہادۃ ھو الرحمن الرحیم تا آخر سورہ بحشر تو اسکی فضیلت یہ آئی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اعوذ مذکور مع تین آیتوں اخیر سورۂ حشر کے پڑھتا ہے صبح کو تو تعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہیں اوسکے لیے شام تک اور اگر اوس دن میں مرتا ہے شہید مرتا ہے اور جو شام کو پڑھے یہی درجہ پاتا ہے اور فرمایا کہ قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا صبح و شام تین تین بار پڑھنا کفایت کرتا ہے ہر چیز سے یعنی دفع کرتا ہے ہر برائی کو اور فرمایا کہ جو کوئی یہ دونوں آیتیں یعنی آیۃ الکرسی اور آیت ابتدا سورۂ غافر کی صبح کو پڑھتا ہے محفوظ رہتا ہے یعنی سب بلیات سے اور شیطانوں سے بسبب اسکے کہ شام کو جو پڑھتا ہے صبح تک محفوظ رہتا ہے سب بسبب اسکی کے آیۃ الکرسی تو شام اور آیت ابتدا غافر کی یہ حم ○ تنزیل الکتب من اللہ العزیز العلیم ○ غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول ط لا الہ الا ھو الیہ المصیر ○ اور فرمایا کہ جو کوئی صبح و شام یہ آیت سات سات بار پڑھے تو کفایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ غم دنیا اور آخرت اوسکے کو وہ یہ ہے حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ○ یہ سب واسطے شکوہ اور حسن حصین و غیرہا حدیث کی کتابوں میں ہیں اور جسکو زیادہ شوق ذکر اللہ کا ہو وہ بظر طویل اور وظیفہ مسنونہ بیچ سے دیکھ کر ورد مقرر کرے ردشمنوں کا کر اب آگے قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بیان ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لیے اور اوسوقت کے یہود وغیرہ کے قائل کرنے کے لیے کہ تم جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے ہو باوجود جانتے حقیقت اوسکی کے اور دیکھنے معجزات اوسکے کے ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ کرتے تھے اوسکے کمال باوجود دیکھنے معجزات اوسکے کے نہ مانتے تھے تباہ و خراب اور معذب ہوئے ایسے ہی تمہارا حال بھی ہوتو کیسے ہوشیار ہو

ولقد ارسلنا موسیٰ بایتنا الی فرعون وملائہ فقال انی رسول رب العلمین ○

اور بھیجے ہم نے موسیٰ اپنی نشانیاں کر فرعون اور اوسکے سرداروں کی طرف تو کہا میں بھیجا ہوں جہان کے صاحب کا موسیٰ

اور تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰ کو ساتھ نشانیوں اپنی کے طرف فرعون کے اور اشراف قوم اوسکی کے پس کہا موسیٰ نے تحقیق میں پیغمبر ہوں پروردگار عالمیوں کا ۔ تفسیر نشانیوں سے مراد ید بیضا اور عصا وغیرہ معجزات موسیٰ علیہ السلام کے ہیں اور ملائہ سے قبط اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب کلام مذکور کہا نہ مانا اونھوں نے اوسکو یہ محذوف ہی دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالیٰ کا ۔ مل

فلما جاءھم بایتنا اذا ھم منھا یضحکون ○

پھر جب لایا اون پاس ہماری نشانیاں وہ تو لگے اونپر ہنسنے ۔ مو

پس جب کہ آیا موسیٰ اوسکے پاس ساتھ نشانیوں ہماری کے ناگہاں وہ اون نشانیوں سے ہنسنے تھے ۔ تفسیر یعنی مسخر کرتے تھے ساتھ اوسکے اور کہتے تھے اوسکو سحر ۔ مل

وما نریھم من اٰیۃ الا ھی اکبر من اختھا وا خذنھم بالعذاب لعلھم یرجعون ○

اور جو کبھی دکھاتے تھے ہم اونکو نشانی سو اور بڑی ہوتی اپنی اگلی سے اور پکڑا ہم نے اونکو ساتھ تکلیف کے شاید وہ باز آویں ۔ مو

اور نہیں دکھلاتے تھے ہم اونکو کوئی نشانی مگر وہ بزرگتر تھی قرین اپنے سے اور گرفتار کیا ہم نے اونکو ساتھ عذاب کے شاید وہ پھریں ۔ تفسیر

قہن یعنی سامنی لہجنسے کہ ہوتی تھی پہلے اوسکے اور بزرگتر یعنی بہت بڑی ہوتی تھی مبنی نقض عادت کے اور ظاہر نظر دالالت کرتا ہی اسپر کہ لاحقہ بزرگتر ہوتی تھی سابقہ سے لیکن یہ مراد نہیں ہی بلکہ مراد یہ ہی اس کلام سے کہ وہ موصوف تھیں ساتھ بڑائی کے متعاقب نہیں تھیں بڑائی میں یعنی سب بڑی ہی تھیں اور اسپر محمول ہی کلام لوگوں کا کہ کہا جاتا ہی هٰذَا اَخُوْ اِحْدَى الْكُبَرِ یعنی وہ دو بھائی ہیں کہ ہر ایک ان دونوں میں سے بزرگتر ہی دوسرے سے ساتھ عذاب کے وہ طوفان ہوا اور ٹڈیاں اور چیچڑیاں اور مینڈکا اور خون یا پانی کا اور نقصان میوون کا اور قحط پس تھیں یہ چیزیں نشانیاں واسطے موسیٰ کے اور عذاب کفار کے لیے اور تھیں یہ ہر ایک بزرگتر دوسری

اور نوکہ جمع کر یں یعنی کفر سے طرف ایمان کے ۔ مدمعا

وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۝

اور کہنے لگے اے جادوگر پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہی تجھکو ہم مقرر راہ آوینگے ۔ مو

اور کہا اونھوں نے اے جادوگر دعا کر ہمارے لیے اپنے پروردگار کی جناب میں ساتھ اون باتوں کے کہ وحی کی ہی نزدیک تیرے تحقیق ہم راہ پر آوینگے یعنی مسلمان ہوینگے ۔ تفسیر اے جادوگر کہتے تھے وہ عالم ہر کو جادوگر اسلیے کہ وہ بہت جانتے تھے علم جادو کو اور دعا بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ اسکے یہ ہیں ساتھ عہد اوسکے کے نزدیک تیرے کہ عہد کیا ہی تجھسے کہ دعا تیری مستجاب ہی یعنی ہمیں ساتھ عہد اوسکے کے نزدیک تیرے اور وہ نبوت ہی یا یعنی ہمیں ساتھ اون چیزکے کہ عہد کیا نزدیک تیرے کہ وہ دور کرنا عذاب کا ہی اوس شخص سے کہ ہدایت پاوے ۔ مل

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝

پھر جب اوٹھا لی ہمنے اونسے عذاب کو یعنی موسیٰ کی دعا سے ناگہاں وہ عہد توڑ ڈالتے یعنی ایمان لانے کا جو عہد کرتے وفا نہ کرتے اوسکو ۔ مو

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ

اور پکارا فرعون نے اپنی قوم میں بولا اے قوم میری بھلا مجکو نہیں حکومت مصر کی اور یہ نہریں چلتی ہیں

تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝

میرے نیچے کیا تم نہیں دیکھتے ۔ مو

اور پکارا فرعون اپنی قوم میں کہا اے قوم میری کیا نہیں ہی میرے ہاتھ میں بادشاہی مصر کی اور یہ نہریں چلتی ہیں میرے محل کے نیچے کیا نہیں دیکھتے تم ۔ تفسیر اوس زمانہ پیش کے ملکوں میں مصر کا حاکم بڑا ہوتا تھا اور نہریں اوسنے بنائی تھیں دریائے نیل کا پانی اپنے باغ میں لایا تھا کاٹ کر ۔ مو پکارا یعنی فرعون نے آپ پکارا قبطیوں کے سرداروں کو از راہ افتخار کے یا حکم کیا منادی کو اوسنے پکارا اور پکارنا دن رشیے منقول ہی کہ اوسنے جب پڑھی یہ آیت کہ حاکم کرو گا میں مصر کا خسیس تر کو اپنے غلاموں میں سے پس حاکم کیا اوسکا حقیر نام کو کہ وہ وضو کروایا کرتا تھا اور سکو اور عبداللہ بن ظاہر سے منقول ہی کہ پکارا دن شدید ملک مصر کا پس نکلا دن اوسے

پس جب قریب پونچا اوسکے تو کہا آیا یہ وہی شہر کہ افتخار کیا ساتھ اوسکے فرعون نے یہاں تک کہ کہا اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ والله کہ یہ میرے نزدیک حقیر تر ہی اس سے کہ داخل ہو وے میں اسمیں پس تحقیر کی اوسنے باگ اپنی انتہی ۔ کہا نہیں دیکھتے تم

یعنی قوت میری اور ضعف موسیٰ کا اور غنا میری اور فقر اوسکا ۔ ملا

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۝

بھلا میں ہوں بہتر اس شخص سے جسکو عزت نہیں اور صاف نہیں بول سکتا ۔ مو

نہ بات میں تیز ہوں جس شخص کے کہ وہ خوار ہو اپنی بودی اور زبان کی نہیں ہے کہ بات افصح کے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی سبب انگارا منہ میں لینے کے جو بچپن میں لڑکے پنے میں والله اعلم +ف+

فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ○

پھر کیوں ڈالے گئے اوپر کنگن سونے کے یا آئے اوسکے ساتھ فرشتے پراباندھکر +مق+

پس کیوں اوتارے گئے اس شخص پر کنگن سونے کے یا کیوں نہ آئے ہمراہ اوسکے فرشتے مجتمع ہوکر +تفسیر+ فرعون آپ کنگن پہنتا تھا جواہر کے تکلف اور جس پہر پر مہربان ہوتا سونے کے کنگن پہناتا اور اوسکے سامنے فوج کھڑی ہوتی پراباندھکر +ف+ مراد کہا فرعون ساتھ اترے کنگنوں کے موسیٰ پر اور ترا ملک کی کنجیوں کا طرف انکے اسلیے کہ وہ جب چاہتے تھے سوار کرنا کسی شخص کو تو کنگن اور تہا سونے کے پہناتے تھے اوسکو تو کہ دلالت کرے اوسکی سرداری پر پس کہا فرعون نے کیوں نہ اوتارے رب موسیٰ اوپر کنگن سونے کے اگر تھا سردار اولاد اللہ کا اور مقترنین کے معنی ہیں چلتے فرشتے ساتھ اوسکے پراباندھکر تو کہ مدد گار اوسکے ہوتے اور گواہی دیتے اوسکے صدق پر +ف+ +مع+

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○

پھر عمل کیا خودی اپنی قوم کی پھر اوسی کا کہا مانا مقرر وہ تھے لوگ +مکر+ +مو+

پس عمل کیا فرعون نے اپنی قوم کو پس قبول کیا اونہوں نے حکم اوسکا تحقیق وہ تھے قوم فاسق +تفسیر+ یا معنی اوسکے یہ ہیں کہ جہلا اور غربا اپنی قوم کو یہ بات کہلوا کر تاثیر کیا اونہوں نے اوسکے کلام میں اور مراد اوسکا معنی جہلا نا موسیٰ کا جو جاہتا تھا فرعون یعنی خارج دین سے +ف+ +جلا+

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ○

پھر جب کیوں ہمکو غصہ دلایا تو ہم نے اون سے بدلا لیا پھر ڈبا دیا اون سب کو پھر کر ڈالا اونکو گئے گذرے اور کہانی پیچھلوں کے واسطے +مق+

پس جب غصے میں لائے وہ ہمکو بدلا لیا ہم نے اوس سے پس ڈبو دیا ہمنے اون سب کو پس کیا ہمنے اونکو پیش رو اور کہانی واسطے پچھلوں کے +تفسیر+ معنی اسکے یہ ہیں کہ اونھوں نے جب افراط کی گناہوں میں مستحق ہوئے اسکے کہ جلدی ہو تارین ہم اونپر عذاب اپنا اور بدلا لینا اپنا اور غرق کر دینا ہم نے اونسے اور مثلاً کے معنی میں بات عجیب الشان کہ بطور کہاوت وضرب المثل کے کہا جاتا ہو کہ کہاوت تمہاری ایسی ہے جیسے قوم فرعون کی اور اخرین سے مراد ہیں جو کہ آویں گے بعد انکے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ پس کیا ہمنے اونکو پیشوا پچھلے کافروں کے لیے کہ پیروی کریں اونکی جو مستحق ہوئے عذاب کے مانند اونکے اور اوتر نے عذاب کے اوپر بسبب کرنے ایسے افعال کے کہ جیسے اونھوں نے کیے اور کیا ہمنے اونکے قصے کو کہاوت +ف+ اور یا جعلنٰھم سلفاً کے یہ معنی ہیں کہ ہمنے اونکو پیش رو کیا تو کہ نصیحت پکڑیں ساتھ اونکے پچھلے لوگ آور مثلاً الٰہی کے معنی یہ ہیں عبرت نصیحت +معا+ عتبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھے تو اللہ کو کہ دیتا ہی بندے کو جو چاہے اس حال میں کہ وہ مقیم ہو گناہوں پر پس سوا اسکے نہیں کہ استدراج ہی اوسکی طرف سے واسطے اوسکے پھر پڑھی آیت فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ +ف+ کہا طارق بن شہاب نے کہا میں نزدیک عبداللہ بن مسعود کے پس ذکر کیا گیا نزدیک اونکے ناگہانی موت کا پس کہا اونھوں نے کہ تخفیف ہی عمر پر اور حسرت ہی کافر پر یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ +مثلوۃ+ ترجمہ کہتا ہی یعنی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اس سبب سے کہ کوئی سوا خدا تعالیٰ کے معبود نہیں ہی شرکوں نے عترۃ کیا کہ ترا عیسیٰ کو پوجتے ہیں اگر وہ بھی معبود تھے راضی ہوتے ہم کہ معبود ہمارے ساتھ عیسیٰ کے ہوا اور گمان کیا ساتھ ایسے غالب آئے خدا تعالیٰ نے کشف شبہے کا فرمایا

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ○

اور جب کہاوت کا مریم کے بیٹے کو تبھی تیرے لگتے ہیں اوس سے چلانے +مو+

اور جب کہاوت بیان کی گئی ساتھ بیٹے مریم کے ناگہاں قوم تیری اوس کہاوت سے ساتھ خوشوقتی کے آواز بلند کرتے ہیں + تفسیر + یعنی قرآن میں اوسکا ذکر آئے تو اعتراض کرتے ہیں کہ اونکو بھی خلق پوجتے ہیں اونمیں کیون خیر ہی سے یاد کرتے ہو اور ہمارے پوجن کو برا کہتے ہو + مو + اور جب کہاوت بیان کی گئی الرجب پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرائش کے آگے یہ آیت + اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ + یعنی تم اور جنکو پوجتے ہو البتہ من جہنم کے ہین غصے ہوئے مشرک پس کہا ابن الزبعری نے کہ اے محمد کیا یہ ہمارے ہی لیئے اور ہمارے معبودون کے لیے یا سب امتون کے لیے پس فرمایا علیہ السلام کہ یہ تمھارے لیے اور تمھارے معبودون کے لیے ہے اور سب امتون کے لیے پس کہا عبداللہ ابن الزبعری نے کہ کیا نہین کہتے تھے تم کہ عیسی نبی ہین اور تعریف کرتے تھے تم اونکی اور اونکی مان کی اور ہم جانتے ہی کہ نصاری اونکی اور اون کو پوجتے ہین اور عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہین پس اگر یہ دوزخ مین ہونگے تو ہم بھی یہ کہون ہم اور ہمارے معبود بھی ساتھ اونکے پس خوش ہوئے وہ اور ہنسے کہ دبے قائل کر دیا اور بسکوت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ○ یعنی ملا شبہ وہ لوگ کہ سبقت لے گئے ہیں اونکے لیے ہماری جانب سے جنت وہ لوگ دوزخ سے دور کیے گئے ہین اور اوتری یہ آیت وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ الْمَثَلُ یہ ہین اور جب بیان کی ابن زبعری نے کہاوت ساتھ عیسی بیٹے مریم کے واسطے معبودون بننے کے اور جدال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ پوجنے نصاری کے عیسی علیہ السلام کو ناگہان قوم تیری یعنی قریش اس کہاوت سے آواز بلند کرنے ہین از راہ خوشی اور ہنسنے بسبب اور سر چیز کے کہ سنی اونھون نے ابن زبعری سے کہ چپکر دیا حضرت کو ساتھ جواب باطل پانے کے + مل +

وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ○

اور کہتے ہین ہمارے خدا بہتر ہین یا وہ یہ نام جو مرتے ہین تیرے یہ جھگڑنے کو بلکہ یہ لوگ ہین جھگڑالو + مو +

اور کہا شرکون نے کیا معبود ہمارے بہتر ہین یا عیسی نہین بیان کی واسطے تیرے یہ کہاوت مگر جھگڑنے کو بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو +

تفسیر + اور کہا الزام اور کہتے تھے وہ یہ کہ معبود ہمارے تمھارے نزدیک بہتر نہین ہین عیسی سے پس جب ہوئے عیسی اور انکی ماں دوزخ کے تو ہمارے معبودون کا امر تو سہل ہے مگر جھگڑنے کو یعنی واسطے جھگڑنے اور غالب ہونے کے بات مین نہ واسطے طلب تمیز کے درمیان حق اور باطل کے جھگڑالو یعنی عادت ہی اونکی یہ ہے کہ بہت جھگڑتے ہین امر دنیا مین اور یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ تو نہین مراد لکھی اوس سے مگر بت ہی اسلیے کہ نا چیز عقلا کے لیے آتا ہے لیکن ابن زبعری نے جو دیکھا کہ لفظ کلام اللہ کا یعنی وَمَا تَعْبُدُوْنَ احتمال رکھتا ہے وجہ عموم کو باوجود جاننے اوسکے کے ان امت کہ مراد اوس سے بت ہی ہین اوسنے نہ ورکچھ پانی جیسے کے لیے گنجایش پس ہین جمیر لفظ وَمَا تَعْبُدُوْنَ کو طرف شمول اور اصاطے کے واسطے ہر معبود غیر اللہ کے بطریق جھگڑنے اور چاہنے غلبہ پانے کے غالب آوین ہم پس از ارادہ قاری کے آنحضرت سے سکوت فرمایا یہان تک کہ جواب یا اونکی طرف سے + مل + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گمراہ ہوئے کوئی قوم بعد ہدایت کے کہ تھے اوسپر مگر کہ دیے گئے جدل یعنی جھگڑا پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلکہ یہ لوگ ہین جھگڑالو + **مرثون** + یعنی قسم ہی ابواب یعنی قسم نفاق سے اور بلا شبہ نشانی نفاق کی یہ ہے کہ ہو آدمی جھگڑالو دشمنی رکھنے والا +

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝

وہ کیا ہے ایک بندہ کہ ہم نے انعام کیا اوسپر یعنی ساتھ دیئے نبوت کے اور کیا ہم نے اوسکو نمونہ قدرت الٰہی کا واسطے بنی اسرائیل کے ۔ تفسیر یعنی بغیر باپ کے جو ہم نے اوسکو پیدا کیا تو مانند کہاوت کے کیا بسبب عجیب و غریب ہونے معاملہ اوسکے کے تو دلیل پکڑی جاوے اللہ کی قدرت پر کہ بلاشبہ وہ قادر ہے اور ہر چیز پر کہ چاہے ۔ مل جلالین ۔ منقول ہے ابن عباس سے کہ شرک آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اوہنوں نے کہ خود کہا جو تم نے اللہ کے کہاں ہے کہ وہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ میں کہا اوہنوں نے اور سورج اور چاند کہاں ہے فرمایا سورج اور چاند بھی دوزخ میں ہونگے کہا اوہنوں نے پس عیسی بیٹے مریم کے کہاں ہونگے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت اِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ الخ

۔ در منثور ۔

وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝

اور اگر ہم چاہیں کالیں تم میں سے فرشتے زمین میں نائب ہوں ۔ تفسیر یعنی عیسی میں آثار فرشتوں کے سے تھے اس سے معبود نہیں ہو تا اگر چاہیں تو ہماری نسل سے ایسے لوگ پیدا کریں ۔ مو ۔ لَجَعَلْنَا مِنكُم کی تقدیر یوں ہے لَجَعَلْنَا بَدَلَكُمْ مَلَائِكَةً یعنی کرتے ہم بدل تمسے فرشتوں کو یا تقدیر یوں ہے لَجَعَلْنَا بَدَلَكُمْ اور من بمعنی بدل کے ہے یعنی کرتے ہم بدلے تمہارے فرشتوں کو اور بعضوں نے کہا یعنی ہیں کہ اگر چاہتے ہم بسبب قادر ہونے اپنے کے عجائب امور پر پیدا کرتے ہم تمسے اے مردوں فرشتوں کو کہ جانشین ہوتے وہ تمہارے زمین میں جیسے کہ جانشین کرتے ہیں ہم تمہاری اولاد کو اور یہ ایسا ہوتا جیسے عیسی کو عورت سے پیدا کیا بغیر مرد کو تو کہ جانتے تم قدرت ہماری اور جانتے تم کہ ملائکہ اجسام میں کہ نہیں پیدا ہوتے مگر اجسام سے اور اللہ تعالی منزہ ہے اس سے ۔ مل

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝

اور وہ نشان ہے اوس گھڑی کا سو اوس میں شک نہ کرو اور میرا کہا مانو یہ ایک سیدھی راہ ہے ۔ مو

اور تحقیق عیسی نشانی ہے قیامت کی پس شبہ نہ کرو قیامت میں اور کہا ہے محمد پیروی میری کرو یہ ہے راہ سیدھی ۔ تفسیر عیسی یعنی اوترنا اوکا نشانیوں قیامت سے ہے کہ جانا جاویگا بسبب اوسکے قرب قیامت کا اور پیروی میری کر یعنی میری ہدایت اور شرع کی یا میرے رسول کی اس صورت میں وَاتَّبِعُونِ مقولہ اللہ تعالی کا ہے یا یہ امر ہے رسول اللہ کے لیے کہ کہہ وَاتَّبِعُونِ یعنی جو کچھ کہ معلوم کرتا ہوں میں نکو راہ سیدھی ہے ۔ مل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس خدا کی کہ بقبضہ جان میری کا اوسکے ہاتھ میں ہے تحقیق اوترینگے آسمان سے تمہارے اہل دین میں عیسی بیٹے مریم علیہا السلام کے درحالیکہ حاکم عادل ہونگے پھر توڑینگے صلیب کو یعنی باطل کر دینگے دین نصرانیت کو اور حکم کرینگے ملت حنفیہ پر اور قتل کرینگے سور کو یعنی حرام کرینگے اوسکے کھانے اور پالنے کو اور رواج کرینگے اوسکے قتل کو اور رکھدینگے جزیہ یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے اونکو اسلام کا اور نہیں قبول کیا جاویگا اونسے سوا دین حق کے مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکے کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کے ہے اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسیٰ کے زمانے میں یہاں تک کہ نہیں قبول کریگا اوسکو کوئی یہاں تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور ہر چیز سے کہ نیا میں ہے پھر کہتے تھے ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتے ہو اس چیز میں پر ہو اگر چاہو یہ آیت اور یہ آیت وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ الخ یعنی نہیں ہوگا کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاریٰ سے مگر کہ ایمان لائیگا عیسی علیہ السلام پر پہلے مرنے اونکے یہ حدیث بخاری مسلم میں ہے ۔ مشکوۃ

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

اور نہ روکے تمکو شیطان وہ تمہارا دشمن ہے ظاہر ۲ موضح

اور نہ روکے تمکو شیطان تحقیق وہ تمہارے حق میں دشمن ظاہر ہے ۲ تفسیر ۲ نہ روکے یعنی قیامت پر ایمان لانے سے یا اللہ و رسول کی پیروی کرنے سے دشمن ظاہر ہے یعنی اوسکی دشمنی سے ظاہر ہے اسلیے کہ اسکا اور تمہارے باپ آدم کو سخت سے اور اوترایا اور نسے لباس گرا کا ۲ حل ۲

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ

اور جب آیا عیسی نشانیاں لیکر بولا میں لایا ہوں تمہارے پاس پکی باتیں اور بتاؤں تمکو بعضی چیزیں تم جھگڑتے تھے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو بیشک اللہ وہی ہے میرا اور رب تمہارا اوسکی بندگی کرو یہ ایک سیدھی راہ ہے ۲ موضح

اور جب کہ آئے عیسی علیہ السلام ساتھ نبوت کے کہا لایا ہوں میں تمہارے واسطے حکمت کو اور آیا ہوں میں تو بیان کروں میں واسطے تمہارے بعض وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہو تم جس میں اوسکے پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا بیشک اللہ وہی ہے پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا پس عبادت کرو اوسکو یہ ہے راہ سیدھی ۲ تفسیر ۲ بینات سے معجزے مراد ہیں یا آیتیں انجیل کی اور شرائع اور نسخ بعض احکام تورات کے بعض وہ چیز کہ جو اوترنی تھی اور میں کہا ہے اور اخیر آیت تک کلام حضرت عیسی علیہ السلام کا ہے ۲ حل ۲

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝

پھٹ گئے فرقے اونکے بیچ سے سو خرابی ہے گنہگاروں کو آفت سے دکھ والے دن کی ۲ موضح

پس اختلاف کیا جماعتوں نے درمیان اپنے پس وائے اونکو کہ ستم کیا عذاب دن دردینے والے کے سے ۲ تفسیر ۲ یہود اونکے منکر ہوئے اور نصاری قائل ہوئے پھر نصاری بھی کئی فرقے ہوئے کوئی خدا کا بیٹا بتلاوے کوئی خدا کو تین جگہ کہے اور کچھ کہیں ۲ موضح جماعتوں سے یعنی فرقوں بعد عیسی کے اور وہ یعقوبیہ ہیں اور نسطوریہ اور ملکائیہ اور شمعونیہ پس ان فرقوں نے نصاری میں سے اختلاف کیا عیسی کے حق میں کہ آیا وہ اللہ ہے یا ابن اللہ یا ثالث ثلثہ یعنی تیسرا تین میں کا سو کہا یعنی کفر کیا بسبب اوس چیز کے کہ کہی عیسی کے حق میں اور دردینے والا دن قیامت کا ہے ۲ حل ۲ جاد ۲

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

ایسی راہ دیکھتے ہیں اور گھڑی کی کہ آکھڑی ہو اوپر اچانک اور اونکو خبر نہو ۲ موضح

انتظار نہیں کرتے ہیں مگر قیامت کا یہ کہ آوے اونکے پاس ناگہان اور وہ بیخبر ہوں ۲ تفسیر ۲ هَلْ يَنْظُرُوْنَ میں ضمیر ہے واسطے قوم عیسی کے یا کفار کے اور بیخبر ہوں یعنی اور بیخبر غافل ہوں بسبب مشغول ہونے کے اپنے امور دنیا اپنی میں جیسے کہ اور جگہ فرمایا تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۲ یعنی پکڑے گی اونکو قیامت اس حال میں کہ وہ جھگڑتے ہونگے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ دو شخص دو ہتے ہونگے اونکی کو اور دو شخص لپیٹتے ہونگے کپڑے کو پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۲ حل ۲ در منثور ۲

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝

جتنے دوست ہیں اوسدن دشمن ہونگے مگر جو ہیں ڈرنے والے ۲ موضح

دوست اوسدن بعض اونکے واسطے بعض کے دشمن ہونگے مگر پرہیزگار ۲ تفسیر ۲ اوسدن یعنی دوست جائیگا اسکے سبب

مین نہ پکڑا جاؤن ۔ موٴ الاخلاء جمع خلیل کی ہے معنی دوست کے آوسن لینی روز قیامت کے مگر پرہیزگار کہ آپسمین اللہ محبت رکھتے ہین یعنی منقطع ہوجائینگی اوسمین تمام محبتین کہ دنیا مین دو دوستون کی ہے سوا محبت غیر ذات اللہ کے اور بدل جاویگی وہ محبت عداوت اور غضب کے مگر محبت اون دوستون کی کہ اللہ محبت رکھتے ہین اونکی محبت باقی رہیگی ۔ صلہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن قیامت کا منقطع ہوجائینگے ناتے اور گم ہوجائینگے اسباب اور جاتی رہیگی اخوت لینی بھائی چارہ مگر اخوت اللہ کی راہ کی باقی رہیگی اور یہ بموجب فرمانے اللہ تعالی کے ہے الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین مجاہد سے ہے بیچ تفسیر الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو کے کہ کہا ہوگا دوست اللہ کے گناہ پرستے کہ آپسمین دشمن ہوجینگے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوست چار ہین دو مومن اور دو کافر پس مرتا ہے ایک شخص دو مومنون مین سے پس پوچھا جاتا ہے اوس سے اوسکے دوست کا حال پس کہتا ہے رضا یا نہین دیکھا سینے کسی دوست کو کہ بہت حکم کرنے والا ہو ساتھ اچھی باتون کے اور بہت منع کرنے والا ہو بری باتون سے اوس سے بارخدایا ہدایت کر اوسکو جیسا کہ ہدایت کیا تو نے مجکو اور مار تو اوسکو اوس راہ پر کہ مارا تو نے مجکو اور مرتا ہے ایک شخص دو کافرون مین سے پس پوچھا جاتا ہے اوس سے اوسکے دوست کا حال پس کہتا ہے نہین دیکھا سینے کوئی دوست کہ بہت حکم کرتے والا ہو بری باتون کا اوس سے اور نہین دیکھا سینے کسی دوست کو بہت منع کرنے والا اچھی باتون سے اوس سے بارخدایا گمراہ کر تو اوسکو جیسا کہ گمراہ کیا تو نے مجکو اور مار تو اوسکو اوس راہ پر کہ مارا تو نے مجکو اوپر فرمایا حضرت نے پھر اوٹھائے جاوینگے وہ روز قیامت کے پس فرماویگا اللہ تعالی جیسا ہے کہ تھا کرے بعض تمھارا بعض پر پس اپر دو مومن ثنا کریگا ہر ایک اون دونون مین سے اپنے یار کی بہت اچھی طرح اور اپر دونون کافر پس ثنا کریگا ہر ایک اون دونون مین سے اپنے یار کی نہایت بری طرح ۔ پھر سب سے منقول ہے کہ لایا جاویگا یعنی محشر مین پس فی الحال یعنی مانند علما عامل اور مرشد برحق کے روز قیامت کے پس کہا جاویگا فرمان بردار کی کہ اپنے رب کی چلنے مین پس لایا جاویگا اوسکو طرف رب اوسکے کے پس نہین پرسش مین ہوگا اللہ تعالی سے پھر کہ کیا تابع ہوگا اوسکو جسکے لیجانے کا پس دیکھیگا مکان اپنا اور مکان اپنے یارون کا کہ جمع ہوتے تھے اوسکے ساتھ خیر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی خیر پر پس کہا جاویگا یہ مکان فلانے کا اور یہ مکان فلانے کا پس دیکھیگا جو کچھ کہ طیار رکھا ہے اللہ نے جنت مین قسم بزرگی کی چیزون سے اور دیکھیگا مکان اپنا افضل اونکے مکانون سے اور پہنالے جائینگے اوسکو کپڑے جنت کے اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج اور پہنچیگی اوسکو مواجہت کی اور چمکنے لگیگا چہرہ اوسکا یہان تک کہ ہوجائیگا جیسے چودھوین رات کا چاند بچ نکلیگا وہ پس نہین دیکھینگے اوسکو کسی جماعت کے لوگ مگر کہینگے وہ اللھم اجعلہ منھم یعنی یا اللہ کر اوسکو جنتیون مین سے یہان تک کہ آویگا اپنے اون یارون کے پاس کہ جمع ہوتے تھے ساتھ اوسکے خیر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی خیر پر پس کہیگا خوش ہو اے فلانے پس تحقیق اللہ نے طیار رکھا ہے تیرے لیے جنت مین ایسا اور ایسا پس خبر دیتا رہیگا اونکو اوس چیز کی کہ طیار رکھی ہے اللہ تعالی نے اونکے لیے جنت مین قسم بزرگی کی چیزون سے یہان تک کہ چڑھیا دیگی اونکے چہرون پر سفیدی جیسے اوسکے چہرے پر آگئی تھی پس پہچانینگے اونکو لوگ اونکے چہرون کی سفیدی سے پس کہینگے یہ اہل جنت ہین اور لایا جاویگا رئیس فی الشر کو یعنی مانند گرو اور پیشوا اور تعزیہ وغیرہ بنانے والون کے پس کہا جاویگا قبول کر اے رب کا پس لایا جاویگا اوسکو طرف رب اوسکے کے اپر سے دیکھا جاویگا اوس سے اوحکم کیا جاویگا اوسکو دوزخ کی پس دیکھیگا مکان اپنا اور یہ مکان اپنے یارون کا پھر کہا جاویگا یہ مکان فلانے کا ہی اور یہ مکان فلانے کا پس دیکھیگا جو کچھ طیار رکھا ہے اللہ نے اوسکے لیے قسم خواری سے اور دیکھیگا مکان اپنا اونکے مکانون سے پس سیاہ ہوجائیگا چہرہ اوسکا اور کریہ ہوجائینگی آنکھین اوسکی اور رکھی جاویگی اوسکے سر پر ٹوپی آگ کی پھر نکلیگا پس نہین دیکھینگے اوسکو کسی جماعت کے لوگ مگر کہینگے ساتھ اللہ کے اوس سے پناہ مانگین ہم اوسکے شر سے پھر آویگا اپنے اون یارون کے پاس کہ جمع ہوتے تھے اوسکے ساتھ شر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی اوسپر پس کہینگے وہ تعوذ باللہ منک پس کہیگا کس سبب سے پناہ مانگی تونے ساتھ اللہ کے مجھسے کیا نہین یاد رکھتا تو

محل ترجمہ کا اوپر کی آیت کے ان خلیفہ ہونے کی تفسیر میں ہے ۱۲ منہ

اے خلا نے ایسا اور ایسا پس یاد دلاتا رہیگا انکو وہ شر کہ جمع ہوتے تھے وہ اوسکے ساتھ اوسپر اور دیکھتے تھے اوسکی اوسپر پس خبر دیتا رہیگا انکو اوسی چیز کی کہ طیار رکھی ہے اوسنے انکے لیے دوزخ میں یہان تک کہ پڑھیا ویگی انکے مونہوں پر سیاہی جیسے اوسکے پچھے پر چڑھی تھی پس پہچانیگے انکو لوگ انکے مونہوں کی سیاہی سے یہ کہینگے یہ دوزخی ہین قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تفسیر قول اللہ تعالی کے اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ کہ دوست مومن ہونگے ہین اور دوست کافر حال مومنون کا یہ ہوگا کہ جب مرتا ہی ایک شخص دونون مین سے تو خوش خبری دیجاتی ہے اوسکو جنت کی پھر جاتا ہے اپنے دوست کو پس کہتا ہے ارے خدایا تحقیق دوست میرا فلانا حکم کرتا تھا مجکو تیری طاعت کا اور تیرے رسول کی اطاعت کا اور حکم کرتا تھا مجکو بھلائی کا اور منع کرتا تھا مجکو برائی سے اور خبر دیتا تھا مجکو کہ مین مدین ملونگا تجسے بار ضایا پس گمراہ کر اوسکو بعد میرے یہان تک کہ دکھاوے تو اوسکو مانند اوسچیز کے کہ دکھایا تو نے مجکو اور راضی ہووے تو اوس سے جیسے کہ راضی ہوا تو مجسے پس کہا جاویگا اوسکو کہ جا اگر جانتا تو وہ چیز کہ اوسکے لیے ہے نزدیک میرے تو البتہ ہنستا تم بہت اور رویا تو تھوڑا پھر مرتا ہی دوسرا پس جمع کیجاتی ہین ارواحین دونون کی پھر کہا جاتا ہی جاہیے کہ ثنا کرے ہر ایک مرمین سے اپنے یار کی پس کہتا ہی ہر ایک دونون مین سے واسطے یار اپنے کے نِعْمَ الْاَخُ وَنِعْمَ الصَّاحِبُ یعنی اچھا بھائی ہر تو اور اچھا دوست ہر اور جب مرتا ہی ایک شخص دونون مین سے تو خبر دیجاتی ہے اوسکو دوزخ کی پھر یاد کرتا ہی اپنے یار کو پس کہتا ہی ارے خدایا بلاشبہ دوست میرا فلانا حکم کرتا تھا مجکو تیری نافرمانی کرنے کا اور تیرے رسول کی نافرمانی کرنیکا اور حکم کرتا تھا مجکو برائی کرنے کا اور منع کرتا تھا مجکو بھلائی سے اور خبر دیتا تھا مجکو کہ مین نہین ملونگا تجسے بار ضایا پس ہدایت کرتا تو اوسکو بعد میرے یہان تک کہ دکھاوے تو اوسکو مانند اوسچیز کے کہ دکھائی تو نے مجکو اور غضبناک ہووے تو اوسپر جیسا کہ غضبناک ہوا تو مجسپر پھر مرتا ہی دوسرا پس جمع کیجاتی ہین ارواحین دونون کی پس کہا جاتا ہی جاہیے کہ ثنا کرے ہر ایک تم دونون مین سے اپنے یار کی پس کہتا ہی ہر ایک دونون مین سے اپنے یار کو بِئْسَ الْاَخُ وَبِئْسَ الصَّاحِبُ وَبِئْسَ الْخَلِیْلُ یعنی تو برا بھائی ہی اور برا یار ہی اور برا دوست ہی ۱۲ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالی فرماویگا روز قیامت کے کہان ہین آپسمین محبت رکھنے والا بسبب بزرگی میری کے آج کروونگا مین اوسکو اپنے سایے مین کہ آج نہین ہے سایہ مگر سایہ عرش میرا کہا اوسنے آپسمین محبت رکھنے والا بسبب بزرگی میری کے آج کروونگا مین اوسکو اپنے سایے مین کہ آج نہین ہے سایہ مگر سایہ عرش میرا کہا اوسنے فرمایا کہ تحقیق ایک شخص نے ملاقات کا ارادہ کیا اپنے بھائی کی کہ گاوہ اور گانون مین اوس شہر مین کیا اللہ نے اوسکے لیے اوپر راہ اوسکی کے ایک فرشتہ کہ فرشتے نے کہان کا ارادہ رکھتا ہی تو کہا ارادہ رکھتا ہون اپنے بھائی کی ملاقات کا کہا اوسنے گا اوس گانون مین کوئی نعمت کہ مالک ہووے گا تو اوسکا یعنی کچھ نعمت اوسکو دی ہر کہ اوسکا بدلا لینے کو جاتا ہی کہا اوسنے نہین بلکہ میں دوست رکھتا ہون مین اوسکو للہ کہا فرشتے نے پس تحقیق مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون طرف تیرے تا خبر دون تجکو یہ تحقیق اللہ نے دوست رکھا تجکو جیسے کہ دوست رکھا تو نے اوسکو اللہ کے لیے تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب ہی قیامت فرمایا تو نے تجکو اور کیا طیار کیا تو نے اوسکے لیے کہا اوسنے کچھ نہین طیار کیا اوسکے لیے مگر یہ کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون اللہ اور رسول اوسکے کو فرمایا تو ساتھ اوسکے ہوویگا کہ دوست رکھا تو نے اونکو کہا انس نے پس نہین دیکھا مسلمانون کو کہ خوش ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام کے مانند خوش ہونے اونکے کے ساتھ اس کلمے کے اور فرمایا مثال ہمنشین نیک کی اور برے کی مانند اوٹھانے والے مشک اور پھونکنے والے دھونکنی کی ہے پس اوٹھانے والا مشک کا یا یہ کہ دیگا تجکو مشک مفت اور یا یہ کہ مول لیگا تو اوس سے اور یہ کہ پاویگا تو اوس سے خوشبو اور پھونکنے والا دھونکنی کا یا یہ کہ جلا دیگا کپڑے تیرے اور یا یہ کہ پاویگا تو اوس سے ہوا بری فرمایا اللہ تعالی نے واجب ہوئی محبت میری واسطے محبت رکھنے والون کے بسبب محبت میری کے اور واسطے بیٹھنے والون کے آپسمین بسبب خوشی میری کے اور واسطے ملاقات کرنیوالون کے آپسمین بسبب رضا کے لیے اور واسطے خرچ کرنے والون مال کے میرے لیے اور ایک روایت مین یون ہے کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا

اللہ تعالیٰ آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی ہمری کے واسطے اوسکے نہ ہونگے نور کے شاکرین اونپر انبیا اور شہدا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر کو نہی سے کسیکو ایمان کی حلاوت کی کہا ابوذر نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا وہ موالات ہر واسطے اللہ کے اور دوستی واسطے اللہ کے اور بغض واسطے اللہ کے اور فرمایا کہ جب بیمار تا ہی مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ خوب ہوئی زندگانی تیری دنیا اور آخرت مین اور اچھا ہوا جانا تیرا اور جگہ پکڑی تو نے جنت کے مکان مین اور فرمایا جب دوست رکھے کوئی بھائی اپنے کو پس چاہیے کہ خبر دے اوسکو اپنی دوستی کی اور فرمایا لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ یعنی تو یار نہ کر مگر مومن صالح سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار اور فرمایا آدمی اوپر دین یار اپنے کے ہوتا ہی پس چاہیے کہ دیکھے ایک تم مین کا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور فرمایا جب بھائی جاوے کوئی کسی سے پس پوچھے اوسسے نام اوسکا اور نام باپ اوسکے کا اور ہر وہ کس قبیلے مین سے اسلیے کہ تحقیق یہ بہت بڑھاتا ہی محبت کو اور فرمایا اگر تحقیق دو بندے محبت کرینگے اللہ عزوجل کی راہ مین ایک مشرق مین ہووے اور دوسرا مغرب مین تو البتہ جمع کریگا اللہ دونون کو روز قیامت کے فرماویگا یہ وہ شخص ہی کہ تھا تو دوست رکھتا اوسکو میری راہ مین اور فرمایا کہ بنا تو مین تجکو اللہ کی دوستی زیر زمین مدارس کام کا یعنی دین کا وہ جو پہنچے تو بسبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر والون کی یعنی ذکر کے لیے اور جب تنہا ہووے تو پس بلا زبان اپنی کو بقدر طاقت رکھے ساتھ ذکر اللہ کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابوذر زمین کیا جاتا تو نے کہ تحقیق مرد جب نکلتا ہی اپنے گھر سے اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات کے لیے تو پوچھے مجھے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے وہ سب عاجشش کی کرتے ہین اوسپر اور کہتے ہین ای رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اوسکو اپنی جنت سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے اپنے بدن کو سیدھا تو کر اور فرمایا تحقیق بہشتیون کی یاقوت کے اونپر بالاخانے ہین نہ مرد کے اونکے دروازے کھلے ہوئے ہین چمکتے ہین جیسے چمکتا ہی ستارہ روشن پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کون ہیگا اونمین فرمایا محبت رکھنے والے آپسمین اللہ اور ملنے والے آپسمین للہ اور ملنے والے آپسمین للہ

درمنثور + مشکوۃ

کہا ہو اللہ نے کہ محبت چار قسم پر ہی ایک قسم وہ ہی کہ مستند ساتھ تعارف اور تن سب ارواح کے ہی اور حدیث اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ فَمَنْ تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ مخبر اوسسے ہی اور اسیکو محبت ذاتی اور خلقی کہتے ہین اور آدمی کو اس جگہ اختیار نہین ہوتا مثلاً کسیکے دل مین پانچ چھ برس کی عمر مین مستی فقر کی اور محبت جمع کی اور تحصیل علم کی راہ پاتی ہی اور خطرہ آتا ہی اگر پڑا ہووے گا تو کھلے اوسپنے جاوے گا اور علم حاصل کرے گا اور اوسوقت مین سوا نام علم کے اور کچھ نہ جانتا ہوگا اور کچھ نہ سنا ہوگا اور نہ شرف مین جانتا اور نام اسکا بھی محض بسبب سننے کے اور وہ جانتا تھا محبت انبیا اولیا کی ساتھ ذکر کے اور بعضون سے آپسمین اسی قبیل کی ہی دوسری محبت قلبی ہی کہ استناد اوسکا ساتھ تناسب اخلاق حمیدہ اور صفات کاملہ کے ہوتا ہی یعنی صاحب اچھے وصف کا اپنے مثل کو دوست رکھتا ہی اور محبت مردونکی ساتھ شمائل کے اور استون صالحون ساتھ انبیا کے اور محبت کاملون کی آپسمین اسی قبیل کی ہی اور یہ دونون قسمین محبت کی دارین مین ہمیشہ اور بعید ہین اور کبھی زائل نہین ہوتین مگر دوسری قسم کہ کبھی بسبب زوال بعض صفات محبوب کے یا محبوب کے بعضی جگہ مین زائل بھی ہو جاتی ہی اور تیسری قسم محبت عقلی ہی کہ استناد اوسکا ساتھ تناسب اخلاق حاصل کرنے فوائد دنیویہ اور اسباب معیشت کے ہر جیسے محبت حاجت والون کی ساتھ اغنیا کے اور خادمون کی ساتھ مخدومون کے اور چوتھی قسم محبت نفسانی ہی کہ نفس آدمی کا خواہشون کی چیزون کو اور لذتون دنیاوی کو دوست رکھتا ہی اور یہ دونون قسمین سریع الزوال ہین بسبب اسکے کہ جسوقت سبب محبت کا زائل ہوا محبت بھی زائل ہوئی خصوصاً تیسری قسم کہ سوا واسطے نسبت کے نہین ہوا اور اکثر ہوتا ہی کہ سبب تعجیز کسی چیز کے بغض آپسمین واقع ہو جاتا ہی اور دوست کھا نفس کا خواہش کی چیزون کو کہ جسکو ہوا نفس کہتے ہین جب تک کہ آدمی زندہ ہی زائل نہین ہوتا اگر یہ خواہش کی چیزین میسر نہ آوین اور بسبب حاصل کرنے اونکے رنج اور بلائین آدمی کو پہونچتی ہین لیکن جب کہ آدمی مریگا اور حقیقت کا کسی الامر کھلیگی کہ یہی خواہش کی چیزین اوسکی موجب حساب اور عذاب کی ہونگی اوکو دشمن رکھیگا لیکن جبکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہووے اوسکو بھی

بسبب غیر دینے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے یا بسبب جہد اور انکشاف آپس کے اونکو دشمن جانتے ہیں اور اونسے پرہیز کرتے ہیں اور خوب فاسقوں اور گنہگاروں کی آپسمیں جو محبت نفسانی ہے سو کل نفس دونوں کے ہم جنس اور متصف ساتھ ایک مذمت کے ہیں اور بسبب ہم صفت کے ایک میل دوسرے کی طرف رکھتا ہے جب کہ ضرر اور صفت مذمومہ کا معاینہ کرینگے یعنی آخرت میں تو آپسمیں بغض دونوں میں پیدا ہوگا اور ایک دوسرے کو کہیگا کہ کیوں تجکو صفت نیک کی نسبت نہ لائی پنانچہ آیت اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا اور بہت آیتیں اور حدیثیں بیان کرنے والی اس مضمون کی بیں اور جو شان فرق پہلے کے حدیث اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ + واردہوا اور بیان مرتبہ خلت کا کہ اعلیٰ مراتب قرب حق کے ہے بتفصیل طوالت رکھتا ہے یہاں محل اوسکا نہیں ہے کیونکہ خصام منظور ہے لیکن خلاصہ وسکا یہ ہے کہ اختلاف ہے علما کا آپسمیں کہ مرتبہ خلت کا افضل ہے یا مرتبہ محبت ومحبی کا بعضے تو کہتے ہیں کہ محبی محض ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور چونکہ وہ افضل الانبیاء والبشر ہیں جسکی محبی ہے وہ افضل سب جنوں میں ہوگی اور خلت کہ خصص ساتھ ابراہیم علیہ السلام کے ہے سب سے نہیں ہوگی اور بعضے کہتے ہیں کہ دونوں ایک ہی مرتبے میں ہیں اور دونوں آنحضرت کے لیے ثابت ہیں پنانچہ حدیث لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا ثابت کرتی ہے مرتبہ خلت کو آنحضرت کے لیے اور حبیب تو آپ مشہور ہی ہیں ہمہ جہت حدیث سے ثابت ہے + بحر +

یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝

اے بندو میرے نہ ڈر ہے تم پر آج اور نہ تم غمگین ہوؤ + تفسیر یہ حکایت ہے واسطے اوس چیز کے کہ پکارے جاوینگے

اور مراد تعین کرنے اوسکی اوپر کسی کے ہے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝

جو یقین لائے ہماری باتوں پر اور رہے حکم بردار + موضح

یعنی وہ ہیں کہ ایمان لائے ساتھ آیتوں ہماری کے اور مسلمان تھے + تفسیر سلیمان تیمی سے منقول ہے کہ کہا سنا ہے کہ لوگ جمعہ کے دن اٹھائے جاوینگے آپس میں ہوگا اوپر سے کوئی فرشتہ پکارے گا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ پس سب دیکھیں گے اسکی سب لوگ پیچھے اسکے چلیگا فرشتہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ پس ایسا ہو جائیگا کہ ہر مسلمان کے لیے معاد منشور

اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝

چلے جاؤ بہشت میں تم اور تمہاری عورتیں کہ تمھاری عزت کریں + موضح

کہا جاویگا داخل ہو بہشت میں تم اور جوڑیاں تمہاری یعنی موصنات دنیا کی خوش حال کیے ہوئے +

یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَھَبٍ وَّاَکْوَابٍ وَفِیْھَا مَا تَشْتَھِیْہِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ

پھیرے جاوینگے اوپر انکے بڑے سونے کے اور آبخورے بھی یعنی سونے کے اور بہشت میں ہے جو کچھ چاہے دل اور لذت اوٹھاویں اوسکے دیکھنے

وَاَنْتُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور تمکو اوسمیں ہمیشہ رہنا + موضح

آنکھیں اور تم وہان ہمیشہ رہوگے ۔ **تفسیر** لذت طعام وغیرہ کی واسطے انواع نعمتوں کے اسلیے کہ وہ یا تو ایسے ہوتے ہیں کہ دلون مین خواہش ہوتی ہے اور انکی بالذت پائی جاتی ہے اور انکی آنکھون مین آور روایت کی ابن مبارک نے اور ابن ابی الدنیا نے بیہقی صفت جنت کے اور طبرانی نے اوسط مین ساتھ سلسلہ کے کہ راوی اوسکے ثقہ ہین انس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق کمترین تمام اہل جنت کا درجے مین البتہ وہ ہوگا کہ کھڑے ہونگے اوسکے سر پر دس ہزار خادم کہ ہر ایک کے ہاتھ مین دو وطباق ہونگے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہر ایک مین ایک ایک رنگ کا کھانا ہوگا کہ نہین ہوگا دوسرے مین مثل اوسکے کھاویگا اونکے آخر مین جیسے مانند اوس چیز کے کہ کھاوے گا اونکے اول مین یعنی جب فراغت سے سب چیزین کھاوے گا نہین کہ ایک ہی سے سیر ہوجاوے اور باقی فاضل رہ جائین بلکہ اونکے آخر مین خوشبو اور لذت مانند اوس چیز کے کہ پاویگا اونکے اول مین پھر ہوگا یہ خوشبو مشک تیز کی یعنی وہ طعام مضمر ہوکر ڈکار کی مانند بیوجہ مشک کے نکلیگا نہ پسینہ آئینگے جنتی اور نہ پاخانہ پھرینگے اور نہ تھکین کے مانند بھائیون کے تختون پر آمنے سامنے بیٹھے ہونگے روایت کی احمد نے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ ادنی اہل جنت کا مرتبے مین وہ ہوگا کہ اوسکے لیے سات درجے ہونگے اور وہ جھٹے پر ہوگا اور اوپر اوسکے ساتوان ہوگا یعنی چھٹے اور بلاشبہ اوسکے لیے تین سو خادم ہونگے اور صبح و شام لائے جاوینگے اوسکے سامنے تین سو طباق سونے کے ہر طباق مین ایک ایک طرح کا کھانا ہوگا کہ نہین ہوگا وسیا دوسرے مین اور وہ لذت پاویگا اونکے آخر سے جیسے کے لذت پاویگا اونکے اول سے اور وہ البتہ کہیگا ای رب میرے اگر اذن دیتا تو مجھکو تو البتہ کھلاتا مین اہل جنت کو اور پلاتا مین اونکو نہ کم ہوتا مالون چیز سے کہ نزدیک میرے ہے اور بلاشبہ اوسکے لیے حور عین سے بہتر بیویان ہونگی سوے دنیا کی بیویون کے اور تحقیق ایک ادنی مین سے البتہ لیوے گی جگہ اپنی دس کوس زمین سے آور روایت کی عبد بن حمید نے عکرمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سہل ترین دوزخیون کا ازروے عذاب کے ایک شخص ہوگا کہ پانوں رکھیگا اوپر انگارے کے جوش مارتا ہوگا اوسکے دماغ اوسکا کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور کیا ہوگا جرم اوسکا یا رسول اللہ فرمایا تھے اوسکے لیے دو جوتی کہ چھپاتا تھا اوسسے کھیتی کو اور ایذا دیتا تھا اوسکو یعنی لوگون کی کھیتیان بالمال کردیتا تھا اونسے حال انکہ حرام کیا ہے اللہ نے کھیتی کو یعنی اوسکے روندنے کو اور اوسکے گرد یکو بقدر رسن نماز کے پس کردیوے کہ زندہ رکھنا چاہے اپنے مالون کو یعنی مواشی کو دنیا مین اور ہلاک کردیوے نفسون کو آخرت مین یعنی بسبب جرانے اور خراب کرنے کھیتی کے پس مستحق عذاب کا ہوا اپنے نفسون کو اور فرمایا کہ کھیتی ادنی اہل جنت کے مرتبے مین اور سفل اوسکا درجے مین البتہ وہ شخص ہوگا کہ نہین داخل ہوگا بعد اوسکے کوئی فراخی کھیتی کی اوسکے لیے سامنے اوسکے بقدر مسافت ایک سال کے ہوگا وہ سونے کے محلون مین اور موتیون کے خیمون مین نہین ہوگی اونمین جگہ بیت الخلا کی مگر آباد ہر صبح اور شام لائے جاوینگے اوسکے سامنے ستر ہزار طباق سونے کے نہیں ہوگا اونمین سے کوئی طباق مگر کہ ہوگا اوسمین ایک رنگ کا کھانا کہ نہین ہوگا دوسرے مین مانند اوسکے خواہش اوسکی اونکے آخر مین مانند خواہش اوسکی کے ہوگی بیچ اول اونکے کے اگر اوترین اونمین تمام اہل جنت البتہ کفایت کرے اونکو جو کچھ کہ وہان ہے ناقص کرے یہ کچھ اوس چیز مین سے کہ دیا گیا ابوامامہ سے منقول ہے کہ کہا ایک شخص اہل جنت مین سے خواہش کریگا اوسمین جانور کے کھانے کی پس گرپڑیگا وہ بیگانگا یا اوسکے ہاتھ مین پس کھاویگا اوسسے جب تک کہ چاہیگا دل اوسکا پھر اوڑ جاویگا اور داح ہوجاویگا اوسکا پانی کے پینے کو پس آجاویگی چھاگل اوسکے ہاتھ مین پس پیویگا اوسسے جسقدر چاہیگا پھر چلی جاویگی وہ طرف اپنی جگہ کے ابوامامہ سے روایت ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضمن بیان کی صحابہ سے جنت کے ذکر کی پس فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے البتہ پیویگا ایک تمھارا القمہ پس کھیگا اوسکو اپنے مونہہ مین پھر خطرہ آویگا اوسکے دل مین اور کہا کہ کیا پس ڈل جاویگا وہ طعام کہ اوسکے مونہہ مین ہوگا یعنی وہ طعام وہی طعام ہوجاویگا کہ جسکو دل چاہیگا پھر خطرہ آویگا اوسکے دل مین اور طعام کا پس ڈل جاویگا وہ طعام کہ اوسکے مونہہ مین ہوگا اوس کھانے کے مزے پر کہ چاہتا تھا پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وہ

وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا انار جنت کا اور دن ہیں ایسا ہوگا کہ جمع ہونگے اوپر بہت سے لوگ کھاینگے اوس سے پھر اگر یاد آویگا کسکو کہ یعنی اور کھانا تو پاویگا اوسکو اپنے ہاتھ کی جگہ بجا اوسکے کھانا ہوگا ابن مسعود سے کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ قوالبتہ دیکھیگا طرف ایک جانور پرندکے جنت مین پس خواہش کریگا تو اوسکی پس گر پڑیگا وہ آگے تیرے بھنا ہوا آئیگا سے کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی البتہ خواہش کریگا ایک جانور پرندکی جنت مین پس آویگا وہ مانند اونٹ بختی کے میان تک کہ گر پڑیگا وسکے خوان پر دیوہ نہ چاہوگا اوسکو دھوان اور نہ لگی ہوگی اوسکو آگ یعنی قدرت الٰہی سے پکا ہوگا بغیر آگ کے پس کھاویگا اوس سے یہان تک کہ سیر ہوگا پھر لوٹ جاویگا اپنے گھر کو پس نہ پہنچا ہوگا اوسکا ایک ساعت مین جیسا چاہیگا + عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ کیا جنت مین گھوڑا ہوگا کہ مین دوست رکھتا ہون گھوڑے کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کیا گیا تجکو اللہ جنت مین پس نہین چاہیگا تو سوار ہونا گھوڑے پر کہ اڑتا ہے تیرا سرخ کا ہوا ڈرکہ لیجاوے تجکو جہان چاہے تو جانا مگر کہ کیا جاویگا تیرے لیے پھر کہا ایک اعرابی نے کہ کیا جنت مین اونٹ ہوگا کہ مین دوست رکھتا ہون اونٹ کو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یا اعرابی اگر داخل کیا گیا تجکو اللہ جنت مین تو پونچیگا تو اوسمین جو چیز کہ چاہیگا دل تیرا اور لذت پاویگی آنکھ تیری کثیر من مرحضرمی سے ہی کہ کہا تحقیق ابن البتہ کذبہ گیا اہل جنت پر پس کہینگے کہ یا رسول اللہ یعنی فرشتہ تحے تعالی کی طرف سے آویگا طرف ایک درخت کے جنت کے درختون مین سے پھر کہینگا کہ بلاشبہ رب میرا حکم کرتا ہی مجکو یہ کہ دیوے تو اسکے لیے جو کچھ چاہے پھر رسول آویگا طرف ایک شخص کے اہل جنت سے پھر پھیلا ویگا اوسکے آگے جوڑا لباس کا پس کہیگا کہ نہین جو ہے بہت لیکن نہین دیکھا مینے مانند اسکے اور آیا کہ جس پوچھے کو چاہیگا اوسکی ٹہنی جھک کر سو نہ سے آگے لگی ○ هٰكَذَا فِي الدُّرِّ الْمَنْثُورِ اور دوسری روایت مین ہی کہ نہ کسی آنکھون نے دیکھی ہین اور نہ کسی کانون نے سنی ہین اور نہ کسی دل پر خطرہ ہوا گذرا ہی طیار کر کہا ہین اللہ تعالی نے اون بندون کے لیے کہ عمل نیک کرتے ہین جیسا کہ فرمایا ہی پروردگار فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ یعنی پس نہین جانتا کوئی شخص اور چیز کو جو چہپائی گئی ہی چیز نیکون کے لیے قسم ٹھنڈک آنکھ کی سے بدلے اور چیز کے کہ کرتے تحے یعنی دنیا مین جو طاعات بجالاتے تحے + اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا مِنْ هٰذَا وَمِنْ هٰذَا رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ

آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى عَلَى سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○

اور یہ وہی بہشت ہی جو میراث پائی تمنے بدلے اون کاموں کے جو تحے تم کرتے ○

اور یہ وہ بہشت ہی کہ عطا کی گئی ہی تمکو بسبب اون چیزون کے کہ عمل کرتے تحے تم + تِلْكَ اشارہ ہی طرف جنت مذکور کی اور مشابہت دی گئی جنت اپنے باقی رہنے مین اپنے اہل پر ساتھ میراث کے کہ باقی رہتی ہی وارثون پر آبو ہریرہ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی کوئی مگر کہ اوسکے لیے ایک مکان ہی جنت مین اور ایک مکان ہی دوزخ مین پس کافر وارث ہوگا مومن کے مکان کا کہ دوزخ مین ہی اور مومن وارث ہوگا کافر کے مکان کا جنت مین اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کے اس قول سے وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ ابن مسعود سے ہی کہ کہا گذرو گے تم پل صراط پر سے بسبب عفو اللہ تعالی کے اور داخل ہوگے جنت مین بسبب رحمت اللہ تعالی کے اور تقسیم کروگے منازل بسبب اعمال اپنے کے + مذکر منثور + تنبیہ + ان آیتون

معلوم ہوا کہ عمل نیک کرنا جب بیزتر کی بہت ایسی نعمت ہاتھ لگتی اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر غفاری کو فرمایا
جَدِّدِ السَّفِينَةَ فَإِنَّ الْبَحْرَ عَمِيقٌ وَخُذِ الزَّادَ كَامِلًا فَإِنَّ السَّفَرَ بَعِيدٌ وَخَفِّفِ الْحِمْلَ فَإِنَّ الْعَقَبَةَ كَؤُودٌ وَأَخْلِصِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ فَإِنَّ النَّاقِدَ بَصِيرٌ + یعنی بنا کر کشتی کو یعنی ایمان صحیح حاصل کر اسلیے کہ دریا آخرت کا گہرا ہے اور توشہ راہ آخرت کا پورا یعنی عمل خوب کر اسلیے کہ سفر دور دراز ہے اور ہلکا کر بوجھ کو یعنی گناہوں کے بوجھ کو یا علائق دنیوی کے بوجھ کو اسلیے کہ گھاٹی یعنی آخرت کی دشوار و سخت ہے اور خالص کر عمل صالح کو اسلیے کہ پرکھنے والا بینا ہے + **منبہات**

لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ○

تمکو اون مین میوے ہین بہت اونمین سے کھاتے ہو + **موضح**

تمہارے لیے ہی مکان یہ وہ بہت کہ اوس سے کھاتے ہو + **تفسیر** مِنْهَا مین مِن تبعیض کے لیے ہے یعنی نہین کھاتے ہو مگر بعض اوسکا اور درختون مین جو سب باقی ہین گے اونسے زینت ہوگی درختون کو اور حدیث مین آیا ہے کہ نہین توڑیگا کوئی شخص جنت کے اوسکے میوون مین سے مگر پیدا ہوگا جگہ اوسکے دو چند اوسکا + **مذکر منثور** + مؤمن اوسکی کو جو جنت اور نعمتین اوسکی ملینگی اوہ کا بیان فرما کر انکے مقابلے مین کفار کا حال بیان ہوتا ہے +

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ○ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ○

البتہ جو گنہگار ہین دوزخ کی مار مین ہین ہمیشہ رہنے ہین نہ ہلکی ہوتی ہے اونپر اور اوسی مین ہارے ہین ناامید ہوکر + **موضح**

تحقیق گنہگار دوزخ مین ہمیشہ رہنے والے ہین سست نہین کیا جاویگا اونسے عذاب اور وہ اوس عذاب مین ناامید ہوکر خاموش ہونگے + **تفسیر** سست نہین کیا جاویگا یعنی عذاب ہلکا اور ناقص نہین ہوگا اور مُبْلِسُونَ کے معنی ہین ناامید ہونگے نہ عذاب سے اور تخفیف ہونے سے + **حل**

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ○

اور نہین ہمنے اونپر ظلم نہین کیا لیکن تھے وہی بے انصاف + **موضح**

اور ظلم نہین کیا ہمنے اونپر یعنی ساتھ عذاب کرنے کے لیکن وے تھے ظالم یعنی بسبب کرنے کفر و شرک کے +

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ○ لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ

اور پکاریں گے اے مالک کہین ہمکو فیصل کرچکے تیرا رب وہ کہیگا تمکو رہنا ہے ہم لائے ہین تمھارپاس سچا دین پر تمہین

لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ○

سچی بات سے برا مانتے ہو + **موضح**

اور پکاریں گے کہ اے مالک چاہیے کہ مرنے کا حکم کرے ہمپر پروردگار تیرا مالک کہیگا تحقیق تم ہمیشہ رہنے والے ہو نہین ہم تمھارے پاس بات سچی و لیکن اکثر تمھارے سچی بات کو ناخوش رکھنے والے ہین + **تفسیر** مالک نام ہے فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہے کہتے ہین ہزار برس جیتا رہینگے تب وہ ایک جواب دیگا ناامیدی کا + **موضح** پکارینگے اے مجرمو ناامید ہونگے تخفیف عذاب سے تو پکارین گے یا مالک دوزخ کا لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ سے یہ ہے کہ سوال کرینگے کہ مار ڈالے ہمکو تو کر عذاب سے چھوٹین ہمیشہ رہنے والے ہو یعنی عذاب ہمین نہین ہٹنے کا یا اوسے بسبب رہنے کے اور نہ تخفیف عذاب کی + اور قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ مین جو قال ہے اوسکی ضمیر مالک کی طرف پھرتی ہے اور لَقَدْ جِئْنَاكُم کلام اللہ تعالیٰ کا ہے اور ہو سکتا ہے کہ قال کی ضمیر بھی اللہ کی طرف پھرے کہ جب سوال کرینگے مالک سے یہ سوال کرے اللہ اسے اونکے مرنے کا تو اللہ تعالیٰ اونکو جواب دیگا کہ اِنَّكُم مَّاكِثُونَ اور بعضون نے کہا کہ

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○

متصل ہی ساتھ کلام ملائکہ کے اور مراد ساتھ قول ملائکہ کے جسنکو ملائکہ بیان اسلیے کہ وہ رسول اللہ کے ہین کہ انبیا کے پاس وحی لاتے ہین اور ملائکہ بھی ملائکہ ہی سے ہین آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آل جاوگی دوزخیون پر بھوک یہان تک برابر ہوگی بھوک اور عذاب کہ وہ چاوینگے پس کہینگے اُدْعُوْا مَالِكًا یعنی پکارو مالک کو پس پکارینگے یٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ وہ کہیگا اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ اور روایت کیا گیا ہے کہ بعد اس جواب مالک کے کافرہ کی طرف رجوع کرینگے اور کہینگے رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ یعنی اے رب ہمارے غالب آئی ہمپر بدبختی ہماری اور تھے ہم قوم گمراہ اے رب ہمارے کال کرکو دوزخ سے پس اگر عود کرین ہم کفر مین تو بلاشبہ ہم ظالمین اور بعد دوہرا رہنے دنیا کے کچھ جواب نہین دینگے بعد اسکے فرمان الٰہی آویگا اِخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ یعنی دور ہو اور پڑے رہو دوزخ ہی مین اور نہ کلام کرو مجھسے بعد اسکے کچھ کلام نہین کرینگے مگر یہ کہ مانند زفیر و شہیق کے آواز کرینگے یعنی جیسے گدھے چیونی آواز کرتا ہی ویسی آواز کرینگے انتہی + اور سچ بات کہ ناخوش رکھنے والے ہین یعنی حق سے نہین قبول کرتے تو نفرت کرتے ہین اوس سے اسلیے کہ باطل اکثر خوش ہوتا ہی اور حق سے نبج + مل بحر

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ○

کیا اونھون نے ٹھہرائی ہی کہ ایک بات ہمبھی کچھ ٹھہرا چکے ہین + مو

کیا عزم کیا ہی انھون نے مصمم ایک کام پر پس تحقیق ہم بھی عزم مصمم کرنے والے ہین + تفسیر کافرون نے مکر شور کیا تعاقب تغافل سے اس نبی کی بات بڑھی اب جو اوس دین مین آوے اوسکو مار مار کر ادھا پھیر دین اور جو تھہرے رہین اور پیچھے آوے اوسکو سنا وے کہ اس شخص کے پاس نہ بیٹھے سوا اسنے ٹھہرایا وہ کام خراب کرنا + مو + اَمْ اَبْرَمُوْا کے معنی ہین کیا محکم کیا شرکین مکہ نے ایک امر کو کہ وہ کیا ہی مکر کرنا اونکا ہی ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ پس ہم محکم کرنے والے ہین کید یا پنچ ہلاک کرنے انکے اور تھے کافر مجلس جاتے پھر سرگوشی کرتے جو امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار الندوہ مین + مل

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ○

کیا خیال کرتے ہین کہ ہم نہین سنتے انکا بھید اور مشورہ کیون نہین ہمارے بھیجے انکے پاس لکھتے + مو

کیا گمان کرتے ہین یہ کہ ہم نہین سنتے ہین بات پوشیدہ انکی کو اور سرگوشی انکی کو ہان سنتے ہین ہم اور فرشتے ہمارے نزدیک انکے لکھتے ہین + تفسیر ہر آدمی کے ساتھ فرشتے رہتے ہین ہر کام اوسکا لکھتے ہین + مو + سِرَّهُمْ کے معنی ہین باتین نفسون انکی کی اور نَجْوٰىهُمْ کے معنی وہ باتین کہ کرتے ہین آپسمین اور چھپاتے ہین انکو اپنے غیر سے اور فرشتے ہمارے یعنی نیکی بدی لکھنے والے نزدیک انکے لکھتے ہین انکو اور بھی ہین معاند سے منقول ہے کہ جسے چھپایا اپنے گناہون کو لوگون سے اور ظاہر کیا اونکو اوسکے لیے کہ زمین پوشیدہ ہو اوسپر کوئی چھپی نہ یعنی اللہ تعالیٰ سب تحقیق جانتا ہی اوسنے اوسکو تمیز دیکھنے والون کا نزدیک اپنے اور رفیق کی علامتون سے ہر + مل

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ○

تو کہ اگر ہو رحمٰن کو اولاد تو مین سب سے پہلے پوجون + مو

کہدے اگر بالفرض ہو خدا کے لیے کوئی فرزند پس مین پہلا عبادت کرنے والا ہون + تفسیر یعنی مین اول انکا ہون کہ جو تعظیم کرین باپ کی فرزند کی اور تجھسے پہلے اوسکی طاعت و فرمان برداری کرون جیسا کہ تعظیم کرتا ہی آدمی بادشاہ کے فرزند کی بسبب تعظیم باپ اوسکے کے اور یہ کلام وارد ہوا ہی بطریق بالفرض المقدر ہونے کے اور مراد نفی فرزند کی ہی اور یہ اس سبب سے ہی کہ اللہ تعالیٰ نے متعلق کیا عبادت کو ساتھ ہونے فرزند کے اور ہوا فرزند کا محال ہی فی نفسہ پس جو کچھ کہ متعلق بہا یعنی عبادت بھی محال ماند اوسکے ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ یعنی ہین کہ اگر رحمٰن کے لیے

فرزند تمہارے گمان میں پس میں اول کا ہوں یعنی توحید کرنے والوں کا واسطے اسکے بھلانے والا تمہارے قول کو ساتھ اضافت فرزند کے واسطے اوسکے + اور بعضوں نے کہا کہ اگر رحمٰن کے لیے فرزند تمہارے گمان میں پس میں اول العٰبدین یعنی انکار کرنے والوں کا ہوں اس سے کہ ہو اوسکے لیے فرزند اور یہ بعید ہے انکا کہ ان نافیہ ہو یعنی نہیں ہے رحمٰن کے لیے فرزند پس میں اول کا فروں کا ہوں کہ کہا یہ اور عبادت اور توحید کی پھر پاکی بیان کی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی فرزند کے کہنے سے پکڑنے سے فرمایا سبحان اللہ مدّ

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○

پاک ذات ہے رب آسمانوں کا اور زمین کا صاحب تخت کا ان باتوں سے جو بناتے ہیں + ع

پاک ہے وہ رب آسمانوں کا اور زمین کا صاحب عرش کا اوس سے کہ بیان کرتے ہیں + تفسیر + یعنی وہ رب آسمانوں اور زمین اور عرش کا پس نہیں ہے جسم اسلیے کہ اگر ہوتا جسم تو نہ قادر ہوتا ان چیزوں کے پیدا کرنے پر اور جب کہ نہ ہوا جسم نہیں ہوگا اوسکے لیے فرزند اسلیے کہ تولد صفت جسام سے ہے + مدّ

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ○

پھر چھوڑ انکو بکواس کریں اور کھیلیں جب تک ملیں اپنے اوس دن سے جسکا انکو وعدہ ہے + ع

پس چھوڑ انکو تو باطل میں بحث کریں اور کھیلیں یہاں تک کہ ملیں اپنے اوس دن سے کہ وعدہ دیا جاتا ہے اونکو + تفسیر + کھیلیں یعنی دنیا اپنی میں اوس سے جو کہ وعدہ قیامت کا ہے اور دلیل ہے اوپر کہ جو کچھ کہ کہتے ہیں کافر قبیل جہل اور خوض اور لعب سے ہے + تفسیر + زاہدی میں آیا ہے کہ ایک روز نضر بن حارث بہت سے قریش کے سرداروں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا سردار دں نے ایک آیت میں بطریق استہزا کے بحث کرنی شروع کی اوپر محمد صلعم کے اور نضر بن حارث نے کہا ان ایام میں کچھ میں سماع اور کلام کی طرف رکھتا تھا کہا اس نضر استہزا قرآن کے ساتھ کرتا ہے تو واللہ کہ محمد سوائے سچ کے نہیں کہتا اور نضر نے کہا میں بھی حق کہتا ہوں محمد کہتا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں بھی کہتا ہوں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور زیادہ کرتا ہوں کہ ملائکہ بنات اللہ ہیں یہ بات سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچی آپ غمگین ہوئے پس نازل ہوئی آیت قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ یعنی کہدے اے محمد اگر ہے رحمٰن کے لیے فرزند پس میں اول کا فروں کا ہوں اسکے فرزند ہونے کا یہ آیت اپنے آگے پڑھی اور کہا خدا تعالیٰ اور محمد نے تیری تصدیق کی واپس نے کہا ای اوسکی قسم کہ تیری کی ہے ان کَانَ یعنی ما کَانَ کے ہے یعنی نہیں ہے رحمٰن کے لیے فرزند + مدّ بحر +

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ○

اور وہی اللہ ہے آسمان میں اور اوسکی بندگی ہے زمین میں اور وہی ہے حکمت والا سب جانتا + ع

اور وہی وہ ہے کہ آسمان میں فرمان روا ہے اور زمین میں فرمان روا ہے اور وہی ہے حکمت والا + تفسیر + کہا قتادہ نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ پوجا جاتا ہے آسمان زمین میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنی حکمت والا اپنے اقوال و افعال میں اور تدبیر خلق میں دانا یعنی جاننے والا مخلوق کے مصالح کو جاننے والا اوس چیز کو کہ ہوئی اور اوس چیز کو کہ ہوگی + جلالین + مدّ

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

بڑی برکت والا ہے جسکا ہے راج آسمانوں میں اور زمین میں اور جو کچھ بیچ ہے اور اوسی پاس ہے خبر قیامت کی اور اوسی کا پھر جاؤ گے + ع

اور بہت برکت والا ہے وہ کہ اوسکے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اوس چیز کی کہ درمیان دونوں کے ہے اور نزدیک اوسکے ہے علم قیامت کا یعنی قائم ہونے اوسکے کا اور طرف اوسکے پھیرے جاؤ گے + ۱۱ +

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○

اور اختیار نہیں رکھتے جنکو یہ پکارتے ہیں سفارش کا مگر جسنے گواہی دی سچی اور انکو خبر تھی + ع

اور نہیں شفاعت کر سکتے وہ کہ گھڑا پوجتے ہیں اوکو سوائے خدا کے ولیکن وہ لوگ کہ گواہی سچ دی ہی اور وہ جانتے ہیں سچ حید کو شفاعت کریں ۲

تفسیر یعنی آپنی سفارش کر سکتے ہیں کہ جنسے کلمہ اسلام کہا آپنی خبر میں اوسکی گواہی دیتے ہیں بغیر کلمہ اسلام کے حق میں نہیں کہہ سکتے سوا آپنی سفارش بھی نیک پر تک ۲ **موضح** یعنی مشرکوں کے معبود کہ جنکو یہ پوجتے ہیں سو آپ سے شفاعت نہیں کر سکتے مگر اگر کسی نے جیسا کہ گمان کرتے ہیں یہ مشرک کہ وہ شفاعت کریں گے ہماری اللہ کے نزدیک ولیکن جو لوگ گواہی دی ہی لا الٰہ الا اللہ کی یعنی اقرار کیا کلمہ توحید کا اور وہ جانتے ہیں کہ اللہ رب ہمارا ہی بلا شبہ اور اعتقاد رکھتے ہیں اسکا وہ البتہ سفارش کریں گے ۲ **مدارک** یعنی روز قیامت کے معبود کفار کے بت وغیرہ شفاعت کسیکی نہیں کر سکیں گے مگر وہ معبود کہ جنہوں نے گواہی توحید کی دی ہی یعنی لا الٰہ الا اللہ کی اور وہ جانتے ہیں اپنے دل سے اور صبر کیا کہ اسکی گواہی دی زبان سے اور یہ عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ ہیں پس وہ شفاعت ہونگے ان کی کریں گے اور اپنے پوجنے والوں کے بخلاف تھے وہ بھی بیزار ہونگے **بحر جار**

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

اور اگر تو انسے پوچھے کہ اوکو کسنے بنایا تو کہیں گے اللہ نے پھر کہاں سے اوندھے جاتے ہیں ۲

اور اگر پوچھے تو مشرکوں سے کہ کسنے پیدا کیا اونکو البتہ کہیں گے خدا نے پیدا کیا ہی پس کہاں سے پھیرے جاتے ہیں ۲ **تفسیر** خدا نے بنوں اور فرشتوں کو اور فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ کے معنی ہیں یہ کیونکر بہکائے جاتے ہیں پھیرے جاتے ہیں توحید سے باوجود اس اقرار کے ۲ **مدارک**

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

قسم ہی رسول کی اللہ کے یہ لوگ نہیں یقین لاتے ۲ **موضح**

اور بہت ہی جلد بیخبر کہ آخر پر وبال کا میرے رسول کے یہ ایک گروہ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے ۲ **تفسیر** ترجمہ وَقِيْلِهٖ یہ کا ہیں کہ یا جاوے کہ نزدیک اللہ کے ہی علم قیامت کا اور علم محمد کے کہنے کا یہ ہیت ۲ **مدارک**

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

سو تو مرا ان کی بات سے اور کہہ سلام ہی اب آخر کو معلوم کر لیں گے ۲ **موضح**

پس موڈھ پھیر انسے اور کہہ سلام ہو اپنی تعریب جان لیں گے ۲ **تفسیر** یعنی پھیر یعنی اعراض کر انکی بات سے صرف سلام کہہ اور نا امید ہو انکے ایمان لانے اور نصیحت کرنے اور چھوڑا نکو ۲ **اور قُلْ سَلٰمٌ** کے یہ معنی ہیں کہ سلامتی ڈھونڈھی ہی تجھ سے اور ترک مواقفات کرتے ہیں آپ ہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝ اور حکم اس اعراض کا منسوخ ہے آیت سیف سے منسوخ ہوا اور جان لیں گے یہ وعید ہی اللہ کی طرف سے مشرکوں کے لیے اور تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ جسنے پڑھی سورۂ زخرف ہو وہ اون لوگوں میں سے کہ آرام پاوے گا اونکو روز قیامت سے لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۲ **مدارک** **تنبیہ** ۲ کہتے ہیں مناسبت اس سورت کے مسئلہ جاہلیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہی بندۂ متقی غنی گوشہ نشین کو پوشیدہ کا شکر نہ کیا اسی رسول خدا کے کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچھے ہوں عمل اوسکے کیا اور کونسا آدمی برا ہی فرمایا وہ کہ دراز ہو عمر اوسکی اور برے ہوں عمل اوسکے بتا اور فرماتے تھے حضرت تین باتیں ہیں کہ قسم کھاتا ہوں میں اونکی جو سچے ہیں پر یہ ہیں تحقیق نہیں کم ہوتا مال بندے کا صدقہ دینے سے ۲ **ف** یعنی نہیں ناقص ہوتا مال کی بسبب دینے کے یا نہیں ناقص ہوتا ہے ثواب اوسکا بلکہ مضاعف ہوگا دن قیامت کے سات سو حصے تک بلکہ زیادہ اور احتمال ہی کہ یہ معنی ہو کہ نہیں باقی رہتا نقصان ہے بسبب مال کا دینے سے بلکہ بدلہ دیتا ہے بسبب یاد قبر مال کا ہوتا ہی ۲ **حق** اور نہیں ظلم کیا جاتا ہے

بندہ کسی طرح کا ظلم کرے تو بدلہ کرتا ہی اور بڑھکر زیادہ کرتا ہی اور سکو اللہ تعالی بسبب اوسکے عزت اور تین کھولتا بندہ دروازہ سوال کا مگر کھولتا ہی
اللہ تعالی اوسپر دروازہ رحمت کا اور وہ جو حدیث بیان کرتا ہوں میں تمسے پس یاد رکھو اوسکو پھر فرمایا کہ تین ہیں دنیا میں جو برابر آدمیوں کے لیے ایک
اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور علم یعنی سمجھ اچھی طرح خرچنے کی پس وہ ڈرتا ہی اوسمیں رب اپنے سے اور اپنے ناتے داروں سے سلوک
کرتا ہی اور عمل کرتا ہی اللہ تعالی کے لیے اوسمیں ہی حق اوسکے کے پس یہ افضل تر ہی کا ہی اور دوسرے اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے علم
اور نہ دیا اوسکو مال پس وہ سچی نیت کا ہی کہتا ہی اگر تحقیق میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا میں کام فلانے کا سا پس ثواب دونوں کا برابر ہی اور
تیسرے اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور نہ دیا اوسکو علم پس وہ تصرف کرتا ہی اپنے مال میں جا بیجا بغیر علم کے یعنی بھلی بُری بات کا خیال
نہیں رکھتا نہیں ڈرتا ہی اوسمیں اپنے رب سے اور نہ سلوک کرتا ہی اپنے ناتے داروں سے اور نہ عمل کرتا ہی اوسمیں موافق حق کے پس یہ بُرے تر کا ہی
اور چوتھے اوس بندے کے لیے کہ نہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے مال اور نہ علم پس وہ کہتا ہی اگر تحقیق میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا میں اوسمیں
کام فلانے کا سا یعنی جو کہ بُری طرح مال خرچ کرتا ہی اوسکی سی آرزو یہ بھی کرتا ہی پس وہ بہ نیت ہی اور گناہ دونوں کا برابر ہی ✤ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی جب چاہتا ہی ساتھ بندے کے بھلائی کا کام میں لاتا ہی اوسکو پس کہا گیا کہ کیونکر کام میں لاتا ہی اوسکو
یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو اچھے کام کی پہلے موت کے ✤ اور فرمایا دانا وہ ہی کہ حساب لیتا رہا نفس اپنے سے اور عمل کیا واسطے
ثواب بعد موت کے اور احمق وہ ہی کہ تابع کیا اپنے نفس کو اوسکی خواہش کا اور آرزو رکھی اللہ پر ✤ ف یعنی گناہ کرتا رہا اور تمنا
جنت کی رکھی کہا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ طلب کرنا جنت کا بغیر عمل کے ایک گناہ ہی گناہوں سے اور امید رکھنی شفاعت کی بلا سبب
ایک قسم ہی غرور سے اور امید رکھنی رحمت کی اوسکو کہ نہ طاعت کرے جہل وحمق ہی اور لکھا عمر بن منصور نے طرف بعضے بھائیوں اپنے کے کہ
صبح کی تم نے کہ آرزو رکھتا ہی ساتھ درازی عمر اپنی کے اور آرزو رکھتا ہی اللہ سے آرزو میں ساتھ بدفعلی اپنی کے سوا اسکے نہیں کہ ٹھنڈا
لوہا کو سہتا ہی تو ✤ حق ہذا اور فرمایا پکارے گا پکارے والا یعنی فرشتہ روز قیامت کے کہ کہاں ہیں ساٹھ برس کی عمر والے اور وہ ایسی عمر ہی کہ
فرمایا اللہ تعالی نے اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيرُ ✤ کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو اور مقدار کہ ہی صحت
قبول کر سکتا اوسمیں وہ شخص کہ نصیحت پکڑتا اور آیا تمکو ڈرانیوالا عمر بن ابی عمیر صحابی نے کہ تحقیق بندہ اگر گرے اپنے مونہہ کے بل جسدن
پیدا کیا گیا وہی تک کہ مرے بڑھاپے سے اللہ تعالی کی طاعت میں تو البتہ کم جانے گا رنج اوسدن کا ✤ اور البتہ دوست رکھیگا کہ
تحقیق وہ پھیر جاوے طرف دنیا کے تو کہ زیادہ حاصل کرے اجر و ثواب ✤ مشکوۃ ✤

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثَةُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ دخان کہتے ہیں موحن کو چونکہ اسمیں ذکر اوس دھوئیں کا ہی کہ آثار قیامت سے ہی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آتا ہی
اسلیے اسکا نام سورۂ دخان کھا گیا اور یہ سورت مکی ہی آیتیں اسمیں اُنسٹھ ۵۹ ہیں اور کلمے تین سو چھیاسی ۳۸۶ اور حروف ایک ہزار اکیاسی ۱۰۸۱
اور رکوع تین اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ زخرف کے اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اس سورت کے فضائل حدیث شریف میں ہیں
آئے ہیں اوہر یرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی حم الدخان کسی رات میں صبح کرتا ہی اس حال میں کہ بخشش مانگتے ہیں
اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے ✤ اور یہ بھی ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی حم الدخان شب جمعہ میں صبح
کرتا ہی اس حال میں کہ بخشے گئے ہوتے ہیں گناہ اوسکے ✤ اور ابو امامہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی
حم الدخان شب جمعہ میں بناتا ہی اللہ اوسکے لیے ایک مکان بڑا جنت میں ✤ اور حسن سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پڑھی حم الدخان

ف یعنی فرشتہ لکھتا ہی اوسکے نامہ اعمال میں اور اوسکے نامہ اعمال میں گناہ نہیں ہوتے

کسی رات مین بخشے جاتے ہین اگلے گناہ اوسکے جاوراابو رافع سے روایت ہی کہ کہا نبی نے پڑھی دخان کسی رات مین کہ آ ہی اس حال مین بخشے جا
ہین گناہ اوسکے اور نکلا جاویگا اوسکا حور عین سے عبد اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا جاتا ہو ان مین نظائر کو کہ پڑھتے تھے اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی تجھکی دس رکعتون مین وَالذّٰرِیٰتِ وَالطُّوْرِ وَالنَّجْمِ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ الرَّحْمٰنُ وَاقِعَةٌ نٓ اَلْحَآقَّةُ سَاَلَ سَآئِلٌ لَآ اُقْسِمُ
یَوْمِ الْقِیٰمَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ دُخَانَ ۔ ابن مسعود سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے پہلی شب مین جمعہ کی کہ سورہ مین پڑھی گیا رہ دخان **درمنثور وغیرہ**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۚ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ

قسم ہو اس کتاب واضح کی ہم نے اوتارا اسکو ایک برکت کی رات مین ہم ہین کہ ڈرانے والے ہین اوس رات مین جدا ہوتا ہر کام

اَمْرٍ حَكِیْمٍ ۙ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۚ

حکمت کا جما ہوا حکم کر ہمارے پاس سے ہم ہین بھیجنے والے **صق**

قسم کتاب واضح کی کہ تحقیق ہم نے اوتارا اس کتاب کو شب برکت والی مین یعنی لیلۃ القدر مین کہ تھا ہم ڈرانے والے اس شب مبارک مین
فیصل کیا جاتا ہی ہر کار استوار اوتارا ہمنے اوسکو ساتھ وحی کرنے کے ایک اپنے سے تحقیق ہم تھے بھیجنے والے یعنی میمبر کو **تفسیر**
کتاب واضح سے مراد قرآن ہی اور واو حٰمٓ وَالْكِتٰبِ کے واو قسم کی ہی اگر ہے حٰمٓ کو شمار کرا واسطے حروف تہجی یا اسم سورۃ
اور واو عطف کی ہوگی اگر ہو حٰمٓ قسم بہا یعنی قسم کھائی گئی ہی ساتھ اوسکے اور جواب قسم کا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ اور شب برکت والی سے مراد
لیلۃ القدر ہی یا پندرہوین شب شعبان کی کہ اوسکو شب برات کہتے ہین اور پہلا قول ہی یعنی اوتارا لیلۃ القدر ہی شب فیصلہ کا اتباع
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ مین ہی ماہ شہر رمضان اوتارا قرآن کو شب قدر مین اور دیگر فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ
فِیْهِ الْقُرْاٰنُ یعنی مہینا رمضان کا ایسا ہی کہ اوتارا گیا اوسمین قرآن اور شب قدر موجب اکثر قولون کے رمضان ہی کے مہینہ مین ہی ہے مرکب
بعضون نے کہ اوتارا اوسکو اللہ تعالی نے دفعۃ لوح محفوظ سے طرف آسمان دنیا کے پھر لاتے رہے جبرئیل اوسمین بوقت درپیش آنے حاجت طرف نبی
اوسکے محمد علیہ السلام کے اور بعضون نے کہا کہ شروع ہوا اوترنا اوسکو لیلۃ القدر مین اور صُبْحٌ کہتے ہین اندھیرے کو اور اَلْحَیْنُ کہتے ہین موت
بابرکت اسلیے کہ اوترتی ہی اوسمین خیر اور برکت اور قبول کیجاتی ہی دعا اور اگر پھیرا اوسمین نہ پایا جاتا جیسے اوترنے قرآن کے فقط تو کافی تھا برکت ہونے
اور اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ اور دونون جملہ علت محذوف کے سیر کی ساتھ لگنے جواب قسم کی گویا کہا گیا کہ جسنے اوتارا قرآن کو اسلیے کہ ہمارا شیوہ ہے
ڈرانا ہی صواب سے اور تھا اوتارنا ہمارا اوسکو اس رات مین خاص کر اسلیے کہ اوتارنا قرآن کا اور حکمت سے ہی اور یہ رات مبدء نزول ہوا امر محکم
کی ہی اور معنی یُفْرَقُ کے یہ ہین کہ فیصل کیا جاتا ہی ہر امر رزق بندون سے اور اجلون اونکی سے اور تمام امور اونکے اس رات
شب قدر تک کہ آوینگی سال آیندہ مین حِكِیْمٍ صاحب حکمت کا یعنی کیا جاتا ہی ہر امر موجب اوسکے کہ مقتضی ہوتی ہی اوسکو حکمت اور آمرًا مَّنْ عِنْدِنَا
کے معنی یہ ہین کہ امر اور کہنا ہمون ساتھ امر کے امر کہ حاصل ہوا ہمارے پاس سے جیسا کہ مقتضی ہوا اوسکو علم ہمارا اور تدبیر ہماری تحقیق ہم تھے بھیجنے والے
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اوانبیا کو پہلے اونکے **فصل** کہتے ہین کہ اوتارا ہمنے قرآن کا بابرکت اس رات مین یعنی لیلۃ القدر ہی اور اوتارا اللہ نے
قرآن لیلۃ القدر مین لوح محفوظ سے طرف آسمان دنیا کے پھر لاتے رہے اوسکو جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا بیس برس مین
اور کہا اوسنے کہ مرا اوسنے پندرہوین رات شعبان کی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوترتا ہی اللہ جل ثناؤہ یعنی رحمت خاص
اوسکی اوترتی ہی رات نصف شعبان کی طرف آسمان دنیا کے بخشش کیجاتی ہی واسطے ہر نفس کے مگر نہیں بخشا جاتا ہی وہ انسان کہ امید کے دل مین

ہفتہ تا اگلی کسی حرکت یا شریک کرنے والا ہوتا ہی ساتھ اللہ کے اور کہا ابن عباس نے کہ لکھی جاتا ہی ام الکتاب سے یعنی لوح محفوظ سے شب قدر
مین جو کچھ کہ ہوگا سال مین یعنی سال آیندہ مین قسم خیر و شر کے اور رزق اور اجلون سے یہان تک کہ حج کرنے والے کا کہا جاتا ہی حج کریگا فلانا اور
حج کریگا فلانا اور کہا حسن اور قتادہ اور مجاہد نے یہ حکم قطعی کیا جاتا ہی لیلۃ القدر مین یعنی پندرھوین رمضان کے ہر اجل اور عمل اور پیدایش اور رزق کا
اور اور سب چیز کا کہ ہوگی اوس سال مین تو کہا عکرمہ نے کہ وہ رات نصف شعبان کی ہی حکم قطعی کیا جاتا ہی اوسمین سال بھر کے امر کا اور لکھے جاتے ہین
زندے مُردون مین پس زیادہ کیا جاتا ہی اونمین کوئی اور نہ ناقص کیا جاتا ہی اونمین سے کوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منقطع
ہوتی ہین اجلین شعبان سے شعبان تک یہان تک کہ ایک شخص نکاح کرتا ہی اور پیدا ہوتا ہی اوسکے ہان بچہ حال انکہ نکالا گیا ہوتا ہی نام اوسکا موتی
مین یعنی زندون مین سے اور کاٹا نام کسی کا مگر موتی مین لکھا جاتا ہی ابن عباس سے منقول ہی کہ اللہ تعالی حکم فرماتا ہی مقدمات کا بیچ رات نصف کے
شعبان سے اور سونپتا ہی اونکو طرف کرنے والون اوسکے لیلۃ القدر مین اور روایت کی عبد بن حمید نے ابی الجلد سے کہ اوترتے ہین ابراہیم علیہ السلام بیچ اول رات
رمضان کے اور بیچ تہائی رات چھٹی شب رمضان کی مین اور اوترتی ہین توریت چھٹی شب رمضان کی مین اور اوترتی انجیل اٹھارہوین شب رمضان کی مین اور اوترا
فرقان چوبیسوین شب مین اور آبن عمر سے ہی بیچ تفسیر فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ کے کہ کہا لکھا جاتا ہی کام ہرس کا برس دن تک
مگر شقاوت اور سعادت کہ وہ کتاب امہی مین ہین کہ نہ متبدل ہوتے ہین اور نہ تغیر اور روایت کی ابن جریر نے عمر سے کہ غلام آزاد غفرہ کا ہی
کہ کہا کہتے ہین کہ لکھے جاتے ہین ملک الموت کے لیے وہ کہ مرینگے اس لیلۃ القدر سے لیکر دوسری لیلۃ القدر تک اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ پڑھی یہ آیت فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ تک پس پاتا ہی تو ایک شخص کو کہ نکاح کرتا ہی
عورت سے اور سوار ہوتا ہی گھوڑے پر اور نام اوسکا سوتی مین ہوتا ہی بلال بن یساف سے منقول ہی کہ کہا جاتا یعنی اگلے زمانے مین
اچھے لوگ کہتے تھے کہ انتظار کرو قضا کا رمضان کے مہینے مین **معا+ درمنثور** رات برکت والی لیلۃ القدر ہی اور بعضون نے
کہا پندرھوین شب شعبان کی اور اوسکے چار نام ہین لیلۃ المبارک لیلۃ البرات لیلۃ الصک لیلۃ الرحمۃ اور بعضون نے کہا کہ وہ مختص ہی
ساتھ پانچ چیزون کے ایک تو یہ کہ اسمین تفریق ہر امر حکیم کی ہر دوسری یکسمین عبادت کرنی فضیلت رکھتی ہی اور تیسری یہ کہ رحمت
نازل ہوتی ہی اسمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ رحمت بھیجتا ہی میری امت پر اس رات مین بقدر گنتی بالون بھیڑ و بکریون بنی کلب
کے کہ نام ایک قبیلے کا ہی کہ اونکے ہان بکریان بہت تھین اور چوتھی حاصل ہونا مغفرت کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اللہ تعالی بخشتا ہی سب مسلمانون کو اس رات مین مگر کاہن کو یا ساحر کو یا دشمنی رکھنے والے کو مسلمانون سے یا دائم الخمر کو یا ماں باپ کے نافرمان
کو یا اصرار کرنے والے کو زنا پر اور پانچوین یہ کہ دیے گئے اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دی شفاعت اور یہ یون ہوا کہ آنحضرت نے سوال کی
شفاعت تیرہوین رات شعبان کی اپنی امت کے حق مین پس دیے گئے تہائی حصہ شفاعت سے پھر سوال کی چودھوین رات پس دیے گئے دو تہائی
پھر سوال کی پندرھوین رات پس دیے گئے پوری شفاعت یعنی سب مومنون کے حق مین قبول ہوئی مگر جو بھاگا اللہ سے مانند بھاگنے اونٹ کے
یعنی کافر اور عادت اللہ سے اس رات مین یہ ہی کہ زیادہ ہو جاتا ہی اسمین پانی زمزم کا حضرت علی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب کہ ہو رات نصف شعبان کی یعنی پندرھوین رات پس قیام کرو اوسکی رات مین اور روزہ رکھو اوسکے دن مین اسلیے کہ اللہ تعالی
نزول فرماتا ہی اوسمین وقت غروب ہونے آفتاب کے طرف آسمان دنیا کے پس فرماتا ہی کیا نہین ہی کوئی بخشش مانگنے والا پس بخشون مین اوسکو کیا نہین ہی
کوئی رزق مانگنے والا پس رزق دون مین اوسکو کیا نہین ہی کوئی مبتلا سے بلا پس عافیت دونمین اوسکو کیا نہین ہی ایسا کیا نہین ہی ایسا فرماتا
رہتا ہی یہان تک کہ طلوع کرے فجر روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور معنی يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ کے یہ ہین کہ فیصل کیے جاتے ہین اور لکھے جاتے ہین
اسمہ اسکے مکلم قسم رزقون بندون کے سے اور اجلون انکی سے اور تمام امور انکے اوس شب قدر سے لیکر سال آیندہ مین شب قدر تک اور بعضون نے کہا کہ

شروع کیا جاتا ہے کا لکھنا لوح محفوظ سے شب برات میں اور واقع ہوتا ہے فراغ لیلۃ القدر میں پس دیا جاتا ہے نسخہ رزقوں کا کاتبوں کو اور نسخہ اجلوں کا جبرئیل کو اور اسی طرح نامہ زلزلوں اور صاعقوں یعنی کلی کے گرنے کا اور زمین میں دھس جانے کا بھی جبرئیل کو دیا جاتا ہے اور نسخہ اعمال کا اسرافیل کو دیا جاتا ہے کہ صاحب آسمان دنیا کے ہیں اور وہ برفرشتہ اور نسخہ مصیبتوں کا ملک الموت کو دیا جاتا ہے اور بعضے علماء سے منقول ہے کہ دی جاتی ہیں ہر عامل کو برکتیں اوسکے اعمال کی پس ڈالی جاتی ہے خلق کی زبان پر مدح اوسکی اور اونکے دلوں پر ہیبت اوسکی کشاف مشکوۃ

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

تمہارے تیرے رب کی رحمت ہے سنتا جانتا ہے وہ

اوتار الضمیر اوسکو بسبب نمائش کے تیرے پروردگار کے نزدیک سے تحقیق وہی سننے والا جاننے والا تفسیر رحمۃ کے معنی یہ ہیں کہ ہمنے اوتارا قرآن کو اسلیے کہ ہماری شان سے ہی ہے بھیجنا رسولوں کو ساتھ کتابوں کے طرف بندوں اپنے کے بسبب رحمت کے اوپر سننے والا یعنی اونکی باتوں کا دانا یعنی جاننے والا اونکے احوال کو مدارک

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝

رب آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ہے درمیان اونکے اگر تم ہو یقین کرنیوالے

پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ درمیان اونکے ہے اگر ہو تم یقین کرنے والے ہو تم تفسیر معنی شرطکے یہ ہیں کہ کافر اقرار کرتے تھے اسکا کہ آسمان و زمین کے لیے ایک رب و خالق ہے پس کہا گیا اونکے لیے کہ ہو تمہارا رسولوں کا اور اقرار تمکو بتوں کا حجت ہے پر یہ کی طرف سے پھر کہا گیا کہ یہ رب سننے والا جاننے والا ہے کام اقرار کرنے ہو اور حرف ہو اسکے کہ وہ رب آسمانوں اور زمین کا اور اوسچیز کا جو درمیان آسمان و زمین کے ہے اگر ہو تم اقرار کرنیوالے تمہارا علم و یقین سے یا ایسا جیسے کہے تو کہ یہ انعام اوس زید کا ہے کہ سنا ہے کہ سخی لوگوں نے اکرام اوسکا اگر تو بھی اسی گمان کرتا ہے اوسکی اور بیان کیا گیا ہے جسے قصد اوسکا مدارک

اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ یعنی اگر ہو تم اہل یقین کرنے والے اسکے کہ اللہ تعالیٰ رب آسمانوں اور زمین کا ہے تو پس یقین کرو اسکلمہ محمد رسول اللہ کا ہے جلا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝

کسی بندگی کے لائق نہیں ہے اوسکے سوا کوئی اور نہ کوئی معبود ہے اوسکے سوا کوئی اور نہ کوئی معبود ہے اوسکے سوا کوئی اور نہ کوئی معبود

یہان تک کہ ہو جاویگا سر ایک شخص کا اونمین سے مانند سر سری بھنی ہوئی کے اور مومن کا اوس سے ایسا حال ہوگا جیسے زکام مین ہوتا ہی
اور ہو جاویگی زمین ساری مانند ایک دکان کے کہ جلائی گئی ہو اوسمین آگ اور نہو اوسمین مکان مین سے سوراخ کہ جس سے دھوان نکل جاوے
یعنی گھٹتا ہوگا دھوان اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ اور نشانیان قیامت کی یہ ہونگی دھوان اور اوتر تا عیسی بیٹے
مریم کا اور آگ کہ نکلیگی درمیان عدن ابین سے ہانکے گی لوگون کو طرف محشر کے عرض کیا حذیفہ نے کہ یا رسول اللہ کیا ہی دھوان پس پڑھی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یعنی فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ فرمایا یہ دھوان چالیس دن اور رات اور مومن کا حال ایسا ہوگا جیسے زکام سے ہوتا ہی اور کافر مانند نشہ پینے والے کے ہوگا نکلیگا دھوان اوسکے
دونون نتھنون سے اور کانون سے اور دبر سے اور ابن مسعود کے نزدیک اس دھوین سے یہ مراد ہی کہ قحط سالی مین بسبب بھوک کے ہیبت دھوین کے
آسمان و زمین کے درمیان مین معلوم ہوگا چنانچہ روایت کیا گیا ہی مسروق سے کہ کہا اوسوقت کہ وعظ کہہ رہا تھا ایک شخص شہر کندہ مین کہا اوسنے کہ
یہ وہ دھوان ہی کہ آویگا روز قیامت کے پس بھر جاویگا سنا فقون کے کانون اور آنکھون مین اور مومنون کی ایسی حالت ہوگی جیسے زکام مین
ہوتی ہی پس دوڑے ہم اور آئے ابن مسعود کے پاس اور تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے پس غصے ہوئے اور اوٹھ بیٹھے پھر کہا جو کوئی جانے پس چاہیے کہ کہے
جو کوئی نجانے پس چاہیے کہ کہے اللہ ہی خوب جانتا ہی اسلیے کہ یہ بھی علم ہی ہوتا ہی کہ کہے اور جو نہ کہ نہین جانتا ہی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین اسلیے کہ
اللہ تعالی نے فرمایا ہے نبی کو قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ○ یعنی نہین مانگتا مین اس سات
کے پہنچانے پر اجرت اور نہین مین تکلف کرنے والون مین سے پھر کہا ابن مسعود نے آگاہ ہوو بیان کرتا ہون مین تمسے یہ کہ قریش نے جب
دیر کی اسلام لانے مین تو بد دعا کی اونپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا یا اللہ مدد کر میری اونپر ساتھ قحط سالی کے مانند قحط سالی
زمانے یوسف کی کہ پس پونہچی اونکو شدت یعنی بسبب قحط سالی کے یہان تلک کہ ہلاک ہوئے بعضے اوسمین اور کھایا مردار اور ہڈیان اور دیکھتا تھا
آدمی درمیان آسمان اور زمین کے دھوان اور آدمی بات کرتا تھا تو سنی جاتی تھی بات اوسکی اونہین دیکھتا تھا اوسکو کوئی بسبب دھوین کے
پس آیا ابوسفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور فریاد کی آپسے اور قسم دی قریش نے آنحضرت کو اللہ کی اور نباتے کی اور وعدہ کیا
بسبب دعا آنحضرت کے اگر دعا کرے گا اللہ سے اور دور کیا جاویگا ہمسے عذاب تو یمان لاوینگے ہر آئینہ پس دعا کی آنحضرت نے اللہ سے عذاب یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دعا سے تو رجوع کی اونھون نے طرف شرک اپنے کے اور روایت مین مانند قصہ مذکور کے نقل کر کر قول ابن مسعود کا یان
نقل کیا ہی کہ کہا ابن مسعود نے بیان کرتا ہون مین تمسے بعلل دخان کا کہ قریش نے جب نافرمانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دیر کی اسلام
لانے مین تو کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بار خدایا مدد کر میری قریش پر ساتھ قحط کے مانند قحط یوسف علیہ السلام کے پس پونہچا اونکو قحط اور
شدت یہان تک کہ کھائین اونھون نے ہڈیان پس ہوا آدمی کہ دیکھتا تھا طرف آسمان کے پس دیکھتا تھا درمیان اپنے اور درمیان آسمان کے بھیت دھوین بسبب بھوک کے
پس اوتاری اللہ نے یہ آیت فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ پس آئے بعض
قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ مینہ مانگ اللہ سے واسطے قبیلے مضر کے پس دعا مینہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے
پس مینہ برسایا گیا پس اوتاری اللہ نے یہ آیت إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَآئِدُونَ ○ یعنی ہاں شبہہ ہم دور کرنے والے ہین عذاب
تھوڑا سا تم عود کرنے والے ہو گے کہا ابن مسعود نے کیا دور کیا جاویگا اونسے عذاب روز قیامت کے پس جب پونہچی اونکو رفاہیت تو عود کیا اونھون نے طرف حال
اول اپنے کے یعنی کفر کے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ○ یعنی اوسمن کہ دار و گیر کرینگے
ہم دار و گیر بڑی ہم بدلہ لینے والے ہین پس نہ لیا اللہ نے اونسے روز بدر کے پس تحقیق گذر چکی بطشۃ یعنی دار و گیر اور دخان اور لزام یعنی قحط لازم
قریش کے لیے اور یہ بھی منقول ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا دھوان بھوک ہی کہ پونہچی قریش کو یہان تک کہ ہوا ایک کو کہ نہین دیکھتا تھا آسمان کو بسبب

بھوک کے اور کہا ابن مسعود نے کہ تم دو چیزیں کہ وعدہ کیں تمسے اپنے اور اوسکے رسول نے پس تحقیق کھلیں قحط سو چار چیزوں کے طلوع ہونا آفتاب کا مغرب سے اور نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض اور یاجوج وماجوج کا اور پیر دخان پس تحقیق گذر گیا اور ہوا قحط مانند قحط یوسف علیہ السلام کے لوگوں کے اور اسپر جانا پس دیکھے ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور اسپر بطشۃ الکبریٰ یعنی مار وگیر بڑی پس بدر ہوئی اور یہ بھی ابن مسعود سے منقول ہی کہ جب دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے اور بارہا یعنی بیٹھ پھیرنا اسلام سے دعا کی کہ یا اللہ قحط ڈال مانند قحط یوسف کے پس پکڑا اونکو قحط یہان تک کہ کھائے اونھون نے مردار اور چمڑے اور دھیان پس آیا آنحضرت کے پاس ابوسفیان اور کہنے لگا کہ لوگ اہل مکہ سے اور کہا اونھون نے کہ ای محمد تم کہتے ہو کہ بہیجا گیا ہون رحمت کے لیے اور قوم تمہاری ہلاک ہوئی پس دعا کرو اللہ سے اوسکے لیے پس دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس برسائے گئے مینہ پس گھر رہا اور پیرہ مینہ سات دن تک پھر شکوہ کیا لوگون نے کثرت مینہ کا پس دعا کی آنحضرت نے کہ یا اللہ گرد ہمارے برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا پس ہٹ گیا مینہ مدینہ سے سر بسر اور برستا رہا مینہ لوگون کے گرد کہا ابن مسعود نے پس تحقیق گذر گیا ضمون آیت دخان کا اور وہ بھوک تھی کہ یہ بھی انکو یعنی اسی قحط مین اور یہی مضمون ہی اس قول مین اللہ تعالی کے اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ○ کہ دو عذاب بھوک کا اٹھا لے دفع ہو لیا چند روزہ دنیا مین اور گذر گیا مضمون آیت روم کا بھی یعنی غلبہ ہونا روم پر اور بطشۃ کبریٰ اور ملکے ہونا پانکا اور وہ سب یعنی ہوئی بطشۃ کبریٰ روز بدر کے تم مسلمان ہونگے یعنی قریب ہی کہ ہم ایمان لاوینگے اگر دور کیا جاوے ہمسے عذاب ۞ مد معا ۞ کشاف ۞ درمنثور ۞ اس ہوون مین اقوال بہت ہین بقولے مراد وہ غبار ہی کہ روز فتح مکہ کے اوٹھا تھا اور بقولے مراد وہ غبار ہی کہ کافرون کی آنکھون کے آگے کے سبب بھوک کے قحط مین کہ پیغمبر کی دعا سے واقع ہوا تھا معلوم ہوتا ہے اور بقولے یہ دخان علامات قیامت سے ہی کہ پہلے نکلنے دجال کے ایک دھوان مشرق سے مغرب تک پیدا ہوگا اور چالیس روز رہیگا اور مومنون کو ایک حالت مانند زکام کے اور کافرون کو بیہوشی پیدا کریگا اور جیسے حدیث اشراط قیامت کے ذکر اس دخان کا وارد ہی ۞ بحر ۞

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ○

کہان سے اونکو سمجھنا اور آوے گا اون پاس رسول کھول سنانے والا پھر اوسسے پیٹھ پھیری اور کہنے لگے سکھلایا ہوا کہا ہوا ۞ مو

کیونکر ہوا وسکو نصیحت پکڑنی اور تحقیق آیا تھا اونکے پاس پیغمبر ظاہر پھر پھر گئے اوسسے اور کہنے لگے یہ شخص سکھلایا گیا ہی دیوانہ ہی ۞ تفسیر اس سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے دھوین کا ذکر ہی کہ اوسوقت سمجھنا کام نہین آتا قیامت مین یہ دھوان کہیر گا یا نیک آدمیون کو زکام سا ہوگا اور بد کو سر مین چڑھیگا بیہوش ہو کر گر پڑیگا ۞ مو یعنی کیونکر نصیحت پکڑینگے اور پورا کرینگے وعدہ ایمان لانے کا وقت دور ہونے عذاب کے اس حال مین کہ آچکی انکے پاس ضد اسکے دور ہونے سے بڑی چیز کہ جسکو بوجہ فضل تھا نصیحت ماننے کے واجب ہونے مین بسبب اسکے اور بڑی چیز کیا تھی آثار رسول کا کہ آیتین واضح لائے اور طرح طرح کے معجزے دکھائے پس ہرگز نہ مانا اونکو اور موند موڑا اونسے اور بہتان رکھا اوپر کہ عداس یعنی غلام کسی شخص ثقیف مین سے انکو قرآن سکھاتا ہی اور منسوب کیا آنحضرت کو جنون کی طرف حالانکہ جب ایسے رسول کے آنے پر پند پذیر نہوئے اور بہتان فور کر لگایا تو اس عذاب کے دور ہونے سے کہ نسبت اوسکے آنے کی ادنی چیز کی ہی کیونکر پند پذیر یہ ہونگے اور ایمان لاوینگے ۞ مد

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ○

ہم کھولتے ہین عذاب تھوڑی دنون تم پھر وہی کرتے ہو ۞ مو

تحقیق ہم کھولنے والے ہین عذاب تھوڑا سا تحقیق تم پھر کفر کرنے والے ہو ۞ تفسیر قَلِيْلًا کے معنی ہین زمان قلیل یا دور کرنا قلیل یعنی تھوڑے دنون یا تھوڑا سا اور عَآئِدُوْنَ کے معنی ہین پھرنے اوسطرف کفر کے کہ تھے تم اوسمین یا طرف عذاب کے ۞ مد ۞ بعد اس قول کے کہ دھوان بسبب قحط کے تھا کہتے ہین کہ ابوسفیان بیان کرتا تھا ایک جماعت کے قریش مین سے میرے نزدیک آیا وہ کہا ای محمد تو صلہ رحم کا حکم کرتا ہی اور

قوم تیری قحط سے ہلاک ہوئی خدا سے تعالی سے چاہ کہ اوس عذاب کو دفع کرے آنحضرت نے دعا کی حق تعالی نے قحط کو دفع کیا کافر ہوسیکے کفر پر رہے اس آیت نے اوس سے خبر دی اور موجب اوس قول کے کہ دخان علامت قیامت سے ہی معنی یہ ہین کہ جب لوگ دعا و زاری کرینگے تو بعد چالیس روز کے وہ دخان مرتفع ہوگا پھر کفار اپنے کفر پر رہین گے ✤ بحر ✤

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ ۚ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ۝

جسدن پکڑینگے ہم بڑے گھسے ہم بدلا لینے والے ہین ✤ موضح ✤

جسدن پکڑینگے ہم پکڑنا بڑا تحقیق ہم بدلا لینے والے ہین ✤ تفسیر ✤ مترجم کہتا ہے یہ وعدہ متحقق ہوا اور خدا سے تعالی نے قریش مین قحط ڈالا یہان تک کہ شدت بھوک سے یا کثرت انکے جوع سے ایک دھوان محسوس ہوتا تھا اور لوگون نے خدا سے تعالی کی طرف رجوع کی خدا سے تعالی نے قحط کو دور کیا پھر کفر پر اصرار کیا حق تعالی نے روز بدر کے اونسے بدلا لیا کہ ستر آدمیون کو اونکے سردارون مین سے مارا اور ستر آدمیون کو قید کیا واللہ اعلم ✤ فتح ✤

یہ دن قیامت کا ہی یا دن بدر کا بدلا لینے والے ہین یعنی بدلا لینگے ہم اونسے اوسدن مین ✤ ملا تنبیہ ✤ ان آیتون کریمہ سے معلوم ہوا کہ تقوی کرے کفر و شرک وغیرہ سے والا بڑی خرابی مین دنیا کی مین گرفتار ہوگا ابوذر کہتے ہین کہ مرض کیا مینے رسول خدا نصیحت کر مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق وہ بہت آرایش دینے والا ہی واسطے سب کامون تیرے کے کہا مینے زیادہ نصیحت کر مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ عزوجل کا اسلیے کہ تحقیق وہ سبب ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان مین اور نور ہی تیرے لیے زمین مین یعنی نور معرفت و یقین تجھے زیادہ ہوگا کہا مینے زیادہ نصیحت کر مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر بہت چپ رہنا اسلیے کہ تحقیق وہ سبب ہٹنے کا ہی واسطے شیطان کے اور رد ہی تیرے لیے امر دین سے پر کہا مینے نصیحت زیادہ کر مجکو فرمایا ہنسانے کو بہت ہنسنے سے اسلیے کہ تحقیق وہ مار دیتا ہی دل کو یعنی سنگدل ہوتی ہی اور دل غافل ہوتا ہی یا دھوئی سے اور لیجاتا ہی نور منہ کا کہا مینے زیادہ کر نصیحت مجکو فرمایا کہ حق اگرچہ پوکڑوا کہا مینے نصیحت زیادہ کر مجکو فرمایا مت ڈر پیچ اظہار دین خدا کے ملامت کرنے والے کے سے کہا مینے نصیحت زیادہ کر مجکو فرمایا کہ باز رکھے تجکو عیب گیری لوگون کی سے وہ چیز کہ جانتا ہی عیب نفس اپنے کا ف یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر لیکن لوگون کے عیب مت ڈھونڈ اور غیبت و نکی مکر اور دل مین اپنے تئین خوار و ناقص جان ✤ حق ✤ مشکوۃ ✤

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۝ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ

اور تحقیق پہلے انسے امتحان کیا پہلے انسے قوم فرعون کو اور آیا تھا اونکے پاس پیغمبر گرامی قدر کہ حوالے کرو مجکو خدا کے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کرو اور بندگی مت کرو ساتھ اس بات کے کہ تحقیق مین تمھارے لیے پیغمبر با امانت ہون اور یہ کہ سرکشی مکرو خدا پر تحقیق مین لاؤنگا تمھارے آگے حجت ظاہر ✤ تفسیر ✤ یعنی حضرت موسی علیہ السلام امتحان کیا الزمینی ان مشرکون کے پہلے قوم فرعون کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جیسا آنوالے ذوالاکرامی تو اوسکا ظاہر ہوا انکے باطن کا حال گر اسقدر یعنی اللہ کے نزدیک اور اوسکے مومن بندون کے نزدیک یا کریم تھے وہ فی نفسہ کہ حسب و نسب خوب رکھتے تھے اسلیے کہ اللہ تعالی نے تعین بھیجا کوئی نبی مگر کہ اوسکی قوم کے سردارون اور بزرگون مین سے ہوا تھا یا امانت یعنی اپنی رسالت مین کہ احکام الہی جو کہ تون پونہچاتا ہون اور یہ کہ سرکشی مکرو یعنی تکبر مکرو اللہ پر ساتھ حقیر جاننے کے اوسکے رسولون اور وحی کو اور ساتھ ترک کرنے اطاعت اوسکی کے یا معنی ہین کہ تکبر مکرو اللہ کے نبی پر بحجت ظاہر یعنی وہ حجت کہ دلالت کرے سچے نبی ہونے پر اور

صدق قول سے پیر جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا تو اونھوں نے اور اموں کو ساتھ قتل کرنے کے پس کہا موسیٰ نے فرعون کو اِنِّیْ عُذْتُ ۱۲ مد معا

وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ○

اور میں پناہ لے چکا ہوں اپنے اور تمھارے رب کی اس سے کہ تم مجھکو سنگسار کرو مع

اور تحقیق میں نے پناہ لی ہے پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمھارے کے اس سے کہ سنگسار کرو مجھکو ۔ تفسیر یعنی اپنے سب پناہ مانگتا ہوں اور اوسپر بھروسا کرتا ہوں کہ وہ مجھکو بچاویگا تمسے اور تمھارے مکر سے غرضکہ اونھوں نے کچھ خیال نہ کیا فرعون کے اور اپنے رب ہی پر اعتماد کیا اور بعضوں نے تَرْجُمُوْنِ کے معنی یہ کیے ہیں کہ مار ڈالو اور بدکہا کو کہا ساحر وغیرہ کہتے تھے مد معا

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ○

اور اگر تم نہیں یقین کرتے مجھ پر تو مجھسے پرے ہو جاؤ مع

اور اگر یقین نہیں لاتے مجھ پر نو ایک طرف ہو مجھسے ۔ تفسیر یعنی اگر نہیں یقین لاتے ہو تم مجھ پر تو نہیں موافقت ہو دسیان میرے اور درسیان اوسکے کہ نہیں یقین لاتا پس الگ ہو مجھسے یا پس چھوڑ دو مجھکو جون کا توں نہ مجھکو فائدہ پونہچاؤ نہ ضرر اور پیش آؤ مجھسے ساتھ برائی اور ایذا اپنی کے پس جب نہ چھوڑا اونھوں نے اونکو اور ایذا پونہچانی شروع کی مد

ثلثۃ ارباع

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ○

پھر پکارا اپنے رب کو یہ لوگ گنہگار ہیں مع

پس دعا کی جناب پروردگار اپنے سے کہ یہ قوم گنہگار ہیں ۔ تفسیر دعا کی اس حال میں کہ شکوہ کرنے والے تھے اپنی قوم کا بایں جہکہ یہ قوم گنہگار ہیں بعضوں نے کہا دعا اونکی یہ تھی اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لَهُمْ مَا يَسْتَحِقُّوْنَهٗ يَا جَرَّامِهِمْ ۔ یعنی یا اللہ جلدی بھیج اونکے لیے وہ چیز یعنی عذاب کہ مستحق ہیں اوسکے بسبب گناہوں اپنے کے اور بعضوں نے کہا یہ تھی دعا اونکی رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ یعنی اور اب ہمارے نہ کر ہمکو فتنہ واسطے قوم ظالمین کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاَسْرِ ۱۲ مد

فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ○ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ○

پھر لے چل رات کو بندوں کو میرے تحقیق تمھارا پیچھا کریں گے اور چھوڑ دریا کو ٹھہرا ہوا بیشک وہ لشکر ہیں ڈبوئے ہوئے مع

پس کہا ہنے لیجا رات کے بندوں کو وقت شب کے تحقیق تمھارا پیچھا کیا جاویگا اور چھوڑ دریا کو ٹھہرا ہوا تحقیق وہ جماعت ہی غرق کیے جاوینگے

تفسیر اے ہمارے بندوں کو یعنی بنی اسرائیل کو پیچھا کیا جاویگا یعنی یہی تدبیر کی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ تم آگے بڑھوگے اور پیچھا کریگا تمھارا فرعون اور لشکر اوسکا پھر نجات پاویگا اگلوں کو اور ڈبویگا پیچھا کرنے والوں کو اور رہویگا یا نہیں ٹھہرا ہوا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دریا سے گذر گئے تو چاہا کہ دریا پر عصا مارین تو کہا اونھوں نے پس حکم ہوا کہ یونہیں ٹھہرا ہوا رہنے دے اپنی حالت پر یعنی پانی دریا کا جو جا بجا ٹھہر کر بیچمیں سے خشک ہو کر راہین بن گئین ہیں اونہر عصا مار کر تغییر نکر تو کہ داخل ہون اون میں قبطی پس جب وہ دریا میں آجاوینگے تو الٹا دونگا پر دریا کو ملا دونگا تو بعضوں نے کہا رَهْوًا کے معنی ہین واسع یعنی چھوڑ دے دریا کو اپنے حال پر کھلا ہوا اور چوڑی چوڑی راہین بنا ہوا غرق کیے جاوینگے یعنی بعد نکلنے تیرے کے دریا سے ۔ مد ۔ یعنی جب تو دریا پار ہو پہنچے تو اپنے عصا سے دریا کو مار راہین دریا میں ظاہر ہونگی تو بنی اسرائیل کے ساتھ عبور کر اور اوسی طرح دریا کو چھوڑ دے تو فرعون اور لشکر اوسکے تو سمین داخل ہون اور فرمان الٰہی سے دریا تو کو پکڑے اور غرق کرے اور بعضے علماء نے کہا ہے کہ جب موسیٰ نے اوس طرف دریا کے عبور کیا تو چاہا کہ دوسری بار عصا دریا پر مارین تو راہین بند ہو جاوین جیسکو ہوا کہ اسی طرح

چھوڑ دے ۔ بحر

اجزاء

ع

كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ وَ
کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور گھر خاصے اور آرام جسمیں تھے باتیں بناتے اسی طرح ہوا
اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝
وہ سب انھوں کا دیا جیتے ایک اور قوم کو ۔ صوفی

بہت چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور گھر خاصے اور گذران بارفاہیتکہ اوسمین محمو ظ تھے اسی طرح ہوا اور ہم نے کین ہمنے یہ چیزین اور قوم کو
تفسیر کذالک یعنی امر اسی طرح ہوا اور قوم کو کہ زمین تمامی اونکو اور اونسے کچھ علاقہ یا بعد قرابت اور نزدیکی اور نہ محبت کے اور وہ بنی اسرائیل تھے ۔ صوفی

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝
پھر نہ رویا اوپر آسمان اور زمین اور نہ ٹل اونکو ڈھیل ۔ صوفی

پس نہ روئی قوم فرعون پر آسمان اور زمین اور نہ مہلت دیے گئے ۔ تفسیر ۱ نہ رونے کا اسلیے کہ مرے وہ کافر اور دوزخ جب مرتا ہی تو رہتے ہین اوپر آسمان اور زمین پس اون پر کسی چیز سے رونق نہین ۲ نہ رونے کا اسلیے کہ مرنے پر اونکو آسمان سے کچھ عمل اونکے نہ چڑھے نہ اونکی نمازکی اور آسمان سے جگہ چڑھنے عمل اونکے کی اور حسن بصری سے ہے کہ اہل تفسیر ین ہے کہ مرد مومن اہل زمین کے اور نہیں اہل آسمان اور اہل زمین آہ نہ ملت دیے گئے یعنی وقت دوستر تک ۔ حدیث ۱ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ مگر اوسکے لیے آسمان مین دو دروازے ہین ایک دروازہ ہی کہ چڑھتے ہین اوس سے عمل اوسکے اور ایک دروازہ ہی کہ اوترتا ہی اوسسے رزق اوسکا پس جب مرجاتا ہی تو نہین ہی اونکو اون دونون اوسکو اور روتے ہین دونون اوپر اور پڑھی آنحضرت نے یہ آیت فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اوسنے کہا معنی اللہ تعالی کے اس قول کے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ کہ کیا روتے ہین آسمان و زمین کسی پر کہا مان نہین ہی کوئی مخالف دین سے مگر اوسکے لیے ایک دروازہ ہی آسمان مین اوس سے اوترتا ہی رزق اوسکا اور اوہ مین چڑھتے ہین عمل اوسکے پس جب مرجاتا ہی مومن تو بند کیا جاتا ہی دروازہ اوسکا بسبب نہونے اوسکے کے یعنی دنیا مین پس روتا ہی وہ اوپر اور جب نہین باقی اوسکو جگہ اوسکی عبادت کی زمین سے کہ تھا نماز پڑھتا اوسمین اور یاد کرتا اللہ کو اوسمین پس روتی ہی دو اوپر اور قوم فرعون کے لیے نہین تھے زمین مین آثار صالح اونسے جہ بھی تھی طرف اللہ اوسنے نیز نہین روئے اوپر آسمان و زمین ۔ مجاہد سے ہی بیچ تفسیر فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ کے کہ کیا نہین روتے آسمان مگر کہ روتے ہین اوپر آسمان و زمین صبح کو پس کہا سننے مجاہد سے کہ کیا روتے ہین یہ کہا مجاہد نے کیا تعجب کرتا ہی تو کیا ہی زمین کو کہ نہ روے اوس پر کہ تھا آباد کرتا اوسکو ساتھ رکوع و سجود کے اور کیا ہی آسمان کو کہ نہ روے اوس پر کہ تھی اوسکی تسبیح و تکبیر کے لیے اوہ بین آواز مانند آواز شہد کی مکھی کے ۔ اور یہ بھی مجاہد سے منقول ہی کہ جب عالم مرتا ہی تو روتے ہین اوپر آسمان و زمین چالیس صباح اور وجہ ہی کہ کہا زمین البتہ گمگین ہی تر بند سے سال پر چالیس صباح ۔ روایت ہی عولی بن ربیعہ سے کہ کوئی بندہ نہ کہ کہا نہین ہی کوئی بندہ کہ کہا ہی تحقیق نہین ہی کسی جگہ مین زمین سے اس حال مین کہ سجدہ کرے وہ الا ہوتا ہی وسط اللہ عزوجل کے مگر گواہی دیگی وہ جگہ اوسکے لیے بسبب اوس سجدے کے روز قیامت کے اور روتی ہی وہ اوپر اوسکے کہ مرتا ہی ۔ درمنثور ۔ تنبیہ ۔ آسمان اللہ نماز پڑھنے سے اور اللہ کی بندگی کرنے سے مومن کیا درجہ پاتا ہی جیف ہی اون لوگون کے حال پر کہ اس نماز اور اللہ کی بندگی کی کچھ قدر نہین جانتے جہانی ذرا بیمار ہوئے یا کچھ کام درپیش آیا نماز پڑھنی اور اللہ کی بندگی کرنی چھوڑ دی کیا اولی عقل ہی ہماری کہ اسباب مع ہمسمجھ ہوسمین تو زیادہ اہتمام کرنا چاہیے نماز اور اللہ کی بندگی کا نہ یکہ ایسے وقت مین اوسکو بھول جاوے اور کام درپیش آنے کے وقت جو نماز وغیرہ چھوٹیگا مصداق اس آیت کا ہوگا بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى یعنی بلکہ اختیار کرتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرت بہتر ہی اور پایندہ تر ہی اور ایسے ہی جو عورتین خاوندون کے ساتھ سوتی ہین اور تارک شرم کے یا از راہ کسل کے صبح کو نماز نہین پڑھتین وہ بھی مصداق اس آیت مذکورہ کی ہوتین ہین پس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ غور کرین اون ضائعین

اور نماز اور اعتکاف کی بندگی کسی حال میں نہ چھوڑیں تو بعد مرنے کے سب لگے لیے روتے ہوں اور یہ شاہوان اور فرخان ہوں کیا خوب کہا ہے قطعہ
یادداری کہ وقت زادن تو ہمہ خندان بودند و تو گریان ✦ آن چنان زی کہ وقت مردن تو ہمہ گریان بوند و تو خندان ✦ ۱۲

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ مِن فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝ مو

اور ہمنے بچا کالا بنی اسرائیل کو ذلت کی مار سے جو فرعون سے تھے بیشک وہ تھا چڑھا ہوا سے بڑھنے والا ✦ مو

اور تحقیق ہمنے خلاص کیا بنی اسرائیل کو عذاب خوار کرنے والے سے کہ فرعون کی جانب سے تھا تحقیق فرعون تھا سرکش سے نکلا ہوا حد سے ✦ تفسیر عذاب خوار کرنے والے سے یعنی طرح طرح کے جو کام لیتا تھا فرعون بنی اسرائیل سے اور بندی بنا پکڑ رکھا تھا اونکو اور مارڈالتا تھا اونکے بیٹوں کو اور آقوں سے اور اونکی عورتوں سے چھڑا لیتا تھا اونکو ✦ مل ✦

وَلَقَدِ اخْتَرْنَٰهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَٰلَمِينَ ۝

اور اونکو ہمنے پسند کیا جان بوجھ کر جہان کے لوگوں سے ✦ مو

اور تحقیق ہمنے پسند کیا بنی اسرائیل کو اونکا حال جانکر عالموں پر ✦ تفسیر یعنی پسند و قبول کیا ہمنے بنی اسرائیل کو اس حال میں کہ جانتے تھے ہم اونکے حال سے کہ وہ لائق پسند و مقبول کرنے کے ہیں عالموں پر یعنی اوسکے زمانے کے عالموں اور بھلا پن ✦ مل ✦ یعنی فضیلت دی ہمنے اونکو اونپر کہ اوسکے وقت میں تھے ✦ در منثور ✦

وَءَاتَيْنَٰهُم مِّنَ الْءَايَٰتِ مَا فِيهِ بَلَٰٓؤٌا۟ مُّبِينٌ ۝

اور دیں اونکو نشانیاں جنمیں مدد تھی صریح ✦ مو

اور دی ہمنے اونکو قسم معجزات سے وہ جو کہ اونمیں امتحان ظاہر تھا ✦ تفسیر ✦ معجزات سے جیسے پھٹنا دریا کا اور سایہ کرنا ابر کا اور اوتارنا من و سلوی کا وغیرذالک اور بلاؤ مبین کے معنی ہیں نعمت ظاہر یا امتحان ظاہر تو دیکھیں ہم کیسے عمل کرتے ہیں ✦ مل ✦

إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ لَيَقُولُونَ ۝ إِنْ هِىَ إِلَّا مَوْتَتُنَا ٱلْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ۝

یہ لوگ کہتے ہیں اور کچھ نہیں ہماری یہی مرنا ہے پہلا اور ہمکو پھر اٹھنا نہیں ✦ مو

تحقیق یہ لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہے عاقبت کار مگر ہماری موت پہلی اور نہیں ہم پھر جلائے گئے ✦ تفسیر ✦ یہ لوگ یعنی عرب قریش کہتے ہیں نہیں ہے موت مگر موت ہماری پہلی یہ تو ان اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ اوسکا کلام واقع ہے حیات دوسری کے منکر ہونے میں کیونکر کہا گیا ان ہی إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ✦ جسکے کہ معنی ہیں إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ✦ یعنی نہیں ہے حیات مگر حیات ہماری دنیا کی اور نہیں ہم اوٹھائے جانیوالے کیا معنی ہیں ذکر کرنے اول کے اسکے سوا یہ سمجھا جاتا ہے کہ دوسری کا ہونا ہمیں وہ موت آخری یعنی دوسری یہانتک کہ انکار کیا اونھوں نے اوسکا اور ثابت کی موت نہ جو اب ہوا سکا یہ کہ کہا گیا اونکے لیے کہ تم مروگے مرنے کے بعد جیسے آوگی اوسکے حیات جیسے کہ پہلے تھی موت لاحق تھی کہ اوسکے پیچھے حیات آئی یعنی سب نطفہ تھا مردہ تھا پھر جب یہاں پیدا ہوا حیات آئی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے كُنتُمْ أَمْوَٰتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ✦ یعنی تھے تم مردہ پس زندہ کیا تمکو پھر مارے گا تمکو پھر زندہ کرے گا تمکو پھر اونھوں نے کہا نہیں ہے موت مگر موت ہماری پہلی اور اونکی یہ بری بات تھی کہ اونکی شان یہ تھی کہ آوے اوسکے حیات کے موت پہلی پس اس موت تین میں فرق ہے موصوف کے درمیان اول قول کے اور درمیان قول اوسکے کہ إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلدُّنْيَا اور نہیں ہم اٹھائے جانیوالے یعنی موت دوسری ✦ مدارک ✦

فَأْتُوا۟ بِـَٔابَآئِنَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝

بھلا لاؤ تم ہمارے باپ دادوں کو اگر تم ہو سچے ✦ مو

پس لاؤ ہمارے باپون کو اگر ہو تم راست گو ۔ **تفسیر** پس الاؤ یہ خطاب کیا مشرکون نے آنحضرتؐ کو اور مومنون کو کہ جو وعدہ کرتے تھے اونسے ہمنے کا بعد مرنیکے اگر ہو تم راست گو یعنی اگر تم سچے ہو اس بات مین کہ ہم زندہ ہونگے بعد مرنے کے تو بھلا جلا دی ہمارے باپ دادون کو کہ کہے ہین سوال کر کر اپنے رب سے تو کہ ہو دلیل اسپر کہ جو کچھ یہ وعدہ کرے تو ہم قائم ہونیوالے قیامت کا اور جی اٹھنے موتی کا حق ہی فرمایا اللہ تعالی نے **اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۖ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝**

اب یہ بہتر ہین یا تبع کی قوم اور جو اونسے پہلے تھے ہمنے اونکو کھپا دیا وہ تھے گنہگار ۔ **موضح**

کیا یہ لوگ بہتر ہین یا قوم تبع حمیری یا وہ لوگ کہ پہلے انسے تھے ہلاک کیا ہمنے اونکو بالشبہہ وہ گنہگار تھے ۔ **تفسیر** یعنی قوم تبع اور عاد و ثمود وغیرہ کو قوت اور شوکت اور مال اور اتباع مین بہتر قریش سے تھے اونکو بسبب کفر اور انکار رسولون کے ہلاک کیا ہمنے تو انکا ہلاک کرنا کیا دشوار ہی پس چاہیے کہ عبرت پکڑین اور ایمان لاوین کہا قتادہ نے کہ وہ تبع حمیری تھا ملوک مین سے نام رکھا گیا اوسکا تبع بسبب کثرت اتباع اوسکے کے اور تھا وہ پہلے اسسے یہ جنا آگ کو پھر اسلام لایا اور بلایا اپنی قوم کو کہ وہ حمیر تھی طرف اسلام کے پس جھٹلایا اونھون نے اوسکو اور آثار مین ہی کہ تبع ایک بادشاہ تھا قوم حمیر سے کنیت اوسکی ابو کرب اور نام اوسکا سعد بن ملکا کرب تھا اور اتباع بہت رکھتا تھا اور بعضون نے اوسکو پیغمبر کہا ہی لیکن حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین جانتا مین پیغمبر تھا یا نہ تھا اور عایشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہی کہ برا نکہو تبع کو کہ مسلمان تھا اور اسلیے قرآن مین مذمت اوسکی قوم کی مذکور ہی نہ مذمت اوسکی اور روایت کیا گیا ہی کہ وہ سات سو برس پہلے ہمارے پیغمبر کی بعثت کے اور بقولے ایک ہزار و تین برس پہلے ہجرت سے ہمارے پیغمبر کی وہ ایمان لایا ہی اور کہتے ہین کہ اوسنے نامہ لکھا اپنی طرف سے ہمارے پیغمبر کو لکھکر شامل اون یہودی کے سپرد کیا تھا اور کہا کہ اگر تو آنحضرت کو پاوے تو یہ نوشتہ دینا والا اپنی اولاد کو وصیت کر گیا وہ یہ نوشتہ اونکو اور شما مواب نے ایسا ہی کیا یہان تک کہ ابو ایوب انصاری کو کہ آلیسوان فرزند نسل شامل سے ہی وہ نامہ پونہچا اور اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین پونہچایا آنحضرتؐ نے فرمایا مرحبا بالاخ الصالح یعنی شاباش ہی بھائی صالح کو اور کہتے ہین کہ تبع تمام روے زمین پر پھیرا اور شہر حیرہ اور سمرقند اوسکے بنائے ہوے ہین اور معالم التنزیل مین ہی کہ جب تبع مشرق کی طرف سے پھرا اور مدینہ راہ مین پڑا اور پہلے اوس سے اپنے بیٹے کو بھیجے مین بھیجکر گیا تھا اوسکے پیچھے اوسکا بیٹا بھیجے مین مارا گیا اوسنے وقت پھرنے کے بقصد خراب کرنے مدینے کے لشکر جمع کیا کیا راہ مین کہ بنی قریظہ کے عالمون مین سے تھے یہ سنکر تبع کے پاس گئے اور کہا اس قصد سے باز آ کہ مدینہ نبی آخر الزمان کی ہجرت کی جگہ ہی حرمت اوسکی نگاہ رکھنی چاہیے تبع اوصاف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سنکر اسلام لایا اور اہل مدینہ کے نوچنے سے باز رہا اور ساتھ ایک جماعت کے اہل کتاب سے متوجہ یمن کا ہوا کتنے ایک آدمیون نے قبیلۂ ہذیل سے اوسکے پاس آکر کہا کہ تجکو بتاتے ہین ہم ایک گھر کا اومین خزانے ہین تبع نے پوچھا کہان ہی وہ اونھون نے کہا مکے مین ہی اور غرض اونکی یہ تھی کہ تبع قصد خانہ کعبہ کا کرے اور ہلاک ہو تبع نے وہ قصد دونون عالمون سے کہا اونھون نے کہا کہ زنہار ایسا قصد نکر تا کہ وہ گھر تمام روے زمین کی نگہون مین اشرف ہی جسنے قصد اوسکا کیا ہی ہلاک ہوا ہی تجکو چاہیے کہ تعظیم اوس گھر کی بجا لاوے تو فرمایا تبع نے تو یہ سچ کہتا ہی کہ تجھپر ہزار اونٹ قربانی کے وہان ذبح کیے اور خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا اور حرمت بہت کی اور اون ہذیلیون کے ہاتھ پانون کاٹ کر اونکو سولی پر کھینچا اور وہان سے متوجہ یمن کو ہوا اوسکی قوم حمیر نے مخالفت اوسکی شروع کی اور کہا کہ تو ہمارے دین سے نکل گیا تبع نے ہر چند دلیلین توحید کی اونکے آگے بیان کین کچھ نہ سنا عناد بڑھتا ہی گیا حمیر نے کہا آؤ تو ہم اپنی آگ سے تیرا سچ آزماوین اور وہان ایک آگ تھی ایک پہاڑ کے دامن مین برس کے برس مین سے جب درمیان دو آدمیون کے اختلاف ہوتا تو دونون اوس آگ مین پھینکے اہل باطل جل جاتا اور اہل حق سلامت باہر نکلتا تبع نے کہا انصاف کیا تمنے مجکو بھی قبول ہی پس وہ ساتھ بتون اور قربانیون اپنی کے نکلے اور وہ دونون عالم بھی اپنے مصحف گردنون مین ڈال کر نکلے اور دونون اوپر جگہہ نکلنے اوس آگ کے گئے آگ تمام حمیر پر لپٹی اور اونکے بتون اور قربانیون کو جلا دیا اور وہ

دونوں عالم ساتھ مصحفوں لینے کے سلامت باہر نکلے اوسوقت تمام لوگوں حیرت کے نے ہلام اور دین توریت بسبب تعلیم اون دونوں عالموں کے اختیار کیا۔ بحر معا۔ تبع بادشاہ تھا یمن کا قوم اوسکی بت پرست اوسکو تعین توریت پر اپنی قوم کے سامنے آزمایا کہ سیجا دین کونسا بڑی آگ لگائی دونوں سپرے توریت بغل میں لیکر اوسمیں کھس گئے دونے دوبت پرست بت کو بغل میں لیکر چلے جلنے لگے اولے بھاگے اوسکی قوم اوسکی دشمن ہوئی اکثر خراب ہوئے۔ مو

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○

اور ہنسنے جو بنایا آسمان زمین اور جو کے بیچ ہے کھیل نہیں بنایا۔ مو

اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمانوں اور زمین کو اور اوسکو جو کچھ دونوں کے درمیان ہے کھیلتے ہوئے۔ تفسیر۔ اور اگر ہوتا بعث اور نہ حساب نہ ثواب ہوتا پیدا کرنا خلق کا فنا کے لیے خاص کر کے پس ہوتا کھیل۔ ل

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

اکو تو نہ بنایا ہمنے ٹھیک کام پر بہت لوگ نہیں سمجھتے۔ مو

نہیں پیدا کیا ہمنے ان دونوں کو مگر ساتھ تدبیر درست کے ولیکن اکثر کفار کے نہیں جانتے۔ تفسیر۔ کہا بعضوں نے کہ مراد بالحق سے الحق ہو یعنی واسطے حق کے اور وہ ثواب ہے طاعت پر اور عذاب ہے کفر پر۔ معا۔

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اِلَّا

تحقیق فیصلے کا دن وعدہ ہے اون سب کا جسدن کام نہ آوے کوئی رفیق کسی رفیق کے کچھ اور نہ اونکو مدد پہنچے مگر

مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○

جسپر مہر کرے اللہ بیشک وہی ہے زبردست رحم والا۔ مو

تحقیق روز قیامت وعدہ ہے اونکا سب کا جسدن کہ دفع کرے کوئی دوست دوست دوسرے سے کسی چیز کو اور نہ اونکو مدد دی جاوے مگر وہ کہ رحم کرے اوسپر خدا تحقیق خدا غالب مہربان ہے۔ تفسیر۔ یوم الفصل روز قیامت کو اسلیے کہا کہ فیصلہ کریگا حق اور باطل درمیان بندوں کے میقاتھم یعنی وقت ہے اونکے وعدہ کا واسطے عذاب دائم کے کسی چیز کو یعنی عذاب سے اور نہ اونکو مدد دی جاوے یعنی کوئی اللہ کے عذاب کو اوسسے نہیں روک سکیگا مگر وہ کہ رحم کرے الخ اور وہ موسن ہیں پس شفاعت کریں گے بعض اونکے بعض کی ساتھ اذن خدا کے غالب ہے اپنے دشمنوں پر مہربان ہے یعنی اپنے دوستوں کے لیے۔ ل معا۔ جلالا۔ تنبیہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک دن یاد کیا آگ دوزخ کو اور رونے لگیں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے رولایا تجکو کہا حضرت عائشہ نے کہ یاد کیا میں نے آگ دوزخ کو پس روئی میں پس کیا یاد کرتے ہو تم اپنے اہل کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین جگہ کوئی کسیکو نہیں یاد کریگا ایک تو نزدیک میزان کے یہاں تک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوئی میزان اوسکی یا بھاری اور دوسرے وقت ملنے نامۂ اعمال کے یہاں تک کہ جانے کہ آیا داہنے ہاتھ میں ملتا ہے نامۂ اعمال یا بائیں ہاتھ میں پیچھے سے اور تیسرے وقت گزرنے کے پل صراط پر جسوقت کہ رکھا جاویگا پشت دوزخ پر یہ حدیث مشکوٰۃ میں ابو داؤد سے نقل کی ہے پس ہمارے بھائیوں موسنوں کو مضمون آیت یوم لا یغنی مولی عن مولی کا اور اس حدیث کا دل میں بچار کر ذرہ فکر اپنے ایمان کی کرنی چاہیے کہ کلمہ گو کہلا کر ایسا کام یا ایسی بات نہ کرے کہ جسسے ایمان جاتا رہے کہ اوس صورت میں کوئی اللہ تعالیٰ کے عذاب کو نہیں دفع کر سکیگا اور گناہوں سے بچتے رہو اور عمل صالح کے کرنے میں چست و چالاک رہو تو ایمان کامل ہو اور مستحق شفاعت کے بوجہ احسن ہو۔ واللہ الموفق والیہ المرجع والمآب۔

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ○ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ○ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ○ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ○

مقرر درخت سیہنہ کا کھانا ہے گنہگار کا جیسے پگھلا تانبا کھولتا ہے پیٹوں میں جیسے کھولتا پانی۔ مو

تحقیق درخت زقوم یعنی سیندہ کا کھانا بیگنہگار کا مانند تانبے پگلے ہوئے کے کھولیگا پیٹوں مین یعنی کنارہ کے مانند کھولیگا گرم پانی کے تفسیر اور کاٹ ڈالیگا آنتین یا وتکی اور وہ درخت بصورت درخت دنیا کے ہوگا لیکن وہ آگ کا ہوگا اور زقوم پھل اوسکا ہوگا اثیم بدکار بڑا گنہگار راوی ابو درداء سے آیا ہی کہ وہ پڑھاتے تھے ایک شخص کو پس وہ کہتا تھا طعام الفاجر پس کہا ابو درداء نے کہ طعام الفاجر اری شخص یعنی اگر تیری زبان سے الاثیم نہین نکلتا تو اوسکے نئے الفاجر پڑھ اور دلیل ہم اسپر کہ بدل کرنا ایک کلمے کا بیگانہ ایک کلمے کے جائز ہی جبکہ ادا ہوتے ہون اس کلمے مین معنی اوسکے اور ایسی سے جائز رکھی ہی امام ابو حنیفہ اور صاحبین نے قرات ساتھ فارسی کے درصورت عاجز ہونے کے عربی سے بشرطیکہ قاری فارسی مین معنی عربی کے پورے ادا کرسے اور مُہْل کے معنی ہین تانبے کے تیل کی پھر کہا جاویگا زبانیہ کو خذوہ اور عتل زقوم نہایت برا اور کڑوا درخت ہوتا ہی کہ سے ایک جانب مین گاویگا اوسکو اللہ تعالی دوزخ مین آئندہ ابو جہل اور یارا وسکے بڑے گنہگار معا عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اہی لوگو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اوسکے کا پس اگر ایک قطرہ زقوم سے چکے زمین پر تو البتہ تلخ کرے اہل دنیا پر معیشت اونکی کو پس کیا حال ہوا اوس شخص کا کہ ہووے طعام اوسکا اور نہین ہوگا دوزخیون کے لیے طعام غیر اوسکے آبی مالک سے ہی کہ کما تحقیق ابو جہل تھا لاتا کھجور اور مسکا پھر کہا تانا خُذُوْهُ یعنی یہ کہا اوسپر ہی زقوم کہ جسکا وعدہ کرتا ہی تسے محمد

پس اوتری یہ آیت اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ معا درمنثور

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ○

پکڑو اوسکو اور گھسیٹو اوسکو بیچ دوزخ کے موضح

کہین گے ہم اوسکے فرشتون پکڑو اوس گنہگار کو پھر سختی سے کھینچو اوسکو طرف بیچون بیچ دوزخ کے

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ○

پھر ڈالو اوسکے سر پر عذاب پانی کا جلتے پانی کا عذاب پیچکہ تو ہی ہو بڑا عزت والا سردار موضح

پھر ڈالو اوپر اوسکے سر کے پانی گرم کے عذاب کی یعنی ہم پیچکہ یہ عذاب کھینچتے ہی اوسکو اپنے گمان مین عزت والا گرامی قدر تفسیر ذالو الزجر کہا جاویگا اوسکو داروغہ دوزخ کا مارا جاویگا اوسکے سر پر پھر ہمارا ہو جاویگا اوسکے سر پر دم بدم کی جھڑکی سے پھر ڈالیگا اوسپر نہایت گرم پانی عزت والا یعنی زعم اپنے کے اپنے گمان مین اور کہا جاویگا بطریق سخر اور سرزنش کے اور بغض کے کہ کہان ہو ابو جہل کہتا تھا اَنَا اَعَزُّ اَهْلِ الْوَادِیْ وَاَكْرَمُهُمْ یعنی مین عزیز تر اہل وادی کا اور بزرگوار تر کا یعنی پس کہا جاویگا اوسکو کہ چکھ عذاب دوزخ کے بطریق تعاریف کے توبیخ کے معا مقاتل و کسائی نے لفظ اِنَّكَ کو بر الف کے پڑھا ہی اوس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ چکھ اے عذاب کو تو ہی کہ تو گمان کرتا تھا کہ مین عزیز بڑا بھلا کا ہون کوئی شخص مجھ سے زیادہ عزیز و گرامی قدر نہین ہی اور مقولہ ابو جہل کا دنیا مین تھا بطریق توبیخ کے اوسکو کہا جاویگا بدر ۲ھ

وہ ہے جو کہا تھا ابو جہل نے کہ تم محکوم ہو اوسکے محمد مین عزیز تر اور مین عزیز تر اوسکے ہون کہ چلتے ہین درمیان دونون پہاڑون مکے کے پس نازل ہوئی یہ

آیت ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ درمنثور

اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ○

یہ وہی ہے جسمین تم دھوکا کھاتے تھے موضح

تحقیق یہ یعنی عذاب یا یہ امر وہی ہی جو کچھ تھے تم اوسمین شبہہ کرتے ۲۲

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ

بیشک ڈرو لے گھر مین جین کے باغون مین اور چشمون مین پہنتے ہونگے شاک ریشمی پتلی اور گاڑھی ایکدوسرے کے سامنے

تحقیق پرہیزگار جو ہونگے مقام با امن مین بیچ باغون اور چشمون کے پہنینگے شاک دبیز کے اور گاڑھے ساتھ ایکدوسرے کے سامنے تفسیر مقام با امن مین ایسی

مجلس میں ہونگے کہ ان ہو گا اور میں خوف سے یعنی کہ کسی سے لڑائی غیرہ کا گمان ہے طلاق تاختہ وغیرہ اور مستقبلین حال یعنی آپنے سامنے ہی ملیگا یوں ہوتے ہیں کہ یکھیگا ایک مقدور کی سبب آپنے ہوئے خوبوں کو ہم جنس سے مقول ہے تفسیر المتقین فی مقام امین کہا کہ امن میں ہونگے وقت موت کے اور عذاب سے اور یہ محل کہ کہا امن میں ہونگے موت سے اگر بوجھے ہونگے یعنی ان کے صدقے ہیں گے اور بھوک سے ہونگے اور ننگے ہونگے اور قتادہ سے ہے کہ کہا امن میں ہونگے شیطان سے اور رنجوں سے اور فکروں سے ۔ در منثور ۔

كَذٰلِكَ ۫ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝

اسی طرح ہوگا حال اور بیاہ دینگے ہم لوگوں کو ساتھ حوروں کی بڑی آنکھوں والی ۔ تفسیر حور عین بہشتی گوری کہا جاتا ہے کہ حور وہ عورتیں کہ سفیدی آنکھ کی ان کی سوا اور سیاہی بھی نہایت سیاہ اور عین جمع عیناء کی ہے یعنی عورت کشادہ چشم کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کی گئیں حور عین عفران سے ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر حور تھوکے بیچ دریا شور کے تو البتہ شیریں ہو جاوے وہ دریا بسبب شیرینی تھوک اور کے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اگر ایک رنگ کالے بہشتیوں کے آسمان و زمین کے درمیان پھیلائی جاوے تو البتہ مفتوں ہوں خلائق بسبب حسن انکے کے اور اگر کالے اور ہنسی اپنی تو البتہ ہو جاوے آفتاب نزدیک حسن اوسکے کے مانند پڑی سے کہ آفتاب کے کہ روشنی ہو اوسکے لیے اور اگر کالے وہ نور ہو اپنا تو البتہ روشن کر دے حسن اوسکا اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حور عین پیدا کی گئیں ہیں فرشتوں کی تسبیح سے ۔ اور رجحان ہے کہ کہا البتہ پیدا کی جاتی ہے حور شبیہ عورت کی یعنی حور عین کی بانسو برس کی مسافت سے ۔ معالم ۔ در منثور ۔

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۙ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ

منگوائینگے وہاں ہر میوے خاطر جمع سے نہ چکھینگے وہاں مزا مگر جو چکھ مرچکے اور بچالیا اونکو

عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

دوزخ کی مار سے فضل ہے تیرے رب کے یہی ہے بڑی مراد ملنی ۔ ہو ۔

طلب کرینگے جنت میں ہر ایک میوہ ساتھ امن کے نہ چکھینگے وہاں موت سوائے موت پہلی کے جو چکھ چکے یعنی دنیا میں اور بچایا اونکو رب نے عذاب دوزخ کے سے بسبب فضل کے جانب پروردگار تیرے کے یہی ہے یعنی بیانداز ہے اور داخل ہونا جنت میں مراد ملنی بڑی ۔ تفسیر ساتھ امن کے کہ امن ہوگا زوال اور انقطاع سے اور پیدا ہونے ضرر کے سے بسبب بہت کھانے کے اور کہا قتادہ نے کہ امن میں ہونگے موت اور رنجوں اور شیطانوں سے نہ چکھینگے وہاں موت مگر کہا قتادہ نے اور ابن مسعود کی قرات میں ہی لا یذوقون فیھا طعم الموت اور اس سے روایت ہے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا موت کو روز قیامت کے بصورت دنبے ابلق کے پس کھڑا کیا جاویگا اوسکو درمیان جنت اور دوزخ کے پس پہچانے گی موت جنتیوں کو اور دوزخیوں کو اور پہچانینگے اوسکو وہ پس کہینگے دوزخی اللھم سلطہ علینا کہ یا اللہ مسلط کر اسکو ہم پر اور کہینگے جنتی اللھم انک قضیت ان لا یذوق فیھا الموت الا الموتۃ الاولی یعنی یا اللہ تو نے حکم کیا تھا کہ نہ چکھینگے ہم اوس میں سوائے موت پہلی کے پس نہ پھر کیا جاوے گا وہ دنبہ درمیان جنت اور دوزخ کے پس ذبح ہو اسکو موت سے اور ہر من ہونگے اہل جنت اور دوزخ سے اور کہا عبداللہ بن عبداللہ نے عمر میں کیا گیا سوال اہل جنت کا کہ نہیں نہیں ہو موت کی پھر اہل جنت شہر ہونگے اور سوچ ہونگے ۔ ف ۔ معالم ۔ در منثور ۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝

سو قرآن آسان کیا ہے تیری بولی میں شاید وہ یاد رکھیں اب تو راہ دیکھ وہ بھی راہ تکتے ہیں ۔ ہو ۔

ع ۳

سوائے اسکے نہیں کہ آسان کیا ہے قرآن کو تیری زبان پر تو کہ وہ نصیحت پکڑیں پس منتظر رہ یعنی اور ترے عذاب کا کفار تحقیق وہ بھی منتظر ہیں ۔ تفسیر یعنی اور ترے مخالفوں کے تجربہ اور حلم ہوا پہلے اور ترے حکم کے واسطے جہاد کرنے کے اوپر ۔ مد جلالہ ۔ تنبیہ ۔ دیکھو بھائیو ں پر پروردگار ان کے لیے کیا کیا نعمتیں بیان فرمائیں رحمتی نے یہ عنایت بدے مین ہوگی اسکے کہ بچتے تھے حرام چیزون سے مثلاً ریشمی کپڑون کے پہننے سے بچتے تھے یہ سمجھکر کہ ہمارے رسول مقبول نے فرمایا ہی کہ جو کوئی پہنے گا ریشمی کپڑا دنیا مین تو آخرت مین نہین پہنیگا اوسکو پس ہمنے اس نعمتون کو بسنکڑہا سے اس دنیا چند روزہ کی زندگانی کے لیے وہان کے لباس ریشمی سے محروم رہینگے نہ پہنیے اسکو اوسکے بدلے مین لباس ریشمی جو ذکر کیے گئے لیسے ہی طرح حرام کاری سے بچتے تھے اوسکے بدلے مین حوریں مکورہ ملینگین حرام چیزون کے کھانے پینے سے بچتے تھے اوسکے عوض مین میوے اور اچھی اچھی پینے کی چیزین مانند دودھ اور شہد وغیرہ کے ملینگین بڑی مجلسون کے سیر تماشے سے بچتے تھے اوسکے بدلے مین وہ مجلسین باامن ملینگین سیان اپنے نفسون کو مارے رکھتے تھے اور فنا تھے اسکی رضامندی اوسکے بدلے مین جنات ابدی مان کی یاد دینگے پس غرض اس بیان فرمانے سے یہ ہی کہ لوگون مان کو سنکر معلوم کرکر اسکا کام کرین کہ وہ ہاتھ لگین سو ہر شخص کو سعی کرنی چاہیے اوسکے حاصل کرنے مین کہ پاک پروردگار فرماتا ہی ۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۔

سُورَةُ الجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلٰثُونَ اٰيَةً وَاَرْبَعَةُ رُكُوعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ جاثیہ ہی سو نام اسکا اسلیے لکھا گیا کہ اسمین مذکور ہی وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۔ یعنی تو دیکھیگا ہر گروہ کو دوزانو گرے ہوئے یعنی روز قیامت کے بسبب ہیبت حکم الٰہی کے چونکہ یہ امر مہتم بالشان ہی اسی لیے اس سورت کا یہ نام مقرر ہوا اور یہ سورت مکی ہی سوائے آیت قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا الخ کے کہ وہ مدنی ہی اور یہ سورت بعد سورۂ دخان کے اوتری ہی اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اسمین سینتیس آیتین ہین اور کلے چار سو اٹھائیس اور حروف دو ہزار ایک سو اکیانوین اور رکوع چار ہین ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

اوتارا اس کتاب کا ہی اللہ سے جو زبردست ہی حکمت والا ۔ ق

اوتارنا اس کتاب کا جانب حد اٹھائیسویں حکمت کے سے ہی ۔ تفسیر اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ مراد حٰمٓ سے کیا ہی اور بعضون نے کہا نام سورت کا ہی اور بعضون نے کہا کہ شمار کر نا حرفون کا ہی غالب ہی اپنے بدلا لینے مین باحکمت ہی اپنی تدبیر مین ۔ جلالہ ۔ مد

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

آسمانون مین اور زمین مین بہت پتے ہین ایمان والون کے ۔ ق

تحقیق آسمانون مین اور زمین مین نشانیان ہین باور رکھنے والون کے لیے ۔ تفسیر یعنی دلالتین ہین اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر اور جائز ہی یہ کہ ہون یعنی یہ کہ بیچ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے البتہ دلالتین ہین ۔ مد

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

اور تمھارے پیدا کرنے مین اور جتنے بکھیرے ہی جانور پتے ہین ایک لوگون کے جو یقین رکھتے ہین ۔ ق

اور بیچ پیدایش تمھاری کے اور بیچ پیدایش اور چیزون کے کہ پراگندہ کرتا ہی قسم قسم جانورون سے نشانیان ہین اوس قوم کے لیے کہ یقین رکھتے ہین ۔ تفسین ۔ بیچ پیدایش تمھاری کے یعنی بیچ پیدایش ہر ایک کے تم مین سے کہ اول نطفہ ہوتا ہی پھر خون بستہ پھر لوتھڑا گوشت کا یہان تک کہ ہو جاتا ہی انسان اور دابہ کہتے ہین ہر چیز کو کہ چلتی ہی زمین پر قسم آدمیون اور غیرہم سے نشانیان ہین یعنی اہمت پر کہ اسی طرح بعد مرنے کے جی اوٹھینگے ۔ جلالہ

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ

اور بدلے مین رات دن کے اور وہ جو اوتارا اللہ نے آسمان سے روزی پھر جلایا اوس سے زمین کو مرگے پیچھے اپنے مینہ

الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○

باؤ سکے بیچ ہین ایک لوگون کو جو سمجھتے ہین ۴ مو

اور بیچ آنے بدلنے رات اور دن کے اور بیچ اوسکے کہ اوتارا ہی خدا نے آسمان سے روزی کو یعنی مینہ کو پیس زندہ کیا بسبب مینہ کے زمین کو پیچھے مرجانے اوسکے کے اور بیچ پھیرنے ہواؤن کے نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ سمجھتے ہین ۴ تفسیر ۴ مینہ کو رزق اسلیے فرمایا کہ وہ سبب رزق کا ہی اور بیچ پھیرنے ہواؤن کے کہ کبھی جنوب کی ہوجاتی ہی اور کبھی شمال کی اور کبھی پروا اور کبھی پچھوا اور کبھی ٹھنڈی اور کبھی گرم اور پہلے جو لا یَتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ کہا فرمایا پھر اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۴ اور پھر اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۴ اسکا سبب یہ ہی کہ مصنف پہلے جب دیکھتے ہین آسمانون مین اور زمین مین نظر صحیح سے تو جانتے ہین کہ یہ بنائے گئے ہین اور انکا کوئی بنانے والا ضرور ہی پس ایمان لاتے ہین اللہ پر پھر جب دیکھتے ہین پیدایش نفسون اپنے کے اور بدلنے اونکے کی ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور بیچ پیدایش اون چیزون کے کہ ظاہر ہوتی ہین زمین سے اقسام جدا جدا کے ایمان اونکا بڑھتا ہی اور یقین متحمل ہوتا ہی اونکو پھر جب دیکھتے ہین تمام چیزون کی پیدا ہوئے والے ہر وقت مین مانند اختلاف رات اور دن کے اور اوترنے مینہ کے اور تروتازہ ہونے زمین کے بسبب مینہ کے بیشک ہوجاتے ہین اوسکے لئے اوپر ہواؤن کے جانب جنوب اور شمال اور پورب اور پچھم کے سمجھتے ہین اوسکو محکم ہوتا ہی علم اونکا اور خالص ہوتا ہی یقین اونکا ۴ مل ۴

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ○

یہ اتارین ہین اللہ کی ہم سناتے ہین تجکو ٹھیک پھر کون سی بات کو اللہ اور اوسکی باتین چھوڑکر مانین گے ۴ مو ۴

یہ نشانیان ہین خدا کی پڑھتے ہین ہم اونکو اوپر تیرے ساتھ حق کے پس ساتھ کس بات کے بعد خدا اور آیتون اوسکی کے ایمان لاوین گے

وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

خرابی اسے ہر جھوٹے گنہگار کی کہ سنے باتین اللہ کی اوپر اوس پڑھی جاوین پھر مصر رہے غرور سے جیسے وہ سنی نہین سو خوشی سنا اوسکو یہ کہ اوسکی

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ○

اور جب خبر پاوے ہماری باتون مین کسی چیز کی اوسکو ٹھہراوے ہنسی اوسون کو ذلت کی مار ۴ مو ۴

اور جب جانے کچھ آیتون ہماری سے مسخر کیا اونکو یہ لوگ اونکے لیے ہی عذاب خوار کرنے والا ۴ تفسیر ۴ یعنی جب پونہچا اوسکو کچھ ہماری آیتون سے اور جانا کہ یہ آیتین ہین اوتاری ہوئی ہماری اون آیتون کو ٹھٹھا ۴ مل ۴

مِّن وَرَائِهِمْ ۖ وَلَا يُغْنِي عَنْهُم مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

پرے انکے دوزخ اور کام نہ آویگا اونکو جو کمایا تھا کچھ اور نہ جو پکڑے تھے اللہ کے سوا رفیق اور انکو بڑی مار ۴ مو ۴

آگ کے اوپر دوزخ ہوگا اور دفع نکریگا اونسے جو کمایا ہوگا اونھون نے کسی چیز کو اور دفع نکرینگے وہ کہ دوست پکڑے ہین سوائے اللہ کے
اور اونکے لیے ہوگا عذاب بڑا + تفسیر + ہوگا یا ہوگا یعنی ہوا ل کسی چیز کو عذاب اللہ سے سوائے اللہ کے یعنی بت عذاب بڑا اور دوزخ ہین + حل +

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝

یہ سجھادیا اور جو منکر ہین اپنے رب کی باتون سے اونکو مار ہی ایک بلا کی دکھ والی + صرف

ع ۱۱ ۱۷

یہ قرآن ہدایت ہے اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے اونکے لیے ہی عذاب درد دینے والا جنس عقوبت سخت سے +
تنبیہ + ابتدا کے رکوع مین جو بیان فرمایا ہے اپنی قدرتون کا ایسا ہی مضمون کئی جگہ مذکور ہے از انجملہ سورۂ والذاریات مین وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ یعنی اور زمین مین قسم بہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور میوون اور گھاس وزراعت وغیرہ سے دلائل ہین اور پر قدرت و وحدانیت اللہ تعالی کے یقین کرنے والون کے لیے اور تمھارے نفسون مین بھی دلائل ہین ابتدا سے پیدایش تمھاری کے انتہا تک اور ترکیب خلقت تمھاری مین جو جو عجائب ہین کیا کچھ اوسکی قدرت وصدانیت پر دلالت کرتے ہین کیا تم دیکھتے نہین پستو کہ دلیل پکڑو ساتھ اونکے اوپر صانع اور قدرت اوسکی کے عرض کہ آدمی کو ان چیزون مین تامل کرنا چاہیے اور غفلت کو شعار اپنا نکرے اور آدمی اگر عاقل ہو تو اوسکو فقط یہی کافی ہے کہ اپنے مین قدرتین اوسکی دیکھے کیا خوب کہا ہے کسیسنے + بیت + یک نکتہ بست گر شعورت + ورنہ چو چراغ پیش کورست + پس سن ای عزیز اگر ساتھ ذات وصفات پروردگار اپنے کے ایمان نہ لایا تو اور اپنے تئین ظلمۃ خوار سفرۂ عام اوسکے کا جانے تو اور کیا ارشاد چاہتا ہے تو اور مرشد کیون ڈھونڈھتا ہے تو + قطعہ + دی شب بحریر بخواب غفلت بودم + تا آنکہ سحر شد و گشتم بیدار + ناگاہ خروش بلبلان سحری + رفت چو بگوش من رسید از گلزار + بر خاستم و بخود ملامت کردم + صد حیف کہ من بخواب و زمان بیدار + زین دست شکستہ یاد کاری + یاران چو توان شدن مرا آخر کار + پس اگر پیر طریقت سے کمال معرفت ڈھونڈھے تو زیادہ شناخت الوہیت اوسکی سے اور عبودیت اپنی کے سے بندگی کو کیا درکار ہے اور اگر راہ مواصلت کی ڈھونڈھے تو بندۂ خدا متقی کو ساتھ مصاحبت کے کیا کام ہے + بیت + بی دم یاد ش نباشی یک نفس + بندۂ خدا شگذار ش باش وبس + پس سوائے اوسکی قدرت کے دیکھکر یاد رکھ اوسکو اور اوسکی یاد سے اپنا دل خوش کر کیا خوب کہا ہے کسی بزرگ رحمہ اللہ نے کہ آدمی بڈھا اوسوقت ہوتا ہے کہ سیاہی اوسکے دل سے جاتی ہے نہ سیاہی بالون کی دوسرے اوس شخص کے حال کمال اوسکے سفید ہون اور سیاہی اوسکے دل کی برقرار رہے + رباعی + پشنوای پیر دکار آگاہ + بایدت کن بحال خویش گاہ + مو اگر شد ترا چو باز سفید + چہ شد ار دل بجو دراغ سیاہ + اور روشنی دل کی حاصل ہوتی ہے خوف الٰہی سے بھی ظاہر ہے اطمینان اور ترک کرنے خواہش نفسانی سے بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نجات دینے والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین اور تین چیزین باعث درجات کی اور پر نجات دینے والی چیزین یہ ہین خوف الٰہی ہو باطن وظاہر مین اور عدل کرنا رضا و غضب مین اور میانہ روی کرنی فقر و غنی مین + اور پر ہلاک کرنے والی چیزین یہ ہین بخل شدید ہو اور خواہش متبع کی گئی اور اچھا جاننا آدمی کا اپنے نفس کو اور پر باعث درجات کی یہ ہے افشاے اسلام ہے اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہون + یہ روایت منہیات مین ابوہریرہ سے منقول ہے +

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اللہ وہ ہے کہ سخو کیا تمھارے لیے دریا کو تاکہ چلین اوسمین جہاز اوسکے حکم سے اور تلاش کرو اوسکے فضل سے اور شاید تم حق مانو + صرف

خدا وہ ہے کہ سخو کیا تمھارے لیے دریا کو تو جاری ہوویں کشتیان اوسمین اوسکے حکم سے اور تو طلب معیشت کرو اوسکے فضل سے اور ہو سوے کہ تم شکر گذاری کرو + تفسیر + مطلب معیشت کرو الزام یعنی ساتھ تجارت کے یا غوطہ لگانے کے موتی نکالنے کے لیے اور ساتھ کھانے

اور آدمی کو غوطہ لگانے اور شکار کرنے سے باز نہیں رہتا اور مراد اوسکے فضل سے تجارت دریا کی اور غوطہ لگانا واسطے نکالنے جواہر اور شکار دریا کے ہر کہ اسباب معیشت سے ہیں + بحر +

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○

اور مسخر کیا تمہارے لیے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں سب اوسکی طرف سے + موضح + یعنی سب چیزیں ایک کو جو حیا ہے کہ ہیں

اور مسخر کیا اللہ نے تمہارے لیے جو کچھ ہے آسمانوں میں ہے اور جو کچھ ہے زمین میں ہے سارا دھالیکہ پیدا کیا اونکو اپنی جانب سے تحقیق اس میں نشانیاں ہیں اوس گروہ کو کہ فکر کرتے ہیں + تفسیر + جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے یعنی چاند اور سورج اور بادل اور جو کچھ کہ زمین میں ہے یعنی زمین پر چلنے والے اور درخت اور نہریں وغیرہ اور معنی ان چیزوں کی تسخیر کے یہ ہیں کہ اونسے پیدا کیا انکو ہمارے منافع کے لیے پس اونکو مسخر کیا ہے ہمارے لیے اس جہت سے کہ ہم نفع اوٹھاتے ہیں تمام چیزوں سے اوسکی جانب سے پس فکر کرو انو اوسکے لیے اور + کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جَمِيْعًا مِّنْهُ کی تفسیر میں کہ تمام یہ چیزیں رحمت ہیں اوسکی طرف سے کہا زجاج نے کہ تمام یہ چیزیں تفضل ہیں اوسکی جانب سے اور احسان + جلا + معا

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

کہہ اے ایمان والو کو معاف کریں اونکو جو امید نہیں رکھتے اللہ کے دنوں کی کہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو بدلا اوسکا جو کماتے تھے + موضح +

کہہ مسلمانوں کو درگذر کریں اوس جماعت سے کہ توقع نہیں رکھتے دنوں کی نہیں رکھتے ہیں کہ حوادث جزا اونکے اعمال کی ہیں تو سزا دیوے خدا ایک گروہ کو اونہیں سے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے + تفسیر + لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ کے معنی ہیں نہیں توقع رکھتے اللہ کے وقائع کی ساتھ دشمنوں اوسکے کے + اور بعضوں نے اسکے یہ معنی کیے ہیں کہ نہیں امید رکھتے وہ اون اوقات کی کہ مقرر کیا ہے اونکو اللہ نے واسطے ثواب دینے مومنوں کے اور وعدہ کیا ہے اونسے مطلب یہ ہے کہ اون اوقات میں + کہا ابن عباس اور مقاتل نے کہ اوتری ہے یہ آیت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں جسوقت کہ بُرا کہا اونکو ایک مشرک نے بنی غفار میں سے اور ارادہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے بدلا لینے کا اوس سے پس اوتری آیت اور عمر رضی اللہ عنہ نے اوس سے درگذر کیا + اور بعضوں نے کہا کہ بعضے صحابی کے حق میں ایسے شدید واقع ہوئے تھے کفار سے اور اوسوقت تک حکم لڑنے کا نہ اوترا تھا شکوہ اپنے حال کا آنحضرت کے روبرو لائے یہ آیت نازل ہوئی بعد اوسکے یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہوا اور لِيَجْزِيَ الخ کی تعلیل ہے واسطے اوسکے ساتھ مضمر کے یعنی نہیں حکم کیے گئے وہ درگذر کرنے کا مگر تو کہ پورا ہو اللہ اوسکو بدلا اونکے درگذر کرنے کا روز قیامت کے اور بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ کے معنی یہ ہیں بسبب اوس چیز کے کہ تھے کرتے یعنی احسان + جلا + معا + روایت کیا ابن عساکر نے ابی سلم خولانی سے کہ اونھوں نے کہا اپنی لونڈی سے کہ اگر نہ فرمایا ہوتا اللہ تعالیٰ نے قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ + تو البتہ مارتا میں تجھکو پس لونڈی نے کہا قسم خدا کی کہ شبہیں میں اونمیں سے ہوں کہ توقع رکھتے ہیں ایام اللہ کی یعنی اوسکے حوادث کی پس کہا اوسکو نہیں مارتا تو تجھکو پس کہا ابو سلم خولانی نے کہ بلا سبب اللہ طرح کرتا ہے محمد درگذر کرنے کا اون لوگوں سے کہ نہیں توقع رکھتے اللہ کے ایام یعنی حوادث کی پس جو کہ توقع رکھتے ہوں حوادث اوسکے کی بطریق اولیٰ لائق درگذر کرنے کے ہیں جاہل تو آزاد ہے + درمنثور +

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ○

جسنے بھلا کیا تو اپنے واسطے اور جسنے برا کیا تو اپنے حق میں پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے + موضح +

جو کوئی کرے کام شائستہ نفع اوسکا اوسکے لیے اور جو کوئی بدکاری کرے پس اوپر اوسی کے پھر اپنے پروردگار کے رجوع کیے جاؤ گے یعنی طرف جزا اوسکی کے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

اور تحقیق دیا ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور پیغمبری اور کمانے کو دین شتھری چیزوں سے اور بزرگی دی اونکو جہان پر + موضح +

اور تحقیق دی ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب اور دانشمندی اور نبوت اور روزی دی ہنے اونکو نعمتون پاکیزہ سے اور فضیلت دی ہنے اونکو عالمون پر۔ **تفسیر** کتاب یعنی توریت اور حکم سے مراد ہی حکمتا اور فقہ یا فیصلہ خصومات کا درمیان اونکے کیونکہ اسلیے کہ بادشاہت بھی اونمین ہوئی ہی اور نبوت کو خاص ذکر کیا اسلیے کہ انبیا اونمین بہت تھے اور طیبات سے مراد حلال پاکیزہ رزق ہی یعنی من وسلوی علوں کی یعنی اونکے زمانے کے عالمون عملا کر کما ابن عباس نے کہ نہین تھا کوئی عالم کے لوگون مین سے اونکے زمانے مین بزرگ و محبوب زیادہ اللہ کے نزدیک اونسے۔ **مد**

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ

اور دین اونکو کھلی باتین دین کی پھر پھوٹ چولی تو سمجھ آچکے تبھی آپسکی ضد سے

رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○

تیرا رب جلدی کریگا اونمین قیامت کے دن جس بات مین وہ جھگڑتے تھے۔ **مو**

اور دین دینے اونکو شاہان واضح پیرایہ مین پس اختلاف نکیا مگر بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم از روے حسد کی یا کید کر کے تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان اونکے روز قیامت کے بیچ اوسکے کہ اختلاف کرتے تھے اونمین۔ **تفسیر** بَيِّنٰتٍ سے معجزات مِّنَ الْاَمْرِ یعنی امر دین سے پس اختلاف نکیا الا یعنی نہ واقع ہوا اختلاف درمیان اونکے دین مین مگر بعد اوس چیز کے کہ آئی اونکے پاس وہ چیز کہ موجب ازالہ اختلاف کی تھی اور وہ علم ہی اور دین مین اختلاف کیا اونھون نے مگر بسبب ہر کشی کے کہ پیدا ہوئی درمیان اونکے یعنی بسبب اوت وحسد کے اختلاف کرتے تھے اونمین کما خصوصا نے مراد اختلاف کرنا اونکا ہی واسطے اوامر و نواہی مین بیچ توریت کے ازراہ حسد اور طلب ریاست کے بسبب جہل کے کہ ہوتا ہی انسان بسبب اوسکے عدو۔ **مد**

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

پھر کیا ہمنے تجکو راہ ایک سنتبد اس کام کے سو تو اوسی پر چل اور نہ چل خواہشون پر جاہلون کی اوانلون کی۔ **مو**

پھر کیا ہمنے تجکو راہ ظاہر پر دین سے پس پیروی کر اوسکی اور پیروی نکر اونکی خواہش کی کہ نہین جانتے۔ **تفسیر** پھر کیا ہمنے تجکو الا یعنی بعد اسکے کہ اختلاف اہل کتاب مِّنَ الْاَمْرِ یعنی امر دین سے پس پیروی کر اوسکی یعنی اپنی شریعت کی کہ ثابت ہی ساتھ حجتون اور دلیلون کے اور نہ پیروی کر اوس چیز کی کہ نہین حجت ہی اوسپر یعنی جاہلون کی خواہشون کی اور اونکے دین کی کہ بنا اوسکی بخواہش نفسانی اور بدعت پر اور وہ سردار قریش کے ہین جسوقت کہ کہا اونھون نے رجوع کرو طرف دین باپ دادون اپنے کے اسلیے کہ وہ سچے افضل تجسے۔ **مد معا** کما قتادہ اور ابن زید تفسیر ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ کے کہ مراد شریعت سے فرائض اوجدود اور امر و نہی ہین۔ **درمنثور**

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ○

وہ کام نہ آوینگے تیرے اوپر سے کچھ اور بے انصاف ایک دوسرے کے رفیق ہین اور اللہ رفیق ہر پرہیزگارون کا۔ **مو**

تحقیق وہ یعنی کافر دفع نکرینگے تجسے کچھ عذاب خدا سے یعنی اگر تو دعا نہ مانگے اوسکے اور تحقیق ظالم یعنی کافر بعض اونکے کارساز بعضون کے ہین اور حق تعالی کارساز متقیون کا ہی۔ **تفسیر** اور متقی کارساز یعنی خیر خواہ اللہ کے ہین اور ان دونون کارسازیون مین کیا کچھ فرق ہی۔ **مد**

هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○

یہ سمجھ کی باتین ہین لوگون کے واسطے اور راہ کی اور مہر ہو اون لوگون کو جو یقین لاتے ہین۔ **مو**

یہ قرآن دلیلین واضح ہی لوگون کے لیے اور ہدایت ہی اور رحمت ہی واسطے اوس قوم کے کہ یقین کرتے ہین۔ **تفسیر** قرآن مین جو عمدہ چیزین دین کی ہین اور احکام مقرر ہوا نکو بمنزلہ بصیرتون یعنی دلیلون کے جیسے کہ کیا روح دلون کو بصائر اور ہدایت ہی یعنی گمراہی سے اور رحمت ہی یعنی عذاب

ل یعنی یعنی محمد ﷺ کو دین مین ہم نے
* مد مقابل *

واسکے اوس قوم کے کہ ایمان لائے اور تصدیق کیا بیت کا +مد+

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ

کیا گمان کیا ہے جنہوں نے کمائی ہیں برائیاں کہ ہم کردینگے اونکو مانند اونکے کہ ایمان لائے اور کیے بھلے کام برابر ہے اونکا جینا

وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

اور مرنا برے دعوے ہیں جو کرتے ہیں +ص+

کیا گمان کیا ہے اون لوگوں نے کہ کمائیں برائیاں یہ کہ کرینگے ہم اونکو مانند اون لوگوں کے کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے برابر ہو زندگی اونکی اور مرنا اونکا برا حکم اونکا ہی حکم +تفسیر+ کہیں برائیاں یعنی گناہ اور کفر برابر ہوا لہ یعنی انکا جی سکا کہ برابر ہوں بہ کار دنیا کا زندگی اور مرنے مین کیونکہ حال انکے جدا جدا ہین زندگی مین بھی اور مرنے مین بھی زندگی مین تو یون جدا ہین کہ زندگی مین ہر کرتے ہین مومن اللہ کی طاعت کرنے مین اور کافر برائیون کے کرنے مین اور مرنے مین یون جدا ہین کہ مومن مرتے ہین اس حال مین کہ خوشخبری دی جاتی ہے اونکو رحمت کی اور کافر مرتے ہین نا امید ہو کر اللہ کی رحمت سے اور ساتھ مذاب کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے انکار کرنا اسکا ہے کہ برابر ہون کافر مومنون کے مرنے مین جیسے کہ برابر ہوئے حیا مین بیچ رزق و صحت کے یہان تک مضمون تفسیر مدارک کا ہے اور تفسیر جلالین مین یہ معنی اسکے لکھے ہین کہ کیا یہ گمان کرتے ہین کہ ہم کرینگے انکو آخرت مین بیچ خوبی کے مانند مومنون کے یعنی ہم ہین برابر عیش انکے کہ دنیا مین ہے کہتے تھے مومنون سے اگر اوٹھائے گئے ہم پھر اللہ کے تو ویسے ہی جاوینگے ہم خوب خوبی مانند اوس چیز کے کہ دیے جاوینگے تم فرمایا اللہ تعالیٰ نے برخلاف اوس قول کے اگر اٹھینگے اپنے کے ساتھ ہر چیز کے ساتھ ما یحکمون یعنی مین ہے اس طرح پس وہ آخرت مین بیچ عذاب کے ہونگے برخلاف عیش اونکے کہ دنیا مین اور مومن آخرت مین بیچ ثواب کے ہونگے بسبب نیک اعمال اپنے کے دنیا مین تمام نماز اور زکوۃ اور قیام وغیرہ کے انتہی بتفسیر مدارک مین لکھا ہے کہ تمیم داری سے منقول ہے کہ وہ نماز پڑھتے تھے ایک رات نزدیک مقام یعنی مقام ابراہیم کے پس پڑھے اس آیت کو پس رہنے لگے اور بار بار پڑھتے تھے اسی بیت کو تا صبح سے منقول ہے کہ وہ پہنچے اس آیت پر پس شروع کیا باسار پڑھنا اسکا اور روتے تھے اور کہتے تھے

يٰلَيْتَ شِعْرِيْ مَآ اٰيُ الْفَرِيْقَيْنِ اَنْتَ يَعْنِيْ اَيُّ فَرِيْقٍ كَانَ شَيْئًا يَا لَيْتَ شِعْرِيْ كَيْفَ يَكُوْنُ حَالِيْ

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

اور بنائے اللہ نے آسمان اور زمین بیچ جانچنے اور بدلا پاوے ہر کوئی اپنی کمائی کا اور اوپر ظلم ہوگا +مو+

اور پیدا کیے اللہ نے آسمان اور زمین ساتھ تدبیر درست کے اور تو آنکار کا بدلا دیا جاوے ہر شخص سبب اسکے کہ کمایا ہے اور اوپر ظلم کیا جاویگا +تفسیر+ بعد لفظ بالحق کے اتنا جملہ زاید ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے آسمان اور زمین ساتھ تدبیر درست کے تو کہ دلیل ہون اوسکی قدرت پر اور قوی کہ بلا دیا جاوے ہر شخص سبب اسکے کہ کمایا ہے یعنی گناہ اور طاعت پس نہین برابر وہ سکتا کافر مومن کے +مد+

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰي عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰي سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰي

بھلا دیکھ تو جسنے ٹھہرایا اپنا حاکم اپنی چاہ کو اور راہ سے گمراہ کیا اوسکو اللہ جانتا بوجھ اور مہر کی اوسکے کان پر اور دل پر اور ڈالی اوسکی

بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

آنکھ پر اندھیری پھر کون راہ پر لاوے اوسکو اللہ کے سوے کیا تم سوچ نہین کرتے تم +مو+

کیا دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ پکڑا ہے معبود اپنا اپنی خواہش کو اور گمراہ کیا اوسکو اللہ نے باوجود جاننے کے اور مہر کی اوپر کان اوسکے اور دل اوسکے کے اور پیدا کیا اوسکی آنکھ پر پردہ پس کون ہے کہ راہ دکھاوے اوسکو پیچھے اللہ کے کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم +تفسیر+

بگڑا ہی وہ اپنا الٰہ یعنی نہایت فرمان بردار ہی خواہش نفس کا اتباع کرتا ہی اور جس چیز کی نفسانی خواہش نفس طرف اوسکے پس گویا کہ وہ پوجتا ہی اوسکو جیسا کہ پوجا ہی آدمی اپنے معبود کو اور باوجود جاننے کے یعنی پہلے اوسکے پیدا کرنے کے اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ یہ اختیار کریگا گمراہی کو اور مہر کردی اوسکے کان پر پس نہیں قبول کرتا نصیحت اور اوسکے دل پر پس نہیں اعتقاد رکھتا حق بات کا اور اوسکی آنکھ پر پردہ پس نہیں دیکھتا عبرت کی چیز یعنی پہچھے اللہ کے یعنی ایسے شخص کو کون راہ دکھلاوے پیچھے گمراہ کرنے اللہ کے اوسکو یعنی نہیں اوپر اوسکا پس حاصل شد مثابت خواہش نفسانی کی ہر اور تمام بھلائیاں اوسکی مخالفت میں ہیں پس کیا خوب کہا ہی کسیے نظم اِذَا طَلَبْتَ النَّفْسَ یَوْمًا لِشَهْوَةٍ + وَكَانَ اِلَيْهَا لِلْخِلَافِ طَرِيْقٌ + فَدَعْهَا وَخَالِفْ مَا هَوَيْتَ فَاِنَّمَا + هَوَاكَ عَدُوٌّ وَالْخِلَافُ صَدِيْقٌ + یعنی جب کہ طلب کرے تجکو نفس کسی دن طرف خواہش شہوت کے اور ہو طرف خواہش کے واسطے خلاف کے راہ پس چھوڑ دے تو اوسکو خواہش کو اور مخالفت کر اوس چیز کی کہ خواہش کرے تو پس سوا اسکے نہیں کہ خواہش تیری دشمن ہی اور خلاف یاری ہی + ف یعنی اوپر امر ہوی کے جاتا ہی اور فرمان برداری اوسکی مانند فرمان برداری معبود کے کرتا ہی کما قتادہ فی تفسیر اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ + کے کہ نہیں خواہش کرتا کسی چیز کی مگر کہ مرتکب ہوتا ہی اوسکا نہیں ڈرتا اللہ عزوجل سے اور بعضوں کے نزدیک یہ یعنی ہیں کہ پسے معبود دسا تھا رزو نفس اپنے کے پکڑتا ہی جیسے کہ عرب ایک بت یا پتھر کو پوجتے تھے اور جب اچھا بت اوسے اونکو نظر آتا تو اوسکو معبود ٹھہراتے اور اول کو چھوڑ دیتے اور مراد علیٰ علمٍ سے یہ ہی کہ حد آگمراہ کیا اوسکو بسبب علم ازلی اپنے کے اور انجام کار اوس شخص کے اور جواب اَفَرَءَيْتَ کا محذوف ہی یعنی جو کہ باین صفت ہو ہدایت کو کیونکر دیکھے اور درپیش پڑے + **بحث درمنثور + تنبیہ** + غور کرو بھائیو اس آیت کریمہ میں کہ خواہش نفسانی کی پیروی کرنے پر کیا کچھ عتاب فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس جو لوگ کہ خواہش نفسانی کی پیروی کر گرگنا ہوں میں گرفتار ہوتے ہیں و مصداق اس آیت کریمہ کے ہوتے ہیں یعنی بعضے بسبب خواہش نفسانی کے مسیلے تماشوں میں جاتے ہیں اور بعضے ناکاری اور بعضے قمار بازی اور بعضے شراب خواری کرتے ہیں اور بعضے ناچ رنگ میں مشغول ہوتے ہیں وغیر ذلک سب مصداق اس آیت کے ہوتے ہیں اور یہ خواہش نفسانی بڑی ہی بلا ہی سارے گناہوں سے سرزد ہوتے ہیں اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دریا چار ہیں ایک تو ہوی یعنی خواہش نفسانی کہ دریا ہی گناہوں کا اور دوسرا نفس کہ دریا ہی شہوات کا اور تیسرا موت کہ دریا ہی اعمال کا اور چوتھی قبر کہ دریا ہی ہولناکیوں کا انتہی + اور کسی بزرگ سے منقول ہی کہ نہیں پائی جاتی رضا مولیٰ کی مگر بسبب ترک کرنے ہوی کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى + یعنی اور جو ڈرا پروردگار کے سامنے کھڑے رہنے سے اور باز رکھا نفس کو ہوی سے پس بلاشبہ جنت اوسکا ٹھکانا ہی آوحضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں متوجہ الیہ میں کہ خواہش نفسانی کی پیروی کرنی ایسا ترک ہی کہ اس سے بہت لوگ غافل ہیں حال انکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ انتہی + اور کلام اللہ اور حدیث شریف میں جابجا اسکی مذمت آئی ہی پس مومن عاقل کو چاہیے کہ خواہش کی پیروی کو چھوڑے اور اوسکو تابع آنحضرت کی شریعت کے کرے کہ فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ ہو خواہش نفسانی اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہوں میں اوسکو یعنی شریعت +

+ منہیات + ومشکوٰۃ +

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ

کہتے ہیں اور نہیں یہی ہی ہمارا جینا دنیا کا ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور مرتے ہیں ہم سو زمانے سے اور اوسکو کچھ خبر نہیں

مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○

اسکی نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں + مؤ

اور کہا منکرین بعث نے کہ نہیں ہے زندگانی مگر یہی زندگانی اس جہان کی ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں ہم اور نہیں کہ ہمکو مگر زمانہ اور نہیں انکو ساتھ اس بات کے کچھ علم نہیں ہیں یہ مگر گمان کرتے ہیں ۞ **تفسیر** یعنی زمانہ نام ہی ہر کاروبار کا ہے کچھ کام کرنے والا نہیں ہے کسی دوسرے کو کہتے ہیں ہو معلوم نہیں ہوتی اور دنیا میں تصرف اوسکا چلتا ہی پھر اللہ ہی کو کیوں نہ کہیں اسی معنی پر حدیث میں آیا کہ دہر اللہ ہے اوسکو برا نہ کہیے ۞ **مو** نہیں ہے زندگانی اگر یہی کفار و عدد بے جاتے تھے حیات دوسری کا بعد مرنے کے پھر اوسکا انکار کیا مگر یہی زندگانی اس جہان کی کہ ہیں ہم میں ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں بعد مرنے کے ہم اور جیتی ہے اولاد ہماری یا مرتا ہی ہمنا اور جیتا ہی ہمنا ہیں ہم ہیں ہم وہ دھکے ملتے ہوئے ہیں اصلاب میں اور جیتے ہیں ہم بعد اسکے یا یہ پہنچتے ہیں ہمکو دوام موت اور حیات یعنی دنیا میں جیتے رہتے ہیں پھر مرتے ہیں اور نہیں ہے بعد اوسکے حیات اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام انکا ہے کہ قائل ہیں تناسخ کے یعنی مرتا ہی ایک شخص پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی ایک مردے میں نیا کہ یا جاتا ہی وہ بسبب اوسکے اور مارا کہتے ہیں کہ ہمکو گردش زمانہ گمان کرتے تھے وہ کہ گذرا دنوں اور راتوں کا بھی مؤثر ہے ہلاک ہونے نفسوں کے اور منکر تھے ملک الموت کے اور قبض کرنے اوسکے کے اور احوال کو ساتھ حکم اللہ کے اور نسبت کرتے تھے ہر حادثے کو بیدا ہوتا ہی طرف دہر یعنی زمانے کے اور دیکھے جاتے ہیں آثار اونکے متضمن زمانے کی شکوے کے اور اسی سبب سے فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ یعنی اونکو زمانے کو اسلیے کہ اللہ ہی زمانہ ہے یعنی اللہ ہی لاتا ہی حادثے کو نہ زمانہ نہیں ہیں مگر گمان کرتے یعنی نہیں کہتے ہیں یہ علم و یقین سے لیکن کہتے ہیں یہ بطن تخمین سے ۞ **مل** یعنی نہیں جانتے ہیں کہ خالق سب کا اور پھرنے والا تمام امور کا خدا ہی اور زندہ کرنا اور مارنا اوسیکے امر قدرتی ہے دہر کو کسی کام میں اختیار نہیں ہے آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ شکھے ابن آدم یَاْخُبُثُ الدَّهْرَ یعنی اسی خرابی زمانے کی اسلیے کہ میں ہی زمانہ بھیجتا ہوں رات اور دن اور یہ بھی فرمایا کہ نہ برا کہے کوئی تمہارا مجھکو اسلیے کہ اللہ وہی زمانہ ہے اور تنکے ہاتھ میں کام اسلیے کہ میں ہی زمانہ بھیجتا ہوں رات اور دن اور یہ دونوں جملے شیخین یعنی بخاری و مسلمان نے نقل کیے ہیں یہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ جب عرب پر حادثے زمانے کے واقع ہوتے اور جو کچھ قسم مصائب و مکاسد سے اونکو پہونچتے تو اونکو نسبت دہر کی طرف کر کے برا کہتے دہر کو اور چونکہ فاعل سب چیز کا حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی اوسی کی طرف برائی عود کرتی اسلیے حق تعالیٰ نے اونکو برا کہنے دہر کے سے منع کیا ۞

ع ۳ ۱۹

بجز

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اور جب سنائیے اونکو ہماری آیتیں کھلی تو نہ جھگڑا نہیں اونکو مگر یہی کہ کہتے ہیں لے آؤ ہمارے باپ دادوں کو اگر تم سچے ہو ۞ **مو**

اور جب پڑھی جاتی ہیں اونپر آیتیں ہماری واضح نہیں ہے شبہہ اونکا مگر یہ کہ کہتے ہیں لے آؤ ہمارے باپوں کو اگر ہو تم سچے کہتے ہو ۞ **تفسیر** آیتیں ہماری یعنی وہ آیتیں قرآن کی کہ سمجھتے ہیں بعضے یعنی جن کو سمجھنے کا ہی بعضے نے کہ اوسمیں جہلا و اگر ہو تم سچے جو دعوی کرنے نبوت کے ۞ **مل**

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

تو کہدے اللہ جلاتا ہی تمکو پھر مارے گا تمکو پھر اکٹھا کریگا تمکو قیامت کے دن تک اسمیں کچھ شک نہیں پر بہت لوگ نہیں سمجھتے ۞ **مو**

کہدے اللہ جلاتا ہی تمکو پھر مارتا ہی تمکو پھر جمع کریگا تمکو روز قیامت کے کچھ شبہہ نہیں اوسمیں ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۞ **تفسیر** زندہ کرنا ہی تمکو یعنی دنیا میں پھر مارتا ہی تمکو وقت پورا ہونے مردن تمہاری کے پھر جمع کریگا تمکو الی یعنی جلا اوٹھاویگا تمکو روز قیامت کے سبکو اور جو کہ ہو قادر اسپر ہو گا قادر اور برے لئے باپ دادوں تمہارے کے خواہ مخواہ کچھ شبہہ نہیں اوسمیں یعنی جمع کرنے میں ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے قدرت اللہ تعالیٰ کی جلانا اوٹھانا اسے بسبب سوچنے کے ۞ **مل**

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

اور اللہ کا ہے راج آسمانوں میں اور زمین میں اور جس دن قائم ہو گی قیامت اوسدن نقصان میں رہینگے جھوٹے ۞ **مو**

اور خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جس روز کہ قائم ہوگی قیامت اوس روز زیان پاوینگے جھوٹے ✦ تفسیر ✦ یعنی کافر یعنی ظاہر ہوگا ٹوٹا اونکا بایں نہج کہ پھر سکینگے طرف دوزخ کے ✦ جلالین ✦

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

اور تو دیکھے ہر فرقہ زانو پر بیٹھے ہوئے ہر فرقہ بلایا جاتا ہے اپنے نوشتہ پر آج بدلا پاؤگے جیسا تم کرتے تھے ✦ موضح ✦

اور دیکھیگا تو ہر گروہ کو زانو پر بیٹھے ہوئے یعنی سوال وجواب کے لیے طلبا ہوئے ہر گروہ کو بلایا جاویگا طرف نامۂ اعمال اوسکے کہ کہیں ہے گی ہم جزا دہی سیاہ یعنی تکو کسب اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم ✦ تفسیر ✦ یعنی دنیا میں زانو پر بیٹھے ہوئے اور یہ بیٹھک بھی خواہ کی ہے آگے حاکم کے بس بطرح بیٹھیں گے باتظاہر حکم کے کہا مسلمان فارسی نے کہ بلاشبہ قیامت میں ایک ساعت ہوگی دس برس کی بیٹھیں گے لوگ اوپر زانو یہاں تک کہ ابراہیم کہا رینگے پیٹے رب کو لَآ اَسْـَٔلُكَ اِلَّا نَفْسِيْ یعنی نہیں مانگتا میں تجھ سے مگر نفس اپنا ✦ مدارک ✦

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

یہ ہمارا دفتر بولتا ہے تمہارے کام ٹھیک ہم لکھواتے جاتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے ✦ موضح ✦

کہیں گے ہم نامہ ہمارا یہ کہ اظہار حقیقت کرتا ہے تم پر بیچ تحقیق ہم لکھتے تھے جو کچھ کہ تم عمل کرتے تھے ✦ تفسیر ✦ يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ کے یہ معنی ہیں کہ گواہی دیتا ہے تم پر یہ نامہ تمہارے عملوں کی ساتھ حق کے یعنی بغیر زیادتی ونقصان کے اور نَسْتَنْسِخُ کے معنی ہیں کہ حکم کرتے تھے ہم فرشتوں کو تمہارے اعمال لکھنے کا اور اونکو ثابت کرنے کا پر اور بعضوں نے کہا کہ استنساخ لوح محفوظ سے ہوتا ہے کہ لکھتے ہیں فرشتے ہر سال جو کچھ کہ ہوتے ہیں اعمال بنی آدم کے اور ضحاک نے کہا کہ نَسْتَنْسِخُ کے معنی ہیں نثبت یعنی ثابت رکھتے ہیں ہم اور کہا سدی نے نکتب یعنی لکھتے ہیں ہم اور حسن نے کہا نحفظ یعنی یاد رکھتے ہیں ہم اور اِلٰى كِتٰبِهَا میں اضافت کی گئی کتاب طرف امت کے اسلیے کہ اعمال اونکے ثابت کیے گئے ہونگے اوسمیں اور هٰذَا كِتٰبُنَا میں اضافت کی گئی کتاب طرف اللہ تعالیٰ کے اسلیے کہ وہ مالک ہے اوسکا اور حکم کرنے والا ہے اپنے فرشتوں کو کہ لکھیں اوسمیں اعمال اوسکے بندوں کے ✦ مدارک ✦ تنبیہ ✦ غور کرو بھائیوں ان آیتوں وغیرہا کے مضامین میں کہ جب حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور اور انبیاء اور صلحا کا یہ حال ہوا تو ہم عوام کالانعام کس قطار شمار میں ہیں ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے مولیٰ کی طرف ہر وقت رجوع رہے اور اوسدن کی فکر رکھے اور ذکر اعمالنامے کا حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعمالنامے تین ہیں ایک اعمالنامہ وہ ہے کہ نہیں بخشتا اللہ تعالیٰ جو کچھ کہ اوسمیں ہو وہ شرک کرنا ہے ساتھ اللہ کے فرماتا ہے اللہ عزوجل اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ یعنی بلاشبہ اللہ نہیں بخشتا ہے کہ شرک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور دوسرا اعمالنامہ وہ ہے کہ نہیں چھوڑتا اللہ اوسکو وہ ظلم کرنا بندوں کا آپسمیں یہاں تک کہ بدلا لیگا بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمالنامہ ہے کہ نہیں پروا کرتا اللہ ساتھ اوسکے وہ ظلم کرنا بندوں کا ہے درمیان اللہ کے اور درمیان اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے اوس سے ✦ مشکوٰۃ ✦

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○

سو جو یقین لائے ہیں اور عملے کار کیے سو انکو داخل کریگا اونکا رب اپنی رحمت میں یہ جو ہے ہی صریح مراد ملنی ظاہر ✦ موضح ✦

پس رہے لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے پس داخل کریگا اونکو پروردگار اونکا اپنی رحمت میں یعنی جنت میں یہی ہے مراد ملنی ظاہر ✦

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○

اور جو منکر ہوئے کیا تمکو سنائی نہ جاتی تھیں باتیں میری پھر تنے غرور کیا اور ہوئے تم لوگ گنہگار ✦ موضح ✦

اور اسپر وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکو کہیں گے کیا نہیں پڑھی جاتیں تمہیں میری آیتیں تب تکبر کیا تمنے اور تم قوم گنہگار رہے تھے ✤ تفسیر ✤ کیا نہیں پڑھی جاتیں تمہیں آیتیں الہٰی یعنی کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس رسول میرے کہ نہیں پڑھی جاتیں تمہیں میری آیتیں تب تکبر کیا تمنے ایمان لانے سے اوپر ✤ مد ✤

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا

اور جب کہیے کہ وعدہ اللہ کا سچا ہے اور اوس گھڑی میں شک نہیں تم کہتے تھے نہیں سمجھتے کیا ہے وہ گھڑی ہمکو آتا ہے تو

ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ○

ایک خیال سا اور ہمکو یقین نہیں ہوتا ✤ مو ✤

اور جب کہا جاتا کہ وعدہ خدا کا سچا ہے اور قیامت کچھ شبہ نہیں ہے اوسکے کہتے تھے تم نہیں جانتے ہم کیا چیز ہے قیامت تصور نہیں کرتے ہیں اوسکو مگر ساتھ احتمال سنیدگی کے اور نہیں ہم یقین کرنے والے ✤ تفسیر ✤ اور جب کہا جاتا تھا یعنی تمکو کہا جاتا کافروں کہ وعدہ اللہ کا یعنی بعث و حشر کے ہونیکا سچا ہے اور لفظ ساعت کو پیش سے بھی پڑھا ہے اور زبر سے بھی اور اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا کی جگہ ہے نَظُنُّ ظَنًّا اور نہیں ہم یقین کرنے والے کہ قیامت ہونے والی ہے ✤ مد ✤

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

اور کھلیں اونپر برائیاں اون کاموں کی جو کرتے تھے اور اونپر جس چیز سے ہنسی کرتے تھے ✤ مو ✤

اور ظاہر ہوئیں اونکو برائیاں اون چیزوں کی کہ ساتھ اونکے عمل کیا تھا اور گھیر لیا اونکو اون چیزنے کہ اوسکے ساتھ اوسے ٹھٹھا کرتے تھے ✤ تفسیر ✤ ظاہر ہوئیں اونکو یعنی ان کافروں کے لیے یعنی آخرت میں برائیاں اعمال اونکے کی یا برائیں بجزے اعمال اونکے کی کہ دنیا میں کرتے تھے اور حاق کے معنی ہیں اور اترنے اونپر برائیں اونکے کرنے اونکے کی ✤ مد معا ✤

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○

اور کہا جاویگا آج فراموش کرینگے ہم تمکو جیسا کہ فراموش کیا تمنے اس دن ملنے کی ملاقات کو اور جگہ تمہاری دوزخ ہے اور نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی مدد دینے والا ✤ تفسیر ✤ فراموش کرینگے ہم الہٰی یعنی چھوڑینگے ہم تمکو عذاب میں جیسا کہ چھوڑا تمنے ایمان کو اور عمل کو اس دن کے ملنے کے لیے کہا ابن عباس رضؓ نے اسکی تفسیر میں کہ جیسا کہ چھوڑا تمنے ذکر میرا اور طاعت میری ایسے ہی چھوڑوں گا میں تمکو دوزخ میں ✤ معا ✤

دو مسئلہ تنبیہ ✤ مجنا چاہیے کہ اللہ کے ذکر و طاعت چھوڑنے کا کیا کچھ وبال ہے افسوس ہے کہ بعض صاحب اللہ تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈالتے ہیں اور اپنی خواہش نفس کی جو چیز ہوتے ہیں یہ محض اقتضائے غفلت ہے ✤

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا

یہ تمہارا سبب سے کہ تمنے پکڑا اللہ کی باتوں کو ٹھٹھا اور بہکے دنیا کے جینے پر سو آج نہ اونکو نکالا جاوے وہاں سے

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○

اور نہ اونسے چاہیں توبہ ✤ مو ✤

یہ عذاب سبب اوسکے ہوا کہ پکڑا تھا تمنے اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا اور فریفتہ کیا تمکو زندگانی دنیا نے پس آج نہ نکالے جاوینگے دوزخ سے اور نہ اونسے خوشنودگی اوسکے کا طلب کیا جاویگا ✤ تفسیر ✤ فریفتہ کیا تمکو آخرت سے یہاں تک کہ کما تمنے زیادہ سے زیادہ حصہ اور نصیب اور نہ دنیا سے

رضامند کرنا الخ یعنی سمجھ توبہ اور طاعت کے اسلیے کہ یہ ہمیں نفع دیگا اور سدن ✤ جلد ✤

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

سو اسکو ہی سزا وار ہے حمد آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا اور رب سارے جہان کا ✤ مؤ

پس واسطے خدا کے ہی سب تعریف پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا پروردگار عالموں کا ✤ **تفسیر** ✤ یعنی پس تعریف کرو اللہ کی جو رب ہے تمام کا اور رب ہے ہر چیز کا قسم آسمانوں اور زمین اور عالمین سے اسلیے کہ یہی بوجہ عمدہ واجب کرتی ہے حمد اور ثنا کو ہر رب پر یعنی جسکو پرورش کرتا ہے ✤ **عمل** ✤

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور اوسکو بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا ✤ مؤ

اور اوسکے لیے ہے بزرگی آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ ہی غالب حکمت والا ✤ **تفسیر** ✤ اوسکے لیے ہی بزرگی یعنی بڑائی ہے کبریا اوسکی اسلیے کہ ظاہر ہی کبریا اور عظمت اوسکی آسمانوں میں اور زمین میں غالب ہے اپنے بدلا لینے میں حکمت الاہی اپنے احکام میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ عزوجل الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی واحدا منہما ادخلتہ النار یعنی بزرگی ذاتی چادر میری ہے اور بزرگی صفاتی ازار میری ہے یعنی یہ دونوں صفتیں خاص میری ہیں پس جسنے چھینی مجھسے ایک ان دونوں میں سے یعنی متصف ہوا ساتھ ایک صفت کے ان دونوں میں سے داخل کرونگا میں اوسکو دوزخ میں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بیٹھی کوئی قوم کہ یاد کریں اللہ کو مگر کہ بیٹھتے ہیں ساتھ اونکے بقدر شمار اونکے کے فرشتے پس اگر حمد کی اللہ کی قوم نے حمد کرتے ہیں فرشتے بھی اوسکی اور اگر تسبیح کرتے ہیں قوم اللہ کی تسبیح کرتے ہیں فرشتے بھی اوسکی اور اگر تکبیر کہتے ہیں قوم اللہ کی تکبیر کرتے ہیں فرشتے بھی اوسکی اور اگر بخشش مانگتے ہیں قوم اللہ سے آمین کہتے ہیں فرشتے پھر چڑھتے ہیں فرشتے طرف رب اپنے کے پس پوچھتا ہے اللہ تعالیٰ سے یعنی حال اونکے جانے کا پس کہتے ہیں وے اسی رب ہمارے بندے تیرے اہل زمین سے یاد کرتے تھے تجکو پس یاد کیا اونے بھی تجکو فرماتا ہے اللہ کہ کیا کہتے ہیں وہ کہتے ہیں فرشتے اسی رب ہمارے حمد کرتے تھے تیری پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ میں اول اونکا ہوں کہ عبادت کیے جاتے ہیں اور آخر اونکا ہوں کہ تعریف کیے جاتے ہیں یعنی سب سے پہلے میری ہی بندگی کی ہے مخلوق نے اور تعریف میں چیزکی کوئی کرتا ہے تو تجھی پر ہوتی ہے عرض کرتے ہیں فرشتے کہ تسبیح بھی کرتے تھے وہ تیری فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ مدح میری نہیں لائق ہے کسیکے لیے سوائے میرے یعنی تعریف بیباکی کے سزاوار زمین ہی ہوں اور کوئی لیاقت اوسکی نہیں کہتا عرض کرتے ہیں فرشتے کہ اسی رب ہمارے ساتھ بزرگی کے یاد کرتے تھے تجکو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ میرے ہی لیے ہے کبریا یعنی بزرگی آسمانوں میں اور زمین میں اور عزیز ہوں عرض کرتے ہیں فرشتے کہ اسی رب ہمارے بخشش مانگتے تھے تجسے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اِنِّیْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ✤ یعنی بلاشبہ میں گواہ کرتا ہوں تمکو کہ بخشا میں نے اونکو اور ابوہریرہؓ نے بطریق مرفوع کے روایت کی آنحضرت سے کہ اوسکے لیے تین کپڑے ہیں یعنی صفتیں خاص ہیں تہبند باندھا عزت کا اور کرتا پہنا رحمت کا اور چادر اوڑھی کبریائی کی پس جسنے عزت حاصل کی ساتھ غیر اوس چیز کے کہ عزت ہے اللہ کی اوسنے اوس میں ایسا شخص ہے کہ کھا جاویگا اوسکو دوزخ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ✤ یعنی بیشک تو ہی زبردست بزرگ تھا یعنی ایسا ہیں اپنے گمان میں اور جسنے رحم کیا لوگوں پر رحم کریگا اوسپر اللہ پس آپ ایسا ہو کہ پہناکرتا اپنا جو لائق تھا اوسکو ہے تکبر کرو تحقیق تحقیق آپ ایکی کبریائی اونکے تھی پس شبہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے نہیں لائق ہے واسطے اوس شخص کے

✤ **مدرج مثنوی** ✤ **تنبیہ** ✤ مناسب آیت وعرّفنکم الحیوٰۃ الدنیا یعنی بزرگی نے کہ اللہ رحمت کرے اوپر کیا خوب مضمون لکھا ہے کہ یہ ایک بڑا نصیحت نامہ ہے اونکے حق میں جو آخرت سے غافل ہو رہے ہیں

نوٹ: اس کتاب کا کاپی رائٹ محفوظ ہے

بھول رہے ہیں سو ان باتوں کا اثر انکے کاموں میں خوب پایا جاتا ہے اور انکے کاروبار سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ شرعی حکموں کو دنیا کے فائدے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں اور جب خواہش دنیا کی اور خالق کی ایک طرف اور دنیا کا نفع دوسری طرف انکے آگے آتا ہے تو دنیا کے نفع کو خالق کی رضامندی پر غالب کرتے ہیں اور جلوں اس دنیا ناپائدار کی محبت میں ہنسنے نہیں ہنسی مخاطب سے اور یہ کلام انکی جانب مائل نہیں اب جاتو کہ سب آدمی اپنی عقل کی رو سے سمجھتے ہیں کہ دنیا ایک گھر ہی بے ثبات و بے بنیاد نہ لائق آرام کے اور نہ قابل اعتماد کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۂ نساء میں قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ یعنی کہدے اے پیغمبر دنیا کی خواہش میں سرگردان ہونے والوں کو کہ بہرہ مندی دنیا کی آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑی ہے فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے سورۂ یونس میں إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قٰدِرُونَ عَلَيْهَا أَتٰهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ۚ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ یعنی کہاوت دنیا کی زندگی کی جلد تمام ہو جانے میں اور جلد پت ہو کر سیاہ ہو جانے میں مثل پانی کے ہے کہ برسایا ہم نے اوسے آسمان سے پھر ملکر نکلا اوس پانی سے سبزہ زمین کا جس سے آدمی اور چارپائے کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب پہنچی کھیتی پکی رونق اور سنگار پر آئی اور گمان کیا زمین والوں نے کہ اب وہ اوسپر قادر ہیں جا پہنچی اوسپر ہمارا عذاب خراب کرنے کی واسطے رات کے یا دن کو پھر کر ڈالا اوسکو کٹے ہوئے کھیت کے مانند گویا کہ دیں نام و نشان آبادی کا تھا کل اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم مثالوں سے دلیلیں اپنی قدرت کی اون لوگوں کے لیے جو سوچتے ہیں انوسے اور نفع اوٹھاتے ہیں یہ ایک آدمی ہے جگہ مثال مزدور کی ہے کہ مزدوری کو کسیکے گھر آتا ہے اور آسایش ہی انکی خدا آسایش ہی انکی کہ کار دیتے ہوئے گھڑی پر اپنی رہ بیٹھ دم لیتا ہے پھر محنت میں لگجاتا ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَالِي وَلِلدُّنْيَا مَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا ۔ یعنی کیا ہے میرا حال اور دنیا کا میں اور دنیا مانند ایک سوار کے ہیں کہ چھاؤں میں گھڑی سوا دم لیا کر پھر چل کھڑا ہوا اوسے چھوڑ کر یا جیسے جانو تم یہ مکان آدمی کے کمال مثال کرتے کا ہے نہ کھانے اور سونے کا اور یہ کلمہ حسرت کا ہے کہانی کی ہے نہ کھیلنے کودنے بیٹھ رہنے کی نہ یہاں کی عمارت کو اعتبار ہے نہ آمارت کو نہ سلطنت کو پائداری ہے نہ ذات کو چنانچہ اسی ہمان کی بادشاہت نے فرعون اور شداد کو غضب الٰہی میں ڈالا دنیا اور آخرت میں ذلیل کر سوا ابنا لعنت کا طوق لوگوں کی طرف سے اونکی گردنوں میں پہنایا اور اسی دنیا کی دولت نے قارون علیہ اللعن کو زمین میں دھسایا اور ہزاروں کو یونہیں نیست و نابود کیا ہلاکت کو پہنچایا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ مرسلات میں أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝ یعنی کیا ہلاک نہیں کیا ہے اگلوں کو جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود کو پھر اونکے پیچھے پونہچا دیں گے ہم پچھلوں کو جو اونکا طریق رکھتے ہیں اور ایسا ہی سلوک کرتے ہیں ہم سب گنہگاروں سے یاروں اس دنیا کا نام و نشان طلب کرنا محض ہوکا ہے منفعت فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ کہف میں قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمٰلًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۔ یعنی اے محمد کیا نہ بتاؤں میں تمکو کنکے عمل اکارت گئے جنکی سعی کچھ کام نہ آئی بگڑ گئی دنیا کی زندگی میں اور وہ جانتے ہیں کہ ہم اچھے کام کرتے ہیں جیسے قوم یہود اور نصاریٰ کی کنیسے اور رہبان کہ اکثر اپنی عبادتگاہ میں نماز روزہ کرتے ہیں اور انکے تمام عمل بے ایمانی کے سبب سے اکارت ہوئے اور انکے ثواب سے وہ بانٹتے ہیں اور علمانے کہا ہے کہ مراد ایسے گروہ سے اس امت میں وہ لوگ ہیں کہ جنھوں نے عقائد اپنے ٹھیک نہیں کیے کفر اور بدعت میں لگے پڑے رہے جیسے خوارج اور روافض یا وہ لوگ جو وظیفے طول طویل پڑھتے ہیں اور نماز روزے میں خوب مشغول ہیں مگر نیت میں اونکی دنیا کی عزت اور دولت کی آرزو ہے دکھلانے کو سب کچھ نیک کرتے ہیں پر سب بے اعتمادی ہے اور مرنے کے اونکے عمل کچھ کام میں نہ آئے

باکل برباد ہوجائے سو جو کوئی دنیا سے نزدیکی ڈھونڈتا ہی مقرر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور پڑتا ہی اور جسنے اوسکی دوستی کا بیج اپنے دل مین بویا تمام عمر کی کمائی کو ساتھ حسرت اور ندامت کے کھویا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَمَلْعُوْنٌ مَّا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرَ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ یعنی دنیا راندی گئی ہی اللہ کے دربار سے اور راندی گئی ہی جو چیز اوسمین ہی مگر اللہ کا ذکر اور جو اوس سے علاقہ رکھتا ہی + تنبیہ الغافلین سید احمد صاحب رحمہ اللہ +

سورۃ الاحقاف مکیۃ وھی خمس وثلثون اٰیۃ واربعۃ رکوعاتہ

اس سورت کا نام سورۂ احقاف ہی احقاف نام ہی ایک ریگستان کا ولایت یمن مین کہ حضرت ہود علیہ السلام کی امت وہان رہتی تھی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا جو نکہ ذکر اوسکا اسمین ہی اور ہود قصہ عجیبہ اسلیے یہ نام اسکا ٹھہرا اور یہ سورت مکی ہی سوا آیت قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ آخر آیت تک کے اور آیت فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ آخر آیات تک کے اور آیت وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ سے تین آیتون تک کے یہ مدنی ہین اور آیتین آمین مینتیس ۳۵ ہین اور کلمے چھ سو چوالیس ۶۴۴ اور حروف دو ہزار چھ سو اور رکوع چار اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ حاشیہ کے اسی لیے ابتدا اوسکے لکھی گئی اور سوا اسکے اور مضامین بھی آپسمین مناسب ایک دوسرے کے ہین +

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۝

اوتارنا کتاب کا اللہ سے جو زبردست ہی حکمت والا +مع

بھیجنا کتاب کا یعنی قرآن کا جانب سے غالب حکمت والے کے +ف

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّآ

بنجے جو بنائے آسمان اور زمین اور جو اونکے بیچ ہی سو ایک کام پر اور ایک ٹھہرے وعدے پر اور جو منکر ہین

اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝

ڈر سنایا نہین دھیان کرتے +مع

نہین پیدا کیے ہمنے آسمان اور زمین اور جو کچھ اونکے بیچ ہی مگر ساتھ تدبیر درست کے اور ساتھ ایک وقت مقرر کے اور جو کافر ہوئے اون چیزسے کہ ڈرایا گیا اونکو منہ پھیرنے والے ہین + تفسیر + ساتھ تدبیر درست کے تو کہ دلالت کرے اوپر قدرت اور وحدانیت ہمارے کی ساتھ ایک وقت مقرر کے یعنی روز قیامت کے اور وہ اپسا وقت ہی کہ یوچین گے اوس تک آسمان زمین یعنی جب تک اونکی ترکیب پھر فنا ہو جائین گے جیسا اشارہ ہی طرف فنا ہونے اونکے کی اوس چیز سے کہ ڈرایا گیا اونکو کہ وہ ہول اوسدن کا ہی کہ بالضرور ہر مخلوق کو پہونچنا ہی طرف اوسکے یا ہولناہٹ حساب ہی کہ ڈرایا گیا ساتھ اوسکے قرآن مجید نہ ہیجنے والے ہیرہ یعنی نہین ایمان لاتے اوسپر اور نہ اہتمام کرتے ہین اوسکے لیے سامان طلب کرنے کا + مل + معا +

قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَھُمْ شِرْکٌ فِی

ترکہ بھلا دیکھو تو جنکو پکارتے ہو اللہ کے سوا دکھاؤ تو مجکو اونھون نے کیا بنایا زمین مین یا کچھ اونکا ساجھا ہی

السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ھٰذَآ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

آسمانون مین لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اسسے پہلے کی یا بچا آیا کوئی علم اگر تم سچے ہو +مع

کہدیا دیکھا تمنے اوس چیز کو کہ پوجتے ہو تم سوے خدا کے دکھا دو مجکو کیا پیدا کیا ہے زمین سے یا واسطے اونکے کچھ ساجھا ہے آسمان مین لے آؤ میرے پاس کوئی کتاب کہ آئی ہو پہلے اس سے یا بقیہ علم سے اگر ہو تم سچے ۔ **تفسیر** اَرَءَيْتُمْ اَرَاَيْتُمْ کے معنی ہین خبر دو مجکو اور سوے احد سے مراد ہے مشرکین اور اَرُوْنِيْ کے معنی بھی خبر دو مجکو مین یہ تاکید ہے اَرَءَيْتُمْ کو کیا پیدا کیا ہے الخ یعنی کون سی چیز پیدا کی ہے اونھونے اون چیزون مین سے کہ زمین مین ہین اگر ہین وہ معبود یا واسطے اونکے کے ساجھا ہے الخ یعنی یا ساجھا ہے اونکو ساتھ اللہ کے آسمانون کے پیدا کرنے مین چلئے اس سے یعنی پہلے اس کتاب سے کہ وہ قرآن ہے یعنی یہ کتاب ناطق ہے ساتھ توحید کے اور باطل کرنے شرک کے اور نہین اوتاری گئی کوئی کتاب اللہ کی اس سے پہلے کہ گواہ ناطق ہو ساتھ مثل اسکے کے پس لے آؤ بھلا ایک تو کتاب اوتری ہوئی پہلے اس سے کہ گواہی دیتی ہو ساتھ صحت اوس چیز کے کہ تم اوپر ہو یعنی پوجنا غیر اللہ کا یا توحید کے کہ باقی رہا ہے سو علم سے یعنی اس بات مین کہ اونکے مکر کیا ہے تمکو بتون کے پوجنے کا ۔ **مل**

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝

اور اوس سے بہکا کون جو پکارے اللہ کے سوا سے ایسے کو کہ نہ پہنچے اوسکی پکار کو اون قیامت تک اور اونکو خبر نہین اونکے پکارنے کی ۔ **موضح**

اور کون ہے گمراہ زیادہ اوس شخص سے کہ پکارتا ہے سوا سے اللہ کے اوس چیز کو کہ قبول نکرے پکارنا اوسکا روز قیامت تک اور یہ معبود ہلل اونکے پکارنے سے غافل ہین یعنی ہمیشہ کو نہ ۔

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

اور جب لوگ جمع کئے جاوینگے ہونگے اونکے دشمن اور ہونگے عبادت اونکی سے منکر ۔ **موضح**

اور جب جمع کیے جاوینگے لوگ ہونگے یہ معبود اونکے دشمن اور ہونگے یہ عبادت اونکی کے انکار کرنے والے ۔ **تفسیر** یعنی کہین گے معبود اونکے کہ نہین بلایا ہمنے اونکو اپنی عبادت کی طرف اور معنی استفہام کے ہیچ من اَضَلُّ کے انکار کے ہین یعنی ان بت پرستون سے زیادہ کون گمراہ ہوگا کہ چھوڑ دیا ہے اونھونے ایسے خدا تعالی کو کہ وہ شاہنشاہ ہے سنتا ہے اور قبول کرتا ہے دعا اور قادر ہے ہر چیز پر اور پکارتے ہین اوسکے غیرون کو کہ وہ جماد ہین نہ قبول کرتے ہین پکار کو اور نہ قدرت رکھتے ہین کسیکے جواب دینے پر جب تک کہ دنیا قائم ہے اور یہان تک کہ قائم ہو قیامت اور جب قائم ہوگی قیامت اور جمع کیے جاوینگے لوگ تو ہونگے معبود اونکے دشمن اونکے اور ہونگے مخالف اونکے اور اونکی عبادت کا انکار کرنیوالے ۔ غرضکہ وہ ہر صورت باعث اونکی مضرت و خرابی کے ہین دارین مین ۔ **مل** **تنبیہ** آیت وَمَنْ اَضَلُّ الخ سے یہ سمجھا گیا کہ پکارنا بزرگون کو وقت پیش آنے حاجتون وغیرہ کے ہر جگہ اور ہر مکان سے بہت بُرا ہے بلکہ شرک بعضے کم نہم یہان پر وطرح مغالطے مین پڑے ہین اور اورون کو بھی مغالطہ دیتے ہین ایک تو یہ کہ یہ آیت اور مانند اسکے کے بتون کے پکارنے والون کے حق مین اوتری ہین نہ بزرگون کے پکارنے والون کے حق مین اور دوسرے یہ کہ بعض مفسرین نے یہان یَدْعُوْا کو ساتھ یَعْبُدُ کے تفسیر کیا ہے یعنی پکارنے اور پوجنے کے جواب شبہہ اول کا یہ ہے کہ قاعدہ اصول کا ہے اَلْعِبْرَةُ بِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا بِخُصُوْصِ السَّبَبِ یعنی اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا پس بموجب اس قاعدے کے جیسا پکارنا بتون کا بُرا ہے ایسا ہی بزرگون کا اور دوسرے شبہے کا یہ ہے کہ اصلی معنی دعا کے پکارنے اور مانگنے ہی کے ہین اور مجازی عبادت کے جناچہ امام راغب نے مفردات قرآن مین لکھا ہے اَلدُّعَآءُ وَالنِّدَآءُ اَلْمَعْنٰى وَاحِدٌ وَقِيْلَ الدُّعَآءُ لِلْقَرِيْبِ وَالنِّدَآءُ لِلْبَعِيْدِ انتہی یعنی دعا اور ندا بمعنی واحد کے ہی اور بعضون نے کہا کہ دعا قریب کے لیے ہے اور ندا بعید کے لیے اور امام راغب نے اوسی جگہ مفردات قرآن مین دعا کو بمعنی سوال اور استغاثہ کے لیا ہے اور کتنی آیتین قرآن مجید کی اپنے معاہر سند لائے ہین پس کہا دَعَوْتُهُ اِذَا سَاَلْتَهٗ وَاسْتَغَثْتَهٗ

یعنی عرب میں بولتے ہیں دَعْوَتُہٗ جب کہ سوال کرے تو اوس سے اور استعانت کرے تو اوس سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُدْعُ لَنَا رَبَّکَ اَیْ سَلْہُ یعنی دعا کر ہمارے لیے اپنے رب سے یعنی سوال کر اوس سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ + یعنی اگر آوے تمکو عذاب اللہ کا یا آوے تمہارے پاس قیامت کیا غیر اوسکے سوال کرتے ہو یعنی ایمان اوس سے اگر ہو تم سچے نہ بلکہ اوسی سے سوال کرو گے آگاہ کیا تمکو کہ جب پہونچتی ہے شدت تو نہیں انہماک تم مگر طرف اوسی کے اور اوسی سے فرمایا اُدْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا یعنی مانگو اوس سے ازراہ خوف و طمع کے اور اوسی سے فرمایا وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ یعنی اور پکارو اپنے شہد اکو سوا اللہ کے اگر ہو تم سچے اور فرمایا وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا یعنی اور جب پہونچتا ہے انسان کو ضرر دعا کرتا ہے ہمسے اپنے پہلو پر پڑا ہوا اور فرمایا وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ + یعنی اور نہ پکار سوا اللہ کے اوس چیز کو کہ نفع نہ پہونچاوے تجکو اور نہ ضرر اور فرمایا لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا + یعنی نہ پکارو آج کے دن ایک ثبور اور پکارو بہت سی ثبورین اور یہ جو آتا ہے دَعَا عَلَى الشَّيْءِ یا اِلَى الشَّيْءِ اوسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ رغبت دلائی اوسکے قصد کرنے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دَرَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ یعنی اے رب میرے قید خانہ بہت پیارا ہے میرے نزدیک اوس چیز سے کہ رغبت دلاتی ہیں عورتیں مجکو اوسکے قصد کرنے پر اور فرمایا وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ یعنی اور اللہ رغبت دلاتا ہے طرف قصد کرنے اعمال دار السلام یعنی جنت کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مقولہ حزبیل مومن آل فرعون کا کہ اے قوم نہیں یقینا تم مَالِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ یعنی کیا ہے مجکو کہ رغبت دلاتا ہوں تمکو طرف قصد کرنے نجات کے کام میں کے اور رغبت دلاتے ہو تم مجکو طرف قصد کرنے اعمال دوزخ کے تمام ہوا قول امام راغب کا + اور تفسیر نیشاپوری میں تحت آیت کریمہ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ الخ لکھا ہے کہ دعا مصدر دَعَوْتُ اَدْعُوْ کا ہے اور کبھی ہوتا ہے اسم کہ کہتا ہے تو سمعت دُعَآءَ فُلَانٍ یعنی سنا تو نے صوت اور حقیقت دعا کی ہے استدعا کرنی بندے کی اپنے رب جل جلالہ سے عنایت اور مدد کو کما ہو مقتضائے کرم اعظم و غایات عبودیت سے ہے اور وہ شعار صالحین ہے اور آداب انبیا اور رسولوں کے سے انتہی اور تفسیر جلالین میں لکھا وَمَا دُعَآؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ عِبَادَتُهُمُ الْاَصْنَامَ اَوْ حَقِيْقَةُ الدُّعَآءِ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ + یعنی نہیں ہے دعا کافروں کی مگر ہیچ اور نہیں ہے عبادت کافروں کو یا حقیقت دعا کی مگر ہیچ گمراہی کے اور مانند ان مضامین کے تفسیر کبیر اور مدارک و بیضاوی وغیرہ میں بھی ہے غرض اس سے ثابت ہوا کہ حقیقی معنی دعا کے ندا اور استدعا کے ہیں اور معنی عبادت کے لازم اور مجازی ہیں اور قاعدہ اصولیہ فقہا کا ہے کہ لَا يُصَارُ اِلَى الْمَجَازِ اِلَّا عِنْدَ تَعَذُّرِ الْحَقِيْقَةِ یعنی نہیں پھیرا جاتا ہے کلام طرف مجاز کے مگر وقت بننے حقیقت کے اور جہاں معنی حقیقی بنتے ہوں تو کیا ضرورت ہے کہ رجوع کریں ہم طرف معنی مجازی کے اور بعضے مفسرین نے جو یہ عُمُوْم کو یَعْبُدُوْنِیْ کو تفسیر کیا ہے تو اوسکی وجہ یہ ہے کہ ندا اور سے وقت حاجات کرنی اور دعا مانگنی بھی عبادت ہے بواسطے حدیث شریف میں آیا ہے اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ یعنی دعا مانگنی بڑا جز عبادت کا ہے اور اس شبہ کو مفسرین متاخرین نے بخوبی دفع کر دیا ہے ساتھ ترجمہ کرنے الفاظ مذکورہ کے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور حضرت مولانا عبد العزیز اور مولانا عبد القادر اور مولانا رفیع الدین علیہم الرحمۃ نے ترجمہ یدعو اور مانند اوسکے کا یہ کیا ہے پکارتا ہے وغیرذلک کیا ہے بنظر قاعدہ مذکورہ اصول فقہ کے اور اسی لیے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے بیچ ترجمہ ارشاد الطالبین کے لکھا ہے کہ یُنَادِیْ کہتے ہیں یَا شَیْخُ عَبْدَ الْقَادِرِ جِيْلَانِيْ شَيْئًا لِلّٰهِ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی یہ کہنا جائز نہیں ہے اور اگر کہے یا الٰہی بحرمت

خواجۂ شمس الدین ترک پانی پتی کے رسالہ میں لکھا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ یعنی جنہیں تم دعا چاہتے ہو سوا اللہ کے وہ بندے تمہارے ہیں مانند تمہارے پس معلوم ہوا کہ جائز نہیں کسی پیغمبر یا ولی کو کہ کہے کہ تم دعا چاہتے ہو سوا اللہ کے اگر کوئی کہے کہ یہ جو حق تعالیٰ کفار کے بتوں کو یاد کرتے تھے تو کہا جاوے گا کہ لفظ عام ہے اور عموم لفظ معتبر ہے نہ خصوص محل اور جو کچھ حدیث میں آیا ہے کہ ذِكْرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِكْرُ الصَّالِحِيْنَ كَفَّارَةٌ وَذِكْرُ الْمَوْتِ صَدَقَةٌ وَذِكْرُ الْفَقْرِ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ صَاحِبُ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ عَنْ مُعَاذٍ وَذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ رَوَاهُ صَاحِبُ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ عَائِشَةَ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ یعنی ذکر کرنا انبیا کا عبادت سے ہے اور ذکر کرنا صالحین کا کفارہ ہے اور ذکر کرنا موت کا صدقہ اور ذکر کرنا فقر کا قرب کرتا ہے تم کو بہشت سے نقل کی ہے صاحب مسند فردوس نے ساتھ سند ضعیف کے حاصل اور ذکر کرنا حضرت علی کا عبادت ہے نقل کی ہے صاحب مسند فردوس نے عائشہ سے ساتھ سند ضعیف کے مراد اس ذکر سے ذکر کرنا بلندی مرتبہ اور شان کا ہے اور ذکر کرنا احوال اور اخلاق اور سیرت اونکی کا ہے تو بیروی کریں لوگ اونکی اور مخالفت اوضاع اونکی سے پرہیز کریں مگر یہ کہ ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ذکر اللہ تعالیٰ کے اذان میں اور تکبیر میں اور تشہد میں اور مانند اونکی کے میں عبادت ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ پس اگر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور ملا وے اوسکے ساتھ علی ولی اللہ یا ابو بکر ولی اللہ تعزیر دیا جاوے اور ذکر محمد رسول اللہ کا بھی اوس طرح پر کہ شرع میں وارد نہیں ہوا ہے جیسے کہ کوئی بطور وظیفے کے یا محمد یا محمد کہتا ہو جائز نہیں ہوگا تمام ہوا کلام قاضی ثناء اللہ کا جو ان کا قول ہے اور مطابق اس مضمون کے مولانا اسحٰق صاحب علیہ الرحمہ نے مائۃ المسائل میں لکھا ہے کہ بیچ نداکرنے غائب کے درمیان نبی اور غیر نبی کے فرق ہے اگر نبی کو ندا کرے گا واسطے پوہنچانے ثواب درود و سلام کے ظاہر اجائز ہوگا دوسرے یہ کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ ملائکہ حق تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ یا سلام بھیجتا ہے تو ملائکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پوہنچاتے ہیں دوسرے یہ کہ الْتِحِيَّات میں خطاب واسطے پوہنچانے سلام کے وارد ہوا ہے پس بنا بر اوسکے اگر کوئی یا رسول اللہ کہکے واسطے پوہنچانے درود و سلام کے جائز ہے اور بیچ حق اور شخصوں کے سوا نبی کے اس طرح وارد نہیں ہوا ہے پس ندا بیچ حق غیر نبی کے ممنوع ہوگی بدلیل عموم آیات قرآنی کے کہ بیان کیجاوینگی اور اگر غیر خدا کو ساتھ اس اعتقاد کے ندا کرتا ہے کہ مستقل ہے بیچ تاثیر کے اور قدرت مستقل بیچ حاجت برلانے کے رکھتا ہے یا عالم میں تصرف ہے یا شرکت تدبیر کی بیچ کارخانجات الٰہی کے رکھتا ہے تو اس صورت میں شرک کرتا ہے ساتھ رد کے واسطے دفع کرنے اس امر کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سبعوث ہوئے کسیکو بیچ علم غیب کے اور قدرت مستقلہ کے اور تصرف کرنے کے بیچ امور عالم کے شریک ساتھ توحید اے تعالیٰ کے نکرنا چاہیے پس اس طرح ندا کرنا غیر خدا کو موجب کفر و شرک کا ہوتا ہے چنانچہ آیتیں قرآن کی بطور حصر مثبتہ بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور رد اوسمیں جھٹکی اوپر دلالت کرتی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ یعنی نہیں جانتے جو کوئی ہیں آسمان اور زمین میں غیب کو سوا اللہ کے اور نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جاویں گے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ یعنی کون زیادہ گمراہ ہے اوسکے کہ پکارتا ہے سوا اللہ کے اوسکو کہ نہ قبول کرے اوسکی پکار کو تا قیامت اور وہ بیخبر ہیں پکارنے کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ یعنی یہی آیت ہے کسکی تفسیر میں بیان ہو رہا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ ہمارا کہنا ہی لکھا ہوا ہے کہ لفظ وَلَا يَضُرُّكَ تک اور اوسکے بعد کا یہ ہی پس اگر کیا تو نے یہ پس بیشک تو اوسوقت ظالموں میں سے ہوگا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝ یعنی کہا ہے محمد شرکوں سے کہ پکارو اون لوگوں کو کہ گمان کرتے ہو تم معبود سوا اللہ کے نہیں مالک وہ

برابر ہے کے آسمانون مین اور زمین مین اور زمین مین ہونکے لیے اونمین کچھ بھی شرکت اور نہین ہے واسطے اونکے کوئی مددگار اور اور آیتین بہت ہین اور ایسے حدیثین پس ایک تو اونمین سے یہ ہے قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ مَصْرُوْفٌ وَفِيْ نُسْخَةٍ نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ یعنی کہا ایک نے عورتون مین سے اور ہم مین نبی ہے کہ جانتا ہے جو کچھ کل ہوگا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ یہ کہنا اور کہہ جو کچھ کہتی تھی تو اور یہ بھی حدیث شریف مین عایشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ کہا اونھون نے جو کوئی خبر دے تجکو کہ محمد جانتے ہین پانچ چیزین جو فرمائین ہین اللہ تعالی نے اس آیت مین اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الخ پس تحقیق بڑا بہتان بنایا یہ روایت مسلم مین ہے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَاللّٰهِ لَآ اَدْرِيْ وَاللّٰهِ لَآ اَدْرِيْ وَمَا يَدْرِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ یعنی قسم خدا کی نہین جانتا مین قسم خدا کی نہین جانتا مین حال اپنا کہ مین رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے یہ حدیث مشکوۃ مین ہے اور حدیثین بہت ہین یہ بطریق نمونے کے ذکر کی گئین آیہ اور احادیثین فقط کی پس ایک تو یہ ہے ثُمَّ اَعْلَمُ اَنَّ الْاَشْيَاءَ لَمْ يُعَلِّمُوا الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْاَشْيَاءِ اِلَّا مَا اَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ اَحْيَانًا الخ یعنی پھر جان تو کہ انبیا نہین جانتے ہین غیب کی چیزین مگر جو کچھ کہ معلوم کرادیا اونکو اللہ نے کبھی نہ کبھی ذکر کیا ہے حنفی نے صریحا کہ کافر ہوتا ہے اس اعتقاد سے کہ نبی جانتے ہین غیب کو بسبب مطابقہ قول اللہ تعالی کے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ اسکا ابھی اوپر لکھا جاچکا ہے یہ مضمون شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی مین ہے اور کہا بزازیہ وغیرہ فتاووں مین کہ مَنْ قَالَ اِنَّ الرَّسُوْلَ لَا يَعْلَمُ السَّاعَةَ حَاضِرَةً تَعْلَمُ يَكْفُرُ یعنی جو کوئی کہے کہ رسول مشائخ کی حاضر مین جانتی ہین نبی جو کہ نبی ہوتا ہے کافر ہوتا ہے اسی طرح کہا شیخ فخر الدین ابن سعید ہندی بیٹے سلیمان حنفی کے نے اپنے رسالہ مین اور نور الرائق مین ہے وَمَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ وَاعْتَقَدَ بِهٖ ذٰلِكَ كَفَرَ اور جسنے گمان کیا کہ مردہ تصرف کرتا ہے امورمین سوا اللہ کے اور اعتقاد کیا یہ کافر ہوا تمام ہوا کلام مولانا رحمہ اللہ کا اب منصف کو چاہیے کہ غور کرے اگلون کے کلام مین اور مولانا صاحب کی تحقیق مین کہ حاصل مطلب سب کا ایک ہی ہے کوئی زیادہ بیش وحسد کے آپ کی تحقیق مین جرح قدح کرے تو بڑا کیا کرے اِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ اور غرض اس عاجز کی اس تقریر طول وطویل کے لانے سے یہ ہے کہ تو مسلمان بھائی اسکو سمجھکر متنبہ ہو اور جانین کہ جو یا علی یا پیر یا مدار یا سالار یا بھیک وغیرہ ذلک پکارتے ہین سراسر گمراہی وغلطی مین پڑے ہین

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○

اور جب سنائے اونکو ہماری باتین کھلی کہتے ہین منکر سچی بات کو جب اون کے پاس آوے یہ جادو ہے صریح ۳۰

اور جب پڑھی جاتی ہین اہل مکہ پر آیتین ہماری ظاہر یعنی قرآن کہتے ہین یہ کافر یعنی اہل مکہ مین سے بات درست کو جب آیا اونکے پاس یہ سحر ظاہر ہے

تفسیر بَيِّنٰتٍ جمع بینہ کی ہے بمعنی حجت اور شاہد کے اور مراد حق سے آیتین ہین اور الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے وہ کافر ہین جنکے پاس وہ آیتین جب آیا انکے پاس یعنی سنتے ہی انکار کرنے لگے بلا تامل وتدبر وتفکر کے صحیح ظاہر ہے یعنی ظاہر ہے ہر ادنی وسکا بطلان مین نہین شبہ ہے ۱۲ منہ

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ

کیا کہتے ہین یہ بنالیا تو کہہ اگر مین بنالایا ہون تو تم میرا بھلا نہین کرسکتے اللہ کے سامنے کچھ اوسکو خوب خبر ہے جن باتون مین لگے ہو

كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

وہ بس ہے حق بتانے والا میرے تمھارے بیچ اور وہی ہے گناہ بخشتا مہربان ۳۰

بلکہ کہتے ہین باندھ لیا ہے اسکو پیغمبر کہہ اگر باندھ لیا ہے مین نے اسکو پس نہین تم مالک واسطے میرے اللہ سے کسی چیز کے خوب جانتا ہے تمھاری

گفتگو قرآن میں بس ہر خدا الطہار ق کرنے والا درمیان سے اور درمیان بھاگے اور وہ ہی بخشنے والا مہربان **تفسیر** + اندھ لیا یعنی اپنی اوقات بنالیا ہے اور نسبت کیا ہے اوسکو اللہ کی طرف جھوٹ صاف اور ضمیر اِفْتَرٰہُ کی حق کی طرف پھرتی ہے اور مراد حق سے آیتیں ہیں اگر اندھ بنالیا یعنی اگر بنالیا ہے اوسکو اپنی طرف بالفرض والتقدیر تو اوسکا جلد بدلہ پاویگا مجرم عذاب اور اگر نہ بنایا ہو اوسپر مجرم باز نہیں رکھ سکتے تم اوسکو سیدھے اوپر عذاب جلدی کرنے اور نہیں لاقت رکھنے تم دفع کرنے کی اوسکے عذاب کچھ پس کیونکر افترا کروں میں اوپر اور مستحق ہوں اوسکے عذاب کا اور شہیدًا کے معنی یہ ہیں کہ وہ گواہ ہی میرے سچے پر اور رسالت کے پہنچانے پر اور گواہ ہو قعات انکار اور یہ جو فرمایا کہ وہ خوب جانتا ہی اور گواہ ہی مراد اس سے وعید ہے کہ اونکی گفتگو کرنے پر سزا دیگا اور یہ جو فرمایا کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے وعید میں مغفرت اور رحمت کا اگر باز آویں کفر سے اور ایمان لاویں ۱۵ نہیں تم مالک یعنی نہیں کر سکتے تم مجھ سے عذاب اوسکا اگر عذاب کا مجکو افترا پر پس کیونکر افترا کرونگا اللہ پر تمہارے سبب **معا + تنبیہ** + بھائیوں خیال تو کرو اس غفلت پر کہ وہ کافر آنحضرت کو پہلے ظاہر ہونے نبوت کے سچا جانتے تھے لیکن اس دنیا کی اور ریاست کی محبت نے یہ نوبت پونہچائی تھی کہ ایسے نبی سچے پر دہتان افترا کا لگایا چاہیے ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دنیا کی برائی میں یہ مضمون کیا خوب لکھا ہے کہ اس دنیا کی تمنا میں اوقات کا فنی محض شرمندگی اور رسوائی حاصل کرنی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ شوریٰ میں مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَّصِيبٍ یعنی جو کوئی اپنے لیے دنیا چاہتا ہی دیتے ہیں ہم اوسکو اور نہیں ہے اوسکو آخرت میں کچھ حصہ جیسے بے دینوں کو یہاں بڑی فراغت ہوتی ہی عیش اور آرام سے گذرتی ہی حوالی تقدیر میں لکھا ہی یہاں ملتا ہی مگر وہ لوگ وہاں کی نعمتوں سے محروم ہیں اور جو کوئی آخرت کی بھلائی چاہتا ہی اپنا حصہ دنیا میں یہاں پاتا ہی پھر زیادہ اس سے وہاں فیض اوٹھاتا ہی اور بیٹوں کو مال اولاد کچھ کام آوے غرض اور حشمت یہاں کی وہاں کے دکھ سے چھڑاوے دنیا چند روزہ ہی ہر طرح سے گذر جاویگی آخر اللہ ہی سے کام پڑیگا دنیا کے منہ چھوڑنے پڑینگے یہاں کے نام و نقش کام نہ آوینگے گھر بار زن و فرزند کو اگر تم خود نہ چھوڑو گے چھڑاوینگے موت کی گھڑی جب آپہونچیگی ایک دم کی فرصت نہ دینگے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ سورہ یٰس میں فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَّلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ یعنی جب آ کھڑی ہوگی موت تو نہ قدرت ہوگی نہ فرصت ملیگی اونکو کہ اپنے لوگوں کو وصیت کریں اور نہ طاقت پاویں کہ اوٹکی طرف پھر جہاں کے تہاں رہ جاوینگے گھیست میں ہوں یا بازار میں وہیں مر جاوینگے اچھے عاقل بڑے بڑے طبیب کامل ہزاروں روپے کی دوائیں موجود اور ہر طرح کا اسباب تندرستی اور خوشی کا مہیا رہتا ہی اور وہ بیچارہ ستم رسیدہ قابض الارواح کے قبضے میں گرفتار سکرات موت کی شاکش میں مجبور و لاچار اگر تمام روے زمین کے حاذق جمع ہوں ایک رہ پھر اوسکو جنبش نہ دے سکیں گے اور وہ عزیز سکرات موت کی شاکش میں مجبور و لاچار اگر تمام روے زمین کے حاذق جمع ہوں ایک رہ پھر اوسکو جنبش نہ دے سکیں گے ایک سر مو اوسکی بہتری نہ کر سکیں گے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ واقعہ میں فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ یعنی پھر کیوں نہ جب جان پونہچے گلا تک دینے کے وقت اور تم دیکھتے ہو تڑپ کو اور ہم بہت نزدیک ہیں اوس مرنے کے نسبت تمہارے ولیکن تم نہیں دیکھتے ہو پس کیوں نہ جب پونہچی جان گلا تک دینے کے اور تم نہیں ہو بدلہ پانے والوں قیامت کے پھیر لاتے نہیں ہو جان کو بدن کی طرف یعنی بعد پونہچنے جان کے گلے تک اگر تم سچے ہو کافروں کے لیے یہ دنیا آرام کی جگہ ہی خوشی سے گذرتی ہی اور مومنوں کو قید اور انتظار کا رہتا ہی پھر اومیں رنج اور تکلیف ہی رہتی ہی اسی پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ + یعنی دنیا قید خانہ ہی مومن کے حق میں اور باغ و بہار ہی بے دین کے حق میں تمام جہان بھر سے پورب اور پچھم کے دکھن اور اتر سے انتہا تک سب کا سب اگر یکے ہاتھ آوے پھر وہی نجس و ناپاک بے حقیقت ہی اللہ جل شانہ کے دربار میں کچھ نہیں اوسکی

قدر و منزلت جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں لَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۔ قبول کیا جائیگا کسی اون سے بھرا زمین بھر سونا کہ اپنے تئے کو عذاب سے چھڑاوے ہائی پاوے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور حق کے مقابل میں یہ دنیا ایک کوڑی بھر کی عزت نہیں رکھتی بلکہ اوس سے بھی گر گئی جاتی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لو کان کانت الدُّنْیَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰى کَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ ۔ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے برابر ہوتی تو نہ پلاتا وہ کسی کافر کو اوس میں سے ایک گھونٹ پانی کا ۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ وَمَا اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

تو کہہ میں کچھ نیا رسول نہیں آیا اور مجھکو معلوم نہیں کیا ہونا ہے مجھ اور تمکو میں اوسی پر چلتا ہوں جو حکم آتا ہے مجھکو اور میرا کام یہی ہے ڈر سنا دینا کھول کر ۔

ف ۱ قولہ ما کنت بدعا الخ یعنی لم اکن اول من ارسل الخ

کفار مکہ میں سے یا مسلمانوں میں سے کیا جاویگا ساتھ تمہارے یعنی دنیا میں اور پیروی نہیں کرتا ہوں میں مگر اوس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے طرف میرے اور نہیں ہوں میں مگر ڈرانے والا آشکارا ۔ تفسیر ۔ نیا آیا ہوا یعنی نہیں ہوں میں اول مرسل کہ اکیلا کروں نہوں میری کا پہلے گذرے ہیں مانند میرے بہت سے رسول پس کیونکر جھٹلاتے ہو مجھکو کیا جاویگا یعنی کیا کریگا اللہ ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے زمانہ آیندہ میں اور کلمہ سے ہے کہ تنگ ہوئے صحابہ مشرکوں کی ایذا سے پس عرض کیا اونھوں نے آنحضرت سے کہ کب تک رہینگے ہم اس حال پر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ما ادری ما یفعل بی وکم یعنی نہیں جانتا کہ کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے آیا مکے ہی میں چھوڑا جاؤنگا یا حکم کیا جاویگا مجھکو ہجرت کا طرف اوس زمین کے کہ دکھائی گئی مجھکو یعنی خواب میں ایک زمین دکھائی گئی کہ اوسمیں درخت کھجور کے ہیں اور اور طرح طرح کے درخت ہیں ۔ حل ۔ کیا کیا جاویگا الخ یعنی دنیا میں آیا نکالا جاؤنگا میں اپنے شہر سے یا قتل کیا جاؤنگا جیسا کیا گیا ساتھ اور پیغمبروں کے پہلے مجھسے تھے اور آیا مار کھاویں گے تمکو تیر یا دھسا یا مانند تمکو جھٹلانے والوں کے کہ پہلے تسے تھے مگر اوس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے الخ یعنی قرآن کا ہو نہیں کاٹتا میں اپنی طرف سے کچھ ۔ جہاد ۔ جب نازل ہوئی یہ آیت یعنی قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ الخ تو خوش ہوئے مشرک اور کہا قسم ہمارے لات و عزی کی اب ہمارا اور امام محمد کا ایک نزدیک ایک ہی سا ہوا اور اونکو ہمپر کچھ فضیلت نہیں جیسے کہ ہم انجام کار اپنا نہیں جانتے وہ بھی انجام کار اپنا نہیں جانتے اگر یہ غیر خدا کے ہوتے تو جانتے تھا کہ اپنے حال سے خبر رکھتے پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے آیت اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ۔ یعنی بلاشبہ ہمنے حکم آپکے لیے فتح ظاہر کا یعنی مکہ وغیرہ کے فتح ہونے کا زمانہ آیندہ میں بسبب جہاد تیرے کے انجام فتح کا یہ ہے کہ بخشے تجکو خدا جو کچھ کہ ساقط گذرا ہے اور جو کچھ پیچھے رہا گناہ سے یعنی اگلے پچھلے گناہ واسطے رغبت دلانے امت تیری کے جہاد میں ہمارا کہا یا رسول اللہ مبارک ہو تمکو یہ بات جو کچھ کہ خدا تعالیٰ نے ساتھ تمہارے کیا ہے کریگا لیکن نہیں جانتے ہم کہ آپکے ساتھ کیا کیا پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے آیت لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ الخ یعنی تاکہ داخل کرے اللہ مومن مرد اور عورتوں کو باغوں میں کہ جاری ہیں نیچے اونکے نہریں اور اوتری آیت وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۔ یعنی اور خوشخبری دے مومنوں کو اوسکی کہ اونکے لیے اللہ کی جانب سے فضل بڑا ہے پس بیان کیا اللہ نے جو کچھ کہ کیا جاویگا ساتھ آنحضرت کے اور مومنوں کے اور یقول انس اور قتادہ اور حسن اور مقاتل کہ یہ آیت قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ فرمائی اللہ تعالیٰ نے پہلے اسکے کہ خبر دی ساتھ بخشش گناہوں اونکے کی اور خبر دی بخشش

گناہوں اونکی سال مذہبہ مین پس نسخ کیا اسنے اوسکو اور روایت کی احمد اور بخاری اور نسائی اور ابن مردویہ نے ام العلا سے اور انصار نے بیعت کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اونھون نے کہا جب مرگئے عثمان بن مظعون رحمت ہو اللہ کی تجہیز اور دفن سے بعد کہا ہم لوگون نے گواہی دیتی ہون مین تجھپر یا عثمان بلا شبہ اکرام کیا اللہ نے تیرا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے معلوم کرایا تجکو کہ اللہ نے اکرام کیا اوسکا لیکن اوسکا یہ حال تھا کہ وہ ایمان لایا تھا اپنے رب پر اور مین امید رکھتا ہون اوسکے لیے بھلائی کی قسم اللہ کی نہین جانتا مین حال اپنا مین رسول اللہ کا ہون کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے کہا ام العلا نے پس قسم خدا کی نہین تعریف کرونگی مین بعد اسکے کسیکی اور امور روایت مین ابن عباس سے ہے کہ کہا اونھون نے جب مرگئے عثمان بن مظعون کہا اونکی بیوی نے یا اور کسی بیوی نے هَنِيئًا لَكَ ابْنَ مَظْعُونٍ بِالْجَنَّةِ + یعنی گوارا اور مبارک ہو تجھکو جنت اے ابن مظعون پس دیکھا طرف اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر غضب سے اور فرمایا کس چیز نے معلوم کروایا تجکو قسم خدا کی مین رسول خدا کا ہون اور نہین جانتا مین کہ کیا کریگا اللہ ساتھ میرے کہا ابن عباس نے اور یہ ماخوذ ہوا پہلے اوترے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ کے پس کہا اوسنے یا رسول اللہ وہ تھا یا آپکا اور سوا آپکا اور آپ ہی خوب جانتے ہین پس فرمایا آنحضرت نے کہ امید رکھتا ہون مین اوسکے لیے رحمت رب اوسکے کی اور ڈرتا ہون مین اوپر اوسکے گناہ سے + **معا + تنبیہ** + اور بعد اسکے صاحب عالم نے بھی مانند مضمون مدارک کے نقل کیا ہی کہ ایک جماعت کے نزدیک قول اللہ تعالی کا مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ + یعنی نہین جانتا مین کہ کیا کیا جاویگا مجھکو اور نہ تمکو دنیا کے ہمراہ آخرت کا حال معلوم ہوچکا کہ وہ جنت مین جانے والے اور آگ مین جلنے والے اور دوزخ مین پھر بفرض مضمون مدارک کے فضل بیان کیا ہی آوام العلا وغیرہ کا جزما اچھا کہنا میت مذکور کو جو حضرت کو ناگوار گذرا کلام مذکور فرمایا آنحضرت نے ایسی ہی ایک روایت اور ترمذی مین آئی ہی کہ ایک شخص کا صحابہ مین سے انتقال ہوا پس کہا ایک شخص نے أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ یعنی خوش ہو جنت کی تو اوسی وقت ساتھ حضرت کے یعنی بسبب برکت تشریف لانے آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے یہ کہتا ہی تو اور نہین جانتا تو یعنی حقیقت حال کی پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو لایعنی یعنی بیفائدہ یا بخل کیا ہو ساتھ اوسکے جسکے سبب سے کہ نہین کم کرتا ہی اوسکو اور اوسکے سوال و حساب مین گرفتار رہا ہوا تھا + پس موجب ایسی ہی روایتون کے اہل عقائد لکھتے ہین کہ یقینی جنتی یا دوزخی نہ کہے جب تک کہ نص سے جنتی یا دوزخی ہونا اوسکا ثابت نہو ہان باعتبار ظن غالب کے کہا جاسکتا ہے کہ گمان غالب جنت یا دوزخی ہونے کا

شخص کے جنتی ہونے کا یا دوزخی ہونے کا +

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ

تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے پاس سے اور تمنے اسکو نہین مانا اور گواہی دے چکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایک ایسی کتاب پر

فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

پھر وہ تو یقین لایا اور تمنے غرور کیا بیشک اللہ راہ نہین دیتا کو لوگ +ع+

کہدیا دیکھا تمنے اگر ہو قرآن نزدیک خدا کے اور تمنے اوسکو مانا تم ساتھ اوسکے اور گواہی دی ہے ایک گواہ بنی اسرائیل کی ہے قرآن پر پس وہ ایمان لایا اور سرکشی کی تمنے البتہ ظالم ہوگے تم تحقیق خدا راہ نہین دیتا ہے گروہ ستمگاروں کو + **تفسیر** + لا ادری الخ یعنی مین اخیس وقتی اَیِ مَا یَفْعَلُوْنَ بِیْ اَمْ مَا یَفْعَلُوْنَ بِکُمْ یعنی خبر دہ مجھکو کہ کیا کہتے ہو تم ساتھ میرے یا کیا ہوگا ساتھ تمھارے اور سنکر ہوئے تم مجھپر ای سنکرون اور شاہد یعنی گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام ہین جمہور کے نزدیک اور اسی لیے کہا گیا ہی کہ یہ آیت مدنی ہے اسلیے کہ اسلام لانا عبداللہ سے مدینہ مین روایت کیا گیا ہی کہ عبداللہ جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ مین یعنی ایک روایت مین ہے کہ وہ ان چند لوگون مین سے تھے آنحضرت کا تشریف لانا سنکر دیکھا طرف چہرہ مبارک آپکے کے پس جانا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہین ہو کہا آنحضرت نے کہ مین پوچھتا ہون تجھسے تین چیزون کا حال کہ نہین جانتا انکو مگر نبی ایک تو یہ پوچھتا ہون کہ پہلی نشانی قیامت کی نشانیون سے کیا ہی اور دوسری یہ راہ اول جماعت کھاویگی اوسکو

اہل جنت کیا ہی اور تیسری یہ کہ کیا حال ہی فرزند کا کہ مشابہ ہوتا ہی اپنے باپ کے یا ماں کے پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ اول علامت قیامت کی پس آگ ہر کہ جمع کریگی لوگوں کو مشرق سے طرف مغرب کے اور اپیر رہیگا کھانا کہ کھاوینگے اوسکو اہل جنت پس پہلی کا جگر گوشہ کہ غنیمت لذیذ ہوتا ہی اور یہ فرزند پس سبقت کرتا ہی پانی یعنی نطفہ مرد کا مشابہ ہوتا ہی فرزند اوسکے اور اگر سبقت کرے پانی عورت کا تو مشابہ اوسکے ہوتا ہی پس کہا عبداللہ بن سلام نے اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا یعنی شہادت دیتا ہوں میں تو رسول اللہ کا برحق ہی اور ایک روایت میں ہی کہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پھر کہا کہ یا رسول اللہ یہ یہود بڑے بہتانی قوم ہیں اور وہ اگر جانینگے اسلام میرا پہلے اسسے کہ پوچھیں آپ اونسے یعنی احوال میرا تو بہتان لگاوینگے مجکو یعنی بعد پوچھنے کے پھر آئے یہود پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہی عبداللہ بن سلام تم میں کہا اونھوں نے خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا یعنی نیک ہی ہم میں اور بیٹا نیک ہمارے کا ہی اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا سردار ہمارے کا فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو تم اگر اسلام لاوے عبداللہ بن سلام تو کیسا کہا اونھوں نے اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ یعنی نگاہ رکھے اوسکو اسسے اللہ پس نکلے عبداللہ بن سلام یعنی حجرے سے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس یہود بولے شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا یعنی یہ برا ہی ہم میں اور بیٹا برے ہمارے کا پس نقصان بیان کرنے لگے اوکا کہا عبداللہ نے کہ یہی چیز ہی کہ ڈرتا تھا میں یا رسول اللہ اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت بیچ مقدمے جھگڑنے قریش کے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہوئی ہی اور مراد شاہد سے موسیٰ علیہ السلام ہیں ✤ اور عَلٰى مِثْلِهٖ میں ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہی یعنی مثل اسکے کہ معنی میں اور مضمون توریت کا ہی کہ مضمون اوسکا مطابق ہی مضمون قرآن کے قسم توحید اور وعید وغیرذلک سے اور بعضوں نے کہا کہ لفظ مثل کا زائد ہی یعنی عَلَيْهِ یعنی اوپر قرآن کے کہ وہ اللہ کے پاس سے ہی اور سرکشی کی تمنے یعنی ایمان لانے سے اوسپر اور جواب شرط کا محذوف ہی تقدیر اوسکی یہ ہی کہ اگر ہو قرآن اللہ کے نزدیک سے اور منکر ہوئے تم اوسکے کیا نہیں ہو تم ظالم اور والا کرتا ہی اس محذوف پر جملہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْ ✤ مل معا

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ

اور کہنے لگے منکر ایمان والوں کو اگر یہ کچھ بہتر ہوتا تو یہ نہ دوڑتے اسپر ہمسے اور جب اسپر نہیں آسکے جاتے اسسے تو اب کہینگے

هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ○

یہ جھوٹھ ہی بہت کا سبق

اور کہا کافروں نے بیچ حق موسنوں کے اگر یہ دین بہتر ہوتا سبقت نکرتے موسن ہمپر طرف اوسکے اور جب اوسنے پائی ساتھ اوسکے کہینگے یہ قرآن ایک جھوٹھ ہی قدیم ✤ تفسیر یعنی لوگ ہمیشہ ایسی باتیں کہا کرتے ہیں ✤ مو اگر یہ دین بہتر ہوتا الخ یہ کلام کفار کا ہی کہ کہا اونھوں نے اکثر اتباع کرنے والے محمد کے حقیر ذلیل فقیر ہیں یعنی جیسے عمار اور صہیب اور ابن مسعود اور عامل بیچ اِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا کے محذوف ہی واسطے دلالت کرنے کلام کے اوسپر تقدیر اوسکی یہ ہی وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ ظَهَرَ عِنَادُهُمْ یعنی جب اونے پائی ساتھ قرآن کے ظاہر ہوا عناد اونکا جھوٹھ ہی قدیم یعنی پرانا جیسے کہا کرتے تھے اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ یعنی اگلوں کی کہانیاں ہیں ✤ مل آیا ہی کہ جب قبیلہ جُہَیْنَہ اور مُزَیْنَہ اور اسلم اور غفار ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اسد اور اشجع نے موسنوں پر طعن شروع کیا اور یہ بات جو آیت میں مذکور ہی کہی اور یہی سبب نزول اس آیت کا ہی اور بعضوں کے نزدیک مراد کفار سے یہود ہیں اور موسنوں سے عبداللہ بن سلام وغیرہ اور بقول بعض کے نزول اس آیت کا کے مشرکوں کے حق میں ہی کہ مسلمانوں کو کہا کہ فلانا اور فلانا ہمپر قبول اسلام میں سبقت نکرتا اگر اسلام ہمارے نزدیک بہتر ہوتا اسلیے کہ ہم بہتر اور شریف سب سے بیں ریاست اور سبقت ہماری سب امور میں مقصد ✤ بحر ✤

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

اور اس سے پہلے کتاب موسیٰ کی ہے راہنما اور مہر اور یہ ایک کتاب ہے اور سکو سچا کرتی عربی زبان میں کہ ڈر سناوے

ظَلَمُوْا ۣ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝

کنہگاروں کو اور خوش خبری نیکی والوں کی ۔ موٗ

اور پہلے قرآن سے کتاب موسیٰ کی تھی پیشوا اور رحمت اور یہ کتاب ہے اور رکھنے والی زبان عربی میں آئی ہوئی تو کہ ڈراوے یعنی کتاب ظالموں کو اور واسطے خوش خبری دینے کے نیک کاروں کو ۔ تفسیر ۔ کتاب موسیٰ کی یعنی تورت پیشوا ہے کہ پیروی کیجاتی ہے اور رحمت اللہ کے دین میں اور شرائع میں جیسے کہ پیروی کیجاتی ہے امام کی اور بخشائش ہے یعنی اسکے لیے کہ ایمان لایا ہو اسپر اور پیروی کی اوسکی اور عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمیں ہے اور یہ کتاب یعنی قرآن باورکرنے والی یعنی سچا کرنے والی کتاب موسیٰ کی پاسب کتابوں کی کہ جو پہلے اسکے گذریں اس ظالموں کو یعنی کافروں کو نیک کاروں کو یعنی واسطے مومنوں طیعوں ۔ حل ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

سقرجنھوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر ثابت رہے تو نہ ڈر ہے اوپر ان کے اور نہ وہ غم کھاوینگے ۔ موٗ

تحقیق اون لوگوں نے کہ کہا پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر قائم رہے پس کچھ ڈر نہیں ہے اوپر اون کے اور نہ وہ غمگین ہوینگے ۔ تفسیر ۔ قائم رہے یعنی اللہ کی توحید پر اور اوسکے نبی کی شریعت پر کچھ ڈر نہیں ہے یعنی قیامت میں اور نہ وہ غم کھاوینگے یعنی وقت موت کے ۔ حل ۔

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

وہ ہیں بہشت کے لوگ ہمیشہ رہینگے اوسمیں بدلا اوسکا جو کرتے تھے ۔ موٗ

یہ لوگ اہل بہشت کے ہیں ہمیشہ رہینگے اوسمیں بدلا ہے جو اوسکے کہ کرتے تھے ۔ تنبیہ ۔ ابتدا رکوع سے یہاں تک مناسب کچھ مضمون لکھا جاتا ہے گوش ہوش سے سنا چاہیے کہ اس دنیا کا مال و دولت ایسا مغرور کر دیتا ہے کہ آدمی دولتمند کسیکو خیال میں نہیں لاتا دھیان کرو ابتدا رکوع میں کہ کافروں نے مومنوں کو بنظر حقارت کیا کچھ کہا پس اسی لیے یہ دنیا مبغوض خدا اور رسول کی ٹھہری سو دنیا کی زینت کافروں کو چاہیے نہ مومنوں کو فرمایا اللہ صاحب نے سورہ زخرف میں لَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ یعنی اگر یہ لحاظ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی دین پر ہو جاوینگے تو ہم کر دیتے انکے لیے کہ منکر ہیں رحمن سے اونکے گھروں کی چھت روپے کی اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھیں اور انکے گھروں کے دروازے اور تخت جن پر لگ بیٹھیں اور سونے کے اور یہ سب کچھ نہیں مگر برتنا دنیا کے جیتے اور بھلا گھر تیرے رب کے ہاں ڈر والوں کے لیے ہے سو یہی دنیا کا مال ہے کہ بڑائی کرنے والوں کو اپنے ذلیل کر لگا اور یہی نقد روپیا پیسا ہے کہ اپنے چاہنے والوں کے حق میں عذاب کا سامان بیگانہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ میں يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۔ یعنی جس دن دہکائینگے اگ اوسپر یعنی سونے روپے پر جو جو جمع رکھا ہے جہنم میں پھر داغینگے اوس سے اونکی پیشانیوں کو اور اونکے پہلوؤں کو اور اونکی پیٹھوں کو یعنی جنھوں نے نہیں ادا کیا مال کو زکوٰۃ کا اور کہینگے فرشتے یہ وہ ہے جو ڈھیر کر رکھا تھا تم نے اپنے واسطے سو چکھو مزا اوس ڈھیر کرنے کا یعنی سوار دیا ہے کہ بے اوسکے اپنی عزت نہیں جانتا تھا وہ آخرت میں کالا سانپ ہزار زہر دار ہو کر قیامت کے میدان میں سب کے سامنے اوسکے گلے

ملوق ہو کر کیا یگا سزا دیگا بسبب نہ سننے نہ رکوع کے اور بس اپنے عزیز اور پیارے ہین کہ جنکی خوشی کو حضرت تعالی کی رضامندی چھوڑ کر دوڑ دوڑ کر کرتا تھا اونکی راحت کے لیے اپنے اوپر دکھ اور رنج اٹھاتا تھا وہان اونکی محبت سے قطع ہو جائیگی بلکہ اونھین سے منہ چھپاوے گا فرمایا اللہ تعالی نے سورہ عبس مین یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ یعنی اوس دن بھاگیگا مرد اپنے بھائی سے اور ماں سے اور باپ سے اور جورو سے اور بیٹے سے بلکہ جب دنیا کو عاقبت پر غالب رکھے گا سزا پانے لگیگا اور غضب الٰہی اوسپر آپڑیگا جہنم مین ڈالا جاویگا تو اپنی مخلصی ان سب عزیزون کی گرفتاری مین خیال کریگا کیا اچھا ہوتا جو وہ سب کے سب میرے عوض پکڑے جاتے اور مین اس عذاب سے چھوٹ جاتا فرمایا اللہ تعالی نے سورہ معارج مین یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُئْوِیْهِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْهِ یعنی چاہیگا گنہگار کہ اپنے بیٹے اور جورو اور بھائی کو اور اپنے گھر کے لوگون کو جنمین رہتا تھا اور جتنے زمین پر ہین سبکو بھیجدے بدلہ دینا اوسکو یہی دوست تھا ہین کہ جنسے بدکاری بدلہ واری کی مجلسین رہتی ہین اور وہ بڑی دوستی کا دم مارتے ہین اپنی جان تک دینے کو حاضر ہوتے ہین اوسدن دشمنی ہی پر کمر باندھینگے تجھے چھوڑ کر اوس عذاب مین سب الگ ہو جاوینگے فرمایا اللہ صاحب نے سورہ زخرف مین اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ یعنی جتنے دوست ہین اوسدن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے مگر جو متقی ہین یعنی جو دنیا کی دوستی رکھتے تھے کام نہ آوینگے بلکہ ایک دوسرے کو اولاہنا دیگا طعن کریگا اور جو صحبت رکھتے ہین آپسمین بلیس دوستی پر قائم رہینگے ایک دوسرے کا مددگار ہوگا بلکہ سفارش کریگا عذاب سے چھڑاویگا یہ دل لگی اور خوشی برسون کی ایک دم کی آسایش کے برابر معلوم ہوگی بیقدری اوسکی اونکی نظرون مین چھا ویگی فرمایا اللہ صاحب نے سورہ احقاف مین کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ یعنی جسدن جمع کریگا اللہ اون منکرون کو سمجھینگے وہ گویا رہتے تھے دنیا مین مگر کوئی گھڑی دن سے یعنی اونکا عذاب دیکھکر ہمیان کی مدتون کا آرام و عیش سب بھول جاوینگے کہ ہماری قسمت مین کچھ سکھ تھا ایکدم کے آرام کے بدلے بڑا دکھ اور اٹھا پڑا غرض برائی اس دارنا پائدار کی جب یہان سے جاکر اپنے اقرباء سے کہیگا کہ میرا گذرا ہے تلیس سے معلوم کرینگے اور جو خوبی اللہ کی رضامندی کے کامون مین پیش آئی ہوگی وہ بھی جان لینگے جیسا کہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ سے سمجھا جاتا ہی اب بطور آیتون کا معلوم کرنا چاہیے کہ پہلے کافرون کا ذکر فرمایا پھر مومنون کا فرمایا اور انکے حق مین فرمایا کہ جنتی ہین اور ہمیشہ رہینگے جنت مین بسبب عمل نیک کرنے کے اب عمدہ نیکیون مین سے ایک نیکی بیان فرماتے ہین تو اسپر ستقیم ہو کر

مستحق جنت کے ہون پس فرمایا +

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ

اور ہمنے تاکید کیا ہے انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی پیٹ مین رکھا اوسکو اوسکی ماں نے تکلیف سے اور جنا اوسکو تکلیف سے اور حمل مین رہنا اوسکا اور دودھ

ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

تیس مہینے ہین یہان تک کہ جب پہنچا اپنی قوت کو اور پہنچا چالیس برس کو کہنے لگا اے پروردگار میرے توفیق دیدے کہ شکر کرون مہربانی تیری

الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ

جو مجھ کیساتھ اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کرون نیک کام جسسے تو راضی ہو اور نیک بنا مجھکو اولاد میری میںنے توبہ کی

اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

تیری طرف اور مین ہون حکم بردار +

اور حکم کیا ہمنے آدمی کو بیچ حق باپ ماں اوسکے کے بھلائی کرنے کا پیٹ مین اوٹھایا ہیلو سکو مان اوسکی نے دشواری سے اور جنا ہی اوسکو دشواری سے اور مدت حمل اوسکی اور دودھ چھوٹنے اوسکے کی تیس مہینے ہین یہانتک کہ جب پہونچا کامل قوت اپنی کو اور پہونچا چالیس برس کو کہا اے پروردگار میرے الہام کر مجکو یہ کہ شکر کرونمین نعمت تیری کا کہ انعام کی ہے تونے مجپر اور میرے باپ مان پر اور یہ کہ کام نیک کرونمین کہ خوش ہووے تو اوس سے اور صلاح پیدا کر میرے لیے بیچ فرزندون میرے کے تحقیق رجوع کی مینے طرف تیرے اور تحقیق مین مسلمانون سے ہون ۞ تفسیر ۞ پیٹ مین رہنا اور دودھ چھوٹنا تیس مہینے مین بارکا اگر قوی ہو تو اکیس مہینے مین دودھ چھڑانا ہے اور یونو مہینے ہین حمل کے یہ آیت کیے حمل کا بیان ہین حضرت نے ماں باپ کے حق مین دعا سنین کی صدیق اکبر چالیس برس کی عمر مین مسلمان ہوئے اور اوسکے ماں باپ بھی مسلمان ہوئے یہ بات اور کسی صحابی کو نہین میسر ہوئی لیکن باپ اوسوقت نہین مسلمان ہوا تو یہ احوال فرضی ہے یعنی سعادتمند لوگ ایسے ہی ہوتے ہین ۞ مو ۞ کمترین مدت حمل اوسکے کی اڑھائی برس ہے یہ دلیل ہے اوسپر کہ کمترین مدت حمل کی چھ مہینے ہین اسلیے کہ مدت دودھ پلانے کی جب کہ ہوئی دو سال بسبب قول اللہ تعالیٰ کے حولین کاملین باقی رہے حمل کے لیے چھ مہینے اور یہی کہا ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ نے اور کہا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ مراد حمل سے یہان اوٹھانے کچھ بوجھ کا ہے اوسکا ہاتھون مین اور لفظ اشدہ جمع ہے کہ نہین واحد ہے اوسکے لیے لفظ مین اور معنی اوسکے ہین کمال قوت اور عقل کے اور اول اشدہ کے تینتیس برس ہین اور انتہا اوسکی چالیس برس اور مراد نعمت سے نعمت توحید اور اسلام ہے اور یہ کہ کام نیک کرون مین راضی کہا بعضون نے کہ وہ پانچون نمازین ہین رجوع کی مینے یعنی تمام گناہون سے اور مسلمین سے مراد مخلصین ہین ۞ مل ۞ کہا اے پروردگار میرے نازل اوسوئی یا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسمتی مین جب پہونچے وہ چالیس برس کو دو برس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کے ایمان لائے آنحضرت پر پھر ایمان لائے ماں باپ اونکے پھر بیٹا اونکا عبد الرحمن اور بیٹا عبد الرحمن کا ابو عتیق ۞ جلا ۞

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ

وہ لوگ ہین جنسے ہم قبول کرتے ہین بہتر سے بہتر کام جو کیے ہین اونسے اور درگذر کرتے ہین ہم برائیون اونکی سے جو ہوئی ہین اونسے اونکی جنت کے لوگون مین سچا

الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ○

وعدہ جو اونکو ملتا تھا ۞ مو ۞

یہ لوگ وہ ہین کہ قبول کرتے ہین ہمارونسے بہتر اوسچیز کا کہ کیا اونھون نے لوگ درگذر کرتے ہین ہم برائیون اونکی سے بیچ اصحاب جنت کے ہونگے موافق وعدے سچے کے کہ وعدہ دیے جاتے تھے ۞ تفسیر ۞ وعدہ دیے جاتے تھے یعنی دنیا مین بیچ قول اللہ تعالیٰ کے وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۞ جلا ۞ اکثر مفسرون کے نزدیک نزول اس آیت کا خاص ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین ہے کہ چھ مہینے ماں پیٹ مین رہے اور دو برس تک دودھ پیا اور جب اٹھارا ن برس کے ہوئے آنحضرت کی ملازمت مین پہونچے اور اوسوقت عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیس برس کی تھے اور اوسوقت سے سفر شام مین اور دو مہینہ سے صاحب آنحضرت کے رہتے تھے آو جب آنحضرت بعد چالیس برس کے مبعوث ہوئے تو عمر صدیق کی اڑتیس برس کی تھی سب سے پہلے ایمان لائے اور جب صدیق چالیس برس کے ہوئے کہا رب اوزعنی الآیۃ تمام اور قبولیت اونکی عملی ظاہر ہوئی چنانچہ نو برس کے سو من کفار کے عذاب سے چھڑا کر آزاد کیے اور مدد گار رہے خیر اور عمل صالح کے رہے اور تمام اولاد اونکی اور باپ اونکے ابو قحافہ عبد اللہ بن عثمان بن عمرو اور ماں اونکی ام الخیر بنت صخر بن عمرو کی سب ایمان لائے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ کوئی مہاجر اور انصار سے نہین ہے سوا ابو بکر صدیق کے کہ ماں باپ اور اولاد اوسکی سب مسلمان ہوکر داخل صحابہ مین ہوئے ہون اور بعضون کے نزدیک یہ آیت سعد بن ابی وقاص کے حق مین اوتری ہے اور قصہ اوسکا سورۂ عنکبوت اور لقمان مین مذکور ہے ۞ مدثر ۞ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت مین ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس وہ چھ مہینے بعد جنی پس گیا خاوند اوسکا حضرت عثمان کے پاس

۵ ۞ مو ۞

اونھوں نے سلم کیا وسکے سنگسار کرنے کا پس یونہی یہ خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی آپنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ کیا کرتے ہو تم اونھوں نے کہا کہ چھ مہینے کے بعد یہ جنی ہی بھلا کہین یہ بھی ہوتا ہی کہا علی رضی اللہ عنہ نے کیا نہین سنا ہی تونے اللہ کو فرماتا ہی وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۔ اور فرمایا حولین کاملین پس نہین باقی رہتے یعنی بعد دو برس کے مگر چھ مہینے اور اسی سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ بسر آئے چالیس برس پھر غالب ہوئی خیر اوسکی اوسکے شر پر پس چاہیے کہ سامان بہشت کے واسطے دوزخ کے +

درمنثور تنبیہ + جاننا چاہیے کہ ماں باپ کا بڑا حق آیا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ عرض کیا ایک شخص نے یارسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھ اچھی صحبت کھنے میرے کے یعنی سلوک اور احسان اور خدمتگذاری کے فرمایا ماں تیری کہا اوسنے پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا اوسنے پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نے پھر کون ہی فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کے فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے نقل کی یہ بخاری مسلم نے

ف یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کی معتبر ہی جو کہ بہت قریب ہی مقدم تر اور مستحق تر ہی ساتھ احسان کے اور اسی حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ ماں کے لیے تین حصے احسان ہی منسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اوٹھاتی ہی بوجھ حمل کا اور شدت جننے اور دودھ پلانے کی اور فقہا کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہی باپ کے حق سے اور نیکی اور احسان کرنا اوسپر واجب تر اور مؤکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کے متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کے حق کی مشکل ہو کہ ہر ایک بسبب رعایت کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب کھے اور خدمت انعام مین حق ماں کا اور نہ بھی ماں باپ کے حقوق مین سے ہی کہ ایسی تواضع اور تملق اونسے کھے کہ راضی ہوجاوے اور مباح چیزون مین اطاعت اونکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنی اونکی سے بلند نکرے اور اونکو انکا نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اونسے پہل نکرے اور امر معروف اور نہی عن المنکر نرمی سے کرے اور انکیلئے اگر قبول نکرین سکوت کرے اور دعا و استغفار مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے لیا گیا ہی بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کو + اور آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کون ہی وہ یارسول اللہ جسکے حق مین آپ یہ بددعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے کے ایک کو اونمین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی نکی اور اونکو اپنے سے راضی نرکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہی + کہا اسماء بیٹی ابوبکر کی نے کہ آئی میرے پاس ماں میری یعنی مکے سے مدینے مین اور وہ تھی مشرکہ بیچ زمانے صلح قریش کے یعنی یہ آنا اوسکا اوسوقت مین تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے عہد و صلح کی تھی کہ اونسے لڑینگے نہین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس کہا مینے یارسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہی میرے پاس اور وہ بیزار ہی اسلام سے پس کیا سلوک کرون مین اوس سے فرمایا کہ ہان سلوک کر اوس سے + **ف** + اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہون تو بھی اونسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی + اور فرمایا آنحضرت نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مینے اوسمین آواز پڑھنے قرآن کی پس کہا مینے کون ہی یہ پس کہا گیا حارثہ بن نعمان ہی کہ یہ فضالے صحابہ سے تھے پس گویا صحابہ کی فاطر مین آیا ہو کہ یہ سنے کس عمل سے یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نے بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نے واسطے بیان سبب پانے اوسکے کی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سے ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا ماں باپ سے اسی طرح سے ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا ماں باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرتے تھے اول منسبت اور لوگون کے ساتھ ماں اپنی کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رہا سندی رب کی بیچ رضامندی باپ کے ہی و ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہی + **ف** + اور ایسا ہی حکم ماں کا ہی بلکہ وہ اولی ہی + ع + آیا ایک شخص ابودرداء کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے لیے ہی ایک عورت اور تحقیق ماں میری فرماتی ہی مجکو ساتھ طلاق اوسکے کے پس کہا ابودرداء نے

۵ یعنی اور وہ چھ مہینے کا حمل رہا دوبرس پورے دودھ پلانا ہی

کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے باپ بہترین دروازوں بہشت کا ہی یعنی سبھوں دروازے بہشت کے سے محافظت رضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہے کہ وہ آوے بہشت میں اس دروازے سے کہ بہترین دروازوں کا ہی چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھے پس بحکم اختیار ہے اگر چاہے حفظ کرے اوس دروازے پر یا ضائع کرے ف یعنی اگر طلاق دی تو نے رضا والدہ کی نگاہ رکھی تو اگر ضائع کی تو نے اور اس حدیث سے بلا بود دانے حکم مان کا یوں نکالا کہ جب باپ کے حق میں یہ فرمایا تو مان کا بطریق اولی یہی حکم ہوگا اور یا والد سے جنس یعنی شخص شفیق مراد رکھا یہ مناسب تر ہے کہ مان باپ دونوں کو شامل ہی ۳ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں احسان رکھنے والا بعد دینے کے اور نہ نافرمانی کرنے والا مان باپ کا اور نہ شراب پینے والا ف یعنی کہ بغیر توبہ کے مرے اور ذکر احسان جتانا بہت برا ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تُبْطِلُوا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى یعنی نہ باطل کرو ثواب اپنے صدقات کا ساتھ احسان جتانے کے اور ایذا دینے کے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہی کہ نجات پائے ہوؤں کے ساتھ نہیں داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے نہیں داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کریگا بموجب وعدے اپنے کے وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۶ ۳ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے پہنچا ہوں ایک گناہ بڑے کو پس کیا ہی واسطے میرے توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہو رجوع کرنے اللہ تعالی کا مجھ پر ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے اوس سے فرمایا کیا ہی واسطے تیرے ماں کہا نہیں فرمایا کیا ہی واسطے تیرے خالہ کہا ہاں فرمایا پس سلوک کر اوس سے ف یعنی تو بخشا جاوے گا گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہوں کا ہی اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اسکو خاص اوس شخص کے حق میں وحی سے معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ اوسکے نزدیک بسبب قوت ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع میں وہ صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ ماں کا سا حکم رکھتی ہی ۳ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم لیا اونکو مینہ نے پس گئے وہ طرف ایک غار کے کہ پہاڑ میں تھا پس گرا غار کے مونہہ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ میں سے پس بند کر دیا اونپر دروازہ غار کا پس کہا اونھوں نے آپس میں دیکھو اون نیک اعمال کو کہ کیے ہیں تمنے خالص اللہ ہی کے لیے یعنی نازیدہ یا اور غرض کے پھر دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے اون علوں کے امید ہو کہ کھولدے اللہ اس پتھر کو پس کہا ایک نے اونمیں سے کہ یا الٰہی تحقیق تھے واسطے میرے مان باپ بوڑھے بڑے اور واسطے میرے بچے بھی تھے چھوٹے چھوٹے اور تھا میں چرانا بکریاں تو کہ خرچ کروں میں دودھ اونکا اونپر پس جب کہ شام کو آتا میں اون بچوں کے پاس اور دودھ دوہتا میں شروع کرتا میں ساتھ مان باپ اپنے کے پلانا میں اونکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق ایک دن دور لے گئے مجھکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت چرا گاہ بکریوں کے تھے دور پڑے پس دیر ہو گیا میں چرانے کو پس نہ آیا میں گھر میں یہاں تک کہ شام ہو گئی پس دوہا میں مان باپ کو سوتے پس دودھ دوہا میں جیسا کہ تھا عادت دوہتا پس لایا میں ہاں دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا میں ماں باپ کے سر کے پاس اس حال میں کہ مکروہ جانا میں نے جگانا اونکا اور مکروہ جانا میں نے یہ کہ دوں میں بچوں کو پہلے اونسے اور بچے روتے اور چلاتے تھے پاؤں کے میرے بھوک کے پاس پس ہمیشہ یہی احوال میرا اور حال اونکا یعنی ماں باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے تھے اور میں کھڑا تھا یہاں تک کہ ہو گئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق میں نے کیا یہ محض تیری رضا کی طلب کے لیے پس تو کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر میں سے کھولنا کہ دیکھیں ہم اوس شادگی سے آسمان کو پس کھول دیا اللہ تعالی نے واسطے اونکے یہاں تک کہ دیکھا اونھوں نے آسمان ف گویا اوسا قوم کی شریعت میں حق نفقہ کا مان باپ پر مقدم تھا اولاد کے حق سے یا برابر تھا اور یہ شخص مقدم کرتا تھا مان باپ کو ۳ کہا دوسرے شخص نے یا آہی تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا میں اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنے مردوں کے عورتوں کو پس طلب کیا میں نے طرف اوسکے نفس اوسکے کو یعنی خواہش کی میں نے اوسکی صحبت کرنے کی اوز صحبت کیساتھ اوسکے ملانے کے لیے پس انکار کیا اوسنے یہاں تک کہ لاؤں میں اوسکے پاس

سو دینار پس کسب و کام کیا مہینے یہاں تک کہ ہم پونجی لائے مہینے سو دینار پس ملا مین اوس سے ساتھ اون دینار وان کے پس جب کہ بیٹھا مین
درسیان دونون پانون اوسکے کے یعنی جماع کے لیے کہا اوسنے ای بندۂ خدا کے ڈر اللہ سے اور نہ کھول تو مُہر امانت کو یعنی ازالۂ بکارت کر
بغیر نکاح کے پس اوٹھ کھڑا رہا مین اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کے چھوڑ دیا مہینے اوسکو یا الٰہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا مہینے یہ واسطے
طلب رضامندی تیری کے تو کھولدے ہمارے لیے اس تھر سے پس کھولی واسطے اونکے اللہ تعالیٰ نے اور کشادگی + اور کہا ایک نے
یا الٰہی تحقیق مہینے ضروری کو لگا یا تھا ایک مزدور بدلے فرق چانول کے پس جب کہ چکا وہ کام اپنا کہا دے مجکو حق میرا پس پیش کیا مہینے
اوسپر حق اوسکا یعنی دینے لگا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس سے ہمیشہ ہامین زراعت کرتا اون چانولون کی یہانتک
جمع کیے مہینے اوس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانے والے اونکے پس آیا میرے پاس مزدور یعنی بعد ایک مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور ظلم
مجہ اوپر دے مجکو حق میرا پس کہا مہینے جا تو طرف ان بیلون کے اور اونکے چرانے والون کے کہ حق میرا ہی پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور یہ ہنسی کر مجہسے پس کہا
مہینے تحقیق مین نہین ہنسی کرتا تجہسے پس لے تو ان بیلون کو اور انکے چرانے والون کو پس لیا اوسنے لونکو اور لے گیا سب کو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ
تحقیق کیا مہینے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہی اس سے کھولدیا اللہ نے اون سے ثقل کی بخاری مسلم نے + ف +
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے سختی و کرب کی حالت مین اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا اونکی قبول کی اس سے
اور آنحضرت نے اوسکو اوس قوم سے بیچ عرض ثنا اور ذکر فضائل کے بیان فرمایا اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین نہ فضیلت
سلوک کرنے کی ماں باپ سے اور ترجیح دینی اونکو سب اہل اولاد پر اور احتراز کرنا اونکی تکلیف متوقعہ سے اور مدنظر رکھنا اونکے راحت و آرام کو
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہی خصوصاً جبکہ ادب و تعظیم کے مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ راحت
نیند کی لذیذ اور فکر بہت زیادہ ہی کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً
وقت قدرت کے اور نہونے مانع کے اور سہو نے خواہش شفقت کے خصوصاً بیچ شہوت ستر کے کہ زور و شور اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی
عقل پر اور کل ترین حالات ہی مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف کرنا غیر کے مال مین بغیر اوسکے اذن کے جائز ہی اگر اجازت دے بعد اوسکے
جیسے کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف کرنا فضولی کا جائز اور موقوف ہی مالک کی اجازت پر اور بعد اجازت اوسکی کے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا
کہ امور نیک اور ادائے امانت اور خوش معاملگی بہتر اور پونہچانے والے ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق تعالیٰ کے اور معلوم ہوا کہ دعا بعد نیک
بعد از وقوع بلا کے مقبول تر ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سے ہی اور معلوم ہوا کہ کرامت اولیا کی حق ہی جیسے کہ
مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی + ۷ + آیا حاضر ہمہ صحابی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مہینے یہ کہ جہاد کو
جاؤن مین اور تحقیق آیا ہون مین کہ مشورہ کرون آپسے پس فرمایا کیا ہو واسطے تیرے ماں کہا ہان فرمایا لازم کر تو اوسکو اسلیے کہ تحقیق
بہشت نزدیک پانون اوسکے کے ہی + ف + یعنی ماں کے پانون پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث داخل ہونے بہشت کی ہی اور
یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سے کہ حکم کیا ساتھ اوسکے اولاد کو وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ یعنی و
پست کر انکے لیے بازو ذلت کا بسبب رحم کے + ۸ + ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی ماں باپ کا اور اولاد اوانکی کے فرمایا
وہ دونون جنت مین تیری اور دوزخ مین تیری + ف + یعنی حق ماں باپ کا رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونے کی بہشت مین اور نکرنا
نافرمانی کا کہ باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ مین + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہین ماں باپ اوسکے پر ایک
اونمین سے اس حال مین کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ اپنے کا البتہ نافرمان ہی تو ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطے اونکے اور استغفار کرتا ہی
واسطے اونکے یہانتک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار + ف + یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کے پیچھے بعد از مرنے اونکے کے وہ فائدہ کرتا ہی

۷ آخر ساتوین رکوع کے ۳۱ آیتین ۱۱ کلمے ۴۸ حرف ۲۰۰ ۵۲ ۸ ۷ ۳۱ ۱۱ ۴۸

کہ اگر ناراض گئے ہوں تو بھی حق تعالی اونکو راضی کردیگا اوسسے اور لکھیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنے والونکے ساتھ ماں باپ کے اور رضا جویوں اونکے کے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ فرمان برداری کرنے والا ہے خدا کی بیچ حق ماں باپ کے یعنی حق اونکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ثابت ہین اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک ماں باپ سے یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ نافرمانی کرنے والا ہے خدا کی بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہی اس حال مین کہ کھلے ہین اوسکے لیے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ہی ایک ماں باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی یعنی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بمنزلہ عبادت حق کے ہی حقیقت مین طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کیا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکے اوپر ظلم کرین فرمایا اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر + ف + یعنی بار بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغے کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ مین ہی نہ دینیہ مین اسلیے کہ فرمان برداری ماں باپ کی اگر مخالف دین کے ہو تو روا نہین + ح + تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے یعنی ایک کے اون دونون مین سے دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھا ہو اللہ تعالی واسطے اوسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنی ثواب حج مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز سے کہ تمہارے گمان مین ہی کہ کوئی لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنی سوائے شرک کے بخشتا ہی اللہ تعالی اونمین سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی دنیا کے پہلے مرنے کے + ف + یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنے والے کے پہلے مرنے اوسکے کا اور ممکن ہی کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کے پہلے مرنے اونکے کے اور بہرصورت عذاب آخرت بھی باقی رہیگا پھر احتمال ہی کہ ہون بیچ حکم اونکے کے تمام حقوق بندون سے اسلیے کہ مثل اس وعید کے وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے بھی اور یہ نہایت شدید و غلیظ ہی اور بہ نافرمانی ماں باپ کے + ح + یہ حدیثین مشکوۃ شریف مین ہین اب سنئے فضائل خدمتگذاری والدین اور حقوق اونکے سننا چاہیے کہ اہل آیت کریمہ بزرگی اور فضیلت حضرت ابوبکر صدیق اور اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی بھی معلوم ہوئی کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ الخ یعنی یہ لوگ وہ ہین کہ قبول کرتے ہین ہم اچھے عمل اونکے اور درگذرتے ہین ہم اونکی برائیون سے اور داخل کرینگے اونکو اہل بہشت مین موافق وعدے سچے کے کہ وعدہ دیے جاتے تھے انتہی + بھلا اب خیال کرنا چاہیے کہ جنکو اللہ تعالی صریح بہشت فرماوے اونکو جو اشقیا بُرا اور دوزخی جانین کیا حال ہوتا ہوا اونکا اور اونکو کیونکر سہل آسکے اب اگر اونکے مقابلے مین ایک کافر کا حال بیان ہوتا ہو

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ وَهُمَا

اور جس شخص نے کہا اپنے ماں باپ کو مین بیزار ہون تمسے کیا مجکو وعدہ دیتے ہو کہ مین نکالا جاؤنگا جبسے اور گذر چکی ہین اگلی سنگتین جبسے پہلے اور وہ دونون

يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

فریاد کرتے ہین اللہ سے کہ ہی خرابی تیری تو ایمان لا بیشک وعدہ اللہ کا سچا ہی پھر کہتا ہی وہ سب تلقین مین پہلون کی ہوئی +

اور اوس شخص نے کہا اپنے باپ ماں سے تنگدل آہ ہو امین بہ نسبت تمہارے کیا وعدہ دیتے ہو مجکو کہ نکالا جاؤنگا مین اور تحقیق گذر گئے ہین بہت سے لوگون کے پہلے مجھسے اور وہ دونون فریاد کرتے ہین جناب خدا مین اور کہتے ہین اوسکو وای ہی مسلمان ہو تحقیق وعدہ اللہ کا سچا ہی پس کہتا ہی نہین ہی یہ وعدہ مگر کہانیان پہلون کی + تفسیر + مراد اس شخص سے جنس ہی یعنی جو یہ بات کہے مصداق اس مضمون کا ہوگا اور حسن بصری سے ہی کہ ایک کافر فرمان ماں باپ کا جھٹلانے و لایعنی کا تھا اوسکے حق مین یہ آیت اوتری ہی + علمائے فرماتے ہین

ف ۱۰ فرزند کافر کو جنت اخیر اور اسکے ماں باپ کو جہنم اول ہو + مل +

کہا کہ نازل ہوئی ہے آیت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین پہلے اسلام لانے نہ لیکے کے اور یہ قول باطل ہے ذکر کیا ہے
اسکو یہ قول اللہ تعالیٰ کا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ الخ اسمین معلوم کروادیا اللہ تعالیٰ نے کہ لازم ہوا اونپر کلمہ عذاب کا
اور عبدالرحمن افضل مسلمانون مین سے ہین پس نہین ہوسکتے اونسے کہ لازم ہوا اونپر کلمہ عذاب کا اور رد کرتی ہے اسکو یہ روایت بھی + کہ مروان
حاکم تھا حجاز پر کہ عامل کیا تھا اوسکو معاویہ بن ابی سفیان نے پس خطبہ پڑھا مروان نے اور شروع کیا ذکر کرنا یزید بن معاویہ کا تو کہ بیعت کرین لوگ اوسکے
لوگ جدے مر باپ اوسکے کے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر نے کچھ یعنی طعن کیا یزید کے حق مین پس کہا مروان نے کہ پکڑو اسکو پس داخل ہوئے
عبدالرحمن عایشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین پس نہ قادر ہوے لوگ اونکے پکڑنے پر پس کہا مروان نے کہ یہ وہی ہے کہ جسکے حق مین اوتری ہے آیت وَالَّذِيْ قَالَ
لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ + پس کہا عایشہ نے پردے کے پیچھے سے کہ نہین اوتارا اللہ نے ہمارے حق مین کچھ قرآن سے سوے اسکے کہ اللہ نے اوتارا
عذر میرا اور اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت عایشہ نے یہ سنکر کہا کہ اے مروان تو عبدالرحمن کو کہتا ہے ایسا اور ایسا حجوٹ بولتا ہے تو
واللہ اسکے حق مین نہین اوتری یہ آیت ولیکن اوتری ہے فلانے بیٹے فلانے کے حق مین اَلَمْ يَاْنِ الخ یعنی اللہ پر اور بعث پر وعدہ اللہ کا

یعنی بعث کا سچا ہے + درمنثور + مد

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ
وہ لوگ ہین جن پر ثابت ہوئی بات شامل اور فرقون مین جو گذرے ہین اونسے پہلے جنون کے اور آدمیون کے بیشک وہ
كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ○
تھے ٹوٹے مین آنے + مو

یہ جماعت وہ ہین کہ ثابت ہوا اوپر وعدہ عذاب کا جملہ امتون سے کہ گذر گئے ہین پہلے اونسے جنون اور آدمیون سے تحقیق وہ تھے ٹوٹنا
پانے والے + تفسیر + وعدہ عذاب کا یعنی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ + مد

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○
اور ہر ایک کی درجے ہین اپنے کیے کاموں سے اور تا پورا دے اونکو کام اونکے اور اونپر ظلم نہ ہوگا + مو

اور ہر ایک کے لیے مرتبے ہین موافق اوسی چیز کے کہ عمل کیے اور تو پورا دیوے خدا اونکو بدلا اعمال اونکے کا اور وہ ظلم نکیے جاوین + تفسیر
اور ہر ایک کے لیے دونون جنسون ذکر کی گئین سے کہ نیک اور بد ہین مرتبے ہین یعنی جنت والے بھی کئی درجے ہین اور دوزخ والے بھی
اسی طرح اپنے اپنے اعمال سے یا یہ معنی ہین کہ ہر ایک کے لیے جنس مومن اور کافر سے درجات ہین پس درجات مومن کے جنت مین عالی ہین
اور درجات کافر کے دوزخ مین نیچے ہین + مد جلالین + مو

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ
اور جس دن لائے جاوین گے منکر آگ کے اوپر ضائع کیے تمنے اپنے مزے اپنے دنیا کے جیتے اور اوسکو برتے
بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
اب آج سزا پاؤگے ذلت کی مار بدلا اوسکا جو تم غرور کرتے تھے ملک مین ناحق
وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ○
اور اوسکا جو تم حکمی کرتے تھے + مو

اور اوسدن کہ پیش لائے جاوینگے کافر آگ پر کہا جاویگا آیا ضائع کین تمنے نعمتین اپنی بیچ زندگانی دنیاوی اپنی کے اور بہرہ مند

ہوئے تم ساتھ اونکے پس آج بدلا دیا جاویگا تمکو عذاب خواری کا بسبب اوسکے کہ تکبر کرتے تھے تم زمین مین ناحق اور بسبب اوسکے کہ بدکاری کرتے تھے تم ۔ تفسیر ۔ ترجمہ کہتا ہے یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کہ یہ صورت بتائی ہے حال سعید اور شقی کی پس سعید حق تعالیٰ کا اور حق مان باپ کا بجالاتا ہے اور ہر طرح کی نعمتون سے محظوظ ہوتا ہے اور تمام امور مین حق تعالیٰ کی طرف جمع کرتا ہے اور شقی ہمیشہ کرتا ہے در سپاس کفر اور نافرمانی والدین کے اور انکار معاد اور صورت سعید کی منطبق ہے حضرت ابوبکر صدیق پر اور اور وہ نیز بھی واللہ اعلم انتہی ۔ ہمارا کہنا فرد اس کے پیش لانے سے آگ پر عذاب کرنا اوسکا ہے ساتھ آگ لگنے کے اور بعضون نے کہا کہ مراد پیش لانا آگ کا ہے اوسکے پیش ہونے سے ۔ تمنے اپنی زمین بلکھ گیا تمھارے لیے حصہ نعمتون سے کچھ پوچھے تم اوسکو دنیا اپنی مین اور تحقیق لے گئے تم اوسکو اپنی دنیا مین اور لے لیا تمنے اوسکو پورا پس نہین باقی رہا تمھارے لیے کچھ اوسکے بعد پورا لیکن حصے اپنے کہ آوحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ لَوْ شِئْتُ لَكُنْتُ أَطْيَبَكُمْ طَعَامًا وَأَحْسَنَكُمْ لِبَاسًا وَلَكِنِّي أَسْتَبْقِي طَيِّبَاتِي ۔ یعنی اگر مین چاہتا تو ہوتا اچھے کھانا کھانا منسوب تمھارے اور بہت اچھے کپڑے پہنتا منسوب تمھارے ولیکن مین چاہتا ہون ۔ باقی کھوئی تین اپنی انتہی ۔ یہ مضمون سے مدارک کا ہے اور تفسیر عالم مین لکھا ہے کہ جب سرفراز کی اللہ تعالیٰ نے کافرون کو بسبب فالہ واہ ثمانے کے طیبات یعنی نعمتون سے دنیا مین انتفاع کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے صحابہ اور اونکے اہلون نے پرہیز کرنا لذتون سے دنیا مین ہمیشہ تو آخر کے لیے چنانچہ منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آیا حاضر ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ لیٹے ہوئے تھے کھجوری چارپائی پر تحقیق نشان قول لیے تھے چارپائی نے آپ پہلوے مبارک مین کہ لگے ہوئے تھے کیسہ چمڑے کا کہ بھرا ہوا تھا اوسکا پوست خرما کا تھا پس سلام کیا مینے کہا رسول اللہ دعا کر اللہ سے پس فراخی کرے اوپر امت تیرے کہ فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اونپر حال انکو وہ نہین عبادت کرتے اللہ کی پس فرمایا آنحضرت نے کیا اسی فکر مین ہے تو اے پسر خطاب کے تو قوم ہین کہ جلدی دی گئین اونکے لیے اچھیان اونکی زندگانی دنیا مین اور ایک روایت مین ہے کہ یا نہین پر راضی ہو تو یہ کہ ہو ہے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت اور روایت رضی اللہ عنہا کہ نہین سیر ہوئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین روز سے گھر کے لوگ جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہان تک کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی حالت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تحقیق آتا تھا ہمپر زمانہ کہ نہین جلاتے تھے ہم آگ اور نہین ہوتا تھا ہمارے لیے مگر پانی اور کہا عروہ نے کہا میں نے خالہ سے اپنی کہ کیا چیز تھی کہ جسکے اوپر اعتماد کرتے تھے تم اے خالہ کہا کہ دو سیاہ چیز خرما اور پانی ۔ حدیث ۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی راتین گذارتے تھے خالی پیٹ اور آپکے گھر کے لوگ نہین پاتے تھے کھانا رات کا اور تھی اکثر روٹی جو کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تحقیق ڈرایا گیا مین اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرایا گیا کوئی یعنی میرے برابر اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا مین اللہ کی راہ مین اور نہین ایذا دیا گیا کوئی یعنی میرے برابر اور البتہ تحقیق آئے مجھپر تیس رات دن اس حال مین کہ نہین تھا میرے لیے اور بلال کے لیے طعام کہ کھاوے صاحب جگر کا یعنی جاندار مگر کچھ تھوڑا سا کہ ڈھانپے اوسکو بغل بلال کی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کچھ سنتے ہو تم کہ نہین تھا اوپر آلِ محمد کے کوئی شخص کہ اوپر سر چادر ہو اور تہبند یا فقط تہبند یا فقط کملی تحقیق باندھتے تھے اونپر اپنی زمین پس بعضی اونمین سے تھی کہ پہونچتی آدھی پنڈلی تک اور بعضی اونمین سے وہ تھی کہ پہونچتی شخنون تک پس اکٹھا کرتا اوسکو اپنے ہاتھ سے واسطے کراہت جاننے اسکے کہ معلوم ہو ستر اوسکا اور آیا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف سمجھا کے آگے لایا گیا کھانا یعنی شام کو اور تھے وہ روزے سے یعنی دن کو پس کہا کہ قتل کیے گئے مصعب بن عمیر کہ وہ بھی ایک صحابی تھے اور وہ بہتر تھے مجھسے پس کفنائے گئے اپنی چادر مین کہ وہ ایسی تھی اگر ڈھانکا جاتا سر اونکا کھل جاتے پاؤن اونکے اور اگر ڈھانکے جاتے پاؤن اونکے کھل جاتا سر اونکا اور گمان کرتا ہون مین عبدالرحمن کو کہ کہا اور قتل کیے گئے حمزہ اور وہ بہتر تھے مجھسے پھر فراخی کی گئی ہمارے لیے دنیا سے جو کچھ کہ فراخی کی گئی یا کہا عبدالرحمن نے ڈر دیے گئے ہم دنیا سے جو کچھ کہ دیے گئے

اور تحقیق تُو نے ہین ہم پر کہ ہون نیکیان ہماری جلدی کی گئین یعنی اونکے بدلے مین ہمین نعمتین ملگئین ہون پھر شروع کیا عبدالرحمن نے رونا
یہان تک کہ چھوڑ دیا کھانا اور نہ سمجھا اوسکو اور عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ جابر رضی اللہ عنہ گوشت سوکھے کر اپنے ہاتھ مین لیے چلتے ہین پوچھا
کہ کیا ہی جابر نے کہا کہ دل چاہا ہاتھ سے گوشت کھانے کو پس خرید اسنے اوسکو پس کہا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ کیا جب دل چاہتا ہی تیرا
کسی چیز کو اہی جابر خرید تا ہی تو اوسکو کیا نہین ڈرتا ہی تو اس آیت سے اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا اور پانی مانگا اہل مدینہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پس حاضر کیا گیا پانی ملا ہوا شہد کا پس کہا کہ تحقیق یہ خوب ہی لیکن سینے سنا ہی اللہ عزوجل کو کہ عیب کیا اوپر ایک
قوم کے خواہشون اونکی کا پس فرمایا اللہ تعالی نے اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا یعنی
لے گئے تم خواہشین اپنی بیچ زندگانی دنیا کی اور فائدہ اوٹھایا تمنے ساتھ اونکے پس ڈرتا ہون مین کہ ہووین ثواب نیکیون ہماری کے
جلدی دیے گئے واسطے ہمارے پس پیادہ ف یعنی جیسے کافرون کو اللہ تعالی فرماوے گا کہ تم دنیا ہی مین فائدہ اوٹھا چکے ہو تو ہان
کہ مجکو بھی ہوس نیکیون کے یہ نعمتین یہان ملین اور وہان کے ثواب سے محروم رہون اور تو بان رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب کے بعد اپنے اہل بیت مین سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کو آتے اور جب سفر سے آتے تو سب سے
پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کو آتے دیس نا گہان آئے کیا دیکھا ہے کہ تو آئے انکے ہار پس نا گہان دیکھا ایک پردہ ٹاٹ کا اونکے
دروازے پر اور دیکھے حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما کے ہاتھ مین دو کڑے چاندی کے پس پھر گئے حضرت اور تشریف نہ لائے انکے گھر مین
پس جب دیکھا یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے گمان کیا کہ بلاشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین آئے اونکے پاس بسبب اوس چیز کے کہ دیکھی اوس
پھاڑ ڈالا اوسکو اونھون نے پردہ اور اوتار ڈالے کڑے صاحبزادون کے ہاتھون مین سے پھر کاٹ ڈالے وہ کڑے پس رونے لگے صاحبزادے پس تقسیم کر دیے
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ دونون کو پس گئے دونون صاحبزادے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتے ہوئے پس لیے وہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون سے اور فرمایا ای ثوبان لیجا اس زیور کو طرف بنی فلان کے یعنی نام لیا ایک شخص کا اپنے اقربا مین سے
کہ مدینے مین رہتے تھے اور سوال ے واسطے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ایک ہار عصب کا اور دو کڑے ہاتھی دانت کے اسلیے کہ یہ اہل بیت میرے
ہین اور مین نہین دوست رکھتا یہ کہ کھاوین یعنی برتین وہ طیبات یعنی نعمتین اپنی بیچ زندگانی دنیا اپنی کے تمام ہوا مضمون سوال کا اور تشکوہ
مین ہی کہ کہا ابوطلحہ نے کہ شکوہ لائے ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا پس کھول کر دکھائے ہمنے پیٹون اپنے سے
ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک نے پیٹ کھول کر پتھر کہ بسبب بھوک کے باندھے تھے دکھائے پس کھول کر دکھائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پیٹ اپنے سے دو پتھر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا
بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ یعنی بچا تو اپنے تئین سے اسلیے کہ تحقیق بندے اللہ کے نہین ہوتے ہین ہین وے اور فرمایا کہ جو کوئی راضی ہوا اللہ سے ساتھ تھوڑے
رزق کے راضی ہوتا ہی اللہ اوس سے ساتھ تھوڑے عمل کے اور ابوہریرہ گذرے ایک قوم پر کہ آگے اونکے رکھی تھی ایک بکری بریان پس بلایا
اونھون نے ابوہریرہ کو پس انکار کیا اونھون نے کھانے سے اور کہا کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس حال مین کہ نہین سیر ہوئے جو کی
روٹی سے اور فرمایا رشک سے لیجا فاجر پر یا ساتھ نعمت کے کیونکہ تحقیق تو نہین جانتا اوس چیز کو کہ وہ ملنے والا ہی بندے کے اپنے کے تحقیق اوسکے
لیے اللہ کے پاس مارنے والا ہی کہ نہین مرنے کا یعنی آگ اور فرمایا کہ جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بندے کو روکتا ہی اوسکو دنیا جیسے کہ روکتا ہی
ایک تم مین کا کہ روکتا ہی بیمار اپنے کو یعنی استسقا والے کو پانی سے اور فرمایا دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہی ادم کو ابن آدم برا جانتا ہی موت
کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور برا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہی اور آیا ایک شخص نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس پس کہا نصیحت کر مجکو اور مختصر کر پس فرمایا جب کھڑا ہووے تو نماز اپنی مین پس پڑھ نماز رخصت کرنے والے کی سی یعنی

مانند نمازادہ شخص کے کہ چھوٹے نوالا ہو یا سوہی اللہ کو یعنی خلق کو امور نبوۃ اور بات کہ عذر کرے نواسے کل کو یعنی قیامت کو اپنے سبب کے لگے
اور قصد کرنا سیدی کا اور چیز ہے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہو یعنی طلب مال کی اگر ارادہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ
اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ یعنی پس جس کو چاہے اللہ کہ راہ دکھائے اوسکو کھولتا ہے سینہ اوسکا اسلام کے لیے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تو جب داخل ہوتا ہے نور سینے میں کھل جاتا ہے وہ سینہ یعنی نفس قبول کرتا ہے اوسکو اور صاف ہو جاتا ہے
بری باتوں سے پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا واسطے اس حالت کے علامت ہے کہ پہچانی جاوے ساتھ اوسکے فرمایا یاد رہو نا گھر دوسرے
یعنی دنیا سے اور رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور مستعد ہونا موت کے لیے پہلے اوترنے اوسکے کے اور کہا ہم سے ابن درید نے
لکھا ہے مجکو زہیر نے جیسا کہ مانگتا ہے فلانا پس کہا اور نہوں نے کہا سلیے نہیں مانگتا میں کہ سنا ہی ہے سوال خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرماتے تھے تحقیق آگے تمھارے گھاٹی سخت ہے یعنی موت قبر سفر میں گذرنے اوسکے پر جھل ہیں دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہا کا ہو میں
اوس گھاٹی کے لیے انتہی ✦ **نکتہ** ✦ ایک محقق کہتا ہے کہ آیت وَقَضَيْنَا سے یہاں تک اشارہ ہے اسپر کہ سالک کو مصاحبت جسے
ساتھ اخلاق حمیدہ کے اور ادا کرنے حقوق شریعت کے سے چارہ نہیں ہے بدون اسکے درجہ صلاح اور اناہت کو نہیں پہونچتا اور لائق واردات
الہام الٰہی کے نہیں ہوتا ہے اور وقت تمام ہونے نعمت ولایت اور نبوت اور اکمال اوسکے کا بعد پاس پرس کے ہو چکوئی متصف ساتھ اوسکے
اور متوجہ الی اللہ نہو اور نہ منکب ہو نفسوں اور دنیا کی کے ہو تو شمولوں نفس اور دنیا کی کے ہو تو عذاب کیا جاوے گا وہ آگ میں اور حرمان میں اور اسی شبہ ہے
کہ رسول علیہ السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور اولیا نے اجتناب کیا نعمتوں دنیا کی سے انتہا پر کہ ہی تو قرب الٰہی کو اور درجات جنت کو پہونچے
تنبیہ ✦ غور کرو بھائیو ان مضامین میں اور اختیار کرو زہد کو اور بچو ابلیس نفس کے حال سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ابلیس آگے ہے اور نفس دائیں تیر سے اور ہوی یعنی خواہش نفسانی بائیں تیر سے اور دنیا پیچھے تیر سے اور عضا گیر ہے اور چیارہ پیر ہے پس
ابلیس بلاتا ہی مجکو دین کے ترک کرنے کی طرف اور نفس بلاتا ہی مجکو معصیت کی طرف اور ہوی بلاتی ہی مجکو شہوات کی طرف اور دنیا بلاتی ہی
مجکو اسکی طرف کہ ترجیح دیوے تو اوسکو آخرت پر اور اعضا بلاتے ہیں مجکو ذنوب کی طرف اور چیار بلاتا ہی مجکو جنت اور مغفرت کی طرف
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ یعنی یہ کفار بلاتے ہیں آگ کی طرف اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہی جنت اور مغفرت کی طرف پس جسنے کہا مانا ابلیس کا چھوڑا اوسنے حق تعالیٰ اور جسنے کہا مانا
نفس کا گئی گذری ہوئی اوسنے روح اور جسنے کہا مانا ہوی کا جاتی رہی اوسنے عقل اور جسنے کہا مانا دنیا کا جاتی رہی اوسنے آخرت اور جسنے کہا مانا
اعضا کا گئی مذمتی ہوئی اوسنے جنت اور جسنے کہا مانا اللہ تعالیٰ کا گئیں اوسنے ساری بھلائیوں کو ✦ **فصل** ✦ پوچھا ساری بھلائیوں کو ✦ **فصل** ✦ پوچھا کسی نے بعضوں کو
دریا کی پار اور آخرت کی مثال کنارے کی ہے اور تقوے کی مثال کشتی کی ہے جب کشتی مضبوط ہوگی تو سب باتیں درست ہونگی ✦ **بیت** ✦
شب تاریک و بیم موج و گردابی چنین حائل ✦ کجا داند حال ما سبکساران ساحلہا ✦ پس متعلق کفار کا حال بیان فرمایا اوپر قصہ قوم عاد کا بیان فرمایا
کفار مکہ کے سمجھانے کے لیے کہ دیکھو اوسوں نے اپنے نبی کا کہنا نہ مانا آخر کو خراب ہلاک ہوئے ایسے ہی تم اگر اس نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہنا نہ مانوگے تو خراب اور ہلاک ہوگے ✦

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ

اور یاد کر عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو احقاف میں اور گذر چکے تھے ڈرانے والے آگے سے اوسکے اور پیچھے سے

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

کہ بندگی نہ کرو کسی کی سوا اللہ کے میں ڈرتا ہوں تمپر آفت سے ایک بڑے دن کی ✦

اور یاد کر قوم عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں اور تحقیق گذرے تھے ڈرانیوالے آگے سو نہ اوسکے کے اور پیچھے اوس سے یعنی ہر جانب سے یہ مضمون کہ عبادت مگرو مگر خدا کو تحقیق میں ڈراتا ہوں تمکو عذاب دن بڑے کے سے ✦ **تفسیر** ✦ عاد کے بھائی کو یعنی حضرت ہود علیہ السلام کو اور احقاف جمع حقف کی ہے بمعنی ریت کے تھل کے پس احقاف ایک ریگستان ہے ولایت یمن میں قریب حضرموت کے کہ وہاں قوم عاد رہتی تھی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ احقاف ایک جنگل ہے درمیان عمان اور مہرہ کے آگے سو نہ اوسکے کے الخ یعنی پہلے ہود سے اور بعد اوسکے آئے تھے رسول ڈرانے والے طرف قومون اپنی کے ڈراتا ہوں تمکو اگر پوجو گے تم غیر اللہ کو اور معنی ساری آیت کے یہ ہیں اور یاد کر ہود کے ڈرانے کو اپنی قوم کے تئیں انجام کار شرک اور عذاب عظیم سے اور بکا شبہ گذرے ہیں اوس رسول سے پہلے اور پیچھے اوسکے یعنی تمام انبیا ساتھ اسی امر کے مبعوث اور حکم کرنے والے ہوئے ہیں ✦ **مد جلالین** ✦

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

بولے کیا تو آیا ہی ہم پاس کہ پھیرے ہمکو ہمارے ٹھاکروں سے سو لے آ ہمپر جو وعدہ دیتا ہی تو اگر ہی تو سچ ✦ **موتا**

کہا قوم ہود نے کیا آیا ہی تو سامنے ہمارے تو باز رکھے تو ہمکو ہمارے معبودوں کی پرستش سے پس لا جو کچھ کہ وعدہ دیتا ہی تو ہمکو اگر سچوں سے ہی تو ✦ **تفسیر** ✦ وعدہ دیتا ہی یعنی جلدی عذاب آنے کا شرک کرنے پر سچوں سے ہو یعنی اپنے وعدے میں ✦ **مد**

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ○

کہا ہود نے کہ سوا اسکے نہیں علم نزدیک خدا کے ہی اور پونہچاتا ہوں میں تمکو وہ چیز کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اوسکے یعنی ڈراتا ہوں لیکن دیکھتا ہوں میں تم ایک گروہ ہو کہ نادانی کرتے ہو ✦ **تفسیر** ✦ علم یعنی وہی جانتا ہی کہ اوسوقت عذاب آویگا تمکو کچھ علم اوسکا نہیں نادانی کرتے ہو کہ جلدی عذاب چاہتے ہو اور یہ نہیں جانتے کہ رسول بھیجے گئے ہیں ڈرانے والے نہ یہ کہ علم غیب رکھتے ہیں اور نہ یہ کہ پوچھیں اللہ تعالیٰ سے وہ چیز کہ اوس نہیں دیا ہی پوچھنے کا ✦ **مد**

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ

پھر جب دیکھا اوسکو ابر سامنے آیا انکے نالوں کے بولے یہ ابر ہی ہمپر برسے گا کوئی نہیں وہ جسکی تم جلدی کرتے تھے باد ہی جسمیں دکھ کی مار ہی اوکھاڑے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے پھر صبح کو رہ گئے کوئی نظر نہیں آتا سوا اوسکے گھروں کے

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ○

یوں ہم بدلے دیتے ہیں گنہگار لوگوں کو ✦ **موتا**

پس جب دیکھا اوس عذاب کو بصورت ابر کے متوجہ اونکے میدانوں پر بولے یہ ابر ہی برسنے والا ہمپر بلکہ حقیقت میں وہ ابر وہ چیز ہی کہ جلدی طلب کرتے تھے تم اوسکو ایک ہوا ہی کہ اوسمیں عذاب درد دینے والا ہی تباہ کرے ہر چیز کو ساتھ فرمان پروردگار اپنے کے پس ہوئے اس حال پر کہ دیکھی نہیں جاتی تھی کوئی چیز سوا گھروں اونکے کے اسی طرح سزا دیتے ہیں ہم گنہگاروں کی گروہ کو ✦ **تفسیر** ✦ منقول ہی کہ مینہ نہ برسا تھا قحط سالی تھی پس دیکھا اونھوں نے ابر سیاہ کنارہ آسمان میں کہ سامنے آیا اونکے نالوں کے پس کہا اونھوں نے یہ ابر ہی کہ مینہ برساویگا ہمپر اور بڑی خوشیاں کیں اوسکو دیکھکر پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے بل ھو ما استعجلتم بہ ✦ یعنی یہ ابر مینہ نہیں برسانے کا بلکہ یہ وہی عذاب ہی کہ جسکی جلدی کرتے تھے تم پھر تفسیر کی ما استعجلتم بہ کی کہ ما یعنی تم تباہ کرینی ہوا کہ اکثر قوم عاد

جانیں اور اموال پس مراد کل شئی سے اکثر ہی تعمیر کیا اکثر کو ساتھ کل کے اسی طرح یعنی مثل اسکے سزا دیتے ہیں ہم اور ملکو کہ ہم کرے ہیں جرم انکے کہ اور یہ مژدہ نا ہی مشرکین عرب کو + ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ گو شہ نشین ہوئے ہوا اور ساتھی انکے ایک جگہ نہ نہیں ہوتی تھی انکو ہوا سو ایسی ہوئی کہ خوشگوار ہوا انکی جانوں کو اور قوم عاد پر اس طرح کی ہوتی تھی کہ اونٹ اٹھا لیجاتی تھی انکو درمیان آسمان زمین کے اور ڈالدیتی تھی انکو تیز ہوا + **مثل** + وہ ہوا دو برس یعنی بھجوا تھی اول کہ آئی دیکھا عاد نے کہ مواشی اور انکے مرد کو کہ باہر گھروں سے تھے اور اکٹھے ہو رہے تھے ریت میں آسمان کے لیجاتی ہے مانند پرندوں کے اون بھیڑوں نے گھروں میں انکر دروازے بند کر لیے ہوئے حکم الٰہی آیا دروازے انکے کھول کر تھل ریت اوپر لا ڈالے سات رات دن اور سات کہ پیچھے سے اور آہ آہ کی آواز انکو سنائی دیتی تھی بعد ازاں بھیجا ہوا نے ہوا کو حکم کیا کہ ریت انکے اوپر سے دور کر کے بدن انکے دریا میں ڈال دے پس یونہیں کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کہا نہیں بھیجی اللہ تعالیٰ نے عاد پر ہوا مگر بقدر انگوٹھے ریکے کہ یہ ہی اور عایشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ چمکتا ہوا کالو فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَا اَرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ یعنی بااللہ بلاشبہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس ہوا کی اور بھلائی اوس چیز کہ اسمیں ہو اور بھلائی اوس چیز کی کہ بھیجی گئی ہو ساتھ اسکے اور پناہ مانگتا ہوں میں اسکی برائی سے اور برائی اوس چیز کی کہ اسمیں ہو اور برائی اوس چیز کی کہ بھیجی گئی ہو ساتھ اسکے پھر جب بر آتا آسمان پر تغیر ہوتا رنگ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور باہر آتے گھر کے اور اندر جاتے اور سامنے آتے اور بیٹھ پھیرتے پس جب مینہ برستا تو دور ہوتی وہ حالت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس پوچھا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبب اسکا پس فرمایا شاید کہ وہ جیسا کہ کہا قوم عاد نے هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا + اور روایت ہے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو موند بھاڑ کر ہنستے یہاں تک کہ دیکھوں میں کو تحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں تھے آپ مگر مسکراتے اور تھے آپ جب دیکھتے ہوا یا ابر پہچانا جاتا اوسکی فکر کا حضرت کے چہرہ مبارک میں پس کہا میں نے یا رسول اللہ لوگ جب دیکھتے ہیں ابر کو خوش ہو جاتے ہیں بامید اسکے کہ ہو اوس میں مینہ اور آپ جب دیکھتے ہیں اوسکو تو پہچانی جاتی ہے واسطے آپ کے چہرہ مبارک میں کراہت پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عایشہ کون سی چیز امن میں کرے جبکہ اوس سے کہا ہوا سمیں عذاب بلاشبہ عذاب کی گئی ایک قوم ساتھ ہوا کے اور بلاشبہ دیکھا اوس قوم نے عذاب پس کہا وہ جو ہے هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا اخیر آیت تک + **معالم** + **درمنثور** + **تنبیہ** + غور کرنا چاہیے ان روایتوں میں کہ انسے معلوم ہوا کہ آدمی کو غافل نہونا چاہیے ہر حال میں اور ہر وقت سے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِیْ سِتَّةِ اَنْوَاعٍ مِّنَ الْغُمُوْمِ فِیْ اَحَدِهَا اَنَّهٗ تَعَالٰی یَاْخُذُهٗ بِالْاِسْمِ كَانَ بَغْتَةً وَالثَّانِیْ مِنْ قِبَلِ الْحَفَظَةِ اَنْ یَّكْتُبُوْا عَلَیْهِ مَا یَفْتَضِحُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالثَّالِثُ مِنْ قِبَلِ الشَّیْطٰنِ اَنْ یَّتَطَلَّعَ عَلٰی عَمَلِهٖ وَالرَّابِعُ مِنْ قِبَلِ مَلَكِ الْمَوْتِ اَنْ یَّاْخُذَهٗ فِیْ غَفْلَةٍ بَغْتَةً وَالْخَامِسُ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ اَنْ یَّغْتَابَ بِهَا نَسْئَلُهٗ عَنِ الْاٰخِرَةِ وَالسَّادِسُ مِنْ قِبَلِ الْاَهْلِ وَالْعِیَالِ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِهِمْ یَسْئَلُوْهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ + **مثل** + وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ اور دیے تھے ہم نے انکو جو کہ مقدور نہیں دیے ہم نے تمکو اور دیے تھے انکو کان اور آنکھیں اور دل پھر کام نہ آئے انکو کان انکے وَلَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَلَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ نہ آنکھیں انکی دل انکے کسی چیز میں کہ تھے امید کرتے بیشک نہ کی باتوں اللہ کی اور اوترا پڑی انپر جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے

اور ہم نے جگہ دی تھی جسنے قوم عاد کو جسمیں اوس چیز نے کہ جگہ نہیں دی ہے تمکو اور بنائے تھے ہمنے قوم عاد کے لیے کان اور آنکھیں

اور دل پس و پیش کیا اونسے اونکے کانوں نے اور اونکی آنکھوں نے اور اونکے دلوں نے کسی چیز کو اسکا انکار کرتے تھے خدا کی نشانیوں کا اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے + اور ہمنے مقدور دیے تھے اونکو جو تمکو مقدور نہیں دیے اور اونکو دیے تھے کان اور آنکھیں اور دل پھر کام نہ آئے اونکو کان اونکے نہ آنکھیں اونکی نہ دل اونکے کسی چیز میں اسلیے کہ تھے منکر ہوتے اللہ کی باتوں سے اور اولٹ پڑی اونپر جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے + **تفسیر** + اونکو دل اور کان اور آنکھ دیے تھے یعنی دنیا کے کام میں عقلمند تھے وہ عقل کام نہ آئی + **مو** + مگر جو دی تھی ہمنے الزیعنی اونکو جو قوت بدن اور طول عمر اور کثرت مال کی دی تھی وہ تمکو نہیں دی اور کان الزیعنی آلات ادراک وفہم کے دیے تھے تا دلیلیں توحید حق کی سمجھیں اور کلمات اوسکے سنیں اور سمجھیں چونکہ نہ سمجھے ہلاک کیا ہمنے اونکو باوجود اوس قوت بدن اور طول عمر اور کثرت مال اونکی کے پس ہلاک کرنا تمہارا اے قریش کہ نسبت اونکے بہت ضعیف ہو کیا دشوار ہے پس ڈرو اور ایمان لاؤ اگر گھیر لیا اونکو یعنی سزا اونکے ٹھٹھے کی اوپر اور تری کہ معذب ہوئے اور یہ تہدید ہے کفار مکہ کے لیے پھر زیادہ کی تہدید فرمایا اللہ تعالیٰ نے قول پاک اپنے **وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا** الخ کے + **بحر** + **مل** + **معا** +

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

اور البتہ ہلاک کیا ہمنے تمہارے آس پاس میں بستیاں اور پھیر پھیر سنائیں اونکو باتیں شاید وہ پھریں + **بیو** +

اور تحقیق ہلاک کیا ہمنے جو کچھ کہ گرد تمہارے ہیں گانوں سے اور طرح طرح بیان کیں ہمنے نشانیاں ہو گا کہ وہ پھریں + **قتی** + اور ہم کھپا چکے ہیں بستی تمہارے آس پاس میں بستیاں اور پھیر پھیر سنائیں اونکو باتیں شاید وہ پھریں + **مو** + **تفسیر** + گرد تمہارے ہیں یا مکہ گانوں سے یعنی بستیاں ثمود کی اور قوم لوط کی اور مانند انکے کے اور مراد بستی سے وہ ہیں اسلیے فرمایا **وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ** یعنی بار بار بیان کیں ہمنے اور بیان کیں طرح طرح کی عبرتیں کہ پھریں کفر و کشی سے طرف ایمان و پس پھرے وہ پس ہلاک کیا ہمنے اونکو + **مل** + **معالم**

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○

پھر کیوں نہ مدد پہنچی اونکی جنکو پکڑا تھا اللہ سے واسطے درجہ پہنچانے کو پوجا کوئی نہیں گرے ہوئے اونسے اور یہی جھوٹھ تھا اونکا اور جو باندھتے تھے + **مو** +

پس کیوں مدد نہ کی اونکی اونھوں نے کہ معبود بنا بیٹھے تھے سوا خدا کے قرب خدا کا جھوٹ گھڑتے ہوئے بلکہ گم ہوئے وہ اونکی نظر سے اور یہی ہے جھوٹھ اونکا جو کچھ کہ افترا کرتے تھے + **قتی** + **تفسیر** + اونھوں نے الزیعنی بتوں نے کہ معبود ٹھہرایا تھا اونکو اور شفیع قرب خدا کا ہونا تھے ساتھ اونکے کہ کہتے تھے **هٰٓؤُلَاۗءِ شُفَعَاۗؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ** + یعنی یہ سفارشی ہمارے ہیں نزدیک اللہ کیوں نہ مدد کی اونکی گم ہوئے یعنی غائب ہوئے اونکی مدد کرنے سے اور یہی ہے جھوٹھ یعنی نہ مذکر نا معبود ہونا اونکا اور غائب ہونا اونکا مدد سے یہی ہے اثر اونکے جھوٹھ کا کہ وہ معبود پکڑنا بتوں کا ہے اور شرمشرک اونکے کا اور افترا اونکے کا اللہ پر جھوٹ کا + **مل نکتہ** + ایک محقق کہتا ہے کہ آیت **وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ** سے یہاں تک ستارہ ہے ساتھ اسکے کہ جو رد گرداننی کریں توحید سے اور حق کی عبادت سے انجام کار اونکا یہی ہے کہ ہلاک ہوں ہم اور دین اونکے اور ہر چیز قسم دنیا اور لذتوں سے کہ محبوب اور خوش کرنے والی اونکی ہے وہی سبب عذاب و ہلاکت کی ہے اور الہ بالطبع اونکے قسم قوی اور نفوس سے اور ہمنشین بد مدد اونکی نہیں کر سکتے + **بحر** + **بیت** + اشکہا یم رفتہ رفتہ در گلو زنجیر شد + طفل دامن گیر ما آخر گریبان گیر شد + **تنبیہ** + ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اگلوں کے احوال سنکر ڈرے

خدا سے اور نصیحت پکڑے جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ ۲ یعنی نیکبخت وہ ہے کہ غیر کو دیکھکر نصیحت پکڑے یعنی جسکو بُری اور عیب کی بات کرتے دیکھے آپ نکرے اور جسکو اچھی بات کرتے دیکھے آپ بھی کرنے لگے حاصل یہ کہ اقتضائے عقل یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کو پہچانے اور اوسکی اطاعت کرے اور اوسکی شان قہاری سے ڈرے اور شیطان کا کہنا نہ مانے اور دولت اسلام کو غنیمت جانے کیا خوب فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مَنْ جَمَعَ سِتَّۃَ خِصَالٍ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ وَطُوْبٰی لَہٗ اَلْمَنَارُ مَرْبًا وَّلَھَا مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَاَطَاعَہٗ وَمَنْ عَرَفَ الشَّیْطٰنَ فَعَصَاہُ وَمَنْ عَرَفَ الْاٰخِرَۃَ فَطَلَبَھَا وَمَنْ عَرَفَ الدُّنْیَا فَقَضَاھَا وَمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ فَاتَّبَعَہٗ وَمَنْ عَرَفَ الْبَاطِلَ فَاتَّقَاہُ ۲ یعنی جسنے جمع کیں چھ خصلتیں خوب طلب کیا جنت کو اور بہت بھاگا دوزخ سے اول تو جسنے پہچانا اللہ تعالیٰ کو پس فرمانبرداری کی اوسکی اور جسنے پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور جسنے پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور جسنے پہچانا دنیا کو پس ترک کیا اوسکو اور جسنے پہچانا حق کو پس پیروی کی اوسکی اور جسنے پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے ۲ اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اَلتَّعَلُّمُ سَبَبُ الْاِسْلَامِ وَالْقُرْاٰنُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْعَافِیَۃُ وَالسِّتْرُ عَنِ الْعُیُوْبِ وَالْغِنٰی عَنِ النَّاسِ ۲ یعنی تعلیم ہیچ میں اسلام اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عافیت اور پردہ پوشی عیبوں سے اور بے پروائی لوگوں سے ۲ **منبہات** ۲ اب آگے اور طرح سے سمجھانا شروع کیا کفار کو آنحضرت کی طرف خطاب فرماکر کہ دیکھو قرآن کی جنوں نے بھی اسکو ہدایت پائی تم کھا رایسے غبی ہو کہ تمکو کچھ مفید نہیں ۲

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا

اور جب متوجہ کردیے ہمنے تیری طرف کئے لوگ جنوں میں سے سننے لگے قرآن پھر جب وہاں پہنچے بولے چپ رہو پھر جب

قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ۝

تمام ہوا اور پھر گئے اپنی قوم کو ڈر سناتے ۲ **ف** ۲

اور یاد کر جب متوجہ کیا ہمنے تیری طرف تیرے ایک جماعت کو جن سے سننے لگے قرآن پس جب حاضر ہوئے اسکے پاس کہنے لگے ایکدوسرے سے چپ رہو پس جب تمام کیا گیا پڑھے طرف قوم اپنی کے ڈر سناتے ہوئے ۲ **فائدہ** ۲ اور جب متوجہ کر دیے ہمنے تیری طرف کئے لوگ جنوں میں سے سننے لگے قرآن پھر جب وہاں پہنچے بولے چپ رہو پھر جب تمام ہوا وہ پھر گئے اپنی قوم کو ڈر سناتے ۲ **تفسیر** ۲ حضرت سے نکلتے تھے جمع کے دنوں میں شہر مکہ سے باہر نماز صبح پڑھنے کے لئے یاروں کے ساتھ اوسوقت کتنے جن سُن گئے اور مسلمان ہوئے اور اپنی قوم کو جاکر سمجھایا اس بار حضرت سے نہیں ملے پھر بہت لوگ مسلمان ہوگئے ایک رات مکے سے باہر آئے حضرت اکیلے باہر گئے سنے قرآن سیکھا اور دین قبول کیا سورۂ جن میں اونکی باتیں مفصل مذکور ہیں اور جیسے حضرت کو وحی آئی ہے جنوں پر خبر آسمان سے بند ہونی اونکو سبب معلوم نتھا قرآن جب سنا تو جانا اوسکا نزول ہوا ہے اس سے خبر بند کی ہے ۲ **ف** ۲ خاموش ہو سنو اور تمام کیا گیا یعنی فارغ ہوئے آنحضرت ۲ قرآن پڑھنے سے ڈرانے ہوئے یعنی اپنی قوم کو عذاب سے اگر ایمان نہ لاویں روایت کیا گیا ہے کہ جن چوری سے سنا کرتے تھے احکام الٰہی آسمان پر جاکر پس جب نگہبانی ہونے لگی آسمان پر اور پھینکے جانے لگے اونپر شہاب یعنی شعلے کہا اونھوں نے آپسمیں کہ نہیں ہے یہ مگر بسبب کسی امر عظیم کے کہ حادث ہوا ہے پس اوٹھے اونمیں سے سات نفر یا تو اشراف جن نصیبین کے سے یا نینوا کے سے کہ اونمیں ربیعہ بھی تھا کہ نام ہے ابلیس بیٹے کا پس چلے وہ یہاں تک کہ پہنچے وہ تہامہ میں پھر آئے طرف وادی نخلہ کے پس پایا اونھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے آدھی رات کو یا صبح کی نماز پڑھتے تھے پس سُنی اونھوں نے قرأت آپکی اور سعید

بن جبیر سے منقول ہی کہ نہین پڑھا قرآن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنون پر اور نہ دیکھا اونکو بجز اسکے کہ پڑھ رہے تھے اپنی نماز مین
پس گذرے جن حضرتؐ پر اور ٹھہر کر سننے لگے اور حضرتؐ کو خبر نہین تھی اسکی پس خبر دی آپ کو اللہ تعالی نے اونکے سننے کی اور بعضون نے
کہا کہ حکم کیا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو یہ کہ ڈراوین جنون کو اور پڑھین پر قرآن پھر متوجہ کیا اللہ تعالی نے طرف حضرتؐ کے ایک جماعت
کو اونمین سے پس فرمایا آپ نے یعنی صحابہ سے کہ مین حکم کیا گیا ہون یہ کہ پڑھون مین یعنی قرآن جنون پر آج کی رات پس کون ساتھ چلتا ہی میرے فرمایا
یہ تین بار پس چپ رہے سب سوائے عبداللہ بن مسعودؓ کے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہ نہین حاضر ہوا حضرتؐ کے ساتھ شب جن مین کوئی سوائے میرے
پس چلے ہم یہان تک کہ جب پونہچے ہم جانب اعلی مکہ کے جہ درون جبلون کے پس کھینچا آپ نے میرے لیے ایک خط یعنی کنڈل اور فرمایا کہ
نہ نکلنا تو اس سے یہان تک کہ پھرون مین طرف تیرے پھر شروع کیا حضرتؐ نے قرآن پڑھنا اور سنا مینے شور وغوغا بہت پس فرمایا مجھے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بعد پھرنے کے کہ آیا دیکھا تو نے کچھ عرض کیا مینے کہ ہان کاکے کا اشخص دیکھے مینے پس فرمایا یہ جن نصیبین تھے
اور تھے وہ بارہان ہزار اور سورت جو پڑھی تھی اونہون نے اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ تھی اور ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ آئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جن ربیع الاول مین بیچ سن گیارہان کے نبوت سے ۔ من در منثور ۔ جلالین ۔
منقول ہی کہ رسول خدا علیہ السلام جبکہ نے ابوطالب کے تنہا طرف طائف کے گئے تا وہان کے لوگون کو اسلام ونصرت کی طرف دعوت کرین
جب وہان پونہچے تو ملے ساتھ تین شخصون کے اشراف ثقیف سے اور اونکو بلایا اسلام کی طرف اونھون نے انکار کیا اور بدبو قوفون کو
درغلا ناوہ آپکے درپے ہوئے گالی گلوچ دینے لگے اور شور وغوغا مچایا یہان تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے
بیٹون کے باغ مین پونہچے اوس وقت وہ بیٹھے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے پھرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگور
کے درختون کے سائے مین بیٹھے اور حق تعالی سے دعا کی مدد کرنے کی ربیعہ کے بیٹون نے یہ تمام حال دیکھا ہی تھا بسبب صلہ رحمی اپنے کے
تھوڑے سے انگور ایک طباق مین رکھکر اپنے غلام کے ہاتھ کہ عداس نام نصرانی تھا آنحضرتؐ کے لیے بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بسم اللہ کہکر وہ انگور تناول فرمائے عداس نے چہرۂ مبارک پر نظر کرکر کہا واللہ یہ کلام اہل مکہ کے کلامون مین سے نہین ہی آنحضرتؐ نے اوس سے
پوچھا کہ تو کس شہر کا ہی اور دین تیرا کیا ہی عداس نے کہا کہ مین مرد نصرانی نینوا والون مین سے ہون آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مرد صالح یونس
بن متی کی بستی مین سے ہی تو عداس نے کہا کہ تم یونس کو کیا جانو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بھائی میرا پیغمبر ہی اور مین بھی پیغمبر ہون عداس آپکے
پاے مبارک پر پڑا اور بوسہ دیا اور عداس جب مسلمان ہوکر اپنے مالکون کے پاس آیا کہ ربیعہ کے بیٹے تھے تو ربیعہ کے بیٹون نے کہا اے عداس
کیون اس شخص کے پانون پر پڑا تو اور بوسہ دیا تو نے عداس نے کہا اے سردار میرے روے زمین پر کوئی شخص بہتر اس مرد سے نہین خبر دی مجکو
اوس چیز کی کہ سوائے پیغمبر کے نہین جانتا اونھون نے کہا وے تجھ سے بہتر ہی عداس چاہیے کہ تجکو تیرے دین سے پھیر دے تیرا دین بہتر ہی اوسکے دین سے
بعد ازان حضرتؐ مکے کی طرف متوجہ ہوئے اور رات کو ایک نخلستان مین رہے جب تہجد کے لیے اوٹھے تو ایک گروہ کا جن نصیبین سے یا نینوا
مین سے کہ مین کو جاتے تھے آنحضرتؐ پر گذر پڑا قرات آنحضرتؐ کی سنکر اپنے تئین آنحضرت پر ظاہر کیا اور وہ سات شخص تھے شاکر ناظر
وَشَسَ اذٌ اَيْبًا اَهْتَمْ اور بقول بعض کے نو تھے ردیعہ بیٹا ابلیس کا بھی اونمین تھا اور بقول بعض کے دس بارہان تھے اور بقول
بعض کے ستر تھے اور بعد فارغ ہونے آنحضرتؐ کے نماز سے اونھون نے کچھ کچھ آنحضرت سے پوچھا اور آپ پر ایمان لائے اور رسول علیہ السلام
سنا اونکو فرمایا کہ اپنی قوم مین جاکر دعوت اسلام کی طرف کرو اونھون نے اپنی قوم مین جاکر قرآن سنایا اور اسلام کی طرف دعوت کی ایک
جماعت اونکی قوم مین سے مسلمان ہوکر ہمراہ اونکے جناب آنحضرتؐ مین حاضر ہوئی جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرتؐ کو اونکے آنے کی خبر کی آنحضرتؐ
نے رات کو عبداللہ بن مسعود کے تئین ساتھ لے کر درہ بہار حجون کے مین کہ بیچ اعلا مکہ کے ہی گئے اور ایک خط کھینچکر عبداللہ کو اوسمین بٹھایا

۵۱ قولہ وقرآن الفجر صاحی
معلوم ہوا کہ بلا ۱۲ صباح
جمع کرنی بلا ۱۲ صباح

اور فرمایا کہ اس دائرے سے باہر نہ نکلنا پھر آپ اپنے ڈیرے میں جا کر قرآن پڑھنا شروع کیا عبداللہ بن سعود اوس دائرے میں بیٹھے ہوئے ہجوم و بھیڑ لوگوں کی دیکھتے تھے اور الفاظ سخت سنتے تھے یہاں تک کہ فجر ہوئی اور رسول علیہ السلام عبداللہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ سو رہا تھا عبداللہ نے کہا سویا نہیں ہوں میں بلکہ ہجوم کرنے والوں سے ایسا خوف کرتا تھا میں اور بار بار چاہتا تھا کہ لوگو کو آواز دوں میں جو قوت کہ آپ لوگو کو اپنے عصا سے مارتے تھے اور فرماتے تھے بیٹھ آنحضرت صلے نے فرمایا اگر تو اس خط سے باہر آتا تو وہ تجھکو پکڑ لیجاتے پھر فرمایا آپنے کہ اے عبداللہ کچھ کھایا تو نے کہا عبداللہ نے کہ دو سیاہ سفید کبوتر میں دیکھے میں نے فرمایا کہ یہ جماعت نصیبین کے جنوں کی تھی مجھسے متاع و توشہ طلب کیا میں نے ہڈیاں اور گوبر اور مینگنیاں متاع و توشہ انکو اور انکے جانوروں کا مقرر کیا اور اوسی وقت سے منع کیا رسول علیہ السلام نے مومنوں کو استنجا کرنے سے ساتھ ہڈی اور گوبر کے آخر اس جنوں کی گھماؤنی نہوا اور پھر عبداللہ نے انکے الفاظ سخت کا حال پوچھا فرمایا کہ وہ آپسمیں بیچ قتل ایک قتیل کے نزاع رکھتے تھے انکے درمیان میں حکم حق کیا میں پھر آنحضرت نے حاجت انسانی قضائی اور عبداللہ کے پاس آکر پانی طہارت کے لیے طلب کیا عبداللہ نے کہا پانی سرکے پاس میں ہے جاگل میں کچھ نبیذ ہے فرمایا پانی پاک اور کھجور پاک ہے پس عبداللہ نے آپکے دست مبارک پر ڈالی اور وضو کروایا ان آیتوں میں اور سورہ جن میں بیان اس قصے کا ہے ❊ **بحر من المعالم مختصراً**

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ

بولے اے قوم ہماری ہم نے سنی ایک کتاب جو اتری ہے موسیٰ کے بعد سچا کرتی سب اگلیوں کو سمجھاتی

اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

سچا دین اور ایک راہ سیدھی ❊ مو ❊

کہا جنوں نے اپنی قوم ہماری تحقیق ہم نے سنی ہے ایک کتاب یعنی قرآن کہ اوتاری گئی ہے بعد موسیٰ کے باور رکھنے والی اوس چیز کی کہ پہلے اوسسے تھی یعنی توریت وغیرہ راہ دکھاتی ہے طرف دین راست کے اور طرف راہ درست کے ❊ **فتح** ❊ بولے اے قوم ہماری ہم نے سنی ایک کتاب جو اتری ہے موسیٰ کے بعد سچ کرتی ہے سب اگلیوں کو سمجھاتی سچا دین اور ایک راہ سیدھی ❊ **تفسیر** ❊ حضرت سلیمان کے وقت سے توریت انمیں مشہور تھی ❊ **مو** ❊ کہا بعد موسیٰ کے اسلیے کہ وہ تھے مات یہود پر اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جنوں نے نہیں سنا تھا ذکر عیسیٰ کا یعنی سنا ہوگا اوسکا اسلیے طرح کہا ❊ **مل**

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○

اے قوم ہماری مانو اور کہے بلانے والے کو اللہ کے اور ایمان لاؤ اوسپر تو بخشے تمکو اللہ تمھارے کچھ گناہ اور بچائے تمکو ایک دکھ کی مار سے ❊ **مو** ❊

اے قوم ہماری قبول کرو تم بات بلانے والے کی طرف حق کے اور ایمان لاؤ اوسپر تو بخشے خدا تمھارے لیے بعض گناہ تمھارے اور بچاوے تمکو عذاب دردناک دینے والا سے ❊ **تفسیر** ❊ بات بلانے والے کی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعض گناہ یہ اسلیے فرمایا کہ حقوق لوگوں کے نہیں بخشتے جاوینگے بدون رضامندی اوس کے کہا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نہیں تو اب ہر گناہ سے سوائے کبائر کے اگرچہ سبب اس آیت کے اور کہا مالک اور ابن ابی لیلیٰ اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ نے کہ اوسکے لیے ثواب اور عذاب کا اور صحاک سے ہے کہ وہ داخل ہونگے جنت میں اور کھانا اور پینا ہوگا بسبب قول اللہ تعالیٰ کے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ❊ **مل** ❊ کہا ابن عباس نے پس کہا ماننا اوسکا اوسکی قوم میں سے قریب تر شخصوں نے پس پھرے وہ طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ملے حضرت سے بطحا میں پس پڑھا حضرت نے اوپر قرآن اور امر و نہی کی اوسکو اور اسمیں دلیل ہوا اوسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہو کر آئے تھے تمام جن و انس کے لیے کہا مقاتل نے کہ انمیں معوث ہوا کوئی نبی پہلے حضرت کے طرف تمام جن و انس کے

اور اختلاف کیا ہے علماء نے میں جنوں کے حق میں کہا مالک نے کہ جنوں کا ثواب یہ ہوگا کہ بچائے جاوینگے آگ سے پھر کہا جاوے گا انکو کہ ہو جاؤ مٹی مانند جانوروں کے اور ابوحنیفہ نے کہا کہ جب حکم کیا جاوے گا درمیان انس و جن کے تو کہا جاویگا مومن جنوں کو کہ ہو جاؤ مٹی پس بچھ جاوینگے مٹی پس اوسوقت کہیگا کافر لیتنی کنت ترٰب اور کہا حسن بصری نے کہ جن کے لیے ثواب ہوگا اور پڑھی یہ آیت لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان کہا ضمرہ نے پس انسان عورتیں انسان کے لیے ہونگی اور جنیات جن کے لیے اور کہا عمر بن عبدالعزیز نے کہ مومن جن گرد جنت کے ہونگے نہ اندر اوسکے ۔ مسئلہ ۔ اور روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سے بطریق مرفوع کے کہ پیدا کی گئی کھجور اور انار اور انگور حضرت آدمؑ کی باقی رہی ہوئی مٹی سے اور روایت کیا طبرانی نے ابی امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ پیدا کی گئی حوریں عفراء سے اور ابی الدرداء سے ہی بطریق مرفوع کے کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نے جن کو تین قسم پر ایک قسم تو سانپ بچھو اور جن کیڑے ہیں اور ایک قسم مانند ہوا کے اور ایک قسم ہیں کہ اوپر حساب و عذاب ہے اور پیدا کیا اللہ نے انسان کو تین قسم پر ایک قسم مانند چارپایوں کے اور ایک قسم ہیں کہ بدن تو اوسکے آدمیوں کے سے ہیں اور روحیں اوسکی شیطانوں کی سی اور ایک قسم آدمی ہیں کہ اوسپر سایہ ہوگا کہ اوسی کا اور یہ جو فرمایا کہ ایک قسم ہونگے کہ اوپر حساب و عذاب ہوئیگا آمین اشارہ ہے خلاف قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے اور توقف کرنے اوسکے کہ جنوں کے حق میں بیچ ملنے ثواب کے واللہ اعلم بالصواب ۔ مرقات

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اور جو کوئی نہ مانے گا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تھکا سکیگا بھاگ کر زمین میں اور کوئی نہیں اوسکو اوسکے سوائے مددگار وہ لوگ

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

بھٹکنے میں سریح ۔

اور جو کوئی نہ مانے خدا کی طرف بلانے والے کا پس نہیں وہ عاجز کرنے والا زمین میں اور نہیں ہیں اوسکے لیے سوائے خدا کے دوست وہ جماعت بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں ۔ فتح ۔ اور جو کوئی نہ مانیگا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تھکا سکے گا بھاگ کر زمین میں اور کوئی نہیں اوسکے سوا مددگار وہ لوگ بھٹکنے ہیں بیچ ۔ تفسیر ۔ بھاگ کر زمین میں اوپر سے فرشتے مارتے ہیں تو زمین ہی کو کھا لیتے ہیں ۔ معالم ۔ نہیں ہے عاجز کرنے والا الٰہی یعنی نہیں جا بچ کر لیگا اللہ کو کہ بھاگ کر اوس سے کہیں نکل جاوے ۔ دوست یعنی مددگار کہ دفع کریں اوس سے عذاب ۔ جلالین ۔ تنبیہ ۔ جاننا چاہیے کہ یہ قرآن ایسا عظیم الشان ہے کہ اخیر اسکا جنات کے کانوں میں بھی ہوا اور آدمیوں نے کیا اوسکی قدر نہ جانیں اور اوسکے پڑھنے اور عمل کرنے پر متوجہ نہ ہوں یہ روایت ہے ابن ابی حاتم نے یعنی کانوں سے کہ گانا مزامیر سمجھ میں یعنی کرنے کے لوگوں پر کہ بیٹھے تھے پس نا گہاں لوگ مشغول تھے بیفائدہ باتوں میں یعنی قصوں وغیرہ میں اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا یہ جبرئیل علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اور خبر دی سینے اوسکو اسکی پس فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا تحقیق کی اوسنے یہ بات یعنی چھوڑ دیا اوسنے قرآن اور مشغول ہوا بیفائدہ باتوں میں کہا سینے کہ ہاں فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خبردار ہو تحقیق سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار رہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگوں میں اور بڑے مذاہب نکلینگے کہا میں نے کس طرح خلاصی ہوگی ہم سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوس سے عمل کرنا ہی کتاب اللہ کا اور میں خبر دیتا ہوں تمہارے کی یعنی اگلی امتوں کی خبریں اور خبر ہو اوس چیز کی کہ پیچھے تمہارے ہی یعنی علامتیں قیامت کی اور احوال بعد موت کے اور اوسمیں حکم ہو اوس چیز کا کہ واقع ہو درمیان تمہارے یعنی کفر اور ایمان اور اطاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام اور معاملات آپس کے وہ فرق کرنے والا ہے درمیان حق و باطل کے نہیں ہے وہ جس سے کجی نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اوسکو اسلام جنے دھونڈھی

ہدایت اوسکے غیر مین یعنی کتابون مین اور علمون مین کہ نہین نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہین ساتھ اوسکے گمراہ کریگا اوسکو اللہ اور وہ رہی اللہ کی ہدایت استوار یعنی وسیدھی قوی ہر معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ہی مذکور ہلکت اور وہ راہ سیدھی ہی وہ ایسا ہی کہ نہین ہی ہوتون بسبب اتباع اوسکی کے خواہشون جنسے طرف بطلان کے اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زیانین نہین پیرو ہوتے اوسکے عمل اور نہین پرانا ہوتا آپ کثرت مزاولت کے اور نہین تمام ہوتے عجائب اوسکے اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نے اوسوقت کہ سُنا اوسکو یہان تک کہ کہا بعضے منافقون نے عجب آمہ بتاہی طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے جسنے کہا موافق اوسکے اوسنے سچ کہا اور جسنے عمل کیا اوسپر ثواب پایا گیا اور جسنے حکم کیا ساتھ اوسکے یعنی درمیان لوگون کے انصاف کیا اور جسنے بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکے یعنی طرف ایمان لانے اور عمل کرنے کے اوپر اوسکے پایا گیا طرف سیدھی راہ کے ✦ **مشکوۃ ✦ ف** ✦ جس منکر نے جھوٹا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور نہ عمل کیا اوسپر کہا طیبی نے کہ جسنے ترک کیا تامل کرنا قرآن کی ایک آیت پر بالیک کلمے پر ایسی آیت وکلمہ کہ واجب ہے عمل کرنا اوسپہ ماتریدی کی قرارت اوسکی از راہ تکبر کے کافر ہوجاتا ہی جیسے چھوڑنا ہر ضمانا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل وضعف کے باوجود اعتقاد تعظیم اوسکے کے پس نہین گناہ اوسکو ولیکن وہ محروم ہی ثواب سے اور نہین کہ ہوتمین بسبب اتباع اوسکی کے خواہشون یعنی جو کوئی اتباع کرے اوسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سے اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی رافضی وخوارج وغیرہما بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کیان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین **جواب** یہ کہ سبب اوسکی گمراہی کا یہ ہی کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتے ہین اسلیے کہ چھوڑدیں اونھون نے حصہ ثابت حضرت کی کہ جسنے نقص کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہی اور تقلید کی اونھون نے اوسکی کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سیکھا اونھون نے قرآن کو حق پہچاننے کا اسواسطے بزرگون نے فرمایا ہی ✦ **بیت** ✦ آنکس کہ بقرآن خبر وزہی ✦ این ست جوابش کہ جوابش نہی ✦ اور اسی لیے کہا ہی جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو کوئی زیادہ کرے قرآن اور نہ سکھے حدیث نہ پیروی کیجاوے اوسکی آو جو کوئی داخل ہوا ہمارے طریقے مین پیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر پس وہ مسخر ہی شیطان کا اسلیے کہ علم ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب وسنت کے اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زیانین یعنی الفاظ وعبارتون کے مانند نہین ہوسکی بسبب نہایت فصاحت اوسکی کے اور نہین پیرو ہوتے اوس سے علما یعنی نہین اعلما کرسکتے اسکی کہ مون کو علما اسقدر کہ ٹھہرین اوسکی طلب سے مانند ٹھہرنے اوس شخص کے کہ سیر ہوتا ہی کیا نہیں بلکہ طلب ہوتے ہین ایک پیر پر حقائق اوسکے سے شتاق ہوتے ہین اور چیر کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرات اوسکی کی اور سننے اخبار واذکار اوسکے کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ تر پاتا ہی حلاوت بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ نہ سمجھے معنی اوسکے ✦ ع ✦ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنَّةٌ اَشْيَاءُ هُنَّ غَرِيْبَةٌ فِيْ سُنَّةٍ مَوَاطِنَ الْمَسْجِدُ غَرِيْبٌ وَمَا بَيْنَ قَوْمٍ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْهِ وَالْمُصْحَفُ غَرِيْبٌ فِيْ مَنْزِلٍ لَا يُقْرَءُوْنَ فِيْهِ وَالْقُرْاٰنُ غَرِيْبٌ فِيْ جَوْفِ فَاسِقٍ وَالْمَرْاَةُ الْمُسْلِمَةُ الصَّالِحَةُ غَرِيْبَةٌ فِيْ يَدِ رَجُلٍ طَالِحٍ سَيِّئِ الْخُلُقِ وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ غَرِيْبٌ فِيْ يَدِ اَمَةٍ سَيِّئَةٍ وَالْعَالِمُ غَرِيْبٌ فِيْ مَا بَيْنَ قَوْمٍ لَا يَكْتَرِثُوْنَ الْقَوْلَ مِنْهُ ✦ **منبرہات** ✦ یعنی چھ چیزین غریب ہین چھ گھرون مین مسجد غریب ہی اوس قوم مین کہ نہین نماز پڑھتے اوسمین اور مصحف غریب ہی اوس گھر مین کہ نہین پڑھتے اوسمین اور قرآن غریب ہی فاسق کے دل مین اور عورت مسلمان صالحہ غریب ہی بیچ ہاتھ مرد طالم بدخلق کے اور مرد صالح غریب ہی عورت بدکے ہاتھ مین اور عالم غریب ہی اوس قوم کے درمیان مین کہ نہین سنتی بات اوسکی ✦ اب آگے مشرکون کو جو منکر قیامت وحشر کے تھے سمجھانا شروع کیا ✦

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ

کیا نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا اونکے بنانے مین وہ سکتا ہی کہ چلاوے

الْمَوْتٰى بَلٰى إِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

مردے کیون نہین وہ ہر چیز کر سکتا ہی +مو+

کیا نہین یقین کیا مشرکون نے یہ کہ جس خدا نے پیدا کیے ہین آسمان و زمین اور نہین تھکا اونکے پیدا کرنے مین تو اناہی اسپر کہ زندہ کرے مردون کو ہان یونہین ہی تحقیق وہ ہر چیز پر قادر ہی +قتے+ کیا نہین دیکھتے کہ وہ اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا اونکے بنانے مین وہ کر سکتا ہی کہ چلاوے مردے کیون نہین وہ ہر چیز کر سکتا ہی +مو+

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا

اور جسدن کہ پیش لائے جاوینگے کافر آگ پر کہا جاویگا کیا نہین ہی یہ وعدہ درست کہا کیے کافرون قسم پروردگار ہمارے کی وہ درست ہی کہا خدا ایس چکھو عذاب بسبب اسکے کہ کافر تھے تم +قتے+ اور جسدن سامنے لائیے منکرون کو آگ کے اب یہ ٹھیک نہین کہا کیے کیون نہین قسم ہی ہمارے رب کی کہا تو چکھو عذاب بسبب اسکے جو تم منکر ہوتے تھے +مو+ پاک پروردگار کفار کو سمجھا کر اب متوجہ ہوا اپنے حبیب کیطرف کہ اسی نہی اگر یہ کافر نہین سمجھتے ہین اوچیری ایذا رسانی سے باز نہین آتے تو تو صبر کر جیسا کہ فرمایا +

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝

مار بدلہ اسکا جو تم منکر ہوتے تھے +مو+

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ

سو تو صبر کر جیسے صبر کیے ہین بہت والے رسول اور شتابی کر انکے واسطے یہ لوگ جسدن دیکھینگے جس چیز کا انسے

لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ۝

وعدہ کیا جاتا ہی تھے نہ رہے مگر ایک گھڑی دن سے پہنچا دینا ہی کہیں ہلاک کیے جاوینگے مگر لوگ جو لوگ بیحکم ہین +مو+

پس صبر کر جیسا کہ صبر کیا تھا عالی ہمت والون پیغمبرون مین سے اور شتاب کر عذاب کو واسطے اونکے جسدن کہ دیکھینگے اوس چیز کو کہ وعدہ دیا جاتا ہی اونکو ایسے ہونگے کہ وہ نہین رہے تھے مگر ایک ساعت دن سے یہ پیغام پہونچانا ہی پس ہلاک نہین کیے جاوینگے مگر قوم بدکار +قتے+ سو تھہرا رہیے جیسے تھہرے ہین بہت والے رسول اور شتابی نکر انکے واسطے یہ لوگ جسدن دیکھینگے جس چیز کا انسے وعدہ ہی ایسے دہیل سا باقی تھی مگر ایک گھڑی فرمان پہونچا دینا ہی کہیں ہلاک کیے جاوینگے مگر لوگ جو لوگ بیحکم ہین +تفسیر+ دہیل سا باقی تھی دنیا مین یعنی اب تھوڑی رہتے ہین کہ عذاب کیون نہین آتا اوسدن جانین گے کہ بہت شتاب آیا دنیا مین ہم ایک ہی گھڑی رہے ہین یا عالم قبر کا رہنا ایک گھڑی معلوم ہوگا دنیا سے گذرنی مدت تھوڑی معلوم ہوتی ہی +مو+ اب جانا چاہیے کہ من الرسل مین من تبعیض کے لیے ہی اور مراد اولوالعزم سے وہ رسول ہین کہ ذکر کیے گئے احزاب مین وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ اور جبلیا ہمنے نبیون سے عہد اونکا اور تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم اور موسی اور عیسی بیٹے مریم سے + اور یونس نہین ہین اونمین سے بسبب قول اللہ تعالی کے وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ یعنی او نہو مانند مچھلی والے کے یعنی یونس علیہ السلام اور آدم علیہ السلام نہین ہین اولوالعزم سے بسبب قول اللہ تعالی کے وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا اور نہین پائی ہمنے

واسطے اوسکے عالی ہمتی یا مِن بیان کے لیے ہی پس ہوگا اولوالعزم صفت سارے رسولوں کی شتاب طلب کر انہ یعنی کفار قریش کے لیے عذاب یعنی دعا کر انکے لیے جلد آنے عذاب کی کیونکہ وہ اوترنے والا ہی اونپر خواہ مخواہ اگرچہ ڈھیل سے آوے ایک ساعت دن سے یعنی کفار اوسوقت کہ جانیں گے مدت ٹھہرنے اپنے کی دنیا مین یہان تک کہ گمان کرینگے اوسکو ایک ساعت دن سے اور لفظ بلغ کی تقدیر ہم ھٰذا بلغ یعنی یہ جو وعظ کیے گئے تم کفایت ہی نصیحت مین یا یہ تقدیر ہی ھٰذا تبلیغ مِّنَ الرُّسُلِ یعنی یہ پونچانا ہی رسولون سے اور ہلاک نہین کیے جاوینگے یعنی ساتھ عذاب خدا کے مگر قوم بدکار یعنی مشرک کہ خارج ہین نصیحت قبول کرنے سے اور عمل کرنے سے بموجب سکے فَھَلْ شتاب طلب نکر واسطے اونکے یعنی اپنی قوم کے لیے اور ترا عذاب کا اونپر گویا حضرت نگ ہوئے اونسے پر جلدی ہاتو ترا عذاب کا اونپر پس حکم کیے گئے آنحضرت ساتھ صبر کرنے کے اور ترک کرنے جلدی چاہنے عذاب کے کیونکہ وہ اوترنے والا ہی خواہ مخواہ جسدن کہ دیکھینگے اوس چیز کو کہ وعدہ دیے جاتے ہین یعنی عذاب جو آخرت مین دیکھینگے باوجود مدت دراز تک رہنے کے یعنی دنیا مین یہ سمجھینگے اپنے گمان مین کہ نہین ٹھہرے دنیا مین مگر ایک ساعت دن سے بَلٰغٌ یعنی یہ قرآن تبلیغ ہے یعنی پونچانا ہی اللہ کی جانب سے طرف تمھارے پس نہین ہلاک ہونگے وقت دیکھنے عذاب کے مگر قوم کافر ۲۶ ع اور بعضون نے کہا کہ اولوالعزم چھ ہین نوح اور ہود اور صالح اور لوط اور شعیب اور موسیٰ جو مذکور ہین سورۂ اعراف اور شعراء مین اور کہا مقاتل نے نہ وہ چھ ہین نوح نے صبر کیا اونھون نے اپنی قوم کی ایذا پر اور ابراہیم نے صبر کیا اونھون نے آگ پر اور اسحٰق نے کہ صبر کیا ذبح پر اور یعقوب نے صبر کیا حضرت یوسف کے گم ہونے پر اور اپنی بینائی کے جاتے رہنے پر اور یوسف نے صبر کیا اونھون نے کنوین مین اور قید خانے مین اور ایوب نے صبر کیا بیماری مین اور بعضون نے کہا کہ وہ اٹھارہ ان تن ہین جو کہ مذکور ہین سورۂ انعام مین یعنی چھ تو یہی جو ابھی مذکور ہوئے اور باران یہ داؤد اور سلیمان اور موسیٰ اور ہارون اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس اور اسمٰعیل اور یونس اور لوط اور یوشع اور یونس اور لوط اور اسمٰعیل + کلبی نے کہا کہ وہ وہ ہین کہ حکم کیے گئے ساتھ جہاد کے اور لڑے وہ دشمنان دین سے مگر ایک ساعت دن سے یعنی جب یہ جینگے گمان عذاب کو ہوگا دیر تک ٹھہرنا اونکا دنیا مین اور برزخ مین مانند ٹھہرنے ایک ساعت کے دنیا سے اسلیے کہ جو کچھ گذر گیا اگرچہ بہت طویل ہوگا کالعدم یعنی بسبب دیکھنے سختی عذاب کے نہین ہلاک کیے جاوینگے یعنی ساتھ عذاب کے بسبب کہ اوترینگا مگر قوم بدکار خارج امر اللہ تعالیٰ کے سے کہا زجاج نے تاویل اسکی یہ ہے کہ نہین ہلاک ہونگے ساتھ رحمت خدا کے اور فضل اوسکے کے مگر قوم بدکار اور اسی لیے کہا ہی ایک قوم نے کہ نہین ہی رجا امید واری رحمت خدا کے کوئی آیت قوی تر اس آیت سے ۲۶ ع + معاً + روایت ہی حضرت عایشہؓ سے کہ کہا روزہ رکھا رسول اللہ صلعم نے پھر بے خالی پیٹ پھر روزہ رکھا پھر بے خالی پیٹ پھر روزہ رکھا اور فرمایا آپنے اِنَّ الدُّنْيَا لَا تَسْتَبْقِي لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ مِنْ اُولِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ اِلَّا بِالصَّبْرِ عَلٰى مَكْرُوْهِهَا وَالصَّبْرِ عَنْ مَحْبُوْبِهَا ثُمَّ لَمْ يَرْضَ مِنِّيْ اِلَّا اَنْ كَلَّفَنِيْ مَا كَلَّفَهُمْ فَقَالَ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَصْبِرَنَّ كَمَا صَبَرُوْا وَلَا اَجْهَدُ وَلَا اَحُوْلُ وَلَا اُقَوِّيْ اِلَّا بِاللّٰهِ + یعنی بلاشبہ دنیا نہین لائق ہے محمد کے لیے اور نہ آل محمد کے لیے اے عایشہؓ بلاشک اللہ نہین راضی ہوا عالی ہمت رسولون سے مگر ساتھ صبر کرنے کے اوپر مکروہات دنیا کے اور ساتھ صبر کرنے کے اچھی چیزون دنیا کی سے پھر نہ راضی ہوا مجھسے بدون اسکے کہ تکلیف دے مجکو اوس چیز کی کہ تکلیف دی اور انبیا کو پس فرمایا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ الخ اور بلاشبہ قسم اللہ کی مین البتہ صبر کرونگا جیسا کہ صبر کیا اولوالعزم انبیا نے اور البتہ مشقت کرونگا مین یعنی طاعت مین اور نہین ہی پھرنا گناہ سے اور نہ قوت طاعت پر مگر ساتھ اللہ کی مدد سے + اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب طلب کرے تو حاجت اور دست رکھے تو یہ کہ روا کیجاوے حاجت تیری کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

۵۷ وصل اگر کہے کوئی کہ کیونکر ہوا کہ اولوالعزم ہین سب رسولون سے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ نہین ہم فرق کرتے درمیان کسی احد کے رسولون سے جواب کہا ہی کہ اولوالعزم ہین بمعنی صاحب شریعت ہین یا صاحب کتاب ہین یا صاحب جہاد ہین یا صاحب معجزات ہین یا صاحب اولاد ہین یا صاحب ملک ہین یا صاحب ثبات ہین یا صاحب صبر ہین یا صاحب تحمل ہین یا صاحب وحی ہین یا صاحب تبلیغ ہین یا صاحب ہجرت ہین یا صاحب قتال ہین یا صاحب ذبیح ہین یا صاحب معراج ہین یا صاحب تکلیف ہین یا صاحب ابتلا ہین یا صاحب مناجات ہین یا صاحب رویت ہین یا صاحب خلت ہین یا صاحب محبت ہین یا صاحب نبوت ہین یا صاحب رسالت ہین یا صاحب خلافت ہین یا صاحب ولایت ہین یا صاحب عہد ہین یا صاحب میثاق ہین یا صاحب امانت ہین یا صاحب تبلیغ ہین یا صاحب ہدایت ہین یا صاحب دعوت ہین یا صاحب شفاعت ہین یا صاحب حوض ہین یا صاحب لواء الحمد ہین یا صاحب مقام محمود ہین یا صاحب وسیلہ ہین یا صاحب فضیلت ہین یا صاحب درجات ہین یا صاحب قرب ہین یا صاحب کرام

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ✦ **در منثور** ✦ **تنبیہ** ✦ جاننا چاہیے کہ صبر لغت مین بمعنی ہمس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہر ایک چیز سے کہ اوسکو فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع مین غالب الاذا وہی کہا اوپر باعث نفس کے وقت مقابلے کے اور شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صبر یہ آنا حفوظ نفس سے ہی ساتھ مجاہدے کے اور ثابت رہنا اوپر باز رکھنے نفس کے محبوبات اوسکے سے اور عوارف مین لکھا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدائے تعالیٰ پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنے خواہشون اور خطرون کے اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادا کے فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جو بہتر نفل ہے صبر کرنا ہی فقر و شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمے پہلے کے اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض نفل کے بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر ثابت نہین ہو سکتے انتہی ✦ اور صبر بھی باوجود کثرت اقسام کے استعمال مین مخصوص ہی ساتھ صبر کرنے کے بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق مین ہی ✦ ✦ صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اسکا سلامت رہے اور عبادت مین مشغول ہو سکے کہ ساتھ خرچ فرع اور تاسف کے عبادت نہین میسر ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی بھی موعد کی گئی ہی صبر کرنے پر ایک تو فتح یا بہی ثمنون پر ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ✦ پس صبر کر بلاشبہ انجام خیر ہی متقیون کے لیے اور دوسرے مراد کو پہونچنا ہی صبر کے سبب سے جیسا کہ فرمایا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا ✦ اور تیسرے مقدم و امام ہونا ہی جیسا کہ فرمایا وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ✦ اور چوتھے تعریف کرنا حق کا ہی جیسا کہ فرمایا اِنَّآ وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ اور پانچوین بشارت ہی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ اور خوشخبری دے صبر کرنے والون کو ✦ اور چھٹے محبت خدائے تعالیٰ کی ہی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ✦ بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنے والون کو اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی کہ فرمایا اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا یہ لوگ جزا دیے جاوینگے بالاخانے بسبب صبر کرنے کے اور آٹھوین بزرگی اور سلام پہونچنا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ فرمایا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ سلام ہی تم پر بسبب صبر کرنے تمہارے کے اور نوین پانا ثواب بے نہایت کا ہی کہ فرمایا اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ سوائے اسکے نہین کہ پورا دیے جاوینگے صابر ثواب بے حساب ✦ پس کوشش کرے ایسی خصلت بزرگ کے حاصل کرنے مین اور اوسکے حاصل کرنے کو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا نفس کا ہی جزع سے اور جزع ذکر کرنا عجز اپنے کا ہی سختی سے اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سے بطریق قطع اور حکم کے پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنے صبر کا یہ ہی کہ تامل کرے آہستہ کہ جو کچھ مقدر ہی جزع فزع سے متغیر نہین ہوتا اور نہ کم و بیش اور نہ مقدم و موخر اور ثواب صبر کا صفت تلف ہوتا ہی جسکے جانا چاہیے کہ صبر جملہ قسم پر ہی ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہی دوسرے صبر کرنا گناہون کے کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سے یعنی زائد حاجت سے اور چوتھے صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی یہ سب کمالات و عبادت مین مستقیم ہوگا اور گناہون سے امن مین رہیگا اور دنیا کی بلاؤن سے اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا پاویگا اور بہت سے ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع فزع کریگا سب نعمتون سے محروم رہیگا اور عبادت

نہین کرسکیگا خاطر جمع سے اور اگر کچھ کریگا بھی تو بسبب نہ صبر کرنے کے نابود ہوجائیگا + **بحر** لیکن بعضون نے کہا کہ صبر تین قسم پر ہی ایک تو صبر عوام کا اور وہ روکنا نفس کا ہی جزع فزع سے ناگوار چیز پر اور دوسرا صبر خواص کا اور وہ یہ ہی کہ تلخی و سختی کو پی جاوے بغیر تیوری چڑھانے کے اور تیسرا صبر اخص الخواص کا اور وہ یہ ہی کہ لذت پاوے ساتھ بلا کے اور اسی سے بہونچا ہی ہر بلا شکر اور نہایت رضا بالقضا کو اور وارد ہوا ہی کہ عبادت کرا سکی رضا پر پس اگر نہو سکے جیسے تو صبر کرنا اوس چیز پر کہ وہ جاتا ہی اور سکون خیر کثیر ہی فرمایا اللہ تعالیٰ عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ یعنی بسا اوقات یہ ہی کہ وہ کہتے ہو تم ایک چیز کو حال انکہ وہ بہتر ہوتی ہی تمہارے لیے اور بسا اوقات یہ ہی کہ دوست رکھتے ہو تم ایک چیز کو حال انکہ وہ بری ہوتی ہی تمہارے لیے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے اب جانا چاہیے کہ اسی کو مقام رضا کا کہتے ہین اور یا اعلیٰ مقام سلوک کا ہی جیسے تو یا اولیٰ مقام سلوک کا ہی اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی فوق مقام رضا کے قدمگاہ نہین ہی مگر خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تخلی ظاہر کی منافی حلاوت باطن کے نہین اگر یہ کا معشوق اوسکو ہے تو ہا مرتبہ عشق کے لیکن ضرب المثل ہے کہ حبیب حبیب ہے اوسکو راست ایسی ہو یعنی ہی کہ اوسکا دل جانتا ہی نفسات [illegible] عبادت کو گئے دوسرے بزرگ کی دیکھا تو تمام رات نہین اونکی سوج رہی ہین اور اون تین چیزے لیے ہین اوپر پیپ لہو جاری ہی پوچھا کیا حال ہی بولے بچھو کو جو حال ہی لیکن اب تک رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ نہین کہا ہی +

سورۃ محمد مدنیۃ وھی ثمان او تسع وثلثون اٰیۃ الا وکاین من قریۃ الایۃ واربعۃ رکوعاتہا

صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

اس سورت کا نام سورۂ محمد ہی اسلیے کہ ابتدا ہی مین اسکے حضرت کا اسم مبارک ہی صلی اللہ علیہ الف الف صلوات ابدا ابد اور اسکا نام سورۂ قتال بھی ہی اسلیے کہ اسمین قتل و قتال کا بہت مذکور ہوا اور یہ سورت مدنی ہی سوائے آیت وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ کے یا کل ہی اور اوتری ہی یہ بعد سورۂ حدید کے اور آیتین اسمین اٹھتیس ہین یا انتالیس اور کلمات اسمین پانسو اٹھاون ہین اور حروف اسمین دو ہزار چار سو بچھتر اور رکوع چار اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ حدید کے اور مناسبت اسکو اوپر کی سورت کے ساتھ یہ ہی کہ اوسکے اخیر مین تنبیہ کفار کی مذکور ہی اور اسکے اول مین اور طرح طرح سے ضمون انکے آپسمین مناسب ایک دوسرے کے ہین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ○

جو لوگ منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے گمراہ کیے انکے

وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا لوگون کو راہ خدا سے نابود کیے خدا نے اعمال انکے + **فر** وہ لوگ کہ جو منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے گمراہ کیے اوسنے انکے کیے + **مو** كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کے معنی ہین اعراض کیا اور باز رہے داخل ہونے سے اسلام مین یا باز رکھا اوروں کو اسلام سے اور وہ کھانا کھلانے والے ہین روز بدر کے یا مراد ہین اہل کتاب یا عام ہے شخص ہر شخص کے حق مین جو کہ کفر کرے اور روکے اسلام سے نابود کیے یعنی باطل کیے اعمال اونکے اور نہ قبول کیے اونکے اور اعمال سے مراد وہ کام ہین کہ کیے حالت کفر مین قسم صلہ رحم سے اور کھانا کھلانے سے اور بنانے اور آباد کرنے مسجد حرام کے سے یا اعمال سے مراد بجا لانی اور بکرنا ہی رسول خدا سے اور روکنا اللہ کی راہ سے + **ض** مراد اوسے سردار قریش کے ہین مانند ابوجہل اور نضر وغیرہ کے کہ صفت کھانا کھلانے کی اور صلہ رحم کی اور چھٹانے قیدیون کی اور محافظت حقوق ہمسایہ کی اور اچھی طرح کرنے ضیافت کی کہتے تھے سب یہ اعمال خیر اونکے

بسبب ایمان لانے کے نابود ہونے اور بعضوں کے نزدیک مراد مکر و کید کرنا کفار کا ہی ساتھ رسول خدا کے اوسکو باطل کیا
اللہ تعالیٰ نے ہلکا اونکے وہی اوسکے وبال مین گرفتار ہوئے ✦ بحر من المعالم وغیرہ ✦
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ

اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد پر

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝

اونسے اوتارین اونکی برائیان اور سنوارا اونکا حال ✦ موضح

اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کیے کام اچھے اور معتقد ہوئے اوس چیز کے کہ اوتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ سچی ہی آئی اونکے پروردگار سے دور کین اونسے برائیان اونکی اور سنوارا حال اونکا ✦ فتح ✦ اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اترا محمد پر اور وہی ہی سچا دین اونکے رب کی طرف سے اونسے اوتارین برائیان اونکی اور سنوارا انہونکا حال ✦ تفسیر ✦ پہلے زمانے مین سب خلق کو تکلیف نہ تھی ایک شرع کی اسوقت سب جہان کو ایک حکم ہی اب سچا دین یہی ہی اور کام بھلے برے سب مسلمان بھی کرتے تھے اور کافر بھی لیکن سچا دین ماننے کو یہ قبولیت ہی کہ نیکی ثابت اور برائی معاف اور نہ ماننے کی یہ سزا ہی کہ نیکی برباد اور گناہ لازم ✦ موضح

وہ لوگ کہ ایمان لائے یہ کتنے ایک لوگ ہین قریش سے یا انصار سے یا اہل کتاب سے یا عام معتقد ہوئے اوس چیز کے کہ اترا وہ قرآن ہی اور وہ غیبون نے کہا کہ دین محمد کا وہی حق ہی اسلیے کہ نہین منسوخ ہوگا اور وہ ناسخ ہی اور دینون کا اور یہ بسبب ایمان اور عمل صالح اونکے کے برائیان جو کچھ تھین قسم کفر اور معاصی سے بسبب رجوع کرنے اونکے کے اونسے اور بسبب توبہ کرنے اونکے کے اور سنوارا حال اونکا ساتھ توفیق دینے کے امور دین مین اور ساتھ مسالمہ کرنے کے دنیا پر بسبب کرنے مردوتا پیکے ✦ ملا

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ

یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے اونہون نے مانی سچی بات اپنے رب کی طرف سے یون بتاتا ہی

اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝

اللہ لوگون کو اونکے احوال ✦ موضح

یہ بسبب اسکے ہی کہ کافرون نے پیروی کی جھوٹی بات کی اور مومنون نے پیروی کی اوس سچے کی کہ جانب پروردگار اونکے سے ہی اسی طرح بیان کرتا ہی خدا اوسکے لوگون کی مثالین اونکی ✦ فتح ✦ یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے اونہون نے مانی سچی بات اپنے رب کی طرف سے یون بتاتا ہی اللہ لوگون کو اونکے احوال ✦ موضح ✦ تفسیر ✦ ذٰلِكَ سبتدا ہی اور مابعد اوسکا خبر اوسکی یعنی یہ امر کہ وہ نابود کرنا اعمال ایک فریق کا ہی دونون فریقون مین سے اور دور کرنا برائیون دوسرے فریق کا ہی تو بسبب اتباع کافرون کے باطل کا کہ وہ شیطان ہی اور بسبب اتباع مومنون کے حق کا کہ وہ قرآن ہی کسی طرح یعنی مثل اس بیان کے بیان کرتا ہی اللہ لوگون کے لیے مثالین اونکی یعنی احوال اونکے کہ کافرون کے عمل نابود کیے جاوینگے اور مومنون کے گناہ بخشے جاوینگے ✦ ملا ✦ ج ✦ تنبیہ ✦ ان آیتون سے معلوم ہوا کہ کفر کرنا اور اللہ کی راہ سے روکنا سب مین نابود ہونے اعمال کے اور ایمان لانا اور اچھے عمل کرنے سب مین دور ہونے برائیون کے اور سنورنے حال کے پس جب تک کہ خوف الٰہی اور مجاہدۂ نفس کا نہ اختیار کریگا نہ بچیگا کفر اور نابود ہونے عمل کے سے اور نہ ایمان حاصل ہوگا اور نہ اعمال نیک کریگا کہ جنسے برائیان دور ہون پس اوقضیے عقل ہی کہ خوف الٰہی اپنے مین پیدا کرے اور مجاہدۂ نفس کا اختیار کرے تا دین و دنیا کی بلائین دفع ہون اور نعمتین دارین کی ہاتھ لگین چنانچہ جیسے بزرگون سے منقول ہی کہ من لم یخش اللہ لم یتخ من ذلۃ اللسان ومن لم یخش قدومہ علی اللہ

لَمْ يَخْبُ قَلْبُهٗ مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مُحْسِنًا لِلْخَلْقِ آمِنًا لَمْ يَخْبُ مِنَ الطَّمَعِ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ حَافِظًا عَلَى عَمَلِهٖ لَمْ يَخْبُ مِنَ الرِّيَاءِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحْسَنِ اَمْرِهٖ لَمْ يَخْبُ مِنَ الْحَسَدِ وَمَنْ لَّمْ يَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنْهُ عِلْمًا وَعَمَلًا لَمْ يَخْبُ مِنَ الْعُجْبِ وَمَنْ لَّمْ يُجَاهِدْ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَمْ يَخْبُ مِنْ اِبْطَالِ الْعَمَلِ +

منہیات + یعنی جو نہ ڈرا خدا سے نہ نجات پائی لغزش زبان سے اور جو مدرا اللہ کے سامنے کھڑے رہنے سے نہ نجات پائی اوسکے دل نے حرام و شبہے اور جو ناامید نہو اخلق سے نہ نجات پائی طمع سے اور جسنے نہ محافظت کی اپنے عمل کی نہ نجات پائی ریا سے اور جسنے مدد نہ مانگی ساتھ اللہ کے اوپر نگہبانی دل اپنے کے نہ نجات پائی حسد سے اور جسنے نہ دیکھا طرف اوسکے کہ وہ افضل ہے اوس سے علم اور عمل مین نہ نجات پائی عجب سے اور جسنے شقت نہ ڈالا اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت مین نہ نجات پائی نابود کرنے عمل سے +

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا

پھر جب تم بھڑو ساتھ منکرون کے تو گردنین مارنی یہان تک کہ جب کاٹ ڈالا اونکو تو مضبوط باندھو قید

مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ۙ

یا احسان کرکے چھوڑنا پیچھے اور یا بدلا لینا اونسے یہانتک کہ رکھدے لڑائی اپنا بوجھ یہ حکم ہے اور اگر چاہے اللہ تو بدلا لیوے اونسے

وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ○

پر جسنے چاہا تمہارے ایک کو دوسرے کو اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھوویگا وہ اونکے کیے +

ہو +

پھر جب بھڑو ساتھ کافرون کے مارو تم گردنین تا وقتیکہ خونریزی بہت کی تمنے اونمین پس مضبوط کرو تم قید کو پھر یا احسان کرکے چھوڑنا پیچھے اور یا بدلا لینا اونسے یہانتک کہ رکھے جنگ ہتیار اپنے یعنی جنگ موقوف ہو اور احتیاج ہتیار کی نرہے واللہ اعلم یہ ہے حکم اور اگر چاہتا اللہ آپ بدلا لیتا اونسے ولیکن چاہتا ہے کہ امتحان کرے بعض تمہارے کو ساتھ بعض کے اور وہ لوگ کہ قتل کیے گئے راہ خدا مین پس نابود نہین کریگا خدا اعمال اونکے +

فتح + سو جب بھڑو تم منکرون سے تو گردنین مارنی یہان تک کہ جب کاٹ ڈال چکے اونمین تو مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کرکے چھوڑنا پیچھے اور یا بدلا لینا یہانتک کہ رکھدے لڑائی اپنا بوجھ یعنی جب دبا چکے اور اگر چاہے اللہ تو بدلا لے اونسے پھر جانچنے کو تمہارے ایک سے دوسرے کو اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھوویگا وہ اونکے کیے +

ہو + مارو تم گردنین گردنون کے مارنے سے مراد ہے قتل کرنا یہ واجب ہوا جنگ مین کا خاص کر سوا اوسکے اور اعضا کا چونکہ قتل کرنا انسان کا اکثر ہوتا ہے ساتھ مارنے گردن کے اور اسکے پیچھے ہو امر اوس سے قتل کرنا اگرچہ مار اچھا ہے خیر گردن اڑا سکیگا پس حکم کرتا ہے قید کو یعنی بندی و غیرہ قیدیون کے تاکہ بھاگ نجاوین تمہارے پاس سے یا آزاد راہ احسان کے خلاص بعد اسکے الا یعنی بعد قید کرنے تمہارے کے اونکو اور معنی یہ ہین کہ اختیار ہے بعد قید کرنے کے چاہے احسان کی راہ سے چھوڑ دے اونکو اور چاہے کچھ مال عوض مین لیکر چھوڑے اور حکم منکرین کے قیدیون کا ہمارے نزدیک قتل ہے اور بندی مین رکھنا اور آزاد راہ احسان کے چھوڑنا اور عوض لیکر چھوڑنا جو مذکور ہین اس آیت مین منسوخ ہین ساتھ قول اللہ تعالی کے اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ لیکن اسلیے کہ سورۂ برات اخیر مین نازل ہوئی ہے اور مجاہد سے ہے کہ نہین اب من اور فداء یعنی ازراہ احسان کے چھوڑنا اور عوض لیکر چھوڑنا یا حکم اوسا ساتھ مین کے یہ ہے کہ نت رکھی جاوے اوپر ساتھ ترک کرنے قتل کے اور بندی مین پکڑ رکھنے کے یا نت رکھی جاوے اوپر اس طرح کہ چھوڑ دیے جاوین بسبب قبول کرنے اونکے کے جزیے کو اور مراد فداء سے یہ ہے کہ سوا جو قیدین مشرکون کی پس گئے ہون اونکے عوض مین قیدی مشرکین کے چھوڑے جاوین جیسا کہ مذہب امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ظاہر ہے

اور یہی قول صاحبین کا ہے اور مشہور یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ نہیں قائل ہیں فداء کے نہ ساتھ مال کے اور نہ ساتھ غیر اوسکے تاکہ پھر وہ چڑھیاوں وہ ہمپر لڑنے کو اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اختیار ہے امام کو ایک امر کا چار امرون مین سے قتل اور غلامی مین رکھنا اور عوض ساتھ قیدیون مسلمین کے اور مَنّ اور یہان تک کہ رکھے جنگ ہتیار اپنے اور یضعون کہا اوزار حرب کے معنی مین آتا ہے یعنی یہان تک کہ ترک کرین اہل حرب کہ وہ مشرک ہین شرک اپنا یعنی مسلمان ہو جائین اور نقط حتّٰی نہین خالی ہے اس سے کہ متعلق ہو ساتھ ضرب وشد کے یا ساتھ من وفداء کے پس معنی ہر تقدیر دونون متعلقون کے نزدیک شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ہین کہ وہ ہمیشہ اسی حکم پر رہین یہان تک کہ نہ رہے ساتھ شرکون کے اور یہ بات کب ہوگی کہ جب باقی رہے اونکے یہ شوکت اور یضعون نے کہا جب اوترین عیسیٰ علیہ السلام اور نزدیک ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جب کہ متعلق کیا جاوے حتی ساتھ ضرب وشد کے پس معنی یہ ہین کہ وہ قتل کیے جاوین اور قید کیے جاوین یہان تک کہ رکھے ہتیار اپنے یعنی ہتیار روغیرہ اور یہ اوسوقت ہوگی کہ نہ باقی رہے شوکت واسطے شرکون کے اور جسوقت کہ متعلق کیا جاوے حتی ساتھ من اور فداء کے پس معنی یہ ہین کہ نہ ختم کی جاوے اونپر اور عوض دیے جاوین یہان تک کہ رکھدے جنگ ہتیار اپنے مگر یہ کہ تاویل کیے جاوین من اور فداء ساتھ اوسکی تاویل کے کہ ذکر کی گئی ہے فدا آپ بدلا لینا اوسسے یعنی بغیر قتال کے ساتھ بعض اسباب ہلاک کے مانند رقیت یا ازدواج وغیرہ کے لیکن حکم کیا گیا ہمکو ساتھ قتال کے تاکہ امتحان کرے بعض تمہارے کہ ساتھ بعض کے یعنی کفار کے قتال مین سو جو قتل کیا جاوے یہ ہمسے ہے اور سکو جنتی کرے اور جو قتل کیا جاوے اونمین سے اوسکو دوزخی کرے اور آیت وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا الخ نازل ہوئی روز احد کے اس حال مین کہ بہت مسلمان قتل کیے گئے اور زخمی ہوئے ۞ حل ۞ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً کہا یہ منسوخ ہے کیا اوسکو اس آیت نے فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ الخ یہان تک کہ رکھے جنگ ہتیار اپنے یہ حکم یعنی نگاہ رکھو اوسکو یہان تک کہ جنگ موقوف ہو اور اسلام سب جگہ پر پہنچے یا غالب آوے ۞ اور حدیث شریف مین ذکر آخر قتال اُمت یہری کا ساتھ دجال کے ہے اور حکم من اور فداء کا منسوخ ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آیت سیف سے یا خصوص ہے ساتھ جنگ بدر کے اور اب سوائے قتل یا استرقاق کے اور کچھ جائز نہین ہے یعنی بعد اونکے قیدی ہونے کے ازراہ احسان کے بلا عوض چھوڑ دینا یا کچھ لیکر چھوڑ دینا جائز نہین ہے اور نزدیک شافعی اور احمد اور مالک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے آیت محکمہ ہے اور امام مختار ہی بیچ حق اسیرون کفار کے درمیان اسیر رکھنے یا چھوڑ دینے کے بے عوض یا بعوض مال کے یا بعوض بندی مسلمانون کے جو کچھ کہ مصلحت دیکھے سو عمل مین لاوے اور اسپر جزیہ بھی ساتھ اونکے نزدیک امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ کے روا نہین ہے اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے جائز ہے اور وہ آزاد ہو جاتے ہین بعد عقد ۞ بحث ۞ اَمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی تفسیر مین کہا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے یعنی نہ مخالفت کی اونھون نے قرآن کی کسی چیز مین اور سنوار احوال اونکا کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بجایا اونکو ایام حیات اونکے مین یعنی یہ اصلاح خود کرتی ہے طرف اصلاح اعمال اونکے یہان تک کہ نہ نافرمانی کرین حَتّٰٓی اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ کے معنی ہین مبالغہ کیا تمنے قتل مین اور غلبہ آیا تم اونپر پس حکم کرو تم قید کو تاکہ نہ بھاگ جاوین وہ تمہارے پاس سے اور قید کرنا ہو بعد مبالغہ کرنے کے قتل مین بیشک فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ ۞ نہین لائق ہے کسی کو یہ کہ ہون اوسکے لیے قیدی یہان تک کہ بہت خونریزی کیجاوے زمین مین ۞ پھر ازراہ احسان کے خلاص بعد اسکے یعنی بعد قید کرنے کے چھوڑ دینا ہو نہین بلا عوض اور یا کچھ مال لیکر چھوڑنا اور اختلاف کیا ہے

علماء بیچ حکم اس آیت کے یہ کہا ایک قوم نے کہ یہ منسوخ ہی ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ
اور طرف اس قول کے گئے ہیں قتادہ اور ضحاک اور سدی اور ابن جریج اور یہی قول اوزاعی اور اصحاب رائے کا ہے کہا اور نہوں نے
نہیں جائز ہیں او پر کہ واقع ہو قید میں کفار سے اور نہ فدا اور گئے ہیں اور علما طرف اسکے کہ یہ آیت محکمہ ہے اور امام اختیار رکھتا ہے
بیچ حق مردوں عاقلین کے کفار سے جب کہ ہیں وہ قید میں در سیان قتل کرنے یا استرقاق یا مَنّ یا فِدَاء کے اور گئے ہیں طرف اسکے
ابن عمر اور یہی کہا حسن اور عطا نے اور اکثر صحابہ اور علما نے اور یہی قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا ہے کہا ابن عباس
نے جب کہ بہت ہوئے مسلمان اور خوب غلبہ ہوا دین کا نازل کی اللہ عزوجل نے بیچ حق قیدیوں کے فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً اور
یہی صحیح تر ہے اور مختار ہے بیچ عمل کے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلفا نے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس پکڑ لائے لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ میں سے کہ نام ایک قبیلے
کا ہے کہا جاتا تھا اور سکو ثمامہ بن اثال کا سردار اہل یمامہ کا نام ہے ایک شہر کا پس باندھ دیا اور سکو لشکریوں نے ایک ستون سے ستونوں مسجد نبوی سے
پس نکلے طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ یعنی کیا ہے حال تیرا خبر دے یا کیا ہے گمان تیرا جو حکم کیا جاوے
کرو گا ساتھ تیرے پس کہا نزدیک میرے اے محمد خیر و خوبی ہے مانزدیک میرے بہت مال ہے اگر قتل کرو گے تم مجھ کو قتل کرو گے خون والے کو یعنی اوسکو
مستحق قتل کا پس اسمیں ماخوذ ہو گا بقصاص یعنی قصاص کا یا معاوضہ یعنی اوسکو مار ڈالو گے خون اوسکا ساتھ نہیں بلکہ قوم میری بالا لیگی پس اسمیں عجبی نہیں یعنی
ریاست و شرافت کما اور اگر انعام کرو گے انعام کرو گے قدردان پر یعنی اوسکو اور اوسکا بالا میری طرف سے ہو گا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیے جاؤ
مال سے جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسی حال پر یہاں تک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو جو حضرت نے کیا ہے
نزدیک تیرے اے ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی ہے جو کہ کیا میں نے واسطے آپ کے اگر بخشش کرو گے بخشش کرو گے قدردان پر اور اگر قتل
کرو گے قتل کرو گے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤ گے
مال سے جسقدر چاہو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس کیا ثمامہ کو پس درختوں کی طرف نزدیک تھے مسجد کے
پس نہایا پھر آیا مسجد میں اوکہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اے محمد
قسم خدا کی تھا روے زمین پر کوئی مونہ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میرے مونہ آپکے سے پھر یا شبہ ہو گیا یعنی اب مونہ تمہارا
محبوب ترسارے مونہوں کی طرف سے میرے قسم خدا کی نتھا کوئی دین مبغوض تر طرف میرے دین آپکے سے پس بدل گیا دین آپ کا محبوب ترسارے
دینوں کا طرف سے میرے قسم ہے اللہ کی نتھا کوئی شہر مبغوض تر طرف میرے شہر آپکے سے پس ہو گیا شہر آپکا محبوب ترین سارے شہروں کا طرف
میرے اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑ لیا مجکو اس حال میں کہ میں ارادہ رکھتا تھا عمرے کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اسکی کہ تجکو شرافت بسبب اسلام کے حاصل ہوئی اور سارے گناہ پہلے تیرے بخشے گئے اور فرمایا اوسکو عمرہ کرے تو
پس جب آیا مکہ میں کہا اوسکو کسنے صابی ہونے بے دین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہیں دین لیکن میں اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور بدون میں نہیں ہوا میں قسم ہے اللہ کی نہیں پہنچیگا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا یہاں تک کہ اذن دیں پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نقل کی یہ سب نے اور مختصر بیان کی بخاری نے + اَوْ اَوْزَارَهَا کے معنی ہیں اثقالہا و احمالہا یعنی یہاں تک کہ گھوڑے اہل حرب
ہتیار پس بار زمین کی لڑائی سے اور اہل وزر کی وہ چیز ہو کہ لادا جاوے اوسکو انسان پس ہتیاروں کو اوزار اسلیے کہا کہ وہ لوگ لادتے ہیں

اور بعضوں نے کہا اوزار سے مراد گناہ ہین یعنی یہان تک کہ کھین دینے والے گناہ اپنے باین نہج کہ توبہ کرین کفر سے اور ایمان لاوین اللہ اور رسول پر اور بعضوں نے کہا یہان تک کہ کسکے یعنی دور کرے لڑائی اور قتل کرنا تمھارا بوجھ شرکون کا اور برے اعمال انکے باین نہج کہ مسلمان ہوجائین اور معنی آیت کے یہ ہین کہ خوب قتل کرو مشرکون کو یہان تک کہ داخل ہون سارے دین والے اسلام مین اور ہو تمام دین اللہ ہی کے لیے پس موقوف ہوا وسکے جہاد اور نہ قتل اور یہ وقت اوترے گا عیسی بیٹے مریم کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جہاد جاری رہیگا اوسوقت سے کہ مبعوث کیا مجکو اللہ نے یہان تک کہ قتال کرینگے اخیر امت میری کے دجال سے + معا

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝

اونکو راہ دیگا اور سنوار یگا اونکا حال اور داخل کریگا بہشت مین معلوم کرادی ہے وہ اونکو

راہ دکھاوینگا خدا اونکو اور نیک کریگا حال اونکا اور داخل کریگا اونکو بہشت مین کہ شناسا کیا ہے اونکو واسطے اوسکے + فتح + اونکو راہ دیگا اور سنوار یگا اونکا حال اور داخل کریگا بہشت مین معلوم کروادی ہے وہ اونکو + تفسیر + جب تک کافرون کا زور نہین ٹوٹتا تب تک قتل ہی چاہیے اور جب زور ٹوٹ چکا قید بھی کفایت ہے اثر کر مسلمان ہون یا احسان کر کہ چھوڑ دیجیے تو ہمیشہ احسان مانین اور دین کی محبت آوے باچھڑوائی نیکر چھوڑے تو دو فائدے اب اختلاف ہے کہ کافر قید مین آوے تو پھر اوسکو اپنے گھر جانے دیجیے یا نہین اگر چھوڑے تو اس طرح کہ رعیت ہوکر رہے + مو + راہ دکھاوینگا یعنی جنت کی یا طرف ثواب کے جب جواب منکر نکیر کے اور نیک کریگا حال انکا یعنی راضی کریگا اونکے خصما یعنی مدعیون کو اور قبول کریگا اعمال انکے شناسا کیا ہے محمد سے کہ معلوم کروادیگا اونکو مکان انکے جنت مین تاکہ نہ محتاج ہون پوچھنے کے یا خود شبودار کیا ہے بہشت کو واسطے انکے + مل + راہ دکھاویگا یعنی دنیا مین ہدایت دیگا اعمال نیک کی اور آخرت مین راہ دکھاویگا درجات کی شناسا کیا ہے الخ یعنی تعریف کی ہے اونکے لیے بہشت کی تاشتاق ہو اعمال واجب کرنے والے اوسکے کرین اور یا پہلے داخل ہونے سے بہشت مین منازل اونکے اونکو دکھاویگا تو مانند گھرون دنیا اپنے کے وہان داخل ہون + معا

وبحر + تنبیہ + ان آیتون سے معلوم ہوا کہ جہاد اور اللہ کی راہ مین شہید ہونا عجب عمدہ چیز ہے روایت ہے سماک کہ کہا کسنے یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو بہشت مین اور دور رکھے مجکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے اور تحقیق یہ البتہ آسان ہے جسپر آسان کرے اللہ اوپر اوسکے وہ یہ ہے بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر اسکے ساتھ کسیکو اور سید ھا کر نماز کو اور دے زکوۃ اور روزے رکھ رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دروازے خیر کے یعنی نوافل کہ جنکے سبب بھلائی کو پہونچتا ہے روزہ ڈھال ہے یعنی اوسکے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہے اور صدقہ دینا بجھا دیتا ہے یعنی مٹا دیتا ہے گناہ کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اور نماز تخصص کی درمیان رات کے یعنی اسی طرح وہ گناہون کو دور کرتی ہے پھر پڑھی یہ آیت تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یہان تک کہ پہنچے يَعْمَلُونَ تک پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تجکو سر کام کا یعنی اصل اور سر امر دین کا کہ دین بغیر اوسکے وجود نہین کہ بدن بغیر سر کے وجود نہین پکڑتا اوستون اوسکا کہ دین اوس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسے چھت قوت پکڑتی ہے بلندی کو بان اوسکے کی کہ دین اوس سے بلند ہوے کہا میںنے ہان بتلائیے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہے یعنی شہادتین کہ ثابت ہوتی ہو اوس سے اصل دین کی اور ستون اوسکا نماز ہے اور بلندی کو بان اوسکے کی جہاد ہے پھر فرمایا کیا نہ خبردار کرون مین تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ مالک ہو جمیع ان سب کی کہا میںنے بتلائیے یا نبی اللہ پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اسکو پس کہا میںنے اے نبی خدا کے اور کیا تحقیق ہم پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ ہم بولتے ہین ساتھ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو مان تیری اے معاذ اور زمین گرا دین گی لوگون کو یعنی اکثر بچ آگ کے اوپر مونہہ اونکے کے یا فرمایا اوپر ناکون یا وتکی کے مگر یا تمین ہانون اونکے کی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ

نقل کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ پڑھے سورۃ محمد کو بخشے گا اللہ اوسکو شراب نہر مین سے جو کہ اوسکو مست نہ کریگی اور اوسکو ہر نہر مین سے شہد صاف ملا ہوا ملیگا اور اوسکو ہر میوہ مین سے جوڑا ملیگا اور بخشے گا اللہ اوسکو اور اوسکے ماں باپ کو اور اوسکے بال بچون کو اور اوسکے گھر والون کو اور اوسکے ہمسایون کو اور اوسکے بھائیون کو اور اوسکے رشتہ داروں کو اور اوسکے دوست

اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے
یعنی اور ساتھ اور چیز کے کہ لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے یعنی شریعت اور پابند نماز اور روزے کے سچے رضامند ہو لازم
اللہ پر یعنی از راہ فضل کے بسبب وعدے کے کہ داخل کرے اوسکو بہشت مین یعنی پہلے ہی ساتھ نجات پانے ہوؤں کے والا نہ ایمان کافی ہو
مطلق دخول کے لیے جہاد کرے اللہ کی راہ مین یا بیٹھا رہے اپنے ملک مین کہ دیدہ کیا گیا اوسمین یعنی نہ جہاد کرے اور نہ ہجرت کرے
کہا صحابہ نے کیا نہ خوش خبری دین ہم لوگون کو فرمایا تحقیق بہشت مین سو درجے ہین طیار کیا اونکو اللہ نے واسطے جہاد کرنے والون اللہ کی راہ
مین درمیان دو درجون کے ایسا فرق ہی جیسا آسمان زمین کے درمیان ہین پس جس وقت کہ مانگو تم اللہ سے یعنی جہاد پر درجہ عالی تو مانگو اللہ سے
فردوس اسلیے کہ تحقیق فردوس وسط بہشت ہی یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی ہی اور بلند تر بہشتون کی اور اوپر اوسکے عرش
رحمن کا ہی یعنی پس وقت بہشت کی ہی اور فردوس سے بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرون کی پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی
ہین نقل کی یہ بخاری نے ف + آمین ذکر نماز و روزے کا کیا اور حج و زکوۃ کا نہ کیا اسمین تنبیہ ہی اوپر اسکے کہ اندونون کی شان ہیت
بڑی ہی اور بسبب جب ہونے اونکے کے سب مسلمانون پر یعنی ان پر جو نہین جو زکوۃ کے کہ سب پر واجب نہین مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور آ طاعت
رکھتا ہو اور بیٹھا ہے الزیادہ لائق تا ہی اسپر کہ یہ حدیث فرمائی حضرت نے دن فتح مکہ کے اسلیے کہ ہجرت پیدا اسکے فرض تھی ہونون کے لیے
ع + اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مجاہد فی سبیل اللہ کمثل الصائم القائم القانت بایات
اللہ لا یفتر من صیام ولا صلوۃ حتی یرجع المجاہد فی سبیل اللہ متفق علیہ + اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انتدب اللہ لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا ایمان بی وتصدیق برسلی ان
ارجعہ بما نال من اجر او غنیمۃ او ادخلہ الجنۃ متفق علیہ + یعنی ضامن ہوا اللہ واسطے اوس شخص کے کہ کلا
اسکی راہ مین جہاد کے لیے نہین نکالا اوسکو مگر ایمان لانے نے ساتھ میرے اور تصدیق کرنے نے میرے رسولون کو یعنی واسطے خدا اور طلب رضا
اوسکی کے نکلا نہ واسطے طلب دنیا اور دکھانے اور سنانے کے کہ پھیروں گا اوسکو ساتھ اوسچیز کے کہ پایا ہی ثواب آخرت سے فقط یعنی فقط غنیمت
کے یا غنیمت سے یعنی ساتھ ثواب کے یا داخل کرونگا اوسکو بہشت مین یعنی سابقین کے ساتھ بغیر حساب و عذاب کے یا داخل کرونگا بعد ہوت کے
پہلے روز قیامت کے یعنی جیسے کہ فرمایا ہی احیاء عند ربہم + اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی اگر نہوتا
ڈر اور لحاظ اسکا کہ کتنے ایک آدمی مسلمانون سے یعنی فقر اخوش نہین ہوتے نفس اونکے کہ پیچھے رہین او جدا ہون مجھسے اور نہین پاتا
ہون مین سواری کہ سوار کرون مین اونکو اور سپر نہ پیچھے رہتا مین کسی لشکر سے کہ جہاد کرتا ہی راہ خدا مین قسم ہی خدا کی البتہ دوست رکھتا ہون
یہ کہ مارا جاؤن راہ خدا مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر
مارا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا ہون کہ ہر بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جہاد پاؤن ف + یعنی
مین جو ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کے جہاد مین نہین جاتا موجب سکایہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کے جنگ کو جاتا تو خواہ مخواہ ابتدے مسلمان پیچھے رہجاتے
اور جدا ہوتے مجھسے بسبب بے سواری اور بے سامانی کے اور مین نہ قدر سواریان رکھتا نہین کہ اونکو اوپر سوار کر کے ہمراہ لے جاؤن او مسلمان
بسبب پیچھے رہنے کے جنگ سے اور جدا ہونے کے مجھسے خوش نہین ہوتے ہین اوسپر اونکو رکھاتے ہین او سپر اونکے شکستہ دل ہوتے ہین گر نہ محبت
جہاد کی جکلو اسقدر ہی کہ دوست رکھتا ہون کہ کر یہ مارا جاؤن او جیون ع + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رباط یوم
فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیہا متفق علیہ + یعنی چوکیداری کرنی ایک دن کی راہ خدا مین بہتر ہی دنیا سے
اور اوسچیز سے کہ دنیا پر ہی یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہی اوس مال سے کہ خرچ کیا جاوے راہ خدا مین یا جزا اوسکی بہتر ہی دنیا سے اور اوسچیز سے

کرتا ہین ہے + اور فرمایا لَغَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ + یعنی ایک صبح کو جانا راہ خدا مین یا ایک شام کو جانا بہتر ہی دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا مین ہی یعنی اسکی فضیلت اور ثواب بہتر ہی تمام نعمتون دنیا کی سے اسلیے کہ نعمتین دنیا کی فانی ہین اور نعمتین آخرت کی باقی + اور فرمایا جو کیداری کرتی ایک دن اور رات کی جہاد مین بہتر ہی ایک مہینے کے روزون سے اور شب بیداری اوسکی سے اور اگر مرجاوے وہ جو کیدا رجاری رہتا ہی اوسپر ثواب اور عمل اوسکے کا رہتا ہی یعنی ہمیشہ پہونچتا رہتا ہی ثواب اوسکے عمل کا کرتا تھا زندگی مین اور جاری کیا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا یعنی طعام و شراب بہشت کے سے اور امن مین رہتا ہی فتنے مین ڈالنے والے سے کہ فرشتہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان + اور فرمایا بہترین زندگانی لوگون کی واسطے اونکے زندگانی اوس شخص کی ہی کہ پکڑنے والا ہی باگ گھوڑے اپنے کی راہ خدا مین دھر چھپتا ہی اوپر پشت گھوڑے کے جب سنتا ہی آواز ڈر کی یا فریاد رسی چاہنے دوڑتا ہی سوار ہوکر گھوڑے پر یعنی طرف اوس آواز و فریاد رسی کی ڈھونڈھتا پھرتا ہی مارے جانا اور مرنا جگہ گمان موت کی یعنی ڈرتا نہین ہی مرنے سے اور بھاگتا نہین اوس سے بلکہ ڈھونڈھتا پھرتا ہی اوسکو یا زندگانی اوس شخص کی کہ کتنی ایک بکریون مین رہتا ہی بیچ چوٹی پہاڑ کے ان پہاڑون مین سے یا رہتا ہی بیچ ایک نالے کے ان نالون مین سے قائم رکھتا ہی نماز کو اور دیتا ہی زکوۃ یعنی اگر وہ بکریان حد نصاب کو پہونچتی ہین اور بندگی کرتا ہی پروردگار اپنے کی یہان تک کہ آوے اوسکو موت نہین ہی لوگون سے گزرتا بیچ بھلائی کے نقل کی ہی مسلم نے + ف + مگر بیچ بھلائی کے کہ لگا رہتا ہی اونکو اپنی شر سے اور لگا رکھتا ہی اپنے تئین اونسے اور ساتھ اونکے خیر مین شریک ہی نہ برائی مین حاصل معنی اس حدیث کے رغبت دلانا ہی اوپر جہاد کرنے دشمنان دین کے اور مجاہدہ نفس شیطان کے اور اعراض کے اسقیفا کذات و شہوات سے اور تنبیہ ہی اسپر کہ اگر مخالطت رکھے لوگون سے بیچ تا رسید دین اور تقویت شریعت کے تو رکھے والا اگوشہ گزینی اختیار کرے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہی اونکے لیے کہ فضیلت دیتے ہین گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اسمین اختلاف مشہور ہی کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتے ہین کہ اختلاط افضل ہی بشرطیکہ امید سلامتی کی فتنے سے اور مذہب ایک جماعت کا زہاد سے یہ ہی کہ گوشہ گزینی افضل ہی اور دلیل پکڑی ہی اونھون نے ساتھ اس حدیث کے اور جواب دیا ہی جمہور نے کہ معمول ہی اوپر زمانے فتنون کے یا اوس شخص کے حق مین ہی کہ نہ سلامت رہین لوگ اوس سے اور نہ صبر کرے وہ لوگون کی ایذا پر اور رہے انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ اور تابعین اور علما اور زہاد اختلاط رکھنے والے اور حاصل کرتے تھے منافع اختلاط کے مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازہ اور عیادت مریض اور مانند اونکے + ۶ + ۶ + اور فرمایا ہمیشہ رہیگا یہ دین قائم لڑتی رہے گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانون مین سے یعنی خالی نہین رہیگا روے زمین جہاد سے کبھین نہ کبھین ہوتا رہیگا یا ہوتا رہیگا قائم ہونا قیامت نقل کی یہ مسلم نے + اور فرمایا نہین زخمی کیا جاتا کوئی شخص خدا کی راہ مین اور اللہ خوب جانتا ہی اوسکو کہ زخمی کیا جاتا ہی اوسکی راہ مین مگر آوے گا وہ دن قیامت کے اس حال مین کہ اوسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی سی نقل کی یہ بخاری مسلم نے + اور فرمایا نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور ہو اوسکے لیے وہ چیز کہ دنیا مین ہی کچھ مگر شہید آرزو کرتا ہی کہ پھر آوے دنیا مین اور مارا جاوے دس بار یعنی بسبب اوس چیز کے کہ دیکھتا ہی بزرگی اور ثواب شہادت کی نقل کی یہ بخاری مسلم نے + اور روایت ہی مسروق سے کہ کہا ہم نے سیدنا عبداللہ بن مسعود سے معنی اس آیت کے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ الآیۃ + اور نہ گمان کر تو اون لوگون کو کہ مارے گئے اللہ کی راہ مین مردہ بلکہ وہ زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیے جاتے ہین آخر آیت تک کہا ابن مسعود نے کہ ہم نے بھی پوچھا تھا معنی اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا ارواح ہین شہدا کی بیچ شکم جانورون پرندہ سبز رنگ کے ہین واسطے اونکے

قندیلین ہین لٹکائی گئین نیچے عرش کے کہ بمنزلہ گھونسلون کے ہین سبوہ کھاتے ہین بہشت ہین سے جہان چاہتے ہین پھر لٹکنا پلٹتے ہین طرف اون قندیلون کے پس چھا لٹکنا ہی طرف اونکے پروردگار اونکا چھا لگتا اور فرماتا ہی کیا چاہتے ہو تم کچھ عرض کرتے ہین محمد اکسی چیز کو چاہتے ہین ہم اس حال مین کہ ہم سبوہ کھاتے ہین بہشت مین جہانسے چاہتے ہین پس کرتا ہی اللہ تعالی یہ ساتھ اونکے یعنی پوچھتا ہین بار بار جب کہ دیکھتے ہین کہ نہین چھوڑے جاتے پوچھنے سے یعنی جب جانتے ہین کہ مراد پروردگار تعالی کی یہ ہی کہ کچھ چاہین عرض کرتے ہین ای پروردگار ہمارے چاہتے ہین ہم یہ کہ بھیجے تو جانین ہماری جی بدنون ہمارے کے یعنی اور دنیا مین بھیجے تو تاکہ مارے جاوین ہم تیری راہ مین پس جب کہ دیکھتا ہی اللہ تعالی کہ نہین اونکو کچھ حاجت یعنی حاجت معین اسلیے کہ مانگی اونھونے وہ چیز کہ خلاف ارادۂ اللہ کے ہی چھوڑے جاتے ہین نقل کی یہ مسلم نے + ف + نہین اونکو کچھ حاجت بسبب حاصل ہونے ثواب عظیم کے پہلی بار مین اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسکے ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہین اسلیے کہ ثواب شہید کا ایک ہی ہی سو وہ حاصل ہو چھوڑے جاتے ہین یعنی اللہ تعالی پوچھنا چھوڑ دیتا ہی اگر کہا جاوے کہ اگر دوسری بار بھی مثل پہلے ہی فواب کے ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اونکا اعادۂ ارواح کو بدنون مین تا مارے جاوین خدا کی راہ مین دوبارہ جواب اسکا علمانے یہ دیا ہی کہ مراد و مقصود اونکا اس کلام سے قائم ہونا ہی ساتھ موجب شکر کے بیچ تعلق نعمت کے کہ انعام کی ہی اللہ تعالی نے اونکو یہ حقیقت سوال اعادۂ ارواح کی یا شاید کہ اونکے خیال مین آتا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی پہلی بار سے بسبب قوت و استعداد و مناسبت کے ولیکن حق تعالی نے جانا بہتر یان عادت کے کہ مثل اوسکے ہوگی پس جانا کہ حاجت اسکی نہین ہی پس چھوڑ دیا پوچھنا اونسے

تنبیہ + لکھا ہی علمانے کہ رکھنا ارواح شہدا کا جانورون کے بدنون مین مانند رکھنے جواہر کے ہی صندوقون مین بسبب اکرام و زینت کے اور قصد داخل کرنے اونکے بہشت مین ساتھ اصل صورت کے یہ متعلق ساتھ ان بدنون کے اور ساتھ رکھنے ارواح کے جانورون کے بدنون مین جگہ پکڑتے ہین بہشت مین اور پیتے ہین خوشبوئیان اور ہوا مین دہان کی اور دیکھتے ہین انوار وہان کے اور لذت پاتے ہین اور خوش حال ہوتے ہین ساتھ اسکے اور ساتھ قرب حضرت عزت کے اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیت مین یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ + الخ اس سے اثبات تناسخ کا نہین ہوتا اسلیے کہ جو تناسخ کے قائل ہین اونکے نزدیک تناسخ اسکو کہتے ہین کہ رجوع کرین ارواح بدنون مین اس عالم مین نہ آخرت مین اسلیے کہ وہ منکر ہین آخرت کے اور حدیث دوسرے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی + ۲ + ۶ + اور فرمایا اَلْقِتَالُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُكَفِّرُ كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ + مارے جانا راہ خدا مین جھاڑتا ہی ہر گناہ کو سوا آدمی کے + ف + یعنی سوا حقوق آدمیون کے اور سیوطی نے لکھا ہی کہ مگر شہید دریا کے کہ اونکے دین بھی جھاڑ جاتے ہین + ۲ + اور فرمایا مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ + جو مانگتا ہی اللہ تعالی سے شہادت صدق دل سے پہنچاتا ہی اللہ اونکو شہدا کے مرتبے کو اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدون کا پاتا ہی + اور چلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی آپ کے یعنی جنگ سے غزوہ بدر کے لیے یہان تک کہ سبقت کی مشرکون پر طرف بدر کے یعنی پہونچے بدر مین پہلے اسکے کہ آوے مشرک یعنی بعد پہونچنے مسلمانون کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑے ہو تم بہشت کی طرف کہ چوڑا ہی اونکا مانند چوڑا آسمان و زمین کے ہی کہا عمیر بن حمام انصاری نے بخ بخ یعنی خوب خوب پس فرمایا حضرت نے کیا باعث ہوا تجھکو اوپر کہنے تیرے کے بخ بخ کہا عمیر نے قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ نہین کہا مینے یہ مگر بامید اسکے کہ ہونگا مین اہل بہشت سے فرمایا حضرت نے پس تحقیق تو اہل بہشت سے ہی کہا راوی نے پس نکالین عمیر نے کتنی ایک کھجورین اپنے ترکش مین سے اور شروع کیا کھانا اونمین سے پھر کہا اگر زندہ رہا مین یہان تک کہ کھاؤن مین اپنی کھجورین یعنی سب تو تحقیق یہ زندگی دراز ہی پس پھینکین کھجورین کہ تھین ساتھ اوسکے پھر قتال کیا کافرون سے یہان تک کہ شہید ہوئے قتل کی یہ مسلم +

۵ کافرون کا کافرون کی ہوتی تھی ۱۲ منہ مولف

ف + کھڑے ہو وطرف بہشت کے یعنی طرف عمل کے کہ سبب ہے بہشت کے داخل ہونے کا کہ وہ جہاد ہے اور چوڑا و الوزر مراد بیان کرنا ہشت
کی فراخی کا ہے مشابہت دی ایسی چیز کے ساتھ کہ خلق کے فہم میں کوئی چیز وسیع زیادہ اوس سے نہیں اور تخصیص چوڑا کی کی بہ طول کی
تاکہ معلوم ہو کہ جب چوڑا ویسا ہو تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا تجھلو الخ کو یا خیال کیا حضرتؐ نے کہ یہ کلام صادر ہوا ہے میرے
بدون نیت اور فکر و تامل کے مشابہ اوس شخص کے قول کے کہ ہنسی اور مزاح سے کہتا ہے یا بخوف قتل کے کہا پس نفی کیا میرے نے اوسکو
اپنے سے کہا قسم ہے الزاور زندگی دراز ہی یعنی اگر سب کھیتوں کے کھانے کا انتظار کروں اور جب تک میں تو بڑی زندگی ہوئے
حاصل یہ کہ بسبب شغ ف حاصل ہونے شہادت کے زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا + ۳ + ع اور فرمایا مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ
وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ + یعنی جو شخص مرا اور جہاد نکیا اور نہ گذرا
اوسکے دل میں خیال جہاد کا مرا اور پر ایک قسم کے نفاق سے + ف + نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نکیا اور نہ کہا کاشکے ہوتا میں جہاد
کرنے والا پس شخص مشابہ ہوا منافقوں کے کہ جہاد سے رہجاتے ہیں بموجب اس حدیث کے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ +
پس واجب ہی ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکھے اور کہا نووی نے شرح مسلم میں کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے ایک عبادت
کرنے کی پھر مر جاوے یا کرنے اوسکے کے تو نہیں متوجہ ہوتی اوسپر برائی اسقدر کہ متوجہ ہوتی ہی اوسپر کہ مر جاوے بغیر نیت کرنے اوسکی
اور استدلال کیا ہی اوسکا علما یعنی شافعیہ نے اوس شخص کے حق میں کہ قادر ہو نماز پڑھنے اوسکے کے اور نیت پڑھنے کے اور مر جاوے بلا نماز
حج کو اسطرح پس کہا بعضوں نے کہ گنہگار ہوتا ہی دونوں صورتوں میں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں گنہگار ہوتا مگر دوسری صورت میں اور بعضوں نے کہا کہ گنہگار
ہوتا ہی حج میں بہ نماز میں انتہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کے ہی + ع + اور فرمایا جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ
وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ + یعنی جہاد کرو مشرکوں سے ساتھ مالوں اپنے کے
اور جانوں اپنے کے اور زبانوں اپنے کے + ف + زبان کا جہاد یہ ہی کہ مدد کرے اوسکے جنوں کی اور دین باطل کی اور رد دعا کرے
اوپر کہ وہ ذلیل ہوا اور شکست پاوے اور دعا کرے اوسکو ساتھ قتل و قید کرنے کے اور مانند اسکے کے اور دعا کرے مسلمانوں کی فتح
کی از غنیمت اٹھانے کی اور رغبت دلاوے لوگوں کو جہاد کی + ۳ + اور فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ
وَاَفْشُوا الْاَيَّامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ + یعنی پھیلاؤ سلام کو اور کھانا کھلاؤ اور بھید ڈالو دنوں کو داخل ہوگے بہشت میں
ساتھ سلامتی کے + ف + پھیلاؤ سلام کو یعنی مشہور کرو سلام یعنی سلام علیکم کو اور آشنا و ناآشنا سے اور
کھانا کھلانا مراد ہی کھلانا مسکین کا یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤ گے بہشتوں کے یعنی بہشتیں ملینگی + اور فرمایا ہجرت ختم کیا جاتا ہی اوپر
عمل اپنے کے یعنی اوسکا زندگی تک ہی بعد مرنے کے نہیں ہوتا یعنی اوسکے لیے ثواب جدید نہیں لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا اور حالت یہ کہ
ہے اصلی راہ میں پس تحقیق پڑھا جاتا ہی واسطے اوسکے عمل اوسکا قیامت تک اور امن میں رہتا ہی قبر کے فتنے سے فتل کی تیر نے ابو داؤد دارمی نے + ف + پڑھا جاتا ہی عمل اوسکا یعنی ہو پہنچتا ہی اوسکو ہر لحظہ ثواب جدید اسلیے کہ اوسنے فدا کی جان اپنی اوس
پر یہاں تک کہ عود کرتا ہی نفع اوسکا طرف مسلمانوں کے کہ وہ زندہ کرنا دین کا ہی ساتھ دفع کرنے دشمنوں اوسکے کے کہ وہ کفار ہیں + ۳ +
اور فرمایا عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ + دو آنکھیں ہیں کہ نہیں لگے گی اوسکو آگ جہنم کی ایک آنکھ کہ روئی خوف خدا سے اور دوسری وہ آنکھ کہ رات
گذاری نگہبانی کرتے ہوئے راہ خدا میں یعنی رات کو نگہبانی کرتی رہیں کفار سے + کہا ابو ہریرہؓ نے کہ گذرا ایک شخص سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے رعب میں سے جمع دے ایک پہاڑ کے کہ اوسمیں تھا ایک چشمہ چھوٹا سا شیریں پانی کا پس خوش لگا وہ اوسکو اور کہا کاشکے الگ ہوتا میں
لوگوں سے اور رہوں اس پہاڑ کے درے میں پھر ذکر کی گئی یہ بات روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ کرو تم یہ اسلیے کہ تحقیق

تمہارا ایک تمہارے کا اسکی راہ میں بہتر ہو نماز اوسکی سے گھر میں تر ہیں کیا نہیں ہوست سکتے ہو تم کہ بخشے اللہ تمہارے لیے یعنی
چہ اور بخشنا اور داخل کرے تمکو بہشت میں یعنی اعمل ہی جہاد کرو تم اللہ کی راہ میں جو کوئی اسے اللہ کی راہ میں بقدر مٹھ بھر کے دودھ دوہنے
میں اونٹنی کے واجب ہوئی اوسکے لیے بہشت + ف + ستر برس سے مراد کثرت ہی تحمیدہ پس نہیں منافی ہاس روایت کے کہ
فرمایا حضرت نے مقام الرجل فی الصف فی سبیل اللہ افضل من عمل اللہ من عبادۃ الثقلین ستین سنۃ
اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ بسبب گوشہ گیری کے لوگوں سے اور بسبب عبادت کے کوہستان میں مغفرت نہیں حاصل ہوئی اور جواب
اسکا یہ دیتے ہیں علماء کہ جہاد اوس زمانے میں واجب تھا اور ترک کرنا واجب کا ساتھ نفل کے گناہ ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہو کہ عمل کیا جہاد نے
اوپر مغفرت کامل اور داخل ہونے بہشت کے ہمراہ اون لوگوں کے کہ پہلے داخل ہوئے اور یہ حدیث دلیل ہو اوپر افضلیت صحبت کے گوشہ گیری پر جیسا
ہیچ زمان سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی گوشہ گیری افضل ہوتی ہو یعنی بعد زمانہ حضرت کے وقت خوف فتنے کے ع
اور فرمایا عرض علی اول ثلثۃ یدخلون الجنۃ شہید وعفیف متعفف عبد احسن عبادۃ اللہ ونصح لمولاہ
رواہ الترمذی + اور پہلے تین شخصوں کے کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک یہ شہید اور دوسرا پاکباز بچنے والا کرام سوال کرنے سے
یعنی بچنے والا نسب سے اور سوال کرنے سے اور تیسرا غلام کہ اچھی کی بندگی اسکے اور خیرخواہی کی اپنے مالکون کی + ف + اول ان
تینوں کے بیشتر ہیں تین شخص جنت میں داخل ہونگے اونمیں سے تین پہلے داخل ہونگے لیکن انبیاء کے مراد میں کہ وہ سب پر مقدم ہیں اور مراد
تین تین شخصوں سے تین تین جماعتیں ہیں + اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل علموں میں سے بہتر ہی فرمایا علم باللہ کہا گیا پھر کونسا فرمایا علم بالقیامۃ
کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ فقیر سا تھ کوشش تعلقہ کے دے یا ہو فقر واحتیاج کے کہا گیا
کونسی ہجرت بہتر ہی فرمایا ہجرت اوس شخص کی کہ ہجرت کرے یعنی چھوڑے اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ نے اوپر ہجرت اگرچہ ہجرت نکلنے کے واسطے
سے طرف دار الایمان کے ہو لیکن ہجرت حرام چیزوں کا افضل ہی اوسسے کہا گیا پھر کونسا جہاد ہو تا ہی فرمایا جہاد اوس شخص کا جو جہاد کرے
سے مال اپنے کے اور جان اپنی کے کہا گیا پس کونسا یعنی موت تا یعنی جہاد میں بزگتر ہی فرمایا موت اوس شخص کی کہ گرا اوپر گھوڑے اپنے
کو بیچ لڑائی میں اوسکے گھوڑے کی یعنی آپ بھی مارا جاوے اور گھوڑا بھی قتل کیا جاوے + اور نسائی کی روایت میں ہو کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل علموں سے افضل ہی کہا ہو بیان کرتا ہو تمہیں اوپر جہاد کے یعنی علم جہاد کی تعلیم کی جہاد
اوسمیں اوہ جو مقبول کیا گیا پس کونسی چیز نافرمانی افضل ہی فرمایا ترک کرنا تمہارا کسی چیز سے جو تعلق ہو نفسانی کا اور بابد داؤد کی روایت میں + ف
ساتھ حال جہاد کے کہ اوس اپنے غازیوں کے سامان جہاد میں سے کسے اور زخمی ہوا وہ جہاد میں اور جہاد کیا ہو تم نے کہ ہو تمہارے میں
اور تعین فضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کے آیا ہو اور تفاضل جمع یعنی تطبیق کا درمیان حدیثوں کے اس طرح پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہر مقام میں ساتھ اوس چیز کے کہ مناسب حال سائل کے سمجھا جواب یا پس صحیح کہ نشانی ہو اوسکی کا سمجھا جواب یہ کہ افضل اعمال اوس وقت
خوشی ہو صاحب اوسکے سلام اور نرم کرنے کلام کے اور اگر نشانی بحال درستی کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال نماز ہو یا نماز کھا نے کھلانے کے
اور اگر بکاسل عبادت میں دیکھا تو جواب دیا کہ افضل اعمال نماز تہجد کی ہو پس مراد افضل اعمال سائل کے حق میں ہو قضیہ عین حکایۃ افضل
اعمال سے ہو + اور فرمایا واسطے شیخ کے نزدیک خدا کے چھ چیزیں ہیں بخشش کیجاتی ہو اول قدم میں یعنی اول قطرہ خون میں نکلتا ہو
اور دیکھلایا جاتا ہو تمکو اوا وسکا بہشت میں یعنی حال نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہو عذاب قبر سے اور امن میں ہو گا عذاب بڑی سے یعنی عذاب آگ کے سے اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اوسمیں کا بہتر ہو دنیا سے اور اوسمیں سے
کر دنیا میں ہزار یاقوت میں دی جاوینگی بہتر بہیاں حور عین سے اور شفاعت اوسکی قبول کیجاویگی ستر آدمیوں کے حق میں اوسکے قرابتیوں میں سے

نقل کی یہ ترمذی نے + اور فرمایا من لقی اللہ بغیر اثر من جہاد لقی اللہ وفیہ ثلمۃ رواہ البزار صدیق وابن ماجہ یعنی جو شخص کہ ملیگا اللہ تعالی سے بن اثر کے جہاد سے ملیگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ اوسکے دین مین نقصان ہوگا نقل کی یہ بزار نے اور ابن ماجہ نے + ف + مراد اثر سے علامت ہے یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کے علامات جہاد سے کہ زخم ہی یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا مال کا یا طیار کردینا اسباب مجاہدون کا وہ مریگا اس حال مین کہ اوسکے دین مین خستہ ہوگا اور ادنی درجہ یہ ہی کہ دل مین تو نیت ضرور ہو ہوئے کہ آیا ہی نیت کرنی بہتر ہی اوسکے عمل سے اور ہوسکتا ہی کہ یہ حدیث محمول ہو اوس شخص پر کہ فرض حج جہاد اوپر اور نہ کیا ارادہ طیاری اسباب اوسکے کا اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہی جہاد کفار کو اور جہاد نفس و شیطان کو اور مؤید ہی اسکی حدیث ابی امامہ کی کہ آگے آتی ہی + ۶ + اور فرمایا الشہید لا یجد الم القتل الا کما یجد احدکم الم القرصۃ + یعنی شہید نہین پاتا درد قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہی ایک تمھارا درد کاٹنے چیونٹی کا + ف + یہ وہ شہید ہی کہ لذت پاتا ہی ساتھ دینے جان کے راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہی نفس اوسکا ساتھ اوسکے + ۶ + اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہی کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے دو قطرون سے اور دو نشانون سے ایک قطرہ آنسو کا بسبب خوف خدا کے اور دوسرا قطرہ خون کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ مین اور رہے دو نشان پس ایک نشان اللہ کی راہ مین اور دوسرا نشان بیچ فرض کے فرائض خدا سے نقل کی یہ ترمذی نے + ف + ایک نشان اثر مانند قدم کے یا غبار یا زخم کے جہاد مین یا سیاہی دوات کی طلب علم مین اور نشان بیچ فرض کے اثر مانند بہت جانے ہاتھ اور پاؤن کے بسبب وضو کے جاڑے مین اور گھٹنے پیشانی کے بسبب سجدون نماز کے اور جلنے پیشانی کے گرمی مین اور روزہ دار کے مونہہ کی بو اور غبار آلودہ ہونے قدمون کے حج مین + ۶ + اور فرمایا الماء الذی یصیب القوع لہ اجر شہید والذی یقوء لہ اجر شہید رواہ ابو داؤد + سر پھٹنے والا در یامن کہ پہنچے اوسکو واسطے اوسکے ثواب شہید کا ہی اور ڈوبنے والا دریا مین اوسکے لیے ثواب دو شہید کا ہی + ف + ان دونون شخصون کو ثواب شہید کا اور صبر رہنے مین کہ کشتی مین بیٹھا ہو جہاد کے لیے یا طلب علم یا حج یا مانند اسکے کے لیے اور تجارت اگر ہو واسطے حاصل کرنے قوت نفس اور نفقہ عیال کے اور بغیر بیٹھنے کشتی کے حاصل نہو یہی حکم رکھتی ہی + ۶ + کہا ابو امامہ نے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک لشکر کے پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمین تھا کچھ پانی اور ترکاری اور سبزہ پس کہا اوسنے اپنے دل مین کہ ٹھہریے اوسمین اور الگ ہو دنیا سے پس اون ہانکا پیغمبر خدا نے اسمین پس فرمایا تحقیق مین نہین بھیجا گیا ہون ساتھ دین یہودیت کے اور نہ ساتھ دین نصرانیت کے کہ رہبانیت و مشقت کرین اور ترک کرین خلاط و لذت طلاق لیکن بھیجا گیا ہون مین ساتھ دین حنیفیت کے کہ آسان ہی یعنی نہین اوسمین حرج اور شقت زائد قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی البتہ جانا اول روز مین یا آخر روز مین بیچ راہ خدا کے بہتر ہی دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا مین ہی البتہ کھڑا ہونا ایک تمھارا بیچ صف کے یعنی صف قتال مین صف جماعت مین بہتر ہی ساٹھ برس کی نماز اوسکی سے یعنی تمہ نماز سے نقل کی یہ احمد نے + کہا ابو موسی نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلوارون کے ہین پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسی تمنے سنا ہی یہ پیغمبر خدا کو فرماتے یہ یعنی سنا تمنے ساتھ اطلاق جزم یقین کے ہی کہا کہ ہان پس پھرا وہ شخص طرف یارون اپنے کے اور کہا پڑھتا ہون مین تم پر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا میان اپنی تلوار کا اور پھینک دیا اوسکو یعنی یا رادہ اوسکے کہ اب پھر کر نہین آنے کا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے طرف دشمن کے اور مارا ساتھ اوسکے یہان تک کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے + قطعہ + بیا بیا کہ دلبران من محمد آرو باد + سری کہ بر ترین من ست خاک کیا رو باد + اگرچہ حافظ بیچارہ در بہ آہ تو مرد + برای مردن او غم مخور بقا تو باد + ف + دروازے بہشت کے اگر چہ یہی ہوتا مجاہد کا لڑائی مین اس طرح کہ اوپر ہوسکے تلوارین کفار کی اوٹھی ہوئین اون بسبب ہی داخل ہونے بہشت کا یہان تک کہ گویا دروازے بہشت کے موجود ہین ساتھ اوسکے + ۶ + اور

بہت سی حدیثیں جہاد کی فضیلت میں اور جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت میں آئی ہیں جو چاہے مشکوٰۃ اور اسکے ترجمے غلام حق
میں سے دیکھلے اور شہید و غازی کا ثواب بیان فرما کر اب مسلمانوں کو حکم فرماتے ہیں کہ دین کی مددگاری کا جہاد وغیرہ کرو +

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝

اے ایمان والو اگر تم مدد کرو گے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کریگا اور جما دیگا تمہارے پاؤں +مؤ

اے مسلمانو اگر مدد کرو دین خدا کی مدد کریگا خدا تمہاری اور ثابت کریگا قدم تمہارے + فتح + اے ایمان والو اگر تم مدد کرو گے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کریگا اور جما دیگا تمہارے پاؤں + تفسیر + اللہ چاہے تو آپ ہی کافروں کو مسلمان کر ڈالے پر یہی منظور نہیں جانچنا منظور ہے سو جسکے کی طرف سے کام بنانا اور اللہ کی طرف سے کام بنانا + مؤ + اگر مدد کرو دین خدا کی اور اوسکے رسول کی مدد کریگا خدا تمہاری تمہارے دشمنوں پر اور ثابت کریگا قدم تمہارے یعنی لڑائی میں ساتھ کفار کے تاکہ بھاگو نہیں یا ثابت قدم رکھیگا راہ اسلام پر + مل

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

اور جو لوگ منکر ہوئے اوکو لگی ٹھوکر اور کھو دیے اونکے

اور جو لوگ کافر ہوئے ہلاکت ہو جیو انکو اور نابود کیے خدا نے عمل اونکے + فتح + اور جو لوگ منکر ہوئے اونکو لگی ٹھوکر اور کھو دیے اونکے + مؤ + تفسیر + یعنی نفس کے بقول بعض کے بُعد اور بقول بعض کے سقوط اور بقول بعض کے خرابی اور بقول بعض کے شقاوت اور نگونساری ہیں اور ابن عباسؓ سے ہے کہ مراد تعس سے دنیا میں قتل ہے اور آخرت میں پڑنا دوزخ میں اور کہا قتادہ نے حق اللہ یہ ہے کہ جو اوسکو کہ سوال کرے اوس سے اور مدد کرے اوسکی کہ مدد کرے اوسکے دین کی + معاملہ مل + درمنثور + تنبیہ + مدد کرنیوالے دین کے مجاہد ہیں اور عمل باعمل اور صوفیہ کرام شرع رحمہم اللہ کہ مددگار دین کے ہیں بسبب ظاہر و باطن آراستہ کرنے خلائق کے کہا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے لَوْلَا الْاَبْدَالُ لَخُسِفَتِ الْاَرْضُ بِمَنْ عَلَيْهَا وَلَوْلَا الصَّالِحُوْنَ لَهَلَكَ الطَّالِحُوْنَ وَلَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَبَقِيَ النَّاسُ مِثْلَ الْبَهَائِمِ وَلَوْلَا السَّلَاطِيْنُ لَاَكَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَوْلَا الْحُكَمَاءُ الْمُحَرِّبَةُ لَخَرِبَتِ الدُّنْيَا وَلَوْلَا الْاِيْلِيْجُ لَاَنْتَنَ الدُّنْيَا + یعنی اگر نہوتے ابدال تو البتہ دھس جاتی زمین ساتھ اون لوگوں کے جو سر پر ہیں اور اگر نہوتے نیک کار تو البتہ ہلاک ہو جاتے بدکار اور اگر نہوتے علما تو رہ جاتے لوگ مانند چارپایوں کے اور اگر نہوتے بادشاہ تو البتہ کھا جاتے لوگ بعض اونکے بعض کو اور اگر نہوتے حکما تو البتہ خراب ہو جاتی دنیا اور اگر نہوتی ہوا تو البتہ سڑ جاتی دنیا + منبہات

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝

یہ اسپر کہ انھوں نے بُرا سمجھا جو اتارا اللہ نے پھر اکارت کیے اونکے

یہ سبب اسکے ہوا کہ اونھوں نے ناپسند کیا اوس چیز کو کہ اتاری ہے خدا نے پس نابود کیے عمل اونکے + فتح + یہ اسپر کہ اونھوں نے پسند نہ رکھا جو اتارا اللہ نے پھر اکارت کر دیے اونکے کیے + مؤ + تفسیر + یعنی ہلاکت اور نابود ہونا اونکے عملوں کا اوتاری خدا نے یعنی قرآن کہا قتادہ نے کہ آیت وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا نازل ہوئی اون کفار کے حق میں کہ مارے گئے روز بدر کے اور یا یہ آیت تمام کفار کے حق میں اوتری پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کفار کو پس فرمایا اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي

+ مل + درمنثور +

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ

کیا پھرے نہیں ملک میں کہ دیکھیں آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے اونسے اوکھلا دیا اللہ نے اونکو

وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝

اور منکروں کو ملتی ہیں ایسی چیزیں +مو

کیا سیر نہیں کی کھاسنے زمین میں تو دیکھیں کیونکر تھا انجام کار اونکا کہ پہلے انسے تھے برہم مار اللہ نے اونکو اور کافروں کے لیے ہوا ہی ہے مانند اس عذاب کے +فتح + کیا پھرے نہیں ملک میں کہ دیکھیں آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے انسے اوکھا مار اللہ نے اونکا +اور منکروں کو ملتی ہیں ایسی چیزیں +مو +تفسیر کفار نے یعنی تیری امت کے کفار نے برہم مار یعنی ہلاک کیا اونکو اور بڑی بڑی سے اوکھے مار اور کافروں کے لیے یعنی شرکین قریش کے لیے مانند اوس ہلاکت کے ہی +مل پہلے انسے تھے مانند عاد و ثمود کے اور اور کافروں کے لیے یعنی ہال کہ کو بھی ویسا ہی عذاب پونہچیگا اگر ایمان نہ لاوینگے +بحر

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝

یہ اسپر کہ اللہ رفیق ہے اونکا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہین اونکا رفیق نہین کوئی +مو

یہ بسبب اوسکے ہی کہ خدا کارساز مسلمانون کا ہی اور بسبب اوسکے ہی کہ کافرکوئی کارساز نہین ہی اونکے لیے +فتح + یہ اسپر کہ اللہ رفیق ہے اونکا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہین اونکا رفیق نہین کوئی +مو +تفسیر یعنی مدد کرنی مومنون کی اور انجام کار فرو کافرون کا اس سبب سے ہی کہ اللہ کارساز اور مددگار مومنون کا ہی اور کافرون کا کوئی مددگار نہین ہی +بحر پھر کیا انجام کار دونون فریق کا +مل +معا +

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مقرر اللہ داخل کریگا اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین انکے نہریان اور جو منکر ہین

يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝

برتتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور اور آگ ہی گھر اونکا +مو

تحقیق خدا داخل کریگا اونکو کہ ایمان لائے ہین اور کام اچھے کیے ہین باغون مین کہ بہتی ہین نیچے اونکے نہرین اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے فائدہ لیتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے اور آگ جگہ اونکی ہی +فتح + مقرر اللہ داخل کریگا اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام باغون مین نیچے اونکے بہتی نہریان اور جو منکر ہین برتتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور اور آگ ہی گھر اونکا +تفسیر جانور کا سا کھانا یعنی حرص سے اور مسلمان کھاوین دفع حاجت کو +مو فائدہ لیتے ہین ساتھ متاع حیات دنیا کی چند روز اور کھاتے ہین غافل بے فکر عاقبت سے جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے اپنے چرنے کی جگہ غافل اوس چیز سے کہ پیش آنے والی ہی اونکو سنگ سر اور ذبح سے +مل + فائدہ لیتے ہین دنیا مین اور زمین ہی اونکے لیے ہمت سو پیٹون اور سترون اونکے کی اور وہ غافل ہین خبر ہین اوس چیز سے کہ کل پیش آنے والی ہی کما کسی بزرگ نے اَلْمُؤْمِنُ يَزْوَدُ وَالْمُنَافِقُ يَتَزَيَّنُ وَالْكَافِرُ يَتَمَتَّعُ یعنی مومن توشہ طیار کرتا ہی راہ آخرت کا اور منافق بناؤ سنگھار کرتا ہی اور کافر فائدہ اوٹھاتا ہی +معا +تنبیہ + اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کھانے تو شکر منعم کا بجالاوے اور حیوت و چالاک ہے طاعات مین نہ غافل کیا خوب کہا ہی کسینے +بیت خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست + تو مستعد کہ زیستن از بہر خوردن ست + سعدی فرماتے ہین +قطعہ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارانند + تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری + ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار + شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری + ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ کھانا کھانا نہ یہ کہ کھاتا تجکو کھاوے اور حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالی عنہ ہر گرد و کھانا نہ کھاتے جسکو کسینے غضب کے وقت کھایا ہو فرماتے تھے ایسے لقمے کی بری تاثیر ہی یعنی اخلاق رذیلہ کے کھانے والون مین پیدا ہوتے ہین شیخ علاء الدولہ یمنانی

فرماتے ہین کہ بے ذکر الٰہی کے غفلت مین بندہ کھانا کھائے کہ وہ کھانا غفلت ہی مین رہے گا پس بڑی تاثیر نسیان مین لقمے کی ہوتی ہے
وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ○
اور کتنی تھین بستیان جو زیادہ تھین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو ہلاک کیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار +
اور بہت گانون کہ قوی تر تھے تیرے گانو سے کہ جلاوطن کیا تجکو ہلاک کیا ہمنے اونکو پس نہین کوئی مدد کرنے والا اونکا + فتح +
اور کتنی تھین بستیان جو زیادہ تھین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار + موضح
تفسیر + مراد گانون سے گانون والے ہین اسی لیے فرمایا اَهْلَكْنٰهُمْ یعنی کتنی ہی قومین کہ وہ بہت قوی تھین تیری قوم سے
لاکھون نے نکالا تجکو یعنی سبب ہجرت کے نکلنے کے ہوئے ہلاک کیا ہمنے اونکو پس نہین ہوا کوئی مددگار اونکا اور نہ دفع کرنے والا عذاب کا اونسے
کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ جب نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے طرف غار کے التفات کیا طرف مکے کے اور فرمایا
اَنْتِ اَحَبُّ بِلَادِ اللّٰهِ اِلَيَّ وَلَوْ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ لَمْ يُخْرِجُوْنِيْ لَمْ اَخْرُجْ مِنْكِ + یعنی تو محبوب ترہی طرف میرے اللہ کے
سب شہرون مین سے اور اگر مشرک نہ نکالتے مجکو تو نہ نکلتا مین تجسے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ الآیۃ + مل معا
اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ○
بھلا ایک جو چلتا ہی سو بھی راہ پر اپنے رب کی برابر اوسکے جسکو بھلا دکھایا اوسکا برا کام اور چلتے ہین اپنی چاہون پر + مو
کیا جو کوئی ہو اوپر روشن طریقہ کے پروردگار اپنے سے مانند اوس شخص کے ہی کہ آراستہ کی گئی اوسکی نظر مین بدکاری اوسکی اور
مانند اوسکے کہ پیروی کی خواہشون اپنی کی + فتح بھلا ایک جو چلتا ہی سو بھی راہ پر اپنے رب کے برابر اوسکے کہ جسکو بھلا دکھایا اوسکا برا کام
اور چلتے ہین اپنی چاہون پر + موضح تفسیر + بَيِّنَةٍ سے مراد ہی دلیل و برہان اور وہ قرآن اور تمام معجزے ہین اور شخص اول سے
مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مومن کہ اونکے پاس دلیل مذکور موجود ہی اور وہ دگار کی طرف سے اور شخص دوسرے سے مراد کفار مکہ
کے ہین کہ آراستہ کر دکھلا تھا اونکے لیے شیطان نے شرک کو اور خدا اور رسول کی عداوت کو پس وہ جانتے ہین اونکو اچھا اور پیروی کی
خواہشون اپنی کی بتون کے پوجنے مین حاصل یہ کہ یہ دونون برابر نہین ہو سکتے + مل معا + تنبیہ + اس سے معلوم ہوا
کہ برے کامون کو اچھا جاننا کام کفار کا ہی مومن کو چاہیے کہ برے کام سے بہت آزردہ اور غمگین ہو اسی لیے حدیث شریف مین
آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہی علامت ایمان صحیح کی آپنے فرمایا اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ
وَسَآءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ + جب خوش کرے تجکو بھلائی تیری یعنی امید ملنے ثواب کے اور بد دل و غمگین کرے
تجکو برائی تیری پس تو مومن صحیح یعنی پورا ہی + اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ پیروی کرنی خواہش نفس کی بہت بری چیز ہی چنانچہ وجہ
پاک پروردگار نے ایسے پر اطلاق مشرک ہونے کا کیا ہی کہ فرمایا اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ + یعنی کیا دیکھا تو نے اوس شخص کو
کہ پکڑا اوسنے اپنی خواہش کو معبود اپنا پس مومن کو چاہیے کہ پیروی اپنی خواہش کی چھوڑے اور پیروی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی
اختیار کرے کہ حضرت نے فرمایا ہی لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوٰىهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ + پورا مومن نہین ہوتا ایمان تک
کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام و شریعت + اور اس سے برائی شرک کی بھی معلوم ہوئی جابجا حَدَّثَ
لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ نے شرک کے کرنے سے بہت ہی منع فرمایا ہی اسلیے کہ مدار کار شرک سے بچنے ہی پر ہی + معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ
نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی
مت کر اپنے ماں باپ کی اگرچہ حکم کرین تجکو نکلنے کا تیرے اہل و مال سے اور مت چھوڑ نماز فرض قصداً اسلیے کہ جو کوئی چھوڑ دیتا ہی

نماز فرض قصداً تو لوگ ہو جاتا ہی اوسسے عہد و امان اللہ کا اور سنت نبی شراب اسلیے کہ وہ سری برائی کی اوّل بچا اپنے کو گناہ سے اسلیے گفت سے اور تارا ہی غضب اللہ کا اور بچا اپنے تئین جہلم کے بھاگنے سے اگر یہ ہلاک ہون لوگ اور جب پونہچے لوگون کو موت یعنی وبا یا قحط سے پس سُھرا رہے اور خرچ کر اپنے عیال پر مال اپنے سے اور سنت و عصا اونسے لاٹھی اپنی واسطے ادب دینے کے یعنی دھمکا تا رہ اونکو واسطے ادب سکھلانے کے بالکل ٹیلی ڈوری نہ چھوڑ رے اور ڈرا تا رہ اونکو اللہ کے امر و نہی کی مخالفت مین + **مشکوٰۃ** + مومن اور کفار کا فرق بیان فرما کر اپ انکی جزا اور سزا کا ذکر کرنا شروع کیا +

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ ۖ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ
احوال اوس بہشت کا جو وعدہ ہوا ڈر والون کو اوسمین نہرین ہین پانی کی جو بو نہین گیا اور نہرین ہین دودھ کی جسکا مزہ نہین بھرا
وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ۖ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ
اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزہ ہی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد کی جھلا کر اتارا ہوا اور اونکو وہان سب طرح کے میوے اور معافی ہی
مِنْ رَبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ○
اونکے رب سے برابر اوسکے جو سدا رہتا ہی آگ مین اور پلایا ہی اونکو پانی تو کاٹ نکلا اونکی آنتون کو +

صفت اوس بہشت کی کہ وعدہ دیے گئے مین متقی یہ ہی کہ اوس بہشت مین نہرین ہین پانی سے کہ بسبب دیر رہنے کے متغیر نہین ہوا اور نہرین ہین دودھ سے کہ مزہ اوسکا پھر انہین اور نہرین ہین شراب سے لذت دینے والی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد صاف کیے ہوئے سے اور اونکے لیے وہان ہر جنس کے میوے ہین اور اونکے لیے بخشش اونکے پروردگار سے کیا جماعت مانند اونکے ہین کہ ہمیشہ رہنے والے ہین آگ مین اور پلائے جاوینگے پانی نہایت گرم پس پارہ پارہ کر ڈالیگا اونکی آنتون کو + **فتح** + احوال اوس بہشت کا جو وعدہ ہی ڈر والون کو اوسمین نہرین ہین پانی کی جو بو نہین گر گیا اور نہرین ہین دودھ کی جسکا مزہ نہین بھرا اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزہ ہی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد کی جھاگ اتارا ہوا اور اونکو وہان سب طرح کے میوے اور معافی ہی اونکے رب سے برابر اوسکے جو سدا رہتا ہی آگ مین اور پلایا ہی اونکو کھولتا پانی تو کاٹ نکلا اونکی آنتین + **تفسیر** + وہان کی شراب یا مزہ جیسے یہان کی ہیمزہ بہشت مین کسیکے گھر مین یا نہرین مقرر ہین اور بعضون کو زیادہ + **موتفسیر** + متقی یعنی بچنے والا شرک سے غیر اوسسے وہ پانی کہ نہ جسکا رنگ بدلا ہوا اور نہ مزہ اور وہان کے دودھ کا مزہ نہ پھرا ہوگا جیسا کہ دنیا کے دودھ کا مزہ پھر جاتا ہی کہ کھٹا وغیرہ ہو جاتا ہی اور شراب لذیذ خالص ہوگی کہ اوسکے پینے سے عقل نہین جاتی ہوگی اور نہ خمار ہوگا اوسسے اور نہ درد سر اور نہ کوئی اور آفت شراب کی آفتون مین سے اور شہد صاف ہوگا نہین نکلا ہوا ہوگا مکھیون سے کہ ملا ہوا ہو گا مکھیو سے کہ ملا ہوا اوسمین موم وغیرہ + **حل** + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جیحان اور سیحان اور فرات و نیل سب جنت کی نہرون سے ہین اور کہا کعب احبار نے کہ نہر جیلا ہان جنت کے پانی کی نہر سے ہی اور نہر فرات اونکے دودھ کی نہر سے اور نہر مصر اونکی شراب کی نہر سے اور نہر سیحان اونکے شہد کی نہر سے ہی اور یہ چار ون نہرین نکلتی ہین نہر کوثر سے پانی نہایت گرم بھڑکائی جاتی ہی دوزخ جیسے کہ پیدا کی گئی ہی اور پانی اوسمین کھول رہا ہی جب قریب لایا جاویگا اونکے مونہون کے بھون پڑیگا اونکے مونہون کو اور گر پڑیگا پوست اونکے سر و نکا پھر جب پینگے تو آنتون کو کاٹتا ہوا معدہ کی راہ سے نکل جاویگا + **معا** + **تنبیہ** + مقصود جناب باری تعالیٰ کو اس بیان سے یہ ہی کہ لوگ رغبت کرین ایسے کامون کی کہ جنسے جنت مین داخل ہون اور بچین ایسے کامون سے کہ جنسے دوزخ مین داخل ہون پس اصل اس سبکی اطاعت خدا و رسول کی ہی کہ ہر کام بموجب شرع شریف کے کرتا رہے اور مضمون احوال جنت و نار کا پیش نظر رکھے کہ عقائد کی کتابون مین لکھا ہی اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ + یعنی ایمان ڈر سیان خوف اور امید ہی کہ اللہ کی رحمت و بخشش کا امیدوار رہی

اور دوزخ و قہر الٰہی سے ڈرتا بھی رہے نہ اپنے کو قطعی دوزخی جانے اور نہ معصوم و پاک و پاکیزہ ولی خدا سمجھے کہ ہیچ مادیگرے نیست
چنانچہ مشہور ہی کہ مرزن کے گلے کو چھری بلکہ یہ سمجھے کہ میں نہایت برا ہوں مگر ایمان اوسکی رحمت کا امیدوار ہوں کیا خوب کسی بزرگ نے
کہا ہی + قطعہ گہ بر شک برد فرشتہ بر پاکی ما + گہ عار کند سگے ز ناپاکی ما + ایمان چو سلامت بلب گور بریم + معلوم شود باکی ما ناپاکی ما +
ہیچ کہا جنسے یہ کہا اور حقیقت مین یہ ترجمہ ہی اس حدیث شریف کا اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ + حافظ فرماتے ہین **بیت** عیب مندان مین
ای شیخ گزین کمنہ رباط + کس نیست کہ نہ بسان خواہ بود + پس عاقل کو چاہیے کہ اسکو ہمیشہ مدنظر رکھے اور دیکھے اور غور کرے ان
حدیثون کے مضمونون مین کہ لکھی جاتی ہین جنت و دوزخ کے احوال کی تا جسقدر جہالک ہو طاعات مین اور بچے برے کامون سے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ
وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ متفق علیه
طیار کرین جنسے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیزین کہ نہ کسی آنکھ نے اونکی ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے اونکے صفات کو سنا اور نہ گذری ہی بابت
اونکی کسی آدمی کے دل پر پس پڑھو اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق اوسکی مین اس آیت کو پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی
اور رکھی گئی ہی واسطے شب بیدارون اور مال خرچ کرنے والون کے اوس چیز سے کہ سبب خنکی آنکھ اونکے کی ہی + اور فرمایا جنکہ ایک
کوڑے کی بہشت مین یعنی تھوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھہ کہ دنیا مین ہی + ف + اس لیے کہ جنت
اونعمتین اوسکی باقی ہین اور دنیا اور اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑے کا بحسب عادت کے ہی کہ سوا جبا یک جگہہ اوترنے کا ارادہ کرتا ہی
تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہی تا علامت ہو اوسپر اور وہان کوئی اور نہ آوے + ۶ ج + اور فرمایا یکبار اول روز زمین جانا راہ خدا مین یا لکبار
آخر روز زمین جانا اوسمین بہتر ہی یعنی جزا اور ثواب اور مال مین دنیا سے اور جو کچھہ کہ دنیا مین ہی اور اگر ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین
سے جھانکے طرف زمین کے تو البتہ روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان جنت اور زمین کے ہی اور البتہ جھبر دے وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان
اون دونون کے ہی خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اوسکے سر کی بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھہ کہ دنیا مین ہی + ف + اول روز مین الزام تخصیص
ان دونون وقتون کی بطریق عادت کے ہی اور مراد مطلق وقت اور ساعت ہی اگرچہ اول و آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور
ہجرت اور حج اور طلب علم اور جو کچھہ کہ اوسمین تقرب الٰہی ہو اور واسطے خدا کے ہو یہان تک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کے نفقہ عیال
کے لیے اور حاصل کرنے خاطر جمعی اور حضور کے لیے عبادت مین راہ خدا ہی اور جنگ کی فضیلت جانے کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب
اوسکا بہشت ہی اس تقریر سے کچھہ خوبیان بہشت کی بیان کین فرمایا اور اگر ایک عورت از + ح + اور فرمایا بلاشبہ بہشت مین
ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلے سوار اوسکے سائے کے بیچے سو برس ہنوز قطع نکرے اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ قدر کمان
ایک تمھارے کی بہشت مین بہتر ہی اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب اور غروب ہوتا ہی یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین + اور فرمایا
بلاشبہ مومن کے لیے بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سے چمکائی اوسکی یعنی اور ایسی ہی لمبان جیسا کہ اور روایت مین ہی
ساٹھہ کوس کی ہی اور ہر کونے مین اوس خیمے کے اہل خانہ ہونگے یعنی مومن کی بیویان وغیرہ نہ دیکھینگی یعنی ایک کونے والی اور گھر والی کو
کہ اور کونے مین ہون گی پھر اگر گیا اون سے گھر والون پر مسلمان اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کے لیے چاندی کے برتین ہاتھہ اونکے اور
جو کچھہ کہ اونمین ہی یعنی فصوص اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیر ذالک کے اور دو بہشتین ہین کہ سونے کے ہین ہاتھہ اونکے
اور جو کچھہ کہ اونمین ہی اور نہین مانع درمیان بہشتیون کے اور زمیان نظر کرنے اونکے کے طرف پروردگار اپنے کے مگر چادر بزرگی اوپر
عظمت کی اوپر ذات پروردگار کے جنت عدن مین نقل کی یہ بخاری مسلم نے + ف + ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ دو جنتین

فقط جانا ہی کی ہونگی اور دوسرے کی اور احادیث میں جنت کی عمارت کے وصف میں آیا ہے کہ ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ اول حدیث میں بیان ہے ان چیزوں کا کہ جنت میں ہیں یعنی باقی غیر اور دوسری میں صفت جنت کی دیواروں کی تو کوئی مضائقہ نہیں ہے دلالت کرتی ہو کسی بات پر کہ جنتیں چار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمن میں فرمایا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ اور وصف بیان کیا انکا پھر فرمایا وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ اور وصف بیان کیا انکا اور ابی موسیٰ سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جَنَّتٰنِ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتٰنِ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا مِنْ فِضَّةٍ انتہی اور مؤید ہے اسکی یہ روایت جَنَّتٰنِ مِنَ الذَّهَبِ لِلسَّابِقِيْنَ وَجَنَّتٰنِ مِنْ فِضَّةٍ لِاَصْحَابِ الْيَمِيْنِ اور مؤید ہے اسکی کہ اوادنیٰ جنتان سے آیت میں ادنیٰ جنت سے کہ ایک ان دونوں کی سونے کی اور دوسری چاندی کی اور کبھی ہونگی کاملین کے لیے دو جنتیں سونے کی اور دو جنتیں چاندی کی دائیں بائیں طرف اونکے محلوں کے زینت کے لیے بسبب مفقود ہونے سونے کے اور یہ مراد بنا بر اسکے ہو کہ کبھی مراد تثنیہ سے کثرت ہوتی ہو اور مؤید ہے اسکو یہ کہ دروازے جنت کے اور طبقے اوسکے آٹھ ہیں جنت عدن جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت المادی دار السلام دار القرار دار المقام اور نہیں مانع الزیادتی بسبب ہشت بہشت میں داخل ہونگے تو حجاب جسمانی اور کدورت طبعی کہ درمیان ہے کے اور درمیان رویت کے مانع ہیں اوٹھ جاوینگے اور اوسکو بیان کیا ہے کہ پنڈلی کا کپڑے سے ہلال اور کبریائی اور عظمت ذات قدس کے باقی ہونگے سو وہ بھی بازار اپر بانی اور تفصیل سے اوٹھ جاوینگے اور اوسکو عیاناً دیکھینگے ۱۲ + اور فرمایا بہشت میں سو درجے ہیں درمیان ہر دو درجے کے اتنا فاصلہ ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے اور فردوس یعنی جنت کا اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہے میں قد افلح المؤمنون کے اول میں اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ جب منقوب ہے بلند تر ہونے زمرے نصف کے یعنی درجات کے بلند ترین درجات کے ہیں صورۃ دو معنی جنت الفردوس سے روان کیجاتی ہیں چاروں نہریں بہشت کی اور اوپر فردوس کے عرش ہے جب مانگو اللہ سے بہشت تو مانگو اوسے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالاتر ہی نقل کی یہ ترمذی نے + فا سودرجے ہیں کہ مراد سو سے کثرت ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہے بیہقی کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بطریق مرفوع کے عَلَدُ دَرَجِ الْجَنَّةِ عَلَدَ اٰيِ الْقُرْاٰنِ فَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ اَهْلِ الْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ فَوْقَهٗ دَرَجَةٌ + یعنی شمار جنت کے درجوں کا بقدر شمار قرآن کی آیتوں کے ہے پس جو کوئی داخل ہوگا جنت میں اہل قرآن سے پس نہیں ہوگا اوپر اوسکے درجہ اور ٹکڑہ کہ سو درجے ایسے ہیں کہ جو وصف اوپر ذکر ہوا اور اور درجے خلاف اوسکے ہیں یعنی کم یا زیادہ اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ جنت میں ایک درجہ ہے کہ نہیں پہنچے گا اوسکو مگر شہید + ۶ + اور فرمایا کہ تحقیق بہشت میں ایک بازار ہے یعنی مجمع ہے کہ اوسمیں صورتیں ہونگی ہر اوس کی گلیوں میں جمع ہونگے اوسمیں بہشتی ہر جمعہ میں پس چلے گی ہوا شمال کی پس ڈالے گی وہ ہوا یعنی شکر اور طرح طرح کی خوشبوئیں اونکے مونہوں اور کپڑوں میں یعنی بدنوں پر پھر پھریں پس زیادہ ہونگے بہشتی کہ اوس مجمع میں حاضر ہونگے حسن و جمال میں پس پھریں یعنی بازار سے طرف گھر والوں اپنے کے اس حال پر کہ زیادہ ہونگے خوب صورتی اور جمال میں پس کہیں گے اونکے کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تم بعد جدا ہونے ہمسے حسن و جمال کو پھر کہیں گے بہشتی گھر والوں سے اور تمنے بھی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن و جمال کو نقل کی یہ مسلم نے + اور فرمایا تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگے بہشت میں یعنی انبیا بصورت چودھویں رات کے چاند کے ہونگے پھر وہ لوگ کہ قریب اس جماعت کے ہونگے یعنی درجے میں قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا کے داخل ہونگے مانند نہایت روشن تارے کے بیچ آسمان کے روشنی میں یعنی چودہ سو سے چاند کا آفتاب کے اور تاروں کے روز روشن کے مانند ہر ایک روشن و چمکتا ہوگا دل ہر بہشتیوں کے ایک شخص کے دل پر ہونگے یعنی متفق ہو رہیگا دل اور دوست آخر میں ہیبت کے تغیر کی اسی کہ نہیں ہوگا کہ اختلاف نہیں اور نہ دشمنی رکھنی آپس میں ہر شخص کے لیے ہشتیوں میں دو دو بیبیاں ہونگی

حور عین سے اور معلوم ہوتا ہے گودا اونکی پنڈلیوں کی ہڈیوں اور گوشت کے پیچھے سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت
کے ساتھ باکی کے یاد کرینگے بہشتی اللہ تعالیٰ کو صبح و شام یعنی ہمیشہ نہ بھولینگے بہشتی اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پاخانہ پھر کیا
اور نہ تھوکینگے اور نہ پھونکینگے یا سن اونکے سونے اور جاڑی کے ہونگے اور کنگھیاں اونکی سونے کی اور انیدھن اونکی انگیٹھیوں کا گارا
اور بسینا انکا مشک کی مانند خوشبودار مشک کی سی تیز اچھی اور سیرت ایک مرد کے ہونگے یعنی سب خوش خلق اور متفق اور اتحاد ملحوظ ملے
آئیں ہونگے اور بصورت و شکل باپ اپنے کے کہ آدم ہیں ساتھ گز کے جانب آسمان یعنی درازی قد میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے
اور فرمایا من یدخل الجنۃ ینعم ولا یبئس ولا یبلی ثیابہ ولا یفنی شبابہ رواہ مسلم یعنی جو
بہشت میں داخل ہوگا چین میں رہیگا اور محتاج نہ ہوگا اور نہ فکر سنداد نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یہ بھی مسلم نے روایت
والثبات ہے تغییر اور تبدیل اور خرابی اور عیب نہیں ہے اور فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانے والوں کو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارہ درخشندہ
باقی رہا روشن کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب میں یعنی باقی رہا ہوا افق میں بعد چھپنے روشنی فجر کے کہ اوسوقت چمکتا ہے ستارہ روشن
اور یہ بلندی بالاخانوں کی بسبب برتری کے ہے درمیان مراتب کے کہ درمیان بہشتیوں کے ہوگا کہ تر بعضوں کا بہتر اور تر بعضوں کا
پست عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبروں کے ہونگے کہ نہیں پہنچیگا اون منازل اور مراتب کو غیر پیغمبروں کے
فرمایا کہ ہاں پہونچینگے اون منازل اور مراتب کو غیر پیغمبروں کے بھی یعنی اولیا بسبب ثابت وجہ اونکی کے تسلم ہوئے اونکی کے ایمان لائے
و مدرکہ ایمان لانے زمین اور بجا لانا پیغمبروں کو یہ بخاری و مسلم نے اور فرمایا یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل
افئدۃ الطیر رواہ مسلم داخل ہونگی بہشت میں کتنی قومیں کہ دل اونکے مانند دلوں پرندوں کے ہیں یعنی نرمی اور صفائی اور
خالی ہونے میں حسد و بغض وغیرہ سے اور بعضوں نے کہا خوف و ہیبت میں کہ پرندہ بہت ڈرتا ہے بہ نسبت اور جانوروں کے اور فرمایا تحقیق
اللہ تعالیٰ فرماویگا بہشتیوں کو اور پکاریگا کہ اے بہشتیو پس کہینگے اور جواب دینگے بہشتی اللہ تعالیٰ کو کہ حاضر ہیں ہم رب ہمارے
اور موجود ہیں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی قبضہ قدرت و ارادے میں ہے جسکو چاہے دیوے تو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ آیا
راضی ہوئے تم یعنی مجھسے کہ داخل کیا میں نے تمکو بہشت میں بچا لیا تمکو دوزخ سے اور کیا ہی تمکو نہ راضی ہوویں ہم اے پروردگار ہمارے حال انکہ تحقیق
عنایت فرمائی تو نے ہمکو وہ چیز کہ نہیں عنایت فرمائی کسیکو مخلوقات اپنی سے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ کیا نہ دونگا میں تمکو بہتر اور سب چیز سے
کونسی بہتر ہے کہینگے اے پروردگار ہمارے کون سی چیز بہتر ہے اس سے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ عنایت فرماؤنگا میں تمپر خوشنودی اپنی
پس نہ خفا ہونگا میں تمپر بعد اسکے کبھی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف جب مولیٰ بندے سے راضی ہوا تو تمام نعمتیں اور سعادتیں
حاصل ہوئیں اور دولت دیدار بھی اثر اسی کا ہے اول پوچھا اونسے کہ آیا راضی ہو مجھسے جب رضا اونکی اوسکی جناب سے حاصل ہوئی تو رضا
اپنی اونسے سپرد تر تب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولیٰ تعالیٰ کی بندے کی ہی مولیٰ سے پس اپنے حال پر نگاہ کرے
اگر اپنے تئیں راضی پاوے اپنے پروردگار سے تو جان لیوے کہ وہ بھی تجھسے راضی ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتے تھے کہ کیونکر
پہچانیں ہم کہ حق تعالیٰ ہمسے راضی ہے آخر الاتفاق کرتے اسپر کہ اگر ہم اوس سے راضی ہیں تو یقین کرے کہ وہ بھی ہمسے راضی ہے بعد ازاں بشارت دی کہ
رضا اوسکی اونسے دائم و ہمیشہ ہے یا لاتر اس سے کونسی نعمت ہوگی تھوڑی سی رضا اللہ تعالیٰ کی برتر ہر نعمت سے اور اوس جزیرہ سے کہ
اوسمیں ہے جسکے فرمایا ورضوان من اللہ اکبر یعنی تھوڑی سی رضامندی اللہ کی بہت بڑی ہے ہر چیز سے جو کہ ہمیشہ اور مستمر ہو
اللھم ارض عنا وارض عنا ۷ اور روایت ہے عتبہ بن غزوان سے کہ اوسنے کہا ذکر کیا گیا ورد ہمارے یعنی روایت کیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پتھر ستر سال کا جاوے دوزخ کے کنارے پر اسے پس گرتا پھرا جاوے اوسمیں ستر برس نہ پہونچے اوسکی تہ تک

قسم خدا کی البتہ بہری جاویگی دوزخ یعنی کھانے سے باوجود اس گہراؤ اور فراخی کے اور البتہ تحقیق کر گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازو دوں دروازے کے جنت کے دروازے سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہو اور البتہ آویگا اوپر ایک دن کہ وہ بھری ہوگی بسبب اژدہام کے مثل کی یہ سلم نے ۔ اور کہا ابو ہریرہؓ نے کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے عرض کیا آخر میں کس چیز سے ہے عمارت اوسکی یعنی پختہ کی ہوئی اینٹ کی یا کنکری وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اوسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریاں اوسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل اوسکے رنگ و صفائی میں اور خاک اوسکی مثل زعفران کے زرد خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمیں میں نہ رہیگا اور بیخ و شقاقت نہیں دیکھیگا اور نعمتیں جیویگا اور مرے کا نہیں اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ فنا ہوگی جوانی اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے ۔ اور فرمایا ما مکانی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام او یسافر فی ظلہا مائۃ عام من ذھب ۔ یعنی نہیں ہے جنت میں کوئی درخت مگر کہ جڑ اوسکی سونے کی ہے ف ۔ اور ٹہنیاں اوسکی مختلف ہیں کسی کی سونے کی اور کسی کی چاندی کی یا قوت کی یا مروارید کی یا موتی کی یا مرصع مزین ساتھ طرح طرح کے شگوفوں کے اور اوپر طرح طرح کے میوے لگے ہوئے اور نیچے اوسکے نہریں جاری ۔ ع اور فرمایا بہشت میں سودرجے ایسے ہیں کہ اگر تحقیق سب عالم جمع ہوں ایک درجے میں اون درجوں میں سے تو البتہ کفایت کرے اونکو اور فرمایا بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ وفرش مرفوعۃ ۔ کہ بلندی اونکی جیسے مسافت ہو درمیان آسمان زمین کے پانسو برس کی راہ یعنی جنت کے درجوں کے بچھونے ایسے بلند ہونگے اور فرمایا وہ جاوے گا مومن بہشت میں قوت اتنی اور لذتی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہے جماع کرنے سے کتنی ہی عورتوں سے مثلاً دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنے کی اتنی عورتوں سے فرمایا کہ دیا جاویگا وہ قوت سو مردوں کی یعنی پس کیوں نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی ۔ اور فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹھاوے اوسکو ناخن اون چیزوں میں سے کہ بہشت میں ہیں یعنی قسم زینت اور آلات اوسکے سے ظاہر ہو یعنی دنیا میں تو البتہ زینت والی ہو جاوے بسبب اوسکے وہ چیز کہ درمیان جو انب اطراف آسمان و زمین کے ہے اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیوں میں سے جھانکے یعنی دنیا میں پس ظاہر ہوں کرسے اوسکے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسا کہ مٹا دیتا ہے سورج ستاروں کی روشنی کو اور فرمایا بہشتی جنگے بن بال کے امرد آنکھیں اونکی سرسگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اونکے اور فرمایا داخل ہونگے بہشتی بہشت میں اس حال میں کہ صاف ہونگے بدن بالوں سے بے ریش سرمہ گیں آنکھیں تیس برس کے یا فرمایا تینتیس برس کے یعنی جیسے کہ دنیا میں اس عمر کے ہوتے ہیں اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مردی اس وقت میں ہے اور کہا اسماعیل کہ سنا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ ذکر کیا گیا اونکے لیے سدرۃ المنتہیٰ کا فرمایا آنحضرت نے چلے سوار یعنی تیز دوڑنے سے سایہ شاخوں اوس درخت کے سو برس یا پنجاہ پکریں اوسکے سائے میں سو سوار شک کیا ہے راوی نے کہ وہ فرمایا یا یہ اوس درخت پر پرندے زمین سونے کے گویا کہ سیب اوسکے مانند مٹکوں کے ہیں ف ۔ سدرۃ المنتہیٰ نام ایک درخت کا ہے جنت میں اور یہ نام اسلیے ہوا کہ انتہا بہشت میں کہ منتہی ہوتا ہے اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی مخلوقات میں سے نہیں جانتا کہ پرے اوسکے کیا ہے اور نہیں گذرا کوئی اوس سے سوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ مقام جبرئیل کا ہے کہ وہاں سے آگے نہیں بڑھتے اور وہ ایک روایت میں ہے چھٹے آسمان پر ہے اور مشہور یہ ہے کہ ساتویں آسمان پر ہے اور وجہ تطبیق کی ان دونوں روایتوں میں یہ ہے کہ جڑ اوسکی چھٹے آسمان میں ہو اور شاخیں ساتویں میں واللہ اعلم ۔ ع ۔ اور پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہے کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہے کہ دی مجھکو خدا تعالیٰ نے اور بہتر یعنی بہشت میں نہایت صفید ہے پانی اوسکا دودھ سے زیادہ اور نہایت شیریں ہے شہد سے زیادہ اوس نہر میں یعنی اوسکے کناروں میں پرند جانور ہیں دراز گردن کہ گردنیں اونکی مانند گردنوں اونٹوں کے ہیں یعنی وہ طیار ہیں بخچے کے لیے تاکہ کھاویں اونسے اوس روز کہا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ تحقیق وہ پرند البتہ متنعم اور فربہ و خوش حال ہونگے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھانے والا اونکے کہ بہشتی ہیں

مستعد تر اور سرگرم تر ہونگے اونسے اور ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس نہ چاہیگا تو کہ سوار کیا جاوے بہشت مین یاقوت سرخ کے گھوڑے پر کہ اوڑے وہ گھوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑے اور جلد پہونچاوے تجکو جہان چاہے تو مگر کریگا تو یعنی طلب یاب ہوگیا تو حاصل کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچھ چاہیگا پاویگا اور سوال کیا آنحضرت سے ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا بہشت مین اونٹ بھی ہوگا کہا ہر پرہیزگار کے پس جواب دیا آنحضرت نے اوس شخص کو جسنے کہا تھا اوسکے بارکو یعنی جیسا کہ پہلے شخص کو جواب دیا تھا ویسا اسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہیگا تو کہ سوار کرے تجکو یاقوت کے اونٹ پر تو ہوسکتا ہے طریق کلیتے کے کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا وہ تیرے لیے بہشت مین جو کچھ چاہے دل تیرا اور لذت پاوے آنکھ تیری اور فرمایا اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگے اسی صفین اونمین سے اس امت کی ہونگی اور چالیس اور امتون سے

ف اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سے دو چند ہونگے نسبت اور امتون کے اگر کہا جاوے کہ باب شفاعت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیدوار ہونگے کہ ہوونگے تم نصف اہل جنت کے اور یہان فرماتے ہین دو چند جواب یہ کہ ہوسکتا ہے کہ امیدواری آنحضرت کی اللہ تعالیٰ سے وہ ہو بعد ازان زیادتی دی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کے اوس سے کہ امید رکھتے تھے اور یہ زیادتی فضل و کرم اوسکا ہی ہے جس حبیب اپنے کے اور اسطرح وہی کہ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۶ ۴ ۰ اور فرمایا تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہ اجتماع کی ہی نہین اومین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد و عورت کی پس جب چاہیگا مرد یعنی اور اسی طرح عورت کسی صورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتھ اوس صورت کے اور آیا ہی کہ سعید بن مسیب تابعی نے ملاقات کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یعنی مینے کے بازار مین پس کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کرے تجکو اور تجکو بازار بہشت مین یعنی جیسے کہ جمع کیا ہمکو مہینے کے بازار مین پس کہا سعید نے کہ کیا بہشت مین بازار ہے یعنی حال انکہ وہ موضع ہے تجارت کے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ہان بہشت مین بازار ہے خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگے بہشت مین اور تریگے اوسمین یعنی اوسکے منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنے کے یعنی جسکا عمل زیادہ اور رتبہ ہوگا منزل اوسکا شریفتر اور بلند تر ہوگا پھر اذن دیا جاویگا اوکو بیچ مقدار آنے روز جمعہ کے دنون دنیا کے سے یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالیٰ کا ہوگا کہ نکلین جیسے کہ دنیا مین حکم تھا کہ روز جمعہ کے نکلین پس نکلینگے اور زیارت کرینگے اپنے پروردگار کی اوس روز اور ظاہر کریگا اللہ تعالیٰ اونکے لیے عرش اپنا اور ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ بہشتیون کے لیے ایک باغ بہشت کے باغون مین سے پس رکھا جاویگا اونکے لیے منبر نور کا اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یعنی موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال افعال کے اور بیٹھیگا ادنی یعنی کمترین اونکا مرتبہ و منزلت مین اور نہین ہے اونمین خسیس و کمینہ یعنی ادنی کہ کہا ہے یعنی نازل و کمتر کے حق مین نسبت اعلیٰ اور اکثر کے مراد رکھا ہے یہان متصف ساتھ دناءت و خساست کے فی نفسہ کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہوگا بیٹھنے والا یہ ادنی مرتبے کا مشک کافور کے ٹیلون پر گمان نہین لیجانے کے یہ قوم ٹیلون پر بیٹھنے والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنے والے افضل ہین اونسے اور دیکھینگے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے پروردگار کو اوسدن فرمایا آنحضرت نے کہ ہان دیکھینگے کیا شک و شبہہ رکھتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین شب مین کہا ہمنے نہین شک کرتے ہم فرمایا اسی طرح شک نہین کرو گے تم اپنے پروردگار کے دیکھنے مین اور نہین باقی رہیگا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوسسے اللہ تعالیٰ بیواسطہ اور اوٹھاویگا

پردہ یہان تک کہ فرماویگا اللہ تعالی ایک شخص سے اونمین سے کہ اے فلانے بیٹے فلانے کے کیا یاد رکھتا ہی تو اوسدن کو کہ کیا تھا تو نے ایسا
اور ایسا یعنی اون چیزون مین سے کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص تو مین اور تامل کریگا اون گناہون مین کہ کیے ہونگے
پس یاد دلاویگا اللہ تعالی اوسکو یعنی عہد شکنیان اوسکی کہ کین تھین دنیا مین اور اوس سے مراد ہین وہ گناہ کہ اونکے ارتکاب مین توڑنا عہد رجوع
کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے کیا نہ بخشے تو نے میرے لیے وہ گناہ یعنی داخل کیا تو نے مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے
تو نے میرے لیے وہ گناہ کہ صادر ہوئے تھے مجھسے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشے مینے تیرے لیے پس بسبب فراخی بخشش میری کے پونہچا تو
اس مرتبے کو پس اوسوقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہونگے کہ ڈھانکیگا اونکو ایک ابر اونکے اوپر سے پھر برسا ویگا وہ ابر اونپر جو چاہینگے
کو کہ نہ پایا ہوگا مانند اوسکی کے کسی چیز کو کبھی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کھڑے ہو اور آؤ طرف اوس چیز کے کہ طیار کی ہی مینے
تمھارے لیے قسم بزرگی سے پس لوجو چاہو تم پس آوینگے ہم اوس بازار مین کہ گھیرا ہوگا اوسکو فرشتون نے اوسمین اور آوینگے ہم اور
پاوینگے اوس چیز کو کہ نہین دیکھا ہی آنکھون نے مانند اوسکے اور نہ سنا ہی کانون نے مانند اوسکے اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکے
پس اوٹھا جاوینگے اور دی جاوینگی ہمارے لیے اوس بازار مین سے وہ چیزین کہ رغبت کرینگے ہم حال انکہ نہ بیچی جاوینگی اوس بازار مین
اور نہ خریدی جاوینگی وہ چیزین اور اوس بازار مین ملاقات کرینگے بہشتی آپسمین ایک دوسرے سے فرمایا آنحضرت نے پس آویگا اور متوجہ ہوگا
ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اوس سے یعنی مرتبے مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور
سب فی نفسہ رفیع و عالی ہونگے اگرچہ بہ نسبت بعضون کے کم ہون پس خوش لگے گی اوسکو وہ چیز کہ دیکھے گا اپنے پر قسم خدا کی پس تمام ہوگا آخر
کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبے کا کہ اپنے نفس سے کرتا تھا یا اوس شخص سے کہ ملا تھا یہان تک کہ ظاہر و متصور ہوگا اوس کم رتبے پر لباس کہ
بہتر ہوگا اوسکے لباس سے کہ تھا اوسپر اور نہ طہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہوگا کہ نہین لائق کہ یکہ کہ غمگین ہووے بہشت مین پھر پھیر دین گے
ہم طرف مکانون اپنے کے پس ملاقات کرینگی ہمسے بیویان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گی ہمکو کہ مرحبا و اہلا یعنی خوش آئے
اور اپنے گھر مین آئے اور کہینگی ہر ایک اپنے مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تجہ جمال بہتر ہو اوس جمال سے کہ جدا ہوا تھا تو ہمسے اور پھر پس
کہینگے ہم اپنی بیویون سے کہ تحقیق تمنے ہمنشینی کی آج اپنے پروردگار سے کہ اچھا کرنے والا عالمون کا ہی اور درست کرنے والا تمکو سا نیکو کا
ہی اور لائق ہی اور ہونیوالا ہی ہمکو کہ پھر رہین ہم مانند اوس چیز کے کہ پھرے ہم اور فرمایا ادنی اور کمترین بہشتیون کا مرتبے مین وہ شخص
ہوگا کہ اوسکے لیے اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیویان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین سے اور کھڑا کیا جاویگا اوسکے لیے خیمہ موتی اور
زبرجد اور یاقوت سے یعنی بنایا جاویگا انسے یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتھ اونکے مسافت اور فراخی اوس خیمے کی یعنی طول و عرض مین
ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک اور فرمایا جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سے چھوٹے یا بڑے ہوجاوینگے بہشت مین تیس
تیس برس کی ہی عمر کے زیادہ نہونگے اس عمر سے کبھی اور اسی طرح دوزخی اور فرمایا کہ بہشتیون کے سرون پر تاج ہونگے ایسے کہ ادنی موتی
اونکا البتہ روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی اور فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر
ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تینتیس برس ہین ایک ساعت مین اور فرمایا تحقیق بہشت مین
البتہ ایک مجمع ہوگا واسطے حور عین کے بلند کرینگی آواز ین یعنی ساتھ گانون کے کہ نہین سنین مخلوقات نے مانند اون آوازون کے کہین گے ہم
ہمیشہ زندہ رہینگے پس ہلاک نہین ہونگے اور ہم مین ہین کرنے والے پس نہین دیکھین گے شدت احتیاج اور ہم مین راضی یعنی اپنے رب سے
یا خاوندون سے پس نہین ناخوش ہونے کے خوشی و مبارکی ہو اوس کیلیے کہ ہی ہمارے لیے اور مین ہم اوسکے لیے یعنی جنات عالیات مین
اور فرمایا تحقیق ہر مرد کہ بہشت مین ہوگا البتہ لگ کر بیٹھیگا بہشت مین سترتکیون پر پہلے اسکے کہ پھرے یعنی ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف

ع ۱۵ غایب پس کہنے کی ہی ہر ایک کا جس شخص کو کہ فرماویگا اللہ تعالی اوسکو کہ کیا تھا تو نے ایسا اور ایسا
ع ۱۵ جو کوئی بیٹے اپنے کو حسن جمال کی داد دیتا ہے
ع ۱۵ حسن جمال کی داد دینا
ع ۱۵ حور و غلمان کی توصیف
ع ۱۵ حسن جمال کی داد دینا
ع ۱۵ بہشتی بازار
ع ۱۵ شہر ذی سلام مین
ع ۱۵ اور صفات مین
ع ۱۵ یعنی
ع ۱۵ اور
ع ۱۵ اور
ع ۱۵ اور

نہیں پھر وہ کافر طرح طرح کے ستر کھیلے لگا دیگا پھر آویگی اوس مرد کے پاس ایک عورت بہشت کی عورتوں میں سے پس مارے گی وہ عورت یعنی ہاتھ اوس مرد کے کندھے پر یعنی بطریق غنج و دلال کے اور آگاہ کریگی اوسے دکھلانے جمال کے پس دیکھیگا وہ مرد منہ اپنا اور عیش کریگا خصوصاً جب وہ رحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن ہوگا آئینے سے اور تحقیق ادنیٰ موتی کا اوس عورت پر ہوگا روشن کردے مابین مشرق و مغرب کے یعنی اگر ہو دنیا میں پس سلام کریگی وہ عورت اوس مرد کو پھر جواب دیگا وہ اوسکے سلام کا اور پوچھیگا اوس عورت سے کہ کون ہے تو پس کہیگی وہ کہ اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ ۝ یعنی میں جلد زیادتی سے ہوں کہ وعدہ کیا تھا حق تعالیٰ نے نیک کاروں سے کہ فرمایا لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۔ یعنی بہشتیوں کے لیے ہے جو کچھ کہ چاہینگے اور ہمارے پاس ہے زیادتی اوس چیز سے کہ چاہینگے اور فرمایا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۔ یعنی نیک کاروں کیلیے ہے جنت ہی اور زیادتی اور تفسیر زیادت کی وہ دیدار اللہ کی بھی کی ہے اور زیادہ اسکو اسلیے فرمایا کہ حُسنیٰ تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہر ایک اعمال میں نیکوں کے لیے اور زیادتی نہ کورہ فضل خاص ہے بندوں پر اور تحقیق البتہ ہوگا اوس چہرہ پر شکر کے یعنی رنگ برنگ کے پھر پہچانیگی اوس کو پہلی نظر اوس مرد کی یعنی یاد دیگی اوس عورت کے بدن کی لطافت کو یہاں تک کہ دیکھیگا وہ مرد اوس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اوس لباس کے پیچھے سے یعنی بسبب نہایت صفائی کے کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہیں ہوتی اور بلاشبہ اوس عورت کے سر پر تاج ہونگے کہ ادنیٰ موتی اون تاجوں کے روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے تمام ہوئیں صفتیں جنت کے بیان کی شکوتے سے اب شروع ہوتی ہیں صفتیں دوزخ کے بیان کی شکوہی سے ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک حصہ ہے ستر حصہ گرمی آگ دوزخ کی ہے یعنی آگ دوزخ کی اوسقدر سے گرم زیادہ ہے اوس آگ سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنے والی یعنی عذاب سے سزا دینے میں پس کیا حاجت تھی سرچ پیدا کرنے آگ سخت کے اوس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگوں پر اوسقدر جزو ہر ایک ان اوسقدر جزو میں سے مانند گرمی اس آگ تمہارے کی ہے اور فرمایا آئی ہوگی دوزخ یعنی اوس مکان سے کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اوسمیں آوسدن یعنی روز قیامت کے اس حال سے کہ اوس دوزخ کے لیے ستر ہزار لگامیں ہونگی کہ ہر لگام کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے ہونگے کھینچینگے اوسکو اور فرمایا تحقیق کہ سب سے کم درد خیوں کا عذاب میں وہ شخص ہوگا کہ رہو نگی اوسکے پہ دو جوتیاں یعنی نیچے قدم کے اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کے آگ کے جوش مارینگی اون دونوں چیزوں سے دماغ اوسکا جیسے کہ جوش مارتی ہے دیگ سے نہیں گمان کریگا وہ شخص کہ کوئی سخت تر ہو اوس سے عذاب میں یعنی بسبب ملک ہونے اور عدم اطلاع اوسکے حال غیر اپنے پر حالانکہ تحقیق وہ شخص سبکتر ہے دوزخیوں سے ہوگا عذاب میں اور فرمایا لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا مالدار دنیا کا دوزخیوں میں سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ میں ایک غوطہ یعنی ڈالا جاویگا دوزخ میں جیسے کہ کپڑے کو سمکے میں رنگنے کے لیے ڈالتے ہیں پھر کہا جاویگا اے فرزند آدم کے کیا دیکھی تھی تو نے بھلائی کبھی کیا گذری تھی تجھپر نعمت و راحت کبھی دنیا میں پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہیں قسم خدا کی اے پروردگار میرے یعنی دوزخ سے دوزخ کے جانے میں تمام نار نعمت آسائش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز دیکھا ہی تھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیوں کا زمانہ محنت و غم کے دنیا میں بہشتیوں میں سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت میں پھر کہا جاویگا اے فرزند آدم کے کیا دیکھی تھی تو نے محنت کبھی اور کیا گذری تھی تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی اے پروردگار میرے نہیں گذری مجھپر محنت کبھی دنیا میں اور نہ دیکھی میں نے سختی کبھی اور فرمایا جھگڑیں گے آپس میں جنت و دوزخ پس کہا دوزخ نے اختیار کی گئی میں واسطے متکبروں اور گردن کشوں کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا مجکو کہ نہیں داخل ہوتے مجھ میں گرفتہ لوگوں ضعیف سے یعنی بدن میں اور مال میں اور حقیر و کم نام و کم اعتبار اور لہ لوگوں کی نظروں سے گرے ہوئے یعنی اگر متکبر لوگوں کے نزدیک ایسے ہی ہیں جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَاكِنَّهُمْ هُمُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اور اللہ کے نزدیک اونکی

بڑی قدر ہی اور ایسے ہی انکے نزدیک جو پہچانتے ہین اونکو قسم علما سے اور مراد حصر سے اکثر اغلب ہی یعنی اکثر و اغلب ایسے ہی ہونگے والا انبیا اور رسول اور بادشاہ بھی اونمین داخل ہونگے یا مراد کھین منصفا سے فروتنی کرنے والے واسطے اللہ کے اور تواضع کرنے والے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے نفس کو اور گرے ہوئے نظر اعتبار سے اپنے نزدیک اور نہین داخل ہونگے مجمین مگر بھولے فریب کھا جانے والے فرمایا اللہ تعالی نے بہشت کو کہ نہین ہو تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی کہ رحمت کرتا ہو نمین ساتھ جسکو چاہتا ہون اپنے بندون مین سے اور فرمایا اللہ تعالی نے آگ دوزخ کو کہ نہین ہو تو مگر سبب عذاب میرے کی عذاب کرتا ہو نمین ساتھ جسکو چاہتا ہون اپنے بندون مین سے حاصل یہ کہ جنت و دوزخ اور سورج کا مظہر ہین جمال و جلال کے اوپر وصف کمال کے اور ظاہر نہین ہوتی کسیکو مگر شخصیں ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے مقام فضل مین باوجود علم اس بات کے کہ ایک اون دونون مین سے قبیل عدل سے ہی اور دوسری طریق فضل سے لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ اور ہر ایک کے لیے تم مین سے بُری اوسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھروسہ دونگا لوگون سے پس اپر دوزخ پس نہین صبر کرینگی یہان تک کہ رکھیگا اللہ تعالی اوسمین پانون اپنا کہیگی دوزخ بس بس بس اعلانی پانون کا حضرت حق سبحانہ پر متشابہات سے ہی جیسے کہ یدا اوسمین اور وجہا اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آئے ہین یہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مراد ہی اسنے حق ہی اور در پی دریافت کرنے کیفیت اونکی کے نہو مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعضے متاخرین تاویل کرنے والے کہتے ہین کہ مراد قدم سے قدم بعض مخلوقات اوسکا ہی اور بعضون نے اور اور کچھ تاویل کی ہی ساتھ اور چیز کے کہ مناسب ذات اقدس اوسکی کے ہی تا وہم تشبہ کا نہ لاوے پس اوسوقت بھر جاویگی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے بعض اجزا اوسکے طرف بعض کے یعنی تنگ کی جاویگی اور سمٹ یا ویگی پس ظلم نہین کریگا اللہ تعالی اپنی مخلوق مین سے کسی پر اور اپر بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکے لیے ایک خلق جدید کہ بے سابقہ عمل کے اونکو بہشت مین داخل کریگا فضل و رحمت اوسکی ہی کہ بے گناہ و دوزخ مین نہ ڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے ۱۲ اور فرمایا کہ فرماویگا اللہ تعالی واسطے سہل ترین دوزخیون کے عذاب مین دن قیامت کے اگر ہو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین مین ہی اسیا دیتے کیا ہوتا تو کہ بلا دیتا ساتھ اوسکے یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنے تئین عذاب دوزخ سے چھٹانا اگر یہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کیا ہوگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا ایسا ہی چاہا تھا سینے تجھسے اور حکم کیا تھا سینے تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس قدیمہ دینے سے حال آنکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ چیز یہ ہی کہ شریک نکرتو ساتھ میرے کسی چیز کو پس تو طاقت نے عہد اور فرمان برداری نکی تونے میرے امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شرک ہی کیا میرا یعنی ہتون وغیرہ کو پس قبول نہین کرینگا اگرچہ آلاوے ساری چیزین زمین کی اور فرمایا کہ بعضے دوزخیون مین سے وہ ہونگے کہ پکڑ لیگی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑ لیگی آگ دونون زانون تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑ لیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑ لیگی اونکو آگ چنگر دن تک اور فرمایا درمیان دونون مونڈھون کافر کے دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطے سوار تیز رو کے اور ایک روایت مین ہی دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور بڑا پا اوسکے جہنم کے مقدار مسافت سیر تین رات کے ہوگا یہ پھیلاؤ واسطے زیادتی عذاب کے ہوگا اور اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیے جاوینگے روز قیامت کے مانند چیونٹیون کے بیچ صورت مردون کے پھر ہانکے جاوینگے طرف قید خانے کے جہنم مین منتہی ظاہران دونون حدیثون کی تطبیق مین یہ ہی کہ مراد متکبرین سے کنکھا ہوئے نہین ہین او ظاہر تر یہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیون ہونگے کہ روندے جاوینگے اوسمین پھر بڑے ہو جاوینگے اوسمین ہون اونکے اور داخل ہونگے دوزخ مین اور وہان ایسے ہونگے جاوے فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہان تک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سفید ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سیاہ ہوئی پس آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اسمین روشنی نہین لکھی اور فرمایا دانت کافر کے روز قیامت کے مانند اُحد کے ہونگے اور ران اوسکی

مانند بیضا کے کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنے اوسکے کی دوزخیوں کے قد اتنے ہیں کہ اونکے مانند ہونگے اور فرمایا بعضے کافر اونکے کچلیاں یا
تین کوس اور چمکے کی موٹی تین گے اوسکو لوگ یعنی قدیوں سے اور جلینگے اوسپر اور فرمایا سعود کہ قرآن میں واقع ہوا ہے سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا
ایک پہاڑ ہے آگ سے چڑھا جائیگا اوسپر کافر ستر برس اوپر گرایا جاویگا اوس سے ایسے ہی یعنی ستر برس دوزخ میں ہمیشہ چڑھتے اور اوتر
میں رہیگا اور فرمایا بعضے تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگاروں کی ہے مانند مہل کے جوش ماریگا پیٹوں میں مانند جوش مارنے گرم پانی کے پس
آنحضرت نے جو بیان یعنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ ریت کے پس نزدیک کیا جاویگا مہل طرف مونہ دوزخی کے تو گر پڑیگا پوست اوسے
مونہ کا اور میں یعنی مارے گرمی کے اور فرمایا تحقیق گرم پانی دیا جاویگا دوزخیوں کے سروں پر پس گلیگا گرم پانی یہاں تک کہ پہنچیگا دوزخی
کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اور جو کچھ کہ اوسکے پیٹ میں ہے یعنی آنتیں وغیرہ یہاں تک کہ نکل جاویگا اوسکے دونوں قدموں میں سے اور
یہی معنے ساتھ زیادہ صاف اور جزمہ کے ہیں کہ نکو ہی قرآن میں يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ یعنی ڈالا جاویگا انکے سروں پر گرم پانی کہ گلائی جاویگی اوسے وجہ کر انکے پیٹوں میں ہے اور جلائے
جاوینگے پوست انکے یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے انکے ظاہر و باطن میں پہنچنا اوسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا اور روایت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ یعنی پلایا جاویگا دوزخی پانی سے
کہ زد آپ دوزخیوں کا ہوگا اور حالیکہ پیویگا اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک
لایا جاویگا زد آپ طرف مونہ اوسکے کے پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب ملایا جاویگا اوسکے دہانے سے بھون ڈالیگا اوسکے مونہ کو
اور گر پڑیگا پوست اوسکے سر کا پس جبوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اوسکی آنتوں کو یہاں تک کہ نکل جاویگا اوسکی دبر سے
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالیگا اونکی آنتوں کو اور فرمایا ہے وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ
الشَّرَابُ یعنی اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس کی فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی تلچھٹ کے ہوگا پانی گلے ہوئے
تانبے کے یا زرد آب کے بھون ڈالیگا مونہوں کو بری پینے کی ہے وہ پانی اور فرمایا لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كُلُّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً یعنی واسطے احاطہ دوزخ کے چار دیوار ہیں ہونگی مثل پاسہ دیوار کا مسافت سیر چالیس
برس کا ہوگا اور فرمایا اگر تحقیق ایک ڈول رداب کا کہ دوزخیوں کے زخموں سے بہے گا ڈالا جاوے دنیا میں تو البتہ مرجھاوین اہل دنیا اور تحقیق
آنحضرت نے پڑھی یہ آیت اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یعنی ڈرو خدا سے حق ڈرنے اوسکے کا
یعنی جیسا کہ لائق ہے بیشی واجبات بجالاؤ اور یہ تفسیر کی ہے ابن مسعود نے تفسیر کی ہے اسکی ساتھ قول اپنے کے هُوَ اَنْ
يُّطَاعَ فَلَا يُعْصٰى وَيُشْكَرَ فَلَا يُكْفَرَ وَيُذْكَرَ فَلَا يُنْسٰى وہ یہ ہے کہ اطاعت کیا جاوے اوسکی پس نافرمانی کیا جاوے اور
شکر کیا جاوے پس کفران نعمت کیا جاوے اور یاد کیا جاوے پس بھلایا جاوے اور روایت کیا ہے اسکو حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور اسی طرح ابن مردویہ نے اور ابن ابی حاتم نے اور تصحیح کیا ہے اسکو محدثوں نے پس یہ تفسیر ہے کمال تقوے کی پس اسمیں نہ کچھ اشکال
ہے نہ ہی نہیں اور یا تفسیر ہے اصل تقوی کی پس نہ گی یہ آیت منسوخ ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ جیسا کہ
ذکر کیا ہے اسکو بعضے مفسروں نے اور یہ مرد گر حالت اسلام میں یعنی مسلمان ہو کر تے دم تک اور چونکہ نقوی سبب سلامتی کا ہے عذاب
دوزخ سے اور ترک کرنا اوسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کیا آنحضرت نے اس تقریب سے بعضا عذاب دوزخ کا اور ذکر کیا ابو سعید راوی نے کہ فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سینہ[۵۱] کے سے ٹپکے دنیا کے گھر مین تو البتہ تباہ کردے دنیا والون پر اونکے اسباب زندگانی کو پس کیا حال ہوگا اوسکا کہ ہو سینہ[۵۲] خوراک اوسکی + اور فرمایا دوزخی دوزخ مین بیوری چڑھے اور دانت کھلے ہونگے فرمایا آنحضرت نے اور پھون دیگی کافر کے مونہہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹھ جاویگا ہونٹ اوپر کا اوسکا یہان تک کہ پہنچیگا درمیان سر اوسکے تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچے کا اوسکا یہان تک کہ پونہچیگا اوسکی ناف تک اور فرمایا ای لوگون پر وولینی خوف خدا سے پس اگر نہ رکھوتم قدرت رونے حقیقی[۵۳] کی تو تکلف کرو رونے مین اور تصور اہل احوال کا کرو کہ روتا ہے اور قرت بخشے پس تحقیق دوزخی رونگے[۵۴] دوزخ مین یہان تک کہ بہینگے آنسو اونکے خون ہو کر گویا کہ وہ آنسو نالیان ہونگے یہان تک کہ ہوجینگے آنسو پھر بہینگے خون پس زخمی ہوجاوینگی آنکھین پس اگر گشتیان جاری کیجاوین اونکے آنسو نہین تو البتہ جاری ہون اور فرمایا[۵۵] ای جاویگی یعنی بسطت ہوگی دوزخیون پر بھوک شدید پس بڑا ہوگا عذاب بھوکا اور حالت اوسکے کہ کافر اوسمین ہونگے[۵۶] عذاب دوزخ مین پس فریاد کرینگے الم بھوک کے سے پس فریاد رسی کیجاویگی اونکی ساتھ کھانے کے ضریع[۵۷] سے نفر کریگا اور نہ بے پرواکریگا بھوک سے[۵۸] پھر دوبارہ فریاد کرینگے کھانے کے لیے یعنی بسبب نفع پانے کے کھانے پہلے سے پس فریاد رسی کیجاویگی ساتھ کھانے گلوگیر کے پس یاد آویگا اونکو کہ وہ اوتارتے تھے کھانے حلق مین اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اون کھانون کے اوتارنے کے لیے پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ قریب روون کے یعنی جن پانون مین گرم پانی ہوگا وہ نزدیک ہونگے اوٹھا کر دیے جاوینگے یعنی مالکہ کے ہاتھ بادست قدرت سے بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگے باسن گرم پانی کے اونکے مونہون سے بھون ڈالیگا اونکے مونہون کو پس جب آئیگا[۵۹] یعنی اقسام اون چیزون کے کہ اونکے ظروف مین ہونگے قسم زرداب اور پیپ وغیرہ اونکے پیٹون مین ٹکڑے ٹکڑے کرڈالیگا اون کے اور چیرکر نکالدینگے اونکے پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہینگے دوزخی دعا کرو ای نگہبانون دوزخ کے اللہ تعالی سے کہ سبک کرے ہمسے عذاب ایک دن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کہ کیا نہین آئے تھے تمھارے پاس رسول ساتھ معجزون اور دلیلون واضحہ کے کہینگے دوزخی کہ ہان آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہینگے نگہبان دوزخ کے پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرتے کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی مگر بیچ زیانکاری اور بیفائدگی کے یعنی اسلیے کہ نہین نفع دینے کی دعا اونکو اوسوقت نہ اونکی دعا اور نہ اور کسیکی اور یہ نہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کرنی اونکی دنیا مین جیسے کہ سمجھا ہی اس سے بعضے علما نے حال انکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنے مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو کہ تمام کرے ہمپر داروغہ دوزخ کا یعنی جب مایوس ہونگے دوزخی دعا و شفاعت کرنے نگہبانون دوزخ کے سے اونکے لیے تو یقین کرینگے کہ اب نکلنا ہمین ہے اللہ کے عذاب سے خیر موت ہی طلب کرو یا یعنی یہ ہین کہ ملائکہ اونسے کہینگے کہ پکارو مالک کو بہر نوع پس کہینگے دوزخی ای مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمارے حق مین کار تیرا یعنی تا کہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ ایسمین رہوگے کہا اعمش نے[۶۰] کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی کہ خبر دیا گیا ہونگا یعنی بعضے صحابہ سے موقوفا یا مرفوعا[۶۱] کہ درمیان پکارنے اونکے کے ملائکہ کا اور جواب دینے مالک کے اونکو ہزار برس ہونگے یعنی اس مدت تک مانتظار جواب کے عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرت نے[۶۲] پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو نجات دوست سے اپنی اسلیے کہ نہین ہمکو کوئی بہتر تمھارے سے تمھارے پروردگار سے یعنی رحمت و قدرت و مغفرت مین پس کہینگے ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری یعنی سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کے اور تھے ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنے والے ہونگے[۶۳] پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو

اخسئوا فیھا ولا تکلمون ۔ یعنی دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ میں ذلیل و خوار مانند کتوں کے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنی دفع عذاب میں کہ وہ ہرگز دور نہیں ہوئے کا فرمایا آنحضرت نے پس اس وقت ناامید ہونگے ہر بھلائی سے دوزخ کے گنہگاروں کو پکارا کچھ سود مند نہو مالک سے جاہا کہ مارنے اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق میں عاجزی وزاری کی قبول نہیں کی اور کہا ان جائیں اور کسکے سامنے فریاد کریں اور نزدیک اسکے شروع کرینگے نالہ و فریاد میں اور حسرت کھانے میں اور آہ اور واویلا کرنے میں ۔ آہ ۔ کہا نعمان بن بشیر نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ان ادنی اھل النار عذابا یوم القیامۃ لرجل توضع فی اخمصی قدمیہ جمرتان یغلی منھما دماغہ کما یغلی المرجل بالقمقم ما یری ان احدا اشد منہ عذابا وانہ لاھونھم عذابا ۔ یعنی ڈرایا میں نے تمکو آگ دوزخ کی سے ڈرایا میں نے تمکو آگ دوزخ کی سے یعنی خبر دی میں نے تمکو اسکے سہنے کی اور اسکی شدت کی اور ڈرایا میں نے تمکو اوسکے طرح طرح کے عذابوں سے کہ آجکو اونسے یہان تک کہ کاہے سے انقوا النار ولو بشق تمرۃ ۔ یعنی بچو آگ سے اگرچہ ٹکڑا کھجور ہی کا دیکر سہی پس متصل و مکرر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور آواز بلند سے کہتے تھے اسکو اور ملتے جاتے تھے یہان تک کہ اگر ہوتے آنحضرت صلعم مکہ میں کہ مدین ہو سنتے آواز اونکی بازار والے یعنی بسبب نہایت بلند کرنے آواز کے اور یہان تک کہ گرپڑی کملی کاندھی خط دار کہ تھی حضرت کے کندھوں پر حضرت کے پانوں کے پاس یعنی بسبب ہلنے کے بعد بالدیہ سے ۔ اور فرمایا اگر تمکو شیشے کا مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس میں کہ جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے اور اشارہ کیا آنحضرت نے واسطے بیان کرنے اشارہ ھذہ کے طرف مانند کھوپری سر کے چھوڑا جاؤ اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین کے حال آنکہ درمیان آسمان و زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہو البتہ پونہچے وہ شیشہ زمین کو پہلے رات کے یعنی تھوڑی ہی مدت میں اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے سرنگ نجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس رات دن پہلے اسکے کہ پونہچے نجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا اوسکی تھا کو یہ شک راوی ہی اور زنجیر سے مراد وہ زنجیر ہی کہ جو کلام اللہ میں مذکور ہی اس آیت میں ثم فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعا فاسلکوہ ۔ پھر مانند ھو کا فر کو زنجیر میں کہ طول اوسکا ستر گز کا ہی اور یہ زنجیر کافر کی متعدد ڈالی جاویگی اور تمھے میں سے کہا جاویگی اور حدیث پر یہ اشکال آتا ہی کہ جب زنجیر ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمیں کہان سے ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص میں ہی بلکہ مراد کثرت و مبالغہ ہی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ اوس جہان کے گز پر قیاس کرنا نچاہیے جیسے کہ آیا ہی کہ فی قدر اوسکے مثل الف سال کے ہی اور کہا نوف بکالی نے کہ ہرگز مسترد و ہتھوں کا ہوگا اور ہر دو ما بعید تر ہوگا اور مسافت سے کہ درمیان تیر کے اور درمیان اسکے کہ ہی اور تیسرے نوف بکالی کہنے کے پیچھے میں قول حسن بصری کے کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کونسی گز ہوگا اور راصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشے کا آسمان سے چھوڑا جاوے تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کے تھوڑی ہی دیر میں زمین پر پونہچ جاوے بسبب اسکے کہ گول ہلکی چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشے کا باوجود اس صفت سرعت کے زنجیر کے اس سرے سے چھوڑا جاوے تو دوسرے سرے تک چالیس برس میں بھی نہ پونہچے اللہ اکبر دیکھا چاہیے کیا کچھ درازگی ہوگی اوسکی اور اوسکا بانہ ہے ۔ اور فرمایا ان فی جھنم لوادیا یقال لہ ھبھب یسکن کل جبار بالشبہ دوزخ میں ایک درہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ھبھب رہیگا اوسمیں ہر متکبر سرکش خبیث و دور خلق پر شدید ۔ اور فرمایا بالشبہ دوزخ میں سانپ ہین مانند گردن اونٹوں کے کہ بہت بڑے ہونگے قدر کانیکا ایک سانپ اونمیں سے ایکبار کاٹا پس پاویگا دوزخی سختی درد و اثر زہر اوسکے کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ میں بچھو ہین مانند خچروں بالان بندہ ہوئے کا ہر ایک اونکا کاٹا پس پاویگا الم و اثر اوسکے زہر کا چالیس برس اور روایت ہی حسن بصری سے کہ کہا حدیث کی ہمسے ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑے ہونگے پیٹے گئے اور ڈالے گئے آگ دوزخ میں پس قیامت کے پر کہا حسن بصری نے اور کیا گناہ ہی آفتاب و چاند کا پس کہا ابوہریرہ نے کہ خبر دیتا ہوں میں تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس سنوچہ حسن یعنی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ حکمت انکے داخل کرنے کی بیان کر ابوہریرہ نے جواب میں کہا کہ سنے حدیث جو حضرت سے سنی تھی ہمارے کہ دی

اسسے زیادہ مجکو علم نہیں تو بعضے علماء نے لکھا ہی کہ سبب اسکے ڈالے جانے کا دوزخیون کو اونکی گرمی سے عذاب یاد ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سے ساتھہ روایت دیلمی کے مسند فردوس مین مرفوعا کہ آفتاب اور چاند کے مونہہ عرش کی طرف ہین اور بہشت دنیا کی طرف پس اسسے معلوم ہوا کہ اگر مونہہ اونکے دنیا کی طرف ہوتے تو اہل دنیا مین سے کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نے کہا کہ اسلیے ڈالا جاویگا کہ کافرا ونکو پوجتے تھے اونکے جلانے کے لیے ڈالینگے کہ دیکھو تم جنکو پوجتے تھے اونکا یہ حال ہوا اور فرمایا کہ نہیں داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت پوچھا گیا یارسول اللہ اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نہ کرے خدا کی رضامندی کے لیے طاعت یعنی واجب اور نہچھوڑے خدا کے لیے یعنی اوسکے ڈر سے گناہ اور فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نے بہشت کو تو فرمایا جبرئیل کو کہ جا اور دیکھہ طرف بہشت کے کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہی سینہ وہ پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کے اور طرف اوس چیز کے کہ طیار کی ہی اللہ تعالی نے بہشتیون کے لیے بہشت مین یعنی نعمتہائے ایسی چیزین اچھے بندون کے لیے طیار کر رکھی ہین کہ نکسی آنکھہ نے دیکھی ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ اوسکا گذرا ہی پھر آئے جبرئیل حضور حق مین اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی نہین سنے کا صفتین بہشت کے کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونے کی اور کوشش کریگا اوسکے حاصل کرنے مین بسبب خوبی اور سرور اوسکے کے مقصود بیان کرنا کمال خوبی اور لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہو پھر گیرا اوسکو ساتھہ کروہا ہیلیہ کے مراد ہین اوسنے کا لیف شرعیہ قسم اوامر ونواہی سے کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اوسکا پس نہ نکلوگے بہشت سے گھر اگر جب تک کوئی اوسمین نہ پڑے بہشت کو نہ پہنچے پھر فرمایا اللہ تعالی نے کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کے یعنی دوبارہ اسلیے کہ اب اوسمین زیادتی اور کچھہ ہوئی ہی یا عتبار حوالی اوسکے کے پس گئے جبرئیل اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکھا جو کچھہ کہ گرداو سکے گھر ہی پھر آئے جبرئیل اور کہا ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین یہ کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کے کہ کالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہین یعنی بسبب انکے دشوار ہی بہشت کو پھر پہنچا فرمایا آنحضرت نے پس گیرا جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبرئیل اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت وجلال کی نہین سنے گا وصف اسکے کوئی نہ کوئی مگر کہ دیگا اوسمین اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہونے کا اوسمین پھر طیار کی اللہ تعالی نے ساتھہ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہون کے پھر فرمایا کہ جا ای جبرئیل اور نظر کر طرف دوزخ کے فرمایا آنحضرت نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پس عرض کیا جبرئیل نے کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اسسے کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنی شہوات و معاصی کی تشریح ہین کہ کوئی اہل نفس وطبیعت مین سے باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نکرے اور بسبب اوسکے دوزخ مین داخل نہو پھر صدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کتاب الرقاق مین اوپر گذری ہی حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ یعنی ڈھانکی گئی اور گھیری گئی جنت ساتھہ ایسی چیزون کے کہ نفس کو ناگوار ہین اور ڈھانکی گئی دوزخ ساتھہ شہوات نفس کے + تمام ہوئین حدیثین جنت اور دوزخ کے احوال کی مشکوۃ شریف سے + اب پاک پروردگار بعد ذکر کرنے احوال مومنین اور کافرین کے منافقین کا ذکر فرماتا ہی

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۚ

اور بعضے مونہین مین کہ کان رکھتے ہین تیری طرف یہان تک کہ جب نکلین تجھہ پاس سے کہتے ہین اونکو جنکو علم ملا کیا کہا تھا اس شخص نے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝

یہی ہین جنکے دل پر مہر رکھی اللہ نے اور پیچھے ہین اپنی خواہشون کے +

اور بعضے لوگوں میں سے وہ لوگ ہیں کہ کان لگاتے ہیں تیرے پاس جب باہر جاتے ہیں تیرے پاس سے کہتے ہیں ان لوگوں کو کہ دیا گیا انکو علم کیا چیز کہی ابھی اس نے اب یہ لوگ وہ ہیں کہ مہر کردی ہے اللہ نے انکے دلوں پر اور پیروی کی خواہش نفس اپنے کی ✦ **فتح** اور بعضے انمیں ہیں کہ کان لگاتے ہیں تیری طرف یہاں تک کہ جب نکل گئے تیرے پاس سے کہتے ہیں اولوگوں کو علم ملا کیا کہا تھا اس شخص نے ابھی ہی ہیں جنکے دل پر مہر کردی اللہ نے اور چلے ہیں اپنی چاہوں پر ✦ **تفسیر** یعنی کند ذہن ہیں سمجھ نہیں رکھتے یا منافقوں کا ہے حاضر ہوتے تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اور سنتے تھے کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یاد نہیں رکھتے تھے اور دل انکے طرف متوجہ نہیں کرتے تھے سہل سبک جان کر پھر جب نکلتے تھے صحابیوں علم والوں سے از راہ استہزا کے کہ کیا کہا ہے ابھی ✦ **حل** کہا مقاتل نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے اور منافقوں کو پیش پ نکلتے سنا فی مسجد سے تو پوچھتے عبداللہ بن مسعود سے از راہ تمسخر کے کہ کیا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا ابن عباس نے کہ پوچھے گئے یعنی جیسے اور صحابہ سے پوچھتے تھے منافق اسی طرح مجھ سے بھی پوچھتے تھے مہر کردی اللہ نے اوپر دلوں کے انکے جو نہیں ایمان لائے اور پیروی کی انہوں نے اپنی خواہش نفس اپنے کی یعنی کفر اور نفاق میں ✦ **معا** ✦ پھر انکے مقابل کا ذکر فرمایا ✦

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝

اور جو لوگ راہ پر آتے ہیں انکو اور زیادہ دی اس سوجھ اور انکو دی ان سے ملا بچکر چلنا ✦ **موا**

اور وہ لوگ کہ راہ یاب ہوئے زیادہ کی ہدایت انکو اور دیا انکو تقوی انکا ✦ **فتح** ✦ اور جو لوگ راہ پر آتے ہیں انکو اور بڑھی اوس سے سوجھ اور انکو اوس سے ملا بچکر چلنا ✦ **تفسیر** ✦ یعنی حضرت کے کلام سے اثر پایا اور گمراہوں سے بچ چلنے لگے ✦ **موا** راہ یاب ہوئے ساتھ ایمان اور سننے قرآن کے ✦ آیت یعنی علم و بصیرت یا کھولدیا سینہ انکا اور دیا انکو الہام یعنی مدد کی انکی تقوے پر یا دی انکو ہدایت الہام کے تقوے کی یا بچاؤ انکو برائیوں سے ✦ **حل** ✦ وہ لوگ کہ راہ یاب ہوئے یعنی موسن زیادہ کی انکو اور سن چیز نے کہ کہی رسول نے دیا انکو تقوی انکا یعنی توفیق دی انکو اوس چیز کے کرنے کی کہ حکم کیا اوسکا اور یہ تقوی ہے کہا سعید بن جبیر نے اور دیا انکو ثواب انکے تقوے کا ✦ **معا** ✦

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝

پس منتظر نہیں ہیں مگر قیامت کے کہ آوے انکو ناگہاں پس تحقیق آئی ہیں علامتیں قیامت کی پس کہاں ہے ہو واسطے انکے نصیحت پکڑنا انکی جبکہ آوے قیامت انکو ✦ **فتح** ✦ اب یہی راہ دیکھتے ہیں اوس گھڑی کی کہ اکھڑی ہو اوپر اچانک کے کیونکہ آچکی ہیں اوسکی نشانیاں سو کہاں ملیگی انکو جب وہ آپہونچی سمجھ پکڑنی ✦ **تفسیر** ✦ بڑی نشانی قیامت کی ہمارے نبی کا پیدا ہونا سب نبی راہ دیکھتے تھے خاتم النبیین کی جب وہ آچکے اب قیامت ہی رہی باقی ✦ **موا** ✦ علامتیں الزہ بھیجنا محمد علیہ السلام کا اور پھٹ جانا چاند کا اور آباد ہونیں کا اور بعضوں نے کہا قطع ارحام اور کمی اچھے لوگوں کی اور کثرت بدوں کی ✦ **حل** ✦ مگر قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا يَنْظُرُ اَحَدُكُمْ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا غِنًى مُّطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُّنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُّفْنِدًا اَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُّنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ✦ **معا** ✦ یعنی نہیں انتظار کرتا ایک تمہارا دنیا سے مگر تونگری گمراہ کرنے والی کا یا محتاجگی بھلانے والی کا کہ طاعت حق کی بسبب بھوک کے بھلا دے یا بیماری فساد کرنے والی کا یا بڑھاپے سخت کا یا موت ناگہاں آنے والی کا یا دجال کا پس وہ غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے یا انتظار کرنا قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہے اور تلخ ✦ **حل** ✦ یہ کہ آدمی فراغت اور فرصت کو غنیمت نہیں گنتا گویا ان آفات اور عوارضات کا انتظار کرتا ہے یعنی عاقل فرصت کو آسایش اور سلامت حال کو غنیمت نہیں گنتا اور فکر پیر نہیں کرتا مگر غنا چاہتا ہے کہ فلانیاں لاوے اور گرا مکر سے ہیچ

حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کی نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر چاہتا ہے کہ سب عبادتین اور بھلائیان بھلائے ایسے ہی جہل اور باقی چیزون کا سمجھنا چاہیے انتہی ✣ تفسیر درمنثور و مشکوٰۃ ✣ اور کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا کہ تھا وجود باجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا علامتون قیامت کے سے ✣ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ یعنی بھیجا گیا مین اور قیامت ملاندان دونون کے اور اشارہ کیا بیچ کی اور اگلی اور شہادت کی انگلی سے ✣ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہونے کی قیامت یہان تک کہ فخر کرینگے لوگ مسجدون مین یعنی مسجدین بہت بنانے لگینگے ✣ اور فرمایا کہ بلاشبہ اللہ نہین دوست رکھتا فحش گو اور بیتکلف فحش بکنے والے کو اور قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہے نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ظاہر ہو فحش اور بیتکلف فحش گوئی اور برائی پڑوسی پہنچانی ہمسائے کی اور انقطاع امانون کا اور یہان تک کہ خیانت کرے امین اور امین پکڑا جائے خائن ✣ اور روایت کی ابونعیم نے کتاب حلیہ مین حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علامتون قرب قیامت کے سے بہتر چیزین ہین جب دیکھو تم لوگون کو کہ فوت کرین نماز کو اور ضایع کرین امانت کو اور کھاوین ربا کو اور حلال جانین جھوٹ کو اور سہل جانین خونریزی کو اور اونچے اونچے مکان بناوین اور بیچین دین کو ساتھ دنیا کے اور کاٹے جاوین ہاتھ اور ہو بردباری ناتوانی اور جھوٹھ سچ اور حریر لباس اور بطائح ہو ظلم اور بہت ہون ملاقاتین اور موت ناگہانی اور امانت دار کیا جاوے خائن اور خائن امانت دار ٹھہرایا جاوے اور سچا کیا جاوے جھوٹا اور جھوٹا کیا جاوے سچا اور بہت ہون بہتان ناحق کا اور سینہ سبب گرمی کا اور فرزند سبب غصے کا یعنی بسبب افعال بد کے اور بہت ہون بلوغ اور جاتے رہین خشیت کرنے والے اور ہون امیر وزیر جھوٹے اور امانت دار خائن اور چودھری ظالم اور قاری فاسق جسوقت پہنین پوستین بھیڑ کی دل انکے سرکے ہوئے زیادہ ہونگے مرداڑ سے اور تخم زیادہ ہونگے ایلوے سے ڈھانک دیگا اونکو اللہ تعالیٰ فتنے مین متحیر ہونگے اوسمین جیسے کہ متحیر ہوئے ہود اور ظالم ظاہر کرینگے صفرا یعنی دینار اور طلب کرینگے بیضا یعنی درہم اور بہت ہون گناہ اور کم ہو امر بالمعروف اور سنہری کیے جاوین مصحف اور صورتین کاڑھی جاوین مسجدون مین اور بلند بنائے جاوین منارے اور خراب ہون دل اور پری جاوین شرابین اور معطل کیے جاوین حدین اور جنے لونڈی مالک اپنے کو یعنی لونڈی بچے ہونگے اور دیکھے تو نگے پانون ننگے بدنون کو کہ ہوگے ہین بادشاہ اور شرکت کرے عورت اپنے خاوند سے سوداگری مین اور مشابہت کرین مرد عورتون کی اور مشابہت کرین عورتین مردون کی اور قسم کھاوین غیر خدا کی اور گواہی دیوے مومن بغیر اسکے کہ طلب کیجاوے گواہی اور سلام کیا جاوے معرفت کے لیے یعنی نہ اتباع سنت کے لیے بلکہ فقط نفع دنیوی کے لیے اور فقہ حاصل کیجاوے واسطے غیر دین خدا کے یعنی دنیا کے لیے اور طلب کیجاوے دنیا ساتھ عمل آخرت کے اور بکری جاوے غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور ہو سردار قوم کا کمینہ اونکا اور نافرمانی کرے مرد اپنے باپ کی اور بدکے اپنی ماں کو اور نیکی کرے اپنے یار سے اور اطاعت کرے اپنی بیوی کی اور بلند ہوون آوازین فاسقونکی مسجدون مین اور مقرر کیجاوین گانیان اور دف اور رواج ہو باجون کا اور پی جاوین شرابین البتہ مومنین اور ٹھہرایا جاوے ظلم فخر اور بیچا جاوے حکم اپنی جسنے رشوت دی اوسکے موافق حکم دیدیا اور بہت ہون پیالے ظالمون کے اور ٹھہرایا جاوے قرآن مزامیر یعنی راگ کے بمن پر پڑھین اور پہنین ریشم درندون کے چمڑون کے اور لعنت کرین اخیر اس امت کے اول اوسکے کو یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صداق اسکے وہ فضل و خواج ہین پس چاہیے کہ منتظر ہون لوگ نزدیک اسکے ہوا سرخ کے اور خسف کے اور مسخ کے اور اور نشانیون کے ✣ اور آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا لوگون نے کب آویگی قیامت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ پوچھا تم نے مجھسے ایسا امر کہ نہین جانتا اوسکو مگر جبرئیل اور میکائیل ولیکن اگر چاہو تم تو خبر دونمین تمکو کتنی ایک خبرون کی کہ جب وہ ہوگی تو قیامت کے آنے مین بہت عرصہ نہین ہوئے گا وہ یہ ہونگی کہ زبانین نرم اور دل متفرق اور رغبت کرینگے لوگ دنیا مین اور ظاہر ہونگے

مکان در کے زمین پر بنی بڑے بڑے مکان بناوینگے اور اختلاف کرینگے دو بھائی پس ہونگی خوبصورتیں دونوں کی بری اور بیجا جاوے گا حکم
خدا کا یعنی رشتہ مین نے کرینگے خلاف حق کریننگے یا مراد بچنے حکم خدا کے سے یہ ہوکر فتنی اور قاضی حکم کرینگے قوامین کفار پر بسبب لینے رشوت کے
اور اعلم۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ علامات مین قرب قیامت کے سے یہ ہے کہ ظاہر ہونگے مکان در کے زمین پر اور
کاٹے جاوینگے نے اور انیدا دیگا ہمسایہ اپنے ہمسائے کو۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نشانیون قیامت کی سے
یہ ہے کہ اوٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب دوڑ جانے عمل کے یا بسبب کم رتبہ ہونے اوسکے کے نزدیک امراء کے اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبے
نادانون کے اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کے اور بہت ہوگا پینا شراب کا اور کم ہونگے مرد کہ جنسے انتظام عالم اور دنیا ہوتی ہے
عورتین یہان تک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتون کے ایک مرد خبر گیری کرنے والا۔ کہا اور ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوسوقت کہ یہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے یعنی کسی امر مین صحابہ کے گمان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا جسوقت کہ ضائع کیا جاویگی امانت
پس منتظر رہو قیامت کا۔ امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کے ہین جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عرضنا الامانۃ الآیۃ
یا حق لوگون کے اور امانتین اونکی اور مراد یہ ہے کہ تعین اوسکے وقت کا سوا عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسیکو اوسکی راہ نہین بتائی
لیکن علامتین کہ پہلے اوسکے وجود مین آوینگی اور نشانیان اوسکے قرب کی مقرر کرین ہین از انجملہ ایک علامت اوسکی ضائع کرنا امانت کا ہے
کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگے کما اعرابی نے کہ کس طرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاوے
کام یعنی کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کے پس منتظر رہو قیامت کا طرف نااہل کے۔ اور سے وہ کہ خیمنن نہین پائی جاتی ہین سلاطین
استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور بخیلون اور نامردون کے اور اوسکے کہ نہو قریشی اگرچہ نسل سلاطین
سے ہو اور یہ ہی خلیفہ کے حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان امر اور شان اور ارباب مناصب کو قسم تدریس اور تقوی اور
امانت اور خطابت اور مانند انکے سے پس جب کام دین و دنیا کا اہلی کے ہاتھ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا
ہوگا اور حقوق ضائع ہونگے۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکرت سے ہوگا مال اور بہت
ہوگا یہان تک کہ نکالے گا شخص زکوۃ اپنے مال کی پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کرے اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کے اور
کم ہونے رغبت کے اوسکی طرف بسبب تونگری حال کے اور یہان تک کہ ہوجاوے زمین عرب کی سبزار و باغ بہار اور نہ روان النہل کی سلمنے
اور صحیح اور روایت سلم کے یعنی کہ فرمایا یہ نہ چھوڑیگی عمارت آبادی اناب یا یہان تک اور فرمایا کہ علامتون قیامت کی سے ہین ترائی
یوحجانی ہمسایون کو اور کہ کاٹنا لوگون کا اوپر طعل ہونا تلوار کا جہاد سے اور یہ کہ طلب کیجاوے دنیا ساتھ دین کے۔ اور فرمایا یہ ہوگا آخر
ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کما بعد بیان کرے گا اوسے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دیگا اور جمع نہین کریگا اوسکو اور
نہ گنے گا اوسکو یعنی بہت دیگا بیشمار۔ اور فرمایا قریب ہے کہ فرات کھل جاوے گی کنج سونے کے سے یعنی پانی فرات کا خشک ہوجاویگا
اور اوسکے نیچے سے گنج سونے کا نکلیگا اور فرات کوفے کی نہر کا نام ہے پس جو کوئی کہ حاضر ہووہان چاہئے کہ نلے اوس سے کچھ اوسکو نہ لینا
اوسکا باعث نزاع اور تقاتل کا ہوگا یہان تک کہ حدیث شریف مین آگے آتا ہے۔ اور فرمایا نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کھل جاوے گی فرات
پہاڑ سونے کے سے ظاہر یہ ہے کہ تقاضیہ تعدد ہین اور روایتین متعدد ہین پس یعنی یہ ہونگے کہ کھل جاویگی فرات گنج عظیم سے کہ مقدار پہاڑ کے ہوگا
اور احتمال ہے کہ ہو یہ غیر اول کے اور ہو پہاڑ کان سونے کی تو ہر لوگ سو پر یعنی اوسکے حاصل کرنے اور پینے پر اس مارے جاوینگے ہر سو مین سے
ننانوین اور کہے گا ہر شخص انہین سے کہ شاید مین ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاؤن گا اور مال بچا رہیگا جس توقع
اوسینگے اور بچا جاوینگے۔ اور فرمایا باہر نکالیگی زمین تکڑے جگر اپنے کے یعنی گنج مدفون مانند ستونون کے سونے اور روپے سے پس آویگا وہ شخص

کہ بار بار ہوگا اوسنے لوگون کو اوسکے مال کے پاس کہ میگا بیچ طلب کرنے اوسکے کے قتل کیا پیہنہ لوگون کو اور آویگا کاٹنے والا انکے کا
پیہنہ باز رکھنے والا اسکے کو احسان کا اوپر اوسکے پس کہ یگا وہ اوسطے اسی مال کے کا تا پیہنہ حق اپنے تا تہ دار دون کا اور آویگا جو پر کہ میگا بیچ مانند
اسکے کے کا گیا تا تھ میرا ۱۲ تھ چھیز دینگے اوس مال کہ کہ زمین سے نکلا ہوگا پس نہین لینے کے اوسنے کچھ ۱۳ اور فرمایا قسم اوس ذات کی کہ جان
میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین جاوگی اور نہین فنا ہوگی دنیا یہان تک کہ گذر یگا مرد قبر پر پس لوٹیگا اوسپر اور کہ میگا اے کاش کے ہوتا مین جگہ
اس قبر والے کے اور نہین اوسکو آرزو ہوگی بسبب دین کے مگر بلا ۱۴ اش تجارت کے دو معنی کہے ہین علما نے ایک تو یہ کہ مراد دین سے عادت ہے اور
دین بمعنی عادت کے بھی آیا ہے پس معنی یہ ہونگے کہ لوٹے گا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر جو نہین ہی لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت اور
نہین ہوگی اوسکو باعث اوسکو لوٹنے پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین بمعنی شہود کے ہے اور معنی اوسکے یہ کہ نہین ہوگا وہ
لوٹنا اور آرزو کرنی بسبب کسی امر اور فتنے کے کہ پونہچا ہوا اوسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور شقت کے کہ دنیا کے سبب سے پونہچی ہوگی اور فرمایا
نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکالیگی آگ زمین حجاز سے روشن کریگی گردنین اونٹون کی بصرے ۱۵ حجری کے ساتھ پیش ب اور جزم صاد
کے ایک شہر ہی شام کے شہرون مین سے اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کے ہی آر حجاز نام ہی مکے اور مدینے اور گرد نواح انکے کا
اور انجا بیچ ظہور اس آگ کے حد تواتر کو پونہچے ہین اور غالب ظہور اوسکا مدینہ منورہ مین تھا اور پروردگار تعالی نے برکت حضرت
سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ اور اکمل التحیات کی سے اوس شہر والون کو اوسکی آفت سے بچایا اور ہوا ظہور اوسکا سنہ چھ سو پچاس مین
روز جمعہ تیسری جمادی الاخری کے سے روز اتوار ستائیسوین رجب تک ہوا کہ سب باون ۵۲ روز ہوئے اور پہونچا اوسکا جانب حجاز سے تھا
مانند ایک شہر بڑے کے کہ اوسکے اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگورے گویا کہ ایک جماعت ہی آدمیون کی کہ اوسکو کھینچے ہین جنہین پہاڑ پر کہ پونہچی
خالی کر دیتی تھی اور مانند شیشے کے پگلا دیتی تھی اور مانند رعد کے فریاد کرتی تھی اور مانند دریا کے جوش مارتی تھی اور گویا اوسکے اندر سے
تدیان سرخ اور نیلی کلتی تھین اور قریب مدینہ مطہرہ کے پونہچی اور باوجود اسکے ہوا ٹھنڈی اوس سے طرف مدینے کے آتی تھی آو لکھا ہل جمل نے
کہ اوس آگ کی روشنی اطراف جنگلون مین پھیل گئی تھی اور حرم نبوی اور تمام گھرون مدینے کے مین مانند روشنی آفتاب کے تھی اور لوگ راتو کو
اوسکی روشنی مین کام کرتے تھے اور روشنی آفتاب و چاند کی اون ایام مین معطل اور درہم ہوگئی تھی اور بعضے اہل مکہ معظمہ نے روشنی اوس آگ کی
کہ سارا اوسکے مین دیکھی اور عجائب احوال اوس آگ کے سے یہ تھا کہ پتھرون کو جلاتی تھی اور درختون کو اوسکے کچھ اثر و آسیب نہ پہونچتا تھا اور
کہتے ہین کہ جنگل مین ایک پتھر بڑا تھا کہ آدھا اوسکا داخل حرم مدینے مین تھا اور آدھا خارج حرم کو آگ نے جلا دیا تھا اور جو نصف داخل پر پہونچی
تو بجھ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نے عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کے ادا کیے اور بہ دینا اور آزاد کرنا بردون کا شروع کیا اور
شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور بچے بھی ہوم شریف مین جمع ہوئے اور گرد حجرہ شریف کے ننگے سر عاجزی و زاری کی پروردگار عالم
نے مونہہ آگ کا جانب شمال کے پھیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سے نجات دی اور اوسی سال مین وقائع غریبہ اطراف عالم مین حادث ہوئے اور بیچ سال
سال دوسرے کے بعد اوسکے بیچ بغداد اور اطراف عالم کے آگ لڑائی اور فتنے کی بھڑکی ۱۶ اور فرمایا علامتون قیامت کی سے بڑائی ہمسائگی
کی ہوا اور کمتا ناتون کا اور یہ کہ معطل کیا جاویگا جہاد اور یہ کہ کمائی جاویگی دنیا ساتھ دین کے ۱۷ اور فرمایا علامتون قیامت کی سے آگ ہوگی
کہ ہانکے گی لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کے ۱۸ مراد آگ سے یہی کہ جو علامتین متصل قیامت کی ہین اور مین اول ہوگی ہوا لاوہ آگ عجائب کی کہ بیان اوسکا گذرا پہلے
اس آگ سے تھی ۱۹ اور فرمایا جسوقت کہ ٹھہرائی جاوینگی غنیمتین دولت یعنی ۲۰ غنیا اور اہل مناصب غنیمتون کو کہ حکم شرع کے مشترک ہین تمام
غازیون مین لینگے اور اپنے تصرف مین لاوینگے اور اپنے درمیان مین بانٹینگے اور فقیرون اور ضعیفون کو اوسسے محروم کرینگے اور جب ٹھہرائی جاوے
امانت غنیمت یعنی ۲۱ امانت مین کہ لوگون کے پاس رکھی ہوگی خیانت کرینگے اور اوسکو حکم غنیمت مین کرینگے کہ گویا کافرون کی ہی اور حق اونکا ہی

اور شہرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی دینا زکوۃ کا لوگوں پر ایسا شاق ہوگا کہ گویا ازراہ ظلم اور چٹی کے اوسسے مال لیتے ہین اور جسوقت کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین اور غیر ترویج شریعت اور غیر قصد کرنے عمل کے اور غیر تقرب کرنے کے بلکہ واسطے تحصیل کرنے دنیا اور جاہ و عزت اور تقرب بادشاہون کے اور فرمان برداری بیوی یعنی اوس چیز مین کہ حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کریگی اوسکی مخالفت مرضی اور ہدایت اوسکی کو اور خلاف کریگا اپنی مان کا اور رنج دیگا اوسکو اور اپنے نزدیک کریگا یار دوست اپنے کو یعنی واسطے موانست اور نشینی کے اور دور کریگا اپنے باپ کو اور موانست و محبت نہین رکھیگا اوسسے اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدون مین اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اور مین اور ہوگا تکفل امور قوم کا اور مرسل اوکا رزل اور بڑا کمینہ اوکا تعظیم کیا جاویگا مرد اوسکے واسطے ڈر برائی اوسکی کے جیسے کے فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی تو لوگون کو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم و اطاعت سے اور ظاہر ہوجاوے درمیان لوگون کے اور اختلاط کرینگی ساتھ اونکے گانے والیان یعنی گنجنیان اور دف دمنیان اور گانسین وغیرہ اور ظاہر ہونگے مشغلے یعنی ساز گانے کے جنکو عرب امیر کہتے ہین مانند عود و تنبورہ اور رباب وغیرہ کے اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگے اور برا کہینگے پچھلے اس امت کے اگلون کو اتمین اشارہ ہی اوسکی طرف کہ خصلت باسی امت کے خصوصیات سے ہوگی تمین تمی اور یہ علامت انکار رضا مین ظاہر کہ اگلون کو برا کہتے ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہی وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ یعنی اور سبقت لیجانے والے اول صاحبون اور انصار سے اور وہ لوگ کہ پیروی کی اونھون نے اونکی ساتھ بھلائی کے راضی ہوا اللہ اوسسے۔ اور فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنی البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مومنون سے جسوقت کہ بیعت کی اونھون نے تجھسے نیچے درخت کے۔ بھلا حیال کرو جسنے اللہ تعالی راضی ہوجاوے جو اوسسے نا راضی ہو اور سوا اسکے کتاب و سنت بھری ہی مدح اونکے مناقب و فضائل مین اور وہ ایسے ہین کہ مدد کی اپنے نبی کی اور کوشش کین اللہ کی راہ مین جیسے کہ جاہدین اور فتح کیے شہر اور ملک بے احکام اور تمام علوم سید الانام سے اور تعلیم کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین یہ کہ کہین اونکے حق مین رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ یعنی اے رب ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو کہ جو سبقت لے گئے ہین ہمسے ساتھ ایمان کے۔ اور یہ جماعت لاعنۃ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دو ہوئے ہین کہ نہین ہی التفاتی کے لعن و طعن ہی پر انکے حق مین بلکہ نسبت کی ہی اونکو کفر کی طرف بجہ داو امام فاسدہ اور امام کا سدہ اپنے کے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نے ناحق لے لی خلافت اور وہ حق علی کا تھا حالانکہ یہ باطل ہی ساتھ اجماع اگلے پچھلون کے اور کونسی دلیل ہی اونکے لیے کتاب و سنت سے کہ ہو نقص اوپر خلافت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے بھر جسنے مخالفت کی حضرت علی کی بعضے صحابہ سے ایام خلافت اونکے مین بنا بر اختلاف اجتہاد کے پس نہین ہی وہ مستحق لعن و طعن کا نہایت یہ کہ وہ مخطی تھا اور بالفرض اگر وہ بدکار بھی تھا تو شاید مرا ہو توبہ کر کر یا باقی تحت مشیت کے ساتھ غالب سید المرسلین صلعم کے ببرکت اگلی خدمت کے چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مرفوع کہ ہوگی میرے اصحاب کے لیے نزدیک یعنی لغزش بخشدیگا اوسکو اللہ اونکے لیے بسبب قرابت اونکے کے ساتھ میرے انتہی۔ پس ہم باوجود کثرت گنہگار ہون اپنے کے قسم کھاتے ہین کہ بیشمار سے جب کہ ہوئے امیدوار رحمت رب اپنی کے اور شفاعت نبی اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کیونکر ہمین اکابر اس امت کے پس کہ خوب ہین وہ لوگ کہ باز رکھین اونکو عیب اونکے لوگون کے عیبون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ذکر کرو مردے اپنے کو مگر ساتھ خیر کے اور فرمایا آنحضرت نے جب ذکر کیے جاوین اصحاب میرے پس روکو تم زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابوبکر و عمر کی ایمان ہی اور بغض کھنا ان دونون سے کفر ہی اور حب انصار کا ایمان ہی اور بغض اونکا کفر اور حب عمر کا ایمان ہی اور بغض اونکا کفر اور جسنے بڑا کہا میرے صحابہ کو

اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور جسنے محافظت کی میرے حکم کی اوسکے حق میں پس میں محافظت کرونگا اوسکی دین قیامت تک پس منتظر رہو نزدیک ہونے ان چیزوں کے جنکی کی گئی ہے ایک چوتھائی حصہ رات کے یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلے بڑے ہونگے اور زمین میں مسخ ہونگے اور صورت بدل جائیگی اور تیسرے حصہ رات کے اور منتظر رہو اور نشانیوں قریب قیامت کے کہ ایسی ہونگی جیسی جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جاوے اور ہوا سکا پس گرنے لگیں ہیم دانے اوسکے ۔ یہاں تک بعینہٖ مضمون حدیثوں کے تفسیر درمنثور اور مشکوٰۃ سے مع شرح کے لکھے گئے اب مخوف دارنگی کے تفسیر مذکور سے کچھ مضمون منتخب حدیثوں علامات قیامت کی کے بحذف مکرر لکھے جاتے ہیں ۔ یہ ہیں آویزش ہو سوداگری اور فکر کرنے جاوین ہمادین اور رگڑے مرد ساتھ امانت کے جیسا رگڑتا ہو اونٹ ساتھ درخت کے اور فخر کریں لوگ مسجدوں کے بنانے میں اور سنہری کیجاوین مسجدیں اور محراب میں اور اوٹھ جاناعلم کا اور نمود جہل کا یہاں تک کہ اوٹھاوے مرد باقی نام کا قرآن اور رہوت ہونا زنا کا اور بہت ہونا اولاد حرام کا اور ظاہر ہونا جیسا نیوں کا اور کلام کرنا جیسا نیوں کا اور کفایت کرنا مردوں کا ساتھ مردوں کے اور عورتوں کا ساتھ عورتوں کے اور یہ کہ جگائے آیا جاوے اور پر لڑکوں کے جیسے جگائی جاتا ہے اور عورت جوان کے اور یہ کہ برسے سینہ لوگوں پر بسنا عام اور نہ اگاوے زمین کچھ اور نکلنا فرزندیوں جھوٹوں کا قریب قیامت کے ہر ایک دو تین کا ہوگا کہ میں نبی ہوں اونہی میں ہی صاحب یعنی ہلاکو یا مہ کا یعنی سیلاکذاب اور صاحب صنعا کا یعنی اسود عنسی اور صاحب جیر کا اور بنائی جاوین عمدہ عمدہ شہر خدا کی اور موجود ہونا چھتر بلانے والوں کا کہ جو بلاوینگے لوگوں کو طرف آگ دوزخ کے اور ویران ہونا آبادی کا اور آباد ہونا ویرانی کا اور بہت ہونا بدگویوں کا اور عیب لگانے والوں کا اور بہت ہونا قتل کا اور بہت ہونا جھوٹ بولنا کا اور پاس ہونا ناباز اروں کا اور جہل جلد آنا زمانہ کا یہاں تک کہ ہوگا برس مانند مہینے کے اور یہ کہ ظاہر کیے جاوین قول اور بند کیے جاوین عمل اور پڑھا دیوین اطفال کی کتابوں کا اور پرکار ہونا چاند و کا یہاں تک کہ دیکھا جاویگا چاند پہلی تاریخ کا سانسے پس کہا جاویگا دو رات کا ہے اور ہو جاوے علم جہل اور جہل علم مثلاً منطقی لوگ اہل فقہ و حدیث کو جاہل سمجھیں اور اپنے آپ کو عالم اور ظلم کرنا حاکموں کا اور جھٹلانا تقدیر کا اور سچ ماننا نجوم کا اور بہت اختیار کرنا جیسائی کا اور بڑا مسجد و کا اہمین یعنی مسجد و میں رہا ہین آنے جانے کی ٹھہرانی اور کھوٹا ہونا سوداگر یو کا اور تعظیم کرنا مالداروں کا اور یہ کہ گفتگو کرے ناچیز اور حجرنا بادشاہو کا واسطے سے آوردولتمندو کا واسطے سوداگری کے اور مسکینوں کا واسطے سوال کرنے کے اور تجاریدون کا واسطے دکھلانے اور سنانے کے اور ظاہر ہونا ستارے دم دار کا اور آنا لوگو کا مشرق و مغرب بدن اوندے آدمیو کے سے ہونگے اور دل اوندے دل شیطانو کے سے نہ رحم کرینگے چھوٹون پر اور نہ توقیر کرینگے بڑون کی اور یہ کہ آپسمین دفع کرینگے لوگ امانت کو پس پاوینگے امام کو کہ پاکھاوے نماز واسطے اوندے اور کلنا قوم ترک کا اور قوم تاتار کا اور یہ کہ جامع کریں لوگ راہو نمین مانند جنبتی کرنے گدھوں کے اور بہت ہونا لکھنے کا اور ظاہر ہونا جھوٹی گواہی کا اور چھپانا گواہی سچ کا اور یہ کہ ہووے بوڑھا قاصد واسطے لڑکے کے اور سوار ہونا مرد و کا اوپر غاشیون عورتو کے اور پیدا ہونا ایسی عورتو کا کہ کپڑے پہنین گی ایسے کہ گویا ننگی ہین یعنی باریک سر اونکے مانند کوہان اونٹ کے ہونگے جھکے ہوئے یعنی بڑے باندھینگی جیسے بانکی عورتین یہان باندھی ہین اور پیدا ہونا اوس قوم کا کہ اونکے نعلین کوڑے ہونگے مانند بیلو کی دوزخ کے عذاب کرینگے اونسے لوگون کو اور سوار ہونا عورتو کا زینون پر اور بہت ہونا گانون کا اور بہنا مسلمانون کا سونے کو اور کھانا چاندی کے باسنون مین اور یہ کہ ہووے سلام علیک درمیان یارون کے ساتھ لعنت کیے آدمی کے اور فوت ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور فتح ہونا ہیت المقدس کا اور ہونا طاعون عمواس کا اور بہت ہونا مال کا یہاں تک کہ داخل ہوگا زمانہ عثمان کے راضی ہوا اللہ اونسے پھر ایسا فتنہ ہوگا کہ داخل ہوگی گرمی اوسکی یعنی فساد اوسکا بر گھر مین عرب کے اور وہ آفت شدید ہوئے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے اور چلی گئی حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید ہونے تک

اور حجاج کے مرنے تک اور نہیں قائم ہوتے کی قیامت مگر اوپر لوگوں کے اور نہیں قائم ہونے کی قیامت یہاں تک کہ ہلینگے چوتھے قبیلہ دوس کی عورتوں کے اوپر ذی الخلیصہ کے کہ نام بت کا ہے یعنی یہاں جاوینگی پوجنے کو انتہی + کفار کو آگے قیامت کے سے ڈرا کر اب اعراض کیا اور مخاطب سے اوخطاب فرمایا اپنے رسول مقبول کو تاکہ شاید اس طرح متنبہ ہوں کفار +

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ

سو تو جان کہ کہ کسی کی بندگی نہیں سوا اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کو اور ایمان دار مردوں کو اور ایمان دار عورتوں کو اور اللہ کو معلوم ہے گشت تمہاری

وَمَثْوٰىكُمْ ع

اور گھر تمہارا + ع

پس یقین کر کہ نہیں ہے معبود مگر خدا اور بخشش طلب کر واسطے گناہوں اپنے کے اور واسطے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے بھی اور خدا جانتا ہے جگہ آمد و رفت تمہارے کی اور جگہ رہنے تمہارے کی + فتح + سو تو جان رکھ کہ کسی کی بندگی نہیں سوا اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کو اور ایمان دار مردوں کو اور عورتوں کو اور اللہ کو معلوم ہے گشت تمہاری اور گھر تمہارا + تفسیر + یعنی جتنے تم ہو ہمیشہ پھر وگے پھر بہشت یا دوزخ میں پوچھوگے اپنے گھر میں + ع + حاصل ان آیتوں کا برائی بیان کرنی اوس شخص کی جو کہ علم کی مجلس میں آوے اور اوسکی حقیقت کے فہم کو نہ پہنچے بسبب ہجوم ہوا نفس کے اوسکے اوپر اور محتاج استفسار اور وذکا ہووے اور ڈرانا ہی ساتھ قیامت کے مثل اس شخص کو واللہ اعلم + فتح + اور معنی یہ ہیں کہ پس ثابت رہ اوس چیز پر کہ تو اوسپر ہے یعنی وحدانیت خدا کے علم پر اور اوپر تواضع کے اور کسر نفسی کے ساتھ بخشش مانگنے گناہ اپنے کے اور گناہوں اوسکے کہ تیرے دین پر ہیں اور مراد گناہ سے انبیاء کے خلق میں ترک کرنا افضل کا ہے نہ کرنا برائیوں کا اور گناہ ہمارے کرنا برائیوں کا ہے خواہ صغیرہ ہوں خواہ کبیرہ + جگہ آمد و رفت الہ یعنی وجہ معاش و تمہارتوں کی جگہوں میں جو آمد و رفت کرتے ہو اور سکو جانتا ہے اللہ تعالیٰ جگہ رہنے تمہارے کی یعنی مکان یا جگہ آمد و رفت تمہارے کی حالت زندگی میں اور جگہ رہنے تمہارے کی قبروں میں یا جگہ آمد و رفت تمہارے کی اپنے کاموں میں اور جگہ رہنے تمہارے کی جنت اور دوزخ میں پس ایسا شخص لائق ہے اسکے کہ ڈرے اللہ سے اور بچے گناہوں سے اور بخشش مانگے اپنے گناہوں کی اور پوچھی کیسنے بن عیینہ سے فضیلت علم کی پس کہا کہ نہیں سنا تو نے قول اللہ تعالیٰ کا فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ + کہ حکم کیا ساتھ عمل کے بعد علم کے + مسئلہ + ایک محقق کہتا ہے کہ آیت اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ سے یہاں تک اشارہ ہے اوسکی طرف کہ بہرہ مند ہونا ساتھ دنیا کے اور اجتناب کرنا لذات و شہوات نفسانیہ کا اور منہمک ہونا بیچ اتباع نفس و ہوی کے منجملہ صفات کفار سے اور دور کرنے والے خدا سے اور موجب ہلاکت کے ہیں طالب حق کو پرہیز کرنا ان سب کاموں سے تو قرب حق سے جنت میں پہونچے + بحث + فَاعْلَمْ الخ یعنی ہمیشہ رہ اے محمد اپنے اس علم توحید پر کہ نفع دیگا قیامت میں اور حضرت کو حکم ہوا اپنے گناہوں کی بخشش مانگنے کا باوجود معصوم ہونے اوسکے کے اسلیے کہ تا پیروی کریں اوسکی امت اوسکی اور حضرت نے اسپر عمل کیا کہ فرمایا اِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ یعنی بلاشبہ میں البتہ بخشش مانگتا ہوں اللہ سے ہر دن میں سو بار + اور مومنین و مومنات کی جو مغفرت مانگنے کا حکم فرمایا اسمیں بزرگی علوم ہوئی اوسکی کہ وہ ایسے ہیں کہ جنکے استغفار کے لیے حکم فرمایا اوسنے نبی کو اور مُتَقَلَّب سے مراد ہے چلنا تمہارا کاموں کے لیے دن کو اور مَثْوٰى سے مراد ہے ٹھکانا کرنا تمہارا بسر رات کو یعنی وہ جانتا ہے تمہارے سارے احوال کو اور سمجھ بوجھ نہیں پس ڈرو اوسسے اور خطاب مومنوں کو اور غیر انکے کو ہے + ع + فَاعْلَمْ الخ کہا بعضوں نے خطاب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مراد ہیں اس سے غیر انکے اور بعضوں نے کہا پس زیادہ کر علم کو اوپر علم اپنے کے اور بعضوں نے کہا کہ یہ لگتا ہے قبل سے سنی اسکے یہ ہیں کہ جب آوے اوسکو قیامت

پس جان لے کہ نہیں ہی جگہ پناہ کی اور جگہ بھاگنے کی وقت قائم ہونے اوسکے کے مگر اللہ ہی کی طرف اور بعضوں نے کہا معنی اسکے یہ ہیں کہ پس جان لے اسکو کہ سب بادشاہتیں باطل ہو جائینگی وقت قائم ہونے قیامت کے پس نہیں ہوگی بادشاہت و حکومت مگر اللہ ہی کی لے
معاً + فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْاِسْتِغْفَارُ + یعنی بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ ہی اور بہترین دعا استغفار ہی + پھر پڑھی یہ آیت فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ + اور فرمایا عَلَیْکُمْ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَاِنَّ فِیْہِمَا اَنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ اَہْلَکْتُ النَّاسَ بِالذُّنُوْبِ وَاَہْلَکُوْنِیْ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ اَہْلَکْتُہُمْ بِالْاَہْوَآءِ وَہُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّہُمْ مُّہْتَدُوْنَ + اور فرمایا نہیں مرتا کوئی بندہ گواہی دیتا ہوا اس بات کی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ درحالیکہ رجوع رکھتا ہی وہ یقین دل سے مگر کہ داخل ہوتا ہی جنت میں اور ایک روایت میں ہی مگر گرنشتا ہی اللہ اوسکو +
اور فرمایا مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ شَہَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ + یعنی کنجی جنت کی گواہی دینی اس بات کی ہی کہ لا الٰہ الا اللہ + اور فرمایا نہیں ہی کوئی چیز مگر کہ درمیان اوسکے اور درمیان اللہ کے حجاب ہی سوائے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے اور دعا باپ کی یعنی فرزند کے لیے پس جلد قبول ہوتی ہیں یہ دونوں چیزیں + اور فرمایا نہیں کہتا بندہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اخلاص سے مگر کہ کھولے جاتے ہیں اوسکے لیے دروازے آسمان کے یہاں تک کہ پہنچایا جاتا ہی یہ کلمہ طرف عرش کے + اور فرمایا واسطے معاذ بن جبل کے کہاں تو کہ جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی داخل ہوگا جنت میں + اور فرمایا جو کوئی گواہی دے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی اور اسکی کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس ہرگز نہیں کھاوے گی اوسکو آگ + اور کہا سہیل بن بیضاء نے کہ ہم سفر میں تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمیں حضرت کے ساتھ ایک سواری پر بیٹھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای سہیل بن بیضاء اور بلند کی آواز اپنی پھر جمع ہوئے لوگ پھر فرمایا جو کوئی گواہی دے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر اور واجب کریگا اوسکے لیے جنت کو اور روایت کی یہ حدیث نے صحیح کتاب اسماء و صفات کے یحییٰ نے عبید اللہ سے کہ کہا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو غمگین پس کہا عمر نے طلحہ کو کہ کیا ہوا تجھکو یعنی غمگین کیوں ہی کہا طلحہ نے کہ سنے سنا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ میں جانتا ہوں ایک کلمہ کہ نہیں کہتا ہی کوئی بندہ اوسکو وقت مرنے اپنے کے مگر کہ دور کرتا ہی اللہ اوسے سختی کو اور روشن کرتا ہی رنگ اوسکا اور دیکھتا ہی وہ چیز کہ خوش کرتی ہو اوسکو یعنی کفن و غیرہ جنت کے اور نہیں مانع ہوئی مجھکو اوسے کہ سوال کروں میں اوسنے اوس کلمے کو مگر قدرت سے اوپر یہاں تک کہ وفات پائی آپنے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں جانتا ہوں وہ کلمہ کہ ماطلب نے پس کہا ہی وہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں جانتا میں کسی کلمے کو کہ وہ بہت بڑا ہو اوس کلمے سے کہ حکم کیا آنحضرت نے نوح کے بیٹے کا اپنے چچا کو یعنی ابوطالب کو کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہی کہا طلحہ نے پس وہ کلمہ قسم خدا کی یہی کلمہ ہی اور فرمایا جو کوئی مرے اور وہ جانتا ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ داخل ہوگا جنت میں اور فرمایا جو کوئی ہو آخر کلام اوسکا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ داخل ہوگا جنت میں اور فرمایا جو کوئی گواہی دیتا ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حرام کریگا اللہ اوسپر آگ کو اور فرمایا مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ طَلَسَتْ مَا فِیْ صَحِیْفَتِہٖ مِنَ السَّیِّئَاتِ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلٰی مِثْلِہَا + یعنی جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ پاک کر دیتا ہی یہ کلمہ اوس برائیوں کو کہ اوسکے نامۂ اعمال میں ہوتی ہیں یہاں تک کہ پھر ویسی ہی برائیاں کرے روایت کی یہ حدیث نے اور فرمایا جسکا خاتمہ ہو شہادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر کہ صدق دل سے اسکی گواہی دیتا ہو اور اداء حق میں اوسکے اور جسکا خاتمہ ہو ساتھ روزی ایکدن کے کہ چاہتا ہو اوس سے رضا اللہ کی داخل ہوگا بہشت میں اور جسکا خاتمہ ہو ساتھ کھلانے اسکیں کے کہ چاہتا ہو اوسے رضا اللہ کی داخل ہوگا بہشت میں اعلیٰ درجہ ہی ہر یہ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے دن میں ستر بار + اور کہا عبداللہ بن حرب نے کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے ساتھ عمر کے سلام پھر کہا میں نے غفر اللہ لک یا رسول اللہ یعنی بخشے اللہ آپ کو یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے وَلَكَ یعنی اور تجھ کو بھی اللہ بخشے پس کہا میں نے کہ تیرے لیے بخشش مانگی رسول خدا نے کہا عبداللہ نے اور تیرے لیے بھی پھر کہا اوسنے یا اور لوگوں نے کہ تیرے لیے بخشش مانگی رسول خدا نے کہا عبداللہ نے کہ ہاں اور تمھارے لیے بھی بخشش مانگی اور پڑھی یہ آیت وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ + اور روایت کی عبداللہ بن خبیر سے کہ کہا سنا میں نے حذیفہ سے کہ پڑھی یہ آیت فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ + کہا حذیفہ نے کہ تمھارے نبی زبان یعنی ہو زبان اپنے اہل پر پس کہا میں نے یا رسول اللہ بلاشبہ میں تو تمھارا ہوں اسکے داخل کرے مجکو زبان میری دوزخ میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ + یعنی پس کہاں ہے تو استغفار سے یعنی استغفار میں کیوں نہیں مشغول ہوتا کہ اسے بلیات ظاہر و باطن کی دفع ہوتی ہیں بلاشبہ میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے ہر دن میں سو بار + اور فرمایا ای لوگو بخشش مانگو اللہ سے اور توبہ کرو طرف اوسکے پس تحقیق میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں طرف اوسکے ہر روز میں سو بار + کہا ابن عمر نے کہ تھے ہم گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہ کہتے سو بار رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ + اور ایک روایت میں اَلْغَفُوْرُ بدلے الرحیم کے + **درمنثور** + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بخشش مانگے مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ بدلے ہر مومن مرد کے اور مومن عورت کے ایک ایک نیکی + اور فرمایا جو کوئی بخشش چاہے مومن مردوں کے لیے اور مومن عورتوں کے لیے ہر دن میں ستائیس بار تو کیا ہے میں بارہ فرمایا ایک دعا ہے کہ اون لوگوں میں سے کہ قبول کیجاتی ہے دعا اونکی اور رزق دیے جاتے ہیں بسبب برکت اونکی کے زمین والے یعنی اولیا اور ہرگز بد نہیں ہوتا ہے + **حصن حصین عن الطبرانی** + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ + یعنی بلاشبہ البتہ پردہ کیا جاتا ہے میرے دل پر اور تحقیق میں استغفار کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے سو بار دن کے سو بار + اور فرمایا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ + یعنی ای لوگو توبہ کرو طرف اللہ کے پس تحقیق میں توبہ کرتا ہوں طرف اوسکے دن میں سو بار + یعنی پس تمھیں بطریق اولی چاہیے کہ توبہ کرو ایک ساعت میں ہزار بار + اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اون حدیثوں کے کہ روایت کرتے تھے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور بلند قدر سے یعنی حدیث قدسی ہے یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ای میرے بندو تحقیق میں نے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہوں میں ظلم سے پس وہ میرے حق میں ایسا ہے جیسا لوگوں کے حق میں حرام اور کیا میں نے اوسکو درمیان تمھارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس میں ای میرے بندو سب تم گمراہ ہو مگر میں جسکو ہدایت کروں پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کروں گا میں تمکو ای بندو میرے سب تم بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو کھلاؤں میں یعنی اور فراخ کروں اوسپر رزق اور بے پرواکروں اوسکو پس مانگو مجھسے کھلانا کھلاؤنگا میں تمکو ای بندو میرے سب تم ننگے ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنے کو دیا میں نے پس مانگو مجھسے لباس پہنا دونگا میں تمکو ای بندو میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمھارے خطا کرتے ہو رات اور دن اور میں بخشتا ہوں گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا میں تمکو ای بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہنچو گے میرے ضرر کو تا ضرر پہنچا سکو مجھکو اور ہرگز نہ پہنچو گے نفع میرے کو تا کہ نفع پہنچا سکو مجھکو یعنی گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت میں کچھ نقصان نہیں آور طاعت کرنے سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان و فائدہ تمھارے ہی لیے ہے چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو ای بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب ملکر ہوں اوپر ہیبت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم میں سے

نہ زیادہ کرے میرے ملک میں کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو کہ تم میں جو نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسے حضرت ہیں ویسے ہو جاؤ تو ہمارے ملک میں کچھ زیادتی نہیں ہوتی آسمان و زمین کے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب یعنی ملکر ہوں اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم میں سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک میں سے کسی چیز کو اے بندوں میرے اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے کھڑے ہوں ایک مقام میں پھر مانگیں مجھ سے پس دوں میں ہر آدمی کو جو اوسنے مانگا اوسکے کیونکہ یہ ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان میں گھٹا دے وہ دینا اوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی یعنی پانی کو جو سوقت کہ ڈالی جاوے دریا میں آتی ہیں بندوں میرے سوائے اسکے نہیں کہ اعمال تمہارے یاد رکھتا ہوں اور لکھتا ہوں تمہارے پھر پورا دوں گا میں تمکو بدلا اوسکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سوائے بھلائی کے یعنی برائی تو نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اسلیے کہ صادر ہوئی اوسکے نفس سے ف سب مگر گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ سے مگر جسکو میں ہدایت کروں مراد یہ ہے کہ اگر چھوڑے جاویں سب لوگ اوس حالت پر کہ اونکی طبیعت میں ہے گمراہ ہوں لیکن میں ہدایت کرتا ہوں جسکو چاہتا ہوں اور یہی معنی ہیں اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْھِمْ مِّنْ نُّوْرِہٖ ۔ یعنی اللہ نے پیدا کیا خلق کو اندھیرے میں پھر چھڑکا اونپر نور اپنا اور یہ نہیں ہے ساتھ اس شے کے کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ ۔ یعنی ہر بچہ پیدا کیا جاتا ہے استعداد اسلام پر اسلیے کہ مراد فطرت سے توحید ہے اور مراد ضلالت سے نہ جاننا تفصیل احکام ایمان کی کو اور حدود اسلام کی کو اور بخشتا ہوں گناہ سب یعنی ساتھ توبہ و استغفار کے یا مراد یہ ہے کہ سوائے شرک کے بخش دیتا ہوں اگر چاہتا ہوں اور مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی کہا علمائے کہ گھٹانا سوئی کا محسوس اور قابل اعتماد کے نہیں عقل کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہے اسلیے اوسکے ساتھ مشابہت دی والا اللہ کے خزانے میں کمی کا کیا ہاتھ ہے ۔ اور کہا ابن ملک نے کہ یا کہا جاوے کہ قبیل بالفرض والتقدیر کے ہے یعنی اگر فرض کریں نقصان اوسکے خزانے میں تو اسقدر ہو ۔ ع ۔ اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا ۔ رواہ مسلم ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا رات کو کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہاں تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہے طلب کرنے سے اسلیے کہ عادت بادشاہوں کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہیں تو ہاتھ پھیلاتے ہیں اوسکے آگے پس معنی یہ ہیں کہ بلاتا ہے پروردگار ہمارا گناہگاروں کو توبہ کی طرف اور بعضے نے کہا کہ یہ کنایہ ہے وسعت مغفرت و رحمت سے اور یہاں تک کہ نکلے آفتاب یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کی طرف سے تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاوے گا پھر کسی کی توبہ نہیں قبول ہوگی ۔ ع ۔ اور فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔ تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہے یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہے قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ توبہ اوسکی اور فرمایا کہ تحقیق ایک بندے نے یعنی بنی اسرائیل میں سے بالکل اسو رج نے کیا گناہ پھر کہا ای پروردگار میرے گناہ کیا میں نے پس بخش اوس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوسکے نے یعنی فرشتوں سے کیا جانتا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے پروردگار ہے بخشتا گناہ کو یعنی جب چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے اور پکڑتا ہے ساتھ گناہ کے یعنی جب چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے بخشتا ہے بندے اپنے کو پھر ٹھہراوے یعنی گناہ کرنے سے ایک وقت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کہا گناہ کیا میں نے ای پروردگار میرے پس بخش اوسکو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا جانتا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اوسکے پروردگار ہے

بخشتا ہی گناہ اور بگڑا ہی ساتھ اوسکے بخشتا ہی سینے ہیں اپنے کو پس چاہیئے کہ کرے جو چاہے ف کرے جو چاہے یعنی جب تک استغفار کرتا رہیگا بخشو گا گناہ اوسکے مقصود بیان کہ نا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہ ہو نہ امر ساتھ گناہ کے ع ۲ ۴ اور بیان فرمائی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص نے یعنی اس امت میں سے یا اگلی امتوں میں سے کہا قسم ہو خدا کی نہیں بخشے گا اللہ فلانے کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا کون شخص ہی کہ قسم کھاتا ہی مجیپر کہ نہ بخشو گا فلانے کو پس تحقیق بخشا فلانے کو اور ناپسند کیا عمل تیرا یا کہا مانند اسکے ف کوئی شخص گناہ بہتر کرتا تھا اوسکو پیسنے کہا کہ فلانے کو اللہ نہیں بخشے گا کسی یہ بات از راہ تکبر کے کہ او سکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا جیسے کہ صادر ہوتی ہی بعضے جاہل صوفیوں سے اور ناپسند کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جھوٹی کی پیسنے قسم تیری جاہل کہ کوئی قسم کھانیوالے نے جو یقین کیا تھا اوسکے نہ بخشے جانیکا او سپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہیں ہی کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جسکے حق میں نص وارد ہوئی ہی مضایقہ نہیں اوسکو کہنا ع ۲ ۴ اور فرمایا سید الاستغفار یعنی افضل استغفار یہ ہی کہ کہے تو اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ یا الٰہی تو ہی پروردگار میرا نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں تیرے عہد پر ہوں یعنی مستقیم ہوں اور وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہوں یعنی یقین کرنے والا ہوں ساتھ وعدے تیرے کے کہ حشر کے ہونے کا اور سوا اسکے کا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بُرائی اوس چیز کی سے کہ کی میں نے اقرار کرتا ہوں میں واسطے تیرے ساتھ نعمتوں تیری کے کہ مجپر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں ساتھ گناہ اپنے کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو ف فرمایا حضرت نے جو شخص کہ پڑھے ان لفظوں کو یعنی سید الاستغفار کو دن میں یقین کر کر اسکے معنوں پر پھر مرے او سی دن سے شام ہونے کے پس وہ بہشتیوں میں سے ہی اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنے والا ہو ساتھ معنوں اسکے کے پھر مرے پہلے صبح سے پس وہ بہشتیوں میں سے ہو ف اور فرمایا کہتا ہی اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مجھے یعنی مشغول ہوگی اور امید رکھیگا مجھسے بخشونگا میں تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہیں پروا رکھتا میں یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہیں میرے نزدیک اگرچہ بڑا گناہ تو اے بیٹے آدم کے اگر پونہچیں گناہ تیرے بندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجھسے بخشونگا میں تجکو اور نہیں پروا رکھتا میں اے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتھ بھری زمین کے خطاؤں سے پھر ملے مجھسے اس حال میں کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤنگا میں تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے اوروں کے بخشش کے ہمراہ اور کہا حضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلٰی مَغْفِرَۃِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ مَا لَمْ یُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا یعنی جس شخص نے جانا کہ میں صاحب قدرت کا ہوں اوپر بخشنے گناہوں کے بخشتا ہوں اوسکے اور نہیں پروا کرتا میں جب تک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسیکو ف دلالت کرتی ہی حدیث صحیح اس پر کہ جانتا پسند کرتا اللہ کو اوسکو قادر ہی مغفرت گناہوں پر سبب ہی مغفرت کا اسلیئے کہ جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی گناہوں کے بخشنے کا امید رکھتا ہی اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم سے وہ محروم نہیں کرتا او سکو بموجب حدیث مانند اس حدیث کے ہی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ یعنی میں نزدیک گمان بندے اپنے کے ہوں کہ رکھتا ہی ساتھ میرے ع ۲ ۴ او یہ قول ہی حماد بن سلمہ سے کہ عبادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سلیمان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہی تو کہ بخشے گا اللہ مجھ جیسے کو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤں میں درمیان حساب لینے اللہ کے مجھسے اور درمیان حساب لینے باپ اپنے کے تو اللہ ہی کو میں اختیار کروں اسلیئے کہ اللہ باپ سے زیادہ رحم کرتا ہی مجپر حماں کہ ہم امیدوار ہیں مغفرت کے ہو

ع ۲ ۴ ہو ہی بعض نسخوں میں

ع ۲ ۴ ہو ہی بعض نسخوں میں

ع ۲ ۴ ہو ہی بعض نسخوں میں

ع ۲ ۴ ہو ہی بعض نسخوں میں

ع ۲ ۴ ہو ہی بعض نسخوں میں

وہو ارحم الراحمین ہے ۶ + اور فرمایا مَنْ لَّزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہے اوسکو یعنی حلال طیب اوس جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا + ف + لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہیں کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم ہیں محتاج ہے اوسکا اور اسی لیے فرمایا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوْبٰى لِمَنْ وَّجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا + خوشی ہے اوسکے لیے کہ پاوے اپنے نامۂ اعمال میں استغفار بہت اور فضیلت نکورہ اسلیے ہے کہ جو کوئی لازم کرتا ہے استغفار کو تو تعلق کرتا ہے اوسکا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہے اور بخشے جاتے ہیں گناہ اوسکے پس وہ بیچ حکم تقویٰ اور توکل کے ہوتا ہے اور اوسکی شان میں آیت وارد ہوئی ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ + اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے گردانتا ہے اوسکے لیے راہ نکلنے کی اور روزی دیتا ہے اوسکو اوس جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرتا ہے اللہ پر پس وہ کافی ہے اوسکو + اور حدیث اس آیت سے کالی گئی ہے اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا + یعنی پس کہا میں نے بخشش مانگو رب اپنے سے تحقیق وہ ہی بہت بخشنے والا بھیجیگا مینہ تم پر بکثرت اور دیگا تمکو مال اور اولاد اور بنا دیگا تمہارے لیے باغ اور جاری کریگا تمہارے لیے نہریں + منقول ہے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اوسنے قحط سالی کا پس کہا اوسنے کہ استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے فقر کا پھر ایک اور نے تنگی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیداوار کی تو من اپنی من پس ان سبھوں کو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اوسنے کہ شکوہ کیا لوگوں نے تجھسے کئی چیز کا اور حکم کیا تمنے اون سبھوں کو استغفار کرنے کا پس پڑھی اوسنے آیت نَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ یعنی جتنے جواب دیے وہیں سب اس آیت سے ثابت ہیں ۶ + اور فرمایا مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً + نہیں اصرار کیا گناہ پر اوسشخص نے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن میں ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے + ف + اصرار یعنی دوام کرنا گناہ پر برُا ہے کہ اصرار صغیرہ کا کبیرہ ہوتا ہے اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پونچاتا ہے پس فرمایا کہ جو کوئی استغفار کرتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے گناہ سے صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہے حد اصرار سے کہ مصر ہی ہے جو استغفار نکرے اور نادم ہو سکے + فخر اور فرمایا كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ + سب بنی آدم خطاکار ہیں یعنی سوا انبیا علیہم السلام کے اسلیے کہ وہ معصوم ہیں خطا سے اور بہتر ہیں خطا کرنے والوں سے توبہ کرنے والے ہیں + اور فرمایا تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہے ہوتا ہے ایک نقطہ سیاہ دل میں پھر اگر توبہ کرتا ہے اور طلب بخشش کی کرتا ہے صاف کیا جاتا ہے دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ یہاں تک کہ چھا جاتا ہے اوسکے دل پر پس یہ ہے ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ + یعنی ہرگز نہیں بلکہ زنگ باندھا ہے دلوں پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہاں تک کہ نہیں باقی رہی اوسمیں خیر ہرگز + ف + چھا جاتا ہے یعنی ڈھانپ لیتا ہے نور دل کو پس اندھا ہوتا ہے بینائی دل کی سے پس نہیں دیکھتا کوئی چیز علوم نفع دینے والی سے اور مستولی فائدہ مند ہے اور جاتی رہتی ہے شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہے اور نہ اور پر اور ثابت ہے تمہیں اوسکے دل میں آثار ظلم و قسوت کے اور جرات کرتا ہے گناہ پر ۶ + اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ + تحقیق اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے توبہ بندے کی جب تک کہ نہیں خبرہ لگتا ہے + ف + یعنی جب تک کہ یقین نہیں ہوتا موت کا تب تک کہ توبہ مقبول ہے اور جب یقین ہو موت کا تو توبہ نہیں مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طلق توبہ وقت مرنے کے نہیں درست خواہ توبہ کفر سے کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لَيْسَتِ التَّوْبَةُ

سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے + اور بعضوں نے کہا ہے کہ توبہ گناہ ہوتی ہے صحیح ہے کہ کفر سے پہلے ان کے نزدیک ایمان بلس کا نیک قبول ہے اور نوعباس کی
مقبول اور کہا ملا ہے کہ یہ مگر گناہ ہوں سے توبہ کرنے کا ہو اور اگر کسی سے حق اللہ کا بخشوانے ایسی حالت میں توبہ صحیح ہے ۶ ۷
اور فرمایا کہ تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سے قسم ہے تیری عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہوں گا تیرے بندوں کو جب تک
کہ ارواح انکے بدنوں میں ہوگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہے اپنی عزت و بزرگی کی اور بلندی مرتبے اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا
رہونگا میں انکو جب تک کہ بخشش طلب کرینگے مجھ سے + اور فرمایا تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل میں آپس میں دوست ایک نے دوسرے سے
بہت محنت کھینچا تھا بندگی کرنے میں اور دوسرا کہتا تھا کہ میں گنہگار ہوں یعنی اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت
کرنے والے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اوس چیز سے کہ تو اوس میں ہے یعنی گناہ سے پس کہا گناہ کو کہ خَلِّنِي وَرَبِّي یعنی چھوڑ مجھکو
ساتھ پروردگار میرے کے یعنی اسلیے کہ وہ غفور رحیم ہے یہاں تک کہ پایا اوس عابد نے اوسکو ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس باز آ
پس کہا گنہگار نے چھوڑے مجھکو ساتھ پروردگار میرے کے اَبَعَثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا یعنی کیا بھیجا گیا ہے تو نگہبان و نگہدار پس کہا
عبادت کرنے والے نے قسم ہے خدا کی نہیں بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت میں پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے طرف ان
دونوں کے فرشتہ پھر قبض کی ارواح ان دونوں کی پس اکھٹی ہوئیں دونوں یعنی ارواحیں اونکی نزدیک اللہ تعالیٰ کے یعنی عرش میں یا
عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت میں بسبب رحمت میری کے اور فرمایا عابد کو کہ کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ محروم کرے بندے
میرے کو رحمت میری سے پس کہا اوسنے کہ نہیں طاقت رکھتا میں اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتوں کو یعنی کو کہ دوزخ پر تعینات میں کر
لیجاؤ اوسکو طرف دوزخ کے ف اس شخص نے جو عجب اعتماد کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا
تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیے کہا ہے کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئیں وہ بہتر ہے اوس طاعت سے کہ لازم کرے
عجب و تکبر کو ۶ تنبیہ + اسیواسطے فقہا ہمارے لکھتے ہیں کہ مایوس ہونا رحمت الٰہی سے کفر ہے کیا خوب کہا ہے باعلی
زاہد نکند گنہ کہ تو اری تو + ما غرق گناہیم کہ غفاری تو + او قہارت خواند و ما غفارت + آیا بکہ ام نام خوشدلی تو + انتہی اور
آیا ہے کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ یعنی وہی صاحب ہے تقویٰ کا اور
بخشش کا اور فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ تفسیر اسی آیت کے کہ فرمایا رب تمہارے نے کہ میں لائق اسکے ہوں کہ لوگ پرہیزگار ہوں شرک نہ کرنے
سے ساتھ میرے پس جو کوئی پرہیزگار ہا شرک کرنے سے ساتھ میرے پس میں ہوں لائق اسکے کہ بخشوں میں یا اوسکو ف مضمون
اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کے ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۶ ۷
یعنی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا ہے اسکو کہ شریک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور بخشتا ہے سوا اسکے جسکے لیے چاہتا ہے اور فرمایا جو کوئی
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ یعنی بخشش مانگتا ہوں اوس سے کہ نہیں کوئی معبود مگر
وہ زندہ خبرگیری کرنے والا اور توبہ کرتا ہوں اوسکی طرف بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اگر یہ بھاگا ہو کفار کی لڑائی سے کہ یہ بڑا گناہ ہے
ف + جب استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا ہے کہ استغفار کرنے والا گناہ سے اس حال میں کہ قصد ہو اوسکا گناہ پر
مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہے ساتھ رب اپنے کے عیاذا باللہ منہ ۶ اور فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہے درجہ بندے نیکبخت
کے لیے بہشت میں پس کہتا ہے بندہ اے پروردگار میرے کہاں سے حاصل ہوا تجکو یہ درجہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ حاصل ہوا یہ درجہ بسبب استغفار فرزند
تیرے کے واسطے تیرے اور فرمایا نہیں ہوتا ہے مردہ فربہ میں گرمانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ کوئی ہاتھ اوسکا پکڑے منتظر ہوتا ہے دعا
کو پہنچاوے اوسکو باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جسوقت کہ پہونچتی ہے دعا اوسکو ہوتا ہے پہونچنا دعا کا

بہت پیار اطرف اوسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پونہچاتا ہی قبر والون کو بسبب دعا زمین والون کے مانند پہاڑون
کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت و بخشش اور تحقیق تحفہ زندون کا طرف مردون کے استغفار کرنا ہی انکے لیے + اور فرمایا طوبی لمن وجد
فی صحیفتہ استغفارا کثیرا + خوشحالی ہی واسطے اوس شخص کے کہ پاوے اپنے اعمال نامے مین استغفار بہت + ف یعنی
استغفار قبول روایت کی ہزارے نے اوسسے بطریق مرفوع کے کہ نہین دونون فرشتے اعمال لکھنے والے اوٹھالیجاتے ہین اعمال سے
بندے کا برون پھر دیکھتا ہی اللہ تعالی اول اعمال نامے مین اور اخیر مین استغفار مگر فرماتا ہی تبارک و تعالی بخشے مینے واسطے بندے
اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونون طرفون اعمال نامے کے ہین حاصل یہ کہ صبح و شام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی + ع + اور فرماتے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اجعلنی من الذین اذا احسنوا استبشروا واذا اساؤا استغفروا +
یا الٰہی کر مجکو اون لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین + اور روایت ہی حارث بن سوید سے کہا
بیان کرین مجھسے عبداللہ بن مسعود نے دو حدیثین ایک اونمین سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے
کہ وہ یہ ہی کہ کہا تحقیق مؤمن دیکھتا ہی اپنے گناہون کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہی نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہی اوس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوسپر اور تحقیق
فاجر دیکھتا ہی اپنے گناہون کو مانند مکھی کے کہ اوڑے اوسکی ناک پر سے پھر اشارہ کیا ساتھ اوس مکھی کے اس طرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے
پس اڑایا اوسکو اپنی ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اوسکا کہ پڑ اٹھاؤن اور فاجر کو اپنے گناہ کرنے کی پروا نہین
ہوتی پھر کہا عبداللہ نے یعنی حدیث جو مرفوع ہے سنی تھی وہ بیان کی مرسا یعنے بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالی
ہلاکت کی ساتھ اوسکے کہ سوار ہوا اوپر زمین چٹیل کے کہ نہین اوسمین پانی اور نہ اوسکا اور نہ اوسکا پس کھاسر اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھ سونا
پھر جاگا اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی سواری اوسکی پھر تلاش کیا اوسکو یہان تک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو
چاہا اللہ نے یعنی رنج و بلا سو گرمی و پیاس کے کہا پھر جاؤنگا طرف مکان اپنے کہ تھا مین اوسمین پس سو رہا سونا یہان تک کہ مرجاؤن پس رکھا
سر اپنا اپنے بازو پر تا کہ مرے پھر جاگا پس ناگہان سواری اوسکی اوسکے پاس حاضر ہی اوسپر ہی توشہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی
بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے بندے کو سو بسبب اس شخص کے ساتھ سواری اپنی کے اور توشے اپنے کے یعنی جیسے یہ شخص خوش ہوتا ہی اپنی سواری
اور توشے کے ملنے سے اوس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندے کے توبہ کرنے سے + ف اس حدیث مین اشارہ ہی اس آیت کی طرف ان
اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نقوا ہی بزرگ عالم اہل اوستاد ابی اسحق اسفرائی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ اونھون نے
کہا دعا کی مینے اللہ سبحانہ و تعالی سے تیس برس تک یہ کہ نصیب کرے مجکو توبہ پھر قبول کی گئی دعا میری پھر تعجب کیا مینے اپنے دین
اور کہا مینے سبحان اللہ ایک حاجت کے لیے دعا کی مینے تیس برس تک اور نہ ہوا ہوئی اب تک پس دیکھا مینے خواب مین کہ کوئی کہتا ہی مجکو
آیا تعجب کیا تو نے اس سے یہ بھی جانتا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو اللہ تعالی سے یہ کہ دوست رکھے مجکو کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالی سے کہ فرماتا ہی
ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین + ع + اور فرمایا ان اللہ یحب العبد المؤمن المفتن التواب +
بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہی اوس بندے مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہی گناہ مین اور بہت توبہ کرتا ہی + ف + مثنوی مین مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہ
نے نقل کی ہی کہ حضرت معویہ کو املیس نے آکر کہا نماز صبح کو جگایا آپنے پوچھا ہی معون تجکو اس بات سے کیا علاقہ کہ تمھاری نماز قضا ہو اسواسطے
مجکو اوٹھایا فرمایا مجکو یہ یقین نہین آویگا کہ تجسے نیز ہو خدا پاک جھوٹا نہین عرض لعین دروغ کے اقرار کیا کہ اگر نماز تمھاری جاتی تو تم روتے
اللہ کی نظر رحمت تمپر ہوتی مین اسواسطے رنج مین پڑتا فرمایا سچ کہا تونے اب + اور فرمایا نہین دوست رکھتا مین کہ تحقیق سیر کیے لیے دنیا ہو بندے

اس آیت کے قل یٰعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم یعنی اے میرے بندو جنہوں نے زیادتی کی اپنی جانوں پر یعنی بسبب کرنے گناہوں کے نہ ناامید ہو اللہ کی رحمت سے بیشک اللہ بخشتا ہی گناہ سب تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے ✦ پس کہا ایک شخص نے پھر جسنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم میں یا نہیں یعنی بخشتا ہے یا نہیں پس خاموش ہو رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بانتظار حکم الٰہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے ادا کے جواب میں پھر فرمایا یعنی مرعوب دہی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ جو ارہو وا جسنے شرک کیا یعنی اور تو بہ کی اپنی زندگی میں تو بہ اسکی قبول ہوتی ہے اور وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم میں یا نہیں یعنی بخشتا ہے یا نہیں پس خاموش ہو رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بانتظار حکم الٰہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے ادا کے جواب میں پھر فرمایا یعنی مرعوب دہی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ جو ارہو وا جسنے شرک کیا یعنی اور توب

اور بسبب تعظیم امر اوسکے کے تو بہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے لوگون کے اور شہرت اور مانند اسکے کے دوسری یہ کہ گناہون گذرے ہوؤن سے شرمندہ ہو تیسری یہ کہ آیندہ گناہ ظاہر و باطن کے ترک کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ کبھی گناہ ہرگز نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہے کہ ابد سے بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہین تا مدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج اور زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہون تو قضا اونکی کرے اور سستی کرنے اونکے ادا کرنے مین ساتھ صرف کرنے وقت کے فعل مین اور فرض کفایہ مین کہ متعین یعنی نہ موقوت ہوا اور سپر آنجو منع چیزون سے کین ہین مانند پینے شراب وغیرہ کے اونسے درگاہ خدا تعالی مین توبہ و استغفار کرے اور عمل خیر بہت کرے اور رد دے تا توبہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ * وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے اور عفو کرتا ہی برائیون سے اور یہ توبہ کرنی اللہ تعالی سے اون گناہون سے ہی کہ محض گناہ خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندون کے ہون تو اللہ تعالی سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ فرمانی اونکی کی اور اونسے بھی تدارک اونکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا وے اور اگر سوے مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اوس سے بخشوا وے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اور قصور کا اور نہین تو بغیر ذکر کرنے نام کے علی الجملہ گناہ معاف کروا وے اور اگر اسمین بھی خوف فتنے کا ہو تو رجوع حق تعالی سے کرے اور تضرع و زاری اور اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالی اوسے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے دشمنون کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہین اونسے بخشوا وے اور سلوک کرے اونسے اور مردے کے لیے بھی کچھ صدقہ دے اور توبہ و استغفار مین دیر نکرے اور ساتھ وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نکہے کہ مین تو ہر ثابت نہین ہونے کا تو بہ کیونکر کرون اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہی تو گناہ اگلے اوسکے بخشے جاتے ہین اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل مین نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کرلونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مرجاؤن اور جب توبہ کرے تو ناگہان پاک کپڑے پہنکر دولت پڑھے حضور دل سے اور سجدے مین جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوؤن کو یاد کر کر عذاب الہی سے ڈرکر زار زار روے اور توبہ و استغفار کرے بعد ہاتھ اوٹھا کر کہے یا الہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ اور میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور نظر رحمت سے میری طرف دیکھ اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجھکو اپنے گناہ سے نگاہ رکھ کہ غیر تیرے ہی دست قدرت مین ہی اور تو ہی بخشنے والا ہی بعد درود پڑھے اور مسلمانون کے لیے بھی بخشش چاہے یہ تو عوام کی ہی کہ ساتھ اوسکا مستحق بشارت اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ کا ہوتا ہی اور تو خواص کی یہ ہی کہ برے اخلاق سے کہ واجب ہی پاک کرنا دل کا اونسے توبہ کرین اور تو مجبون کی غفلت خدا سے اوشغول ہونے ماسوی اللہ سے ہوتی ہی چنانچہ شیخ ابن فارض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین وَلَمْ تَخْطُرْ بِيْ سِوَاكَ اِرَادَةٌ عَلٰى قَلْبِيْ حَلَمْتُ بِرَدِّيْ یعنی اگر میرے دل پر سوا تیرے اور خطرہ گذرے تو محکم کردن مین سات تار اوڑھنے کے * اور چاہا ہے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہی اور گناہ کبیرہ و صغیرہ کا بیان اب آگے ہوتا ہی تامل کرنا اونمین پر ضرور ہی اور صغیرہ گناہ ہے اتہامات مین اور پرہیز کرنا بھی اونسے دشوار ہی اور بحسب مذہب مختار کے تقوے مین بھی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ مصرار نہو صغیرہ پر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہی پس ہر مومن کو واجب ہی کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگر ایمان سے خارج نہین کرتے لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ خاتمہ کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہنچا دین اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہ ہی کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہ ہی کہ مقدار دفع کرنے والا بھوک کو اور کپڑا اوڑھانکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی و سردی سے اور باس ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور چاہا چاہیے کہ بسبب تعلق ذکر کے

حضور سے اور ما تحت وسعت کرنے کے مباح میں پڑنا بڑی شبہات و مکروہات میں اور بسبب پڑنے کے مکروہات میں مرتکب حرام چیزوں کا ہوتا ہے
اور یہاں سے اسلام کی تمام ہوتی ہے اور من بعد اسکے گھر نفر و آگ کا ہی خوف بالبداہۃ ۔ ع ۔ ۔ ۔

توحضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابین دیکھے اور یہان بسبب طول ہونے کتاب کے نہین لکھی گئین حلاوۃ آیت فاعلم انہ لا الہ الا اللہ کا تمام ہوا + اب جانا چاہیے کہ چونکہ اوسمین حکم ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا مؤمنین و مؤمنات کے لیے اور اس تقریب سے کچھ خوبی مؤمنین کی اور برائی اونکے مخالفون کی مذکور ہوتی ہے کہ فرمایا +

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝

اور کہتے ہین مسلمان کیون نہ بھیجی گئی ایک سورت پس جب بھیجی جاتی ہی ایک سورت واضح المعنی اور ذکر کیا جاتا ہی اوسمین لڑائی کا دیکھے تو اون لوگون کو کہ اونکے دلون مین بیماری ہی دیکھتے ہین طرف تیرے مانند دیکھنے اوس شخص کے کہ اوسکو بیہوشی ہو نیچی ہو بسبب طاہر ہونے موت کے پس واے اونکو + **فتح** + اور کہتے ہین ایمان والے کیون نہ اوتری ایک سورت پھر جب اوتری ایک سورت جانچی ہوئی اور ذکر کیا ہوا اوسمین لڑائی کا تو تو دیکھتا ہی جنکے دلمین روگ ہی نکلتے ہین تیری طرف جیسے نکلتا ہی کوئی بیہوش پڑا مرنے کے وقت سو خرابی ہی اونکی **تفسیر** + مسلمان سورت مانگتے تھے یعنی کافرون کی ایذا سے عاجز ہو کر آرزو کرتے کہ اللہ حکم دے جہاد کا تو ہو سکے گر گذرین جب حکم آیا جہاد کا تب کچھ لوگون پر بھاری پڑا مرے کی طرح بے رونق آنکھون سے دیکھتے ہین کہ اوسکو کاٹنے اس حکم سے صاف کہین بیحد خوف مین بھی آنکھ کی رونق نہین ہوتی جیسے مرتے وقت ہو جاتی ہی + **مو** + ایک سورت کہ اوسمین حکم جہاد کا واضح المعنی خبر متشابہ کہ اوسمین نہین احتمال ہو کسی بہکا سوے اور واجب ہونے قتال کے اور وقتاً فوقتاً سے کہ جس سورت مین ذکر قتال کا ہی پس وہ محکم ہی اسلیے کہ پہلے اس سے درگذر کیا تھا پھر قتال نے اوسکو نسخ کیا اور منسوخ نہین ہوئے کا روز قیامت تک ذکر کیا جاتا ہی اوسمین لڑائی کا یعنی حکم ہوا ہی اوسمین جہاد کا دلون مین بیماری ہی یعنی نفاق ہی یعنی دیکھے تو منافقون کو کہ آپسمین تنگدل ہوتے ہین اوسے دیکھتے ہین الٹی پھرتی ہین آنکھین اونکی ازراہ نامردی اور گھبراہٹ کے جیسے کہ دیکھتا ہی شخص کہ بیہوشی ہو اوسکو بیہوشی وقت موت کے حاصل یہ کہ ڈرتے ہین لڑنے سے اور مکروہ جانتے ہین اوسکو + **مد** + **ج** +

طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝

حال انکا بسبب ظاہر کے فرمان برداری ہی اور بات اچھی کہنی پس جب مصمم ہوا کام پس اگر وعدہ اپنا سچا کرتے ساتھ اللہ کے البتہ ہوتا بہتر انکے لیے + **فتح** + یہ حکم ماننا ہی اور بھلی بات کہنی پھر جب تاکید ہو کام کی تو اگر سچے رہین اللہ سے تو اونکا بھلا ہی + **تفسیر** + یعنی حکم شرع کا ماننے سے کافر ہو ہر طرح ماننا ہی چاہیے پھر رسول بی جانتا ہی کہ نامرد ہین کیون التماس کیے جاتے ہین اور جو بہت ہی تاکید آپڑے اوسیوقت ضرور ہو گا لڑنا نہین تو لڑنے والے بہتر ہین + **مو** + یہ کلام الگ ہی پہلے کلام سے اور بعضون نے طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ کا ترجمہ یہ کیا ہی کہ ہمسے طاعت اور بات اچھی ہی یعنی منافق پہلے حکم ہونے قتال کے سے کہتے تھے اَمَرَنَا طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ یعنی کام ہمارا فرمان برداری ہی اور بھلی بات کہنی اور جب حکم جہاد کا آیا ناخوش ہوئے اور بعضون کے معنی آیت کے یہ ہین کہ طاعت خدا و رسول کی انکے لیے بہتر ہو اگر کرتے اور بعضون کے نزدیک آیت متصل ہی ماقبل سے یعنی فَاَوْلٰی لَهُمْ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ اس صورت مین اَوْلٰی لَهُمْ پر وقف نہین رکھینگے اور اَوْلٰی کے معنی بہتر کے ہونگے یعنی پس لائق و بہتر ہی اونکے لیے طاعت خدا و رسول کی اور بات اچھی فرمان برداری کی اگر کرین پس جب مصمم ہوا الخ یعنی فرض و لازم ہوا قتال اور رسو ہوئے قصد کیا اوسکا ان منافقون نے خلاف کیا پس اگر وعدہ اپنا سچا کرتے یعنی ایمان طاعت مین بہتر ہوتا مکروہ جاننے جہاد کے سے + **بحر** +

+ **مد** +

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝

پس اے ضعیف ایمانوں اگر کارپردازی تم کو سونپی جاوے تو البتہ نزدیک ہو تم سے کہ جاہلیت کا سا کام کرو زمین میں اور قبیلہ دوسرے کا قطع کرو ۔ فتح ۔ پھر تم سے یہ بھی توقع ہے اگر تم حکومت ہو کہ ابی ڈالو ملک میں اور توڑ دالو ناتے ۔ تفسیر ۔ یعنی آپس میں لڑا کرتے ہو جہاد کی جاگہ سے تنگ ہو کر اور اگر اللہ تم ہی کو غالب رہے تو فساد کرو ۔ موضح ۔ اور صاحب ؒ کہ جلا لین نے معنی آیت کے یہ لکھے ہیں کہ پس ہم اگر اعراض کرو رسول خدا کے دین سے اور انکی سنت سے رجوع کرو گے تم طرف اوس چیز کے کہ تھے تم اوسپر جاہلیت میں کفر و فساد کرنا زمین میں ساتھ لوٹنے مارنے اور کاٹنے ناتوں کے ساتھ قتل کرنے بعض اقارب کے بعض کو اور گالا دینے یعنی پہلے کی انتہی اور صاحب ؒ جلالین نے اول یہی معنی لکھے ہیں اور پھر وہ جو کہ شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اور شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ نے لکھے ہیں ۔ کذا قال بعض المحققین ۔ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ کے کیسا دیکھتے ایک قوم کو حسوقت روگردانی کی ہو تم نے کتاب اللہ سے کیا نہیں گرائے اونہوں نے خون حرام اور کاٹے ناتے اور نافرمانی کی رحمن کی ۔ اور عبد اللہ مزنی سے ہے ترجمہ تفسیر فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ کے کہ نہیں جانتا میں اس آیت کو کہ اوتری ہو مگر درحق منافقوں کے ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پس جب پیدا کر چکا اونکو کھڑا ہوا رحم یعنی قرابت پس پکڑ سی کمر اللہ تعالیٰ کی پس فرمایا کیا کہتی ہے کمر اوسنے یہ جگہ کمر سے ہوئے پناہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ سے قرابت کے کاٹنے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیا تو راضی نہیں اس سے کہ ملاؤں میں اوسکو کہ ملاوے تجھکو اور توڑوں میں اوسکو کہ توڑے تجھکو کہا اوسنے ہاں اے رب میرے راضی ہوں فرمایا پس یہی ہے تیرے لیے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو تم اگر چاہو فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝ اور فرمایا نہیں ہے ملانے والا بدلہ دینے والا اور لیکن ملانیوالا وہ ہے کہ جب کاٹا جاوے ناتا اوسکا ملاوے اوسکو ۔ ف ۔ یعنی سلوک کرنے والا ناتے دار سے اوسکا ملانے والا ناتے دار سے عوض میں اونکے سلوک کے سلوک کرنے والا نہیں ہے سلوک کرنے والا وہ ہے کہ ناتے دار اوسکے انقطاع کرتے جاویں اور وہ سلوک کرے ۔ حق ۔ اور آیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کے تحقیق میرے ناتے دار ہیں کہ سلوک کرتا ہوں میں اونسے اور وہ انقطاع کرتے ہیں مجھسے اور نیکی کرتا ہوں میں اونسے اور وہ برائی کرتے ہیں مجھسے اور میں نادانی خرچ کرتا ہوں اونسے اور وہ جہالت کرتے ہیں مجھپر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر ایسا ہوتو جیسا کہ کہتا ہے تو پس تو گویا کہ ڈالتا ہے گرم خاک ۔ ف ۔ اور ہمیشہ ہوگا تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے فرشتہ مددگار اوپر تیرے تک کہ تو اس خصلت پر ہے ۔ اور فرمایا کَانَّ لَهُمْ نَكَالًا عَلَىٰ قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ ۔ یعنی نہیں اوترتی ہر مصیبت اوس قوم پر کہ اونمیں ناتا کاٹنے والا ہوتا ہے ۔ اور فرمایا نہیں بچوں گا میں اوسکو کہ ناتا کاٹنے والا ہو ۔ سید ۔ اور فرمایا جو کوئی دوست رکھے یہ کہ فراخی کیجاوے اوسکے لیے اوسکے رزق میں اور تاخیر کیجاوے اوسکے لیے اوسکی اجل میں پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے قرابتیوں سے ۔ اور فرمایا سیکھو تم نسب اپنے اوسقدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اوسکے اپنے اقربا سے اسلیے کہ سلوک کرنا اقربا سے سبب محبت کا ہے اقربا میں سبب زیادتی کا ہے مال میں سبب تاخیر کا ہے اجل میں ۔ اور فرمایا کہ نالائق کیا گیا ہے ساتھ عرش کے گناہ یعنی بطریق خبر یا دعا کے مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ ۔ یعنی جو شخص کہ ملاوے مجھکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو کاٹے مجھکو کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے ۔ اور فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ

وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ + یعنی جب تم کو رسول اللہ کا
اور کھانا کھانا اور ملاؤ تو لوگوں کو اور نماز پڑھو رات کو اس حال پر کہ لوگ سوتے ہوں داخل ہو تو جنت میں ساتھ سلامتی کے تو فرمایا تین چیز ہیں ایک رحم
نا کہ کہتا ہوں اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے پس کاٹا جاؤں میں اور امانت کہتی ہے میں پناہ مانگتی ہوں ساتھ تیرے پس خیانت
کیجاؤں میں اور نعمت کہتی ہے میں پناہ مانگتی ہوں ساتھ تیرے پس ناشکری کیجاؤں میں اور فرمایا کہ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ یعنی
نہیں داخل ہوگا بہشت میں کاٹنے والا ناتے کا + ف + یعنی جو کوئی کاٹے ناتے کو حلال جانکر بغیر سبب بغیر شبہے کے باوجود علم کے ساتھ
تحریم اوسکی کے وہ بہشت میں نہیں داخل ہوئے گا اور یہ مراد ہے کہ ساتھ نجات پانے ہونگے اور سابقین کے نہیں اخل ہوگا + ع + اور
فرمایا اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الخ یعنی لفظ رحم مشتق کیا گیا ہے لفظ رحمٰن سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی رحم کو کہ جو شخص ملاوے
تجھکو یعنی رعایت تیری حق کی کرے ملاؤنگا میں اوسکو یعنی ساتھ رحمت کے اور جو شخص کہ کاٹے تجھکو کاٹونگا میں اوسکو یعنی اپنی رحمت سے محروم
رکھونگا + اور فرمایا کہ بلاشبہ رحم کے لیے زبان ہوگی روز قیامت کے عرش کے نیچے پس کہیگا اے رب میرے کاٹا گیا میں اے رب میرے ظلم کیا گیا میں
اے رب میرے برائی پہونچائی گئی طرف میرے پس جواب پیگا اوسکو رب اوسکا کیا نہیں راضی ہوتا ہی تو اسپر کہ ملاؤں میں اپنی رحمت سے اوسکو کہ ملاوے
تجھکو اور کاٹوں میں اپنی رحمت سے اوسکو کہ کاٹے تجھکو + اور فرمایا اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا اَهْلَ الْاَرْضِ
يَرْحَمْكُمْ اَهْلُ السَّمَآءِ اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلَهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ یعنی رحم کرنے والوں پر
رحم کرتا ہی خدائے رحمٰن رحم کرو زمین والوں پر رحم کریگا تم پر آسمان والا یعنی خدائے تعالیٰ رحم مشتق ہی رحمت سے پس جو کوئی وصل کرے اوسکو وصل کریگا
اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو کوئی قطع کریگا اوسکو قطع کریگا اللہ اپنی رحمت سے اوسکو + کہا ابن عباسؓ نے کہ عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ نصیحت کیجیے مجھکو کچھ فرمایا کہ ہر پانچ نماز اور ادا کر زکوٰۃ اور روزے رکھ رمضان کے اور حج کر بیت اللہ کا اور عمرہ ادا کر اور سلوک
و احسان کر اپنے مان باپ سے اور سلوک کر ناتے داروں سے اور ضیافت کر مہمان کی اور حلم کر اچھی باتوں تک اور منع کر بری باتوں سے اور جا
ساتھ رحمت کے جہاں جاوے۔ کہا ابو ہریرہؓ نے کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ جب دیکھتا ہوں میں آپ کو تو خوش ہو جاتا ہی جی میرا اور ٹھنڈی
ہو جاتی ہیں آنکھیں میری یعنی کمال۔ احت حاصل ہوتی ہی بس خبر دیجیے مجھکو ہر چیز کی پیدائش سے فرمایا ہر چیز پیدا کی گئی ہی پانی سے
عرض کیا میں نے کہ خبر دیجیے مجھکو ایسے کام سے کہ جب کروں میں اوسکو داخل ہو نگا میں بہشت میں فرمایا پھیلا سلام کو اور کھلا کھانا اور
سلوک کر ناتے داروں سے اور قیام کر رات کو جب لوگ سوتے ہوں کہ داخل ہو تو بہشت میں سلامتی کے + اور فرمایا تین چیزیں نیچے
عرش کے ہیں قرآن اوسکے لیے ظہر اور بطن ہے جھگڑیگا بندوں کے اور رحم ندا کریگا کہ ملا اپنی رحمت سے اوسکو کہ ملایا مجھکو اور قطع کرا وس سے
کہ قطع کیا مجھکو اور امانت یعنی وہ بھی ایسا ہی کچھ کہیگی کہ جسنے میری رعایت کی تو بھی اوسپر نظر عنایت کر اور جسنے میری رعایت نہ کی
یعنی خیانت کی تو بھی اوسپر عنایت نہ کر اور کہا ابن عباسؓ نے کہ رحم شک ہا ہی ساتھ عرش کے پس جب آتا ہی وس پاس سلوک کرنے والا
ناتے داروں سے خوش ہوتا ہی بسبب اوسکے اور کلام کرتا ہی وس سے اور جب آتا ہی اوسکے پاس ناتا کاٹنے والا جھگڑتا ہی اوس سے اور فرمایا
نہیں داخل ہوگا جنت میں دائم الخمر اور نافرمان ماں باپ کا اور نہ منان یعنی کاٹنے والا ناتے کا کہا ابن عباسؓ نے کہ وہ سوا ہر چار قسم کے مومنوں کے کہ
کرتے ہیں گناہ یہاں تک کہ بیان کیا اسے میں نے یہ کتاب اللہ میں ہو یہ قال میں فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض
وتقطعوا ارحامکم + اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ لَا يُعْطِيْ صَدَقَتَكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى + اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے

مشکوٰۃ مدنی

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا

یہ جماعت وہ ہے کہ لعنت کی اللہ نے ان پر پھر کر دیا انکو اور اندھی کر دیں آنکھیں انکی آیا تامل نہیں کرتے یہ قرآن میں یا دلوں پر قفل ان دلوں کے ہیں + **فقی** + ایسے لوگ ہی ہیں جنکو پھٹکار اللہ نے پھر کر دیا انکو بہرے اور اندھی انکی آنکھیں کیا وہ یا نہیں کرتے قرآن میں یا دلوں پر قفل ہیں + **تفسیر** + یعنی حکومت کے عزور میں غلطی کرنے لگے پھر کسی کی سمجھا یا نہ سمجھے + **ہو** + یا بات یعنی جسکا ذکر اوپر ہوا لعنت کی الزمین دور کیا انکو اپنی رحمت سے پھر کر دیا یعنی سننے حق و نصیحت کے سے اور اندھی کر دیں انکو راہ حق دیکھنے نہیں دلوں پر قفل ہیں یہ معنے ہیں بعضے مفسرین قرآن کی اور احکام اسکے عامل نہیں کرتے ہیں لوگ یعنی قرآن سے جو چاہیں تو چاہیں جو کچھ کہ اوپر ہیں ہر قسم کی تفسیریں اور مضمون چلتے ہیں اور وعظ گنہگاروں کے پھر آیات نکریں گے ابھی ہم **افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا** + **ام** + یعنی بلکہ ہے + **علی قلوب** + کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت **افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا** پڑھی تو ایک جوان نے کہ آنحضرت کے پاس بیٹھا تھا **یا رسول اللہ علیہ اقفالھا** + یعنی یہ جو فرمایا آپ نے کہ قفل ہیں دلوں پر تو کیا قفل ہیں انکے کہ ہم سمجھیں اور سمجھ جاویں + **فقال** + یعنی آنحضرت نے جواب دیا اس جوان کو تو کہ عامل کریں اسکو قرآن کا یعنی لوگ دیکھتے کیا ہیں اور وہ گمان کرتا ہے کہ حضرت عرش اللہ کو ذات اپنی کی پسند آتی تھی اسی لیے اوس کو جواب تلاش کیا + **قال** + یعنی عبداللہ بن عمار بھائی نے کہا کہ نہیں کوئی بند کر اسکے لیے یا آنکھیں بند تو آنکھیں تو اوسکی منہ پر ہیں دیکھتا ہے اوسے دنیا اپنی اور وجہ ہیشت اپنی کہ سنوارتی ہے حال اوسکا اور وہ آنکھیں اوسکے اندر ہیں دیکھتا ہے ان سے اپنا اور وہ چیز کہ وہ ملکی یا اللہ تعالیٰ نے ساتھ غیب کے پس جب ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ بندے کے خیر کا تو کھولدیتا ہے وہ دونوں آنکھیں اوسکے دل میں پس دیکھتا ہے اوسے وہ چیز کہ وعدہ کی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ غیب کے اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ برائی کا تو چھوڑتا ہے دل کو اوسکا اوسکے حال پر علماء چہار اربعین اور بڑھی خالد نے یہی آیت **ام علی قلوب اقفالھا** + **در منثور تنبیہ** + ہے معنے ہوا کہ اکثر لوگوں کو ہیں گمراہی میں علاج کرنا انکا پر ضرور ہے نظر بہ ہر ان کی بیماری سے زیادہ دل کی بیماری کا علاج کرنا چاہیے تا وقتیکہ جب اللہ انطا کی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں دل کی دوا ہیں مجالسۃ الصالحین و قرأۃ القرآن و خلاء اللیل و التضرع عند الصبح + یعنی نشستن صالحین کی اور پڑھنا قرآن کا یعنی فکر سوچ سے اور خالی کرنا دل کا یعنی دنیا کی فکروں سے آدھی رات سے اور قیام کرنا رات کا اور عجز و زاری کرنی نزدیک صبح کے انتہی + منہاج العابدین میں لکھا ہے کہ غم دنیا نہ کھا کہ دل تیرا تباہ ہو سوائے صحبت اہل دنیا سے پرہیز کر تا کہ دل تو دل کسی بدن میں لگا کہ جان مالکت میں پڑے + اسی عزیز نے کہا ہے ہمیشہ یاد رکھ تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور بھروسا اور نیکی مت کر تو کسی پر نہ پہچان اللہ اور دل سے اللہ تعالیٰ کی دوست ہو مول تو شیطان ایک بچہ ہے میں نہ پھسلے اور دل کو ہر خیال کی تو بلکہ پھسلے اور دل کو اوس تعالیٰ شانہ کے کام میں لگا تو ہر سب کا ہو یا رہ سنو رہا جاوے + تو حق تعالیٰ کے غیر کو دوست مت جان اللہ اور دل کو کسی سے مت لگا اگر آخر کو تیرا نقصان ہو گا ہاتھ کو دل سے دور کر کہ تو سوا ہو جاوے اپنے دامن موج کر نیک بات کیا کہ تو سب نیکیاں ہی ہو کر رہیں گی اور دل کو اوٹھا کر امید ہو تو تیری سب آرزوئیں بر آویں اور دل کو ہر سب سے توڑ کر مالک سے دل لگا کر نہ ہے سے کام کیا کر نہ اور سے ثواب ہے اور دنیا کی طرف سے غرض مت رکھ تا دل تیرا نہ اوجڑ جاوے + اور موت کو ہمیشہ یاد رکھ تو دل تیرا دنیا کی طرف نہ جھکے + اور جہاں کہیں تو ہو تو اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے جان + اور بھروسہ مت رکھ + اور اگر دنیا والوں کے ساتھ صحبت رکھے تو دل سے ان کو دوست ہو مول + اور اپنے تئیں کچھ قدر نہ جان لوگوں میں قدر والا ہو جا تو نہ ہو اور دنیا والوں کی صحبت سے بچتا رہ تو ہے دل پیارا جب دل کسی اور سے لگتا ہے تو محبت دو ہو جاتی ہے اور لوگوں کے دلوں کے دھیان میں نہ رکھا کر اگر تو ہشیار ہے کر اوہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی دیکھ + اور حق کی ہر وقت یاد رکھ کہ تیرا دل سیاہ نہ ہو جاوے + اور جو کچھ جہاں ہے تو خدا کا دھیان کیا کر اور دنیا کے دھیان سے درگذر تو پریشان نہ ہو + یہ لحاظ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ

شعر + دل کہ آئینہ شاہست جلادار + از خدا طلبم بہتر تو ش ای + اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف عجب نعمت ہے کہ

اسمین سوچ و فکر کرنا اور اسکی تلاوت کرنی بڑی بے نصیبی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نعمتین جیسے ہین الاسلام و القرآن و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعافیۃ والستر عن العیوب والغنی عن الناس + یعنی اسلام اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عافیت اور پردہ پوشی عیبون سے اور بے پروائی لوگون سے + **منبہات وغیرہ**

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ○

تحقیق جو لوگ پھر گئے یعنی ساتھہ نفاق کے اپنے پیٹھون کی طرف پیچھے اس سے کہ ظاہر ہوئی اونکے لیے راہ ہدایت کی شیطان نے آراستہ کیا اونکے لیے اور مہلت دی ہے اونکو + **فتح** + بیشک جو لوگ اُلٹے پھر گئے اپنی پیٹھہ پر پیچھے اس سے کہ کھل چکی اونپر راہ شیطان نے بات بنائی اونکے لیے اور دیر وعدے دیے + **تفسیر** + یعنی منافق قرآن کو نہین سمجھتے کہ جہاد مین کتنے فایدے ہین اور قرار ایمان سے پھرے جاتے ہین کہ لڑائی مین جاوینگے تو دیر تک جیوینگے + **مو** + جو لوگ الٹے یعنی منافق پھر گئے کفر کی طرف پیچھے بعد واضح ہونے حق کے اونکے لیے اور املی لھم کے معنی ہین مَدَّلَهُمْ فِي الْأَمَالِ وَالْأَمَانِيِّ یعنی مہلت دی اونکو زندگی کی آرزوؤن مین اور امیدون مین اور ابو عمرو نے اُملی لھم پڑھا ہے یعنی مہلت دی گئی اور عمر دراز کی گئی + **حل** + مہلت دی یعنی شیطان نے اونکو تا دراز کی آرزوؤن اور اوسکی تسویلات یعنی فریبون کے اتباع مین رہین اور دوسرے کی قرأت کا ترجمہ یہ ہوگا کہ مہلت دی گئی اونکو خدا کی طرف سے اور عذاب مین جلدی نہوئی اور بقول بعض مضمر ہے فعل اللہ کی خدا تعالی کی طرف پھرتی ہے یعنی مہلت دی خدا نے اونکو اور عذاب مین جلدی نکی اور کہا ہے مفسرین نے کہ مراد انسے کفار اہل کتاب ہین کہ بعد پہچاننے محمد علیہ السلام کی حقیقت کے اپنی کتابون سے آپ پر ایمان لانے سے پھر گئے اور بعض کے نزدیک مراد انسے منافق ہین کہ اسلام یعنی ظاہری اسلام لاکر پھر گئے یعنی پوشیدہ اور مراد ھُدیٰ سے آنحضرت کے معجزے ہین اور بموجب قول اول کے تورات و انجیل مین تبیان مین لکھا ہے کہ یہود پہلے بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت آنحضرت کی تورات سے معلوم کرکر ایمان آپ پر رکھتے تھے اور اوسکو اظہار کرتے تھے اور لوگون کو اونکے ظہور سے خبر دیتے تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور ہجرت کرکر مدینے کو آئے اونسے اور اونپر ایمان لانے سے ارتداد اختیار کیا حق تعالی نے ساتھہ اوتارنے اس آیت کے اونکے حال سے خبر دی + **بحر العلوم** + **معا** +

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ○

یہ سبب بسبب اسکے ہوا کہ اونھون نے کہا ساتھہ اون لوگون کے کہ ناپسند کیا ہے اونھون نے جو کہ خدا نے بھیجی ہے یعنی منافق یہود سے کہتے تھے کہ فرمان برداری تمھاری کرینگے بعضے کامون مین اور خدا جانتا ہے اونکی پوشیدہ بات کہنے کو + **فتح** + یہ اسواسطے کہ اونھون نے کہا اونسے جو بیزار ہین اللہ کے اوتارے سے ہم تمھاری بات بعضے کامون مین اور اللہ جانتا ہے مشورہ کرنا + **تفسیر** + منافقون نے کافرون سے کہا کہ ہم مسلمان ہوگئے ہین لیکن تمسے نہ لڑینگے + **مو** + بعضے کامون مین یعنی محمد کی عداوت مین اور بیٹھہ رہنے مین اونکی مدد کرنے سے اور لوگون کے بازر کھنے مین جہاد کرنے سے اونکے ساتھہ فرمان برداری تمھاری کرینگے پس کہا اونھون نے یہ پوشیدہ پر ظاہر کردیا اونکو اللہ تعالی نے + **حل** + ج +

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ○

پس کیا ہوگا حال اسوقت کہ اونکی روح قبض کرینگے فرشتے مارتے اونکے مونھون کو اور اونکے پیٹھون کو + **فتح** + پھر جب کیا ہوگا فرشتے جان نکالینگے اونکی مارتے جاتے ہین اونکے مونہہ پر اور پیٹھہ پر + **تفسیر** + یعنی تب سوچ سے کیونکر بچینگے اور تب نفاق کا مزہ چکھینگے + **مو** + کیا ہوگا الخ یعنی پس کیا کرینگے اور کیا حیلہ ہوگا اونکا اوسوقت ابن عباس سے منقول ہے کہ نہین مرتا ہے کوئی گناہ پر مگر کہ مارتا ہے ایک فرشتہ فرشتون مین سے اوسکے مونہہ اور پیٹھہ پر مجاہد سے منقول ہے کہ کہا مارتے ہین فرشتے اونکے مونھون پر اور اونکی مقعدون پر ولیکن

اللہ کریم ہی کر اسطرح کہنا کیا یعنی بیٹھوں پر بنایا فرمایا + مذکر منقول +

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝

ع ۱۹

یہ عذاب بسبب اسکے ہوا کہ وہ لوگ پیروی کی اس چیز کی کہ غصے میں لائے خدا کو اور ناپسند کیا اوسکی خوشی کو پس خالی نابود کیا اوسنے اعمال کو + فتح + یہ اوپر کی وعید کا اوس راہ سے الہ بیزار ہی اور ناپسند کی اوسکی خوشی پھر ایسے کارکردگی کے + مو تفسیر + یہ عذاب یعنی قبض روح کرنا بطور مذکور کے اور مراد اوس چیز سے کہ غصے میں لاوے جھپانا اس رسول کا ہو اور مدد کرنی کافروں کی اور اوسکی خوشی کی چیز سے مراد ہی ظاہر کرنا نعت پیغمبر کا اور اطاعت کرنی اوسکی اور مدد کرنی دینوں کی + مل + بحر + تنبیہ + اس سے معلوم ہوا کہ ایسے کاموں سے کہ جن سے پروردگار تعالی غصے ہو اور ایسے کام کرے کہ جن سے وہ راضی ہو وہ غصے ہوتا ہی گناہوں کے کرنے سے جیسے کہ دوسرے شعر میں آیا ہی وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ + یعنی بچا تو اپنے تئیں گناہوں سے اسلیے کہ گناہ سے اوترتا ہی غضب خدا کا یہ ٹکڑا ہی بڑی حدیث کا کہ شکوہ میں ہی اور راضی ہوتا ہی اللہ تعالی ایمان لانے سے اور عمل نیک کے کرنے سے اور خوف خدا کے رکھنے سے جیسا کہ سورۂ لم یکن کے اخیر میں فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ + یعنی بالشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ بہترین مخلوق کے ہیں جزا انکی ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں نیچے اونکے نہریں ہمیشہ ہمیشہ کو رہینگے اونمیں راضی ہوا اللہ اونسے یعنی بسبب طاعت اپنی کے اور راضی ہوئے وہ اللہ سے یعنی بسبب ثواب اوسکے کہ یہ اوسکے لیے ہے کہ ڈرا اپنے رب سے یعنی اوسکے عذاب سے پھر باز رہا اوسکی نافرمانی سے اور راضی ہوا وہ خواہش نفسانی کے ترک کرنے سے اور اوسکے کہ ڈرے کھڑے رہنے سے سامنے اوسکے جانا کہ ایک بزرگ سے منقول ہی کہ چار چیزیں نہیں پائی جاتی ہیں مگر بسبب چار چیزوں کے نہیں پائی جاتی ہی باقی یعنی آخرت کی نعمتیں مگر بسبب ترک کرنے فانی کے یعنی دنیا کے فرماتا ہی اللہ تعالی مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ + یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ کے پاس ہی باقی ہی اور فرمایا بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى + یعنی بلکہ اختیار کرتے ہو تم اور ترجیح دیتے ہو دنیا کی زندگانی کو حال انکہ آخرت بہتر ہی اور پایندہ تر ہی اور نہیں پائی جاتی ہی فنا یعنی خوشی اللہ تعالی کی مگر بسبب ڈرنے کے کھڑے رہنے سے سامنے اوسکے اور بسبب ترک کرنے خواہش نفسانی کے فرماتا ہی اللہ تعالی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنی اور جو ڈرا کھڑے رہنے سے سامنے رب اپنے کے اور بازرکھا نفس کو خواہش سے پس بالشبہ ٹھکانا اوسکا بہشت ہی اور نہیں پایا جاتا ہی درجہ عقبی کا مگر بسبب ترک کرنے راحت کو دنیا میں فرماتا ہی اللہ تعالی تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی یہ گھر آخرت کا مقرر کرتے ہیں ہم اسکے لیے کہ نہیں چاہتے ہیں بڑائی زمین میں اور نہ فساد اور خوبیاں آخرت کی پرہیزگاروں کے لیے ہیں اور نہیں پائی جاتی جنت مگر بسبب شقت کے فرماتا ہی اللہ تعالی وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنی جو لوگ شقت کرتے ہیں ہماری راہ میں البتہ دکھلاتے ہیں ہم اونکو راہیں اپنی اور بالشبہ اللہ البتہ نیکوں کے ساتھ ہی انتہی + اور خوب سمجھنا چاہیے اسکو کہ اللہ تعالی کی رضامندی کے برابر کوئی چیز بھلی نہیں اور اوسکے غضب کے برابر کوئی چیز بری نہیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزیں جنت میں بہتر ہیں نفس جنت سے خلود یعنی ہمیشہ رہنا جنت میں بہتر ہی جنت سے اور رضا اللہ تعالی کی جنت میں بہتر ہی جنت سے اور رحمت ملائکہ کی یعنی تعزیر کرنا اونکا جنتیوں کو جنت میں بہتر ہی جنت سے اور ہمسائگی انبیاء اللہ کی جنت میں بہتر ہی جنت سے اور چار چیزیں

دوزخ میں بری ہیں دوزخ سے فقط دوزخ میں برا ہو دوزخ سے اور ہمنشینی شیطان کی دوزخ میں بری ہے دوزخ سے اور سرپرستی ملائکہ کی دوزخ میں بری ہے دوزخ سے اور غضب رب کا دوزخ میں برا ہے دوزخ سے ✦ **منہ**

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ○

کیا مان کیا ہوا ان لوگوں نے جن کے دل میں بیماری ہے کہ ظاہر نہ کریگا خدا کینے انکے ✦ **فتح** ✦ کیا خیال رکھتے ہیں جنکے دل میں روگ ہے کہ اللہ نکھول دیگا انکے بھید ✦ **موضح تفسیر** ✦ یعنی کیا منافقوں نے یہ گمان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں ظاہر کریگا بغض و عداوت انکی نبی علیہ السلام سے اور مومنوں سے رکھتے ہیں ✦ **حل** ✦

وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ○

اور اگر چاہتے ہم البتہ دکھا دیتے ہم انکو تیرے تئیں پس پہچانتا تو انکو انکے قیافے سے یعنی علامت نفاق کی انکے منہ پر ہوتی ہے ✦ **فتح** ✦ اور البتہ پہچانیگا تو انکو اسلوب کلام میں اور خدا جانتا ہے عمل تمہارے ✦ **موضح تفسیر** ✦ اور اگر ہم چاہیں تجکو دکھاویں سو پہچان تو بھی انکو ان کے چہروں سے اور انکے پہچان لیگا بات کے ڈھب سے اور اللہ کو معلوم ہیں تمہارے کام ✦ **موضح تفسیر** ✦ دکھا دیتے یعنی پہچنوا دیتے ہم تجکو انکے تئیں اور رہنمائی کرتے تجکو اوپر قیافے سے یعنی انکی علامت سے اور وہ یہ ہے کہ کچھ انکو نشانی بتا دیتا اللہ تعالیٰ کہ جس سے وہ معلوم ہوتے اور انس رکھتے ہیں پوشیدہ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد اترنے اس آیت کے کوئی منافقوں میں سے پہچان لیتے تھے آپ انکو انکی نشانیوں سے پہچانیگا تو انکو اسلوب کلام میں اسلیے کہ نہیں قادر ہوتے ہیں اوپر چھپانے اوس چیز کے کہ اونکے جیون میں ہو ✦ **حل** ✦ اسلوب کلام میں کہ جس سے مقاربت حق کی اور مومنوں کی نکلے اور ٹھٹھا کرنا انسے اور عین المعانی میں انس سے روایت کیا ہے کہ ایک جماعت میں منافق جب سوتے سے اوٹھے تو انکو پہچانا پر لکھا ہوا تھا ھذا منافق اور تفسیر معالم میں ہے کہ بعد اوترنے اس آیت کے کوئی منافق رسول علیہ السلام سے کلام نہیں کرتا تھا مگر کہ آپ اوسکو پہچان لیتے تھے ✦ **بحر** ✦ پھر بتا دیا اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اوترنے اس آیت کے منافقوں کے تئیں پس تھے حضرت کچھ نام لیکر ایک شخص کا سو منافقوں میں سے اور ابن مسعود سے ہے کہ کہا نہیں پہچانتے تھے ہم منافقوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مگر بسبب بغض رکھنے انکے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ✦ **درمنثور** ✦

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ○

اور البتہ امتحان کرینگے ہم تمکو تا پہچانیں ہم مجاہدوں کو تمسے اور صابروں کو اور آزماویں ہم احوال تمہارے ✦ **فتح** ✦ اور البتہ تمکو جانچینگے تا معلوم کریں جو تم میں لڑائی والے ہیں اور تھمرنے والے اور تحقیق کریں تمہاری خبریں ✦ **موضح تفسیر** ✦ یعنی حکم کرتا ہوں میں تمکو جہاد و صبر کا تا خلق پر ظاہر ہو کہ مجاہد اور صابر کون ہے اور مخالف کون ہے ✦ **بحر** ✦ امتحان کرینگے ہم الم یعنی ساتھ قتال کے ازراہ استعلام کے یعنی تا خلق پر ظاہر ہو جائے حال تمہارا نہ یہ کہ ہم معلوم کریں ہم عالم الغیوب ہیں ہمکو کیا حاجت ہے معلوم کرنے کی یا معاملہ کریں ہم تمسے امتحان کرنے والوں کا سا تا کہ خوب اظہار عدل ہو جائے اور صابروں کو یعنی صبر کرنے والوں کو جہاد پر اور اخبار سے مراد ہے اسرار اور تفصیل سے منقول ہے کہ جب وہ پڑھتے تھے یہ آیت روتے تھے اور کہتے تھے اَللّٰهُمَّ لَا تَبْتَلِنَا فَإِنَّكَ إِنْ بَتَلْتَنَا فَضَحْتَنَا وَهَتَكْتَ أَسْتَارَنَا وَعَذَّبْتَنَا ✦ یعنی یا اللہ نہ امتحان کر تو ہمکو اسلیے کہ تو اگر امتحان کریگا ہمکو فضیحت کریگا ہمکو اور پھاڑ دیگا پردے ہمارے اور عذاب کریگا تو ہمکو ✦ **حل** ✦ مجاہد سے منقول ہے کہ اونھوں نے پڑھی یہی آیت پھر کہا اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَاسْتُرْ عَلَيْنَا لَا تَبْتَلِنَا أَخْبَارَنَا ✦ یعنی یا اللہ عافیت دے تو ہمکو اور پردہ پوشی کر ہمارے اور درست آزما احوال ہمارے ✦ **درمنثور** ✦

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ

۱ الاعمش عن شقیق عن حذیفہ قال کنا نعرف المنافقین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث تکلمہم بالکفر بعد ایمانہم وترکہم الجمعۃ والجماعۃ وفرارہم من الزکوٰۃ فلم یبق منہم غیر واحد فقد تم فیہم قول اللہ تعالیٰ ولنعرفنہم فی لحن القول ۱۲ حل

۲ ۱۲ حل

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝

تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا خدا کی راہ سے اور مخالفت کی پیغمبر کی بعد اسکے کہ ظاہر ہوئی انکے لیے راہ ہدایت کی کچھ نہیں بگاڑینگے خدا کو اور نابود کریگا خدا اعمال انکے ✤ **فتح** ✤ جو لوگ کہ بہت ہیں اور رہ گئے اللہ کی راہ سے اور **ظاہر** ہوا رسول سے تم پر راہ سیدھی اسکے کہ کھل گئی اور پیرا نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ اور اکارت کردیگا اللہ اوسکے کیے ✤ **مو** ✤ **تفسیر** ✤ عمل اوسکے یعنی جو کرتے تھے رسول کی مخالفت میں یعنی باطل پر رہکر اور لوگوں کو بہکا کر ✤ **صل** ✤ نابود کریگا پس نہیں دیکھتے ثواب آخرت میں اور مراد اسے یہود ہیں کہ از راہ علم کے معیت پیغمبر کی تورسے جانکر منکر ہوئے اور لوگوں کو اخبر ایمان لانے سے باز رکھا اور بعض کے نزدیک مراد وہ لوگ ہیں کہ جو کفار لڑتے تھے اوکھوا سکے پیلے میں کھلاتے تھے اور تقویت اونکی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی پر کرتے تھے ✤ **مو** ✤ **بحث** ✤ اور بعضوں نے کہا کہ مراد اعمال سے مکید و مکر ہیں کہ نبی علیہ السلام اور مومنوں کی حق میں کرتے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کے حق میں ✤ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ✤ **تفسیر** ✤ **اھدای** ✤ کفار و منافقین پر غصہ فرما کر اب اوکے مقابل میں مومنوں کو خطاب ہوتا ہے ✤

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝

اے مسلمانو فرمان برداری کرو اللہ کی اور فرمان برداری کرو پیغمبر کی اور باطل نکرو عمل اپنے یعنی بسبب ارتداد کے یا ریا اور سمعت کے ✤ **فتح** ✤ اے ایمان والو حکم پر چلو اللہ کے اور حکم پر چلو رسول کے اور ضائع مت کرو اپنے کیے ✤ **تفسیر** ✤ یعنی جہاد کرنا کچھ محنت کرنی اللہ کی راہ میں جیسا حال ہر کہ موافق حکم کے ہو اپنی چاہ پر نکرو ✤ **مو** ✤ باطل نکرو الم یعنی بسبب کرنے گناہوں کے مثلاً ✤ **بحث** ✤ بسبب نفاق یا ریا کے ✤ **صل** ✤ کہا بعضوں نے بسبب شرک و نفاق کے کما کلبی نے بسبب یا وسمعت کے اور کہا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بسبب معاصی اور کبائر کے ✤ **معانی** ✤ یعنی بسبب تفسیر اس آیت کے کہ کوئی طاقت نہیں رکھتا تم میں سے یہ کہ باطل کرے عمل صالح کو بسبب کرنے عمل بد کے تو چاہیے کہ کہے وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ✤ پس بلاشبہ نہیں دور کرتی ہے شرک اور بیدار اعمال کا ناستے پر ✤ کہا ابو العالیہ نے کہ تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان کرتے یہ کہ نہیں ضرر کرتا ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے کوئی گناہ جیسا کہ نہیں نفع دیتا ساتھ شرک کے کوئی عمل یعنی نیک یہاں تک کہ اوتری یہ آیت اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ پس ڈرے اس سے کہ باطل کرے کوئی عمل کو اور بعض روایت میں ہے کہ پیش آئے یہ کبائر سے یہ کہ باطل کردیں اونکے اعمال کو ✤ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم جماعت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے یہ کہ نہیں ہوتا نیکیوں سے کچھ مگر کہ قبول ہی کی جاتی ہو یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ پس جب نازل ہوئی یہ آیت تو کہا ہمنے کہ کیا ہے ایسی چیز کہ باطل کرتی ہے ہمارے اعمال کو پھر کہا ہمنے کہ یہ کبائر ہیں جو لازم کرتے ہیں عذاب کو اور یا تین ہمیانی کی ہیں پس تھے ہم جب دیکھتے اوس شخص کو کہ کرتا ہے ان میں سے کچھ تو کہتے تھے ہم کہ ہلاک ہوا یہاں تک کہ اوتری یہ آیت اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ✤ یعنی بلاشبہ نہیں بخشتا اللہ شرک کو اور بخشدیتا ہے سوا اسکے کو جسکے لیے چاہتا ہے ✤ پس جب اوتری یہ آیت تو باز رہے ہم کلام کرنے سے اسمیں اور تھے ہم جب دیکھتے کسی کو کہ کرتا ہے ان میں سے کچھ تو ڈرتے تھے ہم اوسکے حق میں اور اگر کیا ان میں سے کچھ تو امید رکھتے تھے ہم اوسکے لیے یعنی مغفرت

درمنثور ✤ **تنبیہ** ✤ بھائیو غور کرو ان مضامین میں اور اللہ و رسول کی اطاعت پر دھیان باندھو اور بچو شرک نفاق و ریا سے اور عجب سمعت سے پھر دیکھو اوسکی رحمت و مغفرت کے ✤ اب کچھ آیتیں اور حدیثیں آنحضرت کی اطاعت کی فضیلت کی سنو اور تامل کرو انمیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ✤ یعنی اور جسنے اطاعت کی

اللہ کی اور اوسکے رسول کی پس تحقیق بڑی ہی مراد کو پہنچا اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہو ای محمدؐ اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو میری تو کہ دوست رکھے تمکو اللہ اور فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی جو کہ فرمان برداری کرے ہیں اللہ و رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اوسکے ہونگے کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر کہ وہ نبی ہیں اور صدیق اور شہدا اور صالحین اور فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جسنے اطاعت کی رسول کی پس بلاشبہہ اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ یعنی دل چاہتا ہے دوست رکھیں وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اور نافرمانی کی ہی رسول کی یہ کہ برابر کیجاوے ساتھ اوسکے زمین یعنی ہو جاویں مٹی مانند زمین کے بسبب شدت ہول اور سدکے اور فرمایا قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ یعنی کہو فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول کی پھر اگر پھر جاؤ پس تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا کافروں کو اور فرمایا وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنی اور جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اور سکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو وہ پس باز رہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى یعنی ساری امت میری داخل ہوگی بہشت میں مگر جسنے کہ نہ مانا اور سرکشی کی کہا گیا کہ کسنے نہ مانا اور سرکشی کی فرمایا جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت میں اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق نہ مانا ف + کہا گیا کسنے کہ نہ مانا الخ یعنی نافرمان و سرکش سے کون مراد ہی پس حضرتؐ نے جواب میں سرکش اور غیر سرکش بیان کیے خوب واضح ہونے کے لیے ۲ + کہا جاتا ہے بر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ سوتے تھے پس کہا فرشتوں نے آپسمیں کہ تحقیق واسطے اس صاحب تمہارے کے یعنی آنحضرت کے ایک کہاوت ہی پس بیان کرو اوسکے اوسکے کہاوت کو کہا بعضے فرشتوں نے کہ تحقیق وہ سوتا ہی یعنی بیان کرنا کہاوت کا کیا فائدہ اور کہا بعضے فرشتوں نے کہ بلاشبہ آنکھ اوسکی سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتوں نے کہ کہاوت اسکی مانند کہاوت ایک شخص کے ہی کہ بنایا اوسنے گھر اور ٹھہرایا اوسمیں کھانا کھلانا اور بھیجا بلانیوالے کو پس جسنے کہ کہا مانا بلانے والے کا داخل ہوا گھر میں اور کھایا کھانا اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر میں اور نہ کھانا کھایا پھر کہا فرشتوں نے آپسمیں کہ کھول کر بیان کرو اس کہاوت کو اوسکے لیے تاکہ سمجھے اسکو کہا بعضے فرشتوں نے کہ تحقیق یہ سوتا ہی اور کہا بعضوں نے کہ تحقیق آنکھ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتوں نے کہ مراد گھر سے بہشت ہی اور بلانے والے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنے فرمان برداری کی محمدؐ کی پس فرمان برداری کی اوسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمدؐ کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمدؐ فرق کرنے والے ہیں درمیان لوگوں کے ف + کہ فرق کر دیا کافر اور مومن میں اور حق و باطل میں اور صالح اور فاسق میں اور کھانا جو طیار کیا ہی مراد اوس سے نعمتیں بہشت کی ہیں اور مراد شخص سے پاک پروردگار ہی یہ دونوں بسبب اسکے کہ ظاہر ہیں پنہاں نہیں ہے ۲ + اور فرمایا سوا اسکے نہیں کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اوسکے یعنی دین شریف کے مانند مثل ایک شخص کے ہی کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اوسنے اے قوم میری تحقیق دیکھا میںنے لشکر اپنی آنکھوں سے اور بلاشبہہ میں ڈرانیوالا ہوں ننگا یعنی بغیر لباس پس ڈھونڈھو تم نجات کو پس فرمان برداری کی اوسکی ایک جماعت نے قوم اوسکی سے پس چلے راتوں رات پس چلے اور بہ آہستگی کے پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے اوسمیں سے پس صبح کی اپنے مکان میں پس داخل ہوا وہ لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اوکھاڑ دیا اونکو پس یہ ہی مثل اوسکی کہ فرمان برداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا میں اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اوس چیز کو کہ لایا ہوں میں اوسکو حق سے یعنی دین ف + ڈرانے والا ہوں ننگا اصل اسکی یہ ہی کہ عرب جب کوئی شخص دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اوتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہو جاوے قوم بعد اوسکے مثال ہو گئی ہی

ف ۱ فرمایا محمد و اللہ اعلم

ف ۲ یہ مثال ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ف ۳ یہ مثال ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ہمارے نافرمانی دوزخ ناک کے پیش آنے میں پس یہ بات حضرت پر کمال صادق تھی کہ سچے تھے خبر دینے عذاب کے میں ۳ + س +
اور فرمایا کہ مثل میری مثال اوس شخص کے ہے کہ جلالی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ نے گرد و پیش اپنا آگ میں گرنا شروع کیا پروانوں نے اور اون جانوروں
نے کہ گرتے ہیں آگ میں اور شروع کیا آگ جلانے نے واسطے اون کے کہ روکتا ہوا وہ کو اور وہ غالب آتے ہیں اوپر اوس کے پس داخل ہوتے ہیں آگ میں یعنی
اوسکے منع کرنے سے باز نہیں رہتے آگ میں ہر چند سے پس میں پکڑنا ہوں کمر میں تمہاری کہ بچاؤں آگ سے اور تم چھٹے جاتے ہو اوپر میں یہ ہے
روایت بخاری کی اور واسطے مسلم کے مانند اسکے اور کہا مسلم نے بیچ آخر اس روایت کے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس میری
اور مثل تمہاری کہ میں پکڑے ہوں کمر میں تمہاری بچانے کو آگ سے اور یہ کہتا ہوں کہ آؤ میری طرف بچو آگ سے آؤ میری طرف
بچو آگ سے پس تم غالب آتے ہو چھٹے جاتے ہو اوپر میں یہ روایت کی بخاری و مسلم نے + ف + یعنی پیشتے حرام اور منع چیزیں واضح
بیان کیں میں جیسے کوئی آگ روشن کرے اور گرتے ہوا وہ میں یعنی کرتے ہو وہی برے کام اور میں منع کرتا ہوں ۳ + آ + اور فرمایا مثال
اوس چیز کی کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اوسکے یعنی ساتھ ہدایت اور علم کے مانند مثال مینہ بہت کے کہ پہونچا زمین کو پس تھا اوس زمین
میں سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اوسنے پانی کو یعنی اپنے اندر جذب کیا بہتر گانی خشک گھانس اور تر بہت اور تھا ایک ٹکڑا اوس میں سے
سخت کہ ٹھہرا رکھا پانی کو پس نفع دیا اوسنے بسبب اوسکے لوگوں کو پس پیا اور پلایا اور کھیتی کی اور پونہچا اوس زمین سے ایک ٹکڑے
اور کونہ تھا وہ مگر چٹیل میدان نہ تھا نہ پانی کو اور نہ جما گھانس کو پس یہ یعنی جو سب مثل ہی اوس شخص کی کہ سمجھا جو چیز میں
خدا نے اوپر دیا اوسکو اور جو چیز نے کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اوسکے پس جانا یعنی سیکھا اوسنے اور سکھایا اور مثل اوسکی کہ نہ اوٹھایا اس
اوسکے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی ہدایت اوسنے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اوسکے + ف + آمین دو طرح کے آدمی
مذکور ہوئے ایک تو فائدہ اوٹھانے والے دین سے اور دوسرے نہ فائدہ اوٹھانے والے اوس سے اور زمین بھی دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ
فائدہ مند ہوتی ہے پانی سے اور دوسری وہ کہ نہیں فائدہ مند ہوتی پھر آگے فائدہ مند کی دو قسمیں زمین اگنے والی اور نہ اگنے والی اسی طرح
فائدہ مند ہونے والے دو قسم پر ہیں ایک عالم عابد فقیہ متعلم پس یہ مثل اوس زمین پاک کے ہیں کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھانس
اوگائی اور اور دوکو بھی فائدہ مند کیا اسیطرح اوسنے خود بھی فائدہ علم سے اوٹھایا اور اور دوکو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم متکبر غیر فائدہ
آسا تھ نوافل وغیرہ کے مشغول نہوا اور علم پر عمل نہ کیا اور نہ تفقہ یعنی سمجھ پیدا کی پس یہ مثل اوس زمین کے ہے کہ پانی اوسمیں ٹھہرا اور لوگ
منتفع ہوئے پانی جس زمین سے پانی جذب کیا اور گھانس اوگائی وہ مثال ہے محدثین کی کہ علم حاصل کیا اور پہر اوسے بہت سا سال استنباط کیے آپ بھی
فائدہ مند ہوئے اور اور لوگ بھی اور جس زمین سے پانی ٹھہرایا وہ مثال ہے محدثین کی کہ علم حدیث حاصل کیا اور یعنی اوسکو کو پونہچایا کنارہ مند کیا اور
جسنے کہ سر نہ اوٹھایا اور نہ توجہ اور التفات علم کی طرف کی اور ہر گز نہ ناداہ پر عمل کیا اور پہر اور متعلمین کی خواہ دین میں آیا یا نہ آیا کا دہو اسپہل اوس
زمین نے کہ نہ پانی قبول کیا اور نہ ٹھہرایا اور نہ کچھ اوگایا ۳ + آ + اور فرمایا کہ لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت
بہ ذکرہ فی شرح السنۃ + یعنی نہیں پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہاں تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہوں میں اوسکو
یعنی دین شریعت + ف + یعنی تابع ہو شریعت کا اعتقاد میں اور عمل میں اور عادات میں اور عبادات میں کیونکہ اچھی سے بات جب حاصل ہوتی ہے کہ
جاتی ہے آدمی سے کمزوری نفسانی پس وہ شر ہو جاتا ہے ساتھ صفات ذمیمہ کے اور یہ حالت نہیں پائی جاتی ہے مگر اولیاء اللہ میں ۳ + سید +
پس جب نفس کو مہذب پایا تو اطاعت نہ اللہ اور رسول کی اوسکی غذا ہو جاتی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے اگر مجکو اختیار دیں بہشت
اور مسجد میں تو اختیار کروں مسجد کو اسواسطے کہ بہشت حصہ میرا ہی اوسکے نزدیک اور مسجد میں حکم اوسکا ہی ہے نزدیک + شعر + روز نہ باشد کہ گزینت
بہ وس نہ مرا بہ یک وجب جا نماز در کوی تو بس باشد ا ہاں بہت محل مناسب مولی ہی اسلیے اولیا اوسکی طرف رغبت کرتے ہیں نہ اسیطرح خواہش نفس کے

اور فرمایا یعنی اس کو یا بیٹی ان قدرت ہو رواہ الترمذی یعنی اے چھوٹے سے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہو تو اسکی کہ صبح کرے
اور شام کرے اور تو میرے دل میں کینہ واسطے کسی کے پس کر تو پھر فرمایا اے بیٹے میرے اور یہ سنت میری اور جسنے دوست رکھا میری
سنت کو پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنے دوست رکھا مجھکو ہوگا ساتھ میرے بہشت میں ۞ ف ۱ اس حدیث میں اشارہ ہے اسپر کہ
دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب ہے آنحضرت کی محبت اور رفاقت کا چاہیے عمل کرنا اور میری بھائیو خیال کرو کیا درجہ ہے حضرت کی
سنت کی محبت رکھنے والوں کا سب نعمتوں میں کہ ایک طرف ہے یا ایک طرف اللہ تعالیٰ نصیب کرے ہم سبکو آمین آمین ۞ ح ۲ اور فرمایا
مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ رواہ الترمذی ۲ یعنی جسنے کھایا حلال
اور عمل کیا سنت کے طریقے پر اور امن میں ہے لوگ زیادتی اوسکی سے داخل ہوگا بہشت میں پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق یہ آجکے
دن البتہ بہت ہیں لوگوں میں فرمایا اور ہونگے بعد زمانے میرے کے بھی ۲ ف ۲ اگر ایک مال کھاوے ایسی وجہ سے کہ گمان والا نہ آماہ کہ
پہلے اوسکے کمانے کے یا میں کمانے کے وقت یا بعد اوسکے تو وہ طیب نہیں ہوتا جب تک گناہ سے تینوں حالتوں میں نہ ہو طیب ہوتا ہے شامل
طیب ہونے کی یہ ہے کہ مثلاً کسینے بیع کرنے کا ارادہ کیا پہلے عقد کے ارادہ خائف نہ کیا اگرچہ وقت عقد کے ایجاب قبول ہو جب شرع سے ہوا
یا حین وقت عقد کے کوئی شرط فاسد بیع میں لگائے یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط فاسد لگا دے مثلاً کہا کہ بیع ہوئی اگر شرط یہ ہے کہ ایک مہینہ تک تجھ
مجھے واپس پھیرنے کا یہ تینوں وقتوں میں خلاف شرع سے بچا اسی پر قیاس کرے حالت نوکری کو اور عمل کرے طریقہ سنت پر یعنی جو فعل کرے
یا جو بات کہے موافق شرع کے ہو یعنی جھوٹ کبھی نہ کہے ہر عمل میں ساتھ سنت کے یعنی حدیث کے کہ وارد ہوئی ہو اوس عمل میں یہاں تک کہ کھانا جانا
اور دور کرنا اوسکی خبر کا راہ سے جو حدیث کے بجا لاوے البتہ بہت ہیں جو ایسے لوگوں کے یعنی ایسے آدمی ہمارے زمانے میں بہت ہیں بعد ہمارے
دیکھا چاہیے کیا حال ہوگا یہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آگے حاصل حضرت کی ارشاد کا یہ کہ خیر میری امت سے منقطع نہیں ہونے کی
اگرچہ فرق کی زیادتی کا ہو اخیر زمانے میں بھی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت پر قوی ہونگے ۳ ح ۳ اور فرمایا تَرَكْتُ فِيْكُمْ
اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ رواہ فی الموطا یعنی چھوڑتا ہوں میں
تم میں دو چیزیں ہرگز گمراہ نہ ہوگے تم جب تک پکڑے رہوگے ان دونوں کو یعنی کتاب اللہ اور سنت اوسکے رسول کی یعنی حدیث ۴ اور فرمایا
مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ رواہ احمد
یعنی نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اوٹھالی جاتی ہی مانند اوسکے سنت اوس میں سے
بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے ۴ ف ۴ یعنی جیکر ہاتھ سنت آگیا تھوڑی ہو بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے
اتباع سنت سے پیدا ہوتا ہے نور اور ساتھ گرفتاری بدعت کے آتی ہے تاریکی مثلاً بجانے ہاتھ کے موجب آداب شرع کے بہتر ہے بنانے سر اور مدد سے
کے سے اسلیے کہ رعایت کرنے والا آداب سنت کا نزدیک ہوتا ہے طرف مقام قرب کے اور اوسکے ترک کرنے سے متنزل کرتا ہے اوسکو اور یہ باعث ہوتا ہے
اوس سے افضل کے ترک کا یہی کراہت قلبی کے سر تیکو پہنچاتا ہے کہ جسکو رد اور طبع کہتے ہیں اور کہا ذکر الشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور اسی طرح قتیل الدین
رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اسمیں سر یہ ہے کہ جسنے مثلاً رعایت بجانے کے آداب کی کی تو اللہ تعالیٰ بلاوے اوسکو توفیق دیگر نزدیکی کی طرف
دوسری چیز کے کہ اعلیٰ اوس سے ہے اور جو اوسکو ترک کر گیا تو باعث ہوگا اوسکا ترک کرنا اور افضل چیز سے ترک کرنے کا یہاں تک کہ پونہچیگا یہ طبع
کے مقام کو انتہی ۱۲ اور مثل اس کے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا لکھا ہے کہ کیا نہیں دیکھتا تو کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث
ملامت و عذاب کا ہی ہو سبب اوسکا ترک کرنے سے عصیان و عقاب ثابت ہوتا ہے اور انکار دیکھنے سے بدعتی کر دیتا ہے اور بدعت کے
ترک کرنے میں اگرچہ ہو ایک بات بھی اوس سے لازم نہیں آتی اور بیہقی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لانے

تمام شد

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نسخہ توریت کا بس جیسے حضرت پھر شروع کر حضرت عمرؓ نے پڑھنا اور مکاد چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا پس کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تجھ کو گم کرے والیل کیا نہیں دیکھتا تو اور جس کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک میں ہے پس دیکھا حضرت عمرؓ نے آنحضرت کے چہرۂ مبارک کی طرف پھر کہا میں پکارا باللہ میں سے اللہ کے غضب سے اور اوسکے رسول کے غصہ سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پھر ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ محمد کی جان اوسکے ہاتھ میں ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمھارے موسیٰ تو پیروی کرتے تم اوسکی اور چھوڑ دیتے تم مجھ کو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ سے اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت میری تو البتہ پیروی کرتا میری ف گر کیجیو بگاڑ کر نہ والیان یہ بد دعا موت کے لیے لیکن عرب اپنے محاورے میں اصل معنی اسکے مراد نہیں رکھتے بلکہ مقام تعجب میں بولتے ہیں پر عجب ہی کہ تو یہ بات نہیں سمجھا اور راجع بیت سے معلوم ہوا کہ کتاب سنت کو چھوڑ کر انکے غیر کی طرف رجوع کرے مانند کتابوں یہود اور نصاریٰ اور مجسما اور فلاسفہ کی کے ہمارے بھائیوں جب تنبے یہ تین حضرت کے اتباع کی سنیں تو یہ بھی خوب جان گے کہ اوپر سنکو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع افعال میں لازم ہی ویسا ہی حضرت کے اقوال و اخلاق کا بھی اتباع لازم ہی یہ نہیں کہ جسکو ستار سنت کی طرح کا پہن لیا اور پھر جو چاہے سو کرے اور دل میں نجاستیں بغض اور حسد اور کینہ اور ریا اور عجب و تکبر و غیرذلک کی بھری رکھیں نہ زبان کو لگام دی جس طرح حکم ہی خدا اور رسول کا اوس طرح چلے اور دل کو منور کرے اخلاق محمدی سے صلی اللہ علیہ وسلم ابدالآباد کیا خوب فرمایا ہی حضرت ابوسعید خدری نے ریا کی خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ۔ دہ چیز بیرون کن از درون سینہ ۔ حرص و امل و غضب و رعونت و غیبت ۔ بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ ۔ اور فرمایا ریا کی خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم ۔ نہ چیز مغض دریش فرما تعلیم ۔ صبر و شکر و قناعت و علم و یقین ۔ تفویض و توکل و رضا و تسلیم ۔ صاحب مجالس الابرار فرماتے ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ یعنی پیروی کرو محمد کی تو کہ تم راہ پاؤ اور بتا گیا ہی صحابہ کے طریقے سے کہ وہ اتباع کرتے تھے آنحضرت کا تمام افعال اقوال و اخلاق انکے میں بلا توقف و بلا تردد گو حکم کہ مخصوص تھے حضرت کے لیے اونمیں مذہ رتھے پس اونھوں نے اور تمام المومنین نے اپنی جسوقت کہ اوتار ڈالی حضرت نے جو اپنی یعنی نماز میں اور اوتار ڈالیں اونھوں نے انگوٹھیاں اپنی جسوقت کہ اوتار ڈالی حضرت نے انگوٹھی اپنی اور تھے صحابہ بہت اگر کرتے تھے حضرت کے بیٹھنے اور سونے اور کیفیت کھانے اور پینے و غیرذلک کا اگر پیروی کریں آپ کی تو صحابہ نے انجیل اور مہتل اور انقطاع کا عبادت کے لیے شب و روز فرمایا آنحضرت نے اونکو کہ میں کھاتا بھی ہوں اور پیتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں عورتوں سے پس جو کوئی اعراض کرے میری سنت سے پس نہیں ہی میری جماعت سے پس دیکھیے کہ کیونکر بھیجا اونکو ساتھ فعل اپنے کے اور نہ چیزے کہ قصد کی تھی اونھوں نے باوجود یکہ پہلے تھی کے معلوم ہوتا تھا کہ قصد اونکا طاعات اور افضل عبادات سے تھا اور اسی لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دین ہمارا اسی ہی معقول پر بنا اور پر مناسبات معقول کے طور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ اول دین کے کہ بجا لیوے تین امر سے کہ تصدیق تو ساتھ عقل اپنی کے اور کہے تو کہ جو چیز اچھی اور نافع ہی پر سن و جسقدر بہت ہوگی بہت نفع دیگی تاسیلیے کہ عقل تیری نہیں سمجھ پاتی ہر طرف بھید ان امور الٰہیہ کے نہیں سمجھتی ہی اونکو مگر عقل نبی علیہ السلام کی پس لازم کر تو اپنے پر اونکا اتباع اسلیے کہ بلاشبہ جانتیں ان امور کی نہیں معلوم ہوتی ہیں قیاس سے کیا نہیں دیکھتا ہی تو کہ جسوقت کہ کہا گیا تجکو نماز سے نام دن میں یعنی حکم کیا گیا تو اوسکے ترک کرنے کا بعد صبح اور بعد عصر اور وقت طلوع اور غروب اور زوال کے اور یہ پہنچتا ہی تمامی ان کی قدر کو کیونکر تیری سمجھ میں آوے اس حال میں کہ اثر فساد کا ظاہر ہی تجھ پر قیاس میں پس تو ایسا ہی کہ جیسے کہ تو کہ وہ نافع ہی مریض کے لیے پس جسقدر زیادہ ہوگی بہت نافع اور یہ بات معلوم ہی جو کہ کثرت دوا کی بعض اوقات ہلاک کر دیتی ہی تو کہ کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں جانا چاہیے کہ طبیب حاذق

ف ۱۲ منہ

جیسا مطلع ہوتا ہی علاج کرنے مین ہمارا مرض بر حال انکو بعید جانتے ہین اوسکو جو کہ نہین پہچانتے ہین اونکو ایسے ہی انبیا طبیب دلون کے ہین
اور عالم اسباب حیات اخروی کے پس ہر علم کو تو اونکی سنت پر ابنی علت کے ہلاک ہو جائیگا تو بعض اوقات جو کسی شخص کی دلگی ہین کچھ خلل
آجاتا ہی تو اوسکی عقل تقاضا کرتی ہی کہ اوسکو یہان تک کہ آگاہ کر دیا ہی اور اوسکو طبیب حاذق کہ علاج اسکا یہ ہی کہ ملا جاوے موٹا بدن
کی دوسری جانب کا پس بیان کرتا ہی وہ اوسکو اوس سبب سے کہ وہ نہین جانتا ہی تھون کے نسبا حال کی کیفیت کو ایسا ہی معاملہ ہی ہر فریق
آخرت مین اور انبیا کی سنت کے دقائق مین کہ عقل اونکو احاطہ نہین کر سکتی جیسے کہ پرون کی ہیئتین ہم نہین جانتے ہمکو کیا معلوم ہے
کہ کس سبب سے کھینچتا ہی مقناطیس لوہے کو اور عجائب معاد و اعمال مین زیادہ تر ہین بنسبت اوسکے کہ دوا نہین ہین پس جیسے کہ عقلین
قاصر ہین دواؤن کے منافع کے معلوم کرنے سے باوجود اوسکے کہ تجربہ راہ ہوا اونکے معلوم کرنے کی پس ایسی ہی عقلین قاصر ہین معلوم کرنے
اوس چیز کے سے کہ نفع دے حیات آخرت مین معذا تجربہ بھی رہنما نہین ہو سکتا اگرچہ جبا سمین آنما ہو سکتا تھا کہ اموات پھرتے ہماری
طرف اور وہ خبر دیتے ہمکو اون اعمادو اعمال سے قرب آسی حاصل ہوتا ہی اور اسنے دوری سو یہ محال ہی پس کیونکر حاصل ہو تجربہ پس عقل کی
منفعت سے یہی کافی ہی کہ رہنمائی کرے ہمکو نبی علیہ السلام کی تصدیق کی طرف اور سمجھاوے ہمکو موارد انکے اشارات کے پس اعراض کرنے سے
اور لازم کرا سباع کو کیونکہ سلام نہین ہی آفت سے کہا بعض علمانے کہ عقل پونہچا دیتی ہی ہمکو نبی علیہ السلام کے صدق کی طرف پھر چھوڑ دیتے تو
اوسکو اور پیروی کرو نبی علیہ السلام کی اونکے افعال مین اور تروک مین یعنی جو افعال کہ ترک کیے ہین آپنے جیسے کہ گھوڑا تیرے سفر ظاہر مین کہ وہ
پونہچا دیتا ہی ہمکو دریا کی طرف پھر چھوڑ دیتا ہی تو اوسکو اور سوار ہوتا ہی کشتی مین اور تا بدار ہی کرتا ہی ملاح کی کشتی کے چلنے مین اور
ٹھہرنے مین اور کہا شیخ کلابادی نے کہ اللہ تعالی نے نہین موقوف کیے بندون کے اسرار دین کے پر اونکی معلومون پر اگر عقلون ہی پر موقوف ہوتے تو کثر
شرائع کی تمکنتین اونکی سمجھ مین نہین آتی ہین دشوار ہوتے اونکے عقلون کی نزدیک انشاء اللہ تعالی نے وضو اب کیا غسل بسبب نکلنے منی کے کہ جو
ظاہر ہی یعنے بیمعنے اور اکثر فقہا امت کے نزدیک آو واجب کیا وضو اب لطا اونکا یعنی ہاتھ لگانا عورت یا مرد کا بدن کا بسبب نکلنے یا بغیر نکلنے کے کہ
نہین اختلاف ہی اوسکی نجاست مین پس عفو کیا جانے اسمین اگر نہ ہو نقض وضو اور اسی طرح اختلاف ہی کا بیچون چیرا بیسے مرد غسل دینے والے کے
ہاتھ مین انتہی ✤ اور مولوی روم رحمۃ اللہ علیہ فرمات ہین مثنوی علم دو قسم است ✤ علم نا معقول علم انبیا ست ✤ پہلے استدلال
یا چوبین بود پہلے چوبین ست ✤ لیک بعد از بار دین بار ست ✤ اور حضرت عبد الاحد یعنی حضرت مجدد
رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ حضرت نجم الدین کبری قدس سرہ بیٹھے ہوئے وضو کر رہے تھے کہ آپ کو غنودگی ہوئی دیر تک
جب افاقہ ہوا تو خادم نے وجہ غنودگی کی پوچھی فرمایا اسوقت امام فخر الدین رازی کا وقت نزع کا تھا کہ ابلیس لعین نے آکے گھیرا اور پوچھا کہ خدا کو
کس دلیل سے پہچانا امام نے دلیلین لاکے شروع کین اور وہ قریب ہزار دلیل کے وہ انیت باری پر لائے کتابون مین لکھتے ہین کہ جو دلیل
لاتے تھے وہ ملعون رد کر دیتا تھا آخر ایک یا دو دلیل باقی رہگئی تھین جو مین پونہچا اور کہا جواب دو اس ملعون کو کہ مینے خدا کو بے دلیل پہچانا ہی
تو بسبب ابلیس اوسکے کہنے سے بھاگا اور وہ ایمان سلامت لے گئے لوگون نے شمار رکھا وہی تاریخ اونکے وفات کی تھی جو شیخ کو غنودگی حاصل ہوئی تھی
اکثر فلاسفہ کا حال متغیر ہو جاتا ہی وقت موت کے اسواسطے منقول ہی علیکم بدین العجائز ✤ یعنی بوڑھیا عورتون کا دین اختیار کرو ✤
نام جواب بیان اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول والسلام ✤ اب سنو کچھ بیان ولا تبطلوا اعمالکم کا ✤ یعنی باطل کر دو اپنے
عملون کو بسبب ارتداد کے یا ریا و سمعہ کے یا گناہون کے پس سائی ارتداد کی تو ظاہر ہی قرآن و حدیث مین بہت جا برائی اوسکی مذکور ہی لیکن
گناہ اور ریا و سمعہ کا بیان ضرور ہی کہ یہ آفت پوشیدہ ہی کہ آدمی آگاہ نہین ہوتا اوس سے چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ منہاج السالکین مین
لکھتے ہین کہ ریا بوجب آفت عظیم ہین ایک خطرے مین آجاتے ہین اور اکثر ہوتا ہی کہ نوبے برس کی عبادت باطل کر دیتے ہین منقول ہی کہ ایک شخص نے

سفیان ثوری کے اور اونکے بیٹون کی دعوت کی اوسنے اپنے اہل کو کہا کہ وہ طبق کہ پڑے ہے جس میں کھانا ہوتا ہے لاؤ کہ وہ طبق لایا کہ وہ طبق لایا کہ وہ طبق لایا
بلایا ہون جب اوسنے یہ کہا تو سفیان ثوری نے اوسکی طرف دیکھا اور کہا کہ اگر اسکین دو چیز ساتھ وہ کلمون کے باطل کیے تو نے اور ایک شخص صلوا
جن سے کہا کہ ایک رات وقت سحر کے کو مجھے کے اوپر کہ سرہانہ تھا سورہ طٰہٰ پڑھ رہا تھا مین جب پہونچا تا کہ میں نے تو سورہا ایک شخص کو میں نے
خواب مین دیکھا کہ آسمان سے اوترا اس حال مین کہ اوسکے ہاتھ مین ایک کاغذ ہے میرے سامنے اوسکو کھولا اوسکو دیکھا تو کیا دیکھتا ہون کہ سورۂ طٰہٰ لکھی ہوئی ہے اور
ہر کلمہ یعنی ہر حرف کے نیچے دس دس نیکیان لکھی ہین سو ایک کلمے کے نیچے کہ سامنے کہ والد اس کلمے کو بھی پڑھا ہی ہے کسلیے اس کلمے
کے نیچے ثواب نہین ہی اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتا ہی تو پڑھا ہی تو نے اور رہنے بھی ثواب اوسکا لکھا تھا ولیکن بسا دفعہ ایسا ہوا ہے کہ
سے کہ اسکو مٹا ڈالو پس اوسکو مٹا ڈالا مہینے وہ شخص کہتا ہی کہ خواب ہی مین تو یا مین اور کہا مہینے کہ ایسا کیون کیا تم نے کہا اب اس کلمے
کو پونہچا تو تو ایک شخص راہ مین گذرتا تھا اوسکے سبب سے تو نے آواز اپنی ساتھ اس کلمے کے بلند کی تو ثواب اس کلمے کا ہر بار کہ تو نے اور
رابعہ بصری نے کہا کہ مجھ کو میرے مولیٰ سے ظاہر ہوتا ہی مین کہتی ہون اوسکو کچھ اور کہا اور ایک بزرگ نے کہ نیکیان ایسی ہین جیسی بیشہ رکھ
کہ جیسے اپنی برائیون کو پوشیدہ رکھتا ہی تو اور ایک بزرگ نے کہا کہ اگر کچھ بھلائی چھپائے تو کر جیسی اچھی بات ہی ہے انتہی + غرض کہ ہر بھلائی
بلا ہی اوسکی بڑائی قرآن شریف مین اور بہت حدیثون مین وارد ہوئی ہی انشاء اللہ تعالیٰ اپنے محل مین تفصیل سے مذکور ہوگا اسکا اقسام اوسکے
کے + اب بیان مناسبت کی بقولہ اَعْمَالَكُمْ کے کچھ مناسبت مقتضی ریا وغیرہ کا ہون کی مذکور ہوئی ہین + فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ + یعنی بالشبہ اللہ نہین دیکھتا طرف
صورتون اور مالون کی طرف اوسکے لیکن دیکھتا ہی طرف دلون اور عملون کی + اور فرمایا مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ + یعنی جو کوئی سناوے سنا دیگا اللہ اوسکو اور جو کوئی دکھاوے دکھا دیگا اللہ اوسکو یعنی جو کوئی عبادت سناوے کے لوگون کو
اللہ تعالیٰ قیامت کو فضیحت و رسوا کریگا اوسکو + اور فرمایا جب جمع کریگا اللہ لوگون کو روز قیامت کے اوسدن کے لیے کہ نہین شک کرنے
پکاریگا پکارنے والا جو کوئی ہو کہ شریک کیا ہو کسیکو اوس عمل مین کہ کیا تھا اوسکو اوسکے لیے پس چاہیے کہ مانگے ثواب اوسکا نزدیک چیز خدا
کے سے اسلیے کہ اللہ بہت بے پروا شرک سے + اور فرمایا جو کوئی کہ ہو نیت اوسکی طلب آخرت کی کرتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکے پریشانی اوسکی
بیچ دل اوسکے کے یعنی دل اوسکا غنی کردیگا بسبب اسکے کہ قانع کریگا اوسکو ساتھ رزق ضروری کے اور جمع کرتا ہی اوسکے لیے پریشانی اوسکی
یعنی خاطر جمع ہوتی ہی بسبب اسکے کہ اسباب دنیا ہوتا ہی اوس جگہ سے کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکو دنیا اس حال مین کہ وہ ذلیل ہوتی ہی
کہ نہین محتاج ہوتا اوسکی طلب مین بہت سی کاوش کی اور جو کوئی کہ ہو نیت اوسکی طلب دنیا کی کرتا ہی اللہ تعالیٰ محتاجگی روبرو اوسکے اور پریشان کرتا ہی
اوسپر امر اوسکا اور نہین آتا اوسکو دنیا سے مگر جو کچھ کہ مقدر ہوا ہی اوسکے لیے + اور کہا ابوہریرہؓ نے کہ میں نے یا رسول اللہ اوسوقت کہ میں بالکل گرسنہ بدن تھا
اپنے صفے پر کہ نگاہبان دامل ہوا مہاجر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکھا اوسنے مجکو اوسپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حمد ہے
کمکو اللہ ہی ابوہریرہؓ تیرے لیے دو اجر مین اجر پوشیدگی کا اور اجر ظاہر کا + ف + اگر عمل اس نیت سے ظاہر ہے کہ لوگ دیکھکر میری
پیروی کرین گے تو اوسمین بھی ثواب پاویگا چنانچہ ابوہریرہؓ ظاہر اسی نیت سے خوش ہوتے تھے کہ اس طلب کی بشارت لیے گیے + ۳ +
اور فرمایا کلیجے گے اخیر زمانے مین ایک لوگ کہ طلب کرینگے دنیا کو آخرت کے عمل سے پہنیے کے لوگون کے جمع ہونے کے لیے جمعیت کے یعنی پوشین
وغیرہ واسطے ظاہر کرنے نرمی و تواضع کے زبانین اونکی شکر سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل اونکے دل بھیڑیون کے سے ہونگے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ
کیا میری مہلت دینے سے مغرور ہوتے ہین بلکہ مجھپر جرأت کرتے ہین پس اپنی قسم کھاتا ہون مین کہ البتہ بھیجونگا اونپر فتنہ کہ چھوڑیگا دانا کو اوسمین
حیران یعنی وہ اوسکے دفع کا علاج نہین جانتے گا + اور فرمایا ہر جنبر کے لیے زیادتی ہی اور ہر زیادتی کے لیے سستی ہی پس اگر ساحب اوسکے

میانہ روی اور استقامت کی پس امید رکھو اوسکے فلاح کی اور اگر اشارہ کیا جائے طرف اوسکے ساتھ اوگلیوں کے پیش گناہ اوسکو اہل فلاح سے
اور زیادہ نہایت ہر آدمی کو بُرائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھ اوگلیوں کے دین کے امور مین یا دنیا کے امور مین مگر جسکو نگاہ
اللہ تعالیٰ نے کہا ابوبکیرہ نے کہ حاضر تھا مین عثمان اور اوسکے یارون کے پاس اور جندب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے جنکو پس کہا اونھون نے کیا سنا تھا
تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ کو کہا جندب نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی سناوے سناویگا
اللہ تعالیٰ اوسکون قیامت کے اور جو کوئی مشقت ڈالتا ہی یعنی لوگون پر یا اپنے نفس پر زیادہ طاقت سے مشقت ڈالیگا اللہ تعالیٰ اوسپر
روز قیامت کے کہا اونھون نے نصیحت کر مجھکو پس کہا جندب نے تحقیق اول اوس چیز کا کہ مرتا ہی آدمی سے پیٹ ہی اوسکا پس جو کوئی کر سکے
یہ کہ نہ کھاوے مگر حلال پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی کر سکے یہ کہ زمائل ہو درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے چلو بھر خون کے تو کرے اوسکو
پس چاہیے کہ کرے ✦ آیا ہی کہ نکلے حضرت عمر ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھے ہوئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر کے پاس روتے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کس چیز نے رُلایا تجکو کہا معاذ نے کہ رُلایا مجکو ایک چیز نے کہ سُنی تھی مینے وہ سے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ بلاشبہ تھوڑا سا ریا شرک ہی اور جسنے دشمنی کی ولی خدا سے پس تحقیق نکلا
اللہ تعالیٰ کے روبرو واسطے لڑائی کے بلاشبہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی نیکون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ جو جب غائب ہون نہین
ڈھونڈھے جاتے اور اگر حاضر ہوتے ہین نہین بلائے جاتے اور نہین دیکھے جاتے یعنی لوگون کے دل اونکے چراغ ہدایت کے نکلتے ہین ہر تاریک پاتے ہے
ف یعنی گھر اونکے بسبب افلاس کے اندھیرے رہتے ہین اسقدر سیر نہین آتا کہ چراغ جلاوین سید ✦ اور فرمایا کہ بلاشبہ بندہ جب نماز
پڑھتا ہی ظاہر مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی پوشیدگی مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ یہ بندہ میرا سچا ہی اور
فرمایا ہو دینگی اخیر زمانے مین قومین بھائی ظاہر مین دشمن پوشیدہ مین پس کہا گیا یا رسول اللہ اور کیونکر ہوگا یہ فرمایا یہ ہوگا بسبب رغبت
بعض اونکے کی طرف بعض کے اور ڈرنے بعض اونکے کے بعض سے ✦ اور فرمایا جو کوئی نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی روزہ
رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی صدقہ کرے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا ✦ اور فرمایا پناہ مانگو اللہ سے جب الحزن سے
یعنی غم کے کنوین سے عرض کیا صحابہ نے کیا رسول اللہ کیا ہی جب الحزن فرمایا نالہ ہی دوزخ مین کہ پناہ مانگتی ہی اوس سے دوزخ ہر روز سو بار
کہا گیا یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا اَلْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ یعنی پڑھے ہوئے جو نمود کرنے والے ہین ساتھ
عملون اپنے کے ✦ اور فرمایا ڈرتا ہون مین اپنی امت پر شرک سے اور شہوت یعنی خواہش پوشیدہ سے کہا شداد صحابی رضی اللہ عنہ نے
کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی آپ کی امت بعد آپ کے فرمایا ہان آگاہ ہو تحقیق وہ نہین پوجینگے آفتاب کو اور نہ چاند کو اور
نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن دکھاوین گے اپنے اعمال کو اور شہوت پوشیدہ یہ کہ صبح کریگا ایک ذکار روزے سے پس پیش آویگی اوسکے لیے
خواہش خفیہ اوسکی سے پس چھوڑ دیگا روزہ ✦ کہا ابو سعید صحابی نے کہ برامد ہوئے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین
کہ ہم ذکر کرتے تھے کانے دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دونمین تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک سے کانے دجال سے
پس عرض کیا ہمنے ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ شرک خفی ہی یہ کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پھر زیادہ کرے نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر
آدمیون کے ✦ اور فرمایا اگر تحقیق ایک آدمی کرے ایک عمل غار مین کہ نہو دروازہ اوسکے لیے اور نہ سوراخ نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کے
جو کچھ کہ ہوگا ✦ ف ✦ پس حاجت اظہار کی کیا ہی کہ ظاہر کرے ریا کو ہووے ✦ سید ✦ اور فرمایا جو شخص کہ ہووے اوسکے لیے اچھی خصلت
اچھی پوشیدہ ظاہر تو دیوے اللہ تعالیٰ اوسکے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی سبب اوسکے ✦ ف ✦ پس حاجت اظہار کی نہین ہی کہ ظاہر کرے گرفتار
ریا مین گرفتار ہووے ✦ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق نہین ہون مین کہ تعلم کلام دانا کے قبول کرونمین ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور نیت اوسکی

پس اگر ہو قصد و خواہش اوسکی بیری طاعت مین کرتا ہون مین خامو شی اوسکی حق اپنے لیے اور وقار اگر یہ بکلام کرے + ف + اسلیے کہ
اوسکے دل مین محبت و حمد بیری ٹھہری ہوئی ہی پس مانیت پر ہی + حق + کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے پوچھے ہینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
معنی اس آیت کے وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ + کیا یہ وہ لوگ ہین کہ پیتے ہین مے اور چُراتے ہین فرمایا نہین اے بیٹی
صدیق کی لیکن یہ وہ ہین کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور وہ ڈرتے ہین یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ
لوگ ہین کہ جلدی کرتے ہین بھلائیون مین + اور فرمایا يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ + یعنی اوٹھایا جاویگا ہر بندہ اوپر
اوسی چیز کے کہ مرا ہی اوسپر یعنی کفر یا ایمان + اور فرمایا مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا +
یعنی نہین دیکھی مینے کوئی چیز سختی مین مثل دوزخ کے کہ سوے بھاگنے والا اوسکا اور نہ مثل بہشت کے بھلائی مین کہ سوے طلب کرنے والا
اوسکا + ف + یعنی جو کوئی دشمن قوی کی شر سے بھاگتا ہی تو سوتا نہین پس ایسی چیز سے بھاگنے والے کو کہان چاہیے کہ سوے نہین
اور کوشش کرے بھاگنے مین یعنی لازم کرے طاعت کو اور چھوڑے گناہون کو اور اسی طرح طالب جنت کو چاہیے کہ سعی کرے
اوسکے حاصل کرنے مین اور غافل نہووے + حق + اور فرمایا بلاشبہہ مین دیکھتا ہون وہ چیز کہ نہین دیکھتے تم اور سنتا ہون مین وہ چیز کہ
نہین سنتے تم یعنی ہول قیامت کے اور شدت عذاب کی چرچر بولتا ہی آسمان اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچر بولے قسم ہی اوس ذات کی کہ
جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین ہی اوسمین جگہہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتہ رکھے ہوے ہی پیشانی اپنی اس حال مین کہ سجدہ کرنے والا ہی
واسطے اللہ کے قسم ہی خدا کی اگر جانو تم جو کچھ کہ جانتا ہون مین تو البتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم ساتھہ عورتون
کے بچھونون پر اور البتہ نکلو تم طرف راستہون کے فریاد کرتے ہوے طرف اللہ تعالی کے کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کاشکے مین ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا
یعنی تاگنا ہوتا مین نہ آدمی ہوتا + فرماوے گا اللہ کہ بزرگ ہو ذکر اوسکا یعنی فرشتون کو اَخْرِجُوْا مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ
یعنی نکالو دوزخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجھکو ایک وقت یعنی ساتھہ اخلاص و توحید کے یا ڈرا مجھسے کسی جگہہ مین یعنی باز رکھا نفس کو گناہون سے
تحے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتی دو تہائی رات اوٹھتے اور فرماتے یٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا
الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ + یعنی اے لوگون یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا پہلا نفخہ جھٹکے
اوسکا اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھہ اوسمین ہر چیز کے کہ اوسمین ہی آئی موت ساتھہ اوسمین ہر چیز کے کہ اوسمین ہی ہر چیز یعنی عذاب و ثواب + بچلے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگون کو کہ وہ ہنستے ہین فرمایا آگاہ ہووُ بلاشبہہ تم اگر بہت کرتے یاد توڑنے والی لذتون کی
یعنی موت کی تو البتہ باز رکھتی تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ
پس بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ موت ہی اسلیے کہ نہین گذرتا قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہی پس کہتی ہی اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَ
اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ + یعنی مین گھر غربت کا ہون اور مین گھر تنہائی کا ہون اور مین گھر
مٹی کا ہون اور مین گھر کیڑے مکوڑے کا ہون اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر مَرْحَبًا وَّاَهْلًا یعنی فراغت کی جگہہ
آیا تو اور اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو بتحقیق تھا تو البتہ بہت محبوب طرف میرے اونمین کہ چلتے ہین میرپر پس جب حاکم ہوئی مین تجھپر آج اور آیا تو طرف میرے
تو قریب ہی کہ دیکھیگا تو سلوک میرا ساتھہ اپنے فرمایا حضرت نے پھر فراخ ہوتی ہی قبر اوسکے لیے بقدر پہونچنے نظر اوسکی کے اور کھولا جاتا ہی
اوسکے لیے دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ فاجر یا فرمایا کافر تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا
نہ فراغت ہو تیرے لیے اور نہ اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو بلاشبہہ تھا تو البتہ بہت برا طرف میرے اونمین کہ چلتے ہین میرپر پس جب حاکم ہوئی مین
تجھپر آج اور آیا تو طرف میرے تو قریب ہی کہ دیکھیگا تو معاملہ میرا ساتھہ اپنے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوسپر یہان تک کہ اِدھر سے اور اُدھر سے کلجا ہی مین

پس سیان اونکی کہارا وی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اونکے مجلسیون اپنی کے پس داخل کیا بعض اونکی کو اندر بعض کے فرمایا حضرت نے اور سنتے ہوتے ہین اسکے لیے ستارہ ہے اگر بیشک ایک اونمین سے چھنکارا ملے زمین مین تو نہ اوگا وے زمین کو جب تک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہین وے ہاتھ اسکو اور ڈستے ہین اوسکو یہان تک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ + یعنی سوے اسکے نہین کہ قبر ایک باغ ہے جنت کے یا غار مین سے ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھون مین سے + عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ بیشک آپ تو بوڑھے ہو گئے فرمایا شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَّاَخَوَاتُهَا + یعنی بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود نے اور اوسکی بہنون نے + ف + یعنی جن سورتون مین احوال قیامت کا ہے مثل سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کے + سید + مگر کہا انس رض نے بیشک تم البتہ کرتے ہو عمل یعنی گناہ صغیرہ کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہین تمہاری نگاہون مین یعنی سہل و حقیر جانتے ہو اونکو گنتے تھے ہم اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین موبقات یعنی ہلاکت سے + فرمایا ہی عائشہ لِيَاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا + یعنی بچا تو اپنے تئین صغیرہ گناہ ہوے سے اسلیے کہ تحقیق اونکے لیے اللہ کی طرف سے مطالبہ کرنے والا ہی یعنی ملائکہ پر اور فرمایا حکم کیا مجکو میرے رب نے تو اونکا ڈرنے کا خوف خدا سے پوشیدہ اور ظاہر مین اور بات عدل کی کہنے کا غصے اور خوشی مین اور میانہ روی کرنے کا فقر و غنا مین اور یہ کہ صلہ کروں مین اوسکے کہ کاٹین مجسے اور دوں مین اوکو کہ محروم رکھین مجکو اور عفو کروں مین اوسکے کہ ظلم کرے مجپر اور ہو خاموشی میری فکر اور گویائی میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کروں مین ساتھ اچھی باتون کے + ف + پہلے تو فرمائین اور ذکر کرین دشمن گویا امر بالمعروف اجمالی کی تفصیل کی ہے کہ شتمل ہے سب بھلائیون کو + سید + اور فرمایا کہ نہین ہے کوئی بندہ مومن کہ نکلین اوسکی آنکھون سے آنسو اگرچہ ہو مچھی کے سر کے برابر خوف خدا سے پھر پہنچے کسی چیز کو بہتر جگہ چہرے اوسکے سے مگر کہ حرام کر دیا ہے اوسکو اللہ دوزخ پر + ف + مظہر قدس اللہ سرہ فرماتے ہین + بیت شفیع روز حشر این دیدہ منماں خواہد شد + این آب روان آخر سیاہ پاک خواہد شد + اور فرمایا کہ نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہے اونمین موت اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانے اور ترازو کو مگر کہ بے برکت ہوتا ہے اونسے رزق اور نہین حکم کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ پھیلتی ہے اونمین خونریزی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد کو مگر کہ مسلط ہوتا ہے اونپر دشمن اور آیا ہے کہ جانب تیری آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ + یعنی اور ڈرا کنبے اپنے کو کہ بہت نزدیک ہین پکارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوے پس عام پکارا اور خاص پکارا یعنی نام بنام مثلاً اے بنی کعب بن لوی چھڑاؤ اپنے نفسون کو آگ سے یہان تک کہ فرمایا یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ + پس بیشک نہین واسطے تمہارے اللہ کے عذاب سے کچھ سوے اسکے کہ تحقیق تمہارے لیے قرابت ہے سلوک و احسان کرونگا بسبب قرابت کے پس آدمی کو چاہیے کہ غور کرے ان مضامین مین اور گناہون سے اپنے کو بچاوے کہ اعانت الٰہی مین ہمیشہ سنت سے مشغول رہے کہ عافیت دارین اسمین ہی ہم جانا چاہیے کہ یا رب پروردگار نے مومنون کو تعلیم کر کے کفار کی برائی بیان کرنی شروع کی کہ فرمایا

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ○

بیشک وہ لوگ کہ کافر ہوے اور بازرکھا راہ خدا سے پھر مرے اس حال مین کہ وہ کافر تھے پس ہرگز نہ بخشیگا خدا اونکو + فتح + جو لوگ منکر ہوے اور روکا اللہ کی راہ سے پھر مر گئے اور وہ منکر ہی رہے تو ہرگز نہ بخشیگا اونکو اللہ + موقف سین + راہ خدا سے یعنی ہدایت سے اور کہا بعضون نے کہ آیت اون کفار کے حق مین ہے کہ بدر کے کنوین مین مارے ڈالے گئے تھے اور حکم اسکا عام ہے یعنی سب کفار کے حق مین + مال + معا + مخرج + پھر خطاب ہے مومنون کو فرمایا بطور تسلی کے +

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ○

پس سستی نکرو اور طرف صلح کے نہ بلاؤ اور تم ہو غالب اور خدا ساتھ تمہارے ہے اور ضائع نہیں کریگا عمل تمہارے ✦ **فتح** ✦ سو تم کو بے ہمتی نہ چاہیے اور نہ پکارئے لوگو صلح اور تمہیں ہو گے اوپر اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور نقصان نہ دیگا تمکو تمہارے کاموں میں ✦ **تفسیر** ✦ ممکن ہے بمال کہ صلح اور ایسا ہی ضعیف اور نہ ذلیل ہو اور ہمیشوں کے لیے اور لفظ سلم کو ضم اور ابو بکر نے سین کے زیر سے پڑھا ہے اور سَلم اور سِلم کے معنی ہیں صلح کے یعنی نہ بلاؤ گانہوں کو طرف صلح کے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے یعنی ساتھ مدد کرنے کے یعنی مددگار تمہارا ہے وَلَنْ يَّتِرَكُمْ کو اَلَتَ کے معنی ہیں ہرگز نہیں ناقص دیگا تمکو اجر تمہارے عملوں کا ✦ **ط** ✦ ای مومنون ضعیف ہو گئے جاؤ اور کافروں سے صلح نجا ہو اور او نکو صلح کی طرف نہ بلاؤ صلح جا ہنی او سوقت چاہیے کہ تمکو کچھ ضعف ہو تم کو غالب رہو اوپر کہ کلیہ نے کہ آخر الامر غلبہ تمہیں کو ہے اگرچہ کسی وقت وہ غالب ہوں اور یہ اس سبب سے ہے کہ خدا مددگار تمہارا ہے اور یہ وعدہ نصرت کا اس دنیا میں ہے اور آخرت میں تمہارے عملوں کا ثواب تمہیں ناقص نہ دیگا پھر رغبت دلائی طلب آخرت کی پس فرمایا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ✦ **معارف اهلی**

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ○

سو اسکے نہیں کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہے اور بیہودگی اور اگر ایمان لاؤ تم اور پرہیزگاری کرو تم دیگا خدا تمکو مزدوری تمہاری اور نہ مانگے گا تمسے مال تمہارے یعنی سب مال ✦ **فتح** ✦ یہ دنیا کا جینا تو کھیل ہے اور تماشا اور اگر تم یقین لاؤ گے اور بچے چلو گے دیگا تمکو تمہارا بیگ اور نہ مانگے گا تمسے مال تمہارے ✦ **تفسیر** ✦ حق تعالی نے ملک فتح کرنے مسلمانوں کو خرچ کرنا تھوڑے ہی دنوں پر اسو جتنا خرچ کیا تھا اوس سے سو سو برابر ہاتھ لگا اسیواسطے فرمایا ہے کہ اللہ کو قرض دو ✦ **مو** ✦ زندگانی دنیا کی اخر یعنی مشغول سوا دنیا میں کھیل و تماشا ہی یعنی منقطع ہو جانیکی و نیا تھوڑی ہی مدت میں اور اگر ایمان لاؤ تم یعنی اللہ و رسول پر اور پرہیزگاری کرو یعنی شرک سے مزدوری تمہاری یعنی ثواب تمہارے ایمان و تقوے کا آوے گا تمکو یعنی اللہ سیار سوال سب مال تمہارے بلکہ چالیسواں حصہ یعنی زکوۃ ✦ **ط** لعب اور لہو سے مراد ہی باطل و غرور اور پرہیزگاری کرو تم یعنی خواہش سے مزدوری تمہاری یعنی جزا تمہارے عمل کی آخرت میں اور نہ مانگے گا وہ تمہارا مال تمہارے واسطے دینے اوپر کے بلکہ حکم کرتا ہے تمکو ساتھ ایمان و طاعت کے تو ادیوے تمکو جنت جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ○ یعنی نہیں چاہتا میں اوسسے رزق اور نہیں چاہتا میں یہ کہ کھلاویں مجکو اور بعضوں نے کہا نہیں مانگتا تمسے محمد مال تمہارے جیسے کہ اوپر سے فرمایا قل مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ یعنی کہہ نہیں مانگتا میں تمسے ابلاغ رسالت پر مزدوری ✦ اور بعضوں نے کہا معنی آیت کے یہ ہیں کہ نہیں مانگتا تمسے اللہ اور رسول اوسکا سارا مال تمہارا صدقات میں بلکہ مانگتا ہی تھوڑا سا مال یعنی چالیسواں حصہ فرض کیا ہوا خوشی سے ادا کرو دلالت کرتا ہی اس معنی پر سیاق آیت کا ✦ **معا** ✦ اور کا مضمون بیان فرما کر حرص دلائی مومنوں کو لوٹنے پر اور مال دینے پر اور فرمایا کہ ہمیشہ تمکو اس دنیا میں رہنا نہیں ہے کہ زندگانی دنیا کی ایک کھیل ہے اور شغولی او سمیں ایک آرائش ہے مانند آرائش عورتوں کے اور کھیل لڑکوں کے کہ ایک چشمزدن میں گذر جاتا ہی پس ساتھ طاعت کے گذارو اور اگر تم ایمان و تقوی پر ثابت قدم رہو گے ثواب دیگا تمکو اور بعضوں نے کہا کہ تَتَّقُوْا کے معنی یہ ہیں کہ اگر خدا اور غیر و جل سے ڈرو گے اور پرہیز کرو گے گناہوں سے اور خطیئوں سے تو دیگا تمکو ثواب تمہارے اعمال کا چند در چند کبھی فنا و منقطع ہی نہیں ہونے کا اور باوجود ان عدول کے تمکو نہیں فرمایا ہی مینے کہ خرچ کرو سب مال اوضد امین جیسا کہ اگلوں کو فرمایا تھا ✦ **ذاهلی** ✦ ✦ **تنبیه** ✦ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کے چین و آرام کی طرف التفات نہ کرے کہ فنا ہونے والے اور کھیل و تماشا ہی تھی تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے دل میں یہ دنیا ہیچ تھی کہ مال و منال اور چین و آرام دنیا کا چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر رہنے کو سعادت دارین جانتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں پس آئے انہیں مُصْعَب بن عمیر صحابی بایں حال کہ نہیں تھی اوپر بدن کے ایک چادر پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے چمڑے کے

پس جب دیکھا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو روئے آپ بسبب اوس نعمت کے کہ ملے مصعب اور سمن پہلے اور بسبب اوس حال کے کہ آپ دیکھا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ کو کیسا حال ہوگا تمہارا جب صبح کریگا ایک تمہارا ایک لباس میں اور شام کریگا اور لباس میں اور رکھی جاویگی آگے اوسکے ایک کاسی اور اوٹھائی جاویگی دوسری اور چھت گیریں لویں گے اور یوں لگاؤنگے تم اپنے گھروں میں جیسا کہ کعبہ کا پردہ لگایا جاتا ہی کعبہ پس عرض کیا صحابہ نے نہیں رسول اللہ ہم اوسدن بہتر ہونگے آج کے اس سے فارغ ہونگے ہم عبادت کے لیے اور بازرہینگے ہم محنت سے فرمایا نہیں تم آج بہتر ہو اوس دن سے ✤ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین علامات العارفین ثمانیۃ قلبہ مع المحبوب ویکتفی بالرجاء ولسانہ مع الحمد والثناء وعینہ مع الحیاء والبکاء وارادتہ مع القرآن والرضی بمشکوٰۃ منیرۃ

إِنْ يَسْـَٔلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾

اگر طلب کرے خدا تمسے مال تمہارے یعنی سارے مال پس سوال نکرے سوال مین اوسوقت بخل کرینگے تم اور برہم کرے کارلاوے وہ عمل کینے تمہارے ✤ فتح ✤ اگر مانگے تمسے وہ مال پھر تنگ کرے تو بخیل ہوجاؤ اور کھولدے تمہارے دل کی خفگیان ✤ مو ✤ تفسیر ✤ برہم کرے کارلاوے اللہ یا بخل کینے تمہارے ✤ وقت دینے یا وقت مانگنے تمہارے مال کے اسلیے کہ وقت مانگنے مال کے ظاہر ہوتی ہی عداوت وکینہ ✤ مد ✤ اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ نہین مانگتے تمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال تمہارے اپنے لیے بلکہ مانگتے ہین تمسے فقرا کے لیے اور راہ دین کے قائم کرنے کے لیے اس حال مین کہ تنگ نہین کرتے تمکو اور نہ بہت مانگتے ہین تمسے ✤ زاھدی

هَا أَنْتُمْ هَـٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم ﴿٣٨﴾

آگاہ ہو تم ہی جماعت کہ بلایا جاتا ہی تمکو کہ خرچ کرو راہ خدا مین پس تم سے بعضے وہ شخص کہ بخل کرتا ہی اور جو کوئی بخل کرتا ہی سو اسکے نہین ہی کہ بخل کرتا ہی اپنے سے یعنی منفعت خرچ کرنے کی اپنے سے بازرکھتا ہی اور خدا تو نگر ہی اور تم محتاج ہو اور اگر موڑو مہ موڑو بدلا لاوے اور ایک جماعت اور کو سوا تمہارے پھر نہ ہونگے مانند تمہارے ✤ فتح ✤ سنتے ہو تم کہ لوگ بلاتے ہین کہ خرچ کرو اللہ کی راہ مین پھر تم مین کوئی ہی کہ نہین دیتا اور جو کوئی نہ دیگا سو ندیگا آپ کو اور اللہ بے نیاز ہی اور تم محتاج اور اگر تم پھر جاؤ اور مول لیگا کوئی لوگ سوا تمہارے پھر وہ نہونگے تمہاری طرح کے ✤ تفسیر ✤ تاکید جو سنتے ہو مال خرچ کرنے کی نہ جانو کہ مال مانگتا ہی یا رسول یہ تمہارے بھلے کو فرماتا ہی پھر ایک کے ہزار ہزار پاؤگے اور اللہ کو کیا پروا ہی اور اوسکے رسول کو ✤ مو ✤ لفظ ھا تنبیہ کے لیے ہی اور ھؤلاء موصول ہی بمعنی الذین کے صلہ اوسکا تدعون ہی یعنی تم وہ ہو کہ بلائے جاتے ہو تم کہ خرچ کرو راہ خدا مین اور وہ خرچ کرنا ہی جہاد مین یا زکوۃ مین گویا کہا گیا کہ دلیل اس بات پر کہ اگر سبالغہ کرے تمسے طلب مین تو بخل کرو اور یکرو جانو دینے کو یہ ہی کہ تم بلانے جاتے ہو طرف ادا کرنے مال کیفیسوں کے پس بعضے تم مین وہ ہین کہ بخل کرتے ہین ساتھ مال کے اور جو بخل کرتے ہین ساتھ ضرر کے اور ادا کے فریضہ کے پس سوا اسکے نہین کہ بخل کرتے ہین داعی نفس اپنے کے سے داعی رب اپنے کے سے اور بعضون نے کہا بخل کرنا ہی اوپر نفس اپنے کے یعنی وبال بخل کا اوسپر پڑیگا اور خدا تو نگر ہی یعنی وہ نہین حکم کرتا ہمدینے کا اپنی حاجت کے لیے کہ وہ محتاج ہو اوسکا اسلیے کہ وہ بے پروا ہی حاجتون سے ولیکن فرماتا ہی محض تمہارے ہی فائدے کے لیے کہ محتاج ہو اوسکے ثواب کے اور اگر موڑو مہ بروا ہی عبادت کی اور اوسکے رسول کی اطاعت سے اور خرچ کرنے سے اوسکی راہ مین مثل لاوے یعنی پیدا کرے اللہ ایک قوم کو بہتر ہمسے اور نہایت فرمان بردار اللہ و رسول کے بہ نسبت تمہارے اور وہ فارس ہین چنانچہ آیا ہی کہ پوچھا کسیںنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ قوم کون ہین اور سلمان فارسی آپکے پہلو مین بیٹھے تھے پس مارا آپنے ہاتھ اوسکی ران پر اور فرمایا کہ وہ یہ اور قوم اسکی والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان منوطا بالثریا لتناولہ رجال من فارس یعنی اگر دین

۱ یعنی رفتن کا ۲ آخر مین قل اوسکا ساتھ فوج کے ۳ اور زبان اوسکی ۴ محمد شکر ہوا ۵ نظر ۶ کہ ہوتی ہی ۷ اور ۸ ہوتی ہی ۹ اور ۱۰ اور ۱۱ اور ۱۲ فرد ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

کر جان بیری اوسکے ہاتھ مین ہو اگر ہو ایمان تعلق ساتھ تو ابد حاصل کرین اور لے لین اوسکو کتنے ایک شخص فارس سے پھر نہوین وہ طاعت مین برابر تمھارے بلکہ نہایت طاعت کرنے والے اور گناہون سے بچنے والے ہون نسبت تمھارے ✦ **حل تنبیہ** ✦ اگر انصاف سے دیکھے آدمی تو اکثر فقہا اور محدثین اور قرا اور صوفیہ تابع فارس کے ہین فقہا مین امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد زفر سفیان ثوری سفیان بن عیینہ وکیع بن الجراح احمد بن حنبل وغیرہم محدثین مین بخاری مسلم ابوداود ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم وغیرہم قرا مین عاصم حمص ابوبکر کسائی حمزہ وغیرہم صوفیہ مین ابراہیم بن ادہم ابوبکر غراق شقیق سری سقطی معروف کرخی جنید شبلی جریری فلاح حکیم ترمذی وغیرہم نام اگر سب لکھیے تو دفتر ہو جاوے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ کی رضامندی کے لیے مال خرچنا بہت ہی خوب چیز ہے اور بخل کرنا مال کے خرچ کرنے مین بہت ہی بری بات ہے ✦ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ✦ یعنی اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا تو البتہ خوش کرتا مجھکو یہ کہ نگذرین مجھ پر تین رات اور ہو وے میرے پاس اوس مین سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھون مین اوسکو دین کے لیے ✦ ف ✦ یعنی اگر کوہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجھکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھ اوسمین سے نہ رکھتا مگر کچھ ادا دین کے لیے رکھ لیتا اسلیے کہ ادا دین مقدم ہی صدقے پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتے ہین اور اوپر حقوق لوگون کے پڑے ہوے ہین انکی طرف التفات بھی نہین کرتے اور اسمین بیان حضرت کی سخاوت کا ہی اور ترغیب ہے اسکو اوسپر ✦ ع ✦ اور فرمایا نہین کوئی دن کہ صبح کرتے بندے اوسمین مگر کہ دو فرشتے اترتے ہین پس کہتا ہے ایک اونکا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ ✦ یعنی یا اللہ دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنی جو کہ مال جاتا ہے خرچ کرنا اوسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا مین مال دے یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہے دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہے یا بیمحل خرچتا ہے اوسکا مال تلف ہو ✦ ف ✦ اس سے معلوم ہوا کہ مال خرچ کرے تو برمحل خرچ کرنے محل خرچ کرے ✦ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ٹلتے کے جگہ سے قدم ابن آدم کے روز قیامت کے یہان تک کہ پوچھا جاویگا پانچ چیزون سے عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین فنا کیا اوسکو اور جوانی اوسکی سے کہ کس چیز مین برن کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کس چیز مین خرچ کیا اوسکو اور کیا عمل کیا موافق جاننے کے ✦ اور کہا بعضے اللہ والے علماء کے کہ نہین تمام ہوتا ورع سے یہان تک کہ دیکھے دس چیزین فرض اپنے نفس پر اول نگاہ رکھنا زبان کا غیبت سے دوسرے پیسہ کا بیگانی سے اور تیسرے پیسہ کا ناشتے بازی سے اور چوتھے باورچی خانہ کا محارم سے یعنی جن چیزون کا دیکھنا حرام ہے مانند جنبیات وغیرہ تماشے خلاف شرع کے اور پانچوین بیہودہ بانی اور چھٹے یہ کہ پہچانے احسان اللہ کا اپنے پر تاکہ نہ عجب کرے نفس اوسکا اور ساتوین یہ کہ خرچ کرے مال اپنا حق مین اور نہ خرچ کرے اوسکو باطل مین اور آٹھوین یہ کہ نہ طلب کرے اپنے نفس کے لیے نام نمود و تکبر اور نوین محافظت نماز وغیرہ اور دسوین استقامت سنت وجماعت پر ✦ **مشکوۃ ومکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہا** اور ✦ فرمایا خرچ کر یعنی جس خرچنے سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تجھپر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے کے برکت کے اور کریگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کے یا حساب لیگا تجسے اوسپر آخرت مین اور نہ روک رکھ فضل مال جو زیادہ ہو حاجت سے پس روکیگا اللہ تجھسے زیادتی اپنی اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا ✦ یعنی خرچ جو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر اسلیے کہ فقر اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ✦ اور فرمایا حضرت عزت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ ✦ یعنی خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ کرونگا مین تجھپر ✦ ف ✦ یعنی یہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبیٰ مین آویضون ہے یعنی کہتے ہین اسکے کہ دے لوگون کو جو کچھ کہ بیتے دیا ہی نجکو تاکہ دونگا تجکو دنیا اور عقبیٰ مین بآشارہ ہی طرف اس آیت کے

فائدہ اسکے بعد کی حدیث کے مضمون کی طرف اشارہ ہے

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنے مین بہت ہی احتیاط چاہیے

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنے مین بہت ہی احتیاط چاہیے

۱ روایت ابن عساکر کی ہے

۲ یہ حدیث بخاری و مسلم کی ہے

۳ یہ حدیث بخاری و مسلم کی ہے

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ یعنی جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہے اوسکا ۶ + اور فرمایا ای بنے آدم کے خرچ کر نیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین اور بند رکھنا نیرا اوسکو ہمکو تیرے لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاویگا تو قدر کفایت پر اور شروع کر یعنی اوس مال کے خرچ کرنے مین کہ زائد ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنے کے ۰ ف + قدر کفایت پر یعنی مضایقہ نہین ہے اگر خرچے تو مال بقدر قوت محتاج کے کہ باز رکھے بھوک کی اندر سوال سے اور یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کے یعنی بعضون کا قوت کم ہوتا ہے اور بعضون کا زیادہ اور اسی طرح بعضے دنون مین کچھ ہوتا ہے اور بعضون مین کچھ اور بعضے حالت مین کچھ ہوتا ہے اور بعضے مین کچھ اور عیال اپنی کے یعنی جنکا نفقہ تجھپر لازم ہے جیسے بیٹے مین اور نہین ہے کر جدا بیٹے بچے تب بیگانون کو دے یہ نہ کر کہ وہ محتاج رہین اور اور دیکھو دیوے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بھی حدیث قدسی ہی اگرچہ بھی لفظ اوسکے نہین ہین اور احتمال یہ بھی ہے کہ رسالہ حضرت ﷺ سطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ۳ ع + اور فرمایا اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ یعنی ظلم سے بچو کہ ظلم اندھیرے ہونگے روز قیامت کے اور بچو بخیلی سے اسلیے کہ بخیلی نے ہلاک کیا ہے اون لوگون کو کہ تجھ سے پہلے تھے باعث ہوا اونکو نکل کر خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو ۰ ف + یعنی ظلم کے مین رکھنا ایک چیز کو بیجا غیر جگہ اوسکی کے پس شامل ہے سب گناہون کو یعنی جو گناہ ہے وہ ظلم ہی اور ظلم اندھیرے ہونگے کما مر یعنی کہ یہ محمول ہے ظاہر پر کہ ہوگا ظلم بہت سی اندھیریان ظالم پر نہین اوپانے کا بسبب اوسکے جیسے کہ مومن راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اونکا آگے اونکے یا مراد اندھیرے سے سزا ہے اور ہول قیامت کے ہین یعنی ایک ظلم سبب ہوگا بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہے ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہے اور نکلنا باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہے کہ خرچ کرنا اون کا اور خبر گیری مسلمان بھائیون کی سبب ہے آپس کی محبت و ملاپ کا اور نکل کرنا سبب ہے ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہین لڑائی اور دشمنی کے اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہے اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوتا ہے کہ دشمن کی عورتون اور مال کو اور آبروریزی وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہے ۳ ع + اور فرمایا اللہ دو اسلیے کہ آویگا پیہ ایک زمانہ کہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس پھراویگا اوسکو شخص کہ قبول کرے اوسکو کہیگا کہ ایک آدمی اگر لاتا تو اسکو کل تو البتہ قبول کرتا مین اسکو پس آج کے دن نہین حاجت مجھکو اسکی ۰ ف + اللہ دونون یعنی غنیمت جانو اب اللہ دینے کو کہ قبول کرنے والے بہت ہین دیکر ثواب پاتے ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی قبول نہین کریگا بسبب اسکے کہ سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے اور راغب ہونگے آخرت کی یہ بات آخیر زمانے مین حضرت امام مہدی کے زمانے مین ہوگی ۶ ع + کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے اور زیادہ ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اوسوقت کہ تو تندرست ہو حریص رکھتا ہو مال کے جمع کرنے کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور ڈھیل نکرے یہان تک کہ جسوقت پہونچے جان حلق مین کہے تو فلانے کے لیے اتنا اور فلانے کے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانے کے ۰ ف + یعنی اسوقت تندرستی کی حالت مین کہ اوس وقت بسبب امید دراز گی عمر کی حریص اوپنی ہو مال کے جمع کرنے کی اور نکل کرتا ہے اور ڈرتا ہے محتاجی سے کہ اگر یہ دونگا تو محتاج ہو جاونگا اور آرزو رکھتا ہے تونگری کی پس ایسے وقت مین بڑا کام رکھتا ہے اور دینے مین ڈھیل نکرے یہان تک کہ جب حلق مین جان آوے تو کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اوسوقت مال ہو گیا ہے فلانے کا یعنی وارثون کا حق متعلق ہو گیا ہے اوسی حاصل پر کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہے اور جب وقت مرنے کا آجاوے اوسوقت وصیت کرے یا اللہ دے تو بہت ثواب نہین ۳ ع + کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ پوچھا مین نے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے کعبہ کے سائے مین پس جب کہ دیکھا مجھکو فرمایا وہ نہایت خوئے مین ہین قسم ہے کعبہ کے پروردگار کی پس کہا مین نے قربان ہون تمھارے باپ اور مان میرے وہ کون ہین فرمایا کہ وہ بہت مال کر نیوالے

مال کہ الا من قال ھٰکذا وھٰکذا وھٰکذا یعنی مگر جسنے کہ خرچ کیا ادھر اور ادھر اور ادھر یعنی ہر طرف اپنے مال کو بیان کیا کہ مال اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اور بائیں اپنے اور کم ہیں وہ ۔ اور فرمایا یعنی نزدیک ہی ہے رحمت اللہ کی نزدیک ہی ہے نیکوکاروں سے یعنی سب دوست رکھتے ہیں اور دشمن ہوگا آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہے اوپر اسکے اور وہ بہت دور ہے اللہ سے اور وہ بہت دور ہے لوگوں سے نزدیک ہے آگ سے والجاھل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل یعنی اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے اور فرمایا البتہ دے دیتا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہے اسکے لیے سو دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے یعنی تندرستی میں تھوڑا سا مال بہت زیادہ ثواب رکھتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت ۔ اور فرمایا دو خصلتیں نہیں جمع ہوتیں مومن میں ایک بخیل اور دوسری بدخلقی ۔

ف ۔ یعنی لائق نہیں ہے کہ دو کامل میں یہ خصلتیں جمع ہوں یا مراد یہ ہے کہ ایسی نہیں پائی جاتیں یہ خصلتیں نہایت درجے کی کہ اوس سے جدا ہی نہوں اور وہ راضی ہوا ونسا اور اگر کبھی بمقتضا طبیعت بشری کے بدخلقی یا بخیل کرے اور بعد ازاں پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے تو منافی کمال ایمان کے نہیں اور مراد بدخلقی سے یہ ہے کہ خلاف شرع باتیں کرے زیادہ جھوٹوں میں مشہور ہو جھگڑنا اور سوال کرنا اور من اسلئے کہ بعض بعد ایمان کی شاخوں میں سے ہے ۔ اور فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت میں نگار اور نہ بخیل اور نہ بد دیکر احسان جتانے والا ۔

ف ۔ نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہیں داخل ہوگا غیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہے کہ حق واجب مال میں سے ادا کرے ۔ اور فرمایا بیشتر ما فی الرجل شحہ هالع وجبن خالع رواہ ابو داؤد یعنی بیشتر خصلتوں کی کہ آدمی میں ہوتی ہیں دو خصلتیں ہیں ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی ۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ایک شخص نے یعنی بنی اسرائیل میں سے اپنے دل میں یا اپنے کسی یار سے کہ البتہ دوں گا میں کچھ صدقہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی اسکی نیت کی تھی مگر دے کسی مستحق کو اسکے کو پس دیا اوسکو چور کے ہاتھ یعنی بغیر جانتے اسکے کہ وہ چور ہی مستحق اوسکا نہیں پس صبح کی لوگوں نے اس حال میں کہ باتیں کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام آسمی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آجکی رات چور کو پس کہا اوسنے اللھم لک الحمد علی سارق ۔ یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر دینے چور کے البتہ دوں گا میں کچھ صدقہ یعنی اوسنے دوں گا تا کہ وہ مستحق کو پہنچے پس نکالی اوسنے خیرات اپنی پس دیا اوسکو ایک زنا کار کے ہاتھ میں پس صبح کی لوگوں نے باتیں کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آجکی رات زنا کار عورت پس کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر دینے کے زنا کرنے والی کو البتہ خیرات کروں گا میں اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے ہاتھ میں پس صبح کی لوگوں نے کہ باتیں کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آجکی رات دولتمند کو کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر خیرات کے تیرے کہ چور کو اور زنا کرنے والی کو اور دولتمند کو پس کہا گیا وہ خواب میں پس کہا گیا واسطے اوسکے کہ صدقے تیرے سب مقبول ہوئے اپر خیرات کرنی چور پر پیدا کرے اور خالی ثواب سے نہیں پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنی سنکر یہ حال باز رہے یا جب تک کہ وہ مال اکٹھا کرے اور اپر زنا کرنے والی پس شاید کہ باز رہے زنا کرنے سے اور اپر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اوسمیں سے کہ دیا اوسکو اللہ نے ۔

ف ۔ حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہی ہے تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا یا بطریق تعجب کے یا استہزا کے طور پر تھی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہ ہے کہ بعد یاس بھی نوع بہتری ہی ہے سکو دیگا ثواب پائیگا ۔ اور فرمایا سوقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ جنگل کے زمین میں پس سنی ایک آواز ابر میں کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو بھر چلا ابر ایک طرف کو پس ڈالا پانی اپنا پتھریلی زمین میں پس ناگہان ایک نالی نے اون نالیوں میں سے یعنی جو کہ اون زمین میں تھیں جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی سے پانی پیتے پیتے لگا اوسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا معلوم کرے کہ جسکے باغ میں پانی پہنچا ہے وہ کون ہے پس ناگہان ایک شخص کھڑا ہوا ہے اپنے میں پھیرنا پانی کو اپنے باغ کے پس کہا اوس شخص نے واسطے اوسکے اے بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تھا

ابرمین پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو ای بندے خدا کے کیون پوچھتا ہی مجھے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تھی میںنے آواز اوس ابرمین کہ پانی اوسکا ہی پس کہتی تھی وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اوس ابر کو اِسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ یعنی پانی دے فلانے کے باغ کو واسطے نام میرے کے پس کیا کرتا ہی تو یعنی اپنے باغ مین کہ جسکے سبب سے لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اوسنے اِیسا سوقت کہ کہا اور پوچھا تونے یہ کو کہتا ہون مین تجسکے کہ پس تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہی باغ عین سے پس اسد دیتا ہون تہائی اوسکا اور کھاتا ہون مین اور کنبہ میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اوس باغ عین تہائی + ف + پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ فلان کے کنایہ کیا حضرتؐ نے باغ والے کے نام سے جیسے کہ آگے آیا صریحاً یعنی ابرمین نام اوسکا لیا گیا تھا حضرتؐ نے اسطرح فرمایا اور اسواسطے نام تیرے کے یعنی کہتا ہو نمین فلانا واسطے نام مخصوص تیرے کے اور بدلے اوسکے حاصل کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اوسکو بیان کردیا کہ سینے تیرا نام سنا تھا اوسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا + ع + اور فرمایا ۵ کہ بلاشک تین شخص تھے بنی اسرائیل مین سے ایک کوڑھی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس چاہا اللہ تعالی نے یہ کہ آزماوے اونکو کہ شکر نعمت کا ادا کرتے ہین یا نہین پس بھیجا اونکے پاس ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین کے پس آیا وہ کوڑھی کے پاس اور کہا اوسنے کونسی چیز بہت پیاری ہی تیرے نزدیک کہا کوڑھی نے کہ رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھسے وہ چیز کہ گھنیاتے ہین مجھسے لوگ یعنی کوڑھ جاتی رہے فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا اوسنے اوسپر پس دور ہوئی اوسسے گھن اوسکی یعنی کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی تیرے نزدیک کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحٰق نے کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہ کہ کوڑھی نے یا گنجے نے کہا ایک نے اونٹ سے اور کہا دوسرے نے گائین یعنی شک فقط تعین مین ہی کہ اوسنے کیا کہا اور اوسنے کیا کہا فرمایا حضرتؐ نے پس دیا گیا وہ اونٹنی گابھن پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالی تیرے لیے اسمین فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس اور کہا گیا چیز بہت پیاری ہی تیرے نزدیک کہا بال اچھے اور جاتی رہے مجھسے یہ چیز کہ گھن کھاتے ہین مجھسے لوگ فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسکے سر پر پس جاتا رہا اوسسے گنج فرمایا حضرتؐ نے اور دیا گیا وہ بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی تیرے نزدیک کہا گائین پس دیا گیا گائین گابھن کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تجکو اسمین فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس اور کہا کونسی چیز بہت پیاری ہی تیرے نزدیک کہا یہ کہ دے اللہ مجکو بینائی میری پس دیکھون مین اوسسے لوگون کو فرمایا حضرتؐ نے پس پھیرا فرشتے نے اوسپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی تیرے نزدیک کہا بکریان پس دیا گیا بکریان بہت بچے دینے والیان پس بچے لیے کوڑھی نے اور گنجے نے اونٹون کے اور گایون کے اور بچے لیے اندھے نے بھیڑون کے پس ہوا کوڑھی کے لیے ایک جنگل اونٹون کا اور گنجے کے لیے ایک جنگل گایون کا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریون کا فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ کوڑھی کے پاس بصورت اوسکی اور ہیئت اوسکی یعنی جس صورت اور ہیئت مین پہلے دفعہ پاس آیا تھا دوسری طرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتے نے کہ مرد مسکین ہون مین جا رہا ہے مجھسے اسباب سفر میرے مین پس نہین ہو پہنچنا ہو سکتا آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے بواسطے اوس ذات کے کہ دیا تجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ کہ مانگتا ہون ایک اونٹ کہ پہنچون مین بسبب اوسکے بیچ سفر اپنے کے مقصود اپنے کو پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہین یعنی حقدار بہت ہین تجھے ایک اونٹ نہین پہونچ سکتا اوسنے یہ بات جھوٹ کہی اوسکے ٹالنے کے لیے پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجکو کیا یہ نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجکو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑھی نے سوائے اسکے نہین کہ وارثگر دانا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اوس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا تو پھیر دے تجکو اللہ طرف اوس حال کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرتؐ نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلی صورت اپنی مین پس کہا اوسکو مانند اوس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا تھا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا تو کردے تجکو اللہ

۵ بخاری و مسلم

۶ یعنی جس طرح تونے اپنی حاجت اللہ سے مانگی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ سے اور بندون سے بھی مانگ اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے مین کسی کو شرم نہ کرنی چاہیے اور نہ اللہ تعالیٰ سے مانگنے مین کسی کو عار کرنی چاہیے

جیسا تھا تو فرمایا حضرتؐ نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بہ صورت اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ میں مسکین ہوں اور مسافر ہوں ہارا ہوا میرے پاس اسباب سفر میں پہنچنا ہو سکتا ہے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے سبب تیرے مانگتا ہوں تجھ سے واسطے اوس ذات کے کہ دی تجھ کو بینائی بھری یعنی بکری کہ پونچھوں میں سبب اوسکے سفر اپنے میں پس کہا اندھے نے کہ بلاشبہ تھا میں اندھا پھیر پھیری اللہ نے طرف میری بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہیں تکلیف دونگا تجھ کو آج واسطے بھیرنے اوس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے کہ رکھ تو مال اپنا یعنی اپنے پاس پس سوا اسکے نہیں کہ آزمائش کیے گئے تم یعنی احتمال کیا اللہ نے کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہے نہیں یا شکر کرتے ہو یا نہیں پس تحقیق راضی ہوا اللہ تجھ سے اور غصے ہوا اوپر دونوں یار دونوں تیرے کے یعنی کوڑھی اور گنجے کے بسبب ناشکری کرنے دونوں کے ۔ اور کہا اُنہوں نے تحقیق کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھپ ہوا ہوں میرے در واز پر یعنی مانگتا ہی جیسے یہاں تک کہ نہیں حیا کرتی ہوں پس نہیں پاتی میں اپنے گھر میں وہ چیز کہ دوں میں اوسکے ہاتھ میں پس فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اَدْفِنِیْ فِیْ بَیْتِیْ ۚ وَلَوْ خِلْطًا فَحُمَمًا + یعنی دے اوسکے ہاتھ میں اگرچہ ہو گھر جلا ہوا + یا جو کچھ کہ کسی نے حضرت ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی بھنا ہوا بطریق تحفے کے بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت بھاتا تھا پس کہا حضرت ام سلمہ نے لونڈی کو کہ رکھدے اس گوشت کو گھر میں شاید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کریں اسکو پس رکھدیا اوسکو لونڈی نے گھر کے طاقچے میں اور آیا مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر اور کہا اے گھر والو لعنت و برکت ہے اللہ تعالیٰ پس کہا گھر والوں نے برکت دے اللہ تجھکو یعنی چاہیے سائل کو جیسے یہاں کہتے ہیں سائل کو برکت ہے شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا ام سلمہ تمہارے پاس کچھ چیز ہے کہ کھاؤں میں اوسکو پس کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہاں لونڈی کو جا پس اللہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت نہیں گئی لونڈی پس یا یا طاقچے میں مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمہارے کے سائل کو + اور فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تجھکو اوسکی کہ بہت بدبو ہے آدمیوں میں از روے مرتبے کے نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ نے کہ ہاں خبر دیجیے فرمایا اَلَّذِیْ یُسْئَلُ بِاللّٰہِ وَلَا یُعْطِیْ بِہٖ + یعنی وہ شخص کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھ اوس سوال کے + ف یعنی سائل نے کہا ہے مجھکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے ندیا اوسنے تو وہ سب لوگوں میں بدبو ہے مرتبے میں اللہ کے نزدیک پس چاہیے مسلمان سائل مستحق ہو گیا جس سے مانگا اور مال اوس پاس زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنی عیال کی حاجت سے نہ ہو گا تو گنہگار نہ ہو گا عذاب منکر نکیر سے اور گنہگار ہو گا اگر سائل مستحق ہو اوس کا اور مال اوس پاس زیادہ حاجت سے ہو + ح + کہا عقبہ بن حارث نے کہ پڑھی میں نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے میں نماز عصر کی پس سلام پھیرا حضرتؐ نے پھر کھڑے ہوئے جلدی سے پھر پھلانگتے ہوئے گردنیں لوگوں کی گئے طرف بعضے حجروں ہیویوں اپنی کے پس گھبرائے لوگ حضرت کی جلدی کرنے سے پھر نکلے حضرت اوپر پس دیکھا کہ صحابہ تعجب کیا اوں کی جلدی کرنے سے فرمایا کہ یاد آیا مجھکو ایک ٹکڑا سونے کا کہ میرے پاس تھا پس کراہت جانا میں نے یہ کہ رہے مجھکو یعنی قرب الٰہی سے پس حکم کیا میں نے یعنی اہل بیت کو اوسکے بانٹ دینے کا تو رات کو ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے تھا میں چھوٹا آیا گھر میں ایک ٹکڑا سونے کا زکوٰۃ ہیسے کا پس کراہت جانا میں نے یہ کہ رات کو گھروں میں اوسکو + کہا حضرت عائشہؓ نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے پاس اونکی بیماری میں چھ دینار یا سات پس حکم کیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دوں میں اونکو پھر بازار رکھا مجھکو یعنی بانٹنے اونکے سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے یعنی فرصت نہ پائی اونکے بانٹنے کی حضرتؐ کی بیماری کے سبب سے پھر پوچھا مجھسے حضرتؐ نے حال اونکا کہ کیا ہوئیں وہ چھ دینار یا سات کہ حضرت عائشہؓ نے نہیں بانٹیں میں نے قسم خدا کی تحقیق بازر کھا مجھکو یعنی اونکے بانٹنے سے آپ کی بیماری نے پس منگوایا حضرتؐ نے اون دیناروں کو پھر رکھا اونکو اپنے ہاتھ میں پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سے اور ہوں یہ دینار میرے پاس اوسکے یعنی ہونا انکا نبی کے پاس

مسافی ہی مقام نبوت کے + اور آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بلال رضی اللہ عنہ کے پاس اس حال مین کہ بلال رضی اللہ عنہ کے پاس ایک توڈہ تھا کھجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہی یہ ای بلال رضی اللہ عنہ کہا ایک چیز ہی کہ ذخیرہ کیا ہی اسنے اسکو کل کے لیے یعنی اپنی حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ مین پیش آوے فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بخار آگ دوزخ مین روز قیامت کے خرچ کر تو ای بلال رضی اللہ عنہ اور نہ ڈر رکھ صاحب عرش سے فقر کا + ف + کل کو یعنی روز قیامت کے پس لفظ روز قیامت تاکید ہی اسکی اور بخار یعنی اثر کہ پوہنچیگا طرف تیرے پس یہ کنایہ ہی قریب ہونے دوزخ کے سے حاصل یہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ خرچ کر اور محتاجگی نہ ڈر کہ حبس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہی روزی پوہنچاویگا اور حضرت نے یہ حکم فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو والا جائز ہی خیر کرنا ہر روز کے قوت کا عیال کے لیے + ۶ + اور فرمایا سخاوت درخت ہی بہشت مین پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا شاخ اوسمین سے پس نہین چھوڑیگی اوسکو شاخ یہان تک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت مین یعنی اگرچہ انجیر مین ہو اور بخیلی درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ پکڑیگا شاخ اوسمین سے پس نہ چھوڑیگی اوسکو شاخ یہان تک کہ داخل کریگی اوسکو دوزخ مین + ف + درخت یعنی سخاوت مانند درخت کے ہی مشابہت دی اوسکو درخت کے ساتھ اسلیے کہ جیسے درخت بڑا ہوتا ہی اور شاخین اوسکی بہت ہوتی ہین ایسے ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہی اور قسمین اوسکی بہت ہین اور پکڑیگا شاخ یعنی ایک قسم قسمون سخاوت کی سے + ۶ + اور فرمایا بادر وا بالصدقة فان البلاء لا یتخطاها یعنی جلدی کرو ساتھ دینے صدقے کے یعنی موت یا بیماری سے پہلے دینا دو اسلیے کہ بلا شک بلا نہین بڑھتی صدقے سے یعنی دینے سے بلا دفع ہوتی ہی + ۶ + اور فرمایا من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب یعنی جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنی برابر صورت دیکھنے قیمت مین کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہی اوسکو واسطے خیرات والے کے جیسے کہ پالتا ہی ایک تمہارا بچھیرے اپنے کو یہان تک کہ ہوتا ہی صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کے + ف + کسب کے معنی مین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہی وہ مال کہ جمع کیا ہوا اوسکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ارث مین ہاتھ لگا یا ہبہ کیا کسیسے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال بھی جب صرف ہوتا ہی جناپنچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رحمہ اللہ تعالی نے نقل کی ایک شخص صالحین مین سے کہ آتا تھا اور پھر پھر دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کسانی کی جگہ مین پس آیا انکے پاس ایک دیہاتی اور کہا اسی شیخ سے چاہتا ہون مین کہ کچھ سود و نمین پس بتا مجکو مستحق کہا اونھون نے حاصل کر مال حلال پھیرے کو تو وہ پوہنچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اونسے اس بات مین غنی نے کہا اونھون نے نکل جا تو اوس شخص سے کہ رحم کرے اوپر دل تیرا تو وے اوسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا بوڑھا دیا اوسکو پھیر دو سرے دن اوسپر گذر اسنکا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ اوسکے پاس تھا کہ گذرا مجھپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا پینے اوسکو شراب خواری مین فلانے بدکار کے ساتھ یہ سنکر آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور یہان کہا یہ واقعہ پھر دی اوسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اوسکو کہ جب نکلے تو گھر سے اور اول جسپر تیری نظر پڑے اوسکو یہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک ریوڑ دار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم ہوتا تھا پس دیا اوسکے دینے سے لیکن بوجہ حکم شیخ کے ناچار اوسی کو دی درہم پس جب لی اوسنے درہم پھر اوہ راہ اپنی سے اور ساتھ چلا اوسکے غنی دینے والا یہان تک کہ دیکھا اوسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر مین اور نکلا دوسری راہ سے اور چلا شہر کی طرف پھر داخل ہوا وہ غنی پیچھے اوسکے کھنڈر مین پس نہ دیکھا اوسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا اوسکے غنی اور قسم دی اوسکو یہ کہ خبر دے مجکو اپنے حال کی پس ذکر کیا اوسنے یہ کہ میرے ساتھ اولاد ہی چھوٹی اور تھے وہ نہایت بھوکے پس مین بیقرار ہوا اور نکلا سرگردان پھر دیکھا

مینے یہ کبوتر مارا ہوا لے لیا مینے اوسکو اونکے لیے پھر جب یہ فتوح مجھے ہاتھ لگی تو بھینک دیا مینے یہ کبوتر جہان سے لیا تھا اپس سمجھا وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جاے خرچ ہوتا ہی اور حرام بُری جاے اکثر تجربہ کیا ہی کہ جو شخص مال خبیث چھوڑتا ہی مثل سود خوار وغیرہ کے تو وہ رقص سرود و شراب خمر میں پہنچے اوسکے صرف ہوتا ہی اور وارث اوسکے جلدی محتاج ہوجاتے ہین بخلاف حلال کے ایسے معاملے بہت دیکھنے مین آئے ہین اور قبول کرتا ہی اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنی خوب قبول کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اوسسے اوسکو داہن ہاتھ مین لینا اسلیے کہا کہ عادت ہی کہ پسندیدہ چیز کو آدمی داہن ہاتھ مین لیتا ہی اور ربا اتا ہی یعنی بڑھاتا جاتا ہی اوسکو تا کہ بھاری ہو میزان اعمال مین ۴ ۴ اور فرمایا ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ + یعنی نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو بسبب معاف کرنے اوسکی تقصیر کے مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی خدا کے واسطے مگر بلند کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو + ف + یعنی اگرچہ ظاہر مین صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہی لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہی کہ برکت زیادہ ہوتی ہی اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہی یا یہ کہ دنیا مین بھی بدلا اوسکا ملتا ہی اور جو کوئی قصور کسی کا بخشدیتا ہی باوجود قدرت رکھنے کے بدلا لینے پر اوسکے اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہی دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ نے یہ قول کہا کہ کوئی تقام برابر عفو کے نہین ہی اور جو کوئی تواضع کرتا ہی بندے بسبب قرب الہی کے نزدیک اللہ تعالی کے اور کرسی عزت کے تو اللہ تعالی اوسکی قدر بلند کرتا ہی دنیا اور آخرت مین + ۶ +

سورۃ الفتح مدنیۃ وھی تسع وعشرون اٰیۃ واربعۃ رکوعات

یہ سورت مدنی ہی آیتین اسمین ۲۹ ہین اور کلمات ۵۶۰ اور حروف ۲۳۸۴ اور رکوع ۴ اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۃ ممتحنہ کے اور ربط اس سورت مین اور سورۂ محمد مین یہ ہی کہ سورۂ محمد مین اکثر ذکر مشرکین کا اور بیان احوال مومنین کا اور بیان لڑائی کا ہی اور سورۂ فتح مین اکثر بیان ذکر مشرکین کا اور بیان احوال مومنین کا اور منافقین کا اور بیان صلح کا ہی اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ ابتدا ہی مین ذکر فتح کا ہی کہ تفصیل اوسکی آگے آتی ہی + ابی بن کعب سے منقول ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ فتح پس گویا کہ ہوا اون لوگون کے ساتھ کہ بیعت کی اونھون نے نیچے درخت کے + زاھدی + آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ گویا آپ صحابہ کے ساتھ مکے مین داخل ہوے اور خاطر جمعی سے حلق و قصر مین مشغول ہین پس اوس سال عمرے کے قصد سے متوجہ کعبے کی طرف ہوے اور جب مدینہ مین کنارہ ایک جگہ کا قریب مکے کے ہی پہنچے تو کفار قریش کعبے کے آنے سے مانع آے اور بہت سی تشویشین کے بعد کفار سے صلح کر کے بغیر ہو پہنچنے کے کعبے مین پھر خدا تعالی نے اوس عمل کو ویسے قبول فرمایا اور اوس بیعت سے کہ اثنا سے تشویش مین واسطے تاکید عزم کے آنحضرت سے کی تھی راضی ہوا اور اوس کے ثواب مین بہت سی فتوحین اونکو نصیب کین خصوصاً فتح خیبر کہ بعد اس سفر سے بلد واقع ہوئی اور فتح مکہ کی خاص حاضرین بیعت کے لیے مقرر کین اور غیر انکے کو اوس غزوے سے منع کیا اور مضمون خواب کا سال آیندہ ظاہر ہوا پس یہ باب فتح اور شمہ مناقب کے بسبب تعلق مضمون خواب کے اور بیان حکمت تعویق کے اور تمہید تخلف اہل کے سفر حدیبیہ سے اور بیان خوشی اہل کے بیعت کرنے والون سے یہ سورت نازل فرمائی واللہ اعلم + فتح + ہجرت سے چھ برس پیچھے آنحضرت نے خواب دیکھا کہ مکے مین گئے ہین عمرے کو فراغت سے حلق کرتے ہین ارادہ کیا عمرے کا اگرچہ دشمنی تھی لیکن یہ تھا کہ دشمن کو بھی حج اور عمرے سے مانع نہ ہوتے تھے اور حرم مین ہتیار نہ لیتے پندرہ سو آدمی کے ساتھ چلے قریش کے لوگ جمع کیے شہر سے باہر پڑے رہے کہ جب حضرت پونہچے قریب جہان سے کہ نظر آتا ہا سواری کی لونٹنی بیٹھ گئی ہر چند اونھی نے حضرت نے قسم کھائی کہ مین ادب کعبے کا رکھونگا اگر یہ لوگ چڑھ چڑھ بولین تب اٹھی حضرت نے مقابل جھور کر حدیبیہ کے میدان مین اوترے پیغام دیا کہ اگر چاہو مجھسے صلح کر ایک مدت

دم لواتے ہم اور دن کو مسلمان کریں پھر جاویں گے مسلمان ہو جاویں اور چاہو گے اگر یہ آخر کو صلح ہوئی لیکن اوس برس عمرہ نہ کرنے دیا اگلے سال قضا کیا اوس صلح کے بعد یہ سورت اتری ۱۲ موضح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝

بلاشبہ ہمنے حکم کیا تیرے لیے فتح ظاہر کا انجام کار فتح کا یہ ہے کہ بخشے تیرے لیے خدا جو کچھ کہ گذرا تجھ سے اور جو کچھ کہ نہ پہنچے رہے اور تمام کرے نعمت اپنی تجھ پر اور تو پہنچا دے تجھکو راہ سیدھی اور تو مدد دیوے تجھکو خدا مدد قوی ۱۲ فتح ۱۲ فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجھکو اللہ جو اگلے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے اور پورا کرے تجھ پر اپنا احسان اور چلاوے تجھکو سیدھی راہ اور مدد کرے تجھکو اللہ زبردست ۱۲ ۱۲ تفسیر یعنی تجھکو اس تحمل سے درجے بڑھے اور یہ بات اللہ کی سب سے کہ نہیں فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے اگرچہ بہت بندے ہیں بخشے اسمیں مژدہ دیتا ہے ۱۲ موضح کہا بعضوں نے کہ مراد اس فتح سے فتح مکے کی ہے نازل ہوئی یہ سورت آنحضرت کے پھرنے کے وقت مکے سے سال حدیبیہ میں از راہ وعدے کے آنحضرت سے مکے کے فتح ہونے پر اور بعضوں نے کہا کہ وہ فتح حدیبیہ ہے اور نہیں ہوا اوسمیں قتال شدید ولیکن ہوئی آپس میں پھینکا پھاکی پتھروں اور تیروں کی پس تر رہے مسلمانوں نے مشرکوں کو یہاں تک کہ بھگا دیا اونکو شہر میں اور چاہی اونھوں نے صلح پس ہوئی فتح ظاہر اور کہا زجاج نے کہ واقع ہوا فتح حدیبیہ میں معجزہ بڑا کہ باقی کنوئیں ہوئے پر کہ ایک کنوئیں پر ہوتی پس گئی ڈالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں میں پس جوش مارا پانی نے یہاں تک کہ پیا سب لوگوں نے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس فتح سے فتح خیبر کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں قَضَيْنَا لَكَ قَضَاءً مُّبِينًا یعنی حکم کیا ہمنے تیرے لیے حکم ظاہر اہل مکہ پر یہ کہ داخل ہو گے تم اور اصحاب تمھارے مکے میں سال آیندہ خانۂ کعبہ کے طواف کرنے کے لیے ۱۲ مد بموجب قول اکثر مفسروں کے مراد فتح سے صلح حدیبیہ میں کہ حقیقت میں مقدمہ فتوح کثیرہ کی تھی اور سبب فتح مکہ کی بھی یہی ہوئی اور صلح کو فتح اسلیے کہا کہ اوسوقت میں واقع ہونا صلح کا مشرکوں سے دشوار تھا مدد و فتح خدا تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت کو یوں پہنچی تب مشرک صلح پر راضی ہوئے اور بعضوں کے نزدیک مراد اس سے فتح مکے کی ہے اور بعض کے نزدیک فتح خیبر اور فدک کی ہے کہ عنقریب اس صلح سے واقع ہوئی اور زہری کہتے ہیں کہ کوئی فتح صلح حدیبیہ سے بڑی نہ تھی اسلیے کہ اوسوقت میں مشرک مسلمانوں کے ساتھ مختلط ہوئے اور قرآن اور کلام مسلمانوں کا سنا اور اکثر وہ دلوں میں اسلام نے جگہ پکڑی اور اوس تین برس میں بہت خلق مسلمان ہوئی اور اسلام کے پھیلنے میں بہت بات ہوئی اور تفسیر حسینی وغیرہ میں لکھا ہے کہ پہلے برس ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ اپنے بعضے اصحاب کے ساتھ مکے میں گئے ہیں اور عمرہ ادا کیا اصحابوں نے جانا کہ اسی سال ظہور میں آویگا اور تہیہ سفر کیا گیا اور پہلی تاریخ ذیقعدہ کے اوسی سال آنحضرت چودہ سو اصحابوں کے ساتھ مدینے سے باہر نکلے احرام عمرہ کا باندھ کر متوجہ مکے کے ہوئے جب یہ خبر مشرکوں کو پہنچی تو وہ بقصد روکنے آنحضرت کے مکے کے داخل ہونے سے مجتمع ہو کر مکے سے باہر نکلے آنحضرت نے انکے اس قصد سے آگاہ ہو کر حدیبیہ میں نزول کی اور حدیبیہ نام ایک کنوئیں کا ہے کہ پانی اوسکا بسبب برکت مبارک کے ایک قطرہ رہا تھا جب آنحضرت اوس کنوئیں کے کنارے پر پہنچے تو وضو کیا اور پانی اپنے وضو کا اوس کنوئیں میں ڈالا بسبب برکت کے اوسنے پانی جوش مارا اور تمام لشکر کو کفایت کیا بیس روز تک کہ وہاں رہے القصہ عروہ بن مسعود ثقفی کفار کی طرف سے حدیبیہ میں آنحضرت کے پاس آیا اور آنے کا سبب پوچھا معلوم کیا کہ عمرے کے ارادے سے آئے ہیں لڑنے کا ارادہ نہیں یہ کہتے کفار پر خبر لشکر کی پہنچی تھی آنحضرت کے آنے کے کہ نہیں پس آنحضرت نے اپنی طرف سے عثمان رضی اللہ عنہ کو مشرکوں کے پاس بھیجا تا انکو منع کرنے سے باز رکھیں مشرکوں نے

اونکو پکڑ لیا بسبب دیر رہنے انکے کے مقصود کے قتل کا انکے تین بار رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں جانے کا میں جب تک کہ فنا کروں ہذا
ذوالفقار اور اصحاب کو طلب کیا پھر اوسی بات پر ثابت رہنے کی بیعت کے لیے اور اوسی سبب بیعت الرضوان واقع ہوئی چنانچہ جمیع آیت لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ
کے ذکر کرتا ہے پس کہنے لگا کہ اوس نے بیعت کی خبر سنکر خوش ہوکر سہل بن عمرو کو آنحضرت کی خدمت بابرکت میں بھیجا اور صلح کی اوس شرط پر کہ سال
اوس سال میں پھر جاویں اور متعرض اونکے نہ ہوں اور سال آیندہ میں آکر عمرے کی قضا لاویں پس آنحضرت نے وہیں ملوکیا اور کتنے ایک
اونٹ منجملہ ستر اونٹوں کے کہ ہدی کے لیے ہمراہ لائے تھے ذبح کیے اور باقی ناجیہ اسلمی کے ہاتھ مکے کو بھیجے تا مروہ میں ذبح کرے اور فقرا کو تقسیم کرے
اور صحابہ بھی حلق و ذبح کرکر احرام سے نکلیں اور ساتھ عمرہ ملال کے وہاں سے مدینے کو پھرے اور ایک رات میں بروایتوں ایام مراجعت سے
یہ سورت نازل ہوئی صبح کو یہ سورت اصحاب پر پڑھی بعد اسکے کہ فرمایا آجکی رات مجپر ایک سورت اتری ہے کہ بہت دوست تھا میں اونکو
دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزوں سے اور جب اصحاب نے سنا آپس میں مبارکباد دینے خوش ہوئے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا
آجکی رات مجپر ایک آیت اتری ہے کہ میرے نزدیک پیاری ہے دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزوں سے اور آیت اِنَّا فَتَحْنَا اور پڑھی بعض
صحابہ نے کہا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ یعنی مبارک ہو تمکو ہمیشہ ہو آپکے لیے یا رسول اللہ حق تعالی نے خبر دی آپ کو اوس چیز کی کہ کرے ساتھ
آپکے واسطے اور ہمارے ساتھ کیا کرے گا آیت لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اور
وعدہ فتوح کے اور پوشیدہ منافقوں کے بسبب تعویق مضمون رویا کے اور بیان حکمت تعویق اور تہدید پیچھے رہے ہوؤں کے سفر مدینہ سے اور
بیان جو شنودی حق کے اہل بیعت رضوان سے تمام یہ سورت اتری اور جیم لام یعنی کے اقوال بہت ہیں بعضوں کے نزدیک لام بمعنی کی کے ہے
یعنی فتح دی ہے تجکو تا جمع ہوں تیرے لیے تمام تر تین بسبب تیرے ساتھ مغفرت کے اور بعضوں کے نزدیک فَاسْتَغْفِرْ مقدر ہے یعنی فتح دی ہے تجکو پس تو
تا بخشے خدا تجکو اور بعض کے نزدیک لام عاقبت کے لیے ہے یعنی فتح دی ہے تجکو اور عاقبت یعنی انجام فتح کا یہ ہے کہ بخشے تجکو خدا اور بعض کے
نزدیک لِيَغْفِرَ راجع ہے اللہ تعالی کے قول کی طرف وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ کو اور پر کی سورت میں ہے اور مراد مَا تَقَدَّمَ سے وہ ایام ہیں
بعثت سے پہلے گذرے اور مَا تَاَخَّرَ سے بعد بعثت کے وقت نزول اس آیت تک یہ اور یہ اون علما کے قول کے ہوجب کہ صغائر
انبیا کے لیے جائز رکھتے ہیں اور یا یہ کہ جو حسنات الابرار سیئات المقربین ہوا اور بقولے ما تقدم گناہ آدم و حوا علیہما السلام کے اور
ما تاخر گناہ امت کے ہیں اور مراد نفس سے نبوت و حکمت یا فتح ہونا شہر و مکا اور بول بالا ہونا دین کا یا قبول شفاعت ہے اور چلاوے تجکو
سیدھی راہ یعنی ثابت رکھے تجکو دین پسندیدہ پر۔ بحر معا۔ یہ قصہ مدینہ کا شکوہ میں یوں مذکور ہے کہ نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
سال حدیبیہ سے چودہ سو کتنے لوگ کے اصحاب اپنے سے پس جب آئے ذوالحلیفہ پر کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینے کے قلادہ یعنی گلے
باندھا ہدی کے یعنی علامت کے لیے اور اشعار کیا یعنی نیزہ اونٹ کے کوہان میں مار کے خون بہایا اور یہاں مفصل سکا کتاب الحج میں ہے
اور احرام باندھا ذوالحلیفہ سے عمرے کے لیے اور چلے یہاں تک کہ جب پہنچے ثنیہ پر کہ نام ایک پہاڑی کا ہے کوہا ہے رہنے کو
جاتی ہے بیٹھ گئی اونٹنی حضرت کو کہ کہیں کہا لوگوں نے حل حل کہ اونٹ کے اوٹھانے کے لیے یہ کلمہ بولتے ہیں اونکی تصوالئے کرام
حضرت کی اونٹنی کا تھا پس فرمایا حضرت نے نہیں اونکی تصوالئے نے اور نہیں عادت اسکو اونکی لیکن روکا اسکو روکنے والے ہاتی کے نے
یعنی اللہ تعالی نے کہ ہاتی ہاتھی کے کو واسطے روکنے کے لشکر مغرکے کا ہاتھا رکا اسی طرح تصوالئے کو روکا واقع نہ ہوا ہاتھی اور
خود برزی حرم میں پہلے وقت اوسکے سے پھر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہ طلب کریں گے قریش مجھسے کوئی
بات کہ اوسمیں ہو تعظیم اللہ تعالی کے حرم کی مگر دونگا اونکو یعنی اس صلح میں جو کچھ قریش مجھسے وہاں تعظیم کی بات طلب کریں تو
قبول کرونگا پھر اوٹھایا اونٹنی کو پس اوٹھی وہ پھر کہ ہو گئے آنحضرت اہل مکہ کی راہ سے اور متوجہ ہوئے اور طرف یہاں تک کہ اوترے

حدیبیہ کے ایک کنارے میں ایک جگہ پر کہ تھوڑا سا تھا پانی اوسمیں یعنی ایک گڑھے میں تھوڑا پانی تھا اوسپر اوترے لیتے تھے پانی کو آدمی تھوڑا تھوڑا پس نہ دیر کی لوگوں نے یہانتک کہ کھینچ ڈالا اوس پانی کو یعنی تھوڑی سی دیر میں سب پانی کھینچ ڈالا اور شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاس کی پس نکالا حضرت نے ایک تیر اپنے ترکش میں سے پھر فرمایا صحابہ کو کہ پھینیں تیر کو پانی میں پس قسم ہے خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی واسطے اونکے یعنی ساتھ سیرابی کے یعنی ساتھ اکثر پانی کے کہ سیراب کرے اونکو یہانتک کہ پھرے پانی سے یعنی پھرے اور ہنوز پانی باقی تھا پس اوسوقت میں کہ صحابہ اسی طرح تھے کہ ناگہان آیا یعنی صلح کے لیے بدیل بن قاسم خزاعی جیچ ایک جماعت کے خزاعہ سے پھر آیا حضرت کے پاس عروۃ بن مسعود اور بیان کی بخاری نے حدیث یہانتک کہ کہا ناگہان آیا سہیل بن عمر کہ وکیل تھا مکیوں کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرت علی کو لکھ تو یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی محمد رسول اللہ نے پس کہا سہیل نے قسم ہے خدا کی اگر جانتے ہم کہ تم رسول اللہ کے ہو تو نہ منع کرتے تم کو خانہ کعبہ کے آنے سے اور نہ لڑتے ہم تمسے ولیکن لکھ محمد بن عبداللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی تحقیق میں البتہ رسول اللہ کا ہوں اور اگر جھوٹا جانتے ہو تم مجکو لکھ ای علی محمد بن عبداللہ اور اور روایت میں ہے کہ دس سطروں میں لکھا تھا ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ اوپر قریش کے کلام نکو کیا پھر حضرت علی کو امیک نے تاک کا ملکر کیا اوپر حضرت علی نے عذر کیا کہ قسم خدا کی میں آپکا نام زمین سے نہ مٹاؤنگا پس حضرت نے نامہ کے کردہ عبارت مٹائی اور لکھا یعنی ازراہ معجزے کے ھذا ما قاضی محمد بن عبد اللہ انتہی پس کہا سہیل نے اور اسپر کہ نہ آوے تمہارے پاس ہم میں سے کوئی شخص اگرچہ ہو تمہارے دین پر مگر پھیرو اوسکو ہمپر یعنی پس قبول کیا یہ حضرت نے اور یہان بھی حدیث میں ہے تصار ہوا ہی یا اور روایت ہے بخاری سے کہ اوسمیں اسی قدر مذکور ہی پس جب کہ فارغ ہوئے آنحضرت یعنی حضرت علی صلح نامے کے لکھنے سے فرمایا پیغمبر خدا نے اپنے صحابیوں کو کھڑے ہو اور ذبح کرو یعنی جانور ہدی کے پھر سر منڈاؤ پھر آمین کتنی ایک عورتیں مسلمان ہجرت کر کے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ الخ یعنی ای مومنون جبوقت کہ آوین تمہارے پاس عورتیں مسلمان ہجرت کر کر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانون کو اللہ تعالیٰ نے یہ کہ پھیرین اونکو اور حکم کیا مسلمانون کو یہ کہ پھیرین دونچند مہر پھر پھرے حضرت طرف مدینے کے پس آئے حضرت کے پاس ابوبصیر کہ ایک شخص قریش میں سے تھے اور وہ تھے مسلمان پس بھیجے کفار قریش نے اونکی تلاش میں دو شخص پس جا کہا حضرت نے ابوبصیر کو اون شخصون کے معنی یہ جو بہ محمد کے پس نکلے وہ ابوبصیر کو یہانتک کہ جب پہنچے وہ ذوالحلیفہ میں اوترے وہ اسحال میں کہ کھاتے تھے کھجورین اپنی پس کہا ابوبصیر نے واسطے ایک شخص کے اون دونون میں سے قسم خدا کی تحقیق میں گمان کرتا ہون یہ تلوار تیری اچھی ہے ای فلانے دیکھلا تو مجکو تا دیکھون میں اسکو پس قدرت دی اوس شخص نے ابوبصیر کو تلوار کے دیکھنے پر پس مارا ابوبصیر نے اوسکو یہانتک کہ ٹھنڈا ہو گیا وہ یعنی مر گیا اور بھاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینے میں اور داخل ہوا مسجد میں دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا اسنے خوف پس کہا اوس شخص نے کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتھی میرا اور تحقیق میں بھی مارا جاتا ہون یعنی ڈرتا ہون قتل سے یا قریب ہوا میں اسکے کہ قتل کرے وہ مجکو پھر آیا ابوبصیر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وے ہو مان اسکی کو یہ ابوبصیر گرم کرنے والا لڑائی کا ہے اگر ہوتا کوئی اسکے لیے مددگار تو مدد کرتا اسکی پس جب سنا ابوبصیر نے یہ کلام معلوم کیا کہ آنحضرت پھیرین گے اوسکو طرف کافرون کے پس نکلا ابوبصیر یہانتک کہ آیا کنارے دریا کے کہا راوی نے اور بھاگ آیا ابوجندل بن سہیل کافرون کے پاس سے اور ملا ابوبصیر کے ساتھ پس ہوا یہ حال کہ نکلتا تھا قریش میں سے کوئی شخص مسلمان مگر کہ ملتا ساتھ ابوبصیر کے یہانتک کہ جمع ہوئی قریش سے ایک جماعت کثیر پس قسم ہے خدا کی نہ سنتے تھے وہ کسی قافلہ کو قریش کے کہ نکلا طرف شام کے مگر کہ پیچھا کرتے اوسکا اور قتل کرتے اوسکو اور لے لیتے مال اوسکا پس بھیجا قریش نے کسی کو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ قسم دیتے تھے

حضرتؐ کو السکی اور حق قرابت کی کہ اونمین اور حضرت مین تھی کہ نکرین کچھ گرہ کہ بھیجین سیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکے کے کہ آوین وہ مین اور تعرض نکرین ہمارے قافلے سے پھر جب کہ ملا بھیجین حضرت اونکو یہ اور وہ چلے آوین آپکے پاس تو جو کوئی آوے حضرتؐ کے پاس ملک سے ہم مین سے مسلمان ہیکر تو وہ امن مین ہی اور نہ پھیرین اوسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوئے قریش اوس شرط سے اور ڈر کہ کہ ابو بصیر کو منع کرین ہم اس شرط سے بار آئے پس بھیجا پیغمبر خدا نے کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکے کے یعنی اور منع کیا تعرض کرنے سے اور اپنے پاس بلا بھیجا فاضل کی حدیث بخاری سے ف اگر ہو تا واسطے اوسکے الزام اسکے ایک معنی تو وہ مین جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی یہ مین کہ کاشکے کوئی ہوتا اور معلوم کراتا اوسکو کہ نہ آوے میرے پاس تا پھیرے دون اور سونپ ندون اوسکو اونکے تئین اور یہ معنی انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہی کہ جو صلح کے لیے آیا تھا حدیبیہ مین اور ابو جندل اسلام لایا تھا مکے مین اور رکھا تھا اوسکو اوسکے باپ نے قید مین پس اول تو وہ بھاگ کر حدیبیہ ہی مین آیا تھا اوسکو حضرتؐ نے پھیر دیا تھا بہت سی تکرار کے بعد اور تسلی دی تھی اوسکو پھر دوبارہ وہ بھاگ کر ابو بصیر کے ساتھ آملا ۱۲ ۳ ۴ اور روایت مین آیا ہی کہ صلح کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون سے روز حدیبیہ کے تین باتون پر ایک تو یہ کہ جو آوے مشرکون مین سے مسلمان نہ کر پھیر دین اوسکو مشرکون کو اور جو آوے مشرکون کے پاس مسلمانون مین سے تو پھیر دین اوسکو اور دوسری یہ کہ داخل ہون حضرت مکے مین سال آیندہ اور ٹھیرین اون تین دن اور تیسری یہ کہ نہ داخل ہون مکے مین گر اس حال مین کہ ہتیار سیانون وغیرہ مین ہون تنگ کھلے کے یعنی صورت قہر و غلبہ اور مستعد لڑائی کے نہ آوین پھر آیا حدیبیہ مین ابو جندل اس حال مین کہ چلتا تھا بیڑیون مین پس پھیر دیا حضرتؐ نے اوسکو طرف مشرکون کے اور ابو جندل بیٹا سہیل کا اسلام لایا تھا مکے ہی مین اوسکو مشرکون نے قید کر رکھا تھا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرتؐ کے پاس بھاگ کر آیا حضرتؐ نے بحسب عہد کے اونکو حوالے مشرکون کے کر دیا یہ فرما کر کہ صبر کر ای ابو جندل اور امیدوار ثواب کا ہو اللہ تعالی تیرے لیے اور ضعیفون کے لیے خوشی اور خلاصی دیگا اور لکھا ہی علماء نے کہ قبول کرنا حضرتؐ کا ان شرطون کو تھا بسبب ضعف حال مسلمانون کے اور عاجز ہونے اونکے کفار کے مقابلے سے یا بسبب احرام اور حرمت حرم اور بہت سی مصلحتون کے تھا اور انجام کار کو فائے اوسکے بہت سے ظاہر ہوئے کہ فتح ہوا اور وہان کے لوگ مسلمان ہوئے اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت مین یہ فرمانبرداری امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی ۱۲ مشکوۃ و شرحہا ۱۲ اور کہا سمرہ بن جندب نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے یعنی صبح کی تو متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ چہرہ مبارک اپنے کے اور فرماتے کہ کسی شخص نے دیکھا ہی آجکی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسیسے خواب تو بیان کرتا اوسکو پس فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعبیر جو کہ الہام فرماتا اللہ تعالی پس پوچھا حضرتؐ نے ایکدن ہمسے کہ آیا تم مین سے کسیسے دیکھا ہی خواب عرض کیا ہمنے کہ نہین فرمایا لیکن مینے دیکھا ہی آجکی رات دو شخصون کو کہ آئے میرے پاس پس پکڑے دونون ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کے یعنی شام کے پس اگہان ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین ایک آنکڑا ہی لوہے کا داخل کرتا ہی اوسکو پس فراسے کے کلے مین اور چیرتا ہی اوسکو یہان تک کہ پہونچتا ہی حرنا اوسکی گدی تک پھر کرتا ہی ساتھ کلے دوسرے اوسکے کے مانند اسی کے یعنی آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہی اور ملحاتا ہی کلہ اوسکا یہ پھر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسکے یعنی ہر بار کلے چیرتا ہی اور جب ملحاتے ہین یہ چیرتا ہی ہر بار یونہی کرتا ہی آنحضرتؐ فرماتے ہین کہ کہا مینے اون دو شخصون سے کہ کیا ہی یہ کہا اون دونون شخصون نے چلو یعنی پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنے ہین تعبیر اوسکی معلوم ہوجائیگی پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک شخص پر کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوئے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہی ساتھ اوسکے سر او سکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لڑھک جاتا ہی پتھر پس جاتا ہی وہ اوس پتھر کی طرف تا کہ لاوے اوسکو یعنی مارنے کے لیے پس نہین پھرتا طرف اوسکے یہان تک کہ مل جاتا ہی سر او سکا اور ہو جاتا ہی سر او سکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہی طرف اوسکے اور مارتا ہی اوسکو

پس کہا مینے کیا ہی کہا اون دونون شخصون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند تنور کے مونہہ اوسکا تنگ تھا اور نیچے سے کشادہ جلتی تھی نیچے اوسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹھتی آگ اوپر اوٹھے آدمی کہ تھے آگ مین یہان تک کہ قریب تھا یہ کہ اہر نکل پڑین اوس سے پھر جسوقت کہ پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اوسمین اور اوس آگ مین تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتین ننگی پس کہا مینے کیا ہی پھر کہا اون دونون شخصون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اوسمین ایک شخص تھا کھڑا یا بیچون بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اوسکے پتھر رکھے تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ تھا بیچ مین نہر کے جسوقت کہ ارادہ کرتا تھا وہ یہ کہ نکلے چھینکتا تھا وہ شخص کہ کنارے پر تھا پتھر کہ مونہہ اوسکے کے پس پھیرتا تھا اوسکو جہان سے کہ آتا تھا پھر نکلنے کہ یہ کنارے والا بیچ مونہہ اوسکے کے پتھر پھینکتا تھا وہ اوسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا اون دونون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کے آدمین تھا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ مین ایک بوڑھا اور لڑکے اور نا گہان وہان ایک شخص ہوزدہ کہ درخت کے آگے اوسکے آگ کی جلاتا ہی اوسکو پس لے چڑھے مجکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو اوس گھر مین کہ تھا بیچون بیچ درخت کے نہین دیکھا مینے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمین سے کتنے ایک مرد جوان بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر نکالا اون دونون نے مجکو اوس گھر سے اور لے چڑھے مجکو اور پر درخت کے پھر داخل کیا مجکو ایک گھر مین کہ وہ بہت بھلا اور افضل تھا پہلے گھر سے اوسمین تھے بڈھے اور جوان پس کہا مینے واسطے اون دونون شخصون کے کہ تحقیق تمنے بہت پھرایا مجکو آجکی رات پس خبر دو مجکو اوس چیز سے کہ دیکھی مینے کہا اون دونون نے کہ ہان خبر دیتے ہین ہم اوپر وہ شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو کہ چیرے جاتے ہین کنارے اوسکے پس وہ شخص جھوٹا ہی بولتا ہی جھوٹ پس نقل کی جاتی ہین جھوٹی باتین اوسسے یہان تک کہ پہونچتی ہین اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے جو کچھ دیکھا تمنے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہی کہ سکھلایا اوسکو اللہ تعالی نے قرآن یعنی توفیق دی اوسکے سیکھنے کی پس سو رہا اوس سے غافل ہو کر رات کو اور نہ عمل کیا دن کو موافق اوس چیز کے کہ قرآن مین ہی کی جاتی ہی ساتھ اوسکے وہ چیز کہ دیکھی تمنے قیامت تک اور وہ کہ دیکھے تمنے تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑھا کہ دیکھا تمنے اوسکو بیچ جڑ درخت کے ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکے گرد اوسکے پس اولاد ہی آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلتا ہی آگ کا مالک ہی دارو غہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئے تم اوسمین گھر ہی عام مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین عام مومنین ہونگے اور یہ گھر پس گھر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اوٹھاؤ تم سر اپنا پس اوٹھایا مینے سر اپنا پس نا گہان اوپر سر مے مانند ابر کے تھا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر توسفید کہا اون دونون شخصون نے کہ یہ مکان آپکا کہا مینے چھوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنے مکان مین کہا اون دونون شخصون نے کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمھاری نہیں پوری کیا تمنے اوسکو پس اگر پورا کرونگے تم اوسکو تو داخل ہو گے اپنے مکان مین نقل کی یہ بخاری نے + اور تفسیر اسمعیل مین ہی روایت ابن عساکر سے ساتھ تقدیم و تاخیر اور کمی زیادتی بعض عبارات کے نقل کی ہی چنانچہ اوسکے اخیر مین ہی کہ فرمایا حضرت نے پھر پکارا گیا مین اپنے اوپر کی جانب سے یا محمد سل تعطہ کہا مینے اللھم انی اسالک ان تثبت شفاعتی وان تحق فی اھل بیتی فان العبد لا یثبت الی یعنی یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے یہ کہ ثابت رکھ شفاعت میری اور یہ کہ ثابت رکھے مجھسے میرے اہل بیت کو اور یہ کہ لکھون مین تجھکو اس حال مین کہ نہ گناہ ہو تیرے لیے فرمایا حضرت نے پھر اوتارا گیا مجکو اور اوتری مجھپر یہ آیت انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر تک پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس جیسے کہ دی گئی مجکو یہ آیت یعنی مغفور اسکا ایسے ہی دیگا مجکو اللہ شفاعت انشاء اللہ تعالی لفظ اس روایت مین مضمون تنور کی جگہ کہ لعل حدیث مین مذکور ہوا یعنی ہر کہ دیکھے ایک بیت یعنی گھر کہ اسفل اوسکا تنگ ہی اعلی اوسکے سے اوسمین ایک قوم ہی ننگی کہ جلائی جاتی ہی لگنے کے نیچے سے آگ بند کرلی مینے ناک اپنی

ف اور وہ ہاتھی دریا میں جاکر ڈوب گیا اور وہ شخص جو اس کے ساتھ تھا بچ گیا اور وہ ہاتھی کے ساتھ ڈوبنے سے بچ

سبب ہوئے کہ پانی پینے اونمیں سے کہا پینے کو ان ہیں یہ کہا اونی وقت خصوصیت نہیں کہ چلے چلو پھر پینے دینگے ایک ٹیلہ سیاہ کہ اوسپر کتنے ایک لوگ ہیں دیوار نے سے پھونکی جاتی ہے آگ اونکی صفوں میں پھر نکلتی ہے اوٹھنے موتھوں اور تھوتھنیاں اور کانوں اور آنکھوں سے کہا پینے کو ہیں یہ کہا اونہوں نے چلے چلو پھر دیکھی ہے یہ ایک آگ بند کی گئی کہ تمیں ہے اور سپر فرشتہ نہیں نکلتا ہے اوس سے کچھ گر کر جھپکا کرتا ہے وہ فرستادہ آگ یہاں تک کہ پھیل جاتا ہے اور کھوا ہے اور اسکی تعبیر ہیں کہا کہ وہ گھر جو تمنے دیکھا کہ اسفل و سکا تنگ ہے اوسکے اعلی سے اور اوسمیں کتنا ایک لوگ ننگے ہیں اور چلائی جاتی ہے اونکے نیچے سے آگ اور اونکی بدبو سے ناک تمنے بکولی ہیں وہ زنا کار ہیں اور وہ بدبو اونکے ستر دن کی عذاب کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ جاویں دوزخ میں اور وہ آگ بند کی گئی جو دیکھی وہ دوزخ ہے ف سورہا اوس سے غافل ہو کر رات کو اور یعنی نہ پڑھا قرآن رات کو اور دن کو اوسپر عمل نکیا عمل قرآن پر رات دن میں ہے اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا قرآن پر ہے لیکن چونکہ معمول شب میں عمل کرنا ساتھ تلاوت اوسکی کے ہی مخصوص کیا ساتھ اوسکے اور عمل کرنا ساتھ اوامر و نواہی قرآن کے متعلق ساتھ رہے کہا باعتبار غالب کے انتہی تقریر شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے باوجودیکہ بڑی نعمت ہے یعنی علم قرآن پس اسکی تلاوت سے غافل ہو کر سورہا اور بعض اوقات باعث بھولنے کا ہوتا ہے اور وہ گناہ کبیرہ ہے اور تعاہد کرنیوالا قرآن کے اوامر و نواہی پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سے عمل ہے چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہے کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہے قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے پڑھا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمیں ہے پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی انتہی اور کہا طیبی نے سورہا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سے اور چونکہ سونا بغیر اعراض کے اہم ہے بسبب تقصیر کے یا عجز کے پس وہ خارج ہے اس وعید سے انتہی + اور شہیدوں کا یعنی خاص عین کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا ہیں اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کے خونوں پر آور کہا نووی نے لگا اسمیں تنبیہ ہے اوسپر کہ مستحب ہے متوجہ ہونا امام کا بعد سلام کے مقتدیوں پر اور پوچھنا خواب کا اور اوپر بادرت تعبیر کنندہ والے کے اور تعبیر خواب کے اول وہلہ میں تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے + ۶ ۳ + روایت کی سلفی نے طہوریات میں یزید بن ہارون کے طریق سے کہ کہا سلیمنے مسعودی سے کہ کہتا تھا یونسی مجکو یہ کہ جسنے پڑھی رمضان کی اول شب میں اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا نفل میں محفوظ رہا اوس سال میں یعنی سب بلیات سے + روایت کی ابن مندہ نے عامر اور ابی جعفر سے ہی تفسیر قول اللہ تعالی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ کہ کہا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ سے مراد ہیں لغزشیں جو جاہلیت میں ہوئیں اور مَا تَأَخَّرَ سے جو اسلام میں ہوئیں + اور روایت کی عبد بن حمید نے سفیان سے کہ کہا پہونچا مجکو بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ کہ کہا مَا تَقَدَّمَ جو کچھ کہ ہوا جاہلیت میں اور مَا تَأَخَّرَ جو کچھ کہ ہوا اسلام میں اور جو کچھ کہ میں کیا تک + روایت کی ابن مندہ اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا جب اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا آخر آیت تک مشقت کرنی شروع کی آپنے عبادت میں پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ مشقت کرتی کیسی ہے آپکے اللہ تعالی نے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہیں فرمایا اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا یعنی کیا پس نہوؤں میں بندہ شکرگذار + اور روایت کی ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسماء و صفات میں کہ نام اونکی کتاب کا ہی اور روایت کی ابن عساکر نے ابی ہریرہ سے کہ جب نازل ہوئی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ + فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو کرنے شروع کیے اور نماز پڑھی یہاں تک کہ سوج گئے آپکے دونوں قدم مبارک اور عبادت کی یہاں تک کہ ہو گئے مانند پرانی مشک کے یعنی بسبب مشقت عبادت کے دبلے ہو گئے اور خشک ہو گیا بدن آپ کا پس عرض کیا لوگوں نے کیا کرتے ہیں آپ یہ اپنے نفس سے اور اللہ نے فرمادیے ہیں آپکے اگلے پچھلے گناہ فرمایا

اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ۞ **در منثور** ۞ اور بعضوں نے کہا کہ مراد فتح سے فتح ہونا شہر مکہ کا ہے آنحضرتؐ کی امت کے ہاتھ پر کہ اسی سے شہر فتح ہوئے اور آفتاب سعادت کا اطراف روئے زمین پر چمکا اور بعضوں نے کہا کہ مراد کشایش دل کی ہے کہ ابواب معرفت کے آپ کے دل پر کھلے اور سکل باتیں حل ہوئیں ۞ اور بعضوں نے کہا کہ مراد فتح سے وہ فتح ہائی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فتح پائی اپنے نفس پر اور عقل و تمیز سے دین کی دشمنی کی اور اپنے ویہ ہوا کو تابعدار کیا حتی کہ کہا اسلم شیطانی فی یدی یعنی مسلمان ہو گیا شیطان میرے ہاتھ پر قولہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ الخ یعنی قبول کرنے صلح کے سے جو تیرے دل پر اور مومنوں کے دل پر رنج تھا بسبب اس تابعداری تیری کے عوض اوس رنج کے ایک اور رنج تجھے اٹھانا پڑا اور وہ غم نکلت یعنی لغزش قدم کا ہے کہ بکلو فکر تھی کہ بسبب اوس زلت کے کیا کرینگے ہم اب غم اوس زلت کا تیرے دل سے اوٹھا لیا ہمنے ساتھ بیان کرنے اس آیت کے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ یعنی تیری زلت گذشتہ و آئندہ سب بخشدین اور عوض اوس رنج کے امن دین کر دیا تجکو قولہ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ یعنی اور تو کہ تمام کرے نعمت اپنی تجھپر ساتھ آشکارا دو غالب کرنے دین تیرے کے تمام دینوں پر جیسا کہ فرمایا وہی ہے کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت اور دین حق کے تاکہ غالب کرے دین حق کو سارے دینوں پر اور یہ وعدہ وفا کیا کہ فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ یعنی آج کے دن پورا کیا میں نے تمھارے لیے دین تمھارا اور تمام کی میں نے تجپر نعمت اپنی ۞ قولہ وَيَهْدِيَكَ یعنی اور تو کہ ثابت رکھے تجکو راہ مستقیم پر جیسا کہ فرمایا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ یعنی ثابت رکھ ہمکو راہ مستقیم پر قولہ وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ الخ اور تا مدد کرے خدا تیری یعنی یہ کار تو نہیں نہیں رہنے کا میں تیری اور مومنوں کی مدد کرونگا ایسی مدد کہ تم غالب آؤ گے کفار پر ۞ **زاهدي** ۞

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۗ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

وہی ہے کہ اتارا اطمینان مسلمانوں کے دلوں پر تا زیادہ ہو ایمان اوکا ساتھ ایمان پہلے اونکے کے اور خدا کے لیے ہیں لشکر آسمانوں اور زمین کے اور ہے خدا دانا حکمت ۞ **فتح** ۞ وہی ہے جسنے اوتارا یعنی دل میں ایمان والوں کے کہ اور بڑھے اونکو ایمان اپنے ایمان کے ساتھ اور اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے اور اللہ ہے دار حکمت والا ۞ **تفسیر** ۞ یعنی چین سے رسول کے حکم پر رہے ضدیوں کے ساتھ ضد نہ کرنے لگے آسمین اونکو ایمان کا درجہ بڑھا ۞ **موضح** ۞ یعنی اوتارا اللہ نے مومنوں کے دلوں میں سکون اور خاطر جمعی بسبب صلح کے تا کہ زیادہ کریں یقین طرف یقین اپنے کے اور بعضوں نے کہا سکینہ بمعنی صبر کے ہے مراد صبر اور اعتماد کے اللہ کے وعدے پر اور تعظیم کے واسطے امر خدا کے اور خدا کے لیے ہیں لشکر آسمانوں کے مسلط کرتا ہے بعض کو بعض پر بموجب اقتضائے علم و حکمت اپنے کے ۞ **مدارک** ۞ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لا الٰہ الا اللہ کے اور جب لوگوں نے تصدیق اونکی کی اس امر میں تمام اونکو اوپر زیادہ کیا پھر روزے کو پھر حج کو پھر جہاد کو یہاں تک کہ کامل کیا اونکے لیے دین اونکا پس جو جو حکم کیے گئے کسی چیز کا اور تصدیق کی اوسکی زیادہ کی تصدیق ساتھ تصدیق اپنی کے اور خدا کے لیے ہیں لشکر آسمانوں اور زمین کے اور بس اپنے لشکروں کو کہ مومن ہیں نصرت دیگا ۞ **معالم** ۞ یہ بیان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت کا مومنوں پر کہ دیکھو توفیق دی ہمنے تمکو کہ حمیت جاہلیت پر کا نفرمایا مقابلہ ترک کیا اور ہمارا حکم مانا کہ صلح کرلی حالانکہ ہمنے سکینہ اوتاری تھے دلوں پر کہ رسول نے کہا میں نے صلح کی ہے حکم خدا سے تمنے گردن کھدی زیر حکم اوسکے کے اور آنحضرتؐ و مومنوں کے دلوں پر یہ بھی سکینہ اوتاری کہ کہدو الوں نے جو کچھ کہا قبول کیا اور تحمل کیا اور نہوں نے کہا ہم نہیں جانتے رحمٰن کو مگر مسیلمہ کو تحمل کیا اونھوں نے کہا نہیں اقرار کرتے ہم تیری رسالت کا تو بھی تحمل کیا اونھوں نے کہا جو کوئی تم میں سے ہمارے پاس آوے نہ پھیرینگے ہم اوسکو اور جو ہم میں سے تمھارے

پاس سب کچھ ہے پھیر دنیا یہ سب کچھ سنا اور تحمل کیا بتنا کافر جہالت مین بڑھتے چلے تھے آنحضرت دربار افتکے آرام دل اور حلم زین تھا تھے
تھے اور جو فرمایا وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ وعدہ مدد کا ہے مومنون کے لیے یعنی تمھاری مدد کرونگا کہ بادشاہی آسمان کی زمین کی
سیر علیہ ہے خیر دنیی ہے اپنے کمال قدرت کی اور نافذ ہونے نصرف مشیت کی ھُزَاهدي ہے اور ابن عباس سے ہے تفسیر اسدالی
کے هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ الخ کہ سکینہ کے معنی رحمت کے ہین اور بقول سعید قول اللہ تعالی کے لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ
کما ابن عباس نے کہ اللہ تعالی نے بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے پس جب تصدیق کی اوسکی مومنون نے
زیادہ کی اونکو نماز مین جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکے لیے روزہ پس جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کی اونکے لیے زکوۃ پھر جب تصدیق
کی اوسکی زیادہ کیا اونکے لیے حج پھر جب کہ تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکو جہاد پھر کامل کیا اونکے لیے دین اونکا پس فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کما ابن عباس نے پس بہت مضبوط ایمان آسمان والون کا
اور زمین والون کا اور بہت صادق ایمان اور بہت کامل ایمان بسبب گواہی دینے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ہے ۹۵ درمنثور ✤
لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ
سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

انجام کار اوترے سکینہ کا یہ ہے کہ داخل کرے مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو باغون مین کہ جتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہنین گے
وہان اور دور کریگا اونسے جرم اونکے اور ہے یہ نزدیک خدا کے مطلب پانی بڑی ✤ فتح ✤ تا پونہچاوے ایمان والے مردون کو اور
عورتون کو باغون مین نیچے بہتین اونکے نہرین سدا رہنین وہان اور اوتارے اونسے اونکی برائیان اور یہ ہے اللہ کے ہان بڑی مراد ✤ تفسیر
جو لوگ کہتے ہین جنت کی طلب نقصان ہے یہان سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ہان یہی بڑا کمال ہے ✤ موٰ ذکر کیا گیا ہے انس رضی اللہ عنہ سے
کہ جب نازل ہوئی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ کہا صحابہ نے هَنِيْـًٔا مَّرِيْـًٔا یعنی مبارک و میمون ہو پس کیا کیا جاویگا ساتھ ہمارے اپر تب
آیت لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ ✤ معا ✤ یعنی اوتاری سکینہ تا کہ زیادہ کرین وہ ایمان کو اوہ تا کہ داخل
کرے اللہ بسبب اس زیادہ کرنے کے مومن مردون اور عورتون کو جنتون مین بسبب یہ کہ صلح کروائی تجھ اور سکینہ بھیجی ہمنے اور نصرت کا وعدہ
کیا ہمنے اور اگر تجھکو بسبب اس صبر کرنے کے رنج پونہچا تو بہشت کا وعدہ کیا ہمنے کہ کہا لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ الخ اور یہی ہے یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا یعنی وعدہ کرنا نصرت کا اور داخل کرنا جنت مین اور دور کرنا برائیون کا اللہ کے نزدیک فوز عظیم ہے
اور فوز کے معنی ہین پونہچنا مراد کو ساتھ نجات پانے کے اوس چیز سے کہ ڈراتا ہے زاهدي ✤

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ
دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور تا عذاب کرے منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور شرک کرنے والے مردون کو اور شرک کرنے والی عورتون کو کہ گمان کرتے ہین اوتر
خدا پر گمان برا پونہ ہو جیو مصیبت برا اور غصے ہوا خدا اونپر اور لعنت کی اونکو اور طیار کی اونکے لیے دوزخ اور بری جگہ ہے دوزخ ✤ فتح ✤
اور تا عذاب کرے دغاباز مردون کو اور عورتون کو اور شرک کرنے والے مردون کو اور عورتون کو جو اٹکلتے ہین اللہ پر بری اٹکلین اونھین پر پھیر
بسبب صیبت کا اور غصے ہوا اللہ اونپر اور لعنت کی اونکو اور رکھی اونکے واسطے دوزخ اور بری جگہ پونہچنے ✤ تفسیر ✤ بری اٹکلین
یہ کہ مینہ سے چلتے وقت منافق بہلنے لگے کہ بیٹھ رہے ہے جانا کہ یہ لڑائی مین تباہ ہونگے وطرح سے دبے ہین اور فوج کم اور دشمن کا دبدبہ اور
کافرون نے جانا کہ عمرے کے نام سے آئے ہین چاہتے ہین دغا سے شہر کو لے لین ✤ موٰ ✤ یعنی تسکین دی مومنون کے دلون پر ساتھ صلح

کیے اور وعدہ کیا اونسے فتح کا اور یہ اسلیے کیا کہ تا جانین مومن نعمت اللہ کی صلح ہونے مین اور شکر کرین اوس نعمت کا یعنی آسانی سے اونکو اور عذاب کرے کافرون اور منافقون کو اسلیے کہ غصے ہوا اونسے بسبب اس صلح کے اور مراد اونکے گمان سے یہ ہے کہ اللہ نہین مدد کریگا پیغمبر کی اور مومنون کی اور پھر نہین لائیگا اونکو طرف مکے کے کہ یہان آوین اور فتحیاب ہون ازراہ قہر و غلبہ کے اور علیہم دائرۃ السوء کے یہ بھی ہین کہ جو کچھ کہ گمان کرتے ہین کافر اور منتظر ہین مومنون کے حق مین پس وہ اونھین کے آگے آنے والا ہے اور وہی ہونگے گرفتار ہونیوالے + مل + مومنون کا وعدہ نیک بیان فرما کر مذمت اور وعید کافرونکی یاد کی منافقون نے قبول نکیا اوس صلح کو اور رد کیا حکم آنحضرت کا اور سیر فرمایا اور تا عذاب کرے منافق مردون جو اور منافق عورتون کو اور مشرک مردون کو اور مشرک عورتونکو اور گمان بد کے وبال مین آپ ہی گرفتار ہونگے + ذاهلي

نصف

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○

اور خدا ہی کے لیے ہی لشکر آسمانون کا اور زمین کا اور خدا ہی غالب با حکمت + فتح + اور اللہ کے ہین لشکر آسمانون کے اور زمین کے اور ہی اللہ زبردست حکمت والا + موتفسیر + پس دفع کریگا مکر اون لوگون کا کہ دشمنی کی اوسکے نبی سے اور مومنون سے ساتھ جس لشکر کے کہ اونمین سے چاہیگا ہی اللہ زبردست پس نہین پھیر سکتا کوئی عذاب و سکا حکمت والا یعنی اون کافرون مین کہ تدبیر کی + مل + یعنی جو کچھ کہ آسمان و زمین مین ہی مملوک و مسخر خدا ہے تعالی کا ہی جیسے کہ لشکری اپنے امیر کے تابعدار ہوتے ہین پس سونکو فتحیاب اور کافرونکو مغلوب کریگا جیسا کہ وعدہ کیا ہی + بحر + پھر بیان فرمایا اس آیت کو پہلے تو بعد ذکر کرنے مشرکین کے بیان فرمایا اور پھر بعد ذکر کرنے منافقون کے بیان فرمایا کہ مین قادر ہون ہلاک کرنے + ذاهلي

إِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○

تحقیق ہمنے بھیجا تجکو اظہار حق کرنے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا تا ایمان لاؤ تم اے مسلمانون ساتھ خدا کے اور رسول اوسکے کے اور تا مدد دو دین خدا کو اور ساتھ زور کے اعتماد کرو اوسکو اور ساتھ پاکی کے یاد کرو اوسکو صبح اور شام + فتح + ہمنے تجکو بھیجا احوال بتانے والا اور خوشی اور ڈر سنانا تا تم لوگ یقین لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوسکی مدد کرو اور اوسکا ادب کھو اور اوسکی پاکی بولو صبح اور شام + موتفسیر + شاہد یعنی گواہی دیگا تو اپنی امت پر روز قیامت کے بشارت دینے والا یعنی مومنون کو جنت کی ڈرانے والا یعنی کافرون کو دوزخ سے اور لتؤمنوا مومنوا یعنی جواب ہی رسول خدا علیہ السلام کو اور اونکی امت کو اور تعزروہ و توقروہ کے معنی ہین قوت دو اور اوسکو ساتھ مدد کرنے کے اور تینون ضمیرین یعنی تعزروہ و توقروہ و تسبحوہ مین جو ہین اللہ عزوجل ہی کی طرف پھرتی ہین اور مراد اللہ کی قوت دینے سے قوت دینی اوسکے دین کی اور رسول کی ہی اور جسنے تفریق کی ہی ضمیرون مین کہ پہلی دونون ضمیرین نبی علیہ السلام کی طرف پھیرین ہی اور ہی عمل سے اور تسبیح صبح سے مراد نماز فجر کی ہی اور شام سے چارون نمازین + مل + گواہ کہ گواہی دیگا تو اپنی امت کے افعال پر جیسا کہ فرمایا عزوجل و جئنا بک علی ہؤلاء شہیدا یعنی اور لاوین ہم تجکو امت پر گواہ اور چونکہ اوپر ذکر دو طرح کے لوگونکا تھا مومنونکا اور منافق و مشرکونکو کا فرمایا مبشرا یعنی خوشخبری دینے والا مومنونکو اور نذیرا یعنی ڈرانے والا کافرونکو + ذاهلي + کما قدمنا فی ذکر آنحضرت گواہ ہونگے اپنی امت پر اور سب نبیون علیہم السلام پر کہ اونھون نے احکام الہی پونہچا دیے تھے اور بشارت دینے والے جنت کی اونکو کہ فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی اور ڈرانے والے آگ سے اونکو کہ نافرمانی کرتے ہین اللہ کی + درمنثور + تنبیہ + اسمین اشارہ ہوا اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ ایسے کام کرے کہ مستحق حضرت کی بشارت کا ہو اور ایسے کام نکرے کہ سزاوار آپکے ڈرانے کا ہو حضرت صلی اللہ

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِیْ مَصَارِعَ السُّوْءِ + یعنی آدمی کو افعال گزیدہ اور اعمال پسندیدہ کرنے چاہیں تاکہ وہ بری حرکت سے اور ہلاکت کی جگہوں سے بچے + بیت ہر کہ فرماں بردار سے روز عیبت خواہد + گو در ایام سلامت بحر امروزی کوشش +

إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ أَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا ۝

بالشبہہ جو لوگ کہ بیعت کرتے ہیں ساتھ تیرے بیچ اسکے نہیں ہے کہ بیعت کرتے ہیں ساتھ خدا کے ہاتھ خدا کا ہے اوپر ہاتھ اونکے کے پس جو کہ عہد توڑے پس سو اسکے نہیں ہے کہ توڑتا ہے اپنے نفس کے ضرر پر اور جو کہ تمام کرے اوس چیز کو کہ اوپر اسکے عہد کیا ہے اوسکو خدا تو دے بیچ اوسکے مزدوری بڑی + فتح + جو لوگ ہاتھ ملاتے ہیں تجھسے وہ ہاتھ ملاتے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے اوپر اونکے ہاتھ کے پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہے اپنے بُرے کو اور جو کوئی پورا کرے کہ جسپر قرار کیا اللہ سے وہ دیگا اوسکو بیشک بڑا انعام ہاتھ ملانے کے وقت قول کے وقت قابل مسلمانی کے قبول ہوتا تھا پھر جس بات کا تقید منظور ہوا الرائیونمیں قبل مرنے دم تک بھاگنے کا + موٴ + بیعت کرتے ہیں یعنی بیعۃ الرضوان ہاتھ خدا کا ہے اوپر الٰہ مراد یہ ہے کہ ہاتھ رسول خدا کا جو بیعت کرنے والے ہیں ہاتھوں کے اوپر ہوا وہ ہاتھ اللہ کا ہے اور اللہ پاک ہے جوارح یعنی اعضا سے اور صفتوں جسام سے اور مراد ثابت کرنا اس بات کا ہے کہ عہد میثاق یعنی بیعت و عہد کرنا ساتھ رسول کے مانند عہد میثاق کے ہے ساتھ اللہ کے کچھ تفاوت نہیں اون دونوں میں یہ ایسا ہے جیسے فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جو اطاعت کرے رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی حاصل یہ کہ یہاں بھی یہی مراد ہے کہ جسنے بیعت کی رسول سے اوسنے بیعت کی اللہ سے پس جو کہ عہد توڑے الزام اوپر اونکے نہیں عہد کرنا ہے ضرر اوسکے توڑنے کا گرد سپر کرنا جابر بن عبداللہ کے کہ بیعت کی ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے اور یہ درخت کے اوپر اوسکے اور اسپر کہ نہیں بھاگیں گے ہم پس نہیں تو ہی ہم میں سے کسیسے بیعت مگر جد بن قیس نے کی ایک منافق تھا جا چھپا اپنے اونٹ کی بل کے نیچے اور نہیں گیا ساتھ قوم کے مزدوری کرنی یعنی حیف مال بیعت کرتے ہیں تجھسے یعنی حدیبیہ میں جو بیعت الرضوان ہوئی اور بیعت بھاگنے پر اور موت پر کی تھی کہ ہمیشہ راستہ پر رہیں گے ہم آگے کے جبتک کہ قتل کیے جاویں گے ہم بیعت کرتے ہیں اللہ سے اسلیے کہ بیچ اونھوں نے نفس اپنے اللہ کے ہاتھ پر ہے جیسے کہ ہاتھ اللہ کا ہاتھ اوپر ہاتھوں اونکے کے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ہاتھ اللہ کا ساتھ پورا کرنے خیر کے کہ وعدہ کی ہے اوسنے اوپر ہی ہاتھوں اونکے کے آور کہا سدی نے صحابہ پکڑتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اور بیعت کرتے تھا وسنسے اور ہاتھ اللہ کا اوپر ہاتھ اونکے کے تھا بیعت کرنے میں پھر کہا کلبی نے کہ نعمت اللہ کی اوپر ہدایت میں فوق تمی اوس چیز سے کہ کی + معا + یہ تعریف اون بیعت کرنے والوں کی ہے یعنی بیعت تمھاری کیسی پسندیدہ ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مومنوں سے جب کہ بیعت کی تجھسے درخت کے نیچے + پس ہے نصیب اون لوگوں کے کہ خوشی اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی اوسنے دنیا میں پس ہوئی دنیا اونکے لیے مانند جنت کے اور اونھوں نے جو بیعت حضرت سے کی اور اوسکو جناب باری نے اپنی طرف منسوب کیا اعین کمال بزرگی کے اور شرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مقبولیت بیعت کرنے والوں کی نا ہوئی + بیت نکسار ایں جہان ناپائدار + توجہ دانی کہ دراں گرد سواری باشد + اور یہ جو فرمایا کہ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ مراد اوسے تصرف قوی ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے فلاں چیرہ دست یعنی فلاں قوی تر ہے پس معنی اسکے یہ ہیں کہ خدا غالب و قاہر ہے تمھارے دشمنوں اور فعال عسر لیتے ہیں کہ ید بمعنے نعمت اور مراد اوس سے احسان لیتے ہیں جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ فلانے کے لیے مجھ پر ید یعنی احسان ہے پس معنی آیت کے یہ ہیں کہ آنحضرت کے صحابہ نے جب آنحضرت سے بیعت کرنے میں ہاتھ رکھا حضرت کے ہاتھ پر ساتھ فدا کرنے تن اور جان

ف ۱ ع ۱ ف ۲ ع ۲ ف ۳ ع ۳ ف ۴ ع ۴ ف ۵ ع ۵ ف ۶ ع ۶ ف ۷ ع ۷

اور مال کے آگے آنحضرتؐ کے رضامندی کے لیے فرمایا یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ یعنی جو کچھ کہ مینے وعدہ کیا ہی اسنے ثواب کا دنیا اور آخرت مین وہ زیادہ ہی اور اسنے کہ اونھون نے فدا کیا اونھون نے فانی اور دیا ہوا سپر افراد کیا اور بیٹے باقی دینے زوال عطا کیا فَمَنْ نَّکَثَ یعنی جو کوئی توڑے اس عہد کو بال اوس عہد توڑنے کا اوسپر ہی ضرر اسکے عزوجل کو کچھ نقصان نہین اور جو کوئی پورا کریگا اوس عہد کو کہ خدا کے ساتھ کیا ہی یا رسولؐ خدا کے ساتھ کیا ہی دیگا اللہ اوسکو اجر عظیم کہ وہ جنت ہی ✦ زاھلی ✦ تنبیہ اس آیت کریمہ مین بھی رد ہی اون شقیوں کا کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دوزخی بتاتے ہین عیاذا باللہ سبحان اللہ پاک پروردگار تو فرماوے فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا یعنی پس قریب ہی کہ دیگا اللہ اونکو اجر عظیم یعنی جنت اور یہ وہ جھکا رین کو یا معاذ اللہ اللہ صاحب کو جملاتے ہین کمال ہی احمق ہین اور پھر اپنی سمجھ اور عقیدے کی تعریفین کرتے ہین کاشکے گونگے ہوتے تو یہ حماقت انکی تو ظاہر ہوتی صدق اللہ وصدق الرسولؐ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ یعنی ساری بلائین گویائی ہی کے ساتھ لگی ہی ہین کیا یہ حدیث جامع ہی کہ ہر طرح کا شخص اسمین غور کر اپنے لیے نصیحت حاصل کرسکتا ہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِنَّ دَاءً اَوْرَدَنِیْ الْمَوَارِدَ یعنی اس زبان نے بہت سی ہلاکت کی جگہون مین پونہچایا مجکو اللہ بچاوے مجکو خواہش نفسانی کی اتباع سے کہ جس سے ایسی ایسی بلائین پیدا ہوتی ہین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِیَّاکَ وَاتِّبَاعَ الْھَوٰی فَقَدْ اَقْلَعَ مَنْ عُصِمَ مِنْہُ وَمِنَ الطَّمَعِ وَالْغَضَبِ یعنی بچا اپنکو خواہش نفسانی کی پیروی سے پس تحقیق مراد کو پونہچا وہ شخص کہ بچا اوس سے اور طمع اور غضب سے ✦

سَیَقُوْلُ لَکَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَھْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِھِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ قُلْ فَمَنْ یَّمْلِکُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا اِنْ اَرَادَ بِکُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ نَفْعًا بَلْ کَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ○

کہینگے تجھسے پیچھے چھوڑے ہوئے اعراب سے یعنی جنھون نے کہ سفر حدیبیہ مین موافقت نہین کی واللہ اعلم وہ کہینگے مشغول کیا ہمکو ہمارے مالون نے اور فرزندون نے پس بخشش طلب کر ہمارے لیے کہتے ہین اپنی زبانون سے جو کچھ کہ نہین ہی اونکے دلون مین تو کہہ کون کرسکتا ہی تمھارے لیے خدا سے کچھ جو چاہے خدا نقصان پونہچانا تمکو یا چاہے تمھارے حق مین فائدہ پونہچانا بلکہ ہی خدا خبردار ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ✦ فتح ✦ اب کہینگے تمکو پیچھے رہنے والے اگر ہم لگے روکے گئے اپنے مالون مین اور گھرونمین سو ہمارا گناہ بخشوا کہتے ہین اپنی زبان سے جو نہین اونکے دلمین تو کہہ کیا کچھ چلتا ہی اللہ سے تمھارے واسطے اگر وہ چاہے تمپر تکلیف یا چاہے تمکو فائدہ بلکہ اللہ ہی تمھارے کام سے خبردار ✦ تفسیر ✦ آیا ہی کہ جب آنحضرتؐ عمرے کے قصد سے متوجہ مکے کے ہوئے سال حدیبیہ مین تو اعراب بنی غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور اشجع اور دیل کو طلب فرمایا تا کہ اب سعادت مین حاضر رہین وہ قریش کی لڑائی سے ڈر کر یہ بہانہ مشغولی اہل و مال کا کرکر پیچھے رہ گئے حق تعالی نے یہ آیت اوتار کر اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ جب حدیبیہ سے سفر سے پھر وگے تو یہ پیچھے رہنے والے عذر مذکور ظاہر کرینگے کہتے ہین اپنی زبانون سے الخ یعنی یہ عذر اور بخشش چاہنی فقط زبانی ہی دل مین کچھ اثر اسکا نہین اسلیے کہ دل مین انکی کچھ ہر وا نہین کہ عذر قبول کرے تو اور استغفار کرے تو یا نہ کرے تو ✦ بحر ✦ بہانہ کیا کہ ہم اہل و مال کی خبر گیری مین مشغول ہین کوئی خبر گیران ہمارے مال نہین بخشش طلب کر ہمارے لیے تا کہ بخشے اللہ ہمسے گناہ پیچھے رہ جانیکا تمھارے ساتھ سے پس اسکو جھٹلایا اللہ صاحب نے کہ پیچھے رہنا اکا اس سبب سے نہین ہی کہ جو کہتے ہین بلکہ بسبب شک و نفاق کے ہی اور طلب کرنا اونکا استغفار کو بھی نہین سمادر ہی حقیقت کون کرسکتا ہی الخ یعنی کون بچا سکتا ہی اگر تمکو اللہ کی شامت و مضرت اگر چاہے ضرر پونہچانا تمھارا قسم قتل و شکست سے یا چاہے تمکو نفع پونہچانا قسم ملنے غنیمت و فتحیابی سے پس پیچھے رہنا تمھارا بسبب خوف ضرر کے محض سستی ایمان تمھارے کی ہی بلکہ ہی خدا خبردار اس سے کہ تم یہ عذر نہین کرتے تھے ✦ بل ✦ یعنی اونھون نے گمان کیا کہ پیچھے رہا

قولہ بل یعنی الخ ملاک ۱۲

ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دفع کریگا جسسے ضرر کو اور حاصل کریگا نفع کو کہ سلامت رہینگے جانون اور مالون سے پس خبردی اللہ تعالی نے اونکو کہ اگر اللہ کچھ ضرر پہنچانا چاہے تو کوئی قادر نہین ہے اوسکے دفع پر ✤ **معالم** ✤ یہ معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ خبر غیب کی دیے گئے اللہ عزوجل کی طرف سے کہ وہ یون کہینگے **قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ** الخ یعنی وہ کہینگے کہ ہم اسلیے نہ گئے کہ ہمارے مال اور اہل و عیال ضائع ہونگے اور بیرہن حکم ہوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تم کہو کہ اللہ کے ضرر نفع کو کون روک سکتا ہے مالک نفع و ضرر کا وہی ہے نہ تم **بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا** یعنی مالک نفع و ضرر کا کوئی نہین ہے سوا اللہ کے پس تم جو عذر بیجا کرتے ہو یہ سب بہانے یا زبان ہین کچھ اصل نہین اسکی بلکہ اللہ تعالی خبر رکھتا ہے اوس سبب کی کہ جسسے پیچھے رہے تم کہ وہ بدگمانی تمھاری ہے ساتھ اللہ کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے **بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ** الخ ✤ **زاهدی** ✤ **تنبیہ** ✤ اس آیت کریمہ سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جو مال و اولاد کے سبب اللہ کی طاعت سے باز رہے وہ بمصداق اس آیت کے اور محل عتاب آئی کا ہو سکتا ہے اسی لیے فرمایا اللہ جل شانہ نے **اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ** ✤ اور فرمایا **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ** ✤ یعنی اے مسلمانون باز رکھین تمکو اموال اور اولاد تمھارے اللہ کی یاد سے اور جو کوئی کرے یہ بس وہی تو ٹاپانے والے ہین اور یہ بھی اس آیت سے ظاہر سے معلوم ہوا کہ جب مالک نفع و ضرر کا سوا خدا کے عزوجل کے کوئی نہین ہے تو آدمی کو چاہیے کہ جب کچھ بلا و مصیبت درپیش آوے تو اوسکی طرف رجوع کرے اور کسی سے کچھ غرض نہ رکھے اور فرمانبرداری اوسکی بوجہ احسن کرے تا نجات پاوے تکلیف سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے **وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ** ✤ اور حضرت فرید الدین عطار رحمہ اللہ فرماتے ہین ✤ **مثنوی**

در بلا یاری مخواہ از ہمچو خس	زانکہ نبود جز خدا فریاد رس	جای گریست این جہانی دوستی مخ	چشم عبرت بر گشا و لب ببند
ہمچو پیر انبیا مرسل مرو	پند ناصح را مگو ترک از جان شنو	نفس خود را با گزند یاری مده	تا بر باد از تنبہ کاری مده
ہر کجا ہست بود انجا مرو	در رہ حق ہمچو ناہموار مرو	دشمنی داری از دین باش	ترسر بقضیہ ستون سکان باش
در فریق و ہوا مرکب متاز	خویشتن را مشخرہ شیطان مساز	چون سفر در پیش داری اے فقیر	عمر خود را سر بسر بر باد گیر
ای پسر اندیشہ از افضال کن	نفس خود را از لگد پامال کن	چون کسان را ہست ہر دم صد خطر	جای غفلت نیست چندین بیخطر
آتشی در پیش داری ای فقیر	فہم کن خوف ستا از نار سعیر	عقبہ در ہست بارت بر گران	نگذرد بار تو سعی دیگران
یارب آن ساعت کہ جان بر لب رسد	جسم پر مردہ بتاب تب رسد	شربت شہد شہادت نوشیم	خلعت راہ سعادت پوشیم
	چون ندارم درد و عالم ہمچو توس	ہم تو میباشی مرا فریاد رس	

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ✤

✤ بلکہ گمان کیا تمنے کہ پھر نہین پھرینگے پیغمبر اور مسلمان اپنے گھر والون کی طرف ہمیشہ کو اور آراستہ کیا گیا یہ گمان تمھارے دلون مین اور گمان کیا تمنے گمان بد اور ہو گئے تم قوم ہلاک ہونے والے ✤ **فتح** ✤ کوئی نہین تمنے خیال کیا کہ پھر کر نہ آویگا رسول اور مسلمان اپنے گھر کبھی اور بھلا نظر آیا تمھارے دل مین یہ اور مکمل کی تمنے بری اگلیون اور تم لوگ تھے گھسنے والے ✤ **موضح قسمین** ✤ آراستہ کیا گیا یعنی آراستہ کیا اس گمان کو شیطان نے اور گمان کیا تمنے گمان بد کا کہ غالب ہونگے اور مسلمان مارے جاوینگے اور اسلام باطل ہو گا اور فساد ظاہر ہو گا **وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا** کے معنی یا تو یہ ہین کہ اور ہو گئے تم قوم فساد کرنے والے اپنے نفسون مین اور دلون مین اور نیتون مین یا کہ خیر تم مین نہ رہا یعنی ایسے ہو گئے تم قوم ہلاک ہونے والے اللہ تعالی کے نزدیک مستحق اوسکے غضب و عذاب کے بسبب گمان کے ✤ **عمل** ✤ **بحر** ✤

تنبیہ + اس سے معلوم ہوا کہ جناب باری تعالیٰ سے بندہ گمان نیک رکھے اور بدگمانی سے بچے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ یعنی میں بندہ کے نزدیک گمان بندے اپنے کے کہ رکھتا ہی مجھسے یعنی اگر گمان نیک مجھسے رکھتا ہی بندہ تو اچھا معاملہ کرتا ہون اوس سے اور اگر گمان بد رکھتا ہی ویسا ہی معاملہ بد کرتا ہون اوس سے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بری باتین شیطان آدمی کے نفس مین اچھی کرکر دکھاتا ہی یہی سبب ہی کہ کاج و رنگ وغیرہ خرافات کی طرف بہت رغبت ہوتی ہی آدمی کو جب ایسی بلا مین گرفتار رہو تو اعوذ و لاحول پڑھے جانے کہ یہ شیطان نے جال پھیلایا ہی +

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝

اور جو کوئی ایمان نہ لایا ساتھ خدا کے اور پیغمبر اوسکے کے پس تحقیق ہمنے طیار کیا ہی واسطے اِن کافرون کے آگ کو + **فتح** اور جو کوئی یقین نہ لاوے اللہ پر اور اوسکے رسول پر تو ہمنے رکھی ہی منکرون کے واسطے دہکتی آگ + **موضح**

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اور خدا ہی کے لیے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی اور عذاب کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور ہی خدا بخشنے والا مہربان + **فتح** اور اللہ کا ہی راج آسمانونکا اور زمین کا بخشتے جسکو چاہے اور مارے جسکو چاہے اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان + **موضح تفسیر** خدا کے لیے ہی بادشاہی الزامیعنی تدبیر کرتا ہی آسمان و زمین مین موافق قدرت و حکمت کامل اپنی کے بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی الزامیعنی بخشتا ہی اور عذاب کرتا ہی اپنی مشیت و حکمت سے بخشنا اوسکا مومنون کو بفضل اوسکا ہی اور عذاب کرنا کافرون کو بعدل اوسکا ہی بخشنے والا مہربان سبقت لے گئی ہی رحمت اوسکی غضب اوسکے + **مل ذاھبی**

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

کہینگے تجکو پیچھے چھوڑے ہوئے جسوقت کہ روانہ ہوؤ گے تم طرف غنیمتون کے یعنی خیبر کی غنیمتون کے تا لو تم اونکو چھوڑو ہمکو تو پیچھے چلین ہم چاہتے ہین کہ خلافت کرین خدا کے وعدے کو کہہ ہمارے پیچھے نہین چلنے کے تم ایسا ہی فرمایا ہی خدا نے پہلے اس سے پس کہینگے نہ بلکہ حسد کرتے ہو تم ہم پر بلکہ ہمیشہ نہین سمجھتے مگر تھوڑا + **فتح** اب کہینگے پیچھے رہنے والے جب چلوگے غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین ہمارے ساتھ چاہتے ہین کہ بدلین اللہ کا کہا تو کہہ ہمارے ساتھ نہ چلوگے یون کہہ دیا اللہ نے پہلے سے پھر اب کہینگے نہین تم چلتے ہو ہمارے پہلے سے کوئی نہین پر وہ سمجھتے نہین ہے مگر تھوڑا + **تفسیر** جب مکے سے پھرے وہان سے حکم ہوا کہ خیبر چلو اور اون لوگون کے سوا کوئی ساتھ نہ چلے مدینے مین تین دن کر اقرار ادا کیا جو لوگ پہلے سفر مین ڈر کر رہ گئے تھے اس سفر مین لالچ کو ملیا ہوئے اونکو اللہ کا حکم سنا دیا خیبر مین جو بہت سی جنگی احزاب بین قومون کو چڑھا لائے تھے + **موضح** پیچھے چھوڑے ہوئے یعنی جو کہ پیچھے رہ گئے تھے حدیبیہ سے جانے مین چاہتے ہین الزامیعنی یہ کہ تغیر کرین اللہ کے وعدے کو کہ جو حدیبیہ والون سے کیا تھا اور وہ یہ ہی کہ وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اونسے کہ دیئے ہی غنیمتون کے عوض مین تمکو خیبر کی غنیمتین دینگے جب کہ پھر وگے والون سے صلح کرکر سوا تمہارے اور کسی کو وہان کی غنیمت نہین ملنے کی ہمارے پیچھے نہین چلنے کے تم یعنی طرف خیبر کے اور پیغمبری اللہ تعالیٰ نے اوسکے ساتھ نجانے کی یا اللہ کی بات بدل جاتی نہین سنتے اس سے یعنی پہلے پھرنے والے سے طرف مدینے کے فرما دیا تھا کہ غنیمت خیبر کی اونھین کو ملے گی جو حدیبیہ مین حاضر تھے نا اور وہ لوگ نہین تھے نہ الزامیعنی اللہ نے یکلخت نہین کہا بلکہ تم حسد کرتے ہو ہمپر یعنی ناگوار معلوم ہوتا ہی تمکو کہ شریک ہووین ہم تمھاری غنیمت مین سمجھتے نہین تھے الزا

یعنی کلام خدا سے مگر تھوڑا یعنی کچھ تھوڑا سا یعنی نرا قول ✤ **ف۱** آیا ہے کہ رسول علیہ السلام ذی الحجہ کے مہینے میں چھٹے سال حدیبیہ سے پھر کر مدینے میں آئے اور ماہ محرم میں ساتویں سال غزوہ خیبر کو متوجہ ہوئے اور مکہ الٰہی آیا کہ سوائے حاضران حدیبیہ کے اس غزوے میں کوئی تمہارے ساتھ باہر نکلے تا غنیمتوں کی تمہیں کچھ عوض میں حاصل نہیں کہ ملیں اور جب عزم باجزم ہوا خلقوں نے کہا کہ چھوڑو ہمکو ہم اسی راہ تمہارے ساتھ چلیں ہم حکم الٰہی آیا **قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا** پہلے اس سے یعنی پہلے تمہیں کرنے تمہارے ساتھ یا پہلے آنے ہمارے کے بدلے میں **بَلْ كَانُوْا** الخ یعنی بلکہ ہیں کہ نہیں جانتے کہ امر دین میں کیا چیز مفید ہوا اور کیا مضر مگر تھوڑے اونسے کہ تصدیق کرنے والے خدا اور رسول کے ہیں اور یا یعنی ہیں کہ نہیں پاتے مگر کچھ احکام الٰہی سے ✤ **معا** ✤ **بحر**

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

کہدے تم پیچھے چھوڑے ہوؤنکو اعراب سے کہ تم بلائے جاؤگے طرف لڑائی ایک قوم سخت لڑائی والوں کے کہ لڑو تم اونسے یا یہ کہ مسلمان ہوں پس اگر فرمانبرداری کرو گے خدا انکو مزدوری اچھی اور اگر منہ موڑو گے جیسے کہ منہ موڑا تھا تمنے پہلے اسسے عذاب دیگا تمکو عذاب دردینے والا ✤ **فتح** ✤ کہدے پیچھے رہ گئے ہوئے اعراب سے کہ تم بلائے جاؤگے طرف لوگوں کے بڑے سخت زور والے تم اونسے لڑو گے یا وہ مسلمان ہونگے پھر اگر حکم مانو گے دیگا تمکو اللہ بھلا اچھا اور اگر پلٹ جاؤ گے جیسے پلٹ گئے پہلی بار مارا دیگا تمکو ایک دکھ کی مار ✤ **تفسیر** اپنے رسول کو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد تجھے چھوڑے ہوئے یعنی تجھ سے پیچھے رہ گئے جو اعراب ہیں کہ جو تجھ سے حدیبیہ میں نہ آئے اور مراد قوم سخت اولی البأس سے یا فارس کے ہیں اور مرتد کہ جنسے اوسکے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلیے کہ لشکریں عرب اور مرتدین ہی ایسے ہیں کہ نہیں منع کیا جاتا ہے اونسے مگر اسلام سے یا اور معصوب نے کہا کہ وہ سخت لڑائی والوں سے فارس ہیں کہ بلایا اعراب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے لڑنے کے لیے اور تم اونسے یا کہ ہوں مسلمان یعنی ایکدن اونکو اسلام یا مقاتلہ اسلام اور ہونگے معنی **تُقَاتِلُوْنَهُمْ** کے اس تاویل پر **يُسْلِمُوْنَ** یعنی تا بعد اسکے ہوں اسلیے کہ فارس مجوس ہیں قبول کیا جاتا ہے اونسے جزیہ اور اس آیت میں دلالت ہے اوپر صحت خلافت شیخین کے اسلیے کہ وعدہ کیا اونسے ثواب کا اور امر فرمانبرداری داعی یعنی بلانے والے کی وقت بلانے اوسکے کے اسی قول اپنے میں **فَاِنْ تُطِيْعُوْا** الخ یعنی پس اگر فرمانبرداری کرو اوسکی کہ بلاوے تمکو قتال کی طرف وہگا تمکو اللہ اجر نیک یعنی جنت پس واجب ہوا یہ کہ ہو داعی مفترض الطاعۃ یعنی اوسکی فرمانبرداری فرض ہو حاصل سکر یہ جب اسکے شیخین کی طاعت فرض ہوئی پس اسسے حقیت اوسکی خلافت کی معلوم ہوئی جیسے کہ موند موڑا تھا پہلے اسسے یعنی صدیبیہ میں عذاب دردینے والا یعنی آگ کا آخرت میں ✤ **ملا** ✤ مراد سخت اور موثر ہے نام جہاں سے یکدم اب کے ہیں یا مرتد عرب کے یا فارس یا روم یا ہوازن یا غطفان کہ جنھوں نے وادی حنین میں آنحضرت سے جنگ کی کہا رافع بن خدیج نے کہ ہم پڑھتے تھے اس آیت کو اور نہیں جانتے تھے ہم کہ وہ کون ہیں یہاں تک کہ بلایا ابوبکر نے طرف قتال بنی حنیفہ کے پس جانا ہمنے کہ وہی ہیں اور کہا ابن مجرج نے کہ بلایا اونکو عمر نے طرف قتال فارس کے اور جب اوپر تری یہ آیت تو کہا معذور ہوئے ہم کہ ہمارا کیا حال ہوگا یا رسول اللہ پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے آگے کی آیت **لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى** الخ ✤ **معا** ✤

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۧ

نہیں نابینا پر کچھ گناہ اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ اور نہ بیمار پر کچھ گناہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے

خدا کی اور اوسکے رسول کی داخل کریگا خدا اوسکو باغون مین کہ چلتی ہین اونکے نیچے نہرین اور جو کہ موند موڑے عذاب کرے اوسکو عذاب دردینے والا ۔ **فتح** ۔ اندھے پر تکلیف نہین اور دلنگڑے پر تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اوسکے رسول کا اوسکو داخل کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتیان نیان اور جو کوئی پلٹ جاوے اوسکو مارے دکھ کی مار ۔ **تفسیر** ۔ یعنی جہاد مین معذور لوگون پر فرض نہین ۔ **مو** ۔ فرمانبرداری کرے یعنی جہاد وغیرہ مین اور موند موڑے یعنی طاعت سے آیا ہو کہ جب پہلی آیت اوتری تو ضعیف اور عاجز مسلمانون نے اندیشہ کیا کہ ہم بسبب عجز کے جہاد سے پیچھے رہتے ہین دیکھیے ہمارا کیا حال ہوگا یہ آیت اوتری کہ معذور معافی مین ہین ۔ **مل بحر** ۔ اوس وقت لوگ تین طرح کے تھے ایک تو وہ تھے کہ حدیبیہ کو گئے حضرت کے ساتھ رغبت سے اور دوسرے وہ تھے کہ نہین گئے بسبب عذر کے اور تیسرے وہ تھے کہ نہین گئے قصداً بلا عذر پس رغبت سے جانے والون کے حق مین تو فرمایا لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ آخر آیت تک اور فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ آخر آیت تک اور جو کہ قصداً بلا عذر نہ گئے تھے اونکے حق مین فرمایا از راہ عتب وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ آخر آیت تک اور جو کہ بعذر نہ گئے تھے اونکے حق مین یہ آیت اوتاری لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ آخر آیت تک ۔ **ذا هدي تنبيه** ۔ جاننا چاہیے کہ بڑی فرمانبرداری خدا اور رسول کی یہ ہے کہ اپنے کو گناہ سے بچاوے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین أَطْوَعُ النَّاسِ لِلَّهِ أَشَدُّهُمْ نُفُوراً لِلْمَعْصِيَةِ ۔ یعنی بڑا فرمانبردار اللہ کا لوگون مین وہ ہی ہے کہ اللہ کے گناہ کو نہایت بُرا جانے اور دشمن رکھے اوسکو پس اللہ تعالی کو ہر وقت حاضر ناظر جانے اپنے احوال کا کسی بزرگ سے اپنے یار کو وصیت کی جب اوسنے عرض کی کہ مجکو وصیت کیجیے کہ گناہ سے خدا اوہان جاکے کیجیو جہان خدا انکھے ۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمانے ہین اِنَّ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ عُيُوناً فَاسْتَحْيِ ۔ یعنی اپنے حال کو ہر وقت درست رکھ موافق شرع کے اور سیدھی راہ شریعت کی نچھوڑ اسلیے کہ خدائے عزوجل کے لیے آنکھین ہین یعنی علم و قدرت کی کہ ظاہر و باطن تیرے کو اون آنکھون سے دیکھتا ہی اور تیرے حرکات و سکنات کو مشاہدہ فرماتا ہی حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ۔

نظم

ای پسر گمذار راہ شرع را	اصل یابی گر تہ گیری فرع را	از شریعت گر نہی سیرون قدم	در ضلالت اوفتی از رنج و غم
ہر کہ در راہ ضلالت میرود	از جہالت در وبالت میرود	در عذاب آخرت ماند مقیم	در سخا و مردمی مشہور باش
ہر کہ بگریزد ز راہ مستقیم ۔	در رہ شیطان و فرزن گاہ اوی	تا نگردی خوار و بدنام ای اخی	
ہر کہ در راہ حقیقت ثابت است	روز و شب خائف ز قہر قاہر است	بر خلاف نفس کن کار ای پسر	تا نیفتی خوار در نار ای پسر
بر مراد نفس رفتن ابلہی ست	نفس را تابع شدن از گمرہی ست	کار نفس بدہ بہ شور و شرست	جنگ با نفست جہاد اکبرست
نفس را گر باز داری از ہوا	دین و دنیا حاجت گردد روا	جای آنکس را کند حق در بہشت	کو ہوای نفس خود را بکشت

نکتہ ۔ ایک محقق کہتے ہین کہ آیت سیقول سے یہان تک اشارہ ہی ہوا لہو سوء احوال کی طرف کہ احوال و مقامات عاشقین عارفین کا سنکر طمع خام اوس مقصد کے حاصل کرنے مین کرتے ہین اور جب ضرورت مجاہدۂ نفس کی اور ترک غیر اللہ کی پیش آتی ہی تو حیلہ و بہانہ وجود اہل و عیال کا پیش لاکر ترک دنیا اور دنیا کی چیزون کو مثال دیتے ہین اور اور شیطانی فریبون کے ساتھ مغرور ہوکر بیچ خدا کے صبر بعد و حرمان کے مبتلا رہتے ہین کہا ای عارف کامل کہ بغیر تابعدار ہونے نفس ہوسی کے ساتھ مجاہدہ اور ریاضت کے داخل ہونا قرب و مشاہدہ کے جنت مین ممکن نہین ہی کہ سعدہ نہ ہوا ۔ استاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا مَنْ كَانَ لَهُ عُلَّارٌ فِي الْمُجَاهَدَةِ مَعَ النَّفْسِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتِيَهُ رُخْصَتَهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتِيَ عَزَائِمَهُ ۔ **بحر** ۔ یعنی جسکو عذر ہو مجاہدے مین ساتھ نفس کے پس اللہ دوست رکھتا ہی رخصت پر عمل کرنے کو جیسے کہ دوست رکھتا ہی عزیمتون پر عمل کرنے کو ۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ
عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

تحقیق خوش ہوا اللہ مسلمانوں سے جبکہ بیعت کرتے تھے تجھ سے درخت کے نیچے پس جانا جو کچھ کہ اونکے دل مین ہے پس اوتاری خاطر جمعی اونپر اور بدلہ دی اونکو ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت کہ لیوین اونکو یعنی غنیمتین خیبر کی اور ہے خدا غالب باحکمت + فتح اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھ سے اوس درخت کے نیچے پھر جانا جو اونکے جیمین تھا پھر اوتارا اونپر جین اور انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک اور بہت غنیمتین جو اونکو لینگے اور ہے اللہ زبردست حکمت والا + تفسیر + جب صلح کا سوال جواب تھا حضرت نے بھیجا مکہ مین حضرت عثمان کو یہان خبر پھیلی اوس کی کہ اونکو مار ڈالا حضرت نے کہا اب ہمکو لڑنا حلال ہوا تب بہل اونھون نے کی اور وہ خبر جھوٹ تھی اور یہ بی کہ اسّی آدمی مکے کے لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دوکیلے کو مارین وہ سب جیتے پکڑ لیے پس حضرت نے ارادہ کیا لڑنے کا تو ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے اور کہا مجھسے قول کرو کہ مرتے تک کوتاہی نکرو سب نے قول دیا ایک منافق تھا جدّ بن قیس اونکے سوے کوئی نہین یہ ماوہ بیعت اللہ کے یان قبول پڑی اللہ نے جانا جو اونکے دل مین یعنی ظاہر کا اندیشہ اور دل کا توکل اور انعام دی فتح خیبر اس سے مسلمان آسودہ ہوے اور حضرت نے فرمایا اس بیعت والا کوئی نجائیگا دوزخ مین + مو + پس جانا جو کچھ کہ اونکے دل مین ہے یعنی اخلاص اور صدق دل اور جس چیز مین کہ بیعت کی اوسپر اوتاری خاطر جمعی اور امن بسبب صلح کے اونکے دلونپر اور فتح قریب سے مراد فتح خیبر ہی کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور بہت سی غنیمتون سے بھی مراد غنیمتین خیبر کی ہین کہ وہان سے زمین زرعی اور مال بہت ہاتھ لگا آنحضرت نے اوسکو اہل حدیبیہ پر تقسیم فرمایا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین اور یہ نام اونکا اسی آیت کے سبب سے رکھا گیا اور یہ بیعت کیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی آیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گذرے اوس نکا پر بعد اسکے کہ جاتا رہا درخت پس فرمانے لگا کہ کہان تھا وہ درخت پس بعضے کہنے لگے یہان تھا اور بعضے کہنے لگے یہان تھا پس جب بہت ہوا اختلاف اونکا تو کہا چلو جاتا رہا درخت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حدیبیہ کو اَنْتُمْ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ یعنی تم بہتر ہو روے زمین والون کے ہو اور سبب اس بیعت کا یہ ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین اوترے تو حراس بن امیہ خزاعی کو بھیجا قریش اور ابوسفیان کے پاس سے کو اپنی کر کر اور سوار کیا اونکو اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا ثعلب تھا تو کہ پونہچاوے اشراف قریش کو آپ کی طرف سے پیغام کہ عمرہ کے لیے آئے ہین پس کونہین کاٹ ڈالا اونھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور ارادہ کیا حراس کے قتل کرنے کا پس بچایا اوسکو بعضے مکے والون نے اور چھوڑ دیا اوسکو یہان تک کہ آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب کو تو کہا بھیجون اونکو طرف مکے کے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون قریش سے اپنی جان پر اور نہین ہین مکے مین عدی بن کعب کی اولاد مین سے کوئی کہ بچاوے مجھکو اور قریش جانتے ہین بیری تختی اور دشمنی کو کہ جو اون سے رکھتا ہون ولیکن بتلا دیتا ہون مین ایک شخص کو کہ وہ مجھسے زیادہ عزت رکھتا ہے اونمین وہ عثمان ہین پس بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کو اور بھیجا اونکو ابوسفیان اور اشراف قریش کے پاس کہ اونکو خبر دین کہ آنحضرت نہین آئے ہین لڑنے کے لیے بلکہ آئے ہین اس بیت کی زیارت اور تعظیم و حرمت کے بجالانے کے لیے پس نکلے عثمان طرف مکے کے پس ملا اونسے ابان بن سعید بن ابی العاص جسوقت کہ داخل ہوے عثمان مکے مین یا پہلے داخل ہوے اونکے کے اوسمین پس اوترا ابان اپنی سواری سے اور سوار کیا اونکو مانگے اپنے پھر پیچھے بیٹھا لیا اونکے آپ اور پناہ دی اونکو یہان تک کہ پونہچایا پیغام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا ابوسفیان نے اور قریش کے اور سردار دن نے عثمان سے جسوقت کہ فارغ ہوے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پونہچانے سے

کہ اگر طواف کیا چاہتا ہے تو بیت اللہ کا طواف کرلے کہا عثمان نے کہ نہیں طواف کرونگا میں یہاں تک کہ طواف کریں اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس رد کیا عثمان کو قریش نے اس قصے کے وقت پس خبر پہونچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمانوں کو یہ کہ عثمان قتل کیے گئے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ٹھہریں گے ہم یہاں تک کہ لڑیں ہم قوم قریش سے اور بلایا لوگوں کو طرف بیعت کے پس بیعت کی اونھوں حضرت سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے اوپر کہ لڑیں گے قریش سے اور بھاگنے کے نہیں اور بیعت کرنے والے جوان ہوتے ۔ **مل معاً تنبیہ** ۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ وہ بیعت باعث اللہ کی رضامندی اور سبب انعام کی ہوئی ہے کہ خلوص دل سے کرے نہ لوگوں کے دکھاوے کو اور بحسب رسم کے یعنی خلوص دل سے توبہ ہو نہ یہ کہ ادھر بیعت کی اور ادھر گناہوں پر مستعد ہو گئے کہ پیر کے جھنڈے کے نیچے قیامت میں جا کھڑے ہونگے اب تو جو چاہیں ہو کریں یہ بیعت فقط نمود کے لیے ہی باعث تباہی دارین کی حدیث شریف میں آیا ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی ریا باعث ہوتا ہے اوسکی مقبولیت کا پس مرد ہو تابع اوسکو کہ ناظر اسکا چاہیے کہ ایک بزرگ کو گواہ کر کر خدا تعالیٰ سے ہمنے توبہ کی ہے اس عہد کو پورا کریں اور عہد توڑ دیں تو اسکی رعایت کریں یہ نہیں کہ پیر کو باپ سمجھ کر خلاملا ہوں اور اس سے بلکہ پانوں تک باہیں اور خاوند سے اگر منع کرے تو کہیں کہ صاحب ہمارا باپ ہے اوسکی مخالفت ہی سے منع کرتے ہو حال انکہ اسکو اطاعت خاوند کی کرنی چاہیے کہ حدیث شریف میں آیا ہے جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ یعنی جہاد عورتوں کا یہ ہے کہ اپنے خاوند سے معاملہ نیک کریں یعنی تابعدار و فرمانبردار ہو اپنے خاوند کا اور اپنے نفس پر مشقت اوٹھائی عورتوں کا یہی جہاد ہے ۔ اور جو پیر ایسی باتوں کو روا رکھیں وہ آپ بھی ڈوبے اور مرید کو بھی ڈبو دیا ۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

وعدہ کیا تمکو اللہ نے غنیمتیں بہت کہ لوگے تم اونکو پس جلدی عطا کیں یہ غنیمتیں یعنی غنیمتیں خیبر کی اور باز رکھے ہاتھ لوگوں کے تمسے یعنی حدیبیہ میں اور تو کہ ہو یہ معجزہ نشانی مسلمانوں کے لیے اور تو کہ دکھاوے خدا تمکو راہ سیدھی مقتضی ہے کہ اسکا فرقریش جمع ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تشویش پہونچاویں خدا تعالیٰ نے اونکے ہاتھوں کو قتال سے باز رکھا اور حدیبیہ کا انجام بصلح ہوا ۔ **فتح** ۔ وعدہ دیا ہے تمکو اللہ نے بہت غنیمتوں کا تم لوگے اونکو سو جلد تاب ملا دیگا تمکو یہ اور روکے لوگوں کے ہاتھ تمسے اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کاملہ اللہ کی مسلمانوں کے واسطے اور چلاوے تمکو سیدھی راہ ۔ **تفسیر** ۔ یہ بھی انعام میں داخل ہے کہ لوگوں کا ہاتھ یعنی لڑائی موقوف ہو گئی ۔ **معاً** ۔ غنیمتیں بہت یعنی جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کے ہاتھ لگیں اور بعد آپکے قیامت تک جو ملیں گے اور باز رکھے ہاتھ لوگوں کے یعنی خیبر والوں کے اور انکے ہم قسموں کے کہ نبی اسد اور غطفان تھے کہ جب آئے وہ خیبر والوں کی مدد کو ڈالا اللہ نے انکے دلوں میں رعب پس پھر گئے اور بعضوں نے کہا کہ باز رکھے ہاتھ مکہ والوں کے بسبب صلح کے کہ سلامتی سے پھر کر آئے مدینہ کو اور تو کہ ہو یعنی یہ باز رکھنا نشانی اور عبرت مومنوں کے لیے کہ پہچانیں وہ بسبب اوسکے کہ ہمارے لیے اللہ کے نزدیک رتبہ ہے اور وہ ضامن ہے ہماری مدد کرنے پر اور فتح دینے پر کہا یہ اور تو کہ دکھاوے تمکو راہ یعنی زیادہ کرے تمکو بصیرت اور یقین اور اعتماد اللہ کے فضل پر ۔ **مل** ۔ باز رکھے ہاتھ لوگوں کے تمسے تمہارے عیال میں جب کہ نکلے تم اور قصد کیا تمہارے عیال کے تباہ کرنے کا یہودیوں نے پس ڈالا اللہ نے رعب انکے دلوں میں وَلِتَكُوْنَ یعطف ہے مقدر پر یعنی تو کہ شکر کرو تم اوپکا اور تو کہ ہو یہ معجزہ نشانی الٰہی اور تو کہ دکھاوے تمکو راہ یعنی راہ توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کی طرف اوسکے ۔ **ج** ۔

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

اور وعدہ کیں خدا نے اور غنیمتیں بھی کہ اب تک قدرت نہیں پائی تم نے اونپر جانا ہی خدا نے اونکو اور ہے خدا ہر چیز پر توانا ۔ **فتح** ۔

اور ایک فتح اور جو تمہارے بس میں نہ آئی وہ اللہ کے قابو میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ تفسیر یعنی اس بہت کے انعام میں خیبر کی فتح کہ جو اسوقت ہاتھ نہ لگی وہ بھی مل ہی چکی ہے ۔ ف لفظ مدینہ یعنی جلا دی ہیں انکھوں غنیمتیں خیبر کی اور اور غنیمتیں اور وہ غنیمتیں ہوازن کی ہیں کہ غزوہ حنین میں ہاتھ لگیں ۔ ف مال وغیرہ تین فارس روم کی زمین جائداد خدا نے کر وہ تمکو ملیں گی اگرچہ اب تک تم قادر نہیں ہوئے ہو اونکے لینے پر ہم سمجھائے وعدہ کر لیا ہے یہ غنیمت اخری اور جائز ہے کہ یہ وعدہ فتح یا اوقوعہ اخری اور بعضوں نے کہا وہ مکہ ہی یعنی اور بھی وعدہ کیا ہے تمسے فتح ہونا اور شہر کا کہ تم قادر نہیں ہے ہو اور تم نہیں جانتے ہو کہ وہ شہر کونسا ہے اور خدا خوب جانتا ہے قد احاط اللہ بھا ای علم اللہ بھا اور بعضوں نے کہا علم اللہ لکم وکفہا علیکم کما لم یقدر علیہا احد غیرکم اور خدا وند عزوجل قادر ہے اوپر وفا کرنے ان عہدوں کے اور اوپر فتح کرنے ان شہروں کے اور قبیلوں کے تمہارے ہاتھوں پر ۔ ف واخری الخ یعنی وعدہ کیا ہے اللہ نے فتح ہونا اور شہر کا زمین قادر ہونے تم اونپر قد احاط اللہ بہا حتی یفتحہا لکم کانہ حفظہا لکم ومنعہا من غیرکم حتی تاخذوہا یعنی تحقیق گھیر رکھا ہے اللہ نے اوسکو یہانتک کہ فتح کریگا اوسکو تمہارے لیے گویا کہ اوسنے نگاہ رکھا ہے اوسکو تمہارے لیے اور بار رکھا ہے اوسکو غیر تمہارے سے تاکہ لو تم اوسکو کہا ابن عباس نے یعنی اسکے یہ ہیں کہ جانا ہے اللہ نے کہ وہ فتح کریگا اوسکو تمہارے لیے اور اختلاف کیا ہے علما نے اوس شہر میں کہ وہ کونسا شہر ہے کہا حسن اور ابن عباس اور مقاتل نے کہ وہ فارس و روم ہیں اور نہیں قادر تھے عرب اوپر قتال فارس و روم کے بلکہ عاجز تھے اونسے یہانتک کہ قادر ہوئے اونپر بسبب اسلام کے اور کہا ضحاک و ابن زید نے کہ وہ خیبر ہے وعدہ کیا اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اسکے کہ یوں ہیں اوسکو اور نہیں امید رکھتے تھے اوسکی اور کہا قتادہ نے کہ وہ مکہ ہے اور کہا عکرمہ نے حنین ہے اور کہا مجاہد نے وہ وہ شہر ہیں کہ فتح ہوئے اب تک ۔ معا ۔ آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدیبہ سے پھرے تو چند روز بعد ماہ محرم میں سات سو غزوہ خیبر کے لیے چوداں سو آدمیوں کے ساتھ باہر نکلے اور عامر بن اکوع یعنی عبارت مقفی پڑھتے تھے رجز ۔ واللہ لولا اللہ ما اہتدینا ۔ ولا تصدقنا ولا صلینا ۔ ونحن عن فضلک ما استغنینا فثبت الاقدام ان لاقینا ۔ وانزلن سکینۃ علینا ۔ یعنی قسم خدا کی اگر نہ ہوا اللہ یعنی خدا کی تو نہ راہ پاتے ہم اور نہ دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے ہم اور ہم تیرے فضل سے نہیں بے پروا ہیں پس ثابت رکھ قدم اگر ملیں ہم دشمنوں سے اور اوتار خاطر جمعی ہم پر اور سحر کے وقت خیبریوں کے قلعوں میں پہنچے اور وہ پیغمبر تھے بحسب عادت اپنی کے اسباب زراعت کا لے کر زراعت کی طرف چلے ناگہاں لشکر رسول علیہ السلام کا دیکھا اور پھر کر اپنے قلعہ میں پناہ پکڑی آنحضرت نے فرمایا اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین یعنی اللہ بہت بڑا ہے خراب ہوا خیبر ہلاک ہوا ہم جب اوترتے ہیں کسی قوم کے میدان میں تو بری ہوتی ہے صبح ڈرائے گیوں کی یعنی ہمارا ہونا جب اونکی بربادی کا ہوتا ہے اللہ کی مدد سے پس اول ان قلعہ کے تمام قلعہ کا جنگ شروع ہوئی اور مسلمانوں نے وہ قلعے لیا بعد اوسکے قلعہ شق فتح ہوا اور محمد بن اسحٰق کی حدیث میں آیا ہے کہ اول قلعہ ناعم بعد اوسکے نطاہ اور شق فتح ہوئے بعد اوسکے قلعہ سعد بہت ہی لڑائی سے ہاتھ لگا اور غنیمتیں بہت ہاتھ لگیں بعد اوسکے قلعہ قموص کو گھیرا اور اوسوقت آنحضرت علیہ السلام کے سر مبارک میں درد تھا آپ سوار نہیں ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر نکلے اور خوب لڑے اور جب پھر کر آئے عمر رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر نکلے اور خوب لڑے جب پھر کر آئے تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کل نیزہ ایک شخص کو دونگا کہ دوست رکھتا ہے خدا و رسول کو اور دوست رکھتے ہیں خدا و رسول اوسکو اور یہ قلعہ اوسکے ہاتھ پر فتح ہوگا اور اوسکے کل کرتے حضرت علی کو اپنے پاس بلایا اور اونکی آنکھیں دکھتیں تھیں رسول علیہ السلام نے لعاب دہن مبارک کا اونکی آنکھ پر ڈالا اچھا ہو گیا جاتا رہا اپنا

آنحضرت ﷺ نے نیزہ اونکے ہاتھ میں دیا اور فرمایا جاؤ اور پھر انہیں جب تک کہ یہ قلعہ فتح نہو پس علی رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور مرحب خیبری
کے سردار وہان کا تھا اونکے مقابلے کے لیے نکلا اور علی رضی اللہ عنہ نے اوسکو مارا اور وہ قلعہ حضرت علی کے ہاتھ پر فتح ہوا اور اوسی جگہ
حضرت علی رضی نے دروازۂ آہنی خیبر کا اکھیڑ کر سپر اپنی بنائی تھی اور بعد اوسکے سب یہود نے پناہ چاہی اور کنج ابی الحقیق اور قموص بشمول
مسلسل نون کے ہاتھ آئین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب کی منجملہ بندیون خیبر کی سے تھین آنحضرت ﷺ اونکو آزاد کر کے اپنے نکاح میں لائے
اور مہر اونکا آزادی اونکی کی اور ام المومنین ہوئین اور صفیہ نے خواب مین دیکھا تھا اس حال مین کہ وہ دلہن تھی کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کی
کہ چاند اونکی گود مین اوسنے اپنے خاوند سے یہ خواب بیان کیا اوسنے کہا کہ نہین ہے یہ مگر کہ تو آرزو رکھتی ہی بادشاہ حجاز کی محمد بن پھر
طمانچہ مارا صفیہ کے مونہہ پر کہ نیلی ہوگئین آنکھین اوسکی اوسنے پھر لائی گئین صفیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ اوسکے
مونہہ پر نشان تھا طمانچے کا پس پوچھا آنحضرت ﷺ نے اوسنے کہ کیا ہی یہ پس بیان کیا اونھون نے یہ ماجرا پھر لایا گیا آنحضرت کے پاس خاوند اونکا
کنانہ بن الربیع اور اوسکے پاس خزانہ تھا بنی نضیر کا پس پوچھا آنحضرت ﷺ نے اوس سے اوسنے انکار کیا کہ مین نہین جانتا جگہ اوسکی پھر حضرت کے
پاس لایا گیا ایک شخص یہود مین سے اوسنے کہا آپ نے کہ دیکھا ہے کنانہ کو کہ پھرا کرتا ہی اس کھنڈر مین ہر روز صبح کو پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کنانہ کو کہ بیان کر اگر پاوین ہم خزانہ تیرے پاس تو آیا قتل کرین ہم تجکو اوسنے کہا ہان پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کھنڈر کے کھودنے کا پس نکالا گیا اونمین سے کچھ خزانہ اونکا پھر انکا اوس سے باقی خزانہ پس ادا کیا اوسنے پس حکم کیا آنحضرت ﷺ نے اوسکے
قتل کا محمد بن مسلمہ نے گردن ماری اوسکی اور آیا ہی کہ اول وہ صحابی آنحضرت ﷺ سے صفیہ کو بندی مین سے مانگ کرے گئے تھے پھر ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ آپنے دحیہ کے تین صفیہ بنت حیی کو کہ سیدہ قریظہ اور نضیر کی ہی سو دی اور وہ تھی آپ کے لائق پھر آنحضرت ﷺ نے اونکو دحیہ سے لیا
اور اونکے بدلے اور لونڈی دی اوسکو اور اونکو آزاد کیا آنحضرت ﷺ نے اور نکاح کیا اوسنے اور آزادی ہی مہر ٹھہرا یہان تک کہ جب اہ مین پوچھے تو
ام سلیم نے سلمان صفیہ کا درست کر رات کو حضرت کے پاس بھیجا صبح کو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جسکے پاس کچھ ہو لے آوے اوسکو اور بچھایا دسترخوان پس شروع کیا
لوگون نے کہ کوئی لاتا تھا کھجورین اور کوئی گھی طور کوئی ستو پس بنایا مسلمون نے ایسی ہی مثل ولیمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوسی
غزوے مین گوشت گدھے کا حرام ہوا اور جب خبر اس نسخ کی عدد کو الون کو پوہنچی تو اپنے نصف مال پر صلح کر کے امان چاہی اور آنحضرت ﷺ نے اونکو
امان دی بغیر اسکے کہ لشکر چڑھے اوپر پس مال و خراج خیبر کا مسلمانون کے لیے ہوا اور مال خراج فدک کا خاص رسول خدا کے لیے ہوا اوسی جگہ
زینب بیٹی حارث کی نے کہ بیوہ تھی بکری کے دست مین زہر بہت سا ملا کر آنحضرت کو دیا اور آنحضرت ﷺ نے ایک لقمہ تناول فرمایا تھا کہ گوشت
بولا کہا کہ مین زہر آلودہ ہون مجھ سے کھائیے آنحضرت ﷺ نے وہ لقمہ ڈالدیا اور اکثر اوقات اثر اوس زہر کا آنحضرت ﷺ پر ظاہر ہوتا تھا حتی کہ وقت
رحلت کے بھی اوسی زہر کے اثر سے شہادت پائی آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم تابع نبوت و شہادت کے ہون آور آیا ہی کہ اوس یہودیہ کو
آنحضرت ﷺ نے بلا کر پوچھا پس اقرار کیا اوسنے حضرت ﷺ نے سبب اوسکا پوچھا اوسنے کہا کہ مینے امتحان کیا تھا کہ اگر یا بادشاہ ہوگے تو مرجاوین گے
ہم آرام پاوین گے اور اگر نبی ہوگے تو معلوم کر لینگے پس درگذر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے اور اوسی گوشت مین سے
بشر بن براء بن معرور نے بھی کھایا تھا وہ مرگئے اور منقول ہی کہ اہل خیبر سے صلح آدھے مال پر ہوئی تھی کہ جو پیدا ہوگا آدھا ہم لین گے
اور آدھا آپکو دینگے حضرت عمر کے زمانے تک یہود خیبر اوسی صلح پر رہے حضرت عمر نے اونکو جلا وطن کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی اسی شرط پر مصالحت کی تھی کہ جب تک ہم چاہینگے تمکو یہان رہنے دینگے اور آدھا مال لیا کرینگے ✦ **بحر معانبیہ**
ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو کوئی رضامندی اپنے مالک حقیقی کی ملحوظ رکھتا ہی اور راضی برضا مولی ہوتا ہی تو اللہ تعالی بھی اوس سے
راضی ہوتا ہی اور دین و دنیا کے فائدون کو پہونچتا ہی اور لوگون کے ضرر سے بھی محفوظ رہتا ہی جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ اَرْضَى

رضی اللہ یسخط الناس لقاء اللہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس یسخط اللہ وکلہ الی الناس
یعنی جو کوئی ڈھونڈے رضامندی اللہ کی لوگوں کے غصے میں ہار کھاوے اور جو کوئی ڈھونڈے رضامندی لوگوں کی غصے میں ہار کھاوے اللہ کے اور جو کوئی ڈھونڈے رضامندی اللہ کی غصے میں سپرد کرتا ہے اوسکو اللہ طرف لوگوں کے کہ اوسکو نہیں میں خوار و ذلیل تباہ
اور جانا چاہیے کہ یہ قضا کے لیے کوئی سپر لائق تر رضا سے نہیں ہی دینے کہ سر آستانہ رضا و تسلیم پر رکھا جلد سند سرداری اور سرفرازی
پر بیٹھا جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ یہ مویٰ اس حال کا ہی اور مضمون اَلرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ
بَابُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ مؤکد اس مقال کا ہی ۔ بیت تقدیر چو سابق ست تعلیم چہ سود ۔ جز بندگی و رضا و تسلیم چہ سود ۔ آیا ہی کہ ایک
نبی علیہ السلام نے اپنی مناجات میں کہا کہ الٰہی مجکو راہ دکھا ایسے عمل کی کہ سبب تیری خوشنودی کا ہو طبا آیا کہ خوشنودی میری تجھے
موقوف ہی تیری خوشنودی پر قضا میری سے جب راضی ہوگا تو مجھسے تو میں بھی تجھسے راضی ہونگا ۔ بیت ہر کہ راضی شد بقضائے خدا
بہرہ می یابد ز رضائے خدا ۔ جو دل کہ نور ریاضت سے روشن ہوا وہ مقدرات الٰہی سے مونہہ نہ پھیریگا اور مقتضیات قضا کے ساتھ
الفت پکڑیگا اور جو کچھ کہ قضا قدر سے اوسکو پہنچیگا خوشدلی اور رغبت تمام سے قبول کریگا اوسکو اور اوس سبب سے غم کو دخل
اوسکی کے نہ پہنچیگا اور ہمیشہ خوشدلی سے گذران کریگا ۔ نظم ۔ ہر عزیزے کہ بار ضا خورد ۔ فرح و عیش بے بہا کرد ۔ خوش و نغز
از قضائے ضمیر ۔ با قضا و قدر چو شکر شیر ۔ اخلاق محسنی ۔ ربا عی حافظ ۔ خواہی بوصال شادمان در ہمرا ۔
خواہی بفراق در فغان در ہمرا ۔ من با تو نگویم کہ چسان دار مرا ۔ ہر نوع کہ خواہی تو چنان دار مرا ۔ ۸ ۔

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

اور اگر لڑتے تمسے کافر البتہ طرف تمہارے پھیرتے پیٹھیں پھر نہ پاتے کوئی کارساز اور نہ مدد دینے والا ۔ فتح ۔ اور اگر لڑتے تمسے
کافر تو پھیرتے پیٹھ پھر نہ پاوینگے کوئی حمایتی نہ مددگار ۔ موتفسیر ۔ لڑتے تمسے کافر یعنی مکے کے اور صلح کرتے یا کاوں سے ہم قسم پہنچے ہم قسم پہنچے والوں کے ہیں
پھیرتے پیٹھ یعنی بھاگ جاتے ۔ ہدایت ۔ سابق آیت پہلی کے خوش خبری سنائی مومنوں کو فتح مکے کی اور ساتھ اس آیت کے ڈر کہا کافروں کو اور ہیں ہدایتے
سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝

مانند آیین خدا کے کہ گذرا ہی پہلے اس سے اور نہ پاوگے تو آیین خدا میں تبدیلی ۔ فتح ۔ رسم پڑی اللہ کی جو چلی آتی ہی پہلے سے اور
تو نہ دیکھیگا اللہ کی رسم بدلتی ۔ موتفسیر ۔ یعنی رسم اللہ کی ہمیشہ سے یہی ہی کہ اپنے دوستوں کو غالب اور کافروں کو
مغلوب کرتا ہی اوسمیں تبدیلی نہ پاویگا تو ۔ بحر ۔ یعنی آیین بادشاہ جل جلالہ کا بیچ ہلاکی اور عذاب اگلوں کے بھی جاری رہا ہی
کہ جب عذاب ہمارا اوترا تو کسینے مدد نہیں کی ہراو کی اور نہ کوئی عذاب اوسنے دفع کر سکا ہی ۔ زاھدی ۔

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ
وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝

اور وہی ہی وہ کہ باز رکھے ہاتھ کافروں کے تمسے اور ہاتھ تمہارے کافروں سے وہ یہاں مکے کے بعد اسکے کہ فیروز مند کیا تمکو اوپر اوسکے اور خدا ساتھ اوس
بیر کے کہ کرتے ہو تم بینا ۔ تفسیر ۔ مجمع البیان کہتا ہی یہ اشارہ ہی ساتھ اوس قصے کے کہ بعد منعقد ہونے صلح کے سترتن سے قریش کے اوپر باشوں میں سے
چاہا کہ بیخبر صحابہ پر حملہ کریں صحابیوں کو قید کر کے آنحضرت کے پاس لیجائے اور آنحضرت نے عفو فرمایا واللہ اعلم ۔ ظاہر نزدیک بندہ ضعیف کے
یہ کہ یہ آیت بشارت ہی ساتھ فتح مکے کے اور لانا لفظ ماضی کا بسبب تحقق وقوع بشارت کے ہی ۔ فتح ۔ اور وہی ہی جسنے روکے رکھے
انکے ہاتھ تمسے اور تمہارے ہاتھ اوسمیں بیچ شہر مکے کے پیچھے اس سے کہ تمہارے ہاتھ لگا دیوے وہ اوپر اوسکے جو کرتے ہو تم دیکھتا ۔ تفسیر ۔

وہ اسی آدمی جو پکڑے بیچ شہر مکے کے یعنی قریب شہر کے گویا شہر کا بیچ ہی ہے ۞ **مو** باز رکھے ہاتھ تمہارے کافروں سے یعنی مکے والوں سے یعنی تمہارے درمیان تین اور اونہیں بُرا کا ذکر دیا کہ ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے بعد اسکے کہ دے تمکو فتحیابی اور نیز اور غلبہ اور یہ دن فتح مکے کے ہوا اور ساتھ اسکے دلیل پکڑی ہی ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسپر کہ مکہ فتح کیا گیا عنوۃ یعنی لڑکر یہ صلح سے اور بعضوں نے کہا کہ ہوا یہ غزوۂ حدیبیہ میں اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کہ عکرمہ بیٹا ابوجہل کا نکلا پانسو آدمیوں میں پس بھیجا رسول خدا علیہ السلام نے کچھ لوگوں کو کہ بھگا دیا اور داخل کیا اوسکو مکے کے باغوں میں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ غالب کیا اللہ نے مسلمانوں کو اونپر ساتھ تمہارے اوسکے یہانتک کہ داخل کر دیا مسلمانوں نے اونکو گھر میں اور بطن مکہ سے مراد ہی کہ یا حدیبیہ اسلیے کہ بعض اوسکا منسوب ہی طرف حرم کے اور اظفرکم کو کہ یعنی ہیں کہ قادر و مسلط کیا تمکو ۞ **ما** ساتھا اور سو جسنے کہ کرتے ہو یعنی جہاد خدا کی راہ میں اور عنوۃ کرنا واسطے تعظیم خانہ کعبہ کے اسلیے کہ اس آیت کے شان نزول میں یوں روایت کیا گیا ہی کہ وقت صلح حدیبیہ کے اسّی آدمی کفار قریش سے وقت صبح کے کوہ تنعیم سے اوترے لڑنے اور شب خون کیا لشکر اسلام پر صحابہ رضی اللہ عنہم اون سبھوں کو قید کر کے جناب نبوت مآب میں لیگئے آنحضرت نے اونکو چھوڑ دیا یہ آیت اوتری اور مراد بطن سے وادی ہی کہ ہی کہ حدیبیہ ہو اور صحابہ نے وہاں اوسّی آدمیوں پر فتح پائی ۞ **بصیر** یہ آگاہ کرنا ہی مومنوں کو ساتھ نصرت اونکی کے اور ذلیل کرنے دشمنوں کے اور تحقیق تاکید ہی سنۃ اللہ کی فرمایا ہی وہ خدا ہی کہ باز رکھے ہاتھ کفروں کے لڑنے سے اور باز رکھے ہاتھ تمہارے سے اور باز رکھے ہاتھ تمہارے اونکے مارنے سے بسبب صلح کے نہ عجز و ضعف کے اور کہا قتادہ نے بطن مکہ سے وہی حدیبیہ مراد ہی اور کہا سدی نے بطن مکہ سے مراد ہی وادی مکہ مِنۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ یعنی بعد اسکے کہ نصرت اور فتح اور غلبہ دیا جنے تمکو اونپر اور بیان اسکا یہ ہی کہ سعد بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اوترے آنحضرت مکہ میں تو آیا اونکے پاس عتبہ اور خبیری کہ عکرمہ بن ابی جہل نکلا ہی تمہاری طرف پانسو سوار و نہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو کہ یہ چچا کا بیٹا تیرا آیا ہی پانسو سوار و نہیں پس کہا خالد نے اَنَا سَيْفُ اللّٰهِ پس اوس وقت سے آنحضرت نے اُسکا نام سیف اللہ رکھا پھر کہا خالد نے کہ میں حاضر ہوں بھیجیے مجکو جہاں چاہیے پس تو بھیجا اونکو آنحضرت نے اونکا لشکر ذکر پر پس ملا کر بیس بھگا دیا خالد نے اوسکو یہانتک کہ داخل کیا اوسکو مکے میں پھر آیا دوبارہ پھر بھگا دیا اوسکو اور داخل کیا اندر مکے کے اور خالد نے سبھوں کو پتھر اور کر بھگانا یہ ہتیار سے اسلیے کہ محرم تھے پس یہ آیت اوتری وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ ۞ **زاھرتی**

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○

یہ کافر ہیں وہ جنہوں نے کفر کیا اور باز رکھا تمکو مسجد حرام سے اور باز رکھا قربانی کو موقوف کیے گئے اسکے کہ پہنچے اپنی جگہ اور اگر نہ ہوتے مرد مسلمان اور عورتیں مسلمان کہ نہیں جانتے ہو تم اونکو اگر نہ ہو تا خوف اسکا کہ روند ڈالو تم اونکو پس پہنچے تمکو اونسے گناہ بلا جانے بیشتی تصدیق رؤیا یا افضل تحقق ہوتی فتح جلدی سے ہوتی واسطے اعلم فتح کو موخر کیا اللہ نے تا داخل کرے جسکو چاہے اپنی رحمت میں اگر ایک دوسرے سے جدے ہوتے یہ دونوں فریق تو البتہ عذاب کرتے ہم کافروں کو اہل مکہ سے عذاب دردناک ۞ **فتح** ۞ وہی ہیں جنہوں نے انکار کیا اور روکا تمکو ادب والی مسجد سے اور نیازگی قربانی کو بند پڑے نہ پہنچے اپنی جگہ تک اور اگر نہ ہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتیں ایمان والیاں جو تمکو معلوم نہیں یہ خطرہ ہے اونکو پیس ڈالتے پھر تمپر خرابی ڈالتے بے خبری سے کہ اللہ کو داخل کرنا ہی اپنی مہر میں جسکو چاہے اگر وہ لوگ الگ ہو جاتے تو آفت دیتے ہم منکروں کو دکھ کی مار ۞ **تفسیر** یعنی اس جگہ میں ساری ضد اور بے ادبی کعبے کی اونہیں سے ہوئی تم اوپر ہے اونہوں نے عمرے والوں کو منع کیا اور قربانی نہ بھیجی وہی قابل تھے کہ اوسی وقت تمہارے ہاتھ سے فتح ہوتے مگر بیچ مسلمان تھے تم مرد و زن اونسے ابھی

مسلمان ہوئے تھے اس روز کی فتح مین وہ پیسے جلنے آخر دو برس کی صلح مین جتنے مسلمان ہوئے تھے سب ہو چکے اور نکلنے والے نکل آئے تب اللہ نے مکہ فتح کروایا ۔ **صو** ہدی اوس جانور کو کہتے ہین کہ قربانی کے لیے بھیجا جاوے طرف مکے کے اور آنحضرت علیہ السلام ستر اونٹ لے گئے تھے قربانی کے لیے اور حملہ سے مراد ہے وہ جگہہ کہ حلال ہے یعنی واجب ہے نحر اونٹ کا وہان یعنی ذبح ہو سکتا اور یہ دلیل ہے اس پر کہ محصر کی حلال ہونے کی جگہہ حرم ہے اور مراد جگہہ معہود ہے یعنی مثلاً غیر علم یعنی نا دانستہ اور سنی یہ ہے تھے کہ مین کتنے ایک لوگ مسلمان ملے ہوئے اوسی ساتھ مشرکون کے غیر تمیز اونسے بس کیا گیا کہ اگر تم نا گوار ہوتا ہلاک کرنا تمھارا مؤمن لوگون کو کہ ملے ہوئے ہین شرکون مین اور تم پہچانتے نہین ہو اونکو پھر پہونچتا تمکو سبب ہلاک کرنے اونکے کے مکروہ و مشقت البتہ نہ بازرکھتا اللہ تعالی ہاتھ تمھارے اونسے لیے دخل اللہ الغریہ علت ہے محذوف کی گویا فرمایا اللہ تعالی نے کہ ہوا بازرکھنا تمھارے ہاتھون کا اونسے اور منع کرنا عذاب دینے سے تو کہ داخل کرے اللہ اپنی رحمت مین یعنی اپنی توفیق مین واسطے زیادتی خیر و طاعت کے موسنین اونکے کو یا تو کہ داخل کرے اسلام مین اوسکو کہ رغبت کرے اسلام مین شرکین اونکے سے ۔ **لو** ملا پس آیت کا یہ ہے کہ کفار کے سبب کفر کے اور منع کرنے تمھارے کے مسجد حرام سے اور روکنے ہدی کے جگہہ ذبح کی سے مستحق استیصال کے ہین لیکن اس سال نکھوا دینے قتل کرنے سے بازرکھتا ہون مین اسلیے کہ بعضے مؤمن ضعیف کے مین ملے ہوئے کفار کے ساتھ ہین اور بسبب اپنے ضعف کے ہجرت پر قادر نہین ہین اور تم ہر ایک کو اونمین سے پہچانتے نہین اگر قتال کرو تو وہ مؤمن بھی نادانستگی مین ہمراہ مشرکون کے مارے جاوین اور تم بسبب اونکے قتل کے گنہگار ہو اور کہا ہے مفسرین نے کہ وہ ستر مرد ون تھے کہ مین اپنا ایمان مشرکون سے پوشیدہ رکھتے تھے اور معنی معرۃ کے ہین گناہ یا دیت یا کفارہ قتل مؤمن کا نادانستہ دار الحرب مین اور یقول بعضہم کے معنی معرۃ کے مشقت اور غم واندوہ ہین اور یقول بعضہم کے عیب کرنا مشرکون کا مسلمانون کو ہر کہ مین مسلمانون نے اپنے اہل دین کو مار ڈالا لیدخل اللہ یعنی مراخیہ قتال کا اس سبب سے ہے کہ بعد اس صلح کے خدا جسکو چاہے کفار مکہ سے اسلام مین داخل کرے پہلے اس سے کہ قتال کرو تم اور یقول بعضہم کے مراد رحمت سے بخشش و مغفرت اور توفیق زیادتی بھلائیون کی ہر کہ مسلمانون کو یونہی بسبب

اتباع امر الٰہی اور نبوی کے ۔ بحث

۵۲ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

اوسوقت کہ مصمم کیا کافرون نے اپنے دلون مین عیرت کو جنس غیرت جاہلیت کی سے پس اوتاری خدا خاطر جمعی اپنی اپنے پیغمبر پر اور مسلمانون پر اور ثابت کی انپر بات پرہیزگاری کی اور تھے وہ لائق تر ساتھ اوسکے اور اہل اوسکے اور ہے خدا ساتھ ہر چیز کے دانا یعنی ایک جماعت مسلمانون کی اس صلح کو مکروہ رکھتے تھے آخر الامر خدا تعالی نے خاطر جمعی اونکے دل مین ڈالی تو آنحضرت کی مرضی پر راضی ہوئے واللہ اعلم ۔ **فتح** ۔ جب کبھی سنکرون نے اپنے دل مین بیجا نادانی کی ضد ہی پھر اوتارا اللہ نے اپنی طرف کا مین اپنے رسول پر اور مسلمانون پر اور لگے رکھا اونکو ادب کی بات پر اور یہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے اور ہے اللہ ہر چیز سے خبردار ۔ **تفسیر** ۔ ایک یہ کہ اہی برس عمرہ نہ کرنے دیا اور یہ کہ جو مسلمان ہجرت کرکے پھر بھیجو اور اگلے سال عمرے کو آوین تین دن سے زیادہ نہ رہین اور ہتیار رکھے نہ لاوے حضرت نے سب قبول کر لیا ۔ **صو** مراد کافرون کی حمیت سے کہ وہ انکفت ہی اور موسنون کی سکینہ سے کہ وہ وقار ہے یہ کہ روایت کیا گیا ہے کہ رسول علیہ السلام جب اوترے حدیبیہ مین تو بھیجا قریش نے سہیل بن عمرو اور خویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص کو اسلیے کہ نبی علیہ السلام سے عمرہ کرین جاکر اس سال مین پھر جائیے اس شرط پر کہ سال آیندہ مکہ خالی کر دین گے تمھارے لیے تین روز تک مدت تمھارے بیسا کہ اوپر ہو چکا ہے یہ قصہ غرض کہ یہی کیا گیا اور آپسمین صلح نامہ لکھا گیا پس فرمایا علیہ السلام نے علی رضی اللہ عنہ کو کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس کہا سہیل نے اور اوسکے ساتھیوں نے نہیں جانتے ہیں ہم یہ ولیکن لکھ یا سمک اللھم پھر فرمایا آنحضرت نے کہ لکھ ھذا ما صالح علیہ رسول اللہ اھل مکۃ پس کہا اونھوں نے اگر جانتے ہم کہ تم رسول خدا کے ہو تو نہ روکتے ہم تمکو خانۂ کعبہ سے اور نہ لڑتے ہم تمسے ولیکن لکھو ھذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ اھل مکۃ پس فرمایا علیہ السلام نے علیؓ کو کہ لکھدے جو کچھ یہ چاہتے ہیں فانا اشھد انی رسول اللہ وانا محمد بن عبد اللہ پس ارادہ کیا مسلمانوں نے کہ انکار کریں اسکا اور باز رہیں ایسی صلح سے پس اتاری اللہ نے اپنے رسول پر سکینہ پس وقار و حلم اختیار کیا مسلمانوں نے اور صبور اسپر ہیں کہ اراد کلمۂ تقوی سے کلمۂ شہادت ہی اور بعضوں نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تھے وہ یعنی مومن لائق تر ساتھ اسکے بہ نسبت غیر اپنے کے اور اہل اوسکے یعنی بسبب اہل کر دینے اللہ کے اونکو اور ہی خدا تعالیٰ یعنی ہماری کرتا ہی موافق مصلحت کے + حال تھے مومن لائق تر ساتھ اوسکے یعنی علم الٰہی میں اور اسی سبب سے مشرف ساتھ اسلام کے اور صحبت پیغمبر علیہ السلام کے کیا اور کلمۂ تقوی کلمۂ طیب یا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور مراد سکینہ سے رضا ساتھ مرضی پیغمبر کے بیچ اختیار کرنے صلح کے ہی بعد اسکے کہ صلح کو مکروہ جانتے تھے اور حمیت جاہلیت کی یہ تھی کہ بسملہ میں اوپر للھینہ بسم اللہ اور محمد رسول اللہ کے راضی نہوئے اور کسی طرح پیغمبر کو اونکے یاروں کو مکے میں داخل ہونے دیا اور کہا کہ عرب ہمکو کہینگے کہ محمد علیہ السلام بخلاف اہل مکہ کے مکے میں آئے اس بات سے ہمکو ننگ آتا ہی اور بیچ آخر ذکر قصۂ صلح حدیبیہ کے صاحب عالم لایا ہی کہ ابو بصیر مسلمانوں میں سے بعد صلح حدیبیہ کے مدینے میں آئے اور چونکہ شرط پھیرنے کی صلح میں مقرر ہوئی تھی جو کہ دو آدمی اہل مکہ کی طرف سے اونکی طلب کیلئے آئے رسول علیہ السلام نے ابو بصیر کو اونکے ساتھ کر دیا اخیر قصے تک ذکر کیا کہ جواب تفصیل سے مذکور ہو چکا یہاں تک کہ قریش نے آنحضرت سے کہلا بھیجا کہ آپ کو کہلا بھیجے جو کوئی مکے سے تمہارے پاس آویگا امن میں ہوگا آنحضرت نے اونکو بلا بھیجا اپنے پاس مدینے میں اور جانمیں امن میں ہیں یعنی آیت وھو الذی کف ایدیھم عنکم الآیۃ تک نازل ہوئی بیچ کہا ابن عباسؓ نے کہ بھیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ کے اپنے ہدایا یعنی قربانیوں میں اونٹنی ابو جہل کی کہ اوسکے سر میں یعنی ناک میں نتھنی تھی چاندی کی تاکہ جلیں کافر اوسکو دیکھکر اور آیا ہی کہ صلح حدیبیہ کے دن لائے عمر رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہیں ہم حق پر اور کافر باطل پر کیا نہیں ہیں مقتول ہمارے جنت میں اور مقتول اونکے دوزخ میں آنحضرت نے فرمایا ہاں کہا عمرؓ نے پس کیوں ڈالیں ہم نقصان اپنے دین میں یعنی بسبب صلح کے اور پھیر جاویں حال انکہ نہیں حکم کیا ہمکو اللہ نے ہمارے اور درمیان اونکے کچھ پس فرمایا آنحضرت نے بیشک میں رسول خدا کا ہوں اور ہرگز نہیں ضائع کریگا مجکو اللہ کبھی پس پھرے عمرؓ غصے کی حالت میں پھر صبر کیا یہاں تک کہ آئے ابو بکرؓ کے پاس اور کہا ای ابو بکر کیا نہیں ہیں ہم حق پر اور کافر باطل پر کہا ابو بکرؓ نے ہاں کہا عمرؓ نے کیا نہیں ہیں مقتول ہمارے جنت میں اور مقتول اونکے دوزخ میں کہا ہاں کہا عمرؓ نے پس کیوں ڈالیں ہم نقصان اپنے دین میں اور پھیر جاویں ہم کہا ابو بکرؓ نے بیشک وہ رسول خدا کے ہیں اور ہرگز نہیں ضائع کریگا اونکو اللہ کبھی پس اوتری سورۂ فتح پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے پاس سیکو پھر پڑھائی اونکو یہ سورت کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ کیا فتح ہی یہ فرمایا آنحضرت نے ہاں اور کہا ابن عباسؓ اور مجاہد اور قتادہ اور ضحاک اور عکرمہ اور سدی اور ابن زید اور اکثر مفسرین نے کہ کلمۂ تقوی لا الٰہ الا اللہ ہی اور روایت کیا گیا ہی ابی بن کعب سے بطریق مرفوع کے اور کہا علی اور ابن عمر نے کہ کلمۂ تقوی لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ہی اور کہا عطا ابن رباح نے وہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ہی اور کہا عطاء خراسانی نے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور کہا زہری نے کہ وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور کہا ابن عباسؓ نے بیچ تفسیر و الزمھم کلمۃ التقوی کے کہ وہ گواہی دینی لا الٰہ الا اللہ کی ہی اور وہ ہر تقوی کا سر منشا ہی

معا + تنبیہ + جملہ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى سے خوبی اور تاکید تقوے کی معلوم ہوئی کیونکہ اللہ صاحب نے اپنے بندونپر احسان جتایا کہ ثابت کیا اونکو پرہیزگاری کی بات پر قرآن شریف مین اور حدیث مین جابجا تقوی کی تاکید ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهَا رَأْسُ اَمْرِكَ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَهْبَانِيَّةُ اُمَّتِيْ وَلْيُذْنَكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْرِفُ مِنْ نَفْسِكَ وَاخْزُنْ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّكَ بِهٖ تَغْلِبُ الشَّيْطٰنَ + یعنی وصیت کرتا ہون مین تجھے ساتھ پرہیزگاری اللہ تعالی کے اسلیے کہ بیشک وہ سر ہے تیرے امرین کی اور لازم کر جہاد کو کہ تحقیق وہ رہبانیت ہے میری امت کی + ف + رہبانیت اگلی امتون مین ایسی تھی جیسے ہندوؤنمین جوگی ہے کہ دنیا کا کاروبار سب چھوڑ کر اپنے پر سخت و مشقت اختیار کرتے ہین ہوی نہین کرتے اپنے تئین نامرد کر ڈالتے ہین اچھے کھانے چھوڑ بیٹھتے ہین وغیر ذالک پس فرمایا آنحضرت نے کہ جہاد کیا کرو کہ میری امت کی رہبانیت یہی ہے + اور چاہیے کہ باز رکھے تجھکو لوگون کی عیب گیری سے وہ جیکر جانتا ہی تو اپنے نفس سے یعنی جو عیب تجھ اپنی ذات مین جانتا ہی اوسسے اور روکے تجھکو کہ عیب کرتا ہی اور بند کر اپنی زبان کو مگر نیکی سے اسلیے کہ تحقیق تو اسسے غالب ہوگا شیطان پر آور اس تقوے ہی کی خوبی سے یہ فرمایا کہ اَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْثِقُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی کھلاؤ کھانا اپنا پرہیزگارون کو + ف + اور دو خیر اپنی مومنون کو + ف + خیر و احسان مومنون کے ساتھ کرنا واجب ہی جتنا تقوی زیادہ اور اتنا فاضل احسان کا زیادہ اور بہت سی تاکید و فضیلت آئی ہی تقوے کی چنانچہ اوپر کچھ مذکور ہو چکا ہی اسکا پھر تقوی تمام اعضا کا مامل کرے سو آنکھ کا ناک کا کان کا زبان کا دل کا پیٹ کا ہاتھ کا ستر کا پاؤن کا تمام بدن کا اور تقوی اپنے نفس کے لیے بھی حاصل کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اسکھلاوے جیسا کہ پاک پروردگار فرماتا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ + یعنی اے مومنون بچاؤ اپنے نفسون اور اپنے گھر والون کو آگ سے کہ ایندھن اوس آگ کے آدمی اور پتھر ہین اور اسکو جو کلمۃ التقوی فرمایا مراد یہ ہی کہ اسکے سبب بچتا ہی آدمی دنیا اور آخرت کی برائیون سے چنانچہ براء بن عازب کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ + یعنی مسلمان جب سوال کیا جاتا ہی قبر مین گواہی دیتا ہی یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہین پس یہ ہی قول اللہ تعالی کا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ تعالی اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ بات مضبوط کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے + ف + یعنی اس آیت مین مراد قول ثابت سے یہی کلمہ شہادت کا ہی کہ مومن قبر مین پوچھا جاتا ہی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس اس شہادت مین جواب تینون کا ہی اور آیت مین جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ مومنون کو ساتھ بات مضبوط کے زندگانی دنیا اور آخرت مین پس ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اس طرح جواب دینگے اور نجات پاوینگے اور ثابت رکھنا دنیا مین یہ ہی کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھتا ہی جب امتحان کیے جاتے ہین اگرچہ آگ مین ڈالے جاوین پھر شک نہین لاتے اسمین اور اس آیت سے فضیلت صحابہ کی بھی معلوم ہوئی کہ فرمایا وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا یعنی اور یہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے پس عیاذاً باللہ جو اشقیا صحابہ کو کافر بد دین جانتے ہین وہ گویا منکر ہین اللہ کے اس قول کے کہ وہ تو فرماتا ہی وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا اور یہ ایسا کچھ حمک مارتے ہین اور اسمین یہ بھی اشارہ نکل سکتا ہی کہ جب اللہ نے اس کلمے کو کلمۃ التقوی یعنی سبب بچاؤ کا آگ جہنم وغیرہ سے فرمایا تو کلمہ گویون کو چاہیے کہ ایسا ہی کلمہ پڑھین کہ آگ جہنم وغیرہ کی آفت سے بچین سارے مسلمانون کا اسی کلمہ پر مدین کے زبان سے تو اقرار کرتے تھے اور دل مین کچھ مخلصت نہ تھا اور رسول و شریعت کی نرکھتے تھے پورا کلمۃ التقوی اونکے

حق نہ جب ہو کہ بسبب اتباع شریعت کے بالکل دوزخ کی آگ سے بچیں پاک پروردگار فرماتا ہی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً یعنی اے مومنو پورے داخل ہو دین اسلام میں پس اس ایک صیغہ پر عمل کرنا کفایت کرتا ہی اس باب میں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تُوْبُوْۤا اِلٰی رَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الزَّاكِیَةِ قَبْلَ اَنْ تَشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِیْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ اِیَّاهُ یعنی توبہ کرو طرف رب اپنے کے پہلے مرنے سے اور سبقت کرو اچھے کاموں کی طرف پہلے شغول ہونے سے یعنی ہماری میں مشغول ہو جاؤ یا اور کسی حادثے میں گرفتار ہو جاؤ اور فرصت ہاتھ سے جاتی رہے اس سے پہلے اچھے کاموں کی طرف دوڑو اور ملاؤ جاؤ اوس چیز کو جو درمیان تمہارے اور درمیان اوسکے ہی ساتھ بہت یاد کرنے اپنے کے اوسکو یہ حدیث کتاب شہاب میں ہی ف یعنی تم میں اور پروردگار میں جو نسبت ہی اوسے ملائے جاؤ ذکر سے اوس پروردگار کے اگر یاد اوسکی چھوڑ دو گے تو وہ بات جاتی رہیگی اور زیادہ غفلت ہو گی تو نسبت بالکل جاکر اکراہت اور عداوت پیدا ہو گی نعوذ باللہ من غضب اللہ غفلت بہت بری چیز ہی جب غفلت جائے تو توبہ و استغفار کرے اور ذکر میں مشغول ہو ف ۵

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا ○

البتہ تحقیق سچ کیا خدا نے اپنے پیغمبر کو خواب مطابق واقع کے ساتھ اس مضمون کے کہ البتہ داخل ہو گے تم مسجد حرام میں اگر خدا نے چاہا امن سے مونڈتے ہوئے اپنے سروں کو اور کترواتے ہوئے اپنے سروں کو اور کترواتے ہوئے مڈر پس جانا نہ دے جو کچھ کہ نہیں جانا تم نے پس معلوم کی اسنے اوس سے ایک فتح نزدیک فتح اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہو رہو گے اوب والی مسجد میں اگر اللہ نے چاہا امن سے بال مونڈتے اپنے سروں کے اور کترتے بے خطرہ پھر جانا جو تم نہیں جانتے پھر ٹھہرا دی اوس سے ورے ایک فتح نزدیک مو یعنی سچ کہا اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر سے سچ خواب اوسکے کے اور نہیں جھوٹ فرمایا اوسنے اور روایت کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا خواب میں سچ مہینے کے پہلے نکلنے کے طرف حدیبیہ کے کہ میں پس میرے اصحاب داخل ہوئے ہیں مسجد حرام میں با امن اور سر منڈاتے ہیں اور بال کترواتے ہیں یعنی جیسا کہ احرام سے نکلنے کے وقت کرتے ہیں پس بیان کیا خواب اپنے صحابہ کے آگے پس خوش ہوئے وہ اور جانا داونھوں نے کہ داخل ہونگے وے مدینہ میں اسی برس اور کہا داونھوں نے کہ خواب رسول اللہ کا حق ہی پس جب کہ نہ داخل ہوئے اوسمیں اور حدیبیہ سے صلح کر کے پھر گئے تو کہا عبد اللہ بن ابی وغیرہ منافقوں نے واللہ ما حلقنا ولا قصرنا ولا رأینا محمدا ولا اصحابہ یعنی قسم خدا کی نہیں سر منڈایا ہمنے اور نہ کترائے بال ہمنے اور نہ دیکھا مسجد حرام کو پس اوتری یہ آیت کہ خواب اوسکا سچا ہی ولیکن بنا بر حکمت کے اس سال میں تاخیر ہوئی اور سال آیندہ میں ظہور اوسکا ہو گا جیسا کہ فرمایا لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ الخ اور روایت کیا گیا ہی مجمع بن حارثہ انصاری سے کہ حاضر ہوئے ہم حدیبیہ میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہ پھرے ہم حدیبیہ سے ناگہان آدمی نشاط میں لاتے تھے اونٹوں کو سرد سے سو کہا بعضوں نے کہ کیا حال ہی لوگوں کا کہا لوگوں نے کہ وحی کی گئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا مجمع نے پس نکلے ہم کانپتے ہوئے پس پایا ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے یعنی بزدیک کراع غمیم کے پس جب کہ جمع ہوئے لوگ پڑھی حضرت نے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا پس کہا عمر نے کیا یہ فتح ہی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے ہاں قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی پس ہمین دلیل ہی اسپر کہ مراد فتح سے صلح حدیبیہ ہی اور تعبیر خواب کی ظاہر ہوئی سال آیندہ میں پس فرمایا اللہ جل شانہ نے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ خبر دی کہ خواب جو دکھایا اپنے رسول کو پہلے نکلنے کے طرف حدیبیہ کے کہ وہ اور اصحاب اوسکے داخل ہونگے مسجد حرام میں صدق و حق ہی اور بالحق یعنی ساتھ تمکن بالغہ کے اور حکمت کے یہ تھی کہ منظور تھا آزمایش کرنا اور تمیز کرنا درمیان مومن مخلص کے اور درمیان اوسکے کہ اوسکے دل میں مرض ہی

یعنی شک و نفاق اور جائز ہی یہ کہ ہو بالحق قسم پھر یا تو قسم ہی اوس حق کی کہ جو نقیض ہی باطل کی یا قسم ہو اوس حق کی کہ وہ اسمائے الٰہی سے ہی بس جانا جو کچھ الہٰی حکمت نے تاخیر فتح مکہ کی سال آیندہ تک مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ یعنی اور سے فتح کے نزدیک فتح قریب و فتح ہونا خیبر کا ہی تاکہ تسکین پاویں اور سے دل مومنوں کے میسر ہونے فتح موعود تک ✦ مد ✦ معاً ✦ بحر ✦ متعلق لِّلْمُخَلَّفِيْنَ رَدِّ سکو کے لئے ابن عمر سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ یا رسول اللہ یعنی بال کترانے والوں کے لیے بھی ایسا ہی فرمایئے فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ یا رسول اللہ فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ یا رسول اللہ فرمایا وَالْمُقَصِّرِيْنَ انتہی اس سے فضیلت سر منڈانے والوں کی وقت نکلنے کے احرام سے معلوم ہوئی کہ تین بار سر منڈانے والوں کے لیے دعا کی آنحضرت نے اور چوتھی بار میں کترانے والے بالوں کے لیے اور بعضی روایت میں تیسری بار میں انکے لیے دعا کرنی آئی ہی ✦ اور روایت میں آیا ہی کہ دعا کی آنحضرت نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ تین بار لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وَالْمُقَصِّرِيْنَ فرمایا وَالْمُقَصِّرِيْنَ اور کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ ✦ درمنثور ✦ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بمعنی تحقیق کے ہی معنی تعلیق کے پس اگر کہے تو کہ سب چیز میں اللہ کی خواہش سے ہوتی ہی پس یہاں ان انشاء اللہ کا لانا کیا معنی جواب اسکا یہ ہی کہ کافر منکر تھا اس خواب کے کہتے تھے ظہور اسکا نہیں ہوگا خداوند تعالی نے تاکید کے لیے مقید کیا وعدے کو ساتھ مشیت کے یعنی حکم اور مشیت میری یہ ہی اور ہر جزیہ کلیہ شرطیہ کا ہی لیکن مراد اسے تحقیق ہی اور لغت عرب میں یا استیناف جائز ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے فَاِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ اور بعضوں نے کہا کہ یہ بندوں کے ادب سکھانے کے لیے فرمایا کہ خبر نہ دیں کسی امر کی زمانہ آیندہ میں جیسا تک کہ نہ ملاویں ساتھ اوسکے انشاء اللہ تعالی اور تدریسے یہ کہ استثناء راجع ہو طرف وقت دخول کے نظر بہ اہل دخول کے یعنی اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فِيْ وَقْتٍ مُّسْتَقْبَلٍ دخول کے لئے اور ان بمعنی قد کے بہت جا ہی یعنی تحقیق مسجد حرام میں داخل ہوگے اور بعضوں نے بمعنی کے کہا ہی کہ مسجد حرام میں داخل ہوگے اور تحقیق خدا عزوجل نے چاہا ہی کہ داخل ہوگے مسجد حرام میں اور بعضوں نے کہا کہ لَتَدْخُلُنَّ اللّٰهَ اَمِنِيْنَ استثنا داخل ہونے سے نہیں ہی ولیکن استثنا بھی وصف داخل ہونے سے یعنی لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَمِنِيْنَ اور بعضوں نے کہا کہ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ خطاب ہی آنحضرت کے سب یاروں کو کہ تحقیق تم داخل ہوگے اور جا ہی خدا عزوجل نے کہ ان یاروں میں سے بعضے جیوینگے اوسوقت تک اور بعضے نہیں جینگے یہ استثنا اوسسے ہی کہ نہیں جینگے اور نہیں رہینگے اوسوقت تک ✦ زاھدی ✦

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

وہی ہی وہ جس نے بھیجا اپنا رسول راہ پر اور سچے دین پر کہ اوسکو ہر دین سے اور بس ہی اللہ حق ثابت کرنے والا ✦ تفسیر ✦ اس دین کو اللہ نے ظاہر دین پر بھی سب سے غالب کر دیا ایک مت اور دلیل سے غالب ہی ہمیشہ ✦ مو ✦ ہدی سے مراد ہی توحید اور دین حق سے اسلام سب دینوں پر یعنی شریعت اور اہل کتاب و غیر اہل کتاب کے دینوں پر اور غلبہ دین اسلام کا تحقیق کیا اسی سبحانہ نے نہیں چھپتا کوئی دین مگر کہ اوسپر اسلام کو غلبہ اور عزت ہی یا غلبہ بس اعتبار سے کہ یہ دین تمام دینوں حق کو منسوخ کرنے والا ہی اور باطل دینوں کو باطل کرنے والا اور بعضوں نے کہا کہ یہ غلبہ وقت اوترنے عیسی علیہ السلام کے ہوگا کہ حجت نہیں باقی رہیگا سوا زمین پر کوئی کافر اور بعضوں نے کہا کہ مراد غلبہ دین سے ظاہر کرنا اسلام کا ہی ساتھ دلیلوں کے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یعنی اور بس ہی اللہ

گواہی دینے والا اسپر کہ جو کچھ وعدہ کیا ہی حق ہے + ۱۵ بحرا + پر زیادہ وعدہ ہی مومنوں کی مدد کرنے کا اور دور کرنا وحشت کا مومنوں کے دلوں سے کہ فرمایا وہ وہ خدا ہی کہ بھیجا اپنا رسول ساتھ دین حق کے تا راہ چلنی مومنوں کو اس راہ سے آسان ہو اور اوسکے دین کو غالب واشکارا کرے سب دینوں پر + وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یعنی رسول آیا اور دعوت کی کافر سنکر ہوئے اونکی رسالت کے حق تعالیٰ نے گواہی دی کہ اگر کافر کہو کہ نہیں سچ ہیں دعوی نبوت میں اور گواہی نہیں دیتے ہیں تیری رسالت کی تو ہمکو خدا تعالیٰ گواہ بس ہی ساتھ اسکے کہ تو رسول خدا کا ہو یہ ساکہ خدا فرماتا ہی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی جانو کہ محمد رسول سیر ا ہی اور بھیجا ہوا میرا خلق کی طرف اور رسول اللہ پر وقف ہی + زاھدی +

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر خدا کا ہی اور وہ لوگ کہ ہمراہ اوسکے ہین سخت ہین کافرون پر مہربان ہین درمیان اپنے دیکھتا ہی تو انکو رکوع کرنے والا اور سجدہ کرنے والا طلب کرتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو نشانی صلاح اونکی کی ہی چہرون اونکے کے ہی اثر سجدے سے یہ کچھ کہ مذکور ہوا مثال اونکی ہی بیچ توریت کے اور مثال اونکی بیچ انجیل کے یہ ہی کہ وہ مانند ایک کھیتی کے ہین کہ نکالے گھاس سبز اپنی پس قوی کیا اوسکو پھر موٹی ہوئی پھر کھڑی ہوئی اپنی بنڈلیون پر بھلی معلوم ہوتی ہی زراعت کرنے والون کو تا غصہ دلاوے ساتھ اونکے کافرون کو وعدہ دیا ہی خدا نے اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور کام اچھے کیے ہین اس بات سے بخشش اور مزد بڑی کی + فتح + محمد رسول اللہ کا اور جو اوسکے ساتھ ہین زور اور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو دیکھے اونکو رکوع ہین اور سجدے ہین ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی نشانی اونکا اوسکے موند پر ہی سجدے کے اثر سے یہ کہا موصوف ہوا وسکی توریت مین اور کہا موصوف اونکی انجیل مین جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر بھلی تنہ پر خوش لگتا کھیتی والونکو تا جلاوے اونسے جی کافرونکا وعدہ دیا ہی اللہ نے اونمین سے جو بھین لائے ہین اور کیے ہین بھلے کام معافی کا اور بڑے نیک کا

تفسیر + جو تندی اور نرمی اپنی خود ہووہ سب جگہہ برابر چلے اور جو اوسکا سنسور کرائے وہ تندی اپنی جگہہ اور نرمی اپنی جگہہ اوسکا بانا یعنی تہجد کی نماز سے صاف نیت سے چہرے پر اوسکے نور ہی حضرت کے اصحاب لوگونمین پہچانے پڑتے چہرے کے نور سے اور کھیتی کی کہاوت یہ کہ اول ایک آدمی تھا اوس دین پر پھر دو ہوئے پھر قوت پر بڑھتی گئی حضرت کے وقت اور خلیفوں کے وقت اور یہ کہ وعدہ دیا اوسکو جو ایمان لائے اور بھلے کام کرتے ہین حضرت کے اصحاب ایسے ہی تھے مگر خاتمے کا اندیشہ رکھا حق تعالیٰ اپنے بندوکو ایسی خوش خبری نہین دیتا کہ بیٹھ رہو جاوین مالک سے اتنی شاباشی بھی غنیمت ہی + مو + اور وہ لوگ کہ ہمراہ اوسکے اور اَشِدَّاۗءُ جمع شدید کی ہی بمعنی سخت کے اور رُحَمَاۗءُ جمع رحیم کی ہی بمعنی مہربان اور اسی کے مانند یہ آیت ہی اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اور سختی اونکی کافرون پر اس وجہ کو ہو بھی تھی کہ بچاتے تھے کپڑے اپنے اونکے کہ پڑون سے کہ ایمین لگ نجاوین اور بچاتے تھے بدن اپنے اونکے بالون کے لگنے سے اور اونکی مہربانی کی یہ حالت تھی کہ نہین دیکھتا تھا مومن مومن کو مگر کہ سلام علیک کرتا اور مصافحہ کرتا اوس سے اثر سجدے سے یعنی اوس نشانی

کہ جو ہوئی ہے سبب سجدے کے اور عطا سے منقول ہے کہ روشن ہیں چہرے اونکے سبب بہت نماز پڑھنے کے راتوں کو بسبب رہنے آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ مثال اونکی یعنی صفت اونکی یعنی ہیں مثل ہوا ہے یعنی پہلے بتلایا تھا پھر موصوف ہو گیا
خوش لگتا ہے یعنی خوش ہوتے ہیں اوسکی قوت سے اور کہا بعضوں نے کہ لکھا ہوا ہے انجیل میں کہ قریب ہے کہ نکلیگی ایک قوم کہ بڑھینگے مانند بڑھنے
کھیتی کے حکم کرینگے اچھی باتوں کا اور منع کرینگے بری باتوں سے اور عکرمہ سے ہے کہ کالا پٹھا ساتھ ابی بکر کے پس قوی کیا ساتھ عمر کے پھر
موٹا ہوا ساتھ عثمان کے پھر کھڑا ہوا ساتھ علی کے اور یہ مثال ہے کہ بیان کی اللہ تعالیٰ نے ابتدا اسلام کی اور ترقی اوسکے کی
زیادتی میں یہاں تک کہ قوی ہو گیا اسلیے کہ نبی علیہ السلام اوٹھے تن تنہا پھر قوی کیا اونکو اللہ تعالیٰ نے بسبب اونکے کہ ایمان لا
ساتھ اونکے جیسا کہ قوی ہوتا ہے پہلا پٹھا سبب اوار دگرد کے پٹھوں کے جو پھوٹتے ہیں اوسکی جڑ میں یہاں تک کہ خوش لگتا ہے کاشتکار
پھر فرمایا کہ یہ بڑھانا اور ترقی اونکی زیادتی وقوت میں اسلیے ہوئی کہ تا کافروں کو دیکھکر جلیں اور یہ آیت رد کرتی ہے روافض کے قول کو کہ
وہ جو کہتے ہیں کہ صحابہ کافر ہو گئے تھے بعد وفات نبی علیہ السلام کے اسلیے کہ وعدہ مغفرت کا اور اجر عظیم کا نہیں ہوتا مگر جب کہ
ثابت رہیں اسلام پر حالت حیات میں ۞ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سخت ہیں اوپر مانند شیر کے بکری کے بچے پر نہیں رحم کرتے کافروں پر کبھی مہربان اور
یعنی چاہتے ہیں بعض اونکے بعض کو جیسے چاہتا ہے باپ بیٹے کو جیسے کہ فرمایا اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
کہا ہے علما نے کہ یہ صفت سب صحابہ کی ہے اور یہ بھی ہے کہ ہر کلمے سے اشارہ ہے شخص معین کی طرف صحابہ سے چنانچہ کلمہ معہ اشارہ
ہے طرف صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ اوراد ہے فی الغار اور دلیل اوسکی ہے اور اَشِدَّآءُ کنایہ ہے ساتھ فاروق کے کہ کوئی شخص سختی کرتا ہے
کفار کے ساتھ اونکے برابر نہیں تھا اور رُحَمَآءُ اشارہ ہے ساتھ ذی النورین کے کہ جو مہربانی اونکی مشہور ہے اور رُكَّعًا سُجَّدًا
اشارہ ہے علی مرتضیٰ کی طرف کہ اکثر اوقات نماز میں مشغول رہتے تھے اور يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا باقی عشرہ مبشرہ اور بقولے تمام اصحاب ہیں
اور تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا جو فرمایا خبر دی اونکی کثرت نماز کی اور مداومت کرنے کی اوسپر طلب کرتے ہیں فضل کو یعنی طالب اسکے ہیں
کہ داخل کرے اللہ تعالیٰ اونکو جنت میں اور راضی ہو اونسے اور لفظ سِيْمَاهُمْ جو بمعنی نشانی اور علامت کے ہے اختلاف کیا ہے علما نے کہ
مراد اوس سے کیا ہے بعضوں نے تو کہا کہ وہ نور اور سفیدی ہے کہ صحابہ کے چہروں میں ہوگی روز قیامت کے کہ وہ پہچانے جاوینگے بسبب اوسکے کہ
اونھوں نے سجدے کیے تھے دنیا میں یہ روایت عطیہ اوفی کی ہے ابن عباسؓ سے اور کہا عطا بن ابی رباحؒ اور ربیع بن انس نے کہ روشن ہوئے
تھے چہرے اونکے کثرت نماز سے اور کہا شہر بن حوشبؒ نے کہ ہونگی اونکے چہروں کی سجدوں کی جگہ مانند چودھویں رات کے پانچ اور کہا
اور وس نے کہ وہ ہیبت حسن اور خشوع اور تواضع ہے اور یہ روایت والی کی ابن عباسؓ سے ہے اور یہی قول مجاہد کا ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ
سجود کے سبب سے خشوع اور نشانی نیک پیدا ہوتی ہے کہ پہچانے جاتے ہیں اوس سے اور کہا ضحاک نے کہ وہ زردی چہرے کی ہے شب بیداری
کے اور کہا عکرمہ اور سعید بن جبیرؒ نے کہ وہ اثر مٹی کا ہے نمازیوں پر کہا ابو العالیہ نے کہ وہ سجدہ کرتے تھے مٹی پر نہ کہ چٹائیوں پر کہا عطاء
خراسانی نے کہ داخل ہیں اس آیت میں تمام وہ لوگ کہ محافظت کریں پانچوں نمازوں پر اور کہا حسن نے جب دیکھے تو اونکو جانے تو اونکو بیمار
حال انکا نہیں ہیں وہ بیمار اور مانند کھیتی کے ہیں الخ یہ مثل کھیتی کی اللہ صاحب نے بیان فرمائی آنحضرت ﷺ کے اصحاب کے لیکے اول تھوڑے
اور ضعیف تھے پھر فرقہ بہت اور غالب ہو گئے کَمَثَلِ زَرْعٍ الخ کہا حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ذرع محمد صلی اللہ علیہ وسلم اَخْرَجَ
شَطْأَهُ ابوبکر فَاٰزَرَهُ عمر فَاسْتَغْلَظَ عثمان یعنی قوی ہوا اسلام بسبب عثمان رضی اللہ عنہ کے فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ علی بن ابی طالب
کہ مستقیم ہوا اسلام بسبب سیف علی کے يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ مومن اور یہ قوی کرنا اللہ تعالیٰ کا اونکو بسبب اسکے ہے کہ کفار اونکے سبب سے
غصے میں آویں ماخذ حسینی اور امام قشیری نے فرمایا کہ موافق اس آیت کے جو کوئی اصحاب پر غصہ کرے اور اونکو دشمن رکھے داخل کفار میں ہے اور اس

امام مالک رح سے بھی اثبات کفر رافضیوں کا اس آیت سے روایت کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر فی الجنۃ و عمر فی الجنۃ و عمر بن الخطاب فی الجنۃ و عثمان بن عفان فی الجنۃ و علی بن ابی طالب فی الجنۃ و طلحۃ و الزبیر فی الجنۃ و عبد الرحمن بن عوف فی الجنۃ و سعد بن ابی وقاص فی الجنۃ و سعید بن زید فی الجنۃ و فرمایا ارحم امتی ابو بکر و اشدھم فی امر اللہ عمر و اصدقھم حیاء عثمان و افضلھم زید بن ثابت یعنی بڑے رحیم میری امت کے ابو بکر ہین اور نہایت سخت اونکے امر خدا مین عمر ہین اور بہت سچے اونکے حیا مین عثمان اور بڑے فرائض دان اونکے زید بن ثابت اور بڑے قاری اونکے ابی بن کعب اور بہت علم رکھنے والے اونکے ساتھ حلال و حرام کے معاذ بن جبل اور ہر امت کا ایک امین ہوا ور امین اس امت کے ابو عبیدۃ بن الجراح اور بڑے قاضی اونکے علی رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص سے روایت ہو کہ کہا مینے آنحضرت علیہ السلام سے کہ کونسا شخص لوگون مین بہت پیارا ہے آپ کے فرمایا عایشہ پس کہا مینے کہ مردونمین سے کون ہی بہت پیارا فرمایا باپ اوسکا یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ کہا مینے پھر کون پس فرمایا عمر بن الخطاب پھر شمار کیا اور کئی آدمیون کو اور فرمایا کہ یہ روی کرداون لوگون کی کہ بعد میرے حاکم ہونگے میرے اصحاب مین سے کہ وہ ابو بکر و عمر ہین اور طریق اختیار کرینگے اونکا اور جنگل مارو ساتھ عہد عبد اللہ بن مسعود کے اور آیا ہی کہ ایک دفعہ کوہ احد کانپا اور او سپر تھے نبی علیہ السلام اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبت احد یعنی ٹھہرا رہ ای احد نہین ہی تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ کہا عہد کیا طرف میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دوست رکھتا تجکو مگر مومن اور نہین دشمن رکھتا تجکو مگر منافق اور فرمایا جو کوئی میرے اصحاب مین سے کسی مین بہتر کار روز قیامت کے نور اور قائد اونکا یعنی سردار ہوگا کہ محشر مین لوگون کو اپنے ساتھ لیجاویگا اور عشرہ بشرہ اور اور صحابہ کے حق مین بھی حدیثین بہت وارد ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم و من ابغضھم فببغضی ابغضھم و من اذاھم فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ و من اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ یعنی ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے میرے صحابہ کے بعد میرے مت پکڑو تم اونکو نشانہ طعن و طعنہ کا پیچھے میرے پس جسنے دوست رکھا اونکو پس بسبب محبت میری کے دوست رکھا اونکو اور جسنے بغض رکھا اونسے پس بسبب بغض میرے کے بغض رکھا اونسے اور جسنے ایذا دی اونکو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی اوسنے اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو پس قریب ہو یہ کہ اخذ کریگا وہ اوسکو پس جب اونکے حق مین ایسا کچھ فرمایا تو اور کیا کچھ باقی رہا اور اونکے حق مین یہ بھی آیا ہی و من سبھم فقد سبنی یعنی حضرت نے فرمایا کہ جسنے برا کہا صحابہ کو پس تحقیق برا کہا اوسنے مجکو پس اس سے معلوم ہوا کہ بغض صحابہ کا بغض رسول کا اور برا کہنا صحابہ کا برا کہنا رسول کا ہی اور یہ بالیقین و بالاتفاق کفر ہوتا بمجرد یکہ توبہ رسول کے برا کہنے والے کی قبول نہین ہی سوے قتل کے کچھ اور حکم ہی نہین ہی اوسکا جیسے کتاب فتح القدیر کے کہ فہ مخفی نہین ہی لکھا ہی کہ جو کوئی بغض رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہی مرتد پس برا کہنا بطریق اولی باعث ارتداد کا ہوگا پھر قتل کیا جاویگا از راہ حد کے ہمارے نزدیک پس قبول کیجاویگا توبہ اوسکی بیچ اسقاط قتل کے اور تنویر شرح اشباہ مین ہی کہ نہین صحیح ہمارے ارتداد نشے والے کا مگر ارتداد بسبب برا کہنے نبی علیہ السلام کے اسپر قتل کیا جاویگا اور نہ معاف کیا جاویگا اوسسے کذا فی العزازیۃ اور یہ بھی تنویر مین ہی فی الجوھرۃ سب الشیخین و لعنھما کلھم یعنی کتاب جوہرہ مین ہی کہ برا کہنا شیخین کا اور لعن کرنا اونکو کفر ہو اور واجب ہی قتل اسکے مرتکب کا پھر اگر رجوع کرے اور توبہ کرے اور تجدید اسلام کی کرے تو آیا قبول کیجاویگا توبہ اوسکی یا نہین کہا صدر شہید نے کہ قبول کیجاویگا توبہ اوسکی اور اسپر عمل کیا ہمارے فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے اور ابو نصر پارسا نے اور یہی مختار ہی کہ قبول کیجاویگا توبہ اوسکی اور غایۃ البدایہ مین ہی کتاب امامت سے کہ کہا ہی وھو المختار للفتوی اور حکم برا کہنے اور بغض رسول کا مانند اسکے ہی جابرون امامون کے نزدیک کہ کافر ہوتا ہی اور قتل اوسکا واجب ہی اور بیچ برا کہنے

قال مالک من نقص احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او سبھم کان نصیبہ فی الاسلام ۱۲ منہ

اسناد اول بہ عبد اللہ بن مسعود ۱۲

صحابہ کے بھی امام احمدؒ اور امام مالکؒ متفق ہیں اور پر کفر اور قتل کرنے کے مستلم تد کے ساتھ روایت شاذہ کے چنانچہ یہ بیچ اقناع فقہ کی کے ترغیب وغیرہ سے نقل کیا ہی اور ایک روایت میں امام احمد سے فاسق اور مبتدع میں لیکن ماننا تو بھی چاہیے اور ایک روایت میں توبہ تعزیر و تادیب کرے اور مذہب امام شافعیؒ کا مثل دونوں مذہبوں مذکورین کے ہی پس مسلمان کو برا کہنے اور بغض رکھنے تمام صحابہ کے سے پرہیز کرنا واجب ہی اور ذکر اونکا سوائے خیر کے نکرے والا سالک رہے اور انکی آپسکی نزاع کو سپرد بخدا کرے اسنے خبر دی ہی کہ روز قیامت کے انکی آپسکی نزاع کو اونکے سینوں سے نکالدیگا مین اور سوائے شفیق کے آپسمین نہوینگے اور ضمیر منہم کی بیچ آیت وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت منہم کے صحابہ کی طرف پھرتی ہی اور بعضے منہم بعنی اس امت سے اور بعضے من سلہ ہی یعنی زائد ہی پس سب اصحاب مغفور ہین معا + بحرا + حضرت عایشہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ جب سعد بن ابی وقاص حاضر ہوے اونکے جنازے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر پس سم ہی اور ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی بلاشبہ مین البتہ پہچانتی تھی رونا ابوبکر کا عبدا اور عمر کا روناجہا اس حال مین کہ مین اپنے حجرے مین تھی اور تھے وہ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے رحماء بینہم کسینے کہا پس کیونکر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے پس کہا کبھی ہوتی آنکھ آنحضرت کی کسی پر لیکن وہ جب غمگین وغصے ہوتے تو پکڑلیتے داڑھی اپنی + اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس یعنی نہین رحم کرتا اللہ اوس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر + اور فرمایا من لم یرحم صغیرنا ویعرف حق کبیرنا فلیس منا یعنی جو کوئی نہ رحم کرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے حق ہمارے بڑے کا پس نہین ہی ہم مین سے یعنی ہماری راہ پر + اور فرمایا لا ینزع الرحمۃ الا من شقی یعنی نہین نکالی جاتی ہی رحمت مگر بدبخت کے دل سے + اور فرمایا انما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء یعنی نہیں رحم کرتا اللہ اپنے بندون مین سے مگر رحمیون پر + اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے سیماھم کہا کہ آگاہ ہو وہ کہ اس سیما سے وہ نشانی نہین مراد ہی کہ جو تم گمان کرتے ہو یعنی گھٹے وغیرہ ولیکن وہ نشانی اسلام کی ہی اور اچھی خصلت وخو اور خشوع + اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے سیماھم فی وجوھھم کہا السمت الحسن + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ انبیا فخر کرین گے آپسمین کہ کون اونمین سے یارہت رکھتا ہی اپنی امت مین سے پس امید رکھتا ہون مین یہ کہ ہون مین اوس دن اکثر اونکا یعنی سیرے یار بہت ہونگے اور سب سے پیارے ہونگے یعنی سیدان محشر مین اور ہر شخص انبیا مین سے اوس دن کھڑا ہوگا حوض پر اوسکے ہاتھ مین عصا ہوگا بلاوے اوسکو کہ پہچانیگا امت اپنی سے اور ہر امت کے لیے سیما یعنی نشانی ہوگی کہ پہچانیگا اونکو نبی اونکا اور اوسکے + سائب بن یزید کے پاس ایک شخص آیا اس حال مین کہ اوسکے مونہہ پر نشان سجود کا تھا پس کہا سائب نے تحقیق خراب کیا تجھ نے اپنے مونہہ کو آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی نہین وہ سیما کہ اصحاب نے بیان فرمائی اور تحقیق تمازپڑھی مینے اپنے مونہہ کے بل اسی برس نہین پڑا سجدے کا سیری پیشانی پر + اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ آنحضرت نے فعل کرتے ہین بیچ تفسیر سیماھم کے کہ فرمایا کہا سیر کے لیے جبرئیل نے کہ جب دیکھتا ہو نہین طرف ایک شخص کے اپنی امت سے تو پہچانتا ہون مین کہ وہ اہل صلوۃ سے ہی بسبب نشانی وضو کے اور جسوقت کہ صبح کرتا ہی پہچانتا ہون مین کہ اوسنے نماز پڑھی ہی رات کو اور وہ نشانی اسی محمد پارسائی ہی دین مین اور حیا اور نیک خصلت + اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کہا لکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یہود خیبر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ صاحب موسی واخیہ المصدق لما جاء بہ موسی الخ یعنی محمد رسول اللہ کی طرف سے کہ یار ہی موسی کا اور اوسکے بھائی کا تصدیق کرنے والا اوس چیز کی کہ لایا اوسکو موسی آگاہ ہو وای یہود بلا اللہ نے فرمایا تحقیق آئی گروہ اہل توریت کے اور بلاشبہ تم البتہ پاتے ہو اوسکو اپنی کتاب مین محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم اخیر سورت تک + اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر ذلک مثلھم فی التوراۃ الخ کہ مراد یہ

لکھی گئی ہیں یہ دونوں مثالیں توریت و انجیل میں پہلے اسکے کہ پیدا کرے اللہ آسمان و زمین + تمام تر ولی ہنی ہاشم کے سے منقول ہے کہ کہا پوچھا ہے ابو ہریرہؓ سے حال تقدیر کا کہا ابو ہریرہؓ نے الکفار کراس سے ساتھ آخر سورۂ فتح کے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اخیر سورت تک یعنی اللہ تعالیٰ نے صفت بیان کی انکی پہلے پیدا کرنے اونکے کی + حضرت عائشہؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حکم کیے گئے ہیں استغفار کرنے کا بھر پورا کہتے ہیں اونکو لوگ + **درمنثور + تنبیہ** + اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کافروں سے سختی کرنی چاہیے اور مومنوں پر رحم اگر مدعی دگراہ ہو تو بھی اوپر رحم کرنا چاہیے بموجب حدیث اَلنُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ کے اور اگر کوئی یہ کہے کہ بدعتی کے حق میں آیا ہی مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ تو جواب اسکا یہ ہی کہ توقیر اور چیز ہی اور رحم کرنا اور چیز ہی توقیر کے معنی ہیں تعظیم کرنی اور رحم کرنا قبیل نصح سے ہی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا یعنی مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ مظلوم کی تو مدد البتہ ہو سکتی ہی ظالم کی کیونکر مدد کریں فرمایا منع کرے تو اوسکو ظلم سے پس یہ ہی مدد کرنی تیری اوسکو پس حاصل یہ ہی کہ بدعتی و گمراہ پر رحم کرنا یہ ہی کہ حتی الوسع اوسکے سمجھانے کے درپے ہو بسہولت و خفیہ بموجب حدیث اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ کے نہ یہ کہ چھیڑے اور گولے بیچارے پر مار کر نفرت دلاوین اوسی بھائیوں ہر گز یہ راہ حق نہیں ہر تامل کرو تبین کہ اللہ صاحب فرماتا ہی اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ پس جب تک دائرۂ اسلام میں داخل ہی ہر سب اسکے واجب الرحم ہی اور رحم کرنے کی فضیلت کچھ تو معلوم ہو چکی اور کچھ اور سنو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تری الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى یعنی پاوے تو مومنوں کو آپسکے رحم کرنے میں اور محبت کرنے میں اور مہربانی کرنے میں مانند مثال بدن کے کہ جب دکھے ایک عضو شریک ہو اوسکے لیے تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے + **ف** + حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مومن کو مومن کی راحت و مشقت میں شریک ہونا چاہیے مثل عضائے بدن کے کہ ایک کا دکھ باعث سب کے دکھ کا ہوتا ہی یہ مضمون شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اس بیت میں لکھا ہی + **بیت** + بنی آدم اعضائے یک دیگر اند + کہ در آفرینش زیک جوہر اند + چو عضوے بدرد آورد روزگار + دگر عضوہا را نماند قرار + اور فرمایا اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ یعنی مومن کے لیے مانند مکان کے ہی کہ تقویت دیتا ہی بعض اوسکا بعض کو پھر ڈالیں اونگلیاں اپنی اونگلیوں میں یعنی تشبیہ کے لیے کہ یوں ملے رہنا چاہیے + اور آیا ہی کہ آنحضرت کے پاس جب آتا سائل یا حاجتمند فرماتے آپ صحابہ کو کہ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا یعنی سفارش کرو مجھے اوسکی پس ثواب پاوے جاؤ + **ف** + اور یوں نہ سمجھو کہ دیکھیے ہماری سفارش حضرت قبول کریں یا نہ کریں تم بہرنوع ثواب پاؤ گے آگے قبول کرنا نہ کرنا میرا حکم الٰہی پر موقوف ہی جیسا کہ فرمایا وَيَقْضِى اللّٰهُ آخر تک + **سیل** + اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ہلاکت میں ڈالے اوسکو اور جو کوئی کہ ہووے بیچ حاجت روائی بھائی بننے کے ہو تا ہی اللہ اوسکی حاجت روائی میں اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوسسے سختی کو سختیوں روز قیامت کی سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اوسکی اللہ دن قیامت کے + اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہی

۹۷ اور ہی سے منقول ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی کہ ہووے بیچ حاجت روائی کے بھائی مسلمان کے ہووے اللہ اوسکی حاجت روائی میں اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوسسے سختی کو سختیوں روز قیامت کی سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اوسکی اللہ دن قیامت کے

۹۸ اور ہی سے منقول ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی کہ ہووے بیچ حاجت روائی کے بھائی مسلمان کے ہووے اللہ اوسکی حاجت روائی میں اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوسسے سختی کو سختیوں روز قیامت کی سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اوسکی اللہ دن قیامت کے

نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ چھوڑے مدد اوسکی اور نہ حقیر جانے اوسکو تقوی اس جگہ ہے اور اشارہ فرمایا طرف سینے اپنے کے تین بار ف یعنی جگہ تقوی کی دل ہے اور وہ پوشیدہ ہے تجھ سے پس کیونکر حقیر جانتا ہے تو بھائی مسلمان کو باوجود یکہ احتمال تقوی کا رکھتا ہے وہ اور سید بہت بزرگ ہوتا ہے اللہ کے نزدیک + سید + کافی ہے آدمی کو برائی میں یہ کہ حقیر جانے اپنے بھائی مسلمان کو تمام چیزیں مسلمان کی مسلمان پر حرام ہیں خون اور مال اور آبرو اوسکی + اور فرمایا یعنی تین ہیں مناسب حکومت کا کہ اول پہچاننے والا اخلاق کرنے والا اخلاق پر توفیق دیا گیا طاعت کی اور آدمی مہربان نرم دل ہر قرابتی اور مسلمان کے لیے آدمی پرہیزگار حرام اور بچنے والا لوگوں سے کنبہ دار اور دوزخی پانچ ہیں ضعیف وہ جو نہیں عقل ہے اوسکو جو کہ وہ تمہارے خادم ہیں نہیں خواہش رکھتے یعنی مال کی اور مال کی ف + یعنی عقل نہیں رکھتے ہیں کہ بچائے اوسکو حرام سے اور بے بی اور مال کی نہیں خواہش رکھتے یعنی حلال کے طلب کی پروا نہیں رکھتے بلکہ مائل حرام کی طرف ہیں + حق + اور خائن وہ جو نہیں پوشیدہ ہے اوسکے لیے طمع کی چیز اگرچہ کم ہو مگر خیانت کرتا ہے اوسمیں + ف + یعنی دھوڈھ بڈھ کالتا ہے طمع کی چیز اور نہیں چھوڑتا ہے کچھ اوسمیں مگر کہ خیانت کرتا ہے اوسمیں + سید + اور وہ شخص کہ نہیں صبح کرتا اور نہ شام کرتا ہے مگر حال یہ ہے کہ وہ فریب دیتا ہے بکجو اہل ہے سے اور مال ہے سے + ف + یعنی نماہر کرتا ہے یا رسائی اور امانت اور ہے ورد پر خیانت کے اہل مال ہے سے + حق + اور ذکر کیا حضرت نے بخل کا یا جھوٹھکا اور بدخلق و بدگو + اور فرمایا قسم ہے اللہ کی نہیں پورا مومن ہوتا قسم ہے اللہ کی نہیں پورا مومن ہوتا قسم ہے اللہ کی نہیں پورا مومن ہوتا عرض کیا لوگوں نے کون ہے یا رسول اللہ کے فرمایا وہ کہ امن میں ہے ہمسایہ اوسکا ضرر اوسکے سے + نہیں داخل ہوگا جنت میں وہ شخص کہ امن میں ہے ہمسایہ اوسکا ضرر اوسکے سے + اور فرمایا جب ہو تم تین پس سرگوشی کریں دو آدمی بغیر تیسرے کے یہاں تک کہ ملو تم ساتھ لوگوں کے اسلیے کہ غمگین کرے گا یہ اوسکو اور فرمایا اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ یعنی معاون دین کا خیر خواہی کرنی ہے فرمایا یہ تین بار کہا ہم نے کسکی فرمایا اللہ کی اور کتاب اوسکی کی اور رسول اوسکی کی اور مسلمانوں کے حاکموں کی اور سب مسلمانوں کی + ف + خیر خواہی اللہ کی یہ ہے کہ اعتقاد صحیح رکھے اوسکی وحدانیت میں اور خالص رکھے عبادت اوسکی میں اور خیر خواہی کتاب اللہ کی یہ ہے کہ بیچ جانے اوسکو اور عمل کرے اوسپر اور خیر خواہی رسول کی یہ ہے کہ تصدیق کرے اوسکی نبوت کی اور فرمان برداری کرے اوسکی اوامر و نواہی میں اور خیر خواہی مسلمانوں کے حاکموں کی یہ ہے کہ اطاعت کرے اونکی حق باتوں میں اور خروج نہ کرے اوپر اور خیر خواہی عوام مسلمین کی یہ ہے کہ رہنمائی کرے اونکو اچھی باتوں کی طرف + نہایہ + کہا جریر نے بیعت کی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور خیر خواہی کرنے کے ہر مسلمان کے لیے + اور فرمایا اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُہُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ + یعنی رحم کرنیوالے ہیں رحم کرتا ہے اوپر رحم کرو اوپر کہ زمین میں ہیں رحم کرے گا تمپر وہ کہ آسمان میں ہے یعنی اللہ تعالی کہ کار خانہ اوسکی قضا و قدر کا آسمان پر ہے + اور فرمایا لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَلَمْ یَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی نہیں ہے ہمارے طالبین میں سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹوں پر اور نہ توقیر کرے ہمارے بڑوں کی اور نہ حکم کرے اچھی باتوں کا اور نہ منع کرے بری باتوں سے + اور فرمایا کہ نہ بزرگی کی کسی جوان نے ایک بڈھے کی بسبب بڑھاپے اوسکے مگر کہ تعین کرتا ہے اوسکے لیے اللہ اوسکے نزدیک بڑھاپے اوسکے کے اوس شخص کے کہ بزرگی کرتا ہے اوسکی + اور فرمایا کہ تحقیق بزرگی اللہ کی سے ہے بزرگی کرنی بڈھے مسلمان کی اور قرآن کے جاننے والے کی کہ غلو نہیں کرتا ہے اوسمیں اور نہ الگ ہے اوس سے اور بزرگی کرنی بادشاہ عادل کی + اور فرمایا اچھا گھر بیچ مسلمانوں کے وہ گھر ہے کہ اوسمیں یتیم ہو کیساتھ احسان کیا جاوے طرف اوسکے اور برا گھر مسلمانوں میں وہ گھر ہے کہ اوسمیں یتیم ہو کیساتھ بدا پونہچائی جاوے

طرف اوسکے + اور فرمایا جو کوئی ہاتھ پھیرے تیم کے سر پر نہ پھیرے اوسپر مگر اللہ کی خوشی کے لیے تو ہوتی ہین اوسکے لیے نیکیان بدلے ہر بال کے کہ پھرتا ہی اوسپر ہاتھ اوسکا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اوسکے ہی ہو نگا مین اور وہ جنت مین مانند ان دو کے اور ملائین دو انگلیان اپنی + اور فرمایا جو کوئی بھائے یتیم کو طرف کھانے اپنے کے اور پانی اپنے واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت مقرر مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین بیٹیان یا تین بہنین پس ادب سکھائے اونکو اور رحم کرے اونپر یہان تک کہ بے پرواکرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو پرورش کرے فرمایا یا دو کو یہان تک کہ اگر کہتے وہ یا ایک کو تو البتہ فرماتے ایک کو اور جسکی کھودین اللہ نے دو عزیز چیز یعنی دو اجبتی کی اوسکے لیے جنت کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کیا ہین دو عزیز چیز یعنی اوسکی فرمایا آنکھین اوسکی + اور فرمایا البتہ ادب دینا آدمی کا بیٹے اپنے کو بہتر ہی اوسکے لیے تصدق کرنے ایک صاع کے سے + اور فرمایا ما نحل والد ولدا من نحل افضل من ادب حسن یعنی نہ بخشا باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی بخشنا افضل ادب نیک سے + اور فرمایا جسکے ہان ہووے بیٹی پس نہ جیتی کا رکھی اور نہ اہانت کی اوسکی اور نہ فضیلت دی فرزند اپنے کو اوسپر یعنی بیٹون کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین + اور فرمایا من اغیبت عند اخوہ المسلم وھو یقدر علی نصرہ فنصرہ نصرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ یعنی جسکے پاس غیبت کیا جاوے مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر یعنی اوسکی غیبت سے اوسکو منع کرسکتا ہی پس مدد کی اوسکی مدد کرتا ہی اوسکو اللہ دنیا اور آخرت مین پھر اگر نہ دی اوسکی اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر یعنی اوسکی غیبت سے اوسکو منع نہ کرسکتا ہی پس مدد کی اوسکی مدد کرتا ہی اوسکو اللہ دنیا اور آخرت مین + اور فرمایا من ذب عن عرض اخیہ بالغیبۃ یعنی جو کوئی دفع کرے اپنے بھائی مسلمان کی گوشت پر پشت اوسکے یعنی سینے غائبانہ کسیکی غیبت کی اور اسنے منع کیا ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ آزاد کرے اوسکو آگ دوزخ سے + اور فرمایا ما من مسلم یرد عن عرض اخیہ الا کان حقا علی اللہ ان یرد عنہ نار جہنم یعنی نہین کوئی مسلمان کہ منع کرے اپنے بھائی مسلمان کی آبروریزی سے مگر ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ پھیر دے اوس سے آگ دوزخ کی روز قیامت کے پھر پڑھی یہ آیت وکان حقا علینا نصر المؤمنین یعنی اور ہی حق ہمپر مدد کرنے مومنون کی + اور فرمایا ما من امرئ مسلم یخذل امرأ مسلما الا یعنی نہین کوئی آدمی مسلمان کہ چھوڑے مدد آدمی مسلمان کی اوس جگہ مین کہ بیحرمت کیجاتی ہی اوسکی اور ناقص کیجاتی ہی اوسکی اور نہین کوئی آدمی کہ مدد کرے آدمی مسلمان کی اوس جگہ مین کہ ناقص کیجاتی ہی آبرو اوسکی اور بیحرمت کیجاتی ہی اوسکی مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی مدد اوسکی اللہ تعالی اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسکی مدد اوسکی یعنی آخرت مین اور نہین کوئی آدمی مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہ مین کہ ناقص کیجاتی ہی آبرو اوسکی اور بیحرمت کیجاتی ہی اوسکی مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسکی مدد اوسکی + اور فرمایا من رأی عورۃ فسترھا کان کمن احیا موؤدۃ یعنی جسنے دیکھا عیب کسیکا پھر ڈھانپا اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوسکے کہ زندہ کیا موؤدہ کو + اور فرمایا ان احدکم لیرفع الیہ اخیہ فان رأی بہ اذی فلیطعنہ عنہ یعنی تحقیق ایک تم مین کا آیینہ ہی بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اوسمین بری چیز پس چاہیے کہ دور کرے اوسکو + ف + یعنی جیسے آئینہ مین پڑے کا عیب معلوم ہوجاتا ہی ویسے ہی آدمی آدمی کا عیب دیکھ لیتا ہی پس چاہیے کہ آگاہ کرے اوسکو نا وہ چھوڑ دے + اور فرمایا من حمی مؤمنا الخ یعنی جو کوئی بچاوے مومن کو منافق کے شر سے بھیجیگا اللہ فرشتہ کو کہ بچاویگا گوشت اوسکا دن قیامت کے آگ دوزخ کی سے اور جو کوئی تہمت لگاوے مسلمان کو کچھ کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے عیب اوسکا رکریگا اوسکو اللہ تعالی دوزخ کے پل پر یہان تک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہا یعنی وسقد عذاب ہولیگا یا اوس کو راضی کریگا جب نجات ہوگی + اور فرمایا خیر الاصحاب عند اللہ خیرھم لصاحبہ الخ یعنی اچھے یار اللہ کے نزدیک اچھے اونکے ہین واسطے یار اپنے کے اور اچھے ہمسائے نزدیک اللہ کے ہین اچھے اونکے واسطے ہمسائے اپنے کے + عرض کیا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

کہ اے رسول خدا کیونکر حاصل ہو ہمکو یہ کہ جانون مین جب ہنکی کرون مین جب برائی کرون مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنے تو ہمسائے اپنے سے کہ کہتے ہین تحقیق نیکی کی تو نے پس تحقیق نیکی کی تو نے اور جب سنے تو اونکو کہ کہتے ہین تحقیق بُرائی کی تو نے پس تحقیق برائی کی تو نے ف یعنی اوس صورت مین ہر کہ ہمسایا اہل حق اور انصاف کے ہو دین اور زیادہ محبت و مداوت کرتے ہون ہمسایون سے حق اور فرمایا اتقوا الناس منازلھم یعنی اوتارو لوگون کو مرتبون اونکے مین یعنی اکرام کرو ہر ایک کا موافق فضل و شرف اوسکے کے پس برابری کرو رذیل اور شریفون مین اور نہ درمیان خادم و مخدوم کے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ضایقوا ما تجعل اصحابک بعضھم علی بعض یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک دن پس شروع کیا اصحاب اونکے کہ مونہہ پر ملتے تھے پانی وضو اونکے کا پس فرمایا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اسپر کہا اونھون نے محبت اللہ کی اور رسول اوسکے کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش آوے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور رسول اوسکے کو یا دوست رکھے اللہ کو اور رسول اوسکا پس چاہیے کہ سچی کہے بات جب بات کرے اور ادا کرے امانت اپنی جب امانت رکھوایا جاوے اور اچھی کرے ہمسائگی اوس شخص کی کہ ہمسایہ اوسکا ہے اور فرمایا لیس المؤمن بالذی یشبع و جارہ جائع الی جنبہ یعنی نہین ہے مؤمن کامل وہ شخص کہ سیر ہووے اور ہمسایا اوسکا بھوکا ہو طرف پہلو اوسکے کے کہا ایک شخص نے کہ اے رسول خدا تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے بسبب کثرت نماز اور روزے اپنے کے اور صدقے اپنے کے یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ عبادت بہت کرتی ہے لیکن بلا شبہ وہ ایذا دیتی ہے اپنے ہمسایون کو ساتھ زبان اپنی کے فرمایا وہ دوزخ مین ہے کہا اوس شخص نے اے رسول خدا پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے بسبب کمی روزون کے اور کمی نماز کے اور کمی صدقے کے اور تحقیق وہ تصدق کرتی ہے چند ٹکڑے قروط کے کہ مثل پنیر کے ہوتا ہے اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو فرمایا وہ جنتی ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف الزبیر یعنی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آ کھڑے ہوئے لوگون پر کہ بیٹھے تھے پھر فرمایا کیا نہ خبر دونمین تمکو ساتھ بھلے تمھارے کے بُرے تمھارے سے یعنی بتاؤن تمکو بھلا لوگون مین اور برا لوگون مین تا بھلا ممتاز ہو جاوے برے سے کہا راوی نے پس چپکے رہے صحابہ پس کہا یہ تین بار پھر کہا ایک شخص نے ہان ای رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو ساتھ بھلے ہمارے کے بُرے ہمارے سے پس فرمایا اچھا تمھارا وہ ہے کہ امید رکھی جاوے اوسکی بھلائی کی اور امن ہو اوسکی بُرائی سے اور برا تمھارا وہ ہے کہ نہ امید ہو اوسکی بھلائی کی اور نہ امن ہو اوسکی بُرائی سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے بانٹے درمیان تمھارے اخلاق تمھارے جیسے کہ بانٹے درمیان تمھارے رزق تمھارے تحقیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہے اور اوسکو کہ نہین دوست رکھتا اور نہین دیتا ہے دین مگر اوسی کو کہ دوست رکھتا ہے پس جسکو دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو اور قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے نہین مسلمان ہوتا بندہ جب تک کہ مسلمان ہووے دل اوسکا اور زبان اوسکی ف اسلام دل کا یہ ہے کہ پاک کرے اوسکو عقائد باطلہ سے اور بُرے اخلاق سے اور اسلام زبان کا یہ ہے کہ باز رکھے اوسکو اوس چیز سے کہ اوسمین آفات اوسکے ہین سیل اور فرمایا المؤمن مالف و لا خیر فیمن لا یالف و لا یؤلف یعنی مؤمن الفت والا ہے اور نہین بھلائی ہے اوس شخص مین کہ نہ الفت کرتا ہے اور نہ الفت کیا جاتا ہے اور فرمایا من قضی لاحد من امتی الزبیر یعنی جسنے روا کی کسیکے لیے امت میری سے حاجت چاہتا ہوا سے تا خوش کرے اوسکو بسبب اوسکے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین اور فرمایا من اغاث ملھوفا الزبیر یعنی جسنے فریادرسی کی غمگین کی لکھتا ہے اللہ اوسکے لیے بہتر بہتر نیکیان ایک مین درستی سب کامون اوسکے کی ہوتی ہے یعنی دنیا و آخرت مین اور بہتر ہونے اوسکے لیے باعث درجات کی ہوتی ہے دن قیامت کے

الخلق عیال اللہ الخ یعنی خلق عیال اللہ کی ہی پس محبوب تر خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہی کہ سلوک کرے طرف عیال اوسکی کے ف اللہ تعالی پاک ہی عیال سے مگر میان مجاز افرمایا کہ جیسے آدمی اہل و عیال کو پرورش کرتا ہی ویسے ہی مولا اپنی مخلوق کو ف ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنگدلی اپنی کا فرمایا ہاتھ پھیر یتیم کے سر پر اور کھلا اسکین کو اور فرمایا کہ اگر اداسعد لکھو عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ اِبْنَتُکَ مَرْدُوْدَۃٌ اِلَیْکَ لَیْسَ لَھَا کَاسِبٌ غَیْرُکَ یعنی کمانیوالا نہیں دوسرا میں مگو اور افضل صدقے کے وہ صدقہ بیٹی تیری پر ہی کہ طلاق دی ہو خاوند اوسکے نے اور آپڑی ہو تیرے گھر میں ہو اوسکے لیے کمانے والا کوئی سوائے تیرے ف یہ سب دایتیں مشکوۃ میں ہیں ف اور اخلاق محسنی میں لکھا ہی بادشاہوں پر لازم ہی کہ شفقت و رحمت کرے تمام رعایا و خلائق پر اسلیے کہ زیردست امانت حضرت کردگار کے ہیں کہ اختیار و اقتدار والوں کو سپرد کیے ہیں تا اونکی رعایت سے حال درویشان و عاجزوں کا ساتھ فراغت و رفاہیت کے گذرے اور دل شکستہ بسبب اہتمام رعیت پروری اور مرحمت گستری کے ہجوم بلاے جبارون اور ظالمون کے سے فارغ اور مطمئن ہون پس بادشاہ کو چاہیے کہ ساتھ امید رحمت الٰہی کے کہ ارحم الراحمین ہی عاجزون پر بخشش کرے ف **نظم** ف شفقت ہر کہ علم بر فراخت ف کار خود و جملہ خلائق بساخت ف از شفقت ہر کہ سر فراز شد ف دیدہ دولت خبش بنیاز شد ف سعادت آخرت اور سلامت دنیا ساتھ رحم اور اشفاق کے متعلق ہی آیا ہی کہ سبکتگین یا سبکتگین محمود کا اوائل حال میں ظالم تھا سوائے ایک گھوڑے کے اپنے پاس نہ رکھتا تھا اور اوقات اوسکی نہایت تنگی کے ساتھ گذرتی تھی ہر روز بقصد شکار کے جنگل کو جاتا اگر کچھ شکار ہاتھ آتا اوس سے گذران کرتا ایک روز ایک ہرنی دیکھی کہ اپنے بچے کے ساتھ جنگل میں چر رہی ہی سبکتگین نے گھوڑا دوڑایا ہرنی بھاگ گئی بچہ اوسکا چھوٹا ہاتھ ماں کے ساتھ سے رہگیا سبکتگین نے بچے کو پکڑ لیا اور ہاتھ اور پانون اوسکے باندھ کر زین کے آگے رکھلیا اور راہ شہر کی پکڑی ہرنی نے کہ بچے کو گرفتار دیکھا پھری اور اوسکے پیچھے دوڑتی تھی اور فریاد و زاری کرتی تھی سبکتگین کو اوسپر رحم آیا ہاتھ اور پانون بچے کے کھول کر جنگل میں چھوڑ دیا اوسکی ماں نے اوسکو آگے اپنے کر کر مونہہ آسمان کی طرف کیا اور اپنی زبان میں مناجات کی ف مصرع ع آئی کہ زبان اسے زبان دانی ف سبکتگین خالی ہاتھ شہر میں آیا رات کو حضرت رسالت پناہ کو خواب میں دیکھا کہ اوس سے فرماتے ہیں سبکتگین ہو اسطے اوس شفقت و رحمت کے کہ تجھے وجود میں آئی یعنی بسبب اوس کرم و مہربانی کے کہ بیچ حق اوس بیچارہ زبان بستہ کے صرف کی تو نے حضرت حق میں قرب تمام پایا تو نے اور ہم تجھ سے خوش ہوئے اور حق سبحانہ نے تجھکو شرف بادشاہی عطا کیا چاہیے کہ بندگان خدا پر اسی طرح شفقت و مرحمت محال آوے تو او اپنی رعیت کے مقدمے میں بطریقہ مرحمت رعی رکھے تو ایک بزرگ نے کہا کہ جب بعد اسطرح شفقت کے ایک حیوان پر بادشاہی اس جہان کی پاتے ہیں اگر بسبب رحمت کے انسان پر سلطنت ملک باقی کی پاوین تو کچھ عجب نہیں ف **نظم** ف دستور رعایت زعیت مدار ف کار پر رعیت بر عایت سپار ف مرحمتی کن کہ بگرستاند ف در کرم و لطف تو دل ستاند ف حکما نے کہا ہی کہ ایک آثار شفقت سلطانی کے سے یہ ہی کہ ایسا رعیت کو دوست رکھے کہ جیسا باپ فرزند کو دوست رکھتا ہی جو کچھ اپنے اوپر نہ پسند کرے اونپر بھی نہ پسند کرے تو وہ عمل مال و جان اپنی اوس سے دریغ نہ رکھیگا جو کچھ ہو فدا اوسپر کریگا اور ہمیشہ ہمت اپنی اوپر درازی عمر اور زیادتی دولت اوسکی کے لگاویگا اور جتنا کہ اوسکو رحم و شفقت خلق پر زیادہ ہوگا حق سبحانہ کو اوسپر نظر رحمت کی زیادہ ہوگی ف **نظم** ف ہمنشتا تا نخبتا ینید برتو ف دری از فیب بکشایند برتو ف اگر رحمت رزق داری تمنا ف تو ہم بر دگیران رحمے بفرما ف آورد شیر بایک نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ از زیر شفقت کرنا بسبب شفقت عام اور مرحمت لاکلام کے رعیت کو مرتبہ رعیتی سے درجہ دوستی کو پہنچاوے تو تا دل اوسکے تیری ملک سے ہون کرا وہ چیزیں تابع دل کی ہیں اور ایک حکیم سے کسینے پوچھا کہ بہترین نگہدار بادشاہون کے لیے کیا ہی فرمایا کہ نگہدار رعیت ہے دلون کا بہت ہی خوب نگہدار ہی اسلیے کہ جب اوسکے دلون کو اپنی طرف راہ دیویگا سب چیزیں تابع دلون کی ہوگی اور جب بادشاہ کی دوستی نے

رعیت کے دل مین جگہہ کرے کسی چیز مین دریغ نہین کرینگے ایک شفقتون مین سے یہ ہے کہ مہتا ہو سکے لوگون کو زراعت و عمارت کیطرف
غیت دلاوے اور نہر و غیرہ بناوے اور مردگار ہووے رعایا کا ایسی چیزون کے جانے مین آیا ہے کہ نوشیروان نے اپنے عامل کو فرمان لکھا کہ اگر
تیری ولایت مین ایک قطعہ زمین کا غیر مزروع پاؤنگا تو حکم کرونگا کہ تجکو سولی پر کھینچین اور حکمت اسمین یہ ہے کہ فائدہ بادشاہ کا جراج
سے ہوتا ہے اور خراج اوسوقت مین بہت ہوتا ہے کہ ملک آباد ہو اور آبادی نہین ہوتی ہے مگر زراعت سے اور جب تک رعیت پر نرمی اور
چشم پوشی اور شفقت نکرین زراعت میسر نہو ✦ **بیت** مملکت معمور خواہی خلق را معمور دار ✦ ور نہ ویران ملک را ویران دار ✦
بیع عہد سلطان ابوسعید بہادر کے امیر لوگ رعایا کے ساتھ زیادتی کرتے تھے اور زبردستی مال اونسے لیتے تھے
ایک روز سلطان نے امیرون سے کہا کہ مین آج تک جانبداری رعیت کی کرتا تھا آج سے اس رعایت کو برطرف کیا چاہیئے اگر تم مصلحت جانو تو آؤ
سبکو لوٹ لین ہم اور کوئی چیز انکے اسباب وغیرہ سے نچھوڑین لیکن بشرطیکہ اور کچھ مجھسے روز ینہ اور تنخواہ نہ مانگو اور اگر بعد اسکے کوئی
تم مین سے اسطرح کا سوال مجھسے کریگا تو اوسکو سزا دونگا امیرون نے کہا ہم بغیر روز ینے وغیرہ کے کیونکر بسر کرینگے اور بغیر وجہ معین کے
کیونکر مدت کر سکینگے بادشاہ نے کہا کہ ہمارے تمام امور کی درستی رعایا کی آبادی اور زراعت و تجارت وغیرہ اونکی سے ہے جب انکو غارت
کرین ہم تو یہ تو قعین کیسے رکھین تم سوچو کہ اگر گائین اور غنم یعنی بھیڑ بکری دینے رعیت سے لو اور غلہ اونکے کھا جاؤ تو اونکو ناچار ترک
زراعت کرنا چاہیے پھر جب کہ وہ زراعت نکرین اور محصول نحاصل ہو تو تم کیا کھاؤگے امرا نے جب یہ باتین سنین تو متوجہ رعیت کی رعایت
و پرورش کی طرف ہوئے **نظم** شنیدم از بزرگان یخن سنجیدہ کہ سلطان را رعیت بہتر از گنج ✦ کزان خرج ارشود آخر رسد باز ✦ وزین
ہر لحظہ دخلے نو دراید ✦ اور جملہ شفقتون سے یہ ہے کہ ہر روز بار عام دیوے رعایا کو اور آپ ہر ایک کا حال معلوم کرتا رہے اور دادخواہ کا حال
خوب دریافت کرے اور ہر کوئی سے آپ کلام کرے دربانون اور داروغون وغیرہ پر سپرد نکرے کہ سبب طمع کے جسسے کچھ ہاتھ لگے گا
اوسکو جتا دینگے آیا ہے کہ جہانگیر کے اکابر نے ناصر خلیفہ کو لکھا کہ خلافت تجکو زیبا نہین ہے اور سلطنت تجکو نجا ہے کہ تعلق و تابعدار تیرے
لوگون پر ظلم کرتے ہین اور طرح طرح کے جور و ستم اونسے صادر ہوتے ہین خلیفہ نے جواب مین لکھا کہ مجکو اسکی خبر نہین اونھون نے پھر جواب
لکھا کہ عذر تیرا بدتر ہے گناہ سے ہر گونہ کے لکھا ہے جسکا جواب تجکو دینا پڑیگا یعنی روز قیامت کے اور کے حوالے مت کر تو نے مہمات
رعایا اپنے ذمے پر لین ہین تجکو بوقت سوال کے عہدۂ جواب سے باہر آنا چاہیے ہیخبری و غفلت نچاہیے اور یہ عذر تجھسے کون سنیگا
اور کون قبول کریگا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک ولایت مین کہ تعلق مجھسے رکھتی ہے ایک بلی ٹوٹ جاوے اور بیوہ
بکریون کا اوسکے گذرے اور یا نون کسی بکری کا ایک پیر اخ مین اوتر جاوے اور اوسکے پانون کو ضرر پہنچے تو فردائے قیامت تعلق
مجھسے سوال اوسکا کریگا مجکو اوسکے عہدے سے باہر آنا چاہیے جو کوئی منصب سلطنت قبول کرے اوسکو رعایت کرنی رعیت کے حال پر پوری
خبر گیری کرنے اونکی مین شفقت لینے پر اور ٹھانی اور رحم کرنا اونپر ضرور ہے ✦ **قطعہ** ✦ فراز تخت حکومت نشستن آسان نیست ✦ دران
مقام بسی احتیاط باید کرد ✦ مراد عاجز محنت سیدہ باید داد ✦ غم فقیر شفقت کشید باید خورد ✦ تمام ہوا مضمون اخلاق محسنی کا
اور بعد سننے مضمون حج کے کچھ بیان رکوع و سجود کا کہ متعلق تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا کے ہے لکھا جاتا ہے تا لوگ راغب ہون
ہمسے رکوع و سجود کے ضمن صلوۃ مین ✦ اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرْكَعُوا
الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي یعنی سیدھا کرو رکوع و سجود کو یعنی ٹھہر ٹھہر کر ادا کرو جلدی نکرو
پس قسم ہے اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون تمکو پیچھے اپنے سے یعنی از راہ معجزے کے ✦ اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ آیا ہے
کہ تھا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجود اونکا اور بیٹھنا درمیان دو سجدون کے اور سوقت کہ اوٹھتے رکوع سے سو کھڑے رہتے اور

بیٹھنے کے یہ چاروں جنہیں ہوتی تھیں قریب برابر کے ف یعنی قیام کرا وسمیں قرأت پڑھتے تھے البتہ دراز ہوتا تھا اور قعود کہ جسمیں التحیات پڑھتے تھے وہ بھی اندازہ ہوتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب آپ میں قریب برابر کے ہوتے تھے مقدار میں ۳ اور روایت کیا مسلم نے کہ کہا انس نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کھڑے رہتے یہاں تک کہتے ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پھر سجدہ کرتے اور بیٹھتے درمیان دونوں سجدوں کے یہاں تک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کیا سجدہ ف یعنی بعد رکوع کے دیر تک کھڑے رہتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ یہ رکعت کہ جسکا رکوع کیا ہی ترک کر دی اور قیام از سر نو شروع کیا اسی طرح بعد سجدے کے اتنی دیر ٹھہرتے کہ ہم جانتے کہ سجدہ کیا ہوا ترک کر دیا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ درازگی نوافل میں ہوتی ہوگی یا فرضوں میں بھی کبھی کبھی واسطے بیان جواز کے ۳ اور روایت کی بخاری نے کہ کہا رفاعہ بن رافع نے کہ تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرت کے رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ پس جب فارغ ہوئے حضرت نماز سے فرمایا کون تھا بولنے والا اب یعنی ان کلموں کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ میں تھا فرمایا کہ دیکھا میں نے کتنا بیک و تیس فرشتوں کو کہ جلدی کرتے ہیں کہ لکھیں اوسکو پہلے کہ چڑھے کلموں کا پہلے ۴ اور روایت کی ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے کہ فرمایا کہ تحقیق صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی تُقِیْمَ ظَھْرَھَا کہ فی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ یعنی نہیں کفایت کرتی اور قبول نہیں ہوتی نماز آدمی کی یہاں تک کہ سیدھی کرے پیٹھ اپنی رکوع اور سجدہ میں ف شرح منیۃ المصلی میں لکھا ہی کہ تعدیل ارکان کی یعنی رکوع و سجدوں میں اتنا ٹھہرنا کہ سب اعضا اپنے ٹھکانے پر آجاویں فرض ہی نزدیک ابی یوسف رحمہ اللہ کے اور تینوں اماموں کے بموجب اس حدیث کے اور ادنی مقدار اوسکی بقدر ایک تسبیح کے ہی اور واجب ہی نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے پھر کہا شارح منیہ میں کہ اسی طرح قومہ رکوع سے اور جلسہ دونوں سجدوں میں اور طمانینت سب یہ فرض ہیں نزدیک ابی یوسف کے اور نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے سنت ہیں اور ابن حمام نے کہا ہی لائق ہی کہ ہو قومہ اور جلسہ واجب ۵ اور روایت کی بخاری نے کہ کہا تحقیق نے کہا حذیفہ نے ذیکھا ایک شخص کو کہ نہیں پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑھ چکا وہ نماز اپنی بلایا اوسکو اور کہا اوسکو حذیفہ نے ما صَلَّیْتَ یعنی نہیں نماز پڑھی تو نے یعنی پوری کہا شقیق نے اور گمان کرتا ہوں میں حذیفہ کو کہ اوس شخص کو یہ بھی کہا اور اگر مرے تو یعنی نہیں تو مریگا اور پر غیر فطرت یعنی غیر طریقے اسلام کے وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مریگا ف وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تھا اور سپر سالغۃ اور تشدید افرمایا کہ جب نماز پوری نہوئی تو گویا بالکل ہی نہوئی پس رخ کوئی رکعت کا نہی نماز قصداً تو وہ کافر ہوتا ہی اکثر صحابہ اور تابعین کے نزدیک اور اکثروں کے نزدیک جبکہ کافر ہوتا ہی کہ حلال جانکر ترک کرے غرض کہ ہر نوع اسکے وعید میں تامل کرے اور رکوع و سجود اچھی طرح کیا کرے اسکے ترک کو سہل سمجھے ۶ اور روایت کی احمد نے کہ فرمایا اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَۃً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ یعنی بہت بدلوگوں میں باعتبار چرانے کے وہ شخص ہی کہ چوری کرے نماز اپنی میں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ لوگ کیونکر چراتا ہی نماز اپنی سے فرمایا کہ یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا یعنی نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اوسکا ف جو نماز کا مال کی چوری سے برا اسلیے ہی کہ مال کا چرانے والا دنیا میں اوسکے فائدہ اوٹھاتا ہی اور بخشوالیتا ہی اوسکے مالک سے یا اٹھا اوسکے کاٹے جاتے ہیں پس نجات پاتا ہی عذاب سے آخرت میں بخلاف اس چور کے کہ وہ چراتا ہی حق نفس اپنے کا تو آخرت سے اور مل کرتا ہی اوسکے عذاب کو اور ہاتھ کچھ لگتا نہیں سوائے ضرر کے ۶ اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ یعنی بہت نزدیک ہوتا بندے کا اپنے رب سے متحقق ہی اوس حالت میں کہ وہ سجدہ میں

ہوتا ہی پس بہت کر دعا + ف + اللہ تعالی ہر حال بندے سے نزدیک ہی اور سجدہ مین سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہی یعنی راضی ہوتا ہی بندے سے اور دعا قبول کرتا ہی اسی لیے حکم دعا کا فرمایا + اور روایت کی مسلم نے کہ فرمایا اذا قرأ ابن آدم السجدۃ فسجدا اعتزل الشیطان یبکی یعنی جسوقت کہ پڑھتا ہی بیٹا آدم کا آیت سجدہ کی پھر سجدہ کرتا ہی یعنی پڑھنے والا یا سننے والا ایک طرف ہوجاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی یا ویلتی الخ یعنی ہای مصیبت مجھے حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتھ سجدے کے پس سجدہ کیا پس اوسکو بہشت ہی اور حکم کیا گیا مین سا تھ سجدے کے پس نافرمانی کی مینے پس میرے لیے آگ ہی + اور روایت کیا مسلم نے کہ کہا ربیعہ بن کعب نے کہ تھا مین رات گذارتا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا مین حضرت کے پاس پانی وضو کا اور حاجت اوکی یعنی مسواک و مصلی وغیرہ پس کہا مجکو سل یعنی مانگ جو چاہ بھلائی دنیا اور آخرت کی پس کہا مینے اسئلک مرافقتک فی الجنۃ یعنی مانگتا ہون آپسے رفاقت آپ کی بہشت مین فرمایا آپنے اوغیر ذلک یعنی یا سوا اسکے یعنی سوال تیرا یہی ہی یا سوا اسکے اور یعنی یہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہی بہت بڑا ہی کچھ اور بیا کہا مینے ھو ذاک یعنی مطلب میرا وہی ہی کہ عرض کیا مینے فرمایا فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود یعنی پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے + ف + فرمایا مانگ یہ بسبب خوش ہونے کے فرمایا یا بیچ مقام مکافات کے یعنی بدلے مین تعجیل کے پس مدد کر میری یعنی اگر مضر ہی ہو تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے یعنی بسبب نماز پڑھنے اور دعا کرنے کے سجدون مین قابل اس مرتبے کے ہوگا یعنی مین دعا کرتا ہون بوجہ حاصل ہونے شفاعت تیری مین کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچھ فرماؤن تو بھی اوسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفا اور تدبیر کار کی یہی ہی شعر فتح قفل ار بکلید است ای عزیز + جنبش از دست تو نیخوا ہند نیز + اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگون کی اور راضی کرنا اونکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہی خصوصا رضا سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات کے ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب سوا آخرت کی نعمتون کے کہ باقی اور دائم ہی نہ رکھے اور دنیا فانی کی لذتون کی طرف التفات نکرے لیکن بشرطیکہ بندگی مین اپنی حد سے قصور نکرے نری ہوس اور آرزو اکتفا نہین کرتی کہ بیکار بیٹھنا اور آرزو کرنی لوٹا سو کوٹنا ہی شعر کار کن کار بگذار از گفتار + کہ دریں راہ کاردار دکار + ۶ + کہا معدان بن طلحہ نے کہ ملا قات کی مینے ثوبان سے کہ غلام آزاد تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا مینے خبر دو مجکو ساتھ ایک عمل کے کہ کرون مین اوسکو تو داخل کرے مجکو اللہ بسبب اوسکے بہشت مین پس چپ ہا ثوبان پھر پوچھا مینے اوسکو پس چپ ہا پھر پوچھا مینے اوسے تیسری بار پس کہا پوچھا تھا مینے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا علیک بکثرۃ السجود للہ فانک لا تسجد للہ سجدۃ الا رفعک اللہ بہا درجۃ وحط عنک بہا خطیئۃ یعنی لازم کر اپنے پر بہت سجدے کرنے واسطے خدا کے پس تحقیق تو نہین سجدہ کریگا واسطے اللہ کے کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا مجکو اللہ بسبب اوسکے باعتبار درجے کے اور دور کریگا تجھسے بسبب اوسکے گناہ کہا معدان نے پھر ملا قات کی مینے ابو درداء سے پس پوچھا مینے اوسسے پس کہا واسطے میرے مانند اوس حدیث کے کہ کہا ثوبان نے + اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان مین دو سجدون کے اللھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی + اور اور روایت مین آیا ہی کہ دونون سجدون کے بیچ مین حضرت یہ لفظ فرماتے تھے رب اغفر لی + اور آیا ہی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھونگ مارنے کوے کے سے اور بچھانے درندے کے سے اور یہ کہ گھیر مقرر کرے کے آدمی مسجد مین جیسے کہ مقرر کرتا ہی اونٹ + ف + ٹھونگ الخ یعنی سجدے سے سر جلدی نہ اوٹھا لیا کرے جیسے کہ دانہ اوٹھانے کے وقت جلدی سے چونچ زمین پر مار کر دانہ اوٹھا لیتا ہی اور بچھانے درندے کے سے یعنی سجدے کے وقت پوٹھ نیچے زمین پر نہ بچھا دے جیسے درندے جانور ہاتھ بچھا کر بیٹھتے ہین

لہ یعنی اوسکے نزدیک ہونے کے سبب سے اور اوسکے بخشنے کے سبب سے اور اوسکی رحمت کے سبب سے اور اوسکی ہدایت کے سبب سے اور اوسکی عافیت دینے کے سبب سے اور اوسکی روزی دینے کے سبب سے

مثل گدے بھیڑیے وغیرہ کے اور یہ کہ جگہ الزام یعنی مسجد مین نماز کے لیے ایک جگہ نہ مقرر کرے کہ اپنے سوا کسیکو وہان نہ بیٹھنے دے جیسے اونٹ ایک جا مقرر کرلیتا ہی کہ اور اونٹ وہان نہین بیٹھتا مسجد جگہ سب مسلمانون کی ہی اپنے لیے ایک جگہ خاص مقرر کرنی اور اور کہ اوس سے منع کرنا مکروہ و ممنوع ہی اور حلوائی سے منقول ہی کہ ہمارے علمائے نزدیک مکروہ ہی یہ کہ بڑے مسجد مین جگہ معین کرلے اوسمین نماز پڑھے اسلیے کہ عبادت عادت ہوجاتی ہی اوسمین اور بھاری ہوتی ہی اوسکے غیر مین اور عبادت جب عادت ہو تو ترک کرسکے اوسکو چنانچہ ایسی لیے مکروہ ہی روز ہمیشہ کا انتہی پس کیا حال ہی اوسکا کہ مسجد مین جگہ مقرر کرلے اوسکے غیر مین نماز نہ پڑھے ۱۲ منہ + اور فرمایا لا ینظر اللہ عز وجل الی رجل لا یقیم صلبہ بین رکوعہ وسجودہ یعنی نہین دیکھتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اوس بندے کے کہ نہین سیدھی کرتا اوسمین پیٹھ اپنی وقت رکوع کے اور سجدے کے یعنی نماز قبول نہین کرتا ہی اللہ اوسکی کہ رکوع و سجدے مین پیٹھ اپنی سیدھی اور درست نہین رکھتا + مشکوٰۃ

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِي عَشْرَةَ اٰيَةً وَّكَذَا عَانِ

اس سورت کا نام سورۂ حجرات ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ اسمین مذکور ہی اسکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے ایک آدمیون نے حجرون کے پیچھے سے پکارا تھا چنانچہ بیان تفصیل اسکا آگے آویگا اور یہ سورت مدنی ہی اسکی آیتین اسمین اٹھارہ ہین اور کلمے تین سو بیالیس اور حرف ایکہزار آٹھسو چھپنسر اور رکوع دو اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ مجادلہ کے اور یہ بعد سورۂ فتح کے اسلیے لکھی گئی کہ سورت فتح مین بیان ہی طیبون کے احوال و اوصاف کا اور بیان ہی منافقون کے احوال و اوصاف کا اور اونکی مذمت اور وعید کا اور اس سورت مین بیان ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی تعظیم کا اور آگاہ کرنا ہی مومنون کو ساتھ اوس چیز کے کہ ہوتا ہی بندہ اوس سے مطیع اور متعبد ہو اونکے لیے اوس چیز سے کہ ہوتا ہی بندہ اوس سے فاسق + زاهدي وغيره + ترجمہ کہتا ہی کہ مناسبت اس سورت کی ساتھ اوسکے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سورت واسطے سکھانے آداب کے اوتاری کہ حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم سے امر و نہی مین پیش دستی نکرین اور آنحضرت سے ساتھ آواز بلند کے خطاب نکرین اور اگر قضیہ کے تو بغیر دریافت کرنے حال کے اوسکی ایذا کے قصد کو جاری نکرین اور جس صورت مین کہ دربیان اونکے خانہ جنگی واقع ہو تو اصلاح اوسکی کرسلح کرین اور آپس کے ٹھٹھا کرنے اور لقب بد رکھنے اور غیبت کرنے اور طعن دینے سے اور مسبب عالی نسب ہونے کے اور بڑا فخر کرنے سے منع فرمایا اور ضعیف الایمان کو تنبیہ فرمائی واللہ اعلم + فتح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

اے مسلمانون پیش دستی نکرو روبرو خدا اور رسول اوسکے کے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا سننے والا جاننے والا ہی + فتح + اے ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ سنتا ہی جانتا + تفسیر + یعنی مجلس مین کوئی کچھ پوچھے تو حضرت کی راہ دیکھو کہ کیا فرماوین تم اپنی عقل سے آگے جواب نہ بیٹھو + موضح + یعنی پیش دستی نکرو قول و فعل مین رسول کے اور اللہ اور رسول اوسکے کے یعنی پیغمبر اونکے کے + جلالین + یعنی پیغمبر کے حضور مین کسی قول و فعل کے سبقت اوپر نکرو یا امر و نہی مین پہلے قول اونکے کے تعمیل نکرو یا تاویل کتاب و سنت مین بغیر کہے اونکے کے شتابی نکرو اور کچھ اپنی طرف سے نکہو کہ وہ بہت جانتا ہی کہو تمسے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ روز نحر کے بعضے صحابہ نے پہلے ذبح کرنے رسول علیہ السلام کے سے فرمانیان اپنی ذبح کرین اور رسول خدا نے فرمایا کہ جو کوئی پہلے نماز کے ذبح کرے قربانی اوسکی نہین ہوتی حق تعالیٰ نے یہ آیت اوتار کر لوگون کو پیغمبر پر سبقت کرنے سے امر و نہی مین منع فرمایا + بحرنا + قلا عن المعالم مختصرا + اور حسن بصری رحمہ اللہ سے ہی کہ کتنے ایک لوگون نے ذبح کیے قربانیان پہلے

عید اضحی کو پہلے نماز کے پیش نازل ہوئی یہ آیت اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ پھر کر کہیں اور قربانی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہوا کہ اونٹنی یہ آیت بیچ منی کے صوم یوم الشک سے اور مجرد واللہ اسکے لیے کہ اگر دے کر تم آگے نو منع کرنا مگر ڈرنا پیشہ سنی ممنوع سے سننے والا ہے اوس کلام کو کہنے ہو تم جاننے والا ہے اوس سچ کو کرتے ہو تم اور جو ایسا ہو وہی ہے بیشک اسکے کہ ڈرے اوس سے ۴ بل الما ابن عباس نے بیچ تعبیر کے لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ کے کہ لا تقولوا اخلاقا والکتاب والسنۃ یعنی نکہو خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول کے ۴ درمنثور ۴ یا ایھا الذین امنوا (یعنی اے وہ لوگون کہ اقرار کیا ہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اور رسول علیہ السلام کی نبوت کا ست بڑھو تم آگے احد سے اور رسول اوسکے کے بانہ بڑھاؤ تم اقوال اور افعال اپنے آگے اقوال افعال رسول علیہ السلام کے کہ اونکے اقوال و افعال سے بڑھانا اقوال و افعال اپنے کا گاہ بڑھانا ہوا اوسکے اسی لیے فرمایا یعنی بدی اللہ ورسولہ ۴ حاصل یہ کہ اے مومنو بیعت نکرو گفتار و کردار مین امر رسول علیہ السلام پر بسبب شرف و نزدیکی رسول کے اوا نام پاک اپنا ذکر کیا جیسے کہ اور آیت مین فرمایا قل اطیعوا اللہ والرسول اور مانند اسکے بہت جا سے وارد ہوا ہی معنی توجیہ کرو اوسکے حکم سے کرو نکو اجتہاد اوسوقت روا ہو کہ رسول تم مین نہ ہو اور جب وہ تم مین موجود ہو تو پوچھ سکتے ہو اوس پر بس جیسے اجتہاد کرنا اور اوس سے کار کرنا اور نزول اس آیت کا صحابہ کے حق مین ہو کہ رسول علیہ السلام عید الفطر کو صدقہ صبح کو دینے سے پہلے جانے سے نماز عید کو اور اسیکا حکم فرماتے یا رو نکو جیسے کہ فرمایا صلیہ السلام اغنوھم عن المسئلۃ فی مثل ھذا الیوم یعنی صدقہ فطر کا دے کر پیرو اکرو لوگون کو سوال کرنے سے اسلیے دن مین جب یہ حکم سنا صحابہ نے تو بجا لانے اور جب عید اضحی کی آئی تو بیچ یا رو دن کے اجتہاد کیا اور قربانی کو صدقہ فطر پر قیاس کر کر پہلے نماز عید سے قربانی کی آبادی فقیرون کو پونہچا دین صد اتعالیٰ نے یہ آیت بھیجی لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ اور بعضون نے اور بھی کچھ اسکی شان مین نزول لکھی ہے واللہ اعلم ۴ اھدی ۴

تنبیہ ۴ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا کرے چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اصل سبب یہ ہے بیچ اتباع سنت کے لکھی ہے کہ چاہیے کہ کنجی سعادت کی اتباع سنت ہے اور پیروی کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ افعال و اقوال اور حرکات و سکنات اونکے کے یہان تک کہ بیچ ہیئت کھانے اور پینے اور سونے اور اوٹھنے اور بیٹھنے اور کلام کرنے اونکے کے اور نہین کہتا مین کہ یہ پیروی فقط عبادات ہی مین کرے اسلیے کہ نہین کوئی وجہ چھوڑ دینے اون سنتون کی وہ وارد ہوئی ہین عادات مین بلکہ پیروی کرے عادت کے کامون مین بھی اسمین سہل ہوتی ہے مطلق پیروی فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہدا گر تم چاہتے ہو اللہ کو تو پیروی میری کرو تا چاہے تکو اللہ دوست اس سے مطلق پیروی کرنی ثابت ہوئی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب یعنی جو کچھ دیوے تکو رسول اسلیے لو اور سکو اور جس چیز سے منع کرے تکو اسمین چھوڑ دو اور ڈرو اللہ سے یعنی اوسکے رسول کی مخالفت مین بیشک اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی پس تکو لازم ہی کہ پہنے تو ازار کو بیٹھکر اور پگڑی باندھے تو کھڑے ہو کر اور شروع کرے تو داہنی طرف سے جوتی پہنے مین اور کھاوے تو داہنے ہاتھ سے اور تراشے تو ناخن اپنے اور شروع کرے تو تراشنا داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اور تمام کرے تو اوسکے انگوٹھے پر اور پانوؤن مین شروع کرے تو تراشنا داہنے پانوؤن کی چھنگلیا سے اور تمام کرے تو بائین پانو کی چھنگلیا پر اور اسی طرح تم اپنے حرکات و سکنات مین پیروی حضرتؐ کی کرو اللھم صل علی سیدنا محمد وآلہ وسلم ابدا ابدا محمد بن سلم کہ بڑے بزرگ ہین نہین کھاتے تھے بطیخ یعنی تربوز اسلیے کہ نہین نقل کی گئی تھی نزدیک اونکے کیفیت کھانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو اور ایک بزرگ نے بھول کر بایان یعنی پہلے پہنا اوسکے کفارے مین ایک گروہ گیہون کا صدقہ دیا پس نہیں لائق ہے

تجکو کہ سستی کرے تو ایسے کامون مین اُسکے کہ جو اوس قبیل سے ہین جو متعلق عبادت ہین اور اسمین پیروی کرنے کے کیا معنی ہین بات بنکر دیتی ہی تجھپر ایک بڑے دروازہ کو بھادت کے دروازون مین سے ف * روش آنحضرتؐ کی خواہ بسبیل عبادت کے ہو یا عادت کے اوسکی پیروی سے حسنات و برکات حاصل ہوتے ہین اور دروازے سعادت کے کہلاتے ہین یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عادت کی پیروی سے کیا حاصل اسلیے کہ اس سے سعادت دارین سے محروم رہتا ہی ف فصل * شاید کہ تجھے خواہش ہو واقف ہونے کی اوس سبب سے جو رغبت دلاتا ہی تجھکو کی ان افعال مین اور تو بعید جانتا ہی یہ کہ ہووے اوسکے نیچے کوئی امر ضروری جو مقتضی ہی اس بڑی شدت کو مخالفت کرنے مین سو جان لے کہ تحقیق یہ بھید ہر ایک کے ان سنتون مین سے دراز ہین نہین اوٹھا سکتی یہ کتاب اوسکی شرح کو لیکن لائق ہر تجکو کہ سمجھ لے تو کہ یہ منحصر ہی تین قسمون مین اسرار اسمین ف * حاصل یہ ہی کہ جب ہمنے بہت تاکید کی تجکو آنحضرتؐ کی پیروی کرنے کی عادات مین تو شاید تجکو اسکی فکر ہو کہ یہ اتنی تشدد اس باب مین کسلیے ہی اور فائدہ اسمین کیا ہی سو حال یہ ہی کہ ہر ہر سنت کے نیچے ان سنتون مین سے بہت راز ہین کہ جنکی شرح دراز ہی پر تیری فہمایش کے لیے بطریق مثال کے ہم تین راز بیان کرتے ہین پہلا راز یہ ہی کہ ہمنے آگاہ کر دیا ہی تجکو سنت جگہ اوس علاقے پر جو درمیان مُلک اور ملکوت اور درمیان اعضا اور دل کے ہی اور اوپر کیفیت اثر قبول کرنے دل کے اعضا کے عمل سے اور دل مثال ایک آیینے کے ہی کہ نہین ظاہر ہوتین اوسمین حقیقتین حق کی مگر اوسکے صیقل اور روشن اور درست کرنے سے پہ صیقل کرنا اوسکا ساتھ دور کرنے ناپاکی شہوتون اور کدورت بُری عادتون کے ہی اور روشن کرنا اوسکا ساتھ نور ون فکر اور معرفت کے ہی اوس مقرر ہوئین مین اوسکے لیے عبادتین خالص جب کہ ادا کرے تو پوری حرمت سے موافق حکم سنت کے اور درست کرنا اوسکا اس طرح پر ہو کہ جاری ہون سب حرکتین اعضا کی اوپر قاعدہ عدل کے اسلیے کہ ہاتھ نہین پہونچتا ہی دل تک کہ قصد کیا جاوے اوسکے درست کرنے کا پس پیدا ہو جاوے اوسمین ایک صورت مثبت صحیح کہ نمو کرے اوسمین پس نہین تصرف ہوتا ہی دل مین مگر بواسطہ درست کرنے اعضا کے اور حرکتون اوسکی کے اور اسی لیے ہوئی دنیا جگہ کھیتی آخرت کی اور اسی لیے بڑی ہوتی ہی حسرت اوس شخص کی جو مر گیا پہلے درست کرنے اعضا کے بسبب بند ہو جانے راہ قبول یعنی درست کرنے کے موت سے جب کہ منقطع ہوئے علاقے دل کے اعضا سے پس حسوف کہ ہونگی حرکتین اعضا کی بلکہ حرکتین خاطرون کی وزن کی گئین ساتھ ترازوے عدل کے پیدا ہو گی دل مین ایک ہیئت درست و برابر کہ مستعد ہو گی واسطے قبول کرنے حقیقتون کے اور صفت صحت و استقامت کے جیسے کہ مستعد ہوتا ہی آیینہ درست و اچھا واسطے دکھانے صورتون صحیحہ کے بغیر کجی کے اور معنی عدل کے رکھنا چیزون کا ہی اپنے محل پر اور مثال اسکی یون ہی کہ تحقیق طرفین چار ہین اور خاص کر لی گئی اونمین سے جہت قبلہ کی ساتھ بزرگی کے پس عدل یہ ہی کہ متوجہ ہونا کرے تو اوسکی طرف وقت ذکر اور عبادت اور وضو کے اور ویسے تو متوجہ ہونا کرو اوسکی طرف سے وقت پائخانہ پھرنے اور ستر کھولنے کے واسطے ظاہر کرنے بزرگی کے اور من جہت کہ جسکی بزرگی ظاہر ہوئی اور دائین کو فضیلت ہی بائین پر اکثر بسبب زیادتی قوت کے پس عدل بزرگی دینا اوسکا ہی بائین پر سو استعمال کرنا تو دائین کو اچھے کامون مین مثل لینے قرآن اور کھانے کے اور چھوڑ رکھنا بائین کو استنجے اور چھونے ناپاکیون کے لیے اور تر شنا ناخن کا مثلاً پاک کرنا ہی ہاتھ کا سو وہ بزرگی ہی پس لائق ہی کہ شروع کرے تو ساتھ فضل کے اور اکثر نہین ٹھکانے ہوتی عقل تیری ساتھ معلوم کر لینے ترتیب اوسکی کے کہ کیفیت شروع کرنے اونکی کے سو یہ روی کرا اسمین سنت کی اور شروع کر جیسے ہاتھ کی شہادت کی اونگلی سے اسلیے کہ ہاتھ فضل ہی ہاتھون سے اور داہنا فضل ہی بائین سے اور شہادت کی اونگلی کہ جس سے اشارہ کرتے ہین کلمہ توحید مین افضل ہی سب انگلیون سے پھر بعد اسکے دوسری انگلی شہادت کی داہنی طرف سے تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ ہتیلی کے لیے پشت ہی اوس جہت کی جو اوسکے مقابل ہو جس وقت کہ کرے تو ہتیلی کو ہاتھ کی منہ کی طرف تو ہو گا دایان انگلی شہادت کا بیچ کی انگلی سے پس ٹھہرا دونون ہاتھون کو سامنے منہ اونکے کے

ملک ملکوت عالم دنیا عالم آخرت

ف * حسب حدیث صحیح ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

اور چھوٹی انگلیوں کو گویا کہ وہ شہادت میں پس پھیر تو مقراض کو شہادت کی انگلی سے یہاں تک کہ تمام کر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر
اسی طرح کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکمت اسمیں وہی ہے جو اپنے ذکر کی اور جب قاعدت کہے گا رعایت عدل کو اسی طرح پر
بیچ تمام باریکیوں حرکات کے تو ہو جاویگی عدالت اور صحت ایک ہیئت مضبوط تیرے قول میں اور برابر ہوگی صورت اوسکی اور اوسکے
سبب سے مستعد ہوگا تو واسطے قبول کرنے صورت سعادت کے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ
رُّوْحِيْ یعنی پھر جب ٹھیک بنا چکوں آدم کو اور پھونکوں اوسمیں ایک اپنی جان پس روح اللہ پاک کی کنجی ہے سعادت کے دروازوں
اور نہ ہوا چھوٹنا اوسکا مگر پیچھے تسویہ یعنی برابر کرنیکے اور سنی تسویہ کے پھرنے ہیں تعدیل کی طرف اور اسکے سوائے اور بعید ہے کہ دراز ہو
بیان اوسکا اور ہم نہیں ارادہ کرتے مگر اشارہ کرنا اوسکی اصل کی طرف پس اگر تجکو طاقت نہیں اوسکی تحقیق سمجھنے کی تو تجربہ یعنی آزمائش
نفع دیگی تجکو پس خیال کر کہ جسنے عادت ڈالی سچ کی کیسا سچا ہوا ہے خواب اوسکا اکثر اسلیے کہ سچے نے پیدا کر دی اوسکے دل میں ایک
صورت سچی کہ پالیتی ہے جبکہ غیب کی سوتے میں اچھی طرح سے اور دیکھ کہ کیونکر جھوٹا ہوتا ہے خواب جھوٹے کا یہاں تک کہ خواب شام کا
جسنے عادت ڈالی ہے جھوٹے خیالوں کی سو کیونکر ہوگئی اس سبب سے صورت اوسکے دل کی پس اگر ہے ارادہ کہ داخل ہو تو بارگاہ قدس میں
تو چھوڑ دے ظاہر گناہ اور باطن کو اور چھوڑ دے فواحش کو یعنی بیہمائی کے کاموں کو مثل زنا وغیرہ کے جو کھلے ہیں اور جو چھپے ہیں
اور چھوڑ دے جھوٹ کو یہاں تک دل کی باتوں میں بھی اور دوسرا راز یہ ہے کہ معلوم کرے تو اسبات کو کہ وہ چیز جو اثر کرتی ہے میں
تیرے بدن میں بعضوں کی تاثیر تو معلوم ہو جاتی ہے ساتھ ایک قسم کی مناسبت سے طرف گرمی اور سردی اور رطوبت اور یبوست کے مانند
سرکہ کے کہ یہ شہد سرکہ کا ہے گرم مزاج والے کو اور نفع کرتا ہے ٹھنڈے مزاج والے کو اور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ نہیں معلوم ہوتیں
قیاس سے اور اوسکو خواص کہتے ہیں اور یہ خواص ایسے ہیں کہ نہیں معلوم ہوتے قیاس سے بلکہ معلوم ہوتے ہیں وحی اور الہام یا تجربہ سے
پس تغالیس کھینچتا ہے لوہے کو اور جمال گوئے کھینچتا ہے غلظ صفرا کو گوئے کے اندر سے پس یہ کچھ قیاس سے نہیں معلوم ہوا بلکہ بسبب خاصیت
کے کہ وہ معلوم ہوئی یا تو بسبب الہام کیا تجربے کے اور اکثر خواص پہچانے گئے ہیں بسبب الہام کے اور اکثر تاثیریں دواؤں وغیرہ کی
قبیل خواص سے ہیں پس اسی طرح جان تو کہ تاثیرات اعمال کی دل میں منقسم ہوتی ہیں طرف اوسکے سمجھی جاتی ہے وہ اوسکی مناسبت کی تیرے
علم کے ساتھ اس طرح پر کہ پیروی کرتی ہے خواہشوں نفس کی مضبوط کرتی ہے اوسکے علاقے کو ساتھ اس عالم کے پس نکلتا ہے دنیا سے اور ہمیشہ
سر کیے ہوئے اپنا موند طرف اس جہان کے اسلیے کہ اسمیں ہے محبوب اوسکا اور جیسے جانے تو کہ مداومت ذکر اللہ کی لازم کرتی ہے انس کو
ساتھ اللہ سبحانہ وتعالی کے اور واجب کرتی ہے محبت کو یہاں تک کہ بڑی لذت حاصل ہوتی ہے وقت چھوٹنے دنیا کے اور جانے کے
اللہ عزوجل کے سامنے اسلیے کہ لذت بقدر محبت کے ہوتی ہے اور محبت بقدر معرفت اور ذکر کے اور بعضے اعمال وہ ہیں کہ تاثیر کرتے ہیں
بیچ مستعد ہونے کے واسطے سعادت آخرت یا شقاوت اوسکی کے ساتھ خاصیت کے کہ نہیں معلوم ہوتی قیاس سے نہیں واقفیت ہوتی
اوسپر مگر نور نبوت سے پس جب دیکھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے ایک سباح کو چھوڑ کر دوسرا سباح اختیار کیا ہے اور ترجیح دی ہے ایک
کو دوسرے پر باوجود قدرت رکھنے اوسکی کے دونوں پر تو جان لے کہ وہ مطلع ہوئے ہیں نور نبوت سے اوپر ایک حقیقت کے کہ اوسمیں ہے
اور کھل گیا ہے اوسپر عالم ملکوت سے بھلا ہونا اوسکا جیسے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی لوگوں اللہ عزوجل نے حکم کیا ہے مجکو
یہ کہ سکھاؤں تمکو وہ چیز کہ سکھائی ہے مجکو اور ادب دوں میں تمکو جو ادب دیا مجکو کلام بہت نہ کرے کوئی تم میں سے وقت صحبت کرنے کے
اسلیے کہ اس سے لڑکا گونگا پیدا ہوتا ہے اور نہ دیکھے کوئی تم میں سے اپنی بیوی کے ستر کو وقت جماع کے اسلیے کہ اس سے اندھا ہوتا ہے
اور نہ بوسہ لیوے کوئی تم میں سے بیوی اپنی کا وقت جماع کے اسلیے کہ ہوتا ہے اوس سے فرزند بہرا اور بہت نہ دیکھا کرے کوئی تم میں سے عارف

پانی کے ایسلیے کہ اس سے جاتی رہتی ہی عقل یہ مثال بیان کی ہیتے تا سمجھے آدمی امور دنیا پر امور آخرت کو بس پسند کرکو
کر تصدیق کرے تو الہیا کے قول کو بیچ بیان کرنے خواص اشیا کے اور نہ تصدیق کرے تو تمام بشر کے سردارون کے قول کو
کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین بیچ اون چیزون کے کہ خبر دی ہی اونھون نے اور تو جانتا ہی اس بات کو کہ اونھون
کھل رہے ہین تمام اسرار عالم اعلی سے پس تعجب ہی کہ اونکا تو اتباع نکرے اون چیزون مین کہ اونھون نے خبر دی ہی اور اور دن کے
کہنے کو حق جانے اور عمل کرے اوسپر ف یعنی بڑا عجب ہی کہ آدمی طبیب وغیرہ کی امور دنیا مین تصدیق کرتا ہی اور جو کچھ
وہ خواص اشیا وغیرہ کی بیان کرتا ہی اوسکو سچ جانتا ہی اور مقدمون مین آنحضرت سے خبر دینے والے کی تصدیق نہین کرتا اور اوسمین
شک شبہ نکالتا ہی حال انکہ آنحضرت تمام جن و انسان کے سردار اور اشرف مخلوقات ہین اونکی تصدیق تو سب سے پہلے چاہیے اور میسرا
راز یہ ہی کہ سعادت انسان کی امین ہی کہ مشابہت پیدا کرے فرشتون کے ساتھ بیچ ترک کرنے شہوات کے اور توڑنے
نفس کے کہ حکم کرتا ہی برائی کا اور دور ہو مشابہت چارپایون کے سے کہ کرتے ہین جو کچھ چاہتے ہین بلا مانع کے اور جب کہ عادت ہو
انسان کو اپنے تمام امور مین یہ کہ کرے جو کچھ چاہے بلا مانع کے اور الفت ہو اتباع مراد اور خواہش نفس اپنے کی اور غالب ہو اوسکے
اوپر صفت یہی تو مصلحت اوسکے لیے یہ ہی کہ ہو اپنی تمام حرکتون مین لگام دیا گیا ساتھ ایسی لگام کے کہ روکے اوسکو غیر راہ حق سے
تو کہ نہ بھولے نفس اوسکا عبودیت کو اور لازم کرے راہ مستقیم کو پس ہوگا اثر عبودیت کا ظاہر اور سپر ہر حرکت مین اسلیے کہ نہین ہوگا
کچھ موافق اپنی طبیعت کے بلکہ بحسب امر کے پس نہین جدا ہونے کا تمام احوال اپنے مین ریاضت سے ساتھ ترجیح دینے بعض امور
کے بعض پر اور جسنے ڈالدی باگ اپنی کسی کے ہاتھ مین مثلا یہان تک کہ نہین ممکن چلنا پھرنا اوسکا اپنے جی سے بلکہ غیر کے حکم سے
پس نفس اوسکا بہت مضبوط ہی اور طرف قبول کرنے ریاضت حقیقی کے بہت قریب ہی اوس شخص کی نسبت کہ جسنے دے رکھی ہی
اپنی باگ ہاتھ مین خواہش نفس کے چھوڑ رکھا ہی اوسکو مثل چھوڑ رکھنے جانورون کے اور اسکے نیچے ایک بڑا بھیڑیا ہی ہلاک کرنے نفس کا
حال یہ فائدہ امین ہی کہ جو شارع نے مقرر کردیا ہی اوسپر عمل کرے تحقیقی بالطبع نہو کہ جو نفس چاہے وہی کرنے لگے پس کفایت کرتین مین
بحکمہ یہ تینون تنبیہین اوپر لازم کرنے اتباع کے تمام حرکات و سکنات مین فصل یہ مضمون جو رغبت دلانے کے ذکر کیے ہین
تو عادات مین ہین اسپر عبادات مین پس نہین پہچانتا ہون مین بلا عذر سنت کے چھوڑنے مین مگر شخص یا احمق جلی بیان اسکا یہ ہی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ فضیلت رکھتی ہی نماز جماعت کی اکیلے کی نماز پر ستائیس درجے تو کیونکر دلیری کریگا نفس مومن کا
اوسکے ترک پر بغیر عذر کے ماں ہو بسبب سستی یا تو حمق یا غفلت اس طرح پر کہ نہ دھیان کرے اس تفاوت عظیم مین جو شخص کہ احمق
جانے اوس شخص کو کہ اختیار کرے ایک کو دو پر پھر کیونکر نہین احمق جانیگا اپنے کو جب کہ اختیار کرے ایک کو ستائیس پر خصوصا
اوس چیز مین کہ وہ سنتون ہی دین کا اور منجی ہی سعادت ابدی کی اور اپر کفر وہ یہ ہی کہ گذرے اوسکے جی مین یہ بات کہ یہ ایسا نہین ہی
یعنی جماعت مین اتنا ثواب جو بیان کیا نہین ہی اور سوا اسکے نہین کہ ذکر کیا اسکو واسطے رغبت لانے کے جماعت مین اور نہین تو
کیا مناسبت درمیان جماعت کے اور درمیان اس عدد مخصوص کے سب عددون مین سے اور یہ کفر ہی چھپا ہوا کبھی آجاتا ہی اوسپر ہی
اور اوسکو جی والا نہین جانتا اور کیا بڑا احمق ہی وہ شخص جو تصدیق کرتا ہی نجومی اور طبیب کی اون کامون مین جو بہت بعید ہین
اس سے بھی اور نہین تصدیق کرتا آنحضرت کی جو کھولنے والے بھیدون ملکوت کے ہین پس اگر نجومی کہے تجھسے کہ جب گذر جائینگے
ستائیس دن شروع تحویل طالع تیرے سے تو بو نیچے گی تجکو کچھ سبزی و ترکاری سو بیچ اس سے اور بیٹھا رہ اپنے گھر مین پس ہرگز نہ اٹھیگا تو
ڈرتا رہیگا تو اور چھوڑ دیگا سب کام اپنے اور اگر کہا جاوے تجکو کہ یہ واہیات ہی ہیچ نہ جان اسکو تو نہین جائیگا ڈر سے دل سے اور تو

گیا کہ اسکے کاموں مین عجائبات ہین کہ انکے مناسبات نہین معلوم ہوتے اور شاید کہ ایسی مصلحتین ہون جو سمجھ مین نہین آتین اور تو نے پہچان لیا ہی تجربے سے کہ تحقیق یہ اثر کرتا ہی اگرچہ تجھکو معلوم نہو مجھے مناسبت پھر جب پھر یہ امر طرف بہتری کے غیب سے اسکا کیا تو نے اسکا اور طلب کی تو نے مناسبت مرے پاس نہین ہی اسکے لیے کوئی سبب مگر شرک چھپا ہوا بلکہ کفر کھلا ہوا اسلیے کہ نہین کوئی مخلل اوسکے لیے سوے اسکے اور سبب اس سستی کا یہ ہی کہ نہین مگین کرتا تجکو امر آخرت تیری کا یعنی تجکو کچھ آخرت کا اندیشہ نہین ہی پس امر تیری دنیا کا ہر گاہ کہ مگین کرتا ہی تجکو احتیاط کرتا ہی تو اوسمین نجومی کے کہنے پر اور فال لینے پر اور ان کاموں پر جو نہایت بعید ہین مناسبت سے اور تو فرمانبرداری کرتا ہی گمانون بعید کی اور اگر دھیان کرے تو تو تجکو معلوم ہو جاوے کہ یہ احتیاط ان امور آخرت کے لیے ہی لائق تر ہی رعایت اسکی پس اگر کہے تو کس طرح کے کاموں مین لائق ہی پیروی کرنی سنت کی سو مین کہتا ہون جس چیز مین وارد ہوئی سنت اور حدیثین اس باب مین بہت مین فرمایا آنحضرت نے جو پچھنے لیگا دن ہفتے اور چہارشنبے کے ہو پچھنے اوسکو بیماری برص کی سو ندامت کرے مگر اپنے جی کو اور یہ پچھنے لینے کے بعضے محدثین نے دن ہفتے کے اور کہا یہ حدیث ضعیف ہی سو ہو گئی اوسکو بیماری برص کی اور مشکل پڑی اوسپر پس دیکھا آنحضرت نے کو خواب مین اور شکایت کی اس بیماری کی سو فرمایا آپ نے کیون پچھنے لیے تو نے تو لا راوی ضعیف تھا فرمایا کیا نہین نقل کی تھی ہمسے یعنی آخر یہ منع ہمسے ہی تو اوسنے نقل کیا تھا پھر کیا وجہ تھی اوسکے ماننے کی پس بولا وہ کہ توبہ کی مینے ای رسول اللہ پس دعا کی آنحضرت نے آرام ہو جانے کی سو صبح کی اوسنے اس حال مین کہ جاتی رہی تھی بیماری اوسکی اور فرمایا آنحضرت نے جو پچھنے لگوا وے منگل کو جو سترہوین مہینہ دو ماہی ایک سال کی بیماری کی اور فرمایا جسوقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ تمہاری جوتی کا تو نہ چلے ایک جوتی پہن کر یہان تک کہ درست کرے اوسکے تسمے کو اور فرمایا جسوقت کہ جنے عورت پس چاہیے کہ کھاوے سب سے پہلے رطب یا پھر اگر یہ میسر نہ آوے تو تمر کو اسلیے کہ تحقیق اگر کوئی چیز بہتر ہوتی اس سے تو کھلاتا اللہ تعالیٰ اوسکو حضرت مریم علیہا السلام کو اور فرمایا جسوقت کہ جنا اونھون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور فرمایا جسوقت کہ لاوے کوئی تم مین کا شیر خوار بچے کو تو چاہیے کہ لے لاوے مین سے اور جسوقت کہ لاوے خوشبو کو تو چاہیے کہ سونگھے اوسمین سے اور مثل ان حدیثون کے عادات مین بہت ہین اور نہین کوئی حدیث اونمین سے خالی کسی بھید سے یعنی ہر ایک مین کچھ نہ کچھ بھید ہی **خاتمہ** ہی بیان مین ترتیب وظیفون کے جو راجع ہوتے ہین دس اصول پر جان لینا کہ جنکی تفصیل سے ان کی ہمنے بعض اونمین سے وہ ہین کہ ممکن ہو جمع کرنا درمیان انکے جیسے روزہ اور نماز اور قرات اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ نہین ممکن ہی جمع کرنا درمیان انکے مثل قرات اور فکر کے اور مثل مستحب ہونے کے وضو کے حقوق پورا نہ لگوئے اور نماز کے پس لائق ہی یہ کہ ہووے بہت ضروری کاموں سے تقسیم کرنا اپنے وقتون کا طرح طرح کی بھلائیون پر صبح سے لیکر شام تک یعنی ہر ہر وقت ہر نیکی کے لیے مقرر ہو اور جانے تو کہ تحقیق مقصود عبادت سے مضبوط کرنا انس کا ہی ساتھ ذکر اللہ کے واسطے رجوع کرنے کے طرف گھر ہمیشگی کے اور الگ ہونے کے غرور کے گھر سے یعنی دنیا سے اور نہین سعید ہوتا ہمیشگی کے گھر مین یعنی آخرت مین مگر وہ شخص جو آیا اللہ کے پاس اور وہ دوست رکھتا تھا اوسکو اور نہین ہوتا دوست اللہ کا مگر وہ شخص جو پہچانتا ہی اللہ کو اور بہت کرتا ہی اوسکی یاد اور نہین حاصل ہوتی معرفت اور دوستی مگر فکر و ذکر سے جو ہمیشہ ہو اور نہیں ہوتا ہمیشہ فکر دل مین مگر ساتھ مذکرات کے اور یہ عبادتین جنمین سے گھیر لیا ہی وقتون کو نوبت بنوبت اور انکے اقسام کے مختلف ہونے کو زیادہ تاثیر ہی ذکر مین اور نہ ہونے ملال مین اور نہ ساقط ہو جانے مین اوسکے اثر کے دل سے ساتھ اوس ہمیشگی کے جو منتہی ہوے عادت کی طرف ہان اگر یہ ہو جاوے والا اللہ کی ذات مین مستغرق اور سمین نہین حاجت تجکو ترتیب وظیفون کی بلکہ ہر لطیفہ ایک ہی ذکر اور وہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ہی اور مین نہین گمان کرتا تجکو کہ ہووے تو ایسا پس تحقیق یہ باتین بہت تا مدات سے ہین پس جب کہ نہو تو فریفتہ اور شیفتہ

تب لازم ہی تمکو یہ کہ ترتیب دے تو اپنے وظیفون کو پس ایک فضیلت ہی جسوقت سے کہ جاگے تو اپنی نیند سے آفتاب کے نکلنے تک اور لائق ہی کہ جمع کرے تو اس وقت ذرگ مین بعد فراغ کے نماز سے درمیان ذکر اور دعا کے اور قرات اور فکر کے اسلیے کہ ہر ایک کو انمین سے انوار دل کے روشن کرنے مین اور معلوم کر تو اسکی کیفیت اور تفصیل کتاب بدایۃ المداد سے اور کتاب ترتیب الاوراد سے جو نہجملہ کتب احیاء العلوم سے ہی اور اسی طرح معمور کرے تو درمیان طلوع آفتاب اور زوال کے اور درمیان زوال اور غروب کے اور درمیان غروب عشا کے پس یہ بہتر اوقات سے ہین اسلیے کہ خوشی ہوتے اسکے نہین کہ زیادہ ہوتی ہی ساتھ تمیز کرنے وظیفے ہر وقت کے تاکہ ہو وے ہر وقت مین ایک عبادت دوسری کہ متعلق ہو بعض اوسکی سے طرف بعض کے اور یہ اوسوقت ہی جب کہ ہو تو عابدون مین سے اور اگر ہی تو معلم یا والی تو مشغول ہونا ساتھ انکے روشنی مین دل کی افضل ہی عبادتون بدنی سے بلکہ اصل دین مین علم دینی ہی ہی کہ جس سے حاصل ہوتی ہی بڑائی اللہ کی حکم کی اور نفع جو صادر ہوتا ہی مہربانی کی ساتھ خلق اللہ پر لور ایسے ہی اگر ہی تو صاحب عیال پیشے والا تو قیام کرنا ساتھ حقوق عیال کے ساتھ کسب حلال کے افضل ہی عبادت بدنی سے لیکن نکلوان سب حالتون مین نہین لائق ہی کہ جدا ہووے تو اللہ کی یاد سے بلکہ ہو تو ہمہ عاشق کے ساتھ معشوق اپنے کے مشغول اوس شغل مین کہ ہو تو بنا بر ضرورت وقت کے پس وہ کام کرتا ہی بدن سے اور غائب ہی اپنے کام سے حاضر ہی اپنے دل سے ساتھ معشوق اپنے کے متقول ہی ابی الحسن خرقانی سے کہ وہ بنایا کرتے تھے مسبحہ اور کہتے تھے ہم دیے گئے ہین ہاتھ اور زبان اور دل سو ہاتھ واسطے کام کے ہی اور زبان واسطے لوگون کے اور دل واسطے حق تعالی کے ✤ ف ✤ اعلی درجہ وظیفون مین ہمیشہ کہ دل رہے مشغول اوسکہ رہو اگر چہ ظاہر مین کہ کام کاج کرتا ہو اسی لیے کہا ہی کسی بزرگ نے دل یار دست بکار تمام ہو کلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝

اے مسلمانون بلند نکرو آواز اپنی اوپر آواز پیغمبر کے اور بلند نکہو ساتھ اوسکے بات مانند بلند کہنے بعض تمھارے کے ساتھ بعض کے واسطے نپھنے کے اسکے کہ نا بود ہون عمل تمھارے اور تم خبردار نہو ✤ فتح ✤ اے ایمان والون اونچی نکرو اپنی آوازین نبی کی آواز سے اوپر اور اوس سے بہ لوگھک کر جیسے گھکتے ہو ایک دوسرے پر کہین اکارت نہو جاوین عملون تمھارے کیے اور تمکو خبر نہو ✤ تفسیر ✤ اس سورت مین حق تعالی نے آداب سکھائے رسول کے اور آپس کے ایک ادب یہ ہی کہ مجلس مین شور نکرو کہ حضرت کی بات سنی نہ پڑے دوسرے یہ کہ خطاب کرو ادب سے گھک کر نہ بولو ✤ سبب ✤ پہلی آیت مین حکم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا کہ اونکے حکم سے بڑھو نہین اور اس آیت مین حکم ہی کہ وقت کلام کرنے کے آنحضرت کی آواز سے آواز بلند نکرو پس فرمایا کہ نہ بلند کرو آواز اپنی الخ یعنی جسوقت کہ بولے نبی اور بولو تم تو لازم کرو اپنے پر یہ کہ نہ بڑھ اوے اپنی آواز بن نبی کی آواز سے بلکہ پست کرو اونکی آواز سے اس طرح کہ ہو کلام اونکا بلند تمھارے کلام سے اور ہمراہ نکہو ظاہر تمھارے جہر یہان تک کہ ہو آواز اونکی واضح اور متزین تمیز اور بلند نکہو بات الخ یعنی جب کہ کلام کرو تم اوس سے اس حال مین کہ وہ چپکا ہو تو بجا دو اپنے تئین شمانے اوس چیز کے سے کہ منع کیے گئے ہو تم کہ وہ بلند کرنا آواز کا ہی بلکہ لازم کرو اپنے پر یہ کہ نہ پہنچاوے اوس پکارنے کو کہ معمولی ہی درمیان تمھارے اور یہ کہ قصد کرو تم اوسکے خطاب کرنے مین قول نرم کو کہ قریب ہی ہے جو کہ ضد ہی جہر کا اور نہ کہو اوسکے لیے یا محمد یا احمد بلکہ خطاب کرو اوسے بانبی کرا اور تعظیم و توقیر سے اور جب کہ اوتری یہ آیت تو نہین کلام کرتے تھے نبی علیہ السلام سے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مگر جیسے کہ ابن عباس سے ہی کہ نازل ہوئی یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق مین بکہ اونکے کان مین گرانی تھی اور آواز اونکی بڑی تھی اور جب کلام کرتے تھے تو پکار کر کرتے تھے اور بعضی اوقات حضرت سے جدا کر نہ تھے تو آپ ایذا پاتے تھے اونکی آواز سے اور کاف تشبیہ کا بیچ محل نصب کے ہی یعنی لا تجھرون قولہ جھرا مثل جھر

ف اولا تجھرون الخ ف ۲ ف ۳ ف ۴ ف ۵ ف ۶ ف ۷

بعضکم لبعض اور اس سے معلوم ہوا کہ نہیں منع کیے گئے صحابہ مطلق پکار کر بولنے سے کہ گنجائش ہی نہ ہو اونکو پکار کر کلام کرنے کی جب کلام کرنے ہی سے کرین بلکہ منع کیے گئے پکارنے کے خصوص سے یعنی اوس پکار کر بولنے سے کہ جسکی عادت رکھتے تھے بےسمجھے حاصل یہ کہ ایسا کلام پکار کر کرین کہ جسمین رعایت بزرگی نبوت کی نہو۔ **ناھدی** ۱۲ یعنی پیغمبر کے آگے بادب ہو اور تعظیم اوسکی بجا لاؤ اور اوسکے حضور مین باادب اور آواز نرم سے بات کرو اور اوسکو آواز بلند سے نہ پکارو اور نام و کنیت کے ساتھ اوسکو نہ پکارو بلکہ کہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ اور اگر برخلاف اس امر کے کرینگے تو عمل تمہارے نابود ہو جاوینگے عبداللہ بن زبیر روایت کرتے ہین کہ قافلہ بنی تمیم کا پیغمبر علیہ السلام کے پاس آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر کرو قعقاع بن معبد بن زرارہ کو اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہ بلکہ امیر کرو اقرع بن حابس کو اور اس امر مین دونو نے آپسمین نزاع کی حتی کہ آواز اونکی بلند ہوئی یہ آیت آئی اور ایک روایت مین یہ شان نزول دونو آیتون اول سورت کی بن کورہی۔ **۲ رکوع**

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

تحقیق وہ لوگ کہ پست کرتے ہین آوازین اپنی نزدیک پیغمبر خدا کے وہ جماعت وہ ہین کہ آزمایا ہے خدا نے اونکے دلون کو واسطے پرہیزگاری کے اونکے لیے بخشش ہے اور مزدوری بڑی۔ **قولہ** جو لوگ دبی آواز بولتے ہین رسول اللہ کے پاس وہی ہین جنکے دل جانچے ہین اللہ نے ادب کے واسطے اونکو معافی ہے اور ثواب بڑا۔ **موافقین** مسلم وغیرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ جب آیت پہلی اوتری تو ثابت بن قیس اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور کہا کہ مین اہل دوزخ سے ہون جب کتنے ایک دنون آنحضرت علیہ السلام کی خدمت مین نہ آئے تو آنحضرت نے احوال اوسکا سعد بن معاذ سے پوچھا سعد نے ثابت سے کہا کہ رسول خدا تجکو یاد فرماتے ہین ثابت نے کہا کہ آیت لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ اوتری اور تم جانتے ہو کہ مین بلند آواز ہون اور پیغمبر کے آگے آواز بلند کرکے بات کرتا ہون مین بس دوزخی ہوا مین سعد نے حال اوسکا پیغمبر صاحب سے ظاہر کیا آپنے فرمایا نہ بلکہ وہ اہل جنت سے ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا **أَمَا تَرْضَىٰ أَنْ تَعِيشَ حَمِيدًا وَتُقْتَلَ شَهِيدًا وَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ** ثابت نے کہا رضیت بیشرتی یا رسول اللہ **لَا أَرْفَعُ صَوْتِي أَبَدًا عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** یہ آیت اوتری اور روایت کیا گیا ہے کہ ثابت مذکور بیچ جنگ یمامہ کے شہید ہوئے جیسے کہ رسول خدا سے بشارت پائی تھی اور ایک شخص نے بعد وفات ثابت کے ثابت کو خواب مین دیکھا کہ فلانے شخص نے زرہ میری بعد سر میرے کے میرے بدن سے نکال لی ہے اور لشکر کے ایک جانب مین ہے اور میری زرہ پر ہانڈی رکھی ہے خالد کے پاس کہ وہ سردار لشکر کا ہے جا اور اوس سے کہہ کہ زرہ میری اوس سے لے کر رسول خدا کے خلیفہ کے پاس کہ ابوبکر ہین پونچا دے اور کہے کہ مجھ پر فلانے شخص کا کچھ قرض ہے اوسکو ادا کرین اور فلانا غلام میرا آزاد ہے پس اوس شخص نے یہ خواب خالد سے کہا اور خالد زرہ ثابت کی اوسکے لینے والے سے لایا اور ابوبکر کے آگے رکھی اور ابوبکر نے موافق وصیت ثابت کے عمل کیا اور امام مالک نے کہا کہ نہین جانتے ہین ہم کہ وصیت سر کی جائز ہوئی ہو مگر یہ اور ایک روایت مین ہے ابوبکر اور ایک دوسری روایت مین عمر بعد اوتری آیت **لَا تَرْفَعُوا** کے ایسا کلام آہستہ پیغمبر کے سامنے کرتے تھے کہ بے استفسار کے معلوم نہین ہوتا تھا تب آیت **إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ** الخ نازل ہوئی۔ **مسئلہ** کہا صاحب مواہب لدنیہ نے اپنی کتاب کے چھٹے مقصد مین بعد لانے ان آیات سابقہ کے کہ بلند کرنا آواز کا اوپر آواز نبی علیہ السلام کے موجب ہے حبط ہونے اعمال کا پس کیا ہے ظن اوسپر کہ بلند کرے اپنی عقلون اور فکرون کو اونکی سنت و شریعت پر پس اور چہ حرمت کا مقتضی اسکو ہے کہ شکل سجدہ کے حضرت کے قول کو

۲ ۱۷ فروری ۱۲ مل
۵ یعنی کہ تم جانتے ہو مجھ کو
۳ یعنی اوس سے بہتر

بلکہ مشکل جانے عقلوں کو تو اگے تو اس حضرت ﷺ کے اور مقابل کرے اونکی نص کے قیاسوں کو بلکہ قطع کرے قیاسوں کو اور لے اونکے خصوص کو اور نہ منحرف ہو اونکے کلام سے بسبب خیال کے کوئی مخالف کہ جسکو معقولی کہتے ہین بلکہ وہ مجہول ہی اور صواب سے معزول اور نہ موقوف رکھے اونکی شریعت کے قبول کو کسیکی واقفت پر پس یہ بسبب قلت ادب کے ہی نسبت اونکے اور بڑی ہی جرأت ہی اور بڑا ادب نسبت اونکے یہ ہی کہ دل سے مانے اونکو اور فرمانبردار رہے اونکے حکم کا اور پڑے اونکے قول کو ساتھ قبول و تصدیق کے نہ یہ کہ معارض کرے اونکے قول کو اپنے خیال باطل سے اور کہے اپنے کو معقولی یا نام رکھے اوس خیال کا شبہہ یا شک اور نہ یہ کہ مقدم کرے اونکے فرمانے پر لوگون کی عقلون کو اور اونکے ذہنون کو واہیات کو پس توحید کرے تحکیم اور تسلیم اور انقیاد اور اذعان کی جیسے کہ توحید کرتا ہی اونکے بھیجنے والے کی یعنی اللہ کی عبادت اور خضوع اور انابت اور توکل کی یعنی نرا آنحضرت ﷺ ہی کو حاکم اپنا جانے اور اونھین کی فرمانبرداری کرے جیسے کہ نری کرتا ہی عبادت اور جھکنا اور رجوع اور توکل اللہ تعالی کا پس یہ دونون تو حیدین ہین کہ نہین نجات بندے کو اللہ کے عذاب سے بدون اونکے یعنی ایک توحید مرسل یعنی اللہ تعالی کی اور ایک توحید متابعت رسول کی پس نہ حکم ہے غیر اوسکے کو اور نہ راضی ہو ساتھ حکم غیر اوسکے کے انتہی ملخصا من مدارج السالکین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ + یعنی مومن نہین ہوگا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو + اور حق تعالی نے بھی نفی کی ہی اوسکے ایمان کی کہ رسول کے حکم سے دل مین تنگی پاوے جیسا کہ فرمایا فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا + یعنی قسم ہے تیرے رب کی مومن نہین ہونگے لوگ یہان تک کہ حکم بنین تجکو آپسکے تنازع مین پھر نہ پاوین اپنے نفسون مین تنگی اوس حکم سے کہ جاری کرے تو اور جی جان سے مان لین مان لینے کو + اور جب کہ بوا بلند کرنا آواز کا آنحضرت کی آواز پر حبط کرنے والا اعمال کا اور پاتنگی کا رسول کے حکم سے بے ایمانی مقدم کرنا عقل کا اونکے قول و فعل پر جو اصل ہی اونکے ہونے کا ہر مومن کو اجتناب اوس سے واجب ہی +

بحر العلوم + اِمْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی کے معنی یہ ہین کہ خالص کیا اللہ تعالی نے اونکے دلون کو تقوی کے لیے اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ معنی منقول ہین کہ دور کردین اللہ تعالی نے شہوات اونکے دلون سے اور کہا ہی بعضون نے کہ اوتری یہ آیت شیخین رضی اللہ عنہما کے حق مین جب کہ وہ چپکے سے بولنے لگے تھے یعنی بعد اوترنے اوپر کی آیت کے + **مسئلہ** کہا محمد بن ثابت بن قیس نے کہ جب اوتری یہ آیت لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ بیٹھکر روٹے لگے پس گذرے اونپر عاصم بن عدی بن عجلان اور کہا کہ کیون روتا ہی تو ثابت کہا ڈرتا ہون مین کہ یہ آیت میرے ہی حق مین اوتری نہو اس حال مین کہ میری آواز بڑی ہی پس گئے عاصم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی آپ کو اوسکی پس فرمایا آپنے اونکو اور بلا لاؤ ثابت کو میرے پاس پھر آئے ثابت پس فرمایا حضرت نے کیون روتا ہی تو ثابت کہا اوپر اوسکے کہ آواز میری بڑی ہی اور ڈرتا ہون مین کہ یہ آیت اوتری ہو میرے حق مین پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہین راضی ہی تو اس سے کہ جیتا رہے تو تعریف کیا گیا یا قتل کیا جاوے تو شہید یا داخل ہووے تو جنت مین کہا اوپر اوسکے کہ راضی ہوا مین اور نہین بلند کرونگا آواز کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر پس اوتری یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ اور روایت مین ہی کہ ثابت بن قیس نے کہا یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون اس سے کہ ہلاک ہون مین فرمایا کیون عمر مین کہا ثابت نے مسخ فرماتا ہی اللہ آدمی اوسکے کہ تعریف کیا جاوے ساتھ اوس عمل کے کہ نہین کیا ہی اور مین اپنے کو پاتا ہون کہ دوست رکھتا ہون تعریف کو اور منع فرماتا ہی اللہ تعالی خیلا رعنی اترانے سے اور پاتا ہون مین اپنے کو کہ دوست رکھتا ہون جمال کو اور منع فرماتا ہی اللہ اوس سے کہ بلند کہے جاوے اوزین ہی آپ کی آواز پر اور مین بلند آواز والا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ثابت کیا نہین راضی ہی تو اوس سے کہ جیتا رہے تو

تعریف کیا گیا اور قتل کیا جاوے تو شہید یا داخل ہووے تو بہشت میں دمر منثور

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝

تحقیق وہ لوگ کہ آواز دیتے ہیں تجکو حجروں کے پیچھے سے اکثر اونکے سمجھتے نہیں ف۱ جو لوگ پکارتے ہیں تجکو دیوار کے باہر سے وہ اکثر عقل نہیں رکھتے ۔ تفسیر ۔ بنی تمیم آئے تھے حضرت کے گھر میں تھے باہر سے لگے پکارنے چاہیے تھا کہ آدمی کی بانی خبر کرتے ف۲ پہلی آیت تعظیم کے نفع کے بیان میں تھی اور یہ آیت تعظیم کے ترک کرنے کے ضرر کے بیان میں ہے یعنی سمجھتے نہیں یعنی اوپر کا اور نہ عمل میں آور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پیغمبر علیہ السلام نے ایک لشکر قوم بنی العنبر پر بھیجا اور عیینہ بن حصن فزاری کو اوس لشکر پر امیر کیا اوس قوم نے آنا انکا سنکر اپنے گھروں سے بھاگ گئے عیینہ نے وہاں جاکر عیال اور اولاد اوس قوم کی قید کرکے پیغمبر خدا کے پاس لے آئے ابدا اوسکے مردوں کی قوم کے واسطے آزاد کروانے عیال اور اولاد اپنی کے مہینے میں آئے وقت دوپہر کا تھا اور رسول علیہ السلام قیلولہ میں تھے جب اونکی اولاد نے اپنے باپوں کو دیکھا تو روئی اور چیخنے چلانے لگے اور اونکے مرد رونے چیخنے لگے کہ جلدی آنحضرت حجرے سے باہر تشریف لاویں اور بے صبری سے آواز بلند سے پکارنے لگے کہ ای محمد ہمارے پاس آویں تک کہ آنحضرت کو بیدار کیا اور آپ آنکھیں ملتے ہوئے اونکے پاس تشریف لائے اونھوں نے کہا کہ ہمسے فدیہ لے اور ہمارے عیال کو چھوڑ دے آنحضرت علیہ نے حکم الٰہی سے ایک شخص کو اونمیں سے درمیان اپنے اور درمیان اونکے حکم مقرر کیا اور سنے فیصد کیا کہ آدھے قیدیوں سے فدیہ لیں اور آدھوں کو بغیر فدیہ کے آزاد کریں رسول علیہ السلام نے ایسا ہی کیا یہ آیت اوتری اور نام حکم کا اقرع اور اقوال بھی اس آیت کی شان نزول میں نقل کیے گئے ہیں تال سبھوں کا یہی ہے کہ اونھوں نے پیغمبر کے ساتھ نام لیکر کے بے ادبی سے پکارنے سے اور یہ آیت اوتری اور نام حکم کا اقرع تھا

ناکر معلوم ہوجائے لوگوں کو کہ بہت بڑی بات پر اوسنھوں نے دلیری کی اسلیے کہ جسکی اللہ ایسی قدر بلند کی کہ کوئی اوسکی آواز پر آواز نہ بلند کرے تو حجروں کے پیچھے سے اوسکو پکارنا بے ادبی سے بطریق اولی بہت بڑا ہوگا ✦ حال ✦ روایت کی سعد نے اور بخاری نے کتاب الادب مین اور ابن ابی دنیا نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین حسن سے کہ کہا تھا مین داخل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے گھرون مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین پس چھو لیتا تھا مین اونکی چھتون کو ہاتھ سے اور روایت کی داؤد بن قیس نے کہ دیکھے مینے حجرے یعنی حضرت کی بیویون کے کھجور کی ٹہنیون کے اور اونکے دروازون پر بڑے تھے کالے بالون کے ٹاٹ کے اور گمان کرتا ہون مین عرش گھر کا حجرے کے دروازے سے گھر کے دروازے تک قریب چھ یا سات ہاتھ کے اور گھیر اگیا تھا گھر آدمی سے دس ہاتھ اور روایت کی ابن سعد نے عطاء خراسانی سے کہ کہا پائے مینے حجرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے کھجور کی ٹہنیون سے دروازون پر اونکے ٹاٹ تھے کالے بالون کے پس حاضر ہوا مین وقت آنے ولید بن عبد الملک کے حکمنامے کے پس پڑھا گیا وہ حکم تھا اوسمین بسبب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے حجرون کے داخل کرنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین پس نہین دیکھے مینے کسی دن لوگ بہت روتے اوسدن کے برابر بسبب سننے سعید بن المسیب کو کہتے اوسدن قسم خدا کی چاہتا ہون مین کہ چھوڑین لوگ حجرون کو بحال خود پیدا ہونگے لوگ بال بہ بہ سے اور آوین کے لوگ جوانب اطراف سے پس دیکھین وہ اوس چیز کو کہ انکفا کیا اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مین پس ہو ہو لوگ بسبب رغبت مال بہت جمع کرنے سے اور آپسمین فخر کرنے سے مکانات کے بنانے مین اور کہا اوسدن ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے کہ اگاشکے حجرے بحال خود چھوٹے جاوین اور ڈھائے نہ جاوین تاکہ لوگ اونچے مکان نہ بناوین اور دیکھین اوس چیز کو کہ پسند کی اللہ تعالی نے اپنے نبی کے لیے حال انکہ کنجیان زمین کے خزانون کی اوسکے ہاتھ مین تھین ✦ منثوق ✦

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور اگر وہ صبر کرتے تاوقتیکہ باہر آئے تو طرف اونکے البتہ بہتر ہوتا اونکے لیے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ✦ ترجم ✦ کہتا ہے یعنی حضرت شاہ ولی اللہ کہ یہ تعریض ہے ایک قوم کے حال پر بنی تمیم سے کہ واسطے ایک مہم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور جب مسجد مین نپایا اور نہ جانتے تھے کہ کس حجرے مین تشریف رکھتے ہین نزدیک حجروں کے آواز بلند سے پکارنا شروع کیا واللہ اعلم ✦ فتح ✦ اور اگر وہ صبر کرتے جب تک تو نکلتا اونکی طرف تو اونکو بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ✦ موضح تفسیر ✦ صبر کے معنی ہین روکنا نفس کا خواہش نفسانی سے فرمایا اللہ تعالی نے وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ یعنی ٹھہرا رکھ اپنے نفس کو اون لوگون کے ساتھ کہ پکارتے ہین اپنے رب کو ✦ اور کہا بعضون نے اَلصَّابِرُ مُرَادُهٗ يَنَالُ اِلَّا الصَّبْرُ یعنی صبر کرنیوالا نہین پہنچتا اوسکو مگر آزاد یعنی حاصل کرنا اوسکا اچھے ہی لوگون کا کام ہے اور بہتر یہ ہوتا کہ تمام قیدیون کو بے فدیہ کے چھوڑ دیتے تم اگر بے ادبی بیچ جلدی نکلنے تمہارے کے نرے غفور رحیم بڑی ہی بخشنے والا اور رحمت والا ہے پس ہرگز نہین تنگ ہوگی بخشنے اور رحمت اوسکی اگر توبہ و رجوع کرین اوسکی طرف ✦ حال ✦ تنبیہ ✦ غور کرنا چاہیے ان آیتون مین کہ حضرت کی سنت کو چھوڑ کر اپنے باپ دادا کی رسمون کو پکڑنا کہان جائز رہا اسنے تو صریح یہی نکلتا ہے کہ سب کی رسمین چھوڑے اور حضرت کی سنت کو پکڑے اور حضرت کی تعظیم ظاہر و باطن مین سب کی تعظیم پر غالب کرے خصوصاً جو رسمین کفر کی شادی غمی مین ہوتی جاتی ہین تلاش کر کر اونکو ترک کرے تا دخول فی السلم کافۃ یعنی داخل ہو اسلام مین پورے پر عمل ہو اور منجملہ بغض الناس جو حضرت نے مبغض فی الاسلام ہے سنت الجاهلية یعنی ڈھونڈھنے والا اسلام مین طریقہ کفار کو فرمایا ہے اوس سے بری ہو اور حضرت کے مکانو کا حال دیکھکر البتہ کرے مکان ضروری جیسا کہ شرح شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ سنت مکان کے بنانے مین یہ ہے کہ بقدر کفایت کے ہو اور وہ یہ ہے کہ چھ ہاتھ کی قدر بلند

اور طول و عرض زمین بقدر اہل و حاجت کے ہو پس جو کوئی اس سے زیادہ بنائے آویگا روز قیامت کے اوٹھائے ہوئے اور سکو یعنی بار وبا عث حساب کا ہوگا اور بدقت بنانے کے نیت کرے یہ کہ عبادت کرونگا اللہ تعالیٰ کی اسمین اور بچونگا گرمی اور سردی سے اور نہ خرچ کرے مکان بنانے میں مال کثیر کہ نہیں خیر ہر اوس مال مین کہ خرچ کیا جاوے پانی اور مٹی مین یعنی تعمیر مکان میں اسلیے کہ اسراف ہی مال اور وقت مین گیا محمد بن سماک نے ہارون رشید سے جب کہ دیکھا مکان بلند اور سکا رفعت الطین وخفضت الدین یعنی بلند کیا تو نے مٹی کو اور پست کیا تو نے دین کو اگر یہ بنا تیرے مال سے تو تو مسرفین سے ہے ورنہ واللہ لا یحب المسرفین یعنی اور اللہ دوست نہیں رکھتا مسرفین کو اور اگر بنا ہی یہ مال غیر تیرے کے سے تو تو ظالمین سے ہے ورنہ واللہ لا یحب الظلمین اور منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے بنایا ایک مکان اور ضیافت کی لوگون کی اوسمین آئے تھے لوگ اوسکے پاس جماعت جماعت اور وہ پوچھتا تھا اوسسے کہ کیسون کیسا بنا ہی یہ مکان اور کیا خوب بنا ہی اور آیا اسمین کچھ عیب ہی یا نہین اور لوگ کہتے تھے کہ کچھ عیب نہین ہی اسمین یہان تک کہ داخل ہوئے دو حاجی ایک دن پس اونسے بھی بادشاہ نے یہی پوچھا اونھون نے کہا کہ بڑا عیب یہون کا یہ ہی کہ خراب ہوگا یہ مکان اور مرجاوینگے رہنے والے اسکے یعنی فانی چیز پر کیا زمانہ ہوتا ہی تو پاک پروردگار فرماتا ہی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچھ کہ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ کہ اللہ کے پاس ہی باقی ہی انتہی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان اشعرون مین فرمایا ہی **قطعہ** الا یا سائلی عن قصر عال ۔ مشیدٍ فی الثرا باب ۔ لہ ملک یناد ی کل یوم ۔ لدوا للموت وابنوا للخراب ۔ یعنی اے پوچھنے والے محل بلند کے عنقریب دفن کیا جاوے گا تو مع ہی انسان کے لیے ایک فرشتہ ندا کرتا ہی ہر روز کہ جنو مرنے کے لیے اور بناؤ تم خراب ہونے کے لیے آوپر مناسبت حضرت کے تعمیر و اراکین دنیا کے کلام کی مضمون کو تعلیف فرماتے ہین

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۝

اے مسلمانون اگر لاوے تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر تو پس دریافت کرو تم واسطے بچنے کے اوسسے کہ ضرر پہونچاؤ تم کسی قوم کو ساتھ نادانی کے پس ہوجاؤ تم اوپر اوس چیز کے کہ کی تمنے **فتح** اے ایمان والون اگر آوے تم پاس ایک گمنگار خبر لیکر تو تحقیق کرو کہین جانہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے پھر کل کو لگو اپنے کیے پر پچتانے **تفسیر** ایک شخص حضرت نے بھیجا ایک قوم پر زکوۃ لینے کو وہ نکلے اسکے استقبال کو اسلام سے پہلے اوس قوم مین اور اوسکی قوم مین بیر تھا ڈالا شیطان نے کو نکلے اولٹا بھاگے اوسنے مین آکر مشہور کردیا کہ فلانی قوم مرتد ہوئی حضرت اوپر فوج بھیجتے ہین اوسسے معلوم ہوا کہ شہادت فاسق کی قبول نہین فاسق جسے بے شرع کلام عیان ہون **ص** مراد اس فاسق سے ولید بن عقبہ ہی کہ اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کے لینے کے لیے بنی مصطلق کی طرف بھیجا اور اوسمین اور قوم بنی مصطلق مین ایام جاہلیت مین بسبب ایک خون کے عداوت تھی بنی مصطلق نے جب اوسکی خبر پائی تو واسطے تعظیم امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار قوم کے ولید کے استقبال کے لیے باہر نکلے دیا نے وسوسہ شیطانی سے گمان کیا کہ یہ قتال کے لیے باہر نکلے ہین اونسے ڈکر راہ سے پھر کر حضرت رسالت مآب کے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ بنی مصطلق نے انکار زکوۃ کے دینے کا کیا اور قصد میرے قتل کا کیا رسول علیہ السلام کو غصہ آیا اور قصد انکے قتل کا کیا اور وہان جب خبر ولید کے پھر جانے کی اوس قوم کو پونہچی تو اونھون نے آنحضرت کی خدمت بابرکت مین آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم نے آپکے آنے کی خبر پائی کہ اوسکی تعظیم و استقبال کے لیے باہر نکلے وہان سے پھر کر چلا آیا ڈرے ہم کہ شاید کوئی خط جناب مبارک آپ کی ہے اوسکے لانے کے لیے آیا ہو اور آپ کسی سبب سے ہم پر غصے ہوئے ہون اور ہم پناہ مانگتے ہین اللہ سے غضب اوسکے سے اور غضب

رسول اوسکے سے رسول علیہ السلام نے خالد بن ولید کو مع ایک لشکر کے خفیہ اوسپر بھیجا اور فرمایا کہ اونکے بستے مین جلدی نکریا بلکہ تجسس کرنا اگر ایمان اور صدقہ اونکا معلوم کرے تو تو زکوۃ اونکے مالون کی لینا والا سمجھ کر کفار کا سا اونکے ساتھ کرنا خالد نے جاکر ایک آدمی اپنی طرف سے خفیہ بھیجا اوس شخص نے دیکھا کہ بانگ نماز اور نماز جماعت سے ادا کرتے ہین اور اسلام پر قائم ہین اوس شخص نے آکر خالد سے یہ احوال کہا خالد وہان گئے اور زکوۃ اونسے لیکر آنحضرت کی خدمت مین لائے اور اونکے ایمان کی خبر دی بیچ آیت نازل ہوئی ❊ **مسئلہ** ❊ کافی وغیرہ مین آیا ہی کہ قول ایک کافر کا حلال و حرام مین مقبول ہوگا اور قول کافر فاسق کا معاملات مین بھی مقبول ہوگا بشرطیکہ ضرورت کے لیکن دیانات یعنی امور دینی مین قبول نکرین پس اگر کافر کہے مثلاً کہ یہ گوشت مسلمان یا کتابی سے خریدا ہی مینے مسلمان کو کہتا نا اوسکا حلال ہی اور اگر کہے کہ مجوسی سے خریدا ہی مینے حرام ہوگا بخلاف اسکے کہ کافر فاسق کی نجاست کی خبر دی تو نہین قبول ہوگا اور قول ایک عدل کا دیانات و شرائع مین مقبول ہی اور بیچ خبر دینے فاسق کے پانی کی نجاست مین اور نا پاک ہونے اوسکے مین اور بیچ خبر دینے مستور الحال کے سننے والے کو تحری یعنی سوچنا لازم ہی جو کچھ کہ اوسکی رائے پر غالب آوے اوسپر عمل کرے اور اور امامون کے مذہب مین بعضون کے نزدیک قول اونکا مطلق قبول نہین ہی اور بعضون کے نزدیک بعضی جگہ مقبول ہی اور بعضی جگہ نہین تفصیل اوسکی فقہ کی کتابون مین واضح ہی ❊ **بحث** ❊ ایک فتوی ہلی مین مثل اوسی مضمون کے ہوا تھا چونکہ بہت مفید ہی نقل کیا جاتا ہی **سوال اول** ماقولہم رحمہم اللہ در صورتیکہ ایک کافر گوشت ذبیحہ کا بیچے اور بیان کرے کہ اوس نے کہ مسلمان نے ذبح کیا ہی اور دلیل اوپر ذبح کرنے مسلمان کے قول کافر کا ہی فقط اس صورت مین باعتماد قول کافر کے وہ ذبیحہ حلال ہی یا حرام اور بھی کسی قرینے مین مثلاً عادت ہو کہ مسلمانون سے کفار ذبح کرواکر گوشت بیچتے ہین مگر خریدار کو ذبح کرنا مسلمان کا اوس ذبیحے کو سوائے قول کافر کے یا عادت کے اور وجہ سے نہین معلوم ہوتا ہی پس حکم اوسکا کیا ہی **جواب اول** حکم قرینے وغیرہ نہین کیا جاتا ہی تاوقتیکہ دلیل شرعی قائم نہو اس جہت سے حنفی حکم قرینے پر نہین کرتے ہین علی الخصوص حلت و حرمت مین کہ محل احتیاط و احتراز ہی پس صورت مرقومہ مین حکم اوپر قول کافر بیچ باب حلت و حرمت کے کہ جملہ دیانات سے ہی نہ کیا جاوے یعنی وہ گوشت کھانا بقول کافر کے کہ ذبح کیا ہوا مسلمان کا ہی جائز نہین ہی درالمختار مین لکھا ہی فَقَوْلُ الْكَافِرِ مَقْبُوْلٌ بِالْاِجْمَاعِ فِي الْمُعَامَلَاتِ لَا فِي الدِّيَانَاتِ انتہی یعنی قول کافر کا مقبول ہی بالاجماع معاملات مین نہ دیانات مین اور کہا محمد ابن الحسن الشیبانی نے موطا مین فَاِنْ اَتٰى بِذٰلِكَ مَجُوْسِيٌّ وَذَكَرَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ اَذْبَحُهٗ لَمْ يُصَدَّقْ وَلَمْ يُؤْكَلْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

محمد صدیق الدین ۱۲	محمد قطب الدین ۱۲	سید محمد حسین ۱۲	نوازش علی ۱۲	رحمۃ اللہ علیہ ۱۲	محمد کریم اللہ ۱۲	احمد علی کان اللہ ۱۲	فقیر احمد سعید ۱۲

جواب صحیح ہے واز قرینہ قاطعہ ثبوت حکم در باب حلت و حرمت نتواند شد در باب تغریرات البتہ اعتبار آن داشتہ شود واللہ اعلم بالصواب حررہ عبد اللہ بن حفظ اللہ

سوال دوم کیا فرماتے ہین علمائے دین رحمہم اللہ اس باب مین کہ ایک شخص قوم ہنود سے مثل کھٹیک وغیرہ کے بکری یا اور حیوان اہل مسلمان کے ہاتھ سے ذبح کروا بعد اوسکے وہ بیچہ نظر مسلمان سے غائب ہوا بعد ایک مدتے کے اوس کھٹیک نے کہا کہ یہ گوشت اوسی حیوان کا ہی کہ تو نے ذبح کیا تھا آیا اوس مسلمان کو باعتماد قول اوس کھٹیک کے خریدا گوشت اوس بیچے کا درست ہی یا نہین **جواب دوم** جب تک کہ گوشت اوس بیچے کا روبرو مسلمان کے رہے اور غائب نہو خریدنا اوسکا اور کھانا اوسکا درست ہی اور بعد ازان کہ اوسکی نظر سے غائب ہوا قول اوس کافر کا اس باب مین معتبر نہوگا قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِذَا كَانَ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِهَا اَيْ بِتِلْكَ اللُّحُوْمِ وَفِيْ نُسْخَةٍ بِذٰلِكَ مُسْلِمًا اَوْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَيْ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا اَوْ كَانَ عَرَبِيًّا وَصَارَ كِتَابِيًّا فَاِنْ اَتٰى بِذٰلِكَ مَجُوْسِيٌّ اَيْ عَابِدُ نَارٍ وَفِيْ مَعْنَاهُ الْوَاسِنِيُّ وَهُوَ عَابِدُ الصَّنَمِ اَوِ الْمُرْتَدُّ وَذَكَرَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ اَذْبَحُهٗ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

أَيُّ ذَبْحَةٍ لَّهُ يَصْدُقُ فِيمَا ذَكَرَ ۚ وَلَوْ يُوَكِّلُ يَقُولُ كَانَهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الدِّيَانَاتِ بَلْ مِنْ أَرْبَابِ الْخِدَاعِ وَالْخِيَانَةِ ۞ شرح ملا علی قاری بر موطائے امام محمد

سادات علی | محمد رضا علی | نوازش علی | ابجد پبلشنگ سٹال مومن

المجیب مصیب نظور حسین اصاب من اجاب شیخ محمد عبداللہ المجیب مصیب فقیر محمد حسین دریافت کرو یعنی خوب تحقیق کرلو فاسق کی بات پر اعتماد نکرو اسلیے کہ جو پرہیز نکرتا ہوگا تمام فسقوں سے وہ پرہیز نہین کریگا جھوٹ سے کہ وہ ایک قسم ہی فسق کی اور اس آیت مین دلالت ہی اوپر قبول کرنے ایک عدل کی خبر کے اور فسوق کے معنی ہین نکلنا ایک چیز سے چنانچہ کہا جاتا ہی فَسَقَتِ الرُّطَبَةُ عَنْ قِشْرِهَا یعنی نکلی کھجور تازی اپنے چھلکے سے پھر استعمال کیا گیا فسوق بیچ نکلنے کے اچھی بات سے بسبب کرنے کبائر کے اور ندامت ایک قسم ہی غم کی اور وہ یہ ہی کہ غم کرے تو اوپر اوس چیز کے کہ واقع ہو تجھسے آرزو کرے تو یہ کہ وہ نہ واقع ہوتی اور غیظ ایسا ہی کہ ہمیشہ رہتا ہی آدمی کے ساتھ ۞ ف ل

وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

اور جان لو کہ درمیان تمھارے رسول خدا کا ہی اگر فرمان برداری کرے تمھاری بہت سے کاموں مین تو رنج مین پڑو تم ولیکن خدا نے دوست کیا ہی نزدیک تمھارے ایمان کو اور آراستہ کیا اوسکو تمھارے دلون مین اور ناخوش کیا آگے تمھارے کفر و فسق کو اور نافرمانی کو یہ جماعت وہی ہین راہ پانے والے بسبب احسان کے خدا کی جانب سے اور بسبب نعمت کے اور خدا دانا باحکمت ہی ۞ فتح ۞ اور جان لو کہ تم مین رسول ہی اللہ کا اگر تمھاری بات مانا کرے بہت کاموں مین تو تم پر مشکل پڑے پر اللہ نے محبت ڈالی تمھارے دل مین ایمان کی اور اچھا دکھایا اوسکو تمھارے دلون مین اور برا لگایا تمکو کفر اور گناہ اور بےحکمی وہ ہی لوگ وہی ہین نیک چال پر اللہ کے فضل سے اور احسان سے اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا ۞ تفسیر ۞ یعنی تمھارا مشورہ قبول نہ ہو تو برا نہ مانو رسول غل کرتا ہی اللہ کے حکم پر اوسی مین تمھارا بھلا ہی اگر تمھاری بات مانا کرے تو ہر کوئی اپنے بھلے کی کہے کس کسی کی بات پر چلے ۞ مو ۞ درمیان تمھارے رسول خدا کے یعنی پس جھوٹ نہ بولو اوسکے آگے اسلیے کہ اللہ خبر کردیگا اوسکو تمھارے احوال کی اور رسوا ہوگے یا یہ مراد ہی کہ تم مین سوا اوسکا ہی پس رجوع کرو اوسکی طرف اور طلب کرو اوسکی پھر فرمایا از راہ استیناف کے یعنی جو اجمالی لَوْ يُطِيعُكُمْ کے اور لَعَنِتُّمْ کے معنی ہین البتہ پڑوگے تم مشقت مین اور یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعضے مومنون کی زینت یعنی رغبت دلائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی مصطلق کے زیروز برکرنے کی اور ولید کے قول کی تصدیق کی اور بعضے مومنون نے یہ سمجھا کہ یا اسے اور بچاؤ کرتے تھے بنی مصطلق کا اور باز رکھا اونکو اونکے تقوی کامل نے دلیری کرنے سے اسپر اور وہ وہی لوگ ہین کہ جنکو استثنا کیا اللہ تعالی نے ساتھ قول اپنے کے وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ اور بعضون نے کہا کہ وہ وہ لوگ ہین کہ استثنا کیا اللہ تعالی نے اونکے دلون کو تقوی کے لیے اور فسوق کے معنی ہین نکلنا راہ ایمان سے ساتھ کرنے کبیرہ گناہون کے اور عصیان کے معنی ہین فرمانبرداری نکرنی شارع کے حکم کی اُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ یعنی جو استثنا کیے گئے ہین وہی ہین راشدون یعنی پہنچے راہ حق کو اور نہین مائل ہوئے استقامت سے اور رشد کے معنی ہین استقامت راہ حق پر ساتھ سختی یعنی مضبوطی کے راہ حق مین یہ شق ہی رشاد سے کہ یعنی سخرہ یعنی ٹکڑے پہاڑ کے ہی اور فضل اور نعمت یعنی افضال اور انعام کے ہین عَلِيمٌ یعنی جانتا ہی احوال مومنین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان اونکے تفاوت و فضیلت ہی حَكِيمٌ یعنی دانا ہی جسوقت کہ فضیلت دیتا ہی اور انعام کرتا ہی

ساتھ توفیق دینے کے افضل چیزوں پر ✦ حل ہاں وفاسق وہ جو کبیرہ کرتا ہے یا صغیرہ پر گھستا ہے اور کبیرہ جو حدیث میں وارد ہیں ستر کے قریب ہیں اور ابن عباس کہتے ہیں سات کے قریب ہیں اور تحقیق اسکی کتب فقہ وحدیث وتفسیر میں لکھی ہے ✦

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۖ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝

اور اگر دو گروہ مسلمانوں میں سے آپس میں جنگ کریں تو صلح کروا دو درمیان انکے پس اگر تعدی کرے ایک ان دونوں میں سے دوسرے پر پس جنگ کرو ساتھ اوس گروہ کے کہ تعدی کرتا ہے یہاں تک کہ رجوع کرے طرف حکم خدا کے پس اگر رجوع کرے صلح کرو درمیان انکے ساتھ انصاف کے اور زیادہ تحقیق خدا دوست رکھتا ہے زیادہ دینے والوں کو ✦ فتح ✦ اور اگر دو فرقے مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو اونمیں ملاپ کروا دو پھر اگر چڑھا جاوے ایک اونمیں دوسرے پر تو سب لڑو اوس چڑھائی والے سے جب تک پھر آوے اللہ کے حکم پر پھر اگر پھر آیا تو ملاپ کروا اونمیں برابر اور انصاف کرو بیشک اللہ کو خوش آتے ہیں انصاف والے ✦ تفسیر ✦ یعنی جب حکم شرع کے نہ مانیں تو انصاف سے صلح کروا دو ایک کی طرفداری نہ کرو یہ حکم ہے خانہ جنگی کا جو مسلمان آپس میں لڑ پڑیں ✦ ربط ✦ آیا ہے بعض انصار کی مجلس پر ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ آپ چار پر سوار تھے پس پاس کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حارث پس پڑی ابن ابی منافق نے ناک اپنی اور کہا چھوڑ رہ راہ اپنے گدھے کی یعنی پہلا جا کہ ایذا دی ہمکو سکی بدبو نے پس کہا عبد اللہ بن رواحہ نے قسم خدا کی بالا شبہ پیشاب اونکے حمار کا خوشبو دار زیادہ ہے تیرے مشک سے اور چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن ابی میں اور عبد اللہ میں لڑائی ہونے لگی اور طول کھینچا لڑائی نے کہ بد کہا گئے سے گذر کر نوبت مار کٹائی کی پہونچی اور آئیں قومیں ان دونوں کی کہ وہ اوس وخزرج تھی اور شریک ہوئے لڑائی میں پس پھیر کر آئے طرف اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صلح کروائی انمیں پس نازل ہوئی یہ آیت وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ الخ اور بغی کے معنی ہیں گردن کشی اور ظلم اور انکار کرنا صلح سے حَتّٰى تَفِیْٓءَ یعنی رجوع کرے اور فی کے معنی ہیں رجوع اور ظل یعنی سایہ اور غنیمت کو بھی فی کہتے ہیں اسلیے کہ ظل رجوع کرتا ہے بعد دھلے آفتاب کے اور غنیمت وہ چیز ہے کہ رجوع کرتی ہے اموال کفار سے طرف مسلمانوں کے طرف حکم خدا کے کہ جو مذکور ہوا اوسکی کتاب میں یعنی صلح کرنی اور ترک کرنا لڑائی کا پس اگر رجوع کرے یعنی سے طرف حکم خدا کے بِالْعَدْلِ یعنی ساتھ انصاف کے وَاَقْسِطُوْا اور عدل کرو اور یہ امر ساتھ استعمال کرنے قسط کے بطریق عموم کے بعد بعض چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے بیچ مصالح آپس کے یعنی عدل سے خاص کر کرنا صلح میں مراد ہے اور اَقْسِطُوْا سے عام عدل کرنا یعنی ہر حال وہر امر میں ✦ حل ✦ اور عبد اللہ بن ابی اگرچہ منافق تھا لیکن اوسکی قومیت شاید اوسکے قوم کے مؤمنین نے بھی کی ہو تو ٹھیک ہو وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ الخ ✦ مسئلہ ✦ صلح آپس کے ہر زمانے میں مستحب وجائز ہے اور جو کوئی جانتا ہو کہ اوسکے غیر کے کسی شخص کا حق ہے اور اوس شخص کے ساتھ اوپر بعض کے اوس حق سے صلح کرے حلال نہیں ہے جاری ہونا اوس کے نزدیک اسلیے کہ ضم کرنا غیر کے حق کا ہونا ہے اور اگر اوسکے حق ہونے کا اپنے پر علم نہیں رکھتا ہے اور وہ دعوی کرے اور مدعی علیہ ایک چیز پر صلح کرے یہ صلح صحیح ہے نزدیک شافعی کے صحیح نہیں اور اسی طرح صلح کرنی مجہول پر منافی کے نزدیک جائز نہیں ہے اور حنفیوں اور مالکیوں کے نزدیک جائز ہے اور مالک کو جو تصرف کرنا چاہیے اپنے ملک میں جائز ہے جار دن اوس کے نزدیک اگر ضرر اوسکے ہمسایہ کو نہ ہو اور اگر ضرر ہو تو روا نہیں ہے امام مالک اور احمد کے نزدیک اور روا ہے ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک ✦ مسئلہ ✦ باغی اوس گروہ کو کہتے ہیں کہ مخالفت کرتا اور سر اٹھاتا ہو امین اور تاویل شبہ سے مسلمانوں کے امام پر خروج کریں اور

اوسکی اطاعت سے نکل جاوین پس امام کو ورا نا اوسسے جائز ہی تا کہ رجوع کرنے والے حکم شریعت کی طرف ہووین اور جب مطیع شرع کے ہوون تو اونکے قتال سے باز رہے اور جو کچھ کہ باغیون نے قسم خراج اور خریے سے لیا ہو امام کو دوبارہ اونکے دینے والے سے لینا روا نہین ہی اور جو کچھ کہ اموال باغیون مین سے اہل عدل کے ہاتھ سے تلف ہووے ضمان یعنی بدلا اوسکا نہین دینا آتا یہ احکام متفق علیہ ائمہ اربعہ کے ہین اور جو کچھ کہ باغی قسم مال اونفس اہل عدل کے سے حالت جنگ مین تلف کرین اوسکا بھی ضمان نہین آتا مگر بقول قدیم شافعی کے اور ایک روایت مین احمد سے ضمان آتا ہی اور اموال باغیون کے اونھین کے مال مین غنیمت نہین ہوتے اور استعانت یعنی مدد چاہنی ساتھ ہتیار اور سواری اونکے کے اونکی لڑائی پر روا نہین ہی مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب جائز ہی قیام حرب تک اور جب جنگ رفع ہو تو اونکو چھیڑے اور ساتھ اتفاق امت کے مسلمانون کو کرنا امام کا ضرور ہی اور امامت فرض ہی تا امام شعائر اسلام کے قائم کرے اور داد مظلوم کی ظالم سے لیتا رہے اور امام کو خلیفہ اپنے شہرون اپنے مین مقرر کرنے جائز ہین اور امامت لڑکے اور عورت اور کافر اور نائب اور مجنون کی روا نہین اور سبھون پر اطاعت امام کی واجب ہی جب تک گناہ کا حکم نکرے ۔ ع ۲

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

سوا اسکے نہین ہی کہ مسلمان آپسمین بھائی ہین پس صلح کراوو درمیان دو بھائیون اپنے کے اور ڈرو خدا سے تو تمپر رحم کیا جاوے ۔ **فتح** مسلمان جو سب بھائی ہین ملا ۔ اپنے دو بھائیون کو اور قرقے رسوا سے شاید تمپر رحم ہووے ۔ **نفسیر** مسلمان آپسمین بھائی ہین یہ تاکید و تقریر ہی پہلے مضمون کی اور بیان ہی اسکا کہ مومنون کو آپسمین صلح رکھنی اور صلح کروانی چاہیے اور آپسمین ایک دوسرے کو مثل بھائی نسبی کے سمجھین اور ڈرو اللہ سے الخ یعنی پس تقوی باعث ہوگا تمکو آپسکی محبت و الفت کا اور جب ایسا کروگے تو امید ہوگی اللہ کی رحمت پہونچنے کی تمھاری طرف اور آیت دلالت کرتی ہی اسپر کہ بغاوت نہین زائل کر دیتی ہی ایمان کے نام کو اسلیے کہ اللہ تعالی نے مومنون فرمایا اونکو باوجود بغاوت کے ۔ **مسئلہ** امام محمی الدین نووی شارح مسلم التنزیل مین فرماتے ہین کہ ان دونون آیتون سے دلیل ہی اسپر کہ بغاوت ایمان کو زائل نہین کرتی اسلیے کہ اللہ تعالی نے باغیون کو بھائی مومنون کا فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ نے اہل جمل و صفین کو فرمایا اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا یعنی ہمارے بھائیون نے بغاوت کی ہی ہمپر اور حکم باغیون کا یہ ہو کہ امام اونکو اپنی اطاعت کی طرف بلاوے اور اگر مطیع نہ ہون اور حکم حالت قتال مین یہ ہو کہ اونکے بھاگے ہوئے کے پیچھے نجاوین اور اونکے زخمی کو اگر ہاتھ آوے تو مارین نہین اور نہ اونکے قیدی کو ماارین اور جس گروہ مین کہ شرائط بغاوت کی نہون اور وہ تعدی کرے تو اوسکو قطاع الطریق یعنی قزاق کہتے ہین اور شرائط بغی کی یہ ہین کہ ایک جماعت صاحب قوت و منعت کی مجتمع ہوکر اطاعت امام کی سے نکلجاوین اور ایک امام اپنے مین مقرر کرین اور بغاوت اونکی کچھ تاویل و شبہہ سے ہو جیسے جمل و صفین مین حضرت علی کے مقابلے مین بعض صحابہ آئے تھے پس جماعت قلیل ہو بغی نہ ہو اور بے امام بے تاویل کے خروج کرے باغی نہین ہوتے ۔ **مسئلہ** جاننا چاہیے کہ اخوت یعنی بھائی چارہ اور آپس کی محبت کہ محض للہ ہو بلند ترین مقامات سے دین مین ہی رسول علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ عِبَادًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ یعنی آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی پیری کے واسطے اونکے نور کے منبر ہونگے یعنی روز قیامت کے رشک لیجاوینگے اونپر انبیا اور شہدا پس اس سے اور کیا درجہ بلند ہوگا کہ جسپر انبیا و شہدا رشک لیجاوینگے اور یہ بھی فرمایا مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ یعنی جسنے محبت رکھی اللہ ہی کے لیے اور بغض رکھا اللہ ہی کے لیے پس تحقیق پورا کیا اپنے ایمان کو اور محبت اسدرجہ کہ کسیکو بسبب کچھ غرض دنیا کے دوست رکھے جیسے محبت دولتمند کی

شاگردی کے ساتھ اور محبت شاگردی کی اوستاد کے ساتھ شرط یہ کہ وہ تحصیل علم واسطے رضائے خدا اور اجر آخرت کے ہو اور اعلی درجات اس مقام کا یہ ہو کہ مطیع خدا کو دوست رکھے محض اسی لیے کہ مطیع ہے اور کچھ غرض و سبب نہو اسی لیے عرفا سب بندون کی بہبودی چاہتے ہین اور شفیق ہوتے ہین اور پر محض اسیلیے کہ بندے خدا محبوب کے ہین اور بغض اسکو عکس مسالہ سابقہ سے سمجھنا چاہیے ✤ بحر ✤ تنبیہ ✤ مدار محبت کی فضیلت مین بہت روایتین آئی ہین کچھ اونمین سے لکھتا ہون فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ بتاؤن تمکو مدار اس کام کا یعنی دین کا ایسا مدار دین کا کہ پونہچے تو بسبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر اللہ والون کی اور جب تنہا ہووے تو پس ہلاز بان اپنی جسقدر طاقت رکھے تو ساتھ ذکر خدا کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین اے ابا رزین کیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنے گھر سے اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات کے لیے پیچھے پیچھے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے کہ وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے اور کہتے ہین اے رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے تو اپنے بدن کو بیچ اسکے تو کر ✤ اور فرمایا بیشک بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کے اوسپر بالاخانے ہین مرد کے اوپر دروازے کھلے ہوئے ہین چمکتے ہین جیسا چمکتا ہی ستارہ روشن پس عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کون رہین گے اونمین فرمایا اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰہِ یعنی اللہ محبت رکھنے والے آپسمین اور بیٹھنے والے آپسمین اور ملنے والے آپسمین ✤ اور فرمایا لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ یعنی نہ یارانہ کر مگر مومن صالح سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار ✤ ف ✤ مراد کھانے سے کھانا دعوت کا ہی والا کھانا بھوک کی حالت مین سب کو دینا درست ہی ✤ اور فرمایا اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ یعنی آدمی اوپر دین یار اپنے کے ہوتا ہی پس چاہیے کہ دیکھے ایک تم مین کہ کسکو دوست رکھتا ہی یعنی جو کوئی کسیکو دوست رکھتا ہی اوسکی تاثیر ہوتی ہی پس اچھے کی دوستی کرے ✤ اور فرمایا جب عیادت کرتا ہی مسلمان مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی فرماتا ہی اللہ تعالی طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاکَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْزِلًا یعنی خوش ہوئی زندگانی تیری دنیا اور آخرت مین اور اچھا ہوا چلنا تیرا اور جگہ کرمی تو نے جنت کے مکان مین ✤ مشکوۃ ✤

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

اے مسلمانو نہ ٹھٹھا کرین ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے احتمال ہی کہ وہ گروہ بہتر ہون اوسسے نفس الامر مین اور نہ عورتین ٹھٹھا کرین عورتون سے احتمال ہی کہ وہ عورتین بہتر ہون اونسے اور عیب نکرو درسیان اپنے اور ایک دوسرے کو لقب برے نہ پکارو برا نام ہی فاسق ہونے کا بعد ایمان لانے کے اور جنسے توبہ نکی پس وہ جماعت وہی ہین ظالم یعنی بسبب دس گناہ کے کہ جاہلیت مین کیے ہون بعد اسلام کے نشان نہ کرنا چاہیے ✤ فتح ✤ اے ایمان والون ٹھٹھا نکرین ایک لوگ دوسرون سے شاید وہ بہتر ہون اونسے اور نہ عورتین دوسری عورتون سے شاید وہ بہتر ہون اونسے اور عیب و ایک دوسرے کو اور نام مت ڈالو بیچ ایک دوسرے کی برا نام ہی گنہگاری پیچھے ایمان کے اور جو کوئی توبہ نکرے تو وہی ہین بے انصاف ✤ تفسیر ✤ جہان کسی پر برا نام ڈالا پہلے تو اپنا نام پڑگیا فاسق آگے تھا مومن اوسپر عیب لگایا نہ لگا ✤ مو ✤ آیا ہی کہ ایک جماعت بنی تمیم مین سے ساتھ فقرا صحابہ کے مانند بلال اور عمار اور سلمان اور صہیب اور مانند انکے کے بسبب پریشان حالی اونکی کے ٹھٹھا کرتے تھے اوسپر یہ آیت اتری اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ثابت بن قیس فہ اونچا سنتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین

آنے تو لوگ اونکو حضرتؐ کے پاس جگہ دیتے تاکلام آپ کا سنین ایک روز ثابت نے نماز فجر میں ایک رکعت آنحضرتؐ کے ساتھ پائی پھر بعد سلام پھیرنے حضرتؐ کے ایک رکعت باقی رہی کو پڑھنے کھڑے ہوئے کہ اتنے میں لوگ گرد آنحضرتؐ کے اٹھ بیٹھے و ثابت کے لیے جگہ نہ رہی جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوکر آئے تو جگہ آنحضرتؐ کے پاس نہ پائی حضرتؐ کے پاس آکر ایک شخص کے پیچھے بیٹھ گئے جب صبح روشن ہوئی تو ثابت نے اوس شخص کو ٹہوکا اور پوچھا کہ کون ہے تو اوس شخص نے کہا فلانا بیٹا فلانے کا ہوں مین ثابت نے کہا کہ فلانا بیٹا فلانیکا یعنی اوسکی ماں کے نام سے خطاب کیا اور اوسکی ماں کو اوس نام سے یاد کیا کہ جاہلیت مین اوس نام کو معیوب جانتے تھے اوس شخص نے مجھ ہوکر سر جھکا لیا یہ آیت نازل ہوئی اور انس کی روایت مین آیا ہی کہ بیویان آنحضرتؐ کی نام سلمہ کو قصیر یعنی ٹھنگنی کہتی تھین اور ساتھ اوسکے عیب کرتی تھین اور ایک روایت مین ہی کہ صفیہ کو کہ بیوی حضرتؐ کی تھین اور بیویان حضرتؐ کی یہودیہ کہتی تھین اوسپر یہ آیت اوتری کہ مسلمان کو چاہیے کہ کسی مسلمان سے ٹھٹھا نکرے اور عیب نہ لگاوے اور ایک دوسرے کو القاب بے مانند اوس فاسق اور اوس یہودی اور اوس کتے اور مانند اونکے کے نہ پکارے اور مسلمان تائب کو ساتھ برائیون پہلی کے عیب نکرے بئس الاسم الفسوق الخ یعنی برا نام ہی یہ کہ کہے کسیکو فاسق یا کافر یا یہودی اور مانند اونکے کے بعد ایمان لانے اوسکے کے اور بقول بعض کے معنی یہ ہین کہ جو کوئی بعد نہی کے ٹھٹھا کرنے اور عیب کرنے اور لقب بد کے ساتھ پکارنے سے باز نہ رہے تو فاسق ہی ہے پس یہ کام مرکوہ ہی تھے اہم فسوق کے نہو نوبے انصاف یعنی اپنے نفسون پر بسبب کرنے منہیات خدا کے **مسئلہ** ٹھٹھا کرنا اور نقل کرنی کسیکے قول و فعل کی بطور اوسکے بطریق ٹھٹھے کے حرام ہی اسلیے کہ اسمین آزردہ کرنا مسلمان کے دل کا ہی اور نہی اوس سے آیت مین واقع ہی اور رسول علیہ السلام نے فرمایا مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَتْ یعنی جو کوئی کسی پر ہنستا ہی اور لوگ اوسپر ہنستے ہین انتہی پس جو مومن کو پر ہیز کرنا اوس سے واجب ہی لیکن مسخرے سے اور اوس سے کہ رنجیدہ ہو ٹھٹھا اور خوش طبعی کرنی حرام نہین اگرچہ ترک کرنا اوسکا بھی اولی ہی کہ لغو ہی اور خوش طبعی آپسمین بھی اگر کبھی کبھی اوسطے دل خوش کرنے کے ہو تو مضائقہ نہین بشرطیکہ جھوٹ نکلے اور بہت ہنسنے اور نوبت قہقہے کی کہ حرام ہی نہ پہنچے لیکن ہمیشہ یہ بھی ممنوع ہی اور انجام کو باعث بغض و عداوت کی ہوتی ہی **معاملہ** **بحر** مراد قوم سے خاص مرد ہی ہین اسلیے کہ وہ قوام یعنی خبر گیران اور عورتون کے ہین فرمایا اللہ تعالی نے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ اور لفظ قوم اصل مین جمع قائم کی ہی جیسے کہ صوم اور نور جمع صائم اور زائر کی ہی اور قوم سے خاص مرد ہی مراد ہوتے سمجھے جاتے ہین صریح اسی آیت سے اسلیے کہ نسا اگر داخل ہوتین قوم مین تو نہ فرماتا اللہ تعالی وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ اور قوم فرعون اور قوم عاد مین جو عمل کہتے ہین کہ وہ مرد و عورتین ہین تو مراد اوس سے یہ نہین ہی کہ لفظ قوم کا دونون پر صادق آتا ہی بلکہ قصد کیا گیا ہی ذکر کرنا مردون کا اور ترک کیا گیا ہی ذکر عورتون کا اسلیے کہ عورتین تابع ہین مردون کی اور مراد یہ ہی کہ واجب ہی یہ کہ اعتقاد کرے ہر ایک یہ کہ جس سے ٹھٹھا کرتے ہین بسا اوقات ہوتا ہی وہ والد کے نزدیک بہتر ٹھٹھا کرنے والے سے اسلیے کہ نہین اطلاع ہوتی ہی لوگون کو مگر ظاہر حال کی اور باطن کا کو علم نہین اور اللہ کے نزدیک قدر و اعتبار ہی اخلاص باطن کا پس لائق ہی یہ کہ نہ دلیری کرے ٹھٹھا کرنے پر اوس شخص سے کہ تحقیر ہی اوسکی آنکھ اوسکی جب کہ دیکھتا ہی اوسکو پریشان حال یا صاحب آفت اوسکے بدن مین یا غیر لائق کلام کرنے کے پس شاید کہ وہ اخلاص دل مین خوب رکھتا ہو اور دل اوسکا خوب پاک و پاکیزہ ہو اوس سے کہ وہ برخلاف اوسکی صفت کے سو ایسے طور کرکے اپنے نفس پر بسبب تحقیر جاننے اوس شخص کے کہ تو حقیر کیا ہی اوسکی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اَلْبَذَاءُ مَوْكَلٌ بِالْفُحْشِ وَالْفُحْشُ مَوْكَلٌ بِالنَّارِ یعنی تحقیر مومن کا ملائم ہی فحش کا اور فحش ملائم ہی آگ کا اِنَّ اَحْسَنَ كَلِمَةٍ یعنی سب سے اچھی گواہی ہی ہاتھ بولنے بات کے اگر ٹھٹھا کرین کہتے تو توڑتا ہی مین اس کے ہاتھ اور مین نہین کہتا کہ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کے معنی یہ ہین کہ طعن مت کرو

اہل ہیں اپنے کو طعنے کے معنی ہیں طعن کرنا اور زبان کی مار دینی اور تنابزوا بالالقاب کے معنی ہیں ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارنا اور بئس الاسم الفسوق بعد الایمان کے معنی ہیں برا ہے نام فسق کا بعد ایمان کے یعنی جو شخص مسلمان ہو کر پھر فاسق کہلائے اور ظالمون کے معنی ہیں بے انصاف اور بے حکم اور بے ادب اور بے تمیز اور بے ہودہ اور بے شرم اور بے حیا اور بے ایمان اور بے دین اور بے خدا اور بے رسول اور بے کتاب اور بے نماز اور بے روزہ اور بے حج اور بے زکوٰۃ اور بے خیرات اور بے صدقہ اور بے نیکی اور بے مروت اور بے وفا اور بے غیرت اور بے حمیت اور بے عزت اور بے آبرو اور بے ننگ اور بے نام اور بے ہنر اور بے کمال اور بے علم اور بے عمل اور بے ریا اور بے کبر اور بے تکبر اور بے نخوت اور بے غرور اور بے حسد اور بے کینہ اور بے بغض اور بے عداوت اور بے دشمنی اور بے جنگ اور بے فساد اور بے فتنہ اور بے شر اور بے ضرر اور بے آزار اور بے ایذا اور بے تعدی اور بے ظلم اور بے جور اور بے ستم اور بے جفا اور بے جور اور بے جبر اور بے قہر اور بے غضب اور بے غصہ اور بے تیزی اور بے تندی اور بے خشونت اور بے درشتی اور بے سختی اور بے تشدد اور بے زبردستی اور بے زور اور بے قوت اور بے طاقت اور بے قدرت اور بے اختیار اور بے بس اور بے چارہ اور بے کس اور بے مدد اور بے یار اور بے غمخوار اور بے شفیق اور بے مہربان اور بے رحم اور بے ترحم اور بے ترس اور بے خوف اور بے خطر اور بے پروا اور بے فکر اور بے غم اور بے اندوہ اور بے رنج اور بے الم اور بے درد اور بے تاسف اور بے حسرت اور بے افسوس اور بے ہمت اور بے حوصلہ اور بے دل اور بے جگر اور بے مغز اور بے عقل اور بے ہوش اور بے حواس اور بے تمیز اور بے ادب اور بے شرم اور بے حیا اور بے ایمان اور بے دین اور بے خدا اور بے رسول اور بے کتاب اور بے نماز اور بے روزہ اور بے حج اور بے زکوٰۃ اور بے خیرات اور بے صدقہ اور بے نیکی اور بے مروت اور بے وفا اور بے غیرت اور بے حمیت اور بے عزت اور بے آبرو اور بے ننگ اور بے نام اور بے ہنر اور بے کمال اور بے علم اور بے عمل اور بے ریا اور بے کبر اور بے تکبر اور بے نخوت اور بے غرور اور بے حسد اور بے کینہ اور بے بغض اور بے عداوت اور بے دشمنی اور بے جنگ اور بے فساد اور بے فتنہ اور بے شر اور بے ضرر اور بے آزار اور بے ایذا اور بے تعدی اور بے ظلم اور بے جور اور بے ستم اور بے جفا اور بے جور اور بے جبر اور بے قہر اور بے غضب اور بے غصہ اور بے تیزی اور بے تندی اور بے خشونت اور بے درشتی اور بے سختی اور بے تشدد اور بے زبردستی اور بے زور اور بے قوت اور بے طاقت اور بے قدرت اور بے اختیار اور بے بس اور بے چارہ اور بے کس اور بے مدد اور بے یار اور بے غمخوار اور بے شفیق اور بے مہربان اور بے رحم اور بے ترحم اور بے ترس اور بے خوف اور بے خطر اور بے پروا اور بے فکر اور بے غم اور بے اندوہ اور بے رنج اور بے الم اور بے درد اور بے تاسف اور بے حسرت اور بے افسوس اور بے ہمت اور بے حوصلہ اور بے دل اور بے جگر اور بے مغز اور بے عقل اور بے ہوش اور بے حواس

۵ شان نزول ہی کی تکمیل کا ذکر ہے
۵ من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منھن
۵ ۱۲ منہ

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ لِیُضْحِکَ بِہٖ جُلَسَاءَہٗ فَیَھْوِیْ بِہٖ اَبْعَدَ مِنَ الثُّرَیَّا یعنی جو آدمی ایک بات بولتا ہی کہ ہنسائے اوس سے اپنے ہمنشینون کو تو دور پڑتا ہی اللہ کی رحمت سے ثریا ستارے سے بھی زیادہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تُمَارِ اَخَاکَ وَلَا تُمَازِحْہُ یعنی جھگڑا نہین اپنے بھائی مسلمان سے اور نہ ٹھٹھا کر اوس سے لیکن یہ جانا چاہیے کہ کچھ خوش طبعی بعض اوقات مین ہو تو ضایقہ نہین اوسکا خصوصاً عورتون اور لڑکون کے ساتھ اونکا دل خوش کرنے کو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوئی ہی لیکن حضرت نے یہ بھی فرمادیا کہ اِنِّیْ لَا اَمْزَحُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا یعنی مین مزاح کرتا ہون اور نہین کہتا مگر حق اور لوگون کو دشوار ہی ضبط اسکا کہ حق ہی بولے اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑے ہین اور فرمایا ایک بڑھیا کو لَا تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ یعنی بڑھیا جنت مین نہین داخل ہوگی اور یہ بات واقع مین سچی تھی کہ وہ وقت داخل ہونے جنت کے سب جوان ہونگے اور فرمایا ایک لڑکے کو یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنی اے ابو عمیر کیا ہوا نصیر کہ نام ایک جانور کا ہی کہ مثل بلبل کے ہوتا ہی وہ لڑکا اوس سے کھیلا کرتا تھا جب وہ مرگیا تو حضرت نے یون پوچھا اور فرمایا صہیب کو اس حال مین کہ وہ کھجورین کھا رہے تھے اَنْتَ تَاْکُلُ التَّمْرَ وَاَنْتَ رَمِدٌ یعنی کیا تو کھجورین کھاتا ہی اس حال مین کہ تیری آنکھین دکھتی ہین پس کہا اونھون نے اِنَّمَا آکُلُ بِالشِّقِّ الْاٰخَرِ یعنی مین کھاتا ہون دوسری جانب سے پس مسکرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طرح کی مزاح ہوا تو ہمین تو ضایقہ نہین بشرطیکہ عادت نکرلے اسکی ✣

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ○

ای مسلمانون احتراز کرو بہت گمان بد سے تحقیق بعضی بدگمانی گناہ ہی اور جاسوسی نکرو اور غیبت نکرے بعض تمھارا بعض کی کیا دوست رکھتا ہی کوئی تم مین سے کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے کا کہ مردہ ہو پس متنفر ہوئے تم اوس سے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہی ✣ **فتح** ای ایمان والون بچتے رہو بہت تہمتین کرنے سے مقرر بعضی تہمت گناہ ہی اور بھید نہ ٹٹولو کسیکا اور بدگمونہ بیٹھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہی تم مین کیا کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آئے تمکو اس سے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ معاف کرنے والا ہی مہربان ✣ **تفسیر** تہمت اور بھید ٹٹولنا اور منھ پیچھے بدگہنا کسی کا نہین بے گناہ یعنی مظلوم ظالم کو کچھ کہے جہان اوسمین کچھ دین کا فائدہ ہو اور نفسانیت غرض نہو ✣ **صوف** جس مین گمانی سے بچنے کا حکم ہی وہ بعضی بدگمانی ہی اور وہ بعضی صفت کی گئی ساتھ کثرت کے یعنی بچو بعضی بدگمانی سے کہ بہت واقع ہوتی ہی کیا نہین دیکھتا تو طرف قول اللہ تعالی کے اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ کہا زجاج نے اور وہ گمان بد یہ ہی جو بغیر امارہ ہو نسبت اہل خیر کے رہے اہل فسق پس جائز نہی حکم یہ کہ گمان نہ کھین ہم ساتھ اونکے مثل اون چیز کے کہ ظاہر ہو اوسنے یا سمنے یہ ہین اِجْتَنِبُوْا اجْتِنَابًا کَثِیْرًا یعنی بہت پرہیز کرو پرہیز کرنا بہت یا یہ یعنی ہین کہ احتراز کرو بہت بدگمانیون سے تاکہ واقع ہو بچاؤ بعض سے اور اثم اوس گناہ کو کہتے ہین کہ مستحق عذاب کا ہو اوسکا کرنے والا اور لَا تَجَسَّسُوْا کے یہ معنی ہین کہ نہ تلاش کرو عیبونکی اور مجاہد سے منقول ہی یعنی لَا تَجَسَّسُوْا کے معنون مین کہ حُدُّوْا مَا ظَھَرَ وَدَعُوْا مَا سَتَرَ اللّٰہُ یعنی لو جو کچھ ظاہر ہو اور چھوڑ دو اوس چیز کو کہ چھپایا ہی اوسکو اللہ تعالی نے اور کہا سہیل نے لَا تَبْحَثُوْا عَنْ طَلَبِ مَعَائِبِ مَا سَتَرَ اللّٰہُ عَلٰی عِبَادِہٖ یعنی بحث و تفتیش نکرو اون عیبون کے طلب کرنے سے کہ جنکو چھپایا ہی اللہ نے اپنے بندون پر اور غیبت کے معنی ہین ذکر کرنا عیب کا پس پشت اور حدیث مین آیا ہی کہ

غیبت یہ ہی کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرے تو کہ ناگوار گذرے اوسکو پھر اگر وہ عیب اوسمین ہو تو غیبت ہی والا بہتان ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اَلْغِیْبَۃُ اِدَامُ کِلَابِ النَّاسِ یعنی غیبت سالن ہی لوگون کے اون کتون کا جو آدمی کی شکل پر ہین اور اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ کا لام تمثیل و تصویر مدہی اوس چیز کی کہ بہونچتا ہی اوسکو غیبت کرنے والا کہ وہ آبروریزی اوسکی ہی کہ جسکی غیبت کی اور آگے منہ کی طرح کے مسالحے ہین ایک تو اونمین سے استفہام ہی کہ جسکے معنی تقریر ہین اور اور رسالہ یہ ہی کہ نہایت مکروہ چیز کو منسوب بحبت کیا اور اور یہ ہی کہ نہ اکتفا فرمایا اور تمثیل غیبت کرنے کے ساتھ کھانے گوشت انسان کے بلکہ مخصوص فرمایا انسان کو اخ یعنی بھائی اور قتادہ سے منقول ہی کَمَا تَاْکُلُ اِنْ وَجَدْتَّ جِیْفَۃً مُنْتِنَۃً یعنی اگر تجھ کو ملے تو مردار پڑا ہوا اور اوسکے کھانے کو مکروہ رکھے تو ایسا ہی مکروہ رکھ بھائی مسلمان کے گوشت کھانے کو اس حال مین کہ وہ زندہ ہو یعنی اوسکی غیبت کو مردار مذکور کے برابر جان اور جب کہ ثابت کیا اوسکو یہ کہ کوئی اونمین سے نہین دوست رکھتا ہی کھانا مردار گوشت بھائی اپنے کا اوسکے بعد فرمایا فَکَرِہْتُمُوْہُ یعنی پس ثابت ہوا مکروہ رکھنا تمھارا اوسکو بسبب استقامت عقل کے پس چاہیے کہ یہ بھی ثابت ہو کہ مکروہ رکھو تم اوس چیز کو کہ وہ مانند ہی اوسکے یعنی غیبت بسبب استقامت دین کے وَاتَّقُوا اللّٰہَ الخ تواب کے معنی ہین بہت قبول کرنے والا توبہ کا اور معنی وَاتَّقُوا اللّٰہَ الخ کے یہ ہین کہ ڈرو تم اللہ تعالی سے ساتھ ترک کرنے اون چیزونکے کہ حکم کیے گئے تم اوس سے بچنے کا اور ڈرو ساتھ نادم ہونے کے اوس چیز پر کہ پائی گئی تم سے اوسپر پس بلاشبہ اگر ڈرے تم تو قبول کریگا اللہ توبہ تمھاری اور دیگا تمکو ثواب ستقیمون توبہ کرنے والون کا ۔ مل ۔ منقول ہی کہ سلمان خدمت کرتے تھے دو شخصون کی صحابہ مین سے اور پکاتے تھے اونکا کھانا پس ایک روز سلمان سو گئے کھانا اونکا نہ پکایا اون دونون نے سلمان رضی اللہ عنہ کو پیغمبر کے پاس بھیجا تا آنحضرت سے طعام اونکے لیے مانگ لاوے آنحضرت نے فرمایا کہ اسامہ کے پاس جاؤ اگر کچھ ہو تو دیگا اور اسامہ داروغہ تھے رسول خدا کے سلمان اسامہ کے پاس گئے اسامہ نے کہا میرے پاس کچھ کھانا موجود نہین ہی سلمان نے اون دو صاحبون کے پاس آکر صورت حال کی بیان کی اونھون نے سلمان کی غیبت مین کہا کہ سلمان کا ایسا قدر ہی کہ اگر کنوین مین جاوے تو وہ بھی خشک ہو جاوے پھر وہ دونون سرمین پڑے کہ آیا اسامہ نے بیچ کہا یا کھانا رکھتا ہی اور ہمسے بخل کیا پھر جب وہ دونون آنحضرت کے پاس آئے تو فرمایا کہ کیا ہی کہ سرخی گوشت کی تمھارے مونھون مین دیکھتا ہون اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا ہی فرمایا کہ غیبت کی تمنے یعنی سلمان اور اسامہ کی پس جسنے غیبت کی سلمان کی پس بلاشبہ کھایا گوشت اوسکا پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت مذکورہ اور ایک روایت مین ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ ظن بد اہل خیر پر نہ کیجاوے اور لوگون کے عیب اور پوشیدہ گناہون کے تجسس مین نہ پڑو تو جو کچھ کہ خدا تعالی نے پوشیدہ رکھا ہی ظاہر نہ ہو اور سفیان ثوری نے فرمایا کہ ظن دو قسم ہی ایک تو گناہ ہی اور وہ وہ ہی کہ کلام کرے تو ساتھ اوسکے اور دوسرا ظن وہ ہی کہ گناہ نہین اور وہ وہ ہی کہ کلام نہ کرے تو ساتھ اوسکے اور تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ ظن چار قسم پر ہی ایک تو امور باطن جو تجھ کو نہ معلوم ہون ساتھ مسلمان کے اور موئمنون کے ہی حدیث شریف مین آیا ہی اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْاِیْمَانِ یعنی حسن ظن سے ہی حسن ایمان کی اور فرمایا حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ یعنی نیک گمانی اچھی عبادت سے ہی اور دوسرا ظن حرام ہی اور وہ ظن بد ساتھ خدا کے اور رسول کے اور موئمنون کے ہی اور وہ موجب کفر کا ہی اور تیسرا ظن تحری ہی امر قبلے مین اور امور اجتہادیہ مین موجب ثواب کا ہی اور چوتھا احتیاج ہی اور وہ ظن امور دنیا اور معاملات معیشت مین ہی اور اس صورت مین بدگمانی موجب سلامتی اور انتظام مہمات کی ہی انتہی اور ظن حرام کے حق مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا یعنی بچاؤ تم اپنے کو

ل وفی النسخۃ الصحیحۃ المصححۃ والاشارۃ بان الصواب الاصل کما لا یخفی ذلک ۱۲ منہ

م مل مرموز ہی قول ابن عباس رضی اللہ عنہ کا

ن ہکذا فی النسخۃ المصححۃ والاشارۃ بان الصواب الاصل کما لا یخفی ذلک ۱۲ منہ

ز راھدی

بدگمانی سے اسلیے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہی دل کی اور نہ جاسوسی کرو اور نہ دشمنی کرو آپسمیں اور نہ حسد کرو آپسمیں اور نزاع نکرو آپسمیں اور بعضوں کے لیے نہ رغبت کرو دنیا میں اور نہ غیبت کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بھائی اور ایک روایت میں ہے لفظ وَلَا تَحَسَّسُوْا کی وَلَا تَحَسَّسُوْا بھی ہی یعنی آنکھ کان سے کسیکی ٹوہ نہ لو اور لَا تَحَسَّسُوْا کے معنی یہ ہیں کہ نری سے کسیکا حال نہ معلوم کرو جیسے جاسوس کرتے ہیں اور آیا ہی کہ چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر پکارا ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا یا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْھُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِھِمْ فَاِنَّہٗ مَنْ یَتَتَبَّعْ عَوْرَۃَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ یَتَتَبَّعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ یَتَتَبَّعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحْہُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِہٖ یعنی اے گروہ لوگ کہ اسلام لائے ساتھ زبان اپنی کے اور نہیں پہونچا ایمان طرف دل انکے کے نہ ایذا دو مسلمانوں کو اور نہ عار دلاؤ انکو اور نہ ڈھونڈھو عیب انکے اسلیے کہ تحقیق جو کوئی ڈھونڈھتا ہی عیب اپنے بھائی مسلمان کا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب سو اکر تا ہی اوسکو اگرچہ درمیان گھر اپنے کے ہو اور آیت میں مراد فکر کھمنوں سے یہ ہی کہ جیسا کہ کھانے گوشت برادر مردہ اپنے کے سے اکراہیت رکھنے والے ہو ایسا ہی غیبت سے بھی اکراہیت رکھو اور تنفر کرو۔ **مسئلہ** غیبت اوس کلام کو کہتے ہیں کہ کوئی کسیکے غائبا یسی بات کہے کہ اگر وہ سنے تو ناخوش ہو بشرطیکہ وہ بات سچی ہو اسلیے کہ اگر جھوٹ ہوگی تو وہ بہتان ہوگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوْا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ الخ یعنی کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی غیبت عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہیں فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنے بھائی کو ساتھ اوس چیز کے کہ مکروہ رکھے کسی نے کہا خبر دیجیے ہمکو یہ کہ اگر ہو میرے بھائی میں وہ چیز کہ کہتا ہو میں یعنی تو بھی غیبت ہوگی فرمایا اگر ہو اوسمیں وہ چیز کہ کہتا ہو تو تحقیق غیبت کی تو نے اور اگر نہو اوسمیں وہ چیز کہ کہتا ہی تو تحقیق بہتان کیا تو نے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَمَّا عَرَجَ بِیْ رَبِّیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَھُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُحَاسٍ یَخْمُشُوْنَ وُجُوْھَھُمْ وَصُدُوْرَھُمْ فَقُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَآءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِھِمْ یعنی جب اوپر لے گیا مجکو رب میرا یعنی معراج میں تو گذرا میں ایک قوم پر کہ اونکے ناخن تھے تانبے کے نوچتے تھے مونہہ اپنے اور سینے اپنے پس کہا میں نے کون ہیں یہ اے جبرئیل کہا یہ وہ ہیں کہ کھاتے ہیں گوشت لوگوں کے یعنی غیبت کرتے ہیں اور پڑتے ہیں آبروریزی اونکی میں یعنی غیبت کرتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور یہ بھی حدیث میں آیا ہی اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت سخت زیادہ ہی زنا سے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہی کہ غیبت عمل غیبت کرنے والے کو ایسا مٹاتی ہی کہ جیسے آگ لکڑیوں کو اور نیکیاں اوسکی اوسکے دشمن کو یعنی جسکی غیبت کی ہی دیتے ہیں اور سیئات دشمن کے غیبت کرنے والے کو دیتے ہیں نعوذ باللہ منہ پس معلوم ہوا کہ غیبت بڑی ہی بلا ہی اور جو جانے اوسکو مومن کو لازم ہی اوس سے واجب ہی اور بچنا اور جسنے کیا غیبت سے یون ہوتا ہی کہ اسباب غیبت کے اپنے سے دور کرے اور اوسکے وعید میں تامل کرے کہ تھوڑی سی چیز کے لیے غصہ خدا کا اختیار کرتا ہی اور اسباب غیبت کے حسد یا اظہار فضل اپنے کا اور رد اوسکے فضل کا اور غصہ اور تہمت بازی اور مانند اسکے کے ہیں ان سب سے دور ہونا چاہیے کہ تحقیق میں عداوت کرتی اپنے ساتھ ہی اور کفارہ اس عمل کا کہ سابق میں کیا ندامت اور توبہ اور استغفار اوسکے اعمالی سے اور بخشوانا دشمن سے ہی اگر زندہ ہو اور بعد اوسکے سے پاک ہو اور اگر دشمن مر گیا ہو تو اوسکے لیے خیرات اور استغفار کرے اور عشوہ نہیں جو کچھ کہ اوسکی غیبت کی ہی اوسکے آگے ظاہر کر کے عفو کرائے مگر خوف زیادتی شر کا ہو تو وہاں عمل کیے اور اگر اسمیں بھی خوف ہو تو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے فقط اور بخشوانے میں بہر نوع نفع ہی اگر عفو کیا فدیہ لیا

والا ثواب اس بخشوانے کا بدلا غیبت کا قیامت مین ہوگا اور کہا ہی علمانے کہ غیبت سب جگہ حرام ہی مگر چھ جگہ معاف ہی گنہگار نہیں ہوتا ایک تو بیچ ظاہر کرنے احوال فاسق معلن کے کہ فسق سے عیب نہ رکھے اسی مین داخل ہین ڈوم و مخنث وغیرہ دوسرے بیچ ظاہر کرنے حال ظالم کے سامنے حاکم اور مدد گار اپنے کے تیسرے ظاہر کرنا منکرات کا لئے محتسب کے تا دفع اوسکا کرے چوتھے اظہار حقیقت کا لئے مفتی کے واسطے طلب فتوی کے پانچوین کہنا کسیکا ایسا لقب کا جو اوس سے وہ نہ چاہے جیسے اعمی کو نابینا کہنا چھٹے ظاہر کرنا حال جو راو مبتدع کا لئے اوس شخص کے کہ اوسپر اعتماد ہو کہ تدارک اسکا کریگا حاصل کلام یہ کہ دو ہونا اس عمل سے ہر شخص پر واجب ہر کہ آفت عظیم ہی اور اس زمانے مین ایسی شائع ہوئی ہر کہ کوئی شخص اور کوئی مجلس اوس سے خالی نہین الا ماشاء اللہ باوجودیکہ کبائر سے ہی لیکن لوگ اوس سے ایسے غافل ہین کہ اوسکو گناہی نہین جانتے حق تعالی آگہی بخشے اور قریب ایسے گناہ مین آفت سخن چینی اور غل خوری ہی کہ اوسکے حق مین قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مسلم مین واقع ہی لا یدخل الجنۃ قتات یعنی نمین داخل ہوگا جنت مین چغل خور اور دنیا مین بھی خرابی اوسکی کبھی اس حد کو پہونچتی ہی کہ خونریزیان ہوتی ہین پس سخن چینی اور پردہ دری کسیکے کا رسے روا نہین ہی مگر یہ کہ کوئی چور چاہے کہ مال کسیکا لیلون اور مانند اسکے ہر چیز کہ اوسمین نقصان کسی مسلمان کا ہو تو اوسکو اوس سے خبر دینی جائز ہی تا مسلمان اوٹال اوسکا محفوظ رہے اور چور وغیرہ بھی اوسکے گناہ سے بچے اور چاہوکی کہ دو دشمنون سے آپسمین ملاقات رکھتا ہو اوسپر لازم ہر کہ بات ہر ایک کی اپنے دل مین رکھے اور دوسرے سے ظاہر نکرے اور دونون کو نصیحت کرتا رہے والا یہ وعید دو رویون کے داخل ہوگا اور کہا ہی علمانے کہ غیبت اور چغل خوری کے سننے والے پر چھ چیز مین لازم ہین تا گنہگار نہون ایک تو یہ کہ اوسکے کلام کو باور نکرے اسلیے کہ غیبت کرنے والا فاسق ہی دوسرے یہ کہ اوسکو منع کرے کہ منع کرنا بڑی بات ہے واجب ہی تیسرے یہ کہ چغل خور کو کسی مسلمان کی طرف سے چغل خوری کرے اوسپر گمان بد نہ لیاوے کہ ظن المؤمنون خیرا واقع ہی چوتھے یہ کہ اوسکے احوال کے تجسس مین نہ پڑے پانچوین یہ کہ چغل خوری چغل خور کے سے کسیکو خبر نکرے چھٹے یہ کہ چغل خور کو دشمن رکھے **معاصی بحروں** حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے شرح حدیث اتدرون ما الغیبۃ اللہ کے لکھا ہی چاہیے کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت بڑا اور نسبت اور گناہون کے زیادہ پھیلا ہوا ہی لوگون مین کہ بہت ہی کم ہین ایسے لوگ کہ بچین اوس سے اور غیبت کہتے ہین کسیکے یاد کرنے کو کسواسطے ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن مین ہو یا اوسکی عقل مین یا دین مین یا دنیا مین یا خلق مین یا فعل مین یا مال مین یا اولاد مین یا ماں باپ مین یا بیوی مین یا خادم مین یا کپڑے مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست برخاست مین یا حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی اور ترش روئی اور تند خوئی مین اور سخن گوئی اور خاموشی مین اور سوا اسکے مین جو کچھ کہ متعلق ہی ساتھ اوسکے خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ کے ہو یا کنایہ کے یا رمز یا اشارے کے ساتھ آنکھ اور بھون اور سر اور ہاتھ اور مانند اسکے اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہی کہ جس چیز سے سمجھا وے تو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ ہو اوسکے پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکے موجہ پر کہے اور ناخوش لگے اوسکو بیہودگی اور ایذا اور وقاحت ہی کہ یہ اور ہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشوائے اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو پہونچگئی ہی اور اگر پہونچی نہین ہی اور وہ مر گیا ہی یا مسافت دور پر ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوانے مین لازم نہین ہی کہ تفصیل سے کہے بطریق اجمال کے کافی ہی کہ کہے تیری غیبت کی ہی مینے بخشدے وہ ہوا صحیح اور جسکی غیبت کی ہی اوسکے لیے استغفار کرنے مین بھی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین ہی **وف** مذکر کرنا آدمیون کی برائیون کا بطریق اہتمام کے نہین ضایقہ ہی اور مکروہ ہی اوس صورت مین کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنے اور نقصان کا اور جیسے غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والون کی تو نہین ہوتی ذکر

۱۲ کسی کا عیب کہنا مسلمان کے اگر اوسکو خبر ہو اوسکی غیبت ہوگی اور اگر خبر نہ ہو تو بہتان ہوگا

وہ غیبت یہان تک کہ نام لے ایک قوم معین کا کذا فی النہایہ + ایک شخص روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو لیکن شر پھیلاتا ہو لوگون کو ہاتھ اور زبان سے پس ذکر کرنا اوسکا ساتھ اوس عیب کے کہ اوسمین ہو غیبت ہو اور اگر خبر نہو تو بہتان ہو کذا فی السلطان + اوسکی ناکہ وہ تنبیہ کرے اوسکو پس نہین گناہ ہو اوسپر کذا فی فتاوی قاضی خان + تا لہ مکابیری + روایت کیا ہے احمد نے بیچ کتاب زہد کے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ کہا اوسنے لا یظنن رجل بکلمۃ خرجت من اخیک سوءا وانت تجد لہا فی الخیر محملا یعنی بدگمانی نہ لیجا ساتھ ایک بات کے کہ نکلے تیرے بھائی مسلمان کے سو تو ہو اس حال مین کہ پاوے اوسکے لیے خیر مین ٹھکانا + اور روایت کیا ابن مردویہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الظن یخطی و یصیب یعنی بدگمان خطا کرتا ہی اور ثواب کو بھی پونہچاتا ہی + اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین سعید بن میب سے کہ کہا لکھا طرف سے بعضے بھائیون اپنے کے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ان ضع امر اخیک علی احسنہ ما لم یاتک ما یغلبک ولا تظنن بکلمۃ خرجت من امرئ مسلم شرا وانت تجد لہا فی الخیر محملا یعنی کہو امر بھائی مسلمان اپنے کو اوپر محمل نیک کے جب تک کہ نہ آوے تجکو وہ چیز کہ غالب آوے تجھ یعنی اوسکے امر کو محمل نیک پر حمل کر جب تک کہ عاجز ہووے تو اوسکی تاویل سے اور بدگمانی نہ لیجا ساتھ ایک بات کے نکلے مسلمان کے سو تو سے اس حال مین کہ پاوے تو اوسکے لیے خبر مین محمل اور جو شخص کہ پیش کرے اپنے نفس کو متہمون کے لیے پس ملامت کرے مگر اپنے ہی نفس کو اور جو شخص کہ چھپاوے بھید اپنا ہو تا ہی اختیار اوسکے ہاتھ مین یعنی اگر بھید تو سینہ سے نکال بیٹھا پھر اختیار اسکا نرہا چاہیے ہو گا اور وہ امر خراب ہو گا اور نہ بدلا لیا تو نے اوس سے کہ نافرمانی کی اللہ کی تیرے حق مین مانند اسکے کہ فرمانبرداری کرے تو اللہ کی اوسکے حق مین یعنی جو تجسے بدی کرے برابر اوسکا یہی ہے کہ تو درگذر کرے اوس سے اور بھلائی کرے اوس سے اور لازم کر اپنے اوپر دوستی کرنی سچون سے پس وہ تو ایسے دوستون کے حاصل کرنے کی فکر مین ہے کہ وہ زینت مین حالت فراخی و چین مین اور برے سامان مین وقت آنے بلاء عظیم کے اور سہل و حقیر نجات تو قسم کو پس حقیر کریگا تجکو اللہ اور نہ سوال کرے تو اوس حکم کے کہ نہین ہوا یہان تک کہ سو یعنی جس امر مین کچھ حکم نہین آیا اوسکی تفتیش مین نہ پڑ یہان تک کہ کچھ حکم معلوم ہو اور نہ کہہ بات کو نزدیک اوس شخص کے کہ خواہش کرے اوسکی اور لازم کر اپنے اوپر سچ کو اگرچہ مارا جانے تو بسبب سچ کے اور کنارہ کر اپنے دشمن سے اور درگذارہ اپنے یار سے مگر کہ امین ہو اور نہین ہوتا ہی امین مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ سے اور مشورہ کر اپنے امر مین ان لوگون سے کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے ابن ماجہ نے دیکھے یہ روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف کرتے خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ فرماتے تھے ما اطیبک واطیب ریحک ما اعظمک واعظم حرمتک والذی نفس محمد بیدہ لحرمۃ المؤمن اعظم عند اللہ حرمۃ منک مالہ ودمہ وان یظن بہ الا خیرا یعنی کیا خوب ہی تو اور کیا خوب ہی تیری خوشبو تیری کیا بزرگ ہی تو اور کیا بزرگ ہی تیری حرمت قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی البتہ حرمت مومن کی بہت بڑی ہی نزدیک اللہ کے تیری حرمت سے بڑی حرمت ہی اوسکے مال کی اور خون کی اور گمان لیجاوے اوسپر سوا خیر کے روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابی العالیہ سے کہ کہا تھے ہم حکم کیے جاتے یہ کہ اگر خادم پاس کوئی چیز نہ پاوے تو مہر کر دیا کریں اور مانپ اور گن کر دیا کریں واسطے مکروہ جاننے اوسکے کہ عادت پکڑین وہ خلق بد کی یعنی خیانت کی یا کوئی ہم پر سے بدگمانی لیجاوے + اور بیہقی نے کتاب الزہد مین کی طبرانی نے حارثہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث لازمات امتی الطیرۃ والحسد وسوء الظن یعنی تین چیزین لازم رہینگی میری امت کے لیے شگون بد لینا اور حسد اور بدگمانی نہ

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں یہ چیزیں ہوں تو کون سی چیز کو دفع کرے فرمایا اذا احسنت فاستغفر اللہ واذا ظننت فلا تحقق واذا تطیرت فامض یعنی جب حسد کرے تو بس بخشش مانگ اللہ سے اور جب گمانی ہو تجکو کسیکی طرف پس تحقیق کر یعنی ہمیں عادت جھوٹ جائیگی اور جب شگون بد واقع ہو تجکو تو خیال اوسکی طرف کر اور جو کام کر زیادہ اوسکو کہ بہ روایت کی ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من ساء ظنہ باخیہ المسلم فقد ساء ربہ عز وجل یعنی جسنے بدگمانی کی اپنے بھائی مسلمان پر پس تحقیق بد گمانی کی اوسنے اپنے رب عزوجل سے فرماتا ہی اللہ تعالی اجتنبوا کثیرا من الظن یعنی بچو تم بہت بدگمانی سے یہ روایتیں تفسیر درمنثور کی ہیں اور کتاب انتساب الاحتساب میں کہ کتاب معتبر ہی لکھا ہی کہ من جملہ ادب احتساب سے یہ ہی کہ جو روایت کیطرح ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ایک رات گشت کو اوٹھے پس دیکھا اونھوں نے ایک چراغ دروازے کی درزوں میں سے پس جھانکا تو دیکھے کیا تین کہ کتنے ایک لوگ بیٹھے ہیں شراب پر پس انکی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کریں پس داخل ہوئے مسجد میں اور نکالا عبد الرحمن بن عوف کو اور لائے اونکو طرف اوسی دروازے کے پس دیکھا دونو نے اور کہا حضرت عمر نے عبد الرحمن کو کہ کیا صلاح دیتا ہی تو کیا کریں ہم پس کہا عبد الرحمن نے گمان کرتا ہوں میں قسم خدا کی کہ بلاشبہ کیا ہمنے وہ کام کہ منع کیا ہمکو اللہ نے اوس سے کیونکہ تجسس کیا ہمنے اور مطلع ہوئے ہم اوسپر جیسا ایک قوم کے کہ پردہ کیا تھا اونھوں نے ہمسے اور نہیں لائق تھا ہمکو یہ کہ مومنین ہم اللہ تعالی کے پردے کو پس کہا عمر نے کہ نہیں گمان کرتا میں تجکو مگر کہ سچ کہا تو نے پس پھرآئے دونوں اور اس روایت سے کتنے ہی فائدے معلوم ہوئے ایک تو یہ کہ رات کو گشت کرنا یعنی حاکم کے لیے سنت ہی عمر رضی اللہ عنہ کی اور دوسرا یہ کہ محتسب کو لائق ہی یہ کہ مشورہ کرے اپنے یاروں سے اوس امر میں کہ دشوار ہو اور تیسرا یہ کہ سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن سے اور تیسرا یہ کہ تجسس کرنا محتسب کو بھی ممنوع ہی اور روا کیا گیا ہمانند اسی کے یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ گشت کو اوٹھے ایک رات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ پس جھانکا انھوں نے ایک دوانے کی درزوں میں سے پس دیکھا ایک شیخ کو کہ اوسکے آگے شراب ہی اور گانینگارہی ہیں پس چڑھے یہ دونوں دیوار پر اور کہا کہ نہیں برا لہانتے ہم کسی بڈھے کو مثل تیرے کہ ہو ایسے حال پر پس اوٹھکر آیا وہ شخص طرف عمر کے اور کہا اے امیر المومنین قسم دیتا ہوں تجکو اللہ کی آگاہ ہو کہ نہ انصاف کیا تو نے یہاں تک کہ کلام کرون میں یعنی انصاف یہ مقتضی اسکو کہ پہلے میری بات سن پھر غصہ کر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کہا اوسنے کہ اگر نافرمانی کی میں نے اللہ تعالی کی ایک امر میں تو تحقیق نافرمانی کی تین امور میں کہا عمر نے کہ وہ کیا ہیں اوسنے کہا کہ تجسس کیا تو نے حال انکا اللہ تعالی نے منع کیا تجکو اوسسے کہ فرمایا ولا تجسسوا اور دیوار سے چڑھ آئے تم حال انکا اللہ تعالی نے فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا یعنی اور آؤ تم گھروں میں انکے دروازوں سے یعنی اور نہ آؤ گھروں میں انکی پشتوں سے واسطے فرمانے اللہ تعالی کے لیس البر بان تاتوا البیوت من ظہورہا یعنی نہیں ہی نیکی یہ کہ آؤ تم گھروں میں انکے پشتوں کی طرف سے اور داخل ہوئے تم بغیر اذن انکے حال انکا تلک فرماتا ہی اللہ تعالی لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اہلہا یعنی نہ داخل ہو تم گھروں میں سوا اپنے گھروں کے یہاں تک کہ اذن چاہو تم اور سلام کرو گھر والوں پر پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا تو نے پس آیا تو بخشتا ہی مجکو پس کہا اوسنے غفر اللہ لک پس نکلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے اور وہ کہتے تھے ویل عمر ان لم یغفر اللہ لہ یعنی وای ہی عمر کے لیے اگر نہ بخشے اللہ اوسکو کیا حال ہوا سکا کہ پاوے ایک شخص کو کہ چھپاتا ہوا سکو اپنے اہل اور اولاد اور والدین سے سوا اسکے کہ دیکھا مجکو امیر المومنین نے دلالت کرتی ہی یہ روایت بھی اسپر کہ محتسب جاسوسی نکرے اور نہ دیوار سے چڑھکر جاوے اور نہ داخل ہو گھر میں بغیر اذن کے پھر اگر کہا جاوے کہ ذکر کیا گیا ہی تجسس باب من

یظہر البدع فی البیوت کے یہ کہ جائز نہ سمجھے کو داخل ہونا یعنی گھروں مین بغیر اذن کے تو اوسکا جواب یہ دینگے ہم کہ وہ اوس صورت مین ہے کہ ظاہر ہو کوئی امر خلاف شرع اور یہ اوس صورت مین ہے کہ پوشیدہ ہو اور صورت اظہار کی باب مکورین مین ذکر کی ہے کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے سنی آواز مزامیر و معازف کی کہا کہ میکو کہ داخل ہوا اور پھر بغیر اذن اونکے کے بسبب ارتکاب خلاف شرع کے اسلیے کہ منع کرنا اوس سے واجب ہے اگر نہ جائز ہو داخل ہونا بغیر اذن اونکے کے تو نہ ممکن ہو منع کرنا اور اسلیے کہ اونھون نے ساقط کی حرمت اپنی بسبب کرنے خلاف شرع کے پس جائز ہوئی ہتک اونکی تمام ہوا معصوم بتعصا کا آپ پھر شروع ہوتی ہین روایتین درمنثور کی درباب غیبت کے + ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا کہا حَرَّمَ اللّٰهُ اَنْ يُّغْتَابَ الْمُؤْمِنُ بِشَيْءٍ كَمَا حَرَّمَ الْمَيْتَةَ یعنی حرام کیا اللہ تعالی نے یہ کہ غیبت کیجاوے مومن کی ساتھ کسی چیز کے جیسے کہ حرام کیا مردار کو + روایت کی عبد بن حمید نے عکرمہ سے یہ کہ ایک عورت آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر چلی گئی پس کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کیا خوب جاں والی اور حسن والی تھی یہ اگر نہ ہوتی تھنگنی پس فرمایا عایشہ رضی اللہ عنہا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غیبت کی تونے اوسکی اے عایشہ پس کہا عایشہ نے یا رسول اللہ کہی مینے ایک بات کہ وہ اوسمین تھی فرمایا حضرت نے اے عایشہ جسوقت کہ کہی تونے ایسی بات کہ وہ اوسمین تھی پس ہی تو غیبت ہے اور جسوقت کہ کہی تو ایسی بات کہ اوسمین نہوتی تو بیشک بہتان باندھتی تو اوپر + آیا ہے کہ محمد بن سیرین کے آگے ایک شخص کا ذکر ہوا کہا محمد بن سیرین نے ذٰلِكَ الْاَسْوَءُ یعنی وہ کالا پھر کہا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَرَانِيْ قَدِ اغْتَبْتُهٗ یعنی بخشش مانگتا ہون اللہ سے گمان کرتا ہون مین اپنے کو کہ بلاشبہ غیبت کی مینے اوسکی تحقیق ہے عکرمہ نے روایت کیا ہے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اونھون نے لَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا یعنی نہ غیبت کرے کوئی تم مین سے کسیکی اسلیے کہ مین تھی سو اخ اصلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس گذری ایک عورت کہ دامن اوسکا دراز تھا پس کہا مینے یا رسول اللہ اِنَّهَا لَطَوِيْلَةُ الذَّيْلِ یعنی دامن اسکا دراز ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِلْفِظِي فَلَفَظْتُ بِضِعْفَةِ اللَّحْمِ یعنی تھوک تو پس تھوکا مینے بصورت گوشت کے + آیا ہے کہ پوچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر پس فرمایا اونکو تَخَلَّلُوْا یعنی خلال کرڈالو پس کہا اوس قوم نے کہ یا نبی اللہ قسم خدا کی نہین کھایا ہمنے آج کچھ کھانا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّكُمْ لَمْ تَأْكُلُوْا لَحْمًا وَلٰكِنَّكُمْ اغْتَبْتُمْ یعنی بلاشبہ مین دیکھتا ہون کہ گوشت فلانے کا درمیان دانتون تمھارے اور اونھون نے غیبت کی تھی اوسکی + روایت کی نسائی نے انس سے کہ کہا تھے عرب خدمت کرتے آپسمین ایک دوسرے کی سفر مین اور تھا ابوبکر اور عمر کے ساتھ ایک شخص کہ خدمت کرتا تھا اونکی پس سوئے وہ دونون پھر جاگے اور نہین طیار کیا تھا اوس شخص نے اونکے لیے کھانا پس کہا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اِنَّ هٰذَا لَنَوْمٌ یعنی بلاشبہ یہ البتہ برا ہی سونے والا ہے پھر جاگا یا دونو صاحبون نے اوسکو اور کہا جاتو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کر آپسے کہ ابوبکر و عمر آپ کو سلام کہتے ہین اور سالن مانگتے ہین اب آپسے پس فرمایا حضرت نے کہ وہ سالن کھا چکے ہین پھر آئے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاہے کا سالن کھایا یعنے فرمایا اپنے بھائی کے گوشت کا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرٰى لَحْمَهٗ بَيْنَ ثَنَايَاكُمَا یعنی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے بلاشبہ البتہ دیکھتا ہون مین گوشت اوسکا تمھارے دانتون کے درمیان مین پس عرض کیا اونھون نے کہ بخشش مانگیے ہمارے لیے یا رسول اللہ فرمایا مُرَاهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمَا یعنی اوسی سے کہو کہ بخشش مانگے تمھارے لیے + آیا ہے کہ ایک دو عورتون نے روزہ رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پھر بیٹھی ایک دو عورتون کی دوسری کے پاس پھر شروع کیا دونو نے کھانا گوگن گوشت کا یعنی لگون کی غیبت کرنے لگین آخرسین پس آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہان

۲۶ ۵۰ ۵۱

دو عورتونے روزے رکھے تھے اور قریب ہلاکت کے پونہچیں مین یعنی مارے پیاس کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاؤ اونکو میرے پاس اونکو بلایا گیا پس آئین وہ دونون پھر منگوایا حضرت نے ایک پیالا اور فرمایا ایک کو اون دونون مین سے کہ قے کر پس قے کی اوسنے پیپ اور لہو اور کچ لہو یہان تک کہ بھر گیا آدھا پیالا پھر فرمایا دوسری کو کہ قے کر پس قے کی اوسنے پیپ اور لہو اور کچ لہو یہان تک کہ بھر گیا پیالا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دونونے روزے رکھے تھے اور چیز سے کہ حلال کی اللہ تعالی نے اونکے لیے اور افطار کیے اوس چیز پر کہ حرام کی اللہ نے اوپر بیٹھی ایک اون دونون کی پاس دوسری کے اور شروع کیا کھانا لوگون کے گوشتون کا + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُؤْمِنُ مُحَرَّمٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ لَحْمُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَّاْكُلَهُ غِيْبَةً بِالْغَيْبِ وَعِرْضُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَّخْرِقَهُ وَوَجْهُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَّلْطِمَهُ یعنی مومن حرام ہی مومن پر گوشت اوسکا اور سپر حرام ہی یہ کہ کھاوے اوسکو یعنی غیبت کرے اوسکے غائبانہ اور آبروریزی اوسکی اور سپر حرام ہی اور مونہہ اوسکا اور سپر حرام ہی کہ طمانچا مارے اوپر + روایت کی ہیقی اور بخاری وغیرہمانے بسند صحیح سے کہ ماعز صحابی جب سنگسار کیا گیا تو سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہتا ہی ایک دوسرے سے کہ کیا نہین دیکھا تو نے طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تھی اسکی اللہ نے پھر نہ چھوڑا اسکو اسکے نفس نے یہان تک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کیے جانے کتے کے پھر چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اوس جگہہ سے اور گذرے ایک گدھے مردہ پر پس فرمایا کہان ہی فلانا اور فلانا اور تو تم دونون یعنی سوار ہوے اوسے اور کھاؤ اس گدھے مردہ سے پس کہا اونھون نے کہ آیا یہ بھی کھایا جاتا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ جس گناہ کو کہ پونہچے تم اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے ابھی اشد ہی اوسکے کھانے سے قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی بالشبہہ ماعاب العبد جنت کی نہرون مین غوطے لگا رہا ہی یعنی نہاتا ہی اور خوشیان کر رہا ہی + بخاری نے ادب مین اور ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا عمرو بن عاص صحابی سے کہ وہ گذرے مع چند یارون کے ایک خچر مردہ پر پس کہا قسم خدا کی البتہ کھانا ایک تمہارے کا اس سے پیٹ بھر کر بہتر ہی اوسکے لیے کھانے مسلمان بھائی کے گوشت سے + روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین جابر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پونہچے آپ ایک دو قبرون پر کہ عذاب کیے جاتے تھے مردے اونکے پس فرمایا کہ یہ دونون نہین عذاب کیے جاتے مگر نہین کسی ایسے امر کے سبب سے کہ بچنا اوس سے دشوار ہو بلکہ ایک اونمین کا غیبت کیا کرتا تھا لوگون کی اور دوسرا نہین بچاؤ کرتا تھا پیشاب سے پھر منگائی آپنے ایک ٹہنی تازہ درختہ کھجور کی اوچیرا اوسکو پھر فرمایا کہ ایک ٹکڑا ایک قبر پر گاڑ دو اور ایک دوسری پر پھر فرمایا کہ اس سے ہلکا ہو جائیگا عذاب اون دونونسے جب تک کہ تازی رہین یعنی دست مبارک کی برکت سے یہ بات حاصل ہوئی + روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جس شخص کے پاس کوئی مومن غیبت کیا گیا پس مدد کی اوسنے اوسکی جبرائیل خیر دیگا اوسکو اللہ بسبب اوسکے دنیا اور آخرت مین اور جسکے پاس کوئی غیبت کیا گیا پس مدد کی اوسنے اوسکی جبرائیل آبد دیگا اوسکو اللہ دنیا اور آخرت مین اور نہ کھایا کسینے کوئی لقمہ مدد اسکے کہ کھاوے مومن کی غیبت کے سبب سے اگر بیان کیا اوسکا وہ عیب کہ جانتا ہی تو بالشبہہ غیبت کی اوسکی اور اگر کہا اوسکے حق مین وہ عیب کہ نہین جانتا ہی تو تحقیق بہتان باندھا اوسپر + روایت کی احمد نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اوٹھی ایک بدبو مردار سے ہوئے کی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیسی ہی یہ بدبو یہ بدبو اون لوگون کی ہی کہ غیبت کرتے ہین لوگون کی + روایت کی ابن ابی الدنیا نے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ غیبت کیجاوے کسی شخص کی اس حال مین کہ تو اوس جماعت مین ہی پس اوٹھ تو اوس شخص کا مدد کار اور قوم کو اوٹھنے والا اور اوسکو کھڑا رہ اونمین سے پھر پڑہی آپنے یہ آیت اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اِنَّ الرِّبٰوا سَبْعُوْنَ بَابًا اَهْوَنُهَا بَابًا مِثْلُ مَنْ نَكَحَ اُمَّهٗ فِي الْاِسْلَامِ وَدِرْهَمٌ مِّنَ الرِّبٰوا اَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً وَاَشَدُّ الرِّبٰوا اَرْبَى الرِّبٰوا اِسْتِحْلَالُ عِرْضِ الْمُسْلِمِ وَاِنَّمَا كُفْرُ مَنْ يَّاْكُلُ الرِّبٰوا وَاَحْبَثُ الرِّبٰوا اِنَّمَا كُفْرُ مَنْ يَّاْكُلُ مَالَ الْيَتِيْمِ یعنی بلاشبہ بیاز کھانے کے گناہ کے کچھ اوپر ستر حجزہ مین ادنیٰ اونکا یہ ہی کہ جیسے اپنی ماں سے زنا کیا حالانکہ اسلام مین اور ایک درہم بیاز کی اشد ہی پینتیس زنا سے اور اشد بیازون کا اور بڑے بیازون کا بیاز اور بدترین بیازون کا آبرو ریزی مسلمان کی اور حرست اوتارنی اوسکی بڑی ہی بیہقی وغیرہ نے روایت کی ہر ابن عباسؓ سے یہ کہ دو شخصون نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے وہ روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمایا اِعِيْدَا وُضُوْءَكُمَا وَصَلَاتَكُمَا وَاَمْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ یعنی پھیرو وضو اپنا اور نماز اپنی اور تمام کرو روزے اپنے یعنی توڑ ڈالو اور قضا کرو اوسکو اور دن کہا اون دونون نے کیون یا رسول اللہ فرمایا کہ غیبت کی تمنے فلانی کی بیہقی نے عایشہؓ سے کہ کہا نہیں وضو کرتا ہی ایک تم مین کا بسبب کلمہ خبیثہ کے کہ کہتا ہی تو اوسکو واسطے بھائی اپنے کے اور وضو کرتا ہی یعنی ہاتھ دھوتا ہی بسبب کھانے حلال کے ۔ بیہقی وغیرہ نے روایت کیا ہی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا آئی ایک عورت ٹھنگنی اسحال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہا عایشہ نے کہ پس اشارہ کیا مینے اپنے انگوٹھے سے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لَقَدِ اغْتَبْتِهَا یعنی البتہ تحقیق غیبت کی تونے اوسکی ۔ روایت کی بیہقی وغیرہ نے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک شخص اوٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس معلوم ہوا اوسکے اوٹھنے مین عجز یعنی کاہلی پس کہا بعضے لوگون نے کہ کیا بڑا کاہل ہی فلانا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قَدْ اَكَلْتُمُ الرَّجُلَ وَاغْتَبْتُمُوْهُ یعنی بلاشبہ کھایا تمنے اس شخص کو کہ غیبت کی تمنے اوسکی اور روایت مین آیا ہی کہ کہا لوگون نے یا رسول اللہ کہا ہمنے وہ عیب کہ اسمین تھا فرمایا لَوْ قُلْتُمْ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتُّمُوْهُ یعنی غیبت تو یہی ہی اور اگر کہتے تم وہ عیب کہ نہین ہی اسمین تو تحقیق بہتان لگاتے تم اوسکو ۔ ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیہ ابن عمرؓ سے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ حایل ہو شفاعت اوسکی واسطے حد کے سو وہ خدا سے یعنی ایک حق حد کا تھا اور اسنے سفارش اوسکی کی پس تحقیق ضد کی اللہ سے اوسکے امر مین اور جو شخص کہ مرا اسحال مین کہ اوسپر دین ہی پس نہین وہان دینار و درہم ولیکن نیکیان اوسکی قرض دینے والے کو دی جاوینگی اور جسنے جھگڑا کیا باطل مین درآنحالیکہ وہ دانستہ پس ہمیشہ رہتا ہی اللہ کے غضب مین یہان تک کہ باز آوے اور جو شخص کہ کہے سو رکے حق مین وہ عیب کہ نہین ہی اوسمین رکھیگا اوسکو اللہ روغہ الخبال مین یعنی دوزخیون کے پیپ لہو مین یہان تک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہی اور نکلنے کا ہی نہین یعنی بغیر ہلا لینے کے ۔ اور روایت کی بیہقی نے اوزاعی سے کہ کہا پونہچا مجکو یہ کہ کہا جاویگا واسطے بندے کے روز قیامت فُخُذْ حَقَّكَ مِنْ فُلَانٍ یعنی اوٹھاوے حق اپنا فلانے سے پس کہیگا وہ کہ نہین ہی واسطے میرے حق اوسکی طرف پھر کہا جاویگا کہ ہان ہی ذکر کیا تھا فلانے فلانے دن ایسا اور ایسا ۔ روایت کیا بیہقی وغیرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت سخت تر ہی زنا سے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور کیونکر غیبت سخت تر ہی زنا سے فرمایا کہ بلاشبہ آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی پس بخشا ہی اللہ اوسکو اور تحقیق غیبت کرنے والا نہین بخشی جاتی ہی اوسکی یہان تک کہ بخشے غیبت اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی ۔ روایت کی بیہقی نے عبداللہ بن مبارک سے کہ کہا جب کہ غیبت کرے کوئی کسیکی پس خبر کرے اوسکو اور لیکن بخشش مانگے اللہ سے اور روایت کی بیہقی نے ساتھ سند ضعیف کے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کَفَّارَةُ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ یعنی کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش مانگے تو اوسکے لیے کہ جسکی غیبت کی ہی تونے ۔ ف جسکی غیبت کی ہی اگر غیبت

اوسکو بھیج نہ گئی ہو تو بعضوں نے کہا ہی کہ ضرور نہ ہوا وسکے بخشنے نہ بخشنے کا ابھی موت اوسکی کے اور اگر غیبت اوسکو پونہچی نہیں ہی تو لغایت ندامت اور استغفار اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور اوسکے لیے امید ہی کہ معاف ہو جاوے گناہ اور بعضوں نے کہا ہی کہ کفارے کی غیبت کی بیشے تیری بخشش اوسکو اور نہیں اعتبار ہی واروں کے بخشنے کا ابھی موت اوسکی کے اور اگر غیبت اوسکو پونہچی نہیں ہی تو لغایت ندامت اور استغفار اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور اوسکے لیے امید ہی کہ معاف ہو جاوے گناہ اور بیشک روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں سفیان بن عیینہ سے کہ کہا نہیں مخصوص ہیں کہ نہیں منع ہی اونکی غیبت حاکم ظالم اور فاسق علی الاعلان فسق کرنے والا اور مبتدع کہ بلاوے لوگوں کو اپنی بدعت کی طرف + روایت کی بیہقی نے زید بن اسلم سے کہ کہا غیبت اوسکی ہوتی ہی کہ جو علی الاعلان گناہ نہ کرے + روایت کی حکیم ترمذی نے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک بندے کو روز قیامت کے پھر رکھی جاوین گی نیکیاں اوسکی ایک پلڑے مین یعنی میزان اعمال کے اور برائیاں اوسکی ایک پلڑے مین پس غالب آوینگی برائیاں پھر لائی جاویگی ایک چٹھی اور رکھی جاویگی نیکیوں کے پلڑے مین پس غالب ہو جاویگا وہ پلڑا اوسکے سبب سے پس کہیگا وہ بندہ ای رب میرے کسی ہی چٹھی نہین کوئی عمل کیا مینے اپنے رات دن مین مگر حاضر کیا مینے اوسکو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ هٰذَا مَا قَبِلْتُ فِيكَ وَاَنْتَ مِنْهُ بَرِيْءٌ یعنی یہ وہ چیز ہی کہ کبھی تھی کسینے تیرے حق مین یعنی بطریق عیب کے اور تو اوس سے پاک تھا پس نجات پاویگا وہ بسبب اوسکے + علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا اَلْبُهْتَانُ عَلَى الْبَرِيْءِ اَثْقَلُ مِنَ السَّمٰوٰتِ یعنی بہتان کرنا بری پر آسمانون سے زیادہ بھاری ہی + **درمنثور** + تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ نزول اس آیت کا درحق ابی بکر او عمر رضی اللہ عنہما کے ہوا بعد اسکے وہی قصہ نقل کیا ہی کہ سلمان نے کھانا نہ پکایا تھا انکے لیے بسبب سونے کے پھر حضرت کے پاس بھیجا سالن کے لانے کے لیے اور آپنے اُسامہ کا حوالہ کیا اور اسامہ نے جواب مین کہدیا پھر انھون نے سلمان کے حق مین اکلام مذکور کہا اور اسامہ کے حال کا تجسس کیا معلوم ہوا کہ واقع مین اسامہ پاس کچھ نہ رہا تھا یونہی گمان ہوے گئے تھے پس جبرئیل آئے یہ آیت لیکر یٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون صاحبون کو بلایا اور فرمایا یہ کیا ہی کہ سرخی گوشت کی تمھارے دانتون مین دیکھتا ہون انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسامہ نے تو ہمکو کچھ دیا ہی نہین ہم کھانے کہان سے حضرت نے فرمایا کہ کھانے کا گوشت نہین کہتا ہون لیکن گوشت آدمی کا کہتا ہون تھوکو تو سہی اونھون نے تھوکا تو دیکھا کہ تھوک تغیر ہی یہ آیت آپنے پڑھی یٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اس آیت مین تین چیزین کو ہوئین بچنی تجسس غیبت پہلے منع فرمایا بدگمانی سے اسلیے کہ وہ مقدمہ تجسس کا ہی کہ جب گمانی دل مین آتی ہی تو آدمی تجسس کرتا ہی اور جب تجسس کرتا ہی تو غیبت مین گرفتار ہوتا ہی اور یہ تجسس انکا اسامہ کے حق مین تھا اور غیبت سلمان کے حق مین اور پھر ایک مثال بیان فرمائی غیبت کی بُرائی مین اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ماضی ہی بمعنی مستقبل کے یعنی کراہیت رکھوگے یعنی پس مکروہ رکھو غیبت کو جیسے کہ مکروہ رکھتے ہو اس گوشت کے کھانے کو اور یہ مثال گوشت کھانے کی بیان فرمائی بحسب عرف و عادت کے کہ جو کوئی غیبت لوگون کی بہت کرتا ہی تو عرب مین کہتے ہین فُلَانٌ يَاْكُلُ لَحْمَ النَّاسِ یعنی فلانا شخص گوشت چباتا ہی اور دوسری تشبیہ غیبت کی ساتھ اس مثال کے اسمعنی کر یہ کہ غیبت وہ ہوتی ہی کہ غائبا یہ کسیکا عیب بیان کرے اور مردہ جانتا نہین ہی اوس چیز کو کہا جاوے اوسکے گوشت سے اور نہ قادر ہوتا ہی اوسکے دفع کرنے پر اسی طرح جسکی غیبت کرتے ہین وہ بھی نہین جانتا اوس کلام کو کہ اوسکے حق مین کہا جاتا ہی اور نہ قادر ہوتا ہی اوسکے دفع کرنے پر اب اگر کوئی حرام یا شبہہ کی چیز کو پونہچے اور کھاوے اور کہے کہ لَا تَجَسَّسُوْا آیا ہی تو وہ اس روایت کے تحت داخل ہوگا کہ رسول علیہ السلام سے منقول ہی مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ یعنی جو کوئی تفسیر بیان کرے قرآن کی اپنی عقل سے تو طیار کرے جگہ اپنی آگ سے اور یہ تبدیل و تغیر قرآن کی ہی اسلیے کہ مراد اس تجسس سے عیب ڈھونڈھنا

مومنون کا ہی تجسس کرنا حلال و حرام سے نہیں ہے تب تو کہ تعالیٰ فرماتا ہی کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا یعنی کھاؤ حلال سے اور عمل کرو اچھے اور حلال کو نہیں پہونچتا کہ ہی کو بسبب تجسس کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَاتٌ فَدَعْ مَا یُرِیْبُكَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُكَ یعنی حلال ظاہر ہی اور حرام بھی ظاہر ہی اور درمیان میں انکے امور مشتبہ ہین پس چھوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجکو اور اختیار کر اوس چیز کو کہ نہ شبہے مین ڈالے تجکو اب جانا چاہیے کہ غیبت کسکو کہتے ہین چونکہ فاسق معلن اور بہتان کا مستحق ہو جو کچھ کہ اوسکا عیب بیان کرے وہ غیبت نہین ہی جیسے کہ روایت کیا گیا ہی اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَلْقَی جَلْبَابَ الْحَیَاءِ عَنْ وَّجْهِهٖ فَلَا غِیْبَةَ لَهٗ یعنی جو کوئی ڈالدے چادر حیا کی اپنے مونہ سے پس اوسکا عیب بیان کرنا غیبت نہین ہی اور منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اُذْكُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِیْهِ كَیْ یَحْذَرَهُ النَّاسُ اَمَّا اِذَا كَانَ فَاسِقًا مُّجَاهِرًا فَلَا تَغْتَابُوْهُ وَلَكُوْنُ غِیْبَةً عَنْهُ یعنی فاجر مین جو عیب ہی اوسکو بیان کرو تا کہ بچین اوس سے لوگ لیکن جب کہ ہو فاسق کھلا پردہ کرنے والا تو نہ ظاہر کرو اوسکو اور ظاہر کرو گے تو ہوگی غیبت اوسکی اور اگر بیان کرے کسیکا بروجہ تعریف یعنی حال معلوم کروانے کے تو مضایقہ نہین جیسے کہ روایت کیا گیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا واسطے فاطمہ بنت قیس کے جسوقت کہ کہا اوسنے کہ معاویہ اور ابوجہم نے پیغام نکاح کرنے کا مجسے پس فرمایا نبی علیہ السلام نے اَمَّا مُعَاوِیَةُ فَرَجُلٌ صُعْلُوْكٌ لَّا مَالَ لَهٗ وَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَكَانَ لَا یَرْفَعُ الْعَصَا عَنْ اَهْلِهٖ اِنْكِحِیْ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ یعنی معاویہ پس مرد مفلس ہی نہین مال اوسکے پاس اور رہا ابوجہم نہین اوٹھاتا عصا اپنے اہل سے یعنی بدمزاج ہی مارپیٹ کرتا رہتا ہی اپنے گھر والون پر نکاح کر اسامہ بن زید سے اور راوہ کیا نبی علیہ السلام نے اوسسے معلوم کروا دینا اوس دونون کے حال کا فاطمہ کو تا فرمودہ ہو افسکے ظاہر حال پر اور اسی طرح جو کوئی کہے کسیکو کہ فلانا مفلس ہی یا طویل ہی یا منکر اہی یا بھینگا ہی یا گنجا ہی یا اوسکے کوڑھ ہی اگر کہے یہ طریق تعریف کے تو نہین ہوگی غیبت جیسا کہ محدثون کے راویون سے آیا ہی عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ یعنی اعمش سے اوسنے ابی وائل سے اوسنے عبداللہ سے اور اگر کہیگا یہ بطریق عیب کے تو ہوگی غیبت آدمیون کے حق مین اپر جانورون کے حق مین نہین ہوگی غیبت لیکن گنہگار ہوگا بالاتفاق تمام ہوا مضمون تفسیر زاھدی کا ✦ تنبیہ ✦ سوچنا چاہیے ان مضامین مین کہ غیبت کیسی آفت ہی اور سوا اسکے اور آفتین زبان کی بہت ہین حتی کہ کافر کرے الٰہی ہی چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ زبان کی تیس آفتین ہین پس کچھ حدیثین سوا حدیثون مذکورہ کے جو محافظت زبان مین آئی ہین مع شرح کے لکھی جاتی ہین اور بعد اسکے اقوال علماء رحمہم اللہ کے تا قول مضمون وَاَمْسِكْ لِسَانَكَ عَنِ الْخَلْقِ وَلَا تَتَكَلَّمْ اِلَّا بِخَیْرٍ کا یہ قول ہر ایک نبی علیہ السلام کا بنی اسرائیل مین سے اختیار کرین ✦ روایت کی بخاری نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ یعنی جو شخص کہ ضامن ہو واسطے مجسے اور عہدہ کرے اور لازم پکڑے اپنے پر مجھ کو ضامن ہوا اوس چیز کی کہ درمیان دونون کلون اوسکے ہی یعنی زبان و دانت کہ زبان کو بچاوے کلام بیفائدہ اور بیجا سے اور دانتون کو کھانے اور پینے حرام سے اور لازم پکڑے محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون پانون اوسکے ہی یعنی ستر کو محفوظ رکھے زنا و احتلام اور چپٹی بازی سے تو ضامن ہون مین اوسکے لیے بہشت کا ✦ ف ✦ یعنی وہ اول ہی داخل ہوگا بہشت کے درجات عالیات مین اور یہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کی طرف سے ہی جیسے کہ اپنے فضل سے ضامن بندون کے رزق کا ہوا ہی ویسا ہی وعدہ قوی جزاے اعمال کا بھی کیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نائب اوسکے ہین ✦ ۶ ✦ اور فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ

من یرضوان اللہ یعنی بلاشبہ بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات کہ اوسمین بیشمار مندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے بڑے درجے یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل اور کم اعتبار حال انکہ وہ بات اللہ کے نزدیک بڑے رتبے کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات کہ اوسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضایقہ نہین جانتا اوسکے کہنے مین اوسپر چلا جاتا ہی اوسکو گرتا ہی بسبب اوسکے دوزخ مین یہ روایت بخاری کی ہی اور اور روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ گرتا ہی بندہ بسبب اوس بات کے آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان مبدا اور منتہی کے دور تر ہی اوس مسافت سے کہ درمیان مشرق مغرب کے ہی

ف یعنی زبان کو نگاہ رکھنا چاہیے اور اوسکے فعل کو آسان سمجھا ایک بات بندے کی زبان سے نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان وسہل جانے اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنے کی طبقات دوزخ مین ہوتی ہی ۷ اور فرمایا سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر یعنی برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مارڈالنا اوسکا کافر ہی یعنی اگر حلال ومباح جان کر اوسکو مارے ۸ اور فرمایا ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما یعنی جو شخص کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرتا ہی ساتھ اس کلمہ کفر کے ایک اون دونون کا ف یعنی کہنے والا اس کلمے کا یا وہ کہ جسکے حق مین کہا ہی اسلیے کہ اگر سچ کہا تو خود وہ شخص کافر ہی اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو یہ کہنے والا کافر ہوتا ہی اسلیے کہ جب موسن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اون حدیثون مین سے ہی کہ گناہی اونکو بعضے علما نے مشکل جانا ہی بحمت اسکے کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہی کہ کفر کی نسبت کسی گناہ کے مسلمان بسبب گناہ کے مانند قتال وزنا کے اور کہنے اوسکے کے اپنے بھائی مسلمان کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہ کہ معمول ہی یہ اوپر حلال جاننے والے اسکے کے پس اس صورت مین معنی باء بہا کے یہ ہونگے کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکے کفر اور دوسری یہ کہ معنی اسکے یہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوسپر معصیت تکفیر اوسکے کی اور تیسری یہ کہ محمول ہی خوارج پر کہ کافر کہتے ہین موسنون کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح ومختار اکثر ون کے نزدیک یہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کے کافر نہین جاوین انتہی کذا فی شرح مسلم ۹ ہمین کہ یعنی کافر کہنا اونکا حق غیر وفرض خوارج زمانے ہمارے کے ہی اسلیے کہ یہ اعتقاد کرتے ہین کہ کفر اکثر صحابہ کیا رضی اللہ تعالی عنہم کا بوجہ کتمان تمام اہل سنت وجماعت سے پس کافر ہین بلا نزاع ۶ اور روایت کیا بخاری نے کہ فرمایا لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک یعنی نہ تہمت کرے کوئی شخص کسیکو فسق کی اور نہ تہمت کرے اوسکو کفر کی مگر کہ پھرتا ہی کلمہ کفر فسق کا کہنے والے پر اگر نہ ہوا اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا ف یعنی فاسق وکافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا ۳ اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے المستبان ما قالا فعلی البادی ما لم یعتد المظلوم یعنی دو شخص برا کہنے والے آپسمین گناہ اوس چیز کا کہ مین اوسپر ہی کہ پہلے برا کہا یعنی دو ہوا شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ بھی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اسکو برا کہنے پر جب تک کہ نہ تجاوز کرے مظلوم ف پس اگر تجاوز کیا مظلوم نے حد سے اس طرح کہ زیادہ ہوا برا کہنا اوسکا برا کہنے پہل کرنے والے سے اور ایذا اوسکی سے تو ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنے والے کے سے اور بعضون نے کہا کہ جب تجاوز کرے پس نہین ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنے والے پر بلکہ ہوتا ہی دوسرا بھی گنہگار بسبب تعدی کے ۶ اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا آنحضرت نے ان اللعانین لا یکونون شہداء ولا شفعاء یوم القیمۃ یعنی بلاشبہ بہت لعنت کرنے والے نہونگے گواہی دینے والے

اور نہ شفاعت کرنے والے دن قیامت کے ف پھر گواہی نہیں دیتے یعنی لوگوں پر کہ وہ اگلی امتوں کے لوگ ان پیغمبروں کے گواہی دینگے کہ انکے رسولوں نے ابلاغ احکام الٰہی کر دیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ یعنی اور اسی طرح کیا ہم نے تمکو امت افضل تاکہ ہو ؤ تم گواہ لوگوں پر پس فرماتے ہیں کہ لعنت کرنے والوں کو کہ لعنت عادت اور خواہ کی ہے درجہ شہادت یعنی گواہی دینے کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگوں کی شفاعت کریں یعنی نہیں ہونگے کار روز قیامت کے پس ایسی بے خصلت پسندیدۂ اہل سنت جماعت کی ترک کرنا لعن وطعن کا ہر کہ کسیکو لعنت نکریں گر یہ کہ وہ مستحق لعنت ہو اور اپنی زبان کو آلودہ نکریں اور تضیع وقت ساتھ اوسکے لعنت کرنے بدوں کے اپنی خو کو خراب نکریں چونکہ ملعون ہے عند اللہ کے نزدیک کیا حاجت ہے اور کوئی اوسکو لعنت کرے ش شعر ناظر اصحر خطا گفت نگیریم بر او و بحق گفت جدا ئی سخن حق نکنیم مگر جائز ہے لعنت اوس کافر پر کہ مخبر صادق نے خبر دی ہو اوسکے مرنے کی کفر پر اور جاننا چاہیئے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہے رحمت الٰہی سے اور ناامید مطلق کرنا ہے اوسکے فضل نامتناہی سے یہ تو مخصوص کافروں ہی کے لیے ہے اور دوسری دور اور محرومی مقام قرب رضائے حق سے ہے کہ عائد اور راجع ترک اولیٰ اور احوط پر ہے پس جو کچھ کہ واقع ہوا ہے بیچ ترک کرنے بعضے اعمال واوراد کے اور بعضے صحابہ وغیرہم سے بھی منقول ہے سب اسی قبیل سے ہے قسم اول سے ۶ ۳ اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ یعنی جبکہ کہے کوئی ہلاک ہوئے لوگ اور مستحق آگ دوزخ کے ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے ف یعنی جو کوئی کہے یہ بقصد عیب جوئی اور حقارت اور ناامید کرنے کے لوگوں کو رحمت الٰہی سے بطریق تحیر اور غمخواری اور تاسف کے اوپر احوال اوفکے کے تو وہ کہنے والا اوسکا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے کہ اپنے نفس پر عجب کیا اور لوگوں کو بچشم حقارت سے دیکھا اور رحمت حق سے ناامید کیا اور یہ معنی اَهْلَكُهُمْ کے ہیں کہ پیش ہو کان کو بصیغہ تفضیل اور اَهْلَكُهُمْ ساتھ زیر کاف کے بصیغہ ماضی بھی آیا ہے اوسکے معنی یہ ہیں کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہے ہلاک کرتا ہے لوگوں کو اور بیچ ورطۂ ناامیدی اور ترک طاعت اور نمک بہنے کے معاصی میں اسلیے کہ سننے اس کلام کے سے شکستہ دل اور ناامید ہوتے ہیں گنہگار گر کرفتار صفت قہر وجلال کے ہیں اونکو نصیحت ساتھ نرمی کے کرنی اور ساتھ رحمت ومغفرت الٰہی کے امیدوار کرنا خوب ومفید ہے پس یہاں اشارہ ہے سبب کہ لوگوں کو بشاشت دینی اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کا کرنا چاہیئے ش اور فرمایا نَجِدُ فِيْ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ یعنی بدترین لوگوں کا دن قیامت کے دو رویہ ہے منافق صفت وہ کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کے اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنی ہر جماعت مخالفین سے اظہار خوش آمد کے ایسی باتیں کرتا ہے کہ موافق ہو مرضی اونکے کے رعایت حق کی نہیں کرتا جیسے کہ حال منافقوں کا تھا ش اور فرمایا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ یعنی نہیں داخل ہوگا بہشت میں یعنی نجات پاکر ہمیشہ کے ساتھ خلق خدا کے جو ایک کی بات دوسرے کو پہنچاوے بطریق فساد کے ش اور فرمایا عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ الخ یعنی لازم پکڑو اپنے پر سچ بولنے کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکوکاری کے یعنی خاصیت سچ بولنے کی یہ ہے کہ توفیق ہوتی ہے اوسے نیکی کی اور بلاشبہ نیکوکاری راہ بتلاتی ہے یعنی پونہچاتی ہے نیکوکار کو طرف بہشت کے یعنی مراتب عالیہ اوسکے کے اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے میں یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے وہ نزدیک اللہ کے صدیق اور دور رکھو تم اپنے تئیں جھوٹ بولنے سے اسلیے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہونچاتا ہے بالخاصیت طرف فسق وفجور کے اور تحقیق فسق کرنا پونہچاتا ہے طرف آگ دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے میں یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے نام اوسکا اللہ تعالیٰ

کے نزدیک بڑا جھوٹا ہے + ف + لکھا جاتا ہے الخ یعنی حکم کیا جاتا ہے اوسپر ساتھ صدیقیت کے اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکے لیے
مقام صدیقیت اور ثواب اوسکا سایا لکھا جاتا ہے نام اوسکا دیوان اعمال مین ملایکہ کے نزدیک یا لوگ اپنی کتابون مین نام اوسکا صدیق
لکھتے ہین اور مقصود یہ ہے کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلق مین ساتھ رسمیت نام کے اور ڈالا جاتا ہے لوگون کے دلون مین اور جاری کیا جاتا ہے
زبانون پر کہ یہ سچا ہے بر قیاس قول اللہ تعالی کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝
یعنی بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے ڈالیگا انکے لیے اللہ تعالی محبت لوگون کے دلون مین اور اسی طرح جھوٹ بولنے والے
حکم کیا جاتا ہے کہ جھوٹا ہے اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکے لیے عذاب جھوٹون کا سایا لوگون مین جھوٹا مشہور کیا جاتا ہے اور لوگ اوس سے
بغض رکھتے ہین ۵ ع + اور فرمایا یُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ متفق علیہ درمیان لوگون کے گہوارہ مین اور کہتا ہے باتین نیک کہ باعث اصلاح و رفع نزاع کی ہون اگرچہ جھوٹ بھی ہون اور
وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہے لوگون کے درمیان مین اور کہتا ہے باتین نیک کہ باعث اصلاح و رفع نزاع کی ہون اگرچہ جھوٹ بھی ہون اور
پونہچتا ہے اچھی باتین یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کو + ف + کہتا ہے الخ یعنی کلام کہ متضمن ہے خیر کو نہ شر کو مثلاً زید و عمرو مین بگاڑ ہے
یہ آپسکی اصلاح کے لیے کہتا ہے ایک کی طرف سے دوسرے کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہے اور تعریف کرتا ہے تیری اور کہتا ہے کہ یہ دوست رکھتا
ہون اوسکو اگرچہ اوسنے کہا ہو + ع + اور فرمایا اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ یعنی
جسوقت کہ دیکھو تم تعریف کرنے والون کو پس ڈالو انکے منہون مین مٹی + ف + یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین پس وہ تمھارے
مال کی طمع سے برابر ہے کہ تعریف نہ ہو یا نظم انکے منہون مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھ نہ دو اونکو یا مراد یہ ہے کہ کچھ تھوڑا سا
دے دو کہ مشابہ ہے ڈالنے خاک کے قلت و حقارت مین تا کہ ہیچ تمھاری نہ کرین اور بعضے علما نے اسکو ظاہر پر حمل کیا ہے چنانچہ مقداد سے
کہ راوی اس حدیث کے ہین آیا ہے کہ اونھون نے مٹھی خاک کی لی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے تعریف کرنے والے کے منہ مین
ڈالی اور اسمین زجر ہے تعریف کرنے والے کو اسلیے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہے اوسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہے کما خطابی نے کہ مذاہین
وہ لوگ ہین کہ عادت بگڑی ہے اونھون نے تعریف کرنے کی بغیر تمیز کے درمیان حق و باطل کے اور مستحق و غیر مستحق کے اور کیا ہے تعریف
کو وسیلہ معاش کا کہ اوسکے سبب سے ممدوح سے توقع ہوتی ہے نفع کے پس جو کہ تعریف کرے کسیکے اچھے فعل پر تا کہ اوسکو رغبت اور
بھلائیون کے کرنے کی ہو اور لوگون کو رغبت ہو اوسکے اقتدا کی تو وہ مداح مبرا نہین ہے ع + اور یا ہے کہ ایک شخص نے تعریف کی
ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا آپنے وَیْلَكَ قَطَعْتَ
عُنُقَ اَخِیْكَ یعنی وائے تجکو کاٹی تو نے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سے تعریف کرے والا اخواہ مخواہ
تو چاہیے کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنی مرد صالح مثلاً حال انکا اللہ تعالی ہی جانتا ہے حقیقت حال اوسکے کو اور
حساب کرنے والا اور جزا دینے والا اوسکا وہی ہے اور حکم نکرے خدا پر یہ بھی جب کہے کہ گمان رکھتا ہو تعریف کرنے والا کہ بالا شبہ
وہ ایسا ہی ہے یعنی جیسے کہ تعریف کی اور تعریف نکرے اور حکم نکرے خدا پر ساتھ جزم و یقین کے کیونکہ وہ ایسا ہی ہے یعنی
احتیاط کرے تعریف مین اور کہے کہ گمان رکھتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہے کہ بالا شبہ وہ ایسا ہی ہے تا حکم علم الٰہی کے
نہو حاصل یہ کہ جزم و یقین کر سکے کہ فلانا شخص خدا کے نزدیک اچھا ہی ہے سوا اون لوگون کے کہ نام اونکا صریح حدیثون مین آچکا ہے
مانند عشرۂ مبشرہ وغیرہم کے + ف + کاٹنا گردن کا بمعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کے ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کے
کہ ممدوح کو اوس سے عجب و غرور پیدا ہوتا ہے وہ ہلاک دنیا مین ہی اور یہ دین مین اور کبھی تعریف باعث ہلاک کی دنیا مین بھی ہوتی ہے
جیسے کہ تعریف سننے سے مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکے قصاص مین اسکو ہلاک کیا حاکم نے + ف + تعریف کرنی آدمی کی

۵ یعنی جو کہ جھوٹا ہو جھوٹا ہونا اوسکا اوس بات مین کہ جسکی تعریف کرتا ہے اوسکی
کہ نہو حاصل

تین طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے مونہہ پر یہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اوس سے اور دوسری یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن جانتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہونچیگی پس اس سے بھی نہی کی گئی ہی اور تیسری یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ اس حال میں کہ نہ پروا ہو اوسکے پہونچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساتھ اور چیزکے کہ اوسمین ہی پس اس تعریف کا مضایقہ نہیں ✽ عالمگیری ✽ اور آیا ہی کہ ایک شخص نے اذن مانگا حضرتؐ کے پاس آنے کا پس فرمایا اِئْذَنُوْا لَہٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ الخ یعنی اذن دو اسکو آنے کا پس بُرا ہی یہ اپنی قوم مین جب بیٹھا وہ تو کشادہ روئی کی حضرتؐ نے اوسکی ملاقات مین اور میٹھی باتین کین اوس سے پھر جب گیا وہ شخص گیا تو عرض کیا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یا رسول اللہ آپنے تو اوسکے حق مین ایسا اور ایسا کہا تھا پھر آپنے کشادہ روئی کی اوسکی ملاقات مین اور میٹھی باتین کین اوس سے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کب پایا تو نے مجھکو فحش بولنے والا بدترین آدمیون کا اللہ تعالی کے نزدیک مرتبے مین وہ شخص ہی کہ چھوڑ دیا جاوے اوسکو لوگ واسطے بچنے اوسکی بُرائی کے اور ایک روایت مین ہی واسطے بچنے فحش اوسکے کے ✽ ف ✽ وہ شخص آنے والا ہی جو حسن تھا اور تھا وہ مؤلفۃ القلوب اور سنگدلان عرب سے اور اپنی قوم مین رئیس تھا اور تھا بدخلق اور آثار نقصان دین ایمان کے اوسمین حضرت کی حیات مین اور بعد وفات آپکی کے ظہور مین آئے اور آپکی وفات کے بعد وہ مرتد ہو گیا تھا پھر حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کر کے مسلمان مرا اور جبکہ حضرتؐ کے پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کامل نہ تھا اور کلام مذکور آنحضرتؐ کا اوسکے حق مین علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ اوسکی حقیقت حال سے پہلے ہی خبر دی آخر کو آثار بدی کے یعنی ارتداد وغیرہ اوس سے ظہور مین آئے اور یہ مذمت اوسکی واسطے ظاہر کرنے حقیقت حال اوسکی کے تھی تا لوگ اوسکو پہچانین اور فریب نکھادین اور فتنے مین نہ پڑین پس نہ غیبت تھی اور نہ وہی نے کہا کہ حضرتؐ نے اوس سے نرم کلام کیے واسطے تالیف قلب اوسکے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی تا فرق درمیان مدارات اور مداہنت کے یہ ہی کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطے اصلاح دنیا کے یا دین کے یا دونو ہی کے معًا اور یہ مباح ہی بلکہ بعض اوقات مین اچھی ہوتی ہی اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہی واسطے کسی اصلاح کے اور یہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد رکھنے کے واسطے کہ اکثر لوگ غافل ہین اس سے اور ان دونو کے فرق سے جاہل ہین مداہنت فی الدین ہو جسمین کہتے ہین بڑا اخلاق الٰہی ہی جہالت کے سبب سے مدارات اور مداہنت مین فرق نہین جانتے مداہنت کے حق مین مولوی نے فرمایا ہی شعر اوشد اعلی الکفار باش ✽ خاک بر دلداری یاغیار باش ✽ اور مدارات کے حق مین حافظ کہتے ہین بیت آسایش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف ست ✽ با دوستان مروت با دشمنان مدارا ✽ اور حضرتؐ نے جو فرمایا کہ کب پایا تو نے الخ یہ انکار ہی حضرت عایشہ کی اس بات پر کہ آپنے مخالفت کی حاضر و غائب مین پس کیون بُرا کہا آپنے اوسکو حاضر مین بھی جیسے کہ بُرا کہا آپنے غائب مین اور واسطے بچنے فحش اوسکے کے اس حدیث کے دو معنی لکھے مین علمانے ایک تو یہ کہ سینے جو اوسکے مونہہ پر فحش اور سخت کہا بسبب اسکے کہ فحش گو نہوؤن مین اور اوس جماعت سے نہوؤن کہ لوگ اونکے ترک کرنے کو کہین بسبب فحش اونکے کے دوسرے یہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اسکے چھوڑ دیا سینے اور اوسکے مونہہ پر اوسکو بُرا کہا اور بُرا شخص ہی وہ کہ چھوڑ دین لوگ اوسکو بسبب پرہیز کرنے کے بُرائی اوسکی سے ✽ ۳ ✽ اور فرمایا کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاھِرِیْنَ الخ یعنی ساری امت میری عافیت مین ہی یعنی نہین باخود ہوتی بلا تعین عذاب کیجاتے تمسخر کرنیوالے کرنے والے بُرائی کے اور بلاشبہ بے پروائی سے ہی یہ کہ کرے آدمی رات کو یعنی شامل عمل بد پھر صبح کرے اس حال مین کہ تحقیق ڈھانکا تھا اوسکو اللہ تعالی نے فعل اوسکے عمل کو لوگون سے یا پردہ پوشی کی تھی اوسکی نہین ہی یعنی عذاب کیا اوسکو

رات تمیز رہان تک کہ جیتا رہا دن تک پھرے وہ شخص کسی سے ای فلانے کیا سینے آج کی رات ایسا اور ایسا حال انکی رات کو پردہ پوشی کی تھی اوسکے لیے اور تعجب کرتے ہی کھولدیا پردہ اللہ کا اپنے سے + ف اس سے معلوم ہوا کہ غیبت اوسکی حرام ہی کہ بُرا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیائی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت بُری نہین اور لکھا ہی علما نے کہ جائز ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع کی کہ جو لوگون کو بدعت کی طرف بلاتا ہی اور وقت دادخواہی اور اظہار ظلم کے اور جائز ہی غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کے اور راویان اخبار و احادیث کے + ف اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ الخ یعنی جو شخص چھوڑدے جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق دنا روا بنایا جاتا ہی اوسکے لیے محل جنت کے کنارے مین اور جو شخص کہ چھوڑدے جھگڑا اوس حالت مین کہ ہی حق بنایا جاتا ہی اوسکے لیے مکان بیچون بیچ بہشت کے اور جس شخص نے کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوسکے لیے بیچ جگہ بلند بہشت کے + ف ہو وہ ناحق یہ قید اسلیے لگائی کہ جھوٹ بعضے مواضع مین جائز ہی جیسے کہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عمدہ شکنی کا نہو اور صلح کروانے مین اور محافظت مال مسلمان کی مین کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دو بیویان رکھتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سے کہے کہ تجھے زیادہ چاہتا ہون اور ہی حق برغم اگرچہ حق بجانب او سکے تھا لیکن برفع نزاع کی اوسنے ازراہ تواضع اور کسر نفسی کے اور یہ بیچ غیبت مذمومہ کے ہی کہ سکوت کرنے سے اوسمین خلل دین مین پڑے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ نکیا سینے ہرگز مگر کہ دوست رکھا سینے کہ حق سریر زبان دشمن کے ہاتھ پر ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ مراد یعنی جھگڑے کی غرض کرنا ہی غیر کے کلام پر ساتھ ظاہر کرنے خلل کے اوسمین باعتبار لفظون کے یا معنون کے یا بیچ قصد تکلم کے اور ترک مراد یہ ہی کہ ترک کرے اعتراض و انکار کو پس جو کلام کہ سنے تو اگر حق ہی تو تصدیق کرو اوسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتھ امور دین کے تو سکوت کرو اوسپے اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچھے اوصاف و کمالات کو اور اکثر اطلاق اوسکا یہان کے عرف مین کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی + ف اور فرمایا اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ یعنی کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کریگی آدمی کو بہشت مین یعنی سبب جو داخل کرنے لوگون کے بہشت مین ہی تقوی اللہ کا اور حسن خلق اور کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ دوزخ مین وہ دو چیز ہین کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق ہی کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ دوزخ مین وہ دو چیز ہین کاوا کہ یعنی خالی ہین سوراخ اور شرمگاہ + ف ادنی تقوے کا یہ ہی کہ بچے شرک سے اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ بچے خطرہ ماسوی اللہ سے اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کے کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکی کا ہی اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ احسان کرے اوسپر جو برائی پونہچاوے گذاذ کرا الاعلی رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ خوش خلقی بھی داخل تقوی مین ہی پس ذکر کرنا اوسکا بعد تقوی سے تخصیص بعد تعمیم کے ہی بگہ کہ مراد تقوی سے عمل ظاہر کھین اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طبیعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تقوی اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کے ساتھ خالق کے کہ بچے تمام نواہی سے اور بجالاوے تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کے ساتھ خلق کے اور سوراخ کہ زبان بھی داخل اوسمین ہی پس پڑنا بیچ کھانے اور پینے حرام کے اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور لاطائل کا ساتھ سوراخ اور زبان کے ہی اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کے کہ اکثر آدمی بسبب اوسکے مکلف خالق کی کرنا ہی اور مغلوب العمل ہو جاتا ہی + روایت کی شرح سنن مین اور روایت کی مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اوسکے کہ فرمایا اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ الخ یعنی بلاشبہ آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات بھلائی کی نہین جانتا قدر اوسکی

ثابت کرتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکے لیے بسبب اوسکے خوشنودی اپنی اوس دن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور بلاشبہ النبی
بولتا ہی ایک بات برائی کی کہ نہین جانتا قرار اوسکی ثابت کرتا ہی اللہ تعالیٰ بسبب اوسکے اوسپر خفگی اپنی اوس دن تلک کہ ملاقات
کرے اوس سے ف ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الزبیعنی نمامین توفیق دیتا ہی ایسی چیزون کی کہ راضی ہوا اللہ اوس سے
اور برزخ مین بچاتا ہی عذاب قبر سے اور فراخ کیجاتی ہی قبر اوسکی اور کہا جاتا ہی کہ سورہ مانند سونے دو لعاب کے اور روز قیامت
کے اوٹھیگا سعید اور اللہ تعالیٰ کے سائے مین ہوگا پھر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاویگا اور سپر خفگی
ہوگی اوسکے حق مین عکس اسکے ہوگا پس معنی اوس دن تلک کے نہین ہین کہ رضا اور غضب اوس دن تلک ہی بعد ازان
منقطع ہونگے اور نظیر اسکے قول اللہ تعالیٰ کا ہی ابلیس کے حق مین اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی بلاشبہ تحقیق
لعنت میری ہی روز جزا تک اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ مراد بھلی بات سے کلمہ حق کہنا ہی سلطان ظالم کے سامنے انتہی + اور
اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل کہنا ہی نزدیک بادشاہ کے کہ ضرر کرے دین مین اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی سا
کلمہ ۳+۴+۵ اور روایت کیا احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے کہ فرمایا وَيْلٌ لِّمَنْ يُّحَدِّثُ فَيَكْذِبُ
لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ یعنی وائے ہی واسطے اوس شخص کے کہ بات کہے پس جھوٹ بولے تاکہ ہنساوے اوس سے
قوم کو وائے ہی اوسکے لیے ولے ہی اوسکے لیے + ف ویل کے معنی نزدیک ہلاک عظیم یا نام ایک گہرے نالے کا ہی جہنم مین اور مکرر
فرمانا اس لفظ کا تاکید و تشدید کے لیے ہی وعید مین اور جھوٹ بولے اوس سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر ایک بات سچی کہے بارہ دن کے
خوش کرنے کے لیے تو مضایقہ نہین اور چاہیے یون کہ اوسکو بھی عادت و پیشہ اپنا نکرے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو
اگرچہ شروع و مسنون ہی لیکن کبھی کبھی نہ ہیشہ اور چاہیے کہ نظر ہنسانے پر تو جیسے کہ حدیث آیندہ مین فرماتے ہین + ۶+۷+
اور روایت کیا بیہقی نے جمع شعب الایمان مین کہ فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ
النَّاسَ يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَيَزِلُّ عَنْ لِّسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ
یعنی بلاشبہ بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات نہین بولتا اوسکو مگر اسلیے کہ ہنساوے اوس سے لوگون کو گرتا ہی بسبب اوس بولنے کے
یعنی دوزخ مین گرنا کہ دور تر ہی مسافت مبدا اور منتہی اوسکے کی اوس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور بلاشبہ
بندہ پھسلتا ہی اپنی زبان کے سبب سے زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنے سے + ف یعنی جھوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سے
صادر ہوتا ہی زیادہ ضرر کرتا ہی اوسکو بہ نسبت ضرر کرنے اوسکے قدم کے یا نون سے منہ کے بل اسلیے کہ ضرر بدنی سہل تر ہی ضرر دینی سے
۸ + اور فرمایا مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام سے نجات پائی + ف یعنی آفات و بلیات سے دنیا اور
آخرت مین اسلیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی ہی زبان ہی کے سبب سے پہونچتی ہی کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ کلام چار قسم
ہی ایک قسم تو ضرر محض ہی اور دوسرا نفع محض ہی اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بھی ہی اور نفع بھی اور جو تھا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہی اور
نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہی ضرور واجب ہی اوس سے خاموشی اور ایسے ہی وہ کہ ضرر و نفع دونون کہتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنے
نفع کے سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہی اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اوسکے موجب ضائع کرنے وقت کا ہی اور وہ عین تو ٹا ہی
رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہی اوسمین بھی خطر و آفات ہین کہ کبھی اوسمین آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی
ہو جاتی ہی اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا بھی مشکل ہی پس خاموشی ہر حال بہتر ہی کہ زبان کی آفتین از بگنت ہین کیا خوب کہا ہی
كَسَيِّئِ اللِّسَانِ جُرْمُهٗ صَغِيْرٌ وَجُرْمُهٗ كَبِيْرٌ قَتَّانٌ یعنی زبان کا جسم چھوٹا ہی اور گناہ اوسکے بڑے اور بہت ہین +

۸ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اور کہا عقبہ بن عامر نے کہ ہادی سوا خدا اصلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا ہمنے کہ کیا ہی سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین فرمایا
اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيْئَاتِكَ یعنی محفوظ رکھہ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے
تجکو گھر تیرا اور رو تو اپنے گناہون پر ف محفوظ رکھے اپنی زبان کو اور سن خبر سے کہ نہین اوسمین خیر کہا یہ ایک شارح نے
اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ ہمیشہ کر اپنی زبان کو اس حال مین کہ محافظت کرنے والا ہو اپنے پر امور اپنے کو کہ اوسے ضرر دین نہین
ہو اور رعایت کرنے والا ہو احوال اپنے کو اور گنجایش دے تجکو گھر تیرا یعنی کہ رہے تو اوسمین اور نہ نکل مگر بضرورت اور نہ تنگ دل ہو تجھے
سے اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب بچاؤ کا ہی شر و فتنہ سے اور اسی سے کہا گیا ہی هٰذَا زَمَانُ السُّكُوْتِ
وَمَلَازَمَةِ الْبُيُوْتِ وَالْقَنَاعَةِ بِالْقُوْتِ اِلٰى اَنْ تَمُوْتَ یعنی یہ زمانہ سکوت کا ہی اور بیٹھے رہنے کا گھر مین
اور قناعت کرنے کا ساتھ قوت کے یہان تک کہ مر جاوے تو اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر ہین وارد ہی گھر پر اور حقیقت مین مخاطب تو
یعنی بیٹھ گھر مین مشغول ساتھ عبادت مولی کے اور رو یعنی اگر رونا آوے والا صورت ہی رونے کی بنا نادم ہو کر اپنے گناہون پر ع
اور فرمایا اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ الخ یعنی جسوقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا تو تحقیق سات اعضا عاجزی کرتے ہین مر زبان
کے اور کہتے ہین ڈرتے ہمارے حق مین اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہین پس اگر سیدھی ہی تو سیدھے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھے
ہوینگے ہم ف اگر کوئی کہے کہ اصل اور مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا
فاسد ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا هِيَ الْقَلْبُ یعنی بلاشبہ بدن مین ایک بوٹی ہی کہ جب وہ سنورتی ہی تو سنورتا ہی سارا بدن اور
جب وہ بگڑتی ہی تو بگڑتا ہی سارا بدن آگاہ ہو وہ دل ہی جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اوسکا ہی پس حکم اوسکا حکم
دال کا ہو گویا جو کچھ کہ دل سوچتا ہی زبان اوسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوسپر عمل کرتے ہین ح اور فرمایا مِنْ حُسْنِ
اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ یعنی خوبی اسلام آدمی کے سے ہی چھوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اوسکو ف
یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اوسکا ہی اوس چیز کو کہ اہتمام ساتھ اوسکے نہ رکھے اور شان اوسکی ایسی نہو کہ
اہتمام کرے اوسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنے اوسکے کے یعنی امر ضروری نہو امر لایعنی کہ کہتے ہین اوسکے یہی معنی ہین اور
امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکھتا ہی وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اوسکی کے معاش مین اور سلامتی نجات اوسکی کی
معاد مین متعلق معاش کے طعام ہی کہ سیری بخشے اور پانی کہ دفع کرے پیاس کو اور کپڑا کہ ستر ڈھانکے اور یہی کہ سبب عفت ستر
اوسکے کی ہو اور راستہ لگے کہ وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوے اوسمے اور بہرہ مند و دولتمند ہو اوسمے اور
نہ فضول اقوال و افعال و تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کے ایمان و اسلام و احسان ہین جیسے کہ حدیث جبرئیل مین ہی
کتاب الایمان کے ذکر ہوا حاصل یہ کہ جو چیز ہین ضروری اسکی معاش و معاد مین اور سبب ضمانت مولی کی ہی ہم تو لایعنی نہین
اور سوا اسکے لایعنی ہین عامر کہ وہ چیزین کرنے کی ہون یا کہنے کی اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ حد مالایعنی کی یہ ہی کہ کلام
کرے تو ساتھ اوس چیز کے کہ اگر سکوت کرتا اوسسے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا تجکو حال و مآل مین اور مثال اسکی یہ ہی کہ بیٹھے تو
ساتھ ایک قوم کے پس بیان کرے تو اونسے احوال شہروں کے اور اون چیزون کے کہ سفرون مین دیکھے مانند پہاڑون اور نہرون
وغیرہ کے اور وقائع کہ وہان واقع ہون اور اچھے کھانے اور کپڑے وغیرہ ذالک پس یہ ایسے امور مین کہ اگر سکوت کرتا اونسے
تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ح ع اور آیا ہی کہ وفات پائی ایک شخص نے صحابیون مین سے پس کہا ایک اور شخص نے کہ خوشخبری ہو تو

ساتھ داخل ہونے کے بہشت مین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَوْ لَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یُكْلِفُهٗ یعنی کیا کہتا ہے تو یہ بات اور نہین جانتا تو حقیقت
حال پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو اوس چیز مین کہ ضرور نہو اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کے کہ ناقص نکرے اوسکو ف
یعنی جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا یا مراد یہ ہے کہ سلام علیک کی ہو آپسمین یا فائدہ کلام کیسکو نہو ہوتا
ہو کہ اسنے بھی کچھ نقصان نہین ہوتا بلکہ صفت سخا سے محروم رہتا ہے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ کیونکر جزم کیا تو نے ساتھ داخل ہونے
اسکے کے بہشت مین شاید کہ کلام لایعنی کیا ہو اسنے اور بخل کیا ہو اوسنے سوال و حساب مین گرفتار ہوا ہو اور داخل ہونے
بہشت کے سے منع کیا گیا ہو عیاذا باللہ پس نہ غور کرنا چاہیے اسکے مضمون مین اور بیدار ہو ہوے خواب غفلت سے اور اپنی اوقات
کو مصروف بیا دحق رکھے اور بچے امور ممنوعہ اور لایعنی سے جیسے ہمارے وقت کے اکثر صاحب گرفتار آفات نفسانی ہین پس ہے مین
اور نام شریعت کا لیکر وبال آخرت مین گرفتار ہوتے ہین ف شعر کارِ کن کار بگذار از گفتار ف کہ درین راہ کار دارد کار اور ہم کیسکو
کیا کہین خود گرفتار آفات نفسانی مین ہے ہے ہین ایسا ہی حال ہی ہمارا بھی کہ اپنے گلے مین سانپ اور اورون کی کھسیان جھلین
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَهَدَانَا اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ ۳ مولٰنا + مؤلف + اور کہا سفیان بن عبداللہ
ثقفی نے کہا مینے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت خوفناک ہو اون چیزون مین سے کہ ڈرتے ہین آپ مجھپر کہا سفیان نے فَاَخَذَ
بِلِسَانِ نَفْسِهٖ وَقَالَ هٰذَا یعنی پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا یہ یعنی اسکی شر سے بہت ڈرتا ہون تمھارے
حق مین کہ اکثر باتین گناہ کی اس سے سرزد ہوتی ہین + اور فرمایا اِذَا لَعَنَ الْعَبْدُ شَیْئًا لَعَنَتْ عَنْهُ السَّمَآءُ فَتُغْلَقُ
اَبْوَابُهَا یعنی جسوقت کہ لعنت بولتا ہے بندہ کسی چیز پر تو لعنت جاتی ہے آسمان مین پس بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے یعنی محافظت کرنے والے کوس بھر سب سے بد
اور سخت چیز سے کہ لایا بندہ اوسکو یعنی جھوٹ بولنا اور فرمایا بہت بڑی بات ہے نزدیک خیانت کے یہ کہ بات کہے تو اپنے بھائی مسلمان سے
کہ وہ تجکو ساتھ اوس کے سچا جانے والا ہے اور تو اوس سے تئین جھوٹ بولنے والا ہے یعنی جھوٹ بولنا تو بہرحال بُرا ہے اور اس
حال مین بدتر ہے + اور فرمایا مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَیْنِ فِی الدُّنْیَا كَانَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ یعنی جو شخص کہ ہو
دو رویہ دنیا مین ہوگی اوسکی دن قیامت کے دو زبانین آگ کی + ف دو رویہ اوسکو کہتے ہین کہ وہ کسیکے سامنے ہو تو ایسی
باتین کرے کہ وہ جانے کہ یہ میرا بڑا دوست ہی اور اوسکے پیچھے ایسی باتین کرے کہ باعث اوسکی ایذا کی ہون اور بدون اسکے کہ دو
وہ کہ دو شخصون مین عداوت ہی اور یہ ہر ایک کے پاس جاکر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کے
پاس جاکر دوسرے کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہ میرا ہی دوست غمخوار اور مددگار ہی + اور فرمایا
لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ یعنی نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنے والا
اور لعن کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا + اور فرمایا لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ
اللّٰهِ وَلَا بِالنَّارِ یعنی نہ بددعا کرو آپسمین ساتھ لعنت خدا کے یعنی آپسمین ایک دوسرے کو نہ کہے کہ تجپر لعنت خدا کی اور نہ بددعا
کرو آپسمین ساتھ غضب خدا کے اور نہ ساتھ داخل ہونے کے دوزخ مین یعنی کہو کہ غضب خدا کا تجپر ہو دوزخ مین جاؤ تو + اور فرمایا
اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَیْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَآءِ یعنی بلاشبہ بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو
تو چڑھتی ہی لعنت آسمان کی طرف پس بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کے پس
بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے نزدیک ظہور لعنت کے پھر الٹی ہوتی ہی دائین اور بائین یعنی پس پیچھے دھرے بھی دیکھاتی ہی جس سمت

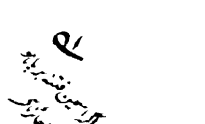
نہیں پاتی راہ پھرتی ہی طرف اوسکے کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکے تو پہونچتی ہی اوسکو اور اگر نہیں ہوتا وہ لائق اوسکے تو پھر پاتی ہی لعنت طرف کہنے والے اپنے کے ف یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ اوسپر نہیں ہوتی بلکہ چاہتی ہی کہ باہر نکل جاؤں جب جگہ نکلنے کو نہیں پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہیں ہوتا تو پھر پاتی ہی لعنت کرنے والے پاس جب تک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکرے اوسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے متیقن نہیں ہوتا ف اور آیا کہ ایک شخص کی چادر اوڑائی ہوائے پس لعنت کی اوسنے ہوا کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ یعنی نہ لعنت کر تو ہوا کو اسلیے کہ وہ حکم کی گئی ہی اور تحقیق جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہیں وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی لعنت اوسپر ف حکم کی گئی ہی ساتھ چلنے کے اوسکے واسطے حکمتوں کے تنگ آنا اوس سے اور مکروہ جاننا اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کے ہی اور اسی طرح ہی ادب بیچ اور ترے حوادث زمانہ کے اور وارد ہوئے احکام ارادیہ کے چاہیے کہ باطن و ظاہر مین ساتھ دل اور زبان کے راضی و ساکت ہو اور اگر دل مین بحکم ضعف بشری کے تغیر راہ پاوے تو چاہیے کہ زبان کو گونگا رکھے ف اور فرمایا لَا يُبَلِّغْنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ یعنی نہ پہنچاوے مجکو کوئی میرے صحابیون سے کسیکی طرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات اور افعال بد اور خصلتون بد سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یون کہا اور فلانا ایسا ہی اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون مین یعنی گھر سے طرف تمہارے اس حال مین کہ صاف سینہ ہوون اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراض و کینہ ور نہوون ف اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسیکو نچاہیے کہ نزدیک امیرون اور بزرگون کے بلکہ نزدیک اسلیے کسیکی طرف سے برائی کہے تا باعث عداوت و کینہ کی ہو ف یعنی اسکے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلین دنیا سے اس حالمین کہ دل اونکا راضی ہو اپنے صحابہ سے ف اور کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا یعنی کفایت ہی تمکو صفیہ سے یعنی اونکے عیبون سے ایسا اور ایسا مراد رکھتین تھین عایشہ رضی اللہ عنہا اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ رضی اللہ عنہا کو تاہ قد تھین عایشہ رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ اوس عیب سے اونکو حضرت کے سامنے ذکر کرین پس حضرت نے غیبت کرنی اونکی ناخوش آئی پس فرمایا لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ یعنی البتہ تحقیق کہا تو نے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اوسکے دریا تو البتہ غالب آوے یہ کلمہ دریا پر اور تغیر کردے اوسکو ف یعنی جب دریا کو باوجود اس بڑائی کے تغیر کردے اور غالب آوے اوسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اسے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اسقدر عیب کسی کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بھی غیبت ہی اور لفظ کَذَا وَكَذَا کنایہ ہی ذکر کرنے بعضے عیوب صفیہ کے سے اور کہا یک شارح نے ذکر قول عایشہ کا کذا اشارہ ہی طرف بالشت اپنے کے کہتا ہون مین ظاہر اکہ ذکر تھا سے ارادہ تعدد صفت اوسکی کا ہی پس شاید کہ اونھون نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ ہاتھ اپنے کے کہ وہ نہایت ٹھگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کے درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم ف اور فرمایا مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ یعنی نہین ہوا فحش کسی چیز مین یعنی کسی امر مین سے مگر کہ عیب ناک کردیتا ہی اوسکو اور نہین ہوتی حیا و نرمی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہی اوسکو و ف اسمین مبالغہ ہی کہ اگر بالفرض فحش حیا جمادات مین ہو تو اوسکو بھی عیب ناک کردے یا زینت دے دے طیبی اور فرمایا مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ يَعْنِيْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ یعنی جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش و ملامت کرے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کے کہ

صادر ہوا ہی اوس سے پہلے نہیں مرتا وہ عار دلانے والا ایمان تک کر کرتا ہی وہ اوسکو مار رکھتے تھے حضرت عار دلانا اوس گناہ سے کہ توبہ کر چکا ہی اوس سے ف توبہ کر چکا ہی یعنی اگر توبہ نہیں کی ہی اور اوس گناہ میں گرفتار ہی تو سرزنش کر سکتے ہیں اوسپر لیکن بقصد تکبر و تحقیر کے نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکھنے کے اوس سے ہو ع + اور فرمایا لَا تُطَهِّرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ یعنی ظاہر کر خوشی کو واسطے مسلمان بھائی اپنے کے یعنی اگر کوئی مسلمان پڑا ہی بلا کے دینی یا دنیوی میں تو خوش نہو بسبب شمنی کے کہ رکھتا ہی اوس سے پس اگر خوش ہوویگا تو رحم کریگا بندے اوپر اللہ تعالیٰ اور بیمار کریگا تجکو ساتھ اوسکے + اور فرمایا مَا اَحَبَّنِیْ اَحَدٌ اَوْ اَنَّ لِیْ لَکَذَا اَوْ لَکَذَا یعنی نہیں دوست رکھتا مجھ کو کوئی یہ نقل کالوں میں سے کسی حال کہ ہو میرے لیے ایسا اگر ایسا یعنی اگر دیا جاؤں میں کتنا ہی مال دنیا کا بسبب اوس نقل نکالنے کے ف حرام ہی نقل نکالنی کسی کی خواہ قولی ہو یا فعلی یعنی مثلاً کسی کی سی آواز بنا کر بولے یا لنگڑا کر چلے وغیر ذالک اور داخل ہے غیبت محرمہ میں + ع + آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور دیہاتی اونٹ کو بھر باندھ دیا یا نون اوسکا رسی سے پھر داخل ہوا مسجد میں اور نماز پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پس جب کہ سلام پھیرا اوس اعرابی نے تو آیا اپنے اونٹ کے پاس اور کھولا اوسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِیْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا یعنی یا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت میں کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهٗ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى مَا قَالَ یعنی آیا جانتے ہو تم اور کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل زیادہ ہی یا اونٹ اوسکا کیا نہیں سنا تمنے جو کچھ کہ کہا اوسنے کہا صحابہ نے ہاں سنا ہمنے + ف یعنی اوسنے جو حق کی رحمت واسعہ کو تنگ کیا اوسپر حضرت خفا ہوئے پس دعا میں تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہمارے ہی لیے ہو اور کے لیے نہو بلکہ تمام مومن مردوں اور عورتوں کو داخل کرنا چاہیے + ع + اور فرمایا اِذَا مَرَّ الْفَاسِقُ يَغْضَبُ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ یعنی جب وقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی شلاً کہا اوسکو ی سردار و غیر ذالک جسے ہوتا ہی پروردگار تعالیٰ یعنی تعریف کرنے والے پر اور بلاتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اوسکی کے عرش + ف اپنا عرش کا یا تو معمول ہی خطا پر یا کنایہ ہی واقع ہونے امر عظیم سے اسلیے کہ فاسق کی تعریف کرنے میں راضی ہونا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمیں ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک کہ ہو موجب کفر اسلیے کہ قریب ہی کہ پوچھے طرف حلال جاننے حرام کے پس تعریف کرنی اکثر علماء کے عمل اور شاعروں اور قاریوں ریاکار کی داخل ہی اسی میں اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کی بچا اس بلاء عظیم سے جبھی ہو سکتا ہی کہ پرہیز کرے انکی صحبت سے + ع + اور فرمایا يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلٰى كُلِّ الْخِلَالِ اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ یعنی پیدا کیا جاتا ہی مسلمان ہر طرح کی خصلت پر سوائے خیانت اور جھوٹ کے + ف یعنی مومن کامل میں یہ خصلتیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق و امانت پر کہ مقتضا تصدیق و ایمان کے ہیں اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد منع کرنا ان دو صفتوں سے ہی یعنی نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہوں ساتھ ان صفتوں کے + ع + کہا عمران نے کہ آیا میں اوپر کے پاس پس یا بیٹھنے اوسکو سجدہ میں گوٹ مارے ہوئے ایک کلی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا میں نے ای ابوذر کیا ہی تمنا ی یعنی کیوں نہیں صحابہ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ الخ یعنی تنہا بیٹھنا بہتر ہی بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کے بہتر ہی تنہا بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر کا بہتر ہی چپ رہنے سے اور چپ رہنا بہتر ہی سکھلانے تمہاری کے سے یعنی اور مسجد میں کوٹ پر گوشہ نشینی

وتنہائی ہو ف تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اس وقت میں یاران خاص سے کہ اعتماد اونکی نیکی وصلاح پر ہو حاضر نہیں تنہا بیٹھا ہوں میں اور جب ہوتے ہیں تو بیٹھتا ہی ہوں ۳ اور فرمایا مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّیْنَ سَنَةً یعنی مرتبہ آدمی کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہے ساٹھ برس کی عبادت سے ف لفظ مقام ساتھ ذہ نیم کے اور پیش سیم سے بھی آیا ہے یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کے یعنی مداومت سکوت کی ترجمہ یہ ہے افضل ہے اوس عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت کلام کے اور نہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نے مقام کے معنی کئے ہیں مرتبہ دسکا نزدیک اللہ کے اور افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہے کہ عبادتوں میں بہت سی آفتیں ہیں اونسے سلامت رہتا ہے بسبب چپ رہنے کے جیسے کہ وارد ہوا ہے مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو چپ رہا نجات پائی یہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے یوں لکھا ہے کہ کبھی مرتبہ حق تعالیٰ کے نزدیک بسبب خاموشی کے افضل و زیادہ تر ہوتا ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ جس سکوت میں دوام ہو وہ انسان کرے فکر میں معارف وحقائق الٰہیہ اور کونیہ کے یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ ذکر خفی کے دریا میں اور منور ہو ساتھ نور ذات وصفات الٰہی کے اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہے اوس طاعت وعبادت جوارح یعنی اعضا سے کہ بیچ تفرقہ اور بیحضوری کے کرے اور دل ساتھ یاد خدا کے جمع نہو اگرچہ ایسا ہو ۱۲ اور کہا ابوذر نے کہا مجھسے ای رسول خدا کے نصیحت کر مجکو فرمایا اُوْصِیْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ الخ یعنی نصیحت کرتا ہوں میں تجکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینے والا ہے تیرے سب کاموں کے لیے یعنی امور دینی اور دنیوی کے کہا میں نے زیادہ کر مجکو یعنی اور نصیحت فرمائیے فرمایا عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ الخ یعنی لازم ہے تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا کہ وہ تلاوت قرآن ہے اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنے کا ہے تجکو آسمان میں کہ ملائکہ یاد کرینگے تجکو ساتھ خیر و رحمت کے بلکہ اللہ تعالیٰ بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اسپر فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ اور سبب نور کا ہے تیرے لیے زمین میں یعنی اس عالم سفلی میں کہ سبب ظہور نور معرفت اور تقین وہدایت کا ہے کہا میں نے زیادہ کر مجکو نصیحت فرمایا عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِّلشَّيْطٰنِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰٓى اَمْرِ دِيْنِكَ یعنی لازم ہے تجکو چپ رہنا دیر تک یعنی ہمیشہ مقدور ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتوں الٰہی کے اسلیے کہ خاموشی سبب ہٹنے کی ہے شیطان کو کہ راہ زبان سے در آتا ہی اور چاہ بلا میں ڈالتا ہی اور مدد کرنے والی ہے تیرے لیے اوپر کار دین کے کہ سلامت رکھتی ہے آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف ونور دل کی ہے سبب ذکر خفی کے کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ یعنی بچا رہ بہت ہنسنے سے اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہے دل کو یعنی سبب قساوت ظلمت غفلت اور قساوت کے اور بجھتے نور علم ومعرفت کے رحیات دل اوسمیں ہے اور کھو دیتا ہے نور کو کہ عبارت ہے ظاہر ہونے علامت عبادت سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنی علامت اونکی اونکے مونہوں میں ہے اثر سجود سے اور یہ بات ضرور ہے کہ جب دل مرتا ہے تو مونہ بے نور ہو جاتا ہے اسلیے کہ نورانیت اور تازگی بدن کی ساتھ حیات دلی اور قوی کے ہے کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا یعنی کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو نفس کو یا تیرے نفس کو کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ یعنی نہ ڈر دین خدا کے ظاہر کرنے میں اور اوسکی تائید و تقویت میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِكَ یعنی چاہیے کہ باز رکھے تجکو لوگوں کے عیبوں سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنے سے ف ذکر خدا کا تمام افعال اسمیں کہ نیت تقرب الی اللہ کے کریں تو داخل ذکر میں ہیں اگر اس معنی پر حمل کریں تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کے واسطے تعمیم بعد تخصیص کے ہوگا

اور حدیث میں آیا ہے افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ مگر یہ مراد کمین کے تو قلیل ذکر کرنے جزو کے سے ہے بعد کل کے بسبب
فضل و شرف کے اور یہ ڈراسیں قطع تعلق کا مخلوق سے بالکل اور ثابت رہنا حق پر پیش نظر کرنے کی طرف مذمت لوگوں کے اور تبرا خلق سے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا یعنی لوگوں سے انقطاع کر کر رجوع کر اللہ کی طرف رجوع کرنا اور نفس اپنے سے
یعنی عیوب نفس اپنے سے مراد یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر لیکن عیب جوئی اور غیبت لوگوں کی کر اور دل میں اپنے تئیں
برے سے خوار و ناقص جان ✽ شعر ✽ غافلند ایں خلق از نقد ہنر ✽ لاجرم گویند عیب دیگران ✽ روایت کیا ہے دیلمی نے انس سے طُوْبٰى
لِمَنْ شَغَلَهٗ عَيْبُهٗ عَنْ عُيُوْبِ النَّاسِ یعنی خوش حالی ہے اوسکے لیے کہ باز رکھے اوسکو عیب اوسکا لوگوں کی عیب گیری
سے ✽ اور فرمایا يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَاَثْقَلُ فِى الْمِيْزَانِ
یعنی اے ابوذر کیا نہ بتلاؤں میں تجھکو دو خصلتیں کہ وہ بہت ہلکی ہیں پشت پر یعنی پشت تکلف پر اور بدن اوسکے پر یا پشت زبان پر اور
بہت بھاری ہیں میزان اعمال میں کہا ابوذر نے کہا ہاں بتلائیے ان بتلائیے فرمایا طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِىْ
نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا یعنی بہت چپ رہنا یعنی ساتھ تفکر کے اور خوش خلقی قسم ہے اوس ذات
پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتوں کے یعنی کوئی کام بہتر ان دو کاموں سے ✽ ف
سبکی و آسانی ان دونوں صفتوں کی اس سبب سے ہے کہ خاموش رہنے میں مشقت و محنت نہیں حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اوقات کی ترتیب
دینے میں مشقت ظاہر و باطن کی ہے اور سبکی خوش خلقی میں بھی اسی قیاس پر ہے کہ اسمیں نرمی اور آسانی اوسکو بخلاف بدخلقی
اور جدال و نزاع کے کہ سراسر محنت و مشقت ہے انمیں ✽ اور آیا ہے کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر پر اس حال میں کہ وہ بخشتا تھا
کسی غلام اپنے کو بسبب لعنت کی حضرت کے طرف انکے اور فرمایا لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ یعنی کیا دیکھا
تو نے لعنت کرنے والوں اور صدیقوں کو یعنی نہ ہوگا کبھی جامع ان دو صفتوں کے میان مقصود کے یہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہیں ہوتیں
ہرگز نہیں جمع ہوتیں یہ دونوں صفتیں قسم ہے پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اوس دن بعضے غلام اپنے کو یعنی
کفارے میں اس تقصیر کے پھر آئے ابوبکر یعنی عذر کرنے کے لیے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ پھر نہ کرونگا میں ایسا کام یعنی
کسی کو لعنت نہیں کرونگا نقل کیا ہے بیہقی نے شعب الایمان میں یہ پانچوں حدیثیں کہ حدیث عمران سے اس حدیث تک ہوئیں ہیں ✽
اور روایت کی مالک نے کہ حضرت عمر داخل ہوئے ایک دن ابوبکر صدیق کے پاس اس حال میں کہ وہ کھینچ رہے تھے زبان اپنی کو یعنی کوا
کالا ہے انا اوسکا چاہتے تھے مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تھا اوسپر پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ یعنی ایسا
نہ کرو بخشے اللہ تمکو پس کہا واسطے انکے ابوبکر نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہے مجھکو ہلاکت کی جگہوں میں ✽ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِسْمَعُوْا اِلٰى سِنَانٍ اَنْصِتُوْا لَكُمْ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَصْدَقِ قَوْلٍ اِذَا حَدَّثْتُمْ فَاصْدُقُوْا وَاِذَا وَعَدْتُمْ فَفُوْا وَاِذَا
اؤْتُمِنْتُمْ فَاَدُّوْا وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ یعنی تکفل و ضامن ہو تو میرے لیے چھ چیزوں
کے اپنے نفسوں کی مصلحت کے لیے ضامن ہوؤنگا میں تمہارے لیے جنت کا یعنی داخل ہوگا بہشت میں ساتھ اچھے لوگوں کے
سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو جسوقت کہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جب کہ امانت رکھے کوئی تمہارے پاس اور
نگہبانی کرو اپنی شرمگاہوں کی یعنی زنا کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہیں اپنی یعنی دیکھنے اوس چیز کے سے کہ نہیں جائز نظر کرنا
اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کے اور بند کھو ہاتھ اپنے یعنی مارنے سے اور پکڑنے اوس چیز کے سے کہ حرام و مکروہ ہے یا یعنی میں کہ باز رکھو
اپنے نفسوں کو ظلم سے ✽ اور فرمایا خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ الخ یعنی بہتر بندے اللہ کے وہ ہیں کہ جسوقت دیکھے جاویں

یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اسکے وہ ہین کہ چلتے ہین مجلسون مین ساتھ چغل خوری کے یعنی بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا اسکو جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے چاہتے ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاک اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی پاک جماعت کو کہ پاک و منزہ ہین گناہ اور فساد و عیب سے متہم کرتے ہین اونکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتے ہین اونکو نقل کیا ہے دونون حدیثون احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ۞ ف ۞ یکی کیا جاوے اللہ یعنی تملق اور خصاص مین اللہ تعالی کے ساتھ ایسے مرتبے کو پونہچے ہین کہ آثار و انوار اوسکے اوسکے اطوار و احوال پر ایسے ہویدا ہین کہ جب آنکھ اونکے جمال پر پڑتی ہو تو خدا تعالی یاد آتا ہی بسبب ظاہر ہونے عبادت کی علامت کے اونکے مونہون پر اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کے ہی جیسا کہ کہا ہی علما نے کہ نظر کرنی عالم کے مونہہ پر عبادت ہی اور دیکھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنے کے صالح کے مونہہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہی کہ دل کو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِیٍّ عِبَادَةٌ اور آیا ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جو گھر سے نکلتے تھے اور لوگون کی نظر اونکے چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَتَرَوْنَ هٰذَا الْفَتٰی مَا اَرٰی مَعَهٗ هٰذَا الْفَتٰی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَعْلَمُ هٰذَا الْفَتٰی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَجْهَلُ هٰذَا الْفَتٰی مَا اَرٰی مَعَهٗ هٰذَا الْفَتٰی یعنی نہین ہی کوئی معبود سچا مگر اللہ کیا دیکھتے ہین لوگ اس جوان کو اور نہین ہی ساتھ اسکے یہ جوان کیا جاہل ہی یہ جوان نہین ہی کوئی معبود سچا مگر اللہ کیا نہین ہی ساتھ اسکے یہ جوان کیا عالم ہی یہ جوان نہین ہی کوئی معبود سچا مگر اللہ کیا دیکھتا ہی اسکے ساتھ یہ جوان کیا جاہل ہی یہ جوان نہین ہی کوئی معبود سچا مگر اللہ یہ کہنے باعث ہوا تھا کہنے کلمۂ توحید کا ۞ ح ۞ اور فرمایا اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت کرنی سخت تر ہی زنا کرنے سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کسواسطے غیبت اشد ہی زنا سے فرمایا اِنَّ الرَّجُلَ یَزْنِیْ فَیَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَةِ لَا یُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰی یُغْفَرَ لَهٗ صَاحِبُهٗ یعنی تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی پس اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اوسکی یعنی اسلیے کہ حق اللہ تعالی کا ہی اور تحقیق غیبت والے کی نہین بخشش کی جاتی یہان تک بخشے اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنی اسلیے کہ یہ اوسکا حق ہی اور انس کی روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا نہین واسطے اوسکے توبہ نقل کین یہ دونون روایتین بیہقی نے شعب الایمان مین ۞ ف ۞ نہین واسطے اوسکے توبہ یعنی غالبًا اسلیے کہ زانی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا اسمین جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالی کے نزدیک ہوے گناہ کی چیز ہی اسلیے کہ بلا جب عالم ہوتی ہی تو اوسکی بُرائی دل سے نکلی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنے والا غیبت کو حقیر و حلال جانے اور ورطۂ کفر مین جا پڑے یا تہ یعنی ہین کہ نہین اوسکے لیے توبہ مستقلہ بلکہ موقوف ہی صحت اوسکی اوپر رضامندی اوسکے کہ جسکی غیبت کی ہی جیسے کہ اوپر کی روایت مین گذرا ۞ ع ۞ ح ۞ اور فرمایا اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِیْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ تَقُوْلُ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یعنی بیشک کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش چاہے تو اوسکے لیے کہ غیبت کی ہی تو نے اوسکی کہے تو یا الٰہی بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ۞ ف ۞ بخش ہمکو یعنی اگر ہون یہ جماعت تو ہون کہین یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بخشش چاہنی اوس صورت مین ہی کہ نہ پونہچی ہو غیبت اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جب کہ پونہچ جاوے اوسکو تو ضرور ہی بخشوانا اوسسے اس طرح کہ خبر دے اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی ساتھ اوسنجیز کے کہ کہا ہی اوسکو اور بخشوا دے اوسکو اوسسے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ رکھے اسکا کہ جب ہو سکیگا بخشوا دیگا اوسسے پس جب کہ بخشوائیگا اوسسے ساقط ہو جاویگا اوسسے جو کچھ کہ اوسکا حق تھا اسپر اور اگر عاجز ہوا اس سب سے بسبب اسکے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلًا تو بخشش چاہے اللہ تعالی سے اوسکے فضل و کرم سے امید ہی کہ راضی کر دے اوسکے دشمن کو کہا شافعیہ ابو اللیث نے کہ کلام کیا ہی لوگون نے بیچ توبہ غیبت کرنے والے کے کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانے کے اوسسے کہ جسکی غیبت کی ہی یا نہین کہا بعضے علمون نے کہ جائز ہی اور یہ ہمارے نزدیک دو طرح پر ہوا ایک تو یہ کہ اگر یہ غیبت پونہچی ہو اوسکو



جسکی غیبت کی ہو تو توبہ اوسکی یہ ہو کہ خشوع اور خضوع اور گریہ و بیقراری سے اللہ تعالیٰ سے اور دل مین یہ رکھے
کہ پھر ایسی حرکت نہین کرنے کا ۱۲ منہ تمام مومنین و مومنات کی آو۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ زبان کی
آفتون مین بیان کیا ہے ہمنے اونکو بیچ کتاب آفات اللسان کے اور ذکر اونکا طول کے کفایت کرتا ہے یکجا عمل کرنا ایک آیت پر
فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ یعنی کچھ بھی نہین اکثر اونکی مشورت اور مراد یہ ہے کہ کلام کو تو
لایعنی جسمین کچھ فائدہ نہین اور اقتصار کرو کلام ضروری پر کہ نجات دینے والے نے کہا ہے کہ شیبہ ہوا ایک اثر کا ہمرہ ہے
کے اور اوسکے پیٹ پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا بسبب بھوک کے پس اوسکی ہنسی اوسکے مونہہ سے نکل پڑی اور دیکھا آنحضرت
تِلْكَ الْمُضْغَةُ يَا بُنَيَّ یعنی کولا اور مبارک ہو تجکو بہشت اور بیٹے میرے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو
یعنی چپتی ہو تا اوسکا شاید کہ کلام کیا ہو اوسنے لایعنی یعنی بیفائدہ اور بازرہا ہو اوس کلام سے کہ ضرر کرے اوسکو یعنی
نیک کلام جو مفید ہو مثل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہما کے اور صلا یعنی کی یہ ہے کہ وہ اگر ترک کیا جاوے تو فوت ہو
بسبب اوسکے ثواب اور نہ حاصل ہو بسبب اوسکے ضرر اور جسنے اقتصار کیا کلام پر اسپر قلیل ہو گا کلام کرنا اوسکا پس چاہیے کہ
محاسبہ کرے بندہ نفس اپنے سے نزدیک ذکر کرنے بات لایعنی کے کہ اگر ذکر اللہ کا بدلے اسکے نہ ہو تو اوجز اسعادت کے فوت ہوئی
مین سے پس کیونکر جرأت کرے عقل خزانے کے ترک کرنے کو اور ڈھیلو کے لینے کو اور یہ جب ہے کہ نہ ہو اوسمین گناہ اور اگر ہو
اوسمین تو وہ مانند ترک کرنے خزانے کے اور لینے آگ کے شعلے کے ہے اور جملہ کلام لایعنی سے ہمی بیان کرنا احوال لوگون کا بغرض
اور احوال شہرون کی کھانون کا اور عادات اونکی کا اور احوال صنعتون اور تجارتون کا اور ہمی سب تجسسا ہوا ہے یہ لوگون
اور اون بیس آفتون مین سے جو اکثر زبانون پر جاری ہین پانچ ہین جھوٹ اور غیبت اور جھگڑنا اور مدح اور فضول گوئی ہمین
کا بیان تو برمحل اونکے ہوگا اور ضمن مدیثون مین اوپر کچھ گذر بھی چکا اب مناسب اس مقام کے بیان کرنا غیبت کا ہے ہی
کہ غیبت ایسی آفت ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا اور وحی کی اللہ سبحانہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہ جو کوئی مرا توبہ کر کے غیبت سے پس وہ آخر اولون لوگون کا
ہوگا کہ داخل ہونگے بہشت مین اور جو شخص مرا مصر غیبت پر پس وہ اول اولون لوگون کا ہوگا کہ داخل ہونگے دوزخ مین اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذرا مین شب معراج کو ایک قوم پر کہ کھرونچتے تھے مونہہ اپنے اپنے اونسے پس کہا گیا مجکو کہ یہ وہ لوگ
ہین کہ غیبت کرتے ہین لوگون کی اور جانا چاہیے کہ غیبت اوسکو کہتے ہین کہ جو بیان فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَنْ تَذْكُرَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُهُ لَوْ بَلَغَهُ وَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا یعنی یہ کہ ذکر کرے تو اپنے بھائی مسلمان کا ساتھ
اوسکے کہ ناگوار ہو اوسکو اگر پہنچے اوسکو اگر چہ تو سچا ہو بر ابر ہے کہ ذکر کرے تو بعیب اوسکے یا نفس مین یا پدر مین یا مادر مین یا
مین یا نسب مین یا گھر مین یا سواری مین یا اور کسی چیز کا کہ متعلق ہو ساتھ اوسکے حتی کہ کہنا تیرا کہ وہ واسع الکم ہے یا طویل الذیل ہے
ذکر کیا گیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہ کیا ہست ہے پس فرمایا حضرت نے کہ غیبت کی تو نے اوسکی پھر حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک عورت کے کہ وہ ٹھنگنی ہے پس فرمایا حضرت نے کہ غیبت کی تو نے اوسکی پس
نہ سمجھا گیا کہ غیبت بیان ہی پر موقوف نہین ہے بلکہ کچھ فرق نہین ہے اسمین کہ زبان سے ہو یا حاصل ہو سمجھانا ساتھ ہاتھ کے یا سر کے
یا اشارے کے یا حرکت و نقل نکالنے اور تعریض کے جسسے عیب سمجھا جاوے مانند کہنے تیرے کہ اَنَّ مِنْ قَوْمِنَا اَوْ بَعْضَ
اَصْدِقَائِنَا لَدَانِيًا یعنی جو ہمیشہ گزرا یا بعضے دوست ہمارے ایسے مین اور جانا چاہیے کہ بدترین غیبتون کی وہ غیبت ہے کہ تاری کرے

کہ کہنے سے یہ ہوا کہ اگر سچ بھی کہا تو بھی داخل ہے غیبت میں کہ سچ کہنا سمجھانے کے پاس طلب دنیا کے لیے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ قَالَهُ الْخَيَّاطُ پس اس کہنے سے سمجھانے میں مقصود یعنی اور نہ کا عیب بیان کرنا مقصود ہوا اور اپنی برائی اور کہتے ہیں وہ کہ کیا اچھا سوال فلانے کا اگر یہ مبتلا ہوتا وہ اور اس چیز میں کہ مبتلا ہیں ساتھ اوسکے ہم شکل ہمارے اور وہ کم صبری ہے دنیا سے فَنَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنَا اور غرض اونکی اس کہنے سے غیبت ہے پس جمع کرتے ہیں غیبت اور ریا کو اور ظاہر کرنے مشابہت کو ساتھ اہل صلاح کے حج بچنے کے غیبت سے اور یہ خباثت ہیں کہ فریفتہ ہوتے ہیں ساتھ اسکے اور گمان کرتے ہیں کہ ہمنے غیبت چھوڑ دی ہے اور ایسے ہی کبھی غیبت کرتا ہے ایک آدمی اور غافل ہوتے ہیں اوس سے حاضرین پس کہتا ہے سبحان اللہ کیا عجب بات ہے یہاں تک کہ ہوشیار ہوتے ہیں لوگ سننے کے لیے پس کرنے لگتا ہے ذکر اللہ کا اپنے خبث کے ثابت کرنے کو اور کہتا ہے میرا دل لگا ہوا ہے فلانے میں قبول کرے اللہ تو یہ ہماری اور اوسکی اور نہیں ہے غرض اوسکی دعا بلکہ تعریف یعنی جتانا اوسکے عیب کا ہے اور اگر قصد کرتا وہ دعا کا تو چھپاتا اوسکو اور اگر کہتا بھی اوکا اوسکے لیے تو چھپاتا اوسکے عیب گناہ کو اور ایسے ہی کبھی ظاہر کرتا ہے تعجب کو غیبت کرنے والے کے کلام سے یہاں تک کہ بہت خوش ہوتا ہے وہ غیبت سے اور سننے والا غیبت کا ایک غیبت کرنے والوں میں سے ہے ایسا ہی فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کیونکر نہو جسوقت کہ حرکت کرے اوسکی خوشی تعجب سے اور ایسے ہی کبھی کہتا ہے کہ یکو کہ چھوڑ لوگوں کی غیبت اور وہ اپنے دل میں نہیں کہ وہ جانتا غیبت کو سوائے اسکے نہیں کہ غرض اوسکی یہ ہے کہ تعریف کیا جاوے ساتھ پرہیزگاری کے اور یہ کہنا نہیں کہ اگر نہ کہوں میں تو اوسکو غیبت کا گناہ ہے جب تک کہ نہ کہوں میں اوسکو اپنے دل سے اور نہ اوسکو ریا کے گناہ میں بلکہ کہتا ہے گناہ سے یوں کہ مکروہ جانوں میں اور جھٹلاوے غیبت کرنے والے کو اور تصدیق کرے اوسکی اپنے دل سے اسلیے کہ وہ فاسق ہے لائق جھٹلانے کے اور مسلمان جو ذکر کیا گیا ہے ساتھ غیبت کے مستحق ہے کہ نیک گمانی ہو ساتھ اوسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الْمُسْلِمِ دَمَهٗ وَمَالَهٗ وَاَنْ يُّظَنَّ بِهٖ ظَنَّ السَّوْءِ یعنی بلاشبہ اللہ پاک نے حرام کیا مسلمان کے خون مال کو اور یہ کہ گمان کیا جاوے ساتھ اوسکے گمانی پس غیبت دل سے بھی حرام ہے جیسے کہ زبان سے حرام ہے مگر یہ کہ مضطر ہو طرف معرفت اوسکی کے اس طرح پر کہ نہو تحامل اور سوائے اسکے نہیں کہ اجازت ہے غیبت کی چھ جگہ ایک تو مظلوم کہ ذکر کرے ظالم کا ظالم بادشاہ کے سامنے اسلیے کہ دفع کرے اوسکے ظلم کو ولیکن سامنے غیر بادشاہ کے یا اوسکی کہ جو نہیں ہو کر سکتا دفع پر غیبت ہونے کی ذکر کیا گیا محتاج آگے بعضے سلف کے پس کہا بیشک اللہ بلا لیگا ظالم کے لیے اوسکے مظلوم کے کہ جسنے غیبت کی اوسکی جیسے کہ بلا لیگا حجاج سے اوسکا کہ جسپر ظلم کیا ہو دوسری وہ شخص کہ مدد چاہتے ہیں اوس سے بگاڑنے خلاف شرع کے درست ہو کہ ذکر کریں اوسکا تیسری فتوی پوچھنے والا جب محتاج ہو طرف ذکر کرنے سوال کے جیسا کہ کہا ہندنے کہ ابوسفیان ایک مرد بخیل ہے نہیں دیتا مجکو جو کفایت کرے مجکو اور یہ سب شکایت ہے لیکن یہ جب درست ہے کہ اسمیں کچھ فائدہ ہو جو کبھی ڈرانا ہے ظالم کا کسیکی بدی سے جب کہ جانتا ہو کہ اگر نہ ذکر کرونگا تو البتہ قبول کیجاویگی گواہی اوسکی جیسے ذکر کرنا ہے مزکی یعنی گواہوں کا حال بیان کرنے والا یا کوئی معاملہ کرتا ہو کسی سے یا نکاح کرتا ہو کسی سے اور یہ جانتا ہو کہ اوسکو مضرر پہونچیگا تو ذکر کرے اوسکو فقط اوسکے لیے کہ اندیشہ ہو ضرر پہونچنے کا اوسکو یا تجہر یوں کہ مشہور ہو اوس نام سے کہ جسمیں کچھ عیب ہو جیسے چندھا اور لنگڑا اور بھینگا اور نام کی طرف یعنی جو اچھا ہو بہتر ہے جیسے یہ کہ ہو کھلم کھلا عیب کرنے والا نہ برا لے اوسکے ذکر سے جیسے محدث و شارح کا حسن رح نے تین میں کہ نہیں غیبت اونکے لیے ہوا و ہوس والا اور فاسق فسق کرتا ظاہر میں اور امام ظالم اور یہ سب کھلم کھلا کرتے ہیں نہیں برا مانتے ذکر سے اور صحیح یہ ہے کہ ذکر فاسق کا اوس گناہ کا کہ جسکو چھپاتا ہے اور برا مانتا ہے اور اوسکے ذکر سے نہیں درست بغیر عذر کے۔ **فصل** علاج نفس کے باز رکھنے کا غیبت سے یہ ہے کہ دھیان کرے اوس وعید کو جو اوسکے

حق مین وارد ہوا ہی اور اس قول مین آنحضرت کے اِنَّ الْغِیْبَۃَ اَسْرَعُ فِیْ حَسَنَاتِ الْعَبْدِ مِنَ النَّارِ فِی الْیَبْسِ
یعنی بلاشبہ غیبت بہت جلد تاثیر کرتی ہی نیکیون کے نابود کرنے مین آگ سے خشک چیز کے جلانے مین اور آیا ہی کہ غیبت
نیکیان غیبت کرنے والے کی نقل کیجاتی ہین طرف دیوان مظلوم کے کہ جو ظلم رسیدہ ہی ساتھ غیبت کے پس دیکھے نیکیون کی کمی مین
اور غیبت کی بہتایت مین اور اوس سے نوبت پہونچتی ہی اوسکے افلاس کی تقریب پھر چاہیئے کہ دھیان کرے اپنے نفس کے
عیبون مین پس اگر ہووے اوسمین کوئی عیب تو مشغول ہووے ساتھ عیب نفس اپنے کے غیر اپنے سے یعنی غیر کا عیب نہ دیکھے اپنے غیبت مین
مشغول ہووے اور اگر کیا ہو کوئی گناہ چھوٹا تو جانے کہ نقصان اوسکا اس اپنے نفس کے چھوٹے گناہ سے بہت ہی اوسکے نقصان سے
اوسکے غیر کے بڑے گناہ سے یعنی یون سمجھے کہ جیسا میرا چھوٹا گناہ میرے حق مین مضر ہی ویسا اور کا بڑا گناہ میرے حق مین مضر ہی
اور اگر نہووے اوسمین کوئی عیب تو چاہیئے کہ جانے کہ جہل میرا اپنے نفس کے عیبون سے بڑا عیب ہی یعنی اپنے مین عیب سمجھنا خود ایک
بڑا عیب ہی اور کہان خالی ہوتا ہی آدمی عیب سے پھر اگر خالی ہووے اوس سے تو شکر کرے اللہ کا بدلے غیبت کے پس متحقق عیب کرنا لوگون کا اور
کھانا گوشت مردار کا بڑے عیبون مین سے ہی پس چاہیئے کہ بچے اوس سے پھر جب نکل جاتی ہو مونہہ سے غیبت تو لائق ہی کہ کوشش
چاہے اللہ سے اور چاہوے اوسکے پاس کہ جسکی غیبت کی ہی اور کہے کہ مینے ظلم کیا تجہپر سو معاف کر مجھے اپنی شقاوت اوس سے پھر
بتاوے اوسکو توبہ تعریف کرے اوسکی اور بہت دعا کرے اوسکے لیے اور بہت کرے نیکیان یہان تک کہ جب نقل کیجاوین بعضی
نیکیان طرف دیوان مظلوم کے تو باقی رہین اوسکے لیے جو کفایت کرین اوسکو پس یہ کفارہ ہی غیبت کا تمام ہوا کلام امام غزالی رحمۃ اللہ
علیہ کا ✦ غیبت کھانی ہی حسنات کو جیسے کہ کھاتی ہی آگ لکڑیون کو کہا بعضون نے کہ مثال اوس شخص کی کہ غیبت کرتا ہی لوگون کی مانند
مثال اوس شخص کے ہی کہ کھڑا کرتا ہی منجنیق پس پھینکتا ہی اوس سے نیکیان اپنی مشرق اور مغرب کی جانب اور دیا جاویگا
ایک شخص کو نامۂ اعمال اوسکا پس دیکھیگا اوسمین نیکیان کہ نہین کی ہونگی اوسنے وہ پس کہا جاویگا اوسکو کہ یہ اوس جرمکے
کہ غیبت کی تھی تیری لوگون نے حال انکا تو نہین جانتا تھا اور آیا ہی کہ ذکر کیا گیا غیبت کا سلف نہ الدبارکے پس کہا اگر رہتا زنا
غیبت کرنے والا تو البتہ غیبت کرتا مین اپنے ماں باپ کی اسلیے کہ وہ بہت حق ہین نسبت اور لوگون کے میری نیکیون کے اور کہا گیا
واسطے حسن بصری کے کہ فلانے شخص نے غیبت کی تیری پس بھیجا اونھون نے طرف اوسکے طباق شیرینی کا اور کہلا بھیجا کہ جسکو خبر
پونہچی تھی کہ تو نے تحفہ بھیجا ہین طرف میرے نیکیان اپنی پس لا تا کہ بدلہ دونگا مین تیرے اوسکا **شرح شرعۃ الاسلام**
حرام ہی سننا غیبت کا جو کوئی سنے غیبت محرمہ رد کرے اوسکو اور بڑا جانے غیبت کرنے والے کو پھر
اگر عاجز ہو منع کرنے سے یا نہ مانے کوئی اوسکا منع کرنا تو الگ ہو جاوے اوس مجلس سے اگر ممکن ہو اوسکو فرمایا اللہ تعالی نے
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْہُ یعنی اور جب سنتے ہین بیہودہ لغو کو تو مونہہ موڑتے ہین اوس سے اور فرمایا
اللہ تعالی نے وَالَّذِیْنَ ہُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ یعنی اور بندے رحمن کے وہ ہین کہ جو لغو سے مونہہ موڑتے ہین
اور فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا ✦ یعنی کان اور آنکھ
اور دل یہ ان سب سے پوچھا جاویگا کہ تمھارے صاحبون نے کیا کیا ✦ اور فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ
فِیْ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْہُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ ✦ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ
الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ یعنی اور جب دیکھے تو اون لوگون کو کہ بیٹھتے ہین ہماری آیتون مین یعنی انکو رد کرنے
اور طعن کرنے مین تو موڑ مونہہ اوسسے یہان تک کہ بیٹھین وہ اور بات کے ذکر کرے مین اور اگر بھلا دیوے تجکو شیطان تو مت بیٹھ

بعد یاد آنے کے ساتھ قوم ظالمین کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ رَدَّ اللّٰہُ عَنْ وَّجْھِہِ النَّارَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی جو کوئی رد کرے اپنے بھائی مسلمان کی آبرو پیٹھ پیچھے سے رد کریگا اللہ اوسکے مونہہ سے آگ دوزخ کی روز قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے اور آیا ہی کہ کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو پس کہا صحابی نے کہ کہاں ہی مالک بن دخشم پس کہا ایک شخص نے کہ وہ منافق ہی نہیں دوست رکھتا اللہ کو اور اوسکے رسول کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَقُلْ ذٰلِکَ اَلَا تَرَاہُ قَدْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ وَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ یعنی مت کہہ تو یہ کیا نہیں دیکھتا ہی تو اوسکو کہ تحقیق کہا اوسنے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چاہتا ہی اوس سے خشنودی اللہ تعالیٰ کی اور باشبہ اللہ نے تحقیق حرام کیا ہی آگ پر اوس شخص کو کہ کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اوس حال مین کہ چاہتا ہو بسبب اوسکے رضامندی اللہ کی نقل کی یہ بخاری مسلم نے ۔

باب بیچ بیان اون چیزون کے کہ مباح ہی بسبب غیبت اونکے سے

جاننا چاہیے کہ غیبت مباح ہوتی ہی واسطے غرض صحیح شرعی کے کہ ممکن ہو پہنچنا طرف اوس غرض کے مگر بسبب غیبت کے اور وہ چھ سبب سے ہی ایک تو اظہار ظلم پس جائز ہی مظلوم کے لیے یہ کہ اظہار ظلم کرے طرف سلطان اور قاضی وغیرہما کے کہ جو حکومت رکھتے ہون یا قدرت رکھتے ہون اوسکے انصاف پر ظلم کرنے والے اوسکے سے پس کہے ظلم کیا مجھپر فلانے نے ایسا دوسرے مدد چاہنی خلاف شرع کی تغییر پر اور گنہگار کے پھیرنے پر طرف راہ نیک کے پس کہے اوس سے کہ امید رکھتا ہو کہ وہ قادر ہی اوس خلاف شرع کے ازالے پر کہ فلانا کرتا ہی ایسا پس باز رکھے اوسکو اوس سے اور جائز ہی یہ بسبب ہونے مقصود اوسکے کے پہونچنا طرف ازالہ منکر کے پس اگر یہ قصد کرے یہ تو ہوگا یہ ذکر کرنا حرام تیسرے استفتا پس کہے مفتی سے کہ ظلم کیا مجھپر باپ میرے نے یا بھائی میرے نے یا خاوند میرے نے یا فلانے نے ایسا پس کیا جائز ہی اوسکو یہ اور کیا ہی راہ میری خلاصی کی اوس سے اور حاصل کرنے حق میرے کی اور دفع ظلم کی اور مانند انکے کے پس یہ جائز ہی حاجت کے لیے ولیکن بڑی احتیاط کی بات اور افضل یہ ہی کہ کہے کیا کہتا ہی تو ایسے شخص کے حق مین یا زوج کے حق مین کہ ہوا مراوسکا ایسا ایسے کہ حاصل ہو جاتی ہی اوس سے غرض بغیر تعین کے اور باوجود اسکے تعین جائز ہی جیسا کہ گذرا حدیث ہند مین چوتھے بچانا مسلمانون کا شر سے اور خیرخواہی اونکی اور یہ کئی طرح پر ہوا ایک تو جرح کرنا مجروحین یعنی ناقصین کا قسم راویون اور گواہون سے اور یہ جائز ہی ساتھ اجماع مسلمانون کے بلکہ واجب ہی حاجت کے لیے اور دوسرے شورہ دینا بیچ مصاہرت انسان کے یعنی ناتے نسبت مین یا بیچ مشارکت کے یا امانت رکھنے کے یا معاملہ کرنے کے کسی سے اور عیبناکی کے پس واجب ہی شورہ دینے والے پر یہ کہ نہ چھپاوے حال اونکا بلکہ بیان کردے برائیان جو اونمین ہون بنیت خیرخواہی کے اور تیسرے جب کہ دیکھے طالب علم کہ آمد و رفت کرتا ہی طرف مبتدع یا فاسق کے علم پڑھنے کے لیے اور ڈرتا ہی کہ ضرر پاویگا وہ طالب علم بسبب اوسکے تو لازم ہی اوسکو خیرخواہی کرنی اوسکی ساتھ بیان کرنے حال اوسکے کے بشرطیکہ قصد کرے اوسکی خیرخواہی کا اور اسمین بھی غلطی مین پڑ جاتے ہین لوگ کہ کبھی باعث ہوتا ہی اوسکے کہنے والے کو حسد اور شیطان اوسکو فریب دیتا ہی اور خیال مین ڈالتا ہی کہ یہ خیرخواہی ہی پس خوب ہوشیار رہے اسمین اور چوتھے یہ کہ کوئی حکومت رکھتا ہو سر انجام دینے خدمت کا اوسے بوجہ احسن نہ ہوتا ہو یا تو اس سبب سے کہ وہ لائق اوسکے نہ ہو یا بسبب اوسکے کہ فاسق ہو یا غافل ہو یا غیر ذلک تو واجب ہی ذکر کرنا اوسکا بڑے حاکم کے آگے کہ اوسپر حاکم ہوتا کہ موقوف کردے وہ اوسکو اور حاکم کرے اوسکو کہ لائق ہو حاکمی کے یا جان لے حال اوسکا تاکہ معاملہ کرے اوس سے موافق حال اوسکے کے اور اعتبار نکرے اوسکا اور سعی کرے اوسکی تعلیم

دوستی مین تمام ہوئین چار قسمین چوتھی قسم کی آپ یا پانچوین قسم اوسمین بھی قسم کے آگے یہ ہی کہ ہو علی الاعلان فسق کرنے والا یا بدعت کرنے والا جیسے علی الاعلان شراب پیتا ہی یا لوگون سے دغدلیتا ہی اور معصول و اموال لوگون کے لیتا ہی از راہ ظلم کے اور متولی ہوتا ہی امور باطلہ کا پس جائز ہی ذکر کرنا اوسکا ساتھ اون چیزون کے کہ علی الاعلان کرتا ہی اونکو اور حرام ہی ذکر کرنا اوسکے اور عیبون کا مگر یہ کہ ہو اوسکے جواز کے لیے کوئی اور سبب اون سبمون مین سے کہ ذکر کیے ہمنے پہلے تعریف یعنی معلوم کروانا پس جسکو آدمی معروف ایک لقب کرمانا بہ چیدھے اور لنگڑے اور بہرے اور اندھے اور بھینگے وغیرہم کے تو جائز ہی معلوم کروانا اونکا ساتھ اسکے اور حرام ہی کہنا اونکا بسبب نقصان بیان کرنے اوسکے کے اور اگر ممکن ہو معلوم کروانا اونکا اور طرح تو اولی ہی پس یہ چھ سبب ہین کہ ذکر کیا ہی انکو علمانے اور اکثر انکے پر اجماع ہی علما کا اور دلیلین انکی احادیث صحیحہ سے ثابت ہین ۱۲ منہ

ریاض الصالحین تمام ہوا علامہ غیبت وغیرہ کا اور چاہئے اس آیت مین کہ رکھتے ہمنے آگے اسکی تعریف خوبی بڑی متقی کی بیان فرمائی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ○

اے لوگون پیدا کیا ہمنے تمکو ایک مرد اور ایک عورت سے اور کیا ہمنے تمکو جماعتین اور قبیلے تو آپسمین پہچانا سا ہو تم کہا شبہ بڑا بزرگ تم مین نزدیک خدا کے بڑا پرہیزگار تمھارا ہی بیشک خدا دانا خبردار ہی **فتح** اے آدمیون ہمنے تمکو بنایا ایک مرد اور ایک مادہ سے اور کر دیئے تمھارے ذاتین اور گوتین تا آپسکی پہچان ہو معتبر عزت اللہ کے ہان اوسی کو بڑی جسکو ادب بڑا اللہ سب جانتا ہی خبردار **تفسیر** یعنی بڑا انسان ذات کی اور قوم کی عبث ہین صفت نیک چاہیے نری ذات کس کام کی **مو** ایک مرد اور ایک عورت سے یعنی آدم اور حوا علیہما السلام سے یا یہ مراد ہی کہ ہر ایک تم مین سے پیدا ہوا ہی باپ اور ماں سے پس نہین ہی کوئی تم مین سے مگر کہ وہ منسوب ہوتا ہی ساتھ رحم کے مثل اوسی چیز کے کہ منسوب ہوتا ہی ساتھ اوسکے دوسرا برابر سرا برابر پس نہین ہی کچھ دعوے تمھارا خبردار اور بڑائی کرنے کی نسب مین اور شعوب جمع شعب کی ہی اور شعب کہتے ہین پہلے طبقے کو اون طبقون مین سے کہ اونپر عرب بٹے ہین اور وہ یہ ہین شعب اور قبیلہ اور عمارہ اور بطن اور فخذ اور فصیلہ پس شعب جمع کرتا ہی قبائل کو اور قبیلہ جمع کرتا ہی عمارہ کو اور عمارہ جمع کرتا ہی بطون کو اور بطن جمع کرتا ہی افخاذ کو اور فخذ جمع کرتا ہی فصائل کو خزیمہ شعب ہی اور کنانہ قبیلہ اور قریش عمارہ اور قصی بطن اور ہاشم فخذ اور عباس فصیلہ اور شعب کا نام شعب اسلیے ہوا کہ قبائل منشعب ہوتے ہین اون سے تو آپسمین شناسا ہو تم یعنی نہین مرتب کیا تمکو شعوب و قبائل پر مگر اسلیے کہ پہچانے بعض تمھارا منسب بعض کا پس نسبت کیا جاوے طرف غیر باپون اپنے کے اسلیے کہ فخر کرو تم ساتھ آباؤ اجداد کے اور دعوی کرو فضائل کا منسبون مین پھر بیان فرمائی وہ صفت کہ اوس سے بزرگ ہوتا ہی انسان غیر اپنے پر اور حاصل کرتا ہی شرف و بزرگی اللہ تعالی کے نزدیک پس فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ یعنی جسکو خوش لگے یہ کہ ہو بہت بزرگ لوگون مین تو چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اور ابن عباس سے منقول ہی كُلُّ الدُّنْيَا اَعْنِيْ وَكَرَمٌ اٰخِرَةُ التَّقْوٰى یعنی بزرگی دنیا کی تونگری ہی اور بزرگی آخرت کی تقوی اور روایت کیا گیا ہی کہ طواف کیا آنحضرت علیہ السلام نے روز فتح مکے کے پھر حمد و ثنا کی اللہ کی پھر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَكَبُّرَهَا يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ یعنی سب تعریفین ثابت ہین اوس خدا کے لیے کہ دور کی تم سے نخوت و بڑائی جاہلیت کا اور تکبر اوسکا اے لوگون نہین ہین لوگ مگر دو طرح کے ایک تو مومن پرہیزگار بزرگ ہے نزدیک

اور دوسرے فاجر بخت ذلیل خوار اللہ کے نزدیک کیونکر پڑھی آپ نے یہ آیت اِنَّ اَکْرَمَکُمْ الخ اور یہ بدبخت شجر دشت منقول ہے کہ لڑکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے بازار میں پس دیکھا ایک غلام کالے کو کہ کہتا ہے جو کوئی خریدے مجکو اس شرط پر خریدے کہ نہ منع کرے مجکو پانچوں نمازوں کے پڑھنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے پس خریدا اوسکو کسی صحابی نے پھر بیمار ہوا وہ پس اوسکی خبر پوچھنے کو تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر وہ مرگیا پس حضرت اوسکے دفن کرنے کو گئے پس کہا بعضے لوگوں نے اوسکے مقدمے میں کچھ یعنی حقارت اوسکی بیان کی پس نازل ہوئی یہ آیت اور دانا ہے یعنی جانتا ہے دلوں کی بزرگی و تقوی کو اور خبردار ہے یعنی خبر رکھتا ہے بقدر ورجہ ارادوں کی بیچ خواہشوں اوکے ۔ مل آیا ہے کہ فتح مکے کے دن رسول علیہ السلام نے بلال کو حکم کیا کہ کعبے کی چھت پر چڑھ کر اذان کہیں عتاب بن اسید نے کہا کہ الحمد للہ کہ میرے باپ کو حق تعالی نے اسسے پہلے مار ڈالا تا یہ روز نہ دیکھے اور حارث نے کہا کہ محمد نے کسیکو سوائے اس کالے کوے کے نہایا کہ وہ اذان کہے اور ابوسفیان نے کہا کہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں ڈرتا ہوں کہ خدا آسمان کا اوسکو اسکی خبر دے جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے کہ شرف اور قبائل و نسب واسطے پہچاننے آپس کے مقرر ہوئے ہیں واسطے تعارف کے پس تم اولاد لوگوں فخر مت کرو نسب والے کے نکرو اصل تم سب کی ایک مرد و ایک عورت ہے کہ آدم و حوا ہیں فخر کرنا ساتھ نسب و مال کے کچھ اعتبار نہیں رکھتا بلکہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ الخ رسول علیہ السلام نے فرمایا اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی یعنی حسب مال ہے اور بزرگی تقوی ہے اور یہ بھی فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ یعنی بیشک اللہ نہیں دیکھتا تمہاری صورتوں اور مالوں کی طرف ولیکن دیکھتا ہے تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف اور کہا ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی بڑی بزرگی تقوی ہے اور بڑی بدبختیوں کی بدبختی بدکاری ہے آو پوچھا آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگوں میں کونسا شخص بہتر ہے بزرگ فرمایا اَکْرَمُھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰھُمْ یعنی بہت بزرگ زیادہ ہے جو بہت پرہیزگار ہو اور نہیں پہچانے عرض کیا کہ نہیں سوال کرتے ہم آپسے فرمایا فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْئَلُوْنِیْ یعنی کیا قبائل عرب کا حال پوچھتے ہو مجھسے کہا صحابہ نے ہاں فرمایا فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا یعنی پس اچھے تمہارے جاہلیت میں اچھے تمہارے ہیں اسلام میں جب کہ سمجھ پیدا کریں دین کی ظاہر اسل آیت کا یہ ہے کہ نسب و حسب سوائے تقوی کے کام نہیں آتا جو کہ مفسر ساتھ نسب کے ہیں اوسکو منتسب ہو اپنے اور اس آیت کو پیش نظر اپنے رکھیں ۔ معا بخ روایت کی ابوداؤد نے اپنے مراسیل میں اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اپنے سنن میں بہ ہری سے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی بیاضہ کو یہ کہ نکاح کردیں وہ ابا ہند سے ایک عورت کا پیغام بھیجا پس اسے کہا خود اپنے بارسول اللہ کیا نکاح کریں ہم اپنی بیٹیوں کا اپنے موالی یعنی غلاموں کو آزاد سے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی اخیر آیت تک اور کہا ابوہند حجام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ۔ کہا مجاہد نے کہ نہیں پیدا کیا اللہ تعالی نے فرزند مگر نطفہ مرد اور عورت دونوں کے سے اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی ۔ اور روایت کی احمد اور ابن جریر اور ابن مردویہ اور بیہقی نے بقبہ بن عامر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حال اوسکا یہ ہے کہ ان تمہارے منسوبوں سے کسیکو فوقیت کسی پر نہیں مثل سوئی کے تم سب بیٹے آدم کے ہو برابر سر سر کچھ اعتبار نہ کنوا سکا نہیں کہ کسب کو کسی پر فضیلت مگر بسبب دین اور تقوی خدا کے بلاشبہ اللہ نہیں سوال کریگا تمسے تمہارے حسب سے اور نہ تمہارے نسب سے اور روایت کی ابن مردویہ اور بیہقی نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَمَرْتُکُمْ فَضَیَّعْتُمْ الخ یعنی بلاشبہ اللہ تعالی

فرماویگا روز قیامت کے کہ حکم کیا میںنے تمکو پس ضائع کیا تمنے اوس چیز کو کہ تاکید کی تھی تینے تمھارے اوپر بلند کیا یعنی بڑھایا تمنے اپنے نسبوں کو پس آج کے روز بلند کرونگا مین نسب اپنا اور پست کرونگا مین تمہارے نسبوں کو اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ یعنی کہان ہین پرہیزگار کہان ہین پرہیزگاران آکرم کم عند اللہ اتقکم اور روایت کی طبرانی اور ابن مردویہ نے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماویگا اللہ تعالی روز قیامت کے یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ جَعَلْتُ نَسَبًا وَّجَعَلْتُمْ نَسَبًا الخ یعنی اے لوگون بلاشبہ مینے مقرر کیا ایک نسب اور تمنے بھی مقرر کیا نسب پس مقرر کیا مینے یہ کہ بہتر تم مین نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تم مین کا ہے زیادہ تمنے مگر یہی کہا تمنے کہ فلانا بہت بزرگ ہے فلانے سے اور فلانا بہت بزرگ ہے فلانے سے اور مین آج کے دن بلند کرتا ہون نسب اپنا اور پست کرتا ہون نسب تمہارا اَلَا اِنَّ اَوْلِیَائِیَ الْمُتَّقُوْنَ یعنی آگاہ ہو بلاشبہ میرے دوست پرہیزگار ہین اور روایت کی خطیب نے علی بن ابی طالب سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن قیامت کا کھڑے کیے جاوینگے بیچ میدان کے اللہ تعالی کے غُرْلًا بُھْمًا یعنی برہنہ تن کیے ہوئے کالے کالے ٹوٹے پھر فرماویگا اللہ تعالی اے میرے بندون امر کیا مینے تمکو پس ضائع کیا تمنے امر میرا اور بلند کیے تمنے نسب اپنے اَنَا الْمَلِکُ الدَّیَّانُ اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی مین بادشاہ جزا دینے والا ہون کہان ہین پرہیزگار کہان ہین پرہیزگار۔ بلاشبہ بہت بزرگ تمہارے نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تمہارے ہین اور روایت کی ابن مردویہ نے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّاسُ کُلُّھُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ وَلَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا عَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا اَحْمَرَ عَلٰی اَبْیَضَ وَلَا اَبْیَضَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی یعنی تمام آدمی اولاد آدم کی ہین اور آدم پیدا کیے گئے مٹی سے اور نہین فضیلت ہے عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر اور نہ سرخ کو گورے پر اور نہ گورے کو سرخ پر مگر بسبب تقوی کے اور روایت کی طبرانی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَۃٌ لَا فَضْلَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوٰی یعنی مسلمان بھائی ہین آپسمین نہین فضیلت کسیکو کسی پر مگر بسبب تقوی کے اور روایت کی احمد نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا الخ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہے نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ترک کرے مدد اوسکی تقوی اس جگہہ ہے اور اشارہ کیا حضرت نے ساتھہ ہاتھہ اپنے کے اوپر سینے اپنے کے اور نہ چاہیے کہ دوستی کریں دو شخص اللہ کی راہ مین پھر جدائی ڈالین آپسمین مگر کہ نئی بات نکالے دین مین کوئی اونمین سے یعنی کوئی صورت بدعت کی جاہو جاوے دوسرا اوسسے وَالْحَدَثُ شَرٌّ وَالْمُحْدِثُ شَرٌّ اور روایت کی احمد نے کہ آنحضرت نے فرمایا واسطے ابی ذر کے تامل کر تو کہ نہین ہے تو بہتر احمر اور نہ اسود سے مگر یہ کہ بزرگی حاصل ہوگی کسیکو ساتھہ تقوی کے اور روایت کی بخاری نے ادب مین ابن عباس سے کہ کہا نہین جانتا مین کہ کیا کہے کہ عمل کرے اس آیت پر یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ یہان تک کہ پہنچے ان لفظون تک اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ پس کہتا ہی ایک شخص دوسرے شخص کو کہ مین بہت بزرگ ہون تجھسے پس نہین ہے کوئی بہت بزرگ کسی سے مگر بسبب تقوی خدا کے اور روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابن عباس سے کہ کہا کسی چیز کو گنتے ہو تم بزرگی اس حال مین کہ بیان کردی اللہ تعالی نے بزرگی کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور کسی چیز کو گنتے ہو تم حسب افضل تمہارا از روے حسب کے وہ ہی کہ بہت اچھا رکھتا ہی تم مین خلق اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے اور احمد نے اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور خرائطی نے مکارم الاخلاق مین

کہ کھڑا ہوا ایک شخص عارف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے پس عرض کی کہ یا رسول اللہ لوگوں میں کون اچھا ہے فرمایا اَتْقَاهُمْ وَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاٰمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ یعنی جو خوب قاری ہو اور نہیں اور بہت ڈرتا ہو اللہ عزوجل سے اور بہت حکم کرتا ہو اچھی باتوں کا اور بہت منع کرتا ہو بری باتوں سے اور بہت سلوک کرتا ہو ناتے داروں سے + اور روایت کی احمد نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہیں خوش کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چیز نے دنیا سے اور نہ خوش کیا اونکو کسی شخص نے کبھی برابر تقوی والے کے + اور روایت کی حکیم ترمذی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ اَهَابَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَمَنْ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ اَهَابَهُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ یعنی جو ڈرتا ہے اللہ سے ڈراتا ہے اللہ اوس سے ہر چیز کو اور جو نہیں ڈرتا ہے اللہ سے ڈراتا ہے اوسکو اللہ ہر چیز سے + منقول ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ گذرے ایک کھیتی پر وہاں کوئی جانور شیر یا بچھو اور تھا کہ لوگ جانے سے باز رہتے تھے وہ شیر یا بچھو لے گئے اور شاید اوسکو دفع کر دیا اور پھر حدیث فرمائی + اور روایت کی حکیم ترمذی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَيَاءُ زِيْنَةٌ وَالتُّقٰى كَرَمٌ وَخَيْرُ الْمَكَاسِبِ الصَّبْرُ وَانْتِظَارُ الْفَرَجِ مِنَ اللّٰهِ عِبَادَةٌ یعنی حیا زینت ہے اور تقوی بزرگی ہے اور بہترین سواری صبر ہے اور انتظار خوشی کا اللہ سے عبادت ہے + اور روایت کی حکیم ترمذی نے اور دیلمی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ اپنے بندے سے بھلائی کا تو ڈالتا ہے بے پروائی اوسکے نفس میں اور تقوی اوسکے دل میں اور جب ارادہ کرتا ہے اپنے بندے سے برائی کا پیدا کرتا ہے محتاجگی کو درمیان دونوں آنکھوں اوسکی کے یعنی سامنے اوسکے کہ قانع نہیں ہوتا اللہ کے دیے پر بلکہ حریص ہوتا ہے ہر چیز پر + اور روایت کی ابو یعلی اور ابن ضریس نے فضائل قرآن میں اور خطیب نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا وصیت کیجیے مجکو پس فرمایا کہ لازم کر اپنے پر تقوی اللہ کا اسلیے کہ وہ جمع کرنے والا تمام بھلائیوں کا ہے اور لازم کر اپنے پر جہاد کو اسلیے کہ وہ رہبانیت مسلمانوں کی ہے اور لازم کر اپنے پر ذکر اللہ کو اور تلاوت کتاب اللہ کو اسلیے کہ وہ نور ہے تیرے لیے زمین میں اور سبب ذکر کا ہے تیرے لیے آسمان میں اور بند کر اپنی زبان کو غیر خیر سے پس تحقیق تو بسبب اسکے غالب آویگا شیطان پر + اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ابی نضرہ سے کہ ایک شخص داخل ہوا بہشت میں پس دیکھا اپنے غلام کو اوپر اپنے مانند سائے کے پس کہا قسم ہے خدا کی اے رب میرے بلاشبہ یہ البتہ غلام تھا دنیا میں پس کس چیز نے پونہچایا اسکو اس مرتبے کو فرمایا اللہ تعالی نے یہ تھا بہتر تجھ سے عمل میں + اور روایت کی بزار نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ الخ یعنی تم سب اولاد آدم ہو اور آدم پیدا کیے گئے مٹی سے اور البتہ بازرہیں لوگ فخر کرنے سے ساتھ باپوں اپنے کے والا البتہ ہونگے خوار تر اللہ کے نزدیک نجاست کے کیڑے سے + اور روایت کی ترمذی نے اور ابن جریر اور حاکم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کر کھو تم اپنے نسبوں سے اوسقدر کہ سلوک کرو تم اوس سے اپنے ناتے داروں سے اسلیے کہ سلوک کرنا ناتے داروں سے سبب محبت کا ہے اہل میں سبب زیادتی کا ہے مال میں سبب تاخیر کا ہے اجل میں + اور روایت کی ابن ابی شیبہ اور احمد نے اور مسلم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَرْبَعٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُهُنَّ اُمَّتِيْ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ یعنی چار چیزیں ہیں کفار کی رسموں میں سے کہ نہیں چھوڑیگی یا وہ کو امت میری محکم کرنا ساتھ حسبوں کے اور طعن کرنا نسبوں میں اور طلب مینہ کی کرنی ساتھ ستاروں کے کہ فلانے برج میں آویگا فلانا ستارہ تو مینہ برسیگا اور نوحہ کرنا + درمنثور + اکثر گمان بد اور جسس اور غیبت میں کہ آدمی مبتلا ہوتا ہے

اس سبب سے ہوتا ہی کہ اورون کو چشم حقارت سے دیکھتا ہی اور اپنے تئین نظر بزرگی سے پس اسلیے تیرے خداوند نے ایسی بات کی طرف تجکو ہدایت کی کہ باز رکھے تجکو اورون کے ذلیل و حقیر جاننے سے ساتھ دیکھنے فضیلت اپنی کے اوپر وہ بات یہ ہی کہ اے لوگون تم سبکی ایک اصل ہی نر اور مادہ یعنی آدم و حوا پس اپنی اصل کو دیکھو تا اور ونپر تفاخر نکرو جانو کہ ہم سب ایک ہی اصل سے ہین وجہ تفاخر کی کیا ہان فضیلت باعتبار تقوی کے ہی نزول اس آیت کا بیچ حق ثابت بن قیس بن شماس کے ہی کہ ایک روز حضرت کی مجلس مین دیر کر آئے پاس حضرت کے جگہہ نپائی جو حضرت کے پاس بیٹھا تھا اوسکو طعن کی راہ سے کچھ کلمات ناشایستہ کہے چنانچہ بیان فضل اسکا بیچ تفسیر آیت یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ الخ کے گذر چکا ہی پس اوتری آیت یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ لفظ ناس قرآن مین عام بھی آتا ہی اور خاص بھی یہان مراد عام ہی کہ فرمایا اے آدمیون پیدا کیا ہمنے تم سبکو ایک اصل سے کہ وہ آدم و حوا ہین تم سب بھائی ہوا پسمین کہ مان اور باپ تمھارے ایک ہی ہین اور برادری رحم و شفقت کو واجب کرتی ہی پس ترک کرو قتال کا اور صلح آپسمین رکھنی اور تجسس نکرنا اور لقب بد سے نہ پکارنا اور کسی پر گمان بد نہ لیجانا اور تجسس نکرنا اور غیبت نکرنی لازم ہوا اور کیا تجکو شعوب اور قبائل تو کہ پہچانو آپسمین نہ تفاخر کرنے کے لیے اسلیے کہ تعارف نہونے مین خرابی دنیا کی ہی پس شعب مانند شہر کے ہوا اور قبیلہ مانند قریے کے یعنی تجکو قبائل کلان اور خورد کیا ہمنے معرفت کے لیے نہ مفاخرت کے لیے پس اگر نام سے نہ پہچانے تو قبیلے سے پہچانے مثلاً دو زید ہون تو زید تہمتی زید قریشی سے بسبب قبیلے کے جدا ہوگا اور فخر حاصل ہی تو تقوی سے ہی کہ فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ حاصل یہ کہ نرے نسب سے کوئی بزرگ نہین ہوتا جیسا کہ فرمایا حضرت نے مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ یعنی جسنے عمل مین تاخیر کی نسب سے سبب سے مقدم نہین ہوگا مطیع بے نسب افضل ہی عاصی با نسب سے ہان جسمین تقوی اور نسب دونون جمع ہون تو البتہ اعلی درجے کو پونہچیگا ✦ **زاہدی تنبیہ** ✦ امام غزالی رحمہ اللہ منہاج مین لکھتے ہین کہ نفس سرکش ہی اسکو لگام تقوی سے ابعدار کر جانا چاہیے کہ تقوی ایک گنج ہی عزیز اگر وہ حاصل ہوا تو خیر کثیر اور رزق بڑا اور مطلب یا بی عظیم اور غنیمت بڑی اور بادشاہت بڑی پائی تو نے بھلائی دنیا و آخرت کی آسمین جمع کی ہی اور اس خصلت کے تحت رکھی ہی کہ نام اوسکا تقوی ہی اور تامل کر کہ قرآن شریف مین کتنی ہی جاے ذکر اوسکا کیا ہی اور کتنی بھلائی اور ثواب ساتھ اوسکے متعلق کیے ہین منجملہ اونکے تیران تو لکھتا ہون ایک تو تعریف و مدح کرنی اللہ تعالی کی کہ متقی کے لیے فرمایا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ یعنی اور اگر صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو بلاشبہ یہ بہت خوب بات ہی دوسرے محافظت دشمنون سے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْـًٔا یعنی اگر صبر کرو گے تم اور پرہیزگاری کرو گے نہین ضرر کریگا تجکو مکر کفار کا کچھ تیسرے مدد کرنی اللہ تعالی کی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنی بلاشبہہ مدد اللہ کی ساتھ اون لوگون کے ہی کہ پرہیزگاری کی اور جو نیک کار ہین چوتھے نجات محتسبون سے اور عنایت رزق حلال کا کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی اور جو ڈرتا ہر اللہ سے اور بچتا ہی گناہون سے دیتا ہی اللہ اوسکو خلاصی دین و دنیا کی بلاؤن اور رنجون سے اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سے کہ گمان نہین رکھتا پانچوین سنو اعمال کا کہ فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور کہو بات درست سنوار یگا اللہ تمھارے لیے اعمال تمھارے بخشے گا تمھارے لیے تجکو گناہ تمھارے لفظ اعمالکم کے بعد فرمایا وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور بخشے گا گناہ تمھارے آٹھوین قبول ہونا طاعت کا موقوف ہی تقوی پر کہ فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی نہین قبول کرتا اللہ طاعت کو مگر پرہیزگاروں سے نویین بزرگ ہونا

نزدیک اللہ کے کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی بڑا بزرگ تمھارا نزدیک اللہ کے جو زیادہ پرہیزگار تمھارا ہو دوسری بشارت زندگانی اور آخرت میں کہ فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ یعنی جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں اسکے لیے بشارت ہو دنیا کی زندگانی میں اور آخرت میں گیارھویں نجات آگ دوزخ سے کہ فرمایا ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا یعنی پھر نجات دینگے ہم اون لوگوں کو کہ پرہیزگاری کی تھی بارھویں خلود یعنی ہمیشہ رہنا بہشت میں کہ فرمایا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ یعنی طیار کی گئی ہے بہشت پرہیزگاروں کے لیے کہ ہمیشہ اومیں رہینگے تیرھویں نصیب ہونا آسمان و زمین کی برکتوں کا کہ فرمایا وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰٓی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰکِنْ کَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰھُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ یعنی اور اگر باشندے بستی والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ کھولتے ہم اوپر برکتیں آسمان و زمین سے کہ مینہہ برساتے آسمان سے اور زمین میں غلہ وغیرہ پیدا کرتے ولیکن جھٹلایا اونھوں نے رسولوں کو پس سزا دی ہمنے اونکو ساتھ عذاب کے بسبب گناہوں کے کہ تھے کرتے یہ ہیں تمام خیر و سعادت دونوں جہان کی کہ تقوی کے تحت رکھیں ہیں پس فراموش نکر نصیب اپنے کو تقوی سے اور جاننا چاہیے کہ اصل عبادت میں تین چیزیں ہیں ایک توفیق و تایید اللہ تعالی کی پس وہ بھی متقیوں کے لیے ہو جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ بلاشبہ توفیق و تایید اللہ تعالی کی ساتھ متقیوں کے ہو دوسری اصلاح عمل اور پورا کرنا تقصیر کا وہ بھی متقیوں کے لیے ہو جیسا کہ فرمایا یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ تیسری قبول عمل وہ بھی متقیوں ہی کے لیے ہو کہ فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ اور مدار عبادت کا ان تین چیزوں پر اسلیے ہو کہ اول توفیق چاہیے تا عمل کرے بعد ازاں اصلاح تقصیر ہو تا تمام ہو عمل بعد ازاں قبول ہو تا مفید ہو والاسب اکارت ہو اور ان تین چیزوں کے لیے سوال و زاری کرتے رہتے ہیں سب عابد رَبَّنَا وَفِّقْنَا لِطَاعَتِکَ وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا وَتَقَبَّلْ مِنَّا اور ان سب کا اللہ تعالی نے تقوی پر وعدہ کیا ہے اور متقیوں کو یہ سب عنایت فرمایا ہے جاہیں یہ یا نہ چاہیں پس اگر طالب عبادت کا ہو بلکہ اگر طالب سعادت دنیا اور آخرت کا ہو تو لازم ہے تمکو تامل کرنا اس ایک اصل میں کہ تمام عمر اپنی محنت عبادت میں صرف کی تقوی سے اور مشقت کرتا رہا پس اگر قبول ہی نہوئی تو ساری محنت تمام عمر کی برباد گئی اور تقوی معلوم ہی کر لیا کہ خدائے تعالی نے فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ پس اصل اس کار کی تقوی ہی کیطرف پھری اور اسی سبب سے ہے کہ عایشہ نے کہا کہ رسول علیہ السلام کو کوئی چیز دنیا کی خوش آتی تھی مانند متقی کے اور قتادہ نے کہا کہ توریت میں ہے اے فرزند آدم تقوی کر اور جس جگہ کہ چاہے تو سو اور کہتے ہیں کہ عامر بن قیس رات دن میں ہزار رکعت نماز کی ادا کرتے تھے اور جب بستر پر آتے تو اپنے نفس سے کہتے کہ ای جان سب بدیوں کے قسم خدا کی ایک لمحہ تجھسے راضی نہیں ہوا ہوں میں چونکہ تقوی نہیں کیا تو نے اور وقت مرنے کے روئے لوگوں نے کہا کہ کس چیز نے تمکو رلایا کہا اس کلام خدا نے کہ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی اللہ قبول کرتے عمل کا وعدہ کرتا ہی تقوی پر اور میں متقی ہوں نہیں اور تامل کرا ایک اور نکتے میں کہ وہ اصل سب اصلوں کی ہر دو ہے کہ ایک مرد صالح نے اپنے شیخ سے کہا کہ تمکو وصیت کیجیے شیخ نے کہا کہ تمکو وہ وصیت کرتا ہوں کہ جو وصیت کی پروردگار عالم نے کہ فرمایا وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَاِیَّاکُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰہَ یعنی اور البتہ تحقیق وصیت کی ہمنے اون لوگوں کو کہ دیے گئے کتاب پہلے تمسے اور تمکو یہ کہ ڈرو اللہ سے اور پرہیزگاری کرو پس معلوم ہوا کہ تقوی ایسی چیز ہے کہ پروردگار تعالی نے اسکی سب اگلے پچھلوں کو وصیت فرمائی اور حکم کیا سو یہ خصلت جامع ہی خیر دنیا اور آخرت کا ہو اور کافی ہے سب مہمات کو اور پونہچانے والی ہے بندے کو اعلی درجات کو غرضکہ یہ ایسی اصل ہے کہ اسپر کسی چیز کو فوقیت نہیں اور بس ہی ہو تمکو کہ بنظر توفیق

اوسمین دیکھے اور اوسپر عمل کرے واللہ الموفق والمعین تمام ہوا کلام امام غزالی رحمہ اللہ کا **تنبیہ** یہ قصہ جو کہا ہے کہ اللہ تعالی کو حاضر ناظر جانکر ڈرتا ہے اور کفر اور شرک اور اور گناہوں سے بچتا ہے تا آگ جہنم سے بچے اور قرآن کی ہر حرف کا بدلہ ہی مثلاً آنکھ کا ثواب یہ ہوگا نامحرم و گناہوں کی چیزیں آنکھوں سے نہ دیکھے زبان سے گناہوں کے کلام نکرے اسی طرح اور اعضا کا سمجھ لے خلاصہ اسکا اس حدیث میں ہے کہ ایک روز فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے استحیوا من اللہ حق الحیاء حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنے کا کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہیں اللہ سے الحمد للہ نبی اللہ نے فرمایا لیس ذالک نہیں ہے یہ یعنی نہیں ہے حق حیا کرنے کا جیسا تم ہم حیا کرتے ہیں ولکن من استحیی من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الرأس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموت والبلی ومن اراد الآخرۃ ترک زینۃ الدنیا فمن فعل ذالک فقد استحیی من اللہ حق الحیاء یعنی ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنے کا تو چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہے سر نے یعنی حواس اور فکر اور زبان اور آنکھ اور کان پس سر کو سجدہ نہ خدا کے بجائے اور اور چیزوں کو بچاوے بدی سے اور چاہیے کہ محفوظ رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہے پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور گلنے کو قبر میں اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوئی کرے یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنے کا ✤✤

قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم وان تطیعوا اللہ ورسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئا ان اللہ غفور رحیم ○

کہا اعرابیوں نے ایمان لائے ہم کہو ایمان حقیقت میں نہیں لائے تم ولیکن کہو تابعدار ہوئے ہم اور نہیں داخل ہوا ہی ایمان تمہارے دلوں میں اور اگر فرمان برداری خدا اور رسول اوسکے کی کروگے تم نہ دیگا تمکو جزا اعمال تمہارے سے کچھ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ✤ **فتح** ✤ کہتے ہیں کنوار ہم ایمان لائے تو کہو تم ایمان نہیں لائے پر کہو ہم مسلمان ہوئے اور ابھی نہیں بیٹھا ایمان تمہارے دلوں میں اور اگر حکم پر چلوگے اللہ کے اور اوسکے رسول کے کاٹ نہ لیگا تمہارے کاموں میں سے کچھ اللہ بخشنے والا ہے مہربان ✤ **تفسیر** ✤ ایک کہتا ہے کہ مسلمان ہیں یعنی زبان سے ہمنے قبول کیا اسکا مضایقہ نہیں اور ایک کہتا کہ ہمکو پورا یقین ہے جو یقین پورا ہے تو اوسکے آثار کہاں جسکو سچ یقین ہے وہ اوسکو دعوے سے ڈرتا ہے ✤ **موضح** ✤ کہا اعرابیوں نے یعنی بعض اعراب اسلیے کہ اعراب میں سے بعضے ایسے بھی تھے کہ ایمان رکھتے تھے اللہ پر اور روز آخرت پر اور وہ بعض اعراب کلام مذکور کرنے والے بنی اسد تھے کہ آئے مدینے میں بیچ قحط سالی کے اور اظہار کیا کلمہ شہادت کا اس ارادے سے کہ صدقے ملے اور احسان رکھتے تھے رسول خدا پر اپنے اسلام لانیکا ایمان لائے ہم یعنی ظاہر ہوا باطن میں کہ کہنیکو ایمان کہہ نہیں باور کیا تمنے اپنے دلوں سے ولیکن کہو اسلام لائے ہم پس ایمان سچ ماننا ہی اور اسلام داخل ہونا ہے سلم یعنی صلح کے اور نکلنا اسکے کہ ہو قابل قبول کرنے والا مومنوں سے ساتھ ظاہر کرنے شہادتین کے کیا نہیں دیکھتا تو طرف قول اللہ تعالی کے ولما یدخل الایمان الخ پس رہا جانا چاہیے کہ جو کچھ کہ ہوا قرار سے ساتھ زبان کے بغیر موافقت دل کے پس وہ اسلام ہی اور جو کچھ کہ موافق ہوا سمین دل زبان کے پس وہ ایمان ہی اور یہ باعتبار لغت کے ہی اور جو کچھ کہ شرع میں ہے پس ایمان و اسلام ایک ہی ہے جیسا کہ منقول ہوا علم کلام میں اور لفظ لما میں معنی توقع کے ہیں وہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعضے اوسمیں نہیں ایمان لائے بعد اسکے اور یہ آیت رد کرتی ہی اوپر اسکے کہ مذہب یہ ہو کہ ایمان نہیں ہوتا ہی ساتھ دل کے بلکہ ساتھ زبان ہی کے ہوتا ہے اور اگر فرمان برداری یعنی باطن میں ساتھ ترک کرنے نفاق کے لا یلتکم بصریوں نے لا یلتکم پڑھا ہی یعنی کم نہ دیگا تمکو

ثواب نیکیون تمہاری سے کچھ گھٹنے والا ہی ساتھ ڈھانکنے گناہون کے مہربان ہی ساتھ ہدایت کرنے اونکی کے واسطے توبہ کے
عیبون سے پھر وصف بیان کیا مومنین مخلصین کا کہ فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۞ مثل آیا ہی کہ ایک جماعت نے بنی اسد سے
قحط سالی مین مینے مین آکر اظہار اسلام کیا اسلیے کہ رسول علیہ السلام صدقات مین سے اونکو بھی دین اور دل سے وہ مسلمان نہ تھے
اور صبح و شام جناب نبوت مآب مین آنکر کہتے تھے کہ یا رسول اللہ تمام اعراب تنہا آپکے پاس آئے اور ہمنے اہل و عیال سمیت آپکے آگے
اور اور دون نے آپ سے ساتھ جنگ کی ہی اور ہم بغیر جنگ کے مسلمان ہوئے ہین غرض کہ بسبب اسلام اپنے کے بڑا احسان رکھتے تھے
رسول علیہ السلام پر پس یہ آیت نازل ہوئی کہ نہین ایمان لائے تم الم یعنی تابعداری تمہاری بسبب خوف قتل اور بندی کرنے کے
ہی نہ دل سے اور حقیقت ایمان کی تصدیق دل سے اور اقرار زبان سے اور بجالانا شرائع کا ساتھ اخلاص کے ہی اور اس آیت سے
اور حدیث جبرئیل سے بعضے علما نے اسلام کو جدا ایمان سے کہا ہی جیسے کہ ایک روایت احمد وغیرہ سے منقول ہی اور نزدیک ابی حنیفہ
وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایمان و اسلام ایک ہی ہین جیسا کہ سورۂ والذاریات کی آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہی اور آیت قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا
الْاِیْمَانِ کہ بعد اسکے آئی ہی اوس سے بھی یہی بات واضح ہوتی ہی ۞ بخاری اور روایت کی ابن ماجہ اور ابن مردویہ اور بیہقی
نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین علی بن ابی طالب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاِیْمَانُ مَعْرِفَةٌ
بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ یعنی ایمان ہی پہچاننا ہی یعنی خدا اور رسول کا دل سے اور اقرار کرنا
زبان سے اور عمل کرنا ساتھ ارکان یعنی اعضا کے ۞ اور روایت کی احمد اور بزار اور ابو یعلی اور ابن مردویہ نے ساتھ سند صحیح
کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاِسْلَامُ عَلَانِيَةٌ وَالْاِيْمَانُ فِي الْقَلْبِ یعنی اسلام ظاہر ہی اور ایمان دل مین
ہی و اشارہ کرتے تھے حضرت اپنے ہاتھ سے طرف سینے اپنے کے تین بار اور فرماتے تھے اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا
یعنی تقوی اس جگہ ہی تقوی اس جگہ ہی ۞ درمنثور ۞ وہ اعراب تصدیق دل ظاہر کرتے تھے کہ ہم گرویدہ ہین دل زبان
سے خدا تعالی نے فرمایا کہ تو اے محمد تم دل سے نہین گرویدہ ہو دعوی ایمان کا کرنا تمہارا جھوٹا ہی ولیکن کہو گردن کبھی ہی
ہمنے اور لڑتے نہین ہین تمہارے ساتھ فرق تمہارے درمیان ہین اور اور کافرون مین یہ ہی کہ وہ لڑتے ہین اور تم لڑتے نہین
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ یعنی ایمان تمہارے دلون مین نہین بیٹھا ہی یعنی دل سے سچ نہین مانتے بلکہ فقط زبان ہی سے
اقرار کرتے ہو اور نہین موجود ہوئے دل تمہارے پس ظاہر کرتے ہو خلاف دل کے اور اگر اطاعت کرو گے تم اللہ کی اور رسول کی یعنی دل سے اور
اعتقاد سے ساتھ توبہ کرنے کفر سے جیسے کہ اطاعت کرتے ہو تم اوسکی ظاہر مین نہین ناقص کریگا تمہارے اعمال کے ثواب سے کچھ ۞ اِنَّمَا
الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○

سوا اسکے نہین کہ مومن حقیقت مین وہ ہین کہ ایمان لائے خدا پر اور اوسکے پیغمبر پر پھر شک نکیا اونھون نے اور جہاد کیا ساتھ مالون
اپنے کے اور جانون اپنی کے راہ خدا مین وہ وہ جماعت وہی ہین راستگو ۞ فتح ۞ ایمان والے وہ ہین جو یقین لائے اللہ پر اور اوسکے
رسول پر پھر شک نہ لائے اور بیچا اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے وہ جو ہین وہی ہین سچے ۞ موضح تفسیر ۞ الظن راجح
مطابع راجحکا ہی جسوقت کہ واقع کرے اوسکو شک مین ساتھ تہمت کے اور معنی یہ ہین کہ وہ ایمان لائے پھر نہین واقع ہوا اونکے
نفسون مین شک سچ اوس چیز کے کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے اور نہ اتہام واسطے اوس شخص کے کہ تصدیق کی اونھون نے
اوسکی وجاهدوا الخ جائز ہی یہ کہ ہو مجاہدہ یعنی جس سے جہاد کرتے ہین پوشیدہ نیت مین اور وہ دشمن اور لڑنے والا شیطان

یا خواہش نفس اور یہ کہ ہو جاہد سا لفظ ہیچ ہمد کے اور جائز ہی ہو کہ مراد ہو مجاہدہ پہلے غزوہ یعنی جہاد اور یہ کہ شامل ہو تمام عبادات کو اور مجاہدہ بالمال سے مانند فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے غزوہ عسرت یعنی تنگی مین اور یہ کہ شامل ہو زکاتون کو اور تمام اون عبادات کو کہ متعلق ہین ساتھ مال کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یعنی وہ ایسے ہین کہ سچ بولے اپنے قول اٰمَنَّا مین اور جھوٹ نہین ہوئے جیسا کہ جھوٹ بولے اعراب بنی اسد کے یا وہ ایسے ہین کہ ایمان اونکا ایمان صدق ہی اور جبکہ نازل ہوئی یہ آیت تو آئے وہی اعراب قسمین کھاتے مؤمن ہونے کی ہم مخلص ہین پس نازل ہوئی یہ آیت قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۔ مل یعنی مؤمن وہ ہین کہ سراپا صفت ہون ظاہر و باطن مین گرویدہ ہون مقام اکمل تک پہنچے ہون پھر دین مین شک نکرتے ہون مانند منافقون کے وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اور جہاد کرتے ہین رضائے حق تعالیٰ مین ساتھ فدا کرنے تن و مال کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہ کہ ہین ہمت ہون وہ ہین سچے اور تعریف اہل الہوا یعنی اہل بدعت مانند معتزلہ وغیرہ کے جو کہ ترک طاعت سے سبب کو کافر کہتے ہین وہ اس آیت کو دلیل لاتے ہین کہ خدا تعالیٰ نے مؤمن اونکو کہا کہ وہ ساتھ ایمان لانے کے اور سوائے جہاد مال اور تن کے کہ ہو جو کہ جہاد مال و تن سے نکرے وہ مؤمن ہین اور یہ عقیدہ اونکا جہل سے ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد مال و تن کو شرط مومنی کی نہین ٹھہرایا بلکہ شرط صادقی کی ٹھہرایا کہ فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہ شرط کمال صدق کی ہی ۔ ز اھ ۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

کہ کیا خبر دار کرتے ہو خدا کو ساتھ دین اپنے کے اور خدا جانتا ہی جو کچھ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھ کہ زمین مین ہی اور خدا ساتھ ہر چیز کے دانا ہی ۔ فتح ۔ تو کہہ کیا بتلاتے ہو اللہ کو اپنی دینداری اور اللہ کو خبر ہی جو کچھ کہ آسمانون مین اور زمین مین اور اللہ ہر چیز جانتا ہی ۔ تفسیر ۔ یعنی اگر سچا دین تمکو ہی تو کہنے سے کیا ہو گا جس سے معاملت ہووے آپ خبردار ہی ۔ موضح ۔ کیا خبردار کرتے ہو اللہ یعنی کیا خبر دیتے ہو اللہ کو اپنے دلون کی تصدیق کی ساتھ ہر چیز کے الخ یعنی نفاق اور اخلاص و غیر ذلک سب کچھ وہ جانتا ہی ۔ مل ۔ یہ بھی علامت ہی انمین اعراب کو کہ کہو ای محمد کیا خبر دیتے ہو خدا تعالیٰ کو اپنے اعتقاد کی حال آنکہ اوسپر کچھ پوشیدہ نہین وہ جانتا ہی جو کچھ کہ آسمانون اور زمینون مین ہی اور تمسے دلون کے اعتقاد کی بھی اوسکو خبر ہی خلاف اونکے کہنے کی فائدہ ۔ ز اھ ۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

احسان کرتے ہین تجھ پر ساتھ اسکے کہ مسلمان ہوئے ہین کہہ احسان نہ رکھو مجھ پر ساتھ اسلام اپنے کے بلکہ خدا احسان رکھتا ہی تم پر اسکے کہ ہدایت کیا تمکو ساتھ ایمان کے اگر راست گو ہو تم ۔ فتح ۔ تجھ پر احسان رکھتے ہین کہ مسلمان ہوئے تو کہہ مجھ پر احسان نہ رکھو اپنی مسلمانی کا بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہی کہ تمکو راہ دی ایمان کی اگر سچے ہو ۔ تفسیر ۔ جنکی اپنے ہاتھ سے ہوا اپنی تعریف نہین رب کی تعریف ہی جسنے کروائی ۔ موضح ۔ مسلمان ہوئے ہین یعنی بغیر قتال کے بخلاف غیر اونکے کہ اون لوگون پر سے کہ اسلام لائے بعد قتال کے اوسنے راست گو ہو یعنی سچ قول اپنے اسلام کے ۔ ج ۔ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ یعنی احسان ہی اللہ کا تم پر اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنی اگر صحیح ہو گیا تمھارا اوسچا ہو دعوی تمھارا اگر یہ کہ تم مسلمان ہو دعوی کرتے ہو اوس چیز کا کہ اللہ جانتا ہی خلاف اوسکے ۔ مد ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

بالشبہ خدا جانتا ہی چھپی چیز ین آسمانون اور زمین کی اور خدا بینا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ۔ فتح ۔ اللہ جانتا ہی چھپی

آسمان و زمین کے اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہو ۔ **ف تفسیر** یہ بیان ہے انکے جھوٹے کا غیر صادق اپنے دعوے میں یعنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے ہر پوشیدہ چیز کو عالم میں اور دیکھتا ہے ہر عمل کو کہ کرتے ہو تم اپنے باطن و ظاہر میں نہیں چھپا ہے اوس پر اوسمیں سے کچھ بس کیونکر پوشیدہ ہوگا اوسپر جو کچھ کہ تمھارے دلوں میں ہے ۔ **ف تنبیہ** چونکہ ان آیات میں ذکر ایمان و اسلام کا ہوا اسلیے کچھ حدیثیں وغیرہ ان مضامین کی لکھی جاتی ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ یعنی بنیاد رکھی گئی ہے اسلام کی پانچ چیزوں پر گواہی دینی اسکی کہ نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے اور بھیجے ہوئے اوسکے ہیں اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوٰۃ کا اور کرنا حج کا اور رکھنے روزے رمضان کے ۔ اور فرمایا اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاھَآ اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَآءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ یعنی ایمان کی کتنی ہی ایک اور ستر شاخیں ہیں پس افضل اوسمیں سے ہے کہنا لا الٰہ الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور ادنیٰ اوسمیں سے ہے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے اور شرم کرنی برے کاموں کے کرنے میں بڑی شاخ ہے ایمان سے ۔ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ یعنی پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت ہیں مسلمان ہاں زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے یعنی زبان سے کسیکو برا نہ کہے اور نہ غیبت کرے کسیکی اور ہاتھ سے مارے نہیں نہ ایذا دے ناحق اور ہجرت کرنے والا وہ ہے جسنے چھوڑ دی وہ چیز کہ منع کیا ہے اللہ نے اوسسے ۔ اور فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی نہیں پورا مومن ہوتا کوئی تم میں سے یہاں تک کہ ہوؤں میں بہت پیارا طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور اولاد اوسکی سے اور سب لوگوں سے ۔ **ف** محبت دو قسم کی ہے ایک تو محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہے اوسمیں وہ مجبور ہے اور یہاں نہیں مراد ہے دوسری محبت عقلی ہے وہی یہاں مراد ہے کہ ایک بات کو اگرچہ دل نچاہے لیکن بمقتضائے عقل اپنے کو مائل اوسکی طرف کرتا ہے جیسے کہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کے کہ قصداً اپنے کو اوسکی طرف مائل کرتا ہے اور کھاتا ہے بمقتضائے عقل کے جانتا ہے کہ صحت میری اسمیں ہے اگرچہ دل نچاہے اسی طرح مثلاً اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو ماں باپ اور اولاد کفار کے قتل کا یا حکم ہو کفار سے لڑنے کا حتی کہ شہید ہو جاوے تو اختیار کرے اور دوست رکھے اوسکو اگرچہ بتکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع پر اولاد وغیرہ باعث ہوں اور حضرت نے اوسسے منع کیا ہو تو فرمان برداری حضرت ہی کی کرے کیونکہ جانتا ہے سلامتی اپنی رسول علیہ السلام کی فرمان برداری میں غرضکہ رضامندی حضرت کی بسکی رضامندی دل اور سب غرضوں پر مقدم رکھے جب حضرت کی محبت بسکی محبت پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبے کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب یہ حدیث سنی تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سب سے زیادہ آپکو دوست رکھتا ہوں سوائے جان اپنی کے پس حضرت نے فرمایا کہ مومن کامل نہیں ہوئے گا تو قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے جب تک کہ نہ ہوؤں میں بہت پیارا طرف تیرے جان تیری سے پس حضرت کی برکت توجہ سے اوسی وقت اوسکے دل میں ایسی تاثیر ہوئی حضرت نے فرمایا کہ کہا قسم ہے اللہ کی کہ آپ اب بہت محبوب ہیں طرف میرے جان میری سے بھی پس فرمایا حضرت نے کہ اب پورا مومن ہوا تو ای عمر یا اللہ ہم سبکو یہی حالت نصیب ہو آمین آمین ۔ **ع** اور فرمایا ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَّضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا یعنی چکھا مزا ایمان کا

اوس شخص نے کہ راضی ہوا ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ حضرت محمد کے رسول ہونے + ف یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک و متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اوسکے حکم پر اور بندگی کی اوسکی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا اور بجالایا جو کچھ اوسمین ہے اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی کی اونکی + ۳ + آیا ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ بتلاؤ مجکو ایسا عمل کہ جب کرونمین اوسکو تو داخل ہوؤنمین بہشت مین فرمایا نَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا یعنی بندگی کرین اللہ کی اور نہ شریک کرو ساتھ اوسکے کسیکو اور پڑھ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوۃ فرض اور روزے رکھ تو رمضان کے کہا اوس گنوار نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری ہے اوسکے ہاتھ مین نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کچھ اور نہ کم کرونگا اوس سے پس جب کہ پھر چلا وہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف ایک شخص کے اہل بہشت مین سے تو چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے + ف اسمین ذکر شہادتین کا نہ کیا اسلیے کہ مشہور ہین اور فرض تین بیان فرمائے اسلیے کہ شاید اوسوقت تلک یہی تین چیز ہین فرض ہوئی اور حضرت نے صدق عقیدہ اوسکا دیکھکر بشارت بہشتی ہونے کی دی + ۴ + کہا سفیان بن عبداللہ ثقفی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ فرماؤ واسطے میرے بیچ اسلام کے ایک قول کہ نہ پوچھون مین اوسکو کسیسے پیچھے تمہارے یعنی ایسی بات فرماؤ کہ اوس سے اسلام کامل ہو اور حق اسلام کا ادا ہو فرمایا حضرت نے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے پھر اسی پر ٹھہرا رہ + ف یعنی گواہی دے اللہ تعالی کی وحدانیت کی اور سچ جان جو کچھ اوسنے خبر دی اور قبول کر امر و نہی اوسکے کو پھر اسی پر مستقیم رہ پس اسمین سب باتین کرنے نہ کرنے کی آگئین + ۵ + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حالت مین کہ گرد اونکے ایک جماعت تھی اصحاب سے بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا الخ یعنی بیعت کرو مجسے یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اولاد اپنی کو یعنی جیسے کہ کفار محتاجگی کے ڈر سے مار ڈالتے تھے اور نہ لاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تمنے اوسکو درمیان اپنے ہاتھون کے اور پاؤن کے یعنی دلون سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہ عہد پس مزدوری اوسکی اللہ پر ہے اور جو پونچھا انمین سے کسی چیز کو یعنی ان گناہون مین سے کچھ کر بیٹھا سوا شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اوسکے دنیا مین یعنی جیسے کہ حد لگی یا مار ہوا اور سوا اسکے کے پس وہ کفارہ ہے واسطے اوسکے یعنی پاک ہو جاتا ہے گناہ سے بسبب اوسکے اور جو کہ پونچھا انمین سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اوسکو اللہ نے یعنی ظاہر نہ ہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہے اگر چاہے بخشے اوسے اور اگر چاہے سزا پونچھاوے اوسکو پس بیعت کی ہمنے حضرت سے ان چیزون پر + ف مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہے کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر یا چاہے بخشدے اور متزلہ کے نزدیک واجب ہے عذاب ہونا گناہ گار پر اور بخشش نہین ہوتی + ۶ + آیا ہے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی مین یا عید الفطر مین طرف عید گاہ کے پس گذرے عورتون پر پھر فرمایا اے جماعت عورتون کی خیرات کرو اسلیے کہ تحقیق مین دیکھا یا گیا ہون تمکو بہت اہل نار مین یعنی عورتین دوزخ مین بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتونے اور ساتھ کس سبب کے ای رسول خدا کے فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوند کی نہین دیکھا مینے کسیکو ناقص عقل کی اور دین کی تجھ سے عقل مرد ہوشیار کی ایک تم مین سے کہا عورتونے اور کیا ہے نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہماری کا ای رسول خدا کے فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدھی گواہی مرد کے یعنی گواہی دو عورتون کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے حکم شرع مین کہا عورتونے مقرر یونہی ہے فرمایا پس یہ سبب نقصان عقل اسکے کا ہے فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہو حائض نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے کہا عورتونے مقرر یونہی ہے فرمایا پس یہ سب نقصان دین

اوسکی کاہے ف اگلے سے اوپر عورتون کے کہ گوشہ عبدگاہ مین بیٹھین تھین اسلیے کہ آواز خطبے کی کہ اونھون نے نہ سنی تھی
اونکو بھی کچھ معلوم ہو اوسکا سنا دین اور معنی لعنت کے ہین دور ہونا اللہ کی رحمت سے یہ خاص کافرون ہی کے لیے ہے اور کسی پر
تعین کر کر لعنت نکرے اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتے دم مسلمان ہو مگر جسکی بہ حالت کفر موت یقینا معلوم ہو جیسے ابولہب اور یہ سوائے
شارع کے کوئی نہین جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جایز ہی جیسے کہ کہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَغَيْرُ ذٰلِكَ ۔ ۷ ۔
اور فرمایا مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی جو شخص گواہی دے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہین شریک
واسطے اوسکے اور تحقیق محمد بندہ ہے اوسکے ہین اور رسول اوسکے اور تحقیق عیسیٰ بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا ہے اور بیٹا لونڈی اوسکی کا
یعنی حضرت مریم کا اور کلمہ اوسکا ہے کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے اور روح ہے اوسکی طرف سے اور بہشت دوزخ سچ ہے داخل کریگا
اوسکو اللہ بہشت مین اوپر کسی عمل کے کہ ہو یعنی اچھا عمل کرتا ہو یا برا ۔ ف حضرت عیسیٰ کو کلمہ اللہ اسلیے کہا کہ وہ کلمہ کُن کے
کہنے سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے اور روح اللہ اسلیے کہا کہ مُردون کو زندہ کرتے تھے اور داخل کریگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب
کے یا بعد عذاب کے گناہون کے ۔ ۳ ۔ آو کہا عمرو بیٹے عاص رضی اللہ عنہ کے نے کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے
کر کھولیے داہنا ہاتھ اپنا تا کہ بیعت کرون مین آپ سے پس کھولا حضرت نے داہنا ہاتھ اپنا پھر کھینچ لیا مینے ہاتھ اپنا پس
فرمایا حضرت نے کیا ہوا واسطے تیرے اے عمرو کہا مینے ارادہ کیا ہون مین یہ کہ شرط کرون مین فرمایا کیا شرط کرتا ہی کہا مینے شرط یہ ہو
کہ بخشش کیجاوے واسطے میرے یعنی اون گناہون کی کہ پہلے اسلام سے کیے ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو یعنی جان اے عمرو کہ تحقیق
اسلام لانا دور کر دیتا ہی اون گناہون کو کہ پہلے اوسکے ہین اور تحقیق ہجرت دور کرتی ہی اوس چیز کو کہ پہلے اوس سے ہی اور تحقیق
حج دور کرتا ہی اون گناہون کو کہ پہلے اوس سے ہین ۔ ف اسلام لانے سے حق اللہ کے اور بندون کے سب بخشے جاتے ہین لیکن
بندون کے حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی اور ہجرت اور حج سے حق اللہ کے یعنی گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین حق بندون کے +
نماز کہتے ہین سینے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجھکو بہشت مین اور دور کرے مجھکو آگ
سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے اور تحقیق وہ البتہ آسان ہی اوپر اوسکے کہ آسان کرے اللہ اوپر اوسکے یہ ہے کہ
تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْـًٔا الخ ہنگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھ اوسکے کسیکو اور ادا کی طرح پڑھو نماز کو اور دو زکوٰۃ اور
رکھو روزے رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تجکو دروازے خیر کے یعنی جنکے سبب سے نیکی کو پہونچتا ہی روزہ ڈھال ہی
یعنی اوسکے سبب سے گناہ سے اور آگ دوزخ سے بچتا ہی اور صدقہ بجھا دیتا ہی گناہ کو جیسے بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان
رات کے یعنی اسطرح وہ بھی گناہ کو دور کرتی ہی پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یہان تک کہ
پہنچے يَعْمَلُوْنَ تک ۔ ف یعنی اسکے کی اخیر آیت تک پڑھی اور یہ سورہ سجدہ مین ہی یہ مین بیان تہجد گذارون کی خوبی کا ہی
اور بعد لفظ الْمَضَاجِعِ کے یہ ہی يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ
اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنی جدا ہوتے ہین پہلوؤنکے بستروں سے عبادت کرتے ہین اپنے رب سے
ڈر خوف دوزخ اور طمع جنت کے اور جو کچھ دیا ہی ہمنے اونکو اوسمین سے خرچ کرتے ہین یعنی اللہ کی رضامندی مین پس نہین جانتا ہی کوئی
نفس اوس چیز کو کہ چھپائی گئی ہی واسطے اونکے آنکھون کی ٹھنڈک سے یعنی اونکی راحت و آرام کی چیزین جنت مین ذخیرہ کر رکھی ہین
اونکے عمل کی مزدوری مین ۔ پھر فرمایا حضرت نے اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ یعنی کیا نہ بتاؤن تجکو مدار کام کا اور
ستون اوسکا اور بلندی کو ہان اوسکے کی کہا مینے ہان بتلائے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی ۔ ف یعنی اصل اور سر

امور دین کا کہ دین بغیر اوسکے وجود نہ پکڑے جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہیں پکڑتا اور ستون اوسکا دین اوس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسے کہ ستون سے چھت اور بلندی کو ہان دین کی کہ دین اوس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہی یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور ستون اوسکا نماز ہی اور بلندی کوہان اوسکی جہاد ہی پھر فرمایا کیا نہ خبردار کروں تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ مالک اور حرز ہووے اوس کی کہا سینے ہاں بتلائیے ای نبی اللہ کے پس پکڑی آپنے زبان اپنی اور فرمایا کُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا یعنی بند کر تو اوپر اپنے اسکو پھر کہا سینے ہاں نبی خدا کے اور تحقیق کیا ہم بڑے جاوینگے بسبب اون باتونکے کہ ہم بولتے ہین اونکو فرمایا ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ یعنی گم کرے تجکو ماں تیری ای معاذ اور نہیں گراوینگی لوگون کو آگ جہنم مین اونکے موہون کے بل یا فرمایا اونکی ناکون کے بل مگر باتین اونکی زبانون کی ف گم کرے تجکو ماں تیری یعنی اسکے یہ ہین کہ مرے تو لیکن یہان یہ معنی مراد نہین ہین بلکہ یہ فرمایا از راہ ادب سکھانے اور ہشیار کرنے کے غفلت سے کہ باتین زبانون لغنے کی یعنی جو باتین کہ موجب کفر و گناہ کی ہون جیسے کلمات کفر کے اور گالیان اور غیبت وغیرذالک ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ یعنی جو کہ محبت رکھے واسطے اللہ کے اور بغض رکھے واسطے اللہ کے اور دے واسطے اللہ اور روکے واسطے اللہ کے یعنی جو کام کرے اوسکی رضامندی کے لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان ح اور فرمایا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ یعنی بہترین عملون باطن کا دوستی رکھنی خدا کی راہ مین اور دشمنی رکھنی خدا کی راہ مین ف بہتر اسکو اسلیے فرمایا کہ جب آدمی کو یہ بات حاصل ہوگی تو بُری باتو سے بچیگا اور اچھی باتین کریگا ح اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یعنی پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے اور پورا مومن وہ ہی کہ امن مین رہین اوس سے لوگ اپنے خون ہی اور مالون پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ یعنی اور کامل جہاد کرنے والا وہ ہی کہ جہنے مشقت مین ڈالا نفس اپنے کو اللہ کی بندگی مین اور اصل ہجرت کرنے والا وہ ہی کہ جہنے چھوڑ دیے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ ح اور کہا انس رض نے قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ یعنی کم تھا کہ خطبہ فرمایا ہو آنحضرت نے ہمارے آگے بغیر اس کہنے کے یعنی اکثر خطبے مین یہ فرمایا کرتے تھے کہ نہین پورا ایمان واسطے اوسکے کہ نہین امانت واسطے اوسکے اور نہین پورا دین واسطے اوسکے کہ نہین عہد واسطے اوسکے ح اور فرمایا مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ یعنی جو کہ گواہی دے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہین حرام کی اللہ نے اوسپر آگ یعنی آگ ہمیشگی کی ح اور فرمایا مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جو کوئی مرے اور وہ یہ جانتا ہووے تصدیق معتمد کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ داخل ہوگا بہشت مین ف اگرچہ بسبب کسی گناہ کے کتنے دنون دوزخ مین رہے لیکن انجام کار کو داخل ہوگا بہشت مین اور جسکو اسکا اعتقاد ہوگا وہ رسول پر بھی ایمان لاویگا اور اوسکے سب فرمانے کو حق جانیگا ح اور فرمایا مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی کنجیان بہشت کی گواہی دینا اسکا کہ نہین کوئی معبود سوائے خدا کے

اور روایت ہی حضرت عثمان رضؓ سے کہ کہا تحقیق کتنے ایک لوگ بارون سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب کہ وفات ہوئی حضرتؐ کی غمگین ہوئے اوپر آنحضرتؐ کے یہان تلک کہ قریب تھا کہ بعضے اونمین سے واقع ہون وسواس مین یعنی وسواس یہ آتا تھا کہ حضرتؐ کے انتقال سے دین و شریعت تمام ہوئی کہا عثمانؓ نے اور تھا مین اونمین سے اوسوقت کہ مین بیٹھا ہوا تھا گذرے مجھپر عمرؓ اور سلام کیا پس مین نہ خبردار ہوا ساتھ اوس سلام کے یعنی بسبب اسی ہول کے پس سکایت کی عمرؓ نے طرف ابی بکرؓ کے پھر آئے دونون یہان تلک سلام کی مجھپر اکھٹے دونون نے پس کہا ابو بکرؓ نے کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہ نہ جواب دیا تمنے سلام کا بھائی اپنے عمرؓ کو کہا مینے کہ نہین کیا مینے یعنی نہین جانتا مین کہ ترک کیا ہو جواب مینے پس کہا عمرؓ نے ہان قسم ہی اللہ کی البتہ کیا تو نے کہا عثمانؓ نے کہ کہا مینے قسم ہی اللہ کی نہین خبر رکھی مینے یہ کہ گذرے ہو تم مجھپر اور نہ سلام کیا ہی تمنے کہا ابو بکرؓ نے سچ کہا عثمانؓ نے تحقیق باز رکھا تمکو اس سے یعنی آگاہ ہونے سے ساتھ گذرنے عمرؓ کے اور سلام اونکے سے کسی کام نے پس کہا مینے ہان کہا ابو بکرؓ نے کہ کیا ہو وہ کام کہا مینے کہ وفات دی اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے اس سے کہ پوچھین ہم اونسے نجات اس امر کے سے قبل کہا ابو بکرؓ نے کہ تحقیق پوچھا ہی مینے اسکو حضرتؐ سے پس کھڑا ہوا مین طرف ابی بکرؓ کے اور کہا مینے اونکو قربان ہو باپ میرا تمپر سے اور مان میری تم لائق تر ہو ساتھ پوچھنے کے یعنی اسلیے کہ کمال قرب رکھتے تھے حضرتؐ سے اور بڑا شوق رکھتے ہو علم کے حاصل کرنے کا کہا ابو بکرؓ نے کہ کہا مینے ای رسول خدا کے کس طرح سے نجات ہوگی اس کام سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قبول کرے مجسے وہ کلمہ یعنی کلمہ طیبہ کہ بیان کیا تھا مینے اپنے چچا پر پھر نہ قبول کیا اوسنے پس وہ کلمہ نجات ہی واسطے اوسکے + اور وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ کہا گیا واسطے اونکے اَلَیْسَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ یعنی کیا نہین ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کنجی بہشت کی کہا وہب نے کہ مقرر ہی ولیکن نہین ہوتی کنجی مگر کہ ہوتے ہین واسکے لیے دندانے پس اگر لاوے تو کنجی کہ واسکے لیے دندانے ہون کھولا جاویگا واسطے تیرے یعنی قبول جنت کا اور اگر نہ لایا اسطرح کی کنجی نہ کھولا جاویگا واسطے تیرے + ف + جب کہ رغبت دلائی وہب نے عمل کرنے پر اور تنبیہ کی اوسکے ترک کرنے پر تو لوگون نے کلام مذکور کہا مطلب اونکا یہ تھا کہ بس یہ کلمہ کافی ہی بہشت کے دروازون کے کھلنے کے لیے عمل ہون یا نہون پھر اسکو رد کیا وہب نے کلام مذکور سے اور مراد دندانون سے یہان یہ ہی کہ دل مین کلمے کی تصدیق رکھے اور زبان سے اقرار ہوا سکا اور تابعدار ہو اسلام کے احکام کا بلا جبر یا مراد دندانون سے اعمال نیک ہین اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ جب تلک اعمال نیک نہ کیے ہونگے پہلی بار نہین داخل ہوگا بہشت مین مقصود مبالغہ ہی عمل کے ثابت کرنے مین + ۶ + ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی ایمان یعنی نشان درستی ایمان کا کیا ہی فرمایا اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَاتُكَ وَسَآءَتْكَ سَيِّئَاتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ یعنی جبوقت کہ خوش کرے تجکو نیکی اور ناخوش کرے تجکو برائی تیری پس تو مومن ہی + ف + یعنی خوش ہووے بسبب شکرانہ توفیق اور مدد حق کے اور امید قرب درگاہ اوسکی کے اور ناخوش ہووے بسبب خوف عذاب کے اور دور ہونے کے اوسکی درگاہ سے پس تو مومن ہی کیونکہ مومن کامل تمیز کرتا ہی طاعت و گناہ مین اور اعتقاد کرتا ہی جزا سزا کا ان دونون پر بخلاف کافر کے کہ وہ کچھ فرق نہین کرتا درمیان ان دونون کے اور کچھ پروا نہین کرتا انکے کرنے کی اور فاسق جو گناہ پر جرات رکھتا ہی وہ بہت پروا نہین رکھتا ہی نماز پڑھے تو برا نہ پڑھے تو برا فرمایا اللہ سبحانہ نے كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ + کہا اوس شخص نے ای رسول خدا کے پس کیا ہی گناہ فرمایا اِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ یعنی جبوقت کہ تردد کرے تجھ دل تیرے کے کچھ چیز پس چھوڑ دے اوسکو + ف + کیا ہی گناہ یعنی علامت گناہ کی کیا ہی جس صورت مین کہ کچھ حکم صریح نہ ہو اوسکے حق مین نہو اور شبہ ہو حکم اوسکا اگے جو جواب فرمایا یہ حال

اچھے لوگوں کے دل کا ہی کہ بری بات اسکے دل میں کھٹکتی رہتی ہی خاطر جمع اوسپر نہیں ہوتی ✤ اور کہا عمرو بن عبسہ نے کہ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ مَّعَکَ عَلٰی ھٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَّ عَبْدُ اِلٰی اٰخِرِہٖ یعنی آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا میںنے اے رسول خدا کون تھا ساتھ تمہارے اوپر اس دین کے یعنی ابتدا میں فرمایا ایک آزاد تھا یعنی ابو بکر اور ایک غلام تھا یعنی بلال کہا میںنے کیا ہی علامت اسلام کی فرمایا اچھے کلام اور کھلانا کھانے کا کہا میںنے کیا ہین باتین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنی بری باتون سے باز رہے اور متعد ہو کر نے طاعات پر کہا عمرو نے کہ کہا میںنے کونسا مسلمان بہتر ہی فرمایا وہ کہ سلامت ہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے کہا عمرو نے پھر کہا میںنے کونسی بات ہی ایمان مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا میںنے کونسی چیز نماز مین بہتر ہی فرمایا کھڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا میںنے کونسی ہجرت بہتر ہی فرمایا یہ کہ چھوڑے تو اوس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی رب تیرا کہا پھر کہا میںنے پس کونسا ہی جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوے گھوڑا اوسکا اور مارا جاوے وہ خود کہا کہ کہا میںنے کونسی ساعت ساعتون سے بہتر ہی فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنی چوتھائی حصہ یا پانچوان حصہ رات کا ✤ اور معاذ بن جبل نے کہا کہ سنا میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَّیُصَلِّی الْخَمْسَ وَیَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَہٗ قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ دَعْھُمْ یَعْمَلُوْا یعنی جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ سے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اوسکے کسیکو اور نمازین پڑھتا ہو پانچون اور روزے رکھتا ہو رمضان کے بخشش کیجاویگی واسطے اوسکے کہا میںنے کیا نہ بشارت دون مین اونکو اے رسول خدا کے فرمایا کہ چھوڑ دے اونکو کہ عمل کرین ✤ ف بخشش کیجاویگی یعنی صغیرہ گناہ بخشے جاوینگے یا کبیرہ بھی اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا اور اسپر فخر کرچ اور زکوۃ کا اسلیے نفرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیا ہی پر مین عمل کرین یعنی کوشش کرین زیادتی عبادت مین اور اسپر بھروسا نہ بیٹھین اور برے کام نکرنے لگین ✤ اور پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بہترین خصلتون ایمان کی سے فرمایا اَنْ تُحِبَّ لِلّٰہِ وَتُبْغِضَ لِلّٰہِ وَتَعْمَلَ لِسَانَکَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ قَالَ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ وَتَکْرَہَ لَھُمْ مَا تَکْرَہُ لِنَفْسِکَ یعنی یہ کہ دوستی رکھے تو واسطے اللہ کے اور دشمنی رکھے تو واسطے اللہ کے اور جاری رکھے تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کے یعنی ساتھ حضور دل کے کہا پھر کیا ہی اے رسول خدا کے فرمایا اور یہ کہ دوست رکھے تو واسطے لوگون کی اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی تو واسطے اپنے اور مکروہ رکھے تو واسطے اونکے اوس چیز کو کہ مکروہ رکھتا ہی تو واسطے اپنے یعنی خیر خواہ سب کا رہ ✤ **مشکوۃ** ✤ اور عقائد کی کتابون مین لکھا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزین ہین اول کلمہ شہادت دوسری عماد تیسری زکوۃ چوتھی حج پانچوین روزے رمضان کے اب سنو تم پہلے کلمے کے معنی فرض ہی ہر مسلمان پر کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچ جانے کہ پیدا کرنے والا سارے جہان کا ایک ہی اللہ اوسکا نام پاک ہی کوئی اوسکا شریک نہین سب بڑائیان اور کمال اوسی کو ہین اور وہ سب عیبون سے پاک ہی کسی کام مین کسیکا محتاج نہین اور سب اوسکے محتاج سب چیزون کی اوسے خبر ہی ایک ذرہ اوسسے چھپا نہین اوسے سب چیزون کی قدرت ہی جو چاہے سو کرے کوئی اوسکے حکم کو پھیر نہین سکتا اور جو کچھ بندے کام کرتے ہین بھلا یا برا بلکہ جو دنیا مین ہوتا ہی سب خدا کی تقدیر سے ہی یعنی خدا نے پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا کہ فلانے سے فلانے وقت ایسا ایسا ہوگا اور ایمان لاوے کہ فرشتے بندے خدا کے ہین پیدا ہوئے نور سے پاک ہین گناہ نہین کرتے جس جس کام پر خدا نے مقرر کر دیا اوسپر قائم ہین نہ مرد ہین نہ عورت کھاتے پیتے نہین خدا کا ذکر اونکی زندگی ہی گنتی اونکی خدا سوا کوئی نہین جانتا اونمین چار فرشتے بہت نامور ہین

جبرئیلؑ کو کتابیں خدا کی اور حکم خدا کے پیغمبروں کے پاس لایا کرتے تھے میکائیلؑ کہ روزی خدا کے حکم سے بندوں کو پہنچاتے ہیں
اور سینگھ کی تیاری بھی کرتے ہیں اسرافیلؑ کہ صور پھونکنے میں لیے کھڑے ہیں قیامت کے دن پھونکیں گے عزرائیلؑ کہ مرنے کے وقت
جان نکالتے ہیں اور ایمان لاوے کہ خدا نے کتابیں پیغمبروں کو بھیجیں ہیں توریت حضرت موسیٰؑ پر انجیل حضرت عیسیٰ پر زبور حضرت داؤدؑ پر
فرقان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بعضی کتابیں اور پیغمبروں پر جو کچھ خدا کی کتابوں میں لکھا ہے سب حق ہے اور سب پر
ایمان لاؤ اور ایمان لاؤ کہ خدا نے بندوں کی ہدایت کے واسطے دنیا میں پیغمبروں کو بھیجا اور حکم کیا کہ جس راہ پیغمبر لیجاویں اوسی
راہ پر چلو تو دین و دنیا تمہارا درست رہے جو کوئی دوسری راہ چلے گا دوزخی ہوگا سب پیغمبر برحق ہیں اور گناہوں سے پاک اور ساری خدائی سے
افضل ہیں اونکے درجے کو کوئی نہیں پہنچتا اور ان پیغمبروں حضرت آدمؑ ہیں باپ سب آدمیوں کے اونکے پیچھے اولاد سے اونکی اور بہت سے پیغمبر ہوئے
گنتی اونکی خدا کو معلوم ہے آخر سب سے پیچھے دنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی پر نور حضرت کا سب سے
پہلے پیدا ہوا تھا اسی واسطے حضرت سب پیغمبروں کے سردار ہیں پیدا ہوئے مکے شریف میں جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف
سے پیغمبری ہوئی اور قرآن شریف اوترنا شروع ہوا پھر تیرہ برس مکہ شریف میں اور رہے وہاں معراج ہوئی حضرت جبرئیلؑ براق لیکر
آئے حضرتؐ کو سوار کر کے مسجد اقصیٰ میں لے گئے اور وہاں سے ساتوں آسمان پر حضرت تشریف لے گئے عرش کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت
اور دوزخ کی بھی سیر کی اور اوس رات میں بڑی بڑی نعمتیں خدا کی طرف سے پائیں اور پانچوں نمازیں بھی اوہاں فرض ہوئیں پھر جب حضرت
تیرہ برس رہے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ شریف سے مدینہ پاک میں آئے دس برس وہاں رہے جب تریسٹھ برس کے ہوئے وفات پائی چنانچہ
مزار شریف حضرتؐ کا وہاں بنا چار کرسی حضرتؐ کی پر ہیں محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف اور ایمان لاوے
کہ مرنے کے پیچھے آدمی کے پاس دو فرشتے منکر اور نکیر آکے سوال کرتے ہیں سب تیرا کون ہے دین تیرا کیا ہے یہ کون شخص ہے کہ تیرے پاس
آیا تھا مُردہ اگر با ایمان ہے جواب ٹھکانا دیتا ہے رب میرا اللہ دین میرا اسلام اور یہ شخص رسول خدا کے ہیں ہمارے واسطے خدا کے حکم لیکر
آئے تھے پھر اوس مردے پر خدا کی رحمت ہوتی ہے بہشت کی طرف دروازہ اوسکے واسطے کھول دیتے ہیں اور جو یہ مردہ بے ایمان تھا
منکر نکیر کا جواب اوسے نہیں آتا ہر بار کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر اوسپر عذاب سخت کرتے ہیں اور دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیتے
ہیں اور ایمان لاؤ کہ قیامت آنی برحق ہے اوسدن حضرت اسرافیل صور پھونکیں گے آسمان پھٹ جاویں گے اور تارے ٹوٹ جاویں گے
اور ٹوٹ کر گریں گے اور پہاڑ اوڑتے پھریں گے جیسے روئی کے گالے پھر زمین آسمان اور سارا جہان فنا ہوگا جب دوسری بار
صور پھونکیں گے پھر سب مجھ موجود ہو جاویگا مُردے گور سے نکلیں گے اور ترازو عمل کی کھڑی ہوگی اور نامے اعمال کے اوڑتے ہاتھوں میں
دیں گے اور حساب کریں گے ہاتھ پانوں اوسکے گواہی دیں گے کہ بھلے کام کیے تھے یا بُرے اور دوزخ کی پیٹھ پر پل صراط کھڑا ہوگا بال سے
باریک اور تلوار سے تیز اوسپر سب کو چلنے کا حکم ہوگا کوئی ایسے چلا جاویں گے کہ جیسے بجلی یا جیسے ہوا یا جیسے گھوڑا تیز اور بعضے پیادوں
کی طرح اور بہت سے دوزخ میں الٹ کر گریں گے اور ایمان لاوے کہ حق تعالیٰ نے حضرت پیغمبرؐ کو حوض کوثر دیا ہے پانی اوسکا شہد سے میٹھا
اور دودھ سے سفید ہے کوزے اوسکے بہت ہیں جیسے آسمان کے تارے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر بیٹھے کر قیامت کے دن اپنی
امت کو پانی پلاویں گے جو کوئی پیے گا پھر پیاسا نہ ہوگا اور ایمان لاؤ کہ حضرت رسول خدا اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی
شفاعت گنہگاروں کی قیامت کے دن کریں گے اور ایمان لاوے کہ مسلمانوں کو بڑی بڑی نعمتیں بہشت میں ملیں گی کھانے کو میوہ
پینے کو شربت خدمت کو حوریں اور غلمان رہنے کو مکان اچھے اچھے سب سے بڑی نعمت بہشت میں دیدار خدا کا ہے کہ اپنے فضل سے
مسلمانوں کو نصیب کرے گا اور کافروں کو دوزخ میں بڑے بڑے عذاب ہوں گے آگ سانپ بچھو گرم پانی طوق زنجیر کانٹے اور بیڑیاں

سکان اور بہشت سے عذاب مین حق تعالی دنیا سے ساتھہ ایمان کے اوٹھاوے اور سب مسلمانون کو عذاب سے بچاوے اور ایمان لاوے
کو جو کچھہ قرآن اور حدیث مین بہشت اور دوزخ کا احوال اور اگلی پچھلی باتین لکھی ہین سب حق ہین اور جو بات موافق شرع کے ہم
حق ہی اور جو بات خلاف قرآن اور حدیث کے ہی سب باطل ہی اور بری اور ہر مسلمان پر لازم ہی کہ حضرت رسول خدا کی خوشی کیواسطے
حضرت کے آل بیت اور ازواج مطہرات سے اور حضرت کے یارون سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت مین اونکو بہتر اور افضل
سمجھے اور ان سبکی تعظیم کرے جب کسیکا نام اونمین سے سنے رضی اللہ عنہ کہے قرآن مین اونکی بڑی تعریف ہی اور حضرت نے بہت سی
خوبیان اونکی بیان کی ہین دوستدار اونکا بہشتی اور دشمن اونکا دوزخی ہی اون سب مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو افضل جانے بہت سا اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم اجمعین ان سب باتون پر اعتقاد کرکے حق جانکر
یکا مسلمان ہو کے مسئلے وضو نماز کے سیکھے اور نماز کو ساری عبادتون مین افضل بہتر فرض خدا کا سمجھکر پانچون وقت کی نمازین
جماعت سے اچھی طرح ادا کرتا رہے اور سستی سے کبھی ترک نکرے +

تمت

خاتمۃ الطبع خدا کا بڑا احسان ہی جو خالق زمین و آسمان نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا عقل اور سمجھہ عنایت کی انبیا کو گمراہون کے لیے رہنما فرمایا ہمکو
بہترین امم کیا ہمارے لیے افضل الرسل کو بھیجا وہ ایسے ایسے معجزے لائے جنسے منکر اسلام کی سیدھی راہ پر آوے سب سے بڑا معجزہ قرآن ہی جسکی بابت مین
عقل فصحا کی حیران ہی اسپر عمل کرنے والا جنت کا سزاوار ہی منکر مخلد فی النار آوے سبحان اللہ کیا کان دین سے اسکی ترویج ہمیشہ کوشش کرتے رہے عالم ہر زمانے کے
لوگون کی سمجھہ کے موافق وعظ فرمایا مضامین قرآن عبارات عام فہم مین سمجھا گیا بانفع عام ہو فائدہ تام ہو عربی فارسی جاننے والے التفسیر و اردو عربی فارسی سے
فائدے اوٹھاتے تھے اردو والے حرف شناس اس سعادت سے محروم رہ جاتے تھے اسواسطے مولانا الفضل والکمال الوالا جناب مولوی حاجی محمد قطب الدین خانصاحب
دہلوی نے امت برکاتہم نے کہ اپنے استاد یعنی خاتم المحدثین جناب مولانا حاجی محمد اسحق صاحب بعثہ اللہ فی زمرۃ الشہداء والصالحین کی طرح عالم و سند الہند مین تامل
پر ہینگا مین سائل مذہبی کی تحریر کا کام ہی غرض ترویج مسائل دین اسلام ہی جسپر اصرار بعض عمائد نظر فائدہ عام اہل اسلام تفسیر اردو لکھنا شروع کی تین
دونون رسالہ احزاب کا درس تھا تا سورہ احزاب سے آخر سورہ حجرات تک تحریر مرتب ہوگئی اور اوسی اسی طبع نظامی واقع کانپور کے اواخر ذیحجہ ۱۳۰۰ ہجری مین
چھپکر طیار ہوئی تصحیح و صفائی چھاپہ و خوشخطی مین بڑا اہتمام ہوا جسے عادت ناایان مطبع امین سابقہ تمام ہوا جناب ناظر مطالعہ کرینگے آپ دریافت کرینگے کشاف
مشکلات قرآنی ہی عمدہ مواہب علیہ محامد مدارک قویت مین بیضاوی ہی جلیل ہی معالم انوار تنزیل بحر مواج حقائق قرآن عجیب فائق فرقان مبین موضح اسرار ادلہ کشف
استار خرائد نکات جمیل عالم قواس سے نفع ہی اوٹھاوینگے پڑھے بھی قرآن کی معانی سے خوب ماہر ہوجائینگے جناب مصنف مطالب کشاف کبیر و منثور بدائع
معالم بیضاوی وغیرہا کا ذیل تفسیر آیات بمقام مناسب تحریر کیا اسی سبب سے نام اسکا جامع التفاسیر رکھا اور فوائد مفیدہ جو دین عالی مین آئے ہوئے بھی موقع مناسب
پر بڑھائے ہین اور جسے شائقین اس سے نفع اوٹھاوین جناب مصنف دراس امید دارہ عا محمد عبد الرحمن اور اسکے معاونون کو بدعا خیر یاد لاوین خصوصا جناب اسعد
سعلی القاب جامی دین محمد کلب علیخان بہادر والی رام پور دام اقبالہ کی دعائے ترقیات دو جہانی سے ضرور طلب المسلمان ہین کہ ملازمان جناب
ممدوح بڑے مددگار رسالے چھپنے کے ہین بعد اسکے جناب مصنف نے سورۃ قاف سے آخر تک تفسیر تحریر کی اور میرے پاس بھیجی
ادھر اسکے فوائد کی فہرست مرتب ہوچکی اودھر سورۃ قاف سے چھپنا شروع ہوئی شائقین کو چاہیئے کہ اس جلد کو جلد خرید کین
سستی ہی سستی نکرین اسلیے کہ جب اسکی قیمت آوگی تو دوسری جلد کے چھپنے پر بڑی مدد ہوجاویگی ظاہر ہین تفسیر اہم الکتاب ہی
حقیقت مین ہم خرما و ہم ثواب ہی بعد طیاری دوسری جلد کے تفسیر سے شروع ہوئی اسطے سہولت سے قیمت سے کئی جلدین کرکے مطبوع ہوگی

السعی منی والاتمام من اللہ

قطعات تاریخ تمامی طبع جامع التفاسیر از مولانا محمد نظام الدین جعلہ اللہ العلی الکبیر

چو تفسیر قرآن با هزاران جهد و	طبع هو کرشتهر اطراف عالم شد	ز هر طرف بمصرع تاریخ گی آمد ندا	ولو کیا تفسیر بیاز زیور فوز چھپا
			۱۳۸۴
		ایضا	
چو تفسیر جامع بصد اهتمام	بفضل خداوند مطبوع شد	شنیدم ز هاتف پی سال طبع	زهی طبع تفسیر مطبوع شد
			۱۳۸۴
		ایضا	
شد طبع چو این کتاب مقبول خرد	باصحت و خوبی و صفای بیحد	گفتم تاریخ صوری می نویش	هشتاد و چهار و یکهزار و دو صد
			۱۲۸۴

وجه ختم بر خاتمه

برای سند این معنی که این تفسیر مطبوع مطبع نظامی ست مهر و دستخط مهتمم ثبت نمود شد

العبد

عبد الله بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود



فہرست مواد جامع التفاسیر از سورۂ احزاب تا آخر سورۂ حجرات

		سورۃ الاحزاب ۳۳	۴
بیان	۵	بیان	۶
فضائل تقویٰ و خیر و منہیات و مہلکات	۷	قصۂ ابو سفیان بن حرب و ہند	۸
ممانعت نسبت کرنے اپنے کو طرف غیر باپ کے	۹	بیان آنحضرت کی حکم نافرمانی کا کبھی نہ	۱۰
تحمید و صلوٰۃ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے	۱۲	تحمید و صلوٰۃ کرام قدس اللہ اسرارہم	۱۶
خلاصۂ قصۂ جنگ احزاب	۲۰	ممانعت از طلاق خدا اور رسول کی مال دنیا سے	۲۱
ابقائے عہد صحابہ ثابت قدم رہنے کا جہاد میں	۲۳	فضیلت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین	۲۴
قصۂ ابولبابہ صحابی رضی اللہ عنہ	۲۵	تنبیہ نصیحت آمیز عبرت انگیز	۲۶
نام آنحضرت کی خصوصیتوں کے	۲۸	نعت و صفت افتتاح تراویح	۲۷
منع ہر عورت کو تسخیر بن علامی مرادعی سے	۲۹	سپارۂ ومن یقنت ۲۲	۲۷
فضائل قرآن شریف اور قاریوں کے	۳۲	فضائل اہل بیت آنحضرت	۲۸
اور آیۂ تطہیر کا واسطے نسبی عورتوں کے	۳۵	طریقۂ ختم فی بشوق	۳۱
قصۂ نکاح حضرت زینب کا آنحضرت سے	۳۸	وعظ فضیلتین سبب نجات و تقرب کی ہیں	۳۳
مذکور ہوا صفات آنحضرت کا توریت میں	۴۲	جواز نکاح زوجۂ ابیا کا تین طلاق عدت کے	۳۵
محل اجلال ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۴۶	تحقیق معنی لفظ نکاح	۳۹
ہذا اعمال ست باعث نزول آنحضرت کی ہر	۴۷	وجوب درود شریف	۴۴
مسئلہ وجوب درود شریف	۵۲	حکم عورتوں کا اجنبی مردوں کا رکھتی ہیں	۴۶
ترغیب درود شریف واسطے رفع حاجت کے	۵۴	ورود واسطے شوکت شوکت کے	۵۰
نزول حکم ہر دو کا واسطے غوروں کے	۵۶	پیش ہونا اعمال بندوں کا تین وقت خصوصاً جمعہ کو	۵۳
بشارت دوستداران انبیا و صلحا و علما و شہدا	۶۱	فرق لباس عورتوں اور تریڈیوں کا	۵۵
ایذا رسانی مخلوقات پر ضرر کرنا بستر ہر	۶۲	اطاعت خدا و رسول ہے جب فلاح دارین	۵۷
		فضیلت تقویٰ اور تحقیق سخی و سخی کی میں	۶۲
		سورۃ السبا ۳۴	۶۶
نعت صفات خدائے تعالیٰ	۶۷	کلام یک باعث عزت و مغفرت کے ہیں	۶۸
احوال حضرت داؤد علیہ السلام	۷۰	احوال حضرت سلیمان علیہ السلام	۷۱
احوال و فات حضرت سلیمان علیہ السلام	۷۳	فضیلت تجویذ و شکر الٰہی	۷۴
نصیحت بعبرت حسی آثار و نشانی معیشت	۷۶	مذمت نافرمانی خدا و رسول	۷۹
بیان اذن الٰہی کو شفاعت کسی کی نہ کریگا	۸۱	بے شبہ خدا ہی سبکدار رزاق مطلق ہے	۸۲
پیغام آنحضرت کو براستحسان الٰہی ہدایت	۸۳	جواب اہل کفار سکرتین قیامت	۸۳
قصۂ سبا مآل ذائقۂ جحود کا آنحضرت پر	۸۵	انکار کفار اضافۂ عذاب الٰہی سے	۸۵
بیان	۶		
نسبت امت مثل نسبت بے نہیں ہے	۹		
فضیلت یاران و شرکت آنحضرت مثل اللہ و رسولہ	۱۰		
تنبیہ سوء فہم کرام اسطے اتباع خیر الانام کے	۱۹		
تیسری آنحضرت باعث قوت الٰہی ہے	۲۲		
قصۂ یہود بنی قریظہ	۲۵		
ممانعت ازواج آنحضرت کو تمنائے زیادتی نفقہ سے	۲۷		
ممانعت غرور علو خاندانی پر			
بیان	۲۹		
بندہ کرامات خیار پر بھی مغرور کے بیوقوف ہے	۳۱		
فضیلت علم و عمل حدیث وغیرہ	۳۴		
منع ہر دو خلل نماز کے کو حکم الٰہی ہیں	۳۷		
فضیلت ذکر الٰہی علامات سعادت	۴۰		
احوال ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۴۵		
نماز اور زکوٰۃ حکم الٰہی کا باوجود عذر ضعف کے	۴۷		
فضائل و فوائد درود شریف	۵۰		
عمل واسطے رفع حاجت کے	۵۴		
ممانعت از سوال مخلوق	۵۵		
بیوقوفوں کو لباس باریک منع ہے	۵۹		
سوالات قبولیت عاملوں از ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ	۶۴		
تحقیق معنی امانت الٰہی			
بیان	۶۹		
فائدہ فکر کرنے قدرت الٰہی میں	۷۲		
بنائے بیت المقدس جن وغیرہ	۷۵		
قصۂ سبا و احوال و سکے باغوں کا	۸۰		
خدا کے سوا کوئی مالک ضر اور نفع کا نہیں	۸۲		
پانچ چیزیں جو خاص آنحضرت میں تھیں	۸۴		
منافقہ کفار متکبرین و مستضعفین کا مباحثہ میں	۸۶		
اکثر غرباء کی حکم اور سوال جلد قبول کرتے ہیں			

۸۶ اختیار کرنیں بارہ جگہ پر قصر اور پانچ اختیار کرنیں
۹۰ مسافت جو جمعے قصر دین وغیرہ کا
۹۷ دعائین نماز کے بعد پڑھنے کی
۹۹ دنیا اور شیطان کافرون کو کمزور رکھتا ہے
۱۰۱ اطاعت خدا و رسول باعث عزت دارین ہے
۱۰۴ حفظ اعمال صالح باعث ترقی عمر کے ہین
۱۰۵ دعا و قنت پینے شیرین بانی کے
۱۰۸ مناجات بجناب قاضی الحاجات
۱۱۳ فضائل علم و تعلیم دین
۱۲۱ وارث کتاب ہونا متوسنون کا
۱۲۳ احوال اور اقوال دو قسم خبیثون کے
۱۲۶ دعا وقت جانے کے نیند سے
۱۳۰ فضائل سورہ یٰسین
۱۳۶ قصہ حبیب نجار حواریان حضرت عیسیٰ کا ذکر یہ انکار کرمین
۱۴۰ منع ہے دیکھنا فال قرآن شریف وغیرہ کا
۱۴۳ قصہ شہادت حبیب نجار و قبیلہ بنا ہو چلنے دعوت کی
۱۴۶ منازل قمر اٹھائیس ۲۸ ہین
۱۴۹ احوال دوسری بار صور پھونکنے کا
۱۵۰ تبلیغ فرمان برداری خدا و رسول
۱۵۲ گواہی اعضائے مجرمون کی وقت حساب کے
۱۵۵ تعیین جماعتا چاہیے جوانی و صحت و فراغت کی
۱۵۷ کلام موزون بقصد کو شعر نہین کہتے
۱۶۱ فضیلت ذکر و علماء و تجار و ذی الکرخ وغیرہ
۱۶۵ ناک کے شیاطین کا شمال الشیطین سے
۱۶۸ حال قبر یہودی و مجوسی پر مسلمون وغیرہ کا
۱۷۲ تنبیہ کثیر النفع
۱۷۴ بیان آنا ہمہ شہد مین مخلوقات دنیا کا
۸۷ احوال اولاد آدمیون کے لیے فتنہ ہین
۹۱ درازی کی عمرون لڑکے کو کون کا
۹۶ **سورۃ الملئکۃ ۳۵**
۹۷ سوا اللہ کے کسیکو اختیار نفع اور ضرر کا نہین
۱۰۰ حلال کو حرام اور حرام کو حلال جاننا کفر ہے
۱۰۲ اختلاف اقوال بیچ مفسرین کلام الطیب کے
۱۰۴ حکایت عیب کی عیشی عمرون و متخصصون کا
۱۰۶ معنے آہی و محسانا بیچی مخلوقات
۱۰۹ فضیلت مخصوص الہی و ذکر علامات قیامت
۱۱۵ اثبات شرف علم و علماء دین کتاب حدیث سے
۱۲۲ منع ہر مرد و کو ہنسنا کثیر از ضحی اور سوا وغیرہ
۱۲۴ گواہی عمرون بر سنت مخصوص صلی اللہ علیہ وسلم کا
۱۲۸ سیر و بیان کی واسطے حضرت کے
۱۳۹ **سورۃ یٰس ۳۶**
۱۳۴ ہر چیز کے اور امر کی دو قسم اور اصل امر ہے
۱۳۸ بیان ما بصل الیہ الحکم کیا اور مکر کرنا بعضون کا
۱۴۰ شیطنۃ دو طائفے استخارہ شرعیہ
۱۴۲ **سیپارہ ۲۳**
۱۴۴ قصہ شہادت عروہ بن مسعود ثقفی بطلبان آنے آنحضرت پر
۱۴۸ انکار کفار رفقہ دینے سے سلمانون کو
۱۴۹ قول کفار کا وقت اوٹھنے کے قبرون سے
۱۵۱ تہمت عار سلام کرنے سے کمزورون کو
۱۵۳ دیکھنا نیکو کا خانہ کا قیامت مین
۱۵۶ مکر پیغمبر نے شاعری اختیار نہین کی
۱۵۹ درختون سبز کا جنسے آگ نکلتی ہے
۱۶۰ **سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**
۱۶۲ تنبیہ تصرف قوم الدر کثیر تحفظت حدے تعالیٰ
۱۶۷ بعض احوال روز قیامت
۱۶۹ پوچھا جانا ہر آدمی کا چار چیزون سے آخرت مین
۱۷۲ اقسام احکام شرع
۱۷۴ تقریر بعض مخصوص کا ایک مسلمان و مرکافر
۸۸ توتا جو شرح کرنے مال کا راہ خدا امین
۹۴ مرنے ایک فاسق کا بعد دیکھنے انسیا علیہ السلام کے
۹۹ صبر کرنا مصائب پر باعث فضیلت کا ہے
۱۰۰ علامات صحت ایمان مومن کے
۱۰۳ ایمان و عمل صالح سبب ترقی درجات کے ہین
۱۰۴ تعریف تقدیر متعلق اور تقدیر مبرم
۱۰۶ فضیلت عمر از اختیار کرنا آنحضرت کا فقر کو
۱۱۰ اثبات عدم تشاوم اموات
۱۱۹ معنی قائم کہنے نماز کے
۱۲۲ احوال اور اقوال بہشتیون کے
۱۲۶ دعا وقت رو برو جاحاکم یا مزاج کے
۱۲۹ وسعت رحمت و کثرت مغفرت حق تعالیٰ
۱۳۵ فائدہ رواج سنت اور ثنا نے بدعت کا
۱۳۹ خاصیت استغفار خوست و بدبختی کو
۱۴۲ قصہ صبیب نجار رحمۃ اللہ علیہ
۱۴۵ نشانیا قرب کا ملائق سبحانہ تعالیٰ
۱۴۸ احوال پہلی بار صور پھونکنے کا
۱۵۰ احوال تنعمون بہشتیون کا
۱۵۱ تزویج حوریون و زنیون کا قیامت مین
۱۵۴ گواہی اعضائے مسلی اعمال صالحہ پر حشر مین
۱۵۶ اشتراف علی جواز وحدت شعر گوئی مین
۱۶۰ باقی فوائد کثیرہ سورۂ یٰسین
۱۶۴ غنا و سخاوت و رحمت باری تعالیٰ
۱۶۸ پکار نا زمین کا ہر روز دس باتین
۱۶۹ طریقہ معاش بقدر تفسانی
۱۷۳ بعض احوال اہل جنت کا
۱۷۷ وفور عنایت الہی بنسبت گناہگارون کے

۱۷۸ ... ن
۱۸۱ ... ن
۱۸۳ ... ن
۱۸۵ ... ن
۱۸۹ ... ن
۱۹۶ ... ن
۱۹۹ ... ن
۲۰۳ ... ن
۲۰۸ ... ن
۲۱۲ ... ن
۲۱۳ ... ن
۲۱۴ ... ن
۲۱۶ ... ن
۲۱۹ ... ن
۲۲۳ ... ن
۲۲۴ ... ن
۲۲۶ ... ن
۲۲۸ ... ن
۲۲۹ ... ن
۲۳۱ ... ن
۲۳۲ ... ن
۲۳۳ ... ن
۲۳۵ ... ن
۲۳۶ ... ن
۲۴۰ ... ن
۲۴۱ ... ن
۲۴۳ ... ن
۲۴۵ ... ن
۲۴۷ ... ن

۱۷۹ ... ن
۱۸۱ ... ن
۱۸۴ ... ن
۱۸۶ ... ن
۱۹۰ ... ن
۱۹۶ ... ن
۲۰۲ ... ن
۲۰۳ ... ن

سورۃ ص ۳۸

۲۰۷ ... ن
۲۱۰ ... ن
۲۱۲ ... ن
۲۱۴ ... ن
۲۱۵ ... ن
۲۱۷ ... ن
۲۱۹ ... ن
۲۲۳ ... ن
۲۲۵ ... ن
۲۲۷ ... ن
۲۲۸ ... ن
۲۲۹ ... ن
۲۳۱ ... ن
۲۳۳ ... ن
۲۳۴ ... ن
۲۳۵ ... ن
۲۳۹ ... ن
۲۴۰ ... ن
۲۴۲ ... ن
۲۴۴ ... ن
۲۴۶ ... ن
۲۴۸ ... ن

۱۸۰ ... ن
۱۸۲ ... ن
۱۸۴ ... ن
۱۸۸ ... ن
۱۹۵ ... ن
۱۹۷ ... ن
۲۰۳ ... ن
۲۰۶ ... ن
۲۱۱ ... ن
۲۱۳ ... ن
۲۱۴ ... ن
۲۱۵ ... ن
۲۱۸ ... ن
۲۲۲ ... ن
۲۲۴ ... ن
۲۲۶ ... ن
۲۲۷ ... ن
۲۲۹ ... ن
۲۳۰ ... ن
۲۳۲ ... ن
۲۳۳ ... ن
۲۳۴ ... ن
۲۳۵ ... ن
۲۴۰ ... ن
۲۴۱ ... ن
۲۴۲ ... ن
۲۴۴ ... ن
۲۴۶ ... ن
۲۴۹ ... ن

۲۵۱	تاکید علوم اعمال باوجود عسر اور ضیاع روپیہ کے
۲۵۳	تحقیق انتہائے ردولی و انقضائے ایام دوران کی
۲۵۶	بیان رسیدن نوت و رجا کے آہی
۲۵۸	لازم ہجرت کرنا جہاں کفر و فسق شائع ہو
۲۶۰	عذاب جہنم مجرموں کا قیامت میں
۲۶۳	اقوال بیچ تفسیر آیات مصالحات کے
۲۶۵	اثر کلام دنیا باعث قسوت قلوب کی ہے
۲۶۷	احوال اذکار جہر و خفیہ تشکر عرش تا تہا
۲۶۸	قرآن کلام الٰہی قدیم ہے مخلوق نہیں
۲۷۰	شرکت عقد چار قسم ہے
۲۷۲	تاکید بسعی کرانے حقوق عباد کی بنا بریں
۲۷۵	پرہیزگاروں کو چھ قسم کا ڈر رہتا ہے
۲۷۷	مسائل وکالت
۲۷۹	واسطے ہر انسان کے دو نفس ہیں
۲۸۰	نفس انسانیہ جو ہر روشن نورانی ہے
۲۸۱	سواد دو کو سنت ہے داڑھی اور داڑھی میں مسواک کرنا
۲۸۲	بہتر عیوب میں سے دو عیبوں کا ہے
۲۸۶	اقوال مفید بیچ تفسیر آیت قل یا عبادی الذین الآیہ کے
۲۸۹	قصہ نجات پانا عاصی اور مسند ہونا عابد کا
۲۹۰	حسرت مجرموں کی اپنی عقلت پر قیامت میں
۲۹۳	مذمت مجلس وعظ میں نجانے والے کی
۲۹۵	وظیفہ ہر روز و ہر وقت کے مفاید مذکورہ
۲۹۷	بہتر بہتر کلمہ کی ہر وقت قائل ہونے بندگی کے
۲۹۸	دو مرتبہ پھر کہنے سو کا اور احوال اللہ کے درمیان کا
۳۰۲	فتح جلال اکبر تعریف مع حاملان عرش
۳۰۳	بڑا یا جانا تمامی استوا نجا کا واسطے حساب کے
۳۰۴	حساب کتاب مخلوقات کا اور گذرنا ہل صراط پر
۳۰۵	تجویز کرنا جواب نبیا کا آنحضرت کے واسطے شفاعت کے
۳۰۸	احوال مشیت باری تعالیٰ دخول جنت و دوزخ کا
۳۱۱	بیان ذکر اور تاکید پر اس کی عورتوں کو اور محرموں سے

۲۵۲	رد ہونا فوت بائع چیزوں پر اور
۲۵۵	رنج و حزن اور نہ ہونا عمل اطاعت الٰہی سے غافل نہ ہونے
۲۵۷	افتقار بقوی و صبر و ہجرت واسطے اطاعت الٰہی کے
۲۵۸	تقوی نہ جبر کرنی باتوں کے میسر نہیں ہوتا
۲۶۱	خوش خبری اور فضائل پرہیزگاروں کے
۲۶۴	رد شیطان اور لشکر ان کا اور سپاہ شرح صدر
۲۶۵	حدیث جامع مضامین مفیدہ
۲۶۷	اخوال جو راگ و دھمال کا شنکر حال و قال لانے
۲۶۹	ممانعت شرک کرنا اکبر الکبائر ہے
۲۷۱	خبر وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۲۷۳	حقوق بندوں کے بہت دشوار ہیں
۲۷۴	**سیپارہ عمن اظلم**
۲۷۶	فضیلت کلمہ حسبی اللہ و نعم الوکیل
۲۷۸	مسائل مضاربت
۲۷۹	ملنا ارواح زندوں اور مردوں کا آپس میں
۲۸۰	شب بیدار کے اور آداب وقت سونے کے
۲۸۱	تسبیح بعد وقت سونے کے
۲۸۳	دعا نہ کرنا بندے سے اوٹھکر پڑھنے کی
۲۸۷	حالات نرم کرنے والے دلوں کے
۲۸۹	برا بھلا بیٹے کو اچھا جاننا اور دوسرے کو برا
۲۹۲	مذمت غرور اور فریفتہ ہونے دنیا پر اور تکبر کرنے کی
۲۹۴	نفوی سبب ہی نجات اور دخول جنت کا
۲۹۶	مخالفت شرک کرنے موجب ہدایت تمام عالم کا
۲۹۸	وسعت کرسی عرش باقی وہوا و ظلمت الٰہی
۲۹۹	قصہ اسرافیل و میکائیل و عزرائیل و جبرئیل علیہم السلام
۳۰۲	زندہ ہونا جملہ مخلوقات کا روز حشر کے
۳۰۳	شفاعت عامہ ہونا آنحضرت کا انبیا کے شفاعت کرنا کا
۳۰۵	ملنا بہتر بیسیوں کا ایک ہشت کو
۳۰۶	زندہ جانا اعمال موتی کا اور بلایا جانا انبیا اور
۳۱۰	دو نازونعیم جنتیوں کا اور نہ کرسکنا گناہ کا
۳۱۱	خواب یاد کرنے جانا جنس سے یوں کا

۲۵۲	رد نقد لیا چھڑی اور گور پرستوں و غیر ہم کا
۲۵۶	نزول آیت کہ یہ بیچ حق سعادت کرام رضی اللہ عنہم
۲۵۷	فضیلت دعا کے اہل مصائب و بلا کا
۲۵۹	روایت دو بہن سنہ کی تو یہ آیت بیچ ذکر فواند کے
۲۶۲	نزول آیت کہ یہ بیچ حق ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۲۶۵	علما شرح صدر کے جو آنحضرت نے فرمائے ہیں
۲۶۶	نرم دلی کا جلوہ تاثیر کلام الٰہی ہونی اور
۲۶۷	اشیا کا حلال جانے واقوال رقص کا
۲۶۹	مسئلہ شرکت ملک اور ترک شرکت عقد
۲۷۱	ممانعت نامی مخلوقات کی آپس میں واسطے ہونے
۲۷۳	اقسام طرائق چند میں نزدیک حضرات صوفیہ کرام کے
۲۷۶	دس کلمے ہر نماز کے بعد پڑھنے کے
۲۷۸	قبض ہونے اور احوال کا وقت حرکت اور سونے کے
۲۷۹	دعا سونے وقت پڑھنے کی
۲۸۱	دعا خواب پریشان دیکھنے پڑھنے کی
۲۸۲	زیادتی جو کہتے ہیں بعض صفاتیں میں جناب الٰہی میں
۲۸۴	شکر زیادت موجب نعمت ہے اور کفران عذاب تنزل کا ہے
۲۸۸	احادیث وسعت رحمت ارحم الراحمین
۲۸۹	وسعت رحمت الٰہی کو خیال کرکے اطاعت کیجئے
۲۹۳	مذمت عجب اور خود پسندوں کی
۲۹۴	مقالید سموات و ارض کا
۲۹۶	احوال روز قیامت کا
۲۹۸	مذمت گمراہوں کی جو معرفت الٰہی نہیں پیدا کی
۳۰۰	قصہ مکلمنے جمال کا اور حوادث قیامت کے
۳۰۳	اوتار جملہ حاملان کا زمین پر اور تسبیح حاملان عرش
۳۰۳	مستعد رہنا شفیع المذنبین کا واسطے شفاعت کے
۳۰۵	پرخواندن شیخ کا دوزخ میں
۳۰۷	ہر کا جانا و زمین کا طرف دوزخ کے
۳۱۱	قوابہ پرورش شیطان اور رہبنوں کا
۳۱۱	زمین جنت کی سفید ہونی جاذری کی

۳۱۲	تصنیف سورۂ زمر	ن
۳۱۲		ن
۳۱۲	مضامین حامیمون وغیرہ کے	ن
۳۱۴		ن
۳۱۴	شکی نما ایک بزرگ کا چند کلمات دعا کے	ن
۳۱۷		ن
۳۱۷	غالباً یہ عاشق وغیرہ کے جمادی الآخرہ میں فضیلت حاصل کی	ن
۳۱۸		ن
۳۱۸	انہ تعالیٰ نے سات بیتوں کو سات بیتوں میں جمع فرمایا ہے	ن
۳۲۰		ن
۳۲۰	ظہر نماز کے بعد پڑھنے کی	ن
۳۲۳		ن
۳۲۳	دعا دیکھنے والے مرد و زن نامحرموں کا	ن
۳۲۶		ن
۳۲۶	بیہقی صحت آمیز و مفید فوائد کثیرہ	ن
۳۳۱		ن
۳۳۱	فضائل سورۂ یٰسین و واقعہ اصحاب قریہ	ن
۳۳۳		ن
۳۳۳	سوال و جواب سنیوں اور دیوبندیوں کا اور صفات	ن
۳۳۵		ن
۳۳۵	تحیہ مسائل عیسوی سے خالی نہیں	ن
۳۳۷		ن
۳۳۷	خاصیت صحبت و محبت بدکاروں سے	ن
۳۴۰		ن
۳۴۰	دعا کی کو اطاعت خدا و رسول اور پرہیز نافرمانی سے	ن
۳۴۱		ن
۳۴۱	بیمار کے جاویگے قیامت تین وسلے ہر ایک سے	ن
۳۴۳		ن
۳۴۳	تائید کو ادائے حقوق عباد کی	ن
۳۴۶		ن
۳۴۶	احادیث مذمت دنیا و وقت آخرت	ن
۳۴۹		ن
۳۴۹	سبع دوسم ہر ایک محمود دوسری نہ موسوم	ن
۳۵۱		ن
۳۵۱	اعمال دفع غم و رفع حوائج وغیرہ	ن
۳۵۳		ن
۳۵۳	جھگڑا دو شنبہ کا آیہ سین و اعمال و جوابات و مفاد	ن
۳۵۵		ن
۳۵۵	فوائد بدکاری ہمسان اور شفقت شیوں کا	ن
۳۵۷		ن
۳۵۷	تشریف بی جمادیں اور کیفیت صحت عزم اوسکے کی	ن
۳۵۹		ن
۳۵۹	فوائد و خصائص استغفار	ن
۳۶۱		ن
۳۶۱	خاتمہ بحث کلام و بہترین مناجات وغیرہ کی	ن
۳۶۲		ن
۳۶۲	خروج دجال یاجوج و ماجوج و نزول حضرت عیسیٰ	ن
۳۶۴		ن
۳۶۴	تعریف خصائص آنحضرت صلعم اور اوسکے	ن
۳۶۵		ن
۳۶۵	صورت کمی و بیشی قرعہ کی	ن
۳۶۷		ن
۳۶۷	آداب دعا	ن
۳۷۰		ن
۳۷۰	بیان اہل رقاء اصحاب تین ہجرت غار اور اسکے سات	ن
۳۷۳		ن
۳۷۳	دعوی ہمارے ہندوں کا بہتر تہتر ہندوں کے جھوٹا ہے	ن
۳۷۴		ن
۳۷۴	دو ورق کے سات سو روپے ہیں	ن
۳۱۲		ن
۳۱۲	ہوائی کفر و بدکاری و ضعف ایمان و بیماری	ن
۳۱۲		ن
۳۱۲	**سورۃ المؤمن**	
۳۱۳		ن
۳۱۳	قبیلہ کا ستارہ کا بسبب اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ	ن
۳۱۴		ن
۳۱۴	ہر ہم کو عاشقان دو عین صفتوں حرصی فضائل عمر	ن
۳۱۷		ن
۳۱۷	ہر مسلمان کو ہر مسلمان کی خیر خواہی چاہیے	ن
۳۱۹		ن
۳۱۹	ہر ایک کے لیے دو مومن اور دو حامیمن ہیں	ن
۳۲۱		ن
۳۲۱	بلا پا و بگاہ ہر نفس آنحضرت میں بسیار جاوید جاری ہیں	ن
۳۲۳		ن
۳۲۳	بغیر اختیار کرنے دو سن چیزوں کے وسع کامل نہیں ہوتا	ن
۳۳۰		ن
۳۳۰	تقریباں لالہ و ہجرہ کی نگاہ جمعی کا واسطے صلعم	ن
۳۳۲		ن
۳۳۲	ثبوت فضیلت ابو بکر صدیق قول اہل معقولی رضی اللہ عنہ	ن
۳۳۳		ن
۳۳۳	بیہقیہ رفع غفلت و توجہ فکر آخرت	ن
۳۳۶		ن
۳۳۶	طریق محاسبہ نفس کا و تسلط سالک راہ آخرت کے	ن
۳۳۸		ن
۳۳۸	اطاعت و محبت مکون وسیلہ نجات ہر	ن
۳۴۰		ن
۳۴۰	طریق محاسبہ نفس واسطے نفع تجارت آخرت کے	ن
۳۴۲		ن
۳۴۲	عنوان صدا ہونا آخرت مومن عالم بالعمل پر	ن
۳۴۴		ن
۳۴۴	انجام بد کی شامل اوسکے ہر اوجہ بنا کی جہت ہے	ن
۳۴۷		ن
۳۴۷	ستارہ ہوی کی شامل اوسکے ہر اوجہ بنا کی جہت ہے	ن
۳۴۹		ن
۳۴۹	جو بکام اپنے خدا کو سپرد کرتا ہے کفایت کرتا ہے	ن
۳۵۰		ن
۳۵۰	احوال ارواح کافروں مشرکین مشہدا و غیرہم کے	ن
۳۵۲		ن
۳۵۲	ثواب فکر نسلا کا اور گرجا گرجا ہونا کا مشرکین	ن
۳۵۴		ن
۳۵۴	"احادیث فوائد کثیرہ"	ن
۳۵۶		ن
۳۵۶	فضیلت تو بہ و رتو خواص و محبوبوں کی	ن
۳۵۸		ن
۳۵۸	وقت استغفار کے حضور دل ضرور ہے	ن
۳۵۹		ن
۳۵۹	فضائل صبح و شام کی تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کے	ن
۳۶۱		ن
۳۶۱	دعا میں محفوظ رہنے کی شر فتنہ دجال سے	ن
۳۶۳		ن
۳۶۳	تحقیق علامات قبولیت کی ہر	ن
۳۶۴		ن
۳۶۴	بانگ دعا کا باعث غضب الٰہی کا ہوتا ہے	ن
۳۶۶		ن
۳۶۶	دعا کرنی شر و خصلت کی ہی بکار دعا کے	ن
۳۶۹		ن
۳۶۹	بغیر اخلاص کے کوئی طاعت قبول نہیں ہوتی	ن
۳۷۰		ن
۳۷۰	انواع عذاب دوزخیہ کا	ن
۳۷۳		ن
۳۷۳	بلا شبہ وضع ہر شی اسی صلعم	ن
۳۱۲		ن
۳۱۲	عاصی کا انتباہ کرنا مسلمانوں کا سبب ہیزار بلانے کا	ن
۳۱۴		ن
۳۱۴	آخوال حاملان عرش اور تسبیح کرنا اوسکا	ن
۳۱۸		ن
۳۱۸	ایمان کفر کا اور شکوہ کا اوسکے مومنوں کے	ن
۳۲۰		ن
۳۲۰	قبض قبر نون جناب باری تعالیٰ کا	ن
۳۲۲		ن
۳۲۲	کن فیکون طرح کے پیدا کرنا یعقوب کے حقوق	ن
۳۲۴		ن
۳۲۴	تو معجزہ من حضرت موسیٰ خلیہ السلام کا	ن
۳۳۱		ن
۳۳۱	فیخر ایاہ کر صدیق کی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے	ن
۳۳۲		ن
۳۳۲	اقرار حضرت موسیٰ کا مرتبہ نون کو حدارتیا آخرت سے	ن
۳۳۴		ن
۳۳۴	تعذیب جہانا پانچ جنتوں کو پہلے پانچ چیزوں کے	ن
۳۳۶		ن
۳۳۶	ہر انسان کے لیے چار دشمن ہیں واجب ہر جہاد	ن
۳۳۹		ن
۳۳۹	علوم نیلفر عمل کا ایمان فوائد واسطے بچانے عذاب	ن
۳۴۱		ن
۳۴۱	راح ان کی چوبیس مسائل متعین ہیں	ن
۳۴۲		ن
۳۴۲	دیکھنا بندہ و کا خدا کو اور کلام سننا اوسکا	ن
۳۴۴		ن
۳۴۴	فیض جاریگی تہم نیکیاں فوض صحبت یار کے	ن
۳۴۸		ن
۳۴۸	واجب ہر بندوں پر پیروی آیا تبع امر خیر کو	ن
۳۴۹		ن
۳۴۹	شائع طریق خزن کی دس چیزیں ہیں	ن
۳۵۱		ن
۳۵۱	غوض بیکی کا سلوک کافروں کو ملنا ہے	ن
۳۵۳		ن
۳۵۳	مدد مانگنا سوا خدا کے کسی سے دست نہیں	ن
۳۵۵		ن
۳۵۵	غنی و فضیلت استغفار و توبہ	ن
۳۵۶		ن
۳۵۶	انعام کن کا بکبیر و صغیرہ آور علاج اوسکا	ن
۳۵۸		ن
۳۵۸	استغفار سے خصلت بزدلی دور ہو جاتی ہے	ن
۳۶۰		ن
۳۶۰	احوال جمال کی ظہور اوسکا آثار قیامت سے ہے	ن
۳۶۲		ن
۳۶۲	فضائل دعا و عبادت کے	ن
۳۶۳		ن
۳۶۳	دعا تصدیر متعلق بہرتی و نزدیکی سے عمر متعلق	ن
۳۶۴		ن
۳۶۴	دلیل قبولیت دعا تے بندوں کی	ن
۳۶۷		ن
۳۶۷	تعجب ہر بندوں پر نزدیکی سے مانگنا اوس	ن
۳۷۰		ن
۳۷۰	خلیفہ آبی ایسی شریف اور جو بندہ اور سوال	ن
۳۷۱		ن
۳۷۱	در میان آسمانی نہیں ہے تسبیح تقدیسیہ الصوم	ن
۳۷۳		ن
۳۷۳	بہتر تصنیفوں متبع قرآن کا	ن

۳۷۳ بیچنے والوں محصل جمع وغیرہ کو عذاب کی وعید ۔۔۔ ۳۷۴ کفر و بیمار و شرار مسلمہ شرف اسلام سے ہیں ۔۔۔ ۳۷۵ علوم دینی پر مغرور تھے علوم اخروی کچھ
۳۷۶ ظاہر قول علم فاسدہ باطل وغیرہ علوم لایعنی کا ۔۔۔ ۳۷۶ دوست حسین ایک ہاتھ ہفتہ کو اور بھول کا دوست ہفتہ کو ہوتا ہے ۔۔۔ ۳۷۶ عاقل حکیم نہیں حال ہونا بیمار سا عقوں سے

سورۃ حٰمٓ السجدۃ ۴۱

۳۷۷ جمع ہونا مرنے پر بیچ قبر کے مختصر حساب کے اور اسکا تفاوت ۔۔۔ ۳۷۸ قابل آگہ اور سچل کا لقب کا فائدہ سننے کلام الٰہی کے ۔۔۔ ۳۷۹ ظلم کا حشر میں کیا کفار کو ہوگا جسکے سوال اور انکار کرنے کا اقرار
۳۸۰ ہر قوم کی الٰہی اسلحہ شعار اسلام اور مدد مستمر کی ۔۔۔ ۳۸۱ حکم مقامات اور ترک زکوٰۃ مال کا ۔۔۔ ۳۸۱ بیچ سلام کے چیزوں پر اور سوا نہ دینے زکوٰۃ کا
۳۸۲ قول ال کے خرچ کرنے میں تین قسم پر ہیں ۔۔۔ ۳۸۲ حضرت ابوبکر صدیق اہل مدینہ سے مرتدی کیا تا مال بازار ۔۔۔ ۳۸۳ وقف و حبس و مصرف زکوٰۃ کا
۳۸۴ فضل مستحق زکوٰۃ اور بے بقیل ہونے فوائد زکوٰۃ کا ۔۔۔ ۳۸۴ صحابی اہل ہوئے جنتیں پیشوا بہشت بھیجے نفرا سے ۔۔۔ ۳۸۵ بیچ دینے کے بعد مشغل کا اور وقف وبانی وغیرہ کو
۳۸۵ بیچ دینے کے بعد مشغل کا اور وقف وبانی وغیرہ کو ۔۔۔ ۳۸۶ بیچ کے آسمان حجر ہجرت کو اور باقی تمام انبیا ۔۔۔ ۳۸۶ بیچ کو
۳۸۶ تنبیہ مفیدہ فوائد کثیرہ ہیں ۔۔۔ ۳۸۷ شب جلوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تبر ہیں ۔۔۔ ۳۸۷ ہیں
۳۸۸ تعیین بانی جامع مجلہ ہیں فقیر ترک کو اپنے بجا ہیں ۔۔۔ ۳۸۸ چاہیں تبر ہیں جاہر حرمت سلمت اور باطل ہیں فرمودہ ۔۔۔ ۳۸۸ کے
۳۸۹ ذکر اعتبار خوستہ سلام وغیرہ کو ذکر فضیلت در ۔۔۔ ۳۹۰ ہیں
۳۹۲ گواہی بنا بستا کفار کا اور ارادت کرنے کے در مسلمان ۔۔۔ ۳۹۳ نظر و تبر ہیں ہی اہل و بعاصہ تا ظہر تا بر ذ نا لائم ہے ۔۔۔ ۳۹۲ کے
۳۹۴ ذبیح اسمٰعیل کا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بسبب تبر ہیں ۔۔۔ ۳۹۴ مراد تبر ہیں حرفوں لفظ نہ ہے ۔۔۔ ۳۹۴ ہیں
۳۹۶ اقوال بیچ تحقیق معنی استقامت کے ۔۔۔ ۳۹۶ تو فرخ حرمی نبی تبر ہیں بگڑ ہوگی دیندار ہیں کو ۔۔۔ ۳۹۶ ہیں
۳۹۷ تعلق معنی استقامت بحالا تا قرار الٰہی و بھلا نوالی سے ۔۔۔ ۳۹۷ فضل امتوں کا اللہ تعالیٰ نے اور لیکا فرانی سے ۔۔۔ ۳۹۷ کے
۳۹۸ ہر ہر ہر بلا کے الوں کی طرف تبکی اور بری کے ۔۔۔ ۳۹۹ فائدہ بھلائی کرنی بے برائی کے اور استقامت صبر کی ۔۔۔ ۳۹۹ ہیں
۴۰۰ فوائد پانچ چیزوں پر موقوف ہے ۔۔۔ ۴۰۰ صفات شیطان کی تا تفصیل تبر ہیں بنی آدم کے ۔۔۔ ۴۰۰ کے
۴۰۱ تنبیہ وں قدرت الٰہی کا ۔۔۔ ۴۰۲ وعدہ الٰہی اسطے حفاظ قرآن شرف کے تحریف وغیرہ سے ۔۔۔ ۴۰۱ ہیں
۴۰۳ تمثیل جمع از مار ساتھ پیچ قرآن کے فارسی میں ۔۔۔ ۴۰۴ استفادہ قرآن سے صفت قدوس کی ہر کافر کی ۔۔۔ ۴۰۴ کے
۴۰۵ ہوکنا بکار کو بہ کاری تنے موجب بال ہی ۔۔۔ ۴۰۵ علو صوفی بھی حفاظ قرآن کے اگر قادر مال ہوئے ۔۔۔ ۴۰۵ ہیں
۴۰۵ بجز اوباش ہر کرگز نام ہر فروت در جمع مال لشکر کا ۔۔۔ ۴۰۶ اثر المعروف نہی عن المنکر فرض کفایہ اور کہیں فرض عین ۔۔۔ ۴۰۶ ہیں

سیپارہ الیہ یردّ ۲۵

۴۰۷ ناز یہ ناز ہستی تا بی سے کام کافروں کا ہی ۔۔۔ ۴۰۸ مثال انسان کی سرکشی اور بہ دانی کی ۔۔۔ ۴۰۸ کے
۴۰۹ نظام سماوی کی صورت ختم التسعہ کا ۔۔۔ ۴۰۹ پشہ کیا اکھر ہے حقیر ہے ۔۔۔ ۴۰۹ ہیں
۴۰۹ بنا ہے جناب باری تعالیٰ بندوں سے ترین خصلتیں ۔۔۔ ۴۰۹ رسالہ اور سول کو جہاں ہیں تا بی سا مر غالب نصالام ہے ۔۔۔ ۴۱۰ ہیں

سورۃ الشوریٰ ۴۲

۴۱۰ وصیت بیٹے اور کمال قدرت کو حادث وغیرہ ۔۔۔ ۴۱۶ تاویلات مردود منقطعات کا
۴۱۲ قلع و جبر بہ ورزی اور ترک تکلفات یقین کا ۔۔۔ ۴۱۳ جنتی اور دوزخی اکثر عدم تمام سے بقدر تبر ہیں ۔۔۔ ۴۱۳ ہیں
۴۱۳ کام بندوں سے تین قرع پر ہیں ۔۔۔ ۴۱۴ تمامی اعمال صالحہ کی مخلوق خالق مطلق کے ۔۔۔ ۴۱۴ ہیں
۴۱۴ فرق انسان و حیوان کے اور تحقیق معنی انسان کے کی ۔۔۔ ۴۱۴ عرش تمثال کلیں ہے کہ زیادہ ظاہر ہیں ۔۔۔ ۴۱۵ ہیں
۴۱۶ مقبول جواب امام غزالی رح مسئلہ تقدیر کے ۔۔۔ ۴۱۶ نمونہ ہے بعد تبر ہیں کوئی ۔۔۔ ۴۱۶ ہیں

بیان قضاء وقدر کو کرا عمال مجھنے کے کہیں الاستعانات ہے	۴۱۷
فضائل کلمہ طیبہ و فوائد قدیمہ و منفعت	۴۱۸
فضائل کلمہ طیبہ و فوائد قدیمہ و منفعت	۴۱۸
فضیلت کا ہی خلیفہ سوال تھے طرح کے منسوخ ہے	۴۱۸
کنعیین آسمان و زمین کا	۴۲۰
الہیہ علیہ السلام ان تین چیزوں سے منع	۴۲۱
ذکر سے نماز و کا آسمان سے	۴۲۵
بیٹے بھتیجے کو بوہ ان پیسہ زادوں بنیاد ار کا بان	۴۲۷
شرح حدیث ذکر کی عمل کا فرق ہے اگر یہ طلب رضی اللہ ہو	۴۲۹
نفی عارضہ ذکر سے اور تصویح الیہ صاحبہ	۴۳۰
کلمات الصالح عقلاء کے ان سے ان اللہ تعالیٰ علیہم	۴۳۱
بیٹھی ہوئے خلقاء کا یہ کا قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۴۳۲
شکایہ بیٹا مومنوں کو کرو اعانت لعاء کی ہے کہ خلق	۴۳۵
اقوال ابو بکر کے محبت اور نصرت کرنے مال ان پر	۴۳۷
دو عائیں حسنین رضی اللہ عنہما کی	۴۳۸
قرآن مجید پڑھنے بھول جانا ہی بیٹا کی ماں کے	۴۴۰
مسلم مشاورت کا مشورات حضرت	۴۴۱
بد دعا کرنا ظالم کو بھی برا لینا ہے	۴۴۴
سالک کو تمام حال میں ذکر میں تقاضا کرنا الارم	۴۴۴
ذکر بجائے بیٹا اور بجائے اہل عیال کا بالیوں	۴۴۶
جس فعالی بیٹے کسی بیٹر سے ساتھ کلام بالموا جہ نہیں کیا	۴۴۸
وقوع قسمیہ اور تعداد آیات و کلمات و حروف قرآنیہ	۴۵۰
فعل جنا یا ہاں کی کسی بھی شخص کو حق نہیں	۴۵۱
خوش خبری ہو بردہ کا کہ وقت کہنے بیٹے کے رب عظیم	۴۵۳
وقت مکی عورتوں کو پہنے بیٹے کے اور بیٹے کے اور بیٹا کی	۴۵۵
قصہ حضرت خضر و حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیٹا سے	۴۵۷
مسائل متفرقہ نماز کا پہلا مسئلہ	۴۵۹
نکتہ بیٹے فوائد کثیرہ ارتباب سلوک	۴۶۲
بیٹے سے ساتھ ملک شیطان متمکن ہے ہمراہ کے	۴۶۴
اعلم ہوا کہ حضرت بیٹے قریب مقتدی ہے	۴۶۶
احوال مشاہدہ جات و غیرہ قرآن میں	۴۶۷
بیٹے مومن بیٹے کو لیے کہ ہمارا آپ بیٹا ہے	۴۱۷
بیٹے کو ان سے ہے	۴۱۸
بیٹے کو ان سے ہے	۴۱۸
بیٹے کو ان سے ہے	۴۱۹
بیٹے کو ان سے ہے	۴۲۱
بیٹے کو ان سے ہے	۴۲۴
بیٹے کو ان سے ہے	۴۲۶
بیٹے کو ان سے ہے	۴۲۸
بیٹے کو ان سے ہے	۴۲۹
بیٹے کو ان سے ہے	۴۳۰
بیٹے کو ان سے ہے	۴۳۱
بیٹے کو ان سے ہے	۴۳۴
بیٹے کو ان سے ہے	۴۳۶
بیٹے کو ان سے ہے	۴۳۸
بیٹے کو ان سے ہے	۴۳۸
بیٹے کو ان سے ہے	۴۴۱
بیٹے کو ان سے ہے	۴۴۲
بیٹے کو ان سے ہے	۴۴۴
بیٹے کو ان سے ہے	۴۴۵
بیٹے کو ان سے ہے	۴۴۸
بیٹے کو ان سے ہے	۴۴۹
سورۃ الزخرف ۴۳	
بیٹے کو ان سے ہے	۴۵۰
بیٹے کو ان سے ہے	۴۵۲
بیٹے کو ان سے ہے	۴۵۴
بیٹے کو ان سے ہے	۴۵۶
بیٹے کو ان سے ہے	۴۵۹
بیٹے کو ان سے ہے	۴۶۰
بیٹے کو ان سے ہے	۴۶۳
بیٹے کو ان سے ہے	۴۶۴
بیٹے کو ان سے ہے	۴۶۶
بیٹے کو ان سے ہے	۴۶۷
دونوں فرقے ہدایت پر تھے اس سلام علیہ	۴۱۷
ملامت بالسنہ سابقہ فنون ضلالہ کے	۴۱۸
دعا سے ثابت ہے بیٹے کے دین حق پر	۴۱۹
فاذا فرغت بیٹے کو بیٹے سے ہو	۴۲۱
بیٹے سوں سے ہتر اور بیٹے سے ہتر	۴۲۴
بیٹے کو کچھ آخرت جو طلب کرنا بیٹا کو ساتھ ملا کر	۴۲۷
عبادت مستمر کرنے قرآن سے	۴۲۸
حقیقت طلب شعبہ ہوہ کو بیٹے	۴۲۹
برائی کا ضرر اولاد خوبی ایمان و عمل کی	۴۳۱
فضیلت ایمان بیٹے اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ	۴۳۲
لائق بیٹا عاقل کو بیٹے کر کے	۴۳۴
گزشتہ ال نیکی اس بیٹے پر	۴۳۷
آخری وصیت کو بیٹا سے	۴۳۸
بیٹھا ہوا کا وہی ہے	۴۳۹
قوم بیٹا سے کا ہے شان الفت کے	۴۴۱
تمہیں بیٹے ہیں کہ وہ سب حق ہیں	۴۴۳
قادر ہے کہ بیٹا کو ملا کر	۴۴۴
ملامت طلب بیٹے غربت	۴۴۵
خواب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وحی ہے	۴۴۸
	۴۴۹
	۴۵۱
	۴۵۳
	۴۵۵
	۴۵۷
	۴۵۹
	۴۶۱
	۴۶۳
	۴۶۵
	۴۶۶
	۴۶۷

۴۶۶ فضائل حم غافر طیبہ صم عسق حم دخان حم احقاف و بیان طالب دین کا تمام
۴۷۱ رد اقوال شر کو کا جو جلد اور فوراً عذاب آخرت سے
۴۷۴ قطع ہونا قیامت میں تابع اور متبوع کا بحجت لعلی
۴۷۵ دعا کافی دوست ہونے اور بد بھلا دوست کا نافع کا
۴۷۸ احوال المقربون اور لاحقون اہل جنت کا
۴۸۳ مدبرون ساعت مصیبون متوہم نہ خوف کا
۴۸۴ وجہ تسمیہ فضائل آیات و کلمات و خواص و فوائد کا
۴۸۵ اور قرآن مجید پڑھنے کا ختم اور اختمر اس میں
۴۸۷ اور ناموس آسمان سے قریب قیامت کے
۴۹۲ رفع آسمان زمین کا پیشتر اور اوپر سے سوالوں کے
۴۹۴ قصہ بیع بادشاہ میں قوم حمیر سے
۴۹۷ احوال حسن حال فوزان بہشتی کا
۴۹۸ وجہ تسمیہ فضائل آیات و کلمات و حروف و ذکر و دعا و غیرہ
۵۰۱ نزول آیہ کریمہ حتی حضرت مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
۵۰۴ چادر بادبان کا اور اتباع ہوائے نفسانی شرک ہے
۵۰۶ رسالت و نبوت جمع طریق کے کریم اور آخرت کی
۵۰۸ شفقت کریمانی جناب الٰہی اور فضیلت ذکر الٰہی
۵۱۰ وجہ تسمیہ فضائل آیات و کلمات و حروف و ذکر و دعا و غیرہ
۵۱۳ فرق بیع مذکر نے خالق کے نبی اور غیر کے مین
۵۱۴ فضیلت عالم بحسب اسم اعظم کے احادیث اور بعض سے
۵۱۷ بدون صبر مسیح کے یہ تعبیر حق بادو فرعی نکلے کر اعلیٰ
۵۱۹ ہزار سال دو سو سال دنیا کا اور اخروی کا یوں بیان پر
۵۲۱ قول ابو لہیعہ کہ بیع حضرت کو صدیق علی اللہ عنہ
۵۲۳ فضل بیع حضرت مین عمل جہین غیر تو سے
۵۲۴ فائدہ بیع ہونا ساعت خاص کا یک صاحب حاجت مین
۵۲۵ حسن سلوک کے فضل الدین اور اخلاق رفیعہ کے ساتھ دنیا کے
۵۲۷ نفع بیع بہر گاہی حضرت کے اور اعتقاد
۵۲۹ فوز بیع سلف و اعتبار اور فضائل و خصائل و اوراد اصحاب حضرت کے

۴۷۶ اشرف اعمال و شریف خصلت مؤمن اور بہتر کار کا
۴۷۲ اور جہت بیع کی استاع آدمیان اور بیشتر اس بیع اثرت کو
۴۷۴ اقوال بیہقی اور ابو نعیم فی الحلیہ اور توابع برایہ کا
۴۷۶ بہت ہوا قسم بیع و دعائی ملی فضل نسائی
۴۸۰ احوال عذاب مجرمون کا وضع مین
۴۸۴ دنیا و اسکے جاہ بھی آدمیون کے ہمہ

۴۸۵ شمار کرنے کا اور فوت نے قرآن شریف کا
۴۸۶ فضائل پھر ہر ایک سورت کے اور جانا مراد کے
۴۹۰ تاکید تقوی و غیرہ خصائص مفیدہ
۴۹۳ نجات پانے بنی اسرائیل کا فرعون سے
۴۹۶ جواہر بیان کلمہ اور قرارت فی سری شبہ عجز و درستی
۴۹۸ اختیار پرہیزگاری جمیع اصناف معنون اور فروی کا ہمہ

۵۰۰ تین چیزون کی اور تین صفات اور تین رافع درجہ کا
۵۰۴ پیروی ہوس نفسانی کی ناشنہ متابعہ الٰہی ہے
۵۰۶ فضیلت یہ ایک سورت کی قرآن کی نزول مصحف کا
۵۰۷ قول جبوز کرامات اتباع نفس امارہ کا و اتباع
۵۰۹ نتائج ہونا اعمال بدنی عبادت کرنے والون کا

۵۱۲ اشکال شیخ جلد احیاء علی شیطان و جواب کہ عاجز ہے
۵۱۳ سوسے اسم کے غیر کی کوئی واقف نہین ہے
۵۱۵ خطبہ نماز پنجگانہ اور سوائے آخرت کی
۵۱۸ اسلام لانا حضرت عبداللہ بن سلام سردار یہود
۵۲۱ کثرت عمل کی جہ مصیبت ہے اور دوہرا بچانے کی
۵۲۲ خلق نیک اور بد اقرار دان کا وغیرہ اگرچہ کافر ہی ہون
۵۲۳ نجات پانا تین شخصون کا جانے صحت سے برکت نیک کام
۵۲۴ مفید ہونا دعا و استغفار قولا کا اور اسکے والدین
۵۲۷ مثال نیکو کاردن اور بدکاردن کا
۵۲۸ ابو بکر کے آسایش دنیا و آرام طلبی سے دنیا
۵۲۹ کلمون اور آخرت اور تقوی کا اور شرح قصہ قوم عاد

۵۳۱	بددعا وقصہ چلنے والے اور خبیث کے
۵۳۲	بیان اسماء الرجال قبیلہ اور کنیت کا بیان دین و دنیا کی ہم
۵۳۳	مقدمین دین کی جماعتیں
۵۳۴	بیان صحابہ آنحضرت کے اور اسلام دعوت اسلام کے طور طریقے
۵۳۶	بیان ہجرت کے جو دو النسل تین قسم پر
۵۳۷	بیان فضیلت اعمال اور قراءت قرآن مجید کا بیان بہت سے مضمون
۵۳۹	دعائے حاجت روائی
۵۴۱	بیان تصوف کے کہ اس کی تین قسم پر ہے
۵۴۱	بیان جو شخص روزانہ چند آیات قرآن مجید کی تلاوت کرے تو کیا فائدہ ہوتا ہے
۵۴۳	بیان احکام لڑائی کے ساتھ کافروں کے
۵۴۶	بیان جہاد کرنا اور شہید ہونا راہ خدا میں کیسا بڑا عمدہ چیز ہے
۵۴۷	بیان آنحضرت کے ساتھ جو حضرت کی ہمراہ ہر لشکر جاتے
۵۴۸	بیان فضیلت ازواج مطہرات کے ازواج مطہرات میں سے
۵۵۰	بیان ان کے بیان میں جو ہمیشہ رہیں گے دوزخ میں کافر
۵۵۱	بیان فضیلت جمیع اعمال نفلہ کے
۵۵۳	بیان ذکر اس کا جو اسلام کی حمد و ثنا میں مصروف ہو کل کی
۵۵۴	بیان فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے
۵۵۶	بیان ذکر اس کا جو اسلام کی حمد و ثنا میں مصروف ہو کل کی
۵۵۹	بیان فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے
۵۶۱	بیان احوال قیامت اور جو حال مومنوں کا اور کافروں کا
۵۶۴	بیان عذاب احوال دوزخیوں کا عذاب میں
۵۶۶	بیان ذکر احوال دوزخیوں کی کہ ہر شہر میں ہر ایک جدا صفت بیان
۵۶۸	بیان صفت جنت کی جس کو اللہ نے بھیجے بہشت کے دوزخ کے
۵۷۰	بیان جو شخص کہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی علانیہ شریک کرے
۵۷۲	بیان قصہ نکلنے آگ کا زمین حجاز سے
۵۷۴	بیان نشانیاں قیامت کی یعنی علامات قیامت کے
۵۷۶	بیان مضمحلات کا بیان اور تہ مضمحلات کی
۵۷۸	بیان علامات قیامت کی یعنی نشانیاں قیامت کی
۵۷۹	بیان فضیلت ذکر اللہ اور استغفار کی
۵۸۰	بیان قبول توبہ بندہ کی جب تک کہ نہ پہنچے دم حلق تک
۵۸۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۸۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۸۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۸۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۸۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۸۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۸۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۹۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۹۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۹۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۹۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۹۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۹۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۹۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۹۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۹۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۵۹۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۰۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۰۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۰۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۰۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۰۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۰۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۰۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۰۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۰۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۰۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۱۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۱۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۱۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۱۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۱۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۱۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۱۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۱۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۱۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۱۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۲۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۲۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۲۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۲۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۲۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۲۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۲۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۲۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۲۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۲۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۳۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۳۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۳۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۳۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۳۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۳۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۳۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۳۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۳۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۳۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۴۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۴۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۴۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۴۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۴۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۴۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۴۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۴۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۴۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۴۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۵۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۵۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۵۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۵۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۵۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۵۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۵۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۵۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۵۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۵۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۶۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۶۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۶۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۶۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۶۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۶۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۶۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۶۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۶۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۶۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۷۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۷۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۷۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۷۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۷۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۷۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۷۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۷۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۷۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۷۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۸۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۸۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۸۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۸۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۸۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۸۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۸۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۸۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۹۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۹۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۹۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۹۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۹۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۹۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۹۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۹۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۹۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۶۹۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۰۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۰۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۰۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۰۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۰۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۰۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۰۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۰۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۰۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۰۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۱۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۱۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۱۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۱۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۱۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۱۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۱۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۱۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۱۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۱۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۲۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۲۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۲۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۲۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۲۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۲۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۲۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۲۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۲۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۲۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۳۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۳۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۳۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۳۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۳۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۳۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۳۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۳۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۳۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۳۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۴۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۴۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۴۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۴۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۴۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۴۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۴۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۴۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۴۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۴۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۵۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۵۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۵۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۵۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۵۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۵۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۵۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۵۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۵۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۵۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۶۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۶۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۶۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۶۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۶۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۶۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۶۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۶۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۶۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۶۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۷۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۷۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۷۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۷۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۷۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۷۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۷۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۷۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۷۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۷۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۸۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۸۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۸۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۸۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۸۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۸۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۸۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۸۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۹۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۹۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۹۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۹۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۹۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۹۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۹۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۹۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۹۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۷۹۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۰۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۰۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۰۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۰۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۰۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۰۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۰۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۰۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۰۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۰۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۱۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۱۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۱۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۱۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۱۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۱۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۱۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۱۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۱۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۱۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۲۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۲۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۲۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۲۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۲۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۲۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۲۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۲۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۲۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۲۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۳۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۳۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۳۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۳۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۳۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۳۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۳۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۳۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۳۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۳۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۴۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۴۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۴۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۴۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۴۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۴۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۴۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۴۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۴۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۴۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۵۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۵۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۵۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۵۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۵۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۵۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۵۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۵۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۵۸	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۵۹	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۶۰	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۶۱	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۶۲	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۶۳	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۶۴	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۶۵	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۶۶	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ ثواب ہو اس کو
۸۶۷	بیان جو شخص کہ بہتر کرے اسلام اپنا کہ

۵۸۱	بیان
۵۸۲	بیان
۵۸۳	بیان
۵۸۴	بیان
۵۸۵	بیان
۵۸۶	بیان
۵۸۸	بیان
۵۸۹	بیان
۵۹۱	بیان
۵۹۲	بیان
۵۹۵	بیان
۵۹۶	بیان
۵۹۷	بیان
۵۹۷	بیان
۵۹۷	بیان
۵۹۸	بیان
۵۹۹	بیان
۶۰۱	بیان
۶۰۲	بیان
۶۰۵	بیان
۶۰۵	بیان
۶۰۶	بیان
۶۰۷	بیان
۶۰۸	بیان
۶۰۹	بیان
۶۱۰	بیان
۶۱۱	بیان
۶۱۲	بیان
۶۱۴	بیان
۶۱۵	بیان
۶۱۷	بیان
۶۱۸	بیان
۶۱۹	بیان
۶۲۱	بیان
۶۲۳	بیان
۶۲۵	بیان
۶۲۶	بیان

۵۸۲	بیان
۵۸۳	بیان
۵۸۵	بیان
۵۸۶	بیان
۵۸۸	بیان
۵۸۹	بیان
۵۹۰	بیان
۵۹۱	بیان
۵۹۴	بیان
۵۹۶	بیان
۵۹۷	بیان
۵۹۸	بیان
۵۹۹	بیان
۶۰۱	بیان
۶۰۳	بیان
۶۰۵	بیان
۶۰۵	بیان
۶۰۷	بیان
۶۰۷	بیان
۶۰۹	بیان
۶۱۰	بیان
۶۱۱	بیان
۶۱۲	بیان
۶۱۵	بیان
۶۱۷	بیان
۶۱۸	بیان
۶۲۰	بیان
۶۲۳	بیان
۶۲۵	بیان
۶۲۶	بیان

سورۃ الفتح ۴۸

۶۱۱	بیان
۶۱۲	بیان
۶۱۴	بیان
۶۱۶	بیان
۶۱۷	بیان
۶۲۰	بیان
۶۲۲	بیان
۶۲۴	بیان
۶۲۵	بیان
۶۲۶	بیان

۶۲۷ ... ان
۶۲۹ ... ان
۶۳۰ ... ان
۶۳۰ ... ان
۶۳۲ ... ان
۶۳۴ ... ان
۶۳۵ ... ان
۶۳۶ ... ان
۶۳۷ ... ان
۶۳۹ ... ان
۶۳۹ ... ان
۶۴۰ ... ان
۶۴۱ ... ان
۶۴۲ ... ان
۶۴۳ ... ان
۶۴۳ ... ان
۶۴۵ ... ان
۶۴۶ ... ان
۶۴۸ ... ان
۶۴۹ ... ان
۶۵۰ ... ان
۶۵۲ ... ان
۶۵۴ ... ان
۶۵۷ ... ان
۶۶۰ ... ان
۶۶۱ ... ان
۶۶۴ ... ان
۶۶۵ ... ان
۶۶۷ ... ان

۶۲۸ ... ان
۶۳۰ ... ان
۶۳۰ ... ان
۶۳۳ ... ان
۶۳۵ ... ان
۶۳۵ ... ان
۶۳۶ ... ان
۶۳۷ ... ان
۶۳۸ ... ان
۶۳۹ ... ان
۶۴۰ ... ان
۶۴۱ ... ان
۶۴۱ ... ان
۶۴۳ ... ان
۶۴۳ ... ان
۶۴۴ ... ان
۶۴۶ ... ان
۶۴۷ ... ان
۶۴۸ ... ان
۶۴۹ ... ان
۶۵۰ ... ان
۶۵۱ ... ان
۶۵۳ ... ان
۶۵۶ ... ان
۶۵۹ ... ان
۶۶۰ ... ان
۶۶۴ ... ان
۶۶۵ ... ان
۶۶۶ ... ان
۶۶۸ ... ان

سورۃ الحجرات ۴۹

۶۶۵ ایمان کے شعب اور اس کا مختصر تعارف اور اس کی اہمیت و آداب اسلام

۶۶۱ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۶۲ ایمان اور اسلام کا باہمی تعلق اور ان کے مفہوم کا بیان

۶۶۴ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۶۸ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۷۰ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۷۲ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۷۳ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۷۴ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۷۶ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۷۸ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۰ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۲ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۳ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۴ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۵ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۸ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۸ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۹ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۰ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۲ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۳ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۴ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۶ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۷ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۸ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۰ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۱ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۳ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۴ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۶ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۶ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۷ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۹ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۹ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۱۱ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۱۲ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۱۳ فہرس کل فی خلاصۃ التفسیر

۶۶۹ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۷۲ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۷۳ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۷۵ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۷۹ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۱ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۳ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۴ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۵ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۶ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۸ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۸۹ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۰ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۱ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۲ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۴ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۵ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۶ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۶۹۷ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۰ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۰ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۲ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۳ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۶ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۷ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۸ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۰۹ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۱۰ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۱۱ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

۷۱۳ ایمان کی تعریف اور اس کے ارکان اور اس کے متعلقات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۲	۱۰	عَنْ عِلْمِہٖ	عَنْ عِلْمِہٖ
۳۴۴	۵	چھناب	چھناب
۳۴۹	۲۹	دیتے	دیتے ہیں
۳۵۱		فَیُفْضَاد	فَیُفْضَاد
۳۵۲	۲۳	یعنی کوئی	یعنی کوئی
۳۵۶	۱۵	سن مضمون	اس مضمون
″	۲۹	اوادر	اور
۳۶۲	۱۶	استجابات	استجابت
۳۶۷	۱۷	لِلْبَیْل	اَللَّیْل
۳۷۱	۲۲	پیٹھے	پیٹھے
۳۸۳	۶	اولاد کو پہ	اولاد کو بھی
۳۸۴	۵	پہچان	پہچان
۳۸۷	۲	کرتو یہ	کرے تو یہ
۳۸۹	۱۹	صَنِیْعَکُمْ مِثْل	صَنِیْعَکُمْ مِثْل
۳۹۰	۴	ٹھری	ٹھری
۳۹۲	۱۵	اعتقاد	اعتماد
۳۹۳	۸	گل کو	کل کو
″	۱۷	زمرے	زمرے
″	۲۴	طُعْمٌ	طُعْمٌ
۴۰۱	۲۲	عبادت	عبارت
″	۲۵	یہ کہ	ہے کہ
۴۰۹		رَبِیْئَۃ	اَلْاَظْلَم
		بھیڑ	بھیڑ
۴۱۰	۱۷	رلح	راح
۴۱۱	۱۸	چیرین	تیرمین
۴۱۳	۱۶	نہیں بھی	نہیں ہی
۴۱۴		سطر اشیہ	
۴۲۳	۲	لیصاف	انصاف
۴۲۷	۲۴	الرسے	اس سے ہی
″		کیا	گیا
۴۲۸	۷	شَقِیَتْ	شَقَیْتَ
۴۳۰	۲۶	بشتین	بہشتین
″		۱۰ بھا	والزہرہا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲۱	۳	اَخِیْہِ	اَخِیْہِ
۵۲۵	۱۶	ش غلط	امیدوں غلط
۵۲۶	حاشیہ سطر ۲	وللغار	وللغار
۵۳۹	حاشیہ سطر ۲	الاتو	الاتمدوا
″	۲۸	عظیم	عظیمٌ
۵۴۳	۲۰	اوعداس	اوعداس
۵۴۵	۳	اسپر	آپ پر
″	۲۴	علیے کے	علیہ نے
۵۴۹	۱۴	کلینی	کلبی
۵۴۱	۳	اِنِّیْ	اَنِّیْ
۵۴۵	۶	خوب غلبہ	خوب غلبہ
۵۴۶	۱۰	قید	تب قید
۵۴۸	۴	ثواب اوعمل	ثواب عمل
۵۴۹	۱۷	اوور	اَوْر
″	″	اثبیات	اثبات
۵۵۱	۹	عبادۃً	عبادۃً
″	۱۴	کوشس	کوشش
۵۵۱	حاشیہ سطر ۲	پلاتا ہی	بتلاتا ہی
″	حاشیہ سطر ۳	نقل	نقل
۵۵۲	۱۹	ٹھہرے	ٹھہرے
۵۵۳	حاشیہ سطر ۱	الفرا	الفراء
″	۹	اصل	اصل
″	۱۱	اوکے کے	اوکے لیے
۵۵۴	۲۸	نرلتے	نرلتے
″	″	الدولہ	الدولہ
۵۵۵	۲۲	جناپکڑ	جناپکڑ اور
۵۶۵	۳	پڑھا جاوے گا	پڑھا جاوے گا
۵۶۶	حاشیہ سطر ۲	ان الدینا	ان الدین
۵۶۹	۲۲	رس کرتی	رس کرتی
۶۰۳	۴	تسلو	حزہ
۶۰۹	۲	بحسے	مسے
۶۱۴	۵	خناعی	خزاعی
۶۱۶	۱	کیا ہی	کیا ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۱۶	حاشیہ سطر ۱	ابسکو	تجکو
۶۱۸	حاشیہ سطر ۱	طمانیتہ	اطمانیتہ
۶۲۱	۲۰	ہاتھوں اوکے	ہاتھوں کے
۶۲۴	۱۵	ذَرُوْنَا	ذَرُوْنَا
۶۲۵	۷	سَنُدْکُوْن	سَنُدْکُوْن
۶۳۲	۲۷	کرتا ہی	کرتا ہی
۶۳۴	۲۹	رلح	راح
۶۲۵	۱۵	وَقُوْدُھَا	وَقُوْدُھَا
۶۳۶	۲۰	خَلَقْنَا	خَلَقْنَا
۶۳۸	حاشیہ سطر ۱	ان شاءاللہ	اِنْ یَشَاءَ اللہ
″	۱۸	بھی	ہی
۶۳۹	حاشیہ سطر ۲	پڑھے	پڑھے نماز
۶۴۱	۷	مباذ	معاذ
۶۶۰	۲۷	ستۃ	سنۃ
۶۶۱	۱۰	اللہ	اللہ
۶۶۳	۱۰	اَوْلٰئِکَ	اُولٰئِکَ
″	۱۵	بڑے	پڑے
۶۶۴	۴	فقاتلوا	فقاتلوا
۶۷۵	۶	لایعتب	لایعتب
″	۱۳	اَرَانِیْ	اُرَانِیْ
۶۷۸		پکڑیے	پڑے
۶۸۰	۲۹	شھدَ وَشَہِدَ	شَہِدَ وَشَہِدَ
۶۹۸	۲۷	کسبکو	کسی کو
۷۰۰	۲	اَمْرُھُمْ	اَمْرُھُمْ
″	۲۷	التیاحۃ	التیاحۃ
۷۰۲	۱۱	مَعْ	مَعْ
۷۰۳	۱۸	کہتا ہی	کہتا ہی
″	۲۵	الایمان	الایمان
۷۰۵	۲۶	یعنی	الزینی
۷۰۹	۲۱	فَلَمَّا	فَلَمَّا
″	″	اِنَّکَ	اِنَّکَ
″	۲۴	اَنَّکَ	اَنَّکَ

این کتاب بموجب قانون ایستمپ مسوی ۱۸۷۰ء حق سرکار گورنمنٹ گرفته شده است

تصحیح اغلاط و تتمیم محو و اثبات صناعت پراپ واقع جامع التفاسیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۱۸	چھوٹا ڈنکو	چھوڑا ڈنکو
۱۴	۱۸	کی کئی	کئی کئی
″	۲۸	بھا	بھا
۱۶	۲۰	قل ان ہذا لکم ما تسئلون	قل ان ہذا لکم ما تسئلون
۲۷	۱۶	حرد قون	غرد تون
۳۶	۱۵	جسیر	جبیر
۳۶	۳۶	ولقفہ یہ	ولقوتہ
۴۰	۱۱	بن جابار	بنت جابار
۴۶	۲۵	کی ہمہ	کی ہمہ
۵۰	۲۷	کرکر	کر
۵۲	۲	اللبی	للبی
″	″	الا بی	الا بی
″	۳	سکر	سلم
″	۶	الا می	الا قی
۵۵	حاشیہ ۱ سطر ۲	اثبت الحجۃ	موجبۃ الحجۃ
″	حاشیہ ۱ سطر ۲	للازمۃ	للازمۃ
″	حاشیہ ۱ سطر ۲	والجوشن	والجوشن
۵۷	حاشیہ ۵	اور جسنے اعلاء	کرکر تشبیہ
۶۰	۲۰	وکاں	وکان
۶۴	۲۱	کرینگے	کرینگے
″	۲۷	تھی	تھے
۶۸	۲۹	بشرط یہ کہ فانی ایک	بشرط یہ کہ ایک
۶۹	۱۲	مکمر آسمان	مکمرا آسمان
۷۳	۱۸	ال داؤد کو	ال داؤد
۷۹	بر پیشانی	یقنت	یقنت ۴۲
۷۷	۱۶	دوسرے	دوسرے کے
″	۲۲	پھر	ہر
۸۰	حاشیہ ۳ سطر ۲	ثم	ثم
۸۱	۶	فزع	فرع
۸۲	حاشیہ ۴ سطر ۳	رسالۃ	ارسالۃ
۹۴	۱	سمجھتا	سمجھا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۶	حاشیہ سطر ۲	انما ہم	استفہام انکار
۱۱۶	بر پیشانی	وما لی ۳۳	وما لی ۲۳
″	حاشیہ سطر ۲	جنت	جبت نے
۱۲۱	۱۵	یہ بھی	یہ تھے
۱۲۷	۴	تقلمین	تقلمین
۱۲۷	۲۲	پھر آیا	پھرایا
۱۲۸	۲۸	پھرینگے	پھرینگے
۱۳۲	۲۵	کا نوا	کا نوا
۱۳۳	۷	اوسکے	اسکے
۱۳۴	۱۹	قرہ اللہ	قرۃ اللہ
″	حاشیہ سطر ۲	قبیح	قبیح
″	حاشیہ سطر ۲	مجازۃ	مجازۃ
۱۳۶	حاشیہ سطر ۲	امارۃ الوضع	امارۃ الوضع
۱۳۷	۴	ہو اہل اس	ہو اہل اس
۱۳۸	حاشیہ سطر ۲	ازیادۃ	وزیادۃ
۱۳۹	۳	یہ ہر قول	یہ ہر من قول
۱۴۰	حاشیہ سطر ۲	عمر ناکم	عمرناکم
۱۴۱	۲۲	علی نفسہ	علی نفسہ
″	حاشیہ سطر ۲	بمعنی	معنی
۱۴۲	۲۱	نے کر	نے کر
۱۴۳	۸	احصینہ	احصینہ
″	۱۹	ہوئے	ہونے
۱۴۶	۳	جہ جاے	بہ جاے
۱۴۸	۱۵	علینا	علینا
۱۴۹	۲۶	مایتقال	مایتقاول
۱۵۱	۲۶	کفا	کفار
۱۵۴	۲۵	بہترین	بہتری
۱۵۵	بر پیشانی	سپاہ دوالی	سپاہ دوالی
۱۵۶	حاشیہ سطر ۲	الفکایۃ	الفکاہۃ
″	حاشیہ سطر ۲	وذباب	وذیاب
۱۵۹	حاشیہ سطر ۲	صفتہ	خیر صفۃ
۱۶۳	حاشیہ سطر ۲	بن عباس کے	عباس کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۷	حاشیہ سطر ۲	استفہام انکار	انما ہم
۱۶۸	پیشانی	وما لی ۳۳	وما لی ۲۳
″	حاشیہ سطر ۲	جنت	جبت نے
۱۷۱	۱۵	یہ بھی	یہ تھے
۱۷۲	۴	تقلمین	تقلمین
۱۷۳	۲۲	پھر آیا	پھرایا
۱۷۸	۲۸	پھرینگے	پھرینگے
۱۸۲	حاشیہ سطر ۲	بضر بہم	بضربہم
۱۹۶	۱	رای	رای
″	۱۵	المبین	المبین
۱۹۲	۲۹	بدلہ کیا	بدلہ لیا
۱۹۶	۱	اللہ	اللہ
۲۰۰	حاشیہ سطر ۲	ہو اہل اس	ہو اہل اس
۲۰۴	۱۰	ازیادۃ	وزیادۃ
۲۱۱	۱۵	دم لے لگے	دم لے لگی
۲۱۶	۷	لیبغی	لیبغی
۲۱۹	۴	شق	شق
۲۲۵	۳	نوشش	خواہش
۲۲۷	۱۱	کے سے	کیہ
۲۳۷	۸	احصینہ	احصینہ
″	۱۱	بڑھنے	
۲۳۸	۱۲	ہوتی	ہونی
۲۳۹	۱۰	انداز	انذار
۲۴۳	۲۰	حولہ حیلۃ التنقیح	حولہ التنقیح
″	۲۸	جمع الجوامع	جمع الجوامع
۲۴۶	۲۵	سب سے	سب سے
″	″	اپ	آپ
۲۴۹	۱۸	الذین	الذین
″	۲۳	لوسکی	اسکی
۲۵۳	۸	بھی	یہی
۲۶۱	۲۶	اورامر	اوامر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷۷	۹	یخن یہ	یخزیہ
۲۸۰	۱۱	اخر	اخر
۲۸۴	۱۷	دعانا	دعانا
۲۸۵	۱۶	روگا گیا	روگا گیا
۲۸۶	۳۹۲	کرکر	کر
۲۹۱	۹	للہ	اللہ
۲۹۴	۳	مغارۃ	مغارۃ
۲۹۷	حاشیہ سطر ۲	لقبضۃ	بالقبضۃ
۲۹۸	۵	اوگلو	انکو
۲۹۹	۱۱	کہا گیا	کہا گیا
″	۲۱	نفخ	نفخ
۳۰۱	۵	لھوہ	ھو لاء
۳۰۲	۶	رہا تو	باقی رہا تو
″	۱۲	بدلے	بدلی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۴	حاشیہ سطر ۲	ال سیت	ال حیت
۳۱۵	۱۴	سخت	باسخت
″	۲۱	آمدفت	آمدفرفت
۳۲۸	۵	وہ فرقے	اور فرقے
۳۲۸	۱۶	کلام	کلام
۳۳۰	۱	ہیئت لیسیہ	ہیئۃ قوۃ
۳۳۱	۲۳	فی اللہ کہ	لقوما
۳۳۶	۲۵	نہ پکڑا	کہین پکڑ
۳۳۸	۱	او	آدمی